صوبائی اسمبلی پنجاب
مباحثات

14 جنوری 1974ء

(19 ذوالحج 1393ھ)

جلد 8—شمارہ 1

سرکاری رپورٹ



مندرجات

(سوموار—14 جنوری 1974ء)

	صفحہ
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ	1
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	2
چیئرمینوں کا پینل	18
ارکان اسمبلی کا حلف	18
اراکین اسمبلی کی رخصت	19
مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا	23
مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع	23
مجلس دربارہ سرکاری مواعید کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع	24
مجلس دربارہ سرکاری مواعیدہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا	25
مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا	26

قیمت : 1 روپیہ

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا گیارھواں اجلاس

منگل - 21 مئی 1974ء

(سہ شنبہ - 28 ربیع الاول 1394ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں 8 بجے صبح منعقد ہوا۔ سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ز وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ط وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ٥ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ٥ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ز فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ط وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ج فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ٥

پ ۵ - س ۴ - رکوع ۸ - آیات ۷۹ تا ۸۱

اے انسان تجھ کو جو فائدہ پہونچتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور جو نقصان پہونچے وہ تیرے ہی اعمال کی وجہ سے ہے اور اے پیغمبر ہم نے تم کو لوگوں کی ہدایت کیلئے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس بات کا اللہ ہی گواہ کافی ہے جو شخص رسول کی فرمانبرداری کرے گا۔ تو بلاشبہ اُس نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جو نافرمانی کرے تو اے پیغمبر تمہیں ہم نے اُن کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ اور لوگ منہ سے تو کہہ دیتے ہیں کہ (آپ کی فرمانبرداری دل سے منظور ہے) لیکن تمہارے پاس سے چلے جاتے ہیں۔ تو اُن میں سے بعض لوگ تمہاری باتوں کے خلاف مشورے کرتے ہیں اور جو وہ مشورے کرتے ہیں اللہ اُن کو لکھتا جاتا ہے۔ تم اُن کی پرواہ مت کرو۔ اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کارساز کافی ہے۔

وما علینا الا البلاغ

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی : قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ نمبر 14 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لیے مندرجہ ذیل چار اراکین پر مشتمل بحسب ترتیب تقدیم صدر نشینوں کی جماعت (پینل) تشکیل فرمائی ہے :

(1) میاں منظور احمد موہل

(2) شیخ عزیز احمد

(3) محترمہ ناصرہ کھوکھر اور

(4) مسٹر ناصر علی خان بلوچ

Mr. Speaker : We will now take up the questions.

ملک مختار احمد اعوان : جناب والا! میں آپ کی وساطت سے فاضل اراکین کی توجہ اس دلخراش واقعے کی طرف دلانی چاہتا ہوں جو مزدور رہنما عبدالرحمان صاحب کی شہادت کی وجہ سے پیش آیا ہے - مجھے یقین ہے کہ پنجاب اسمبلی کے معزز اراکین جو سارے مزدوروں کے ترجمان ہیں - - -

Mr. Speaker : Will the member please lend his ear and resume his seat.

ملک مختار احمد اعوان : جناب والا!

Mr. Speaker : May I request the Honble Member to resume his seat please.

ملک مختار احمد اعوان : میں عبدالرحمان کی شہادت پر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کے لیے دعائے مغفرت کی جائے - اگر مزدور رہنما کی شہادت پر یہ گزارش کی جائے کہ خدا تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے تو اس میں کوئی عار نہیں -

Mr. Speaker : Will the member resume his seat please.

اب میں نے وقفہ سوالات take up کر لیا ہے - وقفہ سوالات کا محدود وقت ہوتا ہے - ایوان کی ہمیشہ پریکٹس رہی ہے کہ وقفہ سوالات میں کوئی دوسرا مسئلہ take up نہیں کیا جاتا کیونکہ اس کام کے لیے صرف 60 منٹ کا وقت متعین ہے -

ملک مختار احمد اعوان : جناب والا! میں یہ گزارش کرنی چاہتا تھا - - -

Mr. Speaker : May I request the member to resume his seat. The members should not interrupt the speaker.

ملک مختار احمد اعوان : میں نے صرف دعائے مغفرت کے لیے عرض کی ہے - آپ نے ابھی وقفہ سوالات take up نہیں کیا -

میاں خورشید انور : یہ دو سال وزیر رہے ہیں - ایک دم یہ عادتیں کیسے چھوڑ سکتے ہیں -

Mr. Speaker : I need no support on this.

اس ایوان کی یہ ہوی ایک پریکٹس رہی ہے کہ ایسے امور جس میں کسی معزز شہری کے متعلق کوئی ایسی تحریک پیش ہونی ہو ، اس کے متعلق ہمیشہ قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان سے مشورہ کیا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ ایسے مسائل باتفاق رائے اس ایوان میں پیش کیے جائیں -

I am taking up the Questions and there will be sixty minutes for the member to consult the Leader of the House and the Leader of Opposition in the matter so that if any move is to be made it should be unanimous.

ملک مختار احمد اعوان : جناب والا! میں نے کوئی قرارداد پیش نہیں کی ، میں نے محض فاتحہ خوانی کے لیے عرض کی ہے -

Mr. Speaker : I have indicated the way I want to deal with this matter.

Malik Mukhtar Ahmed Awan : Thank you.

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

پیپلز ہاؤس میں کمرہ جات کی تعمیر

***3804 - چوہدری علی بہادر خان** : کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پیپلز ہاؤس میں اراکین صوبائی اسمبلی کے لیے کمرہ جات تعمیر کرنے کے لیے امسال بجٹ میں جو رقم رکھی گئی ہے اس سے وہ کمرہ جات کس جگہ اور کب تک تعمیر کئے جائیں گے اور کمرے سنگل ہوں گے یا ڈبل ہوں گے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (سردار صغیر احمد) : ممبران اسمبلی کی رہائش کے لیے مزید کمرے پیپلز ہاؤس کے لان میں تعمیر کرنے کی منظوری ہاؤس کمیٹی کی سفارش پر منظور ہوئی تھی اور ان کے لیے سال رواں کے میزانیہ میں 27 لاکھ 50 ہزار روپے کی رقم بھی مختص کی گئی تھی ۔ مگر محکمہ خزانہ نے یہ رقم منجمد کر دی اور کام معرض التوا میں پڑ گیا ۔ اب ممبران کی رہائشی تکالیف کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ فوری طور پر پیپلز ہاؤس میں ایک سہ منزلہ بلاک کی تعمیر کا کام شروع کیا جائے جس میں تمام آسائشیں موجود ہوں ۔ اس ضمن میں نظر ثانی شدہ نقشے و تخمینہ جات محکمہ تعمیرات تیار کر رہا ہے ۔ محکمہ خزانہ سے اس سلسلے میں جلد رقم ملنے اور تعمیر کا کام جلد شروع ہونے کی توقع ہے ۔

چوہدری علی بہادر خان : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ تقریباً ہر سیشن میں اس سوال کا یہی جواب دیا جاتا ہے کہ کمرے تعمیر ہو جائیں گے ، تعمیر ہو جائیں گے ۔ کبھی فنڈز منجمد ہو جاتے ہیں کبھی اس کی الاٹمنٹ نہیں ہوتی ۔ اگر الاٹمنٹ ہوتی ہے تو پھر فنڈز منجمد کر دئیے جاتے ہیں ۔ تو اس کی کیا وجہ ہے کہ پیپلز ہاؤس کی سکیم معرض التواء میں چلی آ رہی ہے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : اب اس منصوبے پر ضرور عمل ہوگا ۔ اس کو تکمیل تک پہنچانے کے لیے تیزی سے عمل جاری ہے ۔

میاں خورشید انور : کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ ہاؤس کمیٹی نے ایک اور سفارش بھی کی تھی ۔ کیا آپ نے اس پر توجہ دی ہے کہ پیپلز ہاؤس کی بجائے اسمبلی کے ساتھ ملحقہ رقبے میں یہ تعمیر کی جائے ؟

مسٹر سپیکر : میاں صاحب یہ اس سوال کا سپلیمنٹری کیسے بنتا ہے ۔

میاں خورشید انور : جناب سپیکر ! اس میں لکھا ہوا ہے کہ ہاؤس کمیٹی کی سفارش پر یہ کیا جا رہا ہے ۔ حالانکہ ہاؤس کمیٹی نے جس کا میں چیئرمین ہوں اس کے متبادل ایک اور تجویز بھی دی تھی اور اس ایوان نے اسے پسند بھی کیا تھا ۔

مسٹر سپیکر : لیکن یہ سوال زیر بحث کا سپلیمنٹری نہیں بنتا ۔

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا! یہ جواب جو دیا گیا ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ تعمیر کا کام جلد شروع ہونے کی توقع ہے۔ جلد سے ان کی کیا مراد ہے اور ان کی توقعات جو ہیں وہ کہاں تک وابستہ ہیں اور کتنی دیر میں پوری ہو جائیں گی ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! پچھلے سیشن میں اسمبلی یہ تسلیم کر چکی ہے کہ کمرے پیپلز ہاؤس میں ہی تعمیر کئے جائیں۔

مسٹر سپیکر : آپ اس سوال کا جواب دیں جس کی میں نے اجازت دی ہے۔ اس سوال کا جواب دینے کی ضروت نہیں جس کی میں نے اجازت نہیں دی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : میں اپنے فاضل دوست کو مطمئن کرنا چاہتا تھا۔

مسٹر سپیکر : وہ کسی اور موقعے پر کر لیجیے گا۔

چوہدری محمد انور سمہ : میرا سوال یہ ہے کہ تعمیر کا کام جلد شروع ہونے کی جو توقع ہے تو جلد سے آپ کی کیا مراد ہے اور توقع سے آپ کی کیا مراد ہے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : محکمہ تعمیرات نظرثانی شدہ منصوبے پر تیاری کر رہا ہے اور محکمہ خزانہ سے ہمیں پوری امید ہے کہ رقم مل جائے گی۔ اس لیے اب تعمیر کا کام یقیناً ہوگا۔

سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف اس بات کی یقین دہانی کرائیں گے کہ اسی بجٹ میں یہ رقم مل جائے گی ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : سال رواں میں مدت بہت کم ہے اتنی بڑی عمارت کا تعمیر ہونا ممکن نہیں ہے۔ جس قدر رقم اس سال رواں کے لیے درکار ہوگی۔ مجھے یقین ہے کہ وہ مل جائے گی۔ جتنی صرف ہو سکے گی اور باقی جو ہے آئندہ سال کے لیے حاصل کی جائے گی۔

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا! رقم صرف پہلے نہیں ہوتی پہلے منظور ہوتی ہے بعد میں صرف ہوتی ہے تو یہ واضح ہونا چاہئیے کہ اس مالی سال میں کتنی رقم مل سکے گی ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : اس مالی سال میں ستائیس لاکھ پچاس ہزار روپیہ اس غرض کے لیے مختص ہوا تھا -

چوہدری فیض النور سمبہ : ستائیس لاکھ پچاس ہزار روپیہ جو مختص ہوا تھا وہ منجمد ہو چکا ہے تو کیا اب کوئی اور ایسی رقم ہے جو مختص کی گئی ہے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : محکمہ' خزانہ نے آمادگی ظاہر کر دی ہے کہ ہم آپ کو جتنی ضرورت ہوگی سال رواں کے لیے وہ رقم دے دیں گے -

مسٹر احسان الحق پراچہ : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ یہ محکمہ' خزانہ نے رقم کیوں منجمد کی تھی - اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

مسٹر سپیکر : یہ اس سوال کا ضمنی سوال نہیں بنتا ویسے بھی یہ پہلے ہو چکا ہے -

مسٹر احسان الحق پراچہ : اس میں انہوں نے تعمیر نہ ہونے کی وجہ یہ لکھی ہے کہ محکمہ خزانہ نے یہ رقم منجمد کر دی تھی ، تو میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ منجمد کرنے کی کیا وجہ تھی ؟

مسٹر سپیکر : یہ مسئلہ پہلے اس ایوان میں آچکا ہے - اس مرحلے پر یہ سوال اب پیدا نہیں ہوتا - اس سے پہلے ایک مرحلے پر اس پر سیر حاصل بحث ہو چکی ہے -

چوہدری علی بہادر خان : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے ابھی فرمایا ہے کہ ستائیس لاکھ پچاس ہزار روپیہ جو ہے یہ منجمد ہوا ہے - اب یہ اگلے سال کے لیے اس میں فراہم کریں گے جب کہ منجمد ہونا کوئی ایسی بات نہیں ہے بجٹ میں provided ہے تو دوبارہ اسے کھولا بھی جا سکتا ہے - اس کی اجازت دی جا سکتی ہے - منجمد ہونے سے بجٹ سے تو رقم نہیں ختم ہو جاتی پھر یہ اس سال کیوں نہیں ایسا ہو سکتا اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں نے عرض کی ہے کہ سال رواں میں جتنی رقم صرف ہو سکے گی اتنی رقم میسر آ جائے گی - ستائیس لاکھ پچاس ہزار روپیہ سال رواں میں خرچ کرنا اب ممکن نہیں رہا تیس جون کو یہ سال ختم ہو رہا ہے ، باقی رقم آئندہ سال کے لیے حاصل کی جائے گی -

میاں خورشید انور : کیا وزیر موصوف اس تعمیر سے قبل ایوان کی رائے لینے کے لیے تیار ہیں کہ یہ کمرے کس جگہ تعمیر کئے جائیں ؟

مسٹر سپیکر : یہ سوال اس سے کیسے پیدا ہوتا ہے ۔ یہ مسئلہ پچھلے سیشن میں آ چکا ہے اور ایوان نے اس پر اپنی رائے دے دی ہے ۔

میاں خورشید انور : ایوان نے رائے نہیں دی تھی انھوں نے کہہ دیا تھا کہ سوچا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر : ایوان نے رائے دے دی تھی ۔ میاں صاحب غالباً آپ موجود نہیں ہوں گے ۔ آپ ریکارڈ چیک کر سکتے ہیں ۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! اس وقت بھی یہی فیصلہ ہوا تھا کہ اس متبادل سکیم کو دیکھ لیں گے ۔

مسٹر سپیکر : ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا ۔ بلکہ یہی فیصلہ ہوا تھا کہ کمرے پیلز ہاؤس ہی میں تعمیر کئے جائیں گے ۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف یہ فرما سکیں گے کہ یہ سوال جو ابھی ہوا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کا جواب وزیر موصوف نے نہیں دیا کہ ستائیس لاکھ پچاس ہزار میں سے کتنی رقم اس مالی سال میں خرچ کی جا سکے گی کیا وہ حتمی طور پر یہ فرما سکیں گے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ محکمۂ تعمیرات اس تخمینے پر نظر ثانی کر رہا ہے اور جونہی ان کی طرف سے ہمیں وہ تخمینہ موصول ہوگا ۔ میں حتمی طور پر اپنے دوست کو بتا دوں گا کہ کتنی رقم اس سال صرف ہو سکے گی ۔

چوہدری محمد انور سمرا : وزیر موصوف نے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ سہ منزلہ بلاک کی تعمیر کا کام شروع کیا جائے گا ۔ یہ سہ منزلہ بلاک کتنے کمروں پر مشتمل ہوگا اور کیا یہ کمرے تمام ممبران کی رہائش کے لیے کافی ہوں گے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : اس سکیم کے تحت ہمارے اندازے کے مطابق ہر بلاک میں چالیس یا بیالیس کمرے ہوں گے اور ان کمروں کے اضافہ سے کافی حد تک ممبران کی رہائش کی تکالیف رفع ہو جائے گی ۔

چوہدری علی بہادر خان : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ انھوں نے کہا ہے کہ اس سال میں جتنی رقم خرچ ہو سکے گی وہ کی جائے

گی لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ رقم منجمد ہے تو کیا انہیں یہ یقین دلایا گیا ہے کہ رقم واگزار ہو جائے گی ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : میں نے واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ محکمہ خزانہ کی طرف سے ہمیں یہ یقین دہانی مل گئی ہے کہ جتنی رقم آپ کو سال رواں میں درکار ہوگی اس مقصد کے لیے وہ ہمیں مل جائے گی ۔

محکمہ محنت میں ملازمین کی بھرتی

***4141 ۔ میاں منظور احمد موہل :** کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1972-73 میں محکمہ محنت میں کس قدر ملازمین بھرتی کئے گئے ۔ ان کی ضلع وار تعداد کیا ہے اور ان میں سے اسسٹنٹ ڈائریکٹرز (لیبر) ۔ لیبر آفیسرز ۔ لیبر انسپکٹرز کے نام معہ پورا پتہ ایوان کی میز پر رکھے جائیں ۔

(ب) محکمہ محنت نے اس سال کے اندر کل کتنے کلرک بھرتی کئے ان کے نام مع پورا پتہ سے مطلع فرمایا جائے ؟

وزیر محنت (سردار صغیر احمد) : (الف) 1972-73ء میں محکمہ نے کل 101 ملازمین بھرتی کئے جن کی ضلع وار تعداد منسلک ہے ۔ بھرتی کئے جانے والے اسسٹنٹ ڈائریکٹرز (لیبر) لیبر آفیسرز اور لیبر انسپکٹرز کے مکمل کوائف کی *فہرست لف ہذا ہے ۔

(ب) محکمہ محنت میں مذکورہ سال کے دوران کل 101 کلرک بھرتی کئے گئے جن کے مکمل کوائف بھی منسلک ہیں ۔

ڈائریکٹوریٹ لیبر ویلفیئر پنجاب میں سال 1972-73ء کے دوران بھرتی کئے جانے والے عملہ کی ضلع وار فہرست ۔

ضلع	ملازمین کی تعداد
لاہور	60
گوجرانوالہ	2
گجرات	4
سیالکوٹ	2

---

*فہرست آخر میں ملاحظہ فرمائیں ۔

ضلع	ملازمین کی تعداد
شیخوپورہ	5
راولپنڈی	7
جہلم	2
کیمبل پور	5
سرگودھا	5
لائل پور	12
میانوالی	3
جھنگ	6
ملتان	12
مظفر گڑھ	7
ساہیوال	7
ڈیرہ غازی خان	2
بہاول پور	10
بہاول نگر	5
رحیم یار خان	5
کل تعداد	161

شیخ عزیز احمد : کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کل درخواستیں دو ہزار سولہ میں سے کیا ضلع سیالکوٹ کی کوئی درخواست لیبر افسر یا اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے لیے نہیں تھی ؟

مسٹر سپیکر : یہ اس سوال کا سپلمنٹری نہیں بنتا ہے ۔

شیخ عزیز احمد : جناب والا ! لسٹ میں لکھا گیا ہے کہ کس کس ضلع سے درخواستیں آئی ہیں ، کون کون بھرتی ہوا ہے ۔ لیبر آفیسرز کی لسٹ علیحدہ ہے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی علیحدہ ہے ۔ لیبر انسپکٹرز کی علیحدہ ہے ۔ کلیریکل سٹاف کی علیحدہ ہے ۔ آپ لسٹ دیکھ لیں ۔

مسٹر سپیکر : یہ فہرست ان کی ہے جو ملازم رکھ لیے گئے ہیں ۔

شیخ عزیز احمد : لیکن جناب میرے پاس جو غیر نشان زدہ سوال

ہے اس میں یہ اعداد و شمار دیئے گئے ہیں کہ لیبر آفیسرز کے لیے - اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے لیے اور لیبر انسپیکٹر کے لیے دو ہزار سولہ درخواستیں آئیں جن میں سے 569 درخواستیں اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کے لیے تھیں -

مسٹر سپیکر : آپ کس سوال کی بات کر رہے ہیں - ہم تو نشان زدہ سوال پر غور کر رہے ہیں -

شیخ عزیز احمد : میں بحث نہیں کر رہا میں تو انفارمیشن حاصل کرنا چاہتا ہوں -

مسٹر سپیکر : یہ سوال تو اس بات سے متعلق ہے کہ کتنے ملازم رکھے گئے ہیں اور کس کس ضلع سے رکھے گئے ہیں - یہ ان لوگوں کے متعلق تو نہیں ہے کہ کون سے لوگ نہیں رکھے گئے - ان کی تعداد کیا ہے -

شیخ عزیز احمد : اس میں دیا ہوا ہے کہ چھ اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہیں ایک ڈیرہ غازی خان سے ایک شیخوپورہ سے ہے - ایک کیمبل پور سے - ایک بہاول نگر سے اور دو لاہور سے ہیں - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا سیالکوٹ کا کوئی امیدوار نہیں تھا اس اسامی کے لیے ؟

وزیر محنت : جناب والا ! فاضل رکن علیحدہ سوال دے دیں تو میں ان کو یہ وجہ بھی بتا سکوں گا کہ سیالکوٹ سے کتنی درخواستیں آئیں اور آدمی کیوں نہیں رکھے گئے - ضلع وار تعداد جو میرے پاس اس وقت موجود ہے اس میں صرف سیالکوٹ کے دو آدمیوں کو ملازم رکھا گیا ہے -

میاں خورشید انور : کیا وزیر موصوف بھرتی کا وہ طریقہ کار بیان فرمائیں گے جس کے تحت یہ ملازم رکھے گئے ؟

وزیر محنت : بھرتی کا جو قانونی طریقہ تھا اسی کے مطابق بھرتی کی گئی ہے - لوگوں سے درخواستیں لی گئیں - ان سے انٹرویو لیا گیا پھر اس کے بعد جو سلیکشن بورڈ تھا اس نے انہیں منتخب کیا اور appointing authority نے ان کی تقرری کی -

سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ لاہور میں سے ساٹھ اور ملتان میں سے بارہ ہیں ، آخر اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر محنت : جناب والا ! یہ سوال شیخ عزیز احمد صاحب کے

سوال کی نقل ہے یہ بھی علیحدہ سوال دے دیں تو میں انہیں وجہ بتا دوں گا ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! یہ نقل نہیں ہے اصل ہے ۔ آپ کو اصل بھی نقل معلوم ہو رہے ہیں ۔ اس میں ہمارا قصور نہیں ہے ۔ جناب والا ! اگر ہم ملتان ضلع کی نمائندگی کرتے ہیں تو ہمیں حق حاصل ہے ، ہم پوچھ سکتے ہیں کہ ملتان کے ساتھ اس طریقے سے ناانصافی کیوں کی جا رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر : سید صاحب اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ناانصافی ہوئی ہے تو آپ سوال لکھ کر دے دیں وہ جواب دے دیں گے ۔

وزیر محنت : میں فاضل رکن کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ 73-1972ء میں اگر کسی ضلع کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو آئندہ ہر ضلع کو فوقیت دی جائے گی اور اس کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے وہ پوری کی جائے گی ۔

سید ناظم حسین شاہ : شکریہ جناب ۔

میاں خورشید انور : بڑا وڈا ضلع اے ۔ اک وزیر وی ہور لے لئو ۔

حافظ علی اسداللہ : جناب سپیکر ! سال 73-1972ء میں بھرتی کردہ لیبر انسپکٹروں کی فہرست میں نمبر 4 پر ڈسٹرکٹ بہاول نگر میں سے محمد منشاء اور نمبر 8 پر مبارک علی یہ دونوں تھرڈ ڈویژن ہیں میٹرک میں بھی ۔ ایف ۔ اے میں بھی ۔ اور بی ۔ اے میں بھی ۔ تو کیا اس ضلع میں ان سے بہتر تعلیم رکھنے والے امیدوار نہیں تھے جو ان کو ترجیح دی گئی ؟

وزیر محنت : جناب والا ! اول تو یہ سوال ہی نہیں دریافت کیا گیا کہ بھرتی کا معیار کیا تھا ۔ کیوں ان لوگوں کو بھرتی کیا گیا ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال آنا چاہیے تھا ۔ میں یہ ویسے بھی بتانے کے لیے تیار ہوں کہ ان تھرڈ ڈویژن والوں کو کیوں لگایا گیا ۔ کیا کسی اور نے درخواستیں دی تھیں یا نہیں دی تھیں ۔ یہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے اس سوال سے یہ بات متعلقہ نہیں ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! سال 73-1972ء کے دوران جناب جاوید احمد اعوان بطور لیبر آفسر بھرتی کئے گئے ہیں ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ یہ حقیقت ہے کہ وہ سابقہ وزیر کے بھتوئی ہیں ۔

اس لیے ان کو لیا گیا ہے اور اس وقت ان کے پاس ایف ۔ اے کی ڈگری تھی اور بی ۔ اے انھوں نے بعد میں کیا ہے ؟

وزیر محنت : جناب والا ! یہ سپلمنٹری سوال ہی نہیں بنتا اور نہ ہی اصل سوال میں کوئی ایسی بات دریافت کی گئی ہے جس کے ضمنی سوال کے جواب میں میں کوئی بات عرض کر سکوں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سید تابش الوری : جناب والا! کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ لیبر انسپکٹروں کی تعیناتی میرٹ کی بنیاد پر کی گئی تھی یا سفارش کی بنیاد پر ۔ اور کیا وہ یہ بھی بتا سکیں گے کہ کل گیارہ لیبر انسپکٹرز لگائے گئے ان میں سے سات لیبر انسپکٹرز تھرڈ ڈویژن ہیں ۔ اس کی کیا وجہ ہے کیا سکنڈ اور فرسٹ ڈویژن والے امیدوار مہیا نہیں تھے ؟

وزیر محنت : جناب والا ! لیبر انسپکٹر کے لیے جو زیادہ سے زیادہ تعلیم چاہئے وہ صرف ایف ۔ اے چاہئے اس لیے کسی گریجوایٹ تھرڈ ڈویژن کے لیے یہ بات بار نہیں کہ اسے لیبر انسپکٹر نہ رکھا جائے ۔

سید تابش الوری : جناب والا! میرا سوال یہ تھا کہ کیا درخواستیں دینے والوں میں سے سیکنڈ ڈویژن گریجوایٹس نہیں تھے جو یہ تھرڈ ڈویژن رکھے گئے ؟ یہ میں پوچھنا چاہتا ہوں ۔

وزیر محنت : جناب والا ! اس کے لیے مجھے علیحدہ سوال کی ضرورت ہے ۔ چونکہ اصل سوال میں یہ بات دریافت نہیں کی گئی تھی کہ فلاں فلاں آدمی کو کس معیار پر بھرتی کیا گیا ہے ۔ کیوں کیا گیا ہے ۔ اگر یہ علیحدہ سوال دے دیں تو میں دریافت کرکے ساری باتیں بتا دوں گا ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! کیا وزیر موصوف یہ فرما سکیں گے کہ اگر لیبر انسپکٹروں کی بھرتی میں بددیانتی کی گئی ہے ۔ نااہل لوگوں کو لیا گیا ہے اور قابل لوگوں کو چھوڑ دیا گیا ہے تو وہ اس کے لیے انکوائری کرانے کے لیے تیار ہیں ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ بھی relevant نہیں ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! relevant ہے ۔ اگر بددیانتی کی گئی ہے ۔ نااہل لوگوں کو سفارشات پر لیا گیا ہے تو اس کے لیے

جناب نے سپلمنٹری تو allow نہیں فرمایا لیکن اگر وزیر موصوف یہ یقین دھانی کرائیں گے کہ اس میں بددیانتی جو کی گئی ہے وہ اس کی تحقیقات کرائیں گے ایوان کو اعتماد میں لیں گے ۔ یہ سپلیمنٹری کیسے نہیں بنتا جب کہ یہ بادی النظر میں واضح ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ آپ کی ایک تجویز ہے آپ کو چاہئے کہ یہ وزیر موصوف کے کمرے میں جا کر دے دیں ۔

چوھدری امان اللہ لک : کمرے میں تو میں نہیں جاؤں گا میں تو ایوان میں ان سے بات کروں گا ۔

(قہقہہ)

جناب والا ! میں عرض کروں گا آپ اس پر رولنگ دینے سے قبل غور فرمائیں کہ اس پر وزیر موصوف یقین دھانی نہ کرانے سے اس ایوان میں کیا تاثر چھوڑیں گے اور عوام میں کیا تاثر چھوڑیں گے جب کہ ہم تشریحاً یہ point-out کر رہے ہیں کہ اس میں بددیانتی ہوئی ہے اور بے انصافی ہوئے ہیں ۔ تو اس میں کونسی وہ رکاوٹ ہے جس سے وہ گریز کر رہے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : چوھدری صاحب ! جو سوال آپ نے کیا تھا وہ تو میں نے rule-out کر دیا ۔ اب جو آپ کی تقریر ہے اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے ۔

شیخ عزیز احمد : کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کی جو لسٹ دی گئی ہے اس میں نمبر 1 - 4 - 5 اور 6 کے ناموں کو جناب کے الفاظ سے نوازا گیا ہے لیکن نمبر 2 اور 3 کو بالکل خالی رکھا گیا ہے ۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : شیخ صاحب میں ایک بات واضح کر دوں I have called the next question.
میں نے چوھدری علی بہادر کا نام بھی announce کیا تھا اس کے بعد سپلمنٹری سوال کی کوئی گنجائش نہیں ہے ۔

شیخ عزیز احمد : ٹھیک ہے ۔ شکریہ ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : چوھدری علی بہادر خان ۔

چوھدری علی بہادر خان : جناب والا ! سوال نمبر 4308 پہلے آ چکا ہے اس کو اب میں واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال واپس لے لیا گیا ہے ۔

صوبہ میں پبلک اور ایڈیشنل پبلک پر اسیکیوٹروں کی تعداد

***4320 - چوھدری علی بہادر خان :** کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں کل کتنے پبلک پراسیکیوٹر اور ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر ہیں

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ موجودہ تعداد کام کے مطابق کافی ہے اگر نہیں تو کیا حکومت ان کی تعداد بڑھانے پر غور کر رہی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کتنی اور کب تک ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (سردار صفیر احمد) : (الف) پنجاب میں انیس (19) پبلک پراسیکیوٹرز اور (20) ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹرز ہیں ۔

(ب) مندرجہ بالا تعداد چونکہ کیسوں کی تعداد کے مقابلہ میں کم تھی ، اس لیے مزید تیس (30) ایڈیشنل گورنمنٹ پلیڈر کی منظوری کے لیے حکومت کو لکھا گیا ۔ محکمہ مالیات نے اس بناء پر منظوری نہ دی کہ جب تک پبلک پراسیکیوٹرز ایجنسی کی تنظیم نو کی سکیم کو جو کہ پہلے سے حکومت کی زیر تجویز ہے مکمل نہ کر لی جائے مزید سرکاری وکلا کی منظوری نہیں دی جا سکتی ۔

چوھدری علی بہادر خان : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ پبلک پراسیکیوٹرز ایجنسی کی تنظیم نو سے وہ کیا تنظیم نو مراد ہے جو حکومت کے زیر تجویز ہے ۔ جیسا کہ انہوں نے اپنے جواب میں فرمایا ہے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! ابھی اس ضمن میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا کہ میں اپنے فاضل رکن کو کوئی حتمی بات بتا سکوں ۔ اس محکمہ کو re organize کرنے کے لیے تجویز زیر غور ہے کہ اسے کس طرح سے

فعال اور مؤثر بنایا جا سکتا ہے ۔ جونہی اس تجویز پر فیصلہ ہوگا میں اس ایوان کو اپنے اعتماد میں لوں گا ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ یہ تنظیم نو کن خطوط پر کی جا رہی ہے ۔ اور اس کی اب تک جو محکمہ قانون یا حکومت کے پاس تجاویز ہیں وہ کیا ہیں ؟ ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کیونکہ یہ public concern ہے ۔ اس لیے وزیر موصوف اس کی وضاحت فرمائیں ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! میں پہلے اس ضمنی سوال کا جواب چوہدری علی بہادر خان صاحب کے ضمنی سوال پر دے چکا ہوں کہ جب تک کوئی فیصلہ نہ ہو جب تک اس پر کوئی غور نہ ہو جواب کیا دیا جا سکتا ہے ۔ حکومت کے پاس یہ تجویز زیر غور ہے کہ اس محکمہ کو re-organize کرکے زیادہ فعال اور مؤثر بنایا جائے جو ماہرین ہیں وہ اس پر غور کریں گے اور جونہی ان کی طرف سے منظوری موصول ہو گئی اس ایوان کے سامنے پیش کر دی جائے گی ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! تنظیم نو کے متعلق میں نے یہ پوچھا ہے کہ اب تک جو تجویز آئی ہے وہ کیا ہے ۔ کس صاحب نے مرتب کی ہے ۔ کس مقام پر ہے ۔ اس کو ہم دریافت کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم تنظیم نو کے متعلق ابھی غور کر رہے ہیں ۔ اگر وہ غور کر رہے ہیں تو کیا اس پر کوئی اجلاس ہوا ہے ۔ اگر ہوا ہے تو کن افسران کا ہوا ہے اور کس مرحلہ پر ہے اور تنظیم نو کن خطوط پر منظم کی جا رہی ہے ۔ ہم یہ جاننا چاہتے ہیں اب وہ تنظیم نو کا لفظ چھپا رہے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : انھوں نے کہا ہے کہ تنظیم نو کا فیصلہ کیا گیا ہے اور کس خطوط پر ہوگا اس کا فیصلہ کرنا ابھی باقی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! اس کا مطلب یہ ہے کہ تنظیم نو کی ابھی تک کوئی واضح لائنز حکومت نے مرتب نہیں کی ہیں ۔ ابھی یہ صرف فیصلہ ہوا ہے کہ تنظیم نو کی جائے گی ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : صرف یہی فیصلہ ہوا ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا! آپ ذرا اس کے بارے میں ان سے یقین دہانی لے لیں تاکہ ہم اس مسئلہ کو پھر ہاؤس میں لا سکیں۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : جو میں سمجھ سکا ہوں وہ یہی بات تھی۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا! آپ کی سمجھ تو بہت اچھی ہے بہر حال ان کا جواب ہونا چاہیے کیونکہ میرے پاس کچھ کوائف ہیں جو میں ہاؤس میں آپ کی وساطت سے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! میں اپنے فاضل دوست کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم تنظیم نو کرنے کے لیے غور کر رہے ہیں اور جونہی کوئی فیصلہ اس کے متعلق ہوگا وہ فیصلہ ان کے نوٹس میں لایا جائے گا۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : انہوں نے کہا ہے کہ ہاؤس کو اعتماد میں لیں گے۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا! وہ ہاؤس کو کیا اعتماد میں لیں گے۔ میں نے جو fact پوچھا ہے وہ اسے deny فرمائیں یا اس کو تسلیم کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! یہ ایک حقیقت ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ کا سوال یہ ہے کہ کیا تنظیم نو ہو رہی ہے انہوں نے کہا ہے کہ ہو رہی ہے۔ آپ نے پوچھا کہ کن خطوط پر ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی تک ہم نے یہ فیصلہ نہیں کیا۔ پہلے اس کا واضح جواب آ گیا ہے۔ جتنا آپ نے پوچھا ہے اتنا انہوں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا! میری تو سمجھ میں نہیں پڑتا کہ تنظیم نو کن خطوط پر ہو رہی ہے جیسا کہ یہ فاضل وکیل کی حیثیت سے جانتے ہیں کہ پہلے کچھ خطوط ہیں کہ جن کا تعین کیا ہوا ہے۔ اب اس سے ہٹ کر کون سی وہ تجویز ہے جو محکمہ قانون کے پاس ہے یا جو حکومت کے زیر غور ہے۔ کیونکہ عدالتوں میں کام پبلک پراسیکوٹرز کی وجہ سے suffer ہو رہا ہے۔ میں بطور ایک وکیل کے سمجھتا ہوں کہ وہاں کتنی مشکلات ہیں۔ تو یہ پبلک کنسرن ہے۔ ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ ہم عوام کو اعتماد میں لیں گے اور یہ وزیر موصوف اس ہاؤس

کو اعتماد میں لیں گے کہ کون سا وہ طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے جو مؤثر بھی ہے اور جلدی ہو بھی سکے گا۔

سید تابش الوری : جناب والا ! کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ پبلک پراسیکیوٹرز ایجنسی کی تنظیم نو کی وہ کون سی سکیم ہے جو پہلے سے ہی حکومت کے زیر غور ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے صرف یہ فیصلہ کیا ہے کہ تنظیم نو کی جائے گی۔

سید تابش الوری : جناب والا ! جواب یہ ہے کہ جب تک پبلک پراسیکیوٹرز ایجنسی کی تنظیم نو کی سکیم جو کہ پہلے سے حکومت کے زیر غور ہے مکمل نہ کر لی جائے مزید سرکاری وکلاء کی منظوری نہیں دی جا سکتی۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ وہ کون سی تنظیم نو کی سکیم ہے جو پہلے سے حکومت کے زیر غور ہے۔ میں فیصلہ نہیں پوچھ رہا ہوں بلکہ سکیم پوچھ رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! تجویز یہ تھی کہ ہمارے صوبہ میں prosecution کے لیے مختلف ایجنسیاں ہیں۔ مثلاً ایک طرف تو پولیس کا محکمہ ہے جہاں پی۔ ایس۔ آئی۔ پی۔ آئی۔ پی۔ ڈی۔ ایس۔ پی بھی ہوتے ہیں۔ اور دوسری طرف پبلک پراسکوٹر اور اے۔ پی۔ پی وغیرہ یہ جو حکومت کی طرف سے پراسیکوشن یا لیگل ڈیفنس کا کام ہے اس کا ایک علیحدہ شعبہ بنایا جائے اور اسے مؤثر اور فعال بنایا جائے تاکہ یہ کام صحیح معنوں میں جس طرح کہ میرے فاضل دوست نے فرمایا ہے کہ مقدمات کی تعداد بڑھ گئی ہے کیا جائے۔ ان خطوط پر اس بات کا غور ہو رہا ہے۔

چوہدری محمد انور سمہ : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ! پراسیکیوٹر کا کام لیگل ڈیفنس ہے یا لیگل پراسیکیوشن ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

Chaudhri Muhammad Anwar Samma : He has used a wrong word by saying 'legal defence'.

وزیر قانون و پارلیمانی امور : میں نے جناب والا ! سرکاری وکلاء اور

ان کا اکٹھا ذکر کیا ہے ۔ اس لیے کہ سرکاری وکلاء حکومت کی طرف سے defend کرتے ہیں ۔

حافظ علی اسد اللہ : جناب سپیکر ! میں وزیر قانون کی خدمت میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ تنظیم نو کا لفظ پنجاب میں کافی حد تک بدنام ہو چکا ہے ۔ اس کے لیے تشکیل نو یا ترتیب نو یا کوئی اور اچھا لفظ استعمال کرنے پر غور کیا جا سکتا ہے ۔

(قہقہہ)

Mr. Deputy Speaker : This is no point of order and is, therefore, ruled out.

میاں خورشید انور : کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ ان کے محکمہ کی تنظیم نو آیا انہیں خطوط پر ہوگی جس طرح کہ ان کی پارٹی کی تنظیم نو ہوئی ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ بات تو پہلے ہی rule-out ہو چکی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : اس وقت جو تجویز تنظیم نو کے متعلق حکومت کے زیر غور ہے وہ کب تک مکمل ہو سکے گی ۔ انہوں نے کہا ہے کہ جب تک مکمل نہ کر لی جائے مزید سرکاری وکلاء کی منظوری نہیں دی جا سکتی ہے ۔ یہ کب تک توقع کی جا سکتی ہے کہ یہ تجویز جو حکومت کے زیر غور ہے مکمل ہو سکے گی ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میری تو یہ سمجھ میں نہیں آ سکا کہ انہوں نے کیا سوال کیا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : انہوں نے کہا ہے کہ یہ جو تنظیم نو ہے یہ کب تک مکمل ہو جائے گی ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جتنی جلدی فیصلہ ہو سکے گا ۔

چوہدری امان اللہ لک : انہوں نے کیا فرمایا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : انہوں نے کہا ہے کہ جتنی جلدی فیصلہ ہو سکا ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! یہ وضاحت تو فرمائیں ۔

وزیرقانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں میں جلد ہی کروں گا ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! یہ مذاق کیا جا رہا ہے۔ وزیر صاحب جواب دینے سے گھبرا رہے ہیں۔ اور آپ ان کو protection دے رہے ہیں۔ یہ کون سا طریقہ ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میں کوئی protection نہیں دے رہا ہوں۔ آپ دوبارہ سوال کر لیں۔

Put it in concrete terms and I will arrange for the reply.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں کوئی ذاتی مفاد کے لیے نہیں بات کر رہا ہوں عوام کے مفاد کی بات ہے۔ یہ مذاق کر رہے ہیں۔

چوہدری فضل انور سمرا : جناب والا ! یہ کتنے ہفتوں۔ صدیوں یا گھنٹوں میں فیصلہ ہوگا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! جہاں تک تنظیم نو کا تعلق ہے کہ کن خطوط پر کی جائے اس بات کا 30 جون سے پہلے جواب دے سکوں گا۔ جناب والا ! کس طرح سے تنظیم نو کی جائے گی اس کے متعلق میں واضح طور پر نہیں بتا سکتا۔ کونسل آف منسٹرز میں غور ہوگا اس کے بعد میں بتا سکتا ہوں۔

چوہدری طالب حسین : جناب والا ! کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ تنظیم نو کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔ چونکہ انہوں نے کہا ہے کہ اس کام کے لیے علیحدہ محکمہ بنایا جا رہا ہے۔ میرے خیال میں اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

جناب والا ! وزیر موصوف میرے سوال کا جواب دیں۔ میں نے کہا ہے تنظیم نو کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ جس طرح سے میں نے عرض کیا ہے وہ وجہ بھی ہو سکتی ہے۔ دوسرا اس کو مؤثر اور فعال بنانے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ وہ وجہ بھی ہو سکتی ہے جو فاضل ممبر نے بیان کی ہے۔

چوہدری طالب حسین : جناب والا ! کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ پہلے نظام میں ان کو کیا برائیاں نظر آئیں۔ جس کی وجہ سے یہ ضرورت محسوس ہوئی ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں نے پہلے عرض کی ہے کہ جب تک ایجنسیوں کو مؤثر اور فعال نہیں بنایا جاتا اس وقت تک کیسوں کا فیصلہ جلد نہیں ہو سکتا ۔

چوہدری طالب حسین : جناب والا ! کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ تاخیر ہونے کی وجہ صرف pr secution کے غیر مؤثر ہونے کی وجہ ہے یا عدالتوں کے نظام میں تبدیلی کی ضرورت محسوس کرتے ہیں ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! کیسوں کے طوالت پکڑنے میں بہت سے امور کا دخل ہے ۔ ہم ہر شعبہ کو مؤثر اور فعال بنائیں گے تاکہ عوام کو انصاف جلد اور بلا قیمت یعنی رشوت وغیرہ کے بغیر مل سکے ۔

Chaudhri Talib Hussain : I am not satisfied.

Mr. Deputy Speaker : You can put it again.

چوہدری طالب حسین : جناب والا ! کیا وزیر موصوف فرمائیں گے ان کے پیش نظر کون سی خامی ہے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! آپ اصل سوال پڑھیں یہ کسی صورت میں ضمنی سوال نہیں بنتا ۔

چوہدری طالب حسین : جناب والا ! کیا وزیر موصوف ضمنی سوال کی تعریف بتائیں گے ۔ میں اس سلسلہ میں جناب کی رولنگ چاہوں گا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اس definition پر تو میں خود رولنگ دوں گا ۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ یہ ضمنی سوال ہے یا نہیں ہے ۔

چوہدری طالب حسین : جناب والا ! ان کے بقول کہ محکموں میں خامیاں ہیں اور prosecution میں بھی ۔ اور انہوں نے فرمایا ہے کہ اس لیے کیسوں میں دیر ہو رہی ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! اصل سوال میں کسی خامی کے متعلق نہیں پوچھا گیا ۔ سوال کچھ اور ہے اور جواب کچھ اور مانگ رہے ہیں ۔

چوہدری طالب حسین : جناب والا ! جو جواب دے چکے ہیں اسی صورت میں جواب دیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میرے خیال میں آپ مطمئن ہو گئے ہیں ۔

چودھری طالب حسین : نہیں جناب والا ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : جناب والا ! آپ رولنگ دیں یہ تو روز جھگڑا پیدا ہوگا ابھی وزیر قانون نے کہا ہے یہ ضمنی سوال نہیں ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میں نے سوال repeat کروایا تھا اور اس پر commitment کی تھی ۔ سوال کا جواب پہلے وزیر صاحب دے چکے ہیں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : جناب والا ! میرا اس سے کوئی تعلق نہیں کہ یہ ضمنی ہے یا نہیں ۔ لیکن آپ رولنگ دیں کہ یہ ضمنی سوال تھا یا نہیں تھا ۔ کیونکہ یہ اب ہاؤس کا مسئلہ بن چکا ہے ۔ اس ہاؤس کی پراپرٹی ہے ۔ جناب نے رولنگ دینا ہے کہ یہ ضمنی ہے یا نہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : جب میں نے یہ کہہ دیا ہے کہ اس سوال کا جواب آ گیا ہے ۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اس کو allow کر دیا ہے ۔ اور اس سوال کا سپلیمنٹری put کیا تھا ۔ اس وجہ سے میں نے یہ کہا ہے ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ : ٹھیک ہے ۔ جناب والا !

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اگلا سوال مرزا فضل حق ۔

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا ! دوسروں کی باتیں سنتے ہیں ہماری بات نہیں سنتے ۔ میں دس بار کھڑا ہوا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : فرمائیے ۔

چوہدری محمد انور سمہ : جناب وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ انصاف سستا ہے ۔ یعنی بغیر رشوت کے مہیا ہوا کرے گا ۔ تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ان کے خیال میں آج کل رشوت کی شرح فی کیس کیا ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ کوئی سپلیمنٹری نہیں ہے ۔ اگلا سوال مرزا فضل حق ۔

Ch. Muhammad Anwar Sama : Answer to the supplementary question is disallowed ?

Mr. Deputy Speakper : Yes, I have ruled out your supplementary question.

محکمہ قانون میں آسامیاں

*4356 ۔ **مرزا فضل حق :** کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس وقت محکمہ قانون پنجاب میں مختلف قسم کی اسامیوں کی تعداد کیا ہے اور ہر ایک کے ذمہ کیا فرائض ہیں ؟

وزیر قانون و پارلمانی امور (سردار صغیر احمد) : معتمد قانون ۔ 1 انتظامی سربراہ

شریک معتمد ۔ 1 قانون سازی وغیرہ

نائب معتمد عمومی ۔ 1 دیگر شعبے ۔ حکومت کو قانونی مشورہ دینا اور شعبہ قانون اور انتظامی معاملات کی دیکھ بھال کرنا ۔

نائب معتمد قانون سازی (i) 1 قانون سازی و دیگر امور دفتری ۔

نائب معتمد قانون سازی (ii) بنیادی قانون سازی آرڈیننس و بل وغیرہ

افسر عمومی 1 دفتری انتظام کی نگرانی و دیگر شعبہ ہائے حکومت کے معاملات پر قانونی مشورہ دینا ۔

افسر قانون سازی ۔ 1 قانون سازی و دیگر امور دفتری ۔

افسر مشاورات ۔ 1 شعبہ ہائے امور ملازمت پر رائے دینا ۔

مہتمم عمومی 1 ۔ دفتری انتظام ۔ بجٹ تقسیم و ترسیل ڈاک ۔

مددگار ۔ 11 ۔ فائلیں سابقہ ریکارڈ حوالہ جات کے ساتھ اپنے افسروں کو پیش کرنا ۔

کلرک محرر (22) ۔ تمام کاغذات ترتیب کے ساتھ متعلقہ مددگاروں کو مہیا کرنا ۔ ریکارڈ کا انتظام کرنا ۔ اکاؤنٹ کا کام کرنا ۔ رسید و ترسیل ڈاک ۔

سٹینو گرافر ۔ 9 ۔ مختصر نویسی ۔

محکمہ قانون کے سالانہ اخراجات

***4361 ۔ مرزا افضل حق :** کیا وزیر قانون و پارلیانی امور از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) محکمہ پنجاب ماسوائے صوبائی اسمبلی کے سالانہ اخراجات ۔

(1) 1948-49ء

(2) 1958-59ء

(3) 1968-69ء

اور 1972-73ء میں کیا تھے اور یہ اخراجات 1973-74ء میں اندازاً کیا ہوں گے ۔

(ب) اگر اخراجات میں اضافہ ہوا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں اور ان کو کم کرنے کے لیے کیا اقدامات کیا جا رہے ہیں ؟

وزیر قانون و پارلیانی امور (سردار صغیر احمد) : شعبہ قانون میں حسب ذیل اخراجات ہوئے ۔

1948-49ء	4,28,590	(یہ اعداد دفتر سولسیٹر کے لیے ہیں کیونکہ اس وقت شعبہ قانون معرض وجود میں نہ تھا)
1958-59ء	4,48,343	
1968-69ء	5,70,945	
1972-73ء	4,06,659	
1973-74ء	5,99,880	

1968-69ء میں زیادتی خرچ بوجہ 4 افسران اور 5 اسسٹنٹ کی آسامیوں کے معرض وجود میں آنا تھا ۔ 1973-74ء میں زیادتی خرچ بوجہ اضافہ مہنگائی الاؤنس و نفاذ قومی سکیل ہوا ۔

دفتر سولسیٹر

1948-49ء	4,28,590
1958-59ء	6,06,880
1968-69	6,96,686
1972-73ء	7,47,512
1973-74	8,16,625

1958-59ء میں اضافہ خرچ بوجہ وجود میں آنے 14 آسامیاں اور 1968-69ء میں 9 آسامیاں نئی ہونے کی وجہ سے ہوا۔ اس کے علاوہ 11 پبلک پراسیکیوٹرز 5 کلرک اور چار چپڑاسیوں کی وجہ سے خرچہ زیادہ ہوا۔ 1972-73ء میں مقدمہ بازی برخلاف حکومت اضافہ ہوا۔ اور اس وجہ سے سرکاری وکلاء کو زیادہ فیس دینا پڑی 1973-74ء میں اضافہ مہنگائی الاؤنس اضافہ ہوا ہے۔

دفتر ایڈوکیٹ جنرل

1948-49ء	1,35,330
1958-59ء	6,64,390
1968-69ء	5,64,460
1972-73ء	6,67,080
1973-74ء	7,06,900

بتدریج اضافہ خرچ بوجہ زیادتی مقدمہ بازی عدالت عالیہ و سپریم کورٹ ہے۔

دفتر ایڈمنسٹریٹر و آفشل ٹرسٹی

1948-49ء	7,934
1958-59ء	11,500
1968-69ء	15,755
1972-73ء	17,570
1973-74ء	18,220

ان بتدریج اضافہ کی وجوہات تنخواہوں میں اضافہ مہنگائی الاؤنس اور قومی سکیل کی وجہ سے ہے۔

مرزا فضل حق : کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ انہوں نے جو اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ سال 1972-73ء میں مقدمہ بازی بخلاف حکومت میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! حکومت کے خلاف جو مقدمات ہوئے ہیں ، وہ ایسے ہوئے ہیں مثلاً سیٹلمنٹ کا محکمہ wind up ہو گیا تھا۔ تو یہ لوگوں کے علم میں تھا کہ اگر ہمارا حق باقی ہے تو

ہم جلد از جلد writs کر لیں ۔ تو اس طرح بھی مقدمات میں اضافہ ہو گیا ۔ کہ سرکاری ملازمین جو بددیانتی کی بنا پر برطرف ہوئے تھے ۔ انھوں نے بھی عدالت عالیہ میں بہت سی writs کی ہیں ۔ یہ تمام مقدمات میں اضافے کی وجوہات ہیں ۔

مرزا فضل حق : کیا یہ سمجھا جائے کہ یہ سب کچھ حکومت کی نااہلی کی وجہ سے ہے کہ حکومت کے خلاف مقدمات ہوئے ہیں ۔ اور اس وجہ سے مقدمات میں اضافہ ہوا ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ کوئی ضمنی سوال نہیں بنتا ۔

سید تابش الوری : کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ وہ کون سے ایسے اقدامات ہیں ۔ جن کے تحت ان اخراجات میں کمی کرنے کے لیے یا اس میں کفایت کرنے کے لیے کوئی تجویز کی جا رہی ہے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! محکمہ خزانہ ہر محکمہ کے ساتھ مل کر exercise کر رہا ہے کہ کس طرح سے کفایت کی جا سکتی ہے یا کس طرح سے خرچ کم کیا جا سکتا ہے ۔ انھوں نے تمام محکمہ جات کے ساتھ ایک کمیٹی بنا دی ہے جو ہر محکمہ کے نظریوں کے ساتھ اس کا تجزیہ کرتی ہے تاکہ جو غیر ضروری اخراجات ہیں ، ان کو کم کرنے کی تجاویز مرتب کرے ۔

مرزا فضل حق : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ اس سلسلے میں جو متعلقہ کمیٹیاں بنائی گئی ہیں ، ان پر اضافی خرچ کتنا ہو رہا ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اس کے لیے آپ علیحدہ سوال کریں ۔

محکمہ قانون پنجاب کے ملازمین کی مستقلی

***4362 ۔ مرزا فضل حق :** کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ محکمہ قانون پنجاب اور اس سے منسلکہ محکمہ جات ماسوائے صوبائی اسمبلی میں کتنے ایسے غیر جریدی ملازمین ہیں جن کی ملازمت کی میعاد بالترتیب 10 سال اور 5 سال ہو چکی ہے مگر وہ ابھی تک کنفرم نہیں ہو سکے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (سردار صغیر احمد) : (i) غیرجریدی ملازم جن کی میعاد ملازمت 10 سال ہو چکی ہے مگر ابھی کنفرم نہیں ہوئے -

(1) شعبہ قانون - 4
(2) سوئسٹر -
(3) ایڈوکیٹ جنرل -
(4) ایڈمنسٹریٹر جنرل و آفشل ٹرسٹی -

وجوہات

چونکہ انھوں نے ٹائپ رائٹنگ ٹسٹ پاس نہیں کیا جس کی بنا پر مستقل نہیں ہو سکے -

(ii) غیر جریدی ملازم جن کی میعاد ملازمت ۱ سال ہو چکی ہے مگر ابھی کنفرم نہیں ہوئے -

(1) شعبہ قانون -
(2) سوئسیٹر 29
(3) ایڈوکیٹ جنرل .
(4) ایڈمنسٹریٹر جنرل و آفشل ٹرسٹی -

وجوہات -

چونکہ سوئسیٹر آفس میں پہلے کوئی آسامی خالی نہیں تھی اس وجہ سے 9 ملازمین کی پہلے کنفرمیشن نہیں ہو سکی - 20 ملازمین کی آسامیاں عارضی تھیں اور ہر سال ان کی توسیع ہوتی رہی ہے تاآنکہ پراسکیوٹنگ سروس کی تنظیم ہو جائے -

---

صوبہ میں سیشن ججوں کی خالی آسامیاں

***4869 - ملک شاہ محمد محسن** : کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس وقت صوبہ میں کل کتنی سیشن ججوں کی آسامیاں ہیں - ان میں سے کتنی آسامیوں پر سیشن جج تعینات ہیں - کتنی آسامیاں خالی ہیں اور ان خالی آسامیوں کو کب تک پر کیا جائے گا ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (سردار صغیر احمد) : صوبہ میں سیشن ججوں ایڈیشنل سیشن ججوں کی کل 33 آسامیاں ہیں ۔ فی الحال 31 سیشن جج اپنا کام سر انجام دے رہے ہیں ۔ اور 2 آسامیاں خالی ہیں ۔ خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے کوشش کی جا رہی ہے ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Sir, will the Hon'ble Minister kindly see that during the last session in reply to a question in the form of a comparative statement, it was disclosed that there was increase in criminal cases and there was delay in their disposal. Since the answer given is in the affirmative, what measures would you like to take to increase the number of judges ; if not, give reasons ?

Minister for Law and Parliamentary Affairs : Sir, we would like to see the record of the Assembly. I have not replied any such question.

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : The concerned Minister replied and you were very much here.

Minister for Law and Parliameatary Affairs : I was here.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں جناب کی interpretation اس سلسلہ میں چاہوں گا کہ اگر سوال انگریزی میں کیا گیا ہو ، تو کیا یہ ضروری ہے کہ اس کا جواب بھی انگریزی میں دیا جاوے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر : کیا معاملہ ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں عرض کر رہا تھا کہ کیا یہ ضروری ہے کہ اگر سوال انگریزی میں ہو تو اس کا جواب بھی انگریزی میں آنا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر : کیا یہ سوال پیدا ہوا ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں ۔ ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ question کس نے raise کیا ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! بیگم ریحانہ سرور صاحبہ کی طرف سے انگریزی میں ضمنی سوال ہوا ہے ۔ اور وزیر موصوف نے جواب بھی انگریزی میں دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ سوال تو اس وقت پیدا ہوتا اگر وہ انگریزی میں جواب نہ دیتے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : ممکن ہے جناب منسٹر صاحب یہ سمجھتے ہوں کہ یہ ضروری ہے ۔ جناب اس کی وضاحت کر دیں ۔ اور وہ اسی impression کے تحت جواب دے رہے تھے ۔

بیگم آباد احمد خان : بیگم صاحبہ کہتی ہیں کہ اگر وہ اردو نہ سمجھتے ہوں ۔ تو ان کو کیا کرتے ۔

Begum Rahana Sarwar (Shaheed) : Sir, I have not been given a satisfactory answer.

میں نے صرف اتنا دریافت کرنا چاہا ہے کہ پچھلے سیشن میں ہاؤس میں comparative statement ہمیں دی گئی تھی ۔ اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ جتنے مقدمات فوجداری میں ہیں ان میں increase پیدا ہو رہی ہے ۔ تو میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتی ہوں کہ اگر مقدمات میں اضافہ ہو رہا ہے تو کیا اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے سیشن ججوں کی تعداد میں اضافہ کیا جا رہا ہے ۔ اگر ان کی تعداد نہیں بڑھائی جا رہی تو کیوں ۔ اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

مسٹر سپیکر : وہ سوال کس طرح اٹھایا جا سکتا ہے ۔ ملک شاہ محمد محسن نے statement of fact پوچھا ہے ''کہ اس وقت کتنی سیشن جج صاحبان کی آسامیاں ہیں اور کتنی آسامیوں پر سیشن جج متعین ہیں اور کب تک ان کو پر کیا جائے گا ؟''

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : جناب والا! کیا آسامیوں کے ساتھ جج صاحبان کی تعداد بھی بڑھائی جا سکتی ہے ۔ اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے ؟

مسٹر سپیکر : اس سوال میں یہ کہیں نہیں ہے کہ کیا ججوں کی آسامیاں بڑھانے کی کوئی تجویز زیر غور ہے ۔ اور جو سیشن جج کام کر رہے ہیں یہ کافی ہیں یا نہیں ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : جناب والا! سوال تو بنتا ہے۔ اگر وہ اس کا جواب نہیں دینا چاہتے تو اور بات ہے۔

مسٹر سپیکر : اس کی سٹیج تو بعد میں آئے گی سوال تو مجھ سے ہو کر گزرے گا۔

مسٹر ایس۔ ایم مسعود : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! محترمہ بیگم صاحبہ نے بار بار ارشاد فرمایا ہے کہ سیشن ججوں کی تعداد بڑھائی جائے۔ کیونکہ مقدمات کی تعداد بڑھ رہی ہے تو میں یہ عرض کروں گا کہ قانون کے تحت ہر ڈویژن میں صرف ایک سیشن جج ہوتا ہے۔ جب تک ڈویژن کی تعداد نہ بڑھائی جائے سیشن ججوں کی تعداد نہیں بڑھائی جا سکتی۔

(قطع کلامیاں)

علامہ رحمت اللہ ارشد : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! محترمہ ریحانہ سرور صاحبہ نے ایک سوال کیا تھا جس کا جواب وزیر پارلیمانی امور نے یہ دیا ہے کہ میں نے کوئی جواب پچھلے سیشن میں نہیں دیا۔ میں آپ کے توسط سے یہ وضاحت کروں گا کہ کل بھی پیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔ آج بھی پیپلز پارٹی کی حکومت ہے۔ کیا وہ یہ کہکر اپنے فرائض سے سبکدش ہو سکتے ہیں کہ جو کچھ پچھلی کارروائی ہوئی ہے اس کے وہ ذمہدار نہیں ہیں۔ اور اس سلسلے میں وہ کسی جوابدہی کے بھی ذمہدار نہیں ہیں ؟

مسٹر سپیکر : علامہ صاحب بات یوں نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ پچھلے سیشن میں بھی سردار صغیر احمد صاحب وزیر قانون تھے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ پچھلے سیشن میں میں نے قانون و پارلیمانی امور کے محکمے سے متعلق کوئی جواب ہی نہیں دیا۔

مسٹر سپیکر : مجھے اس کا علم ہے۔ بہر حال سوال تو اپنی جگہ پر ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پچھلے سیشن میں قانون و پارلیمانی امور کے سوالات نہیں آئے اور نہ ہی سردار صاحب نے ان کے جوابات ارشاد فرمائے۔ اس سے کسی اور سیشن میں جب پہلی حکومت موجود تھی اور جب سردار صاحب وزیر نہیں تھے تو وزیر

پارلیمانی امور چوہدری ممتاز احمد کاہلوں تھے - تو کیا انہوں نے جو جواب دیا تھا اور اگر آج اس کے متضاد جواب دیا جائے کیا اس کی ذمہداری یہ قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں ؟

مسٹر سپیکر : مگر یہ سوال ان سے پوچھا نہیں گیا - ان سے تو پچھلے سیشن کا پوچھا گیا ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! انہوں نے ہی جواب دیا ہے کہ میں نے کوئی سٹیٹمنٹ نہیں دیا -

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : جناب والا ! میں وزیر موصوف سے عرض کروں گی کہ وہ ایک سال کے تمام سوالات اور ان کے جوابات پڑھ لیں -

وزیر قانون و پارلیمانی امور : تعمیل ارشاد ہوگی -

چوہدری غلام قادر : پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ! جو سوال سامنے ہے اس کا ضمنی سوال پوچھا جا سکتا ہے لیکن یہ نہیں ہے کہ جو پہلے چھ مہینے سوالات ہو چکے ہیں ان کے متعلق بیگم صاحبہ کو اب یاد آرہا ہے اور وہ سوالات پوچھ رہی ہیں -

Mr. Speaker : I agree with the point of order.

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! اگر ایک حکومت کسی وقت جواب دے دے تو دوسری حکومت جو اس کے وارثوں میں شمار ہوتی ہے وہ جواب دینے کی کوئی پابند نہیں ہے ؟

مسٹر سپیکر : اگر وہ پابندی محسوس نہ کرے تو اسے اس کا سٹیٹمنٹ دینا پڑے گا کہ ہم پہلے فیصلوں کے پابند نہیں ہے -

مسٹر احسان الحق پراچہ : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ خالی آسامیاں پر کرنے کا کیا طریقہ کار اختیار کیا جا رہا ہے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : یہ آسامیاں عدالت عالیہ کی معرفت پر کی جاتی ہیں -

مسٹر سپیکر : اگلا سوال ملک شاہ محمد محسن -

سید تابش الوری : کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ خالی آسامیاں کب تک پر ہو جائیں گی ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جلد از جلد پر ہو جائیں گی ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! آپ نے اگلے سوال کے متعلق فرمادیا ہے اور انھوں نے سوال کا نمبر بھی بول دیا ہے تو اب پچھلے سوال پر کس طرح ضمنی سوال ہو سکتا ہے ۔ آپ رولز کا احترم کبھی کبھی کر لیا کریں ۔

صوبہ میں سیشن ججوں کی عدالتوں میں قتل کے مقدمات

***4870 ۔ ملک شاہ محمد محسن :** کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پنجاب کی تمام سیشن عدالتوں میں اس وقت قتل کے کل کتنے مقدمات زیر سماعت ہیں اور کتنے فیصلہ طلب ہیں اور ان میں فیصلہ کی تاخیر کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (سردار صغیر احمد) : فی الحال صرف 1045 مقدمات زیر سماعت ہیں ۔ نئے مقدمات کی تعداد نسبتاً بڑھ رہی ہے اس صورت کا حل تلاش کرنے کی کوشش ہو رہی ہے ۔

صوبہ میں پبلک پراسیکیوٹروں کی خالی آسامیاں

***4873 ۔ ملک شاہ محمد محسن :** کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پنجاب میں اس وقت کل کتنے پبلک پراسیکیوٹر عارضی و مستقل حیثیت میں کام کر رہے ہیں اور کتنے پبلک پراسیکیوٹروں کی آسامیاں خالی ہیں ۔ انہیں کب تک پر کر دیا جائے گا اور ان آسامیوں کے پر کرنے کے لیے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (سردار صغیر احمد) : جناب والا ! اس وقت پنجاب میں 19 پبلک پراسیکیوٹر اور 15 ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر ہیں ۔ ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹرز کی جو دس آسامیاں خالی ہیں وہ پر ہو چکی ہیں ۔

مسٹر سپیکر : جو جواب آپ نے ایوان میں دینا ہے وہ دے دیں ۔ اگر لکھے ہوئے کو follow کرنا ہے تو لکھے ہوئے کو follow کریں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! لکھے ہوئے کی صورت حال

تبدیل ہو چکی ہے - میں نے بتا دیا ہے کہ وہ خالی آسامیاں پر ہو چکی ہیں -

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا ! جیسا کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ دس آسامیاں پر ہو چکی ہیں لیکن جس وقت جواب پرنٹ ہوا تھا اس وقت غالباً وہ آسامیاں خالی تھیں اور وہ اب پر ہو چکی ہیں -

مسٹر سپیکر : آپ چھپے ہوئے جواب کا نوٹس نہ لیں -

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں ویسے پوچھ رہا ہوں کہ یہ دس آسامیاں جو خالی پڑی ہوئی ہیں یہ کب تک پر ہو جائیں گی ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! اس ایوان کے سامنے جو جواب میں عرض کرتا ہوں وہی میرا جواب ہوتا ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ اس میں جو لکھا ہوا ہو وہی میرا جواب ہو -

چوھدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف اس کے متعلق فرما سکیں گے کہ کس محکمے نے اور کس افسر نے یہ آسامیاں پر کی ہیں اور کب پر ہوئی ہیں ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! یہ آسامیاں تین مہینے کے عرصے سے لے کر کل تک پر ہوئی ہیں -

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں نے جو پوچھا ہے اس کا جواب وزیر موصوف نے نہیں فرمایا -

مسٹر سپیکر : انہوں نے کہہ دیا ہے کہ پچھلے تین مہینے سے لے کر کل تک جو دن گزر گیا ہے ان میں یہ آسامیاں پر ہوئی ہیں -

چودھدری امان اللہ لک : یعنی تین مہینے سے لے کر اب تک پر ہوتی رہی ہیں - تو کیا یہ دس آسامیاں ایک روز میں پر ہوئی ہیں یا مسلسل پر ہوتی رہی ہیں ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! مختلف اوقات میں پر ہوتی رہی ہیں -

صوبہ میں دفاتر روزگار کی تعداد

*5139 ۔ **سردار امجد حمید خان دستی** : کیا وزیر محنت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ میں جنوری 1972ء میں کتنے دفاتر روزگار تھے اور آج کل کتنے ہیں ۔

(ب) مذکورہ بالا مدت کے دوران متذکرہ بالا دفاتر میں کتنے ہنرمند اور غیر ہنر مند افراد نے روزگار کے لیے نام درج کرایا ۔ ان میں سے کتنوں کو روزگار فراہم کیا گیا اور کتنے ابھی تک بے روزگار ہیں ۔ ان کو بر سر روزگار کرنے کے لیے کیا اقدام کیا گیا ہے یا کیا جا رہا ہے ؟

وزیر محنت (سردار صغیر احمد) : (الف) جنوری 1972ء میں بارہ دفاتر روزگار تھے اور اب ان کی تعداد انیس (19) ہے ۔

(ب) جنوری 1972ء سے دسمبر 1973ء تک 331616 بے روزگار افراد نے متذکرہ بالا دفاتر روزگار میں اپنے نام درج کروائے ۔ ان میں سے 87827 غیر ہنرمند اور 43789 ہنرمند تھے ۔ اسی مدت کے دوران 41064 غیر ہنرمندوں اور 9955 ہنرمندوں کو روزگار فراہم کیا گیا ۔ 31 دسمبر 1973ء کو 104902 افراد کے نام دفاتر روزگار کے ، بے روزگار امیدواروں کے رجسٹر پر موجود تھے ۔ جن میں سے 93137 غیر ہنرمند اور 11765 ہنرمند تھے ۔

موجودہ حکومت کی اقتصادی پالیسی ملک میں روزگار فراہم کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو رہی ہے ۔

دفاتر روزگار کے علاوہ نیشنل ڈویلپمنٹ والنٹیئر کور ۔ عوامی تعمیراتی پروگرام اور مربوط دیہی ترقی جیسے ادارے قائم کئے گئے ہیں جو روزگار کے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا کرکے حکومت کی پالیسی پر عمل درآمد کر رہے ہیں ۔

عوامی حکومت نے گذشتہ دو سال میں سات نئے دفاتر روزگار کھول دیئے ہیں تاکہ بے روزگار افراد کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں حاصل ہو جائیں ۔

اب صوبہ کے ہر ضلع میں ایک دفتر روزگار قائم ہے ۔ اس کے علاوہ بیرونی ممالک میں روزگار فراہم کرنے کے لئے Bureau of Emigrations کام کر رہا ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ دفتر جو قائم کئے گئے ہیں ان کی وجہ سے بے روزگاری میں اضافہ ہوا ہے یا کمی ہوئی ہے ؟

وزیر محنت : ظاہر ہے اس میں کمی واقع ہوئی ہے اور قدرتی بات ہے کہ جو دفاتر میں کام کرتے ہیں وہ بھی ملازم ہوتے ہیں ۔

ملک ثناء اللہ خان : کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا حکومت مزید دفاتر کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر محنت : ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی : کیا وزیر محنت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ دفاتر کے اس طریقۂ کار میں کوئی تبدیلی واقع ہوئی ہے یا کوئی اور مؤثر طریقہ کار اختیار کیا گیا تاکہ بیروزگاروں کو روزگار مہیا ہو سکے ۔ یا کوئی پالیسی میں تبدیلی ہوئی ہے یا یہ دفاتر قائم کرنے تک محدود ہے ۔

وزیر محنت : کوئی بھی محکمہ دفتر روزگار کو خالی آسامیوں کی اطلاع دئے بغیر کسی ملازم کو نہیں رکھ سکتا ، درخواست نہیں لے سکتا ۔ یہ پابندی لگائی گئی ہے ۔ اس لیے دفتر روزگار کو اس طریقے سے مؤثر بنا یا گیا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبے میں بیروزگار کتنے فیصد ہیں اور جو لوگ کام کر رہے ہیں وہ کتنے فیصد ہیں ؟

وزیر محنت : علیحدہ سوال کریں اس کا جواب دے دیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر : اگلا سوال ۔

سردار امجد حمید خان دستی : سوال نمبر 5159 ۔

وزیر محنت : یہ سوال میرے محکمہ سے متعلق نہیں ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جناب کے دفتر میں سوالات کی بہت زیادہ چھان بین ہوتی ہے اور بڑے

سوچ بچار کے بعد جوابات کے لیے وزرا کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ میں نے کئی بار دیکھا ہے کہ جب کوئی سوال اس سے متعلق نہیں ہوتا تو جناب کا سیکرپٹریٹ اس کو متعلق وزیر کو سوال بھیج دیتا ہے۔ لیکن اس سوال میں اس کو ختم کیا گیا ہے۔ اس لیے آئندہ اس سوال کو نیا سوال نہ بنایا جائے اور اس کو متعلقہ محکمہ کو یا وزیر کو بھیج دیا جائے۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے بھیج دیا جائے گا۔

گنیش ملز لائلپور کے ملازمین کی ملازمت کو ریگولر کرنا

*5212 ۔ **چوہدری لال خان** : کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گنیش آئل ملز لائلپور میں جو ملازم بطور ڈلیوری کلرک بھرتی کئے جاتے ہیں وہ صرف سیزن کے لیے ہی ہوتے ہیں جب کہ دوسری گھی کی ملوں میں ڈلیوری کلرک ریگولر ملازم ہوتے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ملازمین کو سارے سال کے لیے کیوں بھرتی نہیں کیا جاتا نیز ان کارکوں کو ریگولر نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر محنت (سردار صغیر احمد) : گنیش آئل ملز لائلپور میں صرف ایک ملازم بطور ڈلیوری کلرک بھرتی کیا گیا ہے۔ اور وہ ڈلیوری کلرک ریگولر ملازم ہے۔

مسٹر سپیکر : اگلا سوال چوہدری لال خان۔

وزیر محنت : جناب والا! اس سوال کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا اس کو دہرایا جائے۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے۔ محترمہ حسینہ بیگم۔

وزیر محنت : جناب سوال نمبر 5618 کا جواب بھی موصول نہیں ہوا اسے بھی دہرایا جائے۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ حسینہ بیگم۔

وزیر محنت : سوال نمبر 5620 کا جواب بھی موصول نہیں ہوا اس کو بھی دہرایا جائے۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے۔ اگلا سوال مسٹر عبدالقیوم بٹ۔

وزیر محنت : جناب والا! اس سوال کا جواب بھی موصول نہیں ہوا۔ اسے بھی دہرایا جائے۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے۔

غیر نشان زدہ اور اس کا جواب

محکمہ محنت میں اسسٹنٹ ڈائریکٹروں۔ لیبر افسروں اور لیبر انسپکٹروں کی آسامیاں

71۔ میاں منظور احمد سوہل : کیا وزیر محنت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1972-73ء میں بھرتی ہونے کے لیے اسسٹنٹ ڈائریکٹر (لیبر)۔ لیبر آفیسرز۔ لیبر انسپکٹرز کی آسامیوں کے لیے علیحدہ علیحدہ کل کتنی درخواستیں موصول ہوئیں۔

(ب) بھرتی ہونے والے ہر اسسٹنٹ ڈائریکٹر۔ لیبر آفیسرز۔ لیبر انسپکٹر کی تعلیمی قابلیت سے مطلع کیا جائے اور ان میں سے ہر ایک نے میٹرک۔ ایف۔ اے اور بی اے کون سی ڈویژنوں میں پاس کیا تھا؟

وزیر محنت (سردار صغیر احمد) : (الف) 1972-73ء میں بھرتی ہونے کے لیے اسسٹنٹ ڈائریکٹرز (لیبر) لیبر آفیسرز اور لیبر انسپکٹر کے لیے کل 2016 درخواستیں موصول ہوئی تھیں۔ جن میں سے 569 درخواستیں اسسٹنٹ ڈائریکٹرز (لیبر) کے لیے اور بقایا 1447 لیبر آفیسرز کے لیے تھیں لیکن لیبر انسپکٹرز کی آسامیوں کے لیے علیحدہ کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ جو درخواستیں لیبر آفیسرز کے لیے موصول ہوئی تھیں۔ انہی میں سے ہی لیبر انسپکٹرز منتخب کر لیے گئے تھے۔

(ب) بھرتی کئے جانے والے اسسٹنٹ ڈائریکٹرز۔ لیبر آفیسرز اور

لیبر انسپکٹرز کی تعلیمی قابلیت کے متعلق فہرست درج ذیل ہے -

لیبر ویلفیئر کے اسسٹنٹ ڈائریکٹروں کے ناموں کی فہرست جو کہ 73-1972ء میں بھرتی کئے گئے

نمبر شمار	نام	پتہ	تعلیمی قابلیت	درجہ	سکونت
1	مسٹر محمد شبیر ولد جمال دین	مکان نمبر ایچ/347 آف ڈاکٹر نذیر احمد نزد لال کنواں اندرون موچی گیٹ لاہور	میٹرک ایف - اے بی ایس سی ایم ایس سی (فزکس)	اول دوم دوم دوم	لاہور
2	مسٹر خالد محمود ولد محمد قادر بخش	دارالخالد عید گاہ روڈ بہاول نگر	میٹرک ایف - اے بی - اے ایل ایل بی	سوم	بہاولنگر
3	مسٹر شبیر احمد شیخ ولد تاج دین	معرفت مسٹر نصیر الدین ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل سنٹرل سرکل لاہور	میٹرک بی - اے ایم - اے	دوم	جھنگ
4	مسٹر داؤد احمد ملک ولد ملک محمد خان	بمقام ڈاک خانہ سروالا ضلع کیمبل پور	میٹرک ایف - اے بی - اے ایم ایس سی	دوم سوم اول دوم	کیمبلپور

نمبر شمار	نام	پتہ	تعلیمی قابلیت	درجہ	سکونت
5	مسٹر افضل حسین ولد چوہدری انور علی	رکن صوبائی اسمبلی مرید کےضلع	میٹرک ایف اے (سرٹیفیکیٹ موصول نہیں ہوا) بی اے سوم ایل ایل بی دوم	دوم	شیخوپورہ
6	مسٹر محمد ارشاد ولد ملک محمد حسین	ذات ملانہ بمقام ملانہ تحصیل و ضلع ڈیرہ غازی خان	میٹرک ایف اے دوم بی اے دوم ایل ایل بی دوم	اول	ڈی جی خان

لیبر آفیسروں و انسپکٹروں کے کوائف جو کہ 1972-73ء میں بھرتی کئے گئے

نمبر شمار	نام	پتہ	تعلیمی قابلیت	
1	مسٹر عبدالعزیز	چک نمبر 87 ای بی ڈاک خانہ کوبالا تحصیل پاکپتن ۔ ساہیوال	میٹرک ایف اے بی اے	دوم سوم دوم
2	مسٹر جاوید احمد اعوید	قادر آباد ۔ ملتان	میٹرک ایف اے بی اے	دوم دوم دوم
3	مسٹر سلامت علی شاہ	2 ۔ جیل روڈ لائل پور	میٹرک ایف اے بی اے	دوم سوم دوم

نمبر شمار	نام	پتہ	تعلیمی قابلیت	
4	مسٹر سیف الا سلام	99 ۔ ریلوے روڈ لاہور	میٹرک	دوم
			ایف اے	سوم
			بی اے	سوم
5	مسٹر عقیل محمود	473 ۔ سمن آباد لاہور	میٹرک	دوم
			ایف اے	سوم
			بی اے	دوم
			ایم اے	دوم
6	مسٹر ریاض احمد	محبوب کالونی گلی والہ (بمقام 42 این آئی بی) سرگودھا	میٹرک	اول
			ڈپلومہ ان کامرس	دوم
			بی کام	دوم
7	مسٹر منور احمد	32 ۔ بی ماڈل ٹاؤن لاہور	میٹرک	سوم
			ایف اے	سوم
			بی اے	دوم
8	مسٹر طاہر سلطان	80 راوی پارک قلعہ لچھمن سنگھ لاہور	میٹرک	اول
			ایف اے	سوم
			بی اے	دوم
9	مسٹر محمد اسلم خان	808 ۔ ڈی مغل آباد راحت سٹریٹ راولپنڈی	میٹرک	دوم
			ایف اے	دوم
			بی اے	دوم
			ایم اے	سوم
			ایل ایل بی	دوم
10	مسٹر خیر محمد بدھ	عباس والہ ڈاک خانہ بڈھ مظفر گڑھ	میٹرک	اول
			ایم اے	دوم

نمبر شمار	نام	پتہ	تعلیمی قابلیت	
11	ملک محمد اصغر	بمقام و ڈاک خانہ نکاکلاں براستہ ڈاکری تحصیل و ضلع جہلم	میٹرک ایف اے بی اے ایم اے	دوم دوم دوم دوم
12	مسٹر احمد فتی	9 ۔ اشوک سٹریٹ سانده روڈ کرشن نگر لاہور	میٹرک ایف اے بی اے	دوم دوم دوم
13	مسٹر اعجاز حسین سیفی	عمر دین روڈ وسن پورہ لاہور	میٹرک بی اے	دوم دوم
14	محمد اقبال	شانن روڈ جی او آر اسٹیٹ لاہور	میٹرک ایف اے بی کام	دوم سوم دوم
15	مسٹر امیر حسینی	1612 بی کوچہ پھلہ نانک لوہاری منڈی لاہور	میٹرک ایف اے بی اے ایل ایل بی	سوم سوم دوم
16	مسٹر خالد داؤد شیخ	عبداللہ بلڈنگ مسلم ٹاؤن لاہور	میٹرک ایف اے بی اے ایل ایل بی	اول سوم دوم
17	مسٹر نجم محمود	مکان نمبر 10 رحمانی سٹریٹ 91 کرشن نگر لاہور	میٹرک ایف اے بی کام آنرز	دوم سوم دوم

لیبر انسپکٹر کی فہرست جن کی تعیناتی 1973ء میں کی گئی

نمبر شمار	نام	پتہ	تعلیمی قابلیت	
1	مرزا نسیم بیگ	پرانی منڈی پتوکی ضلع لاہور	میٹرک ایف اے بی اے	دوم سوم دوم
2	مسٹر شوکت علی	وارڈ نمبر 12 ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ	میٹرک ایف اے بی اے	دوم سوم سوم
3	مسٹر نجم الحق	21 آریا نگر پونچھ روڈ لاہور	میٹرک ایف اے بی اے	سوم سوم سوم
4	محمد منشاء	چک نمبر 33 ایف ڈاک خانہ گنڈوالہ تحصیل چشتیاں ضلع بہاول نگر	میٹرک ایف اے بی اے	سوم سوم سوم

اراکین اسمبلی کی رخصت

دیوان سید غلام عباس بخاری

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست دیوان سید غلام عباس بخاری صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ بندہ بیمار ہے - اسمبلی اجلاس کی حاضری سے قاصر ہے - براہ مہربانی تین یوم کی رخصت از 21/5 تا 23/5 عنایت فرما کر مشکور فرمائیں -

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سردار عطا محمد خان کھوسہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست سردار عطا محمد خان کھوسہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں اسمبلی کے سابقہ اجلاس منعقدہ 6 فروری اور 8 فروری اور 8 اپریل تا 10 اپریل 1974ء کو بوجہ بیماری شریک نہ ہو سکا۔ مہربانی فرما کر رخصت منظور فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں افتخار احمد تاری

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست میاں افتخار احمد تاری صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں مورخہ 2 ، 5 ، 8 اور 10 اپریل 1974 کو بوجہ بیماری ، اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا۔ تاریخ مذکور کی رخصت عنایت کی جاوے۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم حمید الدین

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مخدوم حمید الدین صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I was ill with fever and thus I could

not attend the Assembly session on the 15th of March and 2nd April to 10th of April. My absence on these days may kindly be condoned.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر تاج محمد خانزادہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر تاج محمد خانزادہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Kindly excuse my absence for fourth instant Sub Committee Meeting.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

راؤ مراتب علی خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست راؤ مراتب علی خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بوجہ علالت حالیہ منعقد ہونے والے صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کرنے سے معذور رہا ہوں میڈیکل آفیسر صاحب۔ ڈونگہ ہونگہ کے زیر علاج ہوں۔ درخواست اطلاع ارسال خدمت کرکے ایوان کے مستدعی ہوں کہ مورخہ 12 اپریل 1974 تک میری رخصت منظور فرمائی جائے۔ ممنون ہوں گا۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک منور خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست ملک منور خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Seriously ill admitted in dhqh ri Cant. Cannot attend Home Commirtee's meeting on 27th April, 1974.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I have been ill for some time and it has been diagnosed as Qdenocarcimance. I am, therefore, proceeding to U.K. on 19th May, 1974 for the Operation. I may kindly be granted leave ex-Pakistan. I will return to Pakistan after I have recovered.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مجلس درباره استحقاقات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

قاضی محمد اسمعیل جاوید : جناب والا! میں چوہدری عبدالغنی صاحب رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 24 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

ملک مختار احمد اعوان : جناب والا! آپ نے فرمایا تھا کہ وقفۂ سوالات کے بعد مزدور رہنما کے مسئلے کو لیں گے۔ آپ کسانوں اور مزدوروں کے ووٹ لے کر یہاں تک پہنچے ہیں۔ لیکن ایک مزدور کی شہادت پر فاتحہ خوانی کی اجازت نہیں دیتے۔ اس مزدور رہنما کی پیش بہا قربانیاں ہیں۔ میں نے فاتحہ خوانی کے لیے کہا تھا۔ میں نے کوئی قرارداد پیش نہیں کی ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اس مسئلے کو وقفۂ سوالات کے بعد لیا جائے گا۔ میں اس مسئلہ کو دوبارہ ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : اس ایوان کے کچھ قواعد ہیں۔ کچھ ادب آداب ہیں۔ میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ اس بات کی ہمت کیوں نہیں کرتے کہ آپ لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن سے مشورہ کر لیں تاکہ یہ مسئلہ متفقہ طور پر ایوان میں پیش ہو سکے۔

ملک مختار احمد اعوان : جناب والا! یہ ایوان میری استدعا پر متفقہ طور پر تیار ہے۔

میاں خورشید انور : جناب والا! جب آپ نے رولنگ دے دیا ہے تو معزز ممبر اس کی اہمیت نہیں سمجھتے اور وہ تقریر کئے جا رہے ہیں۔ اور وہ بار بار تقریر کرنے کے شوق میں اٹھتے ہیں۔ وہ دو سال تک اس معزز ایوان میں گوہر افشانی فرماتے رہے ہیں۔ میرے خیال میں انہیں تقریر کرنے دیں کیونکہ انہیں تقریر کرنے کا شوق ہے۔ اگر یہ فاتحہ خوانی میں دلچسپی رکھتے تو وہ ایک گھنٹے میں خود جا کر بات کر لیتے اور مشورہ کرتے۔

ملک مختار احمد اعوان : جناب والا! ایسا کوئی خیال نہیں ہے۔ میں معزز ممبر کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جس دن اس اسمبلی کا پہلا اجلاس ہوا اور حلف اٹھایا گیا تھا تو اس دن ان طالب علموں۔ مزدوروں اور کسان رہنماؤں کے لیے جو تحریک کے دنوں میں شہید ہوئے تھے ان کے لیے دعائے مغفرت کی گئی تھی۔ یہ ایک مثال موجود ہے۔ اب ایک مزدور رہنما جس نے بیشمار قربانیاں دی ہیں کیا اس کی شہادت پر فاتحہ خوانی نہیں کر سکتے میں اپیل کرتا ہوں کہ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔

چوہدری محمد انور سمن : جناب والا! میں ایک چیز پوچھنا چاہتا ہوں کہ

ایک چیز پر سپیکر کا رولنگ آگیا ہے لیکن اس کے باوجود بھی وہ اپنی نشست پر نہیں بیٹھتے -

مسٹر سپیکر : انہی سے پوچھ لیا جائے -

چوہدری غلام قادر : پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا! جب آپ نے رولنگ دے دیا ہے تو سابقہ وزیر قانون کیوں اس رولنگ کا احترام نہیں کرتے -

مسٹر سپیکر : لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن سے اس سلسلے میں مشورہ کرنا مناسب ہے - آپ ان سے مل لیں اگر انہوں نے اتفاق کیا ہے تو یہ مجھے معلوم ہونا چاہیے -

ملک مختار احمد اعوان : لیڈر آف دی اپوزیشن سے بات کی ہے انہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے -

سید ناظم حسین شاہ : پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ جب یہ موصوف اپنے دور حکومت میں وزارت کا قلمدان سنبھالے ہوئے تھے تو اس وقت بھی مزدوروں اور طالبعلموں کے ساتھ یہی کچھ ہوا تھا - انہیں اس وقت نہ فاتحہ خوانی یاد نہیں آئی تھی - اب دراصل وہ اپنا کیس پلیڈ کرنا چاہتے ہیں کہ اس طرح انہیں پچھلی نشست سے اٹھا کر اگلی نشست پر بٹھا دیا جائے - نہ ہی وہ مزدوروں کے پہلے ہمدرد تھے - نہ ہی آج ہیں اور نہ آئندہ ہوں گے - یہ ان کی صرف ذاتی مفاد پرستی ہے -

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : This is no point of order.

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا! اگر انہیں واقعی کسانوں اور مزدوروں کے ساتھ ہمدردی ہے تو جیسے آپ نے رولنگ دیا ہے انہیں چاہیے تھا کہ وہ لیڈر آف دی اپوزیشن اور قائد حزب اقتدار سے مشورہ کرتے - مگر وہ کہتے ہیں کہ چونکہ آپ کو مزدوروں اور کسانوں نے منتخب کیا ہے - اس لیے آپ کو اجازت دینی چاہیے - جناب والا! ہم بھی مزدوروں اور کسانوں کی حمایت کرتے ہیں صرف یہی نہیں کرتے -

چوہدری غلام قادر : پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا! میرے معزز رکن ایک پارٹی کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے ہیں - اس لیے انہیں پارٹی کے ڈسپلن کے

تحت کام کرنا چاہیے لیکن یہ پارٹی ڈسپلن کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور خواہ مخواہ مزدوروں کا نمائندہ بننے کی کوشش کر رہے ہیں - ہم بھی مزدوروں کے نمائندے ہیں اور ہماری جان بھی مزدوروں کی خاطر حاضر ہے - یہ کونسے مزدوروں کے حامی ہیں کہ بار بار رولنگ کے باوجود بول رہے ہیں -

رائے میاں خان کھرل : جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ باوجود آپ کے بار بار رولنگ دینے کے مختار اعوان صاحب اس معزز ایوان کا وقت ضائع کر رہے ہیں - جب پہلے یہ وزارت کے عہدے پر تھے تو یہ کہا کرتے تھے کہ اسمبلی کے اجلاس پر بہت زیادہ خرچ ہوتا ہے - اب انہیں اس بات کا احساس ہونا چاہیے - تو میری گزارش یہ ہے کہ اس ملک کو پہلے بھی نام نہاد سیاسی لیڈروں سے نقصان پہنچا ہے - وہ اب بھی سستی شہرت حاصل کرنی چاہتے ہیں -

(نعرہ ہائے تحسین)

انہیں یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیے کہ ہم بھی مزدوروں - کسانوں اور طالب علموں کے راہنما ہیں - جب یہ ایک بات میں یقین نہیں رکھتے تو اس کے متعلق کچھ کہنا یہ بھی ملک اور قوم کا نقصان ہے - انہیں ان چیزوں سے گریز کرنا چاہیے تاکہ ہمیں بھی اس کا کچھ نہ کچھ فائدہ ہو -

ملک غلام مصطفےٰ کھر : جناب والا! میرے خیال میں صحیح طریقہ یہی تھا جو آپ نے ابھی فرمایا ہے کہ مختار اعوان صاحب لیڈر آف دی آپوزیشن اور لیڈر آف دی ہاؤس سے مشورہ کرتے تو دونوں طرف سے کوئی اعتراض نہ ہوتا - لیکن اس کے باوجود انہیں اجازت دینی چاہیے اور اس مزدور راہنما کی فاتحہ خوانی کرنی چاہیے -

ملک مختار احمد اعوان : ذاتی نکتہ وضاحت - جناب والا! صبح جب میں نے یہ نکتہ اٹھایا تھا تو آپ نے واضح طور پر یہ فرمایا تھا کہ اب وقفہ سوالات شروع ہو چکا ہے - اس لیے آپ یہ بات نہیں کر سکتے - جناب والا! میں یہ وضاحت کرنی چاہتا ہوں کہ میں اپنے آپ کو کسانوں اور مزدوروں کا لیڈر نہیں سمجھتا اور نہ ہی مجھے اس بات کا حق ہے کیونکہ نہ میں خود کسان ہوں اور نہ ہی مزدور ہوں - نہ میں نے کبھی ہل کا ہتھہ پکڑا ہے اور نہ ہی میں نے کبھی مشین پر کام کیا ہے -

چوہدری طالب حسین : جناب والا! پھر یہ کس بات کی وضاحت کر رہے ہیں -

مسٹر سپیکر : وہ کہتے ہیں کہ میں مزدوروں اور کسانوں کا لیڈر نہیں بننا چاہتا -

چوہدری طالب حسین : تو ہم یہ بات مان لیتے ہیں -

ملک مختار احمد اعوان : جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پیپلز پارٹی جو کسانوں اور مزدوروں کی ترجمان ہے اور جس کے ٹکٹ پر ہم سب منتخب ہو کر آئے ہیں - میں اس کے منشور اور ڈسپلن کے تحت ہوں -

میاں خورشید انور : جناب والا ! یہ پارٹی کے منشور کے بیان کرنے کا وقت نہیں - جناب سپیکر! آپ نے خود ایک فیصلہ دیا ہے لیکن آپ اس پر عمل نہیں کرا رہے اور ایوان کا وقت مسلسل ضائع ہو رہا ہے - آپ خود مزے لے رہے ہیں اور ان کی تقریر سن رہے ہیں - تو ہمیں بھی موقع دیں کہ ہم بھی اس سلسلہ میں کچھ کہہ سکیں -

Mr. Speaker : I do not want speeches over that.

ملک مختار احمد اعوان : جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک مزدور راہنما شہید ہوا ہے -

Mr. Speaker : Please come to the point.

ملک مختار احمد اعوان : جناب والا! ایک مزدور راہنما شہید ہوا ہے - اگر اس کے لیے دعائے مغفرت نہیں کی جاتی اور اگر آپ یہ رولنگ دے دیں تو میں اس رولنگ کی پابندی کرتا ہوں اور مجھے کسی شخص کی حمایت کی ضرورت نہیں -

میاں خورشید انور : جناب والا! آپ ایک رولنگ دے چکے ہیں اس کی پابندی کرائی جائے اور اگر آپ اس پر نظرثانی کرنا ضروری سمجھتے ہیں تو میں عرض کروں گا ملک صاحب کے دور میں جتنے بھی مزدور مرے ہیں* * * * * * ان سب کے لیے بھی فاتحہ خوانی کی جائے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی فاتحہ خوانی بھی کی جائے - کیونکہ ان کی وزارت بھی ختم ہو گئی ہے -

---

*بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا -

Mr. Speaker: As no indication has come from the Leader of the House or the Leader of the Opposition, I cannot allow-

چونکہ یہ آئٹم بغیر ایجنڈے کے ہے ۔ اس لیے میں اس پر بحث کی اجازت نہیں دے سکتا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Sir, I want to bring it your kind notice that in a matter of death, irrespective of the fact whether he was a Mazdur Leader or any one else, it would not be a controversial issue If there are vociferous views which the people want to voice in the House, there are other occasions to do so.

Mr. Abdul Hafiz Kardar: Sir, I suggest that the words used here * * * * * should be deleted. These are clear accusations to the previous Government.

میاں خورشید انور: جناب والا! معزز ممبر بھی اس کے ممبر تھے ۔ تو ہو سکتا ہے کہ اس کی اجتماعی ذمہداری ان پر بھی ہو ۔ * * * * * * * * * * * * * * *

مسٹر سپیکر: میں ایوان میں عام تقریر کی اجازت نہیں دے سکتا ۔

I agree with the suggestion made by Mr. Abdul Hafiz Kardar and that part of Miau Khurshid Anwar's speech will be deleted.

حاجی محمد سیف اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب نے اپنے رولنگ دیتے وقت یہ الفاظ استعمال کئے ہیں کہ ''میں اجازت نہیں دے سکتا'' اس رولنگ سے جناب کے اختیارات محدود ہو جاتے ہیں ۔ حالانکہ قانون اور قواعد میں یہ پابندی نہیں آپ اجازت دیں یا نہ دیں یہ آپ کے اختیار میں ہے ۔ لیکن اگر آپ یہ کہتے کہ میں اجازت نہیں دیتا تو یہ زیادہ موزوں ہوتا ۔

مسٹر سپیکر: حاجی صاحب میں آپ کا مشکور ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان: شکریہ ۔

**بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا ۔

قاضی محمد اسمٰعیل جاوید : جناب والا میں جناب چوہدری عبدالغنی صاحب ۔ رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 24 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : جناب چوہدری عبدالغنی صاحب ۔ رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 24 ایوان میں پیش کر دی گئی ہے ۔

قاضی محمد اسمٰعیل جاوید : میں جناب سردار امجد حمید خان دستی صاحب رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 23 کے بارہ میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : جناب سردار امجد حمید خان دستی صاحب ۔ رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 23 کے بار میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے ۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

میاں عبدالرؤف : میں مسودہ قانون (ترمیم) حصول اراضی (برائے اراضیات) پنجاب مصدرہ 1974ء (مسود قانون نمبر 6 بابت 1974ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم) حصول اراضی (برائے اراضیات) پنجاب مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 6 بابت 1974ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے ۔

ملک ثناء اللہ خان : میں مسود قانون (سول ملازمین) مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 5 بابت 1974ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈ منسٹریشن و اطلاعات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (سول ملازمین) مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 5 بابت 1974ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن و اطلاعات کی رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا میں رپورٹ پیش کرنے کے سلسلے میں جناب وضاحت چاہوں گا ۔ جناب یہ فیصلہ فرمائیں کہ جو رپورٹ ابھی تک ایوان میں پیش ہی نہیں ہوئی ، کیا اس کو پہلے release کیا جا سکتا ہے ، جب کہ اس کے ہیڈنگ میں لکھا جاتا ہے کہ یہ کنفیڈنشل ہے اس کو پہلے ریلیز نہیں کیا جائے گا ۔ یہ پریس میں نہیں دی جائے گی ۔ جو رپورٹ ابھی تک پیش ہی نہ ہو اور جس کے بارے میں یہ تحریک بھی کی جا سکتی ہے کہ اسے دوبارہ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھجوایا جائے ، کیا وہ آئیٹم فہرست کارروائی میں لائی جا سکتی ہے ؟

مسٹر سپیکر : میں سمجھا نہیں ۔ آپ اس کی ذرا وضاحت کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! جب بھی کوئی بل اس ایوان میں پیش ہوتا ہے ، اسے قاعدہ نمبر 77 کے تحت سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیا جاتا ہے ۔ قاعدے کے تحت وہ رپورٹ خفیہ ہوتی ہے اور اس وقت تک اس کو شائع نہیں کیا جا سکتا جب کہ وہ اس ایوان میں پیش نہ ہو جائے ۔ جو رپورٹ فاضل چیئرمین نے آج پیش کی ہے ، میں اس کے بارے میں عرض کر رہا ہوں ۔ اور جناب کی رولنگ چاہ رہا ہوں ۔ کیا یہ رپورٹ اسمبلی میں پیش کیے جانے سے پہلے شائع کی جا سکتی ہے یا نہیں ؟

مسٹر سپیکر : اگر سپیکر اس کی اجازت دے دے تو ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : کس قاعدے کے تحت ؟

مسٹر سپیکر : آپ میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں وہاں دیکھ لیں گے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : آپ ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں ، ہمیں تو آپ ہی سے انٹرپریٹیشن لینی ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ نے جو پوائنٹ پیش کیا ہے ۔ میں اس کے مطابق دیکھوں گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : ٹھیک ہے ۔

سید تابش الوری : پوائنٹ آف آرڈر ۔ اگر کسی بل کے سلسلے میں رپورٹ اسمبلی میں پیش نہ کی گئی ہو ، کیا اسے ایجنڈے کی باقاعدہ کارروائی کے طور پر زیر غور لایا جا سکتا ہے ؟

مسٹر سپیکر : میں اس پر غور کروں گا ۔

ملک ثناء اللہ خان : جناب والا! میں مسودہ قانون انتظامی ٹریبونل پنجاب مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 8 بابت 1974ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن و اطلاعات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون انتظامی ٹریبونل پنجاب مصدرہ 1974ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن و اطلاعات کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

چوہدری محمد حیات گوندل : جناب والا! میں مسودہ قانون (نقل و حمل کی فیس کو جائز قرار دینا) انضباط پنبہ پنجاب مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 4 بابت 1974ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت، منصوبہ بندی و ترقیات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر۔ میں اس سلسلے میں بھی جناب کی وضاحت چاہوں گا کہ جب کسی بل کے سلسلے میں ہماری سٹینڈنگ کمیٹی اپنی رپورٹ متفقہ طور پر دے دے اور ابھی اس رپورٹ کے متعلق ایوان نے فیصلہ ہی نہ کیا ہو۔ کیا اس رپورٹ کو ایوان کی منظوری کے بغیر دوبارہ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجا اور پاس کروایا جا سکتا ہے؟ جب تک آپ اس پر رولنگ نہ دیں یہ رپورٹ ایوان میں پیش نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس رپورٹ سے پہلے سٹینڈنگ کمیٹی اس پر متفقہ فیصلہ دے چکی ہے اور اس رپورٹ پر ایوان نے ابھی تک بحث کرنی ہے۔

مسٹر سپیکر : آپ کس رپورٹ کے بارے میں کہہ رہے ہیں؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جو رپورٹ اس وقت پیش کی جا رہی ہے۔

مسٹر سپیکر : اس پر تو مجھے یہ کہنا ہے کہ رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : اس پر مجھے اعتراض ہے۔ یہ رپورٹ ایوان میں پیش نہیں کی جا سکتی۔ اس لیے کہ اس بل کے متعلق سٹینڈنگ کمیٹی پہلے متفقہ فیصلہ دے چکی ہے اور ابھی وہ رپورٹ زیر بحث نہیں لائی گئی۔ جب تک اس کا فیصلہ نہ ہو ایوان کی منظوری کے بغیر وہی بل دوبارہ سٹینڈنگ کمیٹی کو بھجوا کر دوبارہ اس کا فیصلہ نہیں کروایا جا سکتا۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب ! کچھ عرصہ ہم ایک دوسرے سے جدا رہے ہیں ۔ یہ سب کچھ اس دوران میں پیش آیا ۔ آپ ہمارے لیے دعا کرتے رہے اور ہم یہاں آپ کے لیے کام کرتے رہے ہیں ۔ آپ کو کچھ واقعات کا علم نہیں ۔ یہ معاملہ ایوان کے سامنے آیا تھا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : اسمبلی نے بھجوایا ہے جناب ؟

مسٹر سپیکر : ہاں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : تو پھر ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (نقل و حمل کی فیس کو جائز قرار دینا) انضباط پنبہ پنجاب مصدرہ 1974ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت ، منصوبہ بندی و ترقیات کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

ڈاکٹر ملک حلیم رضا : جناب والا ! میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ تعزیرات پاکستان مصدرہ 1972ء (مسودہ قانون نمبر 19 بابت 1972ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون تعزیرات پاکستان مصدرہ 1972ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

ڈاکٹر ملک حلیم رضا : جناب والا ! میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 1 بابت 1973ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ 1973ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

ڈاکٹر ملک حلیم رضا : جناب والا ! میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ تعزیرات پاکستان مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر24 بابت 1273ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون مجموعہ تعزیرات پاکستان مصدرہ 1973ء

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

ڈاکٹر ملک حلیم رضا : جناب والا ! میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ 1972ء (مسودہ قانون نمبر 31 بابت 1972ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ 1972ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

ڈاکٹر ملک حلیم رضا : جناب والا ! میں مسودہ قانون محاسبہ و ضبطی ناجائز دولت و جائیداد پنجاب بابت 1972ء (مسودہ قانون نمبر 34 بابت 1972ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون محاسبہ و ضبطی ناجائز دولت و جائیداد پنجاب بابت 1972ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

ڈاکٹر ملک حلیم رضا : جناب والا ! میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) تعزیرات پاکستان مصدرہ 1972ء (مسودہ قانون 49 بابت 1972ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) تعزیرات پاکستان مصدرہ 1972ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

ڈاکٹر ملک حلیم رضا : جناب والا ! میں مسودہ قانون (تنسیخ پنجاب) ہنگامی قانون برقراری امن عامہ مغربی پاکستان مصدرہ 1972ء (مسودہ قانون نمبر 62 بابت 1972ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (تنسیخ پنجاب) ہنگامی قانون برقراری امن عامہ مغربی پاکستان مصدرہ 1972ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

ڈاکٹر ملک حلیم رضا : جناب والا ! میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون امتناع تمباکو نوشی (اندرون سینما گھر) مغربی پاکستان مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 67 بابت 1973ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون امتناع تمباکو نوشی (اندرون سینما گھر) مغربی پاکستان مصدرہ 1973ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

ڈاکٹر ملک حلیم رضا : جناب والا ! میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون تحدید کرایہ جات شہری مغربی پاکستان مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 76 بابت 1973ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون تحدید کرایہ جات شہری مغربی پاکستان مصدرہ 1973ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

مرزا فضل حق : جناب والا ! میں مسودہ قانون (ترمیم) شفع پنجاب مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 49 بابت 1973ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم) شفع پنجاب مصدرہ 1973ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

مرزا فضل حق : جناب والا ! میں مسودہ قانون آبادکاری خانہ بدوش قبائل پنجاب مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 50 بابت 1973ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کرتا ہوں :

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون آبادکاری خانہ بدوش قبائل پنجاب مصدرہ 1973ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

رائے سخاوت علی خان : جناب والا ! میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) حکم بنیادی جمہوریت مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 1974ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ ، سماجی بہبود اور اوقاف کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) حکم بنیادی جمہوریت مصدرہ 1974ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ ، سماجی بہبود اور اوقاف کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں جناب کی انٹرپریٹیشن چاہوں گا کہ رپورٹ پیش کرنے کے لیے کسی نوٹس کی ضرورت ہوتی ہے یا نہیں ؟

سپیکر : میں اس پر بھی غور کروں گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : تو پھر آپ اس پر بھی اکٹھے ہی غور فرمالیں کہ اگر نوٹس دینے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو کیا اس کا فہرست کارروائی میں اندراج کرنا ضروری ہے یا نہیں ؟

سپیکر : consequential ہوگی تو ظاہر ہے کہ یہ ایجنڈے پر ہوگی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : ذرا یاد رکھیے گا ۔ آج آپ نے بہت سی باتیں غور کے لیے رکھی ہیں ۔

سپیکر : صرف دو ہی رکھی ہیں ۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

ڈاکٹر ملک حلیم رضا : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون تحدید کرایہ جات شہری مغربی پاکستان مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 54 بابت 1973ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 31 جولائی 1974ء تک توسیع کی جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون تحدید کرایہ جات شہری مغربی پاکستان مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 54 بابت 1973ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد ہیں 31 جولائی 1973ء تک توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ڈاکٹر ملک حلیم رضا : جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون احترام رمضان المبارک مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 66 بابت 1973ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 31 جولائی 1974ء تک توسیع کی جائے۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون احترام رمضان المبارک مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 66 بابت 1973ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 31 جولائی 1974ء تک توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

رائے سخاوت علی خان : جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) وقف املاک مغربی پاکستان مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 67 ۔ ب بابت 1973ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ ، سماجی بہبود اور اوقاف کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں 31 جولائی 1974ء تک توسیع کی جائے۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) وقف املاک مغربی پاکستان مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 57 ۔ ب بابت 1973ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ ، سماجی بہبود اور اوقاف کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں 31 جولائی 1974ء تک توسیع کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مجلس دربارہ سرکاری مواعید کی رپوٹ کا پیش کیا جانا

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا! میں جناب مرزا فضل حق صاحب رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک دربارہ سینٹ فرانسس ہائی سکول کے بارہ میں مجلس برائے سرکاری مواعید کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مرزا فضل حق صاحب رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک دربارہ سینٹ فرانسس ہائی سکول کے بارہ میں مجلس برائے سرکاری مواعید کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

مجلس دربار سرکاری مواعید کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ جناب سید تابش الوری صاحب رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک کے بارہ میں مجلس برائے سرکاری مواعید کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 15 جولائی 1974ء تک توسیع کی جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ سید تابش الوری صاحب رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک کے بارہ میں مجلس برائے سرکاری مواعید کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 15 جولائی 1974ء تک توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

قرارداد تعزیت

فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی وفات حسرت آیات

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا! میں منسٹر صاحب کے مشورے کے بعد ایک قرارداد تعزیت پیش کرتا ہوں :

جناب والا! میں یہ قرارداد تعزیت پیش کرتا ہوں :

کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور مرحوم کے خاندان کو یقین دلاتا ہے کہ یہ ایوان پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اس ایوان کے تمام ارکان دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سید تابش الوری : جناب سپیکر! سندھ اسمبلی کے معزز رکن جناب منیر ارائیں بھی ایک حادثے میں ہلاک ہو گئے ہیں، اگر ان کے لیے تعزیتی قرارداد اسی کے ساتھ متفقہ طور پر منظور کر لی جائے تو یہ انتہائی مناسب بات ہوگی۔

مسٹر سپیکر : میں نے صبح مختار احمد اعوان صاحب سے یہی کہا تھا کہ ایسی جو بھی بات ہو وہ باہمی مشورے کے بعد ہونی چاہیے۔ and I will repeat the request.

وزیر تعلیم : جناب والا! میں اس قرارداد کی تائید کرتا ہوں جو فاضل لیڈر آف دی آپوزیشن علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب نے پیش کی ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب سپیکر! فاتحہ خوانی بھی کی جائے۔

مسٹر سپیکر : پہلے قرارداد تو منظور ہو جائے اس کے بعد فاتحہ خوانی ہوگی۔

قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

> کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور مرحوم کے خاندان کو یقین دلایا ہے کہ یہ ایوان پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اس ایوان کے تمام ارکان دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

(تحریک بااتفاق رائے منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب فاتحہ خوانی ہوگی۔

(اس مرحلہ پر مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی گئی)

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I want to make a submission that the House be adjourned as a mark of respect to the late Field Marshal Muhammad Ayub Khan.

مسٹر سپیکر : میں نے اسی لیے کہا تھا جو بھی ایسی کوئی چیز ہو وہ لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی آپوزیشن کے مشورے کے بعد ہونی چاہیے۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I am entitled to voice my opinion in this House. You can reject it.

Mr. Speaker : There is no question of rejecting it.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I have to make my submission before the Speaker and if the Speaker does not entertain it, it is his prerogative and he can turn down the submission

Mr. Speaker : It is the question of entertaining.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I think many of our honourable members were staunch followers of the late Field Marshal Muhammad Ayub Khan during his ten year's regime.

حاجی محمد سیف اللہ خان : ہم اس چیز کی حمایت کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : نہ اس چیز کی حمایت ہو سکتی ہے نہ مخالفت ہو سکتی ہے تجویز پہلے entertain ہونی ہے اور اس کا کنونشن یہ ہے کہ بغیر نوٹس کے جو ایسی تجاویز آتی ہیں ۔ اس کی لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن ذمہ داری لیتے ہیں اور وہ سپیکر کو اس بات کی اطلاع کرتے ہیں کہ ہم یہ کرنا چاہتے ہیں ۔ میں اس بحث کو زیادہ طویل نہیں کرنا چاہتا اور پھر میرے لیے آئندہ اجلاسوں میں یا آئندہ موقعے پر مجھے یا میرے جو successor ہوں گے ان کے لیے مشکلات پیدا ہو جائیں گی تو میں نے تو ایک طریقہ کار کی طرف توجہ دلائی ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : ان سے پوچھ لیں کوئی حرج نہیں ہے ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : My submission is that the Speaker was gracious enough to allow certain amount of time for a labour leader. I think late Field Marshal Muhammad Ayub Khan deserves better treatment.

Mr. Speaker : Actually that was not for a labour leader.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : My submission seems to have been turned down without giving it full consideration because, at least, concensus of the House should have been taken about it.

Mr. Speaker : It will become very difficult for me if I am going to entertain an item which is not on the agenda. I have certain obligations to this House, to the Constitution and to the laws and rules made thereunder.

اس میں جو ایک دیرینہ سٹینڈنگ کنوینشن ہے اس کو follow کر رہا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ایسی بات جو قومی اہمیت کی ہو - اس کے لیے ہم لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی آپوزیشن سے کہتے ہیں اور وہ تجویز قبول کر لیتے ہیں - دونوں سے کوئی بات نہیں ہوئی نہ ہی دونوں نے آپ کی تجویز سے اتفاق کیا ہے تو میرے لیے تو concensus کا ایک indicator یہ ہوتا ہے کہ لیڈر آف دی ہاؤس اس کو قبول کرتے ہیں -

Chuadhri Talib Hussain : And they have not opposed it either.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I may make a submission that the Leader of the Opposition and the Leader of the House may be consulted just now.

Mr. Speaker : I would request the member to approach them, have a consultation and seek their advice on the matter.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I am not dwelling on the fact whether you allow or disallow it.

Chuadhri Talib Hussain : The Leader of the Opposition and the Leader of the House are sitting in the House.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I want to know who is the Leader of the House so that I can make my submission to him.

Mr. Speaker : The Senior Minister is present in the House. Every-body knows it.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Let him demonstrate himself or you may kindly enlighten us.

Mr. Speaker : I am not supposed to do it.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Let the Minister himself do it then.

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : پوائنٹ آف آرڈر ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ کیونکہ ڈاکٹر صاحب سینئیر منسٹر ہیں ڈپٹی لیڈر آف دی ہاؤس نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر : میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : جب تک ڈپٹی لیڈر آف دی ہاؤس وہ منتخب نہیں ہوں گے ان کو ہاؤس کے اندر ہم کبھی بھی تسلیم نہیں کریں گے ۔ کیونکہ سینئیر منسٹر ہونا ہی کافی نہیں ہے کہ ان کو یہ سمجھا جائے کہ وہ ہاؤس کے بھی لیڈر ہیں ۔ جب تک ہاؤس ان کو ڈپٹی لیڈر منتخب نہیں کرے گا ، اس وقت تک انہیں ڈپٹی لیڈر آف دی ہاؤس نہیں کہا جا سکتا ۔

مسٹر سپیکر : میں نے ڈپٹی لیڈر نہیں کہا ہے ۔ میں نے سینئیر منسٹر کا لفظ استعمال کیا ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : میرا سوال یہ ہے کہ اب ہم کس سے بات کریں ۔ کیونکہ ہاؤس کا لیڈر ہاؤس میں نہیں ہے ۔ تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کے بعد ڈپٹی لیڈر بھی نہیں ہے تو اب ہمارے لیے یہ مشکل بات ہے کہ ہم کس سے بات کریں ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! مجھے اجازت دی جائے میری خاموشی سے غلط اندازہ نہ لگا لیا جائے ۔ میں تو جان بوجھ کر پہلو تہی کر رہا تھا ۔ بعض اوقات خاموشی کا یہی مطلب ہوتا ہے لیکن اب چونکہ مجھے مجبور کیا گیا ہے کہ میں ضرور بولوں ۔ میں فاضل رکن جو محرک ہیں انہیں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اسلام میں جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اس کے لیے کوئی فرائض ہیں باقی مسلمانوں پر جو اس ملک میں اس شہر میں ان کے لیے ایک چیز ہے جس کو کہتے ہیں نماز جنازہ جس میں اصل میں وہ مرحوم کے لیے دعا کرتے ہیں ۔ ہم غلطی سے اسے نماز جنازہ کہتے ہیں ۔ وہ دعائے جنازہ ہے ۔ تو وہ فرض کفایہ ہوتا ہے جس میں یہ ہے کہ شہر میں سے چند لوگ ، ملک میں سے چند لوگ ، دنیا میں سے چند لوگ اگر پڑھ لیں تو باقی سب کی طرف سے ادا ہو جاتی ہے ۔ یہ تو تھا جناب جہاں تک اسلام کا

تعلق ہے کہ اگر ایک مسلمان فوت ہو جائے تو باقی مسلمانوں پر کیا واجب ہوتا ہے ۔ وہ تو ادا ہوگیا ۔

دوسری بات جناب والا! کہ جہاں تک وہ ایک قومی اہمیت کی شخصیت تھے تمام قوم نے اس کی اہمیت محسوس کی اور اس ایوان نے بھی اس کی اہمیت محسوس کی اور اس کے لیے ہم نے وہ دعا جو کہ سارے ملک میں اس شہر میں پہلے بھی ہو چکی ہے ۔ ہم نے اس ایوان میں بھی ادا کردی ۔ اب اس کے بعد میں نہیں سمجھتا کہ غیر مسلموں والی بات ہو کہ ہم ایک منٹ کے لیے خاموش کھڑے ہو جائیں ۔ تو جناب والا! یہ تو ہم کسی غیر مسلم کے مزار پر یا کسی غیر مسلم کی جب بات کرتے ہیں تو اس وقت ایسی چیزیں ہوتی ہیں کہ ہم خاموش کھڑے ہو جائیں یا ہاتھ باندھ لیں ۔ مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد حضور نے ساری چیزیں واضح کر دی ہیں کہ جب ایک مسلمان فوت ہو جائے تو کیا آپ پر فرائض ہیں ۔ وہ ہم نے پورے ادا کر دئیے ہیں ۔ شکریہ جناب ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : جناب والا! یہ جو کچھ ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے میں ان سے متفق ہوں ۔ لیکن میں نے جو پوائنٹ آف آرڈر پیش کیا تھا مجھے اس کا جواب نہیں ملا ۔ جناب میں یہ چاہتا ہوں کہ پہلے یہ فیصلہ ہو جائے کہ جس وقت لیڈر آف دی ہاؤس ہاؤس میں موجود نہ ہوں اس وقت لیڈر آف دی ہاؤس کون ہوگا ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! اس ہاؤس کی روایت رہی ہے کہ جو سینئر وزیر ہوتا تھا وہی ڈپٹی لیڈر سمجھا جاتا تھا ۔ ڈپٹی لیڈر کا الیکشن کہاں لکھا ہے ۔ کیا آپ مجھے کوئی رولز کوئی ریگولیشن بتا سکتے ہیں ۔ ہماری پارٹی کی ہمیشہ یہی ایک ترکیب رہی ہے ۔ سینئر منسٹر ایک constitutional لفظ ہے اور یہاں پر چیف منسٹر کے بعد اب تک ڈپٹی لیڈر ہاؤس کو چلاتا رہا ہے ۔ جب جناب غلام مصطفیٰ کھر گورنر اور وزیر اعلیٰ ہوتے تھے تو اس وقت جناب حنیف رامے سینئر منسٹر ہوتے تھے اور جب جناب مصطفیٰ کھر ہاؤس میں نہیں ہوتے تھے تو جناب حنیف رامے ڈپٹی لیڈر کی حیثیت سے کام کرتے تھے ۔ اس کے بعد جب جناب افضل وٹو سینئر منسٹر تھے

تو ہمیشہ ہاؤس کو ہی چلاتے رہے ۔ ہم ان کے ساتھ چلتے رہے ۔ تو یہی ترتیب ہے اور یہ understood ہے ۔ ویسے اگر اس میں نکتے نکالے جائیں تو نکالے جا سکتے ہیں ۔ لہذا اس ایوان کی کم از کم دو سال کی جو روایات ہیں ان کو نہیں بھولنا چاہیے ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : On a point of explanation Sir. We are greatful to the hon'ble Minister, for enlightening us on the fact that the Muslim way of *Fateha* should be adopted. But Sir, when it is a matter of their interest they quote Islam and when it is not in their interest, they don't.

I am sorry that the hon'ble Minister should have used the word "ignored". In this House no body should be ignored. Every hon'ble member represents certain number of people and he comes here with a rightful prerogative to say what he likes within the rules and the Constitution. The hon'ble Minister should not ignore him but explain him.

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر : اب ایک تحریک استحقاق چوہدری امان اللہ لک صاحب کی ہے اس کے علاوہ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میاں خورشید انور ۔ مرزا فضل حق ۔ محمد افضل خان اور سید تابش الوری کی تحریک ہائے استحقاق ہیں ۔ میرا view prima facie یہ ہے کہ رول 59(1) کے ہونے کے باعث یہ تحریک ہائے استحاق ہی نہیں بنتی ہیں ۔

But I would like to invite the honourable movers and we shall discuss it in my chamber. I will give a formal decision.

حاجی محمد سیف اللہ خان : تو پھر آپ اس کو pending رکھیں گے ۔

مسٹر سپیکر : جی ہاں ۔ اس کو pending رکھا گیا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : دونوں کو جناب ۔

مسٹر سپیکر : دونوں کو ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : ویسے وہ نوٹس بھی جناب کو مل گیا ہے -

مسٹر سپیکر : کس چیز کا نوٹس -

Haji Muhammad Saifullah Khan : Suspension of Rule 55.

مسٹر سپیکر : But I have taken the decision. مل گیا ہے

حاجی محمد سیف اللہ خان : میں یہ پوچھتا ہوں کہ آیا نوٹس مل گیا ہے -

مسٹر سپیکر : آپ رول معطل کروانا چاہتے ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی جناب والا !

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! میں نے اس کے متعلق ابھی ڈاکٹر عبدالخالق صاحب سے بات کی ہے کہ آپ اس کو ملتوی فرما دیں -

مسٹر سپیکر : ملتوی تو ویسے ہی ہوگئی ہے - اب تحریک استحقاق نمبر 31 پیش ہوگی -

— ——

حکومت کی طرف سے حکمت عملی کے اصولوں کی رپورٹ زیر بحث لانے کی یقین دہانی پر عمل درآمد نہ کیا جانا

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل واضح مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں - مسئلہ یہ ہے کہ ماہ فروری 1974ء کے سیشن میں حکومت کی جانب سے میری ایک تحریک دوبارہ زیر بحث لانے رپورٹ اصول حکمت عملی کے سلسلہ میں یہ یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ اس کے لیے ماہ مارچ 1974ء میں خاص طور پر اسمبلی کا اجلاس طلب کیا جائے گا - مگر اس کے لیے کوئی اجلاس طلب نہ کیا گیا اور نہ ہی اسے ماہ مئی 1974ء کے اجلاس میں زیر بحث لایا گیا بلکہ اسے آئندہ اجلاس پر ملتوی کر دیا گیا - اب موجودہ اجلاس کے ایجنڈا میں بھی اس رپورٹ پر بحث کو درج نہیں کیا گیا - جب کہ حکومت کی یقین دہانی کے مطابق اسے اولیت دی

جاتی تھی ۔ اس طرح حکومت پنجاب دانستہ طور پر اس رپورٹ پر بحث کرنے سے گریز کر رہی ہے جس سے اس ایوان اور میرے حقوق کی پامالی ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر : ماہ فروری 1974ء کے اجلاس میں زیر بحث لانے کے لیے یہ فیصلہ کیا گیا تھا یا کسی اور اجلاس کا اس میں ذکر ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہ اپریل کا ہے جناب والا !

وزیر تعلیم : جناب والا ! حقائق یہ ہیں کہ مارچ میں ایک نہایت ہی مختصر ceremonial قسم کا اجلاس ہوا اور اپریل کے مہینے میں جو اجلاس ہونا تھا ۔ اس کے لیے فاضل محرک جناب سیف اللہ صاحب سے مشورہ کیا گیا اور حاجی صاحب نے یہ فرمایا کہ چونکہ وہ عمرہ پر تشریف لے جا رہے ہیں اور چونکہ وہ اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے بہتر یہ ہوگا کہ اس کو اگلے سیشن میں لیا جائے ۔ تو اگلا سیشن آج سے جو اب شروع ہوا ہے اس میں میں یقین دلاتا ہوں کہ اس سیشن میں ضرور Implementation of the Principles of the Policy. کو ایجنڈے میں رکھا جائے گا اور اس پر بحث ہوگی ۔ انشاء اللہ ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں اس سلسلہ میں تھوڑا سا عرض کر دوں ۔ یہ بجا ہے جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے واقعہ یہ ہے ۔ جناب والا ! کہ جب فروری میں اس رپورٹ کے متعلق میرے نوٹس میں آیا تو اس وقت حکومت کی جانب سے یہ تحریک کی گئی کہ چونکہ یہ اسلامی سربراہی کانفرس کے سلسلہ میں بہت مصروف ہیں ۔ کانفرنس جلد منعقد ہونے والی ہے ۔ اس لیے ہم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ بجائے ایک یا دو دن کے ہم اس پالیسی پر بحث کرنے کے لیے پورے تین دن دیں گے اور اس سے زیادہ بھی اگر ضرورت پڑی تو اس کے لیے بھی ہم well come کریں گے ۔ انہوں نے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ ماہ مارچ میں خاص طور پر اس کے لیے سیشن طلب کریں گے ۔ یہ ریکارڈ میں موجود ہے اور ایوان کے ہر رکن کو اس کا علم ہے ۔ مگر جناب والا ! اس وعدہ کی ایفائی بھی خلاف ورزی کی گئی ۔ مارچ کا سیشن اپنے مقصد کے لیے الیکشن کرانے کے لیے طلب کیا گیا مگر اس رپورٹ پر بحث کرنے کے لیے کوئی سیشن طلب نہیں کیا گیا ۔ جب

ماہ اپریل کا سیشن آیا ۔ جناب والا ! تو اس وقت بھی میں نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ آپ کے وعدہ کے مطابق سب سے پہلے اس رپورٹ کو زیر بحث لانا ہے کیونکہ اس کی اولیت کا وعدہ کیا جا چکا ہے اور یہ آئین کے تحت دی گئی تحریک اور آئین کے تحت دیا گیا حق ہے جس کو استعمال کرنے کا مجھے پورا پورا حق حاصل ہے ۔ تو اس وقت بھی میرے ساتھ یہ وعدہ کیا گیا کہ ہمیں یونیورسٹی بل جلدی منظور کرانا ہے ۔ یہ اگست سے پہلے lapse ہو رہا ہے آپ مہربانی فرما کر اس کو کسی اور اگلی تاریخ پر ملتوی کر دیں اور اس پر ہم بحث کریں گے ۔ یہ درست ہے کہ میں نے یہ کہا تھا کہ چونکہ میں عمرہ پر جا رہا ہوں تحریک میری ہے اس کو ہم اگلے سیشن میں زیر بحث لائیں گے ۔ اور میں نے ان تمام چیزوں کا اظہار اپنی اس تحریک التوا میں کیا ہے وعدہ کے مطابق توقع کے مطابق اور اس تحریک اور Principles of Policy کی اہمیت کے مطابق آج اس ہاؤس میں سب سے پہلے کام یہی ہونا چاہیے تھا اور ایجنڈا میں سب سے پہلی آئیٹم یہی ہونی چاہیے تھی کہ Principles of Policy کو زیر بحث لایا جائے ۔ اس کے لیے جب تک پہلے تین دن آپ مختص نہ کریں ۔ کسی اور کام کے لیے اجلاس ہی نہیں ہو سکتا ۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ میرے حقوق کی پامالی اس سے ہوئی ہے کہ جس چیز کو اولیت دی جانی چاہیے تھی اولیت تو درکنار ایجنڈا میں اس کا ذکر تک نہیں ہے ۔ آپ نے تو اپنے سارے بل اس ایجنڈا میں شامل کر دیئے ہیں مگر وہ اہم ترین تحریک جو آئین کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے اور جس کا اس صوبہ کے عوام سے براہ راست اور گہرا تعلق ہے اس کو نظر انداز کیا گیا اور اپنی لسٹ آف بزنس میں بھی اس کو شامل نہیں کیا تو میں کیا سمجھوں ۔ اور جناب والا ! کیا یہ اس واقعہ نہیں ہے کہ ان حقوق کی روشنی میں اور اس موجودہ لسٹ آف بزنس کی روشنی میں جس میں اس کا اندراج تک بھی نہیں ہے میرے حقوق پامال ہوئے ۔ یہ جناب والا ! clear-cut breach of privileges ہے ۔ میرا بھی اور اس ایوان کا بھی کہ اس رپورٹ کے سلسلے میں انتہائی بے اعتنائی برتی جا رہی ہے ، اس سے گریز کیا جا رہا ہے ۔ جناب والا ! میں استدعا کروں گا کہ استحقاق کا معاملہ ہے آپ اس کا فیصلہ فرمائیں ۔ اسے کمیٹی کے پاس بھجوائیں ۔ جناب والا ! یہ ایک prima facie واضح معاملہ

ہے اس کو آپ list of business میں اہمیت دیں اور سب سے پہلے بحث کریں اس کے بعد باقی ایجنڈا چلنا چاہیے ۔

چوہدری طالب حسین : جناب والا ! حاجی صاحب نے کہا ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے clearcut commitment اس ہاؤس کو دی گئی تھی کہ پرنسپاز آف پالیسی دو کی بجائے تین دن discuss کریں گے اور گورنمنٹ مارچ میں ایک خاص اجلاس بلائے گی جس میں سب سے پہلے یہی بزنس ہوگا ۔ ہاؤس نے رضامندی بھی ظاہر کر دی تھی کہ اسلامک کانفرنس کے بعد اس پر بحث ہوگی ۔ جناب والا ! جہاں تک حاجی صاحب کا تعلق ہے حاجی صاحب اس وقت عمرہ پر گئے ہوئے تھے ۔ لیکن یہ بات درست نہیں ہے کہ حاجی صاحب نہیں تھے اس لیے بحث نہیں ہو سکی ۔ یہ درست نہیں ہے ۔ حاجی صاحب گو اس ہاؤس کے بڑے معزز ممبر ہیں لیکن چونکہ یہ ہاؤس کے ساتھ commitment ہوئی تھی اور گورنمنٹ نے کہا تھا کہ سپیشل اجلاس بلایا جائے گا ۔ لہٰذا جناب والا ! یہ ضروری تھا کہ ہاؤس کی اجازت لی جاتی ۔ اس کے بعد کسی اور سیشن پر ملتوی کیا جا سکتا تھا ۔ کیونکہ گورنمنٹ نے کہا تھا کہ ہم اس document کو بہت اہم سمجھتے ہیں اور اس پر سیر حاصل بحث کی اجازت دی جائے گی ۔ اور اس کے لیے سب کو وقت دیا جائے گا ۔ میں حاجی صاحب سے اتفاق کرتا ہوں کہ گورنمنٹ نے واقعی اپنی commitment پوری نہیں کی اور اس ہاؤس کے وقار کو مجروح کیا ہے ۔ اور اس ہاؤس کے استحقاق کو مجروح کیا ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! حاجی صاحب جو اس تحریک کے محرک ہیں اس لیے ان کے کہنے پر اسے اپریل کی بجائے اس اجلاس میں رکھا گیا تھا ۔ اس لیے جہاں تک اس مطالبہ کا تعلق ہے کہ اسے فوراً رکھا جائے ۔ میں آپ کی وساطت سے یقین دلاتا ہوں کہ آج ہی حاجی صاحب سے اس مسئلہ پر بحث کرکے کوئی تسلی بخش فیصلہ کرلیں گے کہ اس کو کس دن رکھا جائے اور کتنے دن رکھے جائیں ۔ اس کے لیے آپ تھوڑی سی مہلت دیں ۔ ہم اس بات سے کتراتے نہیں ہیں ۔ یہ قابل فخر ہے اس سے پہلے پاکستان میں ایسا کبھی نہیں ہوا ۔ ہم تو خود بتانا چاہتے ہیں ۔

Mr. speaker : I will take it up tomorrow.

چودھری امان اللہ لک : ابھی ابھی وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ حاجی سیف اللہ صاحب محرک ہیں ۔ لیکن یہ ہاؤس کو یقین دھانی کروائی گئی تھی یہ حاجی صاحب کا ذاتی مسئلہ نہیں ہے ۔ تمام ممبران سے صلاح مشورہ ضروری ہے اور اس میں حاجی صاحب کو بھی قائل کیا جا سکتا ہے ۔

Mr. Speaker : I have indicated to the House that I will take up this Privilege Motion tomorrow.

میرے خیال میں یہ مسئلہ حاجی صاحب اور وزارت کے درمیان ہے ۔ لیکن آپ اس میں خواہ مخواہ مداخلت کر رہے ہیں ۔

چودھری طالب حسین : جناب والا ! میں آپ کی observation سے اتفاق کرتا ہوں ۔ لیکن جناب والا ! جب کوئی رکن تحریک دیتا ہے اس کے بعد اس کی بلیک میلنگ اور تحریک استحقاق میں بڑا فرق ہے ۔ اگر دے دیں تو باقی ممبروں کا استحقاق نہیں رہتا ۔ اور پھر جناب والا ! یہ گورنمنٹ کا فرض تھا کہ پرنسپلز آف پالیسی ہاؤس میں پیش کئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر : میں نے کہا تھا کہ آج کا یہ فریضہ سارے ایوان نے حاجی صاحب کے سپرد کیا ہے کہ وہ اس ایوان کے نوٹس میں لائے ۔ کوئی اور ممبر بھی اس پر غور کر سکتا تھا اور یہ محسوس کر سکتا تھا کہ ایوان کا اس پر غور کرنا ضروری ہے ۔

مسٹر ایس ۔ ایم مسعود : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! حاجی صاحب کی طرف سے بار بار کہا گیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد :* * * * * * * * * *
* * * * * * * * * *
* * * * * * * * * *
* * * * * * * * * *
* * * * * * * * * *
* * * * * * * * * *
* * * * * * * * * *

---

*حکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا ۔

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر : اب ہم التوائے کار کی طرف آتے ہیں ۔

گجرات میں بناسپتی گھی کی کمیابی

مسٹر سپیکر : مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ 29 اپریل 1974ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق گجرات میں بناسپتی گھی کی کمیابی نے صارفین کو پریشان کر دیا ہے ۔ مقامی ایجنسی ہفتہ میں تین مرتبہ 640 ٹن گھی پرچون فرشوں کو تقسیم کرتی تھی لیکن اب ایجنسی کو دو ہفتہ بعد سپلائی ملتی ہے جس کی وجہ سے پرچون فروشوں کو محدود مقدار میں گھی مہیا کیا گیا ہے ۔ دوکانداروں نے اس کمی کو مہنگائی کا بہانہ بنا دیا اور پرچون قیمت 6 روپے فی سیر کی بجائے 9 روپے سیر وصول کر رہے ہیں اور 35 پونڈ کا ٹین جس کی قیمت ایک سو روپے ہے بلیک میں 135 روپے میں فروخت کیا جا رہا ہے ۔ مقامی انتظامیہ بے تاعدگی پر قابو پانے میں ناکام رہی ہے ان حالات سے عوام میں مایوسی پائی جاتی ہے ۔

صوبائی دارالحکومت میں بناسپتی گھی کی قلت اور بلیک میں فروخت

مسٹر سپیکر : مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ 5 اپریل 1974ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں بناسپتی گھی کی قلت اور بلیک مارکیٹنگ بدستور جاری ہے ۔ اور ہزاروں صارفین بناسپتی گھی سے محروم ہیں ۔ شہر میں 3500 دوکانداروں کو ہر تیسرے دن 35 پاؤنڈ کا ایک ٹین مہیا کیا جا رہا ہے ۔

جبکہ پہلے روزانہ تین ٹین سپلائی کیا جاتا تھا ۔ شہر کی سپلائی 3500 ٹن روزانہ سے گھٹ کر 2100 ٹن ہو گئی ہے ۔ بازار میں بناسپتی گھی کا ٹین 130 - 125 روپے میں بلیک ہو رہا ہے ۔ دکانداروں نے الزام لگایا ہے کہ 35 پاونڈ کے ٹین میں دو پاونڈ کم گھی مہیا کیا جا رہا ہے اس خبر سے عوام میں غم و غصہ پایا جا رہا ہے ۔

تحصیل چکوال میں بناسپتی گھی کی نایابی

مسٹر سپیکر : مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ تعمیر راولپنڈی مورخہ 25 اپریل 1974ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق چکوال شہر اور تحصیل کے عوام کو بناسپتی گھی کی نایابی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔ کیونکہ میسرز یوسف رضا ہول سیل گھی ڈیلر کے حصہ داران نے بعض وجوہات کی بنا پر علیحدگی اختیار کر لی ہے ۔ اس تنازعہ کے سبب گھی کا مقررہ کوٹہ چکوال نہیں پہنچ سکا ۔ اس خبر سے عوام میں غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

صوبائی دارالحکومت میں بناسپتی گھی کی قلت اور بلیک میں فروخت

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ 18 اپریل 1974ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں بناسپتی گھی کی قلت اور بلیک بدستور جاری ہے ۔ شہر میں کھلے عام بناسپتی گھی سات روپے سے ساڑھے سات روپے میں فروخت ہو رہا ہے ۔ لاکھوں شہری انتہائی پریشانی کے عالم میں کئی کئی

علاقوں میں گھی تلاش کرنے کے لیے جا رہے ہیں لیکن گھی نایاب ہے ۔ اس صورت حال سے شہریان لاہور سخت پریشان اور مضطرب ہیں ۔

ضلع گجرات میں بناسپتی گھی کی قلت

مسٹر سپیکر : چوھدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ گزشتہ ایک ہفتہ سے ضلع گجرات میں گھی بلیک ہونے کی وجہ سے عوام گھی سے محروم ہو چکے ہیں ۔ اور انتظامیہ اس لیے بے بس ہے کہ گھی کی تقسیم پر ان کا کوئی کنٹرول نہیں ہے ۔ ضلع گجرات میں گھی کی شدید قلت پیدا ہو چکی ہے اور عوام میں شدید خوف و ہراس پیدا ہوگیا ہے ۔ اس صورت حال پر بحث کرنے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جاوے ۔

سید تابش الوری : جناب والا! اس سے متعلق میری تحریک التوا بھی ہے جو کہ جناب سیکرٹری صاحب کے پاس موجود ہے ۔ اگر آپ کے پاس فائل میں موجود نہیں ہے تو آپ ان سے طلب کر سکتے ہیں ۔ اس میں بالکل اسی سے متعلق ایک نیا نکتہ ہے جس کی وضاحت بہت ضروری ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ نے اس کا کب نوٹس دیا ہے ؟

سید تابش الوری : جناب 18 مئی کو دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : پھر آ جائے گی ۔ وزیر صنعت! کیا آپ کچھ فرمائیں گے ۔ اس سلسلہ میں ۔

وزیر صنعت (ڈاکٹر عبدالخالق) : جناب والا! کچھ عرصہ سے بناسپتی گھی کی قلت محسوس کی جا رہی ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مارچ 1974ء کے مہینہ میں imported soyabeen oil نہ مل سکا ۔ جس کی وجہ سے ملوں میں پاکستانی cotton seed oil مارچ 1974 کے مہینہ میں استعمال ہوا جس کی وجہ سے کوئی تکلیف نہ ہوئی اور پروڈکشن اچھی ہوئی ۔ اپریل 1974 کے مہینہ میں imported oil نہ مل سکا ۔ صرف سویابین آئل تھا ۔ اور سویابین آئل استعمال کرنے سے تیس فیصدی پروڈکشن میں کمی

ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس مشین کے اتنے گھنٹے چلنے سے اور اتنے ہی مزدوروں کے کام کرنے سے پروڈکشن میں کمی ہو جاتی ہے۔ صرف اگر سویابین آئل استعمال کیا جائے تو جو کہ مجبوری کی وجہ سے استعمال کرنا پڑ رہا ہے۔ کیونکہ مقامی بنولہ کا تیل مہیا نہ تھا۔

دوسری پروڈکشن میں کمی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ملوں کی وہ مشینری جو پرانی تھی۔ اور مرمت اور repair کے لیے due تھی، اس کو بند کرنا پڑا۔ ان دو وجوہات کی بنا پر اپریل 1974ء میں پروڈکشن میں کمی ہو گئی تو یہ ساری تکالیف دیکھنے میں آئیں۔ جو کہ مختلف محرکین نے اپنے اپنے ضلع یا تحصیل کی صورت میں بیان کیے ہیں۔

اب بہر حال ہم نے جو اقدامات کے لیے ہیں وہ یہ ہیں کہ ہم باہر سے کچھ palm oil منگوا رہے ہیں۔ palm oil کی سویابین کے ساتھ اس قسم کی بلانڈنگ کی جا سکے تاکہ پروڈکشن بڑھ سکے۔ یہ ایک ٹیکنیکل چیز ہے۔ دوسری بات جو ہم اس کمی کو دور کرنے کے لیے فوراً کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم سندھ سے ویجی ٹیبل گھی منگوا رہے ہیں۔ کیونکہ سندھ والوں کو palm oil تیل پہلے مل گیا تھا۔ اور ان کی گھی کی پروڈکشن بڑھ گئی تھی۔ ہمارے یہاں پنجاب میں اس آئل کو آتے ہوئے دو ہفتے لگ جائیں گے۔ تو اس لیے فوراً 500 ٹن ویجی ٹیبل گھی ہم سندھ سے منگوا رہے ہیں۔ وہ وہاں سے چل چکے ہیں اس سلسلہ میں میں نے کل بھی ٹیلیفون کیا تھا۔ اور وہ انشا اللہ پنجاب میں چند روز میں پہنچ جاویں گے۔ تیسری بات جو پروڈکشن کی صورت میں میں آپ کی وساطت سے فاضل اراکین کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اب یہ پروڈکشن جو کہ 262 ٹن تک کم ہو گئی تھی۔ زیادہ ہو کر 327 ٹن روزانہ تک پہنچ گئی ہے۔ اور جب یہ 400 ٹن روزانہ تک پہنچ جاوے گی۔ تو در حقیقت اس وقت صوبے کی جو ضروریات ہیں وہ پوری ہوں گی۔ تو مجھے امید ہے کہ آئندہ تقریباً دو ہفتے میں یہ پروڈکشن اس حد تک بڑھ جاوے گی کہ ضرورت پوری ہو سکے گی۔

ایک اور بات جو فاضل محرکین نے فرداً فرداً اپنے اپنے انداز میں پیش کی ہے وہ ہے تقسیم میں خامی۔ تو اس سلسلے میں ہم نے اپنا ایک نیا

طریق کار اختیار کیا ہے وہ یہ ہے جناب والا ! کہ جہاں جہاں پر موجودہ طریق تقسیم ناکافی اور نا تسلی بخش ثابت ہو رہا ہے ۔ اور فاضل اراکین اسمبلی کو یا عوام کو اس کے متعلق شکایات ہیں ۔ وہاں پر اب ہم نے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو یہ اختیارات دے دیے ہیں کہ وہ یہ تقسیم اپنے ہاتھ میں لے لیں ۔ اور اپنے حالات کے مطابق جو اقدامات چاہیں کریں ۔ مثلاً آپ نے کل یہ سنا ہوگا کہ لاہور کے ڈپٹی کمشنر نے اپنے ضلع سے باہر گھی کا جانا بند کر دیا ہے ۔ اسی طرح سے مختلف اضلاع کے جو ڈپٹی کمشنرز ہیں وہ اپنے ضلع کی ضرورت کے مطابق موجودہ طریقہ کار جو تقسیم کا ہے ۔ اس میں تبدیلیاں کر سکتے ہیں ۔ تو اس طرح سے میں اس کو summarize کرنا چاہتا ہوں کہ ایک طرف تو ہم پروڈکشن بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور امید ہے کہ تقریباً دو ہفتہ میں یہ پروڈکشن 400 ٹن روزانہ تک یعنی اتنی increase ہو جائے گی کہ جس سے صوبے کی ضروریات پوری ہو سکیں ۔ اور جہاں تک طریقۂ تقسیم کے تبدیل کرنے کا سوال ہے اس میں ہم تبدیلی کر رہے ہیں ۔ اور ضلع کے ڈپٹی کمشنرز کو اختیارات دے رہے ہیں تو میں فاضل اراکین سے درخواست کروں گا کہ اپنے اپنے علاقے کی جو شکایات ہیں ۔ اور اس کا جو مخصوص علاج ہو ۔ وہ ڈپٹی کمشنر تک پہنچائیں ۔ مثلاً یہ کہ اگر کوئی شخص بلیک مارکیٹنگ کر رہا ہے ۔ یا اگر کوئی ذخیرہ اندوزی کر رہے ہیں ۔ تو فوراً اس کا محاسبہ کیا جاوے گا ۔ لاہور میں سپیشل مجسٹریٹ بھی اس سلسلہ میں مقرر کئے گئے ہیں ۔ جو سارے شہر میں چھاپے ماریں گے ۔ اور اگر کسی شخص نے ذخیرہ اندوزی کی ہوگی ۔ یا بلیک مارکیٹنگ کر رہا ہوگا ۔ یا اور کوئی ناجائز ذرائع استعمال کر رہا ہوگا ۔ تو آپ سے میں درخواست کرتا ہوں ۔ اور اس ایوان کے فاضل اراکین سے درخواست کروں گا ۔ کہ آپ بھی ہماری مدد کریں ۔ جب پروڈکشن میں کمی ۔ یا کسی چیز میں جناب والا ! کمی ہو جاوے ۔ تو آپ خواہ سپلائی میں کچھ بھی کریں ۔ وہ بہر حال کم ملے گی ۔ لیکن ہم دونوں میں کوشش کر رہے ہیں ۔ کہ سپلائی بھی بحال رہے ۔ اور پروڈکشن میں بھی اضافہ ہو جاوے ۔ اس لیے ہم اس کو بھی بہتر بنانا چاہتے ہیں ۔ اور اس سلسلہ میں فاضل اراکین کا تعاون از حد ضروری ہے ۔

مسٹر سپیکر : میاں صاحب آپ کی بھی ایک تحریک ہے ؟

میاں خورشید انور : جی ہاں ۔ جناب والا! گزارش یہ ہے کہ ابھی وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ اس کی پروڈکشن ٹھیک کر رہے ہیں ۔ باہر سے تیل جو وقت پر نہ آیا یہ تمام ان کی اپنے پیدا کردہ بد انتظامی کا نتیجہ ہے ۔ جناب والا! انہوں نے اتنی لمبی چوڑی تقریر کی ہے ۔ اگر ان کو اصل بات بتادی جائے تو اس کا کوئی حل نکل آئے اور میرے خیال میں اسی طرح یہ مسئلہ حل ہو جائے گا ۔

مسٹر سپیکر : میاں صاحب آپ توجہ کریں اور دوسرے اراکین کو مشورہ دیتا ہوں وہ یہ کہ تحاریک التوائے کار جو ہیں ان کے متعلق یہ ہے ۔

That I have called upon a Minister to make a statement about the factual position of the matters.

انہوں نے جو سٹیٹمنٹ دیا ہے کیا آپ اس سے مطمئن ہیں ؟

میاں خورشید انور : بالکل نہیں ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر : no speech تحریک التوائے کار ہو جائیں گی تو اس کے بعد تقاریر ہوں گی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا! ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد پوزیشن یہ ہے کہ انہوں نے اس بات کی تردید نہیں کی کہ گھی کی کمی واقع نہیں ہوئی ہے ۔ انہوں نے اس کا اعتراف کیا ہے کہ گھی کی کمی ہے اور رہی ہے ۔ اس کی وجوہات اور محرکات پر انہوں نے روشنی ڈالی ہے ۔ اس لیے اس وقت جو تحاریک التوا پیش کرنے والے تھے ان کی تردید میں ڈاکٹر صاحب نے ایک لفظ بھی نہیں کہا ۔ صرف یہ کہا ہے کہ ہم پوزیشن مضبوط کرنے والے ہیں ۔ ہم نے یہ ذرائع اور یہ یہ وسائل اختیار کئے ہیں ۔ اس لیے میں آپ سے گزارش کروں گا اس تحریک التوا کو admit کریں اور اس کا فیصلہ کریں ۔

Mr. Speaker : That is exactly what I was going to do.

These are held in order. Those in fevour of the leave being granted to please rise in their seats .....The count

was taken .....33 Members are in favour of the motions. It is admitted and would come up for discussion at 12 00 Noon on Thursday.

اب ایک assurance motion ہے - یہ میں نے اچھی طرح دیکھی نہیں ہے - اس کو میں کل take up کروں گا -

میاں خورشید انور : جناب والا! میری بھی تحریک پیش نہیں ہوئی -

مسٹر سپیکر : آپ ضابطہ بھی پڑھ لیا کریں یا تو admit نہ کرایا کریں اور باقی discuss کر لیا کریں -

میاں خورشید انور : جناب والا! بحث نہیں ہوئی -

مسٹر سپیکر : جس دن ایک تحریک admit ہو جائے اس کے بعد کوئی دوسری تحریک پیش نہیں ہو سکتی -

سید نابش الوری : پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا! میں آپ کی اجازت سے بعض اہم تحاریک التوا کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں -

مسٹر سپیکر : آج نہیں ہو سکتا -

سید نابش الوری : جناب والا! کل کے لیے میں عرض کر رہا ہوں کیونکہ ترتیب کے لحاظ سے بعض ایسی تحاریک التوائے کار ہیں جو آئندہ غالباً پندرہ بیس روز کے اندر اندر آئیں گی لیکن اپنی اہمیت کے اعتبار سے وہ اس بات کی متقاضی ہیں کہ آپ انہیں پہلے take up کریں -

مسٹر سپیکر : اس میں رول معطل کرنا پڑے گا - رولز معطل کرنے کے لیے یہ رائے تھی کہ قائد حزب اختلاف مجھے تجویز کریں کہ کونسی تحریک التوا کا out of turn لیا جانا ضروری ہے وہ مجھے تجویز کر دیں -

سید نابش الوری : جناب والا! آپ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ صوبے میں بعض ہڑتالیں جاری ہیں جسے فوری طور پر زیر بحث لانا ضروری ہے -

مسٹر سپیکر : میرا آپ کے ساتھ اتفاق کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا -

سید نابش الوری : جناب والا! اگر وقت گزر کے بعد take up کریں گے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا - جناب والا! میری ایک اہم تحریک التوا ہے جو سابق وزیر اعلیٰ کے متعلق ہے -

مسٹر سپیکر : میں نے اس لیے تجویز کیا ہے کہ آپ قائد حزب اختلاف سے بات کریں ۔ ان کو وہ نمبر وغیرہ دے دیں ۔ وہ چیک کر لیں اور مجھ سے بات کر لیں ۔

سید ثابش الوری : جناب والا! میری تحریک التوا سابق قائد ایوان جناب غلام مصطفےٰ کھر کے اغوا کے متعلق ہے ۔ جناب والا! اگر آپ ہاؤس کو اعتماد میں لیکر یہ فرما دیں کہ یہ کب طریقہ کار طے ہو جائے گا ۔ تو اس سے ہمیں بھی آسانی ہو جائے گی اور جناب والا! کو بھی آسانی ہو جائے گی ۔ آپ بعض اہم تحاریک التوائے کار کو out of turn take up کرتے رہے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

چوہدری طالب حسین : جناب والا! آپ پہلے تحریک التوا کو قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان کے مشورہ سے take up کر لیا کرتے تھے ۔ پہلے تو آپ کی روایت یہی رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر : لیڈر آف دی ہاؤس سے نہیں بلکہ لیڈر آف دی اپوزیشن سے میں پوچھ لیا کرتا تھا ۔

I will consider them and take decision accordingly. I have to suspend the rules for that.

مسودات قانون

(جو ایوان میں پیش کئے گئے)

مسٹر سپیکر : وزیر ٹرانسپورٹ ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا! میں دی ویسٹ پاکستان موٹر وہیکلز (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974ء پیش نہیں کرتا ۔

Mr. Speaker : Next bill please.

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) برطرفی نا پسندیدہ ملازمین روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ (مغربی پاکستان) مصدرہ 1974ء

(مسودہ قانون نمبر 12 بابت 1974ء)

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا! میں The Road Transport Board (West Pakistan) Removal of Undesirable Employees (Punjab Amendment) Bill, 1974 پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker : The Road Transport Board (West Pakistan) Removal of Undesirable Employees (Punjab Amendment), Bill, 1974. پیش کر دیا گیا ہے۔

It is referred to the concerned Standing Committee. The report to come within fifteen days.

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ 1974

(مسودہ قانون نمبر 13 بابت 1974ء)

Mr. Speaker : A Minister to move the West Pakistan Employees Social Security (Punjab Amendment) Bill, 1974.

وزیر قانون : جناب والا! میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔

It is referred to the concerned Standing Committee. The report to come within fifteen days.

A Minister to move the item at No. 4.

مسودہ قانون مرکب خوراک برائے مویشیاں مصدرہ 1974ء

(مسودہ قانون نمبر 10 بابت 1974ء)

وزیر زراعت : جناب والا! میں مسودہ قانون مرکب خوراک برائے مویشیاں مصدرہ 1974ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! یہ منی بل ہے اس کے ساتھ منظوری نہیں آئی ۔ اس لیے یہ پیش نہیں کیا جا سکتا ۔

مسٹر سپیکر : یہ منی بل کس طرح ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! انہوں نے نسپکٹر appoint کرنے ہیں ۔ ان کی salary fix کرنی ہے ۔ Exchequer پر خرچ جاتا ہے ۔ جو چیز بھی ایکس چیکر سے تھوڑا سا خرچ involve کرے وہ منی بل ہوتا ہے ۔

Mr. Speaker : That is not a money bill. In this way almost every bill will become a money bill.

اس طرح تو یونیورسٹی کا بل وہ بھی منی بل ہو جائے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : ہو سکتا ہے ۔

Mr. Speaker : I do not agree with that definition.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! آئین میں منی بل کی تعریف دیکھیں ۔ اس پر کبھی ایکس چیکر سے کوئی charge involve ہو that is a money bill.

مسٹر سپیکر : اس میں "charge" کہاں لکھا ہوا ہے یہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ salary draw کریں ۔ حاجی صاحب آپ نے وہ point پڑھا ہی نہیں ۔

Another law will make a provision for that.

مسٹر سپیکر : دی پنجاب فیڈنگ بل 1974ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے

It is referred to the concerned Standing Committee The report to come within 15 days,

Makhdumzada Syed Hasan Mahmud : Sir, before the next item is moved, I would like to draw your attention to the fact that when last time the Assembly met, the bill to be considered was in regard to the Municipal Administration. As the Punjab Civil Servants Bill is a very important one, I would request the Minister to defer this and you are compe-

tent to reschedule the agenda Because of the importance of the Bill, I would request that the Law Minister should make a move.

مسٹر سپیکر : اس کا نوٹس نہیں تھا ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Sir, the Bill was circulated and it was never on the agenda. We did not receive the agenda till we arrived this morning in the House.

مسٹر سپیکر : وزیر صاحب سے بات کر لیتے ہیں ۔

وزیر قانون : میری درخواست یہ ہے کہ چائے کا وقفہ کر دیں اس دوران مخدوم صاحب سے بات کر لیتے ہیں ۔

Makhdumzada Syed Hasan Mahmud : First defer it. If you make a move then it comes for consideration. You should skip over this item.

وزیر قانون : چائے کے وقفے کے دوران اس مسئلے پر بات کر لیں گے ۔

مسٹر سپیکر : کیا آپ نے move کی ہے ؟

وزیر قانون : ابھی میں نے move نہیں کی ۔

Mr. Speaker : A request has been made for tea-break. Sardar Sahib, for how many minutes the break should be ?

Minister For Law : Half an hour please.

Mr. Speaker : The House is adjourned for tea-break. We shall re-assemble at 11 30 a.m.

(اس مرحلہ پر وقفہ چائے کے لیے آدھ گھنٹہ تک کے لیے ایوان کی کارروائی ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Sir, have I your permission to speak ?

Mr. Speaker : Yes,

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : In view of the

fact that we have not studied the bills, I would request that the Government should agree to defer all the business for the day today.

Minister For Law : Sir, I agree with the learned member and I also request that the House may be adjourned for morrow.

Mr. Speaker : But there is a business left over. Babu Muhammad Hanif Khan has to take oath. Yes, Babu Muhammad Hanif Khae.

ارکان اسمبلی کا حلف

رسم حلف وفاداری

بابو محمد حنیف خان

سپیکر : فاضل اراکین کی اطلاع کے لئے ہے کہ وزیر اعلیٰ نے تمام اراکین اسمبلی کو عشائیہ کی دعوت دی ہے جو کہ اس اسمبلی لان میں آج رات ہوگی ۔

In view of the desire by the Opposition as well as by the Minister for Law and Parliamentary Affairs, the House is adjourned. We shall reassemble at 9.00 a.m. tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس 22 مئی 1974ء بروز بدھ 9 بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا ۔)

فہرست

(بحوالہ نشان زدہ سوال نمبر 4141)

سال 1972-73ء کے دوران بھرتی کئے جانے والے اسسٹنٹ ڈائریکٹرز لیبر ویلفیئر کے نام

نمبر شمار	نام	پتہ	تعلیمی قابلیت	سکونت
1	جناب محمد شبیر ولد جناب جمیل الدین	مکان نمبر 347/11 آف ڈاکٹر نذیر احمد نزد لال کھوئی اندرون موچی دروازہ لاہور	میٹرک فرسٹ ڈویژن ایف ۔ اے سیکنڈ ڈویژن بی ایس سی سیکنڈ ڈویژن ایم ایس سی سیکنڈ ڈویژن (فزکس)	لاہور
2	خالد محمود ولد قادر بخش	دارالخالد ایڈگن روڈ بہاول نگر	میٹرک تھرڈ ڈویژن ایف اے سیکنڈ ڈویژن بی اے سیکنڈ ڈویژن ایل ایل بی سیکنڈ ڈویژن	بہاول نگر
3	شبیر احمد شیخ ولد جناب تاج الدین	معرفت نصیر الدین ۔ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل سنٹرل سرکل لاہور	میٹرک سیکنڈ ڈویژن ایف اے سیکنڈ ڈویژن بی اے سیکنڈ ڈویژن ایم اے سیکنڈ ڈویژن	جھنگ

نمبر شمار	نام	پتہ	تعلیمی قابلیت	سکونت
4	جناب داؤد احمد ملک ولد ملک محمد خان	گاؤں و ڈاک خانہ سارالہ ضلع کیمبل پور	میٹرک سیکنڈ ڈویژن ایف اے سیکنڈ ڈویژن بی اے فرسٹ ڈویژن ایم ایس سی سیکنڈ ڈویژن	کیمبل پور
5	جناب افضل حسین ولد چوہدری انور علی رکن صوبائی اسمبلی	مریدکے	میٹرک سیکنڈ ڈویژن ایف اے (سرٹیفکیٹ دستیاب نہیں ہوا) بی اے تھرڈ ڈویژن ایل ایل بی سیکنڈ ڈویژن	شیخوپورہ
6	جناب محمد ارشاد ولد ملک محمد حسین قوم ملانہ	موضع ملانہ ضلع و تحصیل ڈیرہ غازی خان	میٹرک فرسٹ ڈویژن ایف اے سیکنڈ ڈویژن بی اے سیکنڈ ڈویژن ایل ایل بی سیکنڈ ڈویژن	ڈی جی خان

سال 73-1972ء کے دوران ڈائریکٹوریٹ کے بھرتی کردہ لیبر آفیسرز ، لیبر انسپکٹرز کے کوائف کی فہرست

نمبر شمار	نام	پتہ	تعلیمی قابلیت
1	جناب عبدالعزیز	چک نمبر 87/ای بی ڈاک خانہ کبونہ تحصیل پاکپتن ساہیوال	میٹرک سیکنڈ ڈویژن ایف اے تھرڈ ،، بی اے سیکنڈ ،،
2	جناب جاوید احمد اعوان	قادر آباد	میٹرک سیکنڈ ،، ایف اے سیکنڈ ،، بی اے سیکنڈ ،،
3	جناب سلامت علی شاہ	2 ۔ جیل روڈ لائل پور	میٹرک سیکنڈ ،، ایف اے سیکنڈ ،، بی اے سیکنڈ ،،
4	جناب سیف الاسلام	99 ۔ جیل روڈ لاہور	میٹرک سیکنڈ ،، ایف اے سیکنڈ ،، بی اے تھرڈ ،،

نمبر شمار	نام	پتہ	تعلیمی قابلیت
5	جناب عقیل محمود	473 ۔ سمن آباد لاہور	میٹرک سیکنڈ ڈویژن ایف اے تھرڈ ،، بی اے سیکنڈ ،،
6	جناب ریاض احمد	محبوب کالونی کل والہ (کاؤن نمبر 42 این آئی پی) سرگودھا	ایم اے سیکنڈ ،، میٹرک فرسٹ ،، (کامرس میں ڈپلومہ)
7	جناب منور احمد	32 ۔ بی ماڈل ٹاؤن لاہور	بی کام سیکنڈ ،، میٹرک فرسٹ ،، ایف اے تھرڈ ،، بی اے سیکنڈ ،،
8	جناب طاہر سلطان	80 ۔ راوی پارک قلعہ لچھمن سنگھ راوی روڈ لاہور	میٹرک سیکنڈ ،، ایف اے سیکنڈ ،، بی اے سیکنڈ ،، ایم اے تھرڈ ،، ایل ایل بی سیکنڈ ،،

نمبر شمار	نام	پتہ	تعلیمی قابلیت
9	جناب محمد اسلم خان	808/ڈی فضل آباد راحت سٹریٹ راولپنڈی	میٹرک سیکنڈ ڈویژن ایف اے سیکنڈ ،، بی اے سیکنڈ ،، ایم اے تھرڈ ،، ایل ایل بی سیکنڈ ،،
10	جناب خیر محمد بدھ	عباس والہ ڈاک خانہ بدھ مظفر گڑھ	میٹرک فسٹ ،، ایم اے سیکنڈ ،،
11	ملک محمد اصغر	موضع و ڈاک خانہ تکا کلاں براستہ چکری تحصیل و ضلع جہلم	میٹرک سیکنڈ ،، ایف اے سیکنڈ ،، بی اے سیکنڈ ،، ایم اے سیکنڈ ،،
12	جناب احمد فقیح	9 ۔ اشوک سٹریٹ سانده روڈ کرشن نگر لاہور	میٹرک سیکنڈ ،، ایف اے سیکنڈ ،، بی اے سیکنڈ ،،
13	جناب اعجاز حسین سیفی	مہر عمر دین روڈ وسن پورہ لاہور	میٹرک سیکنڈ ،، بی اے سیکنڈ ،،

نمبر شمار	نام	پتہ	تعلیمی قابلیت
14	محمد اقبال	1 ۔ شالن روڈ جی ۔ او ۔ آر اسٹیٹ لاہور	میٹرک سیکنڈ ڈویژن ایف اے تھرڈ ،، بی کام سیکنڈ ،،
15	امیر حسین	1612/ بی کچا پھلہ نانک لوہاری منڈی لاہور	میٹرک تھرڈ ،، ایف اے تھرڈ ،، بی اے سیکنڈ ،، ایل ایل بی
16	خالد داؤد شیخ	عبداللہ بلڈنگ مسلم ٹاؤن لاہور	میٹرک فرسٹ ،، ایف اے سیکنڈ ،، بی اے سیکنڈ ،، ایل ایل بی
17	انجم محمود	مکان نمبر 10 رحمانی سٹریٹ 91 کرشن نگر لاہور	میٹرک سیکنڈ ،، ایف اے تھرڈ ،، بی کام (آنرز) سیکنڈ ،،

ان لیبر انسپکٹروں کی لسٹ جنھیں سال 1973ء کے دوران تعینات کیا گیا ۔

نمبر شمار	نام	پتہ	تعلیمی قابلیت
1	مرزا نسیم بیگ	پرانی منڈی پتوکی ۔ ضلع لاہور	میٹرک سیکنڈ ڈویژن ایف ۔ اے تھرڈ ،، بی ۔ اے سیکنڈ ،،
2	شوکت علی	وارڈ نمبر 12 ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ	میٹرک سیکنڈ ،، ایف ۔ اے تھرڈ ،، بی ۔ اے تھرڈ ڈویژن
3	نجم الحق	21 آریہ نگر پونچھ روڈ لاہور ۔	میٹرک III ،، ایف ۔ اے III ،، بی ۔ اے III ،،
4	محمد منشاء	چک نمبر 33 ایف ۔ ڈاکخانہ چنڈوالہ ۔ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر ۔	میٹرک III ،، ایف ۔ اے III ،، بی ۔ اے III ،،
5	خادم حسین	چوک منڈا ۔ تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ ۔	میٹرک فرسٹ ،، ایف ۔ اے سیکنڈ ،،
9	محمد عزیز عباس	ڈاکخانہ بھال تحصیل بھکر ضلع میانوالی	میٹرک فرسٹ ڈویژن ایف ایس سی سیکنڈ ،، بی ۔ اے سیکنڈ ،،
7	عبداللطیف عاصی	ولد چوھدری خوشی محمد III ۔ اے نجم آباد لائلپور ۔	میٹرک فرسٹ ،، ایف ۔ اے تھرڈ ،،

نمبر شمار	نام	پتہ	تعلیمی قابلیت
8	مبارک حسین ولد خادم حسین	معرفت جلال احمد 32 رانگران بہاولنگر	میٹرک III ڈویژن ایف اے III ،، بی اے III ،،
9	حسب الارشاد (جوپرد)	چک نمبر 107 ڈبلیو بی ڈاکخانہ شیرگڑھ تحصیل میلسی ضلع ملتان	میٹرک I ڈویژن ایف اے II ڈویژن بی اے III ڈویژن
10	منظور احمد	33 - بی بزنسمین کالونی - بی کام رحیم یار خان -	
11	خالد محمود خان	78 - بی ماڈل ٹاؤن بہاولپور	میٹرک II ڈویژن ایف اے I ڈویژن بی اے II ڈویژن

سال 1972-73ء کے دوران ڈائریکٹوریٹ لیبر ویلفیئر (ایم اور ای ونگ) میں بھرتی کردہ افسران کے کوائف کی فہرست

نمبر شمار	افسران کے نام	عہدہ	سکونت	کام کرنے کی جگہ	تعلیمی قابلیت
1	مسٹر احمد علی ہرل	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (مین پاور انالسٹ)	چک نمبر 191/ آر ۔ بی پوسٹ آفس نشاط آباد لائل پور	ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور	ایم ایس سی سٹیٹسٹکس
2	مس شگفتہ جبین	سٹیٹ اکانومسٹ	———	رورل ایمپلائمنٹ پروموشن پروجیکٹ لاہور	ایم اے اکنامکس
3	مس کوکب سادات	ووکیشنل گائڈنس آفیسر	1 ۔ ایچ گلبرگ 3 ۔ لاہور	ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور	ایم اے فزیالوجی
4	مسٹر شاہد مسعود ندیم (استعفیٰ سے پیشتر)	ووکیشنل گائڈنس آفیسر	15 ۔ انند روڈ شاہراہ قائد اعظم لاہور	ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور	ایم اے فزیالوجی
5	مسٹر بدیع الزمان	ووکیشنل گائڈنس آفیسر	29 ۔ عبدالغنی سٹریٹ مصری شاہ لاہور	ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور	ایم اے فزیالوجی

نمبر شمار	افسران کے نام	عہدہ	سکونت	کام کرنے کی جگہ	تعلیمی قابلیت
6	مسٹر نعمان قریشی	ووکیشنل گائڈنس آفیسر	860 ۔ بی میدان بھائیاں اندرون موری دروازہ لاہور	ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور	ایم اے فزیالوجی
		درجہ دوم			
7	مسٹر روس مونز خان	مینجر	12 ۔ لارنس روڈ لاہور	ریجنل ایمپلائمنٹ ایکسچینج لاہور	بی اے
8	مسٹر خورشید احمد	مینجر	سوڈی وال تحصیل لاہور	ایضاً	،،
9	مسٹر عبدالرزاق	مینجر	محلہ دورہ خان وزیر آباد	ایضاً	،،
10	مسٹر عارف علی شیخ	مینجر	11 ۔سلامت محلہ آرائیں بلڈنگ محلہ موہنی روڈ لاہور	ایضاً	،،
11	مسٹر نذیر احمد	مینجر	محلہ مورلہ گوجران تحصیل کھاریاں ضلع گجرات	ایمپلائمنٹ ایکسچینج لائل پور	،،
12	مسٹر مظہر الدین	مینجر	ہمدرد پریس کیمبل پور	ریجنل ایمپلائمنٹ ایکسچینج راولپنڈی	،،
13	مسٹر غلام قاسم	مینجر	کبر آرئین ۔ تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ	ایضاً	،،

14	مسٹر ضیاء الحق	مینجر	معرفت محمد اقبال کیشیر حبیب بنک سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی	ریجنل ایمپلائمنٹ اکسچینج راولپنڈی ،،
15	مسٹر محمد اقبال جعفری	مینجر	فورٹ عباس کلسٹر کٹ بہاول نگر	ایمپلائمنٹ اکسچینج ملتان ،،
16	مسٹر شوکت علی	ریسرچ آفیسر	ڈاکخانہ سوہن دلدوان براستہ نارنگ منڈی ضلع گوجرانوالہ	ریجنل ایمپلائمنٹ اکسچینج راولپنڈی ،،
17	مسٹر محمد احمد ملک	ریسرچ آفیسر	محلہ درکھانہ اندرون فرید گیٹ بہاول پور	ایمپلائمنٹ ایکسچینج ایم اے سٹیٹسٹیکس ملتان ایم اے اکنامکس
18	مسٹر ارشاد احمد	ریسرچ آفیسر	چک فتح خان بہاول پور	ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور بی اے اکنامکس
19	مسٹر عبدالرشید بیگ	ریسرچ آفیسر	غفور منزل پورے والا چوک نزد مسجد مہاجران ساہیوال	ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور ایم اے اکنامکس
20	مسٹر عبدالرزاق بھٹی	مینجر	13 ۔ مندر سٹریٹ نکلسن روڈ لاہور	ایمپلائمنٹ ایکسچینج ایم اے اکنامکس گوجرانوالہ

سال 73-1972ء کے دوران ڈائریکٹوریٹ لیبر و پلفیئر پنجاب لاہور کے عملہ محران کی فہرست

نمبر شمار	نام اور عہدہ	پتہ
	دفتر صدر مقام شعبہ محنت	
1	مسٹر وحید انور انوسٹی گیٹر	چک نمبر 10 جے ڈاکخانہ خود تحصیل و ضلع لائل پور ۔
2	راجہ مزمل پاشا انوسٹی گیٹر	راجہ سٹریٹ ہارون آباد ضلع بہاول نگر ۔
3	مسٹر محمد طفیل جونیئر کلرک	جے ۔ 56 وحدت کالونی لاہور
4	مسٹر اجمل سعید جونیئر کلرک	7 فرزند سٹریٹ نمبر 15 اچھرہ لاہور ۔
5	مسٹر محمد یعقوب جونیئر کلرک	محمود سٹریٹ نمبر 82 ۔ مکان نمبر 10 اچھرہ لاہور ۔
6	رونالڈ ایڈورڈ چوہان جونیئر کلرک	84 میکلوڈ روڈ لاہور
7	مسٹر محمد ذاکر علی جونیئر کلرک	2248 ۔ ای گلی وچھو والی اندرون شاہ عالمی گیٹ لاہور ۔
8	مسٹر فاروق حسین جونیئر کلرک	کچی آبادی جامعہ اشرفیہ فاضلیہ کالونی فیروز پور روڈ لاہور ۔
9	مسٹر محمد فاروق مرزا جونیئر کلرک	مکان نمبر ۔ سنت سرداس گلی 61 کرشن نگر لاہور ۔
10	سید احسن علی بخاری ریسرچ اسسٹنٹ	246 ۔ ڈی نوپ روڈ ریلوے کالونی لاہور ۔
11	مسٹر محمد مسعود سٹیٹسٹکل اسسٹنٹ	انجمن کوارٹر احاطہ قند بھاری شاہ الٰہی روڈ لاہور (چھاؤنی)
12	مسٹر عبدالحمید ریسرچ اسسٹنٹ	ہاؤس نمبر ۔ سٹریٹ نمبر 65 مصطفےٰ آباد لاہور ۔

نمبر شمار	نام اور عہدہ	پتہ
13	مسٹر امجد جمشید سٹیٹسٹیکل اسسٹنٹ	معرفت مسٹر عبدالحمید غوری 1012/1 کوچہ کمان گران موچی گیٹ لاہور ۔
14	مسٹر محمد سلیم جونیئر کلرک	مکان نمبر 17 گلی نمبر 15 نئی آبادی باغ گل بیگم لاہور ۔
15	مسٹر عبدالستار جونیئر کلرک	کوٹ بڈھا تحصیل قصور ضلع لاہور ۔
16	مسٹر شاہ نواز جونیئر کلرک	لاسٹ کنجر بستی سادہ ضلع بہاول نگر
17	مسٹر ممتاز احمد جونیئر کلرک	چک نمبر 89 / جی ۔ بی ضلع سرگودھا ۔
18	میاں محمد انور جونیئر کلرک	چک نمبر 37 / ای ۔ بی ۔ پی ۔ او قیوبلہ تحصیل پاکپتن ضلع ساہیوال ۔
19	مسٹر محمد اسد عثمانی جونیئر کلرک ۔	محلہ ابراہیم جھنگ صدر

ہیڈ کوارٹر آفس (ایم ۔ ای ونگ)

20	مسٹر محمد الیاس جونیئر کلرک	بستی و ڈاکخانہ باگیان کالان تحصیل و ضلع لاہور ۔
21	مسٹر رشید احمد جونیئر کلرک	معرفت محمد اسماعیل اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر ویلفیر لاہور ۔
22	مسٹر محمد عمران جونیئر کلرک	معرفت پی ۔ اے ڈپٹی سیکریٹری (سی) محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی لاہور ۔
23	ملک فتح محمد جونیئر کلرک	سٹاف کالونی گورنمنٹ ہاؤس لاہور ۔

نمبر شمار	نام اور عہدہ	پتہ
24	مسٹر محمد الیاس کمپیوٹر	کوارٹر نمبر 4 قریشی سٹریٹ پیر غازی روڈ لاہور ۔
25	مسٹر سجاد حسین شاہ جونیئر کلرک	بستی و ڈاکخانہ خروٹہ سیداں تحصیل و ضلع سیالکوٹ ۔
26	مسٹر حمید احمد ریسرچ اسسٹنٹ	ایچ نمبر 45/11 ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ ۔

لاہور ریجن (شعبہ محنت)

27	مسٹر سہیل انور خان اسسٹنٹ	117 ۔ آفیسرز کالونی کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی ۔
28	مسٹر سلیم اسلم ملک جونیئر کلرک ۔	مسلم روڈ سمن آباد لاہور ۔
29	مسٹر محمد نواز جونیئر کلرک	بلاک نمبر 2 کریم پارک راوی روڈ لاہور ۔
30	مسٹر محمد شبیر جونیئر کلرک	مکان نمبر 29 گلی نمبر 2 ذیل دار روڈ لاہور ۔
31	مسٹر محمد افضل جونیئر کلرک	فاروق گنج سٹریٹ نمبر 7 مکان نمبر 25 لاہور ۔
32	مسٹر محمد سرور جونیئر کلرک	صدر بازار گلی نمبر 45 ۔ ایچ/نمبر 520 لاہور چھاؤنی ۔
33	مسٹر تصدق حسین جونیئر کلرک	معرفت شوکت علی نثار سٹریٹ نمبر 7 سانده کلاں لاہور ۔
34	مسٹر محمد خالد جونیئر کلرک	معرفت محمد شفیع ظہیر منزل عثمانی پارک سانده خورد ۔
35	مسٹر محمد شفاعت جونیئر کلرک	معرفت غلام محمد اعوان جناح پارک شیخوپورہ ۔

نمبر شمار	نام و عہدہ	پتہ
36	مسٹر اصغر جمیل جونیئر کلرک	اسلام آباد نزد محمود بوٹی بند روڈ باغبان پورہ لاہور ۔
7	مسٹر محمد اسلم جونیئر کلرک	مغل پورہ لاہور ۔
38	مسٹر محمد شفیق جونیئر کلرک	نئی آبادی پریکہ روڈ لاہور چھاؤنی
39	مسٹر اشرف علی جونیئر کلرک	چک نمبر 178 تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور ۔
40	مسٹر خالد سعید جونیئر کلرک	چک نمبر 330 تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ لائلپور ۔
	لاہور ریجن (ایم ۔ ای ونگ)	
41	مسٹر جاوید اقبال جونیئر کلرک	مکان نمبر 1 گلی نمبر 38 پری شاہ روڈ مزنگ لاہور ۔
42	مسٹر شفیق احمد جونیئر کلرک	فتح گڑھ ٹاؤن لاہور ۔
43	مسٹر غلام فرید ریسرچ اسسٹنٹ	ہوگہ چک نمبر 2 ڈاکخانہ سہلان تحصیل ننکانہ صاحب شیخوپورہ
	راولپنڈی ریجن (شعبۂ محنت)	
44	مسٹر خالد عبداللہ اسسٹنٹ	120 کچہری بازار اوکاڑہ
45	مسٹر محمد سلیم سینئر کلرک	(1881) رفیع روڈ لال کڑتی راولپنڈی
46	مسٹر انعام علی شاہ جونیئر کلرک ۔	بستی ڈومیلی ضلع جہلم
47	مسٹر رشید احمد جونیئر کلرک	بستی وٹہ ڈاکخانہ مانگٹ ضلع گجرات
48	مسٹر محمد یونس جونیئر کلرک	سچا بھٹہ راولپنڈی
49	ملک محمد یونس جونیئر کلرک	بی سی 2391 غریب پورہ گجرات
50	مسٹر الطاف حسین سٹینو ٹائپسٹ	ایچ نمبر 77 آر ۔ اے بازار لاہور
51	مسٹر محمد عارف سٹینو گرافر	راولپنڈی

نمبر شمار	نام و عہدہ	پتہ
	راولپنڈی ریجن (ایم - ای ونگ)	
52	مسٹر محمد سعید جونیئر کلرک	ہاؤس زیڈ/553 - اے سٹریٹ نمبر 72 ڈھوک رتا راولپنڈی
53	مسٹر احمد سرفراز جونیئر کلرک	ایچ نمبر یو 16 تلواران بازار راولپنڈی
54	مسٹر سید صفدر علی شاہ جونیئر کلرک	رورل ایمپلائیمنٹ پروموشن پراجیکٹ کیمبل پور
55	مسٹر نثار احمد جونیئر کلرک	ایمپلائیمنٹ ایکسچینج کیمبل پور
56	مسٹر باقر علی شاہ جونیئر کلرک	ایمپلائیمنٹ ایکسچینج کیمبل پور
57	مسٹر نذر محمد جونیئر کلرک	ایمپلائیمنٹ ایکسچینج گجرات
	ملتان ریجن (شعبۂ محنت)	
58	مسٹر شاہ نواز جونیئر کلرک	معرفت محمد نواز بستی سادہ بہاولنگر
59	مسٹر محمد انور جونیئر کلرک	چک نمبر 37/ای بی قبولہ تحصیل پاکپٹن ضلع ساہیوال
60	مسٹر محمد لطیف خالد جونیئر کلرک	معرفت ملک غلام محمد کوارٹر نمبر 15 گورنمنٹ ہاؤس لاہور
61	مسٹر محمد لطیف گل جونیئر کلرک	مکان نمبر 2/23 بلاک نمبر 16 گلی نمبر 2 خانیوال
62	مسٹر عبدل وسیم جونیئر کلرک	73 مہاجر کالونی بہاول نگر
63	مسٹر محمد اسلام خان جونیئر کلرک	کوٹھی حاجی ریحان الدین ملتان
64	مسٹر برکت علی شاہ جونیئر کلرک	محلہ کھوکھران ملتان
65	مسٹر تسکین جاوید جونیئر کلرک	74 اے جلیل آباد ملتان

نمبر شمار	نام و عہدہ	پتہ
66	مسٹر ریاست علی جونیئر کلرک	بستی مانک ڈاکخانہ مخدوم رشید ملتان
67	مسٹر خالد محمود جونیئر کلرک	مکان نمبر 545 وارڈ نمبر 9 نواں شہر ملتان
68	مسٹر محمد اکرام جونیئر کلرک	معرفت محمد اشرف پٹواری بہاولنگر
69	مسٹر عبدالرزاق وٹوجونیئر کلرک	معرفت حافظ منظور احمد بستی سادا بہاول نگر
70	مسٹر عبدالستار جونیئر کلرک	معرفت عبداللطیف سٹینو ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ملتان
71	مسٹر گل محمد جونیئر کلرک	ناظرہ آباد کالونی ملتان چھاؤنی
72	مسٹر غلام مصطفیٰ نذر اسسٹنٹ	معرفت چوھدری خورشید احمد اسسٹنٹ ڈائریکٹر انسپکٹر آف سکولز مینچن آباد بہاولنگر

ملتان ریجن (ایم - ای ونگ)

73	مسٹر ریاض الدین کمپیوٹر	ایچ - نمبر 2 - اے گلی نمبر 6 سکیم نمبر 2 نئی آبادی دھرم پورہ لاہور
74	مسٹر شبیر احمد خان جونیئر کلرک	ایمپلائیمنٹ ایکسچینج رحیم یارخان
75	مسٹر ریاض احمد باجوہ جونیئر کلرک	ایمپلائیمنٹ ایکسچینج رحیم یارخان
76	مسٹر جمیل احمد بخاری جونیئر کلرک	ایمپلائیمنٹ ایکسچینج رحیم یارخان
77	مسٹر سعید احمد شاھد کمپیوٹر	رورل ایمپلائمنٹ پروموشن پراجیکٹ ملتان

نمبر شمار	نام و عہدہ	پتہ
78	مسٹر عاشق حسین گرمانی جونیئر کلرک	بستی سموال ڈاکخانہ سانی وال تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ
79	مسٹر محمد منیر جونیئر کلرک	ایمپلائمنٹ ایکسچینج مظفر گڑھ
80	مسٹر سعید شہزاد فقیر جونیئر کلرک	کاشانہ فقیر ڈیرہ دین پناہ تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفرگڑھ
81	مسٹر علی نواز جونیئر کلرک	بستی موتی والا ڈاکخانہ کبیر والا تحصیل کبیر والا ضلع ملتان
82	مسٹر اللہ داد جونیئر کلرک	ایمپلائمنٹ ایکسچینج ڈی جی خان
83	مسٹر محمد اسلم جونیئر کلرک	معرفت ولی محمد چک نمبر 111 پی رحیم یار خان
84	مسٹر عبدالسلام جونیئر کلرک	معرفت عبدالرحمان مشینو گرافر بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ملتان
85	مسٹر محمد عاشق ریسرچ اسسٹنٹ	ایس نمبر 8 فیض آباد اوکاڑہ تحصیل ساہیوال
	سرگودھا ریجن (شعبۂ محنت)	
86	مسٹر لیاقت علی مشینو ٹائپسٹ	چک نمبر 14/13 ایل کسووال ضلع ساہیوال
87	مسٹر صلاح‌الدین قمر جونیئر کلرک	چک نمبر 263 ڈجکوٹ ضلع لائلپور
88	مسٹر عبدالجبار جونیئر کلرک	مکان نمبر1984 سمن آباد بلاک نمبر 5 لائل پور
89	مسٹر محمد صدیق جونیئر کلرک	محمد پورہ لائل پور

نمبر شمار	نام و عہدہ	پتہ
90	مسٹر محمد سرور جونیئر کلرک	کچی بستی طارق آباد سرگودھا
91	مسٹر محمد انور جونیئر کلرک	مکان نمبر 7 مہاجر آباد ملتان روڈ لاہور
92	مسٹر ممتاز احمد جونیئر کلرک	چک نمبر 89 ایس ۔ ڈی ضلع سرگودھا

سرگودھا ریجن (ایم ۔ ای ونگ)

93	مسٹر خوشی محمد جونیئر کلرک	311/بی نظام آباد لائل پور
94	شبیر حسین جونیئر کلرک	ایمپلائمنٹ ایکسچینج لائل پور
95	مسٹر محمد یار جونیئر کلرک	ایمپلائمنٹ ایکسچینج لائلپور
96	مسٹر محمد یعقوب جونیئر کلرک	ایمپلائمنٹ ایکسچینج جھنگ
97	مسٹر احمد حسین جونیئر کلرک	ایمپلائمنٹ ایکسچینج جھنگ
98	مسٹر غلام شبیر جونیئر کلرک	ایمپلائمنٹ ایکسچینج جھنگ
99	مسٹر عطا محمد جونیئر کلرک	مکان نمبر بی 119 میانوالی شہر
100	مسٹر اقبال حسین جونیئر کلرک	ایمپلائمنٹ ایکسچینج میانوالی
101	مسٹر منظور احمد جونیئر کلرک	ایمپلائمنٹ ایکسچینج سرگودھا

سال 73-1972 ء کے دوران ڈائریکٹوریٹ آف لیبر ویلفیئر (ایم ۔ ای ونگ) میں بھرتی کئے جانے والے ملازمین کے کوائف کی فہرست

102	مسٹر شاہد ریاض مین پاور سروے آفیسر	12 شاہ کمال کالونی ڈاکخانہ اچھرہ لاہور
103	مسٹر امجد علی چوہدری مین پاور سروے آفیسر	معرفت سراج الدین جٹ بستی جیون بانہ ڈاکخانہ فیروز پور روڈ لاہور
104	مسٹر احمد یار مین پاور سروے آفیسر	رائل بیٹریز گارڈن ٹاؤن فیروزپور روڈ لاہور

نمبر شمار	نام و عہدہ	پتہ
105	مسٹر خالد حیات مین پاور سروے آفیسر	نوید منزل حاجی کالونی نزد نیشنل بنک کالونی ہکی ٹھٹی سمن آباد لاہور
106	مسٹر تنویر احمد مین پاور سروے آفیسر	عزیز سٹریٹ ٹبہ کک زئیاں شہر سیالکوٹ
107	مسٹر شبیر احمد ملک مین پاور سروے آفیسر	بستی موریوالہ تحصیل ضلع مظفر گڑھ

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا گیارھواں اجلاس

بدھ ۔ 22 مئی 1974ء

(چہار شنبہ ۔ 29 ربیع الثانی 1394ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں 8 بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

پ ۹ ۔ س ۔ ۸ ، رکوع ۱۸-۱۷ ، آیات ۲۷ تا ۲۹

اے ایمان والو! نہ تو اللہ اور اُس کے رسول کی امانت میں خیانت کرنا اور نہ آپس کی امانتوں میں خیانت کرنا حال یہ ہے کہ تم یہ سب کچھ جانتے بھی ہو۔ اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے ۔ اور یہ کہ اللہ کے پاس نیکیوں کا بڑا اجر ہے ۔

اے ایمان والو۔ اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لئے حق و باطل میں فرق کرنے والی طاقت پیدا کرے گا ۔ اور تم سے تمہاری بُرائیاں دُور فرمادے گا ۔ اور تمہیں بخش دے گا۔ اور اللہ تو بڑے فضل والا ہے ۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ پنجاب سے صوبہ سرحد ۔ سندھ اور بلوچستان کو گندم کی فراہمی

***3757 ۔ سردار محمد عاشق** : کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت پنجاب امسال صوبہ سرحد ، سندھ اور بلوچستان کو گندم فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ تینوں صوبوں کو کتنی کتنی مقدار میں کس نرخ سے گندم فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) : (الف) جی ہاں ماسوائے سندھ کے ۔

(ب) تفصیلات کا جائزہ لیا جا رہا ہے ۔

چوہدری محمد الوز سمہ : کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پنجاب کی ضرورت کے لیے کتنے ٹن گندم درکار ہے ۔ اور کتنی وافر متوقع ہے جو دوسرے صوبوں کو دیں گے ؟

وزیر خوراک : پنجاب کی ضرورت کے لیے کل 58 لاکھ ٹن گندم درکار ہے ۔ لیکن جو گندم ہم deficit areas اور شہروں کو سپلائی کرنے کے لیے سٹور کرتے ہیں وہ تقریباً نو لاکھ ٹن ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! پروکیورمنٹ سکیم شروع ہو چکی ہے ۔ فصل آ چکی ہے ۔ جواب میں دیا گیا ہے کہ جائزہ لیا جا رہا ہے ۔ کیا حکومت پنجاب اس تخمینہ کو سامنے رکھ کر اس کی پروکیورمنٹ نہیں کر رہی ہے جو باقی صوبوں کو ہم نے غلہ مہیا کرنا ہے ؟

مسٹر سپیکر : فراہم کرنے سے کیا مراد ہے ؟ سوال میں خرید نے کا ذکر نہیں ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! میں عرض کروں کہ خریدنے کا اور فراہم کرنے کا فرق یہ ہے کہ حکومت خرید نے کے بعد باقی صوبوں

کی ضروریات پوری کرنے کے لیے اپنی ضرورت سے جو فاضل غلہ ہے وہ دوسروں کو دے گی ۔ کیا اس کا تخمینہ پروکیورمنٹ سکیم میں رکھا گیا ہے اگر نہیں رکھا گیا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

مسٹر سپیکر : آپ کا سوال واضح نہیں ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک : حکومت پنجاب جب گندم خریدتی ہے تو اس میں ایک شق ہوتی ہے کہ اتنی تعداد میں گندم بیرون صوبہ بھیجی جائے گی اور اس کی قیمت اتنی ہوگی ۔

مسٹر سپیکر : انھوں نے کہا ہے کہ وہ نرخ کے متعلق جائزہ لے رہے ہیں کہ کس نرخ پر ہم دوسرے صوبوں کو گندم فراہم کر سکتے ہیں ۔

چوھدری امان اللہ لک : میں عرض کروں کہ ریٹ کے متعلق بالکل بجا ہے ۔ ممکن ہے بعد میں فیصلہ کریں ۔ سوال یہ ہے کہ کتنی مقدار میں باقی صوبوں کو گندم دی جا رہی ہے ۔ میرا سوال یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے پروکیورمنٹ سکیم بناتے وقت اس امر کو ملحوظ خاطر رکھا تھا یا نہیں رکھا تھا ؟

وزیر خوراک : جناب والا! ابھی تک تو محکمہ زراعت نے صوبہ پنجاب میں 56 لاکھ ٹن گندم پیدا ہونے کا تخمینہ دیا ہے ۔ لیکن یہ صحیح طور پر معلوم نہیں ہے کہ کتنی گندم پیدا ہوگی اور ہم دیکھیں گے کہ صحیح معنوں میں کتنی گندم پیدا ہوتی ہے ۔ اس کے مطابق ہم دوسرے صوبوں کو گندم فراہم کریں گے ۔ اس بات کا جائزہ لیا جا رہا ہے کہ حقیقتاً کتنی گندم پیدا ہوگی اور اس میں سے کتنی گندم ہم اپنا خرچ پورا کرنے کے بعد بلوچستان اور فرنٹیئر کے لیے دے سکتے ہیں ۔

خان بہادر ارشد خان : کیا وزیر موصوف از راہ کرم فرمائیں گے کہ پنجاب میں گندم کو محفوظ کرنے کے انتظامات مکمل کر لیے گئے ہیں ؟

مسٹر سپیکر : یہ اصل سوال کا ضمنی سوال نہیں بنتا ۔

خان بہادر ارشد خان : جناب والا! پچھلے سال تمام گندم خراب ہو گئی تھی اور اب پھر بارشیں شروع ہو گئی ہیں ۔

مسٹر سپیکر : خان صاحب میں نے آپ کو سوال کرنے سے منع نہیں کیا ، اگر آپ یہ سوال یوں پوچھ لیتے کہ کیا حکومت نے گندم کو محفوظ

کرنے کے انتظامات کر لیے ہیں، تو زیادہ مناسب ہوتا مگر جو آپ نے پوچھا ہے یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔

چوہدری محمد انور سمہ : کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ وافر گندم دوسرے صوبوں کو دینے سے پہلے اس چیز کا خاص طور پر خیال رکھا جائے گا کہ پنجاب کے لیے گندم درآمد نہ کرنی پڑے ؟

وزیر خوراک : جناب والا! یہ قومی پالیسی کا مسئلہ ہے۔ پنجاب تمام ملک کے لیے گندم فراہم کرتا ہے۔ ہم اپنی تمام مرکزی حکومت کو دے دیتے ہیں اور پھر پنجاب کو بھی مرکزی حکومت گندم دیتی ہے۔ ہم جو کچھ بھی کریں گے سب کے لیے کریں گے اور اگر نہیں کریں گے تو کسی کے لیے بھی نہیں کریں گے۔

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا! جواب واضح نہیں۔ میں اپنا سوال دہراتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے کہا ہے کہ یہ قومی پالیسی کا مسئلہ ہے۔ کہ ہم جو گندم دیتے ہے وہ مرکزی حکومت کی وساطت سے دیتے ہیں۔ اگر گندم درآمد ہوتی ہے تو تمام ملک کے لیے ہوتی ہے اور اس میں سے تناسب سے ہمیں بھی ملتی ہے۔ آپ اسے پسند کرتے ہیں یا نہیں کرتے یہ دوسری بات ہے۔

چوہدری محمد انور سمہ : میں یہ بات اچھی طرح سمجھنا چاہتا ہوں۔ پسند یا ناپسند والی بات آپ مجھ پر چھوڑیں۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے جو کچھ کہا ہے وہ واضح ہے۔

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا! مسئلہ یہ ہے کہ جو وافر گندم دوسرے صوبوں کو دینی ہے کیا اس سلسلے میں اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ پنجاب کے لیے گندم درآمد نہ کرنی پڑے اور پنجاب کے لیے پہلے ہی ضرورت کے مطابق گندم سٹاک کر لی جائے گی ؟

وزیر خوراک : جناب والا! اگر ہم نے اس کا فیصلہ کر لیا ہوتا تو میں بتا دیتا۔ ابھی تک تو ہم جائزہ لے رہے ہیں کہ یہاں کتنی وافر گندم ہوگی تاکہ ہمیں پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ صوبہ

سندھ اور بلوچستان کی طرف سے گندم کی ڈیمانڈ براہ راست پنجاب کو آ چکی ہے ، اگر یہ براہ راست نہیں آئی اور مرکزی حکومت کی وساطت سے آئی ہے تو یہ ڈیمانڈ کتنی ہے ؟

وزیر خوراک : اس سلسلے میں میں تفصیلات کا جائزہ لے کر کچھ بتا سکوں گا ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Will the Hon'ble Minister please tell us that if the wheat falls short of the target of procurement, the Government, will be prepared to revise the price.

وزیر خوراک : جناب ۔ قیمتوں کی revision کرنا مرکزی حکومت کا کام ہے ، ہم تو صرف سفارش کرتے ہیں ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Will the Hon'ble Minister for Food please like to state that the landed wheat cost is Rr. 100 and we are paying far less to the farmers? If any contingency arises, will the House and the Punjab Government make recommendations to the Central Government ?

Mr. Speaker : How can the Minister answer this ?

سید نایش الوری : کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بتا سکیں گے کہ صوبہ سندھ کو گندم کی فراہمی سے کیوں مستثنیٰ کر دیا گیا ہے ۔ کیا اس نے درخواست نہیں دی یا یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس کو گندم نہ دی جائے ؟

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, with all respects to the Chair, I have asked the question and the Chair should not answer this question. That is not proper. My question may involve a matter of policy. With all respects to the Chair the answer should come through the Hon'ble Minister.

Mr. Speaker : How can the Minister say that he will do it ? I wouldn't allow to answer this question.

سیٹھ تاج محمد خانزادہ : جناب میرا سوال یہ تھا کہ کیا گورنمنٹ سفارش کرے گی کہ اگر گندم شارٹ فال ہو جائے تو اس کی پروکیورمنٹ کی قیمت بڑھا دی جائے ؟

وزیر خوراک : جناب والا ! اس قسم کی کوئی تجویز فی الحال حکومت کے زیر غور نہیں -

---

سنٹرل کوآپریٹو بنک لاہور کے سرمایہ کی تقسیم

***3845 - سردار محمد عاشق :** کیا وزیر امداد باہمی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) سنٹرل کوآپریٹو بنک لاہور کب جاری ہوا - کیا یہ بنک خسارہ میں ہے یا منافع میں اور اگر یہ خسارہ میں جا رہا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں -

(ب) بنک مذکور نے کل کتنا روپیہ قرض کی صورت میں لوگوں کو دیا ہوا ہے -

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس بنک میں کچھ سرکردہ لوگوں نے جعلی اور فرضی ناموں پر سرمایہ تقسیم کر کے تمام رقوم خود ہی ہضم کی ہوئی ہیں -

(د) اگر جزو (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ایسے افراد کی فہرست ایوان کی میز پر رکھی جائے ؟

وزیر امداد باہمی (سردار نصراللہ خان دریشک) : (الف) یہ بنک 1912ء میں جاری ہوا - گزشتہ چند سالوں سے یہ بنک خسارہ میں جا رہا ہے -

وجوہات حسب ذیل ہیں

(1) سرمایہ کی کمی

(2) تجارتی قرضہ جات میں سرمایہ کا منجمد ہونا -

(3) 1965ء اور 1971ء کی جنگوں کی وجہ سے سرحدی علاقوں میں

میران انجمن ہائے امداد باہمی کے ذمہ قرضہ جات کی وصولی کا رک جانا 85,08,133/95 روپے۔

(ج) اس امر کی تصدیق نہیں ہوئی۔

(د) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا یہ امر واقعہ ہے کہ سنٹرل کوآپریٹو بنک لاہور کو دیوالیہ قرار دے دیا گیا ہے اور حصہ داران کے سرمائے کو ہضم کر لیا گیا ہے اور وزیر موصوف کو ان کے محکمہ نے یہ جواب محض اس لیے دیا ہے کہ وہ ایوان میں بیان کر سکیں۔ جو جواب انہوں نے دیا ہے یہ محکمہ نے اور سیکرٹری صاحبان نے بد دیانتی پر پردہ ڈالنے کے لیے دیا ہے۔ کیا وزیر موصوف اس کی ذاتی طور پر تحقیقات کرانے کے لیے تیار ہیں۔

وزیر خوراک : اگر آپ اس سلسلے میں کوئی ثبوت فراہم کریں تو ہم اس کی تحقیقات کرانے کے لیے تیار ہیں۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ شائد وزیر موصوف کو ذاتی طور پر علم نہیں ہوگا۔ میں اس میں ان کو ملوث نہیں کرتا لیکن ان کے محکمہ نے انہیں دھوکہ دینے کے لیے غلط اطلاع فراہم کی ہے۔ اگر آپ یقین دلا دیں تو میں ثبوت فراہم کروں گا کہ اس بنک کے ساتھ کیا کچھ ہوا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا آپ اس کی تحقیقات کرانے کے لیے تیار ہیں؟

وزیر خوراک : اگر فاضل ممبر مجھے واقعات سے آگاہ فرمائیں تو ہم ضرور اس کی تحقیقات کرائیں گے اور سخت سے سخت کارروائی کریں گے۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سردار محمد عاشق : جناب! میرے سوال کے جز (ب) کا جواب نہیں دیا گیا۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اصل میں یہ جواب موجود ہے صرف (ب) کا لفظ نہیں چھپا۔ جز (الف) کی ضمن (3) کے بعد جو رقم درج کی گئی ہے وہ جز (ب) کا جواب ہے۔

میاں خان محمد : جناب والا! کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ اتنی بڑی رقم کی واپسی کے لیے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں ؟

وزیر خوراک : جناب والا! اس سلسلے میں کارروائی کی جا رہی ہے - پچھلے سال سوا لاکھ روپے کے قریب رقم وصول ہوئی ہے - جن لوگوں نے قرضہ لیا ہوا ہے ، ان کو نوٹس جاری کر دیے گئے ہیں اور اس سلسلے میں محکمے کو پوری طرح سے چوکنا کر دیا گیا ہے انشاء اللہ اس میں سے زیادہ سے زیادہ جو dead debts نہیں ہیں ، بہت جلد وصول کرنے کی کوشش کی جائے گی -

---

لاہور میں آٹا یا گندم کی سپلائی

*3877 - **سردار محمد عاشق :** کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) ڈی - ایف - سی (ڈی) لاہور نے اپنے حلقہ کے کن کن دیہاتی ڈپو ہولڈروں کو یکم اپریل 1973ء تا 15 جولائی 1973ء آٹا یا گندم کی سپلائی کی -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ گندم اور آٹا مذکورہ ڈپو ہولڈروں نے 100 فی صد بلیک میں فروخت کیا -

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ڈی ایف - سی (ڈی) کے خلاف مناسب اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس نے ان ایام میں دیہاتی ڈپو ہولڈروں کو گندم اور آٹا فراہم کیا جب دیہاتوں میں گندم عام ہوتی ہے اور لوگوں کو ڈپوؤں سے آٹا وغیرہ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) : (الف) ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر (ڈی) لاہور نے یکم اپریل 1973ء تا 15 جولائی 1973 دیہاتی حلقوں میں 9799 بوری آٹا سپلائی کیا مطلوبہ تفصیل دیہاتی ڈپو ہولڈران جن کو آٹا دیا گیا مندرجہ ذیل ہے :—

(ب) یہ درست نہیں ہے۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

لاہور میں آٹا یا گندم کی سپلائی

نمبر شمار	نام ڈپو ہولڈر	حلقہ	تعداد بوری آٹا
		تحصیل چونیاں	
1	نذیر احمد	وان رادھا رام	100
2	شیخ محبوب الٰہی	ڈٹھے	70
3	مرغوب حسین شاہ	کنگن پور	100
4	محمد جمیل	چھانگا مانگا	100
5	محمد جمیل	چھانگا مانگا	100
6	مرغوب حسین شاہ	کنگن پور	100
7	محمد جمیل	چھانگا مانگا	100
8	محمد جمیل	چھانگا مانگا	100
9	مرغوب حسین شاہ	کنگن پور	90
10	محمد جمیل	چھانگا مانگا	100
11	محمد اسماعیل	چھانگا مانگا	100
12	محمد جمیل	چھانگا مانگا	100
13	محمد جمیل محمد اسماعیل	چھانگا مانگا	120
14	محمد جمیل محمد اسماعیل	چھانگا مانگا	120
15	محمد جمیل محمد اسماعیل	چھانگا مانگا	120
		میزان	1520 بوری آٹا

نمبر شمار	نام ڈپو ہولڈر	حلقہ	تعداد بوری آٹا
		تحصیل قصور	
1	مہر دین	نوری والا	27
2	مہر دین	نوری والا	27
3	امام دین	عثمان والا	19
4	باقر علی	بیگ پور	24
5	محمد اسحاق	ڈھولن	65
6	سراج دین	کنتلوھی	30
7	محمد یونس	ھگڑی	20
8	ولی محمد	جور کوٹ	40
9	باقر علی	کھنگران والہ	20
10	قائم دین	اجی والہ	30
11	باقر علی	کچہ پکا	24
12	محمد یونس	ھگڑی	20
13	محمد شریف	محلہ کروان	20
14	محمد شریف	محلہ کروان	20
15	عبدالغنی	مان	30
16	محمد شریف	محلہ کروان	20
17	عبدالغنی	مان	55
18	باقر علی	بیگ پور	25
19	عبدالغنی	مان	20
20	محمد اسحاق	ڈھولن	28
21	محمد شریف	محلہ کروان	14
22	باقر علی	بیگ پور	25

نمبر شمار	نام ڈپور ہولڈر	حلقہ	تعداد بوری آٹا
23	محمد شریف	محلہ کروان	18
24	محمد شریف	محلہ کروان	18
25	باقر علی	بیگ پور	25
26	باقر علی	بیگ پور	20
27	محمد اسحاق	ڈھولن	30
28	سردار محمد	بیرون کھڈیاں	35
29	محمد شریف	محلہ کروان	10
	میزان		756 بوری آٹا

تحصیل لاہور

1	انوارالحق	کاہنہ نو	231
2	محمد مشتاق	کہاڑی	160
3	بیوہ اصغر علی	کہاس	132
4	سمیر خان	وطنہ	45
5	محمد اکرم	کاہنہ نو	226
6	مبارک علی	کاہنہ نو	201
7	ملک شاہ محمد	نواں پنڈ	44
8	سید صادق علی شاہ	کاہنہ نو	119
9	محمد اسحاق وعیدو خان	کاہنہ نو	201
10	جمیل احمد	کاہنہ نو	148
11	محمد سلطان	رام کوٹ	247
12	عطا الٰہی محمد ریاض	کاہنہ نو	426
13	چوہدری کریم بخش	ننگلی	272

نمبر شمار	نام ڈپو ہولڈر	حلقہ	تعداد بوری آٹا
14	محمد یعقوب	کوٹ رادھا سنگھ	22
15	محمد خان	دلوخورد	30
16	وزیر علی گلاب دین	باگڑیاں	94
17	محمد طفیل	دھت	117
18	عبدالحمید برکت علی	ہوکی	121
19	فیروز دین	گلواڑہ	141
20	مشتاق احمد	کاہنہ کہنہ	103
21	محمد ایوب	دبھلوکی	126
22	نیامت	چند رائے	96
23	رحمت علی	لدھیکے نیویں	210
24	ملک سراج دین مہنگا	بلہڑ	61
25	ملک اسماعیل	مواہڑا	156
26	خالد حسین	لدھیکے	57
27	احمد حسن	کاہنہ نو	112
28	نوازش علی	کنگرے	14
29	اکبر علی نذیر احمد	بدوکی	28
30	محمد رمضان	دلو خورد	14
31	سور خاں	دلو کلاں	31
32	بشیر احمد	لدھیکے نیویں	27
33	عطاالرحمٰن	ہوکی	33
34	سید نسیم حیدر	علی رضا آباد	232
35	فقیر محمد	کچی کوٹلی	44
36	محمد یوسف	جوھنگ	97
37	انور علی	ہنجروال	220

نمبر شمار	نام ڈپو ہولڈر	حلقہ	تعداد بوری آٹا
38	برکت علی	ہنجروال	82
39	محمد انور حاکم علی	ہنجروال	74
40	ملک امیر علی	فریدوال	89
41	محمد مشتاق	شامکے بھٹیاں	105
42	محمد اشرف	شادی وال	90
43	پیراں دتہ	چوہنگ	70
44	ملک معراج دین	نیاز بیگ	76
45	محمد حنیف	سیمنالی کھوئی	69
46	محمد اکرم حفیظ احمد	ٹھوکر نیاز بیگ	15
47	ذوالفقار علی	چوہنگ	12
48	جلال دین	چوہنگ	11
49	محمد اسمٰعیل	بھمبر کلاں	333
50	حاجی عبدالحمید	رائے ونڈ کلاں	246
51	محمد اسلم	رائے ونڈ خورد	244
52	محمد صدیق	برھان پورہ	105
53	محمد لطیف	جلال پورہ	129
54	محمد بوٹا محمد یوسف	برکی	70
55	بشیر خان یعقوب خان	برکی	47
56	شمیان خان محمد اقبال	برکی	81
57	سوھن دین	کرینکے	52
58	ملک جمال دین	نور پور کاکا	55
59	دین محمد	سنگت پورہ	25
60	سلوکا خان	چاہ چاہ والی	35

نمبر شمار	نام ڈپو ہولڈر	حلقہ	تعداد بوری آٹا
61	محمد اکرم محمد طفیل	ڈوگراں کلاں	48
62	محمد صدیق	ڈوگراں کلاں	48
63	محمد صادق	رام پورہ	48
64	وزیر احمد اعجاز احمد	فتح گڑھ	60
65	روشن دین	لکھو ڈیرہ	37
66	لال دین	بھسین	45
67	شمس دین	گنجا سندھو	40
68	محمد منیر	مرل ماڑی	30
69	محمد رشید محمد حنیف	گوپال پورہ	56
70	اصغر علی بٹ	جلو ریلوے اسٹیشن	72
71	محمد صادق	جھاوہ	40
72	محمد بشیر	واڑہ اللہ داد	12
73	محمد شریف محمد صدیق	جلو موڑ	22
74	محمد امین	لکھو ڈیرہ	23
75	قربان علی شمش دین	کوٹ عبداللہ	48
76	تاج دین محمد صدیق	کلاس کنگرہ	30
77	اصغر علی خادم حسین	جلو	22
78	محمد اکرم بٹ	نت	30
79	اللہ دتہ	تلواڑہ	23
	میزان		7523 بوری آٹا

تفصیل ضلع لاہور —

جوتیاں تحصیل	—	1520 بوری
قصور تحصیل	—	753 بوری
لاہور تحصیل	—	7523 بوری
میزان		9799 بوری

میاں خورشید انور : کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ مہیا کردہ فہرست میں جو نام درج ہیں ، یہ سب کے سب پیپلز پارٹی کے چیرمین ہیں یا اس میں کوئی اور بھی شریف لوگ شامل ہیں ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ تخصیص نہیں ہے کہ یہ آدمی کس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں ۔

میاں خورشید انور : جواب میں ایک ہی آدمی کا دس بار ذکر ہے ۔ صاف ظاہر ہے کہ یا تو یہ وزیر صاحب کا خاص کارندہ ہے یا دوست ہے ۔ یا کسی پیپلز پارٹی کا چیئرمین ہو سکتا ہے ۔ ایک تحصیل میں پندرہ آدمیوں کے نام ہیں ۔ ان میں سے ایک ہی آدمی کا دس مرتبہ نام آیا ہے ۔ کل 1520 بوری میں سے ایک ہزار بوری ایک ہی آدمی کو دی گئی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ اصل سوال سے متعلق نہیں ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : یہ جو کہہ رہے ہیں کہ ایک ہی آدمی کا دس بار نام آیا ہے ۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ایک ہی آدمی کو دس جگہوں پر ڈپو الاٹ کیے گئے ہیں ۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ خورشید احمد ولد کچھ اور ہو ۔

ملک اللہ دتہ : یہ ڈپو ہولڈر ایوب کے دور کا 1960ء کا مقرر کیا ہوا ہے ۔ یہ پیپلز پارٹی کا نمائندہ نہیں ہے یہ حزب اختلاف کا نمائندہ ہے ۔ چھانگا مانگا پانچ ہزار مزدوروں کی آبادی ہے ۔ ان کے بچے وہاں کام کرتے ہیں ۔ یہ ان کی پیداوار ہے ۔ ان کو یہ آٹا سپلائی کیا گیا ہے ۔ اس لیے بار بار ان کا نام آیا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

چوہدری علی بہادر خان : یہ آٹا لاہور ضلع میں کسی ٹاؤن کمیٹی یا میونسپل کمیٹی کی حدود میں دیا گیا ہے یا دیہات میں بھی دیا گیا ہے ؟

وزیر خوراک : یہ صاف لکھا ہوا ہے کہ دیہاتی حلقے میں 9799 بوری آٹا دیا گیا ہے ۔

چوہدری علی بہادر خان : اگر ضلع لاہور میں دیہاتی حلقوں میں دیا جاتا ہے تو کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ملتان ضلع کے دیہاتی حلقوں کو کیوں نہیں دیا جاتا صرف شہروں میں دیتے ہیں ، دیہاتوں کو نہیں دیتے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ غیر متعلقہ سوال ہے ۔

چوہدری محمد انور سمہ : کیا وزیر موصوف اس امر کی تردید فرما سکتے ہیں کہ نمبر 4 ، 5 ، 7 ، 8 ، 10 ، 12 ، 13 ، 14 ، 15 پر جو نام ہے یہ ایک ہی آدمی نہیں ہے ؟

چوہدری غلام قادر : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! معزز ممبر سوال کرتے ہوئے ساتھ ساتھ ہنستے کیوں ہیں ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

چوہدری محمد انور سمہ : مجھے ان کی طرح رونا نہیں آتا ۔

وزیر خوراک : جناب والا ! اس سلسلے میں اگر معزز ممبر میرے چیمبر میں تشریف لائیں تو میں ان کی ولدیت کی تصدیق کرکے ان کو بتا سکتا ہوں ۔

چوہدری محمد انور سمہ : کل یا کسی اور دن کی تاریخ دے دیں ، مجھ اکیلے کو چیمبر میں بتانے سے اس ہاؤس کو بتانا زیادہ ضروری ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ ان کو وہاں مل لیں یا ایک علیحدہ سوال دے دیں ۔

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا ! جواب میں واضح طور پر جمیل ، جمیل ، جمیل کی گردان ہے ۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ یہ ایک ہی آدمی کی گردان ہے یا مختلف آدمی ہیں ؟ یہ تو بڑا آسان ہے ۔ آپ ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ پندرہ میں سے کتنے آدمی ہیں جو جمیل جمیل ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کو ولدیت کا پتا نہیں ۔ شاید والد مختلف ہوں ۔

چوہدری محمد انور سمہ : ولدیت کا پتا کرکے کل ایوان میں جواب دے دیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : کل کس موقع پر یہ کس وقفے میں جواب دیں گے ؟

چوہدری محمد انور سمہ : میری گزارش ہے کہ یہ سپلمنٹری تو آپ نے ایڈمٹ کیا ہے ۔ تو پھر اس کے جواب کے لیے انہیں ٹائم دے دیں ۔ اگر ٹائم نہیں دینا چاہتے تو اسے over rule کر دیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اگلی باری پر آ جائے گا ۔

چوہدری محمد انور سمہ : اگلی باری تو ابھی بہت دور ہے ۔

میاں افتخار احمد تاری : آپ رولنگ دے دیں کہ اس قسم کی جو بھی فہرست آئندہ شائع کی جائے ، اس میں ولدیت دینا ضروری ہو ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ ضروری ہے کہ محکمے کو تمام کوائف بھی بھجوانے چاہئیں ۔

چوہدری محمد ارشاد : کیا وزیر موصوف اس حقیقت سے واقف ہیں کہ ہر سال دسمبر جنوری ، فروری اور مارچ میں دیہات میں غریب غربا کو آٹا نہیں ملتا ؟ کیا آئندہ ایسے انتظامات کر لیے جائیں گے کہ وہاں بھی آٹا مہیا کیا جائے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے ۔

چوہدری محمد ارشاد : 80 فی صد آبادی دیہاتوں میں آباد ہے ۔ شہریوں کو تو آٹا دیا جاتا ہے لیکن دیہات میں غریب بھوکے مر جاتے ہیں ۔ ان کے لیے آٹا مہیا کرنا بے حد ضروری ہے ۔

Mr. Dupty Speaker : There is a specific question relating to a specifi Distt. We cannot generalize it.

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! تحصیل قصور کی ڈیہو ہولڈروں کی فہرست میں نمبر 13 ، 14 ، 16 ، 21 اور اسی طرح کے دوسرے نمبر ملاحظہ

فرمائیں ۔ ان میں محمد شریف محلہ کرواں ، محمد شریف محلہ کرواں کی گردان کی گئی ہے ۔ یہ ایک ہی محلہ اور ایک ہی آدمی کا نام ہے ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ یہ ایک ہے آدمی کو بار بار ڈپو دیا گیا ہے یا یہ غلط پرنٹ ہوگیا ہے ؟

وزیر خوراک : جناب والا ! حکومت ان چیزوں سے پوری طرح آگاہ ہے ہمارے نوٹس میں یہ بات لائی گئی تھی کہ ایک ہی آدمی کو بہت سے ڈپو دیے گئے ہیں ۔ اس سلسلے میں میں پہلے ہی اپنے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز کو ہدایت جاری کر چکا ہوں کہ جن کے پاس ایک سے زیادہ ڈپو ہیں ، ان کی فہرست ہمارے پاس بھیجی جائے ۔ اور ایک سے زیادہ ڈپو صرف ایسے کیسوں میں دیے جائیں جہاں بہت ضروری ہے ۔ یہ کوشش کی جائے گی کہ جو آدمی جس محلے میں رہتا ہے اور لوگوں کو اس پر اعتماد ہے اور وہ صحیح آدمی ہے ، اسی کو ڈپو دیا جائے ۔

سید ناظم حسین شاہ : جواب واضح نہیں ہے ۔ ایک ہی محلہ کرواں میں ایک ہی نام محمد شریف کا بار بار ذکر ہے ۔ ایک ہی محلے میں ایک ہی آدمی کے نام کو دوبارہ دوبارہ لیا گیا ہے ؟ اس کی وضاحت فرمائیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : انہوں نے جواب دیا ہے کہ ان کے پاس ولدیت کے کوائف نہیں اور وہ اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ یہ کہہ سکیں کہ یہ ایک ہی آدمی ہے یا مختلف آدمی ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب سپیکر ! لسٹ میں ایک ہی محلے کے ایک ہی آدمی کا نام دیا گیا ہے ۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس محلے میں ایک ڈپو ہے یا زیادہ ڈپو ایک ہی آدمی کے نام ہیں ۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ محلہ مختلف ہو اور نام ایک ہو ۔

وزیر خوراک : جناب والا ! یہ آٹا مختلف وقتوں میں چار ماہ میں دیا گیا ہے ۔ یہ نہیں کہ ایک آدمی کو ایک ہی وقت میں چار دفعہ سپلائی کیا گیا ہو ، بلکہ ایک آدمی کو چار ماہ میں یہ آٹا سپلائی ہوتا رہا ہے ۔ بار بار اس وجہ سے نام آیا ہے ۔

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا ! فہرست سوالات کا صفحہ 4 ملاحظہ فرمائیں جہاں باقر علی کا نام درج ہے ۔

نمبر شمار 4 باقر علی ، بیگ پور 24 بوری

" 9 ۔ باقر علی ، کھنگران والہ 20 بوری

" 11 ۔ باقر علی ، نجہ پکا 24 بوری

" 18 ۔ باقر علی بیگ پور 25 بوری

" 22 ۔ باقر علی بیگ پور 25 بوری

" 25 ۔ باقر علی بیگ پور 25 بوری

" 26 ۔ باقر علی بیگ پور 20 بوری

کیا یہ ایک ہی باقر علی ہے یا مختلف باقر علی ہیں ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : انھوں نے تسلیم کیا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ ایک ہی آدمی ہو اور میں اس کی انکوائری کرواؤں گا ۔

The Minister has given an assurance to the House that he will look into it if the same man is there.

چودھری محمد انور سمن : کیا انکوائری کے بعد وزیر موصوف اس ہاؤس کو اعتماد میں لیں گے اور کوئی وقت دے سکیں گے کہ اتنے دنوں کے بعد وہ ایوان کو انکوائری کا نتیجہ بتائیں ؟

Mr. Deputy Speaker : He has not said anything about inquiry. He has stated that he will look into it.

چودھری محمد انور سمن : کیا وہ اس بات میں انکوائری کرانے اور ہاؤس کو اعتماد میں لینے کے لیے تیار ہیں ؟

وزیر خوراک : جناب والا ! میں فاضل رکن کے سوال کا جواب دے چکا ہوں کہ میں ان کی طرف سے نشان دہی کرنے سے پہلے ہدایت جاری کر چکا ہوں ۔ اس کا تحریری ثبوت موجود ہے ۔ یہ وقفے کے دوران میرے پاس تشریف لے آئیں ۔ جب حکومت پہلے ہی نوٹس لے چکی ہے تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ سوال بار بار کیوں کیا جا رہا ہے ؟

Mr. Deputy Speaker : Lot of discussion has taken place on this question. Let us proceed further.

سردار محمد عاشق : جناب والا ! محلہ کروان کسی دیہات کا نام تو نہیں ۔ یہ تو شہر ہے اور میں نے دیہاتی آبادی کے متعلق پوچھا تھا ۔ شہر میں سارے کا سارا آٹا تقسیم کیا گیا ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : رورل ایریاز میں چھوٹے چھوٹے قصبے بھی آ جاتے ہیں ۔

سردار محمد عاشق : وہاں کوئی رورل ایریا نہیں ۔ یہ محلہ شہر کے اندرون واقع ہے ۔ جہاں ڈہو ہولڈر کو تمام آٹا دیا گیا ہے ۔ میں نے دیہات کے متعلق پوچھا تھا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : مگر دیہات کے کوائف تو موجود ہیں ۔

سردار محمد عاشق : مگر کرواں کوئی دیہات تو نہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : ایڈیشنل انفرمیشن مل گئی ہے ، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔

دیہات اور شہروں میں چینی کے کوٹے میں تفاوت

***4307 ۔ چودھری علی بہادر خان ۔** کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ پنجاب میں دیہات اور شہروں میں چینی کے کوٹے میں تفاوت ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) : جی ہاں ۔ گنے کی پیداوار کا کثیر حصہ گڑ ۔ شکر اور دیسی کھانڈ بنانے میں صرف ہوتا ہے ۔ دیہاتی آبادی زیادہ تر گڑ اور شکر استعمال میں لاتی ہے ۔ بدیں سبب دیہاتوں میں چینی کا کوٹہ شہروں کی نسبت کم ہے ۔

چودھری محمد انور سمہ : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جب کہ دیہات کی آبادی 85 فیصد ہے انہیں یہ چینی کھلانے کو تیار ہیں یا گڑ اور شکر پر ان کا گزارہ کرنا ہے ۔ کیا یہ تفاوت کبھی دور ہوگا ؟

وزیر خوراک : جناب والا ! اس سلسلے میں حکومت کوشش کر رہی ہے ۔ پہلے چینی دو چھٹانک فی کس دیہاتوں میں ملتی تھی اب چار چھٹانک کر دی ہے ۔ جوں جوں ہمارے وسائل بڑھتے جاتے ہیں چینی کی پیداوار بڑھتی جاتی ہے ہم ضرور یہ کوٹہ بڑھائیں گے ۔

میاں خان محمد : کیا وزیر موصوف از راہ کرم یہ ارشاد فرمائیں گے کہ جن علاقوں میں گڑ اور شکر نکالنے پر حکومت کی طرف سے پابندی عائد ہے وہاں کے دیہاتیوں کے لیے چینی کا کوٹہ شہروں کے برابر ہے ؟

وزیر خوراک : جناب والا ! اس وقت گڑ اور شکر پر کسی جگہ پر بھی پابندی عائد نہیں ہے ۔

چودھری امان اللہ لک : میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ اس سال جو گنے کا سیزن گزرا ہے اور ابھی ابھی حال ہی میں ملیں بند ہوئی ہیں اس سے قبل اس صوبہ پنجاب کی 13 ملوں کے زون ایریا میں پابندی رہی ہے یا نہیں ۔ اگر رہی ہے تو وہ کس تاریخ سے ہٹائی گئی ہے ۔ اور اگر ہے تو کب تک ؟

Mr. Deputy Speaker : The original question does not relate to any restrictions imposed in the past. Your supplementary is not relevant.

چودھری امان اللہ لک : جناب والا ! میں عرض کروں گا کہ آپ سوال کو سمجھنے کی زحمت فرمائیں تاکہ آپ وزیر موصوف کو سمجھا سکیں ۔ انہوں نے ابھی یہ فرمایا ہے کہ زون ایریا میں گڑ اور شکر پر پابندی نہیں تھی ۔ اس لیے اس کو at par نہیں کیا جا سکتا ۔ اس وقت چونکہ پابندی گڑ اور شکر کے بنانے پر نہیں تھی ان کی چینی کی شرح میں اضافہ نہیں کیا جا سکا ۔ میں امر واقعہ یہ بیان کر رہا ہوں کہ وزیر موصوف یہ likelihood پر کہہ رہے ہیں یا وہ ہاؤس کو اعتماد میں نہیں لے رہے ہیں ۔ میں تو وضاحت چاہوں گا کہ یہ پابندی زون ایریا میں کب ختم ہوئی ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : چودھری صاحب جو بنیادی سوال ہے آپ اس پر سپلیمنٹری کریں ۔

چودھری امان اللہ لک : میں عرض کروں گا کہ جناب میاں محمد خان صاحب نے جو سوال کیا تھا کہ زون ایریا میں جہاں ملوں پر اس وقت گڑ اور شکر بنانے پر پابندی ہے تو وہاں کیا وہ شہر کے مطابق at - par کرنے کے لیے تیار ہیں ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ یہاں پابندی نہیں ہے ۔ تو میں اس کے لیے وضاحت چاہوں گا ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میاں خان محمد صاحب نے جو ضمنی سوال کیا تھا That was not the original question.

ضمنی سوال اصل سوال سے جنم لیتا ہے -

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں عرض کروں گا کہ میں آپ سے رولنگ چاہوں گا کہ کیا ضمنی سوال ضمنی سوال کے ضمن میں نہیں کیا جا سکتا -

مسٹر ڈپٹی سپیکر : کیا ضمنی سوال پر ضمنی سوال ہوتا ہے ؟

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! ایک بیان ہے جو وزیر موصوف ایوان میں دیتے ہیں - تو اس کی اہمیت کو کیا سمجھیں کہ وہ ایک ویسے ہی بیان دے دیا ہے یا وہ واقعات ایوان میں بیان کئے گئے ہیں جن پر ہم ان کی وضاحت چاہتے ہیں یہ تو ایک نئی بات آپ فرما رہے ہیں - رولنگ اس سے پہلے دی جا چکی ہے - - - -

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میں نے تو اس پر بڑا واضح کہا ہے کہ پابندی جو ماضی میں رہی ہے اس کا اس سوال کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے - آپ ایک علیحدہ سوال دے دیں -

میاں خان محمد : جناب والا ! جناب وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ اب کسی علاقہ میں پابندی نہیں رہی ہے - یہ ان کا غلط بیان ہے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر : پابندی نہیں ہے یا نہیں رہی ہے -

میاں خان محمد : انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ کسی علاقہ میں پابندی نہیں رہی ہے -

وزیر خوراک : اس وقت نہیں ہے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اس وقت نہیں ہے - کیا یہ واضح نہیں ہے ؟

میاں خان محمد : جناب والا ! اس وقت تو گنا ہے ہی نہیں ، پابندی کہاں لگائیں گے -

ملک غلام مصطفےٰ کھر : اس وقت تو گنا ہے ہی نہیں پابندی ہو یا نہ ہو اس سے فرق نہیں پڑتا - لیکن پہلے جو پابندی رہی ہے اس کا اثر تو لازمی ہوا ہے کہ وہاں کے لوگ گڑ اور شکر نہیں بنا سکیں گے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میرے پاس جو مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ جو اصلی سوال ہے اس کے مطابق چینی کا کوٹہ شہر میں کتنا ہے اور دیہات میں کتنا ہے - اس پر ضمنی سوالات ہوں گے اس کی off shoot پر اگر کوئی نیا سوال ہوگا اس کی تو اجازت نہیں دی جا سکتی -

ملک غلام مصطفےٰ کھر : ان کا سوال یہ تھا کہ کیا وہاں پر چینی کا کوٹہ بڑھانے کے لیے تیار ہیں جہاں پر پابندی رہی ہے تو وزیر موصوف نے کہا کہ پابندی نہیں ہے - تو یہ غلط بیانی ہے کیونکہ پابندی ہے -

مسٹر عبدالقیوم بٹ : پوائنٹ آف آرڈر - کیا مصطفےٰ کھر پلیڈر مقرر کئے گئے ہیں ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے - میں اس ضمنی سوال کی اجازت نہیں دیتا -

میاں منظور احمد وٹو : جناب والا ! وہ بطور ممبر کے ضمنی سوال کر سکتے ہیں مگر وضاحت نہیں کر سکتے - عبدالقیوم بٹ صاحب کا جو سوال تھا وہ یہ تھا کہ وہ interpreter کی حیثیت سے بات نہیں کر سکتے کیونکہ وہ اپنے طور پر ضمنی سوال کر سکتے ہیں -

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں تھا - یہ قیوم بٹ صاحب کا سوال تھا -

چودھری عبدالعزیز ڈوگر : On a point of explanation.

وہ اس بات کی وضاحت کر سکتے ہیں -

Mr. Deputy Speaker : There was no point of order and I have given the floor to Chaudhri Muhammad Anwar Nama and he is in the possession of the House.

چودھری محمد انور سمہ : جناب والا ! وزیر موصوف نے اپنے جواب میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ چونکہ دیہات میں گڑ بنتا ہے - اس لیے وہاں چینی کا کوٹہ کم ہے لیکن کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں گڑ نہیں بنتا ہے اور چینی کی کمی ہے تو کیا وزیر موصوف اس امر کے لیے تیار ہیں کہ زون ایریا میں جہاں گڑ پر پابندی لگائیں گے وہ چینی کا کوٹہ شہر کے برابر کر دیں گے -

وزیر خوراک : جناب والا ! 80 فیصد جو گنا ہے اس سے گڑ اور شکر بنتی ہے اور دیہاتی لوگ اس کو استعمال کرتے ہیں - اور ساتھ یہ ہے کہ جو کاشتکار گنا ملوں کو دیتے ہیں ان کو مل والے سو من گنے پر دس سیر چینی دیتے ہیں - چار چھٹانک فی کس کا کوٹہ اس کے علاوہ دیا جاتا ہے -

چودھری محمد انور سمہ : جناب والا ! میں جواب سمجھنے سے قاصر رہا ہوں مہربانی فرما کر وضاحت فرمائی جائے کہ کیا وہ زون ایریا میں جہاں گنے پر پابندی عائد ہو وہاں اس کا کوٹہ شہر کے برابر کرنے کے لیے تیار ہیں - اس چیز کا جواب نہیں آیا اور آپ نے اس کی اجازت بھی دے دی ہے - یا آپ ہی مجھے سمجھا دیں -

مسٹر ڈپٹی سپیکر : وہ کہہ رہے ہیں کہ جب اس پر پابندی لگے گی تو پھر یہ کچھ عرض کریں گے -

چوھدری محمد انور سمہ : تو کیا اس پر پابندی لگے گی - وہ ان سے کہلوائیے -

It is not the job of the Speaker to answer on behalf of the Government. It is the Government which is answerable to the House.

مسٹر ڈپٹی سپیکر : منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ میں نے جواب اس کا دے دیا ہے -

چوھدری محمد انور سمہ : جناب والا ! میں نے نہیں سنا -

وزیر خوراک : جناب والا ! اس سلسلہ میں میں نے فاضل رکن کی خدمت میں گذارش کی ہے کہ دیہاتی علاقہ میں جہاں پر اس قسم کی پابندی رہی ہے وہاں پر ایسا ہوتا ہے کہ سو من گنا جو کاشتکار دیتا ہے اسے دس سیر چینی مل والے دیتے ہیں اور وہ کوٹہ جو چار چھٹانک فی کس ہے وہ اس کے علاوہ ہے -

چوھدری محمد انور سمہ : جناب والا ! اب میں کیا سمجھوں کہ وہ کوٹہ برابر کرنے کے لیے تیار ہیں یا نہیں -

وزیر خوراک : جناب والا ! یہ نہیں ہو سکتا -

سید ناظم حسین شاہ : جناب سپیکر ! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ

کی طرف دلاتا ہوں ۔ ابھی ابھی وزیر صاحب نے کہا ہے کہ گڑ اور شکر پر کوئی پابندی نہیں ہے اگر آپ اگلے سوال کا جواب (الف) پڑھیں تو لکھا ہوا ہے گڑ بنانے پر پابندی صرف چینی کے کارخانے zone area پر لگائی گئی ہے تو وہ اپنی statement کو صحیح فرمائیں جو انہوں نے کہا ہے کہ پابندی نہیں ہے ۔ آپ خود پڑھ کر دیکھ لیں لکھا ہوا ہے پابندی ہے ۔ کم از کم تصحیح تو فرما دیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

چوہدری محمد اشرف : جناب والا! ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ جو کچھ وزیر صاحب نے کہا ہے وہ ٹھیک ہے یا جو کچھ سوال نمبر 4333 کے جواب میں لکھا ہوا ہے وہ ٹھیک ہے ۔

میاں افتخار احمد تاری : جناب والا! کیا وزیر صاحب فرما سکیں گے کہ جو ratio پنجاب کے راشن کی ہے وہی تمام شہروں اور دیہاتوں میں ہے اگر فرق ہے تو کیوں ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے ۔ آپ ایک علیحدہ سوال کر سکتے ہیں ۔

سردار محمد عاشق : جناب والا! کیا وزیر موصوف فرما سکیں گے کہ دیہاتی کوئی کم تر انسان ہیں جن کو شکر اور گڑ کھانے پر مجبور کیا جاتا ہے ؟ ضرورت تو انہیں بھی شہریوں کے برابر ہے ۔

وزیر خوراک : نہیں جناب والا! کوئی ایسی کوئی بات نہیں ۔

مسٹر محمد حنیف خان : جناب والا! تحصیل مری واحد علاقہ ہے جہاں سال میں تقریباً 10 مہینے سردی رہتی ہے نہ وہاں گڑ پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی شکر پیدا ہوتی ہے ۔ کیا ان مخصوص حالات کے تحت دیہاتوں میں شہری علاقوں کے برابر کوٹہ کر دیا جائے گا کیونکہ سردی کے باعث وہاں لوگ چائے کثرت سے پیتے ہیں ؟

وزیر خوراک : جناب اس پر ہم غور کریں گے ۔

میاں خان محمد : جناب والا! کیا وزیر موصوف ایکشن لیں گے کہ غلط statement جو دی گئی ہے آئندہ ایسا نہ ہو ۔ اور وہ محتاط رہیں ۔ اور اسمبلی کا وقت بھی ضائع نہ ہو ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : غلطی والی بات تو ابھی ہوئی نہیں ہے۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا! یہ یقین دہانی کروائیں محکمہ خوراک کے افسران کام نہیں کرتے اور بیٹھے رہتے ہیں۔ سوال کا مقصد بھی فوت ہو جاتا ہے۔ اور یہ بالکل واضح ہے یہاں لکھا ہوا ہے۔ اس کا ثبوت موجود ہے ایک طرف غلط جواب دیں اور پھر انکوائری بھی نہ ہو۔

وزیر خوراک : کوئی بھی غلطی ہوئی تو انکوائری ضرور ہوگی۔

چودھری امان اللہ لک : جناب والا! آپ سا انہیں defend کر رہے ہیں۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : نہیں۔ میں ہرگز defend نہیں کر رہا۔ آپ سوال کریں میں جواب ضرور لیکر دوں گا لیکن سوال متعلقہ ضرور ہونا چاہیے۔ میں نے تو صرف یہ دیکھنا ہے کہ سوال متعلقہ ہے یا نہیں ہے۔ اور پھر آپ تو پرانے پارلیمنٹرین ہیں۔

مسٹر عبدالحفیظ کاردار : جناب والا! کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ چینی کا کوٹہ وفاقی حکومت مقرر کرتی ہے یا صوبائی حکومت۔ اس کے بعد میرا دوسرا سوال ہوگا۔

وزیر خوراک : جناب والا! یہ مرکزی حکومت مقرر کرتی ہے۔

مسٹر عبدالحفیظ کاردار : جناب والا! اگر یہ بات ہے تو پہلے سوال یہ کیا گیا تھا کہ کیا سندھ میں پنجاب کی نسبت کوٹہ زیادہ نہیں ہے ؟

(نعرہ ہائے تحسین)

اور پھر حکومت یہ بھی بتائے کہ یہ کوٹہ کم کیوں ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اور اس کا تدارک کرنے کے لیے کیا کوئی اقدام کیا گیا ہے۔ یا اس کا کوئی تدارک کریں گے ؟

Mr. Deputy Speaker : This is a Federal subject and cannot be discussed in the Provincial Assembly.

چودھری غلام قادر : جناب والا! یہ مرکزی حکومت کی ذمہ داری

ہے ۔ صوبائی حکومت اس کا جواب نہیں دے سکتی ۔ کیونکہ یہ دوسرے صوبہ سے متعلق ہے ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker : The House is called to order.

وزیر خوراک : جناب والا! یہ سوال رول آؤٹ نہیں ہو سکتا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : مگر آپ کوشش تو کر رہے ہیں ۔

میاں افتخار احمد تاری : جناب والا! آپ ان کی مدد کر رہے ہیں ۔ یہ ایوان کی بے عزتی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میں تو ایوان کا پورا احترام کرتا ہوں ۔

میاں افتخار احمد تاری : لیکن آپ ان کی مدد مت کریں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میاں صاحب میں قطعاً مدد نہیں کر رہا ہوں۔ میں تو وہی کرتا ہوں جب آپ وزیر ہوا کرتے تھے ۔ میرے کام میں تو کوئی فرق نہیں پڑا ۔

وزیر خوراک : جناب والا! یہ سوال دراصل تو وفاقی حکومت سے متعلق ہے ۔ اور اس کو نیشنل اسمبلی میں آنا چاہیے تھا ۔ لیکن اس قسم کی سفارشات کرنے سے حکومت نے کبھی گریز نہیں کیا ۔ اگر کوئی ایسا تفاوت ہے ۔ تو اس کا ضرور اس سلسلہ میں تحرک کیا جاوے گا ۔

میاں خان محمد : پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ میں نے سوال کا جواب مانگا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker : Minister for Law on his point of order.

وزیر قانون : جناب والا! مرکزی حکومت کی پالیسی سے متعلق یہ مسئلہ ہے ، اس لیے اسے اس ایوان میں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میں نے پہلے ہی کہا تھا ۔ لیکن آپ نے میری بات کو سنا نہیں ۔

This is a Federal subject, and it can't be discussed in this House.

اور اس کے بعد کاردار صاحب نے یہ سوال کیا تھا ۔

That what are the efforts being made by the Provincial Government to get it at par with other provinces

وزیر قانون : ابھی تک تو اس بات کا تعین ہی نہیں ہوا کہ تفاوت ہے یا نہیں ہے ۔ کس کو علم ہے کہ فرق یا تفاوت ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : فرق پر تو میں نے کہہ دیا ہے ۔

It can't be put over here. Ruled out.

راجہ منور احمد : کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ چینی کے کوٹے میں یا آٹا وغیرہ میں تفاوت جو ہے وہ آیا پچھلے کتنے سالوں سے یہی ratio تھی جو کہ اب دی جا رہی ہے ؟

میاں افتخار احمد تاری : پوائنٹ آف آرڈر ۔ پہلے جناب عبدالحفیظ کاردار کے سوال کا جواب دیا جاوے ۔ یہ اپنے ساتھی کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ اس لیے انہوں نے یہ سوال کیا ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : I have not allowed any supplementary question except the point of order raised by the Minister for Law.

اس کا جواب میں نے دیدیا ہے ۔ میں نے ان کے پوائنٹ آف آرڈر پر فیصلہ دیدیا ہے ۔ اس کے بعد میاں خان محمد صاحب پوائنٹ آف ایکسپلینیشن پر کھڑے ہوئے ہیں ۔ میں ان کو موقع دینا چاہتا ہوں اس کے بعد راجہ منور احمد صاحب کا ضمنی سوال ہوگا ۔

مسٹر عبدالقیوم پٹ : جناب والا ! انہوں نے دوسروں کی بات سننا سیکھی ہی نہیں ۔ بڑے عرصہ سے وہ صرف اپنی ہی کہنا جانتے ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : The House is called to order. I have given the floor to Mr. Khan Muhammad on a point of personal explanation and after that it will go to Mr. Kardar.

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

میاں خان محمد : جناب سپیکر ! میرا نکتۂ اعتراض یہ تھا کہ اس سوال کے سلسلہ میں سابق وزراً کی فوج ظفر موج جو اب لے دے کر رہی ہے ۔

انھوں نے اپنے عہد اقتدار میں پنجاب کا کوٹہ زیادہ کرنے کے لیے کیا کارروائیاں کی تھیں ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

Mr: Speaker : The House is called to order please.

میاں انتظار احمد تاری : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا اس وقت بھی پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت تھی اور آج بھی پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت ہے ۔ اس کے لیے پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت جوابدہ ہے ۔ آپ خود فوڈ منسٹر رہ چکے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Let us not be sentimental.

مسٹر عبدالقیوم پٹ : اس وقت غلام مصطفےٰ کھر اور اس کے ساتھی حکومت میں تھے ۔ آج مصطفےٰ کھر اور اس کے ساتھی حکومت میں نہیں ہیں وہ اپوزیشن میں بیٹھے ہیں ۔ فرق صرف یہ ہے ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : I would call the House to order.

میاں منظور احمد وٹو : اس کے لیے حکومت جوابدہ نہیں ہے ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Order, Order.

Every member is expected to resume his seat. Let me hear the point of order.

Mr. Abdul Hafiz Kardar : Before you took the Chair, I had raised a very important issue and it did not concern any particular group or section of this House. It concerned the interest of this Province. I had asked two questions, Firstly, whether it is a fact that the policy for quota per individual for each province is made by the Federal Government. If that is so, and if there is any difference in quotas between Provinces, will the present Government

kindly take up the matter with the Federal Government so that our quota is brought at par with the other Provinces ? I don't think this is an issue which should be ruled out on the ground that it is a central subject. If that is the case, then, would you kindly guide us as to what we can ask in the interest of this Province and what we can't ?

I contest the ruling of the Deputy Speaker.

Mr. Speaker : Mr. Kardar, I would like to know how can this be a supplementary to the original question. Question No. 3877 relates to rural areas of Lahore. How can we extend this as a supplementry to the question that has been asked by the member ?

Mr. Abdul Hafiz Kardar : The supplementary is with regard to question No. 4307.

Mr. Speaker : I see.

Mr. Abdul Hafiz Kardar : Sir, my question was as to who determines the quota ? If that is the Federal Government; then please let us know whether we get less than the other Provinces If we get less than the other Provinces, then, would you please take it up with the Federal Government to bring our quota at par with other Provinces ? It does not lead to any controversy. It is trying to put forward the interest of the consumer of this Province.

His ruling was that on the first portion, question could not be asked because the decision-making power pertained to the Federal Government. I contested that ruling.

Mr. Speaker : It is actually not a question of contesting that ruling and that is not be provided for in the rules or the procedure.

Mr. Abdul Hafiz Kardar : I can raise the question

Mr Taj Muhammad Khanzada : Point of order.

Mr. Speaker : About what?

Mr. Taj Muhammad Khanzada : The ruling of the Chair ....

Mr. Speaker : There cannot be any point of order on the ruling of the Chair.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Ruling on factual position cannot be given. Ruling can be given on constitutional matters and on matters of procedure but when a factual statement is made then the House has no right to say that it is wrong. Mr. Kardar is quite correct in saying that it is a Provincial subject and not a Central one. Therefore, if through ignorance .....

Mr. Speaker : A decision whether it is a Provincial subject or a Central subject becomes a question of law and also its interpretation. Interpretation may however, be correct or incorrect.

Mr. Taj Muhammrd Khanzada : I say categorically before the House that it is not a Federal subject but it is a Provincial subject. A decision has already been taken. It is not a question of interpretation. If through ignorance a wrong statement has been made by a person, known as the Deputy Speaker, he should be corrected and not defended.

Mr. Speaker : The question can be put in another form whether it is the Provincial Government who takes the decision and the answer could come.

Mr. Abdal Hafiz Kardar : My question was very clear and it remains as it stands. In case any ruling has to be given.....

Mr. Speaker : If it has been given then I can't change it.

Mr. Abdul Hafiz Kardar : Then I want a supplementary ruling. What are the subjects of interest of this Province which can be raised in this House ?

Mr. Speaker : If a ruling has been given by the Chair. I don't have the authority to change that ruling.

Chaudhri Muhammad Irshad : In fact, no ruling was given.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : The Chairman cannot call a woman a man. If you can't say .. ..

Mr Speaker : I don't know if he calls it. I can't change the ruling. That is my difficulty.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : The difficulty is not there if you kindly look at it rationally. If through ignorance or lack of knowledge he said some thing which was incorrect, it should be corrected.

Mr. Speaker : You cannot impute lack of knowledge to the person presiding over this House. You can't tell him that he lacks knowledge and I cannot join you in doing so.

حاجی محمد سیف اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا! یہ درست ہے کہ جناب رولنگ کو درست نہیں فرما سکتے البتہ قواعد یا precedent میں یہ بھی پابندی نہیں ہے کہ آپ اپنی thinking نہ دے سکیں یا اس کے لیے نئی رولنگ آپ اپنی طرف سے نہ دے سکیں ۔ یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ کسی پچھلے ریکارڈ یا کوئی رولنگ کی آپ نے پابندی کرنی ہے ۔ اس کے متعلق آپ نے نئی رولنگ نہیں دینی ہے ۔

مسٹر سپیکر : ڈپٹی سپیکر صاحب تشریف لے آئیں تو میں ان سے پوچھ لیتا ہوں کہ ہاؤس کی رائے میں آپ نے کوئی رولنگ نہیں دی بلکہ

question admit کر لیا تھا ۔ کیونکہ کچھ فاضل ارا کین کہتے ہیں کہ آپ نے کوئی رولنگ دی تھی ۔ سوال کو آپ نے allow نہیں کیا تھا ۔

Mr. Abdul Hafiz Kardar : Sir, can the Deputy Speaker repeat his ruling from this chair ?

Mr. Speaker : No. He has to inform me about the ruling that he gave.

مسٹر شمیم احمد خان (مسٹر ڈپٹی سپیکر) : جناب والا ! جو بات ہوئی ہے اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک فیڈ رل گورنمنٹ کے سوال کا تعلق ہے اس کی میں نے اجازت نہیں دی ۔ اور جو صوبے کی بات ہوئی ہے اس کی میں نے اجازت دی ہے ۔

Mr. Speaker : Let me hear the hon'ble Minister as well.

Minister For Education : Mr. A. H. Kardar, the ex-Minister for Food and Cooperation and Industries and Planning and Development has asked some specific question and I have to answer his question.

Mr. Speaker : The difficulty is over the ruling.

Minister For Education : Are you not allowing me to answer.

Mr. Speaker : I am not preventing you from answering this question. If you have to say something by way of explanation you are welcome.

Minister For Education : The answer to the question of the hon'ble member is that Federal Government only allocates the quantity in tons per Province and further specific allocation is made by the Provincial Government i.e., how many chattahs per head in villages and how many chattaks per head in cities is to be given.

Mr. Abdul Hafiz Kardar : It is incorrect.

Minister For Education : Al-right. I actually want to make use of what Mr. Kardar has left in the files. He is a man of very original ideas and he never likes irregularities and so I am sure he must have left some suggestions in the files during his period as to how this injustice should be corrected. So, I can assure the members that I will first make use of his brain because he is a very talented man and he will also make further efforts to have justice done to Punjab. But this question should have been sorted out in his period We will use his suggestions and also make more efforts that justice not only to Punjab but also to all other Provinces is done. I would like the learned member who knows much as compared to me about food, to brief me after this session as to how according to his idea the interests of the Punjab can be protected and the justice is done.

Mr. Abdul Hafiz Kardar : On a point of personal explanation. I have no intention, whatsoever,to refer to what I had been saying on official files.There are ample testomonies to what I have said in the interest of the consumer of the Punjab and you will find it on every page of the files. As I think that the point I was making has gone home that the interest of the consumer of the Punjab has to be protected, I am satisfied, and if in any way, not outside the orbit of those who exercise power, I can be of any assistance. I shall be most willing to give.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Mr. Deputy Speaker has said that it was a Federal subject, therefore, he did not allow. This is not a Federal subject but is a concurrent subject in the Constitution. Therefore, this is our right to discuss this.

Mr. Speaker : I cannot allow this discussion.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: But the Senior Minister has made a point that Mr. Kardar is a very talented man. I hope that was not the cause of his exit.

علامہ رحمت اللہ رشد : point of explanation sir جناب سپیکر! آپ تشریف نہیں رکھتے تھے - یہاں ایک تلخ بحث چل نکلی جس کے نتیجہ میں رولنگ پارٹی کے ایک فاضل ممبر نے کہا کہ جناب ملک غلام مصطفے کھر پہلے پیپلز پارٹی میں تھے اب وہ حزب اختلاف میں چلے گئے ہیں - میں اس کی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں اور ساتھ ساتھ یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ملک غلام مصطفے کھر صاحب کا آپوزیشن کے ساتھ کسی قسم کا کوئی سیاسی رابطہ نہیں ہے - اور جب تک وہ پیپلز پارٹی چھوڑ کر باقاعدہ آپوزیشن میں شمولیت اختیار نہیں کر لیتے اس وقت تک آپوزیشن ان کو recognise نہیں کرے گی -

مسٹر سپیکر : خان محمد ارشد خان -

خان محمد ارشد خان : جناب والا! یہ امر واقعہ ہے اور حقیقت ہے کہ پنجاب کے دیہی علاقوں میں چینی کا کوٹہ 1961ء کی مردم شماری کے مطابق دیا جا رہا ہے - 1961ء سے لیکر آج تک وہاں آبادی زیادہ ہوگئی ہے - جو آبادی بڑھی ہے ان کے کوٹے کے لیے کوئی انتظامات نہیں کئے گئے - میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کے انتظامات کیسے اور کب کئے جائیں گے ؟

وزیر خوراک : جناب والا! حکومت اس سلسلے میں غور کر رہی ہے -

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں --

مسٹر سپیکر : وقفہ سوالات اب ختم ہوگیا ہے -

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! یہ سوال آپ نے allow کیا تھا - اس کو نوٹ فرما لیں -

مسٹر سپیکر : میں نے نوٹ کروانے سے منع نہیں کیا -

The question hour is over.

وزیر خوراک : جناب والا! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

گڑ بنانے پر پابندی کو ختم کرنا

*4333 - **چوہدری لال خان :** کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت پنجاب نے گڑ بنانے پر پابندی عائد کر دی ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس پابندی کی کیا وجہ ہے اور حکومت یہ پابندی ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) : (الف) گڑ بنانے پر یہ پابندی صرف چینی کے کارخانوں کے زون ایریا میں لگائی گئی ہے -

(ب) یہ پابندی چینی کے کارخانوں کو ان کی روزانہ ضرورت کے مطابق گنے کی مسلسل فراہمی کے لیے لگائی گئی ہے - تاکہ صارفین کی ضروریات کے لیے چینی کی پیداوار بڑھائی جائے - زون ایریا میں گڑ بنانے کی ممانعت بدستور قائم رہے گی -

---

گڑ شکر کی منتقلی پر عائد شدہ بین الاضلاعی پابندیوں کا اٹھانا

*4364 - **مرزا فضل حق :** کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ کے کس کس ضلع میں چینی کی ملیں موجود ہیں -

(ب) کس کس ضلع میں گڑ اور شکر کی بیرونی ضلع نقل و حمل پر اس وقت پابندی عائد ہے -

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جن اضلاع میں چینی کی ملیں نہیں ہیں وہاں کے کاشتکار گڑ اور شکر بیلنے پر مجبور ہیں -

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ ایسے اضلاع سے گڑ اور شکر کی دوسرے اضلاع میں برآمد پر عائد پابندی سے گڑ اور شکر کے بھاؤ گر جائیں گے اور کاشت کار بد دل ہو کر گنے کی کاشت کم کر دیں گے ۔

(ہ) اگر جزو (ج) و (د) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان علاقوں کے کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی کے لیے گڑ اور شکر کی بین الاضلاعی منتقلی پر عائد شدہ پابندیاں اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور نہیں تو کیوں ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) : (الف) صوبہ میں چینی کی ملیں مندرجہ ذیل اضلاع میں موجود ہیں ۔

(1) گوجرانوالہ (2) گجرات (3) سرگودھا (4) شیخوپورہ (5) لائل پور (6) جھنگ (7) میانوالی (8) مظفر گڑھ (9) بہاولنگر اور (10) رحیم یار خان ۔

(ب) اس وقت گڑ اور شکر کی بیرونی اضلاع نقل و حمل پر کوئی پابندی عائد نہیں ہے ۔

(ج) کاشتکاروں کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ گنا ملوں کے ہاتھ فروخت کر دیں یا گڑ شکر بنائیں ۔

(دہ) اس وقت گڑ اور شکر کی نقل و حمل پر کوئی پابندی نہیں ہے اس لیے اس سبب قیمتیں گرنے کا کوئی خدشہ نہیں ۔

حکومت کے گوداموں میں گندم کے ذخائر

*4402 ۔ **میاں منظور احمد وٹو** : کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) اس وقت حکومت کے گوداموں میں کل کتنی گندم موجود ہے ۔

(ب) صوبہ کے عوام کی ضرورت کے لیے حکومت کو مزید کتنی گندم کی ضرورت ہے ۔

(ج) آئندہ ربیع تک صوبہ بھر میں ڈپو ہولڈروں کو دینے کے لیے کتنی گندم کی ضرورت ہے ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) : (الف) 15 مئی 1974ء کو حکومت کے گوداموں میں تقریباً 30 ہزار من گندم کا ذخیرہ موجود تھا ۔ اس کے علاوہ تقریباً 15 ہزار ٹن گندم کراچی اورگندم کے فاضل اضلاع سے مختلف سنٹروں کو ارسال کی جا چکی تھی ۔

(ب ، ج) تقریباً پونے نو لاکھ ٹن ۔

پنجاب میں سرکاری گوداموں سے گندم کی خرد برد

*4406 ۔ **میاں منظور احمد موہل** : کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ پنجاب میں سرکاری محفوظ ذخائر کے گوداموں سے مبینہ طور پر گندم خرد برد کرنے یا چوری کرنے یا سرکاری گندم سے متعلق کسی دیگر الزام کے سلسلہ میں 1972ء کے دوران اور اسال 10 نومبر 1973ء تک کتنے گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین کو گرفتار کیا گیا اور چالان کیا گیا ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) : سرکاری محفوظ ذخائر کے گوداموں سے مبینہ طور گندم خردبرد کرنے اور دیگر الزامات میں چالان اور گرفتار شدہ ملازمین کی تعداد حسب ذیل ہے ۔

دوران سال 1974ء

	گندم خرد برد کرنے میں		چوری کے سلسلہ میں		دیگر الزام متعلقہ سرکاری گندم	
	گرفتار	چالان	گرفتار	چالان	گرفتار	چالان
گزیٹڈ	—	—	—	—	—	—
نان گزیٹڈ	2	2	—	2	—	—

یکم جنوری 1973ء تا 10 نومبر 1973ء

	گندم خرد برد کرنے میں		چوری کے سلسلہ میں		دیگر الزام متعلقہ سرکاری گندم	
گزیٹڈ	—	—	—	—	—	—

نان گزیٹڈ	6	3	—	--	5	—
کل تعداد	8	5	...	2	5	—

خوردنی اجناس کی قلت کے دنوں میں مل مالکان کا رویہ

***4412 ۔ میاں منظور احمد موہل** : کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ 1972-73ء میں خوردنی اجناس کی عارضی قلت کے دنوں میں صوبہ پنجاب میں واقع آٹے کی بعض ملوں کے رویہ کی وجہ سے غریب اور متوسط عوام کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو 1972-73ء کے دوران اس سلسلے میں کتنی ملیں بند کر دی گئیں ۔ کتنے مل مالکان کو گرفتار کیا گیا ۔ کتنوں کا چالان کیا گیا اور کتنے سزا یاب ہوئے نیز ہر ایک کو کیا سزا دی گئی ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) : فلور ملوں کے آٹے کے خلاف وقتاً فوقتاً شکایات سامنے آتی رہتی ہیں اور ہر وقت کارروائی سے ان کا ازالہ کیا جاتا ہے ۔

سال 1972-73ء کے دوران 57 رولر فلور ملوں کے خلاف کارروائی کی گئی ۔ ان فلور ملوں میں بعض کو حکومت کے ذخائر سے گندم کی سپلائی بند کی گئی یا ان کے فوڈ گرین لائیسینس مقررہ میعاد کے لیے معطل کئے گئے ۔ نیز 132 مقدمات ویسٹ پاکستان پیور فوڈ آرڈیننس مجریہ 1960 کی خلاف ورزی کے تحت عدالتوں میں درج کئے گئے ۔ 17 مل مالکان یا ان کے ملازموں کے خلاف پولیس میں مقدمات درج کئے گئے اور انہیں گرفتار کیا گیا ۔ 7 مل مالکان کو ایک سال سے لے کر دو سال تک کی سزا بامشقت ہوئی ۔ جب کہ باقی 10 مقدمات عدالتوں میں زیر کارروائی ہیں ۔

گنے کی قیمت خرید بڑھانا

*4514 ۔ **چوہدری لال خان** : کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا حکومت گنے کے کاشت کاروں کے حقوق کے تحفظ کے لیے گنے کی قیمت چینی کی قیمت کو مد نظر رکھتے ہوئے بڑھانے پر غور کرنے کو تیار ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مل مالکان اپنی گنے کی ضروریات زیادہ تر ایجنٹوں کے ذریعہ پوری کرتے ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت پنجاب چھوٹے کاشتکاروں کے مفاد کے تحفظ کے لیے کوئی اقدام اٹھا رہی ہے جس سے چھوٹے کاشتکار ایجنٹ حضرات کے استحصال سے بچ سکیں اور ان کو انڈنٹ حاصل کرنے میں آسانی ہو سکے ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) : (الف) حکومت نے گزشتہ سال ہی گنے کی قیمت 2.50 روپے سے 4.50 روپے فی من کر دی تھی ۔ سال 1974-75ء کے لیے قیمت 4.75 روپے فی من مقرر کی گئی ہے ۔

(ب) جی نہیں ۔ کاشتکار اپنا گنا براہ راست ملز پر یا حکومت کے مقرر کردہ سرکزوں پر فروخت کر سکتے ہیں ۔

دیہات اور شہروں میں چینی کی تفاوت کو ختم کرنا

*4514 (الف) ۔ **چوہدری لال خان** : کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت دیہات میں دو چھٹانک اور شہر میں 12 چھٹا چینی فی کس ماہانہ دیتی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس تفاوت کو ختم کرنے کے لیے کوئی اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) : جی نہیں ۔ 16 دسمبر 1973ء سے دیہاتوں میں چینی کا کوٹہ چار چھٹانک ۔ بڑے شہروں میں ایک سیر اور چھوٹے شہروں میں 10 چھٹانک فی کس ماہانہ ہے ۔

گنے کی پیداوار کا کثیر حصہ گڑ ، شکر اور دیسی کھانڈ بنانے میں صرف ہوتا ہے ۔ دیہاتی آبادی زیادہ تر گڑ اور شکر استعمال میں لاتی ہے ۔ غذائی عادات میں تفاوت کے باعث چینی کے کوٹہ میں بھی تفاوت ہے ۔

کورس چاول پر بونس پرمٹوں کا اجراء

***4765 ۔ رائے مراتب علی خان** : کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت پنجاب نے چاول خرید کرنے کی پالیسی سال 74-1973ء کے لیے کورس چاول پر پچاس فیصد اور باسمتی چاول پر دس فیصد بونس دینے کا اعلان کیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ چاول کا موسم شروع ہو چکا ہے اور حکومت پنجاب نے ابھی تک بونس پرمٹ جاری نہیں کئے جس کے باعث صوبہ میں چاول ڈیلروں کو زبردست مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ حکومت پنجاب نے کورس چاول کی قیمت خرید 27 روپے فی من مقرر کی ہے جب کہ مونجی کا نرخ 22 روپے تا 24 روپے تک ہے اور ان حالات میں چاول کے ڈیلروں کو 37 روپے فی من پڑتا ہے اور رائس ڈیلرز اس خسارہ کو بونس کے مال سے ہی پورا کر سکتا ہے مگر بونس پرمٹ جاری نہ کئے جانے کی صورت میں بونس کی خرید و فروخت بند ہو چکی ہے ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کو ایسے بونس پرمٹ جاری کرنے میں کیا امر مانع ہے ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) بونس کے پرمٹوں کے اجرا کے احکام یکم مارچ 1974ء کو دیے جا چکے ہیں۔

(ج) حکومت نے کورس چاول کی اہم اقسام (بیگمی ، پرمل اور اری 6) کی قیمت خرید 27 روپے فی من مقرر کی ہے۔ اور ان اقسام کے دھان کے نرخ بھی 22 تا 24 روپے فی من سے کم نہیں ہیں۔ دھان کے اونچے بھاؤ فری سیل کوٹہ کی بنا پر ہیں۔ جس کی فروخت کھلی منڈی میں اونچے داموں پر ہوگی۔ بدیں سبب چاول کے تاجروں نے دھان بھی اونچے داموں پر خرید کیا ہے۔ بونس کے چاولوں کی خرید و فروخت کی اجازت دی جا چکی ہے۔

(د) بونس کے پرمٹوں کے اجرا کے احکام یکم مارچ 1974ء کو دیئے جا چکے ہیں۔

راشن کارڈوں کی منتقلی

*4968 ۔ **چوہدری امان اللہ لک** : کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حاجی محمد انور ڈپو نمبر 7291 مجاہد آباد رام گڑھ لاہور عرصہ 10 سال سے ڈپو چلا رہا ہے۔

(ب) مذکورہ ڈپو پر 1972ء اور 1973ء میں راشن کارڈوں کی تعداد کتنی تھی۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ حکومت کی زیر ہدایت اکثر ڈپو ہولڈروں نے اپنے راشن ڈپوؤں کے بعض راشن کارڈ دوسرے ڈپوؤں پر منتقل کئے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو حاجی محمد انور نے کتنے راشن کارڈ کس حساب سے دوسرے ڈپوؤں پر منتقل کئے ہیں۔

(د) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ڈپو ہولڈر نے راشن کارڈ منتقل کرتے وقت کس قسم کے تقدم و تاخیر کو مدنظر رکھے بغیر اپنی مرضی سے ان اشخاص کے کارڈ دوسرے

ڈپوؤں پر منتقل کر دئے جن کی اس ضمن میں باری نہیں آتی تھی ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس معاملہ کی تحقیقات کرنے اور ڈپو ہولڈر مذکور کے خلاف ضروری کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) اس ڈپو پر 1972ء میں 691 راشن کارڈ اور 1973ء میں 511 راشن کارڈ درج تھے ۔ جعلی راشن کارڈوں کی پڑتال کے دوران ڈپو ہولڈر نے 108 کارڈ منسوخ کروائے اور اس وقت ڈپو پر 403 کارڈ درج ہیں ۔

(ج) متعلقہ ڈپو ہولڈروں کے مشورہ سے گیارہ راشن کارڈ حلقہ انسپکٹر کی نگرانی میں مورخہ یکم جنوری 1974ء کو محمد انور کے ڈپو سے منتقل کئے گئے ۔

(د) یہ درست نہیں ہے کہ ڈپو ہولڈر مذکور نے اپنی مرضی سے راشن کارڈ منتقل کئے ۔ گیارہ راشن کارڈ حلقہ انسپکٹر کی نگرانی میں منتقل کئے گئے اور کسی کارڈ ہولڈر نے اس بارے میں کوئی شکایت نہیں کی لہذا ڈپو ہولڈر مذکور کے خلاف کسی قسم کی کارروائی مطلوب نہیں ہے ۔

منڈی بہاؤالدین میں گندم کا ضیاع

*4994 ۔ **چودھری امان اللہ لک** : کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تقریباً 5 ماہ قبل منڈی بہاؤالدین کے عملہ خوراک کے خلاف الزام لگایا گیا تھا کہ ان کی غفلت کی وجہ سے لاکھوں من گندم ضائع ہوگئی ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ عملہ خوراک اس کیس کے سلسلہ میں معطل کر دیا گیا ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ کیس کس سٹیج پر ہے ؟

وزیر خوراک (سردار نصر اللہ خان دریشک) : (الف) جی ہاں کچھ نقصان ضرور ہوا -

(ب) جی ہاں -

(ج) اس کیس میں انکوائری مکمل ہو چکی ہے اور متعلقہ عملے کو نقصان کا ذمہ دار قرار دے دیا گیا ہے کہ کیوں نہ انہیں ملازمت سے برطرف کیا جائے -

---

جعلی راشن کارڈ

*5019 ۔ **ملک شاہ محمد محسن** : کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبائی حکومت نے نومبر 1973ء میں صوبہ کے تمام راشن ڈپو ہولڈروں کو 30 نومبر 1973ء تک تمام جعلی راشن کارڈ اپنے اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے پاس جمع کرانے کی ہدایت کی تھی -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو صوبہ میں کل کتنے جعلی راشن کارڈ جمع ہوئے اور ان پر ناجائز طور پر کل کتنی چینی حاصل کی جاتی رہی ؟

وزیر خوراک (سردار نصر اللہ خان دریشک) : (الف) جی ہاں -

(ب) کل 2,23,351 جعلی راشن کارڈ جمع کرائے گئے اور تقریباً 1268 ٹن چینی ماہانہ کی بچت ہوئی -

---

سرکاری احکامات کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں ڈپو ہولڈروں کے خلاف کارروائی

*5068 ۔ **ملک شاہ محمد محسن** : کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان

فرمائیں گے کہ صوبہ میں ایسے ڈپو ہولڈروں کی تعداد کیا ہے جن کے خلاف حکومت کی ہدایات کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں 1973ء میں کارروائی کی گئی اور ان میں سے کتنے ڈپو منسوخ کئے گئے اور کتنے ڈپو ہولڈروں کو حوالہ پولیس کیا گیا ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) : صوبہ میں سال 1973ء کے دوران 759 ڈپو ہولڈروں کے خلاف کارروائی کی گئی ۔ ان میں سے 302 راشن ڈپو منسوخ کئے گئے اور 35 ڈپو ہولڈروں کے خلاف پولیس میں رپورٹ درج کی گئی ۔

گندم کے نمونوں کا تجزیہ

***5166 ۔ سردار امجد حمید خان دستی** : کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے صوبہ پنجاب کی متعدد فلور ملوں پر 1973ء میں چھاپے مار کر گندم کے نمونے حاصل کئے اور وہ گندم صحت کے لیے ناقص پائی گئی ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو گندم کے حاصل کردہ ان نمونوں کی تعداد کیا ہے جو سرکاری اسٹاک سے مہیا کی گئی اور اگر سرکاری گودام سے مہیا کردہ گندم کے نمونے حاصل نہیں کئے گئے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) : حکومت نے فلور ملوں پر چھاپے ضرور مارے ، البتہ مضر صحت گندم کی رپورٹ کہیں سے موصول نہ ہوئی ۔

نمونے دونوں قسم کی گندم یعنی سرکاری اور پرائیویٹ گندم سے حاصل کئے گئے اور جن ملوں کا آٹا ناقص پایا گیا ان کے خلاف مقدمات درج کر دئے گئے اور محکمانہ کارروائی بھی عمل میں لائی گئی ۔

کاشتکاروں کو گنے کی قیمت میں عدم ادائیگی

*5173 ۔ **سردار امجد حمید خان دستی** : کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبہ میں شوگر ملوں کے مالکان حکومت کی ہدایات کے مطابق کاشتکاروں کو گنے کی قیمت ادا نہیں کرتے ۔

(ب) اگر یہ جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ایسی ملوں کے نام کیا ہیں اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) : (الف) حکومت کو اس بارے میں حئی سنز شوگر ملز لمیٹڈ جیٹھ بھٹہ اور یونائٹڈ شوگر مل لمیٹڈ صادق آباد کے خلاف شکایت موصول ہوئی ہیں ۔

(ب) تمام شوگر ملوں کو قیمت کی فوری ادائیگی کے لیے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں ۔

صوبہ میں باسمتی چاول کی پیداوار

*5182 ۔ **سردار امجد حمید خان دستی** : کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1973ء کے دوران پنجاب میں باسمتی چاول کی کس قدر پیداوار ہوئی ۔

(ب) مذکورہ چاول میں سے کتنا پنجاب کے عوام کو کھانے کے لیے اور کتنا وفاق حکومت کو برآمد کے لیے دینے کا فیصلہ ہوا ۔ نیز پنجاب کے شہری عوام کو سستے داموں پر باسمتی چاول مہیا کرنے کے لیے حکومت کیا اقدام کر رہی ہے ؟

وزیر خوراک (سردار نصر اللہ خان دریشک) : (الف) اندازہ ہے کہ پنجاب میں فصل خریف 1973ء چاول باسمتی کی پیداوار تقریباً

چار لاکھ اڑسٹھ ہزار ٹن اور موٹے چاول کی چھ لاکھ اٹھائیس ہزار ٹن کے قریب ہوئی۔

(ب) چاول کی فاضل پیداوار والے نو (9) اضلاع کو کنٹرول شدہ علاقہ قرار دیا گیا ہے۔ صرف کنٹرل شدہ علاقہ کی منڈیوں میں جتنا دھان برائے فروخت آتا ہے، اسے حکومت کی اجارہ داری سکیم کے تحت حکومت کے مقرر کردہ ڈیلرز خرید کرتے ہیں اور اس سے تیار شدہ باسمتی چاول کا تقریباً دس فیصد حصہ اور موٹے چاول کا پچاس فی صد حصہ ان کو بطور فری سیل کوٹہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور بقایا تمام چاول وہ حکومت کو برائے برآمد مہیا کرتے ہیں۔ فری سیل کوٹہ صارفین کی ضروریات پورا کرنے کے لیے منظور کیا گیا ہے اور ڈیلروں کو اس کی کھلی منڈی میں فروخت کرنے کی اجازت بھی دی جا چکی ہے۔ اس کے علاوہ 1972-73ء کی فصل کا تقریباً 2700 ٹن باسمتی چاول جو برآمد کے معیار کے مطابق نہیں تھا۔ صارفین کو شادی و دیگر تقریبات پر اجرا کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔

صوبہ میں چینی بلیک کرنے کے الزام میں ڈپو ہولڈروں کے خلاف مقدمات کا اندراج

***5260 - مرزا فضل حق** : کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 1972ء اور 1973ء میں صوبہ میں کتنے ڈپو ہولڈرز چینی بلیک کرنے کے الزام میں حوالہ پولیس کئے گئے اور کتنے ڈپو ہولڈرز کے خلاف مقدمات واپس لیے گئے ؟

وزیر خوراک (سردار نصر اللہ خان دریشک) : صوبہ میں 1972ء میں 34 ڈپو ہولڈروں اور سال 1973ء میں 37 کے خلاف مقدمات درج کئے گئے ان میں سے کوئی بھی مقدمہ واپس نہیں لیا گیا۔

لاہور شہر میں چینی کا ماہوار کوٹہ

*5261 ۔ **مرزا فضل حق** ۔ کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1968ء کے دوران اور آج کل لاہور شہر کے عوام کو ڈپوؤں سے فی کس ماہوار کتنی مقدار میں کس کس بھاؤ چینی دی جاتی رہی ہے ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ دیگر شہروں کے عوام کو فی کس چینی کا ماہوار کوٹہ 1968ء کی نسبت آج کل کم مقدار میں اور زیادہ نرخوں پر دیا جا رہا ہے ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) : (الف) 15 نومبر 1968ء کو صوبہ میں چینی کی مکمل راشن بندی تھی اور لاہور میں چینی کا کوٹہ ایک سیر فی کس ماہانہ تھا ۔ قیمت ایک روپیہ چھتر پیسے فی سیر تھی ۔ آج کل بھی چینی کا کوٹہ ایک سیر فی کس ماہانہ ہے ۔ البتہ قیمت تین روپے فی سیر ہے ۔

(ب) 1968ء کی راشن بندی کے دوران لاہور ۔ راولپنڈی ۔ مری میونسپلٹی ۔ واہ کینٹ ۔ لائل پور ۔ سرگودھا ۔ ملتان ۔ بہاولپور اور رحیم یار خان کے شہروں میں چینی کا کوٹہ ایک سیر ماہانہ فی کس تھا ۔ ان شہروں کے علاوہ ایسے شہروں میں جو ضلعی صدر مقام تھے ، کوٹہ بارہ چھٹانک فی کس ماہانہ اور باقی شہروں میں دس چھٹانک فی کس ماہانہ تھا ۔ چینی کی قیمت 1.75 روپے فی سیر تھی ۔ آجکل تمام بڑے شہروں کو چینی ایک سیر فی کس ماہانہ اور چھوٹے شہروں کو دس چھٹانک فی کس ماہانہ بحساب تین روپے فی سیر مہیا کی جا رہی ہے ۔ گنے کی قیمت خرید 1968ء میں 2.75 روپے فی من تھی ۔ جب کہ گنے کی موجودہ قیمت خرید 4.25 روپے فی من ہے ۔ گنے کی قیمت میں اضافہ کا لازمی نتیجہ شکر کی قیمت میں اضافہ ہے ۔

ذخیرہ شدہ گندم کو بچانا

*5271 ۔ **میاں خان چھ** : کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گزشتہ سال زیادہ بارشوں کی وجہ سے حکومت کی خرید کردہ گندم کافی حد تک خراب ہو گئی تھی ۔

(ب) کیا حکومت مستقبل میں ذخیرہ شدہ گندم کو بچانے کا کوئی بندوبست کر رہی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو انتظامات کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) : (الف) سال 1973-74ء میں کل 11,04,341 ٹن گندم خرید کی گئی ۔ اس میں سے بارشوں کی وجہ سے گوداموں اور ریلوے پلیٹ فارموں پر تقریباً 335 ٹن گندم خراب ہوئی ۔ یہ مقدار کل خرید کردہ گندم کا فقط 0.30 فیصد ہے ۔

(ب) جی ہاں حکومت پنجاب نے گندم کے ذخیرہ کے لیے تقریباً 8 لاکھ ٹن کے گوداموں کے انتظام اور حصول کی تجویز تیار کر لی ہے جو حسب ذیل ہے ۔

1 ۔ سرکاری گودام	60,000
2 ۔ A.S.L. Silos ملتان	42,000 ٹن
3 ۔ فلور ملوں کے گودام	33,000 ٹن
4 ۔ نجی کرایہ کے گودام	125,000 ٹن
	8,00,000 ٹن

زمینداروں کو گندم کی قیمت کی ادائیگی

*5615 ۔ **چوہدری علی بہادر خان** : کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) امسال ضلع ملتان میں محکمہ خوراک نے زمینداروں سے آڑھتیوں کی معرفت کل کتنی گندم خریدی ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ خرید کردہ گندم کی قیمت کچھ زمینداروں کو ادا کر دی گئی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو ادائیگی کب کی گئی ۔

(ج) کیا یہ بھی درست کہ بیشتر زمینداروں کو گندم کی قیمت ابھی تک ادا نہیں کی گئی ۔

(د) اگر جزو (ب) و (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ زمینداروں کو گندم کی قیمت کی ادائیگی کب تک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) : (الف) گزشتہ فصل میں بیوپاریوں کے ذریعہ 90,236,07 ٹن گندم خریدی گئی ۔

(ب) حکومت کی پالیسی کے مطابق ایک صد بوری تک گندم فروخت کرنے والوں کو پوری رقم موقع پر ادا کر دی گئی تھی ۔ اور دوسرے زمینداروں ، آڑھتیوں کو جنھوں نے سو بوری سے زائد گندم فروخت کی 97 فیصد رقم فوری طور پر ادا کی گئی تھی ۔ اور بقایا تین فیصد تجزیہ کی رپورٹ آنے پر ادا کر دی گئی ۔

(ج) حکومت کے پاس موصول شدہ اطلاع کے مطابق ایسی صورت حال نہیں ہے ۔

(د) جزو (ج) میں متذکرہ زمینداروں کو بقایا رقم کی ادائیگی کے بل بنا کر سرکاری مراکز پر بھیج دیے گئے ہیں ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

چوھدری عبدالعزیز ڈوگر

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوھدری عبدالعزیز ڈوگر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I could not attend the Assembly Ses-

sion on 21st May, due to illness. Leave may kindly be granted for the same.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد اشرف

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد اشرف صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ بوجہ بیماری مورخہ 2 مئی 1974 اور 11 مئی 1974ء کو ریونیو کی کمیٹی میٹنگ میں شمولیت نہ کر سکا ۔ لہذا ان ایام کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری دلاور خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری دلاور خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ مورخہ 8 اپریل 1974ء تا 10 اپریل 1974ء بوجہ طبیعت کی ناسازی اجلاس میں شرکت نہ کر سکا تھا ۔ براہ کرم ان ایام کی رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب ایک تحریک استحقاق - چوہدری امان اللہ لک صاحب کی ہے -

چوہدری محمد سرور جوڑا : point of personal explanation جناب سپیکر! جب کل گھی کی بلیک مارکیٹنگ کے متعلق ہاؤس میں تحریک التوا پیش کی گئی - اس پر بحث کے بعد رائے شماری کے لیے ہاؤس کو کہا گیا تو میرے خیال میں اس وقت ہاؤس میں کافی بھاری تھی - آپ جانتے ہوں گے کہ میں نے اس رائے شماری میں حصہ نہیں لیا تھا تو میں یہ عرض کر دینی چاہتا ہوں کہ دنیا جانتی ہے جب سرور جوڑا کھڑا ہو جاتا ہے تو وہ بیٹھتا نہیں -

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر : آج آپ کی نیت بیٹھنے کی ہے یا کھڑے رہنے کی -

چوہدری محمد سرور جوڑا : جناب والا! میں نے اکثر اپنی تقاریر میں کہا ، جلسے اور جلوسوں میں کہا کہ اگر سرور جوڑا بیٹھا ہوگا تو پھر کھڑا کون ہوگا - لیکن میں اس نوائے وقت کی نمائندے کو جس کی eye-sight کمزور ہے اور شائد اس کو عینک کی ضرورت ہے -

مسٹر سپیکر : آپ اپنی بات کہیں !

چوہدری محمد سرور جوڑا : تو میں اس سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں جو کہ نوائے وقت گجرات کا ایک نامہ نگار ہے * * * * * * * وہ اس ہاؤس میں گھس آیا تھا -

مسٹر سپیکر : چوہدری صاحب کیا آپ اپنا explanation یہ دینا چاہتے ہیں کہ ووٹنگ کے سلسلہ میں آپ کھڑے نہیں ہوئے -

چوہدری محمد سرور جوڑا : جناب والا ! میں اس کو explain کر رہا ہوں -

مسٹر سپیکر : جو لوگ ایوان میں موجود نہیں ہیں جو سیاسی لوگ بھی نہ ہوں اس ایوان میں زیر بحث نہیں آنا چاہیے -

---

*بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا -

چوھدری محمد سرور جوڑا : جناب والا! اگر میں رائے شماری میں حصہ لیتا تو مجھے کوئی نہیں روک سکتا تھا لیکن میں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا ہے اس لیے میرے نام سے ناجائز فائدہ اٹھایا گیا ہے - اور میں نہیں سمجھتا کہ اس صحافی نے ایسا کیوں کیا -

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Point of order. Sir I would request that a copy of the Honourable member's speech may be sent to the Chief Minister for his record

(Laughter)

سید نایش الوری : جناب والا! انھوں نے اپنے اس دعوے کی تصدیق کر دی ہے کہ جوڑا صاحب بیٹھ گئے ہیں - کیونکہ ابھی انھوں نے کہا تھا کہ جب جوڑا صاحب کھڑے ہوتے ہیں تو بیٹھتے نہیں - میں آپ کے توسط سے درخواست کرتا ہوں کہ انھوں نے اخبار نویسوں کے متعلق جو الفاظ استعمال کئے ہیں یہ استعمال نہیں کر سکتے -

مسٹر سپیکر : وہ ریکارڈ کا حصہ نہیں ہیں -

(قطع کلامیاں)

چوھدری محمد سرور جوڑا : * * * * * *

سید نایش الوری : جناب والا! ہم ان کے خلاف احتجاج کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں -

چوھدری محمد سرور جوڑا : * * * * * * *

میاں خورشید الور : جناب سپیکر! آپ نے اس کارروائی کو نہ تو حذف کیا اور نہ ہی انہیں ایسا کہنے سے منع فرما رہے ہیں اور بڑے آرام سے سن رہے ہیں -

مسٹر سپیکر : میں نے ان کی پہلی اور بعد کی observations کو بھی حذف کر دیا ہے -

میاں خورشید الور : مجھے افسوس ہے کہ آپ نے یہ بات کہنے کا انہیں خود موقع دیا ہے اور ایسے کلمات کہے گئے - اس لیے اس قسم کا واقعہ

---

*بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا -

دوبارہ پیش نہیں آنا چاہیے یہ بڑی زیادتی ہے ۔ اس کا مطلب یہ کہ انہوں نے ہمیں دھمکی کے مترادف کہا ہے ۔

چوہدری محمد سرور جوڑا : میں کبھی نہیں بولتا مگر جب بولتا ہوں تو خاموش نہیں ہوتا ۔ ہم صرف پارٹی ڈسپلن کے لیے خاموش رہتے ہیں ہمیں بھی بولنا آتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : چوہدری صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر : ہاؤس 5 منٹ کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی 5 منٹ تک کے لیے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر۔ ایس ۔ ایم ۔ مسعود : پوائنٹ آف آرڈر ۔ مسٹر سپیکر ! پیشتر اس کے کہ آپ آج کے ایجنڈے کی نئی آئٹم لیں ۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب آپ نے ایوان کو ملتوی کیا تھا اس وقت چوہدری محمد سرور جوڑا نے کل کی کارروائی کے بارے میں ایک نکتہ استحقاق یا اعتراض اٹھایا تھا ۔ انہوں نے کہا تھا کہ کل کی رائے شماری میں انہوں نے حصہ نہیں لیا تھا اور ایک اخبار نے misreporting کی اور ان کا نام کل کی رائے شماری میں لکھ دیا ۔ جہاں تک اس رپورٹنگ کا تعلق ہے ایک ممبر کے استحقاق میں یہ بات آتی ہے کہ وہ آپ کے نوٹس میں یہ بات لا سکتا ہے اور ایوان کے سامنے بھی یہ بات رکھ سکتا ہے کہ اگر انہوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا تو اتک اخبار میں اس کی مس رپورٹنگ کیوں ہوئی ہے ۔ دوسری بات یہ تھی کہ انہوں نے ایک خاص اخبار نویس کا نام لیا ہے کہ اس نے ان کے استحقاق اور شخصیت کو ملوث کرنے کے لیے مس رپورٹنگ کی ہے ۔ تو یہ بات بھی ایوان کے سامنے آ سکتی ہے اور ایوان اس استحقاق کا نوٹس لے سکتا ہے ۔ تیسری بات یہ تھی کہ انہوں نے صحافت کے بارے میں اپنی ایک رائے کا اظہار کیا کہ اس ملک کی صحافت بد دیانت ہے ۔ اس سلسلہ میں انہوں نے کسی صحافی کا نام نہیں لیا لیکن صحافت کے بارے میں وہ ایک نظریہ رکھتے ہیں جس کا انہوں نے اظہار کیا ۔

آوازیں : انہوں نے صحافی کا نام لیا ہے ۔

مسٹر - ایس - ایم - مسعود : جس وقت یہ بات ہوئی تھی اس وقت آپ نہیں تھے - میں کہتا ہوں کہ اگر مس رپورٹنگ ہوئی ہے اور انہوں نے ایک اخبار نویس کا نام لیا ہے تو یہ بات ایوان کے نوٹس میں لائی جا سکتی ہے - کیونکہ اس سے ایک معزز ممبر کا استحقاق مجروح ہوا ہے - یہ بات نہیں ہے کہ جو شخص یہاں حاضر نہیں اسے یہ حق ہو کہ وہ اسمبلی کی کارروائی کی مس رپورٹنگ کرے - ایوان اس بات کا نوٹس لے سکتا ہے - تیسری بات صحافت کے بارے میں ہے - اس سلسلے میں ان کا ایک خاص نقطۂ نظر ہے - تو یہ بات بھی اسمبلی کے ریکارڈ پر آ سکتی ہے - یہ باتیں نکتۂ اعتراض نہیں بلکہ نکتۂ استحقاق ہیں - اگر اسمبلی کی کارروائی کی مس رپورٹنگ ہوتی ہے تو اس کے متعلق ایکشن لینا چاہیے -

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا! میں آپ کے توسط سے گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ جناب محمد سرور جوڑا نے اس ملک کی صحافت کو بددیانت قرار دیا اور اسے کسی معزز ممبر نے defend کرنے کی کوشش کی - صرف اس بات کی بنا پر صرف اس گناہ کی بنا پر پوری حزب اختلاف کو گالیاں دیں اور مغلظات دیں - ہم اس کے لیے حکومت کو براہ راست ذمہدار سمجھتے ہیں اس لیے ہم واک آؤٹ کرتے ہیں اور جب تک اس چیز کا انسداد نہیں ہوتا یہ واک آؤٹ جاری رہے گا -

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

مسٹر سپیکر : جہاں تک پہلی دو باتوں کا تعلق ہے انہوں نے ذاتی وضاحت کی خاطر ایک بات کا اظہار کیا تھا کہ میں نے کل رائے شماری میں حصہ نہیں لیا - جو ایک تحریک التوائے کار پر بحث کے لیے اجازت دینے کے متعلق تھی - تو یہ بات بالکل متعلقہ ہے - دوسری بات کہ کسی اخبار میں مس رپورٹنگ ہوئی ہے تو یہ بات بھی بالکل متعلقہ ہے - لیکن جس انداز میں انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ انہیں نظر نہیں آتا - اس کی نظر کمزور ہے اس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات پارلیمنٹری آداب کے بالکل خلاف تھی شاید اس میں بھی تھوڑی سی گنجائش ہو سکتی لیکن تیسری بات جس پر آپ نے زور دیا ہے کہ اس ملک کی صحافت دیانتدار ہے یا نہیں ہے - وہ نہ صرف غیر متعلقہ تھی بلکہ اشتعال انگیز بھی تھی اور وہ کسی طور پر بھی اس ایوان کی کارروائی کا حصہ نہیں بن سکتی - اگر ایوان میں کوئی ایسا

موضوع یا مسئلہ آئے کہ اس ملک کے پریس یا اس ملک کی صحافت کا کردار کیا ہے تو اس پر فاضل اراکین تقریر کر سکتے ہیں ، اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں ۔ لیکن میں کسی فاضل رکن کو اس امر کی اجازت نہیں دے سکتا ، یہ میرے اختیار میں نہیں کہ جو مسئلہ یا موضوع ایوان میں زیر بحث نہ ہو ، اس کے متعلق کوئی فاضل رکن اپنے خیالات کا اظہار کرے ور اظہار بھی ایسے انداز میں کہ زبان بھی ناشائستہ ، ناجائز اور نامناسب ہو جس طریقے سے آج کیا گیا وہ پارلیمانی آداب کے سراسر منافی ہے ۔ میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا اس کے بعد میں نے پانچ مرتبہ انہیں بھی اور پھر ڈپٹی لیڈر آف دی اپوزیشن کو بھی دو تین مرتبہ کہا کہ آپ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں ۔ لیکن انہوں نے پروا نہیں کی اگر وہ تحاریک استحقاق نہ ہوتیں ، تحاریک التوائے کار ہوتیں ، تو غالباً میں ان کو ایڈمٹ کرتا ۔ پچھلے دو سال میں جب سے ہم اس ایوان میں بیٹھتے ہیں ، ایسے موضوع بھی تھے جن میں اس سے کہیں زیادہ شدت کی بات تھی ، لیکن تب بھی فاضل اراکین نے اس شدت جذبات کا اظہار نہیں کیا جس طرح شدت جذبات کا اظہار اس میں کیا گیا ہے اور وہ غیر مناسب تھا ۔

اس ایوان میں کچھ پوائنٹ آف آرڈر اٹھائے گئے تھے جن کے بارے میں میں نے کہا تھا کہ میں ان پر کل فیصلہ دوں گا ۔ وہ فیصلہ میں اب دے رہا ہوں :

Certain objections relating to the presentation of reports of Standing Committees, the distribution of the reports before presentation and inclusion of reported upon Bills in the Agenda before presentation of the reports were raised by Haji Muhammad Saifullah Khan, M.P.A yesterday. I have given my careful consideration to these points.

Under Rule 138(1) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1973, a report of a Committee is to be presented within the time fixed under Rule 77 of within thirty days from the date on which a Bill was referred to the Committee. This means that time of presentation of a report by a Committee is fixed by Rules 77 and 138(1),

and as such, it is the duty of the Committee itself to present a report within the prescribed time. For this purpose, no notice intimating that a report of a Committee will be presented on such and such date is essential and for that matter, the item of presentation of a report is not to be included in the List of Business. This also is in accordance with the practice and precedent of this House.

Reports of the various Standing Committees are supplied to the Members under Rule 139(2) read with Rule 78(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1973. The reports are under no rule confidential from the Members and may be sent to the Members before presentation. Even otherwise under Rule 134(2), I can allow release of a report more so to Members before the same is laid on the Table. On a file of my Secretariat, I allowed on 23-11-1975 that copies of reports should be supplied to Members before the same are laid on the Table.

Under the circumstances stated and for the reasons given above, I am quite clear in my mind that Bills reported upon by the various Standing Committees can be included in the List of Business before the reports relating thereto are presented before the Assembly. The objections, therefore, are not tenable and are over-ruled accordingly.

چوہدری محمد سرور جوڑا : جناب سپیکر! میں نے چند باتیں کہیں جو بدنیتی پر مبنی نہ تھیں اور نہ ہی میرا خیال تھا کہ مجھے کچھ کہنا ہے - میاں خورشید انور نے میرے خلاف نازیبا باتیں کیں جو میں برداشت نہ کر سکا - بہر حال جو کچھ ہوا اگر صحافیوں کی شان میں گستاخی ہوئی ہے یا آبوزیشن کے متعلق کچھ کہا ہے تو میں اس پر افسوس کرتا ہوں اور اس کی معافی چاہتا ہوں اور اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں -

(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر آپوزیشن کے معزز اراکین ایوان میں تشریف لے آئے)

مجلس مالیات کے ارکان کا انتخاب

وزیر تعلیم : جناب والا! قاعدہ نمبر 121 اور 159 قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے تحت قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف نے باہمی سمجھوتہ سے مندرجہ ذیل اراکین کو فنانس کمیٹی کے اراکین منتخب کرنے پر اتفاق کیا ہے :

1 ۔ محترم علامہ رحمت اللہ ارشد ۔

2 ۔ محترم میاں خورشید انور ۔

3 ۔ محترم بابو محمد حنیف خان ۔

4 ۔ محترم میاں اسماعیل ضیا ۔

5 ۔ محترم چوہدری علی محمد خادم ۔

6 ۔ محترم محمد حنیف نارو ۔ اور

7 محترم چوہدری علی بہادر خان ۔

مسٹر سپیکر : قاعدہ نمبر 121 اور 159 قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے تحت قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے باہمی سمجھوتہ سے مندرجہ ذیل اراکین کو مجلس مالیات کا رکن منتخب کیا جاتا ہے :

1 ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد

2 میاں خورشید اور

3 ۔ بابو محمد حنیف خان

4 ۔ میاں اسماعیل ضیا

5 ۔ چوہدری علی محمد خادم

6 ۔ مسٹر محمد حنیف نارو اور

7 ۔ چوہدری علی بہادر خان

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر : اب چوہدری امان اللہ لک صاحب کی تحریک استحقاق ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا! میں استدعا کرتا ہوں کہ اس تحریک کو استحقاقات کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔

مسٹر سپیکر : میں اس پر بہت غور کرتا رہا ہوں مگر ابھی تک اپنے آپ کو قائل نہیں کر سکا کہ اس کو admit کیا جائے۔

Rule 55 of the Rules of Procedure is :—

55. The right to raise the question of privilege.....

55(i) the question shall relate to a privilege granted by the Constitution, any law or rules made under any law ;

موجودہ قواعد انضباط کار کے قاعدہ 55 سے پہلے اپنی روایات کے مطابق ہم کسی امور کو پرولیج terat کرتے تھے۔ اس قاعدہ کے آنے کے بعد وہ exclude ہوگئی ہیں۔ قبل اس کے کہ میں اس تحریک استحقاق کو ایوان میں پڑھوں، مجھے یہ اطمینان ہونا چاہیے کہ یہ کس رول، کس قانون یا آئین کی کس دفعہ یا پرووِیژن کے ماتحت admit کی جائے۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا! وہ precedents ان رولز کے بعد کے بھی ہیں۔

مسٹر سپیکر : تو یہ لکھ کر دیجئے I would look into that.

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا! بہر حال میں یہ استدعا کروں گا کہ کل جناب سردار صغیر احمد صاحب نے ٹیلیفون پر بات کی تھی تو وہ یہ بتا رہے تھے کہ شاید ہو سکتا ہے کہ اس کا کوئی تدارک ہو۔ سکے تو ممکن ہے کہ اس کو زیر بحث لانے کی ضرورت محسوس نہ ہو اس لیے یہ کل کے لیے ملتوی فرما دیں۔ ہو سکتا ہے کہ سردار صاحب سے مل کر اس کا کوئی ازالہ ہو سکے۔ اس طرح سے جو آپ کے ذہن پر بارگران ہے وہ بھی نہ رہے اور ہمارے ذہن پر بھی نہ ہو۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے۔ ایک تحریک استحقاق جو مشترکہ طور پر حاجی محمد سیف اللہ خان۔ علامہ رحمت ارشد۔ میاں خورشید انور۔ مرزا فضل حق۔ مسٹر محمد افضل خان۔ اور سید تابش الوری نے پیش کی ہے یہ سیکرٹریٹ کے متعلق ہے۔

سید تابش الوری : جناب والا! یہ بڑی اہم تحریک استحقاق ہے جس میں ارکان اسمبلی کو ان کے جو فرائض منصبی ہیں ان سے روک دیا گیا ہے اور ان کی سیکرٹریٹ میں داخلے پر پابندی عائد کر دی ہے اور ایک ایسا وقت متعین کر دیا گیا ہے جس کے علاوہ وہ سیکرٹریٹ کے اندر داخل نہیں ہو سکتے - یہ ایسا استحقاق ہے جو ہمیشہ ارکان اسمبلی کو حاصل رہا ہے کہ وہ جس وقت چاہیں سیکرٹریٹ میں وزراء صاحبان کے ساتھ جا کر عوامی مسائل پر بات کر سکتے ہیں یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ اس عوامی حکومت نے ہمیں اس حق سے محروم کر دیا ہے -

Mr. Speaker : If the Leader of the House likes to into the matter it may be sorted out.

وزیر اعلیٰ : جناب والا! یقیناً یہ حزب مخالف کا حق ہے کہ وہ جائز باتوں پر تنقید کریں لیکن بعض اوقات شاید یہ بھی حق ہوتا ہے کہ جن باتوں کی گنجائش نہ ہو اس پر بھی وہ نکتہ چینی کریں - بڑی وضاحت سے یہ بات کل بھی عرض کر دی گئی تھی کہ سیکرٹریٹ میں جو بھی انتظام کیا گیا ہے وہ عوام اور عوام کے نمائندوں کی سہولت کے لیے کیا گیا ہے - ایک خاص وقت مقرر کر دیا گیا ہے تاکہ افسران اور وزرا دونوں کو معلوم ہو کہ یہ وقت فائلیں دیکھنے کا اور میٹنگز کرنے کا نہیں ہے - اس وقت ہمیں ان دوستوں سے ملنا ہے - لیکن خاص طور پر اجلاس کے دوران یہ فیصلہ کیا گیا کہ سمبران کو دقت اگر ہوتی ہے تو صبح ساڑھے سات سے نو بجے تک تمام وزراء صاحبان سیکرٹریٹ میں موجود ہوتے ہیں اور ایم - پی - اے صاحبان جو یہاں تشریف فرما ہوتے ہیں وہ نہایت آسانی سے وہاں تشریف لائیں اور کھلے دل سے بغیر کوئی ٹائم لیے بغیر کسی رکاوٹ کے ان دوستوں سے ملاقات کریں - میں نے یہ اپنے طور پر پیشکش کی کہ ہم بھی ساڑھے سات سے نو بجے تک سیکرٹریٹ میں محض اس غرض سے موجود رہا کریں گے - آپ نے بڑی نوازش کی کہ آپ نے اسمبلی کی کارروائی نو بجے سے آغاز کرنے کا فیصلہ کیا - اس سے ہمیں یہ سہولت ہوگی کہ ہمیں اس وقت میں جب کہ دفتر میں افسران موجود ہوتے ہیں ٹیلی فون کیا جا سکتا ہے اور کام جو ہمارے سامنے لایا جائے اس پر فوری طور پر کارروائی کی جا سکتی ہے - اس وقت میں اپنے ان دوستوں سے مل لیں - اس کے علاوہ یہ فیصلہ بھی آج سے نافذ کر دیا ہے

کہ سیکرٹریٹ میں ممبران اسمبلی کو نو بجے کے بعد بھی کسی طرح کی کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی ۔ اب ان کا اپنا معاملہ ہے کہ جب وہاں وزراء صاحبان موجود نہ ہوں جب تمام منسٹرز صاحبان یہاں حاضر ہوں گے تو اس کے بعد بھی اگر وہ وہاں جانا چاہتے ہیں تو میرے خیال میں جانے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے ۔ لیکن اگر وہ اسمبلی کا کام چھوڑ کر منسٹرز کی موجودگی کے باوجود سیکرٹریٹ میں کسی غرض سے جانا چاہتے ہیں تو بڑی خوشی سے جائیں اور مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور آج سے یہ پابندی بھی اگر پہلے تھی تو اس کو ختم کر دیا گیا ہے ۔ اس وضاحت کی روشنی میں میرا خیال ہے کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ اس تحریک استحقاق پر بحث کی جائے یا اس پر اصرار کیا جائے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

سید قاسم انوری : جناب والا ! اس یقین دہانی اور حکم کی روشنی میں ہم اپنی تحریک پر زور نہیں دیتے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! میں ایک عرض کرنی چاہتا ہوں کہ جناب فاضل قائد ایوان کے اس واضح اعلان کے بعد اس تحریک استحقاق کی کوئی ضرورت نہیں رہتی ۔ ہم ان کو اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ جہاں تک اسمبلی کے کام کا تعلق ہے اور ہمارے فرائض کا تعلق ہے ہم ان کو چھوڑ کر سیکرٹریٹ میں داخل ہونے کی کوئی کوشش نہیں کریں گے اور کوئی ذمہ دار ممبر اس قسم کی کوشش نہیں کرتا ۔ تو یہ پابندی پہلے بھی بے بنیاد تھی اور اب انہوں نے اس تکلیف کو دور کر دیا ہے تو یہ بالکل ٹھیک ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر : It is with irawn. ۔ اب اس کے بعد حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی تحریک استحقاق ہے جو کل میں نے پڑھی تھی ۔ جس کے متعلق کہا گیا تھا کہ اس کو ملتوی فرما لیتے ہیں ۔ یہ تحریک اصولی حکمت عملی کی رپورٹ سے متعلق ہے ۔ اس کے بعد مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی ایک تحریک استحقاق تھی ۔ وہ فنانس کمیٹی کے متعلق تھی ۔ اب فنانس کمیٹی کی تشکیل ہو گئی ہے اور اس کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی ۔ اب ایک مسٹر عبدالقیوم بٹ صاحب کی تحریک استحقاق ہے ۔

مرزا طاہر بیگ ایم - پی - اے کو اسمبلی کے اندر آنے سے روک دیا جانا

مسٹر سپیکر : مسٹر عبدالقیوم بٹ حال ہی میں وقوع پذیر ہونیوالے واضح اور اہم مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتے ہیں - مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ساتھی مرزا طاہر بیگ ایم - پی - اے لاہور کو آج اسمبلی کے اندر آنے سے روک دیا گیا ہے حالانکہ ان سے استعفیٰ بھی ان کی مرضی کے خلاف جبراً لیا گیا ہے - جس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے - ان کی سیٹ بدستور موجود ہے اور وہ unseat قرار نہیں دئیے گئے - لہذا اس طرح سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کے جملہ اراکین اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے - لہذا اسے زیر بحث لایا جائے -

Should I refer it to the Committee on Privileges whether he remains a member of this House, whether he has been illegally excluded or his entry has been disallowed ?

مسٹر عبدالقیوم بٹ : جی - جناب والا -

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Mr. Tahir Beg should be asked to come to the House and make a statement himself.

مسٹر ایس - ایم - مسعود : جناب سپیکر - جہاں تک میری یاد داشت کا تعلق ہے کہ جو ہائی کورٹ کا فیصلہ اخبارات میں چھپا ہے اس کے مطابق چیف الیکشن کمشنر نے ابھی تک انہیں unseat قرار نہیں دیا اور جب تک کوئی شخص unseat قرار نہ دیا جائے ، اس وقت تک اسکو ہاؤس میں آنے سے نہیں روکا جا سکتا ہے - لہذا آپ ان کو اس ہاؤس میں آنے کی اجازت دیں - جب چیف الیکشن کمشنر اس کا فیصلہ کر دیگا ، اس کے بعد ان کو unseat کریں یا جس طرح سے مناسب سمجھیں کریں -

مسٹر سپیکر : ایک document جو کہ اس اسمبلی کے سپیکر کو موصول ہوا تھا - اس میں مرزا طاہر بیگ کے دستخط سے یہ لکھا ہوا تھا کہ میں اس اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دے رہا ہوں - ایک دوپہر کو یہ موصول ہوا اور دوسری شام کو ایک تار موصول ہوا کہ مجھ سے یہ استعفیٰ زبردستی لکھوایا گیا ہے - اگر ان کا تار یہ ہوتا کہ یہ میرے

دستخط نہیں ہیں تو اس وقت سپیکر یا اسمبلی سیکریٹریٹ کے لئے یہ بہت آسان تھا کہ وہ یہ کہتے کہ انہوں نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ میں نے استعفیٰ نہیں دیا ہے ۔ اب انہوں نے انکار نہیں کیا ہے ۔ اور اس کے بعد انہوں نے ہائی کورٹ میں ایک رٹ بھی دائر کی ہے جس میں انکی پوزیشن یہ ہے کہ coercion سے ان سے یہ استعفیٰ لکھایا گیا ہے ۔ اب یہ فیصلہ کرنے کیلئے کہ یہ استعفیٰ انہوں نے اپنی مرضی سے دیا ہے یا یہ استعفیٰ ان سے زبردستی لکھوایا گیا ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں اس کیلئے استحقاق کمیٹی ایک proper forum ہے ، وہ اس میں evidence بھی لے سکتی ہے اور کسی نتیجہ پر بھی پہنچ سکتی ہے ۔ یہ ایوان بھی اسکو براہ راست discuss کر سکتا ہے ۔ لیکن اس میں مشکل یہ ہوگی کہ آپ کوئی شہادت نہیں لے سکیں گے ۔ کہ یہ استعفیٰ ان کی مرضی سے دیا گیا تھا یا یہ ان کی رضا مندی سے نہیں لیا گیا تھا ۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ اسکو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ : ان کو تقریر کرنے کی اجازت دے دینی چاہیے ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ : آپ کو یہ پتا ہی نہیں ہے کہ ان کو اغوا کیا گیا یا coerce کیا گیا ۔ ان کی بیوی نے آپ کو ٹیلیفون پر اطلاع دی ۔

مسٹر سپیکر : کسی نے مجھے کوئی اطلاع نہیں دی اور نہ ہی مجھے ان کے اغوا کے متعلق بتایا گیا ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ : انہوں نے ٹیلیگرام دی ہے ۔

مسٹر سپیکر : ٹیلیگرام مجھے آئی ہے ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ : ان کے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے ۔ high-handedness ہوئی ہے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move that the motion be taken into consideration at once.

مسٹر عبدالقیوم بٹ : جناب والا ! میری اپنی رائے یہ ہے کہ اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں ۔ اس سے معلوم ہو جائے گا کہ مرزا طاہر بیگ نے

جو دستخط کیے ہوئے ہیں وہ صحیح ہیں یا نہیں ۔ میں اتنی گذارش ضرور کروں گا کہ یہ رپورٹ دو دن کے اندر آنی چاہیے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! پہلے یہ فیصلہ کر لیں کیونکہ یہ نہایت اہم مسئلہ ہے اور تقریباً ہر رکن کو اس کی back-ground کا پتہ ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس کے متعلق تو ہاؤس نے فیصلہ کرنا ہے ۔

آوازیں : فیصلہ ابھی ہونا چاہیے ۔

وزیر اعلیٰ : جناب والا ! میں عرض کروں گا کہ یہ مسئلہ عدالت سے متعلق ہے ۔ اس پر دیر حاصل بحث ہونی چاہیے اور یہ رکن اسمبلی کے استحقاق کا بھی معاملہ ہے کہ اسے unseat قرار دیا گیا ہے ۔ ہاؤس کو اس پر بحث کرنے کا پورا حق ہے لیکن کمیٹی اس حق کو نہیں چھینتی بلکہ وہاں پوری طرح سے بحث ہو سکے گی جو کہ ہاؤس میں نہیں ہو سکتا وہاں یہ تفصیل کے ساتھ ہوگا ۔ وہاں اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث ہوگی اور اس پوری چھان بین ہو سکے گی اور جو رپورٹ بھی آئے گی اس سے پوری طرح evidence سامنے آ جائے گی ۔ اس سے اسمبلی کے استحقاقات میں کمی نہیں آ جائے گی ۔ آپ مدت مقرر کر دیجیے اس میں رپورٹ آ جائے گی ۔

مسٹر سپیکر : پانچ دن رکھ لیتے ہیں ۔ اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I seek assurance from the Speaker that, in future, similar cases will not at once be considered as genuine unless the Speaker consults the individual concered.

Mr. Speaker : I would like the Committee on privileges to consider this point also.

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ : جناب والا ! یہ رپورٹ پانچ دن کے اندر اندر آ جانی چاہیے ۔ No further extension.

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! میں آپ کی وساطت سے گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ 1956—1958 کے اندر جسٹس اخلاق حسین نے جھنگ کے چند ممبروں کو unseat قرار دیا ۔ سپریم کورٹ میں اپیل ہوئی تو اس نے فیصلہ کر دیا کہ وہ unseat نہیں ہیں ۔ نکتہ اعتراض یہ اٹھایا گیا

کہ جب تک یہ بات نوٹس میں نہ آئے اور چیف الیکشن کمشنر کی طرف سے گزٹ نوٹیفیکیشن نہ آئے انہیں ممبر نہیں سمجھا جاتا ۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے ۔ جناب الٰہی بخش صاحب اسوقت چیئرمین تھے انہوں نے رولنگ دی ہائی کورٹ نے فیصلہ ایک دفعہ دے دیا ہے ، لہذا انکے ممبر ہونے میں شبہ نہیں ہے اور اس وقت کے بیٹھے ہوئے ممبروں کو اسی وقت نکال دیا گیا اور انکو داخل کر دیا گیا ۔

Mr. Spreaker : I agree with the Leader of Opposition. The matter is referred to the Privileges Committee Report to come within five days.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! چائے کا وقفہ کر دیجیے ۔

مسٹر سپیکر : آج کام دیر سے شروع ہوا ہے اس لئے چائے کا وقفہ دیر سے ہوگا ۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! کام دیر سے کوئی ہماری وجہ سے نہیں ہوا ۔ آپ اگر کسی دن دیر سے اٹھے تو ناشتہ اکٹھا کر لیتے ہیں ۔ چائے کے لئے ایک مخصوص ٹائم ہے ۔

مسٹر سپیکر : میں تو بہر حال اگر دیر سے بھی سوؤں تو بھی صبح جلدی اٹھتا ہوں میرے بزرگوں نے مجھے نماز پڑھنے کی عادت ڈالی ہوئی ہے ۔

اب تیس منٹ کے لئے چائے کا وقفہ کیا جاتا ہے اور اجلاس 11 بجکر 48 منٹ پر پھر شروع ہوگا ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے تیس منٹ تک کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تحاریک التوائے کار

سرکاری میڈیکل سٹور سے ہسپتالوں کو ضروری ادویات کا فراہم نہ کیا جانا اور سٹور میں جان بچانے والی ادویہ کی عدم موجودگی

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب

کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ''نوائے وقت،، مورخہ 3 مئی 1974ء کے مطابق سرکاری میڈیکل سٹور سے ہسپتالوں کے لیے ضروری ادویات فراہم نہیں کی جاتیں ۔ سٹور میں جان بچانے والی ادویہ بھی موجود نہیں،اس لیے سرکاری ہسپتالوں نے اپنے بجٹ سے بہت کم ادویات خریدی ہیں ۔ خبر میں کہا گیا ہے کہ نشتر ہسپتال کے لیے ادویات اور طبی سامان کی فراہمی کے لیے بجٹ میں مختص اٹھارہ لاکھ روپے کی گرانٹ میں سے سرکاری میڈیکل سٹور میں صرف نوے ہزار روپے کی ادویات مہیا کی گئی ہیں ۔ ان ادویات کے علاوہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نشتر ہسپتال نے اپنے اختیارات کے مجموعی بجٹ کا پندرہ فی صد تقریباً تین لاکھ روپے کی ادویات مارکیٹ سے خرید کی تھیں ۔ اس صورت حال کے نتیجے میں قریباً چودہ لاکھ روپے کی گرانٹ خرچ نہیں کی جا سکی ۔ جب کہ سال ختم ہونے والا ہے ۔

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : جناب والا ! جیسا کہ تحریک میں کہا گیا ہے ، حقائق یہ ہیں کہ صرف نوے ہزار روپے کی ادویہ نشتر ہسپتال کو ملیں ۔ 13 لاکھ 37 ہزار روپے کی مختلف قسم کی دوائیاں نشتر ہسپتال کو میڈیکل سٹور فراہم کر چکا ہے جن میں جان بچانے والی دوائیاں بھی شامل ہیں ۔ 2 لاکھ 18 ہزار کی ادویات خود میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ، جو کہ ان کے اختیار میں ہے ، خرید کر چکے ہیں ۔ اس طرح ساڑھے پندرہ لاکھ روپے کی ادویہ اب تک خرید کی جا چکی ہیں ۔ ابھی مالی سال کا ایک حصہ باقی ہے ۔ جو کچھ میں نے عرض کی ہے ، اس کے مطابق فاضل محرک کو یقین آ جانا چاہیے اور ان کا بیان حقیقت پر مبنی نہیں ہے ۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! جیسا کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہسپتال کافی مقدار میں کافی قیمتی دوائیاں خرید کر چکے ہیں ، تو وہ کہاں گئیں ، کیونکہ وہاں تو کوئی چیز نہیں مل رہی ۔ کیا وزیر صاحب اس کی متعلق انکوائری کرائیں گے ؟

مسٹر سپیکر : آپ کو کیسے معلوم ہے کہ دوائیاں نہیں مل رہیں ؟

میاں خورشید انور : یہ تو روز اخباروں میں آتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : اخباروں کی بات علیحدہ ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : آگے تحریک التوا نمبر 120 میں وہ جواب آ جائے گا ۔

مسٹر سپیکر : وہ 10 نمبر سے چل کر اور درمیان کی اتنی تحریکیں چھوڑ کر 120 کا جواب کس طرح دے سکتے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : وہ بھی اس کے متعلقہ ہے ، آپ ملاحظہ فرمالیں ۔ مجھے اگر اجازت دیں تو میں پڑھ دوں ۔ وزیر صاحب جواب دے دیں گے ۔

مسٹر سپیکر : میں ذرا دیکھ لوں ۔ ٹھیک ہے ۔ آپ کی تحریک التوا بھی اسی موضوع پر ہے ۔ دونوں ایک ہی ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : مختلف ہیں ۔

مسٹر سپیکر : ابھی آپ کہہ رہے تھے کہ ایک طرح کی ہیں اور ابھی آپ کہتے ہیں کہ مختلف ہیں ۔ فرق صرف اتنا ہے کہ میاں خورشید انور کی تحریک کی دس سطریں ہیں اور آپ کی تحریک کی 9 سطریں ہیں ۔ چنانچہ دونوں اکٹھی ہی لی جاتی ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : پڑھ دیں ۔

مسٹر سپیکر : وہی ہے جو آپ نے لکھا ہے ۔ ورنہ وہ kill ہو جائے گی ۔ دونوں اکٹھی ہو جائیں گی ۔ آپ نے بھی لکھا ہے کہ چودہ لاکھ کی گرانٹ خرچ نہیں ہوئی ۔ اٹھارہ لاکھ مختص تھی ۔ نوے ہزار کی ادویات خریدی گئی ہیں ۔ غالباً لفظ بہ لفظ ایک ہی ہیں ۔ مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے دونوں کا محرک ہی ایک ہے ، کیونکہ ان میں کسی لفظ کا فرق نہیں ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : وہ جواب فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر : مسئلہ ہی ایک ہے تو جواب دونوں کے دو ہو ہی نہیں سکتے ۔

چوہدری امان اللہ لک : تفصیل سے جواب دے دیں ۔ ڈاکٹر صاحب تو جواب دینے میں بڑے فاضل ثابت ہوئے ہیں ۔

وزیر تعلیم : اس میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ اتنے لاکھ خرچ نہیں کیا گیا حالانکہ اس سے زیادہ خرچ ہو چکا ہے ۔ جیسا کہ میں نے آپ کے

سامنے بتایا ہے ، ساڑھے پندرہ لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں - ابھی سال ختم ہونے میں چند دن یا مہینے باقی ہیں ، باقی رقم بھی خرچ ہو جائے گی - فاضل محرک نے سوال اٹھایا تھا کہ یہ دوائیاں ناکافی ہیں اور بھی بہت سی چیزیں ناکافی ہیں - اس کے متعلق گزارش ہے کہ جوں جوں ملک ترقی کرے گا ، خوشحالی آئے گی زیادہ پیسے خرچ ہوں گے - جتنی رقم مختص تھی خرچ ہو جائے گی -

مسٹر سپیکر : وہ issue اس میں نہیں ہے -

وزیر تعلیم : جناب والا ! تو میں یہی عرض کر رہا ہوں اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ جتنی رقم ان دوائیوں کے لیے مختص ہے - سال کا جتنا عرصہ گزر گیا ہے اس کے مطابق کافی رقم خرچ ہو چکی ہے - جو تھوڑی رقم باقی رہ گئی ہے اب مئی کے کچھ دن باقی ہیں - جون کے تیس دن باقی ہیں - اس میں انشاء اللہ وہ بھی خرچ ہو جائے گی - کوئی رقم lapse نہیں ہوگی کیونکہ دوائیوں کی مد ایسی ہے کہ اس میں جتنی بھی رقم ہو وہ کافی سمجھنی چاہیے -

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister, these adjournment motions are not admitted.

گورنمنٹ میڈیکل سٹور ڈپو لاہور سے سرکاری ہسپتالوں کو "بخار توڑ دوا ربورین" کے ٹیکوں کی میعاد ختم ہونے کے بعد فراہمی

مسٹر سپیکر : مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ امروز مورخہ 9 مئی 1974ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق گورنمنٹ میڈیکل سٹور ڈپو لاہور سے سرکاری ہسپتالوں کو ایک بخار توڑ دوا "ربورین" کے ایسے ٹیکے فراہم کئے جا رہے ہیں جن کے کارآمد ہونے کی میعاد مئی 1972ء میں ختم ہو چکی ہے لیکن ٹیکوں پر لیبل تبدیل کرکے میعاد مئی 1974ء میں تبدیل کر دی گئی ہے - یہ دوا مغربی جرمنی کی ایک معروف فرم کی تیار کردہ ہے - گورنمنٹ میڈیکل ڈپو نے کوئی چار سال قبل اوسط ضرورت سے کہیں زیادہ تعداد میں یہ دوا خریدی تھی -

اس وقت دوا کی شیشیوں پر جو لیبل لگے ہوئے تھے ان پر دوا کے تیار کرنے کی تاریخ 12 مئی 1970ء اور استعمال کرنے کی آخری تاریخ 12 مئی 1972ء تھی۔ آج سے ٹھیک دو سال پہلے جب دوا کی معیاد ختم ہوگئی تو ڈپو کے سٹاک میں پندرہ ہزار ٹیکوں کی تعداد موجود تھی۔ ان کی قیمت تقریباً ایک لاکھ روپے بتائی جاتی ہے۔ یہ شیشیاں مزید دو سال تک اسٹاک میں پڑی رہیں۔ معلوم ہوا ہے میڈیکل سٹور ڈپو کے حکام متعلقہ سپلائی کنندگان کو شیشیوں پر لیبل تبدیل کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ چنانچہ شیشیوں پر جو لیبل لگائے گئے ہیں ان پر دوا تیار کرنے کی تاریخ 13 مئی 1970ء اور استعمال کرنے کی آخری تاریخ 12 مئی 1974ء درج ہے۔ اس خبر سے عوام میں محکمہ صحت کے عہدہ داروں کے لیے غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! یہ دوا anti-biotic ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس پر ایک تاریخ لکھی ہوئی تھی کہ یہ فلاں دن expire ہو جائے گی تو expiry date شاید layman کے لیے تو موت ہے اور اس کا خیال ہے کہ جس دن وہ تاریخ گزر گئی دوسرے دن یہ دوا زہر بن جائے گی یا کوئی الٹا اثر کرے گی تو یہ ہرگز مطلب نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر اس دن سو فیصد potency کی ہے تو جوں جوں دن گزرتے جائیں گے potency کم ہوتی جائے گی۔ اب چونکہ یہ دوا پاکستان میں ہم نے پاکستانی روپوں سے خریدی تھی اور بہت مقدار میں پڑی تھی تو اس لیے محکمہ نے درخواست کی کہ ایک باہر سے ماہر بلایا جائے جو ہمیں یہ بتائے کہ آیا اس دوا کو اب بھی قابل استعمال سمجھا جا سکتا ہے یا نہیں۔ تو جناب والا جرمنی سے ایک ماہر تشریف لائے اور انہوں نے آ کر یہ کہا کہ جو تاریخ اس پر لکھی ہوئی ہے اس کے بعد دو سال تک یہ اور استعمال ہو سکتی ہے۔ تو اس لیے یہ تسلی کرنے کے بعد کہ نہ صرف یہ کہ یہ نقصان نہیں دے گی بلکہ ابھی جراثیموں کو مارنے کی اس میں طاقت ہے۔ اس لیے اسے قابل استعمال قرار دیا گیا۔ میں فاضل رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ اگرچہ expiry date عام معنوں میں جب کہ ختم ہو چکی تھی لیکن لیبارٹری کے detailed tests کے بعد جب یہ ثابت ہو گیا کہ اس کو استعمال کیا جا سکتا ہے پھر اسے قابل استعمال قرار

دیا گیا ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ فاضل رکن کو اسے سے اطمینان ہو جانا چاہیئے ۔

مرزا فضل حق : جناب والا ! وہ دوا میں نے تو استعمال نہیں کرنی ہے لیکن اکثر جو دوائیاں ہوتی ہیں ان کے اوپر date of expiry لکھی ہوئی ہے ۔ اس کا مطلب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب تاریخ ختم ہو جائے تو اس دوائی کی potency ختم ہو جاتی ہے ۔ لیکن اب ڈاکٹر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ اس کی potency کم نہیں ہوتی ۔

میاں افتخار احمد تاری : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! دوائیوں کے متعلق ڈاکٹر عبدالخالق صاحب مجھ سے بہتر جانتے ہیں آج تک یہ انٹرنیشنل قانون ہے کہ کوئی بھی ایک فرد کسی بھی ایک specified دوا کی جو expiry date ہے اس کے متعلق اپنا فتویٰ نہیں دے سکتا ۔ وہ دوا جہاں ریسرچ کی گئی اس ریسرچ کرنے والے نے اس کی expiry date مقرر کی ہے اور اس کی مقرر کردہ تاریخ کو کوئی بھی ایک اتھارٹی جو ہے کوئی بھی ایک فرد جو ہے وہ چیلنج نہیں کر سکتا ۔ یہ اخبارات میں بھی آئے گا اور وہاں کے لوگ بھی پڑھیں گے کہ پاکستان میں expiry date کی دوا کو صرف ایک فرد کے کہنے پر قابل استعمال قرار دیا گیا ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ وہ فرد کمپنی کا tout ہو جس کمپنی نے یہ دوائی بنائی ہے ۔

سپیکر : میاں صاحب آپ اتنی بات کریں جتنی اس موضوع سے متعلقہ ہے ۔

مرزا فضل حق : جناب والا ! میری گذارش یہ ہے کہ اگر potency کم تھی تو کمپنی والوں سے نئی دوا لے لیتے اور یہ دوا ان کو واپس کر دیتے اور ان سے کہا جاتا کہ اگر potency کم ہے تو اسے آپ لے لیں اور اپنے ملک میں جا کر اس کو استعمال کرائیں ۔

سپیکر : اگر ان کو آپ کی طرح کوئی مشورہ دینے والا ہوتا تو شاید وہ اس پر عمل کر ہی لیتے ۔

مرزا فضل حق : نہیں ۔ جناب والا ! وہ خود سینئر وزیر ہیں ۔ ڈاکٹر ہیں وہ اس بات کو سمجھتے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : میں آپ کی وساطت سے اس موقع سے فائدہ

اٹھاتے ہوئے گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے سینئر وزیر صاحب ماشاء اللہ قابل اور فاضل ہیں اور ڈاکٹر بھی ہیں ۔ یہ ایک عام اور ہمہ گیر مسئلہ ہے ۔ یہ ایک فرد کا مسئلہ نہیں ہے ۔ کسی ایک دوکان کا مسئلہ نہیں ہے کسی ایک دوافروش کا مسئلہ نہیں ہے ۔ یہ عام شکایت ہے کہ دوائیاں جو پاکستان میں بن رہی ہیں وہ below standard ہیں اور جو پاکستان سے باہر کی آئی ہوئی دوائیاں ہیں ان کی تاریخ گزر جانے کے بعد ان کو استعمال کیا جاتا ہے ان پر عام شکایات ہوئی ہیں ۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی اخبار میں پڑھا ہوگا ۔ تو یہ ایک اہم اور سنگین مسئلہ ہے ۔ بعض جان بچانے والی ادویات ایسی ہیں کہ جن کو بعد از میعاد استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے آدمی کی موت یقینی واقع ہو سکتی ہے ۔ آپ سب مجھ سے اتفاق کریں گے ۔ تو اس لیے میں چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب اس پر اپنی پالیسی بتائیں اور یہ بھی بتائیں کہ یہ کیا کر سکتے ہیں ۔ میں تو ہمیشہ سے یہ کہتا آیا ہوں کہ یہ جنرک ناموں کی جو curse ہے جب تک اس کو دور نہ کیا جائے اس وقت تک یہاں لوگوں کی جانیں نہیں بچائی جا سکتیں ۔

وزیر تعلیم : جنرک ناموں کا تو مسئلہ اس وقت زیر بحث نہیں ہے ۔ جناب والا! جو مسئلہ زیر بحث تھا اس کے متعلق عرض کر سکتا ہوں ۔ میں نے پہلے بھی تھوڑی سی عرض کی تھی کہ ہمیں بہت زیادہ طبی بحث میں نہیں جانا چاہیے ۔

Mr. Speaker : Prima - facie I would accept your statement.

آپ نے یہ کہا ہے کہ ایکسپرٹ نے آ کر اس کو دیکھا ہے ۔

He is satisfied, so the Government is also satisfied.

Minister for Education : This is exactly the position.

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister, I do not think that it should be admitted.

میاں افتخار احمد تاری : جناب والا! ان کا نام بتا دیں کہ کون ایکسپرٹ ہے ۔ اس کی کیا اتھارٹی ہے ؟

مسٹر سپیکر : آپ نے اس وقت نہیں پوچھا تھا ۔

میاں افتخار احمد تاری : بہر حال آپ قانون کو رد کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ دونوں ہی اس معاملہ میں ex·erts ہیں ۔

میاں افتخار احمد تاری : جناب والا ! میں نہیں چاہتا کہ تمام دنیا اس ہاؤس پر ہنسے جب وہ یہ کہیں کہ expiry date کی دوائیوں کی یہاں منظوری دی جاتی ہے ۔ یہ ہماری قوم کے وقار کا مسئلہ ہے ۔

مرزا فضل حق : دوا کی قیمت صرف ایک لاکھ روپیہ ہے کیوں نہ اس کو ضائع کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : وہ یہ کہتے ہیں کہ اس کی p·tency ٹھیک ہے اور وہ اثر کرتی ہے ان کو آپ advise کریں ۔ میں تو اس کے متعلق ان کو کوئی مشورہ نہیں دے سکتا ۔

میاں افتخار احمد تاری : جناب والا ! میں یہ بتا سکتا ہوں کہ Tetracycline ایک دوا ہوتی ہے ۔ اس ایک کیپسول کی قیمت دس روپے ہے اور وہی ایک کیپسول کی قیمت ایک روپیہ ہوتی ہے۔ تو اٹلی جیسا ملک اور دوسرے ملک ہماری حکمراں گورنمنٹ کے ساتھ ملکر expiry date کی دوائیاں ہمارے ملک میں سستے داموں بیچ دیتے ہیں جو یہاں غریب عوام کو کھانے کے لیے دی جاتی ہیں ۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب خود بھی expiry date کی دوا کھا کر دکھائیں تو پھر بات بنتی ہے ۔

(قہقہے)

مرزا فضل حق : جناب والا ! اس پر کیا کارروائی ہوئی ہے ؟

Mr. Speaker : I have not admitted it in view of the statement given by the Minister.

مرزا فضل حق : جناب والا ! میرا تو یہ خیال ہے کہ وہ جو ایک لاکھ روپے کی دوائی ہے اسکو ضائع کر دیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ انکو مشورہ دے دیں ۔

صوبہ پنجاب میں لیشنلائزڈ سکولوں کے اساتذہ کی ہڑتال

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو

زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب کے نیشنلائزڈ سکولوں کے ساڑھے سولہ ہزار اساتذہ نے چند یوم سے ہڑتال کر رکھی ہے اور سکولوں کے ہڑتالی اساتذہ نے اپنے آپ کو گرفتاریوں کے لیے پیش کر دیا ہے جس سے پورے صوبہ پنجاب میں امن و امان کی صورت حالت نازک ہو گئی ہے اور اس صورت حال کے پیش نظر نیشنلائزڈ سکولوں کے طلباء نے مظاہرے کئے ہیں۔ صورت حال چونکہ انتہائی نازک اور تشویشناک ہے اور عوام میں خوف و ہراس ہے۔ اس لئے اس واقعہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! یہ مسئلہ ایسا ہے جو بہت دنوں سے حل ہو چکا ہے۔ سکول دوبارہ کھل چکے ہیں اخباروں میں بھی آ چکا ہے اب کوئی ایسی بات نہیں جسے زیر بحث لایا جائے۔

Mr. Speaker : It ceases to be a matter of urgent public importance.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں ڈاکٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کے مطالبات کیا تھے۔ ہمیں تو خوشی ہوئی ہے کہ ان کے مطالبات اگر منظور کر لئے گئے ہیں۔ لیکن وہ کم از کم بتائیں تو سہی۔

مسٹر سپیکر : میری تجویز یہ ہے کہ آپ ایک شارٹ نوٹس سوال دے دیں۔ میں ضرور وزیر صاحب سے جواب لے دوں گا۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! اب ایک تحریک التوا زیر بحث ہے۔

مسٹر سپیکر : اس میں کہاں لکھا ہوا ہے۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب اس میں لکھا ہوا ہے کہ نیشنلائزڈ سکولوں کے اساتذہ نے ہڑتال کی ہوئی ہے اور سارا نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں سب ٹھیک ہو گیا ہے۔

مسٹر سپیکر : آپ تحریک التوا نمبر 85 کو پڑھ لیں۔ آپ خود ہی بتائیں کہ کہیں اس میں مطالبات کے لفظ کا ذکر بھی ہوا ہے۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! یہ مطالبات کی وجہ سے ہڑتال ہوئی ہے۔

مسٹر سپیکر : ہوگا ۔ مجھے غائب کا علم تو نہیں ہوتا ، آپ کی تحریک التوا پڑھ کر ہی مجھے بھی علم ہوتا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں پوچھتا ہوں کیا وجوہات اور مطالبات تھے جس کی وجہ سے یہ سکول بند ہوئے ۔

مسٹر سپیکر : یہ مسئلہ اس وقت زیر بحث نہیں ہے ۔ اسکے بعد آپ assurance motion لا سکتے ہیں کہ وزیر صاحب نے فلاں جواب جو دیا تھا وہ غلط statement تھی ۔ اس لیے اسے استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! آپ کی اجازت سے میں عرض کروں گا کہ صحافیوں کے متعلق میری ایک تحریک التوأ تھی اور طے پایا تھا کہ اس پر آج بحث ہوگی مہربانی فرما کر اسے take up کر لیں ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں نے عرض کی تھی کہ ہاؤس کے ملتوی ہونے سے پہلے پہلے ہم اس پر بحث کریں گے ۔ ابھی کافی وقت ہے ۔ بہرحال میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اس پر آج بحث کی جائے گی ۔

مسٹر سپیکر : آپ اس پر جنرل بحث کریں گے ؟

وزیر تعلیم : نہیں جناب والا میں نے تو صرف جواب دینے کیلئے مہلت مانگی ہے ۔

مسٹر سپیکر : تو پھر اسکو ایک بجکر پندرہ منٹ پر کر لیں گے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : ٹھیک ہے جناب والا ۔

سید تابش الوری : جناب والا! میری ایک تحریک التوا ہے ۔ بہاولپور کے مسئلہ پر وہاں میڈیکل کالج کے طلبا نے ہڑتال کر رکھی ہے ۔ بڑی tension ہے اور ایک لڑکے نے جل مرنے کی دھمکی دی ہے ۔ اس سلسلہ میں ہماری دو اور تحاریک التوا بھی ہیں ۔

مسٹر سپیکر : ٹائم بج گیا تو ضرور کر لیں گے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! بعض اوقات آپ وقت کم و بیش کر دیا کرتے ہیں ۔

Mr. Speaker : But that will be seen after legislation.

مسودہ قانون

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) انصرام بلدیہ مصدرہ 1974
(مسودہ قانون نمبر 7 بابت 1974ء)

وزیر قانون : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :-

کہ دی میونسپل ایڈمنسٹریشن (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974ء جیسا کہ اسکے بارہ میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و سماجی بہبود و اوقاف نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے۔

کہ دی میونسپل ایڈمنسٹریشن (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و سماجی بہبود و اوقاف نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : I oppse.

Mian Khurshid Anwar : I oppose.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Sir, I move :

That the Municipal Administration (Punjab Amendment) Bill, 1974 be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 20th of July, 1974.

Mr. Speaker : The motion moved is :

That the Municipal Administration (Punjab Amendment) Bill, 1974 be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 20th of July, 1974.

Minister for Law : I oppose it.

Mr. Taj Muhammad Khanz da : Sir, the Press Gallery seems to be empty. Something abnormal has happened. Would the Government kindly inquire into it ?

Mr Speaker : You could know from the Pressmen themselves.

Makhdumzada Syed Hassan Khanzada : Sir, some of the members have given short notice amendments and I would request you to kindly accept short notice the amendments

سپیکر : ٹھیک ہے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move :

> That the Municipal Administration (Punjab Amendment) Bill, 1974, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 15th July, 1974.

Mr. Speaker : The motion moved is :

> That the Municipal Administration (Punjab Amendment) Bill, 1974, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 15th July, 1974.

Minister for Law : I oppose it.

Mr. Speaker : Mr. Rauf Tahir, Ch. Amanullah Lak and Mr. Taj Muhammad Khanzada to move their motion.

Mr. Rauf Tahir : Sir, I move :

> That the Municipal Administration (Punjab Amendment) Bill, 1974, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 20th July, 1974.

Mr. Speaker : The motion moved is :

That the Municipal Administration (Punjab Amendment) Bill, 1974 be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 20th July, 1974.

Minister for Law : I oppose it Sir.

Mr. Speaker : Makhdumzada Syed Hassan Mahmud to move No. 5

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Sir, I move :

That the Municipal Administration (Punjab Amendment) Bill, 1974, be referred to a select Committee consisting of the following Members with the instructions to report thereon by the 30th May, 1974 :—

1. Raja Muhammad Afzal Khan.
2. Sufi Nazir Muhammad.
3. Rais Shabbir Ahmad.
4. Makhdum Hamid-ud-Din.
5. Syed Tabish Alwari.
6. Sardar Amjad Hamid Khan Dasti.
7. Khan Amir Abdullah Khan Rokari
8. Mian Manzoor Ahmad Mohal.
9. Makhdumzada Syed Hassan Mahmud (The mover).

Mr. Speaker : The motion moved is :

That the Municipal Administration (Punjab Amendment) Bill, 1974, be referred to a select committee consisting of the following Members with the instructions to report thereon by the 30th May, 1974 :

1. Raja Muhammad Afzal Khan.
2. Sufi Nazar Muhammad.
3. Rais Shabbir Ahmad.
4. Makhdum Hamid-ud-Din.
5. Syed Tabish Alwari.
6. Sardar Amjad Hamid Khsn Dasti.
7. Khan Amir Abdullah Khan Rokri.
8. Mian Manzoor Ahmad Mohal.
9. Makhdumzada Syed Hassan Mahmud. (The mover).

Minister for Law : I oppose it.

Mr. Speaker : Mr. Rauf Tahir, Ch. Amanullah Lak and Mr. Taj Muhammad Khanzada to move their motion.

Mr. Rauf Tahir : Sir, I move :

That the Municipal Administration (Punjab Amendment) Bill, 1974, be referred to a Select Committee consisting of the following Members with the instructions to report thereon by the 20th June, 1974 :

1. Raja Muhammad Afzal Khan.
2. Malik Ghulam Mustafa Khar,
3. Allama Rehmatullah Arshad.
4. Rais Shabbir Ahmad.
5. Makhdum Hamid-ud-Din.
6. Syed Tabish Alwari.
7. Haji Muhammad Saifullah Khan.
8. Mian Manzoor Ahmad Mohal.
9. Makhdumzada Syed Hasan Mahmud.
10. The Mover.

Mr. Speaker : The motion moved is :

That the Municipal Administration

(Punjab Amendment) Bill, 1974, be referred to a Select Committee consisting of the following Members with the instructions to report thereon by the 20th June, 1974 :

1. Raja Muhammad Afzal Khan.
2. Malik Ghulam Mustafa Khar.
3. Allama Rehmatullah Arshad.
4. Rais Shabbir Ahmad.
5. Mukhdum Hamid-ud-Din.
6. Syed Tabish Alwari.
7. Haji Muhammad Saifullah Khan
8. Mian Manzoor Ahmad Mohal.
9. Makhdumzada Syed Hassan Mahmud.
10. The Mover.

Minister for Law : Opposed.

Mr. Speaker : Motions and principle of the bill both will be taken up together. Yes Makhdumzada Syed Hassan Mahmud.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Mr. Speaker Sir, this bill which the Government has brought before the House is to demolish unauthorised encroachments. But what I feel is that the principle of ousting the jurisdiction of courts and giving more importance and placing greater reliance on executive authority is in conflict with the principles which the members of the Opposition uphold. Invariably we have noticed that the Government in every legislative measure consistently and persistently for the last two years has tried to take out the jurisdiction of courts. This is a principle on which the entire nation places its reliance being a matter of personal security. We expected that there would be a change of policy, that the Government would give due importance to the due process of law, and instead

of doing that new bills are coming in with the same tendency continuing. That is one of our main objections that while a District Officer who may use his discretion either in favour or with partiality or with prejudice his orders should be considered final. There can be malafide actions. I still feel that inspite of Government efforts to oust the jurisdiction of the courts, the courts will have the jurisdiction, because whenever there is a malafide action it can be questioned in the court of law. I would urge upon the Government to appreciate and realise the importance of this point and try to accommodate the Opposition s point of view for the sake of their own good name and not to oust the jurisdiction of the courts. If there is some lacuna or discrepancies in the order of the District Magistrate it should be justiciable.

The second point is that most of the encroachments are by people with very small means of livelihood. Unless the Govarnment provide them with alternative accommodation, it will be very hard on them if they are uprooted. It is a matter of their livelihood and to prescribe punishments of six months and to fix fine ranging upto Rs. 5,000 - is a very hard punishment, and if the encroachment is not removed within the prescribed period that individual is required to pay Rs. 20/- per day is also unbearable. Rs. 20/- per day means rupees Rs 600/- a month. Most of these people comprise poverty stricken class of people How can they afford to pay Rs. 20/- per day ? This is very hard and I think this income group, which will be involved, could not be earning more than Rs. 250/- a month.

These are our main objections to this bill If the Government treats them with a little bit of compassion, I think we can bring about a compromise and this legislative measure can be improved upon.

(اس مرحلہ پر میاں منظور احمد موہل صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر چیئرمین : حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! آج کا یہ میونسپل ایڈمنسٹریشن (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974 جو اس معزز ایوان میں زیر غور ہے ۔ اس کے contents اور اس کے مندرجات کو دیکھ کر میں سمجھتا ہوں کہ ہر ذی شعور شہری بالخصوص اس معزز ایوان کے ہر معزز رکن کو ضرور مایوسی ہوئی ہوگی ۔ جناب والا! ہم اس عوامی حکومت سے یہ توقع رکھ رہے تھے کہ وہ جس قدر جمہوریت کے بلند دعویٰ کیا کرتی ہے ۔ اور ہر مقام پر ۔ ہر جگہ ہر گلی اور ہر کوچہ میں یہ کہا کرتے تھے کہ ہم جمہوریت کو قائم رکھیں گے ۔ بحال کریں گے ۔ اور یہ تمام جمہوری اقدار جو کہ سلب ہو چکی تھیں ان کو زندہ کریں گے ۔ موجودہ Amendment Bill دیکھ کر میں سمجھتا ہوں کہ ان کے تمام دعوؤں کی اور ان کی نیت کی جناب والا! نشان دہی ہو گئی ہے کہ ہماری حکومت کیا کر رہی ہے ۔ ہماری حکومت کیا چاہتی ہے ۔ ان کو جمہوریت سے میں سمجھتا ہوں ۔ انس اور وابستگی پیدا ہو گئی ہے ۔ اور جمہوری ادارے جو انہیں اداروں کی بقا ہوا کرتے تھے ۔ وہ انہیں اداروں کی جناب والا! جن میں آج ہم بیٹھے ہیں ۔ ان کی اساس ہوا کرتے ہیں ۔ ان کی طرف آج تک کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے ۔ اگر وہ میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس میں ترمیمات لائے ہیں تو ایسی لائے ہیں جو تعزیری تو ہو سکتی ہیں اصلاحی نہیں ہو سکتیں ۔ جو ان کے مدعا اور مقصد کو تو پورا کر سکتی ہیں ۔ جو ان کی ذہنیت کو آشکار تو کر سکتی ہیں ۔ مگر جناب والا! عوام کے مطالبات ۔ عوامی امنگوں اور جمہوریت کی بقا کی طرف ایسا کوئی اچھا قدم نہیں کہا جا سکتا ۔ جناب والا! کس سے یہ پوشیدہ ہے ۔ یہی ادارے ۔ یہی میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس جس کی امنڈمنٹ کا بل آج وہ اس ایوان میں لائے ہیں اس کے متعلق ہم تو یہ سمجھ چکے تھے کہ یہ آرڈیننس سرے سے ختم ہو چکا ہے ۔ اس آرڈیننس کے تحت قائم کئے جانے والے ادارے میونسپل کمیٹیاں اس صوبہ پنجاب سے بالکل ختم ہو چکی ہیں ۔ آپ کی اس ترمیم لانے سے ہمیں احساس ہوا ہے کہ یہ آرڈیننس اس صوبہ میں موجود ہے ۔ اس آرڈیننس کی بقا اس صوبہ میں ہے ۔ اور اگر یہ ہے تو آپ کو چاہیے تھا کہ اگر آپ اس آرڈیننس کو واقعی تسلیم کرتے ہیں ۔ اگر آپ اس آرڈیننس کو واقعی رکھنا چاہتے ہیں

تو پھر اس میں موجود تمام نقائص دور کرنے ضروری تھے - سب سے اولین کام بجائے اس کے کہ آپ کی توجہ اس کے سیکشن 83 کی طرف جاتی یا اس آرڈیننس کے سیکشن 116 کی طرف جاتی یا آخر کے سیکنڈ شیڈول کی طرف آپ کی نظر کرم مبذول ہوتی آپ کو چاہیے تھا کہ اس کی ابتدائی کلاز سے اس کو شروع کرتے - آپ ابتدائی سیکشن سے اس کی خرابیاں دور کرنے کی کوشش کرتے اور دیکھتے کہ ہم کسی طرح اس صوبے میں بنیادی جمہوریت کا نظام لوکل گورنمنٹ کے ادارے اور جو آگے چل کر پارلیمنٹ تک پہنچتے ہیں اور ابتدا میں لوکل گورنمنٹ سے شروع ہوتے ہیں ان کو ہم کسی طرح بحال کر سکتے ہیں - مجھے افسوس ہے کہ اس کی طرف کوئی بھی توجہ نہیں دی گئی - اس کے تمام سیکشنز میں سے اگر کوئی سیکشن آپ نے چنا بھی ہے تو وہ ہے جو پہلے سے موجود تھا جس میں سوائے لفظی ہیر پھیر کے میں نہیں سمجھتا کہ کوئی نئی چیز لائے ہیں یا اس صوبے کے عوام کو یا ان اداروں کو کسی قسم کا کوئی فائدہ پہنچے - میں پوچھنا چاہتا ہوں یہ ترمیم یہ بل لا کر ایوان کا یہ قیمتی وقت آپ کس لئے صرف کر رہے ہیں - کہاں رہ گئے ہیں آپ کے وہ ادارے - کس کو آپ یہ اختیار دے رہے ہیں - کس کے لئے آپ یہ ترمیم لا رہے ہیں - میں وثوق اور دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اس وقت ہمارے صوبہ پنجاب میں ایک بھی میونسپل کمیٹی قائم نہیں ہے - ایک بھی میونسپل کمیٹی موجود نہیں ہے - میونسپل کمیٹی کسے کہا جاتا ہے ؟ آپ اسی میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس کو اٹھا کر دیکھ لیجیے اور اس میں میونسپل کمیٹی کی تعریف آپ دیکھ لیجیئے - میونسپل کمیٹی تو اسے کہا جاتا ہے جس میں عوامی نمائندوں کی نمائندگی ہو - جس میں عوامی نمائندے شریک ہوں - جن کو عوام اپنے گلی کوچوں اور محلوں سے منتخب کریں اور وہ جا کر ان کی مقامی قسمت کے مالک بنیں اور وہ نظام بنیادی جمہوریت کا یا وہ نظام لوکل گورنمنٹ کا یا وہ نظام میونسپل ایڈمنسٹریشن کا ہو وہ لوگ چلا سکیں - آپ یہ اختیارات کس کو دے رہے ہیں - کس کے لیے یہ قانون بنا رہے ہیں - مجھے حیرانی ہوئی ہے کہ قانون بنانا ہی تھا قانون آپنے نافذ کرنا ہی تھا ، ترمیم آپنے کوئی لانی ہی تھی تو پہلے یہ تو سوچتے کہ اس آپ کی ترمیم کو اس آپ کے تمام ضابطے کو چلائے گا کون کون اس کا نفاذ کرے گا - آپ کے پاس تو ایک بھی عوامی نمائندہ نہیں ہے - لوکل گورنمنٹ کا

ایک بھی ادارہ نہیں ہے ۔ یہ آپ جان لیں اور یقین کر لیں کہ جس طرح میں نے عرض کیا ہے کہ میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس کے تحت میونسپل کمیٹی وہی کہلائی جا سکتی ہے جس میں عوامی نمائندے شریک ہوں ۔ عوام کے منتخب کردہ نمائندے شریک ہوں ۔ اس وقت آپ کی کوئی میونسپل کمیٹی ہی نہیں ہے جب وہ ادارہ ہی نہیں ہے تو پھر اس قانون اور اس ترمیم کا فائدہ ہی کیا ۔ حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ سب سے پہلے آپ ادارے بناتے ۔ آپ میونسپل کمیٹیاں از سر نو قائم کرتے اور ان کے لیے از سر نو ایک اچھا قانون لاتے جس سے زیادہ سے زیاد عوامی نمائندگی مل جاتی اور فعال طریقہ پر اس قانون کو چلایا بھی جا سکتا تھا ۔

جناب والا! اب میں آپ کی توجہ اس موجودہ قانون کی طرف مبذول کراتا ہوں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ جو کچھ میں نے اس سلسلے میں گزارش کی ہے ۔ موجودہ عوامی حکومت موجودہ عوامی نمائندے اس سے الرجک ہیں ۔ انہیں سمجھ نہیں آتی کہ جس وقت ان کے پاس یہ سیٹیں نہیں تھیں اور جس وقت ان کو اقتدار حاصل نہیں ہوا تھا ۔ جس وقت انہوں نے حکومت کی گدیوں پر قبضہ نہیں کیا تھا تو وہ سب سے پہلے غریب عوام کی طرف توجہ دیا کرتے تھے ۔ انہیں اکساتے تھے ۔ انہیں کا نام لیا کرتے تھے اور بار بار ایک ایک گلی ۔ ایک ایک کوچہ ۔ایک ایک گاؤں میں جا کر آگاہ کرتے تھے کہ ہم جس وقت اقتدار میں آئیں گے ہم بنیادی جمہوریت کے نظام کو ختم کرکے آپ کو ایک ایسا عمدہ اور اعلیٰ نظام دیں گے جو آپ کے لیے کامیابی ۔ خوشحالی اور شادمانی کا موجب بنے گا ۔ مگر عوام ابھی تک ترس رہے ہیں ۔ انہوں نے آپ کو کرسیاں بھی دے دیں ۔ انہوں نے آپ کو حکومت بھی دے دی اور یہ بنیادی جمہوریت جس کو آپنے پورے چار سال ایک ایک گلی میں بدنام کیا اس کے برعکس کوئی اچھا نظام لانے میں آپ کامیاب بھی نہ ہو سکے ۔ یا تو وہی نظام اچھا تھا اور آپ اس وقت لوگوں کو دھوکہ دے رہے تھے اور اگر وہ نظام برا تھا تو پھر وہی بیسک ڈیموکریسی آرڈر کیوں اس وقت تک نافذ ہے ۔ وہ میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس جس میں چیئرمین ایک افسر ہوا کرتا ہے اور ہوتا ہے اور عوامی نمائندہ اس کے ماتحت وائس چیئرمین کی حیثیت سے بیٹھتا ہے اس وقت تک وہ قانون موجود کیوں ہے ؟ کیوں نہیں اسے بدلا گیا ؟ پھر یہ کہ پہلے قانون

کے تحت وہی چند نمائندے ہوتے تو تھے ۔ آپنے تو ایسا انقلاب پیدا کیا ہے اور لوگوں کو ایسی ترقی کرکے دکھائی ہے کہ ان کو eliminate کرکے اب اسی چیئرمین کو ایڈمنسٹریٹر کا درجہ دے کر اپنے تمام تر اختیارات اس کو تفویض کر دیئے ہیں ۔ اور کبھی ہم نے آپ کے منہ سے نہیں سنا ۔ کبھی ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ آپ کا کوئی ارادہ بھی ہے کہ یہ ادارے آپ بحال کرنا چاہتے ہیں یا یہ اختیار اور ترمیم جو آج آپ لا رہے ہیں موجود ان لوگوں کو اور ایک فرد کو جو میونسپل کمیٹی کا نام رکھتا ہے ان کو یہ اختیارات دینا آپ کا مقصد ہے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا! میں اصل بل کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ یہ ترمیم ہے کیا ؟ کس لیے یہ لائی جا رہی ہے ؟ اس کا مقصد کیا ہے ؟ آپ اندازہ فرمائیں اور اس سلسلے میں آپ کی توجہ پہلے اصلی پروویژن جس کی ترمیم کی جا رہی ہے کی طرف دلاؤں گا کہ پہلے کیا تھا اور اب کیا لایا جا رہا ہے ۔ اس سے فرق کیا پڑے گا اور عوام کو کیا فائدہ ہوگا ۔ مقامی طور پر اس ادارے کا کیا فائدہ ہوگا اور حکومت اس سے کیا فائدہ حاصل کرے گی ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب ۔ آپ اس کو clause by clause کرنا چاہتے ہیں تو وہ بعد میں ہو جائے گا ۔ Let us discuss the principles.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! میں پرنسپل ایکٹ پر آ رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : پرنسپل ایکٹ کو نہیں بلکہ پرنسپلز کو discuss کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں ۔ جناب والا ! میں یہ عرض کردوں کہ یہاں پر مسئلہ پیدا کر دیا ہے کہ encroachments میونسپل کمیٹی میں زیادہ ہو گئی ہیں اور ان encroachments کو ختم کرنے کے لئے ایک نئے قانون کی ضرورت محسوس کی گئی ہے ۔ نئی تعزیری ترمیم کی ضرورت محسوس کی گئی ہے تاکہ وہ encroachments نہ ہوں ۔ جناب والا ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہ encroachments ہوئیں کیسے ؟ یہ encroach ments کی کیسے گئیں ؟ کس نے کرائیں ؟ کس طریقے سے غریب عوام کو پھنسایا گیا ؟ یہ ایک تعزیری قانون لا کر در اصل عوام کو ذلیل اور

رسوا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ اگر آپ غور سے دیکھیں ۔ بنظر غائر اپنے گریبان کھول کر اس میں جھانک کر دیکھیں تو جناب والا کیا جس گلی میں ۔ جس کوچے میں ۔ جس محلے میں اور جس شہر میں آپ جایا کرتے تھے وہاں آپ ہی نہیں کہا کرتے تھے کہ ہم ہر بے مکان آدمی کو مکان دے دینگے ۔ اور صرف ہوس تک اپنے نعروں کو محدود نہیں رکھا کرتے تھے بلکہ یہ بھی کھلی اجازت دے دیا کرتے تھے کہ جو شخص چاہے گورنمنٹ کی زمین جو بھی ہے ۔ میونسپل کمیٹی کی جو بھی اراضی پڑی ہے اس پر جاکر قبضہ کر لو وہ تمہاری ہے ۔ ملک تمہارا ہے ۔ مال تمہارا ہے ۔ زمین تمہاری ہے جاکر اس پر قبضہ کر لو ۔ کس نے یہ کہا تھا ؟ کس نے انہیں دھوکہ دیا ؟ جناب والا ! پھر انتخابات عام سے پہلے حکومت دوسری تھی ۔ کیا ان کا فرض تھا ؟ آپ کا کام تھا اپنا مقصد نکالیں ۔ کیا وہ اس وقت کی حکومت کا کام تھا کہ وہ انسداد کرتی اور ناجائز قبضہ نہ ہونے دیتی ؟ آپکی اپنی مثالیں موجود ہیں ۔ لائل پور کا الیکشن آپ نے لڑا ۔ وہاں جو بھی گراؤنڈ سامنے آیا آپ نے کہا جلدی مکان بنا لو تاکہ ووٹ ہمیں مل جائیں ۔

جناب والا ! جب ووٹ مل گئے تو ڈی ۔ سی کو کہا کہ بلڈوزر مل جائیں تو انہیں گرا دو ۔ پھر اب تو بچی کھچی آبادیاں ۔ بچے کھچے لوگ جن کو غلط نعرے کا دھوکہ دیکر آپ نے قبضے کرائے اب ان کے لئے سزائیں تجویز ہو رہی ہیں ۔ تین سال کی سزا ۔ پانچ ہزار روپے کا جرمانہ کس شخص کو ؟ جس نے آپ کے کہنے پر قبضہ کیا ۔ جس نے آپ کے کہنے کے مطابق encroachments کی ہیں ۔ کس نے ان اداروں کا ستیاناس کیا ۔ کس نے اس تمام نظام کو تباہ و برباد کیا ہے ؟ اور اب سزائیں تجویز کر رہے ہیں تاکہ ان لوگوں کو کہیں کا نہ رکھا جائے ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس پروگرام کا اور اس ترمیم کا مقصد کیا ہے ۔ جناب والا ! میں موجودہ ترمیم کا سرے سے مخالف ہوں اور پرزور مخالفت کرتا ہوں ۔ آپ بجائے تعزیر کے کام لینے کے کبھی اصلاح کی طرف دھیان دیتے بلکہ اسکے لئے اصلاحی اقدامات کرتے ۔ سب سے پہلے ان چیزوں کا سروے کرائیں ۔ اس چیز کا موازنہ کرائیں کہ جو ناجائز تجاوزات ہیں وہ کتنے ہیں اور پھر ان کے متعلق تحقیقات کرائیں کہ وہ encroachments

کیوں ہوئیں اور کس وجہ سے ہوئیں ۔ کون موجب ہے ۔ کون لوگ ہیں اور کن لوگوں کا قصور ہے ۔ حکام کا کتنا قصور ہے ۔ موجودہ حکومت کا کتنا دخل ہے ۔ پھر اسکے بعد آپ بیٹھکر ہر شہر کے مطابق پالیسی بنائیں ۔ اگر واقعی encroachments ایسی ہیں جو بے زمین لوگوں نے اپنے مکانات بنائے ہیں اور ان لوگوں نے آپکی شہ پر بنائے تو آپ ان سے قیمتی وصول کرکے تصفیہ کر لیں ۔ اسکا انکو مالک بنا دیں اسطرح سے سدباب کریں ۔ یہ قانون پہلے بھی موجود تھا ۔ یہی سیکشن 83 پہلے بھی تھی اور اب بھی ہے ماسوائے اسکے کہ اب تین سال سزا اور پانچ ہزار روپے جرمانہ ہے ۔ باقی ایک لفظ کی کمی بیشی نہیں ہے اور پہلے سیکشن 83 میں کیا نہیں تھا ۔ اور آج سیکشن 83 میں سوائے اسکے اور کیا ایزاد کر رہے ہیں ۔

جناب والا ! میں مانتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ مقامی اداروں میں گڑ بڑ ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میونسپل کمیٹیوں کی اراضی ناجائز قبضہ میں آ گئی ہے ۔ اسکو نکالنا ضروری ہے ۔ لیکن جو طریقے آپ تیار کر رہے ہیں وہ میرے نزدیک احسن اور بہتر نہیں ہیں ۔ پھر جناب والا اگر آپ نے واقعی یہی کچھ منظور کرنا ہے جو قانون آپ لا رہے ہیں اور جسکی ہمیں توقع ہے اور آپ اسکو ضرور نافذ کرائیں گے کیونکہ آپ کی اکثریت ہے ۔ اور آپ نے سوچ لیا ہے اور ارادہ کر لیا ہے تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب سیکشن 83 پہلے میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس میں موجود تھی ۔ کیونکہ پابندیاں بھی وہی ہیں جو آپ نے رکھی ہیں ۔ اسلئے کہ وہ قانون بالکل مبہم ہے اور اس کا کسی قسم کا اثر نہیں تھا ۔ وہی چیز آپ نے لکھ دی ہے ۔ اگر کوئی ناجائز قبضہ کر لے کسی سڑک پر یا کسی قبرستان پر یا کسی کھلی جگہ پر ۔ moveable or immoveable property پر اور آپ زبردستی نوٹس دیتے ہیں کہ وہ اگر دے ۔اگر وہ نہ گرائے اور خالی نہ کرے تو by force اسے گرا دیا جائیگا ۔ لیکن اس فورس کی وضاحت کہاں ہے کہ کونسی وہ فورس ہوگی ۔ اسکو استعمال کس طرح کریں گے پولیس استعمال کریں گے ۔ فوج استعمال کریں گے ۔ بھنگی استعمال کریں گے ۔ اپنے خاکروب استعمال کریں گے ۔ ماشکی استعمال کریں گے ۔ کونسی فورس ہوگی ۔ آپ نے لکھدیا ہے کہ وہ by force dismantle کرا دیں گے ۔ اسکا سدباب کرنا ہے کیونکہ یہی کچھ پہلے بھی تھا ۔ اس کے لئے ایک ضابطہ

مقرر کرنا تھا ۔ اسکے لئے کوئی criteria مقرر کرنا تھا تاکہ encroach-ments کے سلسلے میں فرعونیت کا اظہار کسی قسم کے نقصان اور تباہی کا موجب نہ بنے ۔ اس کی افسر پر ذمہ داری عائد کرنا چاہیے ۔ اس افسر کو معقول اختیار دینے چاہئیں جیسا کہ مہذب معاشرہ میں کارروائی کی جاتی ہے ۔ جو قانون بنایا جائے اسی کے مطابق کارروائی عمل میں آئے ۔ تمام چیزیں مقرر ہوں ۔ لیکن لطف کی بات یہ ہے کہ جب بھی اس قسم کا مسئلہ آ پڑا اس کے لئے ڈکشنریاں اٹھانی پڑیں گی ۔ definitions میں تمام سلیب اور واٹر کی definition دی گئی ہے ۔ باقی چھوٹی چھوٹی چیزوں کی definitions دی گئی ہیں ۔ لیکن encroachment کی definition کوئی نہیں ہے کہ encroachment کونسی ہوگی ۔ سوائے ان کے جنہیں کمیٹی یا ضابطہ قرار دیدے ۔ وہ تو نہیں ہوگی ۔ باقی سب encroachment ہوگی ۔ جب تک واضح قانون نہ بنائیں واضح طریقہ کار متعین نہ کریں ۔ میں نہیں سمجھتا کہ آپکا یہ طریقہ کار کامیاب ہو سکے اور encroachments کا سلسلہ بند کیا جا سکے یا پہلے سے کی ہوئی encroachments کو واپس لیا جائے ۔ اس موجودہ ترمیم سے اور موجودہ قانون سے آپ بلدیات میں انتہائی بحران پیدا کریں گے ۔ اور اس سے نپٹنا آپکا کام نہیں ہے ۔ میں یہ استدعا کرونگا کہ آپ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں کیونکہ یہ معمولی مسئلہ نہیں ہے ۔ یہ بیماری کی حیثیت اختیار کر چکا ہے ۔ اسکے لئے ایک جامع سکیم تیار کرنا پڑیگی ۔ تب یہ مسئلہ حل ہوگا ۔ اب میں اس چیز کی طرف آتا ہوں کہ جب تک قانون کو نافذ کرنے والے ادارے نہیں بنائینگے ۔ ان اداروں کو بحال نہیں کریں گے جن اداروں کے لئے قانون بنا رہے ہیں اسوقت تک اس قانون کا کوئی فائدہ نہیں ہے یہ قطعی طور پر بیکار ثابت ہوگا ۔

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب سپیکر ! میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ میونسپل ایڈمنسٹریشن بیشمار مشکلات سے دوچار ہے ۔ جیسا کہ میرے فاضل دوست حاجی محمد سیف اللہ صاحب نے تفصیلاً وضاحت کی ہے encroach-ments اس حد تک ہو چکی ہیں قبرستانوں اور دیگر زمینوں میں کہ مقامی انتظامیہ بیبس ہے ۔ اس میں تعزیرات حائل نہیں ہو سکتیں ۔ اسکے لئے

ایک جامع قانون بنانے کی ضرورت تھی جو سنگین بھی ہو اور سخت بھی تاکہ لوگوں میں اسکا خوف اور احترام پیدا ہو ۔ میں یہ اختلاف کرنے کی جسارت کرونگا کہ مقامی انتظامیہ میونسپل ایڈمنسٹریشن یعنی ڈی ۔ سی اور ایڈمنسٹریٹر کے ہاتھ میں جس انداز سے یہ قانون دے دیا گیا ہے وہ بے بس اور مجبور لوگوں پر تلوار چلانے کے مترادف ہوگا ۔ اسلئے میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ تعزیری دفعات اس حد تک سنگین بنائی جائیں نتظامی افسران کو زیادہ فعال اور موثر بنایا جائے تو مناسب ہوگا ۔ یقینی طور پر ان ترمیمات کے بعد ہم توقع نہیں کر سکتے کہ یہ انتظامیہ استعمال نہ کرے کیونکہ وہ مجبور اور بے بس لوگ ہوتے ہیں ۔ اسلئے میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان سے درخواست کرونگا کہ ان تعزیری دفعات پر نظر ثانی فرمائیں تاکہ ان اداروں کو زیادہ موثر اور فعال بنایا جا سکے ۔

مسٹر سپیکر : مسٹر رؤف طاہر ۔

مسٹر رؤف طاہر : جناب سپیکر ۔ یہ جو بل ایوان میں پیش کیا گیا ہے جس میں ناجائز تجاوزات کے بارے میں کہا گیا ہے کہ جو لوگ اس کے ذمہدار ہونگے انہیں کڑی سزا دی جائیگی اور ناجائز تجاوزات کو ختم کرنے کیلئے نوکر شاہی کے کل پرزوں کو اختیارات دئے جائینگے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوری اصولوں اور اس سیاست کے منافی ہے جس کا نعرہ پیپلز پارٹی نے لگایا تھا ۔ پیپلز پارٹی کا نعرہ یہ ہے کہ جمہوریت ہماری ... است ہے لیکن جب ہم میونسپل کمیٹیوں کو اور میونسپل کارپوریشنوں کو دیکھتے ہیں تو ہمیں افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ان اداروں کے یہ کبھی انتخابات ہوتے ہیں اور نہ ہونے والے ہیں لیکن ان اداروں کے افسران کو بہت زیادہ اختیارات دئے جا رہے ہیں اور ناجائز تجاوزات کے سلسلے میں لوگوں کو یہ جو حق حاصل تھا کہ وہ سول کورٹس میں جا سکتے تھے اب ان کا یہ راستہ بھی بند کر دیا گیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ سے بہتر کون جانتا ہے کہ اس ملک میں حقیقی ناجائز تجاوزات کیا ہیں ۔ اس ملک میں ناجائز تجاوزات سرمایہ داری ہے ۔ جاگیر داری ہے اور وہ دو یا چار مرلے کا مکان جو ایک غریب آدمی نے کسی زمین پر قبضہ کرکے بنا لیا ہے میں انہیں ناجائز تجاوزات نہیں سمجھتا ۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس ملک میں سرمایہ داری اور جاگیر داری نے جو روپ

اختیار کیا ہے اسے ملیامیٹ کیا جاتا ۔ اسے ختم کیا جاتا تو حقیقت میں یہ بل پیش کیا گیا ہے اسے ایوان میں لانے کی ضرورت ہی نہ ہوتی ۔ اگر یہ کوشش کی جاتی کہ عام آدمی کو کاروبار کیلئے دوکان ۔ رہنے کیلئے مکان ۔ کھانے کیلئے روٹی اور پہننے کیلئے کپڑا مہیا کیا جاتا تو یہ بل یہاں لانے کی ضرورت نہیں تھی ۔ لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ پنجاب کی موجودہ حکومت نے صرف غریب عوام کے خلاف ایک ایسی پالیسی اپنائی ہوئی ہے جس کی وجہ سے پاکستان کے مزدور ۔ پاکستان کے کسان ۔ پاکستان کے دانشور اور پاکستان کے صحافی پیپلز پارٹی سے دور ہٹتے جا رہے ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! جو کچھ رؤف طاہر صاحب نے پنجاب کی موجودہ حکومت کے متعلق کہا ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا پہلی حکومت کے متعلق کیا خیال ہے ۔ کیا اس نے غریبوں کی خدمت کی ہے ؟

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون : جناب سپیکر ! میرے فاضل دوست کو اس بات کا اچھی طرح علم ہے کہ جب یہ بل اس اسمبلی میں پیش ہوا تھا تو اس وقت اس صوبے کا وزیر اعلیٰ کون تھا اور جب یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد ہوا تو اس وقت وزیر اعلیٰ کون تھا ۔ اگر اس وقت یہ بل اچھا تھا تو آج یہ برا کیسے ہو گیا ہے ۔

چوہدری طالب حسین : جناب ۔ اگر اسی طرح سے مداخلت ہوتی رہی تو پھر اس ایوان میں کوئی نہیں بول سکے گا ۔

مسٹر رؤف طاہر : جناب سپیکر ۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ اس قسم کے قوانین بنانے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوتی ۔ اسکے علاوہ یہ کہا جاتا ہے کہ ہم پنجاب کے شہروں کو خوبصورت بنانا چاہتے ہیں ۔ خاص طور پر لاہور شہر کو خوبصورت بنانا چاہتے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ آپ سے بہتر اور کوئی نہیں جانتا کہ لاہور شہر خوبصورت نہیں بن سکتا جب تک اس صوبے میں جاگیرداری اور سرمایہ داری موجود ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر عبدالقیوم بٹ : جناب والا ! انہوں نے تو اب جاگیرداروں کا ساتھ دینا شروع کیا ہے -

شیخ عزیز احمد : جناب والا ! اس بل میں کوئی ایسی دفعہ موجود نہیں کہ لاہور شہر کو خوبصورت بنایا جائے گا -

مسٹر سپیکر : تجاوزات کا ہٹایا جانا بھی تو شہر کو خوبصورت بنانے کے مترادف ہے -

مسٹر رؤف طاہر : شہروں میں جو جائز تجاوزات ہوتے ہیں انہیں ختم کرنے کا جو مقصد حکومت کے نزدیک ہو سکتا ہے وہ یہی ہو سکتا ہے کہ شہروں میں ترتیب ہو - اسکے علاوہ اور کچھ مقصد نہیں ہو سکتا اور اگر نیت یہ ہو کہ شہر صاف ستھرے ہوں - ناجائز تجاوزات نہ ہوں تو اسکا صرف اور صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ہماری جو منزل ہے - ہم نے جو نعرہ لگایا تھا کہ سوشلزم ہماری معیشت ہے - تو جب تک اس ملک میں سوشلزم نہیں آئیگا یہ تجاوزات ختم نہیں ہونگے -

Mr. Speaker : Mr. Taj Muhammad Khanzada

Mr Taj Muhammad Khanzada : Mr. Speaker Sir, I am not unconscious of the fact that the Government is facing multiple difficulties in making and modernizing our towns in Punjab They are going to make our towns more hygienic and it is certainly a step in the right direction. What I have objected to is that the Government, which claims to be the Government of the people, for the people and by the people, is bringing in clauses which bring absolutely dictatorship and denies all citizens the rights of justiciability to the people. Sir, this is not the first occasion when a bill has been brought before this House where the right of appeal before the court has been taken away from the citizens of Pakistan. This is the third bill in succession, which is being put before the House where the right of appeal to the courts of law is being taken away from the people of Pakistan, who voted us for their basic rights, primarily to come and sit in this House

and represent here on their behalf. Sir, there may be reasons for you to toe the line in obeying their orders for some of the legislation which runs counter to the conscience. Sir, I don't want to take a negative approach and stand in the way of the Government in modernizing and making our towns more hygienic. But certainly Sir, every time a clause comes removing the rights of the citizens to appeal to the court of justice and giving it into the hands of the people whom they have been condemning day in and day out I mean the bureaucrats unless your motive is to use these poor services to engineer their own legitimate rights and to curb the civil liberties of the people, I can't see any reason why you are bringing in this legislation. This legislation is not only unwanted but it is obnoxious also in language and in character. To quote the previous instances, we have passed two bills in this House by sheer majority. Mr. Speaker Sir, we always get up and cry hoarse for the rights of the poor people for providing them with food, shelter, clothing. Who denies them these rights ? There is no single Musalman who wouldn't like his fellow citizen to have all these things in this country. But it is the modus operandi. Sir, just as my friends are so vocal about socialism, I am as vocal against it. Sir, you are sitting in a House where Islamic Summit of unprecedented importance was held and where Pakistan categorically said that we shall from now onward toe the line of prestine Islam, not today but the years after also. Today, I see again socialism merely for public slogan and to mislead the people If the Muslamans think that socialism is Islam, that it is certainly socialism. But if they think that Islam is Islam, then Islam is the way and Islam we want. Islam is what we want and not what we preach. Sir, we brought in the Land Acquisition law for housing and said that the maximum amount which we will pay will be Rs. 2000 per acre. I do not disagree with the principle of acquirinn land.....

Mr. Speaker : Let us be relevant to the present discussion

Mr. Rauf Tahir : There are so many Islamic countries which have socialist economy. For example, Egypt, Syria, Turkey.

Mr. Speaker : The members are entitled to have their own views.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I would request that the decorum of this House should be maintained. If we do not get up and interfere our friends, they should not interfere us. Anybody can be in possession of the House at one time or the other and he can give vent to his feelings on that occasion. As a member of this Assembly as a citizen of Pakistan and as a Mussalman, I have every right to give vent to my feelings especially against those expression which hurt my mental feelings and conscience. Some people may be taking pride in giving vent to their feelings which are anti-Islamic. Let that be their fortune. Let my fortune lie with Islam—here and hereafter.

I was coming to the law courts where the right of citizen has been taken away. We passed a law for small housing schemes one year ago. I don't dispute the motives of the Government then in power that their object was laudable, that they wanted to provide cheap land for those people who are have-nots and that the bigger people the bigger fish—had to make sacrifice for the have-nots. It is a correct thing. We know, it had to come in this country sooner or later but why in the form of socialism? You have taken away the rights from the people to go to a court of appeal You made Tribunals for the services.....

Mr. Speaker : Mr. Khanzada, I have already observed that we should restrict ourselves to the present legislation.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Alright, Sir.

When I dilate on this, I am referrnig to a legislation which has already been passed by this House. I want to bring it to the notice of this august House that this is not the first time. Even God says that he can accept your Tauba once, twice or thrice. It is not for the whole time that you keep indulging in wrong things and then doing Tauba. I think, it is the third time that a legislation is being brought before this House where the right of appeal to the court is being taken away. I have no objection to the legislation but I certainly have all the objection to the right of citizens being denied to them to go to a court of appeal. My submission to the Government in power is that please for the sake of this nation, for the sake of civil liberties, for the freedom of this country and for the flourishing of democracy, do not take away the right for which you are today where you are.

Thank you.

مسٹر سپیکر : سید قابش الوری ۔

سید قابش الوری : جناب سپیکر! آج یہ ایوان میونسپل ایڈمنسٹریشن پنجاب امنڈمنٹ آرڈیننس پر غور کر رہا ہے جو آج بل کی صورت میں ہمارے سامنے ہے ۔ اس بل کا مقصد میونسپل حدود میں تجاوزات کو ختم کرنا ہے اور یہ ایک جزوی مقصد ہے جس کی افادیت سے کسی طور پر بھی انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ بلکہ اگر اس مقصد کی تکمیل ہو سکے تو ہم بلا پس و پیش اس کی تعریف بھی کریں گے ۔ لیکن میں حکومت کی اس فراری ذہنیت کی مذمت کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ وہ اس بل کے صرف ایک جزوی مقصد کی تکمیل تو کرنا چاہتی ہے لیکن کل کو اس نے نظرانداز کیا ہوا ہے اور وہ کل ہمارا بلدیاتی نظام ہے جو اس وقت نوکر شاہی کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو چکا ہے ۔ وہ بلدیاتی نظام جو ہمیشہ پارلیمانی زندگی میں کلیدی

حیثیت رکھتا ہے ، جمہوریت کے زینے کی حیثیت رکھتا ہے جو ہمارے عوامی اور فلاحی منصوبوں کے سلسلے میں اولین فوقیت کا حامل ہے ، اس کو یکسر نظر انداز کر کے ، یکسر مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کر کے ہم نے بلدیاتی نظام کو سرے سے نیست و نابود کر دیا ہے اور اسے عوامی حاکمیت سے محروم کر دیا ہے جو بنیادی طور پر اس کا اثاثہ اور سرمایہ ہوتی ہے ۔ جناب سپیکر ! آپ بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ بلدیاتی نظام کی تنظیم نو ہی اس صوبے کا سب سے بڑا مسئلہ ہے ۔ لیکن اس کو نظر انداز کر کے محض ایک جزوی مقصد کے لیے یہ بل پیش کر کے ایسی صورت حال پیدا کی جا رہی ہے جو ہمارے لیے کسی طور پر قابل برداشت نہیں ہو سکتی ۔ جناب والا ! آپ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ جب پیپلز پارٹی برسراقتدار آئی تھی تو اس نے سب سے پہلے مشرقی پاکستان کے المیے کو نظر انداز کر کے اس ملک میں شکست و ریخت کے احساسات کو نظر انداز کر کے بلدیات کے انتخابات کا اعلان کیا تھا اور اس کی تاریخ کا بھی تعین کر دیا تھا ۔ لیکن اب سال ہا سال گزر جانے کے باوجود آج بلدیات کے انتخاب کا سرے سے نام ہی نہیں لیا جا رہا ۔ اور اس کو اس طرح نظر انداز کر دیا ہے جیسے وہ انتخابات اس ملک میں کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتے ۔ جناب والا ! میں آپ کے توسط سے عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اس صورت حال کی دو ہی وجوہ ہو سکتی ہیں ۔ یا تو یہ کہ اس موجودہ حکومت نے بلدیاتی انتخابات کو نظر انداز کر کے ۔ ۔ ۔

میاں خورشید انور : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب کے اعلان کے مطابق وقت بھی ہو گیا ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں ۔ از راہ کرم باقی کارروائی کو چھوڑ کر وہ تحریک التوا لی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری صاحب کی تقریر کے بعد اس کو لے لیتے ہیں ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! اس کی دو ہی وجوہ ہو سکتی ہیں ۔ یا تو موجودہ حکمران پارٹی بلدیاتی انتخابات کی اہمیت کو ختم کر چکی ہے ۔ یا دوسری وجہ یہ ہے کہ اب وہ عوام کے اعتماد سے محروم ہو چکی ہے اور ان انتخابات کا تصور ہی نہیں کر سکتی ۔ اس کو یقین ہے کہ اگر اس نے اس مرحلے پر بلدیاتی انتخابات کرائے تو اس کی عوامی مقبولیت کا پول کھل جائے گا

یہ ایک ایسی صورت حال ہے جس کے پیش نظر اگر وہ سنجیدہ اور مخلصانہ طور پر اس ملک میں جمہوریت کو رائج کرنا چاہتی ہے تو آج وہ ایسا بل پیش کرتی جس کے ذریعے بلدیات کی تنظیم نو ہوتی اور انتخابات کا طریق کار متعین کیا جاتا ۔ جناب والا! اس بل کے ذریعے تجاوزات کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ لیکن نوکرشاہی نے اپنے اقتدار کے تسلط کے ذریعے بلدیاتی نظام میں جو تجاوزات کی ہوئی ہیں اس کا سد باب اس وقت تک ہمارے سامنے نہیں آیا ۔ جناب والا! یہ خطرناک تجاوزات جو نوکر شاہی کی صورت میں بلدیاتی اداروں میں موجود ہے ، ہمارے لیے ایک ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ اس کی وجہ سے عوامی ادارے معطل اور مفلوج ہو کر رہ گئے ہیں ۔

جناب سپیکر! آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ عوامی حکومت کا دعوے کرنے والی حکومت عوام سے دور ہوتی جا رہی ہے ۔ عوام کے وہ تمام اختیارات ، تمام حقوق اور تمام مفادات سلب کیے جا رہے ہیں جو کسی بھی ابتدائی جمہوریت کا ایک ادنی سا حصہ ہوا کرتے ہیں ۔ جناب سپیکر! جمہوریت کی تعریف یہ رہی ہے :

Government of the people, for the people, by the people.

اور اس حکمران پارٹی نے اس کو بدل کر of کی جگہ off کر دیا ہے ، for the people کی جگہ far the people اور by the people کی جگہ buy the people ہوگیا ہے ۔ اس طرح سے انہوں نے جمہوریت کا وہ تصور جو ایک مہذب ملک میں رائج ہے ، اس کو یکسر بدل دیا ہے ۔ اس وقت ہم جس بل پر غور کر رہے ہیں وہ ہمیں ایک جزوی مقصد کی طرف لے جا رہا ہے اور کل کو نظر انداز کرتا ہے ۔

جناب والا! تجاوزات کو ختم کرنے کا مقصد بڑا اچھا مقصد ہے لیکن اس بل میں ایسی کوئی دفعہ اور ایسی کوئی وضاحت موجود نہیں کہ ان تجاوزات کا کس تاریخ سے تجزیہ کیا جائے گا ۔ اس بل کو کس تاریخ سے ان تجاوزات پر اطلاق پذیر کیا جائے گا ۔ اس موجودہ بل کے تحت ماضی کی تمام تجاوزات بھی آئیں گی اور حال اور مستقبل کی بھی آئیں گی ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان لاکھوں غریب عوام کو جن کو خود حکمران پارٹی کی شہ پر ان تجاوزات کی طرف راغب کیا گیا ، نئے مسئلے سے دوچار

کر دیں گے جب تک ان کو متبادل جگہ نہیں دی جائے گی ۔ اگر اس بل کے تحت تجاوزات کے نام پر انہیں اٹھایا گیا ، انہیں بے دخل کیا گیا تو یہ لاکھوں غریب عوام کا استحصال ہوگا ۔ جب تک آپ کسی متبادل منصوبے کا اعلان نہ کریں گے اور بل کے ذریعہ کوئی ایسی پروویژن نہ لائیں گے ان پرانی encroachments کو متبادل جگہ دیئے بغیر ختم نہیں کیا جائے گا ۔ اس وقت تک یہ بل اور یہ ترمیم ہمارے لیے کسی طور پر بھی قابل قبول نہیں ہوگی ۔

جناب والا ! تجاوزات کی دوسری قسم وہ ہے جس میں حال میں ہونے والی تجاوزات شامل ہوتی ہیں جو روزمرہ جنم لیتی رہتی ہیں ۔ لیکن جناب والا ! اس میں یہ بھی صورت موجود نہیں ہے کہ ان تجاوزات کو ختم کرنے کے لیے کون سا مؤثر طریقہ کار اختیار کیا جائے گا جو طریقہ کار اس میں بیان کیا گیا ہے اس کے تحت تجاوزات کا خاتمہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں بھی ایسا طریقہ اختیار کیا گیا ہے جو تجاوزات کو ختم کرنے کے لیے کسی طرح بھی معاون ثابت نہیں ہو سکتا ۔ آپ کو معلوم ہے کہ تجاوزات روز ہو رہی ہیں اور اس سلسلہ میں خود بلدیات کا عملہ بد عنوانی کے تحت اس میں ملوث ہوتا ہے ۔ آپ کے سامنے میں نوکر شاہی کا کردار رکھنا چاہتا ہوں کہ وہ تجاوزات ہونے دیتا ہے اور بلدیات کا عملہ اس سلسلہ میں چشم پوشی کرتا رہتا ہے اور جب وہ تجاوزات ایک بڑے مسئلے کی صورت میں ہمارے سامنے آتی ہیں تو کارروائی شروع کی جاتی ہے اور اس کا کردار بالکل اس دیہاتی بیل کی طرح ہے جو عام طور پر آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس کے زخمی ہونے کے بعد اس پر مکھیاں بیٹھتی رہتی ہیں اور جب بہت ساری مکھیاں بیٹھ جاتی ہیں تو وہ اپنی دم ہلا کر ان کو صاف کرتا ہے ۔ جناب والا ! بالکل یہی کیفیت اس وقت بلدیاتی اداروں کی ہے اور نوکر شاہی کی ہے ۔ وہ تجاوزات کی اجازت دیتے رہتے ہیں ۔ وہ رشوت لے کر اس سلسلہ میں ڈھیل دیتے رہتے ہیں اور جب وہ تجاوزات ایک بڑی آبادی کی صورت میں ایک بڑی بستی کی صورت میں نمایاں ہو جاتے ہیں تو ان کو بلڈوزرز کے ذریعے ڈھانے کا انتظام کرتے ہیں اور اس طرح سے نہ صرف یہ کہ حکومت کے لیے بلکہ عوام کے لیے اس طرح وہ پریشانی کا باعث بن جاتی ہیں ۔ اس لیے میں آپ کے توسل سے یہ درخواست کروں گا کہ اگر واقعی

ان تجاوزات کو ختم کرنا مقصود ہے تو اس بل میں یہ جو طریقہ کار رکھا گیا ہے کہ سات دن کا ان کو نوٹس دیا جائے گا اور سات دن کے نوٹس کے اندر اندر اس کو اپیل کا حق حاصل ہوگا ایک تو اس میں یہ نادر بات موجود ہے کہ نوٹس کی اپیل بھی ہو سکتی ہے اور پھر اس طرح سے جناب والا! جو طویل عرصہ درکار ہوگا اس میں وہ ناجائز تجاوزات مکمل ہو چکی ہوں گی اور جب وہ ناجائز تجاوزات مکمل ہو چکی ہوں گی تو جناب والا! ان کو گرایا نہیں جا سکے گا۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ صورت میں اس بل میں جو ترمیم کی گئی ہے وہ کسی طور پر بھی مؤثر نہیں ہے۔ ہونا یہ چاہئے تھا کہ اس میں ایسی ترمیم کی جا سکتی ہے کہ جو ناجائز تعمیر ہو رہی ہے اسے فوری طور پر بند کرنے کا اور اسے روکنے کا حکم دیا جا سکتا اور اس کے نظام کے سلسلہ میں باقی کارروائی بعد میں مکمل کی جا سکتی ہے۔ اس میں کوئی ایسی پروویژن موجود نہیں کہ اس تعمیر کو جو ناجائز ہے اس کو روکا جا سکے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک دفعہ پھر ہیر پھیر کے ذریعہ بلدیاتی اداروں کو ایسے اختیارات دیئے جا رہے ہیں کہ وہ رشوت ستانی کے ذریعہ ان تجاوزات کو برقرار رکھنے کے لیے نئے نئے طریقے چلا سکیں اور عملاً ان تجاوزات کو ختم کرنے کا کوئی منصوبہ مؤثر طور پر نہ اپنایا جا سکے۔

جناب والا! اس طرح سے اس بل کے ذریعے کورٹس کی jurisdiction کو بھی محدود کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو کسی طرح سے کسی بھی مہذب معاشرہ میں قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ اس حکومت نے یہ وطیرہ اختیار کر لیا ہے یہ روش اپنا لی ہے کہ جو مسئلہ بھی ہو جو سلسلہ بھی ہو اس میں کورٹ کی jurisdiction محدود کر دی جائے اور اس طرح سے یہ ہمارے اداروں پر عدم اعتماد کا اظہار کر رہے ہیں۔ بلکہ ایسی صورت حال پیدا کر رہے ہیں جو اس ملک میں انصاف اور عدل کے تقاضوں کے لیے انتہائی مجروح کن ہوگی۔

جناب والا! یہ بل موجودہ صورت میں انتہائی غیر مؤثر۔ انتہائی بے معنی اور اپنی نوعیت اور افادیت کے اعتبار سے بے معنی ہے۔ اس لیے میں آپ سے اور آپ کے توسل سے اس ہاؤس سے گذارش کرتا ہوں کہ اس قسم کی قانون سازی سے جو محض کاغذی پرزوں کی حیثیت ہو یا جس کی حیثیت

یہ ہو کہ اسے طلاق نسواں کی زینت بنا دیا جائے ہم کسی صورت میں بھی اسے اس ایوان کی منظوری کا سزاوار قرار نہیں دے سکتے ۔ اس لیے میں درخواست کرتا ہوں کہ جناب وزیر قانون اس بل کو واپس لے کر اسے re-draft کریں تاکہ نہ صرف یہ کہ ان لاکھوں غریب لوگوں کا استحصال نہ ہو سکے جو پہلے سے مستقل بستیوں کی صورت میں جنہیں موجودہ حکومت encroachment کہتی ہے موجود ہیں بلکہ جب تک متبادل جگہ دینے کے لیے اس میں پرووپژن نہیں کی جاتی اور جب تک روزمرہ کی تجاوزات کو فوری طو پر روکنے کے لیے اس میں نئی دفعات شامل نہیں کی جائیں گی اس وقت تک یہ بل مؤثر نہیں ہو سکتا ۔ اس کے ساتھ ہی اس بل کو مؤثر بنانے کے لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ ایسی ایجنسی پیدا کی جائے اور ایسا ادارہ اس وقت جناب والا! قائم کیا جائے جو ان تجاوزات کو ختم کرا سکے۔ کیونکہ اس سے پہلے بھی قانون موجود ہیں ۔ اس سلسلہ میں دفعات بھی موجود ہیں لیکن کوئی ایسی مؤثر ایجنسی موجود نہیں ہے ۔ جو ان تجاوزات کو ختم کرانے کے سلسلہ میں غیر جانبدارانہ طور پر ایمانداری کے ساتھ اخلاص کے ساتھ عمل پیرا ہو سکے ۔

شکریہ

تحاریک التوائے کار

Mr. Speaker : Now we again take up the adjournment motions that we decided to take up at 1-15 p.m.

یہ تین تحاریک التوائے کار ہیں ۔ نمبر 166 سید تابش الوری صاحب کی ہے ۔ 167 میاں خورشید انور اور 168 مرزا فضل حق صاحب کی ہیں ۔ یہ تینوں ایک ہی مضمون سے متعلق ہیں ۔ اسلئے ان میں سے جو پہلے ہے وہ لی جاتی ہے ۔

صحافیوں اور اخباری صنعت کے کارکنوں کی اسمبلی ہال کے سامنے دفعہ 144 کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتاری

سید تابش الوری : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ لاہور پولیس نے 2 مئی 1974ء کو بعد دوپہر 25 صحافیوں اور اخباری صنعت کے کارکنوں کو اسمبلی ہال کے باہر دفعہ 144 کی خلاف ورزی کے الزام گرفتار کر لیا ۔ گرفتار ہونے والوں میں پنجاب یونین آف جرنلٹس کے صدر آئی ۔ ایچ ۔ راشد بی ۔ بی ۔ ایل ورکرز یونین کے صدر علی اختر مرزا ۔ ممتاز کالم نویس میاں محمد شفیع (م۔ش) اور مدیر پنجاب پنچ حسین نقی بھی شامل ہیں ۔ گرفتار شدگان روز نامہ مساوات کے صحافیوں کی ملازمت سے بر طرفی کے خلاف 24 گھنٹے کی علامتی بھوک ہڑتال کیلئے چار ہڑتالی کارکنوں کو پہنچانے آئے تھے ۔ ابھی یہ لوگ اسمبلی چیمبرز کے سامنے پہنچے ہی تھے کہ پولیس نے ان تمام صحافیوں اور کارکنوں کو حراست میں لے لیا ۔ میاں محمد شفیع بھوک ہڑتال کی خبر سن کر صورت حال معلوم کرنے کیلئے پہنچے تھے کہ وہ بھی دفعہ 144 کی خلاف ورزی کے الزام میں دھر لئے گئے ۔ صحافی و عوامی حلقہ میں ان گرفتاریوں سے شدید اضطراب پیدا ہو گیا ہے ۔

Mr. Speaker : The proceedings would continue till 2-00 p.m.

وزیر اعلیٰ : جناب والا ! یہ تحریک جس مسئلہ سے تعلق رکھتی ہے وہ واقعہ ایسا ہے کہ اس پر ہاؤس کو توجہ دینا چاہیے تھی اور اسلئے میں نے آپ سے گذارش کی تھی کہ اس کیلئے ضرور وقت دیا جائے ۔ یہ مسئلہ اس طرح سے پیدا ہوا ہے کہ روزانہ مساوات کے کچھ صحافیوں کے سلسلہ میں ایک کارروائی کی گئی ۔ ہماری تحقیقات یہ بتاتی ہیں کہ یہ کارروائی ضوابط اور رولز کے مطابق ہے ۔ اس کے باوجود صحافیوں میں ان اقدامات کے خلاف کچھ ردعمل پیدا ہوا اور تین روز قبل مساوات کے دفتر کے پاس ایک جلسہ کیا گیا ۔ اس جلسہ میں کچھ صحافی دوستوں نے تقریریں کیں ۔ اس پر یہ ردعمل ہوا ۔ چونکہ اس شہر میں دفعہ 144 نافذ ہے رات کو اگلے دن اس کے بارہ میں ایک کارروائی عمل میں آئی اور کچھ صحافیوں کو دفعہ 144 کی خلاف ورزی کرنے پر گرفتار کیا گیا ۔ یہ بات میرے علم میں لائی گئی اور میں نے اس پر یہ کہا کہ یہ واقعہ کل کا ہے اور اگر کوئی اس پر کارروائی ہونا چاہیے تھی تو زیادہ مناسب تھا کہ یہ کارروائی اس وقت ہوتی جب یہ بات ہوئی اور چونکہ میں مساوات کے معاملات سے ۔ اس کے ماحول سے ، اس

کی عمارتوں سے ۔ اس کی ہمسائیگی سے واقف تھا ۔ اس لئے میں نے یہ اندازہ کیا کہ جس جگہ جلسہ ہو رہا تھا وہ کوئی public place اس طرح سے نہیں ہے ۔ شارع عام پر نہیں ہے ۔ اسلئے میں نے کہا کہ باوجود اس کے کہ یہ بات سب کے علم میں ہے اور صحافیوں سے بہتر کون جانتا ہے کہ شہر میں دفعہ 144 نافذ ہے اس کے باوجود اگر انہوں نے ایک بات کی ہے اور اس پر کچھ وقت گزر گیا ہے تو اب گذشتہ کے متعلق کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی جائے ۔ چنانچہ جن دوستوں کو پولیس نے اس الزام کے تحت گرفتار کیا اور کارروائی کی تھی اور جن پر انہوں نے یہ کارروائی کرنا تھی ان سب کو فوری طور پر رہا کر دیا گیا ۔ اس کے بعد میری صحافیوں سے بات ہوئی ۔ ان کے صدر صاحب سے بات ہوئی اور انہیں میں نے بتایا کہ آپ کو علم ہے کہ وزیر اعظم صاحب بھی یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں ۔ میں بھی یہاں موجود ہوں ۔ ہم لوگ مساوات سے کئی لحاظ سے وابستہ ہیں اور ہم جب آپ کی بات سننے کیلئے تیار ہیں تو آپ اس طرح کا قدم نہ اٹھائیں ۔ صحافیوں نے باقاعدہ ایک اشتہار شائع کیا جس میں انہوں نے ایک تفصیلی پروگرام شائع کیا جس میں کہا گیا کہ ہم کل یہ کریں گے پرسوں یہ کریں گے اور ایر پورٹ پر جا کر مظاہرہ کریں گے ۔ پھر بھوک ہڑتال ہوگی ۔ فلاں جگہ جلسہ ہوگا ۔ اس کے بعد قلم چھوڑ ہڑتال کریں گے ۔ یہ ساری باتیں تھیں ۔ میں نے ان سے کہا اگر آپ بات چیت کرنے کو تیار ہیں تو جناب وزیر اعظم یہاں تشریف رکھتے ہیں اور اگر آپ ان سے ملنا چاہیں تو میں کوشش کروں گا کہ آپ کی ملاقات وزیر اعظم سے ہو جائے اگرچہ وہ نہایت مصروف ہیں ۔ کیونکہ اکنامک کونسل کی میٹنگ کیلئے وہ یہاں تشریف لائے ہیں ۔ اس کے علاوہ جو حالات ہندوستان کے ایٹم بم کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں اس پر بھی پریس کانفرنس کرنی ہے ۔ لیکن اس کے باوجود آپ کی معروضات انکی خدمت میں پیش کریں گے ۔ وزیر اعظم ابھی شہر میں تشریف رکھتے ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود کل صحافیوں نے یہ مناسب سمجھا کہ دفعہ 144 کی خلاف ورزی کی جائے ۔ ممکن ہے کہ صحافیوں کو یہ گلہ ہو کہ ہم نے دفعہ 144 کی خلاف ورزی نہیں کی ۔ میں اس سلسلہ میں یہ عرض کروں گا کہ جب تک صحافیوں نے خلاف ورزی نہیں کی اسوقت تک انہیں گرفتار نہیں کیا گیا ۔ لیکن جب سب لوگ اسمبلی کے آگے جمع ہوئے اور پلے کارڈ سے

مظاہرہ کیا ۔ اس وقت دفعہ 144 کی خلاف ورزی ہو رہی تھی اور ان کو گرفتار کیا گیا ، جیسا کہ میں نے پہلے بھی اس ایوان میں کہا ہے قانون سب کیلئے برابر ہے ۔ میں خود بھی اس fraternity کا ممبر ہوں ۔ لیکن قانون جب ہوگا تو سب کیلئے برابر ہوگا ۔ کسانوں کیلئے مزدوروں کیلئے عام آدمیوں کیلئے ۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ جرنلسٹوں کیلئے یا طالب علموں کیلئے نہیں ہوگا ۔ (نعرہ‌ہائے تحسین) کوئی پروایج کلاس نہیں ہے ۔ یہی انصاف کا تقاضا ہے ۔ اور اسی کے مطابق یہ گرفتاری ہوئی ۔ اور یہ کہ حکومت کو صحافیوں سے کوئی ہمدردی نہیں پوری ہمدردی ہے کیونکہ وہ بھی ہماری تحریک میں شانہ بشانہ جد و جہد کر چکے ہیں اور انہیں بھی جناب ذوالفقار علی بھٹو کا اکثریتی جماعت ہونے کی حیثیت سے پورا احترام ہے ۔ لیکن یہ مسئلہ سراسر قانون کا ہے ۔ میں صحافیوں سے یہ بات نہیں کر سکتا اور لوگوں کو تو اس پاداش میں گرفتار کیا جائے لیکن وہ میرے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ان کو گرفتار نہ کیا جائے ۔ میں نرمی کر سکتا تھا لیکن جناب والا ! جب ایک چیز حد سے آگے بڑھ جائے اور وعدہ خلافی بھی ہو تو پھر کوئی چارہ نہیں رہتا ۔ اور جہاں تک نرمی کا تعلق ہے یہ بات سمجھ کر کہ یہ ایک بات ہوئی ہے اور ہو سکتا ہے انکا یہ خیال ہو کہ دو چار کی صورت میں اور آگے اضطرابی حالت میں یہ مظاہرہ ہو گیا ہو ۔ لہذا اب بھی ایک خوشنودی اور خوشدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہماری طرف سے یہ اقدام کیا گیا ہے کہ تمام دوستوں کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا جائے ۔ (نعرہ‌ہائے تحسین) اور جب میں یہ کہہ رہا ہوں اس سے پہلے ان کی رہائی کا حکم دے دیا گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان معروضات کے بعد اس پر بحث کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ۔

سید نابش الوری : جناب والا ! کیا مقدمات واپس لے لیے گیے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ : جی ہاں ۔

مسٹر سیکو : کیا آپ کو پریس کرتے ہیں ۔

سید نابش الوری : نہیں جناب ۔

———

مسودہ قانون

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) انصرام بلدیہ مصدرہ 1974ء

(جاری)

مسٹر سپیکر : اب ہم مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) انصرام بلدیہ کی طرف آتے ہیں ۔ سردار امجد حمید خان دستی ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! یہ میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس ترمیمی بل کی غرض و غایت جیسا کہ اس بل میں درج ہے یہ ہے کہ وہ تجاوزات جو کسی میونسپل کمیٹی کی گلی ۔ سڑک یا قبرستان پر واقع ہوتی ہیں ان کو ہٹانے کے لیے تبدیلی عمل میں لائی جا رہی ہے ۔ اور اس لیے اس ترمیم کی ضرورت پیش آ رہی ہے ۔ اس کی وضاحت میرے پیش رو مقررین نے بھی کی ۔ ایک حکومت آتی ہے اس کے favourites منظور نظر افراد کو خوش کرنے کے لیے برسراقتدار لوگ اجازت دیتے ہیں کہ تجاوزات عمل میں لائی جائیں ۔ کھوکھے اور دکانیں وغیرہ set up کر لیں ۔ لیکن اس کے بعد کوئی اختلاف رکھنے والی regime آتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ان کے مخالف ہیں اور پیش رو کے خوشامدی اور منظور نظر ہیں تو پھر ان کے خلاف یہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے ۔ تو یہ کوئی اصول نہیں ہے ۔ اس قسم کی مثالیں موجود ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان واقعات کے پیش نظر اور تجربات کی بنا پر یہ اختیار ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو نہیں دینا چاہیے کہ وہ ان کے متعلق فیصلہ دے ۔ اور اپیل بھی صرف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس ہو یہ قطعی طور پر مناسب نہیں ہے کیونکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایک ایگزیکٹو آفیسر ہوتا ہے اور اس کے پاس جوڈیشل پاور کم ہوتی ہے وہ ہائی کورٹ کے ماتحت کم ہوتا ہے اور گورنمنٹ کا براہ راست ماتحت ہوتا ہے اور اس کے اشارہ پر چلتا ہے ۔ لہذا اس طرح سے لوگوں کو انصاف میسر نہیں آ سکے گا ۔ لہذا ڈپٹی کمشنر کے بعد بھی اگر اس کی حق تلفی ہوئی ہے تو وہ دور نہیں کر سکے گا ۔ بنیادی نقص جس کو دور کرنا ہمارے ہاؤس کے ممبروں کا فرض ہے اور حکومت کا اولین فرض ہے وہ یہ ہے کہ اس کے بعد جو تجاوزات عمل میں لائے جائیں ان کو ہٹانے کے لیے ان کو جرمانہ کی سزا

یا قید کی سزا میں سمجھتا ہوں ، ان حالات میں نہایت سخت قسم کی ہے ۔ یہ قانونی تبدیلی جو اس ضمن میں لائی جا رہی ہے ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔ اس قسم کا غیر جمہوری امنڈمنٹ بل عمل میں نہ لایا جاوے ۔

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور ۔

میاں خورشید انور : جناب سپیکر ! ہم یہ جانتے ہیں کہ حکومت کے لیے یہ ترامیم ضروری ہیں ۔ لیکن یہ جانتے ہوئے بھی میں اس بل کی مخالفت کرتا ہوں ۔ اور اس لیے مخالفت کرتا ہوں کہ جب تک غریب لوگوں کو متبادل جگہ نہ دی جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو وہاں سے بیدخل کرنا سراسر زیادتی ہوگی ۔ اور وہ اس لیے کہ حکمران لوگوں نے خود ہی ان لوگوں کو اکسایا اور ان لوگوں کو آباد کرنے کے لیے ناجائز تجاوزات ہوئی ہیں ۔ یہ تو پچھلے تین سالوں میں ہوئی ہیں اور برسراقتدار پارٹی نے ووٹ لینے کے لیے خود لوگوں کو کہا کہ جہاں چاہو بیٹھ جاؤ ۔ جہاں چاہے کھوکھا لگا لو ۔ جہاں چاہے اپنی دکان بنا لو اور اب جب یہ مسئلہ انتہائی پیچیدہ صورت اختیار کر گیا ہے ، تو اب ان کو گرانے کے انتظامات ہو رہے ہیں ۔ جناب والا ! میں برسراقتدار پارٹی سے درخواست کروں گا کہ اس ترمیم کے ساتھ کم از کم یہ فیصلہ بھی کریں کہ جن لوگوں کے ناجائز تجاوزات قائم ہیں ، جن لوگوں کو اٹھایا جا رہا ہے ، ان کو متبادل جگہ دی جاوے گی ۔ اور جب تک ان کو متبادل جگہ نہ دی جاوے گی ۔ ان کو نہیں اٹھایا جاوے گا ۔ ایک مثال میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ ضمنی انتخابات کے سلسلہ میں ہمارے ایک سابق وزیر صاحب جب وہاں تشریف لے گئے تو وہاں لوگوں سے وعدہ کرکے آئے کہ آپ کے لیے اضافی بستی جلد ہی قائم کر دی جاوے گی ۔ لوگوں نے اسی امید پر اور کچھ اور لوگ اسی وجہ سے وہاں پر کچے مکان بنا کر بیٹھ گئے ۔ اسی طرح سے کچھ دیگر لوگوں نے بھی متبادل جگہ ملنے پر اور مکان بنانے شروع کر دیئے اور پہلے سے زیادہ آبادی وہاں قائم ہو چکی ہے اسی طرح سے لائل پور میں ہے ۔ اسی طرح سے عام انتخابات سے پہلے آپ لوگوں نے خود ہی کہا اور لوگوں کو انگیخت کیا کہ جہاں چاہو بیٹھ جاؤ ۔ اب جب تک ان کو متبادل جگہ نہ دی جاوے ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ کہ اس قسم کی

ترامیم کرنا کہ لوگوں کو جبراً بیدخل کر دیا جائے سراسر زیادتی ہوگی۔

وزیر قانون : جناب والا ! میرے فاضل دوستوں کی طرف سے اس خدشہ کا اظہار کیا گیا ہے کہ اس قانون کے پاس ہو جانے سے ان تجاوز کنندگان کے خلاف ناجائز کارروائی ہوگی۔ ان کو انصاف نہ ملے گا۔ اور عدالت کے اختیارات کو یکسر نکال دیا گیا ہے۔ میں اس سلسلہ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی کارروائی حکومت کی طرف سے یا آفیسر مجاز کی طرف سے malafide ہوگی۔ تو اس وقت دیوانی عدالتوں کو اس میں مداخلت کا حق حاصل ہوگا۔ جب تک ایکشن نہ ہو۔ اس صورت میں کسی بھی تجاوز کنندہ کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے پیسے کے زور پر قانونی پیچیدگیوں کے ذریعہ قبرستانوں پر گلیوں پر۔ مفاد عامہ کی جگہوں پر اپنا قبضہ برقرار رکھے۔ جناب والا ! اگر آپ اس بل پر غور کریں۔ تو دیکھیں گے کہ یہ ترامیم کن جگہوں پر سے تجاوزات کو دور کرنے کے لیے اس آرڈیننس میں لائی جا رہی ہیں۔ آپ غور سے دیکھیں اس میں پبلک سٹریٹ ہیں۔ اس میں سڑکیں ہیں اور اس میں قبرستان ہیں۔ میرے فاضل دوستوں نے کیا اس بات کی تمنا کی ہے۔ کیا میرے فاضل دوست یہ چاہتے ہیں کہ قبرستانوں کی جگہوں پر ناجائز قبضہ ہو جاوے۔ اور ان پر تجاوزات قائم ہو جاویں ؟ کیا میرے فاضل دوست یہ چاہتے ہیں کہ گلیوں اور بازاروں کو تجاوزات سے اس طرح کر دیا جاوے کہ وہ شریف عورتیں اور مرد جو اسے گزرگاہوں کے طور پر استعمال کرتے ہیں وہ وہاں سے گزر نہ سکیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : پوائنٹ آف انفارمیشن۔ جناب والا ! اس میں open spaces بھی ہیں۔

وزیر قانون : اس طرح سے open spaces میونسپل کمیٹیوں کے پارک اور ایسی تفریح گاہیں مراد ہیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : open spaces سے اگر مراد parks ہوں تو جناب ہی تصحیح فرمادیویں۔

میاں خورشید انور : میں ایک نکتہ وضاحت عرض کرتا ہوں۔ جناب والا ! جب ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ آپ لوگوں نے خود ہی ان

لوگوں کو بٹھایا ہے ۔ تو اس میں سڑکیں بھی تھیں ۔ اس میں بازار بھی تھے ۔ آپ نے لوگوں کو سڑکوں پر بھی کہا بیٹھ جاؤ ۔ آپ نے ہر جگہ لوگوں کو خود ہی اجازت دی ۔

وزیر قانون : جناب والا! میرا یہ فرض ہے کہ میں اپنے دوستوں کو اپنے اعتماد میں لوں ۔ میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ قانون آج نیا نہیں ہے ۔ یہ آرڈیننس کی شکل میں اس صوبہ میں رائج ہے ۔ اور ایسی کونسی مثال اس اسمبلی کے نوٹس میں لائی گئی ہے کہ کسی شخص کے خلاف اس قانون کے تحت ناجائز کارروائی ہوئی ہو ۔ یا کسی ایسی بستی کو جہاں لوگ رہائش کے طور پر آباد ہو چکے ہوں ۔ اس قانون کے ذریعہ سے ان کو وہاں سے بیدخل کیا گیا ہو ۔ اس لیے یہ خدشہ غلط ثابت ہو سکتا ہے جب یہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں کو بے آباد کر دیا جاوے گا ۔ غیر آباد کر دیا جاوے گا ۔ برباد کر دیا جاوے گا جنھوں نے ایسی جگہ کالونیاں یا بستیاں یا اس قسم کی چیزیں تعمیر کر رکھی ہیں ۔ حکومت ایسے لوگوں کو ہرگز بیدخل نہیں کرتی ۔ جب تک ان کے لیے متبادل انتظام نہ ہو ۔

میرے دوستوں کی طرف سے اس بل کی مخالفت میں مجھے بے چینی کا اظہار ہوا ہے ۔ میں جناب والا! آپ کی وساطت سے اس فاضل ایوان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے کوئی آرڈیننس کوئی بل کس طرح اس ایوان میں پہنچتا ہے ۔ جناب والا! سب سے پہلے متعلقہ وزیر اس محکمہ کی طرف سے اس آرڈیننس پر دستخط کرتا ہے ۔ اور محکمہ قانون کی طرف سے آرڈیننس یا بل تیار ہوتا ہے ۔ پھر وہ کونسل آف منسٹرز میں جاتا ہے جو اس کی منظوری دیتا ہے ۔ تب وہ بل جا کر آرڈیننس یا قانون کی شکل میں رائج ہوتا ہے ۔ یا پھر اسمبلی میں پاس ہونے کے لیے پہنچتا ہے ۔ میرے فاضل دوست اس کو بھول گئے ہیں کہ جب اس بل پر ۔ اس آرڈیننس پر دستخط کئے گئے تھے ، اس وقت میں وزیر نہیں تھا ۔ کون لوگ وزیر تھے ۔ اور کن لوگوں نے اس آرڈیننس کو اس صوبہ میں نافذ کیا تھا ؟ لیکن ہم اپنی ذمہداری سے راہ فرار اختیار نہیں کرتے ۔ جو چیز ہمیں ورثہ میں درست ملی ہے ، ہم اسے ضرور نافذ کریں گے implement کریں گے ۔ اس کو پاس کرائیں گے ۔ ہم ان کی طرح اپنے وعدوں سے انحراف نہیں کرتے ۔

جب کوئی آدمی ایک دفعہ کسی بات کے لیے رائے دیتا ہے تو اخلاقاً اس کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس کی تائید کرے ۔

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں : جناب والا! فاضل وزیر صاحب نے کس کی طرف اشارہ کیا ہے ۔ رؤف طاہر صاحب کی طرف سے تو اس پر دستخط نہیں ہوئے ۔

Mr. Speaker : I uphold the objection.

وزیر قانون : جناب والا! یہ خوشی کی بات ہے کہ ایک سابق وزیر نے اس صورت میں اس بل کی تائید کر دی ہے ۔

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں : آپ نے کہا ہے کہ ہم لوگ اس کے خلاف بول رہے ہیں ۔ آپ لوگ غلط بیانی کیوں کرتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Let us not be sharp.

وزیر قانون : جناب والا! میں معذرت چاہتا ہوں ۔ مجھے یہ غلط فہمی تھی کہ انہوں نے اس بل کی مخالفت کی ہے ۔ انہوں نے اس بل کی تائید کر کے یہ غلط فہمی دور کر دی ہے ۔ جناب والا! جس طرح میں عرض کر رہا تھا میرے دوستوں نے اعتراض کیا ہے کہ اس صوبہ میں بلدیات نہیں ہیں ۔ بلدیات کسی آدمی کا نام نہیں ہوتا یا کسی شخص کا نام نہیں ہے ۔ یہ ایک انسٹیٹیوشن ہے ۔ ادارہ ہے ۔ آپ جانتے ہیں کہ 1958ء میں جب مارشل لا لگا تھا ۔ تو تمام جمہوری اداروں کا خاتمہ ہوا ۔ 1970ء کے انتخابات میں پہلی دفعہ جب قائد ایوان جناب ذوالفقار علی بھٹو کو حکومت ملی ۔ تو ملک میں صحیح طور پر جمہوریت کو چلانے کے لیے آئین کی ضرورت محسوس ہوئی ۔ اور جب آئین اس ملک میں نافذ کیا گیا ۔ تو اس وقت باوجود اس کے کہ جمہوریت عوامی نمائندے کے پاس تھی لیکن اس وقت جمہوریت کو رائج نہیں کیا جا سکا ۔ اسی طرح سے جناب والا! جب تک ہم بلدیات کے لیے ایک جمہوری قانون نہیں لائیں گے ۔ اس وقت تک انتخابات کرانے بالکل بے سود ہوں گے ۔ میں آپ کی اطلاع کے لیے اور فاضل ایوان کی اطلاع کے لیے عرض کر دیتا ہوں کہ جناب ملک معراج خالد کے زمانہ میں ایک بہترین ڈرافٹ اس قسم کے قانون کا تیار ہوا تھا ۔ لیکن بدقسمتی سے نہ وہ اس ایوان میں آیا اور نہ اسے آرڈیننس کی شکل دے کر صوبے میں رائج کیا گیا ۔ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ

انشاء اللہ تعالیٰ ہم بہت جلد بلدیات کے لیے ایک قانون اس ایوان میں لائیں گے ۔ اور اس کے پاس ہونے کے بعد بلا تاخیر بلدیات کے انتخابات ہو جائیں گے ۔ اس کا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں ۔ ان معروضات کے ساتھ میں اس فاضل ایوان سے درخواست کروں گا کہ اس بل کو پاس کر لیں ۔ شکریہ

Mr. Speaker : The question is :

That the Municipal Administration (Punjab Amendment) Bill, 1974, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 20th July; 1974.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question is :

That the Municipal Administration (Punjab Amendment) Bill, 1974, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 15th July, 1974.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question is :

That the Municipal Administration (Punjab Amendment) Bill, 1974, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 20th July, 1974

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question is :

That the Municipal Administration (Punjab Amendment) Bill, 1974, be referred to a select Committee consisting of the following Members with the instructions to report thereon by the 30th May, 1974 :-

1. Raja Muhammad Afzal Khan.
2. Sufi Nazar Muhammad.
3. Rais Shabbir Ahmad.
4. Makhdum Hamid ud Din.
5. Syed Tabish Alwari.
6. Sardar Amjad Hamid Khan Dasti.
7. Khan Amir Abdullah Khan Rokari.
8. Mian Manzoor Ahmad Mohal.
9. Makhdumzada Syed Hasan Mahmud (The mover).

(The motion was lost)

Mr Speaker : The question is :

That the Municipal Administration (Punjab Amendment) Bill, 1974, be referred to a select committee consisting of the following Members with the instructions to report thereon by the 20th June, 1974 :-

1. Raja Muhammad Afzal Khan.
2. Malik Ghulam Mustafa Khar.
3. Allama Rehmatullah Arshad.
4. Rais Shabbir Ahmad.
5. Makhdum Hamid ud Din.
6. Syed Tabish Alwari.
7. Haji Mdhammad Saifullah Khan.
8. Mian Manzoor Ahmad Mohal.
9. Makhdumzada Syed Hasan Mahmud.
10. The movers.

(Themotion was lost)

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ دی میونسپل ایڈمنسٹریشن (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974ء جیسا کہ اس کے بارے میں بحلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و سماجی بہبود اور اوقاف نے سفارش کی ہے کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز نمبر 2)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 2 زیر غور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : امنڈمنٹ نمبر 1 مسٹر رؤف طاہر ۔ چوہدری امان اللہ تک ۔ مسٹر تاج محمد خانزادہ اور مخدوم زادہ سید حسن محمود کیطرف سے ہے ان میں کوئی بھی موجود نہیں ہے ۔ شیخ عزیز احمد آپ اپنی ترمیم پیش کریں ۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I move the amendment :

That in Clause 2 of the Municipal Administration (Punjab Amendment) Bill, 1974, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Social Welfare and Auqaf, in the proposed sub-section (2) of Section 83 of the Municipal Administration Ordinance, 1960, between the words "same" and "and" occurring in line 3, the words "within such period as may be specified in the said notice" be inserted ; and in the said sub-section (2) so amended, between the words "removed" and "the" occurring in line 4,

the words "within such specified period" be inserted

Mr. Speaker : The amendment moved and the question is :

That in Clause 2 of the Municipal Administration (Punjab Amendment) Bill, 1974, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Social Welfare and Auqaf, in the proposed sub-section (2) of Section 83 of the Municipal Administration Ordinance, 1960, between the words "same" and "and" occurring in line 3, the words "within such period as may be specified in the said notice" be inserted ; and in the said sub-section (2) so amended, between the words "removed" and "the" occurring in line 4, the words "within such specified period" be inserted.

(*The motion was carried*)

Mr. Speaker : Sh. Aziz Ahmad to move his next amendment.

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I move the amendment :

That in Clause 2 of the Municipal Administration (Punjab Amendment) Bill, 1974, as recommended by the Standing Committee on Local Government, Social Welfare and Auqaf in the proposed sub-section (3) of Section 83 of the Municipal Administration Ordi-

nance, 1960, for the words "after being required to vacate the building" "occurring in lines 7-8, the words "after being required by a notice to vacate the building within a specified period" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved and the question is .

That in Clause 2 of the Municipal Administration (Punjab Amendment) Bill, 1974, as recommended by the Standing Committee on Local Government, Social Welfare and Auqaf, in the proposed sub-section (3) of Section 83 of the Municipal Administration Ordinance, 1960, for the words "after being required to vacate the building" occurring in lines 7-8, the words "after being required by a notice to vacate the building within a specified period" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! گو یہ بل نہایت سیدھا سادہ ہے اور قریباً قریباً اسی کلاز پر ہی یہ بل مبنی ہے ۔ اس کے بارے میں بہت کچھ کہا جا چکا ہے ۔ مجھے انتہائی افسوس ہے اور جس خدشے کا اظہار میں نے اس کلاز میں کیا تھا اس کا جناب وزیر قانون نے نہ تو نوٹس لیا اور نہ اس کا کوئی جواب دیا اور نہ اس سلسلے میں انہوں نے کوئی ایسی یقین دھانی کرائی کہ وہ اس کا مناسب سدباب کریں گے ۔ جناب والا! یہی کلاز آپکے سامنے ہے ۔ میں نے یہی سوال کیا تھا اور اب اسی سوال کو دھراتا ہوں کہ آپ نے یہاں پر لکھدیا ہے ۔

Sub-section (2) of Section 83 of Ordinanance No X of 1960 is ;

> (2) A Municipal Committee may by notice require the person responsible for any encroachment to remove the same and if the encroachment is not removed the Municipal Committee may cause the encroachment to be removed through its own agency and the cost incurred thereon by the Municipal Committee shall be deemed to be a tax levied under the Act on the person responsible for the encroachment.

میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کونسی ایجنسی ہوگی جس کے تحت وہ اس کی تعمیل کرائیں گے - ایسا کونسا ذریعہ وہ اختیار کریں گے - اس کی وضاحت تو ذرا کر دیں - ایک طرف تو وہ کہتے ہیں کہ ہم کسی کو اجازت نہیں دیں گے کہ وہ قانون اپنے ہاتھ میں لے اور دوسری طرف وہ نہ صرف قانون لوگوں کے ہاتھ میں دے رہے ہیں بلکہ ڈنڈے بھی ان کے ہاتھ میں دے رہے ہیں -

مسٹر سپیکر : ہر حال یہ قانون کے مطابق ہی ہوگا -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! کونسا وہ ذریعہ اختیار کیا گیا ہے through its own agency کسطرح remove کریں گے -

مسٹر سپیکر : میونسپل کمیٹی کے پاس تو پولیس کے اختیارات بھی ہوتے ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان : نہیں ہیں - کوئی دفعہ تو بتا دیں - اس کا نام لے لیں -

Mr. Speaker : Please continue.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں بلدیاتی اداروں کا گیارہ سال بلا مقابلہ چیئرمین رہا ہوں - مجھے اس قانون سے واسطہ پڑتا رہا ہے -

جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ قطعی غیر مؤثر پروویژن ہے - یہ نئی نہیں لائی جا رہی - آپ پہلی پروویژن اٹھا کر دیکھ لیجیئے وہ اور اس میں کتنا فرق ہے اور کونسی اس میں آپ نے ایزاد کی ہے -

Mr. Speaker: Before you conclude, I would like to add another 15 minutes to to-day's working day. We shall rise at 2-15 p.m.

حاجی محمد سیف اللہ خان: جناب والا! ہوتا یہی ہے کہ جب بھی میونسپل کمیٹی کسی کو نوٹس دیتی ہے اول تو وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے اور جب نوٹس کی میعاد ختم ہو جاتی ہے تو کوئی فعال میونسپل کمیٹی افسر چاہے تو وہ اپنے نوٹس کی تکمیل کرائے - وہ آدمی بھیجتا ہے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پرائیویٹ سینکڑوں آدمی مقابلے کے لئے اکٹھے کر سکتا ہے اور اس کے مقابلے میں آپکے چند دو چار آدمی ہوتے ہیں جن کو باآسانی وہ بھگا دیا کرتا ہے اور وہ قانون بالکل غیر مؤثر ہو کر رہ جاتا ہے - جناب والا! میں چاہتا ہوں کہ وہ اس ضمن میں وضاحت کر دیں کہ یہ پروویژن نئی نہیں ہے اور اس میں کیا سدباب ہو سکتا ہے یا یہ کسطرح مؤثر ہو جائے گا - ایک طرف تو جناب والا! اس کلاز میں یہ خوشخبری دے دی ہے کہ ہم کسی سے قطعی بے انصافی نہیں کریں گے - جس کو یہ نوٹس جاری کیا جائے گا اس کو حق ہوگا کہ وہ سات دنوں کے اندر ڈی - سی کے پاس اپیل کر سکے - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اپیل کا حق تو آپ نے ان کو دیدیا اور یہ بھی آپ جانتے ہیں کہ وہ اپیل غیر منقولہ جائیداد کے متعلق ہے جسے آپ نے dismantle کرنا ہے - آپ نے یہ پروویژن بھی رکھی ہے کہ ڈی - سی کے لئے یہ لازم ہوگا کہ اگر اسکے پاس اپیل دائر ہو جائے تو وہ اسکو stay order فوری طور پر جاری کر دے تاکہ اس کو ناقابل تلافی نقصان نہ پہنچے - میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر کسی شخص کو آپ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں - کسی کی جائیداد کو آپ زبردستی گرانا چاہتے ہیں اور اس کے نام آپ نوٹس جاری کر دیتے ہیں کہ آپ سات دن کے اندر اندر اپنا مکان خالی کر دیں یا اس کو گرا دیں - کیونکہ یہ مکان میونسپل کمیٹی کا ہے یا یہ زمین میونسپلٹی کی ہے اور وہ شخص جا کر سات دن کے اندر ڈی - سی کے پاس اپیل دائر کر دیتا ہے -

آپ نے یہ بھی پرویژن رکھی ہے کہ ڈی - سی کیلئے لازم ہوگا کہ جب وہ اپیل دائر کریگا stay order جاری کرے تاکہ ناقابل تلافی نقصان نہ پہنچے - میں پوچھتا ہوں کہ کس شخص کے لئے نقصان چاہتے ہیں اور نوٹس دینا چاہتے ہیں کہ سات دن کے اندر مکان خالی کر دے یا گرا دے کیونکہ یہ مکان میونسپلٹی کا ہے اور وہ سات دن کے اندر جا کر ڈی - سی کو اپیل دائر کراتا ہے - ڈی - سی فیصلہ کر دیتا ہے کہ واقعی مکان اسی کا ہے - یہ زمین واقعی اسی کی ہے اور اس میں کسی قسم کی encroachment نہیں کی گئی لیکن میونسپلٹی گرا دیتی ہے - اسکی جائداد کا ستیاناس کر دیتی ہے - آپکا قانون کہتا ہے اور آپ نے یہ پرویژن رکھی ہوئی ہے کہ اگر ایسی صورت حال پیدا ہو جائے اور ناحق زیادتی ہو جائے کسی کی تباہی کا سامان میونسپلٹی پیدا کر دے تو اس میں لکھدیا گیا ہے -

> Notwithstanding anything in any other law no compensation shall be payable for any encroachment removed or required to be removed under this section"

اگر ایسی صورت حال پیدا ہو جائے تو مجھے بتائیے کہ اس غریب آدمی جس کے پاس وہی ایک جھونپڑا ہے - وہی ایک کچا کوٹھا تھا - وہی مکان تھا جسکو گرا دیا جاتا ہے - بعد میں hold کر لیا جاتا ہے کہ اسی کا تھا - اسکے پاس کیا اتنی رقم ہے کہ وہ کورٹ فیس ادا کرے جو آپ نے اتنی بڑھا دی ہے کہ اب غریب آدمی کے بس میں نہیں ہے کہ وہ اپنا حق حاصل کر سکے کیونکہ کمیٹی پر دعویٰ کرنا تو حق وصول کرنا ہے - اس وقت تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ کیا اسکی اولاد بھی اس مقصد کو پورا نہیں کر سکتی - کیونکہ جہاں بھی قوانین پہلے بنے اکثر بلدیاتی اداروں کی ٹیکسیشن کے بارہ میں بنائے گئے - اگر کوئی اپیل اس سلسلے میں ڈی - سی کو کر دی جائے تو وہ پابند ہوگا کہ وہ stay دیدے - وہاں وہی شخص جائیگا جس کا تھوڑا بہت کلیم ہوگا وگرنہ دوسرے آدمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ جا کر اپیل کرے - جہاں آپ نے ایسے سنگین قانون بنائے کہ آپ نے عدالتوں کے دروازے بند کر دیئے - عدالتوں کی شنوائی ختم کر دی تو میں کہتا ہوں کہ یہ قانون کے خلاف ہے اور اس

ضابطے کے خلاف ہے کیونکہ اگر ڈی ۔ سی اس کو stay نہیں دیتا تو مجھے بتائیں کہ وہ کونسی عدالت سے stay order حاصل کریگا ۔ آپ کا قانون پھر قد غن اور پابندی عائد کر دیتا ہے ۔ میں استدعا کرتا ہوں کہ اگر آپ اپنے آپ کو عوامی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ۔ اگر آپ اپنے آپ کو انصاف پسند کہتے ہیں تو انصاف کے دروازے کھلے رکھئے ۔ ہر ایک کے لئے کھلے رکھیں اور مناسب ترمیم لائیں ۔ صرف اتنی ترمیم کریں کہ جب آپ نے ڈی ۔ سی کو سول اتھارٹی بنا دیا ہے تو آپ اس پر پابندی ضرور لگا دیں کہ جب اسکے پاس اپیل دائر ہو ۔

He shall issue a stay order in favour of the appellant or in favour of the person who applies for that.

تاکہ اسکا سدباب ہو سکے ۔ اسکے بعد جو بھی ڈی ۔ سی فیصلہ کرے وہ اسکی قسمت ہے میں استدعا کرتا ہوں کہ اس معمولی سی ترمیم سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ انصاف کے تقاضے پورے ہو جاتے ہیں ۔ اگر آپ یہ کر دیں تو ہمیں اس کلاز پر کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ اس کی باقی کلازیں بھی قابل قبول بن جائیں گی ۔ چاہے آپ نے عدالتوں کے دروازے بند کر دئے ہیں پھر بھی ہم قبول کر لیں گے ۔ کیونکہ اس کو سماعت کا حق اور موقع مل جائیگا ۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس پر توجہ دیں گے ۔ اب بھی وقت ہے اور اس میں دو لفظوں کی ترمیم دے کر یہ مقصد پورا کر سکتے ہیں ۔ شکریہ

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ کلاز 2 ترمیم شدہ صورت میں منظور کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 3)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 3 زیر غور ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود
مسٹر رؤف طاہر
مسٹر تاج محمد خانزادہ
چوہدری امان اللہ لک
موجود نہیں ہیں

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 3 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 4)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 4 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 4 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 5)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 5 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 5 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 کا بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر سپیکر : اب بل کی تمہید زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ تمہید بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(طویل عنوان)

مسٹر سپیکر : اب بل کا long title زیر غور ہے اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے - لہذا یہ خود بخود بل کا حصہ بنتا ہے - وزیر قانون -

وزیر قانون : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی میونسپل ایڈمنسٹریشن (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974ء منظور کیا جائے -

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ دی میونسپل ایڈمنسٹریشن (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974ء منظور کیا جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker : The working hours till further orders would be from 9-00 to 2-00 p.m.

The House is adjourned till 9-00 a. m. tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس 23 مئی 1974ء بروز جمعرات 9 بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا) -

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا گیارھواں اجلاس

جمعرات ۔ 23 مئی 1974ء

(پنجشنبہ ۔ 30 ربیع الثانی 1394ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں 9 بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ۝ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ۚ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

پ ۱۵۔ سورہ ۱۷۔ رکوع ۹ و ۱۰، آیات ۸۲ تا ۸۵

اور ہم قرآن کے ذریعہ سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور ظالموں میں تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے۔ اور جب ہم انسان کو نعمت بخشتے ہیں۔ تو روگردان ہو جاتا اور پہلو پھیر لیتا ہے اور جب اسے سختی پہنچتی ہے تو ناامید ہو جاتا ہے۔ کہدو کہ ہر شخص اپنے طریق کے مطابق عمل کرتا ہے پس تمہارا پروردگار اس شخص سے خوب واقف ہے جو سب سے زیادہ سیدھے راستے پر ہے۔ اور (اے پیغمبر) لوگ تم سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ تو کہدو کہ وہ میرے پروردگار کا حکم ہے۔ اور تم لوگوں کو (اس سلسلے میں) بہت کم علم دیا گیا ہے۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

حکومت سندھ کی جانب سے پنجابی فارسٹرز کو تنخواہ کی ادائیگی

***3617 ۔ ملک محمد اکرم اعوان :** کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ون یونٹ کے خاتمہ پر دسمبر 1970ء میں صوبہ سندھ کی حکومت نے 26 پنجابی فارسٹرز کو جو وہاں کئی سال تک محکمہ جنگلات میں ملازمت کر چکے تھے ملازمت سے فارغ کر دیا جن کو گورنر پنجاب کے حکم کے مطابق محکمہ جنگلات پنجاب میں ملازمت دے دی گئی ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ سندھ سے فارغ ہونے اور پنجاب میں دوبارہ ملازم ہونے کے درمیانی عرصہ یعنی ایک سال و چار ماہ کی تنخواہ وغیرہ ان ملازمان کو حکومت سندھ نے ادا کرنی تھی اور اس سلسلہ میں حکومت پنجاب نے چٹھی نمبر 3/28/70 ای ٹی اینڈ مورخہ 5-7-1972 کو لکھی لیکن تا حال ان ملازمان کو سولہ ماہ کا بقایا حکومت سندھ سے وصول نہیں ہوا ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت پنجاب ان ملازمان کی حق رسی کے لئے کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) اس بارے میں حکومت سندھ سے واضح اطلاعات مانگی گئی ہیں ۔

(ج) حکومت پنجاب ان ملازمین کو اس دن سے تنخواہیں اور دیگر واجبات ادا کر رہی ہے جس دن سے انہیں پنجاب میں ملازمت دی گئی ہے ۔ اس سے پہلے کے بقایاجات اگر ہیں تو ان کے متعلق پنجاب کی حکومت کو واضح طور پر علم نہیں ہے ۔ صرف دو فارسٹروں نے ان بقایاجات کے لئے درخواستیں

دی تھیں جن کے پیش نظر سندھ کی حکومت سے درخواست کی تھی کہ وہ ان ملازمین کو درمیانی عرصہ کے واجبات ادا کرے ۔ حکومت سندھ نے ابھی تک اس ضمن میں کوئی مثبت جواب نہیں دیا ۔ معاملہ چونکہ اس عرصے کا ہے جبکہ ان ملازمین کو سندھ میں ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا تھا اور پنجاب میں ابھی تعینات نہیں کیا گیا تھا ۔ اس لئے یہ معاملہ بین الصوبائی کمیٹی میں پیش کیا گیا ۔ اب پھر پیش ہوگا ۔

راجہ محمد افضل خان : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ حکومت پنجاب یہ تسلیم کرتی ہے کہ ایک پاکستانی کی حیثیت سے ہمارے اپنے ملک میں ایک صوبے کا فرد دوسرے صوبے میں ملازمت کا حق نہیں رکھتا ؟

وزیر زراعت : میرے جواب میں یہ بات واضح طور پر ہے ۔ شاید آپ نے جواب نہیں سنا ۔ جو جواب چھپا ہوا ہے اس کو میں نے تبدیل کر کے پڑھا ہے ۔ میں نے کہا ہے کہ یہ معاملہ بین الصوبائی کمیٹی میں پیش کیا گیا ہے ۔ اور حکومت پنجاب ان تمام آدمیوں کی ذمہ دار ہے جو پنجاب میں ملازمت کر رہے ہیں ۔ اگر کہیں ان کی حق تلفی ہوئی ہے تو ہم اس کو دور کریں گے ۔

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! میرا سوال اور ہے اور وہ یہ ہے کہ جس طرح پنجابیوں کو دوسرے صوبوں سے نکالا جا رہا ہے ۔ کیا آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ایک پاکستانی کی حیثیت سے پنجابی کو دوسرے صوبے میں ملازمت کرنے کا حق نہیں ؟ کیونکہ اس کے دور رس نتائج جو ہیں وہ یہ ہیں کہ پانچ لاکھ پنجابی ولایت میں ہیں ۔ اگر آپ نے یہ لائنز دیں اپنے ملک میں تو ان کو بھی حق ہوگا (ولایت والوں کو) کہ وہ پانچ لاکھ پنجابیوں کو باہر نکال کر آپ کے پاس بھیج دیں ۔

مسٹر سپیکر : یہ ضمنی سوال کسطرح بنتا ہے ؟

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! وہاں ہر محکمے میں یہ سلسلہ جاری ہے کہ پنجابیوں کو نکالا جا رہا ہے اور ہم یہاں قبول کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : راجہ صاحب ۔ یہ تقریر کرنے کا موقعہ نہیں ہوتا بلکہ یہ سوال کا موقع ہوتا ہے ضمنی سوال وہی پوچھا جا سکتا ہے جس کا اصل

سوال سے تعلق ہو یا اگر جواب میں کسی بات کی وضاحت نہ کی گئی ہو تو آپ اس کے متعلق وضاحت طلب کر سکتے ہیں ۔

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! ضمنی سوال کرنے کا مقصد ہی یہی ہے کہ جو ناانصافیاں ہو رہی ہیں ان کے متعلق حکومت پنجاب کو گائیڈ لائنز دیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ؟ کیا ان ملازمین کو حکومت سندھ نے ملازمت سے علیحدہ کر کے پنجاب بھیج دیا تھا یا ان کی خدمات حکومت پنجاب کے سپرد کر دی گئی تھیں ؟

وزیر زراعت : جناب والا ! اس کے بارے میں میرے پاس کوئی اطلاع نہیں ۔ وہ نیا سوال دے دیں میں جواب دے دوں گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! کیا ان ملازمین کو ازسرنو تعینات کیا گیا ہے یا ان کی پچھلی مدت ملازمت جو سندھ میں تھی اس کو بھی برقرار رکھا گیا ہے ؟

وزیر زراعت : جناب والا ! پنجاب میں ان کو از سر نو تعینات کیا گیا ہے اور ان کی جو وہاں سروسز ہیں ان کے کاغذات منگوائے گئے ہیں ۔ اس کے بعد یہ فیصلہ ہو گا کہ ان کی سینیارٹی کو کس طرح شمار کیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : کیا وزیر متعلقہ امر ضمن میں مکمل معلومات حاصل کر کے ہاؤس کو اعتماد میں لیں گے ۔ کیونکہ یہ مسئلہ نہایت اہم ہے ؟

مسٹر سپیکر : آپ اس کے متعلق ایک سوال لکھ کر دے دیں ۔ وہ جواب دے دیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! ان کو معلومات ہی نہیں ہیں ۔ جناب والا ! یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ سندھ سے آنے ہوئے ملازمین کو ازسرنو بھرتی کیا جائے ۔ ایک طرف تو وہ کہتے ہیں کہ از سر نو تعینات کیا گیا ہے اور دوسری طرف کہتے ہیں کہ ان کی سروس بکس پیچھے سے منگوائی جا رہی ہیں ۔ لازمی امر ہے کہ ان کی ملازمت شمار کرنے کے لئے ان کا ریکارڈ منگوایا گیا ہوگا ۔ ان کی سروس شمار ہوگی ۔ جناب والا ! یہ ایک اہم معاملہ ہے اس سے غلط فہمیاں پیدا ہونگی ۔ اس لئے بہتر ہوگا کہ

و مکمل معلومات لے کر اس بارے میں ہاؤس کو اعتماد میں لیں تاکہ ہمیں صحیح صورت حال کا علم ہو سکے۔ کہ پنجاب کے جو ملازمین دوسرے صوبوں سے فارغ ہو کر آتے ہیں ان کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔

ملک محمد اکرم اعوان : جناب والا ! کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جواب کے حصہ (ب) میں فرمایا گیا ہے کہ اس بارہ میں کوئی واضح اطلاع نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر : جواب کچھ اور پڑھا گیا ہے اور لکھا کچھ اور گیا ہے۔ اگر کہیں تو دوبارہ پڑھ دیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : اس لیے میں کہہ رہا ہوں کہ ایسے repeat کریں تاکہ ہاؤس کو پتہ لگ جائے

مسٹر سپیکر : آپ جز (ب) کا جواب دوبارہ پڑھ دیں۔

وزیر زراعت : جز (ب) کا جواب یہ ہے۔ اس بارہ میں حکومت سندھ سے واضح اطلاعات مانگی گئی ہیں۔

مسٹر سپیکر : ان کا سوال یہ ہے کہ جب یہاں واضح اطلاعات آ جائیں گی۔ کیا آپ ہاؤس کو مطلع کریں گے۔

وزیر زراعت : جناب والا ضرور کروں گا۔

جوہر آباد فارسٹ ڈویژن میں جنگلات سے آمدن

*3618۔ **ملک محمد اکرم اعوان :** کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) جوہرآباد فارسٹ ڈویژن میں جنوری 1970ء سے یکم جون 1973ء تک کل کتنے رقبہ میں جنگل لگائے گئے اور ان پر کتنی لاگت آئی۔ نیز اسی عرصہ میں محکمہ جنگلات کو اس ڈویژن سے کل کتنی آمدن ہوئی۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ ان جنگلات کی وجہ سے تحصیل خوشاب کے علاقہ میں جنگلی جانوروں کی افزائش نسل ہو رہی ہے

اور سور۔ گیدڑ وغیرہ کاشتکاروں کی فصلوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچا رہے ہیں -

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو آیا محکمۂ زراعت ایسے نقصان پہنچانے والے جانوروں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے ؟

وزیر زراعت : (چوہدری صاحب داد خان) (الف) -

سال	رقبہ ایکڑ میں جہاں نئے جنگل لگائے گئے	خرچ نئے جنگل لگانے پر	آمدنی جوہرآباد ڈویژن
1969-70ء یکم جنوری 1970ء تا جون 1970ء	522066	37,132/-	1,45,731/-
1970-71ء	668071	38,319/-	7,23,87 /-
1971-72ء	65,089	72,9 1/-	.1,41,975/-
1972-73ء (مئی تک)	681081	95,725/- (مئی تک)	9,37,463/- (مئی تک)

(ب) یہ درست نہیں ہے - جنگلی جانور صرف ان رقبوں تک محدود ہیں - جہاں کہ کاہی اور سرکنڈے زیادہ ہیں اور صرف ان رقبوں سے ملحقہ کاشتکاروں کی فصل کو ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں -

(ج) اگر کسی جنگل میں سرکنڈے کاہی کی وجہ سے جنگلی جانوروں کے پرورش پانے کا امکان ہو تو خاص مہموں کے ذریعہ ان جانوروں کو ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ان کو مارنے کے لیے محکمہ کی طرف سے انعامات بھی رکھے جاتے ہیں -

(اس مرحلہ پر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

چودھری امان اللہ لک : کیا میں وزیر موصوف سے از راہ کرم دریافت کر سکتا ہوں کہ ضمن (ج) کا جواب جز (ب) کی روشنی میں مانگا گیا تھا ۔ متعلقہ ممبر کا سوال پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ جنگلی جانوروں کی زیادتی ہو گئی ہے ۔ اس سے کاشتکاروں کو نقصان ہوگا ۔ ان کو ختم کرنے کے لئے محکمۂ زراعت کیا کر رہا ہے ۔ انہوں نے حصہ (ج) میں یہ کہا ہے کہ انعامات دئے جائیں گے ۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ایسے نقصان پہنچانے والے جانوروں کو ختم کرنے کی مہم کب تک شروع کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے ؟ کونسے طریقے اختیار کئے جائیں گے اور اس مہم چلانے سے کن لوگوں کو انعام دیا جائے گا ۔ ممبر موصوف کا اصول پوچھنے کا مطلب نہیں تھا ان کا مقصد تھا کہ جنگلی جانوروں کو کب ختم کیا جائے گا اور یہ انتظامات کب کئے جائیں گے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : لک صاحب آپ کا سوال مبہم سا ہے ۔

چودھری امان اللہ لک : جناب والا ! میں واضح کر دیتا ہوں کہ ضمن (ج) کا جواب ضمن (ب) کی روشنی میں مانگا تھا کہ وہاں افزائش جنگلی جانوران زیادہ ہو گئی ہے اور حکومت کیا ان کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ انہوں نے ضمن (ج) میں اصولی بات بتا دی ہے کہ یہ طریقہ کار ان کو ختم کرنے کے لئے اختیار کیا جائے گا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ ضمن (ج) کو غور سے پڑھیں ۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب میں نے جز (ج) غور سے پڑھا ہے یہ جواب ضمن (ج) کا نہیں بنتا ۔ کیونکہ تحصیل خوشاب میں جنگلی جانور فصلوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں ان کو ختم کرنے کے لئے کونسا طریقہ اختیار کیا گیا ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ کا سوال vague سا ہے

Efforts are being made

چوھدری امان اللہ لک : یہ تو فرمائیں گے کہ efforts are being made.

چوھدری محمد انور سمہ : جناب والا ! ضمن (ج) میں فرمایا گیا ہے کہ ان جنگلی جانوروں کے مارنے پر محکمۂ زراعت کی طرف سے انعامات رکھے جاتے

ہیں ۔ کیا آج کل بھی محکمہ نے جنگلی جانوروں کو مارنے کے لئے انعام رکھا ہوا ہے یا ابھی رکھنا ہے ؟

وزیر زراعت : محکمہ کو جہاں بھی جنگلی جانور نظر آتے ہیں یا نقصان کرتے نظر آتے ہیں تو کاشتکاروں کو کہا جاتا ہے کہ ان کو مارو اور انعام حاصل کرو اور اگر اس سے بڑھ بھی جائیں تو فوجی مہم شروع ہوگی جیسا کہ پہلے کیا جاتا رہا ہے ۔

چوہدری محمد انور سمہ : میرا سوال یہ تھا کہ ان کو مارنے کے لئے انعام کیا ہے تاکہ آج سے ہی جنگلی جانور مارنے شروع کر دوں ۔

وزیر زراعت : سوروں کو یا جنگلی جانوروں کو مارنے پر انعام کاشتکاروں کے لئے رکھے جاتے ہیں اور اس کے لئے جو انعام رکھا گیا ہے اس کے متعلق محکمہ سے تفصیل لیکر بتا سکتا ہوں ۔

سردار محمد عاشق : انہوں نے اسی سوال کے جز (الف) کے جواب میں لکھا ہے کہ رقبہ جنگلات 7,52,189 ایکڑ ہے اور ایک اور سوال جو فہرست سوالات کے صفحہ 14 پر ہے اس کے جواب میں ذخیرہ جنگلات کا رقبہ 84,7 ۱,175 ایکڑ ہے ۔ ان دونوں میں سے کون سا جواب درست ہے ؟

وزیر زراعت : آپ سوال کو پڑھیں اس سوال میں جوہر آباد فارسٹ ڈویژن کے متعلق پوچھا گیا ہے اور صفحہ 11 پر پنجاب کے جنگلات کی تفصیل ہے اور اس میں اور جوہر آباد کے فارسٹ ڈویژن میں واضح فرق ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں اپنے سوال کو پھر دہراتا ہوں ۔ آپ جواب کا حصہ (ب) ملاحظہ فرمائیں اور اس کے متعلق رولنگ دیں جو کچھ اس جواب میں دیا گیا ہے میں اسے چلنج کرتا ہوں ۔ یہ ایک خاص علاقے کے لیے ایک خاص سوال تھا اور اس چیز کا تدارک مانگا گیا تھا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ درست نہیں ۔

چودھری امان اللہ لک : جناب ۔ یہ کیسے درست نہیں ۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ وہاں افزائش ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی ۔ میری عرض ہے کہ جو جواب انہوں نے دیا ہے وہ درست نہیں ۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا واقعی محکمہ نے اجازت دی ہوئی ہے کہ کاشتکاروں کا نقصان ہو ۔ میر

موصوف نے اس کا تدارک مانگا تھا ۔ آپ فرمائیں کہ وہاں اس کے لیے کون ... طریق کار ہوگا ۔ کیا محکمہ جنگلات اس علاقے کی امداد کر سکے گا ۔ اس کا جواب دیا جائے ۔ اس علاقے میں کاشتکاروں کا جو بھی نقصان ہو رہا ہے اس کے لیے محکمہ جنگلات کیا کچھ کرنے والا ہے یا وزیر موصوف کیا کچھ کرنے والے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : چوہدری صاحب یہ جواب بڑا واضح ہے ۔ آپ کوئی اور سوال کریں ۔

ملک محمد اکرم اعوان : جناب والا! فاضل وزیر نے میرے سوال کا مکمل جواب نہیں دیا اور جو بات میں نے دریافت کی تھی اس کو انہوں نے از راہ کرم گول کر دیا ہے ۔ میری گزارش ہے کہ اس طرح ہمارے استحقاق مجروح ہوتے ہیں ۔ کم از کم ہمیں جواب تو مفصل دیا جائے ۔ فاضل وزیر نے فرمایا ہے کہ جہاں کہیں سرکنڈا اور کاہی زیادہ ہوتی ہے صرف وہیں نقصان پہنچ سکتا ہے ۔ میں نے پوچھا تھا کہ جوہرآباد سب ڈویژن میں کہاں کہاں یہ جانور پیدا ہو چکے ہیں ۔ لیکن اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا ۔ خدا جانے اس علاقے میں سرکنڈے موجود ہیں یا نہیں ۔ انہوں نے علاقے کا کتنا نقصان کیا ہے یا نہیں کیا ۔ اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا ۔ ان کو تلف کرنے کے متعلق بھی کوئی جواب نہیں دیا گیا ۔ تو میری گزارش ہے کہ فاضل وزیر کو مجبور کیا جائے کہ وہ اس سوال کا مفصل جواب دیں ۔

وزیر زراعت : مجھے افسوس ہے کہ فاضل ممبر میرے جواب سے مطمئن نہیں ہیں ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جنگلی جانوروں کی افزائش نسل ہو رہی ہے ۔ یہ کہنا کہ کیا ہمارے پاس اس کا کوئی جائز ثبوت ہے تو میں دوبارہ اس کے متعلق پتہ کرا کر بتا سکوں گا ۔ جہاں تک انہیں مارنے کی مہم کا تعلق ہے سب سے پہلے زمیندار اور کاشتکار خود انہیں مارنے کا انتظام کرتے ہیں اور ان کا مقابلہ کرتے ہیں کیونکہ یہ جو سور اور گیدڑ مارنے کی مہم ہے یہ کسی خاص علاقے سے متعلق نہیں وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ سے چلے جاتے ہیں اور جب ان کی افزائش اس حد تک بڑھ جائے جیسے 1964ء میں بڑھ گئی تھی تو پنجاب میں ایک مہم چلائی گئی تھی جس میں فوج کی خدمات بھی حاصل کی گئی تھیں ۔ تو میں فاضل

دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ جب محکمہ جنگلات کے ذریعے اس سلسلہ میں مجھے پوری اطلاعات مل جائیں گی کہ کاشتکاروں کا کتنا نقصان ہو رہا ہے تو پھر میں اس کے متعلق بتاؤں گا۔

ملک محمد اعظم : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پنجاب کے باقی علاقوں میں جہاں پر فصلوں کو جنگلی جانوروں سے نقصان ہو رہا ہے کیا حکومت وہاں پر کوئی مؤثر مہم چلانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر زراعت : اس کا جواب میں نے پہلے عرض کر دیا ہے کہ میں اپنے محکمہ کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ پورے پنجاب میں جہاں جہاں جنگلی جانوروں کی افزائش ہو رہی ہے اگر اس کے خلاف مہم چلانا کاشتکاروں اور زمینداروں کی اپنی طاقت سے باہر ہے اور وہ تعداد زیادہ بڑھ گئی ہے تو ظاہر ہے کہ ہماری طرف سے ایک مہم شروع ہوگی جس میں ہم کوشش کریں گے کہ اس کا ازالہ کیا جائے۔

چوہدری محمد انور سمہ : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ تحصیل خوشاب کے علاقے میں سور اور گیدڑ کو ختم کرنے کے لیے محکمہ زراعت کیا اقدامات کر رہا ہے ؟

وزیر زراعت : جناب والا! میں اس کا جواب پہلے دے چکا ہوں۔ جب اس کے متعلق میرے پاس مکمل اطلاع آ جائیں گی کہ یہ مسئلہ زمینداروں اور کاشتکاروں کی اپنی طاقت سے باہر ہے تو محکمہ جنگلات اور اس سے متعلقہ دوسرے محکمہ جات کی طرف سے ایک مہم چلائی جائے گی۔

چوہدری امان اللہ لک : میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ خاص مہم میں کون کون سے محکمے شامل ہوتے ہیں اور یہ مہم کب شروع کی جاتی ہے اور کن حالات میں شروع کی جاتی ہے اور خاص مہم سے ان کی کیا مراد ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ کا یہ سوال ضمنی سوال نہیں بنتا کیونکہ اس کا اصل سوال سے کوئی تعلق نہیں۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! کوئی خاص موقع ہو تو خاص مہم کے ذریعے اس سے نپٹنے کی کوشش کی جاتی۔ اگر آپ کو علم ہے تو آپ مجھے فرما دیں کہ خاص مہم سے کیا مراد ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں جناب سے ایک رولنگ چاہتا ہوں کہ جب ایک بیان فاضل وزیر ایوان میں دے دیں تو کیا اس بیان کے سلسلے میں کوئی سوال کیا جا سکتا ہے یا نہیں کیا جا سکتا ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : جو ضمنی سوال ہوتا ہے اگر وہ اصل سوال کے متعلق ہے تو ہم اسے ضمنی سوال قرار دیں گے اور اگر وہ بڑھتا ہی چلا جائے تو اسے کہیں ختم کرنا پڑے گا ۔ متعلقہ ضمنی سوال وہی ہے کہ جو اصل سوال کا آف شوٹ ہوگا ۔ جو اس کی اولاد ہوگا وہی متعلقہ سوال ہوگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : وہ جائز اولاد نہیں ہوگی

(قہقہہ)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : وہ جائز اولاد ہوگی ۔ مگر جو سوال انہوں نے کیا ہے وہ متعلقہ نہیں ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! میرا سوال بالکل متعلقہ ہے اور وزیر موصوف سے کہا جائے کہ وہ اس کا جواب دیں ۔

وزیر زراعت : جناب والا! یہ خاص مہم سوروں اور گیدڑوں کو مارنے کے لیے چلائی جاتی ہے اور یہ مہم کئی دفعہ چلائی گئی ہے ۔ یہ ایسے چلائی جاتی ہے کہ اس علاقے کے تمام کاشتکار اور زمیندار اکٹھے کیے جاتے ہیں اور انہیں اس مہم میں شامل کیا جاتا ہے ۔ جن کے پاس اپنا اسلحہ ہو جو وہ اس مہم کے دوران استعمال کریں تو انہیں انعامات دئے جاتے ہیں اور انہیں کہا جاتا ہے کہ وہ ان کے علاقے میں جو سور اور گیدڑ ہیں انہیں تباہ کرو ۔ اگر خطرہ بڑھ جائے تو فوج کی خدمات بھی حاصل کی جاتی ہیں کہ وہ اس مہم میں شامل ہو ۔ اس کے علاوہ یہ مہم اور بھی آگے چل سکتی ہے ۔ کسی جگہ پر زہریلی چیز انجیکٹ کی جاتی ہے اور اس طرح ان جنگلی جانوروں کو پکڑا جاتا ہے ۔ رہا یہ سوال کہ یہ مہم کس طرح چلائی جائے گی تو اس کا جواب یہ ہے کہ سب سے پہلے یہ دیکھا جائے گا کہ اس علاقے کی زمین کیسی ہے اور اس علاقے میں کون کون سے جانور ہیں ۔ تو میں فاضل دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ صوبہ پنجاب میں سور اور گیدڑ بڑھنے نہیں دئے جائیں گے ۔

انسداد بے رحمی جانوران کے تحت چالان

*4060 ۔ **چوہدری علی بہادر خان** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں 1972-73ء میں انسداد بے رحمی جانوران کے تحت ہر ضلع میں کل کتنے چالان کئے گئے ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : انسداد بے رحمی حیوانات ایکٹ کے تحت ضلع وار چالانوں کی تفصیل برائے سال 1972-73ء حسب ذیل ہے ۔

1 ۔ بہاولنگر	1244
2 ۔ ڈیرہ غازی خان	637
3 ۔ گوجرانوالہ	2003
4 ۔ گجرات	1652
5 ۔ جھنگ	1201
6 ۔ لائلپور	2596
7 ۔ سرگودھا	1820
8 ۔ شیخوپورہ	1153
9 ۔ لاہور	9934
میزان	22270

چوہدری فہ انور سمہ : کیا وزیر موصوف از راہ کرم فرمائیں گے کہ پنجاب کے 19 ضلعوں میں سے صرف 9 ضلعوں میں چالان کا ذکر ہے ۔ آیا باقی ضلعوں میں چالان نہیں ہوئے ۔ کیا یہ عملے کی نااہلی کی وجہ سے چالان نہیں ہوئے ؟

وزیر زراعت : جناب والا ! انسداد بے رحمی حیوانات کی کمیٹی کی تنظیم اس سے پہلے 9 ضلعوں میں تھی ، اب بارہ ضلعوں میں یہ عملہ تعینات کیا گیا ہے ۔ فنڈز نہیں ہیں کہ پورے 19 ضلعوں میں یہ عملہ کام کر سکے ۔ اس بجٹ میں وہ فنڈز مانگے گئے ہیں اور یہ عملہ تمام اضلاع میں متعین کیا جائے گا ۔ اس کے علاوہ فی الحال ہم نے یہ بھی تجویز دی ہے کہ جہاں

یہ عملہ نہیں ہے ، وہاں ہمارے ڈائریکٹروں کو یہ اختیارات دیے جائیں کہ یہ کام کریں ، کیونکہ صرف یہ ایک علاج نہیں ہے کہ جرمانہ کیا جائے۔ ان کو جرمانہ کرنے کی قانونی طاقت نہیں ۔ فنڈز مہیا ہو جائیں تو یہ چیز تمام اضلاع میں پھیلائی جائے گی ۔

صوبہ میں جنگلات

*4061 ۔ **چوہدری علی بہادر خان** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ میں 1971-72ء اور 1972-73ء میں کتنے رقبہ پر جنگلات تھے ۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں ضلع ملتان میں رقبہ جنگلات کی تفصیل تحصیل وار بتائی جائے ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) صوبہ پنجاب میں 1971-72ء میں جنگلات کی تفصیل مندرجہ ذیل تھی ۔

ریزرو فارسٹ (Reserved Forest)	7,25,199 ایکڑ
پروٹکٹڈ فارسٹ (Protected Forest)	69,53,052 ایکڑ
ان کلاسڈ فارسٹ (Unclassed Forest)	6,11,118 ایکڑ
میزان	82,66,369 ایکڑ

1972-73ء میں سرکاری رقبہ جنگلات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے ۔

(ب) ضلع ملتان میں رقبہ جنگلات کی تحصیل وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے :

(1) خانیوال تحصیل ۔	17,818 ایکڑ
(2) کبیر والا تحصیل ۔	3,227 ایکڑ
(3) لودھران تحصیل ۔	3,199 ایکڑ
میزان	24,244 ایکڑ

کنور محمد یاسین خان : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ تحصیل اوڈھراں کی جو تفصیل دی گئی ہے اس میں پندرہ سو ایکڑ رقبہ ایسا ہے جو محکمہ جنگلات کی ملکیت ہے اس پر مزارعین کافی عرصے سے قابض ہیں اور سرکاری ریٹ پر حکومت سے پٹہ پر اٹھاتے رہے ہیں ۔ لیکن اس سال محکمے والے نیلام عام کے ذریعے غریب مزارعین سے لے کر دیگر لوگوں کو دینا چاہتے ہیں ۔ کیا وزیر موصوف یقین دہانی کرائیں گے کہ قابضین کاشتکاروں کو گورنمنٹ ریٹ پر یہ پٹہ دیا جائے گا ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اس کا اصل سوال سے تعلق تو نہیں ۔ لیکن وہ جواب دینا چاہیں تو میں اس کی اجازت دیتا ہوں ۔

وزیر زراعت : جناب والا ! مجھے اس بات کا علم ہے کہ یہ اصل سوال کا سپلمنٹری نہیں بنتا ہے ۔ تاہم میں ان سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس کے متعلق تفتیش کروں گا اور حق دار کو حق ملے گا ۔

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا ! وزیر موصوف نے اپنے جواب میں فرمایا ہے ۔ ریزرو فاریسٹ ، پروٹیکٹڈ فاریسٹ ، نوٹیفائیڈ فاریسٹ ، یہ نوٹیفائیڈ فاریسٹ کس کلاس میں آتا ہے ؟

وزیر زراعت : جناب والا ! مجھے اس امتحان سے گزرنے کا فخر حاصل ہے ۔ نوٹیفائیڈ ایریا ہوتا ہے ۔ اس ایریا پر فاریسٹ لگایا جاتا ہے اس کو پہلے ہم پروٹیکٹ کرتے ہیں ۔ پھر اس کو وقت کے اوپر ریزرو کر لیتے ہیں ۔ ریزرو کو پھر پروٹیکٹ کرتے ہیں کسی پلان کے ماتحت ۔ ایک اور بھی ہے جہاں ہم ذخیرہ لگاتے ہیں جس کے متعلق سوال میں پوچھا نہیں گیا ۔ وہ ذخیرے کے جنگلات ہوتے ہیں ۔

چوہدری محمد انور سمہ : میں نے یہ پوچھا ہے کہ نوٹیفائیڈ فاریسٹ ان چیزوں میں سے کس کلاس میں fall کرتا ہے ؟

وزیر زراعت : ایسی کوئی چیز نہیں ہے ۔

چوہدری محمد انور سمہ : میں اس جواب کو چیلنج کرتا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ تحریک استحقاق لے آئیں ۔

لاہور شہر میں دودھ کی فروخت

*4388 - **چوھدری امان اللہ لک** : کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ لاہور شہر میں گوالوں نے محض دھاندلی کے بل بوتے پر دودھ کا نرخ ایک روپیہ فی سیر سے بڑھا کر ڈیڑھ روپیہ سیر تک کر دیا ہے -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ دودھ بنیادی طور پر شیرخوار بچوں اور بیماروں کی غذا ہے -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت دودھ کی قیمت کم کرنے کے متعلق مؤثر کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر زراعت (چوھدری صاحب داد خان) : (الف) جی ہاں - لاہور شہر میں گوالے دودھ ڈیڑھ روپے دو روپے فی سیر کے حساب فروخت کر رہے ہیں -

(ب) جی ہاں - دودھ شیر خوار بچوں اور بیماروں کے لیے بہترین غذا ہے -

(ج) جی ہاں - حکومت نے لاہور شہر کے بیشتر حصوں میں ٹک شاپس کھول رکھی ہیں جہاں لاہور ملک پلانٹ کا دودھ پلاسٹک کے بند لفافوں میں ارزاں قیمت یعنی 45 پیسے (آدھ سیر کا لفافہ) فروخت ہو رہا ہے - ضلعی صوبائی حکام دودھ کی قیمتوں پر کڑی نگاہ رکھتے ہیں اور اس سلسلے میں دودھ فروشوں کی انجمنوں کے نمائندوں سے رابطہ رکھا جا رہا ہے -

چوھدری محمد انور سمن : جناب والا ! سوال میں پوچھا گیا تھا کہ گوالوں نے دودھ کا نرخ ایک روپیہ فی سیر سے بڑھا کر ڈیڑھ روپیہ فی سیر کر دیا ہے - لیکن جواب میں پونے دو روپے فی سیر تک کا concession دیا گیا ہے - انہوں نے چار آنے کی گنجائش کیوں دی ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : state of affairs یہ ہے ۔ انہوں نے concede بھی کیا ہے کہ یہ درست ہے اور انہوں نے اضافہ کر دیا ہے ۔

چودھری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ لاہور ملک پلانٹ لاہور کے کس حصے میں واقع ہے اور اس میں دودھ کی کل تعداد روزانہ کیا ہے اور اس کی تقسیم کس طرح کی جاتی ہے ؟

وزیر زراعت : جناب عالی ! مجھے افسوس ہے کہ سوال پوچھنے والے فاضل رکن کو اگر لاہور شہر سے خاص دلچسپی ہے تو انہیں معلوم ہونا چاہیے تھا کہ لاہور میں ملک پلانٹ کہاں ہے ۔ وہ میرے ساتھ چلیں تو میں انہیں دکھا دوں گا ۔ اس کی روزانہ capacity بیس ہزار سے پچیس ہزار سیر دودھ روزانہ ہے اور یہ capacity بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ فاضل دوست کی اطلاع کے لیے مزید بتا دیتا ہوں کہ لاہور کے علاوہ باقی صوبہ پنجاب میں بھی دودھ کے نرخ بڑھ گئے ہیں ۔ دراصل یہ معاملہ رسد اور طلب کا ہے ، کنٹرول کا نہیں ۔ ہم ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ دودھ کی پیداوار بڑھ جائے اور قیمتوں میں استحکام پیدا ہو جائے ۔

چودھری جمیل حسن خان منج : یہ پلانٹ جو دودھ فروخت کر رہا ہے ۔ کیا اس میں سے کچھ حصہ ایسے لوگوں کے لیے مخصوص کیا جا سکتا ہے جن کے بچے دودھ پر پرورش پاتے ہیں اور جو بازار سے ڈیڑھ پونے دو روپے سیر کے حساب سے دودھ نہیں خرید سکتے ؟

وزیر زراعت : جناب والا ! دراصل یہ ایک نیا سوال ہے لیکن یہ ناممکن ہے ۔ ہمارے ہاں بچوں کو پالنے کا رواج ماں کے دودھ سے ہے ۔ خاص بچوں کے لیے خاص کوٹہ مقرر نہیں کیا جا سکتا ۔ کیونکہ دودھ کی سپلائی اس وقت اتنی نہیں کہ ایسا کوٹہ مقرر کر کے اسے نبھایا جا سکے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے جیسا کہ انہوں نے اس کا اعتراف کیا ہے کہ دودھ کی پروڈکشن اتنی زیادہ نہیں ہے کہ جو بچوں کے لیے فراہم کی جا سکے تو گورنمنٹ کے نزدیک کوئی ایسی تجویز زیرغور ہے کہ وہ ملک پلانٹ زیادہ لگائیں تاکہ دودھ کی پروڈکشن میں اضافہ کیا جا سکے ؟

وزیر زراعت : جناب والا ! یہ دراصل دودھ کی capacity ملک پلانٹ سے نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ دودھ کو پیدا کیا جائے باہر یا لاہور کے اندر جو دودھ ہم ابھی بھی لوگوں کو دے رہے ہیں وہ بھی پاؤڈر ملا کر پیدا کیا جا رہا ہے ۔ تو اس سلسلے میں آپ کی حکومت خبردار ہے کہ دودھ کی کمی ملک میں ہو گئی ہے ۔ اس لیے پانچ فارم کھولے جا چکے ہیں ۔ ایک میانوالی میں کالور کوٹ کے مقام پر ایک ڈیرہ چاہ لاہور میں اور ایک شیرگڑھ ساہیوال میں ۔ اس کے علاوہ اللہ داد اور جہانگیر آباد کے فارم بھی ہمارے ہاتھ میں آ چکے ہیں ۔ چار ہزار جانور تھے جن کی تعداد اس سال آٹھ ہزار ہو چکی ہے ۔ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ دودھ ملک میں زیادہ پیدا ہو اور ایک سوال جو آگے آ رہا ہے اس میں میں تفصیل سے بتا سکوں گا کہ پورے پنجاب میں ہم کس طرح دودھ اور گوشت دونوں کی capacity بڑھانے کے لیے اقدامات کر رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ یہ معاملہ جو بیس سال پہلے سوچا جانا چاہیے تھا اس وقت کیونکہ یہ نہیں کیا گیا آبادی بڑھتی گئی اور دودھ گھٹتا گیا ۔ چنانچہ نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے ۔ اب اس کی خلیج کو پاٹنے کے لیے کافی وقت لگے گا اور ایک کریش پروگرام کے ذریعے یہ مسئلہ اب حل ہو جائے گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب نے بہت سی جگہوں کے نام گنوائے ہیں کہ فلاں جگہ پلانٹ قائم کیا جا رہا ہے فلاں جگہ قائم کیا جا رہا ہے تو کیا اس قسم کا کوئی منصوبہ بہاولپور کے متعلق بھی ہے یا بہاولپور ڈویژن کے متعلق بھی ہے ؟

وزیر زراعت : جی ہاں ۔

ملک غلام اعظم : کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ دودھ کی قیمتوں میں نہ صرف اضافہ ہوا ہے بلکہ دودھ میں پانی ملانے کی مقدار میں بھی اضافہ ہوا ہے ۔ تو کیا اس سلسلے میں اس مقدار کو کم کرنے کے لئے کوئی تدابیر اختیار کی جائیں گی ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اس سوال کا اصل سوال کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے ۔ میرا خیال ہے کہ پانی دیکھنے والی منسٹری بھی کوئی اور ہے ۔

ملک سر فراز احمد : پانی دے نلکیاں نون ای بند کرا دیو ۔

مسٹر منظور حسین جنجوعہ : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ملک پلانٹ کا دودھ زیادہ تر مراعات یافتہ طبقہ کو جاتا ہے ؟

وزیر زراعت : ملک پلانٹ کا دودھ مختلف جگہوں میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ لاہور میں بوتھ لگے ہوئے ہیں ۔ وہاں سے کوئی بھی خرید سکتا ہے اور جہاں سکول اور کالج ہیں وہاں پر جگہ بوتھ لگے ہیں ۔ اگر آپ کو یاد ہو تو ملک پلانٹ کا دودھ ایم پی اے صاحبان کے لئے بھی لگایا گیا تھا ۔ تو یہ کسی خاص طبقے تک محدود نہیں ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کی قیمت خرید پر منحصر ہے اگر وہ پینتالیس پیسے دے سکتے ہیں تب ہی انہیں مل سکتا ہے ۔

چوہدری غلام قادر : کیا اسمبلی سیشن کے دوران یہاں پر بھی بوتھ نصب ہو سکتا ہے ۔

(قہقہہ)

وزیر زراعت : اگر آپ اجازت دیں ایم پی اے صاحبان کے لئے کیونکہ اچھی غذا ہے تو یہاں بھی بندوبست ہو سکتا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ انہوں نے جزو (ج) کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ صوبائی حکومت دودھ کی قیمتوں پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے اور اس سلسلے میں دودھ فروشوں سے رابطہ رکھا ہوا ہے ۔ تو اس رابطے کی کیا نوعیت ہے ۔ آپ یہ رابطہ کیسے رکھے ہوئے ہیں ۔ ان کی میٹنگیں وغیرہ کوئی ہو رہی ہیں یا ان سے دودھ کی قیمتوں میں کمی کرنے کے لئے گفت و شنید ہو رہی ہے یا جو پانی میں ملا ہوا دودھ ہے ۔ وہ اس ضمن میں شامل ہے ، پانی میں ملا ہوا دودھ ہمیں مل رہا ہے اس سلسلے میں حکام کیا تدابیر اختیار کر رہے ہیں ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ نے ایک دم بہت سے سوال کر دیئے ہیں ۔ آپ ایک وقت میں ایک ہی سوال کریں ۔

چوہدری امان اللہ لک : وہ بڑے مختصر الفاظ میں نہایت اچھے الفاظ میں جواب دیتے ہیں ، اس لئے آپ انہیں موقع دیں ، تاکہ وہ بڑے سلجھے ہوئے انداز میں جواب دیں ۔

وزیر زراعت : جناب والا ! میں اپنے فاضل دوست سے عرض کروں گا کہ سوال ایک کریں تاکہ میں جواب دے سکوں ۔ اگر ان کے سوالات چار چار ۔ چھ چھ اور مسلسل چلے آئیں گے تو یہ میرے لئے بڑی مشکل ہو

جائے گی کہ میں کہاں سے شروع کروں ۔ ختم کہاں کروں ۔ میں ایک دفعہ پھر عرض کرتا ہوں کہ پہلے اپنے سوال کو صحیح سمجھیں اور پھر ایک سوال کریں ۔ میں جواب دے دوں گا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : انہوں نے سوال کیا ہے کہ آپ کے رابطے کا انداز کیا ہے اور اس کا طریقہ کار کیا ہے ؟

وزیر زراعت : طریقہ یہ ہے کہ ضلعی حکام اور دودھ فروشوں کی انجمنیں ہیں ۔ ضلعی حکام اور اگر ہو جائے تو اسے ڈی سی (جی) یا جو بھی ڈپٹی کمشنر مقرر کرے وہ ان کے پریذیڈنٹ ہیں ان کو پوچھ رہے ہیں اور ہر اس تکلیف کا جو کہ پبلک کو ہے پانی ملانے یا دودھ کو sterilized کرنا جیسا کہ ہو چکا ہے یا دودھ کی قیمتوں کو استحکام میں لانا یہ رابطہ کمیٹی کرتی ہے ۔ قیمتیں جو ہیں یہ مسائل رسد و طلب سے بڑھتی ہیں یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں hording نہیں ہو سکتی ۔ اس لئے سب سے زیادہ مسئلہ یہ ہے کہ دودھ لانا اور پانی کی مقدار کو دور کرنا یا کم کرنا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ میں نے سوال کیا تھا کہ دودھ ڈیڑھ ہوئے دو روپے سیر بک رہا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اس کا جواب تو انہوں نے دے دیا ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا ! دراصل لک صاحب کو خود سمجھ نہیں آتی کہ میں نے سوال کیا کرنا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب کرنل صاحب نے کیا فرمایا ہے میں سمجھ نہیں سکا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی ۔ کوئی ایسی ہی بات ہے ۔

صوبہ میں گندم کے بیج کھاد اور جراثیم کش ادویات کی تقسیم

***4400 ۔ میاں منظور احمد موہل** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) حکومت نے صوبہ میں امسال فصل ربیع کے لئے ضلع وار گندم

کے بیج - کھاد اور جراثیم کشن ادویات کس مقدار میں تقسیم کئے ہیں - تفصیلاً مع اقسام بتایا جائے -

(ب) سیلاب سے متاثرہ رقبہ کو زیر کاشت لانے کے لئے ضلع وار کتنے ٹریکٹر مختص کئے گئے اور وہ کس شرح سے رقبہ کاشت کر رہے ہیں اور یہ رقم بذریعہ اقساط وصول کی جائے گی یا یکمشت؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) اس فصل ربیع کے لئے حکومت نے دو لاکھ اسی ہزار من تصدیق شدہ اور 20 لاکھ من محکمہ خوراک سے حاصل کردہ گندم کے بیج کی تقسیم جا ری ہے - (چونکہ یہ سوال اس وقت دیا گیا تھا - جب ربیع کی کاشت ہو رہی تھی - تو اس لئے یہ جو طریقہ لکھنے کا ہے - وہ out of date ہو گیا ہے - لیکن جو چیز لکھی گئی ہے - اس میں صحیح ہے) - اس طرح دو لاکھ 26 ہزار نیو ٹرنٹ ٹن نائٹروجن والی کھاد اور 49 ہزار نیوٹرنٹ ٹن فاسفورس والی کھاد کی تقسیم کا پروگرام مرتب کیا ہے - جس کی رو سے اس کی تقسیم صوبے بھر میں جا ری ہے - گندم کے بیج اور کھاد کی ضلع وار تفصیل نیچے دی گئی ہے - جہاں تک جراثیم کی ادویات کا تعلق ہے - گندم کے بیج کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے زہر آلود کیا جاتا ہے - لیکن اس کا استعمال زمیندار کی مرضی پر ہے -

(یہ تفصیل جو ہے - اس کے ساتھ نہیں لکھی گئی - اگر وہ چاہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں - تفصیل میں ایوان کی میز پر رکھ دیتا ہوں - اور اگر کوئی صاحب کسی خاص ضلع کے متعلق پوچھنا چاہیں تو میں بتا دیتا ہوں -)

(ب) حکومت پنجاب نے سیلاب سے متاثرہ رقبہ کو زیر کاشت کرنے کے لئے 509 ٹریکٹر صوبہ پنجاب میں مختص کئے ہیں جن کی ضلع وار تفصیل گوشوارہ میں دی گئی ہے - یہ ٹریکٹر چار اقسام کے ہیں اور ان کے رقبہ کاشت کرنے کی شرح یہ ہے -

آئی ایم ٹی جو کہ یوگوسلاویہ کا ٹریکٹر ہے ہونے دو ایکڑ سے دو ایکڑ فی گھنٹہ کرایہ چودہ روپیہ فی گھنٹہ پانی لارس - روس کا ہے -

زیئر ۔ چیکوسلواکیہ دو ایکٹر تا اڑھائی ایکٹر فی گھنٹہ ۔ کرایہ سولہ روپیہ فی گھنٹہ اور یہی انٹرنیشنل کا ریٹ ہے ۔

ٹریکٹر کے ہل چلانے کا کرایہ بذریعہ اقساط وصول کیا جاتا ہے کرایہ کا 1/10 حصہ نقد وصول کیا جاتا ہے اور بقایا رقم یعنی 9/10 حصہ فصل ربیع کی برداشت پر وصول کیا جائے گا ۔

Division and District	*Fertilizer Allocation October--F.b. 1973-74*			*Seed Allocation 1973-74*		Tractors Allocation 1973-74
	Nitrogen	Phosphorus	Total	Buffer Seed	Certified Seed	
	000 N. Tons			In Mds.		
The Punjab	226.50	49.10	275 60	280,000	300,000	509
Rawalpindi Division	12.80	2.77	15 57	22,000	300,000	60
Campbellpur	1.61	0.35	1 96	6,500	25,000	10
Rawalpindi	1.08	0.24	1.32	5,300	25,000	10
Jhelum	0.95	0.20	1.15	5,500	125,000	10
Gujrat	9.15	1.98	11.14	5,000	125 000	30
Sarsodha Division	61.82	13.26	75.10	63,000	550,000	131
Sargodha	15.24	3 28	18.53	20,000	100,000	35
Lyallpur	27 04	5.79	32.84	19,000	25,000	23
Jhang	13.52	2.91	16.43	12,000	325,000	60
Mianwali	6.02	1.28	7 30	12,300	100,000	13
Lahore Divn.	54.69	12,18	85.86	45,000	800,000	64
Sialkot	10.49	2.40	12.88	9.000	300.000	10
Gujranwala	16.10	3.73	19.86	10,000	200,000	20
Sheikhupura	14 36	3.26	17.62	10,000	200,000	34
Lahore	12.71	2.79	15.50	16,000	100,000	10
Multan Div.	73.93	15.82	89.75	97,600	800,000	160
Sahiwal	27.47	5.89	33.36	27,500	75,000	30

Multan	32 28	6.89	39.17	47,000	250,000	65
Muzaffargarh	9.72	2,06	11.78	15,000	350,000	45
D. G. Khan	4.46	0 93	5.44	8,100	125,000	20
Bahawalpur Division	24.26	5·07	29.32	23,000	550,000	84
Bahawalpur	6 05	1 18	7.22	6,000	150,000	32
Bahawal-Nagar	7.00	1.49	8.49	8,000	150,000	10
Rahimyar Khan	11.01	2.40	13.61	9,000	250,000	42
				250,000		
				+		
			Reserve	30,000		

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا ! جو ٹریکٹروں کی اقسام وزیر موصوف نے فرمائی ہیں کیا وہ ان کی ہارس پاورز بھی بتانے کے لئے تیار ہیں؟

وزیر زراعت : جہاں تک مجھے یاد ہے آئی ۔ ایم ۔ ٹی شاید چالیس ہارس پاور کا ہے باقی پچپن ہارس پاور کے ہیں ۔

صوبہ میں میکسی پاک اور چناب 70 قسم کی گندم کی کاشت

*4401 ۔ **میاں منظور احمد موہل** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1971-72ء و 1972-73ء میں صوبہ بھر میں میکسی پاک اور چناب 70 قسم کی گندم کتنے رقبہ میں کاشت ہوئی ۔ ان سالوں میں کتنی مقدار میں پیدا ہوئی ۔

(ب) 1973-74ء میں کتنے رقبہ پر میکسی پاک اور چناب 70 قسم کی گندم کاشت کئے جانے کا امکان ہے ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) 1971-72ء اور 1972-73ء میں صوبہ بھر میں میکسی پاک اور چناب 70 اقسام کی گندم کا رقبہ اور حاصل شدہ پیداوار مندرجہ ذیل ہے ۔

قسم گندم	(رقبہ ایکڑوں میں)		پیداوار (ٹنوں میں)	
	1971-72ء	1972-73ء	1971-72ء	1972-73ء
(1) میکسی پاک	48,48,000	43,68,000	31,42,000	29,14,000
(2) چناب 70	12,12,000	18,72,000	8,28,000	13,20,000

(ب) 1973-74 میں میکسی پاک اور چناب 70 اقسام کی گندم ابتدائی تخمینے کے مطابق علی الترتیب 47,28,000 اور 25,45,000 ایکڑ رقبہ پر کاشت ہوئی ہے۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس حکومت کا زراعت کے متعلق تخمینہ لگانے کا کوئی طریقہ کار ہے۔ یہ فرضی ہے یا حقیقت پسندانہ ہے میں اس کے متعلق تو کچھ نہیں کہہ سکتا۔ جو موجودہ طریقہ کار ہے۔ کیا اس میں موجودہ حکومت تبدیلی کرنے کے لیے تیار ہے؟ اگر وہ defective یا satisfactory ہے تو کیا اس پر عمل ہوتا رہے گا؟ جناب والا! میں تخمینے کا طریقہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کیا ہے۔ یہ فصلات کے متعلق ایک سوال ہے۔

مسٹر سپیکر : کیا یہ سوال تخمینے کے متعلق ہے؟

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! جناب وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ تخمینہ اتنا لگایا جاتا ہے۔ فلاں فصل کا اتنا لگایا جاتا ہے۔ فلاں کا اتنا لگایا جاتا ہے۔

مسٹر سپیکر : یہ تخمینے کے متعلق کہاں سے سوال آ گیا ہے۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! وہ تخمینے کا جو طریقہ ہے اس کے لیے میں یہ وضاحت کر دوں کہ تمام ایگریکلچر کی فرضی figures بتائی گئی ہیں۔

مسٹر سپیکر : دیکھئے۔ آپ جواب چاہتے ہیں یا سوال کرنا چاہتے ہیں۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! آپ کی اور وزیر موصوف کی صرف وضاحت کے لیے اس کے پس منظر میں یہ ضمنی سوال ہے۔

مسٹر سپیکر : یہ بڑی مشکل بات ہو جائے گی کہ اگر ہر فاضل رکن نے پیش منظر بیان کرنا شروع کر دیا تو اس کے پیش منظر کو کون بیان کرے گا ۔

چوہدری امان اللہ لک : پیش منظر تو وہ فرمائیں گے ۔ میں تو یہ عرض کر رہا تھا کہ فصلات پر تخمینہ کا طریقہ کار کیا ہے ۔ جناب یہ جو فصلات پر تخمینے لگائے جاتے ہیں کہ اتنی کاشت ہوئی ہے یا اتنی ہوگی کون سا طریقہ کار ہے جو حکومت زراعت کے پاس ہے وہ میں پوچھنا چاہتا ہوں ۔ اگر وہ defective ہے تو کیا اس میں وہ ترمیم کرنے کے لیے تیار ہیں ؟

مسٹر سپیکر : اگر یہ بتائیں کہ یہ defective ہے تو وہ آپ کو اس کا کیا جواب دیں گے ؟

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں تو ان کے خیال کے متعلق پوچھ رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : یہ کوئی طریقہ نہیں ہے ۔ آپ نے سوال پوچھنا ہے تو سوال پوچھیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں نے سوال تو پوچھا ہے کہ تخمینے کا طریقہ کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر : یہ ضمنی سوال ہی نہیں بنتا ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! یہ ضمنی سوال کیوں نہیں بنتا ۔ میرے خیال میں تو آپ نے آتے ہی میرے خلاف فیصلہ دے دیا ۔ اس کے متعلق جناب یہ واضح ہے کہ یہ جو تخمینہ ہے کہ ہمارے ہاں اتنی کاشت ہوئی ہے اتنی فصل ہوئی ہے یہ بڑا اہم تخمینہ ہے ۔

مسٹر سپیکر : پھر تو اس کے بعد اگلا سوال یہ ہو سکتا ہے کہ آپ actual رقبہ کس طرح measure کرتے ہیں اور پھر quantity کو کس طرح weigh کرتے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں پھر عرض کروں گا اگر آپ مجھے اجازت فرمائیں کہ تخمینے کے متعلق جو حکومت کی figures اس وقت چلی آ رہی ہیں یہ سابقہ حکومتوں نے چلائی ہیں وہ فرضی ہیں ۔

سپیکر : آپ کی بات ٹھیک ہو سکتی ہے اس پر میں اپنی رائے نہیں دے سکتا مگر اس سے اس سوال پر کیا فرق پڑتا ہے۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! جناب وزیر موصوف کو اجازت فرمائیں کہ وہ بتائیں کہ کیسے تخمینہ لگایا جاتا ہے۔

سپیکر : آپ ایک indepedent سوال لکھ کر بھیجیں۔ میں اس کی اجازت دے دوں گا کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ اب تک جتنے بھی کاشت کے تخمینے لگائے جاتے ہیں یہ فرضی ہیں یہ حقیقت پر مبنی نہیں ہوتے میں اس سوال کی اجازت دوں گا۔ لیکن اس کی ضمنی سوال کے طور پر اجازت نہیں دی جا سکتی۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! اس میں تو وہ ضمنی سوال بنتا ہے کہ وہ کون سا طریقہ کار ہے جس سے انہوں نے یہ assess کیا ہے کہ اتنے رقبہ میں کاشت ہوئی ہے۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ : کیا وزیر موصوف صرف اتنا بتا سکیں گے کہ approximate اور actual میں کتنے percent کا فرق ہو سکتا ہے۔

Which may be a rough guide.

وزیر زراعت : جناب! غالباً جہاں تک تخمینہ لگانے کا تعلق ہے اس کا ایک واضح statistics section ہے اور تخمینہ لگانے کا ایک دائرہ کار ہے۔ اور جہاں تک تخمینے اور actual میں فرق ہے یہ اس پر منحصر نہیں ہے کہ میں کسی چیز کی شرح مقرر کر سکوں۔ کیونکہ یہ ایک چیز مینوفیچکر نہیں ہو رہی ہے بلکہ پیدا ہو رہی ہے اور اس میں ہر فصل پر جس طرح اس دفعہ ہوا ہے کہ fog آئی ہے اور اس کے بعد کچھ خاص قسم کا موسم آیا ہے جس سے جھاڑ میں کمی ہوئی ہے جو کہ پچھلے سال نہیں ہوئی تھی تخمینہ اور actual میں 10 فیصد کی تفاوت رہی ہے۔

مسٹر منظور حسین جنجوعہ : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ گندم چناب 70 کو پنجاب کے دوسرے بارانی اضلاع میں پھیلانے کا کوئی اہتمام اس سال کر رہے ہیں؟

وزیر زراعت : اگر یہ سوال اس سے ہے تو جواب جی ہاں ہے۔ چناب

70 دو قسم کی ہے بارانی اور نہری ۔ بارانی کے لیے ہم پھیلانے کا اور ارادہ رکھتے ہیں ۔ جہاں تک چناب 70 کا تعلق ہے اس وقت اس کی جھاڑ میں کچھ کمی بھی آئی ہے اور dust کا حملہ بھی ہو چکا ہے آپ کو سن کر خوشی ہوگی کہ آپ کے ہاں اپنی ریسرچ میں نئے بیج آ گئے ہیں جو ان سے بہتر ہیں اور اس سال وہ multiply ہو کر اگلے سال چناب 70 کو انشاء اللہ بدلی کر دیں گے ۔ اور وہ جو ہم نئے بیج لائے ہیں وہ بارانی علاقوں کی چناب 70 سے بہتر ہیں ۔

مسٹر منظور حسین جنجوعہ : جناب والا! کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ چناب 70 بارانی کا ان کے پاس اتنا سٹاک موجود ہے کہ وہ ان چاروں اور پانچوں اضلاع کو سپلائی کر سکیں ؟

وزیر زراعت : جی ہاں ۔

میاں خان محمد : کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ میکسی پاک کی اوسط پیداوار میں فی ایکڑ کتنا فرق ہے ؟

وزیر زراعت : جہاں تک میرا علم ہے میکسی پاک کی پیداوار گھٹتی گئی ہے اور اس وجہ سے اس کو cross کر کے ایک نیا بیج بنایا گیا جس کو چناب 70 کہا گیا ۔ چناب 70 کی پیداوار جس وقت introduce کی گئی وہ میکسی سے زیادہ تھی ۔ یہ مختلف اضلاع میں ہے جہاں تھوڑے ایکڑ میں اس کی پیداوار 55 من تک بھی گئی ۔ اوسط 35 من تک بھی ہے اور یہ اس پر منحصر ہے کہ اس میں کھاد کتنی ڈالی گئی ۔ تو اس وقت نہری علاقہ کی اوسط پنجاب میں اگر پورے علاقہ کو لیا جائے تو صرف 18 من ہے ۔

ایگریکلچرل فیلڈ اسسٹنٹ کی ترقی

*4403 ۔ **میاں منظور احمد موہل :** کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ ایگریکلچرل فیلڈ اسسٹنٹ کی ترقی کے لیے کوئی مواقع نہیں ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہ ہیں اور اگر ان کی ترقی کے لیے مواقع ہیں تو یہ کن ضوابط کے تحت ہیں ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : یہ حقیقت نہیں ہے کہ فیلڈ اسسٹنٹ کی ترقی کے لیے کوئی مواقع نہیں ہیں ۔ گورنمنٹ نوٹیفیکیشن

نمبر SOXVIII-1-37/62 مورخہ 18 مئی 1965ء کی رو سے ویسٹ پاکستان ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ سب آڈری نیس (ایکس ٹنشن ونگ) سروس رولز 1963ء کے تحت پندرہ فیصد ایگریکچرل اسسٹنٹ کی اسامیوں پر فیلڈ اسسٹنٹ ترقی کے حق دار ہیں۔

اب بذریعہ گورنمنٹ نوٹیفیکیشن مورخہ 9 اپریل 1973ء ان کے لیے یہ ترقی کا کوٹہ بڑھا کر پچیس فیصد کر دیا گیا ہے۔

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا ! کیا وزیر موصوف فرما سکیں گے کہ ہر فیلڈ اسسٹنٹ اس کوٹہ میں آ سکتا ہے یا اس کے لیے کوئی تعلیمی معیار مقرر ہے ؟

وزیر زراعت : جناب والا ! اس کی تعلیمی قابلیت کا معیار میٹرک ہے اور کورس پاس کرنا بھی لازمی ہے ۔ اس کے علاوہ اس کی رپورٹ پر بھی منحصر ہے کہ آیا وہ اس 15 فیصد ۔ اب 25 فیصد ۔ کوٹہ میں آتا ہے یا نہیں ۔ ہر فیلڈ اسسٹنٹ ظاہر ہے 25 فیصد کوٹہ میں نہیں آ سکتا ۔

ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ اور سپلائی کارپوریشن پر اخراجات

***4498 ۔ چودھری علی بہادر خان** : کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 1973-74ء میں ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ اور سپلائی کارپوریشن پر کتنی رقم کن کن مدات پر صرف کی جائے گی ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : پنجاب ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ سپلائز کارپوریشن مالی سال 1973-74ء میں اپنی تخمینہ شدہ ایک کروڑ اسی لاکھ پچاس ہزار روپے آمدنی سے مندرجہ ذیل مدات پر صرف کرے گی ۔

	مبلغ لاکھ روپے
(1) افسران کی تنخواہ	13-89
(2) عملہ کی تنخواہ	75-94
(3) سفر بھتہ و دیگر متفرق بھتہ جات	22-81
(4) انکافی و غیر انکافی دفتری ضروریات	67-28
	180-85

چوہدری علی بہادر خان : کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ غیر امکانی دفتری ضروریات کیا ہیں اور اس کے لیے 67 ہزار روپیہ جو رکھا گیا ہے اس خرچ کی تفصیلات بتا سکیں گے ؟

وزیر زراعت : اس کی تفصیل میں اگلی دفعہ بتا سکوں گا ۔

چوہدری علی بہادر خان : یہ اگلی دفعہ دھرایا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر : جی ہاں ۔

تحصیل پنڈ دادن خان کے جنگلات میں واقع سرکاری چراگاہوں کو عوام کے لیے کھولنا

*4564 ۔ **مرزا فضل حق** : کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ کرولی ۔ سنبل و دیگر ملحقہ پہاڑی دیہات واقع تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم میں محکمہ جنگلات نے مال مویشی کے لیے سرکاری چراگاہوں کو مکمل طور پر بند کر دیا ہے اگر ایسا ہے تو ایسے احکام کب جاری ہوئے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ تمام علاقہ پہاڑی اور بارانی ہونے کی بنا پر غریب اور قلاش لوگوں کے مویشیوں کے لیے بغیر سرکاری جنگلات کے کوئی چارہ نہیں ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ محکمہ جنگلات کے اہلکار اس علاقے میں مال مویشی پکڑ لیتے ہیں اور ان کے مالکان سے ہر بار پانچ پانچ روپے فی بکری ۔ بھیڑ اور پندرہ روپے فی اونٹ بطور عوضانہ وصول کیا جاتا ہے ۔

(د) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان لوگوں کو اس مصیبت سے نجات دلانے کے لیے کوئی اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) یہ حقیقت نہیں ہے کہ کرولی سنبل اور ملحقہ دیہات کے نزدیک کے جنگلات کا تمام رقبہ چرائی کے لیے بند کر دیا گیا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ کرولی سنبل اور ملحقہ دیہات کے لوگوں کے قریبی جنگلات میں چرائی کے حقوق نہ ہونے کے باوجود مندرجہ ذیل ٹکڑے ہمیشہ کے لیے چرائی کے لیے کھلے ہیں :-

نام جنگلات	حصہ نمبر	رقبہ اراضی (ایکڑوں میں)	نام دیہہ جن کے لیے کھلا ہے	دیگر تفصیلات
ملوٹ محفوظ جنگل	7	262	ملوٹ دیہہ	
ایضاً	15	362	کرولی دیہہ	
سنبل جنوبی	2	135	سنبل	
ایضاً	6	105	سنبل	
سنبل شمالی	32	366	سنبل	گھاس کی پیداوار کم ہے
سنبل شمالی	25	352	سردھی	
محفوظ جنگل	26	342	بوچھال خورد	
ایضاً	27	408	مور جنگ	
نورپور محفوظ	3	348	متان خود	

مزید برآں سنبل جنوبی جنگل کے رقبہ جات باری باری دس دس سال کے لیے کھولے جاتے ہیں ۔ آج کل مندرجہ ذیل رقبہ جات کھلے ہوئے ہیں ۔

1	194
3	122
4	115
9	85
10	120

پہاڑی جنگلات کے رقبہ جات کو لوگوں کے حقوق جنگل اگانے اور بڑھانے کی ضرورت زمین کو بارانی کٹاؤ سے محفوظ رکھنے کی غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت کے منظور شدہ ورکنگ پلان (کارکردگی کا منصوبہ) کے مطابق کھولا اور بند کیا جاتا ہے۔ سنمبل شمالی محفوظ جنگلات کے باقی رقبہ جات جولائی 1952ء سے چرائی کے لیے بند ہیں۔

(ب) یہ حقیقت ہے کہ اس علاقہ میں نسبتاً غربت زیادہ ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ مویشیوں کے گزر بسر کے لیے جنگلات میں چرائی کی مدد دی جاتی ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی حقیقت ہے کہ جانوروں کی تعداد میں غیر ضروری اضافہ کیا گیا ہے جب کہ کم اور اچھی نسل کے جانوروں سے نہ صرف موجودہ وسائل پورے ہو سکتے ہیں بلکہ پیداوار میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔

(ج) یہ حقیقت ہے کہ بند رقبہ میں ناجائز چرائی پر حکومت کے مندرجہ ذیل عائد کردہ نرخوں پر نقصان کا عوضانہ وصول کیا جاتا ہے۔

اونٹ بحساب 15 روپے

بکری اور گائے 5 روپے

بھیڑ 1 روپیہ

(د) الف اور (ب) کے جواب کے پیش نظر حکومت نے کرولی اور سنمبل کے لوگوں کو مصیبت سے دوچار نہیں کیا ہے بلکہ حتی الامکان مدد بہم پہنچائی ہے۔ چرائی کی مزید سہولت خود لوگوں کے اپنے نقصان میں ہے۔ کیونکہ اس سے زمین کا کٹاؤ بڑھے گا اور لکڑی کی پیداوار میں کمی ہوگی۔

مسٹر سپیکر : اب وقفۂ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر زراعت : جناب والا ! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

سردار محمد عاشق : جناب والا ! میرے نشان زدہ سوالات کو غیر

نشان زدہ سوالات کی فہرست میں نہ رکھیں ۔ اس میں افسروں کی دھاندلیوں کو چھپایا گیا ہے ۔ اور اس کو ہاؤس میں پیش ہونے سے محروم کیا جا رہا ہے ۔ میرے سوالات پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

مسٹر سپیکر : آپ تشریف رکھیں ۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ نشان زدہ اور غیر نشان زدہ سوالات میں یہی تو فرق ہے کہ نشان زدہ سوالات ایوان میں پڑھے جاتے ہیں ۔ مگر غیر نشان زدہ ایوان میں نہیں پڑھے جاتے ۔ بہت سے نشان زدہ سوالات بھی تو ایوان میں وقت کی کمی کے باعث نہیں پڑھے جاتے ۔ اس لئے اگر سپیکر نے انہیں غیر نشان زدہ سوالات بھی قرار دے دیا ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا ۔

سردار مہ عاشق : جناب والا ! یہ دھرائے جانے چاہئیں ۔

مسٹر سپیکر : یہ دھرائے نہیں جا سکتے ۔ اگر نشان زدہ سوالات بھی ہوتے تو بھی ایوان کی میز پر ہوتے ۔ یہ ایوان کی میز پر رکھے گئے ہیں ۔ اب آپ کے پاس آئے ہیں اگلی بار آپ ان کی بنیاد پر نشان زدہ سوال پوچھ سکتے ہیں ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

صوبہ میں مچھلی ۔ ڈیری اور پولٹری فارموں کی تعداد

*4693 ۔ **سردار مہ عاشق :** کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ بھر میں کل کتنے مچھلی فارم ۔ ڈیری فارم اور پولٹری فارم ہیں ۔

(ب) مذکورہ فارموں میں کتنے سرکاری اور کتنے نجی مالکان کی ملکیت ہیں ۔

(ج) حکومت گوشت ، دودھ ، اور انڈا کی قیمتوں میں کمی کرنے اور عوام کی ضروریات کے مطابق پیداوار کو بڑھانے کے لئے

مذکورہ فارموں کو مزید کن خطوط پر چلانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) صوبہ میں جانوروں کی پرورش کے لئے پانچ سرکاری فارم ہیں اور اس سال کے دوران پانچ نئے فارم قائم کرنے کی اجازت دی جا چکی ہے اس کے علاوہ پٹہ پر دی ہوئی سرکاری زمینوں پر مویشیوں کے 8 فارم اور بھی قائم ہیں ۔ ان فارموں پر گائے ، بھینس ، بھیڑیں بکریاں پرورش کی جا رہی ہیں ۔ صوبہ پنجاب میں مرغیوں کا سرکاری فارم ایک ہے لیکن نجی شعبہ میں مرغیوں کے 1348 فارم ہیں جن میں سے 365 گوشت کے لئے برائلر چوزے پرورش کرنے کے فارم اور 1983 انڈوں والی مرغیوں کے فارم ہیں ۔ مچھلی فارموں کی تعداد 437 ہے ۔ جن میں سے 119 سرکاری اور 318 غیر سرکاری ہیں ۔

(ب) اس کا جواب اوپر دیا جا چکا ہے ۔

(ج) حکومت پرانے قائم کئے ہوئے فارموں پر جانوروں کی نسل کشی سے پیداواری صلاحیت بڑھانے پر توجہ دے رہی ہے اور اب ان فارموں پر دودھ اور گوشت کے جانور زیادہ رکھنے کے احکامات دئے جا چکے ہیں ۔ آئندہ سال یعنی 1974-75ء کے دوران حکومت 15 مزید فارم کھولنے کا ارادہ ہے اور آئندہ پانچ سالہ منصوبہ کے دوران صوبہ میں 35 فارم دودھ اور گوشت کے لئے قائم کرنے بھی کا ارادہ رکھتی ہے ۔ نجی شعبہ میں بھی حکومت 40 نئے فارم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اس سے قومی وسائل کے علاوہ کسانوں کو بھی فائدہ ہو گا اس کے علاوہ محکمانہ ذرائع سے حکومت کم مویشی پالنے والے لوگوں کے گروہ بنا رہی ہے ۔ ہر گروہ میں 100 سے 125 تک مویشی ہونگے اور ایسے گروہ پانچویں منصوبہ کے دوران میں 7600 کی تعداد میں بنائے جائیں گے ۔ ایسے گروہوں کو حکومت فنی امداد دے گی اور ان سے دودھ اور گوشت کے جانور حاصل کر کے یہ چیزیں شہری آبادی کو مہیا کی جائیں گی ۔

اس طرح پولٹری فارموں کے قیام اور ترقی کے لئے خصوصی توجہ دی جا رہی ہے ۔ مچھلی فارموں کی توسیع کے لئے آٹھ ترقیاتی سکیمیں زیر عمل ہیں ۔

محکمہ جنگلات کے عملے کی تعداد

*4694 ۔ **سردار محمد عاشق :** کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب بھر میں جنگلات میں کل کتنی تعداد ہے اور وہ کتنے رقبہ میں ہیں ۔

(ب) پنجاب بھر میں محکمہ جنگلات میں کل کتنے ملازمین ہیں ۔

(ج) مذکورہ محکمہ کو یکم جنوری 1972ء تا 31 دسمبر 1972ء کل کتنی آمدن ہوئی ۔

(د) مذکورہ مدت میں محکمہ مذکور کے ملازمین پر تنخواہوں وغیرہ پر کتنی رقم صرف ہوئی نیز محکمے نے ہر سال میں کتنی بچت ظاہر کی ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) پنجاب کے جنگلات مندرجہ ذیل رقبہ پر مشتمل ہیں ۔

ذخیرہ جنگلات	84,73·175	ایکڑ
نہریں	22402	میل
سڑکیں	6571	میل
ریلوے لائنز	461	میل
ڈسٹرکٹ کونسل کی سڑکیں	207	میل

(ب) محکمہ جنگلات میں ملازمین کی کل تعداد 5373 ہے ۔

(ج) محکمہ کو یکم جنوری 1972ء سے 31 دسمبر 1972ء تک مبلغ 4,38,98,611 روپے کی آمدنی ہوئی ۔

(د) محکمہ نہر یکم جنوری 1972ء سے 31 دسمبر 1972ء تک

ملازمین کی تنخواہوں وغیرہ پر مبلغ 95,26,63 روپے کی رقم صرف ہوئی ۔

بجٹ 1970-71ء میں ایک کروڑ سات لاکھ 82 ہزار اور 1972-73ء میں ایک کروڑ 49 لاکھ 84 ہزار تھی ۔ البتہ 1971-72ء میں ایک کروڑ 61 لاکھ 27 ہزار روپے کا خسارہ رہا ۔ کیونکہ 3 کروڑ 32 لاکھ 65 ہزار روپے تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو ادا کرنے پڑے ۔

پٹ سن کی کاشت

*4700 ۔ **سردار محمد عاشق** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد پٹ سن کی کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے صوبہ کے کون کون سے مقامات پر اس فصل کے اگانے کے تجربات کئے ہیں اور اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پٹ سن کی کمی کو دور کرنے کے لئے پٹ سن کاشت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو پنجاب میں اس کی کاشت کس کس مقام پر کی جائے گی اگر کہیں کاشت نہیں کرائی جائے گی تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد حکومت پنجاب نے پٹ سن کی کاشت کو ترویج دینے اور پٹ سن کی کمی کو پورا کرنے کے لئے زرعی تحقیقاتی ادارہ لائل پور میں ایک تحقیقاتی شعبہ قائم کیا ہے جس کے تحت پنجاب کے اضلاع مظفر گڑھ ۔ لائل پور اور شیخوپورہ میں خصوصی طور پر دیگر اضلاع مثلاً ملتان جھنگ لاہور وغیرہ میں عمومی طور پر پٹ سن کی کاشت کی گئی ہے ۔

1972ء میں پٹ سن کے تحت تقریباً 1000 (ایک ہزار) ایکڑ رقبہ کاشت

کیا گیا تھا جس میں سے تقریباً 680 ایکڑ ضلع مظفر گڑھ 240 ایکڑ ضلع لائلپور میں اور باقی رقبہ ضلع ملتان ، بہاول نگر ، ساہیوال اور ڈیرہ غازی خان میں تھا کل کاشت رقبہ کا تقریباً 0 (پچاس) فیصد رقبہ کامیاب ہوا پیداوار 10 (دس) من کے لگ بھگ رہی ۔

1973ء میں پٹ سن کے تحت 4240 ایکڑ رقبہ کاشت کیا گیا تھا جس میں 3000 (تین ہزار) ایکڑ ضلع مظفر گڑھ ۔ 689 ایکڑ ضلع لائلپور ۔ 296 ایکڑ ضلع شیخوپورہ ۔ 60 ایکڑ ملتان ۔ 56 ایکڑ ضلع جھنگ ۔ 55 ایکڑ ضلع لاہور اور باقی رقبہ دیگر اضلاع میں تھا ۔ حوصلہ افزا نتائج برآمد ہونے کی توقع ہے ۔

(ب) یہ درست ہے کہ حکومت پٹ سن کی کمی کو بتدریج پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جن علاقوں میں پٹ سن کاشت کی جا چکی ہے وہ (الف) جز کے جواب کے تحت مذکور ہیں ۔ پٹ سن کی کاشت کے لئے ایسے علاقوں کو ترجیح دی جاتی ہے ۔ جہاں پٹ سن کی گلائی کے لئے وافر پانی ہو ۔ نیز ایسے علاقے جہاں سیلاب سے کپاس کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو ۔ ایسے علاقے دریاؤں کے کنارے مثلاً مظفر گڑھ میں چناب اور سندھ کا دریائی علاقہ واقع ہوں تو پٹ سن کے لئے موزوں ہیں ۔

پنجاب ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ اینڈ سپلائز کارپوریشن کے عملے کو خصوصی تنخواہ کی ادائیگی

***4704 ۔ چودھری امان اللہ لک :** کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گزشتہ 2 ماہ سے پنجاب ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ اینڈ سپلائز کارپوریشن کا عملہ صبح آٹھ بجے سے 6 بجے شام تک دفتر میں کام کرتا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ ادارہ اپنے مذکورہ ملازمین خصوصاً درجہ سوم و چہارم کو اعزازیہ

یا خصوصی تنخواہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) یہ درست ہے کہ پنجاب ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ اینڈ سپلائز کارپوریشن کا عملہ ڈیڑھ ماہ تک (یکم نومبر 1973ء تا 15 پندرہ دسمبر 1973ء) صبح آٹھ بجے سے چھ بجے شام تک کام کرتا رہا ہے ۔ 16 دسمبر 1973ء تا 31 جنوری 1974ء دفتر کے اوقات صبح آٹھ بجے سے شام چار بجے تک رہے ہیں ان اوقات کار کے مقرر کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اس نئے ادارہ کے قیام کو مستحکم کیا جائے اور فصل ربیع کی مہم کو کامیاب بنایا جائے ۔

(ب) کارپوریشن اپنے تمام ملازمین کو بالعموم اور درجہ سوئم اور چہارم کے ملازمین کو بالخصوص بونس دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ بشرطیکہ کارپوریشن کو اپنے کاروبار میں معقول منافع ہو ۔

قصبہ ڈونگہ بونگہ میں مارکیٹنگ فیس سے آمدن

*4755 ۔ **راؤ مراتب علی خان** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ قصبہ ڈونگہ بونگہ مارکیٹ کمیٹی بھاولنگر کے ایریا میں شامل ہے اور اس قصبہ سے مارکیٹ کمیٹی بھاولنگر کو ہزاروں روپیہ سالانہ مارکیٹنگ فیس فراہم ہوتی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ 73-1972ء میں مارکیٹنگ کمیٹی بھاولنگر نے مذکورہ قصبہ میں کئی سڑکوں کی تعمیر کے لیے اپنے سالانہ بجٹ میں کچھ رقم مختص کی تھی جس کی منظوری کنٹرولنگ اتھارٹی نے دیدی تھی مگر یہ رقم دانستہ طور پر خرچ نہ کی گئی ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو قصبہ ڈونگہ

ہونگہ میں کون سے سال سے مارکٹینگ ایکٹ نافذ ہوا تھا اور اس قصبہ سے سال وار مارکٹینگ فیس سے کس قدر آمدن ہوئی اور آج تک قصبہ مذکور میں ترقی کے لیے کس قدر رقم خرچ کی گئی ہے نیز سال 73 - 1972ء میں قصبہ ہذا کی سڑکوں کی تعمیر کے لیے کس قدر رقم منظور کی گئی تھی اور اس کو خرچ نہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں اور ایسی غفلت اور کوتاہی کی ذمہداری کس پر عائد ہوتی ہے ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) قصبہ ڈونگہ ہونگہ 1959ء سے مارکیٹ کمیٹی بہاول نگر کے نوٹیفائیڈ مارکیٹ ایریا میں شامل ہے۔ 1959ء سے لے کر دسمبر 1973ء تک مارکیٹ کمیٹی بہاول نگر نے مبلغ 1807 ، 32 ، 1 روپے بطور مارکیٹ فیس وصول کئے ہیں ۔

(ب) مارکیٹ کمیٹی بہاولنگر نے تخمینہ بجٹ برائے 73 - 1972ء میں قصبہ ڈونگہ ہونگہ کی سڑکوں کی تعمیر کے لیے کوئی مختص نہیں کی تھی ۔ کیونکہ زرعی پیداوار اور منڈیوں کے قانون مجریہ 1939ء کے تحت مارکیٹ فنڈ کو قصبہ کی سڑکوں کی تعمیر پر صرف نہیں کیا جا سکتا ۔ کیونکہ ایسی سڑکیں ٹاؤن کمیٹی کی ذمہداری ہوتی ہیں ۔ ڈپٹی کمشنر بہاولنگر نے مارکیٹ کمیٹی بہاولنگر کے بجٹ برائے سال 73 - 1972ء کو منظور کرتے وقت قصبہ ڈونگہ کی سڑکوں کی تعمیر کے لیے مبلغ ۔ 15000 خود منظور کر دئے تھے ۔ مارکیٹ کمیٹی سڑکوں کی تعمیر کرنے کی مجاز نہیں تھی ۔ اس لیے یہ رقم خرچ نہ کی گئی ۔

(ج) قصبہ ڈونگہ ہونگہ میں مارکیٹ ایکٹ کا نفاذ 1959ء میں ہوا تھا اور زرعی اجناس کی خرید و فرخت پر فیس کی وصولی 1960ء سے باقاعدہ شروع ہوئی ۔ سال روان آمدن کا گوشوارہ درج ذیل ہے ۔ مارکیٹ کمیٹی بہاولنگر نے قصبہ ڈونگہ ہونگہ کے نوٹیفائیڈ ایریا کی ترقی کے لیے آج تک مبلغ 6,00,00 روپے خرچ کئے ہیں ۔ ڈپٹی کمشنر بہاولنگر نے بجٹ برائے سال

1972-73ء قصبہ ھذا کی سڑکوں کی تعمیر کے لیے خود ہی مبلغ 15,000 روپے منظور کئے تھے - زرعی پیداوار اور منڈیوں کے قانون مجریہ 1939ء کے تحت قصبہ کی سڑکیں مارکیٹ کے فنڈ سے تعمیر نہیں کی جا سکتیں - اس طرح سڑکیں تعمیر نہ کرنے کی ذمہداری مارکیٹ کمیٹی کے کسی اہلکار پر عائد نہیں ہوتی -

گوشوارہ آمدن مارکیٹ فیس قصبہ ڈونگہ بونگہ (از اگست 1959ء تا دسمبر 1973ء) -

سال	آمدن مارکیٹ فیس (روپوں میں)
1959-60ء	3396-94
1960-61ء	7419-37
1961-62ء	6965-99
1962-63ء	12211-81
1963-64ء	1685-30
1964-65ء	7811-05
1965-66ء	5061-37
1966-67ء	9626-95
1967-68ء	11307-95
1968-69ء	6354-95
1969-70ء	6633-15
1970-71ء	13828-62
1971-72ء	14136-37
1972-73ء	12907-84
1973-74ء (جولائی تا دسمبر 1973ء)	3832-92
میزان	1,32,180-48

صوبہ میں زیر کاشت رقبہ

*4772 - **بیگم ریحانہ سرور** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ پنجاب میں کل کتنا رقبہ زیر کاشت ہے - تفصیل ضلع وار بتائی جائے نیز ان اضلاع میں کل کتنا زیر کاشت رقبہ حالیہ سیلابوں میں متاثر ہوا ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : پنجاب کا کل مزروعہ رقبہ 2 کروڑ 72 لاکھ 35 ہزار ایکڑ ہے - اس میں سے خریف کی فصلوں کا رقبہ برائے سال 1973-74ء ایک کروڑ تیس لاکھ ستائیس ہزار ایکڑ تھا - جس میں سے بارہ لاکھ پانچ ہزار ایکڑ رقبہ فصلات حالیہ سیلابوں سے مکمل طور پر تباہ ہوگیا - جب کہ ایک لاکھ چھیالیس ہزار ایکڑ جزوی طور پر متاثر ہوا - ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے -

نمبر شمار	نام ضلع	کاشتہ رقبہ فصلات خریف 1973-74ء (ہزار ایکڑوں میں)	مکمل تباہ شدہ رقبہ فصلات (ہزار ایکڑوں میں)	جزوی متاثر رقبہ فصلات (ہزار ایکڑوں میں)
1	کیمبل پور	292	—	—
2	راولپنڈی	356	—	—
3	جہلم	293	—	4
4	گجرات	538	26	2
5	سرگودھا	847	54	21
6	لائل پور	1038	40	12
7	جھنگ	625	176	9
8	میانوالی	484	6	—
9	سیالکوٹ	574	1	74
10	گوجرانوالہ	652	46	—

11	شیخوپورہ	186	71	3
12	لاہور	598	31	—
13	ساہیوال	1401	12	2
14	ملتان	1740	132	4
15	مظفر گڑھ	145	140	—
16	ڈیرہ غازی خان	426	48	8
17	بہاولپور	494	70	—
18	بہاولنگر	636	32	7
19	رحیم یار خان	762	300	—
	کل میزان	1,20,87	12,05	1,46

صوبہ میں چاول ۔ گندم ۔ گنے اور کپاس کی پیداوار

*7473 ۔ **بیگم زبیدہ سرور** : کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 1947ء ۔ 1957ء ۔ 1967ء اور 1973ء میں صوبہ پنجاب میں چاول ۔ گندم ۔ گنے اور کپاس کی ضلع وار کل پیداوار کیا تھی ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : صوبہ پنجاب میں ضلع وار چاول ، گندم ، گنے اور کپاس کی کل پیداوار کے اعداد و شمار برائے سال 48-1947ء و 58-1957ء و 68-1967ء اور 73-1972ء حسب ذیل ہیں ۔

	چاول			گندم			(پیداوار "۔۔۔" ٹنوں و گانٹھوں میں) 500 ٹنوں و گانٹھوں سے کم
نام ضلع	1947-48ء	1957-58ء	1967-68ء	1972-73ء	1947-48ء	1957-58ء	1967-68ء	1972-73ء
کیمبلپور	—	—	—	—	103.9	131.3	101.3	112.4
راولپنڈی	0.1	0.3	0.4	0 3	56.3	62.4	81.5	63.3
جہلم	0.1	0.1	0.4	—	70.0	106.7	84.0	70.4
گجرات	10.1	10.4	48.5	53.9	115.3	137.3	137.6	164.8
سرگودھا	2.3	6.5	22.2	38.7	175.8	202.6	363.5	395.1
لائل پور	6.2	7.2	30.1	42.1	321.8	341.6	583.1	653.5
جھنگ	2.5	4.2	14.7	20 5	125.0	147.2	278.2	317.5
میانوالی	—	—	—	—	49.5	96.6	152.4	175.0
سیالکوٹ	27.1	51.0	118.1	123.5	157.8	123.3	211.9	208.9
گوجرانوالہ	64.0	95.1	320.2	250.5	137.9	155.90	207.5	318.5

	چاول		گندم		پیداوار "۔ ۔ ۔" ٹنوں و گانٹھوں میں (500 ٹنوں و گانٹھوں سے کم)			
شیخوپورہ	61.5	56ء5	146.6	192.3	134ء5	104ء1	187ء3	263ء0
لاہور	12.5	14.5	46.6	69.7	75ء8	104ء7	174ء0	262ء0
ساہیوال	27.7	21.7	64.2	95.9	282ء6	255ء5	598ء6	702ء1
ملتان	9.3	7.1	13.2	20.2	352ء1	402ء0	790ء0	838ء3
مظفر گڑھ	16.5	5.3	6.9	15.1	140ء9	143ء1	311ء0	389ء6
ڈیرہ غازی خان	6.1	7.1	13.5	23.8	70ء2	58ء1	135ء8	149ء7
بہاولپور	1.8	2.6	4.9	7.7	59ء0	55ء5	147ء0	145ء2
بہاونگر	5.3	7.7	10.4	16.2	64ء0	59ء8	155ء6	175ء9
رحیم یار خان	3.9	6.8	10.2	14.8	116ء0	109ء9	230ء1	198ء2
صوبہ پنجاب	256.0	308.1 گنا	771.1	985.1 کپاس	2608ء2	2786ء4	4978ء9	5603ء5
کھمبلپور	3	3	—	—	0ء7	0ء7	0ء2	—
راولپنڈی	—	1	—	—	0ء0	0ء1	0ء4	—

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے 263

	گنا		کپاس	پیداوار ٹنوں و گانٹھوں میں (5000 ٹنوں و گانٹھوں سے کم)			
جہلم	3	9	11	--	0ء6	1ء8	2ء3	—
گجرات	246	257	505	687	20ء3	35ء3	24ء1	16ء0
سرگودھا	259	549	1187	1477	76ء3	103ء6	147ء0	120ء3
لائلپور	1082	1934	3728	4140	107ء4	104ء1	176ء0	191ء0
جھنگ	92	288	601	661	31ء7	50ء7	101ء5	126ء5
میانوالی	1	153	207	449	0ء1	1ء1	6ء0	10ء5
سیالکوٹ	555	596	518	344	20ء0	8ء5	7ء7	5ء0
گوجرانوالہ	235	432	470	370	10ء2	14ء9	13ء3	10ء4
شیخوپورہ	220	498	575	654	31ء4	28ء1	22ء1	20ء6
لاہور	248	479	807	675	24ء3	34ء2	31ء8	34ء7
ساہیوال	192	991	1439	1205	88ء6	193ء3	457ء3	608ء8

	گنا		کپاس	(پیداوار ٹنوں میں)	
				5000 ٹنوں و گانٹوں سے کم	
ملتان	132	753	197ء8	286ء3	685ء5	936ء0
مظفرگڑھ	90	268	12ء7	11ء6	44ء6	92ء70
ڈیرہ غازی خان	22	19	2ء7	4ء7	31ء5	64ء5
بہاولپور	130	374	20ء5	29ء9	62ء4	127ء4
بہاولنگر	209	598	53ء8	78ء3	120ء2	154ء6
رحیم یار خان	138	401	89ء6	130ء4	226ء9	305ء0
صوبہ پنجاب	4207	8600	786ء8	118ء6	2168ء7	2826ء0

کپاس کے محصول کی تشخیص شدہ رقوم

*4774 - **بیگم رعنا سرور :** کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سال 1972ء اور 1973ء کے دوران کپاس کے محصول (کاٹن ڈیوٹی) کی کل تشخیص شدہ رقم علیحدہ علیحدہ کیا تھی - نیز متذکرہ سالوں کے دوران فی الحقیقت وصول شدہ رقم علیحدہ کیا تھی ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : سال 1972ء و 1973ء میں کاٹن فیس مبلغ 1,03,05,239·25 روپیہ اور مبلغ 93,70,479·75 بالترتیب تشخیص کی گئی تھی اور انہیں سالوں میں مبلغ 56,85,769·14 اور 75,50,75·39 بالترتیب وصول کئے گئے -

---

راولپنڈی اور جہلم کے اضلاع میں زرعی اقدامات

*4856 - **مسٹر منظور حسین جنجوعہ :** کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی اور جہلم کے اضلاع کی زمینوں کو ہموار کرنے کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے جس سے ہزاروں ایکڑ اراضی کو قابل کاشت بنایا جا سکتا ہے -

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان اضلاع میں زرعی ترقی کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) اضلاع راولپنڈی اور جہلم کی زمینوں کی ہمواری کے لیے محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ اور شعبہ تحفظ اراضیات کے بلڈوزر زمینداروں کو زمین ہموار کرنے کے کام کے لئے کرایہ پر فراہم کئے جاتے ہیں - جس طرح باقی اضلاع میں دئے جاتے ہیں - شعبہ تحفظ اراضیات خاص طور سے ان علاقوں میں کام کر رہا ہے -

(ب) ان اضلاع میں زرعی ترقی کا کام معمول اور منصوبوں کے مطابق جاری ہے -

---

مربوط دیہی ترقیاتی پراجیکٹ کے لیے رقم کی تخصیص

*4858 ۔ **سئیر منظور حسین جنجوعہ** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مربوط دیہی ترقیاتی پراجیکٹ کا مقصد ایک مثالی معاشرہ قائم کرنا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت مذکورہ پراجیکٹ کے لئے بجٹ میں علیحدہ رقم مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) درست ہے ۔

(ب) جی ہاں سال رواں میں اس پراجیکٹ کے لئے 51,58,900 روپیہ مختص کئے گئے ہیں ۔

صوبہ میں سورج مکھی کی کاشت

*4883 ۔ **ملک شاہ چھ محسن** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب میں سورج مکھی کی کاشت کے لئے آج کل کتنی اراضی مخصوص ہے ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت 75-1974ء کے لئے سورج مکھی کی کاشت کے لئے مزید اراضی مخصوص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کس کس ضلع میں کتنی مزید اراضی مخصوص کی جائے گی اور کاشتکاروں کو سورج مکھی کا بیج مہیا کرنے کے لئے کیا انتظامات کئے جائیں گے ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) پنجاب میں بہاریہ سورج مکھی (جنوری ، فروری 1974ء کی کاشت شدہ) کے زیر رقبہ کاشت کی تفصیل یہ ہے ۔

ملتان ڈویژن	435 ایکڑ
لاہور	613 ,,

سرگودھا	145 ایکڑ
بہاولپور	540 ,,
راولپنڈی	385 ,,
	2068 ایکڑ

یہ سارا رقبہ زمینداروں/کاشتکاروں کے کھیتوں میں کاشت ہوا ہے ۔ اس کے علاوہ سورج مکھی سرکاری فارموں پر 120 ایکڑ کے لگ بھگ رقبہ پر بیج بڑھانے کے لئے کاشت کیا گیا ہے ۔ یہ تخم موسم خزاں کی سورج مکھی فصل کاشت کرنے کے لئے استعمال ہوگا ۔

(ب) 1974ء کی سورج مکھی کی خزاں کاشت (اگست ۔ ستمبر) کے لئے مختلف اضلاع میں مجوزہ رقبہ کی تفصیل یہ ہے ۔

سرگودھا	160	سیالکوٹ	36
لائل پور	160	لاہور	65
جھنگ	150	گوجرانوالہ	35
میانوالی	80	شیخوپورہ	210
کل	550	کل	346
سلطان	70	کیمبلپور	90
ساہیوال	130	راولپنڈی	120
مظفر گڑھ	50	جہلم	100
ڈیرہ غازی خاں	50	گجرات	90
			400

صوبہ میں کل رقم

مجوزہ بالا رقبہ کی کاشت کے لئے محکمہ کے پاس بیج وافر مقدار میں ہوگا ۔ کیونکہ سرکاری فارموں پر بہاریہ کاشتہ سورج مکھی سے آٹھ نو سو من کے

لگ بھگ بیج پیدا ہوگا جو کہ کم از کم 5000 ایکڑ کاشت کرنے کے لئے کافی ہوگا ۔ اس کے علاوہ زمینداروں کے پاس اپنا ہوگا ۔

پنجاب کے کاشتکاروں کو ٹریکٹروں کی فراہمی

*4884 ۔ **ملک شاہ محمد محسن** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 1973ء میں وفاقی حکومت نے پنجاب کے کاشتکاروں کو کن شرائط اور کتنے کرایہ پر ٹریکٹر مہیا کئے تھے ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : وفاقی حکومت نے صوبہ پنجاب کے سیلاب زدہ علاقہ کے کاشتکاروں کے لئے 643 ٹریکٹر مہیا کیے تھے ۔ یہ ٹریکٹرز مندرجہ ذیل شرائط اور کرایہ پر مہیا کیے گیے تھے ۔

(1) ٹریکٹرز ہکنگ کی حد سے زیادہ تیس گھنٹے فی کاشتکار تھی ۔

(2) درخواست دہندہ کو اپنے تمام کام کی تخمینہ شدہ رقم کا دسواں حصہ کام شروع کروانے سے پہلے محکمہ زراعت کے شعبہ انجینیئرنگ کے عملے کے پاس جمع کروانا تھا ۔

(3) درخواست دہندہ کو اپنے کل کرایہ کا بقایا 9/10 حصہ فصل ربیع 74-1973ء کی برداشت پر محکمہ مال کو مالیہ کے ساتھ ادا کرنا ہے ۔

(4) ٹریکٹر کا کرایہ فی گھنٹہ حسب ذیل تھا ۔

(1) بائیلارس زیٹر ۔ انٹرنیشنل اور یونیورسل ٹریکٹروں کے لئے مبلغ -/16 روپیہ فی گھنٹہ ۔

(2) آئی ۔ ایچ ۔ ٹی ٹریکٹروں کے لئے مبلغ -/14 روپیہ فی گھنٹہ ۔

چک نمبر 44 جنوبی تحصیل ضلع سرگودھا میں ماہی پروری کے تالاب کو پانی مہیا کرنا

*4911 ۔ **ملک شاہ محمد محسن** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم نشان زدہ سوال نمبر 3889 جس کا جواب ایوان میں 17 جنوری 1974ء کو دیا گیا تھا کے حوالہ سے بیان فرمائیں گے کہ چک نمبر 44 جنوبی تحصیل سرگودھا میں

ماہی پروری کے تالاب کو پانی مہیا کرنے کے لئے محکمہ زراعت نے آبپاشی سے کب رجوع کیا اور پانی کب مہیا کیا گیا ۔ اگر پانی مہیا نہیں کیا گیا تو کیوں ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : محکمہ ماہی پروری نے چک نمبر 44 جنوبی تحصیل سرگودھا میں واقع ماہی پروری کے تالاب میں پانی کی فراہمی کے لئے سپرنٹنڈنٹ انجینیئر لوئر جہلم کینال سرگودھا سرکل سے 16 مئی 1973ء کو رجوع کیا بعض مشکلات کی وجہ سے یہ پانی جلد بحال نہ ہو سکا ۔ بالاخر مئی 1974ء میں تالاب مذکور کے لئے نہر کا منظور شدہ پانی مہیا کر دیا گیا ۔

علاقہ تھل اور دیگر نو آبادیاتی اضلاع میں غلہ کی اجناس کی پیداوار

***4140 ۔ کیپٹن احمد نواز خان** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پنجاب کے علاقہ تھل اور دیگر نو آبادیاتی اضلاع میں علیحدہ علیحدہ غلہ کی اجناس کی اوسطاً فی ایکڑ پیداوار کیا ہے ۔

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : صوبہ پنجاب میں اجناس غلہ کی اوسط پیداوار فی ایکڑ (تھل اور نو آبادیاتی اضلاع کی فہرست مندرجہ ذیل ہے) ۔

صوبہ پنجاب میں اجناس غلہ کی اوسط پیداوار فی ایکڑ تحصیل اور نوآبادیات اضلاع میں حسب ذیل ہے۔

نام ضلع	گندم			چنا		جوار		
	آبپاش	غیر آبپاش	اوسط	آبپاش	غیر آبپاش	اوسط	آبپاش	غیر آبپاش	اوسط
(الف) علاقہ تھل									
(1) میانوالی (تھل بھکر)	12.5	5.8	9.5	6.3	5.3	5.4	6.2	4.0	4.7
(2) سرگودھا (تحصیل خوشاب	17.5	4.7	15.1	8.2	5.5	5.7	7.8	4.0	6.2
(3) مظفر گڑھ (تحصیل کوٹ ادو	10.1	4.91	15.2	8.0	5.4	7.3	6.5	4.0	6.3
(ب) نوآبادیات									
(4) لائل پور	10.5	4.7	20.4	9.5	5.4	9.3	9.7	—	9.9

(5) جھنگ	16.1	4.5	15.6	8.1	6.0	7.2	7.0	—	7.1
(6) لاہور	14.7	5.1	14.4	8.5	6.4	8.4	6.5	5.0	6 8
(7) شیخوپورہ	14.0	5.0	13.6	8.1	5.8	7.2	6·2	4.5	6.8
(8) گوجرانوالہ	15.0	6.0	14.4	8.4	6.0	7.0	7.0	5.5	7.1
(9) گجرات	10.5	5.3	8,4	6.7	5,3	7,2	5,5	4.7	6.2
(10) ساہیوال	20.6	4.7	20.4	8.2	7.8	8 2	7.0	4.5	7.2
(11) ملتان	19,9	4.4	19.8	8.3	4.9	8.1	7.2	4.2	7.3
(12) ڈیرہ غازی خان	13.5	6.6	12 5	7.0	5;1	6,2	6.5	4.7	5.7
(13) بہاولپور	13.2	4.5	13.1	8.6	5.4	8.3	8.0	—	7.9
(14) بہاولنگر	13.5	4.0	12.9	8.0	5.0	7.0	7.5	—	7.50
(15) رحیم یار خان	14.1	4.9	13.9	8,5	4.5	8.3	8.2	—	.3

صوبہ پنجاب میں اجناس غلہ کی اوسط پیداوار فی ایکڑ تھل اور نو آبادیات اضلاع میں حسب ذیل ہے

نام ضلع	چاول			مکئی			باجرہ		
نمبر شمار	آبپاش	غیر آبپاش	اوسط	آبپاش	غیرآبپاش	اوسط	آبپاش	غیرآبپاش	اوسط
(الف) علاقہ تھل									
(1) میانوالی (تحصیل بھکر)	—	—	—	10.5	—	10.9	6.5	4.5	5.3
(2) سرگودھا (تحصیل خوشاب)	17.3	—	17.3	13.0	5.0	12.6	7.7	4.2	7.0
(3) مظفر گڑھ (تحصیل کوٹ ادو)	14.7	—	14.7	15.0	—	15.0	5,0	4.7	5.7

(ب) نو آبادیات

(4) لائل پور	18.6	—	18.6	18.5	—	14.0	14.0	—	8.2
(5) جھنگ	16.0	—	16.4	12.5	7.0	12.3	5.5	4.5	6.5
(6) لاہور	15.3	—	15.3	14.0	7 5	14.0	6.7	4.5	6.3
(7) شیخوپورہ	16.0	—	16.0	15.0	—	15.0	6.5	4.5	6.4
(8) گوجرانوالہ	16.1	—	16.1	14.0	—	14.0	7.2	4.2	6.9
(9) گجرات	17.4	5•4	16.9	13.5	7.0	13.9	6.2	4.5	5.0
(10) ساہیوال	16.6	—	16.6	16.0	—	16.0	8.5	—	8.4
(11) ملتان	17.2	—	17.2	15.5	—	15.5	8.2	—	8.3
(12) ڈیرہ غازی خان	12.7	—	12.7	13.0	—	13.0	7.2	4.5	6.3
(13) بہاولپور	13.1	—	13.1	14.0	—	14.0	7.0	—	7.0
(14) بہاولنگر	13.8	—	13.8	13.0	13.0	13.0	5.0	4.0	5.8
(15) رحیم یار خان	13.9	—	13.0	14.0	—	14.0	6.2	—	6.3

تحصیل چکوال ضلع جہلم میں جنگلات

*4180 ۔ **مرزا فضل حق :** کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ تحصیل چکوال ضلع جہلم کے کل رقبہ میں سے کتنے کتنے رقبہ پر جنگلات واقع ہیں ۔ نیز ان جنگلات میں سرکاری کتنے ہیں اور پرائیویٹ کتنے ہیں ۔ الگ الگ تفصیل دی جائے ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (1) رقبہ تحصیل چکوال مطابق ریکارڈ محکمہ مال 642248 ایکڑ

(2) رقبہ جنگلات گورنمنٹ ریزرو جنگلات 5284 ایکڑ

غیر ضلعی جنگلات ۔ 15328 ایکڑ

میزان ۔ 20622 ایکڑ

(3) محفوظ جنگلات شوارع پی ڈبلیو ڈی ۔ 88 میل

ریلوے سائڈپلانٹیشن ۔ 21 میل

میزان ۔ 109 میل

(4) جنگلات غیر سرکاری ۔ 5 مرلہ 5 کنال 9640 ایکڑ

محکمہ لائیو سٹاک میں ریسرچ آفیسر ایوین لیکوسس کی خالی آسامی

*5072 ۔ **سید تابش الوری :** کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ لاہور نے حال ہی میں ریسرچ آفیسر ایوین لیکوسس (Reserch officer Avian Leukasis) کی ایک آسامی کو درجہ دوم کی آسامی قرار دے کر پبلک سروس کمیشن پنجاب سے کسی موزوں شخص کو بھرتی کے لئے درخواست کی تھی ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مقصد کے لیے کمیشن نے جو اشتہار جاری کیا اس میں بھی اسے درجہ دوم کی آسامی قرار دیا گیا ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کمیشن نے اس سلسلے میں 19-1-1974 کو امیدواروں کو انٹرویو کے لئے طلب کیا ؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ انٹرویو سے چند روز پہلے اچانک محکمہ نے متذکرہ پوسٹ کو درجہ اول کی آسامی قرار دے کر کمیشن کو بھرتی کرنے سے روک دیا اور کمیشن نے انٹرویو منسوخ کر دیا ۔

(و) اگر جزو (الف) تا (د) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس تضاد کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) جی نہیں ۔ محکمہ کی طرف سے درخواست مورخہ 30-3-1973 کو سینئر کلاس ون کی آسامی کے لیے کی گئی تھی ۔

(ب) جی نہیں ۔ پبلک سروس کمیشن کی طرف سے بھی اشتہار سینئر کلاس ون کے لیے جاری ہوا تھا ۔

(ج) درست ہے ۔

(د) جی نہیں ۔ پبلک سروس کمیشن نے محکمہ سے آسامی کی علاقائی تقسیم کے متعلق وضاحت طلب کرتے ہوئے انٹرویو کی تاریخ از خود منسوخ کر دی تھی ۔

(و) اس ضمن میں کوئی تضاد نہیں ۔

ڈپٹی ڈائریکٹر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کا تقرر

***5078 - مرزا فضل حق** : کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ مسٹر سعید اصغر ڈپٹی ڈائرکٹر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کا تقرر ایڈہاک بنیاد پر ہوا تھا ۔ مگر پبلک سروس کمیشن نے یہ تقرری نا منظور کر دی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ سیکرٹری لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے مذکورہ افسر کے تنزلی کے احکامات جاری کر دیئے ہوئے

ہیں ۔ مگر وہ اب تک ڈپٹی ڈائریکٹر کے عہدے پر کام کر رہے ہیں ۔

(ح) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلہ میں کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) مذکورہ بالا افسر کا تقرر ایڈہاک بنیاد پر ہوا تھا ۔ باقاعدہ بنیاد پر اس کی تقرری کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے ۔

(ب) مذکورہ بالا افسر کی تنزلی کے احکامات جاری نہیں کئے گئے ۔ یہ درست ہے کہ وہ ڈپٹی ڈائریکٹر کے عہدے پر کام کر رہا ہے ۔

(ج) اس معاملہ میں محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی ہدایات حاصل کرنے کے لیے ان کی طرف رجوع کیا گیا ہے ۔

سیلاب سے متاثرہ اراضی کے لیے ٹریکٹرز اور بل ڈوزرز کی فراہمی

***5090 ۔ سردار امجد حمید خان دستی** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ کے کن اضلاع میں سیلاب سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لیے گورنمنٹ کی طرف سے ٹریکٹرز اور بل ڈوزرز مہیا کیے گئے ۔

(ب) ہر ضلع میں مذکورہ ٹریکٹر اور بل ڈوزرز کتنی تعداد میں اور کن شرائط پر فراہم کئے گئے ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) صوبہ پنجاب میں سیلاب سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لیے حکومت کی طرف سے مندرجہ ذیل اضلاع میں ٹریکٹرز مہیا کیے گئے ۔

(1) شیخوپورہ

(2) سیالکوٹ

(3) گوجرانوالہ
(4) لاہور
(5) لائل پور
(6) جھنگ
(7) سرگودھا
(8) میانوالی
(9) بہاول نگر
(10) بہاولپور
(11) رحیم یار خاں
(12) ملتان
(13) ساہیوال
(14) مظفر گڑھ
(15) ڈیرہ غازی خان
(16) راولپنڈی
(17) کیمبل پور
(18) جہلم
(19) گجرات

سیلاب سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لیے بلڈوزر مہیا کرنے کی کوئی سکیم نہ تھی تاہم بل ڈوزر جو کہ محکمہ کے پاس پہلے ہی موجود تھے - سڑکوں ، ریل کے پلوں اور نہروں کی مرمت کے لیے استعمال کیے گئے -

(ب) صوبہ پنجاب کے ہر ضلع میں مندرجہ ذیل تعداد میں ٹریکٹر کام پر لگائے گئے -

شیخوپورہ	34
گوجرانوالہ	20

لائل پور	24
سرگودھا	35
بہاولنگر	10
رحیم یار خان	42
ساہیوال	20
ڈیرہ غازی خان	20
کیمبل پور	10
گجرات	30
سیالکوٹ	10
لاہور	9
جھنگ	60
میانوالی	13
بہاولپور	32
ملتان	75
مظفر گڑھ	45
راولپنڈی	10
جہلم	10
کل میزان ..	509

مذکورہ بالا ٹریکٹر کاشتکاروں کو مندرجہ ذیل شرائط پر فراہم کیے گئے -

(1) آئی ایم ٹی ٹریکٹر 14 روپے فی گھنٹہ اور دیگر اقسام کے ٹریکٹر 16 روپے فی گھنٹہ کرایہ پر دئے گئے -

(2) کرایہ کی کل رقم کا دسواں حصہ فوری طور پر نقد جمع کروانا لازمی تھا جبکہ بقیہ 9/10 حصہ کی رقم فصل ربیع کے مالیہ کے ساتھ محکمہ مال نے ٹریکٹر کرایہ پر لینے والوں سے وصول کرنا ہے -

صوبہ میں سبزیوں کی زائد پیداوار

*5091 ۔ **سردار امجد حمید خان دستی** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے صوبہ میں زیادہ سے زیادہ سبزیاں پیدا کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ فیصلہ کب کیا گیا ۔ اس پر کب عمل درآمد ہوا ۔ زیادہ سے زیادہ سبزیاں پیدا کرنے کے لیے آج تک کیا اقدام کئے گئے ہیں ۔ اور اس مقصد کے لیے حکومت نے کتنا سرمایہ مخصوص کیا ہے اور حکومت عوام کو زیادہ سے زیادہ سبزیاں پیدا کرنے کے لیے کس قسم کی سہولتیں دے رہی ہے ، نیز حکومت صوبہ کے غریب اور متوسط الحال عوام کو سستے نرخوں سبزیاں مہیا کرنے کے لیے کیا اقدام کر رہی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : ہاں یہ درست ہے اور یہ فیصلہ جولائی 1973ء میں کیا گیا اور اس وقت سے اس پر عمل شروع کر دیا گیا ۔

سال رواں میں صوبے میں سبزیوں کی کاشت کو فروغ دینے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں ۔

(1) 48000 پیکٹ سبزیوں کا بیج جو کہ امریکہ سے بطور تحفہ ملا تھا ۔ صوبے کے کاشتکاروں میں مفت تقسیم کیا گیا ۔

(2) 5000 پیکٹ سبزیوں کا ترقی ادارہ بیج جو کہ پنجاب زرعی تحقیقاتی انسٹیٹوٹ لائل پور سے حاصل کیا گیا تھا ۔ مناسب قیمت پر لوگوں کو فراہم کیاگیا ۔

(3) لاہور شہر میں کچن گارڈن سکیم کے تحت لوگوں کی کوٹھیوں اور مکانوں کے ساتھ خالی زمینوں میں سبزیوں کی کاشت کے لیے ہر قسم کی امداد مہیا کی گئی اور ضروری لٹریچر تقسیم کیا گیا ۔ کچھ تربیتی کورس بھی منعقد کئے گئے ۔

(4) راولپنڈی اور صوبے میں دوسری جگہوں پر سبزیوں کی نمائشی پلاٹ کاشت کئے گئے تاکہ لوگوں میں زیادہ سے زیادہ سبزیاں پیدا کرنے کا شوق پیدا کیا جا سکے ۔

(5) سبزیوں کے بیج کی قلت کو دور کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ بیج پیدا کرنے کے واسطے سال رواں میں دو سکیمیں شروع کی گئی ہیں اور ان پر عمل درآمد شروع ہو گیا ہے ۔ ان سکیموں کے لئے 3,61,140 روپے کی رقم اس سال کے واسطے مختص کی گئی ہے ۔

اس کے علاوہ پیاز ، آلو اور آلو کی قیمتوں میں اضافہ کے رجحان کو روکنے کے لئے صوبہ سرحد اور بلوچستان سے منگوا کر ارزاں نرخوں پر یہ سبزیاں مہیا کی گئیں ۔

صوبہ میں دودھ اور گوشت کی قلت کو دور کرنا

*5092 ۔ **سردار امجد حمید خان دستی** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ پنجاب میں دودھ اور گوشت کی قلت کو دور کرنے کے لئے حکومت نے کوئی پروگرام بنایا ہے ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو اس پروگرام پر کب سے عمل درآمد شروع ہوا کب شروع ہوگا ۔ اس پروگرام کو عملی جامع پہنانے کے لیے کتنی رقم مخصوص کی گئی ہے اور وفاق حکومت سے کتنی مدد لی گئی یا طلب کی گئی ہے ۔ نیز حکومت نے صوبہ کے غریب اور متوسط الحال عوام کو سستا دودھ اور گوشت مہیا کرنے کے لئے کیا پروگرام بنایا ہے ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : حکومت دودھ اور گوشت کی کمی کو دور کرنے کے لیے حتی الامکان کوشش کر رہی ہے۔ 1973-74ء میں مزید پانچ فارم دودھ اور گوشت پیدا کرنے کے لیے کھولنے کی منظوری دی جا چکی ہے ۔ یہ فارم اپنے ابتدائی مراحل سے گذر رہے ہیں ۔ ان فارموں پر سال کے دوران میں کوئی 58008 لاکھ روپے خرچ کئے جا رہے ہیں ۔ پانچوں فارموں پر دو سال میں کل رقم 111·15 لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے ۔ اور آئندہ پانچ سالہ منصوبہ کے دوران صوبہ میں 35 ۔ فارم دودھ اور گوشت کے لیے قائم کرنے کا بھی ارادہ رکھتی ہے ۔ اس کے علاوہ محکمانہ ذرائع سے حکومت کم مویشی پالنے والے لوگوں کے گروہ بنا رہی ہے ۔ ہر گروہ میں 100 سے 125 تک مویشی ہونگے اور ایسے گروہوں کو حکومت فنی امداد دے گی اور ان سے دودھ اور گوشت کے

جانور حاصل کرکے یہ چیزیں شہری آبادی کو مہیا کی جائیں گی ۔ مزید کٹے پال سکیم زیر غور ہے ۔ جس کے لیے آئندہ سال میں 10 لاکھ روپے کی رقم مخصوص کی گئی ہے ۔ اس کی اقتصادیات کی جستجو اور تخصیص کے بعد عوام میں اس رجحان کو مقبول بنانے کا منصوبہ ہے ۔ جس سے گوشت میں اضافہ کی توقع ہے ۔

مزید براں صوبہ میں مصنوعی افزائش نسل و بارآوری کی مہم تیز تر کی جا رہی ہے ۔ مقررہ گوشت اور دودھ دینے والے جانوروں کو متعدی یا غیر متعدی و طفیلیاہ کرموں سے نجات اور انسداد بمعہ حفظ ماتقدم کا سلسلہ بدرجہ اولیٰ ہر لمحہ جاری ہے ۔ اور یہ امر قابل ذکر ہے کہ صوبہ میں اس وقت کوئی متعدی مرض رونما نہیں ہے اور کل مویشیاں محفوظ و مامون ہیں ۔

مربوط دیہی ترقیاتی ایریا لاڑ کے لیے رقم کی تخصیص

***5206 ۔ میاں لیاقت حسین مڑل** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) مربوط دیہی ترقیاتی ایریا لاڑ تحصیل ملتان میں مربوط دیہی ترقیاتی منصوبہ کے مقاصد کو کس حد تک پورا کیا گیا ہے ۔ ان تمام ترقیاتی کاموں کی تفصیل بیان کی جائے جن کی تکمیل اس پروگرام کے تحت ہوئی ہے ۔

(ب) کیا مذکورہ علاقہ میں تمام محکموں کے درمیان باہمی رابطہ قائم کیا جا چکا ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ۔

(ج) مالی سال 74-1973ء میں مربوط دیہی ترقیاتی ایریا لاڑ کے لیے کتنی رقم مخصوص کی گئی ہے ۔

(د) اب تک مذکورہ پروگرام کے تحت مذکورہ بالا علاقہ میں ترقیاتی منصوبوں پر کتنی رقم صرف کی گئی ہے ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) مربوط دیہی ترقیاتی منصوبہ کے مقاصد میں کاشتکاروں کو ہر قسم کی سہولتیں مہیا کرکے پیداوار کو بڑھانا اور عوامی بہبود شامل ہیں ۔ ہر نئے پراجیکٹ کے شروع میں مشکلات سے واسطہ پڑتا ہے ۔ اس

پراجیکٹ کا بنیادی مقصد لوگوں کے ذہنی رجحان اور نظریہ فکر کو تبدیل کرنا ہے ، ابتدائی مشکلات کے باوجود مربوط دیہی ترقیاتی علاقہ لاڑ میں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ موجودہ ذرائع کے تحت اس ضمن میں جو کارروائی ہوئی ہے وہ یہ ہے ۔

(1) زرعی قرضے 9,33,240 روپے

(2) انجمن امداد باہمی 3 ؛

(3) ماڈل فارم 30

(4) پکے کھال بنائے گئے تقریباً دو میل

(5) گندم کی خرید کا ڈپو کھولا گیا ۔

(6) کھاد اور بیج کا ڈپو کھولا گیا ۔ ڈپو اور سوسائیٹیوں کے ذریعے 4820 ٹن کھاد اور 4514 من بیج فروخت کیا گیا ۔

(7) رقبہ جس پر دواؤں کا سپرے کیا گیا 25256 ایکڑ

(8) تجرباتی ۔ نمائشی اور مقابلہ کے پلاٹ 132

(ب) زراعت ۔ زرعی انجینئرنگ ۔ زرعی ریسرچ ۔ زرعی مارکیٹ ۔ سوشل ویلفیئر ۔ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ۔ پاپولیشن پلاننگ ۔ انہار اور زرعی ترقیاتی بنک کے محکموں کے نمائیندے اس مرکز پر تعینات کیے جا چکے ہیں ۔ مرکز کے لیے عمارت کی تعمیر کی کوشش جاری ہے ۔ اور امید ہے کہ تمام محکموں کے درمیان رابطہ مرکز کی عمارت تعمیر ہونے پر بہتر ہو جائے گا ۔

(ج) مالی سال 1973-74ء میں مرکز کے لیے 3.88 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے ۔

(1) مربوط دیہی ترقیاتی پراجیکٹ ۔ 1.22 لاکھ روپے

(2) ہموار زمین 0.95 لاکھ روپے

(3) واٹر کنٹرول ۔ 1.71 لاکھ روپے

(4) 1973-74ء ترقیاتی منصوبوں کے لیے دیہی ترقیاتی پروگرام میں

مذکورہ بالا علاقہ میں اب تک 0.59 لاکھ روپے صرف کئے گئے ہیں - ہمواری زمین اور واٹر کنٹرول کی سکیم ماہ اپریل سے شروع ہو گئی ہے -

---

کاشتکاروں کو ٹریکٹروں کی فراہمی

*5324 - **دیوان سید غلام عباس بخاری** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ملتان میں محکمہ زرعی انجینئرنگ نے سیلاب زدہ علاقہ میں ہل چلانے کے لیے ٹریکٹر ڈرائیور بھرتی کئے تھے جن کو سکیل نمبر 6 کے مطابق تنخواہ دی گئی تھی -

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فصل ربیع کی کاشت کے بعد تمام ٹریکٹر ضلعی ورکشاپ میں جمع کرا دئے گئے ہیں - مگر ڈرائیوروں کی ملازمت برقرار رکھنے کے متعلق کوئی حکم نہیں دیا گیا -

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ فصل خریف کی کاشت کے لیے سیلاب زدہ علاقوں میں کاشتکاران کو ٹریکٹروں کی اشد ضرورت ہے کیوں کہ تا حال کاشتکاران اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہو سکے -

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ٹریکٹر ڈرائیوروں کو ملازمت کا تحفظ دینے کا ارادہ رکھتی ہے - نیز کاشتکاران کو فصل خریف کے لیے ٹریکٹروں کی امداد بہم پہنچانے کے لیے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) یہ درست ہے کہ ضلع ملتان میں محکمہ زرعی انجینئرنگ نے سیلاب زدہ علاقوں میں فصل ربیع کی کاشت کے لیے ٹریکٹر مہیا کیے جن کے لیے ٹریکٹر ڈرائیور بھرتی کئے گئے اور ان کو سکیل نمبر 5 (150—280) کے مطابق تنخواہ دی گئی -

(ب) یہ درست ہے کہ فصل ربیع کی کاشت کے بعد تمام ٹریکٹر زرعی انجینئرنگ ورکشاپوں میں جمع کر دئے گئے ۔ سیلاب زدہ علاقوں میں ربیع کی کاشت کے لیے ٹریکٹر کی فراہمی کا پروگرام ہنگامی سکیم کے تحت صرف ½ ماہ کے لیے یعنی 15 ستمبر سے 31 دسمبر 1973ء تک تھا ۔ لہذا ڈرائیوروں کو عارضی طور پر بھرتی کیا گیا اور فیلڈ ورک ختم ہونے کے بعد ٹریکٹر 15 جنوری 1974ء تک ورکشاپ میں پہنچا دئے گئے اور ڈرائیوروں کو فارغ کر دیا گیا ۔

(ج) ہنگامی حالات کی بدولت ٹریکٹر صرف فصل ربیع کی کاشت کے لیے مہیا کیے گیے اور اب یہ ٹریکٹر اس ضلع کے لیے کاشتکاروں کے ہاتھ فروخت کر دئے گیے ہیں ۔ ملتان میں صرف ۷ ٹریکٹر باقی ہیں ۔ ان کی فروخت کا انتظام ہو رہا ہے ۔

(د) ٹریکٹر ڈرائیور بالکل تھوڑی مدت کے لیے عارضی طور پر بھرتی کئے گئے تھے ۔ چونکہ سکیم ختم ہو گئی ہے اور ٹریکٹر بھی زمینداروں کو بیچ دئے گئے ہیں ۔ لہذا ڈرائیور بھی فارغ کر دئے گئے ۔ آئندہ فصل خریف میں کاشتکاروں کی امداد کے لیے ٹریکٹر اور ہل ڈوزر معمول کے مطابق محدود پیمانے پر محکمہ زرعی انجینئرنگ سے مل سکتے ہیں ۔

سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی جڑانوالہ کے خلاف رقوم خرد برد کے الزام میں کارروائی

*5381 ۔ **رائے عمر حیات خان** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخ عبدالرحمان سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی جڑانوالہ ضلع لائل پور کو رشوت ستانی اور کمیٹی کی رقوم خرد برد کرنے کے الزام میں معطل کیا گیا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحقیقات کرنے والے افسر کی رپورٹ

کے مطابق مذکورہ بالا سیکرٹری کے خلاف تمام الزامات درست ثابت ہوئے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیکرٹری مذکور کو دوبارہ ملازمت پر بحال کیا جا رہا ہے۔

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو سیکرٹری مذکور کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی گئی ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) جی ہاں۔

(ب) چار الزامات میں سے دو الزامات جو زیادہ سنگین قسم کے تھے درست پائے گئے۔

(ج) جی نہیں۔

(د) سیکرٹری مذکورہ کو مورخہ 7 مئی سے برطرف کر دیا گیا ہے۔

ڈائریکٹر فشریز کی آسامی

***5598 - شیخ محمد انور :** کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گورنمنٹ کی ہدایات کے مطابق پبلک سروس کمیشن نے 1973ء میں ڈائریکٹر فشریز کی آسامی پر مستقل تقرری کے لیے مختلف امیدواروں کو انٹرویو کے لیے چٹھیاں لکھیں۔ مگر موجودہ ڈائریکٹر فشریز ڈاکٹر جاوید کو انٹرویو کے لیے بھی نہ بلایا گیا۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ جب ڈاکٹر مذکور کو انٹرویو کے لیے بھی نہ بلایا گیا تو سیکرٹری متعلقہ نے کمیشن سے مستقل تقرری کا کیس واپس منگوا لیا۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔ ڈائریکٹر فشریز کی آسامی پر تقرری کے لیے محکمہ

جنگلات و شکار نے 1972 کے آخر میں پبلک سروس کمیشن کو کیس بھیجا یہ کیس 1963 کے پرانے رولز میں مقرر کردہ قابلیت اور تجربہ کے مطابق بھیجا گیا ۔ موجودہ حکومت چونکہ زندگی کے ہر شعبے میں بہتر لوگوں کو نمائندگی دینے کا تہیہ کر چکی ہے ۔ اس لیے محکمہ کی سفارشات پر 1963ء کے پرانے رولز پر نظرثانی کی گئی اور پرانے رولز میں یہ ترمیم کی گئی کہ محکمہ افزائش ساہی کا ڈائریکٹر یا تو متعلقہ مضمون میں آٹھ سال کے تجربے کے علاوہ ڈائریکٹریٹ کی ڈگری بھی اس مضمون میں رکھتا ہے اور یا پھر وہ متعلقہ مضمون کا اول درجے میں ایم ایس سی ہو اور اس کے علاوہ اس میدان میں دس سال کا تجربہ بھی رکھتا ہوگا ۔

ان تمام باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے ڈائریکٹر فشریز کی آسامی پر تقرری کا کیس واپس منگوایا گیا اور وہ کیس نئی بنیادوں اور جدید تقاضوں کے مطابق دوبارہ پبلک سروس کمیشن کو بھیجا گیا ۔ کمیشن نے اپنی سفارشات کو ابھی تک آخری شکل نہیں دی تھی ۔

ڈیرہ غازی خان میں تحفظ اراضیات

*5601 ۔ **مسٹر رب نواز خان کھتران** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ڈیرہ غازی خان میں محکمہ ''تحفظ اراضیات،، کے عملے کی تعداد کیا ہے اور ان پر ماہانہ کتنی رقم صرف ہوتی ہے ۔

(ب) مذکورہ محکمہ نے 1973-74 کے دوران کس قدر رقم اور کہاں کہاں ضلع مذکور میں صرف کی ۔

(ج) محکمہ مذکور کی کتنی مشینری ضلع مذکور میں زیر استعمال ہے؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) محکمہ مذکور کے عملے کی ڈیرہ غازی خان میں کل تعداد 32 ہے اور ان پر ماہانہ 6845 روپے خرچ ہوتے ہیں ۔

(ب) محکمہ مذکور نے 73-1972ء میں کل 1,19,040 روپے سخی سرور ۔ تونسہ اور ڈیرہ غازی خان کے نواحی علاقہ میں خرچ کیے ۔

(ج) محکمہ مذکور کے اس وقت ضلع مذکور میں 4 ٹریکٹر اور 2 بلڈوزر کام کر رہے ہیں ۔

———

گندم کی فصل کورسٹ کی بیماری

***5680 ۔ سید ناظم حسین شاہ** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبہ میں پچھلے سال گندم کی فصل کورسٹ کی بیماری سے کافی نقصان ہوا ۔ اگر ایسا ہے تو ضلع وار نقصان کی تفاصیل بتائی جائیں ۔

(ب) امسال حکومت نے گندم کی فصل کو اس بیماری سے بچانے کے لیے کیا حفاظتی تدابیر اختیار کی ہیں ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) سال 73-1972ء میں گندم کی چناب ۔ 70 کو رسٹ کی بیماری سے صوبے کے کچھ علاقوں میں بہت معمولی نقصان ہوا تھا ۔ نقصان بہت کم ہونے کی وجہ سے اس کی ضلع وار تفصیل تیار نہیں کی گئی ۔

(ب) محکمہ زراعت نے امسال گندم کی فصل کو اس بیماری سے بچانے کے لیے مندرجہ ذیل حفاظتی تدابیر اختیار کیں ۔

(1) زمینداروں کو حملہ شدہ فصل سے بیج استعمال نہ کرنے کی تلقین کی گئی ۔

(2) گندم کی نئی اقسام دریافت کی جا چکی ہیں جو کہ بیماریوں سے محفوظ تصور کی جاتی ہیں ۔ ان کا بیج افزائش کے لیے امسال تقسیم کیا گیا ہے اور اگلے سال ان کے زیر کاشت زیادہ رقبہ آنے کی توقعات ہیں ۔

———

ایگریکلچر انجینئر اور اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینئر کی سینیارٹی لسٹ

*5686 ۔ **سید تابش الوری** : کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ زراعت نے ایگریکلچر انجینئرز اور اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینئرز کی سینیارٹی لسٹ آخری بار یکم جولائی 1971ء کو شائع کی تھی ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ انجینئرز کی سینیارٹی کے سلسلہ میں سروس رولز سب کمیٹی نے دو مرتبہ اپنے اجلاس منعقدہ مورخہ 23 مئی 1973ء اور 13 مارچ 1974ء میں واضح فیصلے کرکے تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی سے آنے والے دو حکام کو یکم جولائی 1970ء سے محکمہ کے درجہ دوم آفیسرز کے ساتھ سینیارٹی بھی دے دی مگر محکمہ نے ابھی تک ان فیصلوں کے مطابق ترمیم شدہ سینیارٹی لسٹ شائع کرکے ان کو عملی جامہ نہیں پہنایا جس کی وجہ سے محکمہ مذکور کے پرانے انجینئرز کی ترقی رکی ہوئی ہے ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ انجینئرز کی سینیارٹی لسٹ کی اشاعت میں تاخیر کی وجوہ کیا ہیں اور یہ لسٹ کب تک شائع کر دی جائے گی ۔ اور سروس رولز سب کمیٹی کے فیصلوں کو کب تک عملی جامہ پہنایا جائے گا ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) جی ہاں ۔ یہ درست ہے ۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ سروس رولز سب کمیٹی نے پہلی بار تھل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی سے آنے والے دو حکام کو درجہ دوئم کے آفیسروں کے ساتھ یکم جولائی 1970ء سے سینیارٹی دینے کے متعلق سفارش کی تھی ۔ مگر سابق وزیر زراعت نے دوبارہ غور کرنے کے لیے معاملہ سروس اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے سپرد کروا دیا تھا ۔ جس پر بعد میں

دوسری مرتبہ سروس رولز سب کمیٹی نے غور کیا اور سابق سفارش بحال رکھی۔

(ج) جونہی نئے وزیر زراعت مقرر ہوئے اس سفارش کو منظور کر لیا گیا اور ضروری احکامات جاری کر دئے گئے ہیں اس میں کوئی تاخیر نہیں ہوئی۔

غیر نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

صوبہ میں سرکاری زرعی ورکشاپ

59 - حاجی محمد سیف اللہ خان : کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنے سرکاری زرعی ورکشاپ ہیں۔ جہاں زمینداروں کے مشینی آلات مرمت کرنے ٹیوب ویل بور کرنے اور ٹریکٹر و بلڈوزر کرایہ پر دینے کے انتظامات ہیں اور وہ کہاں کہاں واقع ہیں۔

(ب) ہرورکشاپ میں کون سی مشینری زمینداروں کو کرایہ پر دی جاتی ہے اور اس کی شرح و شرائط کیا ہیں۔ نیز مشینوں کی مفصل تفصیل ورکشاپ وار معہ ماڈل و سال بیان فرمائی جائے۔

(ج) سرکاری زرعی ورکشاپ میں ٹیوب ویل بور کرانے کے لیے زمینداروں کو کیا امداد اور سہولت بہم پہنچائی جاتی ہے اور اس کی شرح اجرت کیا ہے ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) صوبہ پنجاب میں انیس (19) سرکاری زرعی ورکشاپ ہیں جن میں سے چھ (6) زیر تعمیر ہیں - ورکشاپ راولپنڈی۔ ملتان۔ بہاولپور۔ گوجرانوالہ۔ میانوالی۔ قائد آباد ڈیرہ غازی خان۔ خان پور ساہیوال۔ لیہ۔ سیالکوٹ اور سرگودھا میں واقع ہیں اور

زیر تعمیر ورکشاپ لاہور کیمبل پور جہلم گجرات - شیخوپورہ اور بہاولنگر میں ہیں - ورکشاپوں میں زمینداروں کے مشینی آلات مرمت کئے جاتے ہیں - بلڈوزر اور ٹریکٹر کرایہ پر دینے اور ٹیوب ویل بور کرنے کے انتظامات فیلڈ یونٹ کے تحت ہوتے ہیں - ان یونٹوں کا ہیڈ کوارٹر عموماً تحصیل ہیڈ کوارٹر میں ہوتا ہے -

(ب) ورکشاپوں کی مشینری نصب شدہ ہوتی ہے اور کرایہ پر نہیں دی جاتی ہے - البتہ بلڈوزر اور ٹریکٹر کرایہ پر دیئے جاتے ہیں جن کی تفصیل و شرح مندرجہ ذیل ہے -

نام مشین	ماڈل	سال خرید	تعداد	شرح فی گھنٹہ
بلڈوزر	روس ایم - 100 ٹیلی	1964-65ء	218	28 روپے
بلڈوزر	فیٹ اے - ڈی 7	1966-67ء	132	19 روپے
بلڈوزر	انٹرنیشنل ٹی ڈی 14-15	1960-61ء	5	28 روپے
بلڈوزر	فوٹر چلنبر ایچ کے - 2 ایل ایم - کے - 2 - اے	1960-61ء 1964-65ء	21	38 روپے
بلڈوزر	کیٹر پلر ڈی - 6	1964-65ء	5	28 روپے
بلڈوزر	کیٹر پلر ڈی - 4	1960-61ء	40	19 روپے
بلڈوزر	امریکن ٹی ڈی - 9	1960-61ء	9	19 روپے
بلڈوزر	امریکن ٹی ٹی - 18 - اے - ٹی ڈی	1953-55ء	1	28 روپے
ٹریکٹر	(بیلا رس) و زورو گو)	1964-65ء	40	16 روپے
ٹریکٹر	فورڈ - ڈیوٹس) بیلا رس و) بی - 450)	1967-68ء	23	16 روپے

علاوہ ازیں سیلاب زدہ علاقوں کے لیے سال رواں میں خریدے ہوئے 432 (چار سو بتیس) ٹریکٹر خصوصی طور پر فصل ربیع کی کاشت کے لیے کرایہ پر دیئے جا رہے ہیں ۔

(ج) ہر فیلڈ یونٹ کے ساتھ بورنگ سیکشن زمینداروں کے ٹیوب ویل بور کرنے کے لیے معین ہے ۔ ٹیوب ویل بور کی شرح 6 (چھ) انچ تا 8 (آٹھ) انچ بور کے لیے 3.00 (تین روپے) فی فٹ 8 (آٹھ) انچ تا 12 (بارہ) انچ بور کے لیے چار روپے چھتر پیسے فی فٹ اور 12 (بارہ) انچ تا 16 (سولہ) انچ بور کے لیے 5.75 (پانچ) روپے چھتر پیسے فی فٹ ہے ۔

ڈائریکٹر زرعی انجینئرنگ پنجاب کی مدت تعیناتی

87 ۔ سردار محمد عاشق : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ڈائریکٹر زرعی انجینئرنگ پنجاب کس تاریخ سے موجودہ عہدہ پر فائز ہیں اور انھوں نے اپنے موجودہ عہدہ کے دوران محکمہ میں کل کتنے افراد مختلف آسامیوں پر بھرتی کئے ۔ ان آدمیوں کے نام مع ولدیت ۔ سکونت ۔ تعلیمی قابلیت اور ان دفاتر روزگار کے کارڈوں کا حوالہ جو ملازمین مذکورہ کی درخواستوں کے ہمراہ تھے ایوان کی میز پر رکھے جائیں ۔

(ب) مذکورہ آسامیوں کو کن کن اخبارات میں مشتہر کیا گیا تھا اور ان کے لیے کل کتنے کتنے افراد نے درخواستیں دی تھیں ۔ اور کیا بھرتی کئے جانے والے آدمیوں سے زیادہ قابلیت کے آدمی بھی پیش ہوئے تھے جن کو ڈائریکٹر مذکور نے نااہل قرار دیا تھا ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ۔ نیز کیا بھرتی ہونے والے ملازمین کو آج تک تنخواہیں ملتی رہی ہیں ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) ڈائریکٹر مذکور 22 اپریل 1972ء سے موجودہ عہدہ پر کام کر رہے ہیں - اس دوران کل 37 افراد مختلف آسامیوں پر بھرتی ہوئے ہیں - ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے -

(ب) مذکورہ اسامیوں کو کسی اخبار میں مشتہر نہیں کروایا گیا کیونکہ بھرتی ہنگامی حالات میں کی گئی تھی -

(ج) قوانین کے تحت ڈائریکٹر عارضی طور پر چھ ماہ کے لیے ہنگامی حالات میں یونٹ سپروائیزرز ٹریننگ انسٹرکٹر کی آسامیاں پر کرنے کے لیے مجاز ہیں - لہذا ایسی بھرتی کئے جانے والے امیدواران کو تنخواہ بھی چھ ماہ تک مل سکتی ہے - اس کے بعد ڈویژنل ریکروٹمنٹ بورڈ کو لکھا ہے کہ ان حالات میں چار ماہ کی مزید مہلت دیدے -

فہرست اسپدوار جو کہ ڈائریکٹر ایگریکلچرل انجینئر لائل پور میں تعینات کئے گئے

نمبر شمار	نام ولدیت	سکونت	تعلیمی قابلیت	ریمارکس
1	منظور احمد ولد محمد رمضان	چپراسی مکان نمبر 461 ۔ اے سمن آباد لائل پور	نان میٹرک	—
2	مشتاق احمد ولد علی محمد	چک نمبر 77 گ ۔ ب تحصیل و ضلع لائل پور	میٹرک	زرعی ریسرچ کا سابقہ ملازم
3	غلام علی ولد حبیب خان	معرفت شیخ محمد اسماعیل دوکاندار حوال نگر لائل پور	نان مڈل	سابقہ ملازم ۔
4	رشید ولد محمد رمضان	چک نمبر 233 ۔ ر ۔ ب ہری سنگھ والا ضلع لائل پور	ایف ۔ اے (کامرس گروپ)	سابقہ ملازم ۔
5	لیاقت علی ولد رحمت علی	84 ۔ علامہ اقبال روڈ احاطہ راجہ عبدالکریم گڑھی شاہو لاہور	میٹرک	سابقہ ملازم ۔
6	محمد بشیر ولد محمد دین	چک نمبر 189 ۔ ر ب تحصیل و ضلع لائل پور	میٹرک	سابقہ ملازم محکمہ ہذا ۔

نمبر شمار	نام ولدیت	سکونت	تعلیمی قابلیت	ریمارکس
7	محمد عبداللطیف ولد گل محمد	گلی نمبر 12 ۔ مکان نمبر 2—1 ۔ اے پاک نگر لاہور	میٹرک	۔ ایضاً
8	افتخار احمد خان ولد مہر فراق حسین	مکان نمبر 34 ڈویہ روڈ جھنگ صدر **مشینو ٹائپسٹ**	ایف ۔ اے	۔ ایضاً
9	ناظم حسین ولد شیر محمد	معرفت مشتاق احمد انچارج فیٹر پرائس شاپ پرائمیٹر کلاتھ ملز لائل پور	میٹرک	سابقہ ملازم محکمہ ھذا ۔
10	محمد اختر عاصف ولد محمد بوٹا	چک نمبر 308 ۔ ج ۔ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ لائل پور	ایف ۔ ایس ۔ سی	ایضاً
11	محمد اقبال ولد ملک غلام رسول	یونٹ سپروائزر معرفت غلام قادر ۔ 53 ۔ جی ماڈل ٹاؤن لاہور	تین سالہ آٹو ڈیزل و ٹیکنالوجی کا ڈپلومہ	ایضاً ۔
12	لیاقت حیات ولد ملک غلام سرور	معرفت صوفی غلام نبی سلطانی چوک غلام محمد آباد ۔ لائل پور	ایضاً	ایضاً

13	شاهد اسلام ولد محمد انور	معرفت عطاالرحمن انور پنجاب ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹوٹ لائیلپور	ایضاً	ایضاً
14	محمد مصطفیٰ ولد شیر محمد	معرفت چودھری فقیر محمد مکان نمبر 1082 ۔ سی پیپلز کالونی لائیلپور	تین سالہ آٹوڈیزل ٹیکنالوجی کا ڈپلومہ	ایضاً
15	منیر احمد قمر ولد محمد ادریس	چک نمبر 109 ۔ 12 ایل ضلع ساهیوال	تین سال مکینکل ٹیکنالوجی کا ڈپلومہ	
16	عطا اللہ ولد قادر بخش خان	موضع نشکانی تحصیل تونسہ ڈیرہ غازی خان		ایضاً
17	نثار احمد خان ولد محمد اسلم خان	معرفت سپرنٹینڈنٹ ای ۔ ایم ۔ ای جی ۔ ای ۔ (ایئر) پروجیکٹ شور کوٹ	تین سالہ الیکٹریکل ٹیکنالوجی کا ڈپلومہ	
18	ظہورالحق ولد عبدالحق	چک سید پور ڈاک خانہ گھنٹ تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ	تین سالہ میکنیکل ٹیکنالوجی کا ڈپلومہ	

نمبر شمار	نام ولدیت	سکونت	تعلیمی قابلیت	ریمارکس
19	مشاق احمد ولد عبدالعزیز	معرفت ممتاز علی جونیئر کارک سول ڈسپنسری ساھیوال	تین سالہ میکنیکل ٹیکنالوجی کا ڈپلومہ	سابقہ ملازم محکمہ ہذا
20	محمد حنیف ولد غلام محمد خان	محلہ شمالی تونسہ ڈیرہ غازی خان	ایضاً	ایضاً
21	محمد خالد جاوید ولد علی محمد	معرفت محمد اشرف رانا ڈی - آئی فورٹ عباس	تین سالہ آٹو اینڈ فارم ٹیکنالوجی ڈپلومہ	ایضاً
22	فیض محمد ولد ولی محمد	شارٹ لائٹ الیکٹرک ھاؤس شاھی بازار بہاولپور	تین سالہ میکنیکل ٹیکنالوجی کا ڈپلومہ	ایضاً
23	اشفاق احمد ولد بشیر احمد	چک نمبر 2 - بی ضلع ساھیوال	تین سالہ ڈپلومہ (میکنیکل انجینئرنگ)	ایضاً
24	ملازم حسین ولد شمشیر خان	ڈاک خانہ موچھ ضلع میانوالی	(بی - ای الیکٹریکل)	مستعفی ہوگیا ہے -

25	ساجد حنیف	معرفت سپرنٹنڈنٹ ڈی ۔ سی آفس ملتان	تین سالہ میکنیکل ٹیکنالوجی کا ڈپلومہ	مستعفیٰ ہوگیا ہے
26	خان حسین ولد محمد بوٹا	مکان نمبر 17 گلی نمبر 32 گنج مغل پورہ لاہور	بی۔ایس۔سی انگریزی انجینئرنگ	مستعفیٰ ہوگیا ہے

ٹریننگ انسٹرکٹر

27	احسان اللہ ولد محمد عالم	معرفت اے ۔ ڈی قائد آباد	تین سالہ ٹیکنالوجی کا ڈپلومہ	محکمانہ امیدوار
28	حسن رضا ولد مزمل حسین	معرفت اے ۔ ای لائل پور	ایف ۔ اے	ایضاً
29	امان اللہ ولد عیسیٰ خان	چک نمبر 132 ۔ تحصیل لائل پور	ایضاً ۔ ایک سال کا (میکنیکل کورس)	ایضاً
30	خادم حسین ولد جھنڈا	چک نمبر 58 ج ۔ ب ضلع لائل پور	تین سالہ میکنیکل (ٹیکنالوجی کا ڈپلومہ)	
31	غلام شبیر ولد فیض بخش	معرفت اے ۔ ڈی ۔ ملتان	میٹرک (ڈی ۔ کام)	محکمانہ امیدوار

نمبر شمار	نام ولدیت	سکونت	تعلیمی قابلیت	ریمارکس
32	آفتاب احمد ولد محمد منشا	معرفت اے ۔ ای ۔ ملتان	میٹرک	ایضاً
33	مقبول رضا ولد محمد رضا	معرفت سلطان احمد مکان نمبر 77 رحمان پورہ لاہور	دو سالہ ٹریننگ آٹو اور ڈیزل میکنیکل کا ڈپلومہ	ایضاً
34	عبدالباری ولد عبدالمجید	چک نمبر 9 ۔ آر / 7 تحصیل خانیوال ضلع ملتان	تین سالہ ڈپلومہ (آٹو الیکٹریکل)	ایضاً
35	محمد طفیل ولد چراغ دین	جھنڈیالہ باغ والا ضلع گوجرانوالہ	آٹو موبائیل انجینئرنگ کورس	محکمانہ امیدوار
36	نذیر محمد قریشی	معرفت اے ۔ ای ۔ راولپنڈی	میٹرک	محکمانہ امیدوار
		اوورسیر		
37	محمد اختر حسین ولد کے ۔ ایس رفیق	معرفت زرعی انجینئر لائل پور	تین سالہ ٹیکنالوجی کا ڈپلومہ	محکمانہ امیدوار

چونکہ زیادہ تر بھرتی جنگ سے متاثرہ علاقوں میں کام کے لیے کی گئی لہذا دفتر روزگار سے ہنگامی ضرورت کے پیش نظر رجوع نہ کیا جا سکا ۔

ڈائریکٹر زرعی انجینئرنگ پنجاب کے دفاتر کا ماہانہ کرایہ

88 ۔ سردار محمد عاشق : کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر زرعی انجینئرنگ پنجاب نے لاہور میں زرعی انجینئرنگ کے دیگر دفاتر کے علاوہ رابطہ آفیسر یا کیمپ آفس کے نام سے کوئی دفتر قائم کیا ہوا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کا ماہانہ کرایہ کیا ہے اور وہاں نصب شدہ ٹیلیفون کا بل یکم جنوری 1973ء تا دسمبر 1973ء کتنا ہے نیز ٹرنک کالوں کی ایسی تمام تفاصیل جو مذکورہ ٹیلیفون سے ذاتی یا سرکاری کام کے پیش نظر لاہور ۔ پنجاب یا پاکستان سے باہر کی گئیں ان کا مقصد کیا تھا اور کیا ٹیلیفون کے اندراج کے لیے کوئی باضابطہ رجسٹر موجود ہے ۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کیمپ آفس کے دفتر کے علاوہ مذکورہ دفتر ریسٹ ہاؤس کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو یکم جنوری 1973ء تا دسمبر 1973ء کتنے محکمہ کے اہلکاران نے اس سے استفادہ کیا اور کیا اس کا اندراج باقاعدہ کیا جاتا رہا ہے ۔

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ رابطہ آفیسر کے عملہ کی تعداد صرف دو یا تین اہلکاروں پر مشتمل ہے ۔ اگر ایسا ہے تو پھر یہ دفتر لاہور میں موجود زرعی انجینئرنگ کے دیگر دفاتر میں نہ بنانے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر زراعت (چوہدری صاحب داد خان) : (الف) لاہور میں زرعی انجینئر اور اسسٹنٹ زرعی انجینئر کے دفتر کے علاوہ رابطہ آفیسر کا دفتر حکومت کی منظوری سے 9 ۔ ملتان روڈ ۔ لاہور 7 فروری 1973ء میں قائم ہوا ۔

لاہور دورہ کے دوران ڈائریکٹر اور ان کے ساتھ کا عملہ اس دفتر میں کام کرتا ہے ۔

(ب) (1) ماہانہ کرایہ مبلغ - 500 روپے ہے -

(2) ٹیلیفون کا کل خرچہ جنوری 1973ء تا دسمبر 1973ء مبلغ 23,878047 روپے ہے -

(3) پاکستان کے باہر کوئی کال نہیں کی گئی -

(4) شعبہ زرعی انجینئرنگ کے دفاتر اور ورکشاپس ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر اور ضلعی ہیڈ کوارٹر پر سارے پنجاب میں قائم ہیں -

(ب) سارے صوبہ میں زمینداروں کو زمین کی آباد کاری کے لیے بلڈوزروں اور بورنگ پلانٹ مہیا کرنے کے علاوہ اس شعبہ کو 1973ء میں مندرجہ ذیل سکیمیں چلانا پڑیں -

(1) شکر گڑھ - بجوات اور قصور کے جنگ سے متاثرہ علاقہ میں 80 ٹریکٹر سارا سال چلانے -

(2) ٹیوب ویل سب سبڈی سکیم 73-1972ء و 74-1973ء

(3) سیلاب زدہ اور بارشی علاقہ میں ربیع کی کاشت کے لیے 500 سے زائد ٹریکٹروں کو صوبہ بھر میں چلانے کا انتظام -

لہذا محکمہ کے ڈویژنل اور ضلعی افسروں کو ہدایات دینے یا ان سے کام کی پراگریس معلوم کرنے کے سلسلے میں ٹیلیفون پر متواتر رابطہ رکھنا ضروری تھا اور اس سلسلہ میں لوکل یا ٹرنک کالیں کی گئیں - انہی سکیموں کی تکمیل کے سلسلہ میں ہر ضلع کے ڈپٹی کمشنر اور دوسرے متعلقہ محکموں سے متواتر رابطہ قائم رہا - علاوہ ازیں ٹریکٹروں ہلوں اور دیگر مشینی سامان کی خریداری کے لیے کراچی اور دوسرے شہروں میں فرموں سے رابطہ کے لیے ٹیلیفونوں کا استعمال ہوا -

(4) ٹرنک کالوں کے اندراج کے لیے رجسٹر موجود ہے -

(ج) مندرجہ بالا سکیموں کی تکمیل کے سلسلہ میں ڈائریکٹر اور ان کے ساتھ کے عملہ کو لاہور ڈیوٹی کے دوران اکثر رات گئے

تک دفتر میں کام کرنا پڑتا ہے ۔ لہذا وہ وہیں ٹھہر جاتے ہیں چونکہ کوئی باقاعدہ ریسٹ ہاؤس نہیں ہے ۔ اس لیے اس کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھا جاتا ۔

(د) رابطہ آفیسر کے دفتر میں عملہ کی تعداد سات ہے ۔ زرعی انجینئر کے دفتر میں اتنی گنجائیش نہیں تھی کہ مذکورہ دفتر وہاں قائم کیا جا سکے ۔ اب اس کیمپ دفتر کو ختم کیا جا رہا ہے ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

مسٹر خالد نواز خان وٹو

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر خالد خان نواز وٹو ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ میں بوجہ طبیعت کی ناسازی اجلاس میں شامل نہ ہو سکا ۔ براہ کرم مورخہ 22-5-1974 کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔
شکریہ !

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راؤ مراتب علی خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست راؤ مراتب علی خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

جناب والا ! میں عارضۂ قلب کا مریض ہوں ۔ مجھے بدستور تکلیف ہے زیر علاج ہوں مورخہ 12-5 سے صوبائی اسمبلی کے منعقد ہونے والے اجلاس میں شرکت سے معذور ہوں جس کا مجھے

شدید افسوس ہے ۔ اندریں حالات 21-5-1974 تا 23-5-1974 کی رخصت ایوان سے منظور کرا دی جانے میں انشاء اللہ سعی کروں گا کہ 24-5-1974 کے اجلاس میں شمولیت کر سکوں ۔ مہربانی ہوگی ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Abdul Hafeez Kardar: Sir, I rise on a point of privilege.

With your permission, as required under rule 54, I would like to move that due notice should be taken of the report published this morning in the Pakistan Times wherein the reporting on yesterday's supplementary that I asked from the Minister for Food has been given in an incomplete form. It does not carry the assurance extended, in reply to my supplementary, by the learned Minister or the Senior Minister himself, I would submit that this report should be completed in that particular respect. Secondly, a reference has been made there which says that a number of my colleagues in this House wanted to know as to what I had done as the Minister for Food in respect of certain issues. I repeat again that I was under oath and, oath being a matter of secrecy, I cannot divulge any thing.

مسٹر سپیکر : ایک معزز صحافی نے اس ایوان کی کارروائی کو مکمل طور پر رپورٹ نہیں کیا ۔ وزیر قانون صاحب موجود ہیں ۔ وہ اس کے متعلق بتا سکیں گے ۔

وزیر قانون : جناب والا! میں جہاں تک سمجھا ہوں یہ انہوں نے personal explanation دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ صحافی موصوف کو مجبور کیا جائے کہ وہ اس رپورٹ کو مکمل طور پر شائع کرے ۔ اس میں اسمبلی کچھ کر سکتی ہے یا نہیں ۔

وزیر قانون : جناب والا! اسمبلی اس میں کچھ نہیں کر سکتی ۔ ہم صرف درخواست کر سکتے ہیں کہ وہ رپورٹ مکمل طور پر شائع کریں اور وہ صحیح ہو ۔

Mr. Speaker : I would like to have the opinion of Mr. Khakwani.

Nawabzada Muhammad Khan Khakwani : I think the Law Minister has stated the point very clearly and I agree with him that we can request the press to do correct reporting.

Mr. Abdul Hafeez Kardar : I am satisfied.

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر : سردار صاحب آپ نے اپنی تحریک استحقاق میں کہا ہے کہ کوئی کمیٹی بنی ہے یا کسی اخبار میں چھپا ہے کہ ملک غلام مصطفےٰ کھر ایم ۔ پی اے کے خلاف انکوائری ہوئی ہے ۔ اور اس انکوائری کمیٹی میں آپ کا نام بھی دیا گیا ہے ۔ اور آپ کہتے ہیں کہ نہ میں اس کمیٹی کا ممبر ہوں ۔ اور نہ میں نے اس قسم کی اطلاع دی ہے ۔

It cannot be a privilege motion.

مثال کے طور پر میں اپنے حلقے کا ایم ۔ پی ۔ اے ہوں ۔ میرے متعلق یہ خبر چھپتی ہے کہ شیخ رفیق احمد نے اس حلقے کا یا اس کے کسی حصہ کا کبھی دورہ نہیں کیا یا اس علاقے سے کبھی نہیں گزرا ۔ حالانکہ میں اس کا اکثر دورہ کرتا ہوں ۔ اور اکثر وہاں پر جاتا رہتا ہوں ۔ اس لیے یہ تحریک پیش کروں کہ اخبار میں یہ خبر غلط چھپی ہے کہ میں کبھی اپنے حلقے میں نہیں گیا یا حلقے کے فلاں حصے میں نہیں گیا اور اس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے یا یہ کہ شیخ رفیق احمد نے یہ تصدیق کی ہے کہ فلاں جگہ اس نے یہ کیا ہے ۔ یا یہ کہا ہے حالانکہ میں وہاں پر گیا

بھی نہیں ہوں اور تصدیق بھی نہیں کی - اس قسم کی باتیں ہوتی رہتی ہیں - اب میں آپ کو بتاؤں - کہ ایس - ایم مسعود صاحب کے الیکشن کے سلسلہ میں ایک اخبار نے پورے دو کالم میرے اور میری بیوی کے متعلق لکھ دیئے کہ ہم نے الیکشن میں کیا کیا ہے - حالانکہ میری بیوی اس دن بیمار تھی اور گھر سے باہر بھی نہیں نکلی تھی - اب میں اس ایوان میں آ کر یہ کہوں کہ مسعود صاحب کے متعلق اور میرے متعلق ایک اخبار میں یہ لکھا ہوا ہے - اور میری بیوی کے متعلق اخبار میں یہ لکھا ہوا ہے - یہ کسی صورت بھی استحقاق نہیں بنتا -

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا! میں تھوڑی سی عرض کرتا ہوں اس کے بعد آپ اپنی رائے دیں -

مسٹر سپیکر : فرمائیے -

سردار امجد حمید خان دستی : قصہ یہ ہے کہ خبر نوائے وقت میں آئی ہے - اور پہلے بھی ایک دفعہ آئی تھی - اور نوائے وقت کی خبروں کے متعلق یہ تاثر ہے کہ یہ خبریں نہایت مستند قسم کی اور صحیح قسم کی ہوتی ہیں -

مسٹر سپیکر : کیا آپ اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں ؟

سردار امجد حمید خان دستی : مجھے عرض کرنے دیں - معلوم یہ ہوتا ہے کہ محکمہ اطلاعات کی طرف سے یہ اطلاع دی گئی ہے -

Mr. Speaker : This is not a privilege motion.

آپ اپنی ذاتی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں تو کریں -

سردار امجد حمید خان دستی : میں عرض کرتا ہوں دو معاملات اس میں involved ہیں - ایک وہ جس کے خلاف انکوائری کی گئی ہے - اور دوسرا میرا نام ہے کہ میں اس انکوائری کمیٹی کا ممبر ہوں - حالانکہ مجھے کچھ علم نہیں ہے کہ کوئی ایسی انکوائری کمیٹی بنائی بھی گئی ہے یا نہیں - اور اگر کوئی کمیٹی بنائی گئی ہے تو میں قطعاً اس کا ممبر نہیں ہوں -

Mr. Speaker : It cannot be allowed as a privilege. Your explanation has been heard by the House and the members of the Press Gallery and I hope they will take notice of it

چوہدری امان اللہ لک : یہ تو آپ نے وضاحت فرما دی ہے - اب میں

آپ کی توجہ اپنے ایک نکتۂ استحقاق کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ میرے متعلق بھی ایک خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر : وہ اسمبلی کی کارروائی کے متعلق ہے یا کہ اسمبلی کے کسی ممبر کے متعلق ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میری گزارش آپ سن لیں ۔ اور اس کے بعد آپ خود فیصلہ فرما دیں میرے پاس اس کا ثبوت موجود ہے ۔ وہ خبر اسمبلی سے متعلقہ ہے ۔ ایک اخبار میں ایک خبر چھپی ہے اور میں اس سے منسوب کیا گیا ہوں ۔ چونکہ وہ مجھ سے منسوب کی گئی ہے ۔ اس لیے اس امر میں میں اپنی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : اگر اخبارات میں کوئی سیاسی خبر آپ کے متعلق چھپی ہے ۔ وہ صحیح ہے یا غلط چھپی ہے ۔

You should please send the correction to the news-paper and I am confident that the newspaper will oblige you.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! یہ رولنگ آپ میرے متعلق دے رہے ہیں یا سب ممبران اسمبلی کے متعلق دے رہے ہیں ۔ جب کسی ممبر کو اسمبلی کے اندر سے اس کارروائی سے منسلک کیا جاوے تو یہ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : اگر تو اس ایوان کے متعلق یا ایوان کے کسی ممبر کے conduct کے متعلق ہے پھر تو شاید اس کے لیے گنجائش ہو سکتی ہے کہ آپ کا اس سلسلہ میں statement ہو سکے ۔ لیکن اگر یہ political statement ہے ۔ آپ نے کسی کی حمایت کی ہے یا کسی کی مخالفت کی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : آپ اپنی رولنگ رکھ لیں ۔ اور پہلے رولنگ کو بھی محفوظ فرما لیں ۔ پھر میں آپ کو یاد دھانی کرنے کا مستحق ہوں گا کہ آپ نے پہلی رولنگ میں کیا کہا ۔ اور پہلے ممبران کو آپ کس طرح وضاحت کا موقع دیتے رہے ۔ ان کو کیسے admit فرماتے رہے ۔ اب میرے لیے آپ یہ موقعہ فراہم نہیں کرتے ۔

مسٹر سپیکر : آپ تو اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں جیسے میں آپ سے ناراض ہوں یا کوئی آپ کے ساتھ شرارت کر رہا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہ کون سی عمر ہے آپ کی شرارت کی ۔

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر : یہ بھی ہو سکتا ہے ۔ میں نے جیسے ان سے پہلے کہا ہے ۔ اور حاجی سیف اللہ صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے ۔ میں کوئی مافوق الفطرت ہستی نہیں ہوں ۔ یہ نہیں کہ مجھ سے غلطی نہیں ہوتی میری judgement غلط بھی ہو سکتی ہے ۔ supreme court اپنی judgement بہت زیادہ consider کرکے کرتی ہے ۔ کبھی یہ کہتی ہے کہ اول الذکر فیصلہ درست نہیں ہے یا کسی حد تک ٹھیک نہیں ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! اسمبلی کے اندر واقعات ہوئے ہیں ۔ ان کی وضاحت میں لازمی سمجھتا ہوں اگر آپ اسے ضروری نہیں سمجھتے تو میں نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر : کیا اسمبلی کے اندر کوئی واقعہ ہوا ہے ؟

چوہدری امان اللہ لک : اسمبلی کے اندر میرے خلاف ایک واقعہ ہوا ہے ۔ آپ میری بات تو سنتے ہیں نہیں ۔گزارش یہ ہے کہ کل اسمبلی میں میرے پاس میاں منظور احمد موہل صاحب تشریف لائے اور انہوں نے کہا ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : اب آپ چلے گئے ہیں اس تفصیل میں ۔

چوہدری امان اللہ لک : پہلے اس کو سن لیں ۔ کل اسمبلی میں منظور موہل صاحب ایک کاغذ سرکولیٹ کر رہے تھے ۔ جس میں یہ لکھا تھا کہ افضل وٹو صاحب کو صدارت سے ہٹا دیا گیا ہے اور ان کی جگہ ملک معراج خالد صاحب کو صدر بنا دیا گیا ہے ۔

Mr. Speaker : If it concerns your privilege, then please relate, the same.

چوہدری امان اللہ لک : آپ ایک واقعہ کو دانستہ اخفا کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : آپ پوری بات تو سنتے نہیں کیونکہ یہ بات حکومت کے خلاف جا رہی ہے ۔ برسر اقتدار پارٹی کے خلاف جا رہی ہے ۔ اس لیے آپ اسے نہیں سنتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : یہ بات نہیں ہے ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, the statement given

by Mr. Lak is correct that a document was being circulated among the Members.

Mr. Speaker : That I don't know.

میں نے یہ کہا ہے کہ جب آپ نے نکتہ استحقاق پیش کیا ہے تو آپ اس کو briefly کریں تاکہ میں اس کی بابت فیصلہ کر سکوں ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, you just said that it is a political matter. This means that you know.

Mr. Speaker : This is what the hon'ble Member is saying. That may not be very much relevant. How is he concerned ? Let him make that statement and then I will decide.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : He would like to explain his problem.

Mr. Speaker : Let us see how far he is relevant.

چوہدری امان اللہ لک : میں تو اصرار اس پر کرتا ہوں کہ آپ میری بات سنتے نہیں ہیں ۔ غلط ہے یا صحیح ہے آپ نے تو سننے سے پہلے فیصلہ کر لیا ہے ۔

Mr. Speaker : I am not supposed to hear everything even when it is irrelevant.

چوہدری امان اللہ لک : یہ کیسے فیصلہ کر دیا آپ نے کہ relavont ہے یا irrelavent ہے ۔ چہروں کو دیکھ کر آپ فیصلہ کر لیتے ہیں ۔ آپ پہلے اسے سنیں گے ۔ اور سننے کے بعد آپ کہیں گے کہ یہ relavent ہے یا irrelavent ہے ۔ میں اسے allow نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر : اس میں کوئی ایسی بات نہیں ۔ آپ کو تو ایسی شکایت نہیں ہونی چاہیے ۔

چوہدری امان اللہ لک : یہ میاں خورشید انور صاحب جب گفتگو فرماتے ہیں ۔ تو انہیں آپ بڑی خاموشی سے سنتے ہیں ۔ اور اسے سننے کے بعد اسے relavant کہتے ہیں ۔ لیکن جب میں بات کرتا ہوں تو آپ چہروں کو دیکھ کر اندازہ کر لیتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : اس میں چہروں کا تعلق نہیں ہے ۔

ڈائریکٹر ایجوکیشن ملتان ڈویژن مس نسیم اولکھ
کی طرف سے محترمہ حسینہ بیگم ایم - پی - اے اور
قاضی محمد اسماعیل جاوید ایم - پی - اے کے خلاف ہتک آمیز کلمات

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر : میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل مسئلہ کو جو میرے بحیثیت رکن اسمبلی کے متعلق ہے کی تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں - مسئلہ یہ ہے کہ میں بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کمیٹی کی رکن ہوں - اس سلسلے میں مجھے تفویض شدہ فرائض بھی سرانجام دینے پڑتے ہیں - جو ڈائریکٹر ایجوکیشن ملتان ڈویژن سے براہ راست متعلق ہیں - یہ امور آفیسر مذکورہ مس نسیم اولکھ صحیح طور پر سرانجام نہیں دے رہیں - اس کے خلاف ملتان ڈویژن کے تقریباً 42 ارکان اسمبلی جن میں میں بھی شامل ہوں ایک درخواست وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کی ہوئی ہے - اس درخواست کا علم ہونے پر مذکورہ آفیسر مس نسیم اولکھ نے مشتعل ہو کر نواب احمد بخش تھیم ایم - پی - اے جناب عزیز قاسمی سابق صدر پیپلز پارٹی خانیوال - حاجی رب نواز صاحب اختر محبوب پرنٹنگ پریس خانیوال - رحمت الٰہی رزاقی تاجر خانیوال و چند دیگر اشخاص کے روبرو یہ کہا کہ حسینہ بیگم ایم - پی - اے اور قاضی محمد اسماعیل جاوید ایم - پی - اے جب میرے دفتر میں داخل ہوں گے تو میں ان کے سروں پر جوتے ماروں گی اور صوبائی اسمبلی کے ممبران اور صوبائی اسمبلی میرا کیا بگاڑ لے گی - میں ان کی پرواہ نہیں کرتی - اس طرح سے میرا استحقاق بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی اور رکن ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کمیٹی مجروح ہوا ہے اور میرے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ میں ان حالات میں اپنے فرائض بحیثیت رکن اسمبلی بجا طور پر سرانجام دے سکوں - مسئلہ بہت اہم ہے اور اس امر کا متقاضی ہے کہ میرے استحقاق اور وقار کو بحال کرنے کے لیے مناسب کارروائی کی جاوے -

مسٹر سپیکر : اس میں جہاں تک آپ کا ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کمیٹی کے عہدیدار ہونے کا تعلق ہے -

It does not carry any privilege. A non-member can be a Chairman. There are at least eight districts in which a non-MPA is a Chairman of that Committee.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, an assurance was given on the floor of this House that at least appointments of those persons will be made

Mr. Speaker : That is not the issue.

کسی ممبر کے متعلق آپ نے یہ کہا تھا کہ وہ آئے گا تو میں اس سے اس طرح برتاؤ کروں گی ۔

That may also not amount to breach of privilege.

محترمہ حسینہ بیگم کھوکر : جناب والا ! اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں وہاں نہ جاؤں ۔

مسٹر سپیکر : آپ میری بات تو سنیں ۔ تحریک استحقاق کا یہ حصہ کہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ میں صوبائی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے ارکان کی کوئی پرواہ نہیں کرتی ۔ اور وہ میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں ۔ prima facie ایسی بات ہے which affects the privileges of this House.

I would like to hear the Hon'ble Minister for Law and Parliamentary affairs on this subject.

وزیر قانون : جناب والا ! اگر آپ جناب سینئر منسٹر صاحب کو سن لیں تو میرے خیال میں یہ تحریک واپس ہو جائے گی ۔

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : جناب والا ! یہ مسئلہ کافی دیر سے فاضل رکن محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر نے اٹھایا ہے اور دوسرے فاضل اراکین نے بھی اٹھایا ہے اور یہ پہلی last Parliamentary Party میٹنگ جو ہوئی تھی اس میں بھی یہ مسئلہ زیر بحث آیا تھا ۔ وزیر اعلیٰ نے تمام فاضل اراکین کے جذبات کا خیال کرتے ہوئے ان کو وہاں سے سرگودھا تبدیل کر دیا ۔ اب سرگودھا کے ممبر صاحبان اگلی بار کوئی پرولیج نہ لے آئیں بہرحال ان کا مسئلہ تو حل ہو گیا ہے ۔ اور میرا خیال ہے کہ میری یہ وضاحت سننے کے بعد محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر اس تحریک استحقاق کو واپس لے لیں گی ۔ شکریہ ۔

Mr. Speaker : What is the position now in view of the statement of the Minister ?

Mrs. Husin Begum Khokhar : Mr. Speaker ! I withdraw it.

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister for Education the privilege motion is withdrawn.

تحاریک التوائے کار

امریکہ سے درآمد شدہ گندم نما چری کا انسانی صحت کے لیے مضرت رساں ہونا

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت 17 اپریل 1974ء کی اطلاع کے مطابق صوبہ پنجاب کو مرکزی حکومت نے تیس ہزار ٹن چری جو امریکہ سے درآمد کی گئی ہے دی ہے اور یہ امریکہ میں خچروں کے کام آتی ہے۔ اس چری کو سرکاری ماہرین نے انسانی صحت کے لیے مضر قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ گندم نما چری کسی حالت میں بھی انسانی استعمال کے قابل نہیں ہے۔ یہ امریکی چری اس لیے حکومت پنجاب کو دی گئی ہے کہ وہ عوام کو راشن ڈپو پر ملنے والے آٹے میں 30 فیصد شامل کرکے دیں۔ لیبارٹری کے ماہرین کے مطابق اس چری ملے آٹے سے پیٹ کی متعدد بیماریاں پھیلیں گی۔ پاکستان فلور ملز ایسوسی ایشن پنجاب کی اطلاع کے مطابق گندم میں چری شامل ہونے کے بعد آٹے کو گوندھنے کی صلاحیت ختم ہو جائے گی۔ اس خبر کے چھپنے سے عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

وزیر خوراک : جناب والا ! یہ صحیح ہے کہ مرکزی حکومت نے تقریباً 40 ہزار ٹن چری درآمد کی تھی اور اس میں سے 27 ہزار ٹن پنجاب کو دی گئی تھی۔ اس کا محکمہ خوراک نے پہلے experiment کیا کہ اس کے ملانے سے کیا نتائج نکلیں گے۔ پہلے 10 فیصدی ملائی۔ پھر اس کے بعد 6 فیصد گندم کے ساتھ ملائی۔ تو ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ جو روٹی پکتی ہے وہ خراب ہو جاتی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد وہ خشک ہونے پر کافی سخت ہو جاتی ہے تو ہم نے مرکزی حکومت

کو اس سلسلے میں لکھا ۔ ہم نے اس قسم کی کوئی چری ملا کر ڈپوؤں پر یا ملوں میں سپلائی نہیں کی ۔ صرف یہ تجربے کے طور پر کیا تھا ۔ ہم کوشش کر رہے ہیں اور مرکزی حکومت کو ہم اس بات کا قائل کر لیں گے کہ یہ چری blending کے لیے فلور ملوں میں نہ دی جائے ۔

میاں خورشید انور : جناب والا! انہوں نے بڑا اچھا کیا کہ اس کو استعمال نہیں کر رہے ۔ لیکن اس میں ایک نیا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے وہ یہ کہ کل چالیس ہزار ٹن چری درآمد ہوئی ۔ 22 ہزار ٹن پنجاب کو ملی تو اور کاموں میں اور جہاں تک انڈسٹری کا تعلق ہوتا ہے اس کا تو پنجاب کو کم حصہ ملتا ہے ۔ کیا یہ allocation آبادی کے لحاظ سے ہوئی ہے ؟

Mr. Speaker : Mian Sahib that is not relevant. I don't think it can be admitted in view of the statement of the Hon'ble Minister.

سید تابش الوری : جناب والا! یہ بات غور طلب ہے کہ پنجاب کو ہی چری کے استعمال کے لیے چنا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ آپ کو کس نے کہا ہے ؟

سید تابش الوری : یعنی یہ غالباً سمجھتے ہیں کہ یہاں انسان اور حیوان کے درمیان بڑا معمولی فرق ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ آپ کو کس نے بتایا ہے کہ صرف پنجاب میں چری بھیجی ہے ۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! ابھی وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ 22 ہزار ٹن چری پنجاب کے حصے میں آئی اور باقی دوسرے صوبوں کو ملی ہے ۔

آوازیں : 27 ہزار ٹن ۔

میاں خورشید انور : یعنی 27 ہزار ٹن چری پنجاب کے حصے میں آئی اور باقی صوبے جو ہیں وہ صرف 13 ہزار ٹن چری کھائیں ۔ یہ زیادتی ہے ۔ تو سندھ والے اور کاموں میں تو سبقت لے جاتے ہیں ۔

Mr. Speaker : I have already said that this is not relevant. I have ruled this out.

سید قابش الوری : جناب والا ! یہ بھی نکتہ زیر بحث ہے کہ اس میں اس اقدام کے ذریعے مویشوں کا status بڑھایا گیا ہے یا انسانوں کا status گھٹایا گیا ہے ؟

سرکلر روڈ پر لوہاری دروازہ سے دہلی دروازہ تک فٹ پاتھ پر لوگوں کا لاہور میونسپل کارپوریشن کے عملہ تہ بازاری سے سازباز کرکے ناجائز قبضہ

مسٹر سپیکر : مرزا فضل حق صاحب یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ مشرق مورخہ 18 اپریل 1974ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق لاہور میونسپل کارپوریشن نے اسلامی سربراہی کانفرنس کے سلسلہ میں سات لاکھ روپے کے خرچ سے شہر میں جو نئے فٹ پاتھ بنائے تھے ان پر لوگوں نے لاہور میونسپل کارپوریشن کے عملہ تہ بازاری سے سازباز کرکے ناجائز قبضہ کر لیا ہے۔ سرکلر روڈ لوہاری گیٹ سے لے کر دہلی گیٹ تک کے تمام فٹ پاتھ لوگوں کے قبضہ میں ہیں۔ جنھوں نے سڑک کے کنارے کھوکھے تعمیر کر رکھے ہیں فٹ پاتھ کے باعث پیدل چلنے والوں کو زبردست مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ٹریفک کے حادثات بھی بڑھ گئے ہیں۔ اس خبر سے عوام میں غم و غصہ پایا جاتا ہے۔
میں اسے آج take up نہیں کر رہا۔ اب تحریک نمبر 94 لی جاتی ہے۔

صوبہ پنجاب سے بالعموم اور ضلع گجرات سے بالخصوص بیرون ملک مویشیوں کی سمگلنگ

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب بالعموم اور ضلع گجرات سے بالخصوص مویشی گذشتہ ایک ہفتہ سے ہزاروں کی تعداد میں بیرون ملک سمگل کئے جا رہے ہیں۔ یہ مویشی افغانستان کے راستہ روس جا رہے ہیں۔ اس نازک صورت

حالات سے گذشتہ ایک ہفتہ سے مویشیوں کی قیمت سو گنا بڑھ گئی ہے اور عوام میں شدید اضطراب و ہیجان پیدا ہو چکا ہے ۔ اس مسئلہ پر بحث کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔

How is it a concern of the Punjab Government ? If the facts contained in it are correct how anything smuggled out of Pakistan can primarily be the concern of Punjab Government and not of the Federal Government ?

Makhdumzada Syed Hass n Mahmud : It says "out of the Province".

مسٹر سپیکر : کیا سمگل پاکستان کے اندر کیا جا سکتا ہے ؟

سید تابش الوری : وہ افغانستان کا کہہ رہے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! صورت حال یہ ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : میں صورت حالات کے متعلق نہیں پوچھ رہا ۔ میں قانون اور ضابطہ کی بات پوچھ رہا ہوں ۔ سمگلنگ ایک ٹیکنیکل لفظ ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : ایڈوکیٹ جنرل جو اس ایوان کے ممبر بھی ہیں وہی قانونی پوزیشن بتا سکیں گے ۔ ویسے وہاں سے ہزاروں کی تعداد میں مویشی جا رہے ہیں اور پنجاب کے ضلع گجرات ۔ سرگودھا اور لائل پور سے مویشیوں کے لے جانے پر پابندی لگائی جائے کیونکہ اس طرح مویشیوں کی سمگلنگ میں اضافہ ہو رہا ہے اور اس کے ساتھ قیمتوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے ۔ اگلے روز اخبارات میں اس قسم کی خبریں بھی شائع ہوئی ہیں کہ صوبہ پنجاب سے صوبہ سرحد میں مویشی سمگل کئے جاتے ہیں اور ان کے ذریعے بیرون ملک مویشی سمگل کئے جا رہے ۔ اگر آپ صوبہ پنجاب کے اس معاملے کو اہم نہیں سمجھتے تو اس کو رول آؤٹ کر دیں ۔ اگر ہے تو وزیر موصوف اس کا تدارک کریں ۔ یہ عوام کے مفاد میں ہے ۔ ان کی ضمیریں ہمارا ساتھ دے رہی ہیں لیکن زبانیں ہمارا ساتھ نہیں دے رہی ہیں ۔

Mr. Speaker : I understand and that Members have been elected to the National Assembly from Gujrat District.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! نیشنل اسمبلی کا اس میں کیا دخل ہے ۔ مویشی تو صوبہ پنجاب سے جا رہے ہیں ۔

سپیکر : پاکستان سے جو چیز نہیں قانونی طور پر باہر جائے گی وہ سمگلنگ ہوگی -

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! ضلع گجرات سے روز روشن میں مویشی جا رہے ہیں -

سپیکر : گجرات سے کیسے مویشی سمگلنگ ہو سکتے ہیں - میں یہ بات سمجھنا چاہتا ہوں -

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! کیا گجرات پنجاب میں نہیں ہے -

سپیکر : پاکستان سے سمگلنگ ہو سکتی ہے - افغانستان سے ہو سکتی ہے مگر گجرات سے کیسے ہو سکتی ہے -

In between Gujrat and Afghanistan there are four districts.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! گندم کیسے پہنچ جاتی ہے -

سپیکر : گندم کے پہنچنے کی بات نہیں کر رہا ہوں میں تو سمگل کی بات کر رہا ہوں آپ گجرات کی بات کر رہے ہیں - کیونکہ گجرات سے کوئی چیز افغانستان سمگل نہیں کی جا سکتی -

چوہدری امان اللہ لک : یہ گندم کیسے سمگل کرتے ہیں -

مسٹر ایس - ایم - مسعود : جناب والا ! سمگلنگ ایک ٹیکنیکل لفظ ہے - اس کا مطلب یہ ہے ملک سے آنے والی اشیاء اور ملک سے باہر جانے والی اشیاء اگر گجرات کے باڈر انٹرنیشنل باونڈری پر ہوں تو پھر تو سمگلنگ ہو سکتی ہے -

Mr. Speaker : This is exactly what I am asking my friend

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Sir, you have drawn for the second time in this House a very fine distinction. The fact remains that Punjab is the home of granary and cattle wealth on which the other Provinces depend. If the cattle wealth of Punjab were depleted and sent to the neighbouring Provinces, it is understandable but if, eventually, such migration or such barter or such dealing ends

in smuggling that naturally should be the concern of the Provincial Government

مسٹر سپیکر : پنجاب گورنمنٹ کا تعلق کس طرح ہے یہ میں سمجھنا چاہتا ہوں ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : As they have restricted the movement of wheat from one district to another without any permit, they can easily apply the same principle in the case of cattle also. The intention is to draw attention of the Provincial Government. If the cattle wealth of Punjab is depleted, then there will be shortage of meat and other things allied with it The end result may be the concern of the National Assembly or the Central Government but the Provincial Government is responsible primarily to restrict the movement of cattle outside the Province if it causes any hardship to the people of the Punjab.

سید تابش الوری : جناب سپیکر ! یہ بات آپ کے علم میں لانی چاہتا ہوں کہ اخبارات میں اس سلسلے میں تفصیلی تبصرے ہوئے ہیں اور جس نکتہ کی وضاحت طلب کی ہے میں اس کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں کہ سمگلرز کے گینگ کام کر رہے ہیں ۔ صوبے کے مختلف حصوں میں منڈیاں قائم ہیں جہاں مویشی جمع کئے جاتے ہیں اور وہاں سے صوبہ سرحد اور ایسے علاقوں میں پہنچا دئے جاتے ہیں اور پھر آگے سمگل ہو جاتے ہیں ۔ اس طرح پنجاب اجتماعی طور پر متاثر ہو رہا ہے اور یہ سمگلرز کے گینگ مختلف حلقوں میں جہاں مویشی زیادہ ہوتے ہیں وہاں موجود ہیں اور گجرات ۔ مویشیوں کی تعداد زیادہ ہے ۔ ان کا یہ موقف ہے ۔

مسٹر سپیکر : ایک چیز کو آپ نے appreciate نہیں کیا ہے کہ اگر اس میں یہ ہوتا کہ پنجاب یا گجرات ضلع میں کمی ہو رہی ہے اور مویشی گجرات سے باہر جا رہے ہیں ۔

Probably the matter would have been within the scope.

لیکن جب آپ کہتے ہیں کہ گجرات سے بالعموم ہزاروں کی تعداد میں مویشی سمگل کئے جا رہے ہیں تو یہ فیڈرل گورنمنٹ سے متعلق معاملہ ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں عرض کر رہا ہوں کہ کہ ایک پالیسی کے پیش نظر اس پر پابندی عائد کی جائے ۔

وزیر اعلیٰ : جناب والا ! میں نے یہ بحث سنی ہے ۔ جہاں تک مویشیوں کی سمگلنگ کا تعلق ہے یہ بات پہلے نوٹس میں ہے کہ پنجاب سے مویشی باہر کسی نہ کسی بہانے یا کسی نام پر دوسرے صوبوں کو جا رہے ہیں یا جاتے ہیں لیکن بالآخر دوسرے صوبوں کے ذریعے دوسرے ملکوں کو پہنچ جاتے ہیں ۔ ہم اس بات سے آگاہ ہیں ۔ اس کے لیے اسی پیمانے پر جس طرح گندم کو باہر بھیجنے پر ضلع بائی ضلع پابندی لگائی ہے ۔ اسی طرح مویشیوں کی سمگلنگ کو روکنے کے لیے district to district مویشی لے جانے پر پابندی کے احکام جاری کر دئے گئے ہیں ۔ بہت جلد ایسے اضلاع میں جہاں سے دوسرے ملکوں کو مویشی جاتے ہیں ، وہاں یہ پابندی عائد کر دی جائے گی ۔

چوہدری امان اللہ لک : اس بیان کے پیش نظر میں اپنی تحریک التوا پر زور نہیں دیتا ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ : جناب والا ! میں ایک چیز پوچھنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : کسی اور موقع پر کر لیں ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ : یہ بات ان کے مفاد میں ہے ۔

Mr. Speaker : I can't convert it into a debate.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, you just give me two minutes

Mr. Speaker : You can see the Minister in his Chamber and I hope he will receive your advice.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : The members of Cabinet do not listen to me in their Chambers.

Mr. Speaker : There may be other occassions for that.

———

صوبہ پنجاب کی سرحد کے قریب بھارت کا راجستھان کے علاقہ میں زیر زمین ایٹمی دھماکہ

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ پاکستان کی سرحد پر بھارت کے ایٹمی دھماکہ سے پیدا شدہ صورت حال کے متعلق ہے۔ بھارت نے 18 مئی کو صوبہ پنجاب کی سرحد کے قریب راجستھان کے علاقہ میں زیر زمین ایٹم بم کا جو دھماکہ کیا اس سے تجربے کے مقام پر ریت کا پہاڑ نمودار ہوگیا۔ اندیشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس دھماکے کے نتیجے میں ایٹمی تابکاری کے اثرات بالعموم پاکستان اور بالخصوص صوبہ پنجاب میں مرتب ہو رہے ہیں جس سے عوام میں اضطراب پیدا ہوگیا ہے۔

اس میں مسئلہ زیر غور یہ ہے کہ ایک واقعہ ہوا ہے تو اب آپ اسے کیسے لے سکتے ہیں۔

سید تابش الوری : جناب والا ! یہ دھماکہ راجستھان کے بارڈر پر ہوا ہے جس کا بڑا حصہ پنجاب کی سرحد سے متعلق ہے اور یہ بات خود ہندوستان کے سائنسدانوں نے کل کے اخبارات میں تسلیم کی ہے کہ اس کے تابکاری اثرات بھی مرتب ہو رہے ہیں حالانکہ پہلے انہوں نے اس بات سے انکار کیا تھا۔ اس لیے پنجاب براہ راست اس صورت حال سے متاثر ہو رہا ہے اور یہ ایسی خوفناک صورت حال ہے جس پر اس ایوان کو فوری طور پر بحث کرنی چاہیے تاکہ نہ صرف یہ کہ عوام کے خدشات کا ازالہ ہو سکے بلکہ بین الاقوامی طور پر ہم اس اہم اور سنگین صورت حال پر اپنی آواز اور اپنے احساسات دوسری قوموں تک پہنچا سکیں۔ اس لئے میں آپ کے توسط سے اس ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ اس اہم ترین تحریک کو فوری طور پر ایوان میں زیرغور لایا جائے۔

مسٹر سپیکر : اس سلسلے میں آپ حکومت پنجاب سے کیا توقع رکھتے ہیں۔

سید تابش الوری : جناب والا ! ہم پنجاب گورنمنٹ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ پنجاب کے عوام کے احساسات۔ جذبات اور خدشات کو

مرکزی حکومت تک اور اس کے توسط سے پوری بین الاقوامی رائے عامہ تک پہنچائے۔ اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے اور اس کی نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی حیثیت بھی ہے اور صوبائی حیثیت بھی ہے۔

Mr. Speaker: I think a resolution would have been proper

سید تابش الوری: جناب والا! یہ تحریک التواء کار انتہائی اہم ہے اور اس سلسلے میں پہلے مثالیں موجود ہیں کہ ایسے بین الاقوامی مسائل جن کا تعلق صوبوں سے ہو ان پر صوبائی اسمبلی میں بحث ہو سکتی ہے۔

مسٹر سپیکر: تحریک التوائے کار کا مقصد یہ ہے کہ اگر صوبائی حکومت یا اس کے ماتحت کسی ادارے کا اہلکار یا افسر اپنے عمل یا کوتاہی سے کوئی ایسا کام کرے جس سے ایسی صورت حال پیدا ہو جائے جو اس اسمبلی میں فوری بحث کی متقاضی ہو۔ تو ایسے مسائل پر اسمبلی میں بحث ہو سکتی ہے۔ مگر آپ میری تسلی نہیں کرا سکے کہ یہ کوئی ایسا موضوع ہے جس پر حکومت پنجاب یا اس کے کسی ادارے یا اہلکار یا افسر نے کوئی ایسی بات کی ہو یا جو اسے کرنا چاہیے تھا وہ نہ کیا ہو جس کے باعث صورت حال ایسی پیدا ہوگئی ہے کہ اس ایوان کو اس پر غور کرنے کے لیے عام کارروائی ملتوی کرنی چاہیے۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada: May I speak on this Sir. This atomic explosion is of very great and vital importance and the Prime Minister of Pakistan has given a statement and has asked the Pakistan Representative to protest against this in the international forum because this evidently is a danger to our integrity and our existence. Therefore, this House should unanimously support the Prime Minister in his efforts to bring the atomic powers to a stage where they cannot use the nuclear weapons against smaller countries. Therefore, rather than an adjournment motion, my submission would be that a resolution should be passed by

this House assuring the Prime Minister and the Government of Pakistan that in the hour of need and in the hour of this atomic attack against this country, he will not find an ununited Pakistan but a United Pakistan like a rock.

Mr. Speaker : A resolution would be a proper thing to convey the sentiments of this House.

اس میں قائد حزب اختلاف اور قائد حزب اقتدار یا ان کے نمائندے بیٹھ کر ریزولیوشن بنا سکتے ہیں اور میں اس کو پیش کرنے کی اجازت دے دوں گا۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہ تو ایک متبادل تجویز ہے کہ ریزولیوشن پیش کیا جائے۔ یہ تجویز بھی اس صورت میں قابل عمل ہے جب یہ تحریک التوا مؤثر ہوگی کیونکہ یہ مسئلہ اصول کا ہے کہ آیا یہ تحریک اس صوبہ کی صورت حال کے مطابق ہے یا نہیں اور صوبائی حکومت کا اس کے ساتھ کوئی تعلق ہے یا نہیں۔ میں مختصراً عرض کر دوں کہ اگر یہ صرف دھماکے کی حد تک ہوتا پھر بھی یہ بین الاقوامی مسئلہ ہوتا اور حکومت پنجاب بین الاقوامی سطح پر اسے اٹھا سکتی تھی لیکن جس مقام پر یہ دھماکہ ہوا ہے وہ پنجاب کی سرحد سے متصل ہے اور اس کے تابکاری اثرات پنجاب پر زیادہ مرتب ہوں گے۔ جس سے پنجاب کا متاثر ہونا لازمی امر ہے۔ اس کے متعلق حکومت پنجاب نے ابھی تک کوئی احتجاج کی آواز بلند نہیں کی جس کی وجہ سے یہ تحریک التوائے کار لائی گئی ہے تاکہ حکومت کو پتہ چل جائے کہ ہماری سرحد کے قریب یہ واقعہ ہوا ہے۔ اس لیے یہ قطعی طور پر پنجاب کی حکومت سے تعلق رکھتا ہے۔ تو میں گزارش کروں گا کہ اس تحریک کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔

وزیر اعلیٰ : جناب والا! جس صورت حال کا ذکر کیا گیا ہے وہ پنجاب کی سرحد پر واقع ہوئی ہے یا سندھ کی سرحد پر ہوئی ہے میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔ ہر سرحد پاکستان کی سرحد ہے خواہ وہ پنجاب کی ہو یا سرحد کی ہو یا سندھ کی ہو۔ یہ مسئلہ ایسا ہے جس پر اسی شہر لاہور میں جناب وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے ایک پریس

کانفرنس کی اور اس میں کسی ایک صوبے کے نہیں بلکہ پورے ملک کے عوام کے خیالات کی ۔ جذبات کی ۔ عزائم کی اور ارادوں کی ترجمانی کی اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت نازک مسئلہ ہے ۔ ہمیں ہرگز یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ یہ کسی الگ صوبے کا مسئلہ ہے کیونکہ پھر یہ بات ضلع کی سطح پر بھی ہو سکتی ہے ۔ پورا ملک ایک ہے ۔ اس کی ایک مرکزی حکومت ایک ہے ۔ اس کی ایک فیڈریشن ہے اور ایک فیڈرل سسٹم ہے اس کے تحت ہماری مرکزی حکومت نے اس مسئلہ پر نہائت مؤثر اور پرزور ترین الفاظ میں آواز اٹھائی ہے اس کے بعد ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس ایوان کے ارکان جو پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں یا جو دوسرے ارکان ہیں انہیں یہ تسلی رکھنی چاہیے کہ مرکزی حکومت اس مسئلہ سے پوری طرح آگاہ ہے ۔ وہ اس کے سیاسی ۔ دفاعی ۔ اقتصادی تمام پہلوؤں سے آگاہ ہے اور جناب وزیر اعظم نے بغیر کسی رو رعائت کے واضح طور پر اپنی پالیسی بیان کر دی ہے ۔ میرے خیال میں اس کے بعد اس اسمبلی کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ اس مسئلہ کو چھیڑے جو خالصتاً فارن افیرز سے تعلق رکھتا ہے اور جو ڈیفنس سے تعلق رکھتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہ مسئلہ سیاسی نہیں ہے ۔ مسئلہ اصول کا ہے کہ آیا اس تحریک پر بحث ہونی چاہیے یا نہیں ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے صرف یہ کہا ہے کہ یہ مسئلہ foreign affairs سے تعلق رکھتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اس مسئلہ کا تعلق فارن افیئرز سے ہے لیکن یہ ایک اصول کی بات ہے ۔ جب وہ تسلیم کرتے ہیں کہ پنجاب کے قریب یہ واقعہ ہوا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ آیا حکومت پنجاب کا اس سے کوئی تعلق ہے یا نہیں اور اس لحاظ سے یہ تحریک زیر بحث آ سکتی ہے یا نہیں ۔ انہوں نے اس کی وضاحت نہیں فرمائی یہ واقعی درست ہے کہ انہوں نے اس سلسلہ میں کارروائی کی ہوگی یا وزیر اعظم نے بھی لاہور میں بیان دیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس کے پیش نظر ہم اس تحریک کو واپس لے لیں لیکن آپ یہ فیصلہ تو کریں کہ آیا یہ تحریک زیر بحث آ سکتی ہے یا نہیں ۔

وزیر تعلیم : جناب والا! میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ فیڈرل لیجسلیٹو لسٹ حصہ اول میں شق 18 میں لکھا ہوا ہے کہ "nuclear energy" آگے اس کی تفصیل دی ہوئی ہے :

مسٹر سپیکر : ڈاکٹر صاحب ! یہ تو متعلقہ نہیں ہوگا ۔

وزیر تعلیم : یہ فیڈرل سبجیکٹ ہے ۔

مسٹر سپیکر : کسی اور ملک کی energy فارن افیئرز کا موضوع تو ہو سکتی ہے ۔

وزیر تعلیم : چلیے میں اسی شق کے حصہ (سی) پر آ جاتا ہوں ۔ اس میں "ionizing radiations" لکھا ہوا ہے اور یہ فیڈرل سبجیکٹ ہے ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : This is a different thing.

Mr. Speaker : Radiation may come from anywhere.

سید تابش الوری : جناب والا! یہ فیڈرل سبجیکٹ کا سوال نہیں ۔ سوال یہ ہے کہ تابکاری اثرات سے پنجاب براہ راست متاثر ہو رہا ہے یا نہیں ۔ یہ تابکاری اثرات اتنے خوفناک ہوتے ہیں کہ اس سے لوگ اپاہج ہو جاتے ہیں ، ان کی زندگیاں مفلوج ہو جاتی ہیں اس سے بڑا اہمیت عامہ کا مسئلہ اور کوئی نہیں ہو سکتا ۔

Mr. Speaker : What I said was "different". No one is denying the public importance, neither the Chief Minister nor the mover and the Speaker. It is a matter of grave public importance.

Syed Tabish Alwari : It relates to the Government.

Mr. Spe ker : Whether it is primarily the concern of the Provincial Government or a statutory body under the Provincial Government or an officer or an official of the Provincial Government.

سید تابش الوری : جناب والا! اس کے نتائج سے پنجاب حکومت وابستہ ہے ۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ یہ دھماکہ پنجاب حکومت نے کیا ہے

مگر پنجاب حکومت اس کے نتائج سے وابستہ ہے ۔ تحریک التوا کے متعلق ضابطہ نمبر 67 میں واضح طور پر کہا گیا ہے :

> 67(ج) اس کا تعلق کسی ایسے معاملے سے ہو جس کا بنیادی طور پر حکومت یا حکومت کے زیر انتظام از روئے قانون تشکیل کردہ جماعت سے تعلق ہو یا ایسے معاملے سے ہو جس سے حکومت کا کافی حد تک مالی مفاد وابستہ ہو ۔

جناب والا! اس قاعدے کی رو سے ہماری یہ تحریک بالکل ضوابط کے مطابق ہے اور عوام اور خود حکومت کے مفاد میں یہ بات ہے کہ ہم اس اہم تحریک کو زیر بحث لائیں ۔

وزیر تعلیم : جناب والا! میں کچھ عرض کرنی چاہتا ہوں ۔ فاضل رکن اس امر کی تسلی چاہتے ہیں کہ آیا حکومت پاکستان اس ایٹمی دھماکے سے انسانوں پر ہونے والے اثرات سے آگاہ ہے یا نہیں ۔

مسٹر سپیکر : وہ پاکستان کی نہیں ، پنجاب کی بات کر رہے ہیں ۔

وزیر تعلیم : جناب والا! پاکستان میں ایک ہی ادارہ ہے جس میں ساری expertise ہے ۔ اٹامک انرجی کا مختلف شعبوں سے تعلق ہے ۔ وہ تمام شعبے اس میں انوالو ہیں ۔ پرسوں رات اسی لیے اس کے چیئرمین صاحب نے ٹیلی ویژن پر ایک پروگرام ٹیلی کاسٹ کیا تھا ۔ وہ کوئی سائنٹفک پروگرام نہ تھا کہ سائنس دان ہی اس کو سنیں ۔ وہ عوام کے لیے تھا کہ پاکستانی عوام سن لیں کہ حکومت پاکستان نے جو ادارہ قائم کیا ہے ، وہ اس سے آگاہ ہے ۔ اس نے ان تمام علاقوں میں جہاں پر بھی اس کے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں ، آلات وغیرہ لگائے ہیں اور تجربات ہو رہے ہیں اور ان کے خیال کے مطابق کوئی appreciable بلکہ انہوں نے apprciable کے لفظ پر بہت بحث بھی کی تھی کہ اس کا مطلب کیا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ ادارہ آگاہ ہے اور اس پر پوری نظر رکھے ہوئے ہے ۔ جونہی مرتب ہونے اثرات ان کو نظر آئیں گے ، انسانوں کو کوئی نقصان ہوگا تو اس پر appropiate action لیں گے ۔ حکومت پنجاب کے اس قسم کے کوئی ماہرین نہیں ہیں اور نہ کوئی ادارہ ہے ۔ پاکستان میں صرف ایک ادارہ ہے

اور وہ فیڈرل گورنمنٹ کے تحت ہے - وہ آگاہ ہے اور تمام اقدامات کر رہا ہے -

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Mr. Speaker, I think that the matter has become very simple. The Hon'ble Minister has not reputed the point raised by the member of the Opposition. After the Chief Minister's statement, it was possible that these two Hon'ble members would have withdrawn or not pressed the motion. Question now hinges on your admission of the motion whether it is admissible or not. For that I would suggest that any thing directly done by our neighbour which affects the Province's economy or the health of the people as you have admitted yourself becomes a matter of public importance. It should be admitted on that ground as tomorrow there may be some floods and surplus water which may be diverted as was done last year by the Indian Government as an act of hostility. Therefore it becomes not only a matter of public importance but any thing which affects the people of the Province the Government of the Punjab is fully responsible for taking such actions and making such recommendations to the Central Government as in their peoples interest it may deem fit. Once it is admitted, I think it will not be pressed any more.

Mr. Abdul Hafeez Kardar : Sir, What is happening is that the importance of the recent occurrence is not being disputed on either side. What is being suggested can be met by the suggestion already made from the Chair and also by the Hon'ble members of the Opposition. I would suggest that instead of taking up as an adjournment motion, the suggestion that you have already put forward should be voiced and conveyed to the Prime Minister through a resolution who is already aware and is taking an appropriate action nationally and internationally.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Mr. Speaker Sir, I endorse Mr. A. H. Kardar.

Nawabzada Muhammad Khan Khakwani : Sir, I also agree with Mr. A.H Kardar. The importance of this occurrence is not denied here A unanimous resolution would be more appropriate to the Central Government.

Chaudhri Talib Hussain : Sir, I also agree with the Hon'ble members that a unanimous resolution should be presented and the sentiments should be conveyed to the Federal Government and the anxiety of the people and the effects of the nuclear weapons which were exploded by India should be expressed through a resolution to our Federal Government.

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور -

میاں خورشید انور : جناب والا! میری رائے بھی یہی ہے کہ ایک ریزولیوشن تیار کرکے اس ایوان سے منظور کرائیں اور وہ مرکزی حکومت کو ارسال کریں -

Mr. Speaker : I would defer the decision on the admissibility till tomorrow.

حاجی محمد سیف اللہ خان : فیصلہ تو کل ہوگا ، البتہ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف اس کے متعلق ایک قرارداد تیار کرکے اسمبلی کی طرف سے پیش کر دیں -

وزیر اعلیٰ : جناب والا! میں اس پر واضح رائے رکھتا ہوں - آپ کے اور اپنے ممبران کے سامنے اپنی رائے کا اظہار بھی کر چکا ہوں - یہ خالصتاً مرکزی حکومت کا مسئلہ ہے اس کا یا تو دفاع سے تعلق ہے یا امور خارجہ سے ، ابھی تک اس بات کا بھی تصفیہ نہیں ہوا کہ یہ پنجاب کی سرحد ہے یا سرحد کی یا سندھ کی - یہ پاکستان کی سرحد ہے اور اسی اعتبار سے پاکستان کی سطح پر ساری دنیا کی سطح پر یہ بات رکھی گئی ہے - وزیر اعظم نے اس بات کو خود لاہور میں بیٹھ کر اٹھایا اور ساری

دنیا کے پریس کے سامنے اٹھایا ہے ۔ اس کے بعد اس پر یہ اصرار کرنا جیسے ہمارے ریزولیوشن کی اس کے بعد اس لیے ضرورت ہے کہ مرکزی حکومت اس سے آگاہ نہیں یا پھر ہمیں مرکزی حکومت پر عدم اعتماد ہے ۔ جناب والا! میں اپنے ہبران اور اپنی پارٹی کی طرف سے اس بات کو آپ کے پاس رجسٹر کروانا چاہتا ہوں کہ ہمیں مرکزی حکومت پر مکمل اعتماد ہے ، ہمیں اپنے وزیر اعظم پر مکمل اعتماد ہے جو انہوں نے اس مسئلے میں کارروائی کی ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

وہ اس سے آگاہ ہیں ۔ اس دن سے اب تک وہ لاہور میں یہاں موجود ہیں ۔ تمام ضروری کارروائیاں ہو رہی ہیں ۔ میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ 14 دسمبر 1973ء کو اسی ایوان نے ایک قرارداد پاس کی تھی کہ ہندوستان میں فرقہ وارانہ فسادات ہو رہے ہیں ۔ ریزولیوشن کی صورت میں مرکزی حکومت کے پاس اس قرارداد کو بھیجا گیا ۔ یہ میرے پاس فائل موجود ہے کہ مرکزی حکومت کے امور خارجہ نے اس پر کتنا شدید احتجاج کیا کہ اس سے ان کے لیے کتنی دقتیں پیدا ہوئیں ۔ اس لیے میں مناسب نہیں سمجھتا کہ وہ jurisdiction جو اس اسمبلی کو نہیں ہے ، محض اس خیال سے کہ شاید مرکزی حکومت اس پر توجہ نہ کر رہی ہو ، خواہ مخواہ ہم استعمال کریں ۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی ضروری کارروائی ہو سکتی ہے ، وہ پہلے ہی باقاعدہ ، صحیح طور پر اور پر زور انداز سے ہو رہی ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

سید تابش الوری : جناب والا! اس سے پہلے ایسی روایات موجود ہیں کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف اسی ایوان نے متفقہ طور پر قرارداد منظور کی اور احتجاج کیا اور تحاریک التوا آئیں اور اس کا مفہوم کبھی یہ نہ سمجھا گیا کہ اس کا مطلب مرکزی حکومت کے خلاف عدم اعتماد ہے ۔ یہ ایسی صورت حال ہے جس پر ایوان کے دونوں طرف سے اتفاق کا اظہار کیا گیا ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ جناب بھٹو کے اظہار خیال کے بعد اس ایوان کا سارا استحقاق کس طرح سے ختم ہو جاتا ہے ۔ نہ صرف یہ کہ مرکزی حکومت کی توجہ دلانے کا مسئلہ ہے بلکہ بین الاقوامی رائے

عامہ کو متاثر کرنے کا مسئلہ ہے - یہ ہم جس سطح پر بھی جتنے پیمانے پر کر سکیں ، اس بات کی قومی ضرورت اور تقاضے سے انکار نہیں کیا جا سکتا -

وزیر اعلیٰ : جناب والا ! بار بار لفظ توجہ دلانا استعمال ہو رہا ہے یا تو یہ بات توجہ میں نہ ہو تو پھر توجہ دلائی جائے - خود لاہور میں وزیر اعظم پاکستان نے اس مسئلے پر بات کی ہے -

میاں خورشید انور : مقصد یہی تھا انہوں نے اچھا کیا ہے اس سے بین الاقوامی طور پر اس کے اچھے اثرات مرتب ہوں گے - اس لیے میں قائد ایوان سے اپیل کروں گا کہ وہ ضد نہ کریں اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا -

Mr. Speaker : Please avoid the use of this word.

ضد کی بات نہیں ہے

Mr. Abdul Hafeez Kardar : On a point of personal explanation.

The words I used were, in no way, derogatory or lacking confidence in the national leadership. The words were "to strengthen the hands of Mr. Zulfiqar Bhutto at the national and international level, a resolution should be sponsored" ; but in deference to the wishes of the Leader of the House, because I am in the Party, I withdraw this resolution.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I am sure the Party is great enough to strengthen the hands of the Prime Minister...

Mr. Speaker : Time for adjournment motions is over. I have deferred decision on this adjournment motion till tomorrow.

The House is adjourned for Tea Break for thirty minutes.

(The House then adjourned at 11.22 AM for Tea Break)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوئے)

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسٹر سپیکر : آج غیر سرکاری اراکین کی کارروائی کا دن ہے۔ تو سب سے پہلے ہم حصہ اول میں مسودہ قانون جو پیش کیا جائے گا وہ لیتے ہیں۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! ایک تحریک التوا بھی آج کے لیے ہے۔

مسٹر سپیکر : وہ کون سی تحریک التوا ہے؟

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! وہ تحریک التوا گھی کے متعلق ہے۔

مسٹر سپیکر : وہ تحریک التوا بارہ بجے شروع ہوگی اس سے پہلے نہیں۔ اب مسٹر محمد حنیف نارو اپنا مسودہ قانون پیش کریں گے۔۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ اب ہم حصہ دوم کی طرف آتے ہیں۔

قرارداد

(مفاد عامہ سے متعلق)

بچوں کے اغواکنندگان کو اغوا کا مقصد ثابت کئے بغیر موت کی سزا دینے کے لیے تعزیرات پاکستان میں ترمیم

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں :

> کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ مرکزی حکومت سے سفارش کی جائے کہ دفعہ 364۔الف تعزیرات پاکستان میں اس طرح ترمیم کی جائے کہ بچوں کے اغوا کنندگان کو اغوا کا مقصد ثابت کئے بغیر موت کی سزا دی جائے۔

مسٹر سپیکر : یہ قرارداد پیش کی گئی ہے :

کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ مرکزی حکومت

سے سفارش کی جائے کہ دفعہ 364 ۔ الف تعزیرات پاکستان میں اس طرح ترمیم کی جائے کہ بچوں کے اغوا کنندگان کو اغوا کا مقصد ثابت کئے بغیر موت کی سزا دی جائے ۔

بیگم ریحانہ سرور : جناب والا ! میں نے قرارداد کو introduce کر دیا ہے ۔ کسی نے oppose ہی نہیں کیا ۔

مسٹر سپیکر : oppose نہ کرنے سے تو قرارداد پاس نہیں ہو جاتی ۔ پاس تو ووٹوں سے ہی ہوتی ہے ۔ کیا آپ اس پر تقریر تو نہیں چاہیں گی ۔

بیگم ریحانہ سرور : میں تقریر کرنا چاہوں گی ۔

ملک محمد اعظم : جناب والا ! میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ قرارداد کی سطر نمبر 2 میں لفظ ''مقصد'' حذف کیا جائے اور اس کی بجائے لفظ ''نیت'' کے آگے الفاظ ''قرائن'' سے ایزاد کئے جائیں اور الفاظ ''کئے بغیر'' حذف کئے جائیں اور اس کی بجائے الفاظ ''ثابت ہونے پر'' ثبت کئے جائیں ۔

اور اس طرح عبادت یوں ہو جائے گی ۔

اس ایوان کی رائے یہ ہے کہ مرکزی حکومت سے سفارش کی جائے کہ دفعہ 364 ۔ الف تعزیرات پاکستان میں اس طرح ترمیم کی جائے کہ بچوں کے اغوا کنندگان کو اغوا کی نیت قرائن سے ثابت ہونے پر موت کی سزا دی جائے ۔

بیگم ریحانہ سرور : جناب والا ! ان کی ترمیم تو قرارداد کو negative بنا دیتی ہے ۔ کیونکہ جو سزا قرارداد میں وہ فرما رہے ہیں وہ تو پہلے موجود ہے تو پھر ان کو ترمیم پیش کرنے کی ایسی کون سی ضرورت پیش آ گئی تھی ۔ جو چیز پہلے ہی موجود ہے اس کو آپ نے ترمیم کی شکل دے دی ہے تو اس سے فائدہ کیا ہوا ۔ میں یہ چیز سمجھنے سے قاصر ہوں ۔

سید قابش الوری : جناب سپیکر ! میں سوال پیش کرتا ہوں کہ اسمبلی کا اجلاس اب ملتوی کر دیا جائے۔

بیگم ریحانہ سرور : کس خوشی میں ۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے ۔ اب بارہ بج گئے ہیں ۔

بیگم ریحانہ سرور : جناب والا ! اجلاس کا وقت آدھ گھنٹہ بڑھا دیا جائے ۔

Mr. Speaker : Now the House stands adjourned to discuss the Adjournment Motions.

تحاریک التوائے کار

صوبہ میں بناسپتی گھی کی نایابی اور کمیابی کی صورت حال پر بحث

مسٹر سپیکر : مرزا فضل حق ۔

مرزا فضل حق : جناب والا ! میں نے ایوان میں بہت دفعہ گھی کی کمیابی اور نایابی کے متعلق تحاریک التوائے کار پیش کی ہیں ۔ یہ پہلی دفعہ ہے کہ میرے اور دیگر دو ارکان کی تحاریک التواء جو اس ایوان میں پیش کی گئیں وہ اس ایوان میں بحث کے لیے منظور کی گئیں ۔ جناب والا ! میری اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ جب سے حکومت نے اس انڈسٹری کو اپنے تسلط میں اور اپنے زیر انتظام لیا ہے اس وقت سے گھی کی نایابی کا مسئلہ ایک مسلسل کمیابی کی صورت اختیار کر گیا ہے ۔ یہ نہ صرف شہروں میں بلکہ دیہاتوں میں بھی اکثر کمیاب ہوتا ہے ۔ اور اس کی طرف جب بھی حکومت کی توجہ دلائی جاتی ہے تو اس پر جو بھی عمل کیا جاتا رہا ہے اور اس ایوان میں یقین دلایا جاتا رہا ہے اور جو بھی حکومت کی طرف سے اقدامات کئے گئے ۔ ان کا کوئی اثر اور کوئی نتیجہ نہیں نکلا ۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے جو میں گزارش کروں گا اس گھی کے متعلق وہ یہ ہے کہ ایسی انڈسٹریز کو جب سے گورنمنٹ نے اپنے قبضے میں لیا ہے اور نظام تقسیم تبدیل ہوا ہے اس کی وجہ سے ہر جگہ پر پرانے ایجنٹ تبدیل کرکے ان کی جگہ نئے ایجنٹ مقرر کر دئے گئے ہیں اور نئے ایجنٹ اس سلسلے میں

کوئی تجربہ نہیں رکھتے کیونکہ اس سلسلے میں انھوں نے کبھی کام نہیں کیا ۔ چنانچہ انھوں نے گھی کو اپنے جائز زر کا ایک منفعت حاصل کرنے کا ایک ذریعہ بنا لیا ہے ۔ جناب والا ! اس سلسلے میں اخبارات میں بھی متعدد بار یہ چیز آئی ہے کہ گھی بلیک میں فروخت کیا جا رہا ہے ۔ گھی کی سپلائی جب کم ہو جاتی ہے تو گھی کے ڈیلر اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ میرے پاس نوائے وقت راولپنڈی کا ایک تراشہ ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ جہلم میں وہی ٹین جس کی قیمت ایک سو روپیہ ہے اور کارخانے سے ایک سو روپے میں ملتا ہے وہ 140 روپے میں فروخت کیا جا رہا ہے ۔

جناب والا ! اس کی طرف میں نے کئی بار توجہ دلائی ہے کہ اس گھی کی بلیک کو ختم کیا جائے ۔ لیکن اب تک اس پر عمل نہیں ہوا ہے ۔ اس سلسلے میں ایک مثال دیتا ہوں ۔ 4 24-4-19 نوائے وقت راولپنڈی میں خبر شائع ہوئی اور مجھے ذاتی طور پر اس چیز کا علم ہے کیونکہ یہ میرے حلقۂ انتخاب سے تعلق رکھتی ہے وہاں پر گھی کمیاب ہے نہ صرف کم ہے بلکہ نئے ڈیلر جو مقرر کئے گئے ہیں وہ بلیک میں فروخت کر دیتے ہیں ۔ اب انھوں نے بلیک فروخت کرنے کا نیا طریقہ ایجاد کیا ہے اور اس سے زیادہ قیمت چارج کرتے ہیں ۔ سو روپے کے ٹن کو 140 روپے میں صارفین کو دے دیا جاتا ہے اور وہ اپنی مجبوری کے تحت 140 روپے میں خریدنے پر تیار ہو جاتا ہے ۔ اس کے ساتھ دلچسپ مثال یہ ہے کہ چکوال میں جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے 29-4-1974 نوائے وقت راولپنڈی میں ایک خبر شائع ہوئی اور مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ چکوال میں جب گھی کا کوٹہ تقسیم ہونے کے لیے پہنچا تو جو مقامی ڈیلر یا پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے یا حکومت کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں انھوں نے ایک صابن کی ٹکیہ جس کی بازار میں قیمت بمشکل آٹھ آنے ہوگی صارفین کو جو گھی لینے والوں میں سے ہیں مجبور کیا کہ جو گھی لیں گے وہ آٹھ آنے والی ایک روپیہ میں خریدیں ۔ یہ ایک نیا طریقہ بلیک کرنے کا اختیار کیا گیا ہے ۔ ان سے پوچھا گیا کہ یہ طریقۂ کار کیوں استعمال کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ جہاں سے گھی خرید کیا جاتا ہے اس کارخانہ میں جو مینجر گورنمنٹ کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں انھوں

نے کہا ہے کہ کارخانے میں بننے والا صابن جس کی کوالٹی نرم ہے اور بازار کے مقابلہ میں فروخت نہیں ہو سکتا وہ بھی گھی کی اس مقدار کے ساتھ اٹھانا پڑے گا۔

جناب والا! میں متعدد بار اس سلسلے میں گورنمنٹ کی توجہ دلا چکا ہوں لیکن ابھی تک گورنمنٹ نے اس چیز کی طرف توجہ نہیں کی۔ صارفین اور صوبے کے عوام کو کمیابی کی وجہ سے تکلیف ہو رہی ہے۔ جناب والا! تحصیل چکوال ضلع جہلم کے پاکستان پیپلز پارٹی کے جو صدر ہیں ان کی ایک چٹھی میرے نام آئی ہے۔ انہوں نے بھی شکایات کا اعادہ کیا ہے کہ بناسپتی گھی کمیاب ہے اور گورنمنٹ کی بار بار توجہ دلائی ہے لیکن حکومت نے اس طرف ابھی تک کوئی توجہ نہیں دی ہے۔ میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ یہ نہایت اہم مسئلہ ہے۔ اور ضروری چیز ہے جس کے بغیر عوام کا گذارہ نہیں ہو سکتا۔ گورنمنٹ کو چاہیے کہ وہ اس طرف توجہ دے اور نہ صرف کارخانوں کی پیداوار بڑھائی جائے بلکہ اس کے نظام تقسیم کو بذریعہ ایجنسی کیا جائے۔ چاہے پرانے ڈیلروں کو بحال کیا جائے یا کسی طرح بھی تقسیم کے نظام کو بہتر بنایا جائے۔ میں گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس نظام کو بہتر کیا جائے۔

اس کے علاوہ ضلع جہلم کا یہ سپیشل مسئلہ ہے کیونکہ باقی دیگر اضلاع نہری اضلاع ہیں وہاں پر گائے بھینس پالی جا سکتی ہیں جن سے وہ گھر کے استعمال کرنے کے لیے گھی پیدا کر لیتے ہیں۔ لیکن ضلع جہلم بارانی علاقہ ہے اور وہاں پر یہ تکلیف ہے کہ گائے۔ بھینس نہیں پال سکتے۔ اس کے لیے میں گورنمنٹ سے مطالبہ کروں گا کہ ضلع جہلم تحصیل چکوال کے عوام کی سہولت کے لیے گورنمنٹ ایک خاص کوٹہ منظور کرے تاکہ گھی کی کوئی دقت محسوس نہ ہو۔ میں ان گذارشات کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ شکریہ۔

میاں خورشید انور: جناب والا! بناسپتی گھی کی سپلائی کے متعلق اس معزز ایوان میں کئی بار بحث ہو چکی ہے اور بہت سی تجاویز بھی پیش کی جا چکی ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ حکمران لوگوں نے اس سلسلے میں کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا ہے۔ جناب والا! اس وقت گھی کی کمی بنولے کی کمی کی وجہ سے ہے۔ جس طرح وزیر موصوف نے فرمایا تھا

کہ تیل کی کمی ہے اور تیل باہر سے آنا تھا ۔ میں تیل کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت حکومت کی پالیسی اور انتظامات میں ناہمواری پیدا ہوئی ہے بلکہ بعض اضلاع کے ساتھ بڑی سخت زیادتی ہو رہی ہے ۔ لاہور میں بنولے کے تیل کا بھاؤ دو سو روپے من ہے جب کہ تیل پیدا کرنے والے علاقوں میں جہاں بنولہ پیدا ہوتا ہے حکومت 145 روپے من بنولے کا تیل خریدتی ہے ۔ جناب والا ! یہ سراسر زیادتی ہے کہ بنولہ باہر کے اضلاع سے لاہور آ سکتا ہے تاکہ یہاں تیل بنایا جا سکے اور دو سو روپے من تیل بیچ سکیں لیکن ان اضلاع میں جہاں یہ چیز پیدا ہوتی ہے وہاں گورنمنٹ نے اپنی سہولت کے لیے نفع کمانے کے لیے قیمت مقرر کر رکھی ہے ۔ جو آئل ایکسپلر لاہور میں چلتے ہیں وہ 70—60—50 روپے منافع کما رہے ہیں اور جن اضلاع سے یہ چیز آتی ہے وہ نقصان میں جا رہے ہیں ۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں وہ دلچسپی اور دلجمعی سے کام نہیں کریں گے ۔ اس لیے میں تجویز کروں گا کہ وزیر موصوف اپنی موجودہ پالیسی پر نظر ثانی فرمائیں اور یہ جو موجودہ ناانصافی ہے اسے دور فرمائیں ۔ اگر انھوں نے اس کے متعلق کوئی فوری اقدام نہ کیا تو گھی کا مسئلہ حل نہیں ہوگا اور اس کے برے اثرات آئندہ کپاس کی کاشت پر بھی پڑیں گے ۔ جناب والا ! بنولے کی صحیح قیمت کاشتکاروں کو نہیں ملے گی اور کپاس خریدنے والوں کو صحیح قیمت نہیں ملے گی تو لازمی طور پر اس کے اثرات کپاس کی کاشت پر پڑیں گے ۔ اس لیے میں وزیر صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ موجودہ تیل کی خرید کے سلسلے میں جو پالیسی ہے اس کے نتائج پر غور فرمائیں ۔

دوسری عرض میں یہ کروں گا کہ گھی کی سپلائی کے سلسلہ میں جو انتظامات کئے گئے ہیں اس سلسلہ میں پہلے بھی بہت کہا جا چکا ہے ۔ وہ انتہائی ناقص ہیں ۔ ازراہ کرم اس کے لیے جو ایجنسیاں ہیں اور ان کے افسران ہیں ان کی گرفت کی جائے کیونکہ وہاں پر بھی رشوت پیدا ہو چکی ہے ۔

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب سپیکر! جہاں تک گھی کی کمی کا تعلق ہے اگر اسے کسی حد تک وسیع نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو اس مسئلہ کا کوئی نہ کوئی حل نکل سکے گا ۔ جیسا کہ میاں خورشید انور نے

فرمایا ہے بنولے کے حصول اس کے تیل اور بارٹر کے سلسلہ میں حکومت کی پالیسی حائل ہے جو کاشتکار کے احتجاج کے باوجود - آڑھتیوں کے احتجاج کے باوجود اور خریداروں کے احتجاج کے باوجود تبدیل نہیں کی گئی اور جو نقصان دہ ثابت ہوئی ہے - جو پالیسی پورے پنجاب میں جس انداز فکر کے ساتھ اب تک چلائی گئی اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ حکومت نے کاشتکاروں کو مایوس کیا ہے کہ وہ کپاس پیدا نہ کریں اور اس طرح بنولہ میں کمی واقع ہو - جیسے کہ میاں صاحب نے فرمایا ہے اس کے متعلق سابق وزیر زراعت چوہدری محمد ارشاد صاحب نے ایک میٹنگ بلائی تھی لیکن وہ بے فائدہ ثابت ہوئی اور کپاس ابھی تک اس agony سے دوچار ہے میں گزارش کروں گا کہ اس پالیسی پر نظر ثانی کی جائے -

دوسرے ابھی ابھی جیسے میرے فاضل دوست حنیف رامے صاحب نے فرمایا ہے دیہاتی علاقوں میں گھی کی کمی بڑی حد تک بھینسوں کے دودھ اور مکھن سے پوری کی جاتی تھی لیکن سابقہ اور موجودہ حکومتوں کے دور میں عدم توجہی کی وجہ سے مویشیوں میں کمی واقع ہوئی اور حکومت نے اس پر غور نہ کیا - جیسا کہ ایک سوال کے جواب میں وزیر متعلقہ نے فرمایا تھا حکومت کو اس پر توجہ دینی چاہیے تھی تاکہ ہم اس کمی کو پورا کر سکتے - اس کے ساتھ ساتھ مصنوعی قلت جو ڈیلروں نے اور سرمایہ داروں نے پیدا کی تھی - ذخیرہ اندوزی کی تھی اس کی وجہ سے بھی کچھ مشکلات پیدا ہوئیں - اب حکومت کی موجودہ تبدیلی کے بعد فوری طور پر حالات میں جو تبدیلی آئی تھی وہ اب نارمل ہو گئی ہے - اس کی وجہ یہ ہے کہ ان ایجنسیوں اور اداروں کا ایک بورڈ ہے اور اس کا ایک دفتر ہے اور میں وزیر موصوف کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ ان لوگوں نے جس انداز فکر کے ساتھ جتنی تعداد میں رشوت لی ، انہوں نے جس انداز سے اس کاروبار کو چلایا - ایجنسی ہولڈروں سے پیسے لیے میں موجودہ حکومت کے دوستوں اور وزیر متعلقہ سے یہ التماس کروں گا کہ اس کی مکمل تحقیقات کرائی جائے چاہے اس میں کسی وزیر صاحب کا یا کسی ایم - پی - اے صاحب یا مرکزی حکومت کے کسی دوست کا ہاتھ ہو - تو بہر حال اس کی سرپرستی کی جا رہی ہے - میں ذاتی علم کی بنا پر یہ عرض کر رہا ہوں کہ موجودہ حکومت کے دور میں یکایک یہ کمی پیدا

ہوئی ہے ۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ تیل کی کمی کی وجہ سے اور بنولے کی خرید کی وجہ سے یا کچھ کیمیکلز مشینری میں خرابی کی وجہ سے یا عدم توجہی کی وجہ سے میں نے یہ اندازہ کیا ہے کہ اصل میں پیداوار میں اس حد تک کمی واقع نہیں ہوئی تھی صرف کاروبار میں بلیک مارکیٹنگ ہوئی اور حکومت نے حال ہی میں جو قدم اٹھایا ہے شائد وہ کسی حد تک مؤثر ثابت ہو ۔ اس میں ضلعی انتظامیہ کو یہ اختیار دیا گیا ہے لیکن میں یہ کہوں گا کہ ضلعی انتظامیہ سے پوری نگرانی کرائی جائے اور وزیر صاحبان بھی اس طرف پوری توجہ دیں ۔ میں استدعا کروں گا کہ وہ بلیک کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کریں ۔ اس میں اگر پیپلز پارٹی کے ورکرز ملوث ہوں ۔ اگر ایم ۔ پی ۔ اے صاحبان کے عزیز یا رشتہ دار بھی ملوث ہوں تو کسی کے ساتھ کوئی رورعایت نہ برتی جائے ۔ یہ وہ نشان دہی ہے جو میں لازمی طور پر کرنی چاہتا ہوں کیونکہ ابھی تو جو چیز ملتی ہے ہم اسی پر گزارہ کر رہے ہیں ۔ اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ کچھ ایم ۔ پی ۔ اے کے دوستوں نے بھی ایجنسیاں اور ڈپو لیے ہیں اور دیہاتی عوام کا کوٹہ بلیک میں فروخت ہوتا رہا ہے ۔ اگر وزیر موصوف کسی وقت مجھے موقع دیں تو شائد میں اس سلسلے میں ان کی امداد کر سکوں کہ موجودہ حکومت کو فیل کرنے میں ہمارے اپنے دوستوں کا کتنا ہاتھ ہے اور ضلعی انتظامیہ کا کتنا ہاتھ ہے ۔ ایم ۔ پی ۔ اے حضرات اور ان کے عزیزوں اور رشتہ داروں کا کتنا ہاتھ ہے ۔ بہرحال یہ زندگی کی ایک اہم ضرورت ہے اور اس سلسلہ میں بغیر کسی رورعایت کے کارروائی کی جائے ۔ اگر یہ کارروائی نہ کی گئی تو یہ حکومت کی ناکامی کا ایک بہت بڑا باعث ہوگا ۔ میں استدعا کروں گا کہ اس سلسلہ میں زیادہ دلچسپی لی جائے اور میں وزیر متعلقہ سے بھی استدعا کرتا ہوں کہ جو ہدایات انہوں نے ڈی ۔ ایف ۔ سی حضرات کے نام جاری کی ہیں ان پر کتنا عمل ہوتا ہے اور وہ اس میں سے کتنا پیسہ کماتے ہیں ورنہ یہ حکومت کی ناکامی کا ایک بہت بڑا باعث ہوگا ۔ اس پر حکومت اور عوام نے مل کر قابو پانا ہے ۔

میں وزیر زراعت سے درخواست کروں گا کہ جو اجلاس اس سلسلہ میں بلایا جا رہا ہے اس میں ڈیری فارمز کے لیے پرائیویٹ سیکٹر کی بھی

اور پبلک سیکٹر کی بھی حوصلہ افزائی کی جائے اور آبادی میں جو اضافہ ہو رہا ہے اسے مد نظر رکھتے ہوئے ان تمام پالیسیوں پر پوری طرح غور کیا جا سکے ۔ سال انڈسٹریز کے سلسلہ میں جو ابھی منظور ہوئی ہیں میں نے جناب ڈاکٹر عبدالخالق سے استدعا کی تھی کہ ان کے لیے عوام کو قرضے دئے جائیں لیکن حکومت نے نہ تو ان کی حوصلہ افزائی کی اور نہ ہی کاشتکاروں کی مدد کی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حالات کے پیش نظر آئندہ سال کے لیے عوام کو اعتماد میں لیا جائے کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وقتاً فوقتاً جو مصنوعی قلت پیدا ہو جاتی ہے اس سے اس پر بھی مکمل طور پر قابو پایا جا سکتا ہے ۔ یہاں وزیر متعلقہ بیٹھے ہوئے ہیں ۔ میں استدعا کروں گا کہ یہی وقت کا تقاضہ ہے اور اسے پورا کرنے کی کوشش کی جائے ۔ جہاں تک عارضی قلت کا تعلق ہے اس سلسلہ میں میں گزارش کروں گا کہ ایم ۔ پی اے صاحبان کے عزیز اور رشتہ دار اور پیپلز پارٹی کے ورکرز منافع کما رہے ہیں ۔ جناب کو یاد ہوگا کہ گجرات میں میری جب آپ سے ملاقات ہوئی تھی تو وہاں اس خیال کا اظہار کیا گیا تھا کہ آٹے یا گھی کے ڈپو پیپلز پارٹی کے ورکروں کو دئے جائیں کیونکہ اگر ہم حزب اختلاف پر اور دوسرے لوگوں پر اعتماد کریں گے تو وہ ہمیں دھوکہ دے سکتے ہیں ۔ اس لیے ہمیں اپنے آدمیوں پر ہی اعتماد کرنا چاہیے ۔ تو یہ اسی اعتماد کا نتیجہ ہے کہ جو اس حکومت کی ناکامی کا سب سے بڑا سبب بن رہا ہے ۔ یہ وہی لوگ اور وہی ایجنسیاں ہیں جو اس حکومت کی ناکامی کا باعث بنی ہوئی ہیں ۔ تو میں استدعا کرتا ہوں کہ آئندہ ایجنسیاں اور ڈپو حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے لوگوں اور دوسرے لوگوں کو دئے جائیں اور ڈی سی صاحبان کو سختی سے یہ ہدایات جاری کر دی جائیں کہ وہ ان کی نگرانی کریں ۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومتی پارٹی کی سرپرستی یا عدم سرپرستی کے خیال کو بھی روکا جائے تاکہ لوگوں کو ان کی ضروریات زندگی جن میں گھی سرفہرست ہے مہیا ہو سکیں ۔

ان گزارشات کے ساتھ میں استدعا کروں گا کہ موجودہ بدلے ہوئے حالات میں ان ہدایات پر سختی سے عمل کرانے کے لیے ڈی ۔ سی صاحبان اور محکمہ خوراک کے افسران کو ہدایات جاری کر دی جائیں ۔ حال ہی میں حکومت کی تبدیلی کے ساتھ میں نے ان دوستوں کو یقین دلایا تھا کہ

وہ سارے شریف ہیں ، لیکن اتنے کمزور نہیں ہیں - لیکن آپ بھی عملی طور پر مظاہرہ کریں کہ ہم اتنے کمزور نہیں ہیں - تمام وزرا صاحبان کے متعلق یہ تأثر باہر دیا جا رہا ہے کہ ان کی گرفت کمزور ہے - بہرحال بڑی خوشی کی بات ہے کہ ان دوستوں سے ایجنسیاں لے لی گئیں جنھوں نے بلیک کیا اور آپ کو بدنام کرنے کی کوشش کی - میں آپ کی وساطت سے وزرا صاحبان سے استدعا کروں گا کہ اس مسئلے کو سرفہرست رکھیں - جہاں وہ پیپلز پارٹی کے نعرے لگاتے ہیں ، وہاں اس پر بھی توجہ دیں - کیونکہ پیپلز پارٹی کا اصل راز اسی میں ہے کہ ہم لوگوں کو ضروریات زندگی صحیح طریقے پر ، بروقت اور سستے داموں غیرجانبدارانہ طریقے سے مہیا کریں بجائے اس کے کہ پیپلز پارٹی کے جلسے کرتے ہیں - وزرا صاحبان وہاں جاتے ہیں لیکن ضروریات زندگی کے متعلق وہ پوری توجہ نہیں کرتے - میں گزارش کروں گا کہ جو انھوں نے تقسیم کا طریق کار بنایا ہے ، اس پر سختی سے عمل کرایا جائے اور بریگیڈیر صاحب داد سے میں استدعا کرتا ہوں کہ وہ اس تجربے میں اگر ہم سے تجاویز مانگیں تو ہم ان کو دینے کے لیے تیار ہیں تاکہ دیہاتی آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پرائیویٹ سیکٹر ، پبلک سیکٹر میں ڈیری فارمنگ کی جلد از جلد حوصلہ افزائی کی جا سکے ، اس کے پیسے اگلے مالی سال میں invest کر سکیں -

Mr. A H. Kardar : Sir. to put the discussion in the proper perspective, I think. it very necessary to see why a Government takes over distribution of a particular commodity or an article, The Government under-takes that obligation because of limited supply. So, when the commodity or the article is in short supply and the demand is more, speculation will take place, black marketing will take place particularly when the raw material is to be imported and does not arrive in time because of various pressures on means of communications Naturally, under those circumstances the distribution of that commodity or article, and in the case of Vanaspati Ghee, the Punjab Industrial Development Board would come under pressure. The Chief Minister said the other day in his public statement that in addition to the demands that existed, we are faced with a situation where

we have to carry coal to New Castle. We had to supply ghee to the villagers which never happened before. So, this is an additional constraint on the supply line and, naturally, the situation demands very serious consideration. That is why this particular attention, this particular notice, was given and I look upon this particular motion as not of censure but rather of focusing attention on an important public matter and trying to help the Government in order to devise ways and means of improving the situation. That is the point to which I will restrict myself in this very short time that is at my disposal.

Sir, the situation is that we must draw the maximum benefit, advantage and guidance from the system evolved by the Central Government, that is when the Central Government nationalised and took industries, it appointed professionals to look after those industries Very careful attention was given in the appointment of these professionals for the management of industries taken over by the Central Government. This, I am afraid, is not the case here because those who have been put as General Managers or Incharge of Industries, the maximum background they had was of issuing licences and permits in the Industries Department. Therefore, the first thing that I would suggest very strongly is that as a corrective measure, to improve the production, the best possible talent should be selected and appointed in these jobs. Secondly, the lesson we learnt from our experience in dealing with the sugar situation which was debated here on the floor of this House when we were faced just with a choice between the two principles. Those two economic principles are the only ones ; You cannot produce the third one ; that is, increase the supplies which obviously under the circumstances we cannot. When the demand is inelastic, we have then to curtail the demand and by curtailing it we must take the

same steps that we took in terms of sugar. The learned members of this House will recall that in those days we introduced statutory rationing and I will strongly recommend that the same measures should be taken again and this also is in line with the socialist thinking When you take-over and nationalise the means of production, you also create conditions under which you can control and hold people accountable for whatever is publicly produced and made available for distribution and that can come about only through the creation of Consumer Societies. This has been done all over the world by socialist countries. You have got depot system and it has been working fairly well. What you need is a supervisory body, as Mr. Lak said, to take account as to what they receive, how they distribute it and also, keeping in mind what you are producing, allocate per head as to what you can distribute so that the basic principles of equitable distribution, on which we pride ourselves as the fore-bearers of a non-exploitative society, are fulfilled. In this manner we will fulfil our manifesto, we will fulfil our promise. With these suggestions I thank you, Mr. Speaker, for the time given to me,

سید تابش الوری : جناب سپیکر! بناسپتی گھی انسانی خوراک کا ایک اہم ترین بنیادی جزو ہے ۔ جس کی کمیابی و گرانی نے پورے صوبے میں ایک خوفناک بحرانی کیفیت پیدا کر دی ہے اور پنجاب کی تاریخ میں غالباً ایسے بحران کی اس سے پہلے کوئی مثال نہیں ملتی ۔ وہ پنجاب ، جو خوراک کے معاملے میں ہمیشہ سے خود کفیل چلا آتا ہے ، بلکہ دوسرے صوبوں کی کفالت کا ذمہدار ہے ، وہ خود اپنی خوراک کے سلسلہ میں دوسرے صوبوں کا محتاج بنا دیا گیا ہے ۔ آپ نے حال ہی میں سنا کہ سندھ سے پانچ سو ٹن گھی درآمد کیا جا رہا ہے ۔ لاکھوں افراد پریشانی کے عالم میں گھنٹوں ذلت آمیز انداز میں قطار اندر قطار کھڑے حکومت کی پالیسی کی ناکامیوں کی عبرت ناک تصویر بنے ہوئے ہیں ۔ ایسا اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا کہ گھی جیسی روزمرہ کی اہم ترین ضرورت کے لیے لوگوں کو

گھنٹوں قطاروں میں کھڑے ہونا پڑے اور یہ میرے خیال میں اس عوامی دور کا اس عوامی حکومت کا سب سے بڑا کارنامہ ہے کہ اس نے گھی جیسی ضرورت کے سلسلے میں بھی انسانوں کو گداگر بنا دیا ہے ۔ جناب سپیکر ! حکومت کی یقین دہانیوں کے باوجود نہ صرف یہ کہ اصلاح احوال کی کوئی کرن ابھی تک نظر نہیں آتی بلکہ روز بروز صورت حال ابتر ہوتی جا رہی ہے ۔ حکومت نے جب گھی کی صنعت کو اپنی تحویل میں لیا تھا تو یہ خوش خبری سنائی تھی کہ اب مالکوں کا استحصال ختم ہو جائے گا اور گھی کی پیداوار بڑھ جائے گی اور گھی کی اتنی فراوانی ہوگی کہ عوام کی پانچوں انگلیاں گھی میں اور سر کڑاہی میں ہوگا ۔ لیکن اب ہمارے سامنے جو صورت حال ہے اس میں ہر خاندان ہر قبیلہ اور ہر فرد ایک ایک قطرہ گھی کے لیے ترس رہا ہے اور یہ ایسی شرمناک صورت حال ہے جو کسی بھی عوامی حکومت اور فلاحی حکومت کی دعویدار پارٹی کے لیے زیب نہیں دیتی ۔

جناب والا ! اس خوش خبری کے بعد مسلسل یہ دعوی کیا جاتا رہا کہ گھی کی پیداوار روز بروز بڑھ رہی ہے اور ہمیں یہ بتایا گیا کہ پنجاب میں روزانہ گھی کی پیداوار چار سو ٹن تک پہنچ گئی ہے ۔ جناب والا ! یہ بات پرانی نہیں ہے 19 مئی کو جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک اخباری بیان میں یہ دعویٰ کیا کہ گھی کی پیداوار دوگنی ہو گئی ہے لیکن اس کے دو روز بعد ہی 21 مئی کو سینیٹر منسٹر نے ہمیں یہ انکشاف فرمایا کہ گھی کی پیداوار کم ہوگئی ہے اور کم ہوتے ہوتے 262 ٹن رہ گئی ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ وزیر اعلیٰ اور سینیٹر منسٹر کے درمیان اعتماد اور معلومات کا اس قدر فقدان ہو سکتا ہے کہ دو روز پہلے وہ جو بیان جاری کرتے ہیں سینیٹر منسٹر اس ہاؤس میں اس کی علی الاعلان تردید کر دیتے ہیں ۔ اس سے نہ صرف یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حکومت اس مسئلے کے سلسلے میں سنجیدہ نہیں ہے بلکہ یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ اس حکومت کے نزدیک اس کی کسی منصوبہ بندی کی بھی ضرورت نہیں ہے نہ وہ اس پر نظر رکھے ہوئے ہے اور نہ اس سلسلے میں وہ اصلاح احوال کی طرف متوجہ ہے ۔ جناب والا ! اگر سینیٹر منسٹر کا یہ تازہ انکشاف درست ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ درست ہے تو پھر ہمارے وہ اندیشے صحیح ثابت ہو جاتے ہیں

جو ہم نے اس صنعت کو سرکاری تحویل میں لینے کے وقت ظاہر کئے تھے۔ ہم نے اس وقت کہا تھا کہ چونکہ یہ کام بغیر کسی منصوبہ بندی کے کیا جا رہا ہے، چونکہ یہ کام بغیر کسی ورکنگ پیپر کے کیا جا رہا ہے چونکہ یہ کام بغیر کسی خلوص نیت کے کیا جا رہا ہے اس لیے اس کا نتیجہ لازمی طور پر یہ برآمد ہوگا کہ یہ اہم ترین صنعت تباہ ہو کر رہ جائے گی اور پیداوار میں نہ صرف کمی ہوگی بلکہ اس کی قلت کے نتیجے میں پورے صوبے کو ایک بحران سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ہمارے یہ خدشات آج بالکل درست ثابت ہو رہے ہیں اور خود حکمران پارٹی نے بھی ہمارے ان اندیشوں کی تائید کر دی ہے۔

جناب والا! ہمارا اس وقت بھی خیال تھا اور آج بھی یہی خیال ہے کہ یہ نیشنلائزیشن نہیں تھی بلکہ آفیشلائزیشن تھی اور اس آفیشلائزیشن کے نتیجہ میں جس طرح پہلے مختلف شعبوں میں کارکردگی متاثر ہوئی ہے مختلف صنعتیں تباہ ہوئی ہیں اسی طرح سے یہ اہم صنعت بھی بڑی تیزی سے زوال پذیر ہے۔ جناب والا! آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ نیشنلائزیشن کا پوری دنیا میں تصور یہ ہے کہ باہر سے جو فارن انوسٹمنٹ ہو اس کو نیشنلائز کیا جاتا ہے لیکن اس ملک میں اس صوبے میں یہ نادر تصور پیش کیا گیا ہے کہ خود اس قوم کے افراد کی لگائی ہوئی صنعتوں کو نیشنلائز کرنے کا نام دے کر لوگوں کو بری طرح سے دھوکے اور فریب میں مبتلا کیا گیا ہے اور نہ صرف یہ کہ اس آفیشلائزیشن سے اخراجات بڑھ گئے ہیں بلکہ آئندہ کے لیے اس صنعت میں ترقی کے امکانات بھی محدود ہو کر رہ گئے ہیں۔ جناب والا! دعوی یہ کیا جا رہا تھا کہ اس سے پہلے جو کارخانہ دار تھے وہ اپنی پیداوار کو چھپاتے لیکن اب جو ہمارے سامنے اعداد و شمار آئے ہیں اس سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ 73-1972ء میں پیداوار کا جو ریکارڈ تھا وہ ابھی تک نہیں ٹوٹا اور جب سے 74-1973ء میں اس حکومت نے اپنی تحویل میں اس کاروبار کو لیا ہے اس کی پیداوار مسلسل گھٹتی چلی جا رہی ہے۔ جناب والا! میں آپ کے توسط سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ حکومت اس بنیادی ضرورت کی تکمیل میں بھی ناکام رہتی ہے تو اسے برسراقتدار رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے چونکہ وہ ایک ایسی صنعت کو ایک ایسی بنیادی ضرورت کو منصوبہ بندی کے

بغیر چلا رہی ہے جس کی اہمیت سے اور جس کی افادیت سے کوئی حکومت صرف نظر نہیں کر سکتی۔

جناب والا! آپ دیکھ رہے ہیں کہ نہ صرف یہ کہ پیداوار کی قلت ہو گئی ہے اور گھی بلیک میں فروخت ہو رہا ہے بلکہ اس کی تقسیم کا نظام اس طور پر مرتب کیا گیا ہے کہ اس سے صرف ایک پارٹی کے افراد فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اس کے نتیجے میں چونکہ ان پارٹی کے افراد کا احتساب نہیں کیا جا سکتا۔ چونکہ وہ ایک خاص مفاد کے لیے ان کو مقرر کیا گیا ہے اس لیے ان کی کوئی چیکنگ بھی نہیں ہو سکتی اور اب ہم نے یہ سنا ہے کہ وزیر اعلیٰ اور یہ حکومت یہ تجویز پیش کر رہی ہے کہ گھی کو بھی راشن پر تقسیم کیا جائے۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑی ناکامی کی اور کوئی مثال نہیں ہو سکتی کہ وہ گھی جو عام طور پر پرائیویٹ سیکٹر کے زمانے میں فروخت ہوتا تھا اور اس کی کبھی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی تھی آج وہ گھی راشن کارڈوں پر ہمیں یونٹس کے حساب سے ملا کرے گا۔ میں آپ کے توسط سے یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صورت حال صرف ایک دو جگہ نہیں ہے بلکہ پورا صوبہ اس سے متاثر ہے اور حال ہی میں انڈسٹریل مینجمنٹ بورڈ نے کچھ ایسے اداروں کو بھی اپنے نظام تقسیم کے سلسلے میں کنٹرول میں لے لیا ہے جو اس سے پہلے ان کی دستبرد سے آزاد تھے اور ان میں میں لیور برادرز کا نام لیتا ہوں۔ لیور برادرز کو اس سارے نظام سے الگ رکھا گیا تھا چنانچہ ہم نے یہ دیکھا کہ ان کی براہ راست تقسیم کی وجہ سے مختلف علاقوں میں ڈالڈا بناسپتی دستیاب تھا، مہیا تھا لیکن جب سے تقسیم کا یہ نظام مینجمنٹ بورڈ نے لیا ڈالڈا بھی نایاب ہوگیا ہے اور میں آپ کے توسط سے اس ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بہاولپور کو پہلے 16 ٹن ڈالڈا بناسپتی گھی ملا کرتا تھا وہ بڑھ کر 32 ٹن ہوا اور اب ایک ٹن بھی بہاولپور کے مقدر میں نہیں رہا اور مینجمنٹ بورڈ نے بہاولپور کا نام ہی سرے سے اس فہرست سے خارج کر دیا ہے جس کے نتیجے میں بہاولپور ڈویژن ہی نہیں بلکہ بہاولپور ضلع میں خاص طور پر شدید قلت محسوس کی جا رہی ہے اور اس کے نتیجے میں لوگ پریشانی کے عالم میں حکومت کی طرف نظریں اٹھائے امداد کے منتظر ہیں۔ لیکن حکومت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے اور صرف خالی دعوے ان کے

کشکول میں ڈالے جا رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس صورت حال میں یہ حکومت اس بات کی مستحق ہے کہ نہ صرف یہ یہاں اس ایوان میں اس کی پالیسیوں کی مذمت کی جائے اور اس سے مطالبہ کیا جائے کہ اس کو اعتراف کرنا چاہیے کہ اس نے اس سلسلے میں جو اقدامات کئے ہیں وہ غلط ثابت ہوئے ہیں ۔ اس لیے اب اس کو اپنے ان اقدامات پر نہ صرف افسوس کا اظہار کرنا چاہیے نہ صرف اپنی غلطی کا اعتراف کرنا چاہیے بلکہ اس پرانے نظام کو بحال کر دینا چاہیے تاکہ عام مقابلہ کے ذریعے پیداوار میں اضافہ کی ترغیبات کے ذریعے پر صورت میں گھی کی قلت کو دور کیا جا سکے اور ایسی تقسیم کا نظام مرتب کیا جا سکے جس میں روزمرہ کی یہ اہم ترین ضرورت ہر آدمی کو کسی تکلیف اور پریشانی کے بغیر مہیا ہو سکے ۔ شکریہ ۔

مسٹر سپیکر : ملک مختار احمد اعوان ۔

ملک مختار احمد اعوان : جناب سپیکر! آج جس مسئلے پر بحث کی جا رہی ہے کہ صوبہ پنجاب میں گھی کی کمی کی وجہ سے یا ڈسٹریبیوشن سسٹم کی خرابی کی وجہ سے عوام کو چند تکالیف کا سامنا ہے ۔ میں بنیادی طور پر اور اصولی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ ہر اقتدار طبقہ کے کسی بھی فرد کو یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ پنجاب کے 85 فیصد غریبوں کی ماؤں اور بہنوں تک گھی مناسب طور پر نہ پہنچ سکے ۔ یہ بڑے دکھ کی بات ہے ۔ لیکن ان تمام دکھوں کو ٹریس کرنے کے لیے ہمیں اس ملک کی تاریخ کا مکمل جائزہ لینا ہوگا ۔ لفظ بناسپتی اس ملک کو ورثے میں ملا ہے ۔ جناب والا! میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جب برصغیر پاک و ہند کی تقسیم کے لیے اور پاکستان کے حصول کی جدوجہد کے لیے قربانیاں دی جا رہی تھیں تو اس وقت برطانوی حکمرانوں کی ایک بھیانک چال بھی موجود تھی کہ وہ اپنے پیچھے ایک ایسا سرمایہ دارنہ اور اجارہ دارانہ طبقہ تیار کر دیں کہ جو تقسیم کے بعد برصغیر کے دونوں حصوں میں اپنے ایجنٹوں کے ذریعے سے حصول زر کے تمام وسائل پر زہریلے سانپ اور زہریلے ناگ بن کر بیٹھیں ۔ جناب والا ! ایک وقت تھا کہ جب لفظ بناسپتی گالی کی حیثیت رکھتا تھا کہ اگر پولیس کی وردی میں ملبوس کوئی اور شخص یا ایک سپاہی جیسی وردی میں ملبوس کوئی اور شخص گزرتا تھا تو کہا جاتا تھا کہ یہ بناسپتی سپاہی جا رہا ہے ۔

جناب والا! ایک وہ وقت بھی تھا ۔ یہ اس وقت قباحت کیوں محسوس کی جاتی تھی ۔ لفظ بناسپتی کو حقارت کی نظر سے کیوں دیکھا جاتا تھا اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ جس طرح برطانوی سرمایہ داروں نے اجارہ داروں نے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے سے برصغیر پاک و ہند میں اجارہ داریاں قائم کرنے کی منظم سازش کی تھی تو جناب والا! ایک بنیادی بات یہ بھی تھی کہ پاکستان کے جفاکش کسانوں کے سامنے دشواریاں پیدا کی جائیں اور دوسرا جناب پہلو یہ موجود تھا کہ یہاں پر ایک ایسا پرائیویٹ سیکٹر قائم کیا جائے کہ جو عوام کو لوٹ کھسوٹ کا شکار بنائے ۔ اس وقت بناسپتی گھی کوئی خریدتا نہیں تھا تو پھر پیکٹوں میں بند کرکے ڈپوؤں پر مفت تقسیم کیا جاتا تھا کہ یہ لوگوں تک عام کیا جائے اور لوگ اس کو استعمال میں لائیں ۔ جناب والا! میں اگر ان دنوں کی بات کر رہا ہوں تو پھر یہ ایک منظم سازش کے ذریعے سے باہر کے سرمایہ داروں نے یہاں پر اجارہ داریاں قائم کی تھیں ۔ جہاں زندگی کے دوسرے شعبوں میں پیپلز پارٹی کے قائد جناب ذوالفقار علی بھٹو کو یہ دشواریاں ورثے میں ملی ہیں وہاں بناسپتی گھی کا ایک نظام جو پرائیویٹ سیکٹر کی ناکامی کی وجہ سے یہاں پر ناکام ہو رہا تھا وہ بھی ورثے میں ملا ہے اور اپنی تمام ترقباحتوں کے ساتھ ورثے میں ملا ہے تو پھر وقت کا اہم ترین تقاضا تھا کہ اس صنعت کو قومی تحویل میں لیا جائے اور پوری طرح سرمایہ داروں پر ضرب کاری لگائی جائے جب سرمایہ داروں پر ضرب کاری لگی تو آج حزب اختلاف کی طرف سے سید تابش الوری صاحب نے نہایت بے باکی کا ثبوت دیا ہے ۔ میں ان کی بے باکی کی داد دیتا ہوں کہ انھوں نے جہاں پرائیویٹ سیکٹر کے حقوق کی بات کی ہے وہاں لیور برادرز کے ترجمان بن کر اس ایوان میں وہ بیٹھے ہوئے ہیں ۔ انھوں نے لیور برادرز کی بات کی تھی ۔ لیور برادرز کے آگے اور ایجنٹ بھی ہیں جن کا نام لیور نہیں جن کا نام کسی اور شکل میں مسلمانوں کی شکل میں موجود ہوگا ۔ لیکن بنیادی طور پر بات یہی تھی کہ وہ باہر بیٹھے ہوئے برطانوی آقاؤں کو خوش کر سکیں کہ غریب پاکستانیوں کو لوٹ کھسوٹ کا شکار بنا سکیں ۔ آج یہاں پر ایک لفظ کو condemn کیا گیا ہے کہ ڈسٹریبیوشن سسٹم ٹھیک نہیں ہے ۔ جناب والا! جب ایک صنعت کو قومی تحویل میں لیا جاتا ہے تو ایک دن میں یا دو دن میں تمام باتوں کا جائزہ نہیں لیا جا سکتا ۔ ایک بنیادی بات یہ ہوتی ہے کہ

کو سہولیات بہم پہنچانے کے لیے اقدامات کئے جاتے ہیں - چنانچہ بورڈز آف ڈائریکٹرز قائم کئے گئے تھے میں اس بات سے اتفاق کر سکتا ہوں کہ مینیجمنٹ بورڈ میں ایسے افراد بعض جگہوں پر نہ ہوں گے کہ جن کو لوگوں کے ساتھ ہمدردی ہو یا جن کے دل میں عوام کے لیے درد ہو خلوص نیت ہو لیکن وہ تمام باتیں بھی ورثے میں ملی ہیں - وہاں بھی تبدیلیاں چاہئیں - لیکن یہ کسی صورت میں نہیں ہو سکتا کہ آج تمام تر ڈسٹری بیوشن پرانے ڈیلروں کو دے دی جائے - جناب والا! پرانے ڈیلر کون تھے ایسے سرمایہ داروں کے رشتے دار تھے - ایسے سرمایہ داروں کے بھائی بند تھے جو سرمایہ دارانہ نظام کا تمام تر تحفظ چاہتے تھے اور سرمایہ اگر لیور برادرز کی جیب میں جاتا تھا تو ان کے دوسرے جو بھائی بند تھے - دوسرے جو برادرز پاکستان میں موجود تھے ان کی ڈسٹری بیوشن دی گئی تھی تو تمام تر سرمایہ تمام تر لوٹ کا مال پھر چند گھرانوں تک پہنچتا تھا - آج اس ایوان میں کہا گیا ہے کہ ایک پارٹی کے افراد کو ڈسٹری بیوشن دی گئی میں اس بات سے اتفاق نہیں کروں گا اور میں کسی صورت میں جناب والا! یہ چیز کبھی برداشت نہیں کر سکتا کہ ایک انقلابی کارکن ہونے کی حیثیت میں انقلابی جماعت کے کارکنوں کو ہدف تنقید بنایا جائے اور اس حد تک بات کی جائے - ہم انقلابی کارکن اگر کہیں ڈسٹری بیوشن میں حکومت کا ہاتھ بٹا رہے ہیں - کہیں پھر ڈسٹری بیوشن میں جو خامیاں ہیں ان دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو اس معزز ایوان کے نمبران کو پھر دعوت عمل دینی چاہیے کہ وہ بھی پھر اس ڈسٹری بیوشن کو درست کرنے کے لیے اگر حزب اختلاف سے ہیں اگر حزب اقتدار سے ہیں خلوص نیت سے خلوص دل سے کام کریں اور گھی تمام جگہوں تک دیہاتی حلقوں میں اور شہری حلقوں میں آسانی سے پہنچایا جا سکے -

جناب والا! میں آخر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو ڈسٹری بیوشن سسٹم میں خامیاں موجود ہیں ان کو درست کرنے کے ساتھ ساتھ ہم زندگی کے ہر شعبے میں اسلام کے سنہری اصولوں کے مطابق بنیادی تبدیلیاں لائیں - جب تک ہم سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کا مکمل خاتمہ نہیں کر لیتے یہ ایسی چند باتیں جو کہ آپ کو آج بری محسوس ہوتی ہیں بری محسوس ہوتی رہیں گی اور جب تک اس سوشلسٹ معیشت کو نافذ نہیں کر دیا

جاتا اس وقت تک جناب یہ خامیاں موجود رہیں گی - زندگی کے ہر شعبے میں اسلام کے سنہری اصولوں کے مطابق اگر سوشلسٹ معیشت کے اصولوں کو اپنایا جائے گا اور اس کے لیے اگر حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے ممبران خلوص دل سے محنت کریں گے اور وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو کو مواقع فراہم کریں گے کہ وہ ان خرابیوں کو دور کر سکیں تو ایک دن ضرور ایسا آئے گا کہ گھی کی کمی کے اوپر اس ایوان میں بحث کی کوئی بھی صورت شاید باقی نہ رہے - شکریہ -

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر : قبل اس کے کہ میں اگلے مقرر کا نام لوں میرے پاس گورنمنٹ پارٹی کی طرف سے 11 نام ہیں اور بارھویں مقرر وزیر متعلقہ ہوں گے -

میاں خورشید انور : اک ایدھروں تے اک اودھروں سدھا جیہا حساب اے -

مسٹر سپیکر : میں آپ کی بات نہیں کر رہا - میں تو گورنمنٹ پارٹی سے پوچھ رہا ہوں کہ آیا وہ اپنے فاضل اراکین کو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں دو دو منٹ کا وقت متعین کرنے کے لیے تیار ہیں اور اگر وہ دو دو منٹ سے زیادہ وقت چاہتے ہیں تو پھر مجھے کچھ نام کاٹنا پڑیں گے -

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! میں اپنے فاضل اراکین سے بات کرکے نام کم کرانے کی کوشش کرتا ہوں -

Mr. Speaker : Mr. Taj Muhammad Khanzada.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Mr. Speaker, Sir, the question before the House is that there is scarcity of BANSPATI GHEE and the distribution system is not to the liking and there is maladministration Before we get at the root of the problem we must find out why it was necessary to take over these industries from the private entrepreneur. Sir, due to the shortage of production and other allied difficulties, the Government with their numerous conference with the people tried their best to see whether

production could be increased and whether distribution system could be streamlined. After considered thought by the Government, they thought it proper that they should take over the industry in the hope that they will increase production and that the distribution system will be streamlined and both these very big drawbacks will be remedied. Unfortunately the decision taken at that time was not given the due consideration in the light of the past experiences of more highly industrialised and technically advanced countries.

Sir, inspite of the fact that Government has made public announcements that production has increased, I challenge them to say that it has decreased considerably not because of the industries coll but because of the inefficient handling and management of the industry. It has decreased due to lack of planning on the part of those who look after this industry. The production, to the best of my knowledge, has come down by 30 to 40%. The production in 1972-73 was one lac and five thousand tons. Today, I would like to ask those who are incharge of making vegetable ghee what their production is? Now, Sir, we must find out why this has has happened. Soya Been oil used to be the principal raw material which was imported under PL 480 for the manufacture of vegetable ghee. As a result of nationalization, no more Soya Been oil could be imported without payment in Dollars. The result was that we lost millions of rupees which we used to pay from the counterpart fund in our own currency since the Government could not get them switched over to Palm Oil. The efficiency of production between Soya Been oil and Pam oil is that it is 3 to 4% less in production while in Soya Been oil there is more than 10% production, and also the vegetable ghee made from Palm oil is defective. I hope the Minister for Health will not turn around and give us a prescription of

the medicines which were debated upon so much on the floor of the House. Inspite of the medicines having been time-barred, we had them examined by a local doctor who says that the potency is still there. If the po ency is that of a Prophet who got a child at the age of 70, it may be possible in one case but when the manufacturer says that there is no more potency in the medicine we should take it that there is none. Therefore, when the manufacturer says that the ghee produced for consumption from Palm oil is defective, then we must not try to find excuses here merely to tide over the crisis. The health of our people is much more important than the scarcity or the abundance of ghee. We can tide over the difficulty even if there is scarcity but health, once it is gone, is really difficult to come back. As a result of this, we had to import Palm oil worth Rs. 20 crores and inspite of this we have not been able to solve the problem.

The other thing is that local oil was made from cotton-seed and the total capacity of the Punjab mills allied with vegetable ghee was one-third. Within a fortnight of the take-over of the industry, the mills using hundred percent oil-seeds were stopped because they could not run them profitably. The next foolish step was that the price of oil in Punjab was controlled at Rs. 132 per maund when we were importing oil of similar quality at Rs. 250 per maund in terms of foreign exchange. Not alone that the foreign exchange earnings of Pakistan were rupees nine crore last year when we had a bumper here in the export of cotton yarn and cotton. What has happened to the cotton yarn and cotton is a matter which has been discussed in this House and the misfortune of the people of Punjab has been that they have been the hardest hit. Inspite of the fact that a unanimous resolution was passed in this House...

Mr. Speaker : Let us come to the subject under discussion.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : The cotton seed is very closely connected with vegetable ghee industry. With the stoppage of oil mills, the result is that cotton seed is lying in godowns of factories and it has lost 40% of its oil quality. Look at the indirect harm that has come to this Province and to the people of this Province on a account of this lack of foresight. Today, our indnstry is running most inefficiently. Our chemical industry needs far more looking after than the other normal industries When there was personal interest in production, inspite of what my friend who was dancing at his table and is not here said the fact remains that production in industry was far more efficient and it was sold at far less price. Government could make legislation, Government could take over distribution, Government take over hundred percent production, as they have done in the case of sugar, but where was the need of this personal vendetta against an industry which today is running far worse than it ever did in its life.

In the end, I would like to say what are the causes for this inefficiency. The causes for this inefficiency are lack of planning, lack of foresight and the housing of inefficient people in these mills. We talk of nationalization but just take the example of Uuited Kingdom which is most advanced technically as well as industrially. The Labour Government of United Kingdom nationalised the steel industry but when the Conservative Government came they saw that it was not in the best interest of nation. So, they reversed the decision. Subsequently, the Labour Government came but they did not reverse the decision of the Conservatives. If you have made a mistake, your greatness lies in conforonting your ommissions and commissions and to see that if the

steps which you had taken did not get the result you were expecting, the should be reversed. There is nothing wrong in setting a wrong thing into right to get the result.

There is a Punjabi saying :

امب ہسوون عقل نال ہووون
بھاویں گھیو ہووے عقل نال ہووے

It is not the question of talking in favour or against a class. It is talking about a particular production. You have to review the whole situation.

مسٹر سپیکر : میاں خان جد ۔

میاں خان جد : جناب سپیکر! حزب مخالف کی طرف سے یہ کہا گیا کہ ملوں کو جب سے قومی تحویل میں لیا گیا ہے اس وقت سے مارکیٹ کے اندر گھی نایاب ہو گیا ہے حالانکہ یہ بالکل ایک غلط اور بے بنیاد الزام ہے ۔ حزب مخالف اور حزب اقتدار کے تمام ممبران اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں کہ جب سے پرائیویٹ سیکٹروں اور مل مالکان سے یہ ملیں قومی تحویل میں لی گئی تھیں اس سے پہلے حکومت نے ان لوگوں کو اتنا زیادہ وقت دیا تھا موقع دیا تھا ۔ وارننگ دی تھی کہ آپ گھی کی ملوں کو اس طریقے سے چلائیں کہ پیداوار بڑھے ۔ اور جب وہ اس معاملے میں بری طرح ناکام ہو گئے تو حکومت نے مجبوری کی بنا پر لوگوں کو گھی سپلائی کرنے کی خاطر اور اس ضرورت کو پورا کرنے کی خاطر ان ملوں کو اپنی ملکیت میں لے لیا ۔ جس وقت یہ ملیں گورنمنٹ نے اپنی تحویل میں لے لیں تو اس وقت ان تمام ملوں سے جو گھی پیدا کیا جاتا تھا اس کی مقدار 210 ٹن روزانہ کے برابر تھی ۔ اس کے بعد دو ماہ کے اندر حکومت نے 210 ٹن کی بجائے چار سو ۔ ساڑھے چار سو ٹن روزانہ اس کی پیداواری صلاحیت بڑھا دی تھی ۔ اب جس وقت یہ تحریک یہاں پر پیش کی گئی ہے تو متعلقہ وزیر نے یہ یقین دہانی کرائی کہ تین چار روز تک یا پانچ چھ روز تک یہ قلت جو کہ عارضی قلت ہے اور وقتی طور پر محسوس کی جا رہی ہے اس کا ازالہ ہو جائے گا ۔ حکومت نے وافر مقدار میں باہر سے سویا بین کا تیل درآمد کر لیا ہے جو کہ کراچی [redacted] جا

ہے اور پنجاب میں پہنچنے والا ہے جونہی وہ یہاں پہنچے گا یہ قلت ختم ہو جائے گی - جناب والا! اس یقین دہانی کے بعد اس بحث کو ختم ہو جانا چاہیے تھا اور یہ وقت جو ایوان میں صرف کیا جا رہا ہے یہ قانون سازی پر یا دوسری جو چیزیں یہاں پیش ہیں ان پر صرف کیا جاتا تو یہ بہتر ہوتا -

جناب والا ! گھی کی قلت کسی صورت میں بھی یہاں پر پیدا نہیں ہونی چاہیے - اس سلسلے میں میں چند تجاویز آپ کی وساطت سے حکومت تک پہنچانا چاہتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اگر ان پر غور کیا گیا ان پر عمل کیا گیا تو کسی صورت میں بھی گھی کی قلت یہاں پر محسوس نہیں کی جائے گی - سب سے پہلی بات یہ ہے کہ گھی کے تصرف میں - گھی کے خرچ کرنے میں یہاں پر بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے - اس سے پہلے بناسپتی جس گھر میں استعمال ہوتا تھا لوگ اس کو چھپا کر استعمال کرتے تھے - لوگ یہ اعلان نہیں کرتے تھے کہ ہم بناسپتی گھی استعمال کرتے ہیں - لیکن اب جس طرح سے کھلے زیادہ سے زیادہ استعمال کی جاتی ہے اسی طرح سے بناسپتی گھی کی افادیت لوگوں پر ظاہر ہے اور وہ لوگ دوسرے گھی کے مقابلے میں اس کو زیادہ پسند کرتے ہیں اس وجہ سے اس گھی کا صرفہ زیادہ ہو گیا ہے - چونکہ اس کی مانگ بڑھ رہی ہے اس لیے اس کی پیداوار میں اضافہ ہونا چاہیے اور اس کے لیے مناسب انتظامات کرنے حکومت کے لیے ضروری ہیں - جناب والا ! اس میں سب سے بڑی تکلیف جو پیدا ہوتی ہے جس کا میں نے مشاہدہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ لوگوں کے اندر ایک قسم کا احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ کل ہمیں گھی نہیں ملے گا - پرسوں یا چوتھ گھی سے محروم ہو جائیں گے - اگر حکومت اور جو لوگ ایجنٹ ہیں - جو لوگ اس کی تقسیم کار پر متعین ہیں وہ عوام کو احساس دلائیں کہ گھی نایاب نہیں ہے - گھی وافر مقدار میں موجود ہے - گھی سپلائی کیا جا سکتا ہے تو کچھ لوگ اس احساس میں مبتلا نہ ہوں کہ کل پرسوں گھی ان کو نہیں ملے گا اس لیے اس سے پہلے کل پرسوں یا ایک ماہ کے لیے گھروں میں گھی سٹور کر لیں - اگر گھی بازار میں عام نظر آئے - اگر لوگ یہ محسوس کریں کہ دکانوں پر یہ گھی پڑا ہوا ہے تو ان کو اس کا ذخیرہ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں

ہوگی ۔ اس لیے حکومت سے میری یہ گزارش ہے کہ وہ گھی عام بازار میں لوگوں کو دکھائے کہ گھی موجود ہے ۔ اور اگر وہ دکھائے گی تو لوگوں کے اندر یہ احساس پیدا نہیں ہوگا کہ ہم گھی سے محروم رہ گئے ہیں ۔

جناب والا ! دوسری بات میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ دیہاتی علاقوں کے اندر لوگ گھی اپنی گائیوں اور بھینسوں سے حاصل کیا کرتے تھے لیکن اب صورت یہ پیدا ہوگئی ہے کہ جتنی ہماری اچھی نسل کی گائے بھینسیں ہیں وہ ساری کی ساری کراچی کی طرف جا رہی ہیں ۔ ان کی قیمت دیہاتوں کے اندر بڑھ رہی ہے ۔ پھر وہاں کیا ہوتا ہے کہ ایک سال ان سے دودھ لیا جاتا ہے اور پھر ان کو ذبح کر دیا جاتا ہے ۔ اس طرح سے یہاں ہماری مویشیوں کی نسل برباد ہو رہی ہے ۔ جیسے اس ایوان میں حکومت نے یقین دلایا کہ اب مویشیوں کو باہر دوسرے صوبوں کی طرف بھیجنے پر نگرانی کی جائے گی اگر اس پنجاب کی بھینسوں کو کراچی کی طرف منتقل ہونے سے روک دیا جائے تو دیہاتی آبادی کے گھی کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو جاتا ہے ۔

جناب والا ! اس کے بعد بلیک مارکیٹنگ کا مسئلہ ہے ۔ اگر بلیک مارکیٹنگ ہوتی ہے تو حکومت کو چاہیے کہ اس میں سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ ضرورت کی چیز اس وقت بلیک مارکیٹ میں آ کر لوگوں کے لیے عذاب نہ بننے پائے ۔ اگر اس میں سخت تعزیری کارروائی ہو تو پھر یہ ممکن ہی نہیں کہ بلیک ہو ۔ اگر بلیک نہ ہو تو یہ چیز لوگوں کو سستے داموں ملے تو پھر اس پر کسی قسم کا واویلا نہیں ہو سکتا ۔

جناب والا ! کل یا پرسوں یہ کہا گیا کہ باہر بیرون ملک کابل میں اور غالباً مقبوضہ کشمیر میں اور ہندوستان کے اندر ہمارے گھی کے ڈبے وافر مقدار میں لوگوں کو ملتے ہیں ۔ اگر سرحدیں جس طرح کہ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وہ سیل کر دی گئی ہیں اور گھی کا کوئی ڈبہ بھی ہمارے دشمن ملک ہندوستان کی طرف نہ لے جائے ۔ کابل کی طرف نہ جائے ۔ اور دوسرے ملکوں کو وہ سمگل نہ ہو ۔ تو یہاں پر ہماری ملیں اتنا گھی پیدا کرتی ہیں کہ یہاں گھی کو کھایا تو کیا اس سے نہایا بھی جا سکتا ہے ۔

جناب والا ! حکومت کو چاہیے کہ وہ ڈیری فارموں کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دے اور گھی پیدا کرنے کے جو دوسرے وسائل ہیں ان کی طرف بھی زیادہ سے زیادہ توجہ دے ۔ اور اس سلسلے میں اگر حکومت ڈیری فارموں پر جس طرح توجہ دے رہی ہے اس پر اور زیادہ توجہ دے تو اس طرح سے گھی کے مسئلے کو یقینی طور پر جلد حل کیا جا سکتا ہے ۔

سید تابش الوری : یہ قصور کس کا ہے ؟

میاں خان محمد : جناب والا ! اس سلسلے میں میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر آپ کارخانوں میں جا کر جہاں پر آپ کی وساطت سے ہڑتالیں ہوتی ہیں جہاں پر گھی کی پیداوار کم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اگر آپ دیانتداری سے وہاں پر جا کر ان کو صحیح مشورہ دیں تو میرے خیال میں قصور آپ کو صاف نظر آ جائے گا کہ کس کا ہے ۔

جناب والا ! میں ان گزارشات کے ساتھ یہ درخواست کروں گا کہ حکومت نے جس طرح یقین دہانی کرائی ہے کہ تین چار روز تک گھی کی قلت پر قابو پا لیا جائے گا ۔ اس وعدہ کو پوری طرح سے پورا کرے اور نبھائے ۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں اور ایوان کو یقین آ جانا چاہیے کہ چند روز تک یہ قلت جو کہ عارضی ہے ختم ہو جائے گی ۔ شکریہ ۔

مسٹر سپیکر : راجہ جمیل اللہ خان ۔

راجہ جمیل اللہ خان : جناب والا ! میں نے تمام فاضل اراکین کی تقاریر سنی ہیں ۔ یہاں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس صنعت کو نیشنلائز اس لیے کیا گیا تھا کہ گھی کی کمی واقع ہو گئی تھی لیکن اب قومیانے کے بعد اس گھی کی کمی میں اور اضافہ ہو گیا ہے ۔ حکومت وڈیروں سے اور صنعتکاروں سے نیشنلائز کر سکتی ہے لیکن حکومت سے کون نیشنلائز کرے یہ لوگ اپنے غریبوں کو حقوق دینے میں فیل ہو چکے ہیں ۔ میں آپ سے عرض کرنی چاہتا ہوں کہ جو جو گھی کی کمی ہوئی ہے اس کا رونا صرف شہروں میں نہیں رویا جا رہا بلکہ گاؤں میں بھی یہی صورت حال ہے ۔ گذشتہ وزیر موصوف جناب عبدالحفیظ کاردار صاحب نے فرمایا کہ وزیر اعلیٰ نے فرمایا تھا کہ گاؤں میں بھی گھی دیا جائے گا لیکن میں

نے اپنے ڈپٹی کمشنر کو بات کی تو انھوں نے فرمایا کہ کوئی ایسے احکامات نہیں ۔ قصبات تک شہر تک گھی کی سپلائی محدود نہیں کی جائے گی ۔ لیکن گاؤں کو اس سے علیحدہ کر دیا گیا ہے ۔ گاؤں کو گھی نہیں دیا جائے گا ۔ ابھی ایک فاضل رکن نے کہا ہے کہ وہاں گائے بھینسیں ہوتی ہیں ۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گاؤں میں غریبوں کے پاس کب گائیں اور بھینسیں تھیں ۔ اگر تھیں تو صرف زمینداروں کے پاس ۔ اگر تھیں تو صرف وڈیروں کے پاس ۔ مگر کمیوں کے پاس موچیوں کے پاس کبھی گائیں بھینس نہیں ہوئیں ۔ وہ غریب بیچارے بناسپتی گھی کھاتے رہے ہیں یا تیل کھاتے رہے ہیں ۔ آج بھی ہماری آپ سے استدعا ہے کہ آپ گاؤں والوں کو سرے سے ہی بھول گئے ہیں ۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی میرے دوست نے عرض کیا ہے کہ وہاں گائے بھینس ہیں ۔ تو گائے بھینسیں تو پہلے بھی ہوا کرتی تھیں لیکن کن کے پاس ہوا کرتی تھیں وہ زمینداروں کے پاس یا وڈیروں کے پاس ہوا کرتی تھیں غریب موچیوں کمیوں کے نہیں ہوا کرتیں تھیں ۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے استدعا کروں گا کہ جب گھی کی تقسیم کا سوال ہو تو اس وقت صرف قصبوں اور شہروں کو ہی شامل نہ کیا جائے بلکہ گاؤں والوں کو بھی شامل کیا جائے کیونکہ قصبوں اور شہروں میں تو زیادہ تر گھی مٹھائی والوں کی دوکان سے سمگل ہو جاتا ہے ۔ اس میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ

بدلنا ہے تو مے بدلو نظام مے کشی بدلو
وگرنہ ساغر و مینا کے بدل جانے سے کیا ہوگا

جناب والا ! گھی کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کی کمی ہندوستان میں سمگل کرنے سے ہوگئی اور دوسرے علاقوں میں یعنی کشمیر وغیرہ سے ہوئی ہے ۔ یہ جو ہمیں ہر چیز مل رہی ہے تین سال سے ہم سن رہے ہیں یہ غنڈہ گردی ۔ کنبہ پروری ۔ نیپوٹیزم یہ ہمیں ورثہ میں ملی ہے ابھی ایک فاضل رکن نے کہا تھا کہ یہ سب کچھ ہمیں ورثہ میں ملا ہے ۔ معلوم نہیں کہ یہ وراثت کی لعنت کب ختم ہوگی اور یہ برائیوں کی لعنت کب ختم ہوگی ۔ اگر نیشنلائز کرنا تھا تو یہاں شرافت کو کرنا تھا ۔ یہاں شرافت کی کمی ہے خدا کے لیے اس کو بھی نیشنلائز کرنے کی ضرورت ہے لیکن اس کو نہیں کیا جا رہا ہے ۔

میری عرض ہے کہ شہروں اور دیہات میں رہنے والوں کے ساتھ گاؤں والوں کو بھی شامل کریں اور گھی کی تقسیم میں ان کو بھی برابر کا شریک سمجھیں کیونکہ گاؤں والوں کا بھی حق ہے - اور یہ تمام تصور پلاننگ کرنے والوں کا ہے - میں نے بھی فوج میں ملازمت کی ہے وہاں یہ ہوتا تھا کہ پہلے ہی تین سال کی ضروریات کا حساب لگایا جاتا تھا اور اس کے مطابق آرڈر کئے جاتے تھے تاکہ کمی نہ ہو - اس لیے بورڈ جو بنایا گیا ہے اس کی یہ نااہلیت ہے کہ آج ہم کو یہ سامنا کرنا پڑ رہا ہے - اگر اس بورڈ میں عقل ہوتی تو گھی کی کمی نہ ہوتی - آج بنولے کی کمی نہ ہوتی اور لوگوں کو گھی وافر تعداد میں ملتا - ہم گھی میں نہانا نہیں چاہتے - ہم گھی سے دال جو ہمیں پانچ روپے میں مل رہی ہے اس کو بگھارنا چاہتے ہیں - اس میں نہانا نہیں چاہتے - اس لیے ایسی پلاننگ کریں کہ دیہات والوں کو بھی گھی مل سکے -

Begum Rehan Sarwar (Shaheed): Mr. Speaker Sir, the discussion

آوازیں : اردو - اردو -

Begum Rehan Sarwar (Shaheed): Mr. Speaker Sir, as you know and as the Hon'ble members also know, since last two years I have delivered more than 40 to 50 speeches, some of them in Urdu and some of them in English. But some of the Hon'ble members always try to create fuss in the House.

Mr. Speaker Sir, the resolution under consideration today is of a very great public importance and a tremendous thought needs to be given to this in order to solve this problem. Sir, not only in the British Parliament, not only in the American Congress, not only in the Federal Assembly of Switzerland but also in the Parliament of Pakistan there have been precedents that the Opposition members have given useful suggestions, that the Opposition members have given concrete advice to solve a certain situation or to solve a problem. But it is very sad to observe that the Opposition

members, who belong to this august House, have not presented useful remedies and have not presented any useful suggestions. Sir, whereas the Peoples' Government has introduced many policies in the national interest, whereas the Peoples' Goverument introduced many reforms for the benefit of the common man, whereas the Peoples' Government has worked to uplift and upgrade the poor people and whereas the Peoples' Government has played an important role in the reconstruction of Pakistan. I assure ths honourable members of the Opposition that the Peoples' Government is also going to solve this problem in a most suitable and befitting manner. Sir, in my humble opinion the adjournment motion under discussion in this House on vegetable ghee has got two main aspects.

The first aspect is the shortage of vegetable ghee which I believe has been caused by less production and the Minister concerned the other day fully expressed him self and pointed out the reasons and explained why there was less production in the country. The second main aspect was about the distribution of vegetable ghee in various districts of Punjab. In this aspect I would suggest that this matter should be referred to a Select Committee for proper guidance suggestions and recommendation and the report should be present in this House, within three days.

راؤ محمد افضل خان : جناب سپیکر ! گھی کی کمی حکومت کی نااہلی ہے اور بد انتظامی ہے اور یہ غلط منصوبہ بندی کا بین ثبوت ہے ۔ آپ تین چار سال پہلے نظر دوڑا کر دیکھیئے آپ کے ملک میں بناسپتی گھی کو جیسے میرے فاضل دوست ملک مختار احمد اعوان نے بتایا ہے کہ کوئی گھر یا معزز شخص اس کو کھانا پسند نہیں کرتا تھا اس وقت اس کی پیداوار آج سے کہیں زیادہ تھی اور عوام اس کو بڑے آرام سے کھا رہے تھے ۔ لیکن آج آپ کی غلط منصوبہ بندی کی وجہ سے اس قدر پیداوار میں کمی ہوئی ہے

اور غلط تقسیم کار ہوا ہے کہ یہ دیہاتوں اور شہروں میں ایک بڑا اہم مسئلہ بن گیا ہے ۔ جناب والا ! آج اگر ایک ٹن گھی کوئی صاحب لے آئیں تو وہ اسے نشان فضیلت سمجھتا ہے اور پنجاب میں صرف وزیر ہی ہیں جو ایک ٹن گھی لے سکتے ہیں اور دس پونڈ کا ڈبہ ایم این اے اور پانچ پونڈ کا ڈبہ ایم پی اے کے لیے ہے اور اس کو وہ نشان فضیلت سمجھتے ہیں ۔ سائیکل یا کار جو بھی سواری ہو اس کو اوپر اپنے سر سے بلند کر کے رکھا جاتا ہے کہ ہم آج عزت والے جا رہے ہیں ۔ یقین جانئے دیہاتوں میں دیہاتی مزدور کی مائیں اور بہنیں تمام تمام دن لائن میں کھڑی رہتی ہیں اور ایک چھٹانک گھی میسر نہیں آتا ۔ اس کی وجہ کیا ہے ؟ جو کچھ آپ نے کرنا ہے کریں لیکن یہ غلط منصوبہ بندی کی جاتی ہے ۔ کوئی نہ کوئی منصوبہ بنانے والا دوست دوستی کے روپ میں اس حکومت کے ساتھ دشمنی کر رہا ہے ۔ میں اس کا ثبوت دیتا ہوں ۔ آپ دیکھتے ہیں کہ بناسپتی گھی کا دار و مدار کپاس کی پیداوار پر ہے ۔ اگر ملک میں کپاس کی پیداوار زیادہ ہوگی جیسا کہ 72-1971ء میں 41 لاکھ گانٹھیں پیدا ہوئی تھیں اس کے ساتھ کپاس بنولہ زیادہ پیدا ہوگا ۔ اس سال اور اس سے پچھلے سال آپ اندازہ لگائیے کہ بنولہ تقریباً ڈیڑھ کروڑ من کم پیدا ہوا ہے ۔ جب ڈیڑھ کروڑ من بنولہ کم پیدا ہوگا تو یقیناً بنولے کا تیل کم میسر ہوگا ۔ پھر اس سال جو مزید اس پر زیادتی کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ پنجاب نے قرار داد کی کہ کپاس کی قیمتیں بڑھا دی جائیں تاکہ مارکیٹ میں آ جائے اور بنولہ ضائع نہ ہو مگر چوتھائی حصہ ہماری بنولے کی پیداوار کا گوداموں کے اندر ضائع ہوگیا اور اس کی خرید نہیں کی گئی ۔ اس کے بعد بنولے کے تیل کی قیمت پنجاب میں 2 : 1 روپے میں مقرر ہوئی ۔

مسٹر سپیکر : یہ باتیں پہلے کی جا چکی ہیں ۔

راؤ محمد افضل خان : یہ بنیادی بات ہے ۔

Mr. Speaker : Please come up with fresh matter.

راؤ محمد افضل خان : بنولے کی قیمت 132 روپے من مقرر ہو جانے سے ہمارے تمام کے تمام crushes نے جب بنولے کو rush کر لیا تو اس کے بعد بنولے کے تیل کو شدید نقصان ہوا ۔ بنولے کا تیل جو دوسرے صوبوں کو یا سندھ کو بھیجتے رہے وہ کسی نہ کسی طریقے سے سب

سمگل ہوتا رہا ہے ۔ سندھ کے اندر جتنا بھی مال تھا وہ تھرپارکر کے راستے ہندوستان سمگل کر دیا گیا اور ان واقعات کی خبریں اخبارات میں بھی آئیں ۔

جناب والا ! میرے ایک فاضل دوست نے کہا تھا کہ ان چیزوں کو روکنے کے لیے لیور برادرز پر پابندی لگا دی گئی تھی ۔ اس پر ایک شخص نے بتایا تھا کہ وہ باہر سے تعلق رکھتے تھے اور ان کا سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کے ساتھ تعلق تھا ۔ میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اب موجودہ حکومت کا تو ان لوگوں سے کوئی واسطہ نہیں ہونا چاہئے لیکن آپ نے اپنے دور میں رابرٹ اینڈ ولکارٹ برادرز کو پنجاب کی کپاس کے لیے اپنا آڑھتی مقرر کیا ہے ۔ یہ کتنے شرم کی بات ہے کہ آپ سرمایہ دار اور جاگیردار تو اس طرف بیٹھے ہوئے دوستوں کو کہتے ہیں اور پالیسیاں آپ ایسی مرتب کرتے ہیں جن سے آپ خود سرمایہ دار اور جاگیردار پیدا کر رہے ہیں ۔ یہ ایک بین ثبوت ہے کہ پنجاب کی کپاس کی خریداری کے لیے آپ نے رابرٹ اینڈ ولکارٹ برادرز کو بطور آڑھتی مقرر کیا ہے اور حکومت نے انہیں 25 فیصدی آڑھت دینا منظور کیا ہے ۔

جناب والا ! اب میں اس کی تقسیم کار کی طرف جناب وزیر اعلیٰ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ ضلع ساہیوال کے ڈیلروں کو کل 368 ٹن ماہوار گھی سپلائی کیا جاتا ہے ۔ تحصیل پاکپٹن کو 80 ٹن ۔ تحصیل اوکاڑہ کو 80 ٹن گھی دیا جاتا ہے ۔ تحصیل ساہیوال کی آبادی ایک لاکھ ہے ۔ تحصیل پاکپٹن کی آبادی ساڑھے چھ لاکھ ہے ۔ تحصیل اوکاڑہ کی آبادی 6 لاکھ ہے اور تحصیل دیپالپور کی آبادی چار لاکھ بانوے ہزار ہے لیکن وہاں صرف 20 ٹن گھی دیا جاتا ہے کیونکہ اس سب ڈویژن سے حزب اختلاف کا ایک ممبر تعلق رکھتا ہے ۔

خان محمد ارشد خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! فاضل دوست نے غلط فرمایا ہے کہ تحصیل دیپالپور سے صرف وہی ممبر ہیں ۔ وہاں ہماری پارٹی کے ممبر بھی ہیں ۔

راؤ محمد افضل خان : جناب والا ! گندم کے ساتھ گھن بھی پستا ہے ۔ یہ تو میں نے آپ کو اعداد و شمار بتائے ہیں اور میرا خیال ہے کہ یہ وزیر اعلیٰ کے پاس پہلے ہی پہنچ چکے ہونگے ۔ جناب سپیکر ! اس کی تفصیل

کا طریقہ یہ ہے کہ پیپلز پارٹی کے ایم - این - اے اور ایم - پی اے حضرات جس کو چاہیں اسے ڈپو ہولڈر مقرر کر دیتے ہیں اور پھر وہ اپنی من مانی کرتے ہیں -

مسٹر سپیکر : خان محمد ارشد خان - آپ تین منٹ میں اپنی تقریر ختم کریں -

خان محمد ارشد خان : جناب والا ! جب سے پاکستان پیپلز پارٹی برسراقتدار آئی ہے اسی وقت سے سرمایہ داروں نے اس کے خلاف سازش کی ہے - اسی ضمن میں گھی کی ملوں کو نیشنلائز کیا گیا اور قائد عوام نے غریب عوام کی خاطر اور مزدوروں اور محنت کشوں کی خاطر ان کو نیشنلائز کیا - اس کے بعد اس نیشنلائزیشن کے فوائد سامنے آئے جیسے کہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے - نیشنلائزیشن سے پہلے 210 ٹن روزانہ گھی کی پیداوار ہوتی تھی لیکن اس کے بعد اس کی پیداوار 450 ٹن روزانہ ہو گئی - کسی بھی ملک میں جب کسی چیز کی قلت - گرانی یا مہنگائی ہوتی ہے تو اس کی تین وجوہات ہوتی ہیں - یا تو اس کی پیداوار کم ہو جاتی ہے - یا اس کی تقسیم میں نقص پیدا ہو جاتا ہے - یا وہ چیز سمگل ہو جاتی ہے - ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ نیشنلائز کرنے کے بعد گھی کی پیداوار بڑھی - اس کے بعد دو تین مہینوں میں اس کی پیداوار کم ہو گئی - اس کی بعض وجوہات تھیں اور وہ یہ تھیں کہ بنولہ نہ مل سکا اور جیسا کہ راؤ محمد افضل خان نے کہا کہ باہر سے تیل درآمد نہ ہو سکا - کل وزیر موصوف نے بیان کر دیا ہے کہ اب تیل درآمد ہو رہا ہے اور یہ قلت جلد ختم ہو جائے گی - جہاں تک اس کی سمگلنگ کا تعلق ہے تو قائد عوام کے اعلان کے مطابق تمام بارڈر بند کر دئے گئے ہیں اور اب سمگلنگ نہیں ہو رہی - اب رہا تقسیم کا مسئلہ تو یہ مسئلہ زیادہ خراب ہوا ہے - جناب والا ! میں یہ گزارش کروں گا کہ جب ان ملوں کو نیشنلائز کیا گیا تو اس وقت اسسٹنٹ ڈائریکٹر انڈسٹریز کو ان کا مینیجنگ ڈائریکٹر مقرر کیا گیا تھا - وہ ایک ٹیکنیکل شخص تھا اور اسے علم تھا کہ ان ملوں کو کیسے چلانا ہے - لیکن اس کے بعد جب یہ کام مینجنگ بورڈ کے پاس گیا تو انہوں نے ان ملوں میں مارکیٹنگ کے آدمیوں کو ترقی دے کر مینجنگ ڈائریکٹر لگا دیا - تو

ان کی منصوبہ بندی غلط ہو گئی ۔ انھیں علم نہیں تھا کہ انہیں کیسے چلانا ہے ۔ اس کا اثر پیداوار پر پڑا ۔ اب تقسیم کار کی طرف آئیں ۔ مثال کے طور پر لاہور ہی کو لے لیں ۔ جب یہاں تقسیم کا کام انتظامیہ کے پاس تھا اس وقت چھ (6) بڑے ڈیلر تھے جو 200 دوکانداروں کو گھی دیا کرتے تھے اور روزانہ دو دو ٹین کے حساب سے گھی تقسیم کیا جاتا تھا ۔ جب یہ کام مینیجمنٹ بورڈ کے پاس آیا تو ان کے ایک ڈیلر نے 700 دوکانداروں کو گھی سپلائی کرنا شروع کر دیا اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ 20 فیصدی جعلی کارڈ بنائے گئے اور ان کا کوٹہ بلیک کیا گیا اور یہ گھی عوام کو نہ دیا گیا ۔ ان کے عملہ میں ایک تو مارکیٹنگ مینیجر تھا ۔ دو سیلز انسپکٹر تھے اور تین سیلز آفیسرز تھے ۔ جب کوئی آدمی ان کی شکایت کرتا تھا کہ بلیک مارکیٹنگ ہو رہی ہے اور لوگوں کو گھی سپلائی نہیں ہو رہا تو پہلے وہ متعلقہ جگہ پر ٹیلیفون کرتے تھے اور بعد میں چھاپہ مارتے تھے ۔ تو کل وزیر موصوف نے یہ فرما دیا کہ یہ کام مینیجمنٹ بورڈ سے لے کر انتظامیہ کو دے دیا گیا ہے ۔ تو اب یہ سلسلہ بھی انشاء اللہ ختم ہو جائے گا ۔

Mr. Speaker : I have to finish by 2.00 p.m. and there are three speakers including the Chief Minister who wants to take about twenty minutes. Minister for Education.

Minister for Education : Vegetable ghee is nothing but hydrogenated vegetable oil. So the story of vegetable ghee is the story of vegetable oil and the story of contton seed oil is the story of coutton and therefore, I would start with cotton.

Sir, this year the expected yield of cotton was about 26 lac bales. I will give statistics so that we can be rational.

Mr. Speaker : How much time you will take ?

Minister for Education : Sir, I will take very little time. I was saying that the expected yield was 26 lac bales but actually we got 22 to 24 lac bales. Similarly the cotton seed yield was expected to be about 85 thousand tons, whereas

actually we got 60 thousand tons. Now the reason for less cotton production are very obvious. One is the flood and the second was the frost which was also due to the humid conditions created by flood. Therefore, when there was less cotton production, less cotton seed was available and the cotton itself got heated up because of the frost and the moisture that it absorbed which resulted in less yield of cotton seed oil per maund of cotton seed. I am trying to prove that less cotton means less cotton-seed and far less of cotton-seed oil was available this year than it was expected.

Sir, I will not take much time but I will only mention the factors which are responsible for the fall in production so that we can really pin-point the fault. Firstly, there has been less availability of cotton seed oil and I say if cotton seed oil is used alone in a larger mix, it produces more in the same man hour and with the same machinery. If soyabean oil is used, the production with the same machinery and with the same man hour decreases by 30%. So less availability of cotton seed oil is one reason Secondly, we have to close some of the mills for annual preventive maintenance. Thirdly there are frequent power shut-downs, and fourthly, the imported oil on which we depended for many months of this year came late. This is a year of international crisis and this matter is not hidden. For the first time in the history of United Nations a whole session, a special session has been held on the availability of raw materials and the other effects that have been created by this. Nevertheless, United Nations have held a special session to solve an international crisis. So, if the ships are not available to Pakistan in time, if the ships charge more, if the ships get broken or the demand on the ships is more internationally, Pakistan will be as much affected as any other country which was represented in this special session of the United Nations.

Now, Sir, I wish to inform the hon'ble members of the steps we are taking to improve this situation. Immediately, two steps have been taken to bring in 500 tons of vegetable ghee from Sind and to bring in an extra large quantity of butter ghee which is available in Lahore, Rawalpindi, Lyallpur and so many other big cities, and that is available for Rs. 5/- per lb. Then the other thing we have done is that we are importing and we have got palm-oil. And the second factor is the distribution. Now, many difficulties have been pointed out by people that the production went down because the managers were not professionals. But I wish to remind those learned members who say this that in January this year and in February this very year when most of the managers were non-professionals and departmental people, there was plenty of vegetable ghee available because there was plenty of oil. So, now out of 14 units, in nine units we have got professional managers and in only 5 units we have retained departmental people because they have adequate experience. It is certainly not a manager which has caused decrease in production. As I said Sir, the story of vegetable ghee is that of vegetable oil. Now, Sir, at one time it was believed in Punjab that people will become blind if they consume vegetable ghee and at that time one man, Khawaja Naseeruddin managed to produce, market and sell vegetable ghee and now Sir, he is the man incharge of production and sale. So, this is another argument in their favour. What I am saying is that we have most professional people. So this is not a factor for the fall of production.

Let us compare the rate of vegetable ghee with that of desi ghee. Desi ghee was selling at Rs. 12/- and vegetable ghee was Rs. 6/-. Now desi is Rs. 18 and we have maintained vegetable ghee at Rs. 6/-. So because of the price differential and the monetization of village economy in the villages many transactions used to take place on barter—the rupee money

has goee into far-flung corners of our villages and the people are going for the vegetable ghee.

Sir, let us compare the vegetable ghee prices in India. In Amritsar it is being sold at Rs. 22/- and in Afghanistan it is Rs. 1 /- per seer. This is because our Government is subsidizing on the imported oil up to Rs. 125/- to Rs. 150/- per ton of soyabean oil so that the price of vegetable ghee is not increased. So, in fact, rather than criticising the Government, the hon'ble members should have complimented the Government that the Government has maintained the price of vegetable ghee whereas the price of everything else has increased whether by a little percentage or by a great percentage. To say that all the things are due to the present Government is a naive explanation. This is most ridiculous. Kharif 1973 started from last summer and since this a long chain of events which has not been started very recently, he would be a simple man who can think that all this happened for a minor change.

And Sir, the last point is about the distribution. When I was Minister-in-Charge of this Department, I made it a point, and categorically I am stating on the floor of this House, that I never gave any agency to the people who belonged to Pakistan Peoples Party and occasionally I took fights for that. In my own city, the agency is still owned or was owned by a man who is head of a political party and a party which is deadly against us. And now, since our production is less we are chosing a different method of distribution, as Mr. Kardar suggested, by rationing partly or wholly depending on the needs and pressures in the Ditsricts. In certain districts, the DCs have already done so and have shown most solutary results as in Lahore. So we are not adament on the measures we have taken. We are willing to modify our programmes according to the pressures of time

and needs and I assure the House and the hon'ble Members that it is not because of nationalization; it is not because the non-professional is there; it is not because the Government is not aware; it is not because the Government is not paying adequate and timely attention to this problem. We are paying adequate attention and within about ten to 15 days we will have 400 tons production daily, and you will see that with the same managers, with the same Board, when the production will be adequate, the distribution will be adequate and everybody will get ghee. It is because the production is less, so many people have said that it is because of many other things, because of the Peoples' Party, because of the Board and because of all these things. It is all because of all these factors that existed in January and February. Now the defects come up because the production is less and as I have said the story of vegetable ghee is the story of vegetable oil.

راجہ جمیل اللہ خان : جناب والا ! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں ۔ اگر وہ صفائی پیش کر دیں تو اس سے حکومت کی بھی صفائی ہو جائے گی ۔ ایک عام افواہ ملک میں پھیل رہی ہے کہ butter oil فلڈ ریلیف فنڈ میں آیا تھا ۔ کیا یہ حقیقت ہے یا یہاں صرف کمی کو پورا کرنے کے لیے یہ منگوایا گیا ؟

Minister for Education : Sir, that was imported by the private importers last year when there was deficiency of vegetable ghee and mills were with the private owners. Mr. Speaker Sir, you will recall that last year in June, July and August so many people got licences and they wanted to make money on it. But since the ghee was made available in adequate quantity, so they could not sell it last year. S , this is the compliment to this Government that it made vegetable ghee available at such a price that it competed with the butter oil which the private importers imported actually

to make money. But the importers could not make money because of the fact that Government provided vegetable ghee.

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان -

حاجی محمد سیف اللہ خان :

وہ شاخ گل پہ زمزموں کی دھن تراشتے رہے
نشیمنوں پہ بجلیوں کا کارواں گذر گیا

جناب والا ! آج کی یہ بحث جو گھی کی قلت کے سلسلے میں یہ معزز ایوان کر رہا ہے یہ محض رسمی بحث نہیں ہے - یہ بحث اس لیے نہیں کی جا رہی کہ یہاں اپوزیشن نے یا گورنمنٹ بنچز نے اپنے جوش خطابت کا اظہار کرنا ہے اوز اپنے دلائل کا سکہ منوانا ہے - بلکہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا اعتراف خود حکومت کی جانب سے کیا جا چکا ہے - کہ واقعی صوبے میں گھی کی انتہائی قلت پیدا ہو چکی ہے اور انہوں نے یہ بھی اعتراف کیا ہے کہ عوام کی گھی تک رسائی ممکن نہیں رہی - یہ مسئلہ حزب اختلاف نے اٹھایا اور حزب اقتدار نے تسلیم کیا - امر کا اس سے بڑا اور کوئی حل نہیں ہو سکتا کہ ہم سب مل کر اس کا حل اور اس کی وجوہات تلاش کریں اور اس کے پس منظر کی طرف نگاہ ڈالیں کہ آخر یہ کمی کیوں رونما ہوئی - میں یہ نہیں کہوں گا کہ اس میں پیپلز پارٹی کا قصور ہے ، میں یہ بھی نہ کہوں گا کہ اس میں حکومت کا قصور ہے ، میں یہ بھی کبھی نہیں کہوں گا کہ اس میں ارباب اقتدار کا قصور ہے - میں اگر قصوروار ٹھہراؤں گا تو عوام کو ٹھہراؤں گا - یہ انہی کی شامت اعمال ہے کہ آپ ان پر مسلط ہو گئے اور ان کو یہ دن دیکھنا نصیب ہوا - میں اب بھی عوام کو ہی مورد الزام ٹھہراؤں گا - یہ انہی کی شامت اعمال کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے آپ کے نعروں ، آپ کے وعدوں ، آپ کے دلفریب جلسوں اور تقریروں پر اعتماد کیا -

Mr. Speaker : Let us come to the subject. There are certain facts which are accepted on all sides. Let us now proceed further.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہ قلت کس کے دور میں پیدا

ہوئی ، یہ گھی کس دور میں نایاب ہوا اور کس وجہ سے ہوا ۔ جناب والا! ہر ذی شعور آدمی سمجھ رہا ہے اور سمجھنے لگ گیا ہے کہ ملک وہی ہے، عوام وہی ہیں ، ملیں وہی ہیں ، زمینیں وہی ہیں ، پیداوار وہی ہے ، تو اب کیا ہوگیا ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ گھی کی 6 فی صد کھپت مشرقی پاکستان میں ہوا کرتی تھی یہ گھی تمام تر مغربی پاکستان سے جایا کرتا تھا ۔ مشرقی پاکستان جانے کے بعد وہ کھپت بچ گئی ۔ ملیں بدستور وہی ہیں ، پیداوار بدستور وہی ہے ۔ پھر کون سی آفت کون سی بے برکتی ، کون سی مصیبت اس ملک پر نازل ہو گئی جس کی وجہ سے عوام ان چیزوں کے لیے ترسنے لگ گئے ہیں ۔ حالانکہ خیال یہ کیا جاتا تھا کہ مشرقی پاکستان کے جانے کے بعد ہمارے گھی کا ، ہمارے چاول اور ہماری اجناس کا کیا بنے گا ۔ آج یہ عالم پیدا ہوگیا ہے کہ یہ صوبہ پنجاب جو نہ صرف مشرقی پاکستان کو بلکہ تمام دوسرے صوبوں کو گھی فراہم کیا کرتا تھا ، آج اس کے ایوان میں گھی کی قلت کا رونا رویا جا رہا ہے ۔ جس دن سے یہ عوام پر مسلط ہوئے ہیں ، جس دن سے ان لوگوں نے اقتدار پر قبضہ کیا ہے ، اس دن سے ان چیزوں کی کمی ، نایابی عوام کے لیے روزمرہ کی پریشانی بن گئی ہے ۔ جب عوام نے چیخنا اور چلانا شروع کیا تو انہیں بتایا گیا کہ دیکھو بھائی ! یہ جاگیردار ، سرمایہدار اور یہ مل مالک ہی اس کا سبب ہیں ۔ یہی آپ کو بھوکا مار رہے ہیں ۔ یہی آپ کو گھی اور ضروریات زندگی نہیں دینے دیتے اس کا واحد علاج یہ ہے کہ اگر ہم یہ ساری چیزیں لے لیں ، اگر ہم ان ملوں پر قبضہ کر لیں تو یہ گرانی ، قلت اور نایابی قطعی طور پر دور ہو جائے گی ۔

جناب والا! جب انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بورڈ بل اس ایوان میں لایا گیا تو اس وقت بھی یہی دلائل دیے گئے تھے ۔ میرے واجب الاحترام دوست ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے خاص طور پر اس امر پر زور دیا تھا کہ ویجی ٹیبل گھی کو اس بورڈ کے شیڈول میں ضرور شامل کریں تاکہ اس اہم مسئلے کو ہم حل کر سکیں ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس نیشنلائزیشن کے بعد ، اس نام نہاد نیشنلائزیشن کے بعد ، تمام ملوں کو لے لینے کے بعد آپ نے کون سا معرکہ مارا ہے ۔ آپ دعوے کیا کرتے تھے کہ ہم چار سو ٹن تک گھی کی کیپسٹی بڑھائیں گے ۔ ہم چار سو ٹن تک روزانہ گھی

دیں گے ۔ آپ نے کبھی یہ بھی سوچا کہ آپ کے صوبے میں گھی کی ملیں کتنی ہیں ؟ آپ کے پاس پندرہ ملیں ہیں اور ان کی کیپسٹی صرف 94 ہزار ٹن کی ہے ۔ یہ اعداد و شمار میں اپنی طرف سے نہیں دے رہا ، بلکہ ان کی طرف سے جاری کردہ بلیٹن کی نقل دے رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : 94 ہزار ٹن سالانہ یا روزانہ ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : سالانہ ۔

جناب والا ! جس صوبے کی تمام ملوں کی سالانہ پیداوار 94 ہزار ٹن ہو وہ ساڑھے چار سو ٹن روزانہ کس طرح سے فراہم کر سکتی ہیں ۔ ایسی غلط باتیں کرنے ، ایسے غلط فریب دینے سے کوئی فائدہ نہیں ۔ حقیقت پر آئیں ۔ اپنی ناکامی کا اعتراف کریں ۔ اگر آپ واقعی عوام کو بھوکوں مارنے اور ان کو معیشی لحاظ سے قطعی طور پر تباہ کرنے کا ارادہ نہیں کر رہے تو پھر اس کا علاج اس کا حل سوچیے ۔ میں آج بھی دعوے سے کہتا ہوں کہ ہمارے صوبے اور ملک میں گھی کی قطعی طور پر کوئی قلت نہیں ۔ اگر کوئی خرابی ہے تو وہ آپ کی ایڈمنسٹریشن میں ، آپ کے انتظام میں ہے ۔ یہ خرابی آپ کے سرحدوں پر کنٹرول نہ کرنے کی وجہ سے ہے ۔ میں مانتا ہوں کہ گندم کے سلسلے میں آپ نے کنٹرول کیا ہے ۔ گندم کے سلسلے میں سرحدوں کو بند کیا ہے تو گندم کی ایسی قلت اس صوبے میں واقع نہیں ہوئی اور حزب اختلاف یا کسی فرد کی طرف سے کسی وقت بھی یہ سوال نہیں اٹھایا گیا کہ صوبے میں گندم یا آٹا نہیں مل رہا ۔ آخر گھی کے سلسلے میں یہ مسئلہ کیوں پیدا ہوگیا ۔ یہ میں نہیں کہہ رہا ، بچے بچے سے جا کر پوچھیں ۔ یہ مسئلہ محض اس لئے پیدا ہوا کہ آپ کے دور میں گھی کی سمگلنگ انتہا کو پہنچ چکی ہے ۔ گھی کے بارے میں آپ کی انتظامیہ قطعی طور پر ناکام ہو چکی ہے ۔ گھی کی پیداوار بڑھانے کی طرف آپ نے کوئی توجہ نہیں دی ۔ بجائے اس کے آپ نے یہ سوچا ہوتا کہ ہم نیشنلائزیشن کرکے ان ملوں کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے لیں ، بہتر تھا کہ آپ اس صوبے میں ملوں کی کیپسٹی کو بڑھاتے ، پبلک سیکٹر میں نئی ملیں قائم کرتے ، آپ مقابلہ کرکے ، پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر کا موازنہ کرکے انہیں دکھاتے کہ پرائیویٹ سیکٹر میں یہ خرابیاں ہیں اور پبلک سیکٹر میں یہ خوبیاں ہیں ، ابھی تک

تو آپ اس ٹارگیٹ کو ہی نہیں پہنچے جو ٹارگیٹ آپ کے پاس گھی کی پیداوار کا پرائیویٹ سیکٹر چھوڑ گیا تھا۔ یہ آپ کی اپنی ہی دی ہوئی فگرز ہیں۔ 1972-73ء میں پرائیویٹ سیکٹر نے ایک لاکھ پانچ ہزار ٹن کی پروڈکشن کا ایک ریکارڈ قائم کرکے آپ کو دے دیا ہے۔ اس وقت تک آپ اس ریکارڈ کو نہیں توڑ سکے۔ اگر آپ اس ریکارڈ تک پہنچ بھی جاتے، اگر آپ ایک لاکھ پانچ ہزار ٹن پیدا کرکے بھی دکھا دیتے تو بھی کوئی جواز نہ تھا کہ آپ ملوں کو اپنے قبضے میں لیتے۔ ایک لاکھ پانچ ہزار ٹن تو پرائیویٹ سیکٹر بھی پیدا کر سکتا تھا تو پھر ان کو لینے کا فائدہ کیا ہے؟ آپ نے کون سا معرکہ مار لیا ہے، آپ نے کون سا تیر چلایا ہے جس کی وجہ سے عوام میں خوش حالی پیدا ہو گئی ہے۔ جناب والا! اس بحث کا صحیح نتیجہ اس وقت اخذ کیا جا سکتا ہے۔ عوام کو آپ کی ان تقریروں کا کوئی فائدہ نہیں۔ عوام آپ سے گھی مانگتے ہیں۔ عوام آپ سے ضروریات زندگی مانگتے ہیں۔ اگر آج کا یہ ایوان دو گھنٹے کا وقت خرچ کرکے عوام کو گھی فراہم کر سکتا ہے تو میں سمجھوں گا کہ اس ایوان کا بھی فائدہ ہے اور ہم نے عوام کی بھی خدمت کی ہے۔ اگر محض تقریریں ہی ہوں تو ہم نے کہنا ہے کہ گھی کی قلت ہے۔ آپ کہیں کہ ہمارا قصور نہیں ہے۔ مجھے بتائیں کہ عوام کس کس کے پاس جائیں۔ اگر آپ کا بھی قصور نہیں ہے ہم بھی آپ سے مطالبہ کرتے ہیں تو پھر بتائیں کہ تیسری طاقت کون سی ہے جس کا قصور ہے۔ اب ملیں بھی آپ کے پاس ہیں۔ قبضہ بھی آپ کے پاس ہے۔ اور جناب والا! ایک سابقہ وزیر انتہائی بڑھ چڑھ کر دلیل دے رہے تھے اور انہیں شاید یاد نہیں رہا کہ اگر وہ تھوڑا سا گریبان میں جھانک کر دیکھ لیتے تو انہیں احساس ہوتا کہ اس میں انہی کا بھی ہاتھ ہے۔ انہی کے پاس لیبر ڈیپارٹمنٹ تھا اور یہ ان کی ہی کارستانیاں ہیں جن کی وجہ سے ملوں میں کام بند ہے۔ مزدوروں میں بے چینی ہے اور پروڈکشن دن بدن کم ہو رہی ہے۔ یہی تو وہ تمام اسباب ہیں جن کا ہم شکار ہو رہے ہیں۔ میں استدعا کروں گا کہ اس کو ذاتیات اور وقار کا مسئلہ سمجھنے کی بجائے ہمیں چاہیے کہ خلوص دل سے باہمی مشورہ سے ہم عوام کے روزمرہ کے مسائل حل کریں۔ اور بالخصوص گھی جیسی اہم ضرورت جس کا ہر شخص کو احساس ہے اس کے بارہ میں ایک ٹھوس تجویز پیش

کریں ۔ اگر واقعی جس طرح کہ جناب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے کہا ہے کہ دس اور پندرہ دنوں کے اندر اندر صوبہ میں اتنی وافر مقدار میں گھی میسر آ جائے گا کہ یہ کسی کو شکایت ہی نہ رہے گی اور ہر شخص گھی کے بارہ میں آزاد ہو جائے گا اور واقعی اگر چار سو یا ساڑھے چار سو ٹن گھی روزانہ پیدا کرکے دیتے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ پھر کوئی قلت ہو تو یقین جانئے کہ میں ڈاکٹر صاحب کو ان کے اس کارنامہ پر مبارک باد پیش کروں گا جس کی مجھے قطعاً امید نہیں ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ نہیں پیدا کر سکتے اور قلت دور نہیں ہو سکتی ۔ اور اگر انہوں نے یہ قلت دور کر دی تو میں ہوں گا یہی ایوان ہوگا یہی فاضل اراکین ہوں گے انشاء اللہ العزیز انہیں مبارک باد پیش کروں گا ۔ اور عرض کروں گا کہ آج کی تحریک التوائے کار کامیاب ہوئی اور ہم نے واقعی عوام کی خدمت کی اور ان کا اہم مسئلہ ہم نے اس حکومت سے پاس پیش کیا ۔

Mr. Speaker : The time is extended till 2.15 P.M. I suspend the rule about this discussion and it will continue till 2.15 P.M. Chief Minister please.

وزیر اعلیٰ : جناب والا! جس مسئلہ پر آج ایوان میں اتنی سیر حاصل بحث ہوئی ہے واقعی وہ ہمارے عوام کا ایک اتنا ضروری مسئلہ ہے ۔ خواتین کے ساتھ ساتھ حضرات کا بھی اور ان کے ساتھ بچوں اور بوڑھوں کا بھی ۔ اس لیے کہ یہ ہماری غذا کا ایک بنیادی جزو ہے اور یقیناً حکومت کا اور انتظامیہ کا بنیادی فریضہ ہے کہ انسانی ضرورت کی یہ شے فراوانی کے ساتھ میسر کی جائے ۔

جناب والا! پہلے اس کے ساتھ حکومت کے ذہن میں یہ بات بھی تھی کہ فراوانی کے ساتھ ساتھ یہ سستی بھی ہو ۔ بے شمار ایسی ضروریات ہیں جو ملک میں پیدا ہوتی ہیں اور اگر وہ باہر سمگل نہیں ہو جائیں گی تو اس کے باوجود ہمارے ملک کا معاشی نظام ایسا ہے کہ فراوانی کے باوجود ان چیزوں کی قیمت اونچی ہو جائے گی ۔ اس لیے بعض اوقات حکومت یہ ضرور سمجھتی ہے کہ پیداوار میں بھی اضافہ ہو اور اس کے ساتھ ہی لازمی طور پر چیزوں کی قیمت میں کمی آئے

جناب والا! جب گھی کی صنعت کو قومی تحویل میں لیا گیا تو یہ دونوں مقاصد پیش نظر تھے اور یہ خیال بھی تھا کہ بنیادی ضرورت کی اشیاء زیادہ بھی ہوں اور یہ بھی خیال تھا کہ وہ سستے داموں پر مل جائیں۔ اس خیال سے جس کی کہ میرے فاضل دوست جناب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے وضاحت کی کہ اگرچہ دوسری اشیاء کی قیمتیں آج آسمان سے چھو رہی ہیں اور اس کے مقابلہ میں گندم کی قیمت اور گھی کی قیمت کم ہے۔ اس لیے کہ یہ عام انسان کے بجٹ کا ایک لازمی حصہ ہے اس کے بجٹ کا معتدبہ حصہ ان اشیاء پر خرچ ہوتا ہے اس لیے حکومت کے ذہن میں ایک یہ مقصد بھی تھا کہ ان بنیادی اشیاء کی قیمتوں کو کم رکھا جائے۔ ان کو تب ہی کم رکھا جا سکتا ہے کہ ان کی پیداوار اور ان کی تقسیم پر حکومت کا کنٹرول ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم گندم کی procurement بھی کرتے ہیں اس کی پیداوار کو ہم لازمی طور پر بہت سے حصوں میں cordoning کرکے اس کی رکاوٹ پیدا کرکے اس کو حاصل کرتے ہیں تاکہ شہروں میں اور قصبات میں بسنے والے غریب عوام کو سستے داموں گندم مل سکے۔ اس خیال کے تحت گھی کا بھی معاملہ ہے۔ اگر آج گھی کو قدرتی طور پر باقی قیمتوں کے ساتھ ابھرنے دیا جائے تو یقیناً اس کی قیمت کسی صورت میں نو یا دس روپے فی سیر سے کم نہیں ہوگی۔ اس لیے کہ عام حالات میں دیسی گھی اور بناسپتی گھی کی قیمتوں میں ایک اور دو کا تناسب ہوتا رہا ہے۔ اگر دیسی گھی اٹھارہ روپے ملتا ہے تو یہ بالکل سیدھی سی بات ہے کہ اگر آج قیمتوں کو چڑھنے کا موقع دیا جائے تو بناسپتی گھی کی قیمت نو اور دس کے قریب جا پہنچے گی۔ یہی وجہ ہے کہ اب جو کمی محسوس ہو رہی ہے اس سے بہت سے لوگوں کو خاص طور پر گھی کے ڈیلروں کو اس بات کا خیال پیدا ہوگیا تھا کہ عنقریب ہو سکتا ہے کہ گھی کی قیمت بڑھا دی جائے۔ گھی کی قیمت بڑھا دینا ایک فطری عمل ہوگا لیکن اس عمل کو مد نظر رکھ کر حکومت نے اسے بڑھنے نہیں دیا لیکن ان لوگوں کا یہ خیال تھا کہ ہو سکتا ہے کہ حکومت کے اندر اس طرح کا خیال ہو کہ گندم اور گھی کی قیمت بڑھ جائے۔ لیکن یہ قیمت نہ بڑھی اور حکومت کے طرف سے واضح اعلان کر دیا گیا کہ قیمت نہیں بڑھے گی تو ذخیرہ اندوزوں کو بھی خیال پیدا ہو جائے گا اور پتہ چل جائے گا کہ وہ اگر ذخیرہ کریں گے تو اس سے انہیں ناجائز منافع نہیں ملے گا۔

جناب والا! ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے ایک دلیل دی تھی کہ جب گھی کی کمی تھی تو بہت سے ڈیلروں نے باہر سے خالص گھی منگوایا تھا لیکن ملک کے اندر بناسپتی گھی کی قیمت بھی نہ بڑھی اور اس کی فراوانی تھی ۔ اس لیے جس قیمت پر انہوں نے منگوایا تھا اس قیمت پر بھی لوگ اس گھی کو خریدنے کے لیے تیار نہیں تھے ۔ آج جب بناسپتی گھی کی قیمت نہیں بڑھی لیکن جب اس کی نایابی ہوئی تو اس طرح سے کچھ لوگ جن کو یہ گھی نہ ملا وہ خریدنے کے لیے تیار ہو گئے ۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے اس ایوان میں اپنے عوام کو یہ مشورہ دوں گا کہ وہ باہر سے منگوایا ہوا یہ گھی خریدیں اسے آزمائیں ۔ یہ ہمارے نام نہاد اصل خالص پنجابی دیسی گھی سے زیادہ دیسی گھی ہوگا اس لیے کہ ہمارا بناسپتی تو خالص بناسپتی ہو سکتا ہے لیکن ہمارا خالص گھی خالص گھی نہیں ہو سکتا ۔

جناب والا! ان حالات میں جب ہم نے یہ کارخانے اپنی تحویل میں لیے تو ابتدائی دنوں میں اس کی پیداوار میں فوری طور پر اضافہ بھی ہوا لیکن اس کے بعد یہ صورت حال پیدا ہوئی جس کا جناب ڈاکٹر صاحب اشارہ کر چکے ہیں کہ باہر سے جو تیل آنا تھا اس کی سپلائی میں کمی آگئی ۔ سپلائی میں کمی اس لیے آگئی کہ ساری دنیا میں oil crisis تھا ۔ جہازوں کی آمدورفت میں تبدیلی ہو جانا کوئی بات نہیں ۔ یہ نہیں کہ اس میں پاکستان کے کسی شعبے کا کسی حکومت کے کسی شعبے کا کوئی دخل عمل تھا بلکہ ساری دنیا ہی اس oil crisis میں سے گزر رہی تھی ۔ ان حالات میں شپنگ کمپنیوں کے اندر سارا نظام درھم برھم ہوگیا تھا ۔ چنانچہ ایک خاص مدت پر سویابین پہنچنا تھا وہ اس مدت پر نہیں پہنچ سکا ۔

جناب والا! اس کے ساتھ ہی ہمارے اپنے ہاں کپاس کا ایک بحران پیدا ہوا اس بحران کے نتیجہ میں جب بنکوں کے ذریعہ سے لوگوں کو ۔ پیداوار کرنے والوں کو ۔ کاشتکاروں کو ۔ ginners کو روپیہ نہیں ملا تو کپاس کی خرید بند ہوئی چنانچہ دوستوں کو معلوم ہوگا کہ تقریباً دو اڑھائی لاکھ گانٹھ کی گانٹھیں تھیں جن میں سے بھی بنولہ اور روئی الگ کرنے سے ہم رہ گئے جس کی وجہ سے ایک خاص مدت پر ایک خاص موسم میں جب بنولہ روئی سے الگ کر لیا جاتا ہے وہ الگ نہیں کیا جا سکا اور جب اسے الگ نہ کیا جائے تو اس نے جسے کہتے ہیں کہ وہ heat-up ہو

جاتا ہے پھٹ جاتا ہے اس کا تیل کچھ باہر نکل جاتا ہے کائن کو بھی خراب کر دیتا ہے ایسا عمل کرنا شروع کر دیا اور اس طرح سے جب بعد میں اس کو gain کیا جاتا ہے تو اس میں آئیل کی شرح عام حالات سے کم ہو جاتی ہے دوسری وجہ وہ ہے جو ڈاکٹر صاحب نے دی کہ موسم ایسا تھا کچھ کھرا پڑا کچھ پالا پڑا اس نے بنولے میں تیل کے اجزاء کو کچھ کم کر دیا ۔ لیکن جناب والا ! بنولے کی کمی سے ہمیں براہ راست بھی نقصان پہنچا کہ تیل کی جو کل بازیابی تھی وہ کم ہو گئی ۔ لیکن اس کے ساتھ ایک بالواسطہ نقصان بھی پہنچا وہ نقصان یہ پہنچا کہ جب سویابین نہ آئی تو ہم نے جس مکسچر کے تحت گھی بنانا تھا کہ اتنا سویابین ڈالیں گے اتنا بنولے کا تیل ڈالیں گے ۔ اتنا سرسوں کا تیل ڈالیں گے ۔ اور اس حساب سے گھی بنائیں گے ۔ تو ہمارے پاس چونکہ بنولے کا تیل نہیں تھا اس لیے ہم نے سارے کا سارا مجبوراً سویابین تیل استعمال کیا لیکن جناب صورت حال یہ ہے کہ جو مل ایک دن میں سویابین سے اور بنولے کے تیل سے سو من گھی بناتی ہے اگر اس مل کی مشینری پورا وقت اس رفتار سے کام کرتی رہے تو وہ سویابین سے صرف 70 من تیل بنا سکتی ہے ۔ اس لیے کہ گھی بنانے کا ایک خاص process ہے جو تیل کو جماتا ہے ۔ جناب والا ! سویابین کا تیل دیر سے جمتا ہے لیکن بنولہ کا تیل آسانی سے جمتا ہے جتنی مدت میں 100 من بنولہ کا تیل جمتا ہے اتنی مدت میں سویابین کا تیل 70 من جمتا ہے ۔ اس وجہ سے 30 فیصد پیداوار کم ہو گئی ہے اور اب جب سویابین کا تیل آیا بنولہ کا تیل ہمارے پاس نہیں دوبارہ وہی مصیبت درپیش ہے ۔ اس طرح کی بعض رکاوٹیں تھیں جس کی وجہ سے پیداوار میں کمی ہوئی ۔

جناب والا ! یہاں کہا گیا ہے کہ جب قومی تحویل میں فیکٹریاں لی گئیں تو پیداوار میں کمی ہو گئی ۔ حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ ستمبر سے اپریل 1974ء تک مجموعی پیداوار میں 10202 ٹن اضافہ ہوا ۔ حکومت تبدیل ہونے سے پہلے ہی پیداوار میں کمی ہونا شروع ہو گئی تھی ۔ اس میں کچھ پردہ نشینوں کے نام بھی آتے ہیں اور خاص طور پر ایک رکن اسمبلی جو گھی کے انچارج تھے میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا اور بہت سے معاملات ان کے اس دور سے تعلق رکھتے ہیں ۔ جب ان کا سر گھی کی کڑاہی میں تھا ۔ لیکن اب ہم نے فوری طور پر اصلاحات کی ہیں اور بہتری کی جانب رخ اختیار کر چکے ہیں ۔ اور بہت جلد یہ صورت حال بدل جائے گی اور مجھے یہ اعلان

کرکے خوشی ہوگی کہ ہماری پروڈکشن دو تین ماہ کے اندر اندر 3 سے ساڑھے نو ہزار تک آئی ہوئی ہے - ساڑھے سولہ ہزار ٹن تک پہنچ جائے گی - جناب والا ! ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ گھی کی قیمت بڑھ جائے گی اس لیے اس کو چھپا لو تاکہ منافع کما سکیں - اس کے علاوہ ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ جو لوگ دیسی گھی کھاتے تھے انہوں نے بھی اب وینا سپتی گھی کھانا شروع کر دیا ہے - کیونکہ دیسی گھی ایک تو 7 روپے سیر ہے دوسری طرف وینا سپتی گھی 6 روپے سیر ہے - اور پھر لوگ جو پہلے مویشی پالتے تھے اب انہوں نے مشینی کاشت ہو جانے کی وجہ سے یہ کم کر دیے ہیں کیونکہ پہلے ان کو مویشیوں کے لیے بھی چارہ پیدا کرنا پڑتا تھا - اب ان کا رخ cash crops کی طرف ہو گیا ہے - چونکہ اب خود بڑے بڑے زمیندار لاہور میں رہتے ہیں اور بڑے شہروں میں رہتے ہیں اس لیے ان کو بھی لاہور میں رہتے ہوئے وینا سپتی گھی کھانے کی عادت پڑ گئی ہے - اور ان کو یہ فکر بھی نہیں رہی کہ ہمارے پاس بھینسیں ہوں گائیں ہوں - اور پھر یہ صورت حال کہ بجلی کی ترسیل ایسی تھی کہ مختلف کارخانے بجلی نہ ہونے کی وجہ سے بند کرنا پڑے - اس کی بھی اصلاح کی جا رہی ہے - ایک بڑی وجہ یہ ہے جب پرائیویٹ مالکوں کا قبضہ تھا تو وہ منافع کمانے کے لیے ان فیکٹریوں کو اندھا دھند چلاتے تھے اس کے بعد جب یہ ہماری تحویل میں آئیں تو ابتدا میں ہم اس چکر میں تھے کہ پروڈکشن زیادہ ہو لیکن آپ کو معلوم ہے جب انسان کی مشینری خراب ہو جاتی ہے تو مشین کس طرح خراب نہیں ہوگی - لہذا انہیں maintain کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی مل بند کرنا پڑتی ہے - تاکہ بوائلر نہ پھٹ جائے اور پھر گرمیوں کی وجہ سے اور بھی تکلیف ہوتی ہے -

آوازیں : ان کے نام بتائے جائیں جن لوگوں نے غلط کام کیے ہیں -

وزیر اعلیٰ : چونکہ اب وہ بھی پردہ کر گئے ہیں اس لیے میں بھی نام نہیں لوں گا -

میاں خورشید انور : جناب والا ! اگر کسی نے فائدہ اٹھایا ہے تو آپ نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے -

وزیر اعلیٰ : جناب والا ! آپ میری بات سنیں - اب یہ صورت حال ہے کہ تقریباً 157 ایسے مراکز ہیں جہاں گھی تقسیم کیا جا رہا ہے - یہ

تمام تحصیل ۔ قصبات اور ٹاؤنز پر مشتمل ہیں ۔ جس طرح شہر کے لوگوں کو گھی چاہیے اسی طرح سے دیہات کے لوگوں کو بھی چاہیے ۔ حقیقت یہ ہے ہم نے جب بھی سوچا ہے ہمیشہ شہریوں کی ضروریات کو مدنظر رکھا ہے لیکن اب جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے دیہات میں مویشیوں کی تعداد کم ہو جانے کی وجہ سے گھی کی قیمت آسمان سے باتیں کررہی ہیں ۔ لہذا اب ہمیں ازسرنو سوچنا چاہیے ۔ کتنی پیداوار اور کتنی مانگ ہے پہلے ہم سوچتے تھے کہ پنجاب میں 8 ہزار 9 ہزار ٹن اگر گھی ہوگا تو کام چل جائے گا ۔ لیکن چند مہینوں میں ہم نے دیکھا ہے کہ پنجاب کے لیے 11 ہزار ٹن گھی چاہیے ۔ پھر جاکر حساب برابر ہوگا ۔ ابھی میرے فاضل دوست نے فرمایا ہے کہ پروڈکشن 94 ہزار ٹن ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ پروڈکشن ایک لاکھ چھہتر ہزار ٹن ہے ۔ اور اب یہ کہ یہ پروڈکشن کس طرح سے ہوگی یہ ہم پیدا کرکے دکھائیں گے ۔ ایک لاکھ چھہتر ہزار ٹن ہمارا نشانہ ہے اور ہم اس نشانہ پر پہنچ کر دکھائیں گے ۔

جناب والا ! ایک اور وجہ جس کی وجہ سے یہ کیفیت پیدا ہوئی وہ یہ ہے کہ سوپابین اور پام آئیل نہیں تھا ۔ اب یہ جہاز آگیا ہے جس کی وجہ سے سپلائی میں اضافہ ہو گیا ہے ۔ اس کے علاوہ توریا اور سرسوں بھی ایسی اجناس ہیں جو بہت بڑی مقدار میں ہمیں تیل فراہم کرتی ہیں اور جیسا کہ حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب نے فرمایا ہے کہ پہلے بہت بڑی مقدار میں تیل مشرقی پاکستان جاتا تھا اور اصولاً مغربی پاکستان میں یہ مسئلہ ختم ہو جانا چاہیے تھا لیکن کیفیت یہ ہوئی کہ اس دفعہ توریا اور سرسوں کے تیل کے بارے میں خیال یہ پیدا ہو گیا تھا کہ مشرقی پاکستان کے ساتھ تعلقات اچھے ہو جائیں گے کیونکہ حکومت نے بنگلہ دیش کو تسلیم کر لیا ہے ۔ اس لیے اب یہ تیل وہاں جائے گا ۔ جوں ہی حکومت کو پتا چلا فوری طور پر اس کی تردید کی گئی اور برملا اور واشگاف الفاظ میں یہ کہا گیا کہ اگر تعلقات اچھے ہو بھی گئے تو بھی حکومت تیل برآمد نہیں کرے گی کیونکہ ہمارے ملک کے اندر اس کی ضرورت ہے ۔ چنانچہ اس سے بھی ہماری پیداواری سطح بلند ہو جائے گی ۔ اور اس سے وہ scare جو scarcity سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے وہ دور ہو جائے گا ۔

جناب والا ۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پنجاب کو گھی صرف اپنے

لئے نہیں بلکہ سرحد کے لیے آزاد کشمیر کے لئے اور شمالی علاقوں دیر و چترال کے لئے اور آپ کی اور ہماری بہادر افواج کے لیے بھی پیدا کرنا پڑتا ہے - جو کچھ ہم پیدا کرتے ہیں اس میں سے ہمیں ان چار پانچ سیکٹروں میں گھی دینا پڑتا ہے - اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ پنجاب کے لیے باعث فخر ہے - ہم گندم پیدا کرتے ہیں اور اپنے دوسرے صوبوں کو دینے کے لیے حاضر ہوتے ہیں - اس طرح جو کچھ ہم پیدا کرتے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان ایک ہے پاکستان کی معیشت ایک ہے اور اس اعتبار سے ہم ان ساتھی صوبوں کو ان علاقوں کو ان سیکٹروں کو گھی فراہم کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور فخر کرتے ہیں - لیکن اس کے ساتھ ہی ہماری ایک مجبوری یہ ہے کہ ہم جب ان صوبوں میں مثلاً سرحد میں جب ہماری طرف سے گھی جاتا ہے تو ہمیں اس بات پر کبھی کبھی گلہ بھی ہوتا ہے کہ وہ صرف سرحد میں نہیں رہتا بلکہ وہ آگے افغانستان چلا جاتا ہے ہمیں یہ بھی پتا چلتا ہے کہ بعض اوقات ہمارے اپنے باڈر سے ہندوستان کی جانب بھی وہ رخ کر جاتا ہے - اس لیے حکومت نے پاکستان کی سطح پر اور پنجاب کی سطح پر اینٹی سمگلنگ لاک بنائے ہیں اور انتہائی وسیع پیمانے پر بلا رو رعایت طور پر سمگلروں کو بڑی بڑی مچھلیوں کو پکڑا جا رہا ہے - ابھی کل کی بات ہے کہ میں نے تقریباً پچاس بڑے بڑے سمگلروں کی گرفتاری کا حکم جاری کیا ہے - (نعرہ ہائے تحسین) ان اقدامات سے سمگلنگ میں کمی ہوگی اور عنقریب ہماری سرحدوں پر رینجرز کی مدد کے لیے آرمی بھی پٹرول کرے گی - اور ہمیں یقین ہے ہم اپنے ملک سے اپنے عوام کے تحفظ کی خاطر ایک دانہ گندم اور ایک ٹین گھی باہر نہیں جانے دیں گے -

(نعرہ ہائے تحسین) -

جناب والا ! آخر میں تقسیم کا مسئلہ ہے - تقسیم کے سلسلے میں ہمارے محکمے نے ایک ایسا نظام اپنایا جس میں عوام تک بآسانی گھی جا سکے لیکن اس میں یقیناً بہت سے ایسے عناصر شامل ہو گئے جنہوں نے عوام کی ضروریات کا خیال نہ کیا - چنانچہ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کو گھی کی تقسیم کی مجموعی ذمہ داری سونپ دی گئی ہے اور انہیں کہہ دیا گیا ہے کہ جو چینلز موجود ہیں جو ذرائع تقسیم موجود ہیں وہ اس میں جس جگہ اور جو بھی ان کے خیال میں مناسب ہو ترمیم - اضافہ - کمی بیشی کر سکتے ہیں - چنانچہ آپ نے اخبارات میں دیکھا ہوگا کہ لاہور میں بہت سے ڈیلرز جو محض

کاغذی ڈیلر تھے ان کو ختم کر دیا اور بہت سے ایسے لوگ جو ذخیرہ اندوزی کر رہے تھے ان کو گرفتار کیا گیا ۔ اس اقدام سے بھی موجودہ صورت حال میں فوری طور پر بہتری پیدا ہو جائے گی ۔

جناب والا ! ایک چھوٹا سا مسئلہ جو اپنی جگہ پر بڑا مسئلہ ہے وہ میں آپ کی وساطت سے ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں ۔ اس لیے پہلے میں گزارش کروں گا کہ وقت میں چند منٹ کا اضافہ کر دیا جائے ۔ مہربانی ہوگی ۔

Mr. Speaker : The time is extended for another ten minutes.

وزیر اعلیٰ : جناب والا ! وہ مسئلہ یہ ہے کہ جب تیل کے بیج بنولہ ہو یا توریہ ہو یا سرسوں اس میں سے تیل نکالا جاتا ہے تو ہمارا جو پرانا طریقہ کولہوؤں والا ہے اس سے بھی ہماری موجودہ عام جگہوں پر لگی ہوئی ایکسپیلر کی مشینری جو ہے وہ کوئی زیادہ ترقی یافتہ نہیں ہے ۔ اور حالت یہ ہے کہ کولہوؤں پر یہ تیل پانچ فیصد نکلتا ہے ۔ اور یہ جو پرانے طریقے کے ایکسپلر لگے ہوئے ہیں یہ نو فیصد پروڈکشن دیتے ہیں ۔ لیکن آج کی جو جدید مشینری ہے وہ اس حد تک ترقی کر گئی ہے کہ وہ تقریباً 14 فیصد تک اس کو لے گئے ہیں ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہی تیل کے بیج جن سے 9 من تیل حاصل ہوتا ہے بہر حال 9 من تیل سے رادھا ناچنے والی بات ہے (قہقہہ) اور اس کی بجائے اتنے ہی بیجوں سے صحیح ترقی دادہ مشینری لگا کر 14 من تیل حاصل کیا جا سکتا ہے ۔ پھر تو رادھا ضرور ناچے گی (قہقہہ) تو میں نے فوری طور پر اپنے شعبہ، صنعت کر یہ گزارش کی ہے اور ان کو instruct کیا ہے کہ وہ جہاں جہاں پرانے طریقے کی مشینری ہے اس کو جدید uptodate مشینری میں بدل دیں تاکہ یہ تیل کی ایک extraction جو ہے اس کا ریٹ نو سے چودہ تک آ جائے ۔

جناب والا ! اس کے علاوہ ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے جو اپنی جگہ بہت مدد کر سکتا ہے ۔ وہ مسئلہ جیسے میں نے پہلے بتایا کہ خالص کئے ہوئے تیل کو جانے کا ہے ۔ ہمارے لوگ بادشاہ لوگ ہیں یہاں ہم پہلوان ہوتے ہیں یا بادشاہ ہوتے ہیں ۔ پنجاب میں جب کسی کی بات کرنی ہوتی ہے یا انہیں پہلوان کہہ کر پکار سکتے ہیں یا بادشاہ ۔ کچھ طبیعت ہی ایسی ہے۔

پہلے پہلوان جو تھا وہ کہتا تھا کہ ''اک گھیو تے سو پیو''، اس زمانے میں یہ بات تھی -

سید تابش الوری : اشارہ سپیکر صاحب کی طرف یقیناً نہیں ہے (قہقہہ)

سپیکر : میں نے اتنا کہا ہے کہ singular میں بادشاہ نہیں ہوتا plural میں ہوتا ہے -

وزیر اعلیٰ : اب ہماری کیفیت یہ ہے کہ بادشاہ طبیعت کے لوگ ہیں - ہم کہیے کہیں کہ جناب جو گھی ہم نے کھانا ہے وہ بناسپتی تو ہو لیکن شکل تو کم از کم خالص گھی کی ہو - حالانکہ اگر وہ جا ہوا نہ ہو تو کون سی مصیبت ہو) نہیں صاحب اسی طرح کی شکل ہو جس طرح اصل گھی کی شکل ہے - چنانچہ کئی دوستوں نے کئی ماہرین نے ایک خطرناک بات کہی اور میرا دل بھی چاہا کہ جیسے کراچی میں واقعہ ہوا ہے کہ وہاں ایک گدھے کا گوشت بیچا گیا اور جب سے یہ اعلان ہوا کہ کچھ دکانوں پر گدھے کا گوشت فروخت ہو رہا ہے تو کراچی میں گوشت کا مسئلہ حل ہو گیا - اس لئے کہ لوگوں نے اصلی بکرے کا گوشت بھی کھانا چھوڑ دیا اس خیال سے کہ کوئی عجب نہیں کہ یہ گدھے کا گوشت ہو - تو ایک خیال سے میں بھی یہ بات کر دوں - باہر تو نہیں کر سکا ایوان میں ضرور کر دیتا ہوں - اس لئے ہمارے کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ خالص گھی جب جمایا جاتا ہے تو اس میں کچھ ایسی خاصیتیں پیدا ہو جاتی ہیں کہ انسان نامرد ہو جاتا ہے - (قہقہہ) تو میں نے ایک دن یہ سوچا کہ لوگوں کو یہ بات بتا دی جائے تو دو مسئلے حل ہو جائیں گے - ایک تو گھی کا مسئلہ حل ہو جائے گا - اور دوسرے فیملی پلاننگ کا مسئلہ حل ہو جائے گا - (قہقہہ) بہرحال جناب یہ تو تفنن طبع کے لئے تھا - ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کم از کم وہ گھی جو حلواتی استعمال کرتے ہیں ان کو تو ہم منت کریں کہ بابا ادھر ٹین سے نکالتے ہو ادھر کڑاہی پر چڑھاتے ہو کہ ایسے پگھلاؤ - اگر تمہیں پگھلا پگھلایا مل جائے تو تمہارے کوئلے بھی بچیں گے تمہاری محنت بھی بچے گی اور کچھ وقت بھی بچے گا - تو ہم کوشش کر رہے ہیں کیونکہ جانے کے مقابلے میں کافی وقت بھی لگتا ہے اور اتنی capacity نہیں تو کم از کم وہ گھی جو حلوائیوں کی دکانوں پر پوٹلوں پر استعمال ہوتا ہے اسے خالص تیل کی صورت میں ہم کنستروں میں بند کریں اور ان لوگوں کو وہ گھی دیا جائے - انشاءاللہ اس سے بھی ہماری پروڈکشن میں اضافہ ہو سکے گا -

جناب والا! بنولے کی خریداری کے سلسلے میں ایک بات ضروری ہے وہ یہ کہ حکومت نے تمام وہ کپاس جو باہر برآمد کرنے کے لیے خریدی جاتی ہے اس کی اجارہ داری اپنے پاس لے لی ہے۔ ہو سکتا ہے یہ بھی ضروری ہو جائے کہ اگر بنولہ جو سب سے بہترین element ہے اور بڑی آسانی سے اس سے گھی بنتا ہے اور بہترین گھی بنتا اور اس کی گھی کے لیے کمی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ضائع چلا جائے۔ کاسوں میں لگ جائے۔ بیکار کے کاسوں میں استعمال ہو جائے۔ ایکسپورٹ ہو جائے۔ اس کے لیے حکومت یہ بھی سوچ رہی ہے کہ تمام کا تمام بنولہ جب وہ جننگ ملوں سے نکلے وہ لازمی طور پر خرید لیا جائے تاکہ جتنی ضرورت کا بنولہ گھی بنانے کے لیے چاہیے اتنا لازمی طور پر ہمارے ہاتھ میں ہو۔ اس کے بعد باقی بنولے کی اجازت دی جائے کہ وہ ایکسپورٹ ہو یا نہ ہو۔ اسی طرح توریہ اور سرسوں کے تیل کے سلسلے میں بھی ہمارا ایک پروگرام ہے اور اس پر عمل شروع ہے اور بیجوں سے جیسے بھی تیل expell کیا جاتا ہے۔ extract کیا جاتا ہے۔ نکالا جاتا ہے اس کا 25 فیصد حصہ لازمی طور پر گھی کی ملوں کے لیے خریدا جائے تاکہ پیداوار میں یا خام مواد کی فراہمی میں لازمی طور پر ایک سہولت ہو جائے۔

جناب والا! میں اخیر میں یہ بتانا چاہتا ہوں اور اس ایوان کے ذریعے حکومت سندھ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہمارے یہاں جو plants ہیں ان میں جتنا گھی بن سکتا ہے ہم کوشش کر رہے ہیں وہ بنے لیکن ہم نے یہ دیکھا ہے کہ سندھ میں جو مشینیں ہیں فیکٹریاں ہیں ان کے پاس خام مال کو پوری طرح سے پروسس کرنے کے باوجود کچھ مقدار بچ جاتی ہے۔ اگر ان کے پاس اور خام مال ہو تو وہ اس کا بھی گھی بنا سکتے ہیں لیکن ان کے پاس خام مال اتنا ہی ہوتا ہے۔ اس لیے وہ کارخانے بیکار پڑے رہتے ہیں۔ لیبر کے مسائل ہیں۔ کارخانے بند رہتے ہیں۔ ہم نے ان سے کہا کہ آپ کا کام بھی ہو جائے گا لیبر بھی مصروف رہے گی کارخانہ بھی چلے گا۔ ہمارے پاس خام مال ہے۔ آپ کے پاس جتنی ideal capacity ہے اس کے مطابق ہمیں گھی بنا دیں۔ ایک تجربہ کے طور پر پانچ سو لاکھ ٹن ماہوار گھی ہمارے خام مال سے بنانا شروع ہو جائے گا اس سے بھی ہماری پیداوار میں اضافہ ہو جائے گا۔

جناب والا! آخر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم اس بات سے غافل نہیں ہیں کہ جب تک ہماری پیداوار میں اضافہ نہیں ہوتا یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ اس لئے ہم نئے یونٹ فوری طور پر چالو کر رہے ہیں چنانچہ سرانکو کا نیا یونٹ چار دن کے اندر پیداوار شروع کر دے گا۔ اور اس طرح روزانہ تیرہ ٹن پیداوار بڑھ جائے گی اسی طرح یونائیٹڈ ویجیٹیبل گھی کا نیا یونٹ جون کے مہینے میں پیداوار میں آ جائے گا اور اس سے 5 ٹن اور زیادہ پیداوار میں اضافہ ہو جائے گا۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کی حکومت اس مسئلہ کو انتہائی اہمیت دیتی ہے۔ وہ صبح شام اس مسئلہ پر توجہ دے رہی ہے۔ ہماری ناچیز کوششوں کے نتیجے میں انشاءاللہ یہ مسئلہ جلد از جلد عوام کے اطمینان کے مطابق اور اس معزز ایوان کے معزز اراکین کے مطابق حل ہو جائے گا۔

مسٹر سپیکر : اب ایوان کی کاروائی 24 مئی 1974ء بروز جمعتہالمبارک 9 بجے صبح تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 24 مئی 1974ء بروز جمعتہالمبارک 9 بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہوگیا)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا گیارھواں اجلاس

جمعتہ المبارک ۔ 24 مئی 1974ء

(جمعتہ المبارک ۔ یکم جمادی الاول 1394ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں 9 بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

پ ۲۶ ۔ س ۴۹ ۔ رکوع ۱۴ ۔ آیات ۱۲ و ۱۳

اے ایمان والو۔ بہت سے گمان کرنے سے احتراز کیا کرو۔ کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو، سراغ نہ لگاتے پھرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔ تو کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے۔ اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے (تو غیبت سے بچو) اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

اے لوگو۔ بلاشبہ ہم نے تم کو ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہارے خاندان اور قبیلے بنا دیئے تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ بیشک اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز اور شریف وہ ہے۔ جو تم میں سب سے زیادہ برائیوں سے پرہیز کرنے والا ہو۔ بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

سید تابش الوری : جناب والا ! کورم نہیں ہے ۔
(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Will the Hon'ble Members resume their seats. Syed Sahib, I think the required number of members is their. There are 49 members present

سید تابش الوری : جناب والا ! نہیں ہیں ۔

Mr. Speaker : Now you yourself can stand up and count. There are about fifty members sitting I have counted them. The House is in quorum. Now we take up leave applications.

اراکین اسمبلی کی رخصت

مسٹر جاوید حکیم قریشی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر جاوید حکیم قریشی ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

> گزارش ہے کہ میں علالت کی بنا پر 23 مئی 1974ء بروز جمعرات اسمبلی کے اجلاس میں شریک نہ ہو سکا ۔ براہ کرم رخصت عنایت فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں محمد افضل حیات

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست میاں محمد افضل حیات صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

> Kindly grant me leave for 22-5-1974 as I was unable to attend the session on account of illness.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر نور محمد خان بلوچ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر نور محمد خان بلوچ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :—

> گزارش ہے کہ میرے بچے کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے اور وہ ہسپتال میں داخل ہے براہ کرم مورخہ 24 مئی 1974ء سے تااختتام اجلاس رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سرکاری مواعید

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر : پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب والا ! میرے ساتھ اخبار والوں نے زیادتی کر دی ہے کیونکہ اخبار میں میرا نام صفیہ بیگم لکھا ہوا ہے ۔ یہ ٹھیک ہے کہ مجھے اپنا نام پسند نہیں لیکن اخبار والوں کو یہ اختیار نہیں کہ وہ میرا نام بدلیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ کو یہ نام پسند نہیں ہے ؟

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر : جناب والا ! اخبار میں صفیہ بیگم لکھا ہوا ہے اور میرا نام حسینہ بیگم ہے ۔

مسٹر سپیکر : دونوں میں سے کونسا نام آپ کو زیادہ پسند ہے ۔ ہمیں بتا دیں تاکہ ہم آئندہ کے لیے احتیاط کریں ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر : جناب والا ! گزٹ نوٹیفیکیشن میں میرا نام حسینہ بیگم لکھا ہوا ہے ۔ صفیہ بیگم تو نہیں لکھا ہوا ۔ رپورٹر صاحبان کو پتا تو ہونا چاہیے کہ میں حسینہ بیگم ہوں ۔ میں کوئی جعلی ممبر تو نہیں ہوں ۔

Mr. Speaker : I hope that the Press will note for future that the member's name is Hussina Begum and not Safia Begum.

چوہدری غلام قادر : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! مجھے بھی ایک شکایت ہے وہ یہ کہ ہم خوش قسمتی سے دو غلام قادر ہیں ۔

مسٹر سپیکر : ویسے تو ساری قوم ہی غلام قادر ہے - اگر آپ دو ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے -

چوہدری غلام قادر : جناب والا - اس میں تھوڑی سی تشخیص ہے کہ ایک کے ساتھ چوہدری اور دوسرے کے ساتھ ملک لکھا ہوا ہے ورنہ عام طور پر ہم پوچھتے رہتے ہیں کہ ہم میں سے کون ہے -

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر : اب دو assurance motion ہیں - پہلی حاجی محمد سیف اللہ خان کی طرف سے ہے -

---

ضلع رحیم یار خان کے غیر تربیت یافتہ اساتذہ کو ان کی ملازمت سے سبکدوشی

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرتے ہیں کہ میں نے مورخہ 30 جنوری 1974ء کو تحریک التوائے کار پیش کی تھی کہ ضلع رحیم یار خان میں غیر تربیت یافتہ اساتذہ ملازمت سے فارغ کر دئے گئے ہیں جس کے جواب میں وزیر صاحب یلدبات نے حکومت پنجاب کی جانب سے یقین دہانی کرائی تھی کہ ان تمام اساتذہ کو ملازمت میں رکھا جائے گا اور بحال کیا جائے گا مگر ایک ماہ سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود تا حال ان اساتذہ کو بحال نہیں کیا گیا اور وہ نہایت کسمپرسی ، پریشانی اور بے روزگاری کی حالت میں سرگرداں ہیں اور سینکڑوں کنبے فاقہ کشی پر مجبور ہو چکے ہیں - لہذا میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ اس مسئلہ کو بمعہ دربارہ سرکاری مواعید کے سپرد کروایا جائے نقل لف ھذا ہے -

وزیر تعلیم : جناب والا - اس کو مجلس سرکاری مواعید کے سپرد کر دیا جائے -

Mr. Speaker : It is referred to the Committee on Government Assurances. Report to come within one month.

لاہور میں فٹ پاتھوں پر ناجائز تعمیرات

مسٹر سپیکر: دوسری تحریک بھی اسی قسم کی ہے جو کہ مرزا فضل حق صاحب کی ہے کہ مورخہ 21 جنوری 1974ء کو میری تحریک التوا نمبر 67 کے جواب میں وزیر قانون نے واضح طور پر یقین دلایا تھا کہ اہم سڑکوں

کے کناروں پر ناجائز تجاوزات کرنے والوں کے خلاف ایک مہم کا آغاز کیا جا چکا ہے اور ناجائز تجاوزات کے بڑھتے ہوئے رجحان کو سختی سے روکا جا رہا ہے ۔ واضح یقین دھانی تقریباً تین ماہ قبل کرائی گئی تھی لیکن اس سلسلے میں اب تک کوئی عملدر آمد نہیں کیا گیا ۔ اس لیے میں تجویز کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ مجلس درباره سرکاری مواعید کے سپرد کیا جائے ۔

We have to take notice of the law that was requred by the Assembly two days ago.

وہ بھی شائد اسی مہم کا حصہ تھا ۔ ایک مہم تو آج سے دو دن پہلے اس ایوان میں شروع تھی جو کہ میونسپل ایڈمنسٹریشن امنڈنگ کا بل پاس ہوا جو ناجائز تجاوزات سے ہی متعلق تھا ۔

وزیر قانون : جناب والا ۔ یہ بھی مجلس مواعید کے سپرد کر دی جائے تاکہ ہاؤس کو صحیح اطلاع مل جائے ۔

مسٹر سپیکر : اس کو next working day پر رکھ لیں ۔

Will it be possible to collect the required information till the next working day ?

مرزا فضل حق : جناب والا ۔ اس تحریک کو مجلس مواعید کے سپرد کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : اگر آپ کو اس ایوان میں اگر کوئی مزید یقین دھانی مل سکے تو اسے سن لیں ۔

وزیر قانون : جناب والا! سوموار کو انشاءاللہ صحیح اطلاع فراہم کی جائے گی ۔

Mr. Speaker : Before it is sent to the Committee on Government Assurances, I would like to hear the Law Minister. I defer it to the next working day.

Minister for Law : Next working day is Monday, Sir.

Mr. Spesker : Alright, it will be taken up on Monday.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! میں نے ایک پرولیج موشن بھیجی ہے ۔

مسٹر سپیکر : اب تو وقت نہیں ہے ۔ next working day کو آ جائے گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : مگر وہ تو آج کے متعلق ہے۔ جو آرڈیننسز انہوں نے ایوان کی میز پر رکھنے ہیں وہ انہیں کے متعلق ہے۔

مسٹر سپیکر : جب وہ آرڈیننسز ایوان کی میز پر رکھیں گے تو کہنا وہ وقت مناسب ہوگا۔

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر : آج جو تحاریک التوائے کار لی جا رہی ہیں ان کے نمبر 27_63_65_140_157_159 اور 210 ہیں۔

لاہور میں تحریک استقلال کے قائد ریٹائرڈ ایر مارشل اصغر خان کے جلوس پر پولیس کا لاٹھی چارج

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت 19 اپریل 1974ء کی اطلاع کے مطابق تحریک استقلال کے قائد ریٹائرڈ ایر مارشل اصغر خان جو برطانیہ سے ایک ماہ کا دورہ کر کے یہاں پہنچے تھے وہ ایک جلوس کی صورت میں لاہور ائر پورٹ سے تحریک کے دفتر (انٹرنیشنل ہوٹل) کے عقب میں جا رہے تھے پولیس نے بغیر کسی اشتعال کے متعدد بار لاٹھی چارج کیا جس کے نتیجہ میں ایک درجن سے زائد افراد شدید زخمی ہو گئے اور کافی تعداد میں لوگ معمولی زخمی ہوئے۔ پولیس کے اس ناروا تشدد سے عوام میں اور خصوصاً استقبال کے لئے ائر پورٹ پر آئے ہوئے کارکنوں میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

سید تابش الوری : جناب والا! اسی موضوع پر میری بھی ایک تحریک التوا ہے اسے بھی ساتھ لے لیں۔

وزیر تعلیم : جناب والا! ان کی تحریک التوا جس کا نمبر 157 ہے اسی مضمون کی ہے لہذا اسے بھی ساتھ لے لیں۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے۔

وزیر تعلیم : جناب والا! یہ 18 اپریل 1974ء کا واقعہ ہے جب ائر مارشل اصغر خان برطانیہ سے تشریف لائے تو جہاں کچھ لوگ ان کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے وہاں ایک گروپ سیاہ جھنڈیاں لئے ان کا

استقبال کر رہا تھا ۔ ان دو گروہوں میں اٹر پورٹ پر تصادم ہونے کا ڈر تھا اور پولیس نے بڑی مشکل سے ان دونوں گروہوں کو الگ رکھا ۔ اس کے بعد جب اٹر مارشل کے ساتھیوں نے انہیں انٹرنیشنل ہوٹل تک لے جانا چاہا تو یہ بہت مشتعل تھے اور انہوں نے جو کہ ان کے مخالف تھے ان کی کاروں پر پتھراؤ کیا ۔ تو اس کو روکنے کے لئے پولیس نے ایک بار ہلکا سا لاٹھی چارج کیا تحریک التوا میں لکھا ہوا ہے کہ چھ بار لاٹھی چارج کیا اور ان کو منتشر کر دیا لیکن کسی کو چوٹ نہیں آئی ۔

مسٹر سپیکر : کیا یہ امن عامہ قائم رکھنے کے لیے ضروری تھا ۔

وزیر تعلیم : جی ہاں ۔

میاں خورشید انور : جناب سپیکر ! آپ کے نزدیک یہ ضروری تھا ۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ ایک دفعہ ہلکا سا لاٹھی چارج ہوا ۔ ہلکا لاٹھی چارج اگر وہ جائز سمجھتے ہیں تو میں یہ تحریک واپس لینے کے لئے تیار ہوں ۔ مجھے افسوس ہے کہ لاٹھی چارج ہلکا سا ہو یا بھاری سا ہو اس سے بہر صورت لوگ زخمی ہوتے ہیں اور یہ زیادتی ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں اپنے فاضل ڈپٹی لیڈر آف دی آپوزیشن کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ امن عامہ قائم رکھنے کے لیے اور خود ان لوگوں کی حفاظت کے لیے ضروری سمجھا گیا ۔ جو کچھ کم سے کم کرنا تھا کیا گیا تا کہ اور تصادم نہ ہو جائے ۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! یہ بالکل ناجائز ہے ۔ کیونکہ اس موقع پر خود پولیس والوں نے کالی جھنڈیوں کا بندوبست کیا ہوا تھا اور کسی پبلک کے آدمی نے کوئی احتجاج نہیں کیا ہے ۔ ہجوم کو منتشر کرنے کے لیے یہ جان بوجھ کر لاٹھی چارج کیا گیا اور اس طرح کی کارروائی حکومت کی بدنامی ہے ۔ خیر یہ بدنامی تو پہلے ہو چکی ہے اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : میاں صاحب کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریک التوا منظور ہو گئی ہے ۔

میاں خورشید انور : جی ہاں میں تو یہی سمجھا ہوں ۔

سید قابض الوری : جناب والا ! وزیر موصوف نے جس رپورٹ پر انحصار کیا ہے وہ میرے نزدیک غلط بیانی پر مشتمل ہے ۔ کیونکہ پولیس نے متعدد بار لاٹھی چارج کیا ہے اور لوگ شدید زخمی ہوئے ہیں ۔ تمام اخبارات گواہ ہیں ان کی تصویریں چھپی ہیں ۔

Mr. Speaker : The Minister has accepted that there was a lathi charge. This is held in order. Those who want the leave to be granted, they may rise in their seats .

The count was taken ...

It falls as it does not get the required number of votes.

صوبائی دارالحکومت میں سگریٹوں کے مقبول برانڈز بالخصوص فلٹر برانڈز کی مہنگے داموں فروخت

مسٹر سپیکر : مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ مشرق مورخہ 20 اپریل 1974ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں سگریٹوں کے مقبول برانڈ ایک مرتبہ پھر مہنگے داموں فروخت ہونے لگے ہیں بالخصوص تمام فلٹر برانڈز زیادہ نرخوں پر دستیاب ہیں ۔ گولڈ لیف کنگ سائز کی مقررہ قیمت چار روپے ہے مگر وہ آٹھ روپے فی پیکٹ فروخت ہو رہا ہے ۔ گولڈ لیف کے چھوٹے پیکٹ مقررہ قیمت تین روپے 80 پیسے فی پیکٹ کی بجائے سات روپے میں دستیاب ہے کیپسٹن فلٹر کی مقرر قیمت ایک روپیہ 25 پیسے فی پیکٹ ہے مگر تین روپیہ 25 پیسہ میں فروخت پاو رہا ہے ۔ کیپسٹن سادہ دو روپے میں فروخت ہو رہا ہے ۔ ولز کی مقررہ قیمت 85 پیسہ ہے جو کہ ڈیڑھ روپیہ میں فروخت ہو رہا ہے ۔ گولڈ مارون سوا دو روپے میں فروخت ہو رہا ہے ۔ ان حالات سے عوام میں مایوسی کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

چوہدری طالب حسین : جناب والا ! میں اس کی تصدیق کرتا ہوں ۔

وزیر تعلیم : اچھے اور مہنگے برانڈز کے لیے تحریک التوائے کار پیش کی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر : پھر تو عوام میں ہیجان پیدا ہونے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

وزیر تعلیم : جی نہیں ۔

مسٹر سپیکر : یہ سگریٹ خواص کے ہیں ۔

وزیر تعلیم : ہاں جی ۔ بالکل ٹھیک ہے ۔

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister the motion is not admitted.

لالہ موسیٰ میں ٹیلیفون کی تار چوری کرنے کی وارداتوں میں اضافہ

مسٹر سپیکر : مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ سیاست 11 اپریل 1974ء کے مطابق لالہ موسیٰ میں ٹیلیفون کی تار چوری کرنے کی وارداتوں میں زبردست اضافہ ہو گیا ہے۔ گذشتہ تین ماہ کے دوران تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے کی مالیت کے تار چوری ہو چکے ہیں اور ضلع گجرات کی پولیس پر وقت اطلاع ملنے پر بھی ملزمان کا تعاقب نہیں کرتی حتیٰ کہ دن دھاڑے چار میل لمبی تاریں کاٹ لی گئیں جن کی اطلاع مقامی پولیس اور ایس پی کو بھی دی گئی لیکن پولیس نے اس کا نوٹس ہی نہیں لیا جس وجہ سے مقامی ٹیلیفون کے صارفین کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! اس میں کسی خاص واقعہ کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اس لیے مفصل رپورٹ نہیں مل سکی۔ جنرل جواب دے سکتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے کہا ہے کہ ڈیڑھ لاکھ روپے کی تار چوری ہو گئی ہے اور یہ لالہ موسیٰ میں ہوئی ہے اس سے زیادہ خاص واقعہ اور کون سا ہو سکتا ہے یہ تو نہیں سکتا ہو کہ وہ چور کا نام اور محل وقوع بھی بتائیں۔

وزیر تعلیم : اس کو پینڈنگ فرمادیں تاکہ ہم اس کی معلومات حاصل کر سکیں۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 146۔159۔160 لی جائیں گی۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! یہ کس ترتیب سے لی جاری ہیں۔

مسٹر سپیکر : یہ وہی طریقہ کار ہے جس میں آپ سب شامل تھے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن ایک دن پہلے اطلاع دے دیا کریں گے کہ وہ آج کون سی تحریک پیش کرانا چاہتے ہیں۔ اور پھر میں اس کو دیکھ لیا کروں گا کہ کیا تحریک التوا فوری نوعیت کی ہے۔

چودھری امان اللہ لک : جناب والا ! حزب اختلاف کے جو لیڈر ہیں - کیا آپ نے ان کو یہ اختیارات دے دئے ہیں کہ وہ جب چاہیں ہماری تحاریک التوائے کار کو ویٹو کر دیں - ہمیں بتایا جائے کہ یہ کیا پوزیشن ہے - یہ آپ نے کہاں سے رول اور ریگولیشن نکالا ہے کہ آپ اپنے اختیارات حزب اختلاف کی لیڈر کو منتقل کر رہے ہیں تاکہ وہ گورنمنٹ کا ساتھ دیں - یہ طریق کار کیوں اختیار کیا جا رہا ہے -

مسٹر سپیکر : مجھے بتائیں کہ آپ کی پہلی تحریک التوائے کا in order کیا نمبر ہے تاکہ میں آپ کی تسلی کر سکوں -

چودھری امان اللہ لک : میں سب کچھ بتا سکتا ہوں - مجھے سب کچھ پتہ ہے - پہلے آپ نے میری تحریک نمبر 82 لی تھی - پھر 84 لی تھی ، پھر 86 لی تھی میرا خیال تھا کہ آپ ایک ایک تحریک پر نمبر کی لیا کریں گے -

مسٹر سپیکر : جب آپ کو پتہ ہے کہ آپ کی تحریک التوائے کار پہلے آنی تھیں تو کل آپ نے یہ اعتراض کیوں نہ کیا کہ جو آپ کی تحریک 10 دن کے بعد آنی چاہیے تھی وہ 10 دن پہلے کیوں آ گئی -

چودھری امان اللہ لک : جناب والا ! میں اتفاق کرتا ہوں کہ تحاریک نمبر وار لینی چاہئیں -

مسٹر سپیکر : میں نے تو آپ کی ایک سے زیادہ تحاریک لی تھیں لیکن اگر ایوان اتفاق نہ کرتا -

Then I will take them in their order from the next working day

چودھری امان اللہ لک : مجھے اس طریق کار سے اختلاف ہے اور آپ غلط طور پر دوسری تحاریک التوائے کار ان میں شامل کرتے ہیں اور یہ آپ محض علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کو خوش کرنے کے لیے کر رہے ہیں - آپ جو طریقۂ کار چاہیں اختیار کریں ایک شخص کے ہاتھ میں تمام اختیار دینا یہ کون سا طریقہ ہے -

سردار امجد حمید خان دستی : پوائنٹ آف آرڈر - میں جناب کی اجازت سے کچھ عرض کرنی چاہتا ہوں کیونکہ اس وقت نہ ہی قائد حزب اختلاف موجود ہیں اور نہ ہی سینئر ڈپٹی لیڈر موجود ہیں - میں اپوزیشن کی طرف سے یقین دلاتا ہوں کہ اگر کوئی عوامی اہمیت کا اہم مسئلہ آیا تو

آپوزیشن کے کسی ممبر کو یہ جرأت نہیں ہوگی کہ وہ اسے پیش ہونے سے روکے ۔ ہم اس ضمن میں ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے ۔

چودھری غلام قادر : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! کبھی چودھری امان اللہ لک کو بھی خوش کیا کریں کیونکہ :

کبھی ہم سے کبھی غیروں سے شناسائی ہے
بات کہنے کی نہیں تو بھی تو ہرجائی ہے

مسٹر سپیکر : یہ تو کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

چودھری امان اللہ لک : جناب میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ میں کوئی بددیانتی دیکھوں گا تو میں اس کے متعلق کہوں گا ۔ اگر حزب اختلاف کی بددیانتی دیکھوں گا تب بھی کہوں گا اور اگر حزب اقتدار کی بددیانتی دیکھوں گا تب بھی کہوں گا ۔ کیونکہ میں کسی سے اپنی ضمیر کا سودا نہیں کر سکتا ۔

چودھری غلام قادر : چلتا ہوں تھوڑی دیر ہر اک راہ رو کے ساتھ
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں

(قہقہہ اور قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر : The House is called to order please ۔ اب میں تحریک التوائے کار نمبر 146 اور 159 لیتا ہوں ۔ پہلی سید تابش الوری کی ہے اور دوسری حاجی محمد سیف اللہ کی ہے ۔

ضلع رحیم یار خان کی نہروں میں پانی کی کمی

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ''کائنات'' بہاولپور مورخہ 18 مئی کے مطابق پنجند ہیڈ ورکس کی تمام نہروں میں پانی کی مقدار میں ساٹھ فیصدی کمی کر دی گئی ہے ۔ یہ صوبہ سندھ کی نہروں میں پانی کی مقدار بڑھانے کے لیے کی گئی ہے ۔ ضلع رحیم یار خان کی نہروں کو جو سیلاب سے تباہ ہونے کے بعد بمشکل بحال ہوئی ہیں گیارہ ہزار کیوسک پانی دیا جا رہا تھا مگر

اب اچانک یہ مقدار پانچ ہزار کیوسک کر دی گئی ہے جس سے ضلع کی زرعی معیشت بری طرح متاثر ہو رہی ہے اور عوام میں تشویش و اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔

پنجند کینال میں پانی کی مقدار میں کمی کی وجہ سے ضلع رحیم یار خان میں فصل خریف سے محرومی

سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 10-5-1.74 سے پنجند کینال کا پانی دس ہزار آٹھ صد کیوسک سے کم کر کے صرف چار ہزار کیوسک کر دیا گیا ہے جب کہ اس موسم میں خریف کی کاشت کے لیے پانی کی انتہائی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر ضلع رحیم یار خان جو سیلاب کی تباہ کاریوں کی بنا پر گزشتہ فصل خریف سے محروم ہو چکا ہے اب پانی کی شدید قلت کی بنا پر موجودہ فصل خریف سے بھی محروم ہونے کا اندیشہ ہے جس سے عوام میں سخت اضطراب، بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

وزیر تعلیم : جناب والا! تحریک التواء کار نمبر 100 بھی اسی مضمون کی ہے اور یہ حاجی محمد سیف اللہ خان کی ہے۔ اسے بھی ساتھ ہی لے لیں۔

مسٹر سپیکر : یہ بھی اس میں آ گئی۔

وزیر تعلیم : جناب والا۔ اس کیس میں حقیقت یہ ہے کہ اس وقت دریائے سندھ میں پانی کی بہت کمی ہو گئی ہے۔ باقی دریاؤں میں بھی پانی کی کمی ہے۔ لیکن جس کمی کے متعلق کہا گیا ہے وہ دریائے سندھ سے تعلق رکھتی ہے۔ تونسہ، پنجند ورکس کا بہت سا پانی تونسہ بیراج سے منتقل کیا جاتا ہے تاکہ جو نہریں پنج ند سے نکلتی ہیں انہیں پانی سپلائی کیا جائے۔ تو دریائے سندھ میں اس وقت سب جگہ پر پانی بہت کم ہے۔ فاضل ارکان نے جو نکات اٹھائے ہیں ان میں پہلی بات کا جواز یہ ہے کہ یہ پانی اس لیے کم ہو گیا ہے کہ اس کے سورس میں پانی کم ہو گیا ہے۔ دوسرے یہ کہا گیا ہے کہ پہلے گیارہ ہزار کیوسک پانی دیا جا رہا تھا جو ایک دم کم ہو گیا ہے اور وہاں پر خریف کے لیے پانی کی مقدار پانچ ہزار کیوسک ہے۔ 10 مئی کو وہاں 8700 کیوسک پانی دیا جا رہا تھا۔ اس میں کمی کی وجہ یہ ہے کہ دریائے سندھ میں پانی کم ہو گیا ہے۔

ایک اور نکتہ اٹھایا گیا ہے کہ سندھ کی نہروں کو پانی دینے کے لیے پنج ند کی نہروں میں پانی کم کر دیا گیا ہے ۔ تو میں عرض کروں گا کہ سندھ کو پانی تب جا سکتا ہے کہ جب پنج ند ہیڈ ورکس کے نیچے پانی آ جائے ۔ میں اس بات کی گارنٹی کرتا ہوں کہ وہ خود جا کر مشاہدہ کر لیں کہ پنج ند ہیڈ ورکس کے نیچے سے اتنا ہی پانی جا رہا ہے جتنا اس کے گیٹوں سے لازماً لیک ہو جاتا ہے ۔ تو سندھ کو پانی نہیں جا رہا ۔ گدو بیراج کو بھی پانی نہیں جا رہا اور وہاں بھی صرف وہی پانی جاتا ہے جو گیٹوں کے نیچے سے لیک ہوتا ہے ۔ تو میں مختصراً عرض کرتا ہوں کہ دریائے سندھ میں جہاں سے ٹی ۔ پی لنک کے ذریعے پانی جلتا ہے تو اب دریائے سندھ میں ۔ گدو بیراج میں اور کوٹری بیراج میں پانی کی کمی ہوئی ہے اور کوٹری سے نیچے پانی نہیں جا رہا ۔ ان نہروں میں جو پانی کی کمی کی گئی ہے وہ اس نیت سے کی گئی ہے کہ تمام نہروں کے ساتھ انصاف کیا جائے ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ پنج ند سے نکلنے والی نہروں سے کوئی ناانصافی نہیں کی گئی بلکہ ہر جگہ پانی میں کمی واقع ہوئی ہے ۔ اس لیے تمام نہروں میں برابر برابر کمی کی گئی ہے اور یہ بھی اتنی دیر تک ہے جب تک دریاؤں میں پانی کم ہے ۔ جب یہ پانی پورا ہو جائے گا تو نہ صرف پنج ند میں بلکہ دوسری نہروں میں بھی پانی چھوڑ دیا جائے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! بات تو یہ تھی کہ جیسے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا میری چار تحاریک پانے التوائے کار نمبر 59.60.61 اور 62 تھیں ۔ اگر انہیں اکٹھا لے لیا جاتا تو تمام مسئلہ واضح ہو جاتا ۔ میں جناب ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ضلع رحیم یار خان کے ساتھ دانستہ ناانصافی کی جا رہی ہے ۔ پہلی بے انصافی یہ کی گئی ہے کہ وہ نہریں جو ضلع رحیم یار خان میں چلتی ہیں ۔ ان کا جس کنٹرول کے ساتھ تعلق تھا ۔ وہ ڈویژن جہاں سے انہیں کنٹرول کیا جاتا تھا اسے بہاولپور کنٹرول کے تحت کر دیا گیا ہے تاکہ جو سلسلہ اور رابطہ ضلع رحیم یار خان کو پنجند کے ساتھ تھا وہ ختم ہو جائے ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Let us be relevant.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اس پر میری تحریک التوا ہے کہ ڈویژن میں پہلی سازش تو یہ کی گئی ہے اس لیے میں غیر متعلق کوئی بات نہیں کر رہا ہوں ۔

جناب والا ۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم یہ ناانصافی نہیں کر رہے ۔

اس کی وجوہات چاہے نہ بھی ہوں - پھر وہ فرماتے ہیں کہ سندھ کی جانب کوئی پانی نہیں دیا جا رہا اور جتنا پانی دریائے سندھ سے allocate ہو کے پنجند کے لیے آ رہا ہے اتنا ہی سارا ضلع رحیم یار خان کو مل رہا ہے - لیکن یہ حقیقت نہیں ہے - جس طرح انہوں نے فرمایا ، یکم مئی کو آٹھ ہزار سات سو کیوسک سے کم کر کے پانی 6 ہزار کیوسک کیا گیا اور پھر 16 مئی کو اسے چار ہزار کیوسک کر دیا گیا حالانکہ پانی کی capacity اور مقدار وہی ہے - پھر یہ ظلم بھی ہیڈ پنجند کے ساتھ کیا جا رہا ہے کہ سندھ حکومت کا ایک ایس - ڈی - او تونسہ بیراج پر بیٹھا ہوا ہے جو نگرانی کر رہا ہے کہ ہیڈ پنجند کے لیے کتنا پانی ریلیز ہو کر جاتا ہے - جب اس نگرانی کے تحت تونسہ بیراج سے پنجند کے لیے ریلیز ہو کر جاتا ہے تو پھر سندھ گورنمنٹ کا دوسرا ایس - ڈی - او ہیڈ پنجند پر کیوں بیٹھا ہوا ہے جب وہ سالم پانی ہی ہیڈ پنجند کو allocate ہو کر آتا ہے تو پھر سندھ گورنمنٹ کا ایس - ڈی - او کس مرض کی دوا کے لیے ہیڈ پنجند پر بیٹھا ہے اگر وہ وہاں کا پانی لے کر نہیں جاتا -

مسٹر سپیکر : اس کا فاضل وزیر جواب دیں گے کہ وہاں پانی کم ہو گیا ہوگا -

They are also worried.

کہ کہیں پنجاب والے غیر معمولی پانی تو نہیں لے جاتے -

حاجی محمد سیف اللہ خان : پانی کو پورا کرنا ان کا کام ہے - وہ خود اندازہ لگا سکتے ہیں - جو ضلع پچھلی ربیع سے بھی محروم ہو چکا ہے اور سیلاب کے باعث پچھلی خریف سے بھی محروم ہوچکا ہے ، ان کی ساری آمدنی اور cash crop کا دارو مدار اسی خریف پر ہے -

مسٹر سپیکر : ڈاکٹر صاحب ! اس میں آپ کچھ وضاحت کریں گے یا میں کوئی فیصلہ کروں -

وزیر تعلیم : جناب والا! میں ذرا اس کی وضاحت کرنی چاہتا ہوں تاکہ فاضل رکن مطمئن ہو جائیں - اس کے بعد بھی اگر وہ چاہیں تو مجھے اور تفصیلات دیں - ایک تو مصیبت یہ ہے کہ ہماری اسمبلی میں ہر بات میں سندھ کو ضرور الجھایا جاتا ہے - لاہور میں ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں ایک سیل ہے ، آبزرویشن سیل - سندھ کا آفیسر وہاں مستقل موجود ہوتا ہے - وہیں سے ایک آفیسر پانی کی آبزرویشن کے لیے وہاں گیا ہے - پنجند ہیڈ ورکس ، رحیم یار خان یا پنجاب کے لیے واٹر ایلوکیشن سے اس کا قطعاً تعلق

نہیں - وہ آبزرور ہے اور آبرو کرتا ہے اور ہمیں معلوم ہے - وہ پہلے سے لاہور ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے اور یہیں سے وہ گیا ہے - فاضل رکن تو بہت اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ پنجند ہیڈ ورکس سے جو نہریں نکلتی ہیں ، وہ رحیم یار خان کے لیے مخصوص نہیں ہیں - بائیں طرف سے دو نہریں نکلتی ہیں - ایک بڑی پنجند کینال اور دوسری چھوٹی عباسیہ کینال - یہ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کے علاقے سے پہلے شروع ہوتی ہیں جو ضلع بہاول پور میں ہے - اس کے بعد یہ ضلع رحیم یار خان میں پہنچتی ہیں - ان کی برانچیں رحیم یار خان میں جاتی ہیں - اس لیے یہ کہنا کہ سورس میں کمی ہوئی ہے اور صرف رحیم یار خان کے لیے کمی ہوئی ہے ، یہ نہیں سمجھا جا سکتا - اگر علامہ صاحب یہ کہتے کہ ان کے علاقے میں سب سے پہلے کمی ہوئی ہے تو یہ بات پھر بھی کچھ بجا تھی کیونکہ نہریں سب سے پہلے ان کے علاقے سے گزرتی ہیں - رحیم یار خان کے لیے کوئی تخصیص نہیں کی گئی - اس کے بعد بھی میں فاضل رکن حاجی سیف اللہ صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجھے یا وزیر آبپاشی سے ملیں تو ہم ان کو بتائیں گے - کیونکہ یہ انصاف پر مبنی ہے اور اس میں ہم کوئی اپالوجی نہیں دے رہے - اس میں تو ہم انصاف کر رہے ہیں - سورس میں پانی کم ہو گیا ہے - یا تو آپ یہ ثابت کر دیں کہ دریا میں پانی کم نہیں ہوا اور یہ بھی آپ ثابت کر دیں کہ سندھ کو ہیڈ پنجند کے گیٹ سے نیچے down stream اتنی تعداد میں پانی چھوڑا جا رہا ہے کہ سندھ کی نہروں کو فیڈ کرے - نہیں ، ایسا نہیں ہو رہا - پانی لیک ضرور کر رہا ہے اور پانی کو لیک کرنے سے بچانا ناممکن ہے لیکن کوئی پانی سندھ کو جان بوجھ کو نہیں دیا جا رہا - اور ٹی - بی - لنک کا لیول بھی آپ سمجھ سکتے ہیں ، کہ دریائے سندھ میں واپس پانی نہیں جا سکتا - تونسہ بیراج سے پنجند آ سکتا ہے ، پنجند سے تونسہ نہیں جا سکتا ، کیونکہ لینڈ کا لیول ایسا ہے - آپ کو یقین آ جانا چاہیے کہ سندھ پانی نہیں جا رہا - پانی s urce سے کم ہوا ہے اور اس کی equitable distribution کی گئی ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! وزیر موصوف نے ایوان میں ایک اہم چیز بیان کی ہے - اگر سندھ کا سیل لاہور میں موجود ہو تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں - policy matter کے تحت رہ سکتا ہے - میں پوچھتا ہوں کہ سندھ کا ریذیڈنٹ ہیڈ پنجند پہ کیوں بٹھایا گیا ہے جب پانی جاری ہوتا ہے ، تو تونسہ سے ہوتا ہے -

مسٹر سپیکر : وہ آپ کی بات تسلیم ہی نہیں کرتے تو پھر آپ پوچھتے ہیں کہ وہ کیوں بیٹھا ہوا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : وہ تردید کر دیں کہ ہیڈ پنجند پر ایس ۔ ڈی ۔ او نہیں بیٹھا ہوا ۔ اگر بیٹھا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں نے عرض کی ہے کہ آبزرویشن کے لیے بیٹھا ہے ۔ اور ان کا لاہور میں ایک ہیڈ کوارٹر ہے جہاں سے ایک آدمی وہاں جا کر بیٹھا ہے ۔ اس کا پانی کم کرنے پر کوئی کنٹرول نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : بیٹھنے کی وجہ بتائیں ۔ تونسہ میں تو ایک جواز ہو سکتا ہے کہ جتنا پانی ریلیز ہوتا ہے ، اس کو وہ کنٹرول کرے ۔ جناب والا ! سیلاب آئے تو پانی سندھ میں نہ جائے ، اور ضلع رحیم یار خان غرق ہو ۔ پانی میں کمی آئے تو ضلع رحیم یار خان کو ترسایا جائے ۔

Mr. Speaker: This I can't permit. This is not an occasion for a speech.

حاجی محمد سیف اللہ خان : رحیم یار خان ضلع سے اس سے بڑھ کر اور کیا زیادتی ہو سکتی ہے ۔ زیادہ پانی ہو تو اسے غرق کیا جائے ، کم ہو تو اسے تباہ کیا جائے ۔ اس سے زیادہ یہ اور کیا کر سکتے ہیں ۔ یہ ہمارا حق ہے ۔ جتنا ہمارا پانی ہے ، وہ جس ذریعے سے بھی مہیا کر سکتے ہیں ، ہمیں پورا کر دیں ۔ زیادہ ہم اور کچھ نہیں چاہتے ۔ چاہے وہ سندھ سے لے کر دیں ، چاہے اپنے سورس سے دیں ۔ چاہے جس شکل میں دیں ۔ آخر ضلع رحیم یار خان پنجاب کا حصہ ہے ۔ اسے جینا ہے ، اس کی معیشت ہے ۔ اس کی خریف کی فصل کا سوال ہے ۔ اب اگر پانی نہیں ملے گا تو کس وقت کاشت ہوگی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! ڈاکٹر صاحب نے ایک ایسی بات کہی ہے جس سے مجھے دکھ پہنچا ہے ۔ اور اس کا میں اظہار کرنا چاہتا ہوں ۔ اس ایوان میں اور خاص طور پر ہماری بچیوں کی طرف سے کبھی سندھ کو پنجاب کے ساتھ ایک متصادم اور متحارب فریق کی حیثیت سے پیش نہیں کیا گیا ۔ جو باتیں واقعات ہوتی ہیں ، ان میں سندھ کا ، یا سرحد کا ، یا بلوچستان کا ذکر آ جائے تو وہ اپنی جگہ پر ہے ۔ کیا ڈاکٹر صاحب ازراہ کرم یہ فرما سکتے ہیں کہ جیسے سندھ کا ایس ۔ ڈی ۔ او بطور ابزرور کے یہاں بیٹھا ہوا ہے ، کیا آپ کا بھی کوئی ایس ۔ ڈی ۔ او کراچی میں بیٹھا ہوا ہے ۔ ایک لاکھ ستر ہزار کیوسک پانی سندھ کا

ضائع ہو جائے لیکن پنجاب کو نہ ملے ۔ آپ کے کہنے کے مطابق جیسے سندھ گورنمنٹ کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ آبزرور کے طور پر اپنا ایس ۔ ڈی ۔ او وہاں رکھ سکتی ہے ، سرکاری ملازم وہاں بیٹھا ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر : علامہ صاحب ! یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ صرف پانی ہی کے محکمے کا آدمی ہو ۔ اور محکمے بھی ہیں ۔ مثلاً میں خوراک کے متعلق جانتا ہوں کہ کراچی میں ایک آرگنائزیشن ہے ۔ جس میں پنجاب کے محکمہ خوراک کا حصہ ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : ایک صوبے کو دوسرے پر بے اعتمادی کیوں ہے ؟ اس کی justification کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر : یہ ضرورت کی بات ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! یہ تو انٹرنیشنلی ہوتا ہے جو دریا کینیڈا سے امریکہ میں داخل ہوتے ہیں ان میں بھی ایسے ہوتا ہے ۔ یہ آپ سمجھنے کی کوشش کیجئے ۔ ہمیشہ lower riparian اپر پر نظر رکھتا ہے ، نہ کہ اپر لوئر پر رکھے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : بڑی مصیبت کی بات ہے کہ جس وقت ہم بات کرتے ہیں تو ڈاکٹر صاحب سیدھے ہمیں کینیڈا لے جاتے ہیں ۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ جو آپ کا محکمہ ہے ، جس کے لیے سندھ نے پانی کی اتنی زیادہ ضرورت محسوس کی اور انہوں نے اپنا ایک ایس ۔ ڈی ۔ او وہاں بٹھا دیا کہ وہ ناپے ، تولے اور ناپ تول کر پانی سندھ کو بھجوائے کیا کبھی آپ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نے بھی کوئی ایسا انتظام کیا ہے جب ایک لاکھ ستر ہزار کیوسک پانی ضائع ہو رہا تھا اور پنجاب پیاسا تھا ۔ اس کے باوجود انہوں نے تونسہ لنک اور چشمہ لنک کو پانی نہیں دیا اور مسٹر ممتاز بھٹو نے یہ کہا تھا کہ ہم نے جو چشمہ لنک کو پانی دیا ہے ، صرف بطور خیرات کے دیا ہے ، بطور goodwill کے دیا ہے ۔ یہ ساری چیزیں ان کے تولیں میں ہیں ، اب انہوں نے کوئی انتظام کیا ہے ۔

سید تابش الوری : میں معذرت کے ساتھ عرض کروں گا ۔ اس کے ساتھ ہی یہ وضاحت بھی ہونی چاہیے کہ اگر دریائے سندھ میں پانی مجموعی طور پر کم ہوگیا ہے تو کون سے ایسے علاقے ہیں جو اس کمی سے نقصان میں ہیں اور ان کا پانی بھی کم کر دیا گیا ہے اور اس کا تناسب کیا ہے ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں نے علاقوں کا نام نہیں لیا ، اس لیے کہ

نہریں علاقوں کے لیے نہیں ہوتیں ۔ ان کے اپنے نام ہوتے ہیں ۔ عام طور پر ان کو ہیڈ ورکس کے نام سے جانا جاتا ہے ۔ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ پنجند ہیڈ ورکس پر پانی کم ہے تو پنجند ہیڈ ورکس سے جتنی نہریں نکلیں گی ان میں کمی ہے ۔ میں نے کہا ہے کہ گدو بیراج میں کمی ہے ۔ میں نے کہا ہے کہ کوٹری میں کمی ہے ۔ اس کے بعد تین ہی بیراج آتے ہیں ۔ میں نے یہ بھی عرض کیا ہے کہ کوٹری سے نیچے پانی نہیں جا رہا ۔ اگر کوئی ایکیج ہو رہی ہو تو اتنا ہی جا رہا ہے ۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا جب علامہ صاحب یہ فرماتے تھے ۔ میں علامہ صاحب کا بہت احترام کرتا ہوں ۔ گزارش ہے کہ دنیا بھر میں ہمیشہ چونکہ پانی (اگر پانی نیچے سے اوپر جاتا ہے تو اس سے الٹ اصول ہوتا ہے) اوپر سے نیچے آتا ہے اس لئے ہمیشہ ہمیشہ جو lower riparian ہوتا ہے وہ اوپر riparian پر ایک نظر رکھتا ہے اور یہ دنیا میں مسلمہ قانون ہے اوپر والا نیچے پر نہیں رکھتا کیونکہ اوپر والے کے تو پاس سے پانی ہو کر جاتا ہے ۔ تو اس لئے یہ کوئی ایسا اصول نہیں ہے کہ ہم کسی مسلمہ اصول کی خلاف ورزی کر رہے ہیں کہ کسی ایک صوبہ کے کسی ایک افسر کو ہم اختیارات دے رہے ہیں ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے پانی کے rights کا ہم تحفظ کریں گے اور میں نے بار بار افسران کو یہاں بلایا ہے ۔ میں نے کہا ہے کہ پوزیشن وہ ہے بالکل ٹھیک ہے تمہیں تسلی ہے کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی طرف سے جب کوئی نکتہ اٹھایا جاتا ہے تو وہ حقیقت میں کوئی بات ہوتی ہے یا آپ کو غلط اطلاع ہوتی ہے ۔ لیکن یہ نیک نیتی پر مبنی ہوتا ہے ۔ میں اس پر یقین رکھتا ہوں ۔ تو اس لئے میں آپ کے اعتراض کا جواب صرف جواب کی خاطر نہیں دے رہا ۔ میں نے حقیقت پتا کی ہے ۔ آپ اس کے برعکس یہ ثابت کر دیں کہ تونسہ پنجند میں سے reverse جی کہ دنیا میں یہ نہیں ہو سکتا پانی جا رہا ہے یا پنجند ہیڈ ورکس گیٹ سے اتنا پانی جا رہا ہے کہ گدو یا کوٹری کی یا سکھر کی نہروں کو سپلائی کیا جائے ۔ تو میں اس کا ذمہ دار ہوں ۔

دوسرا سوال جناب تابش الوری صاحب نے کیا ہے کہ اس سلسلہ میں یہ بتایا جائے کہ علاقوں کی نہروں میں کمی ہے ۔ تو بالکل کمی ہے جتنی نہریں گدو سے نکلتی ہیں ۔ جتنی نہریں سکھر سے نکلتی ہیں جتنی نہریں کوٹری سے نکلتی ہیں سب نہروں میں ایک equitable حساب سے اس کی تقسیم کی ہے پانی میں کتنی کمی ہوئی ہے ۔ اس لئے اتنے فیصد اس میں کمی کر دی جائے یہ بالکل انصاف پر مبنی ہے

اگر آپ اس میں اور اطمینان چاہیں اگر آپ چاہیں کہ ہم یا وزیر آبپاشی وہاں آپ کے ساتھ چلے جائیں ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں کوئی بھی آپ ایک طریقہ ہمیں بتا دیں کہ اس طرح سے آپ مطمئن ہو جائیں گے ۔ میں جناب فاضل اراکین کو مطمئن کرنے کے لئے تیار ہوں ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب کی اجازت سے بار بار علامہ صاحب نے یہ کہا ہے کہ جو فاضل پانی جس کی سندھ کو ضرورت نہیں ہے وہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : Let us be relevant. لیڈر آف اپوزیشن کی تو ایک پوزیشن ہوتی ہے ۔ اگر انہوں نے کوئی ایسی بات بھی کہی ۔ جو بڑی جنرل سی تھی اور جس کا اس تحریک التوائے کار سے براہ راست تعلق نہیں تھا ۔ تو وہ کہہ سکتے ہیں ۔ اب اگر ہر فاضل رکن اس موضوع کو آج زیر بحث بنا لے تو میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! میں اس کو زیر بحث نہیں لانا چاہتا ان کا جواب انہوں نے دینا تھا وہ نہیں دیا میں جناب علامہ صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The water rights of the two provinces directly are not under discussion.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! کیا وہ ایک specified period کی یقین دہانی کرا سکتے ہیں کہ ہمارے channels جو ہیں وہ ضروریات کے مطابق چلنا شروع ہو جائیں گے جس طرح کہ انہوں نے فرمایا ہے ؟

مسٹر سپیکر : یہ تو پانی پر منحصر ہے ۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی مہربانی پر ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اور بھی بہت سے ذرائع ہیں ۔ حکومت کی کوششیں بھی ہوتی ہیں ۔ یہ سب کچھ ''منحصر'' پر ہی نہیں ہوتا ۔ ایک specified period ہونے دیں ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! جیسا آپ نے فرمایا ہے یہ مہربانی تو اللہ تعالیٰ نے کرنی ہے پانی تو source سے کم ہوا ہے ۔ لیکن اس میں جب آپ کہیں میں جانے کے لئے تیار ہوں ۔ allocation جو ہے یا جو کمی کی گئی ہے وہ انصاف کے مطابق ہو ۔ یہ نہ ہو کہ پنجند پر زیادہ کی جائے اور گدو پر کم کی جائے ایسا نہیں ہوگا ۔ اس پر آپ جب چاہیں اطمینان کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! اگر واقعی یہ صورت ہے تو آپ نے ہی بندوبست کرنا ہے آپ نے ہی بتانا ہے کہ متبادل انتظام کیا ہے۔

وزیر تعلیم : جناب والا! ! متبادل انتظام بھی ہے کہ جب تربیلا کا سٹوریج مکمل ہو جائے گا تو یقیناً ہمیں اور پانی allocate ہوگا اور یہ ایک دم سے تو نہیں ہو سکتا۔ جب وہ پانی میسر آ جائے گا اس میں سے پنجاب کو بھی ملے گا۔ آپ کی نہروں کو بھی ملے گا۔

مسٹر سپیکر : کیا کوئی flood weather بھی forecast ہے کہ rain expected. ہے۔

وزیر تعلیم : جناب والا! یہ تو میں نہیں بتا سکتا۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! اس وقت تو ہمیں اس کی ضرورت ہی نہیں رہے گی سیلاب خود بخود آ جائیں گے۔ (قہقہہ)

ہم تو اس period کے لیے چاہتے ہیں جو ان کے بس کی بات ہے۔ and we press it

Mr Spe ker : No in-equity has been done to this area, how can I entertain the motion.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! ہم press کرتے ہیں کہ انہوں نے جواز نہیں بتایا کہ سندھ کا ایک ایس۔ ڈی۔ او پنجند پر کیوں بیٹھا ہے۔

مسٹر سپیکر : اس کا تحریک التوا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! بالکل تعلق ہے وہ ہماری حق تلفی کے لئے بیٹھا ہے اس کا جواز بتا دیں۔ تونسہ پر تو جواز ہے پنجند پر بتا دیں۔

مسٹر سپیکر : اس لیے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! وہ تو انہوں نے کہا ہی نہیں کہ کیوں بیٹھا ہے۔ وہ تردید کر دیں۔ میں ثابت کروں گا کہ وہ بیٹھا ہوا ہے۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے کہا ہے کہ بیٹھا ہوا ہے۔ He cannot pass any order.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! ایک دوسرے صوبے کا افسر ہماری ہیڈ پنجند پر بیٹھا ہے۔

Mr. Speaker: How is this relevant ? I nave not been able to understand.

حاجی محمد سیف اللہ خان: جناب والا ! یہ کنٹرولنگ اتھارٹی ہے -

Mr. Speaker: This is the statement that he has made. How can I accept that he is sitting as the contro'ling authority ?

حاجی محمد سیف اللہ خان: جناب والا ! we press it یہ تسلیم ہو چکا ہے کہ پانی inadequate ہے - لوگ انتہائی پریشان حالت میں ہیں - یا تو پانی کی کمی انہوں نے تسلیم نہ کی ہو - پانی جب کم ہے تو اس کا انتظام کرنا ان کا کام ہے -

مسٹر سپیکر: حاجی صاحب - ان تحریک پانے التوائے کار کا مقصد یہ نہیں ہے کہ inequitable distribution of water ہے یا نہیں ہے - مقصد تو یہ ہے کہ پانی وہاں کم ہے - آپ نے کہا ہے کہ بغیر کسی وجہ کے پانی وہاں کم ہو گیا and he has explained the cause for this and the Honourable Minister having explained the cause, I cannot admit this motion.

اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے اور تحریک التوائے کار نمبر 8 اگلے دن لی جائے گی -

Mukhdumz da Syed Hassan Mahmud: Sir, there is an urgent matter of great importance. Today the railway workers have gone on a total strike and some of them have gone on hunger strike, Therefore it, should be brought under discussion just now.

Mr. Speaker: It is immatorial because the Punjab Government has nothing to do with the Railway Workers. It is a Federal subject. It may be a matter of great urgency but the Provincial Assembly has nothing to do with it.

ہنگامی قوانین جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

وزیر قانون: جناب والا ! میں "دی یونیورسٹی آف دی پنجاب (امنڈمنٹ) آرڈیننس 1974ء" ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

مسٹر سپیکر: دی یونیورسٹی آف دی پنجاب (امنڈمنٹ) آرڈیننس 1974ء ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے -

It is referred to the concerned Standing Committee; the report to come within a month.

مسٹر سپیکر : ''ٹاؤن امپرومنٹ پنجاب آرڈیننس 1974ء'' ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے - It is referred to the concerned Standing Committee ; the report to come within a month.

وزیر قانون : جناب والا ! میں ''ٹاؤن امپرومنٹ پنجاب آرڈیننس 1974ء'' ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میری اس سلسلہ میں ایک تحریک استحقاق ہے کہ آئین کے تحت جناب گورنر کو اس وقت تک اختیار ہے یا وہ اس وقت آرڈیننس جاری کر سکتے ہیں جب اسمبلی کا اجلاس نہ ہو رہا ہو - اس کے لیے بھی شرائط ہیں لیکن میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا - ایک اختیار یہ ہے کہ جس کو استعمال کرتے ہیں - اس پر بھی یہ پابندی ضرور لگا دی گئی ہے کہ جو بھی آرڈیننس اس دوران وہ جاری کریں - اگر اسمبلی کا اجلاس نہ ہو رہا ہو تو وہ ایوان کی میز پر رکھا جائے گا - اب اس کی جناب والا ! صاف اور واضح interpretation ہے کہ آرڈیننس اس وقت تک آرڈیننس رہتا ہے جس وقت اسمبلی کا اجلاس نہ ہو رہا ہو - جس دن اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہو وہ آرڈیننس بل کی صورت اختیار کر لیتا ہے -

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب اس پر ذرا غور کریں کہ گورنمنٹ ایک فیصلہ کرتی ہے کہ انہوں نے اسے ایکٹ کی صورت نہیں دینی تو پھر کیا پوزیشن ہوگی - جس دن اجلاس شروع ہوتا ہے وہ آرڈیننس رہتا ہے یا اس کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! موجودہ آئین میں اور سابقہ آئین میں کچھ فرق ہے - وہ اس لیے کہ سابقہ آئین میں صرف ایوان کی میز پر رکھنا پڑتا تھا اور وہ آرڈیننس ہی رہتا تھا اور اب اس آئین میں یہ رکھ دیا گیا ہے کہ جب کوئی بھی آرڈیننس ایوان کی میز پر رکھا جائے It shall be deemed as a Bill introduced in the Assembly.

Mr. Speaker : Suppo-ing the Government decides not to convert an Ordinance into an Act of the Legislature and they don't bring it before the House.

Haji Muhammad Saifallah Khan : According to 128 (2) it shall be laid before the Provincial Assembly.

Article 128 says :

128 (1) The Governor may, except

when the Provincial Assembly is in session, if satisfied that circumstances exist which render it necessary to take immediate action, make and promulgate an Ordinance as the circumstances may require.

(2) An Ordinance promulgated under this Article shall have the same force and effect as an Act of the Provincial Assembly and shall be subject to like restrictions as the power of the Provincial Assembly to make law, but every such Ordinance—

(a) shall be laid before the Provincial Assembly and shall stand repealed at the expiration of three months from the promulgation. .....

Mr. Speaker : Shall expire at the end of three months.

Haji Muhammad Saifullah Khan : It shall be laid first. Then it shall stand repealed after three months.

وہ چاہے اس کو قانون بنائیں یا نہ بنائیں ۔

It is obligatory upon the Government or the Governor Sir, to lay each and every ordinance, before the Provincial Assembly.

سپیکر : یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ کس دن پیش کرنا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں ۔ اس کی interpretation یہ ہے چونکہ نہ اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ کب پیش کرنا ہے نہ ہی اس میں یہ لکھا ہوا ہے کیسے پیش کرنا ہے اس کو جناب نے lay down کرنا ہے ۔ جس چیز کا اختیار اس درمیانی مدت میں ہے اور جس وقت اسمبلی کا اجلاس ختم ہو جاتا ہے وہ اختیار سلب ہو جاتا ہے ۔

Mr. Speaker : My view is that I am not supposed to take a decision on this. It is upto them.
It will lapse. اگر وہ 90 دن تک پیش نہیں کرتے ہیں

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہ ضروری نہیں ہے 90 دن کا پیش کرنا بلکہ یہ لازمی ہے ۔ البتہ یہ ان کی مرضی ہے کہ چاہے تو motion for consideration ایکٹ میں منتقل کروائیں ۔ اس کے لیے دیں چاہے نہ دیں وہ 90 دن کے بعد خود بخود lapse ہو جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : 90th day پر پیش کرتے ہیں یا اس سے پہلے -

I don't think that there is any requirement.

Haji Muhammad Saifullah Khan : 90 days is the life of the Ordinance.

Mr Speaker : They can comply with the provisions of the Constitution even when they lay this bill on the 90th day. They would have complied with the provisions of this Constitution.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا - اگر وہ ایکٹ نہ بنوانا چاہیں تو کیا اس کا lay کرنا ضروری نہیں ہے -

Mr. Speaker : If they lay it by the 90th day then the requirement is fulfilled.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Within 90 days they are bound to lay it down.

Mr. Speaker : This is the only requirement.

مسودہ قانون

مسودہ قانون سول ملازمین پنجاب مصدرہ 1974ء

(مسودہ قانون نمبر 5 بابت 1974ء)

وزیر قانون پارلیمانی و امور : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی پنجاب سول سرونٹس بل 1974ء جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن و اطلاعات نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے -

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ دی پنجاب سول سرونٹس بل 1974ء جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن و اطلاعات نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے -

حاجی محمد سیف اللہ خان : میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

میاں خورشید انور : میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون سول ملازمین پنجاب مصدرہ 1974ء کو 20 جولائی 1974ء تک رائے عامہ معلوم کرنے کی غرض سے متداول کرایا جائے ۔

Mr. Speaker : The motion moved is :

That the Punjab Civil Servants Bill, 1974 be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 20th July, 1974.

Sheikh Aziz Ahmad : Opposed.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Sir, I move :

That the Punjab Civil Servants Bill, 1974 be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 10th June, 1974.

Mr. Speaker : The motion moved is :

That the Punjab Civil Servants Bill, 1974 be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 10th June, 1974.

Minister for Law : Opposed.

حاجی محمد سیف اللہ خان : میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون سول ملازمین پنجاب مصدرہ 1974ء کو 15 جولائی 1974ء تک رائے عامہ معلوم کرنے کی غرض سے متداول کرایا جائے ۔

Mr. Speaker : The motion moved is :

That the Punjab Civil Servants Bill 1974 be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 15th July, 1974.

Minister for Law : Opposed.

سید تابش الوری : میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون سول ملازمین پنجاب مصدرہ 1974ء کو 30 جون 1974ء تک رائے عامہ معلوم کرنے کی غرض سے متداول کرایا جائے ۔

Mr. Speaker : The motion moved is :

'That the Punjab Civil Servants Bill, 1974 be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 30th June, 1974.

Sheikh Aziz Ahmad : Opposed.

میاں خورشید انور : جناب والا ! میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون سول ملازمین پنجاب مصدرہ 1974ء کو مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ایک مجلس منتخبہ کو بدین ہدایات سپرد کر دیا جائے کہ وہ اس مسودہ قانون کے بارہ میں اپنی رپورٹ 25 جولائی 1974ء تک پیش کرے ۔

(1) سید تابش الوری
(2) میاں مصطفےٰ ظفر قریشی
(3) مرزا فضل حق
(4) میاں محمد افضل حیات
(5) حاجی محمد سیف اللہ خان
(6) مخدوم زادہ سید حسن محمود
(7) سردار امجد حمید خان دستی
(8) میاں خان محمد
(9) ملک غلام نبی
(01) دیوان سید غلام عباس بخاری
(11) کنور محمد یاسین خان
(12) قاضی محمد اسماعیل جاوید
(13) چوہدری عبدالعزیز ڈوگر ۔ اور
(14) میاں خورشید انور ۔ (محرک)

Mr. Speaker : The motion moved is:

That the Punjab Civil Servants Bill, 1974 be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by the 25th July, 1974.

1. Syed Tabish Alwari.
2. Mian Mustafa Zafar Qureshi
3. Mirza Fazal Haq.
4. Mian Muhammad Afzal Hayat.
5. Haji Muhammad Saifullah Khan
6. Makhdumzada Syed Hasan Mahmud.
7. Sardar Amjad Hamid Khan Dasti
8. Mian Khan Muhammad.
9. Malik Ghulam Nabi.
10. Dewan Syed Ghulam Abbas Bokhari
11. Kanwar Muhammad Yasin Khan.
12. Qazi Muhammad Ismail Javed
13. Chaudhri Abdul Aziz Dogar.
14. Mian Khurshid Anwar (the mover).

Minister for Law : Opposed.

Mukhdumzada Syed Hassan Mahmud : Sir, I move :

That the Punjab Civil Servants Bill, 1974 be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by the 10th June, 1974.

1. Sardar Amjad Hamid Khan Dasti.
2. Mr. Javed Hakim Qureshi
3. Raja Muhammad Afzal Khan.
4. Begum Syeda Abida Hussain.
5. Haji Muhammad Saifullah Khan.
6. Chaudhri Muhammad Yaqub Awan.
7. Sufi Nazar Muhammad.
8. Chaudhri Amanullah Lak.
9. Makhdumzada Syed Hassan Mahmud (the mover)

Mr. Speaker : The motion moved is :

That the Punjab Civil Servants Bill, 1974 be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by the 10th June, 1974.

1. Sardar Amjad Hamid Khan Dasti.
2. Mr. Javed Hakim Qureshi.
3. Raja Muhammad Afzal Khan.
5. Begum Syeda Abida Hussain.
6. Haji Muhammad Saifulla Khan.
7. Chaudhri Muhammad Yaqub Awan.
8. Sufi Nazar Muhammad.
8. Chaud ri Amanullah Lak.
9. Makhdumzada Syed Hasan Mahmud (the mover).

Minister for Law : Opposed.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون سول ملازمین پنجاب مصدرہ 1974ء کو مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ایک مجلس منتخبہ کو بدیں ہدایات سپرد کر دیا جائے کہ وہ اس مسودہ قانون کے بارے میں اپنی رپورٹ 15 جون 1974ء تک رپورٹ کرے ۔

(1) علامہ رحمت اللہ ارشد ۔
(2) میاں خورشید انور ۔
(3) سید تابش الوری ۔
(4) چودھری امان اللہ لک ۔
(5) چودھری محمد صادق ۔
(6) مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔
(7) چودھری لال خان ۔
(8) میاں مصطفےٰ ظفر قریشی ۔
(9) سید ناظم حسین شاہ ۔
(10) جناب محمد حنیف نارو ۔
(11) بیگم ریحانہ سرور ۔
(12) حاجی محمد سیف اللہ خان (محرک)

Mr. Speaker : The motion is :

That the Punjab Civil Servants Bill, 1974 be referred to a Select Committee consisting of following Members with the instructions to report thereon by the 15th June, 1974.

1. Allama Rehmatullah Arshad.
2. Mian Khurshid Anwar.
3. Syed Tabish Alwari.
4. Chaudhri Amanullah Lak.
5. Chaudhri Muhammad Sadiq.
6. Makhdumzada Syed Hassan Mahmud.
7. Chaudhri Lal Khan.
8. Mian Mustafa Zafar Qureshi.
9. Syed Nazim Hussain Shah.
10. Mr. Mnhammad Hanif Naru.
11. Begum Rehana Sarwar.
12. Haji Mnhammad Saifullah Khan. (the mover)

Minister for Law : Opposed

Mr. Speaker : Now, we come to Mr. Taj Muhnmmad Khanzada. Actually, these are not amendments, they are regular motions under the rule.

Haji Muhammad Saifullah Khan : These are amendments.

Mr. Speaker : Rule 81(2) is very clear. It say :

At this stage amendments to the Bill may not be moved, ...

Yes, Mian Khurshid Anwer.

میاں خورشید انور : جناب سپیکر ! یہ معزز ایوان آج تک جتنے قانون پاس کر چکا ہے ۔ ان میں اتنا خطرناک قانون آج تک اس ایوان میں پیش نہیں ہوا ہے جتنا اس بل کی صورت میں آج ہمارے سامنے ہے ۔ جناب والا ! اس قانون کا مقصد کچھ بھی ہو لیکن اس کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ اس کے پاس ہونے سے انتظامیہ صوبے میں مفلوج ہو کر رہ جائے گی ۔ اس بل کے ذریعے ملازمین کو ان کی ملازمت سے الگ کرنے کے مطلق العنان اختیارات حاصل کیے جا رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : I presume that the member is also discussing the principles alongwith it.

میاں خورشید انور : ٹھیک ہے ۔ جناب والا ! اس بل کے ذریعہ یہ اختیار دیا جا رہا ہے کہ ملازمین کو مقررہ میعاد سے قبل ہی ریٹائر کر دیا جائے ۔ ملازمین کی میعاد ملازمت گورنر کی خوشنودی مزاج پر منحصر ہوگی ۔ اس بل کے ذریعہ سرکاری ملازمین کے تحفظات کو ختم کرنا مقصود ہے ۔ ان سے سیاسی کام لینا ہے ۔ اس سے قبل ہی موجودہ حکومت سینکڑوں ملازمین کو نکال چکی ہے ۔ اور اگر یہ بل آ جائے گا ۔ تو اس کے ذریعے اور بہت سے لوگوں کو فارغ کر دیا جائے گا ۔ جناب والا ! ملازمین کی ترقی ان کے ریکارڈ ملازمت اور سینیارٹی کے حساب سے ہوا کرتی تھی ۔ لیکن اب اس قانون کے ذریعہ بڑے بڑے عہدے اپنی پسند کے آدمیوں کو دے دیئے جایا کریں گے ۔ چنانچہ اس سلسلہ میں صوبے میں بہت کچھ ہو چکا ہے ۔ اور بہت سے جونیئر آفیسرز کو بڑے بڑے اعلیٰ عہدے تفویض کر دیئے گئے ہیں ۔ جناب والا ! دوسری طرف سے اس بل کے ذریعے عدلیہ کے اختیارات کو بھی ختم کر دیا گیا ہے ۔ انتظامیہ کو بہتر بنانے کی ضرورت کا احساس ہمیشہ سے ہوتا رہا ہے اور یہاں بار بار اعلان کیا جاتا رہا ہے کہ ہم انتظامیہ کو مؤثر اور بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ اور بہت جلد اس سلسلہ میں ایک قانون بنا رہے ہیں ۔ اور اس کو بہت جلد بہتر بنا دیا جاوے گا ۔ لیکن آج اس قانون کے پڑھنے کے بعد ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حکومت اعلان کچھ کرتی رہی ہے ۔ لیکن اس کے تحت الشعور میں کچھ اور تھا ۔

(اس مرحلہ پر میاں منظور احمد موہل صاحب کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین ! آج ان کی چوری پکڑی گئی ۔ دراصل وہ اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لیے ایک طرف سے سروسز کو ڈرانے دھمکانے رہے ۔ اور ان پر طرح طرح کے الزامات لگاتے رہے ۔ اور دوسری طرف اپنی پسند کے آدمیوں کو آگے لانے کے لیے یہ قانون سازی کرتے چلے گئے ۔ جناب والا ! چاہیے تو یہ تھا کہ بددیانت افسران کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے ان کی گرفت کی جاتی ۔ ان کی تحقیقات کی جاتی ۔ اور جو قصوروار ثابت ہوتا ۔ صرف اس کو سزا دی جاتی ۔ بلکہ رشوت کے ذریعہ جو کچھ لوگوں نے پیدا کیا ہے ۔ وہ بحق سرکار ضبط کیا جاتا ۔ تاکہ صوبے کے عوام کی بہتری ہو سکے ۔ جناب والا ! آج تک اس سلسلہ میں دعووں

کے باوجود کچھ نہیں کیا جا سکا ۔ اس کے برخلاف بہت سے جونیئر لوگوں کو جو سیاسی طور پر برسراقتدار ہوئے ۔ ان کو فائدہ پہنچا ۔ ان کو ناجائز ترقیاں دی گئیں ۔ جناب والا ! اس قانون کے پاس ہو جانے سے ملازمین کو ہمیشہ خوف رہے گا ۔ اور ان کے حقوق کا تحفظ نہ ہونے کی وجہ سے وہ کوشش کریں گے کہ حکمران لوگوں کو خوش کریں ۔ ان کی ناجائز خواہشات پوری کریں ۔ جناب والا ! اگرچہ برسراقتدار پارٹی اکثر پروگراموں میں ۔ اپنے منشور میں ۔ سوشلزم کے دعوے کیا کرتی تھی ۔ لیکن آج اس بل کے ذریعہ ہمیں پتا چلا ہے کہ وہ دراصل غلط دعوے اپنی سیاسی چودھر کو قائم کرنے کے لیے کر رہے ہیں ۔ ان کے تحت الشعور میں کوئی اور چیز ہے ۔ امریکہ ان کے ذہن پر پوری طرح چھا چکا ہے ۔ اور امریکی نظام کو بتدریج یہاں وہ رواج کے سلسلہ میں نافذ کرنا چاہتے ہیں ۔ دنیا کے تمام ممالک میں صرف امریکہ ایک ایسا ملک ہے ۔ جہاں برسراقتدار نمائندے ۔ برسراقتدار پارٹی اور وہاں کا صدر جس وقت چاہے ۔ جس کو چاہے ۔ جس عہدے پر بٹھا دے ۔ تو بالکل وہی صورت آج یہاں پر پیدا کی جا رہی ہے ۔ میں اس ایوان سے اور ان معزز اراکین ایوان سے درخواست کروں گا کہ وہ اس قسم کے غلط اور نقصان دہ بل کو پاس نہ ہونے دیں ۔ اور رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے اس بل کا متداول کیا جانا ضروری ہے ۔

Mr. Chairman : Makhdumzada Syed Hassan Mahmud please. . . . .

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud: Mr. Speaker Sir, this bill that has been brought before the House is under Article 240 of the Permanent Constitution. We will have to trace back as to what the previous constitutions provided for, why have we departed from it, and we will have to analyse the motives on the basis of which what has been happening during this intervening period, to be able to arrive at the true assessment of merits and demerits of the bill before the House.

Mr. Speaker Sir, those that are at the helm of affairs of Pakistan, being the products of Martial Law Administration, have the tendency of governing this country as autocrats and as dictators. The 1958 Martial Law gave birth to new socalled political leadership who associated itself with the Martial Law Regime and it was part and parcel of a regime which abrograted the Constitution of this country claiming thereafter that there was no democracy in the country. The people at that time did not realise what were they heading

for because there was no comparative example before them, but today after 10 or 12 years when the affairs have gone from bad to worse, they regret all the past actions which gave a death knell to the growing democratic process in Pakistan. It is the curbing of the process of democracy and it is the perpetuation of a dictatorial regime that has divided our country into two parts. The surrender of East Pakistan is the responsibility of the Martial Law Regime, which negated all principles of democracy and proper participation of the political representatives in the Central and Provincial Governments of the country. Unfortunately, those that have received training from that sort of political set up have not given up those tendencies even today. When the Peoples Party Government was installed in and inducted into office, it was because of the Army and not by the people. The Martial Law Government, which was a civilians government, has proved to be the worst of all types that have ruled this country so far. The Peoples Party used Martial Law Regulations and did not pay heed to promulgation of an Interim Constitution, who were proclaiming that democracy was a part of their manifesto as a system of government. They took nearly two years to bring about an Interim Constitution under coercion and under black-mail. The political oponents were faced either with interim constitution or the continuance of Martial Law. The Interim Constitution, which was very rigid and hard for the people to accept had to be accepted. The Opposition had no choice They gave preference to Interim Constitution over Martial Law hoping that there will be some measure of democracy under that Interim Constitution. The President had clearly indicated that democracy cannot function in Pakistan and that the best way to govern this country was thruogh a Presidential System. This proposed Presidential System was different from that of USA where different officers come in and go out when the President goes out. But Mr. Speaker Sir, on the insistence of the United Opposition the Peoples Party had to bring about a parliamentary system in Pakistan.

Begum Rehana Sarwar: Sir, I would like to know whether the Hon'ble Member is making speech on the amendment or on the Constitution.

Makhdumzad. Syed Hassan Mahmud: It is a Constitutional provision and I am dealing with that.

Begum Rehana Sarwar: You are not within the scope.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud: You are not to decide that. It is for the Speaker.

Mr. Speaker, Sir, in all the Constitutions of Pakistan, there was a unanimity amongst East Wing of Pakistan the Provinces of Frontier, Baluchistan, Sind and Punjab that we should have a Parliamentry system and there should be free political process It is even still contained in the Preamble in the Principles of Policy of the Constitution. In that there was a definite provision of security for the Services, the Public Service Commission, and for the Judiciary and its independence. For the Services of Pakistan, which are the cornerstone of any political system in the country, there was a definite provision of security and each service had its own service conduct rules. We had the C.S.P., we had the C.P.S., we had the Engineering Service, we had the Railway Services, the Education Services, the Medical Service and the Police, and each one was given a guarantee to perform their functions impartially without prejudice and without fear. A definite guarantee was provided that no Government whatsoever could in any way jeopardize their interest; their independence or affect their seniority one way or the other. They could go to coures to have their grewency rectified. The present Government have won the elections on a slogan of socialism, side stepping the question of integrity and solidarity of the country based on the Islamic way of life. Whether the people inadvertantly or deliberately voted for them, they won the majority in West Pakistan but the total votes polled were minority votes Inspite of that, the Government realises that the moment they deviate from the basic ideology of Pakistan, the people may not any longer be interested in their false and mysterious slogans of socialism and they may revert back and back those parties which hold the Islamic Principles as the cardinal principles of the existence of the country. Therefore, they have to depend on the support of the bureaucracy with the result that now and then reorganization takes place. Similarly, certain democratic principles and conventions have been sacrificed at their alter. One of the basic structures on which a free democratic system can function is the services of Pakistan I will come to the judiciary later on but as the main subject here is of civil servants, I will first deal with them.

Mr. Speaker, Sir, it is a misnomer to call these employees of the biggest employer in Pakistan, government servants. They are public servants. They are not government servants. They are to carry out the policies of Govment and they are to be independent in the administration of laws, in dispensation of justice in the performance of their functions and shall not be bound by any directives which may be given by a Minister, by an MNA, or MPA in his individual capacity. We have never seen during the

pre-partition days or even after partition that the Minister had the courage to tell one of their officers that this order he could not put on the file, but he would want him to do that. What is not happening today.

I have entered into these details to point out as to what repercussions, what effect these irregular and illegitimate actions motivated for promoting personal cause have brought in the political, economic and administrative atmosphere of this country. Late Field Marshal Muhammad Ayub Khan had promulgated a Regulation and retired certain Government officers. The students under study of the same regime thought why should they not act better and more vigorously. To set an example, they brought in a Martial Law Regulation 114. Over thousands of officers without show cause notice were removed from service in the name of clean administration, and for creating a sort of a spirit of public service amongst the civil servants who were considered to be snobs. Mr Speaker, the biggest employer prevents a land owner from ejecting a tenant, he prevents a factory owner from ejecting a labourer but the biggest employer himself, that is the Government of this country, gives no protection to its employees because it wants them to carry out their plans which merely promote their own vested interests. This is the biggest exploitation by the party in power. Out of these poor people who were retired and dismissed, some of them had already been retired but their names appeared in the press in the retired list. Some of them were prisoners of war and some of them didn't exist. I quote, Mr Speaker, a funny example. I will neither name the department nor the officer with whom I had the chance of discussion. Mr. Abdul Hamid was included in the list of retired officers in a particular department. Unfortunately there were six Abdul Hamids in the same department. So all the six went to a higher officer to find out which one of them had been retired. The officer rang up the Establishment Division at the Centre and even asked the department concerned whether they had recommended any such named officer for retirement. They said they didn't know anything. The Establishment Division also said that they didn't know but they will let him know tomorrow after scrutiny. The next day reply came that that Abdul Hamid .....

مسٹر چیئرمین : مخدوم صاحب اس کی relevancy اس کے ساتھ نہیں ہے۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود : اس کی relevency اس لیے ہے کہ ایکٹ میں گورنر کی خوشنودی کا ذکر ہے۔

مسٹر چیئرمین : آپ ایک ایسی بسٹری بیان کر رہے ہیں جس کے انسداد کے لیے یہ بل لایا جا رہا ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود : یہ انسداد کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ اس کو perpetuate کرنے کے لیے ہے -

مسٹر چیئرمین : ٹھیک ہے - مگر اس کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود : اس کا تعلق ہے اور وہ اس طرح سے ہے میں عرض کرتا ہوں کہ اس میں سیکورٹی کے خلاف یہ تجویز کیا گیا ہے کہ جو افسر بھی صوبے میں کام کرے گا یا ملازمت کرے گا اس کی مدت ملازمت گورنر کی شخصی خوشنودی پر ہوگی -

مسٹر چیئرمین : اس کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے -

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Why should I not go into the merits and demerits. This has been the subject matter of even Supreme Court which is relevant. I am coming to it, all the relevant sections of the Constitution under which these laws are being framed. I have got the judgement of the Supreme Court. It covers nearly thirty pages and these have to be dealt with on merits. Mr. Speaker, the reply came the next day that amongst Abdul Hamids the Abdul Hamid who is fat and who is perhaps short and who is dark in colour is retired. So, that person was retired. Now, Mr. Speaker is there any justice where people sit and formulate lists at random and 25 to 30 years clear service is finished at the whims and fancies of people in authority.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Point of order Sir. Is Makhdumzada Syed Hasan Mahmud quoting from Ranjeet Singh's time or from something happened recently. ?

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : That happed recently.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Not from Ranjeet Singh's time.

Mr. Syed Hassan Mahmud : Mr. Speaker, these gentlemen had no option to go and seek assistance from the court. They went to the High Court, as there was no provision for review and the Government felt that as no remedy had been provided the High Court could take cognizance, they provided for review and these officers, these poor fellows made

applications and hoped that they would be given a patient hearing and their cases would be considered favourably. Sir, out of thousands of officers, 149 were re-instated and the fate of the rest hung in the balance. Under the previous laws and rules, if an officer remained suspended for six months and no charge-sheet was given to him, the officer was automatically re instated. But in this case years have passed and those officers have had no answer.

Now, what effect does this have on the serving officers? I will deal with it first and then I will come to the Supreme Court decisions. Sir, each officer in every Department, in every District, looked for the pleasure of the Peoples Party's Ministers. Not only the Ministers but, as the Ministers will appreciate, even the Mohalla Chairman, even the Village Chairman of the PPP could make a Deputy Commissioner of a District perform his functions according to his wishes. Now, if this sort of demoralization is set in, how do you expect a public servant, who owes his loyalty to the people of Pakistan and not to any political party, to serve this country with honesty and integrity. Previously, the services were so organised that any individual could have allotment of land on merits, any individual could ask for the disposal of his case on merits and the exercise of their powers on merits and we had no courage to interfere. We were in power for nine years. I have been the Chief Minister for three years and I was also a member of the Constituent Assembly but, believe me Mr. Speaker, the old civil servants of the Punjab considered me illiterate, as I had come from a State, not fully conversant with rules and regulations. In my first meeting with the Secretaries and Deputy Secretaries I told them that they could write on the file what their conscience permitted and if I had to over-rule, I would do it in writing and in that case the credit or discredit would be mine. If we agreed, well and good and If we disagreed the credit or dis-credit would go to the person to whom it is attributed. Mr. Speaper, we had never the courage to get Maulvi Islam-ud-Din two squares of land. We were running the Government by a majority of five votes only. There was a very tough Opposition in this very Assembly at that time. We could not do any thing, but today having nothing people have become multimillionaires. Peoples Party members themselves accuse each other both in Sind and the Punjab and inquiries are going to be conducted. Why has this happened? It happened because the services were so much demoralised that they could not have the courage to advise the Ministers to do the right thing at the right time. They have deprived themselves of all the opportunity of advice with the result that the will to stand for right has not only

disappeared from the services but demoralisation has set in and the will to resist wrong has disappeared from the political system of this country.

Sir, having lost East Pakistan and having four Provinces in the West, we should realise that the Central service is going to comprise of persons from all the four Provices. The Provincial service is going to be the Provincial service of each Province and only democracy and fair-minded service can keep this country together.

(At this stage Mr. Speaker occupied the Chair)

The moment Government brings in demoralization and disallows Government Servants from the performance of their functions, discontentment will start. Sir, nobody is better aware than yourself of the fact that the High Court took up these cases on the basis, even if Constitutional provisions provide for the validity of certain actions, as long as those actions are malicious and *mala fide* they will be taken cognizance of. Government went in appeal and the Supreme Court held the same decision.

Now, under a provision of the Constitution, this Bill has been brought in for consideration of this House. While we discuss the individual clause on merits, the bill provides no security whatsoever to the government servants and, in certain cases, I think, it has subjected even the officers of the Central cadre to Provincial action. While judiciary plays its own role and while legislature plays its own, the sphere of public service is one on which the people hinge their hopes because with each election political parties come and go. Then within the political parties there are changes and with individuals policies also change but the civil servant has to hold the fabric of this country and preserve it for anybody who comes and governs. People in authority have full right to see that their manifesto is implemented but to suggest that the security of a public servant is the legacy of the colonial past is a totally baseless and wrong thing to conceive. Minus security, a Government . . . .

Mr. S. M. Masud: Sir, the speech of the learned member concerns the protection of rights of the public servants and the taking away of the rights and privileges granted to them. In fact, there are two Ordinances which have been placed before the House One is with regards to civil servants and the other is in respect of Tribunals. This Ordinance concerns the terms and conditions of service but all the speech which has so far been delivered by my friend is in respect of another Ordinance which has not so far been taken into consideration by the House. The learned member

has not at all taken into consideration any of the provisions of this Ordinance and suggested any amendment. If at all he has something in his mind in respect of another Ordinance there will be occasion to discuss that.

Mr. Speaker : I have just assumed the Chair. Let me hear him. The member has a right to express his views.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں دریافت کروں گا کہ اس کے متعلق نشاندہی فرما دیں کہ کون سا بل اس وقت زیر بحث ہے ؟ موجودہ بل کے مطابق تو relevancy ہے - میں نے سمجھا کہ میری طرح وہ بھی سمجھ نہیں سکے شاید انہیں غلط فہمی ہے -

مسٹر ایس - ایم - مسعود : غلط فہمی تو نہیں صرف امان اللہ لک کی سوچ میں فرق ہے جس کا ذکر وہ ہمیشہ اپنی تقریر میں کرتے ہیں -

Mr. Speaker : The Members can differ in their approach. Yes, Makhdumzada Sahib.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : The result of these actions has been that the officers right from the secretariat down to the level of a police station and tehsil either shirk taking responsibility or seek an undesirable and unwarranted indication from the quarters which are connected with the people in power. Now if this sort of justice and executive administration exists in the country, I don't think the Government itself should feel proud of it. This brings a bad name to the Government. Any injustice perpetuated will bring eventual harm to the Government itself. It helps us indirectly. It does not help the Government in power. When we seek security for Government Servants, we seek security while you are governing. They will not independently start doing things for us, but they will appease them for their independence and when they go out of power similar actions and same officers will be used against them.

Mr. Speaker : Which is the particular provision ?

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud . The provision is that a Government Servant shall serve during the pleasure of the Government.

Mr. Speaker : That was contained even in the earlier Constitutions.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : True Sir. I pointed out to them what was in the past, what was it, and how was it regulated.

Mr. Speaker : But we are not discussing the Constitution here. What is the provision ?

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : The provision

is that they can remove a Government Servant without assigning any reason.

Mr. Speaker : You can remove a Secretary, yes.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Secretary, without the advice of the Committee.

Mr. Speaker : Not all of the Government Servants. Some of them.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Mr Speaker Sir, a Secretary can be removed without the advice of an Advisory Committee. The rest of the officers can be removed with the advice of a Committee or in consultation or without it. I have read the bill thoroughly and I have given amendments to it. I have studied it. I speak very seldom but when I do I try to be relevant and I hope I will not incure your displeasure because this is a very important bill.

Mr. Speaker : There is no question of incurring any displeasure. I am not qualified to do it.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : I would not be petty minded to quote my own example. I had several privilege motions but the Chairman of the Committee did not find time to attend to these. But there are cases pending with the executive authorities in every district. There are orders of the Minister 'don't do this and 'do this', whether they are legal or illegal. Mr. Speaker, if you were my counsel, you would ask me : 'Mr. Hasan Mahmud, seek no other favour, just one, the disposal of the cases. Have them rejected, so that you can seek remedy in the court.' But there is neither rejection nor approval. This is actually happening. Now if this sort of state of affairs, Mr. Speaker, exists, is it not boldness and large-heartedness on the part of opposition to come and cooperate in legislation. But when we differ, we want to uphold the democratic values. The people don't appreciate when they are away that a telephone call should be make to Gujrat, to Sialkot, to Rahimyarkhan or Sadiqabad to an officer to do a thing in a particular manner in flagrant disregard of the rules and the procedure. Some people will run to Lahore but many will not. But they will dislike and disapprove these actions on the part of the Administration all the same. When we seek protection for these services, we do it for their good. In any case, when we come in power, we will delegislate many laws that they have made. God willing, we will come and we will provide full security to the Government Servants so that they are able to do justice to every section of population on a fair basis.

Mr. Speaker. Sir, I feel and I think you will agree with me that no law, no amendment merely using the word of authority for any proceedings or action taken validates an illegal action. We are very happy, we take great solace from the rulings of the Supreme Court and my feeling is that any action by the Punjab Provincial Legislature to make laws to lend perpetuation to illegal actions of this Government will also be considered. I may expect the Government in the interest of giving fair administration to this country to agree with us for ensuring security to the services.

Chaudhri Amanullah Lak : Sir, the House is not in quorum

Mr. Speaker : Let there be a count .....The count was taken .. The House is not in quorum .. ...

Let there be a ring .. .. The bells were rung .. The House is in quorum Yes, Makhdumzada Sahib.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Mr. Speaker, I was mentioning to the House that in the past most political governments were accused of using the police, but the rest of the departments like Industries, Agriculture, General administration were not really brought in. Today as we see and I would appeal to the members of the Assembly to look at the events that are taking place and to realise that these very government servants who, as I have pointed out before, might be used against one section today, could be used against them also. But what they didn't realise two months ago, while using certain officers under their own directives, today unfortunately for them they are the sufferers of the same game. Yesterday I suffered, tomorrow the Hon'ble member Mr. Hanif Naroo may suffer who doesn't today bother to listen to my speech. But I am warning the members that they must uphold the traditions and good principles of democracy and see that their voices are not stifled. We must ensure free, independent and secured public service in Pakistan and particularly in our Province. Mr. Speaker, with the passage of this bill and with the passage of another one to which one of my Hon'ble members made reference, you may have provided for the procedure of disposal of grievances, but I am not content and happy with that system because if the end result is not justice, then no system provided is worth any respect. If on the tribunals their nominees have to carry out the verdict given already, then that rubber stamp to me is of no significance whatsoever.

Mr. Speaker, Democracy only can function if politicians solve their disputes in a political manner and not through assistance from the public servants. The machinery

should not be used in one form or the other. These very officers are being used against the labourers, against the tenants, against the land owners, against the students, against the journalists. Why? They are being used because they are afraid of their own tenure. There is no end to it. From every month to month they have a fresh warning, a fresh list to come up for dismissal. We don't know when it is to be considered expedient to what extent more lists are to come. But every officer in any department having sense of insecurity can hardly pay attention faithfully to do his duties to the country. Mr. Speaker, I would even appeal to the members to realise that if we were to function not during full tenure of our election term but through the pleasure of the Government formed how would they feel about it. Would they be able to, with their clear conscience, make speeches here in this House? No, they would not. So by using the Government machinery, Government instruments, if the Peoples Party has a hope of perpetuating its power, they are living in a fools' paradise. These government servants, on the day of election, will not stand with anybody. It is ultimately the people and God Almighty who gives one the opportunity to come up for a particular period. I lace greater reliance on him than these Commissioners, Deputy Commissioners, Irrigation Officers, School Teachers, Vice-Chancellors etc. They won't lend any one life in politics.

Mr. Speaker, I think, I have expressed my views on the matter adequately and I will have ample opportunity to deal with my amendments at the proper time which pertain to every important clause. I must say one thing before concluding that this Bill, if passed, will be a most unfortunate piece of legislation in the history of Pakistan and when the historians do write about the failure of democracy in this country, the biggest and haviest blame will fall on the shoulders of the politicians belonging to the Peoples Party.

سید تابش الوری : جناب سپیکر! جمہوریت اور آمریت میں ایک بہت بڑا فرق یہ ہوتا ہے کہ آمریت میں تمام قانون سازی ایک شخص کو مضبوط یا ایک گروہ کو منظم اور مضبوط کرنے کے لئے ہوتی ہے اور جمہوریت میں قانون سازی معاشرتی فلاح اور انتظامی بہبود اور سیاسی بہتری جمہوری اقدار کو فروغ دینے کے لیے کی جاتی ہے۔ لیکن اس وقت جو مسودۂ قانون سول ملازمین 1974ء ہمارے سامنے پیش کیا جا رہا ہے وہ اپنی نوعیت اور افادیت کے اعتبار سے جمہوری نوعیت کی بجائے آمرانہ نوعیت کا حامل ہے۔ اس سے معاشرتی فلاح کی بجائے معاشرتی زوال۔ انتظامی بہبود کی بجائے انتظامی

تباہی ۔ سیاسی بہتری کی بجائے سیاسی ابتری ۔ جمہوری اقدار کے فروغ کی بجائے جمہوری اقدار کو ختم کرنا مقصود ہے ۔ جناب والا ! سول انتظامیہ عام طور پر قوانین و قواعد کے تحت نظم و نسق چلاتی ہے ۔ اور انتظامی پالیسیوں کو غیر جانب دارانہ طریقہ سے دیانت داری سے چلاتی ہے ۔ لیکن اس ذمہ داری کو نبھانے کے لئے مسلمہ طور پر اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی ہے کہ انتظامیہ کو تحفظ بخشا جائے ضروری قواعد و ضوابط مرتب کیے جائیں تاکہ وہ کسی قسم کے خوف کسی قسم کے لالچ اور سیاسی دباؤ سے بالاتر ہو کر محض قانون اور پالیسی کے مطابق اپنے فرائض انجام دے سکیں اور اس طرح سے اپنی آزادیٔ عمل کا مظاہرہ کر سکیں ۔ قومی و ملکی ترقی و خوش حالی میں اپنا کردار صحیح طور پر انجام دے سکیں ۔

جناب والا ! ملازمت ایک طرح کا معاہدہ ہوتا ہے ۔ جو شرائط و ضوابط طے پاتے ہیں ان کی تقدیس اس طرح برقرار رکھی جاتی ہے جس طرح سے کسی تجارتی کاروباری کسی بھی معاملاتی معاہدہ کی صورت میں اس تقدیس کا احترام کیا جاتا ہے ۔ جناب والا ! ہر مہذب بلکہ نیم مہذب معاشرے میں بھی احترام کیا جاتا ہے اور شرائط کو ہمیشہ دیانت داری و غیر جانب داری سے برقرار رکھا جاتا ہے ۔ خود برصغیر پاک و ہند میں ایک صدی سے قواعد و ضوابط ملازمت کے سلسلہ میں مروج ہیں جن کو ہمیشہ کسی بھی حکومت نے غلط قرار نہیں دیا بلکہ ان شرائط ملازمت کو بہتر بنانے کی کوشش کی ہے اور بنیادی طور پر انہیں تبدیل کرنے کی کوشش نہیں کی لیکن یہ اس وقت جو بل ہمارے سامنے زیر غور ہے وہ ایک صدی کی مروجہ شرائط ملازمت کو یکسر ختم کر رہا ہے ۔ ایسی روایات قائم کی جا رہی ہیں اور ایسا خطرناک قانون بنایا جا رہا ہے جس کے تحت ملازمین کو جو رعایات جو تحفظات آج سے سو سال پہلے تھے ان سے محروم کیا جا رہا ہے ۔ اور ایک گہری سازش کی جا رہی ہے ۔ جناب والا ! آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ اگر سول ملازمین کی ملازمت کو ہر وقت معرض خطر میں رکھا جائے تو وہ کوئی کام بھی یکسوئی کے ساتھ نہیں کر سکیں گے ۔ چنانچہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب بھی انتظامیہ کو کمزور کیا گیا قوم اور ملک کا استحکام ہمیشہ معرض خطر میں پڑ گیا ۔ سول انتظامیہ جسد سلطنت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے صحت مند رواں دواں خون کی حیثیت رکھتی ہے اور اگر خون ہی صحت مند نہ ہو یا ضرورت کے مطابق اس کے جسم میں موجود نہ ہو تو ظاہر ہے پورا اعصابی نظام معطل ہو کر رہ جاتا ہے ۔

جناب والا! ہم نے ماضی میں مشاہدہ کیا ہے اور تاریخ بھی اس بات کی گواہ ہے کہ اگر سول انتظامیہ کمزور ہوئی یا اسے کمزور کرنے کی کوشش کی گئی تو نہ صرف یہ کہ پوری قوم کا نظم و نسق بلکہ پورے ملک کا حال و مستقبل خطرے میں پڑا ہے۔ ہمیں یہ اعتراف ہے ماضی میں سول انتظامیہ سے غلط کام لئے گئے۔ اس کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا اور اپنے مقصد کی عہدہ براری کی گئی ہے لیکن جناب والا! آج بھی ہم اس قسم کی صورت حال سے دوچار ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ پہلے سول انتظامیہ کو غلط کام کے لئے آپ انہیں رشوت اور ترقیوں کا لالچ دیتے رہے ہیں اور آج سول انتظامیہ کو اپنے مقصد کے لئے استعمال کرنے کے لئے ان کے تحفظات کو ختم کیا جا رہا ہے۔ اور ان کو خوف و دہشت میں مبتلا کر کے بے اثر و مفلوج بنا کر اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جناب والا! پہلے سینکڑوں افراد کو صفائی کا موقع دیے بغیر بر طرف کیا جا چکا ہے۔ پہلے ہی ایک سیاہ مارشل لاء ضابطہ کے تحت ملازمین کی برطرفی کا سیاہ کارنامہ انجام دیا جا چکا ہے۔ اور ہم اب تک اس صدمہ سے عہدہ برا نہیں ہو سکے ہیں۔ ابھی تک ہم اس صدمے کی تلافی نہیں کر سکے ہیں۔ ابھی تک ہم ان ملازمین کا نعم البدل نہیں پا سکے ہیں جن کو کسی جرم بتائے بغیر نکال دیا گیا ہے۔ آج بھی جو قانون ہمارے سامنے ہے وہ مارشل لاء ضابطہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ اسی martial spirit میں بنایا جا رہا ہے۔ جس میں کسی قاعدے کے بغیر کسی کو موقع دیے بغیر کسی ٹریبیونل میں پیش ہوئے بغیر ان کو ملازمت سے نکالنے کا اختیار حکومت نے حاصل کر لیا ہے جناب والا! نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ پوری انتظامیہ میں خوف کی فضا طاری ہے ایک ہراس ان پر مسلط ہے۔ اور وہ نہیں سمجھتے کہ کس طرح آزادی رائے اور آزادی ضمیر کے ساتھ نہایت غیر جانب دارانہ طریقہ سے اپنے فرائض انجام دے سکتے ہیں۔

جناب والا! ماضی میں بھی ملک اور صوبے کو سنگین بحرانوں کا سامنا پڑا۔ ماضی میں بھی ہمیں ایسے حالات سے دوچار ہونا پڑا۔ جب پورے ملک کی چولیں ہل گئیں۔ لیکن انتظامیہ اس دور میں چونکہ مضبوط تھی۔ چونکہ انتظامیہ اپنے آپ کو محفوظ محسوس کرتی تھی۔ اس لئے اس نے shock absorber کی طرح ان تمام شاکس کو، ان تمام صدموں کو برداشت کر لیا۔ اور قوم اور ملک اس سلسلہ میں خطرات سے محفوظ رہے۔ لیکن اب جو حالات ہمارے سامنے ہیں۔ اس میں خود انتظامیہ اتنی کمزور۔ اتنی اپاہج اور اتنی مفلوج بنائی گئی ہے۔ کہ خدانخواستہ اگر آئندہ کوئی ایسا بحران

پیدا ہوا ۔ خدا نخواستہ آئندہ اگر کسی صدمے سے دوچار ہونا پڑا ۔ شاک آبزربر جو اب کمزور اور ڈھیلے ہو گئے ہیں ۔ کسی طور پر بھی اس صدمے کو برداشت نہیں کیا جا سکتا ۔ جناب والا! جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے ملک اور قوم کا یہ جسم زخموں سے چور ہے اور اس میں سے خون زیادہ سے زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے یہ مزید کسی زخم کا متحمل نہیں ہو سکتا ۔ تو اس وقت ہمارا روآں روآں کانپ اٹھتا ہے ۔ اس تصور سے کہ اگر اس عالم میں ۔ اس زخموں سے چور چور جسم کو کسی نئے زخم سے ۔ کسی نئے حملے سے دوچار ہونا پڑا تو ہم کس جگہ پر کھڑے ہوں گے ۔ کس طرح سے ہم اس صدمے کو برداشت کریں گے ۔ اور کس طرح سے یہ ناتوان جسم اس قسم کے حالات کا مقابلہ کر سکے گا ۔ جناب والا! یہ وہ سوالات ہیں ، جو اس وقت ہر ذہن میں موجود ہیں ۔ ہر سرکاری ملازم کے ذہن میں ایک سوال ابھر رہا ہے ۔ کہ آخر انہیں کس جرم کی سزا دی جا رہی ہے ۔ اور اگر یہ سزا مسلسل دی جاتی رہی ۔ تو وہ آخر کس طرح سے ان زخموں سے جانبر ہو سکیں گے ۔ جناب والا! اگر سول ملازمین کو تحفظ دے کر باضمیر ۔ دیانت دار اور غیر جانبدار نہ رہنے دیا گیا ۔ تو یاد رکھیے ۔ کوئی بھی بے ضمیر ۔ اور آزادی رائے سے محروم شخص کسی بھی ترغیب کا شکار ہو سکتا ہے ۔ اور وہ کسی طور پر بھی ۔ کسی زمانے میں بھی ۔ کسی جماعت کسی قوم یا کسی ملک کا وفادار نہیں رہ سکتا ۔ ایسے ترغیبات ہمیشہ شکار کر لیا کرتی ہیں ۔ اس لئے ہمیں آج کے ان حالات میں سرکاری ملازمین کو نہ صرف یہ کہ ایسا تحفظ دینا چاہیے کہ وہ اپنی آزادی ضمیر کو محفوظ کر سکیں ۔ بلکہ انہیں ایسی آزادی دینی چاہیے کہ وہ آج کے حالات میں صحیح مشورہ دے سکیں ۔ کیونکہ ہم محسوس کر رہے ہیں کہ اس خوفزدگی اور ہراس کے عالم میں وہ موجودہ حکومت کو صحیح مشورہ دینے کی پوزیشن میں بھی نہیں ہیں ۔ اور یہ ناتجربہ کار اور نوآموز حکومت خود اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ وہ اپنے طور پر کوئی صحیح پالیسی مرتب کر سکے اور اس کو عمل درآمد کرا سکے ۔ جناب والا! یہ صورت حال اتنی سنگین ہے کہ جب تک اس پر نہایت ٹھنڈے دل سے غور نہیں کریں گے ۔ جب تک ہم اصلاح احوال کے لئے ان کے پس منظر اور پیش منظر کے ساتھ ایک نیا لائحہ عمل مرتب نہیں کریں گے اور جب تک ملازمین میں نیا اعتماد اور نیا تحفظ پیدا نہیں کریں گے ۔ اس وقت تک یہ نظم و نسق کی ابتری اور یہ بدامنی اور امن عامہ کی خرابی اور حکومت کی پالیسی کی ناکامی اسی طرح سے برقرار رہے گی ۔

جناب والا! آپ بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں ۔ اور آپ نے خود بھی قانون سازی کی ایک تاریخ کا مطالعہ کیا ہے ۔ جس کے تحت ہمارے سامنے یہ بات ایک حقیقت اور مسلمہ حقیقت کے طور پر آئی ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کے تحت بھی جو شرائط ملازمت دی گئی تھیں ۔ ان میں یہ بات مسلمہ طور پر تسلیم کی گئی تھی کہ ملازمت ایک طرح کا کنٹریکٹ ہوگا ۔ اور اس کنٹریکٹ کی تقدیس بہرحال باقی رکھنی چاہیے ۔ وہ گورنمنٹ جو سامراجی حکومت تھی ۔ وہ گورنمنٹ جس کا مقصد برصغیر کے عوام کو غلام اور محکوم رکھنا تھا ۔ اس نے بھی اس معاہدے کی بنیاد پر ملازمین کے لیے شرائط کار متعین کیں ۔ تو انہوں نے بھی ان کو یہ حق دیا کہ وہ کسی بھی عدالت میں اپنی ملازمت کے سلسلہ میں نہ صرف یہ کہ حق طلبی کر سکتے ہیں ۔ نہ صرف یہ کہ انصاف مانگ سکتے ہیں ۔ بلکہ اس انصاف کی روشنی میں ۔ اس فیصلہ کی روشنی میں ان کی ملازمتیں بحال ہو سکتی ہیں ۔ ان کو دوبارہ ترقی یاب کیا جا سکتا ہے ۔ اور ان کی ہر ناانصافی اور حق تلفی کے سلسلہ میں عدالتوں کے دروازے کھٹکھٹائے جا سکتے ہیں ۔ جناب والا! یہ شرائط ملازمت برقرار رہیں ۔ اور جب قیام پاکستان ہوا تو ہم نے جمہوریت کے پرستار کی حیثیت سے 1956ء کا آئین منظور کیا ۔ اور اس آئین میں ان شرائط ملازمت کو نہ صرف یہ کہ برقرار رکھا ۔ بلکہ ان کو بہتر بنانے کے لئے ایسی دفعات ایسے آرٹیکل ہم نے منظور کئے ۔ جن کے تحت ان کو زیادہ آزاد اور غیر جانبدار کیا تھا ۔ اور وہ اس لئے تاکہ ان کو زیادہ تحفظ کے ساتھ کام کرنے کے مواقع حاصل ہو سکیں ۔ جناب والا! 1956ء کے آئین میں کہا گیا کہ شرائط ملازمت میں کوئی ایسی تبدیلی نہیں کی جاوے گی ۔ جس سے ملازمین کو disadvantage کے طور پر کوئی خسارہ یا کوئی بھی نقصان برداشت کرنا پڑے ۔ جناب والا! اس کے بعد ہم ایک اور دور سے دوچار ہوئے جسے ایوبی آمریت کا دور کہا جاتا ہے ۔ اس میں 1962ء کا آئین ہمیں ملا ۔ اور 1962ء کے آئین کے تحت انہوں نے سرکاری ملازمین پر اپنے مقاصد کے استعمال کی خاطر کچھ پابندیاں عائد کیں ۔ ان کے لئے عدالتوں کے دروازے بند کئے ۔ ان کے لئے رٹ کے جو حقوق تھے ۔ ان پر پابندیاں عائد کیں ۔ لیکن انہوں نے بھی وہ شرائط کار برقرار رکھیں جو اس سے مروجہ طور پر اور مسلمہ طور برقرار تھیں ۔ اور ان قواعد کو برقرار رکھا جو اس سے پہلے تمام ادوار میں مسلمہ طور پر ایک مہذب معاشرے کے لئے ضروری سمجھے جاتے ہیں انہوں نے ان پر یہ شرائط لگا دیں اور ایک basic فارمولہ یہ رکھا کہ وہ تنخواہ جو پہلے سے

مفرور تھی۔ وہ کسی بھی ملازم کی کم نہیں ہوگی۔ اور انہیں ریٹائرمنٹ ، ایک خاص سٹیج سے پہلے ریٹائر نہیں کیا جا سکے گا۔ یہ ایوبی آمریت کے دیئے ہوئے آئین میں ملازمین کے تحفظ کے لئے کیا گیا۔۔۔۔۔۔۔

Mr. Speaker : Let us not discuss the constitution.

ائین اور قانون کی تمیز کو اپنے سامنے رکھیے۔ نئے آئین نے وہ تمام مراعات نہیں چھین لیں جو پرانے آئین نے دی تھیں۔ یہ دلائل تو آپ کے ہو سکتے ہیں کہ جو کچھ آئین نے دینے سے انکار کر دیا۔ اب اس قانون کے ذریعے وہ افسران کو دینا چاہتے ہیں۔

I won't permit the criticisim of the Constitution.

سید تابش الوری : جناب والا ! میں یہ تو صرف اپنے طور پر یہاں کہہ رہا ہوں۔ شرائط ملازمت ان ادوار میں بھی برقرار رہیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب اس آئین کی تعریف تو کی جا سکتی ہے۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں بڑے اختصار کے ساتھ یہ عرض کرنی چاہ رہا تھا۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ایوبی آمریت نے بھی دو ضمانتوں کے ساتھ شرائط ملازمت برقرار رکھیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ عوامی حکومت نے نہ صرف اس آئین کے ذریعے بلکہ اس موجودہ بل کے ذریعہ ان تمام تحفظات کو ختم کر دیا جو ایک غیر ملکی سامراج نے دیا تھا۔ نہ صرف یہ کہ ان تحفظات کو ختم کر دیا جو کہ ایوبی آمریت نے دیئے تھے۔ نہ صرف یہ کہ ان تحفظات کو ختم کر دیا ہے۔ جو کہ یحییٰ خان کی فوجی اور مارشل لاء حکومت نے برقرار رکھے تھے بلکہ ان مروجہ اور مسلمہ اصولوں کو نظرانداز کر دیا جو کہ ہر مہذب معاشرے میں ہر جمہوری حکومت میں کسی نظم و نسق کے لیے لازمہ اور ناگزیر تصور ہوتے ہیں۔ جناب والا ! آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ مہذب معاشرہ میں اس بات کی ضمانت دی جاتی ہے کہ کسی شخص کے خلاف کوئی بھی کارروائی صفائی کا موقعہ دیئے بغیر یا اسے سنے بغیر یا اس سلسلہ میں اسے انصاف کا موقعہ دیئے بغیر عمل میں نہیں لائی جاوے گی۔ لیکن موجودہ بل کے ذریعہ جناب والا ! یہ مروجہ اور مسلمہ اصول جو کہ ہر مہذب معاشرے کا لازمی حصہ ہوتے ہیں۔ ختم کر دیئے گئے ہیں۔

جناب والا ! اگر آپ کسی بھی معاشرے سے اس کا یہ اصول عدل بھی ختم کر دیں اگر کسی شخص کو اس کی برطرفی اور ناانصافی

کے سلسلے میں کسی جگہ صفائی کا موقع دینے سے انکار کر دیں تو پھر جناب والا ! یہ کسی مہذب معاشرے کا قانون نہیں بلکہ کسی حیوانی معاشرے کا قانون بن جائے گا۔ اس طرح سے ہم اپنے اصول تہذیب کو ختم کرکے رکھ دیں گے۔ جس کے خاتمے کی صورت میں کوئی تہذیب و تمدن کسی صورت میں بھی برقرار نہیں رہ سکتی۔ جناب والا ! اگر یہ جنگل کا قانون لاگو کر دیا جائے۔ اگر کوئی شخص چاہے کسی شرط کے بغیر کسی قاعدے کے بغیر کسی شخص کے خلاف کوئی کارروائی کر سکتا ہے۔ تو پھر might is right کا عمل اس ملک میں اور اس صوبے میں رائج ہو جائے گا۔ اور اس قانون کے ذریعے ہم اس عمل کو مستحکم کر رہے ہیں۔ ہم اسی جنگل کے قانون کو نافذ کر رہے ہیں جس کے ذریعے سرکاری ملازمین کو ان کی پرانی حاصل کردہ مراعات سے محروم کیا جا رہا ہے۔ وہ جس زمانے میں ملازم ہوئے تھے۔ اس وقت ان کی شرائط کار مختلف تھیں۔ انھوں نے جس زمانے میں گورنمنٹ سے ملازمت کا معاہدہ کیا تھا اس زمانے کے قواعد مختلف تھے اور ان قواعد کی روشنی میں انھوں نے اپنی زندگی کو حکومت کی خدمت کے لیے وقف کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ آج ان شرائط و قواعد کو یکسر تبدیل کیا جا رہا ہے۔ اس طرح سے اس معاہدے کی تقدیر ختم ہو گئی ہے۔ اس مہذب انسانی اصول کا خاتمہ ہو گیا ہے جس کے بغیر ہم کسی طور پر بھی جمہوری عوامی فلاحی حکومت کے دعویدار نہیں ہو سکتے۔

جناب والا ! اس بل کے تحت سینیارٹی اور سول سرونٹ کا خاتمہ کیا جا رہا ہے۔ حکومت کو یہ اختیار دیا جا رہا ہے کہ وہ کسی بھی شخص کو سینیارٹی کی بنیاد پر نہیں بلکہ اپنی پسند اور ناپسند کی بنیاد پر ترقی دے سکے گی۔ آپ جانتے ہیں کہ seniority-cum-fitness کا اصول ساری دنیا کے قانونی اور جمہوری معاشروں میں ایک مسلمہ اصول ہے۔ لیکن ہماری صوبائی حکومت نے اس seniority-cum-fitness کے مروجہ اصول کو خیرباد کہہ دیا ہے اور یہ قرار دیا ہے کہ اس سلسلے میں کوئی قاعدہ کوئی سینیارٹی کوئی اہلیت سامنے نہیں رکھی جائے گی بلکہ حکومت کی پسند اور متعلقہ سربراہ محکمہ کی پسند سینیارٹی کے سلسلے میں تمام تر اختیارات حاصل ہوں گے۔ جناب والا ! آپ سمجھتے ہیں کہ اگر سینیئر افراد کسی وجہ بتائے بغیر ان کی اہلیت کا جائزہ لیے بغیر revert کر دیئے جائیں یا ان کے مقابلے میں ان کے jounior کو ترقی یافتہ کر دیا

جائے تو آپ سمجھتے ہیں کہ وہ کس قدر بیزاری - کس قدر مایوسی اور کس قدر بے چینی کے عالم میں اپنے فرائض انجام دیں گے - اور جب کوئی سرکاری ملازم یا کوئی بھی معاشرے کا شخص بے چین - بیزار اور مایوس ہو اور اس کو یہ احساس ہو کہ شائد اس کے ساتھ انصاف نہیں ہو رہا بلکہ ناانصافی کے بنا پر اس کی حق تلفی کی جا رہی ہے تو وہ نہ صرف یہ کہ اپنے فرائض صحیح طور پر انجام نہیں دیتا بلکہ اس معاشرے - اس قوم اور اس ملک کا باغی ہو جایا کرتا ہے - اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ ان بنیادی اصولوں کو برقرار رکھیئے ان مسلمہ روایات کو ترک نہ کیجئے جن کی بنیاد پر ان معاشروں کی تعمیر ہوئی ہے اور آئندہ مستقبل میں بھی اگر ہمیں نئے انداز میں ایک ترقی یافتہ قوم کی حیثیت سے سنوارنا ہے تو ہمیں ان بنیادی اصولوں کو نظر انداز نہیں کرنا ہوگا -

جناب والا ! اس بل کے تحت یہ اختیار بھی حکومت حاصل کر رہی ہے کہ وہ کسی بھی سرکاری ملازم کی تنزلی کر سکے گی اور تنزلی کسی نوٹس کے بغیر ہوگی - جناب والا ! آپ محسوس کریں گے کہ جب کسی شخص کو اس کے عہدے سے کم تر درجے پر فائز کیا جائے - جب کسی شخص کو تنزلی کے مدارج سے گزارا جائے تو یہ بات لازمی ہوتی ہے اور انصاف کے عین مطابق ہوتی ہے کہ اس شخص کو کم از کم نوٹس جاری کیا جائے - اس شخص کو کم از کم یہ بتایا جائے کہ اس کی یہ تنزلی کس بنیاد پر کس وجہ کے پیش نظر اور کن حالات کے پس منظر میں کی جا رہی ہے - یہاں کسی نوٹس کے بغیر ناجائز تجاوزات کو گرانے کا قانون ابھی ہم نے کل منظور کیا ہے - جس میں اس کو گرانے کے سلسلے نوٹس کی کم از کم ضرورت لازمی طور پر محسوس کی گئی ہے - یہاں ایک شخص کی ملازمت کی ختم جا رہی ہے اس کا مستقبل و حال تاریک کیا جا رہا ہے لیکن نوٹس کی ضرورت محسوس نہیں کی جا رہی -

جناب والا ! اسی طرح اس بل کے تحت ایک انتہائی خطرناک ایک انتہائی ظالمانہ اور نامنصفانہ ضمن یہ رکھی گئی ہے کہ کسی بھی سرکاری ملازم کو اس کی ملازمت سے برطرف یا ریٹائر کیا جا سکتا ہے -

مسٹر سپیکر : آپ کا مطالبہ یہ ہے کہ ضمن 13 میں جو prescribed manner ہے اس کو قانون کا حصہ ہونا چاہیے تھا اور رولز کا حصہ نہیں ہونا چاہیے تھا ؟

سید نابش الوری : جناب والا ! میں ضمن 13 پر اب آ رہا ہوں -

جناب والا! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ضمن 13 کسی بھی ملازم کی ریٹائرمنٹ کے متعلق ہے۔ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ کسی سیکرٹری یا اس کے مساوی عہدے یا اس کے بالاتر عہدے پر فائز شخص کو کسی بھی وقت ریٹائر کیا جا سکے گا اور اس کے لیے جناب والا! کوئی قاعدہ متعین نہیں کیا گیا۔ کوئی شرط یا پابندی نہیں لگائی گئی۔ کوئی صفائی کا موقع فراہم نہیں کیا گیا۔ ایک مطلق العنان اختیار حکومت نے حاصل کر لیا ہے کہ اگر وہ کسی سیکرٹری یا اس کے مساوی عہدے کے فرد سے ناراض ہو جائے یا ان کے سیاسی مقصد کے لیے استعمال کرنے سے انکار کرتا ہے یا وہ شخص ان کی اس پالیسی سے اختلاف رکھتا ہے اسے فوری طور پر بغیر کسی وجہ بتائے ریٹائر کیا جا سکے گا۔ جناب والا! یہ تو مارشل لاء کے ضابطے میں بھی نہیں ہوا۔ یہ تو جناب ایوبی آمریت کے زمانے میں بھی نہیں ہوا۔ انہوں نے تو ایک ٹریبونل بنا دیا تھا جس میں سرسری سماعت کے بعد۔ لوگوں کو صفائی کا موقع دینے کے بعد ان کو نکالنے کے فیصلے کا اختیار دیا گیا تھا۔ یہاں تو اس قسم کا کوئی اختیار سیکرٹری جیسے بڑے منصب پر فائز شخص کے لیے بھی نہیں رکھا گیا۔ جناب والا! اسی طرح سے اس میں یہ بھی اختیار حکومت نے حاصل کر لیا ہے کہ سیکرٹری سے کم عہدے پر فائز فرد کو برطرف یا ریٹائر کیا جا سکے گا اور ان کی ریٹائرمنٹ کے لیے بھی کسی قاعدہ اور قانون۔ کسی ٹریبونل کسی صفائی کی ضرورت نہیں محسوس کی گئی البتہ تکلف کے طور پر اس میں یہ اضافہ کیا گیا ہے کہ اگر حکومت ضرورت محسوس کرے تو وہ ایک مشاورتی کمیٹی بنائے گی اور اس مشاورتی کمیٹی کے مشورے سے ان کو ریٹائر کیا جا سکے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جناب والا! اس میں ایک ایسی proviso add کر دی گئی ہے کہ وہاں اس تکلف کو بھی ختم کر دیا گیا ہے اور یہ اختیار لے لیا گیا ہے کہ اگر حکومت یہ مناسب سمجھے کہ مشاورتی کمیٹی کے مشورے کی کوئی ضرورت نہیں تو پھر وہ مشورہ بھی نہیں لیا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی دفعات اور اس قسم کے مہلک اختیارات حاصل کرنے سے نہ صرف یہ کہ اس حکومت کی بدنامی ہوگی نہ صرف یہ کہ اس معاشرے میں بے اطمینانی۔ بے یقینی اور بے اعتمادی کا دور دورہ ہوگا بلکہ بین الاقوامی طور پر رسوا ہو کر رہ جائیں گے۔ بدنام ہو کر رہ جائیں گے اور دنیا بھر میں ہمارے مخالف ہمارے دشمن یہ کہہ سکیں گے کہ یہ پاکستان تو ایک ایسی مہذب روایت کا بھی قائل نہیں ہے۔ ایک ایسے

مسلمہ اصول انصاف پر بھی یقین نہیں رکھتا جو دنیا کے نیم خواندہ نیم مہذب اقوام میں بھی رائج ہے۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ حکومت واقعی عوامیت۔ جمہوریت کی دعویدار ہے۔ اگر یہ حکومت واقعی انسانی فلاح کے کے لیے اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھتی ہے۔ اگر یہ حکومت واقعی اس قوم اس معاشرے کی اور اس صوبے کی حقیقی اور خوشحالی پر یقین رکھتی ہے تو اسے اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ یہ خواب۔ یہ عزائم۔ یہ خواہشیں۔ یہ تمنائیں اس وقت تک پوری نہیں ہو سکتیں جب تک آپ ایک غیر جانبدارانہ پالیسی اختیار کرکے اپنے سیاسی مقاصد کو بالائے طاق رکھ کر سول انتظامیہ کو غیر جانبداری اور دیانتداری کی حیثیت نہیں بخشیں گے۔

جناب سپیکر! حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں۔ سیاسی پارٹیاں پرچھائیوں کی طرح بدلتی رہتی ہیں۔ لیکن سول انتظامیہ ہمیشہ برقرار رہتی ہے۔ اس کے مقاصد سیاسی نہیں ہوتے۔ اس کا کام سیاسی نہیں ہوتا۔ اس کا کام پالیسی اور مروجہ قوانین پر عمل درآمد کرانا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر حکومت اپنے مقاصد کے لیے اپنے پسندیدہ افراد کو اپنی آمد کے ساتھ منسلک کر لے تو لازمی ہوگا کہ اس حکومت کے ساتھ وہ پوری انتظامیہ تبدیل ہو جایا کرے۔ اگر اس طرح سے انتظامیہ تبدیل ہونے لگے تو ملک اور صوبہ میں نظم و نسق تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا۔ جناب والا! گورنمنٹ بدستور رہتی ہے۔ حکومتیں تبدیل ہوتی ہیں لیکن ایسی روایات اور مروجہ اصول ہمیشہ برقرار رہتے ہیں جو حکومتوں کی تبدیلی کے ساتھ تبدیل نہیں ہوتے بلکہ وہ اپنے رفقائے کار کے ساتھ جاری رہتے ہیں۔ پالیسیز بدلتی ہیں مگر قوانین اور شرائط اور قواعد کو جو بنیادی طور پر سول ملازمین کے تحفظ کے لیے ہیں نہیں بدلا جاتا۔ جناب والا! اگر ہم نے یہ وطیرہ اختیار کر لیا اور اپنے سیاسی مقاصد کے لیے سول ملازمین کو استعمال کرنے لگے تو نتیجہ وہی ہوگا جو اس سے پہلے ہوا ہے۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی ہمارے سامنے ہے۔ نوکر شاہی کی پالیسیز کا یہ کارنامہ نہیں بلکہ ان کی غلط پالیسیز کا نتیجہ ہے جنہوں نے اپنی مرضی کے مطابق ایسی انتظامیہ پیدا کی جنہوں نے مشرقی پاکستان میں نفرت کی خلیج حائل کر دی۔ انہوں نے اپنے آپ کو فاتح سمجھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مشرقی پاکستان مغربی پاکستان سے متنفر ہو کر رہ گیا۔ اب وہی صورت حال ہے کہ اگر ہم نے بچے کھچے ملک میں اگر اس صوبہ میں وہی قوانین رائج کر دیے تو یاد رکھئے کہ مختلف علاقوں میں اسی قسم کے جذبات پیدا ہو جائیں گے۔

مختلف سول ملازمین مختلف حصوں میں اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لیے مختلف سیاسی گروہوں سے رابطہ رکھنے پر مجبور ہوں گے ۔ جناب والا! جب وہ سیاسی گروہ سے رابطہ رکھیں گے ۔ جب وہ گورنمنٹ کی پسند نا پسند پر اپنی ملازمت کا انحصار سمجھیں گے تو غیر جانبداری اور ایمانداری کے ساتھ اپنے فرائض ادا نہ کر سکیں گے ۔ اس وقت ہم نظم و نسق میں جوابتری دیکھ رہے ہیں ۔ اس وقت جو امن عامہ کی تباہی دیکھ رہے ہیں اس وقت جو قتل وغارت لوٹ اور راہزنی اور غنڈہ گردی کے واقعات دیکھ رہے ہیں اس کی بنیاد یہی ہے کہ سول ملازمین لاپروا ہوتے جا رہے ہیں ۔ بیزار ہوتے جا رہے ہیں ۔ عدم تعلق ہوتا جا رہا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب ان کو من و عن تحفظ نہیں ہے جب ان کو کوئی اختیار اور آزادی رائے ۔ آزادی ضمیر حاصل نہیں ہے تو وہ کس لیے قربانیاں دیں ۔ کس کے لیے کام کریں اور اپنی آزادی کو خطرے میں ڈالیں ۔ جناب والا! میں آپ کے توسط سے اس ایوان سے دردمندانہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اس لیے منتخب کیا گیا ہے کہ آپ عوامی دور میں جمہوری اقدار کو زندہ کرنے کے لیے ایسی قانون سازی کریں جس سے معاشرہ میں فلاح ہو سکے ۔ جس سے انتظامیہ بہتر طور پر اپنا کام اور اپنے فرائض انجام دے سکے ۔ جس سے نہ صرف ملک میں نیک‌نامی ہو بلکہ بین‌الاقوامی طور پر بھی ہمیں احترام کی نظروں سے دیکھا جائے ۔ اگر ہم نے مارشل لائی روایات کو اپنا لیا اور وہی آمرانہ روش اختیار کر لی اور ون پارٹی رول اس ملک میں نافذ کیا تو اس کے اثرات پہلے بھی ہیں اور آئندہ بھی جو ہولناک نتائج نکلیں گے اس سے ہمیں آنکھیں بند نہیں کرنی چاہئیں ۔ ایک پارٹی کی حکومت قائم کی جا سکتی ہے لیکن ایک پارٹی کی حکومت قائم کرنے کے بعد پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ایک ملک یا ایک صوبہ نہیں رہ سکتا چونکہ جب جمہوری روایات ختم ہو جائیں جب مختلف سیاسی جماعتوں اور سیاسی گروہوں کو اپنے مستقبل اور حال پر اعتماد نہ رہے اور سول انتظامیہ اپنے تحفظات کے ختم ہونے سے بیزار ہو جائے تو پھر یاد رکھئے کہ صوبے کے اجتماعی طریقے اور منصوبہ‌بندی متاثر ہوتی ہے ۔ صوبے کی خوش حالی متاثر ہوتی ہے ۔ اور صوبے کا نظم و نسق اور امن عامہ تباہ و برباد ہو کر رہ جاتا ہے ۔ اس لیے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر آپ اپنے آپ کو عوامیت اور جمہوریت کے دعویدار کہتے ہیں تو یہ قانون آمریت کی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے جو مارشل لائی حکومت کے نعم البدل کی حیثیت رکھتا ہے ۔ اس کو اس ایوان میں مسترد کر

دیجئے ۔ آج اعلان کیجئے کہ ہم عوام کی خواہش کے مطابق ملازمین سرکار کی رائے کے مطابق اس کو اس طرح سے دوبارہ مرتب کریں گے اور اس کو نئے سرے سے ایوان میں پیش کریں گے جو نہ صرف یہ کہ سرکاری ملازمین کے لیے قابل قبول ہو ۔ نہ صرف یہ کہ ان کو تحفظ اور غیر جانبداری بخش سکے بلکہ عام لوگوں میں اعتبار و اعتماد پیدا ہو سکے ۔ یہ ہمارے لیے نیک فال ہوگا ۔ عزت افزائی ہوگی اور ان کے کیریئر کو بہتر بنانے کا موقع ہوگا ۔

جناب والا! آپ دیکھ رہے ہیں کہ سول ملازمین کی حیثیت سے جو لوگ ریٹائر ہو رہے ہیں ۔ جو کام کرنے سے بیزار ہیں ۔ ملک کا دانشور طبقہ بیزار ہے اور نہ صرف وہ ملک سے باہر جا رہا ہے ۔ نہ صرف وہ اپنی صلاحیتیں غیر قوموں کے لیے استعمال کرنے پر مجبور ہے بلکہ وہ یہ بھی محسوس کر رہے ہیں کہ اس سے پہلے سرکاری ملازمت میں دو ہی فوائد تھے ایک تو یہ سمجھا جاتا تھا کہ سرکاری ملازمت میں تحفظ ہوتا تھا اور دوسرے عزت ہوتی تھی ۔ جناب والا! یہ دونوں خصوصیات اور دونوں اہم عناصر ختم ہوتے جا رہے ہیں ۔ سرکاری ملازمت میں نہ عزت باقی رہی ہے اور نہ تحفظ باقی رہا ہے ۔ جب یہ بنیادی عنصر ختم ہے اور جب ملک کا دانشور اور ذہین طبقہ سرکاری ملازمت میں نہیں آئے گا بلکہ پرائیویٹ ملازمتوں کی طرف توجہ کرے گا اور اس طرف چلا جائے گا تو اتنا بڑا نقصان اور خسارہ ہوگا جس کی تلافی پوری قوم نہ کر سکے گی ۔ اس طرح آج آپ اس قسم کے حالات پیدا کر رہے ہیں کہ لوگ سرکاری ملازمت سے دور رہیں یا اگر سرکاری ملازمت میں آنا چاہیں تو اہلیت کی بنیاد پر نہیں ۔ معیار کی بنیاد پر نہیں بلکہ محض سفارش پر آ سکیں گے ۔ جناب والا! بنیادی طور پر پبلک سروس کمیشن کے اختیارات ختم ہو چکے ہیں ۔ جناب والا! پبلک سروس کمیشن کو جو reference کئے جاتے تھے ان کا خاتمہ ہو چکا ہے ۔ پبلک سروس کمیشن کو آپاہج بنا دیا گیا ہے ۔

Mr. Speaker : How is that relevant? That is a law that you have adopted.

سید تابش الوری : جناب والا! ہم نے اس وقت بھی اس کو سیاہ قانون قرار دیا تھا ۔ جناب والا! پبلک سروس کمیشن کے اختیارات ختم کئے جا رہے ہیں ۔ سول سروسز کی شرائط ملازمت کو ختم کیا جا رہا ہے ۔ ان کے تحفظات ختم کئے جا رہے ہیں ۔ جو چیز بنیادی طور پر موجود نہیں ہے اس کے لیے انصاف کس سے مانگیں گے ۔ جناب والا! جسے

آپ بھی جانتے ہیں اور زبانی طرر پر حکمران پارٹی بھی مانتی ہے وہ عدلیہ کی بالاتری ہے عدلیہ کی حکمرانی ہے۔ ہم نے اس بل کے تحت عدلیہ کو اس کے اختیارات سے بھی محروم کر دیا گیا ہے۔ ہم نے اس بل کے تحت یہ اختیارات حکومت کو دے دئے ہیں کہ وہ سرکاری ملازموں کی بر طرف تقرری اور تنزلی کے سلسلے میں جو بھی فیصلہ کریں گے صحیح ہو یا غلط ہو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ جناب والا ! عدلیہ پر سب کو اعتماد ہے کہ یہ واحد ادارہ ہے جس میں کسی امتیاز کے بغیر۔ کسی گروہی دباؤ کے بغیر۔ کسی سیاسی اثر کے بغیر ہر آدمی انصاف طلبی کی امید رکھتا ہے۔ اگر ہم نے عدلیہ کو بھی اس کے اختیارات سے محروم کرنے کی روش جاری رکھی تو پھر عدلیہ کا کام کیا رہ جائے گا اور جب کسی معاشرے میں انصاف کے دروازے بند کر دئے جائیں۔ جب کسی معاشرے میں حق تلفی کے ازالہ کے راستے مسدود ہو جائیں تو پھر بغاوتیں جنم لیتی ہیں اور پھر انڈر گراؤنڈ تحریکیں جنم لیتی ہیں پھر اس قسم کے احتجاجات اور اس قسم کے جلسے اور جلوس جنم لیتے ہیں جو کسی بھی معاشرے کو اس کی روائتی اقدار سے محروم کر دیتے ہیں۔ جناب والا ! اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس معاشرے میں اطمینان ہو۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس معاشرے میں اعتماد پیدا ہو تو پھر تمام معاشرے کے افراد کو تمام طبقوں کو ان کا حق اور انصاف کے مطابق مراعات اور تحفظات دیں اگر آپ نے یہ انصاف اور تحفظات نہ دئے اور وقت کا یہ اہم ترین سوال حل نہ کیا تو یاد رکھیں کہ آپ کی حکومت اسے حل نہ کرنے کی پاداش میں ناکام ہو جائے گی اور وہ دن دور نہیں جب معاشرے کے مختلف طبقوں اور سول سرونٹس کے مختلف درجوں کے لوگ آپ کے خلاف آواز بلند کریں گے اور اس قسم کی تحریک منظم کریں گے کہ آپ کو اپنی اس اقتدار کی مسند پر فائز رہنا بڑا مشکل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر ! میں آپ کے توسط سے یہ بھی درخواست کرنی چاہتا ہوں کہ یہ قانون ایک ایسی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے جو ہمارے لیے مہلک ہی نہیں جو ہمارے لیے رسوا کن ہی نہیں بلکہ سیاسی اخلاق کے بھی منافی ہے۔ اگر ہم سیاسی اور تہذیبی اخلاق کو نظر انداز کر کے۔ اگر ہم قانون کی مروجہ روایات کو نظر انداز کر کے اس بل کو منظور کریں گے۔ تو یہ ہمارے لیے رسوائی کا باعث ہوگا۔ جناب والا ! میں یہ بھی اس ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ سول سرونٹس ایکٹ مرکز کے ایک ایکٹ کی تعمیل میں جاری کیا گیا ہے لیکن جو کام مرکز

نے نہیں کیا وہ ہماری صوبائی حکومت نے انجام دیا ہے ۔ جناب والا ! جو کام مختلف صوبائی حکومتوں نے نہیں کیا وہ اس صوبائی حکومت کے حصے میں آیا ہے ۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس ایکٹ کی روشنی میں بلوچستان اور سندھ میں جو قوانین نافذ کئے گیے ہیں ان میں سیکرٹری اور اس کے مساوی عہدے پر متمکن افراد کو ریٹائر کرنے کی ایسی کوئی دفعہ نہیں ۔ انہوں نے اس ضمن کو اپنے قوانین سے خارج کر دیا ہے اور یہ کہہ کر خارج کر دیا ہے کہ چونکہ یہ غیر منصفانہ ہے ۔ اس کے لیے انہوں نے یہ تعبیر کی ہے کہ چونکہ سیکرٹری مرکزی سطح کا عہدہ ہوتا ہے اور چونکہ یہ مرکزی حکومت سے متعلق ہوتا ہے ۔ اس لیے صوبائی حکومت کو اس سلسلے میں ریٹائرمنٹ کا اختیار حاصل نہیں کرنا چاہیے ۔ جناب والا ۔ اسی طرح سے انہوں نے یہ اختیار بھی نہیں لیا کہ کسی بھی شخص کو جو سیکرٹری یا اس سے کم عہدے پر فائز ہو اسے ایک مشاورتی کمیٹی کے مشورے سے ریٹائر کیا جا سکتا ہے ۔ دوسرے صوبوں میں یہ قانون منظور ہو چکا ہے لیکن یہ تحتی ضمن اس میں موجود نہیں ۔ انہوں نے اس قسم کی قانون سازی سے انکار کر دیا ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ قانون عدل و انصاف کے مروجہ اصولوں کے خلاف ہے ۔ جناب والا ! جو کچھ بلوچستان اور سندھ کی حکومتوں نے نہیں کیا ۔ ۔ ۔ ۔

چوہدری غلام قادر : جناب والا ! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ فاضل ممبر کی تقریر غیر متعلقہ ہے اور وہ بلوچستان اور سندھ کی حکومتوں کا حوالہ دے رہے ہیں جو نہیں دینا چاہیے ۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, under Rule 181 I move that the question may now be put.

Mr. Speaker : I am not satisfied.

Chaudhri Amanullah Lak : Sir, there are other members who have opposed this.

مسٹر سپیکر : اس کی کوئی پابندی نہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں یہ وضاحت چاہتا ہوں ۔

شیخ عزیز احمد : یہ تو مسٹر سپیکر کی صوابدید پر ہے کہ وہ کس چیز کو منظور کرتے ہیں یا نہیں ۔

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں آپ کی توجہ اس اہم نکتہ کی طرف مبذول کر رہا ہوں کہ پاکستان سول سروٹس ایکٹ جو قومی اسمبلی

میں پیش ہو چکا ہے اس میں ایسی کوئی ضمن موجود نہیں جو ہمارے اس زیر غور بل میں موجود ہے - اس بل کی ضمن 13 کی تحتی ضمن (2) میں کہا گیا ہے ۔۔۔۔

شیخ عزیز احمد : جناب والا ! اس وقت صرف پنجاب کا بل زیر غور ہے -

Mr. Speaker : Please advance an argument. Let us not read books.

شیخ عزیز احمد : وہ حوالہ ضرور دیں -

مسٹر سپیکر : وہ موجودہ ایکٹ کا حوالہ دے رہے ہیں جو ہمارے سامنے ہے -

شیخ عزیز احمد : جناب والا ! یہ کلاز کا حوالہ تو دے سکتے ہیں لیکن اس پر بحث نہیں کر سکتے -

Mr. Speaker : Yes, he is only refering to it.

سید تابش الوری : جناب والا ! اس بل کی ضمن 13 کی تحتی ضمن (دوم) میں کہا گیا ہے -

> (ii) in the case of a person holding the post lower than the post of Secretary to Government of the Punjab on such date, as the Government may, in the public interest, in consultation with an Advisory Committee as may be constituted in the prescribed manner for the purpose, direct:
>
> Provided that Government may, in any case, dispense with the requirement of consultation with an Advisory Committee.

جناب والا ! یہ وہ دفعہ ہے - یہ وہ اختیار ہے جو خود مرکزی حکومت نے بھی اپنے لئے لینا پسند نہیں کیا - یہ وہ دفعہ ہے جسے کسی دوسری صوبائی حکومت نے بھی انصاف اور عدل کے تقاضوں کے خلاف سمجھتے ہوئے قبول نہیں کیا - یہ کارنامہ - یہ فریضہ صرف صوبائی حکومت پنجاب کے حصے میں آیا ہے کہ اس نے اس قسم کی ظالمانہ ضمن اس بل میں رکھ دی ہے -

Mr. Speaker : When we come to this Clause, then discuss it thread. At this stage a reference is sufficient.

سید تابش الوری : جناب والا ! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ اس سے پہلے بھی پنجاب کے حصے میں بہت سی رسوائیاں آ چکی ہیں ۔ اس سے پہلے بھی پنجاب میں بہت سے غلط کام ہو چکے ہیں ۔ خدا کے واسطے آپ ان روایات کو اتنا عام نہ کیجئے اور کم از کم ایسی روایات قائم نہ کیجئے جو کسی دوسرے صوبے نے قائم نہ کی ہوں ۔ صرف پنجاب کے سول سرونٹس کی گردن پر تلوار لٹکانے کے لیے صرف صوبائی حکومت پنجاب اس قسم کا قانون نافذ نہ کرے ۔ اس طرح ہم اپنے سول سرونٹس کو مایوس کر رہے ہیں ۔ بیزار کر رہے ہیں اور انہیں آئندہ کے لئے اس بات پر مجبور کر رہے ہیں کہ وہ اپنی ملازمتیں پنجاب سے ترک کر کے دوسرے صوبوں میں چلے جائیں ۔ جناب والا ! ہمیں ایسا ماحول پیدا کرنا چاہئے جس سے دوسرے علاقوں کے ٹیلنٹڈ افراد کو یہاں آنے میں دلچسپی پیدا ہو ۔ جناب سپیکر ۔ سمجھتا ہوں کہ پنجاب اپنی آبادی کے اعتبار سے ہی نہیں اپنے ٹیلنٹ کے اعتبار سے بھی بڑا اہم اور لیڈنگ رول ادا کر رہا ہے اور آج بھی ہم سمجھتے ہیں کہ جو قانون ہم منظور کر رہے ہیں تو پھر اس قسم کا کردار اپنانا ہوگا جو دوسرے صوبوں کے لئے قابل تقلید ہو اور جس کی روشنی میں دوسرے صوبوں کے ملازمین کی طرح یہاں کے ملازمین بھی اپنے حقوق کا تحفظ کر سکیں چہ جائیکہ ہم ایسا قانون منظور کر رہے ہیں جس کے تحت ہم دوسرے صوبوں سے الگ امتیازی طور پر سول سرونٹس کے حقوق پامال کر رہے ہیں ۔ ان کے تحفظات کو قتل کر رہے ہیں ، ان کی مراعات کو قتل کر رہے ہیں ۔ اگر یہ سلسلہ جاری رکھا گیا تو پنجاب کے سول سرونٹس مایوس اور بیزار ہو کر اپنے فرائض سے نہ صرف بے تعلق ہو جائیں گے بلکہ صوبے کی اجتماعی منصوبہ بندی عوام کی خوش حالی اور ہمارا حال و مستقبل بری طرح سے متاثر ہوں گے ۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ اس سے پہلے کہ یہ ایوان اس پر غور کرے ، اسے رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے تاکہ ان کے احساسات کی روشنی میں صحیح سمت میں قانون سازی کر سکیں ۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی مطالبہ کروں گا کہ وزیر قانون اس بل کو فوری طور پر واپس لیں تاکہ اس کو عوامی احساسات کی روشنی میں عدل و انصاف کے تقاضوں کے مطابق اس طرح سے مرتب کیا جا سکے کہ وہ پورے صوبے کے لئے قابل قبول ہو ۔ شکریہ ۔

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان :

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! ہمارا ملک ہماری قوم اور ہمارا صوبہ آزادی کے انتیس سالوں میں جن المیوں ، مصیبتوں ، پریشانیوں اور

اور نقصانات کا شکار ہوا تھا اس کا تقاضا یہ تھا کہ ہم ماضی سے سبق سیکھتے ماضی کی غلطیوں کا اعادہ کرنے سے گریز کرتے اور وہ اسباب تلاش کرنے کی کوشش کرتے جن کی وجہ سے ہماری قوم اور ملک کو ان ناکامیوں اور عظیم ترین المیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر افسوس

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

ہم نے ان اسباب کو معلوم کرنے کی بجائے الٹا ان گہرائیوں میں مزید جانے کی کوشش شروع کر دی اور اپنے آپ کو مزید تعر مذلت میں دھکیلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مجھے بے پناہ افسوس ہے کہ 1947ء میں آزادی کے بعد آج تک ہم یہ نہیں سمجھ سکے کہ انتظامیہ ہماری نوکر اور ملازم ہے یا وہ ہمارے بھائی ہیں، یا ان کا اس قوم، ملک اور معاشرے میں status کیا ہے۔ یقین جانیں کہ اس تام تر تباہی، تام تر مصیبت اور تام تر ناکامی کا واحد سبب یہی ہے کہ آج تک ہم نے اپنی انتظامیہ کو نہیں سمجھا اور نہ اسے وہ مقام دیا جس کی صحیح معنوں میں وہ مستحق تھی۔ جناب والا! اگر ہمیں اپنی انتظامیہ کو سمجھنا ہے اور پرکھنا ہے، اس کے احساسات کا اندازہ لگانا ہے، اگر ہم نے اپنی انتظامیہ کی حب الوطنی کو دیکھنا ہے، تو آئیے، ابوالکلام آزاد کی کتاب ''انڈیا ونز فریڈم،، دیکھیے اس کا مطالعہ کیجئے۔ اس میں آپ دیکھیں گے کہ ابوالکلام آزاد نے پاکستان کی تخلیق میں آپ کی انتظامیہ کو کیا خراج تحسین پیش کیا ہے۔

مسٹر ایس۔ ایم مسعود: سکندر مرزا کے متعلق کیا خیال ہے؟

حاجی محمد سیف اللہ خان: لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔

جناب والا! یہ بات نہیں کہ میں ابوالکلام آزاد کی کتاب کا حوالہ دے کر ان کے بارے میں کچھ کہہ رہا ہوں۔ وہ ہر ایک کی اپنی رائے ہے۔ میں یہ حوالہ دے کر آپ کو اس کی اہمیت بتلا رہا ہوں کہ جس وقت پاکستان نہ بنا تھا، جس وقت پاکستان معرض وجود میں نہ آیا تھا۔ شاید آپ سمجھتے ہوں کہ پاکستان کا قیام صرف آپ کی سیاسی کارکردگی کا نتیجہ ہے، یا صرف آپ کی سیاسی تحریک کا نتیجہ ہے۔ بلکہ آپ غور سے دیکھیں تو اس میں آپ کے مسلمان ملازمین کا بھی بہت بڑا ہاتھ ہے۔ یہی مسلمان ملازمین تھے جنھوں نے پاکستان کی تخلیق میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ اپنی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ جس وقت مسلم لیگ کو

وزارت خزانہ کی پیش کش کی گئی تھی تو مسلم لیگ suspence میں سوچ بچار میں پڑ گئی تھی کہ شاید ہندو کوئی دھوکا کر رہا ہے۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب ۔ میں تاریخ کا حوالہ دینے سے آپ کو منع نہیں کرتا ۔

But let us proceed ourselves in the proper perspective.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں سروسز کا کردار آپ کو بتلا رہا ہوں کہ ہماری سروسز نے کیا کیا کردار ادا کیا ۔

مسٹر سپیکر : جن دو بزرگوں کا آپ نام لینا چاہتے ہیں ، شاید ان کا نام ادھر سے کسی اور طرح سے لیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں کسی کا نام نہیں لوں گا۔ میں ناموں سے ہمیشہ گریز کیا کرتا ہوں ۔ میں واقعہ بتا رہا ہوں اور واقع میں بھی وہ نام نہیں آئے گا ۔

جناب والا ! جس وقت مسلم لیگ سوچ بچار میں تھی کہ وہ وزارت خزانہ قبول کرے یا نہیں ، اس وقت یہی سروسز ہی ہمارے کام آئیں ۔ وہی مسلمان ، محب وطن سروسز ، جو پاکستان بنانا چاہتی تھیں ، جو پاکستان کے قیام کی آرزومند تھیں ، انہوں نے آکر قائداعظم کی خدمت میں استدعا کی کہ آپ خدا کے لیے یہ پیش کش قبول کر لیں ۔ یہ آپ کو فنانس منسٹری نہیں دی جا رہی ، بلکہ آپ کو پاکستان دیا جا رہا ہے ، جو ہم آپ کر ثابت کر کے دکھائیں گے ۔ اور ہماری سروسز نے ثابت کر کے دکھایا کہ وہ پٹیل اور گاندھی جو کہا کرتے تھے کہ پاکستان ہماری لاشوں پر بنے گا ، ایک ہی بجٹ کے پیش ہونے پر انہی کی زبانوں سے نکل رہا تھا کہ خدا کے لیے ان سے جلد جان چھڑاؤ ، پاکستان جلد بناؤ تاکہ ہم اس مصیبت سے نجات حاصل کر سکیں ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ وہی سروسز نہیں ہیں ؟ وہی مسلمان سروسز نہیں ہیں جن کے خلاف آج نفرت کے انبار پھیلائے جا رہے ہیں ۔ جنہیں آپ نوکر سمجھتے ہیں اور نوکر کا خطاب دیتے ہیں ۔ آپ سوچیں کہ انہوں نے اس وقت پاکستان کی خواہش کا اظہار کیوں کیا تھا ۔ انہیں قطعاً یہ خواہش نہ تھی کہ پاکستان بنے گا تو ہماری تنخواہ بڑھ جائے گی ۔ لیکن اگر ہم برطانیہ کے ملازم رہیں گے تو ہماری تنخواہ اور مراعات کم ہوں گی ۔ بلکہ انہوں نے یہ سمجھا کہ اگر پاکستان نہیں بنتا تو ہم ہمیشہ کے لیے انگریز کے نوکر رہیں گے ، ہمیشہ غلام اور ملازم کہلائیں گے ۔ پاکستان بن گیا تو ہم پاکستان کی حکومت کے ملازم

کہلائیں گے ، اس پاکستان کا حصہ کہلائیں گے ۔ اپنے آپ کو اس معاشرے کا حصہ کہلائیں گے ۔ یہی وہ جذبہ اور یہی خواہش تھی جس کے تحت ہماری سروسز نے پاکستان بننے کی آرزو کا اظہار کیا تھا اور اللہ تبارک و تعالےٰ کی مہربانی سے یہ مملکت معرض وجود میں آئی ۔ مگر افسوس کہ پاکستان بنانے کے محرک ملازمین کی خواہشات ، امنگوں اور جذبات کو پاکستان بننے کے بعد ملیامیٹ کر دیا گیا ۔ ان کی امیدوں کو خاک میں ملا دیا گیا ۔ جناب والا ! مجھے انتہائی افسوس ہے کہ آج تک ہم یہ نہیں سمجھ سکے کہ گورنمنٹ کے معنی کیا ہیں ؟ گورنمنٹ کیا چیز ؟ ڈیموکریٹک گورنمنٹ کسے کہا جاتا ہے ؟ ہم بار بار کہتے ہیں کہ ڈیموکریٹک گورنمنٹ کا مقصد اور مفہوم یہ ہے :

Government by the people, for the people of the people.

مگر افسوس کہ اس کے معنی آج تک ہم نہیں سمجھ سکے یا ہم نے اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی ۔

جناب والا ! ہر شخص پر یہ واضح ہے اور بالخصوص ایک آئین ساز ادارے کے ہر معزز رکن کو اچھی طرح علم ہے کہ گورنمنٹ کے تین حصے ہوا کرتے ہیں اور یہ تینوں حصے ملا کر گورنمنٹ کہلایا کرتی ہے ۔ یہ معزز ایوان ، یہ ایجسلٹو ادارہ ، یہ آئین ساز ادارہ اس کا سب سے پہلا اور اولین حصہ ہے ۔ اس کے بعد گورنمنٹ کا دوسرا حصہ جو گورنمنٹ کا ایک حصہ ہے اور وہ بھی گورنمنٹ کہلاتا ہے وہ کیبنٹ ہے ۔ وزرا اور وزیر اعلیٰ ۔ اور تیسرا حصہ گورنمنٹ کی انتظامیہ ۔ وہ انتظامیہ جو آپ کے فیصلے آپ کی کیبنیٹ کے ذریعے روبہ عمل لاتی ہے اور ان کو implement کرتی ہے ۔ یہ گورنمنٹ کے تین حصے ہیں ۔

Mr. Speaker : But Cabinet and Executive are supposed to be the same thing.

حاجی محمد سیف اللہ خان : کیا کہا جناب والا !

مسٹر سپیکر : آپ نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ کیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : نہیں ۔ جناب والا ! میں نے تو حصے بنائے ہیں ۔

They are part of the Government. If the Minister does not agree, he should refute it.

مسٹر سپیکر : چونکہ آپ سٹینڈرڈ اور پولیٹیکل سائنس کی اصطلاح میں اسے استعمال کر رہے تھے ، اس لیے یہ بات مناسب سمجھی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : نہیں ۔ جناب والا ! آپ سمجھے نہیں ۔ میں اس کی مثال آپ کو دوں ۔ مثال کے طور پر آپ کے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ سے ایک چپڑاسی جو اس محکمہ کا ملازم ہے وہ بھی ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ سے متعلق سمجھا جائے گا ۔

چودھری غلام قادر : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! معزز ممبر کو یہ الفاظ واپس لینے چاہئیں کہ وہ سپیکر کو یہ کہتا ہے کہ آپ کی سمجھ میں نہیں آیا ۔

مسٹر سپیکر : ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ میں نہیں سمجھا وہ ٹھیک ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : کسی صاحب کو سمجھ آتی بھی ہے ۔ نہیں بھی آتی ۔ سپیکر صاحب مافوق البشر نہیں ہیں ۔ بہرحال میرا یہ یقین ہے ۔

جناب والا ! جس طرح میں عرض کر رہا تھا کہ ایک منسٹر فار ایگریکلچر بھی ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ ہے اس کا ایک چپڑاسی بھی ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ ہے گورنمنٹ بھی اسی طریقہ سے انتظامیہ ۔ کیبنٹ ۔ یہ اسمبلی یہ تمام مل کر گورنمنٹ بنا کرتی ہے اور یہ تمام عوام میں سے ہوتے ہیں ۔ اس ملک کا حصہ ہوتے ہیں ۔ اس ملک میں میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی کسی کا نوکر نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ کوئی سٹینڈرڈ ڈویژن نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں اس پر بھی آ رہا ہوں ۔ میں آپ کی سروسز کو نہیں مان رہا ۔ میں آپ کا concept نہیں مان رہا ۔ جو 27 سال سے concept لیا جا رہا ہے میں تو اس کے reverse کہہ رہا ہوں کہ اصل concept کیا ہے اور سمجھا کیا جاتا رہا ہے ۔ implement کیا کیا جاتا رہا ہے ۔ میرا کہنے کا مقصد یہی ہے ۔ میں یہ تو نہیں کہہ رہا ہوں کہ یہی کچھ سمجھا جا رہا ہے ۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ سمجھنا چاہیے ۔ اور جب تک ہم یہ نہ سمجھیں گے ۔ جب تک ہم یہی concept پیدا نہیں کریں گے ہم کسی بھی صورت میں اپنے آپ کو آزاد تصور نہیں کر سکتے ۔

جناب والا ! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ کا آئین اجازت دیتا ہے کہ آپ اس ملک میں اس ملک کے شہری کو نوکر اور ملازم کہیں ۔ یہ تو اپنی جیب سے آپ دیں ۔ اپنی کمائی ہوئی چیزوں سے اگر خرچ کر کے کسی کو دیتے ہیں تو ممکن ہے وہ concept ملازم میں سے آ جائے ۔ جب خزانہ قوم کا اور مال قوم کا ہو اور قوم میں وہی شخص بھی شامل ہو تو

جتنا حصہ ہمارے چیف منسٹر کا extract کر لیں جتنا حصہ میرا extract کر لیں جتنا حصہ ادنیٰ سے ادنیٰ چپڑاسی کا extract کر لیں تو پھر کون کس کا ملازم ہے۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب ! آپ پہنچ کہاں رہے ہیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میری گذارش یہ ہے کہ جب تک ہم یہ نہیں سمجھیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں۔ ہم میں سے ہیں اور ان کے حقوق ہمارے برابر ہیں ہم انسداد نہیں کر سکتے۔ ہم ان کو حقوق نہیں دے سکتے۔ مصیبت تو یہی ہے کہ آج تک جو بھی قوانین بنائے جاتے رہے ہیں۔ جناب والا ! ان میں انہیں نوکر سمجھا جاتا رہا ہے انہیں یہ تاثر دیا جاتا رہا ہے۔۔۔

چودھری غلام قادر : جناب والا ! یہ عوام کو کیا سمجھ رہے ہیں کہ عوام کے خزانہ سے جو انہیں پیسہ دیا جاتا ہے وہ ان کے ملازم نہیں ہیں۔ وہ عوام کے ملازم ہوتے ہیں اور عوام کی خدمت کرنا ان کا فرض ہوتا ہے۔ ان کو جو پیسہ ملتا ہے وہ ان کو خیرات کے طور نہیں ملتا ہے کہ وہ خدمت کے بغیر حاصل کریں۔

مسٹر سپیکر : چودھری صاحب ! یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے آپ کی اپنی رائے ہے اور ان کی ایک اپنی رائے ہے۔

But before the honourable member proceeds further to determine whether his argument and speech has so far been relevant, and if he continues on the same lines would it be relevant or not, I would like to enquire from him whether he would like to discontinue these institutions.

حاجی محمد سیف اللہ خان : نہیں۔ جناب والا ! ان institutions کو قائم رکھنا چاہتا ہوں اس تاثر کے ساتھ کہ وہ ہمارے نوکر نہیں ہیں ہمارے بھائی ہیں۔

مسٹر سپیکر : کسی نے نہیں کہا ہے کہ وہ ہمارے نوکر ہیں۔ This is being irrelevant.

They are supposed to be public servants and they draw their emoluments out of public funds.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں اپنے آئین سے ثابت کر دیتا ہوں۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! اجلاس کی کارروائی کتنے بجے تک چلے گی ؟

مسٹر سپیکر : مقررہ وقت تو ایک بجے تک ہے ۔ اگر یہ ایک سے پہلے ختم کر دیں تو ٹھیک ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : ویسے ۔ جناب والا ! میرا موضوع بہت لمبا ہے ۔

مسٹر سپیکر : میں تو آپ کو اس direction میں اجازت نہیں دے رہا ہوں ۔ I have given an indication کہ یہ موضوع ہے ہی نہیں کہ گورنمنٹ ان کو ملازم سمجھتی ہے تو غلطی کرتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں آپ کو اپنے ہی آئین سے یہ بتا دوں کہ ہمارے آئین نے ان کو کیا درجہ دیا ہے ۔ ہمارے آئین نے ان کو کیا تسلیم کیا ہے اور ہمارے آئین نے ان کو کیا حقوق دئے ہیں ۔ کہنے کو تو لوگ کہتے ہیں کہ جناب والا ! جو تحفظات پہلے آئینوں میں ملازموں کو حاصل تھے ۔ سروسز کو جو تحفظات حاصل تھے وہ اب اس آئین میں نہیں رہے ۔ اس قسم کا رونا میرے سامنے بہت سے دوستوں نے رویا ہے ۔ انہوں نے اس چیز پر آئین کو curse بھی کیا کہ آئین نے ہمارے حقوق لیے ۔ آئین نے ہمارے تحفظات چھین لیے اور میں نے ہمیشہ ان کی اس دلیل کو رد کیا ۔ میں نے ان کی اس دلیل کو ٹھکرایا اور اس سے کبھی اتفاق نہیں کیا اور میں اب بھی کہتا ہوں کہ اس سے بہتر حقوق اور مراعات ملازمین اور انتظامیہ کو شاید ہی کوئی آئین دے سکے جو ہمارے مستقل آئین نے دئے ہیں ۔

جناب والا ! آپ حیران ہوں گے کہ آج تک ہر شخص نے اس امر کا گلہ کیا ہے اور یہ واحد آدمی ہے کہ اس بنا پر بھی اس کی تعریف کر رہا ہے کہ سروسز کا وجود تک اس آئین سے اڑا دیا گیا ہے اور اسے کسی قسم کا تحفظ نہیں دیا گیا ۔ کیسا تحفظ دیتا؟ یہ آئین وہی تحفظ دیتا جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء کے تحت حاصل تھا ۔ جس میں انہیں مستقبل نوکر بنا کر رکھ دیا گیا تھا ۔ وہی تحفظ دیتا جو ہمارے پاکستان کے آئین نے دیا تھا جو 35 ا؛ کی true copy ہے ۔ میرے پاس اب تک یہ سارے آئین موجود ہیں ۔ ایک لفظ کا ہیر پھیر نہیں ہے ۔ وہی کی وہی پروویژن 1956ء کی ہے ۔ وہی تحفظ دیتا جو 1962ء کے آئین میں حاصل تھا اور وہ 1935ء اور 1956ء کی true copy ہے ۔ ایک لفظ کی کمی بیشی نہیں ہے ۔ وہی تحفظ کہتے تھے جو ہمارے اس عبوری آئین میں دیئے ۔ جو جلدی میں اپنایا جس میں ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا تھا کہ ہم کسی قسم کا status دیں ۔ جو بالکل true copy 1935 - 1956ء اور 1962ء کی پروویژن کی ہے

اور ہم نے دیکھا کہ وہ تحفظات جو ان پچھلے آئینوں میں انہیں حاصل تھے ان کے متعلق ہماری انتظامیہ کا کیا نظریہ رہا ہے ۔ ہماری انتظامیہ تو 1935ء کی پروونژنز سے بدظن تھی ۔ اس لیے یہ پاکستان چاہا اور ہم نے پھر انہیں وہی شرائط ملازمت دیں ۔ ہم نے پھر انہیں وہی نوکر شاہی کا خطاب دیا ۔ انہیں نوکر کا خطاب دیا ۔ سرونٹس کا خطاب دیا ۔ یہ ہمارا پہلا آئین ہے ۔ آئین میں یہ پروونژن رکھنے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا ۔ انہیں پروینژنز سے ہماری سروسز بددل ہوئیں ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ کس طرح سے ان کو فعال بناتے ہیں تاکہ وہ مقامی حالات کے اندر اپنے آپ کو بہتر ثابت کر سکیں ۔ آئین کے تحت اس ادارے پر جو پابندی ہے اب دیکھنا ہے کہ کس حد تک وہ اس سے عہدہ برا ہوتے ہیں ۔ ہمیں موقع دیا ہے کہ اس انتظامیہ کے لیے بہتر سے بہتر قانون بنائیں اور اس غلط فہمی کو دور کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب اب آگے بھی چلیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! ہمیں توقع تو یہ تھی کہ ہمارا برسراقتدار طبقہ اپنے اور متفقہ طور پر بنائے ہوئے آئین کی ضرور قدر کرے گا ۔ اور اس کے مطابق قانون بنائیں گے ۔ جناب والا ! آج جو قانون ہمارے سامنے ہے جو انتظامیہ کو دیا گیا ہے اس میں نہ صرف یہ کہ جو سہولیات اور تحفظات انہیں پہلے دی گئی تھیں وہ اب موجود نہیں ہیں ۔ اور اس سے زیادہ مہلک اور خطرناک اور اس سے زیادہ بدتر پروونژن کے تحت قانون لایا گیا ہے ۔ جناب والا ! کون نہیں جانتا کہ ہماری انتظامیہ کا کیا کردار رہا ہے ۔ اور انتظامیہ کا کردار کسی قوم کے اندر بہت اہم ہوتا ہے ۔ جناب والا ! ہم تو یہاں قانون بناتے ہیں اور بنا کر اٹھ جاتے ہیں ۔ ہماری حکومتیں احکام جاری کرتی ہیں ۔ اس کی implementation تو انہوں نے ہی کرنی ہوتی ہے ۔ پھر یہ مسلمہ امر ہے کہ بددل مزدور کبھی صحیح کام نہیں کر سکتا ۔ آپ اپنے بھائیوں کے اندر ہی بیزاری پیدا کر رہے ہیں ۔ اور توقع بھی کر رہے ہیں کہ وہ قوم کے لیے حب الوطنی کا ثبوت دیں ۔ خدارا یہ روش آپ ختم کریں جتنا اچھا کام افہام و تفہیم سے ہوتا ہے وہ وقار کا سوال بنا کر نہیں ہو سکتا ۔ کس طرح سے ہم ان کے مسائل حل نہ کریں ۔ وہ بھی تو ہمارے بھائی ہیں ۔ وہ بھی ہمارا حصہ ہیں ۔ جزو ہیں ۔ جناب والا ! غور فرمائیں ایک اہم ترین ہتھیار رکھا گیا ہے کہ جب تک حکومت چاہے ۔ جب تک ارباب اقتدار چاہیں رہے ورنہ بیک جنبش قلم ختم کرکے رکھ دیں ۔ اس کے برعکس ایک مزدور کو دو اپیلوں کا حق

دیا گیا ہے ۔ گھر کے ملازم کو تو آپ نکال نہیں سکتے میں نہیں کہتا کہ یہ بری بات ہے ۔ یہ اچھی بات ہے ۔ محفظ ہونا چاہیے ۔

چوہدری غلام قادر: جناب والا ! وہ بھی ہمارے گھر کے افراد ہیں گھر کے فرد کو کوئی بھی نہیں نکالتا ۔

مسٹر سپیکر: چوہدری صاحب اگر آپ چاہیں تو آپ بھی اپنے وقت میں تقریر کر سکتے ہیں ۔

سید ناہش الوری: جناب والا ! مگر انہیں عاق کرنے کا حق تو ہے ۔ یہ پرویژن تو اس میں ہوتی ہے ۔ (قہقہہ)

حاجی محمد سیف اللہ خان: جناب والا ! اس امر سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اب کیا ہو رہا ہے ۔ کیا اصلاحات کی ہیں انہوں نے ۔ مارشل لاء کے ضابطے استعمال ہو رہے ہیں تاکہ وہ اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھیں اور وہ بہتر کام کریں ۔ لیکن نتیجہ اس کا کیا ہوا کہ وہ پہلے سے بھی کام خراب ہو گیا ۔ آپ خود ہی ذرا جھانک کر دیکھیں ۔ خود ماحول اور معاشرہ کا جائزہ لیجئے کہ اصلاح ہوئی ہے یا خرابی ہوئی ہے ۔ جس دن سے انہوں نے یہ سوچنا شروع کر دیا ہے کہ شام کو سویا ہوا ہوں تو افسر صبح ہوتی ہے تو چھٹی ہو جاتی ہے ۔ اس میں حب الوطنی کا جذبہ ختم ہو گیا ہے اور یہ سوچ لیا ہے کہ جتنا لوٹنا ہے لوٹ لو ۔ جتنا بنانا ہے بنا لو ۔ محفظ تو ہے ہی نہیں ۔ کہیں ایسا نہ ہو کل کو میرے بچے بھوکے مر جائیں ۔ میں کس خوشی میں کام کروں ۔ اور کوئی چارہ نہیں ہے ۔ کوئی دروازہ ہے نہیں ۔ اس قسم کی تو پرویژنز رکھی ہوئی ہیں ۔ آپ نے سوچا ہوتا کہ اس کا استعمال کن لوگوں نے کرنا ہے ۔ بس چھوٹی سی پرویژن رکھی ہوئی ہے ۔ جو میں سمجھتا ہوں ان سب برائیوں کی جڑ ہے کہ ہر افسر کو اختیار ہے کہ اپنے سے چھوٹے افسر کی confidential report لکھے ۔ اس پر تو آپ نے توجہ دی نہیں ۔ آپ تو صرف مکھی پر مکھی مارنا جانتے ہیں ۔ لیپ کرنا تو آپ نے سیکھا ہی نہیں ۔ سیاسی جوڑ توڑ سے آپ کو فرصت ہی نہیں ملتی ۔ کیا آپ نے ان کی اصلاح کے لیے کبھی سوچا ہے ؟ اس کے لیے آپ کو وقت ہی نہیں ملتا ۔ آپ کو چھوٹی سی مثال دیتا ہوں اس cofidential reports کی ۔ یہ ان انگریزوں کی یاد ہے ۔ ان کی نشانی ہے ۔ ان کی یادگار ہے ۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ تمام ملازمین اس میں بندھے رہیں ۔ اس بندھن سے بالکل نہ نکل سکیں اور ہر وقت ان کی کوشش اور خواہش یہ رہے کہ boss کو خوش کریں تاکہ

کہیں confidential report نہ خراب کر دے اور boss پر کوئی پابندی نہیں ہے کہ وہ کوئی معقول وجہ بتائے ۔ اس کا تو ایک لفظ ہی کافی ہوتا ہے ۔ Without any reason inefficient. کیسے بتائیں کہ not fit for promotion کس طرح ہے ۔ یہ تو اگلہ آدمی دیکھے ۔ ریکارڈ میں آ گیا ہے ۔ یہ ایک ایسی لعنت ہے میں سمجھتا ہوں کہ جو تمام برائیوں کی جڑ ہے ۔ جب کوئی corrupt افسر کسی دفتر پر مسلط ہو جاتا ہے تو دیانتدار ملازم کیا کر سکتا ہے ۔ اور وہ بد دیانت افسر کیا توقعات رکھتا ہے ۔ ان کی خواہش پوری کی جائیں ۔ اگر ان کی خواہشات پوری نہ کی جائیں تو ملازمت جاتی ہے ۔ ایمان اور ضمیر فروخت ہوتا ہے ۔ خدا کے لیے ان چیزوں کی اصلاح کیجئے ۔ یہ سنی سنائی نہیں بلکہ حقیقت ہے میں اپنے نیک دل وزیر اعلیٰ کو متوجہ کرتے ہوئے کہتا ہوں جو تمام تر توجہ باتوں پر صرف کر رہے ہیں ۔ ایک اہم موضوع زیر بحث ہے اگر اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو انتظامیہ کو درست کریں ۔ چھوٹی سی مثال ہے confidential reports کے متعلق کتنے دیانت دار ملازم اور نیک افسر اس کا شکار ہیں ۔ جو corrupt افسر کی خواہشات پوری نہیں کر سکے ان کی ترقیاں رکی ہوئی ہیں ۔ زبان سے نہ سہی دل میں ضرور کہہ رہے ہوں گے ۔ ان کا ضمیر ضرور کہہ رہا ہوگا ۔ رشوت لینے والے افسروں کو تو ترقیاں ملتی ہیں ۔ اور سروس بک ان کی undotted and unblotted ہوتی ہے جو بددیانت اور رشوت خور افسر کی ناجائز خواہشات کی تکمیل کرتے ہیں ۔ خدا کے لیے اس مہلک ہتھیار کو ختم کیجئے ورنہ انتظامیہ صحیح نہیں ہو سکتی ۔

مسٹر سپیکر : آپ اس کا آئین کے ساتھ تعلق پیش کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہ بھی اسی کا حصہ ہے ۔ یہ بھی اس کی پروویژن ہے ۔ بے شک آپ اسے مذاق میں ٹال دیں ۔ جو قومیں قومی معاملات میں اس طرح سے دلچسپی لیا کرتی ہیں ان کا حشر تاریخ بتاتی ہے ۔ آپ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں ۔ جناب والا ! میں استدعا کروں گا اپنے نیک دل وزیر اعلیٰ سے کہ وہ اس پر توجہ دیں اور اس ہتھیار کو ختم کریں ۔

اس کے ساتھ ساتھ جناب والا ! ہمارے ملک میں ریکروٹمنٹ جس کی پروژن اس قانون میں رکھی گئی ہے کا بدترین طریقہ کار ہے ۔ اگر آپ معاشرہ کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو ایک پرنسپل پالیسی کو وضع کیجیے ۔ کوشش کیجیے کہ قانون کی حکمرانی ہو ۔ پالیسیز برقرار رہیں ۔ ان کو

صحیح طور پر implement کیا جاوے ۔ اور جتنا ممکن ہو اس میں سے discretion کو ختم کیا جاوے ۔ وہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ ریکروٹمنٹ کا موجودہ طریق کار اب ختم کر دیں ۔ یہ طریق کار بد ترین طریق کار ہے ۔ اس طریق کار میں جتنا talent ہے ۔ اس کو جتنی heart burning ہوتی ہے جا کر ان سے پوچھئے کہ جو ایک ڈاکٹر ہے ۔ ایک انجینیر ہے ۔ فرسٹ ڈویژن میں وہ پاس کرتا ہے ۔ وہ وہاں سے اپنی merits پوری حاصل کرتا ہے اور higher academic qualifications کے باوجود وہ آپ کے interview میں پورا نہیں اترتا ۔ پتہ نہیں کہ وہ انٹرویو کس چیز کا نام ہے ۔اگر سیلیکشن کا معیار آپ کا انٹرویو ہے ۔ اور آپ کی سیلیکشن اس کا معیار ہے ۔ تو وہ ڈگریاں کس کام کی ہیں ۔ میں کہوں گا اور گزارش کروں گا کہ آپ ریکروٹمنٹ میں بھی categories fix کریں جس میں ٹیکنیکل قسم کے لوگ جو ہیں ۔ جن میں انجینیرز ۔ ڈاکٹرز یا دوسرے qualified persons ہیں ۔ ان کے لیے اس قسم کا سیلیکشن کا معیار ختم کریں ۔ جب یونیورسٹی ان کو ڈگریاں دے دیتی ہے ۔ جب یونیورسٹی انہیں ڈاکٹر مان لیتی ہے ۔ جب یونیورسٹی انہیں انجینیئر مان لیتی ہے ۔ تو پھر جس نے یونیورسٹی سے جتنے نمبر حاصل کئے ہیں اس حساب سے ایک لسٹ بنالیں ۔ آپ میرے خیال میں یہی دلیل دیں گے یا آپ یہی کہیں گے کہ یونیورسٹی میں امتحانات میں دھاندلی ہوتی ہے ۔ وہاں تو لوگ بغیر امتحان دئے بھی ڈگریاں لے آتے ہیں ۔ وہاں تو نقل کرکے بھی وہ پاس ہو کر آ جاتے ہیں ۔ تو یہ کام میرا تو نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ وہ یونیورسٹیاں بھی تو آپ ہی چلا رہے ہیں ۔ ان میں اس قسم کا بندوبست کریں کہ آپ کی ڈگریاں ۔ آپ کے سرٹیفکیٹ صحیح حق داروں کو مل سکیں ۔

مسٹر سپیکر : یونیورسٹیاں اس وقت زیر بحث نہیں ہیں ۔ آپ بل زیر بحث کے متعلق مختصراً بات کریں ۔ دیگر بحث کے لیے بہت سے مواقع آ جائیں گے ۔ ابھی تو بجٹ آئے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : بہت اچھا ۔ جناب والا ! حقیقت یہ ہے کہ میں نہایت دکھے دل کے ساتھ یہ ساری گزارشات کر رہا ہوں ۔ میں اصلاح احوال کے لیے کر رہا ہوں ۔ میں آپ ہی کے فائدے کے لیے بات کر رہا ہوں ۔ ان پر غور کریں ۔ ان پر توجہ کریں ۔ تاکہ ممکن ہے کہ جو مقصد آپ کا ہے ۔ اگر آپ کا مقصد صحیح صورت حال پیدا کرنا ہے ۔ تو ہمارا بھی یہی مقصد ہے ۔ آپ ڈاکٹروں کے لیے ، انجینیئروں کے لیے اور دوسرے ٹیکنیکل لوگوں کے لیے merit lists نمبروں کے مطابق بنائیں ۔

اور جتنی بھی vacancies ہیں۔ ان کو کسی کا محتاج نہ کریں۔ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب جانتے ہیں کہ کتنی مشکل سے ڈاکٹری کی ڈگری حاصل ہوتی ہے۔ کوئی انجینیر دوست اگر یہاں بیٹھا ہوگا۔ تو وہ جانتے ہیں کہ کتنا خون پسینہ ایک کرکے یہ ڈگری حاصل کرنا پڑتی ہے۔ وہ طالب علم جو انتہائی پریشانی اور مصیبت اور جانفشانی کے بعد خون پسینہ اور جگر ایک کرنے کے بعد ڈگری لیکر آتا ہے۔ پھر وہ آپ کی نظر کرم کا محتاج رہتا ہے۔ آپ چاہیں تو اس ڈگری کو مانیں۔ چاہیں تو نہ مانیں۔ چاہیں تو اسے اپنا لیں۔ چاہیں تو اسے ٹھکرا دیں۔ یہ معیار ہے ملازمت کا۔ یہ heart-burning ختم کیجیئے۔ اس سے کرپشن بڑھتی ہے۔ اس سے قوم میں بے اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح سے کرپشن بھی ختم ہو جائے گی۔ اور اچھے سے اچھا آدمی فہرست کے مطابق آ جائے گا۔ سال وار نمبروں کے مطابق merit lists بنائی جاویں۔ جتنی vacancies ہیں۔ ان سے پر کی جاویں۔ آپ جا کر دیکھیئے کہ جتنے ہمارے انجینیرز ہیں۔ وہ مارے مارے پھر رہے ہیں۔ پریشان حال پھر رہے ہیں۔ اور ایسے بھی ہیں جن کو ایڈہاک ملازمت پر رکھا گیا ہے۔ جو آ گئے۔ جنہوں نے کام بھی کیا۔ تین تین چار چار سال تک serve بھی کیا۔ محض اس لیے کہ وہ سیلیکٹ نہیں ہوئے ان کی جگہ پر ان کے برابر کی ڈگریوں والے آ گئے۔ یہ نہیں کہ جو ان کی جگہ پر آ رہے ہیں اور جو ان کو فارغ کرنے والے آ رہے ہیں۔ ان کی ڈگریاں کچھ ان سے زیادہ ہیں۔ مجھے بتائیے کیا یہ ان کے لیے خود کشی کے مترادف نہیں ہے کہ ایک بی۔ ایس۔ سی انجینیرنگ جو کہ ایس۔ ڈی۔ او لگا ہوا ہے اور وہ گذشتہ چار سال سے unblotted کام کر رہا ہے۔ اس کی کوئی شکایت بھی نہیں ہے۔ اس کی کوئی خرابی نہیں ہے۔ کوئی کرپشن نہیں ہے۔ کسی قسم کا ان کے خلاف الزام نہیں ہے محض اس لیے کہ وہ ایڈہاک ملازم ہونے کے بعد سیلیکٹ نہیں ہوا اس کے equivalent۔ اس سے جونیئر تازہ پاس کردہ وہ سیلیکٹ ہو کر اس کو replace کر رہا ہے۔ اور اس کو کہتا ہے کہ تم چھٹی کرو۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی heart-burning ہو سکتی ہے۔ کیا اس کے بارے میں بھی آپ نے کبھی سوچا ہے۔ کیا یہ حالات آپ کے علم میں نہیں ہیں۔ کیا آپ کو اچھے طریقہ سے ان کا پتا نہیں ہے۔ مگر آپ کا قانون ان تمام چیزوں سے عاری ہے۔ اس قانون نے اس کا کوئی مداوا نہیں کیا ہے۔ اس قانون نے اس کا کوئی مداوا نہیں کیا ہے۔ تو میری دوسری گزارش یہ تھی؟ میں پھر دہراتا ہوں۔ پہلی یہ کہ کریکٹر رول سسٹم ختم کیا جاوے۔

ملازمین کے معیار یا عدم معیار کو پرکھنے کے لیے ان کی دیانت یا بددیانتی کو جانچنے کے لیے عوام کو ان کا جج بنائیں - جس ملازم کے خلاف عوام شکایت کریں - اور وہ ثابت ہو جائے - تو اس کو نکال باہر کریں - یہ طریق کار ختم کریں - اور اس کے ساتھ ساتھ جناب والا ! دوسرا میں نے ریکروٹمنٹ کا عرض کیا ہے - تیسری چیز جس کو انتظامیہ کے سدھارنے کے لیے اس قانون میں provide نہیں کیا گیا ہے - جس کی کوئی بھی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے - اور یہ سوچا بھی نہیں گیا - قانون بنانے کا مقصد تو یہ ہے کہ وہ pre-amble سے tally کرے -

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب ابھی آپ کچھ اور بولنا چاہتے ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں - ابھی میں ابتدا میں ہوں - میں نے بل کو تو چھیڑا ہی نہیں -

Mr. Speaker : Now the House is adjourned till 9-00 a.m. on 27th May 1974.

(اسمبلی کا اجلاس 27 مئی 1974ء بروز سوموار 9 بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا گیارھواں اجلاس

سوموار ۔ 27 مئی 1974ء
(دوشنبہ ۔ 4 جمادی الاول 1394ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں 9 بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝

پارہ ۲۰ ۔ سورہ ۲۷ ۔ رکوع ۲ ۔ آیات ۷۳ تا ۷۸

تمہارا پروردگار تو لوگوں پر بڑا فضل کرتا ہے لیکن ان میں سے اکثر شکر ادا نہیں کرتے۔ اور جو باتیں ان کے سینوں میں پوشیدہ ہوتی ہیں اور جو کام وہ ظاہر میں کرتے ہیں تمہارا پروردگار سب کو جانتا ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔ مگر یہ کہ وہ کتاب روشن میں مندرج ہیں۔ بلاشبہ یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے وہ باتیں بیان کر دیتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اور بیشک یہ ایمان والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ (قیامت کے دن) تمہارا پروردگار ان کے درمیان اپنے حکم سے فیصلہ کر دے گا۔ اور وہ غالب اور ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر : اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے -

سردار امجد حمید خان دستی: جناب والا! آج خلاف معمول یہ دیکھا گیا ہے - کہ اسمبلی ہال کے باہر فیڈرل سیکیورٹی فورس کی ایک فوج ظفر موج موجود ہے - کیا ممبران کو خوفزدہ کر کے یہ حکومت زبردستی لیجسلیشن کروانا چاہتی ہے -

مسٹر سپیکر : کیا اسمبلی چیمبر کے اندر آپ کو ایسا تاثر ہوا ہے ؟

سردار امجد حمید خان دستی : جی ہاں یہ خلاف معمول ہے آج تک کبھی نہیں دیکھا گیا - یہ نئی بات ہے - یہ کیا وجہ ہے ؟

مسٹر سپیکر : یہ لوگ آپ کو کہاں ملے ہیں کیونکہ میں تو جلدی آ جاتا ہوں ساڑھے سات بجے ہی آ جاتا ہوں میں نے اس وقت ان کو نہیں دیکھا -

سردار امجد حمید خان دستی : یہ جناب باہر کھڑے ہیں - کسی کے ذریعہ آپ پتا کرا لیں - یہ کیا آج خلاف معمول ہے - یہ لوگ کیوں آئے ہیں یہ کیسا حادثہ پیش آیا ہے؟

مسٹر سپیکر : میاں منظور احمد موہل اور میاں خورشید انور آپ لوگ باہر جا کر پتا کریں کہ کیا معاملہ ہے - اور آپ آ کر مجھے رپورٹ کریں - کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ واپڈا کی حفاظت کر رہے ہوں اور آپ سمجھیں کہ یہ لوگ اسمبلی کی حفاظت کر رہے ہیں -

---

صوبہ میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹوں کی بھرتی

***3644 - میر بلخ شیر مزاری :** کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں اس سال کتنے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل بھرتی کئے گئے ہیں - ان میں سے ضلع ڈیرہ غازی خان کے باشندگان کتنے ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) : سال 1973ء میں اب تک گیارہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل بھرتی کئے گئے ہیں - ان میں ضلع ڈیرہ غازی خان کا کوئی امیدوار نہیں ہے -

Mir Balakh Sher Mazari : Will the Hon'ble Minister or Jails be pleased to state if there is any proposal to enlist

some more Assistant Superintendents in the near future ; if so, would he please assure the House that the backward areas will be given more representation ?

وزیر جیل خانہ جات ۔ جناب والا! میں فاضل رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ اب اس پر ضرور ہمدردانہ طریقہ سے غور کیا جائے گا ۔ جہاں تک اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل خانہ جات کی خالی اسامیوں کا تعلق ہے وہ آٹھ آسامیاں تھیں ۔ جن دوستوں نے ہائی کورٹ میں رٹ کی تھی انہوں نے ہائی کورٹ سے حکم امتناعی لیا ہوا تھا ۔ میرے خیال میں ان کے متعلق کل یا پرسوں فیصلہ ہو جائے گا ۔ انشاءاللہ اس کے بعد وہ لوگ حاضر ہو جائیں گے ۔

چودھری امان اللہ لک: کیا وزیر موصوف یہ فرما سکیں گے کہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل کی پوسٹ کے لئے جو درخواستیں طلب کی گئی تھیں ان کے لئے انٹرویو وغیرہ بھی لئے گئے تھے ۔ ان امیدواروں کا کیا ہوا ان کو لیا گیا یا نہیں ؟

مسٹر سپیکر : آپ نے ان کی بات سنی نہیں انہوں نے کہا ہے کہ ہائی کورٹ سے کچھ لوگوں نے حکم امتناعی لیا ہوا تھا ۔ اور کچھ دنوں کے بعد ان کا فیصلہ ہو جاوے گا ۔

چودھری امان اللہ لک : وہ بات بالکل جناب اور فرما رہے ہیں ۔ میری بات اور ہے کہ ملک حاکمین صاحب وزیر جیل خانہ جات پورے صوبہ کے ۔ صوبہ پنجاب کے تھے ۔

مسٹر سپیکر : وہ تو اب بھی ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک : جب یہ پہلی وزارت میں تھے اس وقت بے شمار طلبہ سے درخواستیں لی گئی تھیں ۔ اور ان کے لئے کئی امیدواروں نے درخواستیں دی تھیں ۔ میں ان کے متعلق جاننا چاہتا ہوں ۔ کہ ان کا کیا حشر ہوا ہے کیا ان لوگوں کو defer کیا گیا ہے ؟

مسٹر سپیکر : پہلے آپ وقت کا تعین کریں تاکہ وہ آپ کو صحیح جواب دے سکیں ۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا! وقت کا تعین کرنے کے لئے تو میں نے عرض کی ہے کہ جب وہ منسٹر تھے ۔

مسٹر سپیکر : وہ تو پورے دو سال مختلف کیبینٹ میں وزیر رہے ہیں یہ آپ period بتائیں ۔

چودھری امان اللہ لک : یہ سال 1973ء کی بات ہے یہ اُن کو یاد ہے ۔

مسٹر سپیکر : وزیر موصوف تب جواب دیں گے جب اُن کو یاد ہوگا ۔

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا! گیارہ جو آسامیاں تھیں اُن کا میں نے جواب دے دیا ہے ۔ اُن میں جتنے دوستوں نے انٹرویو دئے تھے اُن کے اعلیٰ معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے اُن کو بھرتی کر لیا تھا ۔ اور تو کوئی ایسی بات باقی نہیں ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا! میرا سوال بالکل اور تھا ۔ یہ تو وہ آسامیاں تھیں جہاں انہوں نے دوسرے محکموں سے مثلاً کارپوریشن وغیرہ سے آدمی بھرتی کئے تھے ۔ میری گزارش یہ تھی کہ بیشمار لوگوں کا انٹرویو ہوا تھا ان کا کیا حشر ہوا ان کو reject کیا گیا ۔ یا ان کو defer کیا گیا ؟ یہ سال 1973ء کی بات ہے ۔

مسٹر سپیکر : میں نے پہلے ہی یہ کہا تھا کہ آپ سوال کو complete form میں پیش کریں تاکہ وہ آپ کو اس کا صحیح جواب دے سکیں ۔ جو جواب انہوں نے دیا ہے وہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے درخواستیں دی ہیں ۔ ان میں سے گیارہ آدمی بھرتی کئے گئے ہیں ۔ اس کے بعد اب آپ آگے سوال کریں ۔

چودھری امان اللہ لک : جناب والا! اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل کی آسامیاں پر کرنے کے لئے محکمہ جیل خانہ جات نے درخواستیں مانگی تھیں ۔ کچھ لوگ اس میں زرعی ترقیاتی کارپوریشن سے بھی on deputation لئے گئے تھے جو کہ اس محکمے سے فارغ کر دیے گئے تھے ۔ وہ تو خیر لے لئے گئے اس کے علاوہ براہ راست بھرتی کے لئے بھی بیشمار لوگوں سے درخواستیں وصول کی گئی تھیں ۔ میں صرف اُن درخواستوں کے متعلق پوچھتا ہوں ۔ وہ کس الجھن میں پڑ گئے ۔ یا آپ کس الجھن میں پڑ گئے ۔ میں تو یہ پوچھتا ہوں کہ اُن لوگوں کا کیا حشر ہوا ۔ اُن کو ختم کر دیا گیا ۔ یہ تو پتا چل گیا ہے کہ فاضل لوگوں کو رکھ لیا گیا ۔

مسٹر سپیکر : آپ نے توجہ سے سنا نہیں ۔ اور سوال بھی توجہ سے نہیں پڑھا ۔ سوال 1974ء کے متعلق تھا اور انہوں نے جواب بھی 1974ء کے متعلق دیا ہے ۔ اب آپ سوال کر رہے ہیں 1973ء کے متعلق تو 1973ء کے متعلق انہوں نے جواب دے دیا ہے جو آپ نے توجہ سے سنا نہیں کہ اُن

میں سے گیارہ کو مقرر کر دیا گیا ہے ۔ اب آپ ان سے اس کی روشنی میں مزید سوال کریں ۔

Makhdumzada Syed Hass n Mahmud: Will the Hon'ble Minirter for Jails be pleased to inform the House as to how many vacancies existed in 1973, how many vacancies were filled up by absorbing the surplus staff, how many applications were received, how many were accepted and how many were rejected. ?

وزیر جیل خانہ جات : جہاں تک 1973ء کا تعلق ہے ۔ گیارہ آسامیاں تھیں وہ پر کر دی گئی ہیں ۔ اور باقی جو ہے ۔ وہ دوسرا سوال ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس میں سوال کا دوسرا حصہ بھی ہے کہ کیا ان گیارہ میں جو لوگ دوسرے محکموں سے لیے گئے ہیں ۔ وہ بھی شامل ہیں ۔

وزیر جیل خانہ جات : نہیں جناب وہ تمام ڈائرکٹ لیے گیے تھے ۔

شیخ عزیز احمد : جناب والا ! اس سوال کے دو جوابات ہمیں موصول ہوئے ہیں ۔ ایک چھپا ہوا ہے اور دوسرا سائیکلوسٹائل ہے ان میں سے کون سا جواب درست تسلیم کیا جاوے ؟

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ۔ میں ان کی اطلاع کے لیے کہتا ہوں ۔ کہ وہ پہلا جواب کاٹ دیا گیا ہے وہ اس کا جواب نہیں ہے ۔ جو پڑھا گیا ہے وہ اس سوال کا جواب ہے ۔

مسٹر سپیکر : جو جواب اس اسمبلی یا اس ایوان میں دیا جائے وہی اس سوال کا صحیح جواب ہوگا ۔ کیا یہ سوال 1973ء میں پوچھا گیا تھا ۔

وزیر جیل خانہ جات : جی ہاں ۔

میاں خورشید انور : جناب سپیکر ۔ آپ نے ہمیں اسمبلی سے باہر پتا کرنے کے لیے بھیجا تھا وہ پولیس واقعی وہاں کافی تعداد میں موجود ہے ۔

مسٹر سپیکر : کہاں ہے ؟

میاں خورشید انور : جناب والا ! اسمبلی کی right side پر الفلاح کی طرف پولیس کا خاصا ہجوم ہے ۔ ان سے دریافت کیا کہ آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم اس لیے کھڑے ہیں تاکہ ٹریفک آسانی سے یہاں سے گزرتی رہے ۔ فٹ پاتھ لوگوں سے بھر جاتا ہے اور ٹریفک رک جاتی ہے ۔ اس لیے ہم یہاں کھڑے ہیں تاکہ لوگ گزرتے رہیں حالانکہ انہوں نے خود فٹ پاتھ روکا ہوا ہے ۔

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! میں بھی کچھ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ پولیس کافی تعداد میں نہیں ہے صرف 35 آدمی ہیں اور وہ اس سائڈ اسمبلی کی طرف نہیں صرف واپڈا کی طرف جو فٹ پاتھ ہے اس پر ہیں -

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور صاحب کہہ رہے ہیں کہ الفلاح کے پاس ہے اور آپ بتا رہے ہیں کہ واپڈا کے پاس ہے -

میاں منظور احمد موہل : نہیں - الفلاح سائڈ کا جو حصہ ہے اس کے ساتھ ہیں -

مسٹر سپیکر : واپڈا کی طرف ہیں یا الفلاح کی طرف ہیں -

میاں منظور احمد موہل : الفلاح کی طرف ہیں -

مسٹر سپیکر : واپس جانے کا راستہ تو صاف ہے - الفلاح کی طرف سے تو آنے کا راستہ ہے - اگر کوئی اسمبلی سے نکل کر جانا چاہے تو وہاں پولیس نہیں ہے ؟

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! بالکل صاف راستہ ہے اور ان کا قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے -

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! یہ وزیر قانون کی اجازت سے آئے ہیں یا خود بخود ہی آئے ہیں ؟

مسٹر سپیکر : وزیر قانون لاء اینڈ آرڈر کے وزیر تو نہیں ہیں -

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! ان کی موجودگی حکومت کے نوٹس میں ہے یا انہوں نے خود منگوائے ہیں یا باہر کی ایجنسی نے بھیجے ہیں ؟

مسٹر سپیکر : اگر آپ اپنی کاروں کو وہاں سے ہٹوا لیں تو میں اس بات کی ضمانت لیتا ہوں کہ وہ جو پولیس آپ کو نظر آئی ہے وہ پانچ منٹ کے اندر اندر وہاں سے چلی جائے گی - ان کے جانے کے بعد ایسا نہ ہو کہ فاضل اراکین مجھے یہ کہیں کہ ہماری کاروں کو محفوظ کر دیں -

مخدوم زادہ سید حسن محمود : یہ پنجاب کی پولیس ہے یا فیڈرل پولیس ہے ؟

مسٹر سپیکر : آپ نے پرسوں بھی مجھ سے ایک بات پوچھی تھی -

مخدوم زادہ سید حسن محمود : وہ تو میں آج بھی raise کروں گا -

مسٹر سپیکر : وہ اگر آج raise ہو سکتی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ

نہیں ۔ میں فاضل اراکین سے یہ ایک یقین دہانی چاہتا ہوں کہ اگر وہ واپس جائیں تو مجھ سے یہ شکایت نہیں کریں گے کہ ان کی کاروں کے اوپر کوئی ناچا ہے یا ان کے شیشے ٹوٹ گئے ہیں ۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا ! پنجاب پولیس کہاں ہے ؟

مسٹر سپیکر : آپ کے سوال کا کیا تعلق نہیں ہے ۔ میں نے اتنا پوچھا ہے کہ کسی مظاہرہ کرنے یا جلوس والوں کے ہاتھوں آپ یہ نہ کہیں کہ ہماری کاروں کے شیشے ٹوٹ گئے ہیں ۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا ! اگر اتنا خطرہ ہے تو فوج کو بلایا جائے کہ ہمیں اتنا خطرہ لاحق ہو رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر : پچھلی دفعہ بھی کچھ فاضل اراکین نے شکایت کی تھی کہ ان کی کاروں کے شیشے ٹوٹ گیے ۔ ان کی کاروں کے ٹائر پنکچر ہوگئے ۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا ! شیشے نہیں ٹوٹتے ۔

Mr. Speaker : Then the arrangement is there.

چوھدری محمد یعقوب علی بھٹہ : جناب والا ! پولیس کو ہٹا دیں تاکہ وہ کسی کو ہراساں نہ کرے ۔

Mr. Speaker : The police is there neither to harass the members nor to over-awe them.

سید تابش الوری : جناب والا ! پولیس اخبار نویسوں کو گرفتار کرنے کے لیے تو متعین نہیں کی گئی ؟

مسٹر سپیکر : اخبار نویسوں کا اس سے کیا تعلق ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! وہ بھی روزانہ یہاں تشریف لاتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : اس مذاق کو ختم بھی کیا جائے ۔

ملتان جیل میں تیار شدہ اشیاء کی فروخت

*4302 - **چوھدری علی بہادر خان** : کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ملتان جیل میں تیار شدہ اشیاء کی فروخت سے سال 1972-73ء

اور اس سال 31 اکتوبر 1973ء تک کل کتنی رقم حاصل ہوئی - تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائی جائے -

(ب) مذکورہ جیل کی جو اشیاء فروخت ہوئیں ان پر کل کتنی مالیت کا خام مال صرف ہوا اورقیدیوں نے اس کام پر کتنا وقت صرف کیا ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) . (الف) سنٹرل جیل ملتان میں تیار شدہ اشیاء کی فروخت سے 73-1972ء اور اس سال اکتوبر 1973ء تک جو رقم حاصل ہوئی اس کی علیحدہ علیحدہ تفصیل حسب ذیل ہے -

یکم جولائی 1972ء تا 30 جون 1973ء . . 5,01,017 روپے

یکم جولائی 1973ء تا 31 اکتوبر 1973 . . 1,23,70,787 روپے

(ب) اشیاء کی تیاری میں جتنی مالیت کا خام مال صرف ہوا وہ ذیل میں ہے -

یکم جولائی 1972ء تا 30 جون 1973ء 2,06,300 روپے

یکم جولائی 1973ء تا 31 اکتوبر 1973ء 75,040 روپے

قیدیوں نے اس کام پر جو وقت صرف کیا وہ حسب ذیل ہے -

یکم جولائی 1972ء تا 30 جون 1973ء 15,67,996 گھنٹے

روزانہ آٹھ گھنٹے کام کرنے پر قیدیوں کی اوسط 544 ف یوم رہی -

یکم جولائی 1973ء تا 31 اکتوبر 1973ء 3,90,560 گھنٹے

روزانہ آٹھ گھنٹے کام کرنے پر قیدیوں کی اوسط 407 ف یوم رہی -

چوہدری امان اللہ لک : کیا میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ وہ یہ بتائیں کہ ملتان سنٹرل جیل میں کون کون سی اشیاء تیار ہو رہی ہیں - کون سی فیکٹری میں جانے کے لیے یہ مال تیار کیا جا رہا ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات : اس کے لیے علیحدہ سوال چاہیے -

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! اس کے لیے کون سے علیحدہ سوال کی ضرورت ہے - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ خام مال کون سے مقصد کے لیے درکار ہے اور کون سی فیکٹری کے لیے ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! جو سوال تھا اس کا میں نے جواب دے دیا ہے اگر وہ مزید پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے علیحدہ سوال کریں ۔

مسٹر سپیکر : وہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ جو اشیاء وہاں تیار ہوتی ہیں ان کی nature کیا ہے ۔

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! وہاں دری باف اور قالین باف کا کام ہو رہا ہے اور فرنیچر جیسی مصنوعات وغیرہ بھی تیار ہوتی ہیں ۔

کنور محمد یٰسین خان : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جو مال وہاں تیار ہوتا ہے اس کے فروخت کرنے کا کونسا طریقہ کار ہے ؟

مسٹر سپیکر : یہ ضمنی سوال بنتا نہیں ہے ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جو مجرم وہاں صنعت میں کام کرتے ہیں کیا حکومت ان کو منافع کی 25 فیصد رقم دینے کے لیے تیار ہے ؟

مسٹر سپیکر : اس کو ایک قرارداد کی شکل میں پیش کیجئے ۔ ضمنی سوال میں یہ نہیں آ سکتا کہ جو وہاں سے منافع حاصل ہوتا ہے اس میں سے 25 فیصد قیدیوں کو دیا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! یہ بالکل ضمنی سوال ہے ۔

مسٹر سپیکر : سوالات میں تجویز پیش نہیں ہو سکتی وہ ایک قرارداد کی شکل میں آ سکتی ہے ۔ جب اصل سوال میں ہم تجویز کی اجازت نہیں دیتے تو پھر ضمنی سوال میں تجویز کی کیسے اجازت دی جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! یہ proposal نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : It is a proposal whether the Government is ready to give them 25 per cent of the profit.

علامہ رحمت اللہ ارشد : پوچھنا مقصود یہ ہے کہ جو منافع ہوتا ہے اس میں یہ قیدی share holder ہوتے ہیں یا نہیں ؟

مسٹر سپیکر : اس طرح یہ پوچھا نہیں گیا کہ کیا قیدی بھی share-holder ہوتے ہیں اور ان کو کیا منافع دیا جاتا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! جو قیدی صنعت و حرفت کا کام کرتے ہیں کیا ان کو اس میں سے کچھ حصہ حکومت دینے کے لیے تیار ہے؟

وزیر جیل خانہ جات : اس سے پہلے کوئی ایسی بات نہ تھی - اب ہماری حکومت اس پر غور کر رہی ہے -

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اگر ایسا ہے تو ان کی یہ رقم کسی بنک میں جمع کرا دیا کریں ؟

مسٹر احسان الحق پراچہ : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا قیدیوں کو یہ رقم ادا کی گئی ہے ؟

مسٹر سپیکر : وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ معاملہ ابھی زیر غور ہے -

ملتان سنٹرل جیل میں قیدیوں کے اخراجات کے لیے رقم کی تخصیص

*4303 - **چوہدری علی بہادر خان** : کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) سال 73-1972ء اور 74-1973ء میں ملتان سنٹرل جیل میں قیدیوں کے اخراجات کے لیے کل کتنی رقم دی گئی یا دینے کا ارادہ ہے علیحدہ علیحدہ بتایا جائے -

(ب) مذکورہ بالا رقم کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا یا خرچ کرنے کا ارادہ ہے -

(ج) مذکورہ جیل میں مال کی فراہمی کے لیے جو ٹھیکیدار مقرر کیا گیا ہے اس کا مال کی فراہمی کے بارے میں طریق کار کیا ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) : (الف) قیدیوں کے اخراجات کے لیے ملتان سنٹرل جیل کو برائے سال 73-1972ء میں مبلغ 3,81,000 روپے اور سال 74-1973ء میں مبلغ 5,23,500 روپے دیئے گئے - علاوہ ازیں مذکورہ جیل نے مبلغ 4,20,000 روپے مزید طلب کیے ہیں -

(ب) مختلف مدوں کے تحت کے اخراجات حسب ذیل ہیں -

	1972-73ء	1973-74ء	طلب میزانیہ 1973-74ء
قیدیوں کی خوراک	2,50,000	4,50,000	3,00,000
کپڑے بستر	80,000	40,000	60,000
دوائیں	50,000	40,000	60,000
نقل و حرکت	1,000	2,500	

(ج) مال کی فراہمی کے دو طریق کار ہیں -

(i) بذریعہ ٹھیکہ جات

(ii) بذریعہ خریداری جو چھ ہفتے کی ضرورت کے مطابق ہوتی ہے جب تک ٹھیکہ منظور نہ ہو جائے

اجناس خوردنی مثلاً چنے - مسور مونگ وغیرہ محکمہ صنعت و حرفت کی وساطت سے ٹھیکہ پر حاصل کی جاتی ہیں دیگر اشیاء خوردنی تفصیل مارکیٹ نرخ پر کم از کم ریٹ پر ٹنڈر کے ذریعہ حاصل کی جاتی ہیں -

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! سوال کے حصہ (ج) میں درج ہے کہ "مذکورہ جیل میں مال کی فراہمی کے لیے جو ٹھیکیدار مقرر کیا گیا ہے اس کا مال کی فراہمی کے بارے میں طریق کار کیا ہے" - اس کا جواب انہوں نے اصول کی صورت میں دیا ہے لیکن یہ سوال ٹھیکیدار کے مال کی سپلائی کے متعلق ہے - کیا وزیر موصوف ازراہ کرم اس کی وضاحت فرمائیں گے ؟

مسٹر سپیکر : اس کا جواب آ گیا ہے -

چوہدری امان اللہ لک : سوال ٹھیکیدار کے مال کی فراہمی کے بارے میں کیا گیا ہے -

وزیر جیل خانہ جات : ٹھیکہ دینے کے لیے باقاعدہ ٹنڈر منگوائے جاتے ہیں جس کا ٹنڈر سب سے کم ہوتا ہے اس کو ٹھیکہ دیا جاتا ہے -

مسٹر سپیکر : سوال یہ پوچھا گیا ہے کہ مال کی فراہمی کا کیا طریقہ کار ہے -

وزیر جیل خانہ جات : اس کے لیے علیحدہ سوال کریں -

Mr. Speaker: This portion of the question shall be repeated.

ملتان سنٹرل جیل میں ترپال سازی کی صنعت

*4305 ۔ **چوہدری علی بہادر خان :** کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ملتان سنٹرل جیل میں ترپال سازی کی صنعت کے قیام پر کتنی لاگت آئی ہے اور اب اس کی کارکردگی کیا ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) : جیلوں میں ابھی تک ترپال سازی کی صنعت شروع نہیں کی گئی ۔ البتہ 15 دسمبر 1973ء کو ایک اعلیٰ سطح کی میٹنگ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ترپال سازی کی صنعت جیلوں میں سمال انڈسٹریز کارپوریشن کی راہنمائی میں قائم کی جائے ۔ اس سلسلہ میں ضروری کارروائی کی جا رہی ہے ۔ اس صورت حال کے پیش نظر ترپال سازی کی صنعت کے قیام پر لاگت اور اس کی کارکردگی کا سوال قبل از وقت ہے ۔

گجرات جیل میں مقید قیدیوں کی تعداد

*4338 ۔ **چوہدری لال خان :** کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) گجرات جیل میں اس وقت کل کتنے قیدی مقید ہیں اور ان میں سے قتل ۔ ڈکیتی اور چوری کے قیدی کتنے ہیں ۔

(ب) مذکورہ جیل میں قیدیوں کے لیے کس کس قسم کی صنعتیں قائم کی گئی ہیں اور ہر صنعت پر کام کرنے والے قیدیوں کی تعداد کیا ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) : (الف) گجرات جیل میں اس وقت ایک ہزار بارہ (1012) قیدی ہیں جن میں قتل کے 577 ، ڈکیتی کے 17 اور چوری کے ایک سو اٹھائیس قیدی ہیں ۔

(ب) اس وقت گجرات جیل میں صرف منج بان کی انڈسٹری ہے جس پر بیس قیدی کام کرتے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس منج بان کے طریقہ کے علاوہ حکومت کوئی سمال انڈسٹری لگانے کے لیے غور کر رہی ہے ؟

مسٹر سپیکر : یہ بات یقیناً گجرات جیل کے لیے ہے کیونکہ وہاں قیدیوں کی تعداد زیادہ گجرات کی ہوگی ۔

چوہدری امان اللہ لک : اکثریت گجرات کی ہے میں وہاں چھ مہینے رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : وہ پوچھ رہے ہیں کہ منج بان کے علاوہ وہاں کوئی اور انڈسٹری لگانا بھی زیر غور ہے یا نہیں ۔

وزیر جیل خانہ جات : یقیناً ہمارے زیر غور ہے ۔ اس سلسلے میں پروگرام شروع کیا ہے ۔ جس جس طریقے کے ہمارے وسائل ہمیں اجازت دے رہے ہیں ہم اس قسم کی مصنوعات اور دوسری چیزوں کی انڈسٹری لگانے کی کوشش کر رہے ہیں اس کے ساتھ جہاں تک منج بان کا تعلق ہے اس سے ہمارے اپنے محکمہ کی ضروریات بھی وابستہ ہیں مثلاً ان سے ہم چارپائیاں وغیرہ تیار کراتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ وہاں کون سی انڈسٹری لگانا زیر غور ہے ۔

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! میرے فاضل دوست میرے پاس آ جائیں ۔ وہ جو بھی اپنی تجویز مجھے دیں گے میں بہت جلد ان کی خواہش کو پورا کروں گا ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر : جناب والا ! منج ٹاٹ بنانے کے کام آتی ہے ۔ کیا اس قسم کی انڈسٹری قائم کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے کیونکہ ان سے زر مبادلہ کمایا جا سکتا ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات : یقیناً جیل کی مصنوعات سے آمدن ہوتی ہے ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر : جناب والا ! ٹاٹوں سے زرمبادلہ کمایا جا سکتا ہے ۔

صوبہ کی جیلوں میں پنکھے

***4357 ۔ مرزا فضل حق :** کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ کی کون کون سی جیلوں میں پنکھے ضرورت کے مطابق لگوائے جا چکے ہیں ۔

(ب) کون کون سی جیلوں میں صرف جزوی ضرورت کے مطابق پنکھے لگوائے گئے ہیں -

(ج) کون کون سی جیلوں میں ابھی تک کوئی پنکھا نہیں لگایا گیا ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) : (الف) صوبہ کی مندرجہ ذیل جیلوں میں ضرورت کے مطابق بجلی کے پنکھے لگوائے جا چکے ہیں :

1 ۔ کیمپ جیل لاہور
2 ۔ ڈسٹرکٹ جیل کوٹ لکھپت لاہور -
3 ۔ ڈسٹرکٹ جیل گجرات -
4 ۔ ڈسٹرکٹ جیل جھنگ -
5 ۔ ڈسٹرکٹ جیل لائل پور -
6 ۔ ڈسٹرکٹ جیل قصور -
7 ۔ ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ -
8 ۔ ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان -
9 ۔ بورسٹل جیل بہاول پور -
10 ۔ ڈسٹرکٹ جیل راجن پور -
11 ۔ ڈسٹرکٹ جیل مظفر گڑھ -
12 ۔ ڈسٹرکٹ جیل بہاول نگر -
13 ۔ ڈسٹرکٹ جیل ڈیرہ غازی خان -
14 ۔ ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ -
15 ۔ نیو سنٹرل جیل بہاول پور -

(ب) جزوی ضرورت کے مطابق مندرجہ ذیل جیلوں میں پنکھے لگوائے گئے ہیں -

1 ۔ سنٹرل جیل میانوالی -
2 ۔ نیو سنٹرل جیل ملتان -
3 ۔ زنانہ جیل ملتان -
4 ۔ سنٹرل جیل ساہیوال -

5 ۔ ڈسٹرکٹ جیل ملتان ۔
6 ۔ ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ ۔
7 ۔ ڈسٹرکٹ جیل سرگودہا ۔
8 ۔ ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی ۔
9 ۔ ڈسٹرکٹ جیل شاہ پور ۔

(ج) مندرجہ ذیل جیلوں میں ابھی تک پنکھے نہیں لگوائے جا سکے ۔

1 ۔ ڈسٹرکٹ جیل کیمبلپور ۔
2 ۔ ڈسٹرکٹ جیل جہلم ۔

سردار امجد حمید خان دستی : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہ جو پنکھے لگائے گئے ہیں یہ سٹاف کے لیے لگائے گئے ہیں یا قیدیوں کے لیے لگائے گئے ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! یہ تو واضح بات ہے کہ جیلوں کے اندر سیلز میں جو پنکھے لگائے گئے ہیں وہ قدرتی طور پر قیدیوں کے لیے ہی ہیں ۔ جہاں تک میرے فاضل دوست کی خواہش ہے اور جو کچھ ان کے دل کے اندر ہے کہ وہ معلوم کریں تو میں بتاتا ہوں کہ یہ محکمہ کے عملہ کے لیے بھی لگائے گئے ہیں ۔ یہ بھی درست ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! اصل سوال یہ ہے کہ جو پنکھے آپ نے جیلوں میں لگائے ہیں کیا وہ مکمل طور پر قیدیوں کے لیے لگائے گئے ہیں یا اس بہانے سے سٹاف کو بھی مہیا کیے گئے ہیں ۔

وزیر جیل خانہ جات : یہ پنکھے صرف قیدیوں کے لیے لگائے گئے ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جو پنکھے تمام جیلوں میں لگائے گئے ہیں یہ کس فنڈ سے لگائے ہیں ۔ کیا یہ وزیر موصوف کی ذاتی کوششوں کی وجہ سے مل مالکان سے ۔ سرمایہ داروں سے اور ان قیدیوں کے فنڈ سے لگے تھے جو ان جیلوں میں گئے تھے ؟

وزیر جیل خانہ جات : جہاں تک جیلوں میں پنکھے لگانے کا تعلق ہے جیسا کہ میرے فاضل دوست نے فرمایا ہے کہ یہ کہاں سے لگائے گئے ہیں تو ان میں زیادہ حصہ ہم نے مختلف دوستوں سے رابطہ قائم کرکے

اور وہ انڈسٹریز جو پنکھے تیار کرتی ہیں انہیں احساس دلا کر یہ عطیات کے طور پر لئے ہیں -

کنور محمد یاسین خان : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ کتنے قیدیوں کے لیے ایک پنکھا درکار ہے اور محکمانہ طور پر کتنے قیدیوں کے لیے ایک پنکھا دیا جاتا ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! ایک کمرے میں جتنے قیدی رکھنے کی گنجائش ہوتی ہے اسی کے مطابق ایک کمرے میں پنکھے لگائے ہیں - ویسے ایک کمرے میں گنجائش کے سٹینڈرڈ کے مطابق ایک پنکھا لگایا جا سکتا ہے -

کنور محمد یاسین خان : جناب والا ! میں نے یہ سوال نہیں کیا کہ گنجائش کا سٹینڈرڈ کیا ہے - میں نے یہ پوچھا ہے کہ کتنے قیدیوں کے لیے ایک پنکھا لگایا جاتا ہے -

وزیر جیل خانہ جات : اگر میرے فاضل دوست اس سلسلہ میں ذاتی طور پر تجربہ کرنا چاہتے ہیں تو وہ جیل میں جا کر خود دیکھ سکتے ہیں -

مسٹر سپیکر : یہ تو صلائے عام ہے - ویسے اس کی امید اور توقع بھی کی جا سکتی ہے -

(قہقہہ)

ملک خالق داد خان بندیال : کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ کیمپور جیل میں پنکھے کیوں نہیں لگائے گئے - کیا وہاں ایئر کنڈیشن لگانے کا ارادہ ہے ؟

مسٹر سپیکر : یہ سوال آپ ان سے ذاتی طور پر بھی پوچھ سکتے ہیں -

چودھری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف اس امر سے اتفاق فرمائیں گے کہ جیلوں میں پنکھے لگانے کے بعد اور قیدیوں کو دوسری سہولتیں دینے کے بعد جرائم میں اضافہ ہوگیا ہے ؟ اس سلسلے میں وزیر موصوف کا کیا تأثر ہے -

مسٹر سپیکر : یہ سوال کبھی موقع ملے تو آپ وزیر برائے لاء اینڈ ارڈر سے پوچھیں -

چودھری امان اللہ لک : جناب ! لاء اینڈ آرڈر تو چیف سیکرٹری کے پاس ہے -

مسٹر سپیکر : لیکن چیف سیکرٹری تو وزیر نہیں -

مرزا فضل حق : جناب سپیکر ! وزیر جیل خانہ جات نے ایک سوال کے جواب میں بتایا ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل جہلم میں پنکھے نہیں لگائے گئے حالانکہ میری اطلاع ہے کہ وہاں پنکھے لگ چکے ہیں ۔

وزیر جیل خانہ جات : کیا فاضل ممبر بتائیں گے کہ جس وقت انہوں نے یہ سوال بھیجا تھا اس وقت جہلم کی جیل میں پنکھے لگے ہوئے تھے یا نہیں کیونکہ جب انہوں نے سوال بھیجا تھا تو اس کا جواب بھی اسی وقت بنا تھا ۔

مسٹر سپیکر : اگر اس دوران پنکھے لگ گئے ہیں تو یہ اچھی بات ہے ۔

مرزا فضل حق : جناب والا ! وہاں کنیکشن بھی لگ چکا ہے اور پنکھے بھی لگ چکے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بات وزیر موصوف کے علم میں ہونی چاہیے ۔

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لیے عرض کرتا ہوں کہ کنکشن کا کام واپڈا سے تعلق رکھتا ہے اور کافی دنوں سے ہماری کوشش تھی کہ جتنی جلدی بھی ہو سکے وہاں کنکشن دیا جائے ۔ وہاں جو تاریں تھیں وہ کافی پرانی تھیں تو اب نئی تاریں لگ گئی ہیں ۔

مرزا فضل حق : جناب والا ! اگر پنکھے لگ جائیں تو بھی آپ کو کوئی مطلب نہیں اور اگر نہ لگیں تو بھی آپ کو کوئی مطلب نہیں ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے کہا ہے کہ جسے ہم فین کہتے ہیں لٹکا دینے سے کوئی فائدہ نہیں جب تک کہ مناسب مقدار میں بجلی مہیا نہ ہو ۔

مرزا فضل حق : جناب ! وہاں پنکھے لگ چکے ہیں اور چل رہے ہیں اور قیدی ان سے استفادہ کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : یہ تو اور بھی بہت اچھی بات ہے ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر : جناب والا ! کیا وزیر جیل خانہ جات کبھی جیل گئے ہیں اور کیا انہوں نے دیکھا ہے کہ وہاں ایک سیل میں کتنے پنکھے لگے ہیں جب کہ ایک سیل میں 500 ــ 600 قیدی ہوتے ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! ایک سیل میں دو یا تین قیدی ہوتے ہیں اور وہاں ایک پنکھا ہوتا ہے ۔ لیکن بیرک میں زیادہ قیدی ہوتے ہیں اور وہاں زیادہ پنکھے ہوتے ہیں ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : جناب سپیکر ! جس طرح وزیر جیل خانہ

جات نے پنکھے کی فیکٹریوں کے مالکان کو اپنی گزارشات پیش کرکے اور انسانی جذبات کے تحت یہ پنکھے حاصل کئے ہیں ۔ کیا وہ یہ نسخہ وزیر تعلیم کو بھی بتائیں گے کہ وہ بھی سکولوں کے بچوں کے لیے یہی نسخہ استعمال کر لیں ؟

بیگم آباد احمد خان : میں وزیر تعلیم کے علم میں یہ بات لانا چاہتی ہوں کہ ماڈل ٹاؤن کے ایک کالج میں رقم بھی ہے اور پنکھے بھی ہیں اس کے باوجود پچھلی تمام گرمیوں میں یہ پنکھے نہ لگ سکے ۔ میرا خیال ہے کہ وزیر تعلیم اس طرف بھی توجہ دیں گے ۔

صوبہ میں جیلوں کی تعداد

***4458 ۔ مرزا فضل حق :** کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ میں جیلیں کہاں کہاں واقع ہیں ۔

(ب) ان میں سے ہر ایک میں کتنے قیدیوں کی گنجائش موجود ہے اور ہر جیل میں گنجائش سے کتنے کم یا زیادہ قیدی اس وقت مقید ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) جناب والا ! میں اس اس ایوان کی اجازت سے اس سوال کا جواب ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

(الف) صوبہ کے جیلوں کی فہرست مندرجہ ذیل گوشوارہ میں ملاحظہ فرمائیں ۔

(ب) مندرجہ ذیل گوشوارہ کے کالم نمبر 3 ، 4 ، 5 و 6 میں جواب ملاحظہ فرمائیں ۔

نمبر شمار	نام جیل	مقررہ تعداد اس وقت قیدیوں کی تعداد		کمی	بیشی	کیفیت
1	2	3	4	5	6	7
1	سنٹرل جیل ساہیوال	1872	2223	351		
2	نیو سنٹرل جیل ملتان	1440	1773	333		
3	بورسٹل جیل بہاولپور	434	269	165		

4 نیو سنٹرل جیل بہاولپور	1050	782	268	
5 سنٹرل جیل میانوالی	474	1086 ۔	612	
6 نیو سنٹرل جیل لائل پور	884	34	850	(جیل کا
7 ڈسٹرکٹ جیل کوٹ لکھپت لاہور	648	818 ۔	180	بیشتر حصہ
8 کیمپ جیل لاہور	750	1506 ۔	756	فوج کے
9 ڈسٹرکٹ جیل ملتان	711	1374 ۔	663	تصرف میں ہے)
10 ڈسٹرکٹ جیل لائل پور	612	1472 ۔	860	
11 ڈسٹرکٹ جیل ڈیرہ غازی خان	509	494	15	
12 ڈسٹرکٹ جیل جھنگ	358	117	241	(سیلاب سے یہ
13 ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ	418	908 ۔	470	جیل تباہ ہو
14 ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا	256	796 ۔	540	چکی ہے)
15 ڈسٹرکٹ جیل مظفر گڑھ	71	233 ۔	162	
16 ڈسٹرکٹ جیل راجن پور	96	194 ۔	98	
17 ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ	188	742 ۔	554	
18 ڈسٹرکٹ جیل قصور	101	786 ۔	425	
19 ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خاں	104	523 ۔	419	
20 ڈسٹرکٹ جیل بہاولنگر	940	416 ۔	276	
21 ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ	362	795 ۔	433	
22 ڈسٹرکٹ جیل شاہ پور	276	542 ۔	266	
23 ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی	440	981 ۔	541	
24 ڈسٹرکٹ جیل جہلم	350	402 ۔	52	
25 ڈسٹرکٹ جیل کیمبلپور	327	523 ۔	196	
26 ڈسٹرکٹ جیل گجرات	160	1035 ۔	875	
27 زنانہ جیل ملتان	72	86 ۔	14	

میاں منظور احمد موہل : جناب والا! آئٹم نمبر 20 پر ڈسٹرکٹ جیل بہاولنگر میں قیدیوں کی تعداد 940 لکھی گئی ہے - کیا یہ درست ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات : میں سمجھتا ہوں کہ جب یہ لکھی ہوئی ہے تو درست ہی ہوگی -

میاں منظور احمد موہل : جناب والا! جو موجودہ قیدیوں کی تعداد وہاں دی گئی ہے وہ 416 ہے لیکن اس کے آگے 276 لکھا ہوا ہے - تو یہ فرق کیوں ہے -

وزیر جیل خانہ جات : آپ سمجھنے کی کوشش کریں کہ مقررہ تعداد 940 ہے لیکن اس وقت قیدیوں کی تعداد 416 ہے اور 276 قیدیوں کی کمی ہے -

مسٹر سپیکر : میں وزیر متعلقہ سے کہوں گا کہ آئٹم نمبر 20 میں جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں آپ ان کی دوبارہ تحقیق کر لیں -

سید تابش الوری : قیدیوں کی جو مقررہ تعداد ہے ، اس کے مقابلے میں مجموعی طور پر 9 ہزار 75 قیدی جیلوں میں زیادہ ہیں -

مسٹر سپیکر : کتنے زیادہ ہیں؟

سید تابش الوری : جناب والا! جتنی ان جیلوں میں مقررہ استعداد ہے ، اس سے 9 ہزار 75 قیدی زیادہ ہیں - کیا وہ بتا سکیں گے کہ یہ لوگ کس طرح سے جیلوں میں اپنی تعداد سے زیادہ ہونے کی صورت میں گزارہ کر رہے ہیں اور دوسرے انہیں اس مصیبت سے نجات دلانے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا! یہ تعداد کوئی ہماری حکومت آنے کے بعد نہیں ہوئی ، بلکہ یہ لوگ پہلے سے وہاں موجود تھے -

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر : وہ پوچھ رہے ہیں کہ اب آپ اس پریشر کو کم کرنے کے لیے کیا کر رہے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات: وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے جیلوں میں توسیع کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے -

محترم حسینہ بیگم کھوکھر : جو پہلے سیلز بنے ہوئے ہیں ، ان میں لیٹرین اندر بنی ہوئی ہیں جس سے بڑی عفونت پھیلی رہتی ہے اب جو نئے سیلز بنائیں ، ان میں لیٹرین وغیرہ باہر رکھیں -

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا! تجویز معقول ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس پر غور کیا جائے گا -

سید تابش الوری : جناب والا! اس over-congestion کو ختم کرنے کے لیے وزیر موصوف نے ایک زمانے میں اعلان کیا تھا کہ وہ صوبے میں جیلوں کا جال بچھا دیں گے ۔ کیا یہ اس قسم کی سکیم ہے یا اب کوئی نئی تجویز ان کے ذہن میں ہے؟

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! اس سے پہلے پچھلے سال بھی اس بات پر ٹوک جھونک ہوئی تھی ۔ وہ میرے دوست ہیں اور بڑے مہربان ہیں ۔ ان کا ہمیشہ طور طریقہ یہی رہا ہے ۔ میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ میں نے کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ ہم جیلوں کا جال بچھا دیں گے ۔ جیلوں کے اندر انڈسٹری کا جال تو ہو سکتا ہے لیکن اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

میاں منظور احمد موہل : جناب والا! سیریل نمبر 26 پر ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں قیدیوں کی مقررہ تعداد 160 ہے ۔ لیکن اس وقت اس میں 1035 قیدی موجود ہیں ۔ یہ مقررہ تعداد سے سات گنا زیادہ ہے ۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک کی جگہ سات قیدی رکھے جائیں ؟ یہ صوبہ پنجاب میں سب سے زیادہ over-cougested جیل ہے ۔

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! چودھری امان اللہ لک صاحب گجرات کے حال و واقعات کو اچھی طرح جانتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : لک صاحب کا کیسے ذکر آ گیا ہے ۔

وزیر جیل خانہ جات : کیونکہ یہ گجرات سے تعلق رکھتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : اس طرح تو اور بھی گجرات سے تعلق رکھنے والے ممبر صاحبان جو نکتۂ استحقاق پیش کر دیں گے ۔ کہ ہمارا نام نہیں لیا گیا ۔ جب گجرات شہر سے سرور جوڑا کھڑے ہوگئے تو مشکل ہو جائے گی ۔

(قہقہہ)

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! جو لوگ حوالات میں ہوتے ہیں جن کو سزا نہیں ملی ہوتی ، ہماری کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے ضلع میں رہیں ۔ تو اس سلسلے میں زیادہ تر تعداد حوالاتیوں کی ہے ، جتنا میں سمجھتا ہوں ۔

وزیر جیل خانہ جات : اگر تفصیل چاہیے تو علیحدہ سوال ہو جائے ۔

چودھری امان اللہ لک : نکتہ ذاتی وضاحت ۔ جیسا کہ وزیر موصوف نے ابھی ابھی ذکر فرمایا ہے ، چند روز ہوئے ، میں نے جیل کا معائنہ خود کیا تھا ۔ واقعی وہاں تعداد زیادہ ہے لیکن اس قدر congestion میں وہ لوگ خوشی محسوس کرتے ہیں ۔ جہاں لوگ زیادہ ہوں وہاں گپیں شپیں لگا کر وقت اچھا گزرتا ہے ۔ البتہ جو قید تنہائی میں تھے وہ مطالبہ کر رہے کہ ان کے ساتھ دو دو چار چار آدمی اور کر دیے جائیں ۔ اب منڈی بہاؤالدین کی جیل زیر تعمیر ہے ۔ اس کی تکمیل پر یہ دباؤ کم ہو جائے گا ۔

مسٹر سپیکر : اب تو آپ خوش ہیں ؟

چودھری امان اللہ لک : میں خوش ہوں ۔

مسٹر سپیکر : پھر آپ کا سپلمنٹری تو نہ ہوا بلکہ point of appreciation ہوا ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : ان کو بھی ساتھ رکھا جائے ۔

مسٹر سپیکر : اس سوال پر کافی بحث ہو گئی ہے ۔ اب اگلا سوال لیا جائے ۔

میاں خورشید انور : وزیر موصوف نے ابھی ابھی فرمایا ہے کہ جب تک قیدیوں کو سزا نہ ہو جائے ۔ ان کو جیل میں رکھا جاتا ہے کیا وزیر موصوف پراسکیوٹنگ کے بھی انچارج ہیں ؟ سزا تو ضروری نہیں کہ جب تک سزا نہ ہو ۔

مسٹر سپیکر : ان کا مطلب یہی تھا ۔

میاں خورشید انور : ایک سوال اور ہے کیا وزیر صاحب کے علم میں ہے کہ صحافیوں کو کل کیمپ جیل میں پیٹا گیا ہے ؟ اور کیا یہ سزا آپ نے تجویز کی تھی یا عدالت کی طرف سے تھی ؟

Mr. Speaker : That is not a supplementary question.

میاں خورشید انور : یہ سوال ان کے جواب ہی سے پیدا ہوا ہے اور وہ جواب بھی دینا چاہتے ہیں ۔

وزیر جیل خانہ جات : مجھے معلوم ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ کل اخبار میں آپ کی فوٹو بھی آئے اور اخبار میں یہ خبر بھی چھپے کہ آپ نے اخباری دوستوں سے تعاون کیا ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

میاں خورشید انور : جناب سپیکر ! اخبارات تو انہوں نے بند کرا رکھے ہیں فوٹو کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

وزیر جیل خانہ جات : میں پرزور تردید کرتا ہوں ۔ وہ ہمارے بھائی ہیں ۔ میں اخلاقی طور پر وہاں گیا اور معائنہ کیا ۔ میں نے ان کے مسائل پوچھے ۔ ان کا ایک مطالبہ تھا کہ ہمیں دوسری جگہ پر رکھا جائے ۔ اور ہمیں پنکھے کی ضرورت ہے ۔ میں نے ان کے لیے پنکھا مہیا کیا ۔ میں نے ان کی تمام باتیں سنی ہیں اور پورے طور پر ہدایات جاری کر دی ہیں تاکہ ان دوستوں کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو ۔

سید تابش الوری : ملک حاکمین صاحب برادر تو ہیں ۔ لیکن برادر یوسف معلوم ہوتے ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک : ملک صاحب ویسے تو شریف آدمی ہیں ۔ لیکن اس محکمے کی وجہ سے بدنام ہو چکے ہیں ۔ میں نے صبح ان سے پوچھا ہے ، وہ تشدد نہیں کر رہے ۔ لیکن بدنام واقعی وہ بہت زیادہ ہو چکے ہیں کہ یہ جیلوں میں تشدد کرا رہے ہیں ۔ حالانکہ وہ واقعات نہیں ہیں ۔

Mr. Speaker : Let us not raise controversial points.

علامہ رحمت اللہ ارشد: جناب والا ! جناب فاضل و عاقل well qualified and well read وزیر جیل خانہ جات نے جو میاں خورشید انور کے حق میں الفاظ استعمال کیے ہیں کہ وہ اپنا فوٹو کھنچوانا چاہتے ہیں ، میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں ۔ ان کو یہ الفاظ واپس لینے چاہییں ۔

وزیر جیل خانہ جات : میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : ورنہ ہم وہ حشر کریں گے کہ وہ یاد رکھیں گے ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے الفاظ واپس لے لیے ہیں ۔ اب آپ بھی اس طرح دھمکیاں نہ دیں ۔

وزیر جیل خانہ جات : علامہ صاحب دھمکی دینے کی کوشش نہ کریں ۔ میں آپ کا احترام کرتا ہوں ۔ لیکن ہم کبھی یہ دھمکی برداشت نہیں کریں گے ۔ میں نے اپنے الفاظ واپس لے لیے ہیں ۔ ہم نے ہمیشہ آپ کا احترام کیا ہے اور آئندہ بھی کریں گے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : میرے احترام کا نہیں یہ پورے ایوان کے احترام کا سوال ہے ۔

وزیر جیل خانہ جات : ہم پورے ایوان کا احترام کرتے ہیں -

چودھری امان اللہ لک : میں وضاحت چاہوں گا کہ کیا کسی معزز رکن کا ایوان میں کسی کے متعلق یہ کہنا کہ وہ فوٹو کھنچوانا چاہتے ہیں ، یہ غیر پارلیمانی الفاظ ہیں ؟

مسٹر سپیکر : ایسے الفاظ اگر طنزیہ طور پر کہے جائیں تو مناسب نہیں ہیں -

چودھری امان اللہ لک : یہ رولنگ آپ کیسے فرما رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر : میں نے کوئی رولنگ نہیں دی ہے - انھوں نے خود ہی اپنے الفاظ واپس لے لیے ہیں -

چودھری امان اللہ لک : میں کہتا ہوں کہ مجھے فوٹو کھنچوانے کی خواہش ہے - سرور جوڑا صاحب نے یہاں کہا تھا کہ ان کی فوٹو کھنچوانے کی خواہش ہے - یہ الفاظ کہاں غیر پارلیمانی ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات : لیکن اب تو یہ بات ہی ختم ہو چکی ہے -

مسٹر سپیکر : انھوں نے اپنے الفاظ واپس لے لیے ہیں -

سید تابش الوری : جناب سپیکر ! کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ پنجاب میں ایک جیل ایسی بھی موجود ہے جو پونے نو سو کے قریب قیدیوں کے لیے بنائی گئی ہے ، لیکن اس میں صرف 34 قیدی ہیں - اس کی کیا وجہ ہے ؟

مسٹر سپیکر : اگر اس جیل کا نام بھی بتا دیں تو کیا حرج ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! میرے خیال میں وہ لائل پور کی سنٹرل جیل کی بات کر رہے ہیں -

مسٹر سپیکر : اس کے آگے تو نوٹ لکھا ہوا ہے : ''جیل کا بیشتر حصہ فوج کے تصرف میں ہے'' -

سید تابش الوری : جناب والا ! یہ جیل فوج کے قبضے سے کب خالی کرائی جائے تاکہ over congested جیلوں میں بہتری کی صورت پیدا ہو سکے اور اصلاح احوال ممکن ہو سکے ؟

وزیر جیل خانہ جات : یہ جیل اب خالی ہو چکی ہے اور اب اس کی مرمت وغیرہ شروع کی گئی ہے - جہاں جہاں over crowding ہے ، اس کی مرمت مکمل ہونے پر وہاں سے قیدی یہاں منتقل کر دیے جائیں گے -

سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ڈسٹرکٹ جیل ملتان میں 1374 قیدی رہتے ہیں ، جب کہ مقرر تعداد 711 ہے ۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات : یہ over-crowding کی وجہ ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : over-crowding کی وجہ تو کوئی جواب نہیں ہے ایک بیرک اگر دس آدمیوں کے لیے بنی ہوئی ہے تو وہاں پر زیادہ قیدی رکھنے سے قیدیوں کی صحت پر برا اثر پڑ رہا ہے ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ مزید بیرکس بنائی جائیں گی ؟

مسٹر سپیکر : اس کا جواب وہ پہلے دے چکے ہیں کہ سرمائے کے مطابق یہ تجویز زیر غور ہے کہ ان جیلوں کی کس طرح توسیع کی جائے اور کس طرح انہیں سہولیات بہم پہنچائی جائیں ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب سپیکر ! یہ سرمائے کی کمی صرف ملتان جیل کے لیے ہی رہ جاتی ہے آخر صوبے میں اور بھی جیلیں ہیں وہاں تو ایسی بات نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : معلوم ہوتا ہے آپ نے جواب سنا نہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ : میں نے پڑھا ہے جناب ۔

مسٹر سپیکر : تو پھر آپ کو یہ پتہ ہونا چاہیے کہ ایک جیل ایسی بھی ہے جس میں 160 قیدیوں کی گنجائش ہے اور اس میں 875 قیدی موجود ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ : یہ بھی جناب غلط ہے آپ کسی طریقے پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ چونکہ وہاں 160 کی بجائے 875 ہیں تو یہاں بھی ہیں ۔ جناب والا ! یہ کوئی جواز نہیں ہے ۔ اگر 160 کی وہاں پر گنجائش ہے اور 875 رکھے ہوئے ہیں تو وہ بھی زیادتی ہے ۔ یہاں ملتان میں بھی زیادتی ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ نے تو یہ کہا ہے کہ ملتان کے لیے مخصوص کیوں ہیں غالباً سبھی میں یہی کیفیت ہے ۔ اس لیے آپ جواب پڑھ کر سوال کریں ۔ نیز آپ کو سوال وہ کرنا چاہیے جس کا کم از کم جواب یہاں موجود ہے اور جو factually correct ہو ۔

سید ناظم حسین شاہ : وہ ٹھیک ہے جناب ہم تو زیادہ تر اپنے ہی علاقے کی بات کریں گے ۔ انہوں نے فرمایا ہے جیلیں over-crowded ہیں

وہ تو یہاں بھی نظر آ رہا ہے - میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اس کی وجہ کیا ہے کہ یہاں پر قیدی over-crowded انہوں نے رکھے ہوئے ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات : آپ جانتے ہیں over-crowded تب ہی ہوتا ہے جب جرائم زیادہ ہوں اور جرائم پیشہ لوگ وہاں آئیں تب ہی over-crowded ہوتا ہے -

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! ان کی اطلاع کے لیے میں نے جس جگہ کا سوال کیا ہے وہ ڈسٹرکٹ جیل ہے - وہاں پر صرف وہ لوگ جاتے ہیں جو انڈر ٹرائل ہوتے ہیں اگر ان کی ضمانت ہو جائے تو پھر بھی یہ رش ختم ہو سکتا ہے -

مسٹر سپیکر : قیدیوں کی آپ کیا definition کرتے ہیں ؟ کیا انڈر ٹرائل بھی اس میں شامل ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات : حوالاتی بھی اس میں شامل ہیں -

سید ناظم حسین شاہ : ڈسٹرکٹ جیل صرف حوالاتیوں کے لیے ہے تو جناب over-crowded کہہ دینا کافی نہیں ہے - کیا اس معاملے میں کوئی انکوائری یا اس کو ختم کرنے کا وزیر موصوف کوئی ارادہ رکھتے ہیں ؟ میں اس بات کی یقین دہانی چاہتا ہوں -

وزیر جیل خانہ جات : میں یقین دہانی تو ضرور کراؤں گا لیکن اس میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے -

Mr. Speaker : See the Minister concerned and give him some proposal. He will give a sympathetic consideration.

سردار امجد حمید خان دستی : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ انہوں نے ایک بڑی اچھی خبر سنائی ہے کہ over congestion کو دور کرنے کے لیے جیل خانوں کی توسیع کا پروگرام ہے جو ان کے زیر غور ہے - یہ بڑی اچھی خبر ہے تو کیا وہ از راہ کرم بتائیں گے کہ مظفر گڑھ کی جیل کی توسیع کی تجویز بھی زیر غور ہے یا نہیں ؟ اگر اس کی انفارمیشن آپ کے پاس ہے تو بتائیے -

وزیر جیل خانہ جات : آپ تجویز دیں میں اس پر بھی ہمدردانہ غور کروں گا -

سردار امجد حمید خان دستی : وہ جناب میری بات نہیں سمجھے - انہوں نے خود ہی تجویز رکھی ہے کہ جیلوں کی توسیع کر رہے ہیں -

مسٹر سپیکر : انہوں نے کہا ہے اگر آپ ایسا محسوس کرتے ہیں تو مجھے تجویز دے دیں میں اس پر غور کروں گا۔

سردار امجد حمید خان دستی : میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ آیا اسی تجویز کے مطابق مظفر گڑھ کی جیل بھی زیر غور ہے۔ کوئی اور نئی تجویز پیش کرنے کے لیے میں یہاں کھڑا نہیں ہوا۔

وزیر جیل خانہ جات : اس کے متعلق بھی دیکھیں گے۔ لیکن یہ ہے کہ اپنے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے سب کام کرنا ہوتے ہیں۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب یہ زیر غور ہی زیر غور ہے اور کچھ نہیں ہے۔

(قہقہے)

جناب یہ تیسری دفعہ حلف اٹھا چکے ہیں کم از کم ایک دفعہ تو ان کی بھی مرمت ہو جائے۔

چوہدری امان اللہ لک : میں جناب ضمنی سوال کرنے سے پہلے زیر غور کی definition چاہوں گا کہ زیر غور کس کو کہتے ہیں ؟

مسٹر سپیکر : زیر غور زیرغور ہے۔

(قہقہے)

چوہدری امان اللہ لک : تو پھر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جیسا کہ انگریزوں کے زمانے میں بعض مقامات پر ہوا تھا، سیاسی قیدیوں کے لیے جیلیں الگ بنانے کی کوئی تجویز زیر غور ہے ؟ یہ توجہ طلب مسئلہ ہے کیونکہ انقلابی زمانہ آ رہا ہے۔

مسٹر سپیکر : اس ضمنی سوال کا بنیادی سوال کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بنتا۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب جیلوں کا مسئلہ ہے۔

مسٹر سپیکر : وہ ٹھیک ہے یا تو آپ نے پہلے یہ case make out کیا ہوتا کہ کتنے سیاسی قیدی ہیں ان کی اتنی تعداد ہے اور یہ تعداد ایک جیل میں بڑی آسانی سے آ سکتی ہے تو میں آپ کو سپلیمنٹری کرنے کی اجازت دیتا۔

چوہدری امان اللہ لک : میں سوال make out کر چکا ہوں کہ سیاسی قیدیوں کی تعداد اتنی زیادہ ہو رہی ہے۔ اس لیے ان کے لیے علیحدہ جیل کی بڑی اشد ضرورت ہے۔

مسٹر سپیکر : مگر آپ کی سٹیٹمنٹ سے تو کیس make out نہیں ہو جاتا ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! جیل میں ہم نے جانا ہے یا انہوں نے ۔ آپ کیوں گھبراتے ہیں ۔

سید تابش الوری : جناب سپیکر ۔ وزیر موصوف نے اپنے جواب میں بتایا ہے کہ پانچ جیلیں ایسی ہیں جہاں مقررہ تعداد سے کم قیدی ہیں ۔ کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ ان جیلوں میں دوسری جیلوں سے جہاں مقررہ تعداد سے زیادہ قیدی ہیں کیوں منتقل نہیں کیے گئے ؟

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! کئی چیزیں سامنے رکھنی پڑتی ہیں ایک تو یہ کہ جب ایک قیدی کو جیل سے دوسری جیل میں منتقل کیا جاتا ہے تو اس کے لیے پولیس کی ضرورت ہوتی ہے اور کئی دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ جناب ایک قیدی جو ہمارے دوست وہاں عدالت میں جاتے ہیں تو وہاں انہیں بری کر دیا جاتا ہے ۔ اور تیسری یہ کہ وہاں پولیس کی کمی کی وجہ سے ایسا ممکن نہیں کیونکہ پولیس بھی اتنی زیادہ نہیں ہے کہ وہ ایک جگہ سے لے کر دوسری جگہ فوری طور پر انہیں منتقل کرے ۔

سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبے کی اکثر جیلیں over crowded ہیں اس کی کیا وجہ ہے ؟

مسٹر سپیکر : اس سے متعلق وہ پہلے بتا چکے ہیں ۔ اور یہ اصل میں ان کا سوال بھی نہیں ۔ یہ سوال وزیر قانون و پارلیمانی امور سے پوچھیں جب بھی ان کی کوئی باری ہو ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! ان قیدیوں میں ان کے دوست قیدی کتنے ہیں کیونکہ انہوں نے کہا ہے دوست قیدی ؟

مسٹر سپیکر : کیا آپ کے خیال میں یہ سب دشمن قیدیوں کی فہرست ہے ؟

صوبہ کی جیل میں قیدیوں کی تعداد

*4359 ۔ **مرزا فضل حق :** کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ کی تمام جیلوں میں قیدیوں کی تعداد یکم نومبر 1973ء کو کیا تھی ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) : یکم نومبر 1973ء کو

صوبہ پنجاب کی جیلوں میں قیدیوں کی کل تعداد بیس ہزار چھ سو انتالیس (20639) تھی ۔

مرزا فضل حق : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ان میں پیپلز پارٹی کے کارکنوں کی کتنی تعداد ہے ؟

مسٹر سپیکر : اس کے لئے علیحدہ سوال کی ضرورت ہے ۔

مرزا فضل حق : علیحدہ سوال کی کیا ضرورت ہے ۔ جناب وہ قیدیوں میں شامل ہوں گے اگر ہوں گے تو ۔

مسٹر سپیکر : ہوں گے ۔ اس میں کیا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ان میں انڈر ٹرائل کتنے ہیں اور convicted کتنے ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات : اس کے لئے علیحدہ سوال کی ضرورت ہے ۔

سید تابش الوری : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ان میں سیاسی قیدیوں کی تعداد کتنی ہے ؟

مسٹر سپیکر : اس کے لئے بھی علیحدہ سوال کی ضرورت ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات : جی ہاں ۔

سید ناظم حسین شاہ : اس میں بالغ کتنے ہیں اور نابالغ کتنے ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات : اس کے لئے بھی علیحدہ سوال کی ضرورت ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : شریف آدمی کو خوامخواہ تنگ کر رہے ہیں ۔

محکمہ اوقاف کو مساجد اور مزاروں سے آمدنی

***4379 ۔ چوہدری امان اللہ لک :** کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبے میں کتنی مساجد اور مزاروں کی دیکھ بھال محکمہ اوقاف کے ذمہ ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ اوقاف کو مذکورہ مساجد اور مزاروں سے کافی آمدن ہے ۔ اگر ایسا ہے تو سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے ؟

وزیر اوقاف (ملک حاکمین خاں) : (الف) محکمہ اوقاف کی تحویل

میں 219 مساجد ۔ 169 مزارات معہ مساجد اور 70 مزارات ہیں ۔

(ب) محکمہ اوقاف کو ان مساجد و مزارات سے اوسط آمدنی ساڑھے اٹھاسی لاکھ روپے سالانہ ہوتی ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی : کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ مساجد اور خانقاہوں کو pick and choose کرنے کا کیا criterion ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ سوال آمدنی کے سلسلے میں ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی : آمدنی کے سلسلے میں ہی ہے تو وہ بنیاد بتا دیں جو انہوں نے مقرر کر رکھی ہے؟

مسٹر سپیکر : آپ پہلے ایک سوال میں premises lay down کروائیں کہ کیا یہ ٹھیک ہے کہ یہ جو مساجد یا مزار لئے گئے ہیں ان کو ان کی آمدنی کی وجہ سے لیا گیا ہے تو آپ کا سپلیمینٹری شاید relevant ہو جائے ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب اگر اس فارم کو پسند کرتے ہیں تو میں یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ انہی مساجد اور خانقاہوں کو محکمہ اوقاف اپنے قبضے میں لیتا ہے جن کی آمدن بہت زیادہ ہو اور جن کو امداد کی ضرورت ہوتی ہے اور آمدن کم ہوتی ہے ان کو محکمہ اوقاف بالکل اپنی تحویل میں نہیں لیتا ؟

وزیر اوقاف : ایسا نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : اب وقفۂ سوالات ختم ہوتا ہے ۔

وزیر جیل خانہ جات و اوقاف : جناب والا! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

صوبہ میں درس گاہوں اور دینی کالجوں کا قیام

*4379 (الف) **چوہدری امان اللہ لک :** کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ اوقاف صوبے میں مزید درس

گاہیں اور دینی کالج کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو کس قدر؟

وزیر اوقاف (ملک حاکمین خان) : محکمہ اوقاف سر دست مزید درس گاہیں اور دینی کالج کھولنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

بھکر ضلع میانوالی میں متوازی عید گاہ کی تعمیر

***4381 - چوہدری امان اللہ لک** : کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بھکر ضلع میانوالی کی قدیم عید گاہ 5 کنال رقبے پر مشتمل ہے۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس وقت جو خطیب مذکورہ مسجد کے نگران ہیں ان کے آباؤ اجداد نے 1886ء میں اس مسجد کی تعمیر کی تھی۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ مسجد سے تھوڑے فاصلے پر ایک صاحب اپنے رہائشی مکان کو عید گاہ میں تبدیل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو شرعاً اور قانوناً ناجائز ہے۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس علاقے میں امن و امان قائم رکھنے کے لئے اس ضمن میں کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ یہاں کے عوام متوازی عید گاہ کے حق میں نہیں ہیں ؟

وزیر اوقاف (ملک حاکمین خان) : عید گاہ بھکر ضلع میانوالی محکمہ اوقاف کی تحویل میں نہیں ہے۔

ضلع رحیم یار خان سے محکمہ اوقاف کی آمدنی

***4419 - حاجی محمد سیف اللہ خان** : کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع رحیم یار خان کے اوقاف سے محکمہ اوقاف کے

قیام سے لے کر آج تک کل کتنی آمدنی اور کتنا
خرچ ہوا ہے ۔ اس کی تفصیل سال وار بتائی جائے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ آمدنی کی نسبت خرچ انتہائی قلیل ہے ؟

وزیر اوقاف (ملک حاکمین خان) : (الف) ضلع رحیم یار خان کے اوقاف کی آمدن و خرچ حسب ذیل ہے ۔

نمبر شمار	سال	آمدن	خرچ
1	1960-61ء	3,77,694/74	1,09,678/83
2	1961-62ء	2,09,986/61	1,54,865/83
3	1962- 3ء	2,76,670/40	1,20093/60
4	1963-64ء	4,15,274/19	1,72,192/30
5	1964-65ء	3,44,152/62	1,78,947/71
6	1965-66ء	2,83,676/64	1,37,376/28
7	1966-67ء	3,76,617/28	1,67,81./67
8	1967-68ء	3,21,286/36	1,35,903/67
9	1968-69ء	3,21,632/96	1,49,285/30
10	1969-70ء	3,72,282/82	2,20,601/80
11	1970-71ء	3,05,324/10	2,12,838/17
12	1971-72ء	4,00,187/66	2,69,442/67
13	1972-73ء	4,52,100/39	2,28,941/70
14	1973-74ء	3,01,82/00	6.3,457/94
	ماہ اکتوبر تک		
	کل	48,28,948/77	23,22,135/77

(ب) یہ درست نہیں ہے ۔ کیونکہ محکمہ کو اس ضلع سے 48,28,948/77 روپے آمدن ہوئی ہے اور 23,22,135/77 روپے اکتوبر 1973ء تک خرچ کیے ہیں ۔ بچت کو رحیم یار خان ضلع کے ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کیا جا رہا ہے ۔ امسال مسجد نظامت رحیم یار خان کے ترقیاتی منصوبے پر ۱۱لاکھ 37 ہزار روپے کی رقم رکھی گئی ہے ۔

درگاہ حضرت موسیٰ پاک شہید ملتان کی انتظامیہ کمیٹی کے ارکان کی تعداد

*4669 ۔ **سید فیض مصطفیٰ گیلانی** : کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت پنجاب نے درگاہ حضرت موسیٰ پاک شہید ملتان کے لیے کوئی انتظامیہ کمیٹی مقرر کی ہے اگر ایسا ہے تو اس کے ممبران کے نام کیا ہیں اور اس کمیٹی کے اب تک کل کتنے اجلاس منعقد ہوئے ہیں ؟

وزیر اوقاف (ملک حاکمین خان) : جی ہاں ۔ اس کمیٹی کے ممبران کے نام حسب ذیل ہیں ۔

1 ۔ خطیب امام مسجد ملحق درگاہ ہذا	چیئرمین
2 ۔ شیر محمد صاحب	ممبر
3 ۔ محمد اسلم صاحب	ممبر
4 ۔ محبوب علی صاحب	ممبر
5 ۔ عبدالغفار صاحب	ممبر
6 ۔ اسسٹنٹ منیجر اوقاف ملتان نمبر 1	سیکرٹری

موجودہ کمیٹی یکم جنوری 1974ء سے تشکیل پائی ہے ۔ اور اس کا پہلا اجلاس 4 جنوری کو منعقد ہوا تھا ۔

درگاہ حضرت موسیٰ پاک شہید ملتان سے نذرانے کی صورت میں آمدن

*4670 ۔ **سید فیض مصطفیٰ گیلانی** : کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) درگاہ حضرت موسیٰ پاک شہید ملتان سے 72-1971ء اور 73-1972ء میں نذرانے کی صورت میں کتنی آمدن ہوئی ۔

(ب) جب سے مذکورہ بالا درگاہ محکمہ اوقاف کی تحویل میں آئی ہے اس سے نذرانے کی صورت میں اور زرعی اور مکنی جائداد سے کل کتنی آمدن ہوئی ۔

(ج) مذکورہ بالا درگاہ سے آج تک جتنی آمدن ہوئی ہے اس کے مصرف کا کیا انتظام کیا گیا ہے نیز درگاہ اور ملحقہ مسجد پر آج تک کل کتنی رقم خرچ کی گئی ہے تفصیلاً بتایا جائے ؟

وزیر اوقاف (ملک حاکمین خان) (الف) 1 ۔ سال 1971-72ء میں 10609/- روپے

2 ۔ سال 1972-73ء میں 12937/- روپے

(ب) 1 ۔ نذرانے کی صورت میں کل ۔ 12994/- روپے

2 ۔ زرعی اور سکنی جائداد سے کل 211843/- روپے

(ج) موصولہ آمدنی سے درگاہ کی دیکھ بھال کے لیے عملہ کی تنخواہوں درگا کی عمارت کی مرمت۔ سالانہ عرس ۔ دیگر متفرق اخراجات از قسم بجلی ختم قرآن شریف ۔ خرید صفیں ۔ شامیانے و نیز دیگر متفرق مدآت پر خرچ کی گئی ۔

خرچ کی کل رقم کی تفصیل درج ذیل ہے :

1 ۔ عملہ کی تنخواہ ۔ 58778/- روپے

2 ۔ عرس سالانہ ۔ 7000/- روپے

3 ۔ متفرق مدات ۔ 59453/- روپے

4 ۔ متفرق اخراجات بجلی ۔
ختم قرآن شریف خرید صف شامیانے وغیرہ

5 ۔ خرچ انتظامیہ دفتر منیجر و دفتر ناظم متعلقہ برائے ساڑھے تیرہ سال ۔ 10708/- روپے

59500/- روپے

کل 195689/- روپے

صوبہ میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مساجد کی تعداد

***4787 ۔ بیگم ریحانہ سرور :** کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ اوقاف کے زیر انصرام کل کتنی مساجد ہیں ۔

(ب) آیا ناخواندگی کی شرح کو تیز رفتاری سے کم کرنے کے لیے ان مساجد میں حکومت تعلیمی ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اوقاف (ملک حاکمین خان) : (الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ اوقاف کے زیر انصرام بتاریخ 18 جنوری 1974ء تک 376 مساجد ہیں ۔

(ب) ان مساجد میں سے اکثر قرآن پاک کی تعلیم ناظرہ و حفظ دی جاتی ہے ۔ عام تعلیم کے لیے سکول وغیرہ کھولنا محکمہ تعلیم کی ذمہ داری ہے ۔ اور وہی محکمہ اس شق کا جواب دے سکے گا ۔ البتہ اگر محکمہ تعلیم مساجد میں مکتب سکیم کا اجراء کرے تو محکمہ اوقاف اس ضمن میں پورا پورا تعاون کرے گا ۔

شاہ پور ضلع سرگودھا کی جیل میں اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر کی تقرری

***4804 ۔ ملک بھ اعظم** : کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ شاہپور ضلع سرگودھا کی جیل میں کوئی اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر تعینات نہیں ہے ۔ اگر ایسا ہے تو وہاں کب تک اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر کی تقرری کی جائے گی ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ 26 عدد بجلی کے پنکھے جو کہ مذکورہ جیل میں لگانے کے لئے خرید کئے تھے اب تک وہاں نہیں لگائے جا سکے اور بیکار پڑے ہیں کیوں کہ بجلی کی موجودہ تاریں پرانی ہیں اور لوڈ برداشت نہیں کر سکتیں ۔ اگر جواب اثبات میں ہو تو کب تک ناقص تاروں کو بدل کر پنکھے لگائے جا سکیں گے ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ جیل زیادہ تر کچی ہے اور اس کی لپائی اور مرمت کے لئے زیادہ فنڈز درکار ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خاں) : (الف) جی ہاں ۔ یہ حقیقت ہے کہ شاہ پور جیل میں کوئی اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر تعینات نہیں ہے بلکہ محکمہ صحت کے عارضی انتظام کے تحت میڈیکل آفیسر شاہ پور وقتاً فوقتاً جیل کے قیدیوں اور عملہ کی صحت کی دیکھ بھال کرتے ہیں ۔ اسسٹنٹ میڈیکل افسروں کا درجہ دینے کے لیے محکمہ صحت کو لکھا گیا ہے جس کا فیصلہ ہونے پر شاہ پور جیل میں میڈیکل افسر تعینات کیا جا سکے گا ۔

(ب) بجلی کے چھبیس پنکھے کمزور وائرنگ کی وجہ سے نہیں لگ سکے اور سٹور میں محفوظ ہیں ۔ تمام ایسے پنکھوں کی تنصیب کےلئے محکمہ تعمیرات عامہ سے خط و کتابت کی جا رہی ہے اور امید ہے جلد ہی بقیہ پنکھے لگ جائیں گے ۔

(ج) یہ جیل سو سال قبل کچی ہی تعمیر ہوئی تھی جس کی لپائی اور مرمت کے لئے کافی فنڈز درکار ہوتے ہیں ۔ موجودہ مالی سال میں اس مد میں پانچ ہزار روپیہ مہیا کیا گیا ہے ۔

صوبہ کی جیلوں میں بجلی کے پنکھے

***4804** (الف) ۔ **ملک محمد اعظم** : کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ پنجاب کی جیلوں میں سال 74-1973ء میں کتنے بجلی کے نئے پنکھے لگائے جائیں گے ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) : سال 74-1973ء میں صوبہ پنجاب کی جیلوں میں پانچسو اکہتر (571) بجلی کے پنکھے لگائے جائیں گے ۔

جوہر آباد ضلع سرگودھا میں جیل کی تعمیر

***4805** ۔ **ملک محمد اعظم** : کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جوہر آباد ضلع سرگودھا میں ایک جیل بنانے کا منصوبہ بنایا گیا تھا اور اس کے لئے اراضی بھی مختص کی گئی تھی ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس منصوبہ کی کب تک تکمیل کی جائے گی ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) : (الف) کچھ عرصہ پہلے چوہتر ایکڑ زمین محکمہ جیل کو جوہر آباد میں جیل کی تعمیر کے لئے منتقل کی گئی تھی لیکن اس زمین کے سروے کے بعد معلوم ہوا کہ کلر اور سیم زدہ ہونے کی بنا پر یہ زمین مذکورہ جیل کی تعمیر کے لئے مناسب نہیں ۔ چنانچہ یہاں جیل کی تعمیر کا منصوبہ ترک کر کے بورڈ آف ریونیو کو لکھ دیا گیا ہے کہ یہ زمین تھل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کو واپس کر دی جائے ۔

(ب) جزو (الف) کی روشنی میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

لاہور کے صحافیوں کے لئے رہائشی سہولتیں

*4905 ۔ **ملک شاہ محمد محسن** : کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبائی حکومت نے لاہور کے صحافیوں کو رہائشی سہولتیں فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو یہ فیصلہ کب ہوا تھا اور آج تک اس فیصلہ پر کہاں تک عمل درآمد ہوا ہے ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (ملک حاکمین خان) : حکومت پنجاب صحافیوں کو رہائشی سہولتیں فراہم کرنے کے مسئلہ پر بہت ہمدردانہ رویہ رکھتی ہے اس سلسلہ میں مورخہ 9 اپریل 1973ء کو وزیر قانون کی زیر صدارت ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں صحافیوں کے نمائندگان نے بھی شمولیت کی ۔ اس میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ صحافی ایک میٹنگ کریں اور اپنی مالی استعداد کے مطابق اپنی کل ضروریات کا فیصلہ کریں اور محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کو چودہ روز کی مدت میں اطلاع دیں کہ ان کو کتنے پلاٹ درکار ہیں تاکہ اس ضمن میں فیصلہ کیا جائے ۔ تا حال صحافیوں نے محکمہ مذکورہ کو اپنی ضروریات سے مطلع نہیں کیا حالانکہ محکمہ اطلاعات کے ذریعہ اس بارے میں ان کی یاد دہانی بھی کرائی گئی ۔

صوبہ کی جیلوں میں قیدیوں کی تعداد

*4943 ۔ **چوہدری لال خان** : کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں کل کتنی جیلیں ہیں نیز ان میں قیدیوں کی کیا تعداد ہے اور ان میں ڈیفنس رولز کے تحت کتنے افراد نظر بند ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) : صوبہ میں کل ستائیس جیلیں ہیں جن میں وسط فروری 1974ء تک جب کہ اس سوال کا جواب تیار کیا گیا قیدیوں کی تعداد انیس ہزار آٹھ سو انتیس (19829) تھی اور ڈیفینس رولز کے تحت وسط فروری 1974ء تک کوئی فرد پنجاب کی جیلوں میں نظر بند نہیں تھا ۔

محکمہ اوقاف کی زیر تحویل درگاہوں سے آمدن

*5058 ۔ **ملک شاہ محمد محسن** : کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1972ء اور 1973ء میں حکومت کو محکمہ اوقاف کی زیر تحویل درگاہوں سے کتنی آمدن ہوئی ۔

(ب) ہر دو برسوں میں مذکورہ بالا آمدن میں سے کس کس مد میں کتنی کتنی رقم مذکورہ درگاہوں پر صرف ہوئی ؟

وزیر اوقاف (ملک حاکمین خان) : (الف) مالی سال 72-1973ء میں محکمہ کو مندرجہ ذیل آمدن ہوئی ۔

1971-72 . . 5240757/-

1972-73 . . 5909951/-

(ب) مذکورہ درگاہوں پر مختلف مدوں پر خرچ مندرجہ ذیل ہے :

نام مد	سال 72-1971ء	سال 73-1972ء
جھیز سکیم	25623/-	20834/-
ٹی اے	5230/-	1741/-
پانی ۔ بجلی ۔ جنس ۔ لاؤڈ سپیکر متفرق		
اخراجات	265063/-	271611/-
عرس گرانٹ	114893/-	135080/-
وظائف	42922/-	21290/-
عام مرمت	66777/-	29446/-
خاص مرمت	1067745/-	597374/-

دربار ہسپتال ملحقہ کمپنسریاں	1371246/-	1606909/-
تنخواہ عملہ	446163/-	555470/-
میزان	3405662/-	3247760/-
انتظامیہ (منیجر - ناظم صاحبان جناب ناظم اعلیٰ کے دفاتر)	1048162/-	1181990/-
کل اخراجات	4453814/-	4429750/-

صوبہ میں غیر سرکاری جیل وزیٹرز کی تعداد

***5059 - ملک شاہ محمد محسن** : کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ بھر میں آج کل کتنے غیر سرکاری جیل وزیٹر ہیں اور ان میں سے کتنے ایسے ہیں جنھوں نے 1973ء میں کبھی کسی جیل کا دورہ نہیں کیا۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ جو غیر سرکاری جیل وزیٹر جیل کا معائنہ نہیں کرتے انہیں فہرست سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ اگر ایسا ہے۔ تو 1973ء میں کتنے غیر سرکاری جیل وزیٹر کو فہرست سے خارج کیا گیا ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) : (الف) آج کل غیر سرکاری جیل وزیٹرز کی صوبہ میں کل تعداد اٹھاسی (88) ہے جن میں سے 1973ء کے دوران میں سڑسٹھ (67) غیر سرکاری وزیٹرز نے کوئی معائنہ نہیں کیا تھا۔

(ب) 24 مارچ 1973ء تک جب کہ نان آفیشل وزیٹرز کے متعلق نئی پالیسی وضع کی گئی ، جیل مہینوں کے مطابق متواتر چھ ماہ تک معائنہ نہ کرنے والے غیر سرکاری جیل وزیٹرز کو صوبائی حکومت کی منظوری سے فہرست سے خارج کیا جا سکتا تھا لیکن موجودہ پالیسی کے مطابق ایسا نہیں ہوتا۔

1973ء میں کسی غیر سرکاری وزیٹر جیل کو فہرست سے خارج نہیں کیا گیا۔ کیونکہ معائنہ نہ کرنے کی کوئی رپورٹ صوبائی حکومت کو پیش نہیں کی گئی۔ تاہم اس سلسلہ میں محکمہ جیل کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ

وہ غیر سرکاری جیل وزیٹرز سے باقاعدہ معائنہ کرنے کی درخواست کرے ۔

صوبہ میں مساجد کی تعداد

*5288 ۔ **سردار محمد عاشق** : کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب بھر میں کل کتنی مساجد میں اذان اور نماز با جماعت کا انتظام موجود ہے اور علم دین سے بالکل ناواقف اور کورے لوگوں نے اپنے ذریعہ معاش کو بحال رکھنے کے لیے قبضہ کیا ہوا ہے ۔

(ب) کیا صوبے میں ایسی مساجد بھی ہیں جہاں اذان اور نماز با جماعت کا انتظام موجود نہیں ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت اس سلسلے میں کیا قدم اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اوقاف (ملک حاکمین خان) : (الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل اس وقت تین سو چالیس مساجد ہیں اور ان تمام مساجد میں اذان اور نماز با جماعت کا انتظام موجود ہے ۔ ایسی مساجد جو ابھی تک محکمہ اوقاف کی تحویل میں نہیں لی گئیں ان کی تعداد و دیگر کوائف کے متعلق مکمل اعداد و شمار موجود نہیں ۔

(ب) صوبہ میں ایسی مساجد کا ہونا خالی از امکان نہیں ۔ مگر جیسا کہ جزو (الف) میں بتایا گیا ہے ۔ اوقاف کی مساجد میں اذان اور نماز با جماعت کا انتظام موجود ہے ۔

حافظ آباد میں سائیں بوٹے شاہ کی وقف اراضی

*5339 ۔ **سید فدا حسین** : کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) سائیں بوٹے شاہ وقف اراضی تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کتنے ایکڑ ہے اور وہ کتنے دیہات پر مشتمل ہے ۔

(ب) مذکورہ وقف کی وہ اراضی جو موضع بھڑی چٹھہ تحصیل

جنہاں زیرسوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں واقع ہے سالانہ کتنی رقم پر پٹہ پر دی جاتی ہے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اہالیان دیہہ متذکرہ وقف اراضی کے لیے محکمہ اوقاف کو مبلغ 29,000 روپے سالانہ کی پیش کش کر چکے ہیں اور کرتے آ رہے ہیں۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ مسمی سلطان محمد ٹھیکیدار نے محکمہ اوقاف کے عملہ سے سازباز کرکے مذکورہ وقف اراضی مبلغ 9,000 روپے سالانہ ٹھیکہ پر حاصل کر لی ہے۔

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وزیر موصوف اس کے متعلق تحقیقات کرکے کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر اوقاف (ملک حاکمین خان): (الف) درگاہ سائیں ہوتے شاہ سے ملحق اراضی 1140 کنال 8 مرلے ہے۔ دیہات کی تفصیل حسب ذیل ہے:—

1 - موضع بھڑی چٹھہ — 897 کنال 3 مرلے

2 - وینکے تارڑ — 192 کنال 1 مرلہ

3 - بھمبے سوائے — 51 کنال

(ب) اس وقت بھڑی چٹھہ کی اراضی خریف 72 تا ربیع 75 خان محمد کے پاس پٹہ پر ہے موجودہ سال زر پٹہ 7,730.44 روپے ہے جب کہ آئندہ سال اس پر 10 فیصد اضافہ ہوگا۔

(ج - د - ہ) اس اراضی کے لیے 25000 روپے زر پٹہ سالانہ کی پیشکش مورخہ 28-7-1972 کو ہوئی تھی جب کہ خان محمد کے حق میں پٹہ از خریف 1972ء تا ربیع 75 21 مارچ 1972ء سے منظور ہو چکا تھا۔ بہرحال اس پیشکش کنندہ اور خان محمد پٹہ دار کے درمیان محدود نیلام بر موقع اراضی مورخہ 11 اگست 1972ء مقرر ہوا مگر پیشکش کنندہ نے اس میں شرکت نہ کی اور خان محمد نے محدود نیلام کی کارروائی کو عدالت عالیہ میں چیلنج کر دیا جس پر محکمہ نے پٹہ از خریف 72 تا 75 ربیع خان محمد کے حق بحال میں کر دیا۔

لہذا یہ درست نہیں ہے کہ خان بہ نے موجودہ پٹہ عملہ اوقاف سے سازباز کرکے حاصل کر رکھا ہے -

---

محکمہ جیل خانہ جات میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کی بھرتی

*5540 ۔ **سید محمد ظفر اللہ خان :** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) 1972-73ء اور 1973-74ء میں محکمہ جیل خانہ جات پنجاب میں کل کتنے نئے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل بھرتی کئے گئے اور وہ کون سی تحصیل و ضلع سے تعلق رکھتے ہیں -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ آسامی کے لیے ضلع جھنگ سے ایک آدمی بھی بھرتی نہیں کیا گیا جب کہ ضلع ہذا سے کافی درخواستیں دی گئی تھیں - اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) : (الف) (1) مندرجہ ذیل اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل پنجاب کی جیلوں میں بھرتی کئے گئے-

1972-73	11	—
1973-74	3	—
کل تعداد	—	14

(2) تحصیل و ضلع وار تعداد مندرجہ ذیل ہے :

ضلع	تحصیل	تعداد
لاہور	لاہور	4
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	3
لائلپور	لائلپور	2
کیمبلپور	کیمبلپور	2
جہلم	جہلم	1
ملتان	ملتان	1
مظفر گڑھ	مظفر گڑھ	1

(ب) یہ درست ہے کہ ضلع جھنگ سے کوئی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ

بھرتی نہیں کیا گیا ۔ انتخاب اعلیٰ نمبروں کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا گیا نہ کہ علاقائی بنیاد پر ۔ ضلع جھنگ کا کوئی امیدوار امتحان میں نمایاں حیثیت حاصل نہ کر سکا ۔

ڈسٹرکٹ جیل کے ٹیوب ویل کی مرمت

*5638 ۔ **میاں خورشید انور** : کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل ملتان کا ٹیوب ویل بہت عرصہ سے خراب ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ 72-1971ء میں مذکورہ ٹیوب ویل کی مرمت پر آٹھ ہزار روپیہ صرف ہوا تھا ۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ متذکرہ ٹیوب ویل کی مکمل طور پر مرمت کے لیے مزید روپیہ صرف ہوگا

(د) اگر جزو (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلہ میں کوئی اقدام کر رہی ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) : (الف) جی ہاں یہ صحیح ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل ملتان کا ٹیوب ویل 1970 سے خراب ہے ۔

(ب) 72-1971ء کے دوران اس ٹیوب ویل کی مرمت پر سات ہزار آٹھ سو ساٹھ روپیہ صرف ہوا ۔

(ج) مذکورہ ٹیوب ویل کی مکمل مرمت کے لیے مزید تقریباً 26,900 روپے کی رقم درکار ہے ۔

(د) اس سلسلے میں فنانس ڈیپارٹمنٹ سے خط و کتابت جاری ہے ۔ فنڈز مہیا ہوتے ہی کام شروع کر دیا جائے گا ۔

جلالپور پیر والا ضلع ملتان میں خانقاہ حضرت پیر سلطان احمد قتال رحمۃ اللہ علیہ کے نگران کی تنخواہ

*5650 ۔ **دیوان سید غلام عباس بخاری :** کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ جلالپور پیر والا ضلع ملتان میں واقع خانقاہ حضرت پیر سلطان احمد قتال رحمۃ اللہ علیہ کے نگران خلیفہ عبدالمجید کو کل 53 روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے جو بہت قلیل ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ضلع ہذا کی دیگر درگاہوں کے نگرانوں کو حکومت کے مقرر کردہ گریڈ کے مطابق تنخواہ ملتی ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ درگاہ کے نگران کو مقررہ گریڈ کے مطابق تنخواہ عطا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اوقاف (ملک محمد یمین خان) : (الف) یہ درست ہے کہ درگاہ ہذا کے نگران خلیفہ عبدالمجید کو 53 روپے ماہوار مشاہرہ دیا جا رہا ہے ۔ کیونکہ وہ جزو وقتی ملازم ہے اور صرف صبح شام درگاہ کی صفائی کرتا ہے ۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے ضلع کی دیگر درگاہوں کے نگران گورنمنٹ کے منظور کردہ گریڈ سکیل نمبر 1 (140-3-116-2-100) میں تنخواہ لے رہے ہیں ۔ کیونکہ وہ ہمہ وقتی ملازم ہیں ۔

(ج) چونکہ عبدالمجید نگران جزو وقتی ملازم ہے اس لیے اسے منظور شدہ گریڈ نہیں دیا جا سکتا اگر وہ ہمہ وقتی ملازم ہوتا تو اسے بھی دیگر نگرانوں کے برابر گریڈ دے دیا جاتا ۔

حوالاتیوں اور قیدیوں میں راشن کی تقسیم

*5704 ۔ **چوہدری منظور احمد :** کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ کی جیلوں میں حوالاتیوں اور

قیدیوں کو راشن کی فراہمی محکمہ خوراک کے بجائے ٹھیکیداروں کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ طریقہ کار حکومت کے طریقہ راشن بندی کے خلاف ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت حوالاتیوں اور قیدیوں کو محکمہ خوراک کی وساطت سے راشن تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) : (الف) جی ہاں۔ حوالاتیوں اور قیدیوں کو راشن کی فراہمی محکمہ خوراک کی بجائے ٹھیکیداروں کی وساطت سے کی جاتی ہے۔ البتہ اگر کوئی جنس کنٹرول میں ہو تو محکمہ خوراک سے رجوع کیا جاتا ہے۔

(ب) راشن بندی میں شامل اشیاء محکمہ خوراک کی وساطت سے یا متعلقہ حکام سے پرمٹ حاصل کرکے مہیا کی جاتی ہیں۔

(ج) محکمہ خوراک صرف گندم، آٹا اور چینی مہیا کرنے کا بندوبست کر سکتا ہے اور وہ بھی اپنی سٹاک پوزیشن کے مطابق بصورت دیگر محکمہ خوراک چینی کے علاوہ دوسری اشیائے خوردنی مہیا کرنے سے انکار کر دیتا ہے جب کہ قیدیوں کی روزانہ خوراک میں دالیں، گڑ، چائے وغیرہ بھی شامل ہوتی ہیں۔ ملک میں خوراک کی موجودہ حالت کے پیش نظر محکمہ خوراک کی وساطت سے راشن تقسیم کرنے کا قوی امکان موجود ہے۔

جامع مسجد منڈی وہاڑی کی دوکانوں کی نیلامی

***5778 - میاں خورشید انور** : کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف کے زیر انتظام جامع مسجد منڈی وہاڑی کی دوکانوں کو بذریعہ نیلام کرایہ پر دیا جاتا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ عرصہ سے ان دوکانوں کا نیلام نہیں ہوا -

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دوکانوں کو نیلام نہ کرنے کی وجہ سے محکمہ متعلقہ کو مالی نقصان ہو رہا ہے - اگر ایسا ہے تو کیا حکومت آئیندہ ان دوکانوں کو کرایہ پر نیلام کرنے اور ایسا کرانے سے قبل باقاعدہ مشہتری منادی کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اوقاف (ملک حاکمین خان) : (الف) جی ہاں -

(ب) یہ غلط ہے -

(ج) یہ غلط ہے -

حکومت کے زیر تحویل مساجد کی تعمیر

***5789 - میاں خورشید انور :** کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) محکمہ اوقاف نے صوبہ میں 31 دسمبر 1973ء تک کل کتنی مساجد کے انتظام کو اپنی تحویل میں لیا تھا -

(ب) 1973ء تک اوقاف کے زیر انتظام لی جانے والی کتنی مساجد کی تعمیر مکمل نہیں ہوئی -

(ج) حکومت نے کتنی زیر تکمیل مساجد کی تعمیر مکمل کر لی ہے -

(د) کیا حکومت نا مکمل مساجد کی تعمیر مکمل کرنے کا کوئی پروگرام رکھتی ہے ؟

وزیر اوقاف (ملک حاکمین خان) : (الف) 221 مساجد و 155 مساجد ملحقہ مزارات -

(ب) 14 مساجد کی -

(ج) تین مساجد کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے اور چھ مساجد زیر تکمیل ہیں -

(د) جی ہاں -

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

بہاولپور ڈویژن میں محکمہ اوقاف کی وقف املاک سے آمدن

80 ۔ میاں منظور احمد موہل : کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) محکمہ اوقاف نے اب تک بہاولپور ڈویژن میں جن وقف املاک کو اپنی تحویل میں لیا ہے ، ان کے ضلع وار نام کیا ہیں ۔ نیز وہ کون سی جگہوں پر واقع ہیں ۔

(ب) محکمہ اوقاف نے انہیں کون سی تاریخ کو اپنی تحویل میں لیا اور اس وقت سے اب تک ہر وقف املاک سے سال وار کل کتنی آمدن ہوئی ۔ اور ہر سال کل کتنا خرچ ہوا ۔

(ج) مذکورہ ہر وقف املاک کے انتظام و انصرام کے لیے ملازم رکھے گئے ۔ عملہ کی تنخواہوں اور مواجب کے سلسلے میں سالانہ کتنی رقم خرچ ہوئی ۔

(د) مذکورہ ہر وقف املاک کی (1) مرمت پر سال وار کتنی رقم خرچ کی گئی ۔ اور (2) متفرق اخراجات پر کتنی رقم صرف ہوئی ۔

(ہ) مذکورہ وقف املاک کی ترقی کے لیے کوئی نئی سکیم مرتب کی گئی ہو تو اس کی تفاصیل بیان فرمائی جائیں ؟

وزیر اوقاف (ملک حاکمین خان) : *جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔

محکمہ اوقاف کی ملکیتی پٹہ پر دی گئی اراضی

84 ۔ بیگم ریحانہ سرور : کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا محکمہ اوقاف کی ملکیتی کوئی زمین صوبے میں پٹہ پر کاشت کے لیے دی گئی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو پٹہ کی شرحات سالانہ آمدن اور ان خاص جگہوں کے نام کیا ہیں جہاں اراضی پٹہ پر دی گئی ؟

---

*فہرست آخر میں ملاحظہ فرمائیں ۔

وزیر اوقاف (ملک حاکمین خان) *فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع گجرات کی جیل میں قیدیوں کی تعداد

89 ۔ چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع گجرات کی جیل میں اس وقت کل کتنے قیدی ہیں ۔ ان میں سے کتنے دفعہ 307/302/148/149 کے جرم میں مقید اور ان کے نام کیا ہیں ۔ انہیں کتنی کتنی سزا دی گئی ہے اس میں سے کتنی سزا وہ بھگت چکے ہیں اور کتنی ابھی بقایا ہے نیز انہیں کس کس عدالت سے سزا ملی ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) : ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں قیدیوں کی کل تعداد ایک سو تینتالیس (143) ہے جن میں زیر دفعہ 148/149/307/302 مقید قیدیوں کی تعداد اٹھارہ ہے ان کے دیگر کوائف اسمبلی سوال نمبر 90 کے جواب میں ملاحظہ فرمائیں ۔

گجرات جیل میں قتل ، چوری اور ڈکیتی کے قیدی

90 ۔ چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ گجرات جیل میں کتنے ایسے قیدی ہیں جو قتل ، چوری اور ڈکیتی کے کیسوں کے تحت قید ہوئے اور وہ کتنے عرصہ سے سزا بھگت رہے ہیں ۔ ان کی کتنی سزا بقایا ہے ۔ انہیں کون کون سی عدالت نے سزا دی ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) : گجرات جیل میں قتل اور چوری کے مقدمات میں سزا یافتہ قیدیوں کی تعداد اٹھارہ اور گیارہ ہے جبکہ ڈکیتی کا کوئی قیدی موجود نہیں ۔ باقی تفصیلی گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔

*فہرست آخر میں ملاحظہ فرمائیں ۔

گجرات جیل میں ان قیدیوں کی فہرست جو زیر دفعہ 149 ، 148 / $\frac{302}{307}$ لیدیں

نمبر شمار	نام قیدی مع ولدیت	سزا پانے کی تاریخ	سزا	سزا بمعہ معافی جو کاٹی گئی			باقی ماندہ سزا			کیفیت
				دن	ماہ	سال	دن	ماہ	سال	
1	محمد امین ولد فتح محمد	31-10-67	عمر قید	10	10	13	20	1	0	سیشن جج سرگودھا
2	محمد نواز ولد محمد صادق	6-2-69	،،	22	10	11	8	1	2	،، ،، گجرات
3	نذیر ولد صدیق	30-7-68	،،	21	3	12	6	8	4	ایڈیشنل سیشن جج گجرات
4	محمد اقبال ولد شیر بہادر	24-7-69	،،	16	4	10	14	7	3	سیشن جج کیمبل پور
5	غلام سرور ولد منور خان	24-7-69	،،	28	8	11	2	3	2	،، ،، ،، ،،
6	نذیر احمد ولد محمد حسین	15-8-69	،،	2	2	11	28	9	2	جی او سی 12 ڈویژن
7	نذر مہدی شاہ ولد عزیز احمد شاہ	25-7-70	15 سال بامشقت	5	1	9	25	10	5	سیشن جج گجرات
8	گلزار حسین شاہ ولد لال شاہ	19-11-70	14 ،، ،،	23	5	8	7	6	5	،، ،، جہلم
9	ریاض حسین شاہ ولد غلام محمد شاہ	24-3-71	عمر قید	18	5	7	12	6	6	،، ،، ،، گجرات
10	غلام محمد ولد بھولا خان	1-7-71	،،	5	7	7	25	4	6	ایڈیشنل سیشن جج گجرات

نمبر شمار	نام قیدی مع ولدیت	سزا پانے کی تاریخ	سزا	سزا بعد معافی جو کاٹی گئی			باقی ماندہ سزا			کیفیت
				سال	ماہ	دن	سال	ماہ	دن	
11	مراد ولد احمد	21-7-71	،،	9	0	0	5	0	0	سیشن جج گجرات
12	لیاقت علی ولد وارث	14-9-72	5 سال با مشقت 500 روپے جرمانہ مزید 6 ماہ قید با مشقت	2	7	10	2	4	20	اے سی کھاریاں
13	نذر محمد ولد محمد بخش	15-3-72	عمر قید	4	3	20	9	8	10	ایڈیشنل سیشن جج گجرات
14	جہانی ولد خانو	29-4-72	،،	2	10	20	11	1	10	،، ،، ،،
15	سلیم ولد فضل حسین	5-10-72	ایک سال با مشقت 200 روپے جرمانہ یا مزید ایک سال قید	3	5	19	3	6	11	سیشن جج راولپنڈی
16	نصراللہ ولد محمد صادق	9-7-73	7 سال با مشقت	0	10	5	6	11	25	،، ،، سیالکوٹ
17	محمد شریف ولد رسول بخش	24-10-73	عمر قید	0	6	20	13	5	10	،، ،، گجرات
18	ریاض احمد ولد عبدالغنی	24-10-73	،،	0	6	20	13	5	10	،، ،، ،،

چوری کے جرم میں گجرات جیل میں مقید قیدیوں کی فہرست

نمبر شمار	نام قیدی مع ولدیت	سزا پانے کی تاریخ	میعاد سزا	قید بمعہ معافی جو کاٹی جا چکی			باقی سزا			عدالت جہاں سے سزا ہوئی
				دن	ماہ	سال	دن	ماہ	سال	
1	محمد اسلم ولد محمد اشرف	20-11-72	2 سال 1 ماہ بامشقت	0	11	1	0	2	0	اے سی گجرات
2	محمد اکرم ولد رحمت	18-5-73	2 سال بامشقت	18	3	1	12	8	0	مجسٹریٹ فرسٹ کلاس منڈی بہاؤالدین
3	باغ علی ولد شیر علی	20-9-73	1 ،، ،،	3	8	0	27	3	0	،، ،، ،، کھاریاں
4	محمد اشرف ولد فضل حسین	21-1-74	چھ ماہ بامشقت	24	2	0	6	3	0	اے سی گجرات
5	محمد صادق ولد جلال	26-1-74	،، ،،	4	3	0	26	2	0	،، کھاریاں
6	لال خان ولد چھالگا	31-1-74	ڈیڑھ سال بامشقت	14	2	0	16	3	1	اے ڈی سی جی گجرات
7	بشیر ولد اللہ بخش	28-2-74	چار ماہ بامشقت	14	1	0	16	2	0	مجسٹریٹ فرسٹ کلاس گجرات
8	مشتاق ولد غلام حیدر	27-3-74	ایک سال با مشقت	9	0	0	21	11	0	اے سی کھاریاں
9	محمد ارشد ولد محمد شفیع	29-3-74	ایک سال بامشقت	7	0	0	23	11	0	اے ڈی سی جی گجوات
10	عبدالکریم ولد قطب دین	30-3-74	ایک ماہ بامشقت	6	0	0	24	0	0	اے سی منڈی بہاؤالدین
11	محمد اشرف ولد خوشی محمد	30-3-74	چار ماہ بامشقت	6	0	0	24	3	0	مجسٹریٹ فرسٹ کلاس گجرات

اراکین اسمبلی کی رخصت

سید محمد رضی شاہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست سید محمد رضی شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

It is requested that my absence from the Assembly Session for 24th may be excused on account of my illness.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

سرکاری مواعید

Mr. Speaker : Who will deal with the Local Government.

وزیر تعلیم : آپ فرمائیں میں جواب دوں گا۔

لاہور میں فٹ پاتھوں پر ناجائز تعمیرات

مسٹر سپیکر : مرزا فضل حق صاحب ایک تحریک پیش کرتے ہیں کہ مورخہ 21 جنوری 1974ء کو میری تحریک التوائے کار نمبر 67 کے جواب میں وزیر قانون نے واضح طور پر یقین دلایا تھا کہ اہم سڑکوں کے کناروں پر ناجائز تجاوزات کرنے والوں کے خلاف ایک مہم کا آغاز کیا جا چکا ہے اور ناجائز تجاوزات کے بڑھتے ہوئے رجحان کو سختی سے روکا جا رہا ہے ۔ واضح یقین دہانی تقریباً تین ماہ قبل کرائی گئی تھی لیکن اس سلسلے میں اب تک کوئی عمل درآمد نہیں کیا گیا ۔ اس لیے میں تجویز کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ مجلس درباره سرکاری مواعید کے سپرد کیا جائے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! فاضل محرک کو جب یقین دہانی کرائی گئی تھی اس کے بعد اس کام کے لیے ایک الگ عملہ مقرر کیا گیا کہ جو ناجائز تجاوزات ہیں ان کو ہٹانے کا کام کرے اور اس عملے نے جنوری 1974ء سے

جب سے فاضل رکن کو یہ یقین دہانی کرائی گئی تھی 101 اچانک raids کیے اور 406 ناجائز تجاوزات کو ہٹایا گیا ہے اور جن میں سے 67 ان سڑکوں پر ہیں جن کی فاضل رکن نے اس دن یقین دہانی چاہی تھی یعنی مزنگ روڈ ۔ ایبٹ روڈ اور میکلوڈ روڈ ۔ تو ان تجاوزات کو نہ ہٹانے پر جو جرمانے کیے گیے ہیں ۔ وہ ایک لاکھ چھیاسی ہزار کی رقم بنتی ہے ۔ اس لیے مختصراً عرض یہ ہے کہ جو یقین دہانی فاضل رکن کو کرائی گئی تھی وہ مہم جاری ہے اور اب تک کافی کارروائی ہو چکی ہے ۔

مرزا فضل حق : جناب والا ! انہوں نے کہا تھا کہ یہ تجاوزات ختم کر دی جائیں گی لیکن وہ ابھی تک نہیں ہوئیں ۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ یقین دہانی جاری ہے ۔ آپ اس تحریک کو ختم کیسے کریں گے ؟

چوھدری امان اللہ لک : جناب سپیکر ۔ میں یہ دریافت کروں گا کہ یہ یقین دہانی کا جو طریقہ کار آپ نے اپنایا ہوا ہے اس کا ہمیں فائدہ کیا ہے مہم جاری ہے ۔ منسٹریاں بھی ختم ہو جائیں گی ۔ حکومت بھی بدل جائے گی ۔ وہ مہم جاری و ساری رہے گی ۔ آپ اسے مہم جاری رہنے تک التوا میں نہ رکھیں اسے کمیٹی کے حوالے فرمائیں ۔ ان افسران کو بلائیں جنہوں نے ڈاکٹر صاحب کو غلط اطلاعات دی ہیں تاکہ ہم ان کے سامنے کہہ سکیں کہ یہ واقعات بالکل غلط ہیں اور عوام کو دھوکہ دیا جا رہا ہے ۔ ڈاکٹر صاحب مجبور ہیں ۔ ان کو جو بات وہ پیش کرتے ہیں وہ ایوان میں پڑھ کر سنا دیتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : میرے پاس تو ساری کارروائی ہے یہ کہاں لکھا ہوا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ تجاوزات ہٹا دی گئی ہیں ۔ انہوں نے تو یہ کہا ہے کہ ان کو ہٹانے کی مہم چلائی جائے گی ۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا ! وہ مہم نہیں چلی ہے ۔

Mr. Speaker : I have no reason to disbelieve the statement of the Minister.

چوھدری امان اللہ لک : یہ کہاں سے صحیفہ آسمانی آ گئے ہیں ۔ کیا وہ ہمارے جیسے انسان نہیں ہیں اور کیا یہ وزراء صاحبان غلط بیانی نہیں کر سکتے ۔ کیا ان کو غلط اطلاعات نہیں دی جا سکتیں ۔ یہ صحیفہ آسمانی تو نہیں اتر آئے ۔

مرزا فضل حق : جناب والا ! انہوں نے کہا ہے کہ کام ابھی تک

مکمل نہیں ہوا ۔ جب تک کام مکمل نہ ہوتا یقین دہانی کیسے کرائی جا سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر : دیکھئے ۔ انہوں نے یہ کہیں نہیں کہا تھا بلکہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم اس مہم کو کامیابی کے ساتھ چلائیں گے ۔

مرزا فضل حق : جناب والا ! بالکل یہی کہا تھا ۔

مسٹر سپیکر : آپ کے پاس proceedings ہیں اس کو دیکھیں ۔

مرزا فضل حق : جناب والا ! انہوں نے یقین دہانی کرائی تھی ۔

Mr. Speaker : I cannot rely on a verbal statement.

وہ مجھے پڑھ کر سنائیے کہ کہاں انہوں نے کہا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : بندہ پرور میں اتنی عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اسے Assurance Committee کے سپرد فرما دیں ۔ کیونکہ معاملہ contro-versial یہ ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ ہم مہم چلائیں گے ۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں کوئی مہم نہیں چلائی گئی یہ contro-vereial point ہے اور یہ بات Assurance Committee میں جا کر صاف ہو جائے گی اس کو وہاں بھجوا دیا جائے ۔ ڈاکٹر صاحب کو بھی اس پر اصرار نہیں کرنا چاہیے ۔

Mr. Speaker : I will take up it to-morrow.

آپ مجھے پڑھ کر سنائیں کہ وزیر صاحب نے کیا کہا تھا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : اچھی بات ہے ۔ شکریہ ۔

مجلس درباره استحقاقات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

قاضی محمد اسماعیل جاوید : جناب والا ! میں جناب عبدالقیوم بٹ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 33 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسٹر عبدالقیوم بٹ رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 33 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ اس رپورٹ کو فوری طور پر ایوان میں زیر بحث لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر : اس کے لیے طریقہ کار ہے جو قواعد انضباط کار میں دیا ہوا ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! اگر یہ ہاؤس اجازت دے تو رپورٹ زیر بحث آ سکتی ہے ۔

Mr. Speaker : It requires seven days' notice and there has to be a regular motion.

سید تابش الوری : جناب والا ! چونکہ یہ ایک رکن اسمبلی کے استحقاق کا مسئلہ ہے اور بہت اہم مسئلہ ہے ۔

Mr. Speaker : Let there be a formal motion. Let it go to the office. I will waive the rules.

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! رول suspend ہو سکتا ہے ۔

Mr. Speaker : Let there be a formal motion and make a request that this rule be waived.

Mr. Abdul Qayum Butt : Sir, I am making a verbal request that this may kindly be put before the House now for discussion.

Mr. Speaker : Let there be a formal motion and it will come up.

مسٹر عبدالقیوم بٹ : جناب والا ! اس کو آپ ابھی زیر بحث لائیں ۔

مسٹر سپیکر : میں نے کہا ہے کہ لکھ کر موشن دیجئے ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ : جناب والا ! کیا میں زبانی نہیں کہہ سکتا ہوں ؟

مسٹر سپیکر : زیادہ مناسب ہے کہ لکھ کر دیں ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ : جناب والا ! میں زبانی دیتا ہوں ۔ آپ ایوان کی رائے لے لیں ۔ میری یہ درخواست ہے ۔

Mr. Speaker : Please do not do it. I have no obligation to do it.

اس لیے آپ مجھے لکھ کر دیں بے شک میں آپ کو یقین دلاتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ : جناب والا ! سارے ہی آپ کو درخواست کر رہے ہیں چھ دن پہلے معاملہ ملتوی رہا ۔

Mr. Speaker : I have asked you to give me in writing.

مسٹر عبدالقیوم بٹ : ابھی لکھے دیتا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا! یہ تحریک پیش ہو سکتی ہے -

مسٹر سپیکر : میں بالکل کرنے والا ہوں - لیکن یہ تحریری ہونی چاہیے -

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! آپ ہمیشہ ہی مہربانی فرماتے رہے ہیں تو اب بھی مہربانی فرمائیں جس کے لیے رائٹنگ کی ضرورت نہیں ہے -

مسٹر سپیکر : اگر وہ in writing آ جائے تو میرے لیے ذرا آسانی ہو جاتی ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! رپورٹ آپ کے سامنے پیش ہو چکی ہے - معاملہ انتہائی اہم ہے جس پر ہاؤس نے بحث کرنی ہے -

مسٹر سپیکر : ایک منٹ کا کام ہے - مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ انہیں یہ پتا تھا کہ یہ رپورٹ پیش ہونے والی ہے پانچ منٹ پہلے یہ بات کیوں نہیں لکھی جا سکتی تھی ادھر یہ رپورٹ ہوتی ادہر مجھے یہ موشن پکڑا دیتے -

سید تابش الوری : جناب والا ! میں نے لکھ کر آپ کے پاس بھجوا دی ہے -

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری صاحب کی طرف سے یہ تحریک پیش کی گئی ہے -

> کہ عبدالقیوم بٹ صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 33 کے متعلق استحقاقات کمیٹی کی رپورٹ فوری طور پر زیر بحث لائی جائے اور مسئلہ میں متعلقہ ضابطے کو معطل کر دیا جائے -

چونکہ اس تحریک کے دوسرے حصہ میں درخواست کی گئی ہے کہ اس سے متعلقہ ضابطے کو معطل کیا جائے

I take that part of the motion first.

سید تابش الوری : اس سلسلہ میں مجھے ذرا وضاحت کرنے دیں -

مسٹر سپیکر : میں نے اس تحریک استحقاق کے دو حصے کیے ہیں - پہلے میں دوسرے حصہ کو لے رہا ہوں -

سید ثابش الوری : جناب والا ! میں صرف دو لفظوں میں وضاحت کر دیتا ہوں ۔ آج استحقاقات کمیٹی نے جو رپورٹ پیش کر دی ہے ۔ مرزا طاہر بیگ صاحب جو ہمارے اسمبلی کے فاضل ممبر ہیں یہ ان کے استحقاق کے متعلق ہے ۔ چونکہ اجلاس جاری ہے اور انہیں اجلاس میں شرکت سے روک دیا ہے ۔ یہ مسئلہ متفقہ طور پر ایوان میں پیش ہوا اور متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جس نے اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کر دی ہے اور اس کا مقصد یہ تھا کہ معزز رکن کو جلد از جلد اس ایوان میں دیکھ سکیں ۔ اب جب کہ مجلس نے رپورٹ پیش کر دی ہے ۔ اگر ہاؤس اس بات کی اجازت دے دے تو میری ہاؤس سے اور آپ سے اپیل ہے کہ متعلقہ ضابطہ معطل کر دیا جائے جس سے سات دن کا نوٹس دینا ضروری ہوتا ہے اور اس کے بعد یہ زیر بحث آ سکتی ہے ۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ اس ضابطہ کو معطل کر دیا جائے تاکہ ایک معزز رکن کا استحقاق مجروح نہ ہو ۔ اور وہ اجلاس میں شریک ہو کر معاون ثابت ہوں ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ : جناب والا ! میں اس بات کی تائید کرتا ہوں ۔ اور آپ سے یہ گزارش بھی کرتا ہوں کہ اسے فوری طور پر زیر بحث لایا جائے کیونکہ حالات کچھ ایسے ہیں ۔ اور مرزا طاہر بیگ کو اجازت دی جائے کہ وہ اپنی سیٹ پر بیٹھ کر اپنی پوزیشن واضح کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر : میں نے اس تحریک کے دو حصے کر دیے ہیں پہلا حصہ ضابطہ کی معطلی کا ہے ۔ اور دوسرا substantial motion کے متعلق ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! تحریک استحقاق کے لیے ضروری نہیں

Any member may move, Sir.

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب اس میں یہ بات نہیں ہے ۔ سات دن کا نوٹس ضروری ہے ۔ اب سوال یہ ہے

کہ تحریک استحقاق نمبر 33 کی رپورٹ کو زیر
بحث لانے کے لیے ضابطہ کو معطل کیا جائے ۔

(متفقہ طور پر تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : چونکہ یہ تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی ہے ۔ اس لیے اس پر صرف دو اراکین تقریر کریں گے ۔

سید ثابش الوری : جناب والا مرزا طاہر بیگ صاحب کا استعفٰے اس دور

کا پراسرار اور عجیب و غریب کارنامہ ہے ۔ چند ناپسندیدہ افراد نے جبری طور پر ان سے لکھوایا اور اس بات پر مجبور کیا کہ وہ استعفٰے لکھ دیں اور پھر اس طرح سے اقدامات کیے گئے کہ جب تک استعفٰے متعلقہ ذمہ دار شخص کے پاس نہیں پہنچ جاتا انہیں آزاد نہ کیا جائے ۔ ان کی طرف سے ان کی بیگم ۔ ان کے عزیزوں نے تاریں دیں اور ان کے دوستوں نے ٹیلیفون کے لیے اور تمام صورت حال سے مطلع کیا ۔ اور ان حالات میں ان سے استعفٰے لے کر ان کو نشست سے محروم کر دیا گیا ۔ اس صورت حال کے خلاف جناب والا ! مرزا طاہر بیگ صاحب نے انصاف کے دروازوں پر دستک دی اور پھر اس ایوان میں انصاف کے حصول کے لیے پہنچے ۔ اس پر ایوان نے اس مسئلہ کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا ۔ جس نے متفقہ طور پر رپورٹ دی کہ استعفٰے جبراً لیا گیا ہے ۔ اس لیے اس استعفٰے کی کوئی حیثیت نہیں ہے ۔

جناب والا ! آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ اگر جبری استعفٰے کا یہ طریقہ واردات شروع رہا تو پھر کوئی شخص اپنے آپ کو آزاد محسوس نہیں کر سکے گا ۔ کوئی غنڈہ کسی وقت کسی ممبر کو بھی اغواء کرکے استعفٰے لکھوا سکتا ہے ۔ اس صورت میں پورے ایوان کو کھل کر اظہار کرنا چاہیے تاکہ آئندہ ایسا نہ ہو سکے اور کسی شخص کو دشمنی کی بنیاد پر مستعفی ہونے پر مجبور نہ کیا جائے ۔ جناب والا ! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان کے استحقاق کے ساتھ بھی مذاق ہے ۔ اس لیے میری یہ گزارش ہے کہ یہ استحقاق کمیٹی کی رپورٹ متفقہ طور منظور کی جائے ۔ کیونکہ یہ ایک ممبر کے استحقاق کا مسئلہ ہے خواہ وہ کسی گروپ سے کیوں نہ تعلق رکھتا ہو ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ! مرزا صاحب ۔ حکمران جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اگر حکمران پارٹی کے ایک شخص کے ساتھ ایسا ہو سکتا ہے تو حزب اختلاف کے ساتھ بھی ہو جائے گا ۔ لہذا جمہوری اور پارلیمانی روایات کے مطابق اسے فوری طور پر منظور کیا جائے ۔ اور ساتھ ہی ساتھ مرزا صاحب کو موقع دیں کہ وہ با وقار طور پر اس ایوان میں داخل ہو سکیں ۔ شکریہ

مسٹر سپیکر : قبل اس کے کہ مسٹر عبدالقیوم بٹ صاحب اس پر اظہار خیال کریں ۔ میں ان سے کہوں گا کہ جو ہائی کورٹ نے فیصلہ کیا

ہے اس کو مد نظر رکھیں ۔ اس فیصلہ میں انہوں نے کہا ہے کہ استعفیٰ منظور نہیں ہوا ۔

Let there be no statement which is against the findings of the High Court.

اگر استعفٰے منظور کر لیا ہوتا تو یہ نوبت ہی نہ آتی ۔

آوازیں : ٹھیک ہے ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ : جناب والا ! میں آپ کی وساطت سے استدعا کروں گا کہ اس پر تفصیل سے گفتگو ہونی چاہیے ۔ اگر اس پر ایوان کی رائے لے لی جائے تو زیادہ بہتر ہوگا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! اس مسئلہ پر تفصیل سے گفتگو ہو چکی ہے ۔ ایوان کی رائے معلوم کر لی جائے تاکہ اس کے بعد قانون سازی کا کام ہو سکے ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ : جناب والا ! میں اس معاملہ کو ایک منٹ میں ختم کر دوں گا ۔ یہ ایسا مسئلہ ہے جس کی پاکستان بھر میں مثال نہیں ملتی اگر اس بات کو تسلیم کر لیا جاتا تو کوئی شخص بھی محفوظ نہ رہتا ۔ یہ معاملہ کسی ایک شخص کا نہیں ہے ۔ میری یہ گزارش ہے کہ رولز میں تبدیلی بھی کی جائے تاکہ آئندہ کسی سے زبردستی استعفٰے نہ لیا جائے ۔ جب تک کہ وہ اپنی مرضی سے نہ لکھ دے ۔

Mr. Speaker : It is a constitutional provision.

مسٹر عبدالقیوم بٹ : جناب والا ! ایک گزارش یہ ہے کہ جن لوگوں نے یہ کارروائی کی ہے انہوں نے یہ غیر قانونی حرکت کی ہے ان کو سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ پنجاب سے غنڈہ گردی ختم ہو سکے ۔ اور میں ہاؤس سے اپیل کروں گا کہ وہ اس بات کی تائید کرے تاکہ آئندہ کوئی غنڈہ پنجاب میں ایسی حرکت نہ کر سکے ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! یہ تو ممبران کے ساتھ ہو رہا ہے اس سے عام آدمی کیا توقع کر سکتا ہے ۔ لہذا میں اپیل کرتا ہوں کہ مجرموں کو سخت سے سخت سزا دی جائے ۔

میاں خورشید انور : بے شک ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مسٹر عبدالقیوم کی تحریک استحقاق نمبر 33

سے متعلق استحقاقات کمیٹی کی رپورٹ زیر بحث لائی جائے۔

(متفقہ طور پر تحریک منظور کی گئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں استدعا کرتا ہوں کہ مرزا طاہر بیگ کو ایوان میں آنے کی اجازت دی جاوے۔

Mr. Speaker : I have allotted the seat and signed the relevant paper.

حاجی محمد سیف اللہ خان : شکریہ جناب والا۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ : جناب جنہوں نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک میں نہیں کہا گیا اور نہ ہی پرولیج موشن میں کہا گیا ہے۔ اب میں کیسے اس میں ایزادگی کر سکتا ہوں۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! میں آپ کی وساطت سے ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ ایوان چیف الیکشن کمشنر کو سفارش کرے کہ وہ یہ استعفٰے منظور نہ کرے۔ کیونکہ یہ under coercion ہے اور by force ان سے استعفٰے لیا گیا ہے۔

This should not be treated as a resignation.

مسٹر سپیکر : اس میں اسمبلی نے اپنے فرائض سر انجام دینے ہیں۔ اور چیف الیکشن کمشنر نے اپنے فرائض سر انجام دینے ہیں۔

The office will send a copy of this recommendation and the decision of the Privileges Committee to the Election Commission.

سید ناظم حسین شاہ : اس میں یہ تو add کیا جاوے۔

مسٹر سپیکر : میں تو add نہیں کر سکتا۔ اس میں آپ لکھ دیتے۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ : جناب والا ! اس ایوان کے فیصلہ کی ایک کاپی چیف الیکشن کمشنر کو بھیجی جائے۔ جب بااتفاق رائے ایک فیصلہ ہاؤس نے کیا ہے۔ تو وہ استعفٰے جو آپ نے بھیجا تھا۔

It should be withdrawn from the Chief Election Commissioner.

جناب سپیکر - آپ یہاں پر ہمارے تحفظ کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں - کیا آپ ہمارے لیے یہ بھی نہیں کر سکتے ؟

مسٹر سپیکر : جو ضابطے کی بات ہے - وہی ہوگی ہم نے ایک فیصلہ کیا ہے اور ایوان کا فیصلہ جس میں سپیکر بھی بیٹھا ہوا ہوتا ہے - سپیکر کے اپنے action سے کہیں زیادہ اہمیت رکھتا ہے -

We have taken a decision. We will send the decision of this House to the Election Commissioner.

Syed Nazim Hussain Shah : With this amendment sir.

Mr. Speaker : That is very obvious. We have taken a decision.

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا ! اس میں ہم نے اپنی رائے دی ہے اور میں کہتا ہوں کہ یہ استعفٰے ان سے جبراً لیا گیا ہے - آپ ہمارے احساسات اور جذبات کی ایک کاپی چیف الیکشن کمشنر کو بھیج دیں تاکہ اس کو بھی پتا چلے کہ یہ استعفٰے جبراً لیا گیا ہے -

Mr. Speaker : We will send the decision of this House to the Election Commissioner.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اس ہاؤس نے جو کہ آئین قواعد اور ضوابط کی رو سے ایک Sovereign House ہے - اس ضمن میں ایک فیصلہ دیا ہے کہ یہ استعفٰے جبراً لیا گیا ہے - اس فیصلہ کے پیش نظر یہ استعفٰے استعفٰے ہی نہیں رہا - اور اس ہاؤس نے ممبر مذکور کو اس ہاؤس کی proceeding میں شامل ہونے کی اجازت دے دی ہے - جب یہ ہاؤس فیصلہ دے چکا ہے - تو اس کے بعد کسی بھی حالت میں یہ ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ چیف الیکشن کمشنر فیصلہ کرے - جب ہم استعفٰے کو استعفٰے ہی نہیں مانتے - کہ یہ استعفٰے ہے یا نہیں ہے - اس کا مطلب یہ ہے -

That the matter has been closed by the decision of this House.

اب اگر کسی کو اعتراض ہو - تو وہ پہلے ہائی کورٹ میں جا کر یہ ثابت کرے کہ استعفٰے دیا گیا ہے اور اسے چیف الیکشن کمشنر کے پاس بھیجنے کی ضرورت تھی - جب تک ہائی کورٹ اس بارے میں verdict نہ دے اگر ہم اس کو چیف الیکشن کمشنر کے پاس بھیجتے ہیں تو پھر ہمارا یہ فیصلہ غلط ہے کہ جو آج ہم نے کیا ہے - اور اگر یہ فیصلہ کرنے کا

ہمیں اختیار ہے - اور ہم نے استعفٰے کو استعفٰے نہیں مانا تو پھر ہمیں چیف الیکشن کمشنر کے پاس بھیجنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے -

مسٹر سپیکر : کیا اس فیصلہ کے بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : بالکل نہیں - اب جس کو اعتراض ہے وہ ہائی کورٹ میں چیلنج کرے جا کر کہ وہ ممبر نہیں ہے - ہائی کورٹ فیصلہ دے تب آپ اس کو بھیجیں - ہم اس کو استعفٰے ہی نہیں مانتے -

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب اس میں یہ چھوٹی سی complication ہے جن فاضل اراکین نے یہ decision پڑھا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان : ہاں میں نے پڑھا ہے -

مسٹر سپیکر : اس میں یہ ہے کہ چونکہ چیف الیکشن کمشنر نے یہ استعفٰے منظور نہیں کیا ہے اس پر وہ اپنا فیصلہ دے - اس لیے چیف الیکشن کمشنر کو انفارم کرنا ضروری ہے -

This is the decision that has been taken after scrutiny of the matter so that the Election Commission may drop the proceedings.

حاجی محمد سیف اللہ خان : یا یہ لکھیں کہ وہ اپنی proceedings drop کریں - کیونکہ ایوان نے اس بارے میں اپنا فیصلہ دے دیا ہے - اس کے بعد اگر کسی کو اعتراض ہے تو وہ بے شک چیلنج کرے -

Mr. Speaker : The decision has to go to the Chief Election Commissioner.

سید ناظم حسین شاہ : آپ اس کو اس request کے ساتھ بھیج دیں - کہ ہاؤس نے ایکشن لیا ہے اور وہ ڈراپ کریں -

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! آپ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا کہ اس فیصلہ سے چیف الیکشن کمشنر کو مطلع کرنا پڑے گا باقی کسی چیز کی کوئی ضرورت نہیں ہے - اس Sovereign House کا یہ فیصلہ ہو چکا ہے - جیسا کہ حاجی صاحب نے فرمایا ہے کہ اس فیصلہ کے خلاف اگر کسی کو شکایت ہو تو وہ عدالتوں میں جا کر بے شک دستک دیتا پھرے - لیکن یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ مرزا طاہر بیگ اس ہاؤس کے ممبر ہیں - اگر آپ اس فیصلہ سے چیف الیکشن کمشنر کو مطلع کرنا چاہتے ہیں تو کر سکتے ہیں -

وزیر قانون : جناب سپیکر - اس سلسلہ میں قانونی پوزیشن یہ ہے کہ

چیف الیکشن کمشنر کو نہ استعفٰے منظور کرنے کا اختیار ہے - اور نہ نامنظور کرنے کا اختیار ہے - الیکشن کمشنر کو یہ اختیار ہے کہ جو سیٹ خالی ہو اس پر دوبارہ الیکشن کرانے کا اہتمام کرے - اس لیے چیف الیکشن کمشنر کسی صورت میں استعفٰے کو منظور یا نامنظور نہیں کر سکتا ، اس لیے ہم اپنے فیصلہ کی اطلاع چیف الیکشن کمشنر کو دے دیں - وہ پھر اس طرح سے further proceedings drop کر دے گا -

حاجی محمد سیف اللہ خان : ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ نہیں کیا کہ چیف الیکشن کمشنر اس کا فیصلہ کرے - انہوں نے رٹ ڈسمس کر دی ہے - یہ اس لیے کہ یہ premature ہے - اور premature تصور ہونے کی صورت میں یہ بھی ہائی کورٹ نے تسلیم کیا ہے کہ یہ سیٹ ابھی تک خالی نہیں ہے - کیونکہ ابھی تک نوٹیفیکیشن نہیں ہوا -

Mr. Speaker : That is true.

حاجی محمد سیف اللہ خان : اگر آج اس Everything is fresh Sir, Sovereign House نے فیصلہ دے دیا ہے کہ یہ استعفٰے استعفٰے نہیں ہے - اس کے بعد کسی کو فیصلہ دینے کا اختیار نہیں ہے جب تک وہ ہائی کورٹ میں نہ جائے - ہمیں ان کو صاف طور پر لکھ دینا چاہیے -

That the House has considered and decided that it is no resignation and so no further proceedings be made.

اس کے بعد جس کو اختلاف ہو - وہ عدالت میں جائے -

مسٹر سپیکر : چیف الیکشن کمشنر نہ تو سپیکر کے ماتحت ہے اور نہ ہی پنجاب اسمبلی کے ماتحت ہے -

Haji Muhammad Saifullah Khan : Let us know our own jurisdiction and our own functions and the functions of other institutions. There cannot be any direction from the Speaker.

Mir Balakh Sher Mazari : Sir, I would like to know whether you have the authority to withdraw the resignation?

Mr. Speaker : I just conveyed the resignation received from Mirza Tahir Beg to the Election Commission and also the telegram that this resignation has been taken from him under coercion.

Mir Balakh Sher Mazari : You are in full authority to withdraw it.

Mr. Speaker : I will study it.

سردار امجد حمید خان دستی : میں نے ایک short notice ques-tion دیا تھا ۔ وزیر قانون کی اجازت سے ۔ اور انہوں نے اس کا جواب دینا تھا ۔

مسٹر سپیکر : جواب پڑھ کر دینا تھا یا آپ کو جواب بھیجنا تھا ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جواب پڑھ کے اس ہاؤس میں دینا تھا ۔ اس کے متعلق میں تھوڑی سی معروضات عرض کرنی چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : پہلی بات تو یہ ہے کہ جواب ملا ہے یا کہ نہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی : نہیں ملا ہے جناب والا ۔

Mr. Speaker : Mian Mustafa Zafar Qurashi is on a point of order.

میاں مصطفےٰ ظفر : جناب سپیکر ! میں اس سلسلہ میں ایک ضروری بات کرنی چاہتا ہوں ۔ سردار صاحب کی اپنی بات چونکہ اس کے متعلق نہیں ہے ۔ اس لیے وہ بعد میں بھی بات کر سکتے ہیں ۔ مجھے اجازت دی جائے ۔ میں اسی ریزولیوشن کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The matter is over.

میاں مصطفےٰ ظفر : نہیں ۔ جناب والا ! میں صرف ایک عرض کرنی چاہتا ہوں اس سلسلہ میں میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کو مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ کیونکہ اس ہاؤس نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے ۔ ورنہ یہ ایک بہت بڑی لعنت تھی اور ہم دل ہی دل میں سب جانتے تھے کہ یہ بہت بڑا ظلم ہوا ہے کہ ایک ایم ۔ پی ۔ اے سے زبردستی بے عزتی کے ساتھ استعفےٰ لیا گیا ہے اور ہم سب خاموش تھے اور کچھ بول بھی نہیں سکتے تھے ۔ اس پر میں سارے ہاؤس کو مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! اس میں قصہ یہ ہے کہ علی پور تحصیل ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : پہلے مجھے آپ یہ بتائیں کہ جواب مل گیا ہے یا نہیں ؟

سردار امجد حمید خان دستی : میں عرض کرتا ہوں کہ جواب مجھے نہیں ملا ۔

مسٹر سپیکر : تو پھر آپ مجھ سے یہ پوچھیے کہ اس کا جواب کیوں نہیں دیا گیا اور میں آگے پوچھ لوں گا ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! میں عرض کرتا ہوں کہ جو بات پیدا ہوئی ہے وہی میں آپ کے گوش گزار کرنی چاہتا ہوں اور اس پر verdict لینا چاہتا ہوں ۔ وہ قصہ مختصر طور پر آپ کے سامنے عرض کروں گا کہ ضلع مظفر گڑھ تحصیل علی پور کے ہیڈ کوارٹر پر ایک مقامی کالج کے ایک لیکچرر نے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : جو آپ کا سوال ہے وہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! وہ مجھے پتا ہے جو طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے ۔ اس کے متعلق میں verdict چاہتا ہوں ۔ میں نے سیکرٹری اسمبلی کو یہ بتایا تھا کہ اس کا بیشتر حصہ محکمہ قانون سے متعلق ہے صرف ایک سوال آیا ہے کہ اے ۔ سی کے خلاف ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : You can't put a composite question for which two Ministers are required to answer. You can give a question where only one Minister is required to answer.
اس کے دو حصے کر لیجئے ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! اس میں قصہ یہ ہے کہ جس محکمہ کو یہ سوال بھیجا گیا ہے انہوں نے بجائے جواب دینے کے دوسرے محکمے کے پاس خود ہی بھیج دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : پھر وہ اور کیا کریں ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! وزیر قانون صاحب کو بھی واپس refer نہیں کیا نہ ان کے علم میں لایا گیا ۔ تو یہ بات ناپسندیدہ ہے ۔ وزیر قانون کو خود اس میں decision دینا چاہیے ۔ یہ محکمے کا کام نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے محکمے کے پاس یہ کہہ کر بھیج دے کہ یہ ان سے متعلق نہیں ہے حالانکہ اس کا بیشتر حصہ انہیں سے متعلق ہے ۔

مسٹر سپیکر : بیشتر حصہ تو آپ بھی مانتے ہیں کہ ان سے متعلق ہے اور کچھ حصہ نہیں ہے ۔ اگر کچھ حصہ ان سے متعلق نہیں ہے تو پھر اعتراض کیا ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! اس کو پھر split کر دیں ۔

مسٹر سپیکر : دفتر میں سیکرٹری صاحب سے مل لیں اور اس سوال کے دو حصے کر لیں ۔

اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں ۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! میری ایک assurance motion تھی ۔

مسٹر سپیکر : آپ کی assurance motion مجھے ابھی تک نہیں ملی ۔ کل وہ پیش کی جائے گی ۔ مجھے پتا چلا ہے کہ آفس میں آ گئی ہے ۔ اسے میں پڑھ لوں گا ۔ اگر واقعی assurance motion ہوئی تو ایوان میں پیش ہو جائے گی ۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! وہ assurance motion تو ہے آپ کیا پڑھیں گے ۔

مسٹر سپیکر : آخر میں پڑھوں گا تو اس پر کوئی فیصلہ دوں گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہ assurance motion کا مسئلہ جو زیر بحث آیا ہے میں اس ضمن میں عرض کر دوں کہ ایوان میں جتنی بھی assurances دی جاتی ہیں ان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ آئین ۔ قواعد و ضوابط کے تابع ہوں ۔ اور ان کو فوراً پورا کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : اور اس لیے قواعد میں جناب والا کو ہی صرف اس کے اختیارات دئے گئے ہیں مگر جناب والا ! تین تین مہینے assurance motion کا فیصلہ نہیں ہوتا کہ ان پر کیا کارروائی آگے ہوگی ۔

مسٹر سپیکر : میں یہ بھی کر سکتا ہوں کہ جس assurance motion کے متعلق مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ assurance پوری نہیں ہوئی ہے I send it to the committee on assurances کے ساتھ ایک نقل لگی ہوئی تھی ۔ تو جس قسم کی assurance منسٹر صاحب نے دی ہے اس سے میری تسلی نہیں ہوئی ۔ اس لیے میں دونوں پارٹیوں سے سن لوں ۔ منسٹر صاحبان سے بھی سن لوں ۔ شائد میرا مطالعہ جو ہے منسٹر کی تقریر کی یا ان کی assurance motion کی وہ اتنی perfect نہیں ہے تو میں سن لیتا ہوں ۔ last working day پر آپ کی ایک assurance motion تھی ۔ اس کے متعلق میں نے ہاؤس کو بتایا

That I have sent it to the committee on assurances : I would further like to inform the House that this is a motion complaining and alleging that a particular assurance has not been fulfilled.

حاجی محمد سیف اللہ خان : more-over کے طور پر بے شک آپ inform کریں مگر میں جناب کی رولنگ یہ چاہتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I agree with you.

سردار امجد حمید خان دستی : اس میں سیشن کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ سیشن سے پہلے اور بعد کسی وقت آپ refer کر سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : میں اتفاق کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : ٹھیک ہے ۔

تحاریک التوائے کار

پنجاب کی تمام یونیورسٹیوں کے اساتذہ کی اپنے مطالبات کی حمایت میں غیر معینہ مدت کے لیے ہڑتال

مسٹر سپیکر : اب تحریک التوائے کار نمبر 86 لی جاتی ہے ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب کی تمام یونیورسٹیوں کے اساتذہ نے مورخہ 13 مئی سے اپنے مطالبات کی حمایت میں غیر معینہ مدت کے لیے ہڑتال کا آغاز کر دیا ہے اساتذہ کا مطالبہ ہے کہ تمام موجودہ لیکچراروں کو اسسٹنٹ پروفیسر بنایا جائے اور اسوسیئیٹ پروفیسروں کو گریڈ 19 اور پروفیسروں کو گریڈ 20 دیا جائے ۔ حکومت نے یونیورسٹی اساتذہ کو مطمئن کرنے کی کوشش نہیں کی جس سے صورت حال نازک ہو گئی اور پورے صوبہ پنجاب کا تعلیمی نظام درہم برہم ہو گیا ہے ۔ ان واقعات سے صوبہ پنجاب کے عوام میں شدید غم و غصہ پیدا ہو چکا ہے ۔ اس نازک صورت حال کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! حقائق یہ ہیں کہ 5 مئی کو وفاقی وزیر تعلیم جناب عبدالحفیظ پیر زادہ صاحب نے اپنے ایک اعلان کے ذریعے تمام اساتذہ کے لیے نیشنل پے سکیل announce کیا جس میں انہوں نے لیکچرر کے لیے سکیل نمبر 17 ۔اسسٹنٹ پروفیسر کے لیے سکیل نمبر 18 اسوسیئیٹ پروفیسر کے لیے سکیل نمبر 18 جمع 150 (جناب والا ! میں یہ یونیورسٹی کی بات کر

رہا ہوں) اور پروفیسر کے لیے سکیل نمبر 19 ۔ یہ تو وفاقی حکومت نے اعلان کیا ۔ اس اعلان کے بعد ہم نے کالجوں کے لیکچررز اور پروفیسرز سے بات چیت کی ۔ انہوں نے کئی چیزوں کی وضاحت چاہی اور ان کو وضاحت دے دی گئی اور مسئلہ حل ہو گیا ۔ جناب والا ! فاضل محرک کو معلوم ہوگا کہ کالج لیکچررز کا مسئلہ پہلے ہی حل ہو گیا ہے اور انہوں نے کام شروع کر دیا ہے ۔ اب جناب والا ! یونیورسٹی کی انجمنوں اور یونینوں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ لیکچررز کے لیے سکیل 17 دیا جائے ۔ اسسٹنٹ پروفیسرز کے لیے سکیل نمبر 18 دیا جائے ۔ لیکن اسوسیئیٹ پروفیسرز کے لیے (جس کے لیے وفاقی حکومت نے سکیل نمبر 18 جمع 150 دیا ہے) سکیل نمبر 19 چاہتے ہیں اور پروفیسرز جس کو وفاقی حکومت نے سکیل نمبر 19 دیا ہے ۔ اس کے لیے وہ سکیل نمبر 20 چاہتے ہیں ۔ اس کے بعد پنجاب یونیورسٹی اور انجینرنگ یونیورسٹی کا مسئلہ ہے ۔ یہ مسئلہ ایگریکلچر یونیورسٹی میں نہیں ہے ۔ تو ان دو یونیورسٹیوں میں یعنی پنجاب یونیورسٹی اور انجینرنگ یونیورسٹی میں بھی یہ مطالبہ ہے کہ ان کے جتنے لیکچررز ہیں ان کو اسوسیئیٹ پروفیسر بنا دیا جائے ۔ تو اس سلسلہ میں بہت تفصیلی گفتگو نہ صرف پنجاب یونیورسٹی اور انجینرنگ یونیورسٹی کے اساتذہ کے نمائندگان سے ہوئی بلکہ سندھ یونیورسٹی سے بھی ہوئی ۔ پچھلے دنوں وفاقی وزیر تعلیم نے یہاں لاہور میں تمام وائس چانسلرز کی ایک میٹنگ بلائی تھی جس میں میں بھی شریک تھا اور سندھ کے وزیر تعلیم بھی شریک تھے ۔ پنجاب اور انجینرنگ یونیورسٹی والوں سے بات چیت میں ہم اس حد تک پہنچے ۔ ۔ ۔ ۔ جناب والا ! اس کی تھوڑی سی تاریخ ہے وہ یہ کہ جون 1970ء میں جب pay revision ہوئی اور اس کے تحت جن یونیورسٹیوں میں تین کیڈر تھے لیکچررز ۔ اسوسیئیٹ پروفیسر اور پروفیسر وہاں یہ فیصلہ کیا گیا جو کہ قومی فیصلہ تھا سارے پاکستان کا فیصلہ تھا کہ وہاں ایک چوتھا کیڈر اسسٹنٹ پروفیسر کا قائم کیا جائے ۔ اس فیصلے کے تحت جون 1973ء میں پنجاب یونیورسٹی میں اور انجینرنگ یونیورسٹی کے لیے یہ طے پایا کہ ان یونیورسٹیوں کے جو اساتذہ آج یکم جون 1970ء کو تین سال سے زیادہ سروس کر چکے ہیں ان میں سے 50 فی صد کو اسسٹنٹ پروفیسر بنا دیا جائے ۔ اور 50 فی صد لیکچرار بدستور رہیں گے اور معاوضہ کے طور پر ان کی تنخواہ میں سو روپیہ اضافہ کر دیا ۔ جون 1970ء میں جو فیصلہ کیا تھا کہ جو لیکچرار 1970 میں تین سال مکمل کر چکے ہیں لیکن 50 فی صد کے فارمولے کی وجہ سے اپنے دوسرے ساتھیوں کی طرح اسسٹنٹ پروفیسر نہ ہو سکے ۔ ۔ ۔

(اس مرحلہ پر مرزا طاہر بیگ رکن صوبائی اسمبلی پنجاب ایوان میں تشریف لائے اور تالیاں بجائی گئیں) ۔

Mr. Speaker : Please resume your seat for a minute. Yes, Allama Sahib.

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ۔ میں حزب اختلاف کی طرف سے جناب مرزا طاہر بیگ کو آپ کی وساطت سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ان کو جو پریشانی گذری وہ اپنی جگہ درست ہے ۔ لیکن ایک مسئلہ ہمیشہ کے لیے صاف ان کی وجہ سے ہو گیا ہے ۔ میں ان کا خیر مقدم کرتا ہوں ۔

(تالیاں)

وزیر تعلیم (بطور سینئر وزیر) : جناب والا ! میں اپنے ساتھیوں کی طرف سے اور پارلیمانی گورنمنٹ کی طرف سے اپنے ساتھی مرزا طاہر بیگ کو یہاں آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں ۔

(تالیاں)

مرزا طاہر بیگ : جناب والا ! میں ان سب دوستوں اور ساتھیوں کا شکر گذار ہوں کہ جس طریقے سے میرے حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے ۔ میں ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور حزب اختلاف کا بھی ۔ مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ میرا سارے ہاؤس نے جس طرح ساتھ دیا ہے اور اس وقت یہ خیال نہیں کیا گیا کہ آیا یہ مسئلہ ایک گورنمنٹ ممبر کا ہے ۔ بلکہ سارے ہاؤس نے متفقہ طور پر میرا ساتھ دیا ہے ۔ میں سب کا مشکور ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ آئندہ انشاء اللہ مجھ سے نہ تو کبھی اپوزیشن والوں کو اور نہ حکومتی پارٹی کو شکایت ہوگی ۔ ایک میری گذارش یہ ہے کہ جو زیادتیاں ہوئی ہیں ان کی انکوائری کرائی جائے ۔ اس کے لیے میں علیحدہ ایک تحریک استحقاق پیش کروں گا ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! جو مسئلہ میں عرض کر رہا تھا وہ میرے نزدیک اور فاضل محرک کے لیے اہم مسئلہ ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ میں جو جواب دے رہا ہوں وہ مختلف media of communications کے ذریعے ان تک پہنچ جائے کیونکہ شاید ان میں کچھ اصحاب کو معلوم نہ ہو سکا ہو کہ حکومت نے کیا فیصلہ کیا ہے ۔ جناب والا ! میں عرض کر رہا تھا کہ جون 1970ء میں pay revision کی وجہ سے تین چار کیڈرز کی وجہ سے کچھ لیکچراروں کو بطور اسسٹنٹ پروفیسرز ترقی نہ دی گئی ۔ اب یونین کا مطالبہ ہے کہ تمام لیکچرار کو اسسٹنٹ پروفیسرز بنا دیا جائے ۔

جناب والا ! لیکچرار اور اسسٹنٹ پروفیسر کے گریڈ میں پانچ سو روپے کا فرق ہے ۔ اسسٹنٹ پروفیسرز کو ایک ہزار روپے دیا گیا ہے ۔ جناب والا ! ہم نے یونین کے نمائیندوں سے بات چیت کی اور میں حکومت پنجاب کی طرف سے یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں اور پھر دھرا رہا ہوں کہ پنجاب حکومت کی طرف سے یہ پیش کش کی گئی کہ ہم لیکچرار صاحبان کو جو انجینرنگ یونیورسٹی اور پنجاب یونیورسٹی سے تعلق رکھتے ہیں اور جو یکم جون 1970ء کو تین سال کی مدت ملازمت پوری کر چکے تھے ۔ لیکن پچاس فی صد کے فارمولے کی وجہ سے اسسٹنٹ پروفیسرز نہ ہو سکے ۔ ہم اس کیٹیگری کو اسسٹنٹ پروفیسرز بنانے کے لیے تیار ہیں ۔ اور یہ اضافی چیز کی ہے جس کا ذکر وفاقی وزیر تعلیم نے اپنے بیان میں نہیں کیا ۔ ہم نے یہ کیا ہے کہ ان لیکچرار صاحبان کو جو جون 1970ء میں تین سال مدت ملازمت پوری کر چکے تھے لیکن پچاس فیصد فارمولے کے مطابق آدھے لوگ اسسٹنٹ پروفیسرز نہ ہو سکے اسسٹنٹ پروفیسرز بنا دیا ہے اور اس سے پنجاب یونیورسٹی اور انجینرنگ یونیورسٹی کے لیکچرار صاحبان کو فائدہ ہوگا ۔ جناب والا ! یونین کی طرف سے پہلے تو یہ مطالبہ تھا کہ تمام لیکچرار صاحبان کو اسسٹنٹ پروفیسرز بنا دیا جائے ۔ اس پر ہم نے عرض کیا کہ گریڈ نمبر 17 میں تنخواہ لینے والے اور بھی ہیں یعنی ڈاکٹر صاحبان اور ایسے ہی انجنیر صاحبان ایکس ۔ ای ۔ این ۔ ایس ڈی او اور دوسرے افسران بھی مطالبہ کر سکتے ہیں کہ ہماری تین سال مدت ملازمت ہو گئی ہے ہمیں بھی سکیل نمبر 17 سے سکیل نمبر 18 دے دیا جائے ۔ تو اس پر ہم نے کہا کہ ہم یہ نہیں کر سکتے ۔ چونکہ اس سے صوبے پر اثر پڑے گا ۔ اس پر وہ راضی ہو گئے کہ ان لوگوں کو لیکچرار سے اسسٹنٹ پروفیسرز بنا دیں جو جون 1970ء تک تین سال مدت ملازمت پوری کر چکے تھے ۔ دوسری پیش کش یہ ہے کہ ہم لیکچرار کو سکیل نمبر 17 دیں گے ۔ اس پر بھی راضی ۔ ہم نے کہا کہ اسسٹنٹ پروفیسرز کو سکیل نمبر 18 دیں گے اس پر بھی وہ راضی ہو گئے ۔ اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز کو جس کے لیے وفاقی حکومت نے اعلان کیا ہے سکیل نمبر 18 جمع 150 روپے اس کے لیے حکومت نے پیشکش دی تھی کہ ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور پروفیسرز دونوں کو ملا کر گریڈ نمبر 19 دینے کے لیے تیار ہیں ۔ پروفیسرز کے لیے میرٹ گریڈ آسامیاں رکھ دیں گے جو سکیل نمبر 20 میں ہوں گے ۔ اس میں وہ پروفیسرز ہوں گے جو یونیورسٹی خود determine کرے گی کہ کتنے پروفیسرز میرٹس یعنی گریڈ نمبر 20 میں ہونے چاہئیں ۔ اب میں دوبارہ عرض

کرنا چاہتا ہوں تاکہ یہ اساتذہ تک پہنچ جائے۔ لیکچرار صاحبان سکیل نمبر 17 ۔ اسسٹنٹ پروفیسر سکیل نمبر 18 ۔ ایسوسی ایٹ پروفیسر کو وفاقی حکومت نے سکیل نمبر 18 جمع 150 روپے دیا ہے ۔ ہم سکیل نمبر 19 دینے کو تیار ہیں ۔ عام پروفیسرز کو 19 ۔ ایسوسی ایٹ پرفیسرز کے ساتھ ۔ لیکن چند پروفیسرز کے لیے یونیورسٹی فیصلہ کرے گے ۔ وائس چانسلر اور اکیڈمک سٹاف فیصلہ کرے گا کہ کون میرٹ پروفیسرز ہوں ان کے لیے سکیل نمبر 20 ہے ۔ لیکن اساتذہ کا مطالبہ ہے کہ ایسوسی ایٹ پروفیسرز کو گریڈ نمبر 19 دیا جائے اور تمام پروفیسرز کو گریڈ نمبر 20 دیا جائے ۔ اس کے مقابلہ میں ہماری طرف سے یہ پیش کشش ہے کہ لیکچرار کو گریڈ نمبر 17 ۔ اسسٹنٹ پروفیسرز کو گریڈ نمبر 18 اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز کو گریڈ نمبر 19 لیکن میرٹ پروفیسرز کو گریڈ نمبر 20 دیا گیا ہے اور وہ لیکچرار صاحبان اور اسسٹنٹ پروفیسرز جنہیں ترقی ہوئی ہے ہم صرف اس بات پر متفق ہوئے ہیں کہ وہ لیکچرار جو جون 1970ء میں تین سال مکمل کر چکے ہیں ۔ لیکن پچاس فیصد فارمولہ کی وجہ سے رہ گئے ہم اس کیٹیگری کو اسسٹنٹ پروفیسرز بنانے کے لیے تیار ہیں ۔ اس کے علاوہ اور کسی چیز کو ہم ماننے کے لیے تیار نہیں ۔

جناب والا ! ایک نقطہ اٹھایا گیا ہے کہ حکومت نے توجہ نہیں دی ۔ ہم علی الاعلان بار بار ان سے بات کرنے کے لیے بلکہ گھنٹوں بات کرنے کے لیے تیار ہیں ۔ خزانے کے افسران اور محکمۂ تعلیم کے افسران وہاں موجود تھے ۔ کھل کر باتیں کی ہیں ۔ میری طرف سے کھلا اعلان ہے کہ جب بھی یونین کے نمائندے کسی بات پر ملنا چاہیں اگرچہ اس وقت یہ سارے پاکستان کا مسئلہ ہو گیا ہے کیونکہ سندھ اور پشاور اس مسئلہ پر وفاقی حکومت سے بات چیت کر رہے ہیں ۔ یہ مسئلہ پنجاب یونیورسٹی کا نہیں رہا ہے ۔ اس کے باوجود ہماری طرف سے پیشکش ہے جو انہوں نے ابھی تک قبول نہیں کی ۔ کیونکہ اس سے پہلے لیکچرارز کے سلسلے میں یونین کے نمائندے بات کرنے کے لیے آتے رہے ہیں اب اس ایوان کے ذریعے یہ بات تمام لیکچرار صاحبان کو پہنچ جانی چاہیے کہ حکومت کی کیا پیشکش ہے تاکہ اساتذہ at large اس پر فیصلہ کر سکیں کہ حکومت کا رویہ مثبت ہے اور اساتذہ صاحبان ہڑتال پر نہ جائیں کیونکہ وہ تو اس وقت ہو جب بات ختم ہو جائے ۔ کٹ جائے ۔ ہم نہ ملیں ۔ آپ سے تعاون نہ کریں ۔ لیکن جب ہم آپ سے ملنے کے لیے ۔ بات چیت کرنے کے لیے تیار ہیں ۔ وفاقی حکومت بات کرنے کے لیے تیار ہے تو براہ کرم تعلیم کو جاری رکھیں ۔

ساتھ ساتھ گفت و شنید بھی جاری رکھیں اور درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھیں -جس طرح ہم نے پاکستان میں ہر طبقے کے لیے انصاف کیا ہے اسی طرح

senior teacher nationalised teacher, provincialised teacher, nationalised college teacher and Government college teacher.

کے ساتھ بھی ہو جائے گا -

مسٹر سپیکر : جو تحریک التوائے کار کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں - - - - ممبران کھڑے ہوئے - - - - کیونکہ مطلوبہ تعداد سے کم ممبران کھڑے ہوئے ہیں - اس لیے اسے پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی -

مسٹر سپیکر : یہ تحریک التواء کار نمبر 23 میاں خورشید انور کی ہے - میاں صاحب - کیا آپ اسے پیش کرنا چاہتے ہیں -

میاں خورشید انور : جناب والا ! میں اسے واپس لیتا ہوں - اس کی بجائے میری تحریک التواء کار نمبر 24 لے لی جائے -

مسٹر سپیکر : تحریک التواء کار نمبر 23 واپس لے لی گئی ہے - اب میں نمبر 24 لیتا ہوں -

---

شکر گنج ملز جھنگ کے مزدوروں کا پولیس کے لاٹھی چارج سے زخمی ہونا اور ان کے رہنماؤں کی گرفتاری

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ ''مساوات'' 18 اپریل 1974ء کی اطلاع کے مطابق شکرگنج ملز جھنگ کے مزدور ملز میں ایک شفٹ بند کر دینے کے خلاف احتجاج کر رہے تھے کہ جھنگ کی مقامی پولیس نے بغیر نوٹس دیئے احتجاجی مزدوروں پر بے جواز لاٹھی چارج کر دیا جس سے متعدد مزدور زخمی ہو گئے - کئی مزدور راہنماؤں کو گرفتار کر لیا - پولیس کے اس جبر و تشدد سے جھنگ شہر کے شہریوں اور خصوصاً مزدوروں میں خوف و ہراس اور غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی -

وزیر تعلیم : جناب والا ! حقائق صرف یہ ہیں کہ اس دن وہاں دفعہ 144 کا نفاذ ہو چکا تھا اور اسے توڑتے ہوئے مزدوروں نے جلوس نکالنا

چاہا ۔ اے ۔ سی ۔ جھنگ نے انہیں آگاہ کیا کہ آج دفعہ 144 نافذ ہے اور آپ ایسا نہیں کر سکتے ۔ لیکن اس کے باوجود وہ نہ مانے تو انہیں منتشر کرنے کے لیے ہلکا سا لاٹھی چارج کیا گیا ۔ کوئی مزدور وہاں زخمی نہیں ہوا اور یہ اقدام امن عامہ کے لیے اور قانون کے نفاذ کے لیے نہایت ضروری تھا ۔

میاں خورشید انور : جناب ! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ لاٹھی چارج ملز کی حدود کے اندر ہوا یا باہر ہوا ۔ مظاہرہ تو وہ ملز کے اندر کر رہے تھے اور دفعہ 144 باہر لگی ہوئی تھی ۔

وزیر تعلیم : یہ باہر لگائی گئی تھی ۔

میاں خورشید انور : تو لاٹھی چارج تو ملز کی حدود کے اندر ہوا ۔

مسٹر سپیکر : ان کا بیان یہ ہے کہ یہ اندر ہوا ہے ۔

but I can keep it pending for further verification, or are you positive ?

Minister For Education : I am positive.

Mr. Speaker : As the Minsiter is positive about the information given by him it is not admitted.

وزیر تعلیم : جناب والا ! میری اطلاع یہ ہے کہ یہ ملز کے باہر ہوا ۔ بہر حال میں اس کی مزید تحقیق کر کے بتا سکوں گا ۔

روز نامہ "مساوات" لاہور میں صحافیوں اور کارکنوں کی ملازمت سے سبکدوشی کے خلاف پنجاب یونین آف جرنلسٹس کی زیر قیادت احتجاجی تحریک میں شامل پانچ صحافی اور کارکنوں کی اسمبلی چیمبر کے سامنے گرفتاری

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ ''مساوات'' لاہور میں سب صحافیوں اور کارکنوں کی ملازمت سے غیر قانونی اور غیر اخلاق سبکدوشی کے خلاف پنجاب یونین آف جرنلسٹس کی زیر قیادت ایک احتجاجی تحریک شروع کی گئی ہے جس کا مقصد صحافیوں اور کارکنوں کے جائز حقوق و مفادات کا تحفظ ہے ۔ اس سلسلے میں جب 22 مئی کو پانچ صحافی اور کارکن جن میں ممتاز کالم نویس رفیق ڈوگر بھی

شامل ہیں اپنے مطالبات کے پلے کارڈ اٹھائے ہوئے اسمبلی چیمبر کے سامنے پہنچے تو پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا ۔ یہ گرفتاری مزدور یونین کی قانونی سرگرمیوں کو کچلنے اور صحافی آزادی کو سلب کرنے کے لیے ایک رجعت پسند حکومت کے قابل مذمت روائتی اقدام کی حیثیت رکھتی ہے جس پر صحافی اور مزدور حلقوں میں سخت ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے 22 مئی کو فاضل وزیر اعلیٰ نے اس مسئلہ پر بہت تفصیلی بیان دیا تھا کہ صحافیوں کی یا مزدوروں کی یا کارکن طبقے کی تحریک کو دبانے کا ہرگز ہرگز کوئی مقصد نہیں تھا بلکہ یہ کہ اس دن دفعہ 144 کی مخالفت کی گئی تھی تو قانون حرکت میں آ گیا تھا اور یہ مسئلہ فوراً خوش اسلوبی سے حل ہو گیا تھا کیونکہ جب فاضل صحافی دوستوں کو گرفتار کیا گیا تھا انہیں فوراً غیر مشروط طور پر ایوان کی تسلی کے مطابق رہا کر دیا گیا تھا ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس تحریک التواء کار میں جو مسئلہ دیا گیا ہے وہ تو اسی دن 22 مئی کو ہی حل ہو گیا تھا ۔

مسٹر سپیکر : ان دونوں باتوں میں فرق ہے ۔ اس دن وہ لوگ تھے جنھوں نے بھوک ہڑتال کرنی تھی یا کی ہوئی تھی اور جن لوگوں کو چھوڑا گیا تھا ان کی دلیل یہ تھی کہ ہم تو صرف ان کی خیریت دریافت کرنے آئے تھے کہ جو ہڑتال پر ہیں ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! بہت سی تحاریک التوائے کار ہیں اور پہلے جو آپ نے فرمایا ہے اس کے متعلق مجھے اطلاع نہیں ۔ اس کے لئے مجھے مہلت چاہئے ۔

مسٹر سپیکر : اس کے علاوہ تحاریک التواء کار نمبر 228 ۔ 229 ۔ 230 بھی ہیں ۔

He is not positive, so this is disposed of accordingly.

سید تابش الوری : جناب والا ! ان صحافیوں کی تعداد 28 ہو گئی ہے اور یہ گرفتاریاں روزانہ ہو رہی ہیں ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں عرض کرتا ہوں کہ فاضل ممبرکین کی تسلی کے مطابق میں کل اس مسئلہ پر بیان دوں گا ۔

Mr. Speaker : The House is adjourned for half-an-hour for tea. We shall re-assemble at 12-00 noon.

(وقفہ کے بعد اسمبلی کی کارروائی زیرصدارت جناب سپیکر دوبارہ شروع ہوئی)

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب ! اس دن آپ نے اپنے خیالات کا اظہار فرما رہے تھے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! پیشتر اس کے میں قانون سازی پر آؤں میرا ایک پرولیج ہے جو بہت ضروری ہے ۔ میں جناب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں جس کو میں نے لکھا ہوا تھا ۔ جناب والا ! آج کے سوالات کی فہرست میں ایک غیر نشان زدہ سوال نمبر 80 ہے جو میاں منظور احمد موہل صاحب کا ہے جس کے جواب میں لکھا ہوا ہے ''اس کا جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے'' ۔ اور قانونی طریقہ بھی یہی ہے مگر وقفہ سوالات کے بعد جب ایوان کی میز سے اس سوال کو ڈھونڈا تو نہ سوال ملا اور نہ اس کا جواب ملا ۔ مجھے بتایا گیا کہ ہم ابھی منگوا کر آپ کو پہنچا دیتے ہیں لیکن وہ اس وقت تک نہیں پہنچا ۔ یہ breach of privilege ہے ۔ ایک تو غلط بیانی کی گئی ہے دوسرے مجھے اس کا جواب دیکھنے سے محروم رکھا گیا ہے ۔ لہذا اس سلسلے میں میری تحریک استحقاق ہے ۔

مسٹر سپیکر : میں دفتر سے پتہ کر لوں کہیں میرے دفتر کی کوتاہی نہ ہو ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! دفتر کا تو سوال ہی نہیں ۔ وہ تو منسٹر صاحب کو اجلاس کے دوران آ کر ایوان کی میز پر رکھنا چاہیے ۔ غیر نشان زدہ سوال کا جو بھی جواب ہو جس وقت پروسیڈنگ شروع ہو تو انہیں آ کر میز پر رکھ دینا چاہیے تاکہ ممبر جس وقت بھی چاہیں اسے اس دن جا کر دیکھ سکیں ۔

مسٹر سپیکر : سیکرٹری صاحب آ لیں پھر میں دیکھتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : پھر میں یہ موشن جناب کو پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مجھ تک پہنچ گئی ۔ ۔ ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

وزیر قانون : جناب والا ! جواب میرے پاس پہنچ چکا ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں حاجی صاحب کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ نہیں ! سوال یہ ہے کہ وزیر متعلقہ کو vigilant ہونا چاہیے کہ اگر وہ خود نہیں کر سکتے تو کسی کے سپرد تو کر سکتے ہیں ۔ یہ بات تو مجھے تسلیم ہے کہ آپ کے ہاتھ میں اس وقت یہ

جواب ہے ۔ فرض کیجئے کہ وہ نوٹ نہ کرتے تو پھر یہ ایک ضابطے کی اس میں بات تھی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! جواب اب بھی ایوان کی میز پر نہیں رکھا گیا ۔ جواب وزیر قانون کے ہاتھ میں ہے ۔ اور اس میں لکھا گیا ہے کہ ایوان کی میز پر ہے ۔ The privilege has been breached.

وزیر قانون : جناب والا ! میں جواب ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔ اور اپنے فاضل دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنے ساتھی وزرا سے بھی یہ درخواست کروں گا کہ وہ آئندہ جوابات ایوان کی میز پر ضرور رکھیں اور ایسا دوبارہ نہیں ہونا چاہیے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : بے شک نہ رکھیں ۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : But what else.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! privilege breach ہو چکی ہے ۔ اس کا کوئی ایکشن تجویز فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر : ان کو کہیں کہ دو چار دن کے لیے کہیں tour پر چلے جائیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں ! آپ ہی بہتر جانتے ہیں ۔

Mr. Speaker : I hope they would be vigilant.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! کم از کم apologise کرنا چاہیے ۔ In future it should not be repeated یہ privilege breach ہو چکا ہے اور clear cut breach ہو چکا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! وزیر متعلقہ تشریف نہیں رکھتے ۔

مسٹر سپیکر : ان کی طرف سے کر سکتے ہیں ۔ اس میں کیا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ ایسی بات نہیں ہوگی ۔

I am sorry for that.

Haji Mohammad Saifullah Khan : I accept it Sir.

چودھری امان اللہ لک : جناب والا ! میں اس ضمن میں مزید دریافت کروں گا کہ اس پر متفقہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ کونسی میز ہے اور کس انداز سے آئندہ یہ رکھیں گے ۔ کہاں رکھیں گے ۔ وہ سیکرٹری کا کون سا میز ہے تاکہ ہم اس کا مشاہدہ کر سکیں اور روز روز پرولیج موشن نہ دینی پڑے ۔ وزراء صاحبان کو ہدایت فرمائیں کہ اس میز پر ہوگی ۔ اس وقت ہوگی ۔ کس انداز سے ہوگی ۔ یہ بیچارے مجبور ہیں ۔ کچھ ان میں سے زیادہ تجربہ کار بھی نہیں ہیں ان منسٹر صاحبان کو پتہ بھی نہیں ۔

مسٹر سپیکر : بہت اچھا جی ۔

وزیر قانون : جناب والا ! فاضل رکن نے غلط بات کی ہے ۔ ان کا اور میرا تجربہ اسمبلی میں ایک سا ہے ۔ جب وہ اسمبلی کے ممبر ہوئے اسی وقت میں بھی ہوا تھا ۔ یہ اس قسم کے ریمارکس نہیں دے سکتے ۔ انہیں کم از کم ہاؤس لا کے آداب کا خیال رکھنا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر : سردار صاحب ! قدرت نے آپ کو موقع دیا ہے کہ آپ کو یہ ذمہ داری سپرد کی گئی ہے ۔ اس لئے ان باتوں اور اس قسم کے remarks کو نظر انداز کر دیا کریں ۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میری ان سے دوستی ہے ۔

چودھری امان اللہ لک : جناب والا ! میں تو ان کے حق میں بول رہا تھا کہ ان کا اتنا تجربہ نہیں ۔

مسودہ قانون

مسودہ قانون سول ملازمین پنجاب مصدرہ 1974ء

(بحث جاری)

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ موجودہ قانون جو کہ preamble کی رو سے سروسز کو ریگولیٹ کرنے کے لئے اور سروسز کے نظام کو اس صوبے میں رائج کرنے کے لئے نافذ کیا گیا ہے ۔ اس بے اعتمادی کی خلیج کو کیسے پار کر سکتا ہے جو 27/25 سال کے عرصہ میں پیدا ہوئی ۔ جناب والا ! کون نہیں جانتا اور کس کو اس سے اختلاف ہے کہ انتظامیہ سروسز میں ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہوا کرتی ہے ۔ اور کوئی بھی حکومت کوئی بھی معاشرہ اس وقت تک نہیں پنپ

سکتا جب تک اس میں پر خلوص اور محب وطن انتظامیہ موجود نہ ہو - ہمیں یہ حقیقت تسلیم کرنا ہے کہ ہمارا صوبہ آج تک پر خلوص انتظامیہ سے محروم رہا ہے - محب وطن انتظامیہ سے محروم رہا ہے اور محب وطن انتظامیہ سے یکسر خالی رہا ہے - ضرورت اس امر کی تھی کہ ان واقعات کو تلاش کیا جاتا - ان خامیوں کو دور کیا جاتا اور ان پوشیدہ علامات کی نشان دہی کی جاتی جن کی وجہ سے ہماری انتظامیہ دن بدن بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے اور انتظامیہ دن بدن مفلوج ہے - ہم چاہتے تھے اور ہماری خواہش ہے کہ ہمیں اس صوبہ میں بہتر انتظامیہ حاصل ہو اور وہ اس صورت میں حاصل ہو سکتی ہے کہ جب ہم ٹھنڈے دل سے اور حب الوطنی کے جذبہ سے اور اپنے وقار کو اور اپنی کرسیوں کی حفاظت کو ایک طرف رکھ دیں اور صرف عوام اور صوبے کی بہبود اور فلاح کو مدنظر رکھتے ہوئے قانون لائیں -

(اس مرحلہ پر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا ! یہ حکومت کو شکایت ہے اور حکومت اس امر کا گلا کرتی ہے کہ یہ نوکر شاہی ہم سے تعاون نہیں کرتی اور ہمارا گلہ ہے کہ کس وقت یہ شکایات سامنے آتی ہیں - جب وہ نیچے سے نکل جاتی ہیں - جب کوئی حکومت ایوان سے باہر پھینک دی جاتی ہے - نکل جاتی ہے تو تمام تر خرابیاں اور ذمہ داریاں انتظامیہ پر ڈال دی جاتی ہیں - سوائے اس کے اپنی بریت کے جواز میں ایک لفظ نہیں ہوتا - صاحب ! ہم یہ کہتے ہیں کہ جب انتظامیہ خراب تھی - ہم نوکر شاہی کا شکار ہو گئے - اس ملک میں نوکر شاہی مسلط ہے - جس نے کسی سکیم کو نافذ کرنے کا موقع نہیں دیا اور انتظامیہ کے آفسران نے ہمارا ساتھ نہیں دیا تو جناب والا !

ہنسی آتی ہے مجھ کو حضرت انسان پر
فعل بد تو خود کریں لعنت ہے شیطان پر

میں پوچھتا ہوں کہ کونسی حکومت ہے جس کے ساتھ ہماری انتظامیہ نے کوئی تعاون نہیں کیا - کونسی حکومت ہے جس کے وہ اشاروں پر نہ چلی ہو کونسی حکومت ہے جس کے ساتھ ہماری انتظامیہ نے بغاوت کی ہے - کیا ایک مثال دے سکتے ہیں - کوئی ایک مثال لا کر دکھا دیں کہ حکومت نے اس صوبے میں کسی چیز کی implementation کرنا چاہی تھی لیکن انتظامیہ نے روڑے اٹکائے - ہوتا کیا رہا ہے - ہوتا یہ رہا ہے کہ جو بھی حکومت برسر اقتدار آ گئی ہے چاہے ان کا تعلق مسلم

لیگ سے تھا - چاہے ریپبلکن پارٹی سے تھا - چاہے ہیواز پارٹی سے ہے - سب نے یہ کوشش کی ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ انتظامیہ کو قانون - قواعد اور آئین کے دائرہ کار کے تحت چلائے ان سب حکومتوں نے یہ کوشش کی کہ قانون اگر نظر انداز ہوتا ہے تو ہو جائے - انہوں نے قانون کی پروا نہ کرتے ہوئے یہ چاہا کہ ان کی خلاف قانون خواہشات ہر حال میں انتظامیہ پوری کرے - اس سے کسی کو انکار نہیں ہے کہ پچھلی حکومتوں نے انتظامیہ کو بدنام کیا ہے اور اسے مورد الزام ٹھہرایا - جب انتظامیہ اس ملک میں خود مختار رہی ہو - جب انتظامیہ پر قانون اور آئین نافذ نہ رہا ہو - جب اس ملک میں صرف اور صرف انتظامیہ کی حکمرانی رہی ہو جس حال میں رہی ہے جس قسم کے لوگوں کی رہی ہے - جس قسم کے لیڈر رہے ہوں - بہر حال حکومت ہمیشہ عوام کی کہلاتی رہی ہے اور ہر دور میں کہا جاتا رہا ہے کہ عوام کی نمائندہ حکومت ہے اور یہ قوانین بدلتے رہے ہیں - جناب والا ! اس وقت کی حکومت پھر بھی ایک بات کہہ سکتی ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم بے اعتمادی کو دور کرنا چاہتے ہیں - ہم نوکر اور مالک کے تصور کو ختم کرنا چاہتے ہیں - مگر ہمارے سامنے آئین رکاوٹ بن جایا کرتا تھا - آئین میں حدود متعین ہو جایا کرتی ہیں اور آئین میں لکھ دیا جاتا ہے کہ ان یہ شرائط ہونگی اور اس سے زائد نہیں جا سکتے اور جو قواعد آئین نے مقرر کئے تھے وہ مقتضی نہیں تھے - اس بے اعتمادی کو دور کرنے کے لئے وہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے آئین میں ایک پورا موقع دیا ہے - اس آئین کو کھلا چھوڑ دیا ہے - اس چیز کو ہی ختم کر دیا ہے تاکہ یہ بہانہ نہ بنایا جا سکے - آپ کے سامنے کوئی قیود نہیں ہیں اور اگر آپ اسی جذبہ کے تحت جسے محب وطن جذبہ کہا جاتا ہے انتظامیہ کو اپنا شریک کار بنائیں تو اس کا حصہ دار بنائیں اور آئین کے تحت ہمارے سامنے کوئی رکاوٹ نہیں - کوئی پابندی نہیں - ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیے - ہمیں اس پر زیادہ سے زیادہ توجہ دینی چاہئے کہ جو موقع اس آئین میں فراہم کیا گیا ہے اس سے فائدہ اٹھایا جائے - ماضی کی غلطیوں کا ازالہ کریں اور اس کے مطابق اپنے صوبے کے اندر نیک اور شریف انتظامیہ پیدا کریں - مجھے افسوس ہے کہ اس موجودہ آئین کو شروع سے لے کر آخر تک پڑھنے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ معاشرے کے لئے نہیں بنایا گیا - کسی جمہوری ملک کے تحت انتظامیہ کے لئے نہیں بنایا گیا بلکہ یہ ان تمام خوبیوں سے یکسر طور پر خالی ہے اور جو چھوٹی موٹی حفاظت سابقہ آئینوں میں تھی آپ نے تو اس میں وہ بھی

نہ رکھی اور یہ کوشش کی گئی ہے کہ انتظامیہ کو نجی نوکر بنا کر رکھیں ۔ ان کے پاس کسی قسم کا قانون نہ ہو اور ان کے پاس آپ کی صوابدید کو چیلنج کرنے کے لیے کوئی اختیار اور کوئی ذریعہ نہ ہو تاکہ آپ جس وقت چاہیں اور جسے چاہیں ایک غلام کی حیثیت میں استعمال کر سکیں ۔ مجھے بتائیں کہ اس قسم کی انتظامیہ پیدا کرنے سے آپ اس صوبے کی خوش حالی کے لیے کیا خدمات انجام دے رہے ہیں ۔ آپ اچھا کام کریں ، آپ اچھی مثال قائم کریں اور یہ مثالیں اس وقت دھرائی جا رہی ہیں جب ہمارا ملک ۔ ہمارا معاشرہ ضعیفی کے عالم میں پہنچ چکا ہے ۔ پہلے اس میں قوت برداشت تھی تو وہ ان خرابیوں کو نبھا گیا ۔ ایک حصہ ضائع کرنے کے بعد جو ملک باقی رہا ہے اب یہ ضعیفی کی حالت میں ہے ۔ اب اس میں قوت برداشت نہیں ۔ اگر اب بھی آپ وہی باتیں دھرائیں گے تو یقین جانیے کہ اس کا نتیجہ جو کچھ ہوگا وہ آپ سوچیں میں نہیں دھراتا اور خدا نہ کرے کہ ایسا ہو ۔

جناب والا ! آپ اندازہ فرمائیں کہ موجودہ قانون جس میں یہ لکھا گیا ہے کہ ہم اپنی سروسز کو ریگولیٹ کرنا چاہتے ہیں اس میں اس بات کا بھی خیال نہیں کیا گیا کہ موجودہ آئین واضح طور پر اس امر کی نشان دہی کرتا ہے اور اس کے پہلے ہی صفحہ پر لکھ دیا گیا ہے کہ ہماری یہ حکومت اسلامی حکومت ہوگی ۔ ہمارا یہ ملک اسلامی ملک ہوگا ۔ یہاں پر اسلام کا نفاذ ہوگا اور ہم اپنے قوانین اسلام کے اصولوں کے مطابق مرتب کریں گے ۔ مجھے بتائیں کہ کیا اسلام ایسے قانون کی اجازت دیتا ہے ۔ اسلام اس قسم کے نوکر اور ان کے ایسے حقوق متعین کرنے کی اجازت دیتا ہے جو آپ نے کیے ہیں ۔ اسلام نے آپ کے سامنے مثالیں رکھی ہیں ۔ آپ 1300 سال پیچھے کی طرف دیکھیں ۔ آپ تاریخ اٹھا کر دیکھیں کہ اسلام نے کیا حقوق متعین کیے ہیں ۔ اسلام نے تو یہ امتیاز ہی ختم کر دیا کہ کون نوکر ہے کون خادم ہے ۔ کون راعی ہے اور کون رعایا ہے ۔ اسلام کا نظریہ تو یہ ہے کہ جو زیادہ خدمت کرے وہ زیادہ اچھا ہے ۔ وہ سردار ہے ۔ وہ بہتر ہے ۔ لیکن ہم بار بار ملازمین کو ذہنی کوفت دینے کے لیے نوکر شاہی ۔ نوکر ۔ ملازم اور اسی قسم کے دیگر الفاظ سے یاد کرتے ہیں ۔ کس کا ملازم کس کا نوکر وہ ہمارے بھائی ہیں ۔ وہ ہمارا حصہ ہیں ۔ وہ ہمارا جزو ہیں ۔ آپ انہیں ایسا تاثر دینے کی بجائے اس کا ازالہ کریں اور ان کی غلط فہمیوں کو دور کریں تاکہ ہم کسی نتیجے پر پہنچ سکیں ۔ آپ تاریخ اٹھا کر دیکھیں ۔ اپنے اسلاف کے واقعات اٹھا کر دیکھیں کہ جب بیت المقدس فتح ہوا تو عیسائی مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم آپ کے خلیفہ کو شہر کی

چاپیاں دبی گے ۔ خلیفہ' وقت امیرالمؤمنین حضرت عمر ابن الخطاب رض کو اطلاع پہنچتی ہے ۔ آپ ایک اونٹنی پر روانہ ہوتے ہیں ۔ ساتھ ایک ملازم ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ جناب دونوں اونٹنی پر سوار ہو جائیں ۔ فرماتے ہیں کہ نہیں یہ اونٹنی کے ساتھ زیادتی ہوگی ۔ طے یہ ہوتا ہے کہ ایک منزل پر امیر المومنین سوار ہوں گے اور دوسری منزل پر غلام سوار ہوگا ۔ اتفاق کی بات دیکھئے کہ جب بیت المقدس پہنچتے ہیں تو غلام کی باری ہے اور امیرالمومنین اونٹنی کی لگام پکڑ کر آگے آگے جا رہے ہیں ۔ اسلام نے تو اس قسم کا نظریہ دیا ہے ۔ جب تک ہم اس اصول کے پابند رہے آپ دیکھیں کہ مسلمان کتنے بلند رہے ۔ ان کا مقام کتنا اونچا رہا اور ہم کہاں سے کہاں پہنچ گئے ۔ لیکن جب ہم نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء پر عمل کرنا شروع کر دیا ۔ اپنے ملازمین کے ساتھ وہی سلوک کرنا شروع کر دیا جو بدیشی حکمران کیا کرتے تھے تو میں پوچھتا ہوں ۔ میں سوال کرتا ہوں کہ جو چیزیں انگریز نے اپنے ملازمین کے لیے روا رکھی تھیں ۔ جو غلامانہ ذہنیت اس نے پیدا کرنے کی کوشش کی تھی جس میں وہ بڑی حد تک کامیاب بھی ہو گئے تھے اسے دور کرنے کے لیے آپ نے کونسا قدم اٹھایا ۔ آپ بار بار کہتے رہتے ہیں کہ ہمیں تو یہ خرابیاں ورثے میں ملی ہیں ۔ ہم کیا کریں ۔ گذشتہ 25 سال سے ان پر عمل ہوتا رہا ہے جس کا ہمیں ملبہ اٹھانا پڑ گیا ہے ۔ آپ محض اس قسم کی باتوں سے اپنے وقت کی برائیوں کو بھی دوسروں پر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ جب پہلے وزیر اعلیٰ کی بات کی جائے تو آپ کہتے ہیں کہ ہم ذمہ دار نہیں ۔ کس کی بات کی جائے آپ اپنی ذمہ داری سے بالکل بآسانی چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں اور کر لیتے ہیں ۔ آپ تو کم از کم ایسا نہ کریں ۔ یہ قانون تو پچھلی حکومت کا پیش کیا ہوا نہیں ۔ یہ تو پہلے کا لایا ہوا قانون نہیں ۔ اگر پہلی حکومت اسے لاتی ۔ اگر مسلم لیگی حکومت کا یہ کام ہوتا یا کسی اور حکومت کا ہوتا تو آپ کے پاس کوئی جواز ہو سکتا تھا ۔ یہ تو آپ کا اپنا کام ہے ۔ اسے تو آپ نے پیش کیا ہے ۔ اسے تو آپ نافذ کر رہے ہیں ۔ اسے تو آپ مسلط کر رہے ہیں ۔ کس لیے ؟ تاکہ سروسز کا بیڑہ غرق ہو جائے ۔ لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ نے انتظامیہ کو مفلوج کرنے کی کوشش کی ۔ اگر آپ نے انتظامیہ کا وقار بحال کرنے کی کوشش نہ کی ۔ اگر آپ نے وہ بداعتمادی دور کرنے کی کوشش نہ کی تو اس کے نتائج سے خوف آنے لگتا ہے ۔ ہمیں چاہیے یہ تھا کہ ہم سوچ کر ۔ بیٹھ کر ۔ مصالحت کے انداز میں اس قانون پر غور کرتے اور سب سے پہلی ضرورت یہی تھی کہ

آپ کو اس بارے میں انتظامیہ سے مشورہ کرنا چاہیے تھا کہ آپ کو کیا دشواریاں پیش آتی ہیں ۔ آپ کو کیا کیا خرابیاں پیش آتی ہیں ۔ میں پوچھتا ہوں کہ جب ہم انتظامیہ کو حکم دیتے ہیں کہ فلاں سیاسی لیڈر کو انڈے دے دو ۔ جب ہم حکم دیتے ہیں کہ فلاں سیاسی لیڈر کی داڑھی نوچ لو ۔ جب ہم حکم دیتے ہیں کہ صحافیوں کو جیل کے اندر پیٹ دو تو یہ کس قانون میں لکھا ہے ۔ یہ کس ضابطے میں لکھا ہوا ہے ۔ اور اگر وہ بیچارہ ہاتھ باندھکر آپ سے صرف یہ گذارش کرے ۔ یہ استدعا کرے کہ جناب والا ! میں نے اپنی تقرری کے وقت جو درخواست دی تھی اس میں بھی میں نے یہ تسلیم نہیں کیا تھا کہ میں اس قسم کے احکام کی تعمیل کروں گا ۔ جو قواعد و ضوابط نافذ ہیں ۔ مسلط ہیں ان میں بھی میری یہ ڈیوٹی نہیں ۔ از راہ کرم آپ یہ ڈیوٹی خود ہی سرانجام دے دیں اور مجھے معافی دیں تو پھر یہ ضابطہ بروئے کار آ جاتا ہے کہ یہ افسر باغی ہے ۔ یہ افسر بدکار ہے ۔ اس کے لیے مارشل لاء کا ضابطہ جاری کرو ۔ اس کو نکال باہر کرو اور اگر وہ تعمیل ارشاد کرتا رہے تو آپ کے جائز و ناجائز فرمودات و ارشادات کی ۔ آپ کے احکام کی تعمیل کرتا رہے تو اسے ترقیاں بھی ملیں گی اور اس کے لیے دیگر مراعات کے دروازے بھی کھلے ہوں گے ۔ اسے رشوت لینے کی بھی کھلی چھٹی ہوگی اور کون نہیں جانتا ۔ آپ مانیں یا نہ مانیں ۔ دنیا جانتی ہے کہ جو افسر بھی آپ کے اس قسم کے احکامات کی تکمیل خوش دلی سے اور بڑھ چڑھ کر کرتا ہے ۔ آپ معمولی سا اشارہ دیتے ہیں اور وہ بڑے سے بڑا لا قانونیت کا کام کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا تو آپ کو کیا علم ہے کہ وہ اپنے آپ کو وہیں تک محدود رکھتا ہوگا ۔ وہ تو آپ سے ایک کھلا پرمٹ لیتا ہے ۔ کھلی چھٹی لے لیتا ہے کہ وہ جس وقت اور جس طرح چاہے سرکاری بیل کی طرح جا ہے جس کے کھیت میں داخل ہو جائے ۔ پھر اس کے لیے قانون کے تمام دروازے بند ہو جاتے ہیں ۔ اس کے خلاف کوئی قانونی ایکشن نہیں لیا جاتا ۔ اصل چیز ۔ اصل بات اور اصل قانون جس کے بنانے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ انتظامیہ کو فعال اور مؤثر بنایا جائے ۔ اس کے بغیر کوئی قانون مؤثر نہیں ہو سکتا ۔ اس کے لیے سب سے پہلے آپ اپنے لیے ایک ضابطہ اخلاق نافذ کریں ۔ حکومت اس امر کی پابند ہو کہ وہ لا قانونیت نہیں کرے گی اور نہ ہی کرائے گی ۔ ہم نے کوئی غلط حکم نہیں دینا اور نہ ہی کسی کو دئے ہوئے غلط حکم کی تعمیل کرنی ہے ۔ جب انتظامیہ میں یہ تاثر پیدا ہو جائے ۔ جب انتظامیہ میں یہ احساس پیدا ہو جائے گا کہ جب ہمارے وزیر کسی قسم کی رشوت نہیں لیتے

تو ہم کیوں نہیں ۔ تو ان میں خوف پیدا ہو جائے گا کہ جب میرا حاکم ۔ میرا افیسر رشوت نہیں لیتا تو وہ کبھی بھی برداشت نہیں کرے گا کہ میں رشوت لوں ۔ جب ان میں یہ تاثر اور احساس پیدا ہو جائے گا کہ ہمارے وزیر کسی قسم کی لا قانونیت نہیں کرتے اور جو چیز وہ اپنے لیے روا نہیں رکھتے تو وہ ہماری لا قانونیت ۔ ہمارے غلط احکام اور ہماری غلط کارکردگی کو کیسے برداشت کریں گے اور معاشرہ بنتا ہی تب ہے ، جب سب سے پہلے انسان اپنے وجود کو پابند کرے ۔ اپنے اوپر کسی قانون ، ضابطے کو مسلط کرے ۔ یہ ایک مسلمہ فیصلہ ہے ، قرآن کا فیصلہ ہے :

یا ایھا الذین آمنوا لم تقولون مالا تفعلون ۔ (آیت)

جو چیز خود نہیں کرتے دوسرے کو مت کہو ، جو اپنے لیے اچھی نہیں سمجھتے اس کا دوسرے کے لیے پرچار مت کرو ، جس پر خود عمل پیدا نہیں ہوتے ۔ دوسرے کو اس کی تبلیغ مت کرو ۔ یہ ہمارا قرآن کہتا ہے ۔ آپ کہتے ہیں کہ ہم لاقانونیت کو برداشت نہیں کریں گے ۔ آپ بلند بانگ دعوے تو کرتے ہیں کہ کوئی بھی بڑی سے بڑی یا چھوٹی سے چھوٹی ہستی ، چاہے وہ صحافی ہوں یا کوئی ہو ، اگر لاقانونیت کرے گی تو ہم اس کی پوری پوری سرزنش کریں گے ۔ میں پوچھ سکتا ہوں کہ اپنے اس دعوے کا آپ نے اپنے اوپر کتنا اطلاق کیا ہوا ہے ۔ اپنے آپ کو کتنا پابند کیا ہوا ہے ؟ کس مینوئل ، کس قانون اور کس ضابطے میں ہے کہ قیدیوں کو جیل تک میں حفاظت حاصل نہ ہو ، انہیں وہاں بھی پیٹا جائے ؟ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہی آپ کا قانون ہے ؟ یہی ہیں آپ کے ضوابط اور پابندیاں ؟ اور حکومت کی طرف سے کوئی نوٹس نہیں ، کوئی ایکشن نہیں ۔ صرف تبلیغ کر دینا ہی کافی سمجھ لیا جاتا ہے ۔

چوہدری غلام قادر : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! معزز ممبر وزراء پر بحث کو رہے ہیں اور غیر متعلقہ ہو رہے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے ؟

چودھری غلام قادر : ان کو ریلیوینٹ ہونا چاہیے ۔ یہ وزرا پر بحث کر رہے ہیں ۔ وہ ان کو اور ہمیں بھی تبلیغ کر رہے ہیں کہ اپنے اخلاقیات کو درست کر لیں ۔ ہمیں درس دیا جا رہا ہے کہ ہم ٹھیک ہو جائیں ۔ حالانکہ ہم اور یہ تو ایک ہی ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

چودھری امان اللہ لک : جناب نے فیصلہ تو فرما دیا ہے ۔ لیکن میں

چوہدری غلام قادر کے اس پوائنٹ آف آرڈر پر سخت احتجاج کرتا ہوں۔ جب ہم وزرا کے کردار کو درست کرنے کی کوشش کر رہے ہوں تو وہ اس کے راستے میں کیوں حائل ہونے کی کوشش کرتے ہیں ؟ کیا وہ ان کے دشمن ہیں ؟ اگر وہ ان پر مہربانیاں کرتے ہیں اور ہم ان کا کردار درست کرنے کے لیے نشان دہی کریں تو وہ اس پر کیوں اعتراض کرتے ہیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں بار بار یہ استدعا کروں گا کہ کوئی بھی قانون نافذ کرنے سے پہلے اپنے لیے قانون بنائیں ، اپنے لیے ایک ضابطہ بنائیں ، اپنے اوپر اس کا تسلط قائم کریں اور نافذ کریں تا کہ وہ ایک مثال ہو۔ جب تک آپ مثال قائم نہ کریں گے ، اس وقت تک آپ کے قانون کی کوئی بھی شق ، کوئی بھی حصہ ، کوئی بھی قانون ، کوئی بھی قول ، کوئی بھی فعل آپ کے ان قوانین کے مطابق پورا نہیں اترے گا۔ جناب والا ! سب سے اولین ضرورت ، جو سب زیادہ محسوس کی جا رہی ہے اور جس کے بارے میں۔ میں دو روز سے عرض کر رہا ہوں ، یہی ہے کہ حکومت ملازمین کے خلاف نفرت پھیلانا بند کر دے۔ ان کی اصلاح کی کوشش کرے۔ ان کا سٹیٹس جو عوام کی نظروں میں کچھ حکومتوں نے اور کچھ خود ملازمین نے ان کی شہہ میں آ کر گرایا ہے۔ بحال کریں۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب ہم آپس میں بھائی چارے کی فضا پیدا کریں ، جب ہم حاکم و محکوم بن کر نہ بیٹھیں جب ہم مالک و نوکر کا تصور ختم کر دیں اور ہم سب محب وطن شہریوں کی حیثیت سے تہیہ کریں کہ یہ ملک ہمارا ہے ، یہ صوبہ ہمارا ہے۔ اس کی ترقی ہماری ترقی ہے اور اس کا نقصان ہمارا نقصان ہے۔ اس وقت تک ہم اس کا کوئی حل تلاش نہیں کر سکتے۔ قوانین تو ویسے ہی بہت سے نافذ ہیں۔ اتنے ہیں کہ پڑھے بھی نہیں جا سکتے۔ مگر آپ نے دیکھا کہ جب تک کسی قانون کو دل سے تسلیم نہ کیا جائے ، وہ بے اثر ہو جاتا ہے۔ قانون بناتے وقت یہ کوشش کریں کہ جن کے لیے قانون بنایا جا رہا ہے وہ اسے دل و جان سے قبول کریں اور اسے اپنے لیے بہتر سمجھ لیں۔ آپ غور فرمائیں اسلام میں روزے کا فلسفہ رکھا گیا ہے۔ چونکہ ہم نے روزے کے نظریے کو دل و جان سے تسلیم کر لیا ہے تو مواقع میسر آنے کے باوجود ہم روزہ توڑنے پر آمادہ نہیں ہوتے روزے کے باوجود اگر ہم چھپ کر کھا پی لیں تو کسی کو پتا نہیں لگ سکتا اور لوگ یہی سمجھ سکتے ہیں کہ یہ روزے دار ہے۔ لیکن اگر ایک بار روزہ رکھ لیں تو کھلے یا چھپے کسی بھی شکل میں روزہ کھولنے کی ہم جسارت نہیں کرتے کیونکہ ہم نے

دل و جان سے اس کے نظریے کو تسلیم کر لیا ہے ۔ جس کے لیے قانون بن رہا ہے ، جس پر قانون کا اطلاق ہونا ہوتا ہے ، وہ اگر یہ سمجھے کہ یہ میرے لیے نقصان کا موجب ہوگا ، مجھے محکوم بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے ، میرے حقوق کی زیادہ سے زیادہ پامالی کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ جب ابتدا ہی سے یہ تاثر پیدا ہونے لگے تو مجھے بتائیں کہ کیا وہی صورت نہ ہوئی :

کچھ ہم کھنچے کھنچے رہے کچھ وہ کھنچے کھنچے
اس کش‌مکش میں ٹوٹ گیا رشتہ چاہ کا

یہ صورت حال ہمیں درست کرنی چاہیے ۔ اس سلسلے میں ۔ میں چند مختصر سی تجاویز پیش کرتا ہوں ۔ آمید ہے انہیں وہ تجاویز بہتر نظر آئیں گی ۔ اگر واقعی آپ کی نیت یہ نہیں کہ ہم انہیں غلام بنا لیں ، اور ہم ان پر اپنی گرفت زیادہ سے زیادہ مضبوط کر لیں تو پھر مجھے یقین ہے کہ ہماری عوامی حکومت ، ہمارے نیک دل وزرا ، اس پر خصوصی توجہ دیں گے ۔ اور اپنی انتظامیہ کو پورے طور پر نیک ، فعال اور بہتر بنانے کی کوشش کریں گے ۔

جناب والا ! جس طرح میں نے پہلے عرض کیا تھا ، براہ کرم ، براہ خدا اپنے محکموں میں آپ نے یہ جو خفیہ رپورٹوں کا سلسلہ رکھا ہوا ہے ، کنفیڈنشل رپورٹوں ، کوالفکیشن رپورٹوں کا جو سلسلہ رکھا ہوا ہے ، جس میں بڑا آفیسر چھوٹے آفیسر کی رپورٹ دیتا ہے ، یہ فوری طور پر بند کریں ۔ یہ انگریزوں کی روایت ہے ۔ یہ صرف چھوٹے ملازم کو بڑے ملازم کا ذاتی ملازم بنانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے ۔ اس سے انہیں نجات دلائیں تا کہ نیک اور شریف آفسر آزادی سے اپنا کام کر سکیں اور قانون کے مطابق کام کر سکیں ۔ انہیں یہ پرواہ نہ ہو کہ ہمارا آفیسر اس کام کے کرنے سے خوش ہوتا ہے یا نہیں ۔ بلکہ انہیں یہ خیال ہو کہ قانون اور ضابطہ خوش ہو ، قانون اور ضابطے کی تکمیل ہو رہی ہو ۔ وہ صرف اسی پر اپنی توجہ مبذول رکھیں ۔ اب تو وہ اپنے افسروں کو دیکھتے ہیں اور میرے پاس اس کی ٹھوس مثالیں موجود ہیں کہ جن ملازمین کی دیانت داری کی قسمیں کھائی جا سکتی ، جن کا تمام ریکارڈ بے داغ اور شک و شبہے سے عاری ہے ، ان کو ان کے اعلیٰ افسران نے ان کے بڑھاپے میں آ کر بغیر وجوہ کے یہ دے دیا ہے :

" Not fit forpromotion. Not effecient "

صرف ایک لفظ ۔

Chaudhri Muhammad Yaqoob Awan : Sir, if you don't mind, I would request the hon'ble Member to avoid repetition. The speech delivered by my brother is always lengthy and it is full of repetitions. The point that he is making has already been dealt with at great length earlier.

ڈپٹی سپیکر : تکرار سے گریز کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! دوسری گذارش میں یہ کروں گا کہ جب آپ خفیہ رپورٹوں کا سلسلہ بند کر دیں گے تو اس کے لیے متبادل انتظام کیا ہونا چاہیے ۔ ان افسروں کی کار کردگی کا محاسبہ کیسے کیا جائے یا ان کے اوپر کس طرح ایک چیک رکھا جائے ۔ تو میں استدعا کروں گا کہ آپ کے پاس محکمہ اوقاف ایک سوشل ڈپارٹمنٹ کی شکل میں موجود ہے جس کی آمدنی کے ذرائع لامحدود ہیں ۔اور جس کے نافذ کرنے کا مقصد ہی صرف یہ تھا کہ وہ جو سماجی برائیاں ہیں ان کا بھی خاتمہ کرے گا اس کے preamble میں لکھا ہوا ہے کہ اس کے تحت آپ نہایت دیانت دار ، بہترین لوگ جو بکنے والے بھی نہیں ہیں ان علماء کے اس سلسلے میں ایک دو تین کی حد تک بورڈ بنا لیں اور ان کے ذمے صرف یہ کام ہو کہ وہ خفیہ طور پر ملازموں کی شہرت کا موازنہ رکھیں ۔ کسے پتہ نہیں ہوتا کہ ہمارا تھانیدار اس علاقے میں کیا کر رہا ہے ۔ کسے پتہ نہیں ہوتا کہ ہمارا اسسٹنٹ کمشنر کیا کر رہا ہے اور وہ شہرت جو count ہوتی ہے اس سے وہ حکومت کو مطلع کرتے رہیں کہ اس افیسر کی یہ شہرت ہے ۔ اس افسر کی یہ نیک نامی ہے ۔ اس کے مطابق حکومت وقت اپنے پاس ان کا ریکارڈ رکھے اور وہ علماء جو یہ رپورٹیں دیں ان کے لئے بھی لازمی ہوگا کہ وہ حلفیہ طور پر اپنی رپورٹیں دیں تا کہ کسی پر کوئی زیادتی نہ کی جا سکے اور کسی طرح بھی کسی قسم کی شکایت کا کوئی موقع نہ ملے ۔

جناب والا ! آپ اندازہ لگائیں اور کوئی بھی اس سے اختلاف نہیں رکھے گا کہ رشوت کا موذی مرض عام ہو گیا ہے ۔ رشوت انتہا کو پہنچ چکی ہے اور ملازمین کی ایک خرابی یہ بھی گنی جاتی ہے کہ وہ راشی ہیں مگر اس کا بھی سدباب ہو سکتا ہے ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ کوئی بھی میرا فاضل دوست اور کوئی بھی میرا فاضل سے فاضل محترم وزیر اٹھ کر یہ کہہ دے کہ کسی بھی شریف شہری اور کسی بھی شخص کا آج کے گرانی کے دور میں اڑھائی سو روپے کی تنخواہ پر گزارہ ہو سکتا ہے ۔ اڑھائی سو روپے میں وہ اپنے بچوں کو بھی پڑھا سکتا ہے ۔ اس اڑھائی سو روپے میں وہ نان نفقہ کا بھی بندوبست کر سکتا ہے ۔ اڑھائی سو روپے میں وہ باعزت زندگی بھی

اس معاشرے میں گزار سکتا ہے ۔ یقیناً آپ اس کا جواب نفی میں دیں گے ۔ مجھے یقین ہے آپ کہیں گے کہ آج کے دور میں اڑھائی سو روپے کی حد تک کوئی شخص اپنے خاندان کا کفیل نہیں بن سکتا ۔ جب آپ یہ تسلیم کرتے ہیں تو پھر کیا اس کا ازالہ کرنے کی آپ نے کوشش بھی کی ؟ کیا آپ کی حکومت میں سو روپے تک کے ملازم نہیں ہیں ؟ کیا آپ کی حکومت میں اڑہائی سو روپے سے کم تک کے ملازم نہیں ہیں ؟ آپ نے ان کے لئے کیا ذرائع سوچے ہیں ؟ آپ جب کسی بیماری کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور بالخصوص میرے محترم جناب ڈاکٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں وہ سب سے پہلے اس بیماری کی بنیادی وجوہات دیکھتے ہیں اور ان کا علاج تجویز کرتے ہیں تا کہ یہ بیماری زیادہ نہ پھیلے ۔ اگر ہم نے بیماری کو ختم کرنے کی کوشش کی اور وہ جراثیم موجود رہے ۔ وہ زندہ رہے ۔ ختم نہ ہوئے تو وہ بیماری بڑھے گی ۔ اس میں کمی واقع نہیں ہوگی ۔ تو بنیادی وجوہات کو آپ ختم کریں ۔ رشوت لینے کی جو وجوہات ہیں ان کی آپ نشان دہی کریں ۔ ان کے بارے میں آپ مشورے کریں ۔ ان کے بارے میں آپ حل سوچیں اور ان کو زیادہ سے زیادہ اس بارے میں سہولیات مہیا کر کے دیں اب ہو یہ رہا ہے ۔ جناب والا ! کہ رشوت لینے والا تو مجرم ۔ ۔ ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید): پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! حاجی صاحب دو دن سے اس بل پر بحث کر رہے ہیں اور میرے خیال میں اگر ان کے لئے وقت کا تعین نہ کیا گیا تو چار دن اور بھی ان کے لئے کم ہوں گے ۔ اس لئے آپ ان کے لئے وقت کا تعین کر دیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میرے خیال میں اب وہ تجاویز پر آ گئے ہیں ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : نہیں جناب ! انہوں نے اتنا ریسرچ ورک کیا ہوا ہے کہ دس دن اور بولیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! ممکن ہے میں دس دن بولتا لیکن چونکہ بیگم صاحبہ کا پیمانۂ صبر لبریز ہو چکا ہے تو اب میں اسے conclude کرنے کی کوشش کرتا ہوں ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : شکریہ ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : تو میں جناب والا ! عرض کر رہا تھا کہ جہاں رشوت لینا جرم قرار دیا جائے وہاں رشوت دینا بھی جرم قرار دیا جائے ۔ اب ہوتا کیا ہے کہ جو بھی کسی افسر کو بلیک میل کرنا چاہتا ہے وہ ایک ادنیٰ سی درخواست دے دیتا ہے کہ فلاں افسر راشی ہے یا

فلاں افسر نے مجھ سے یہ لیا ہے اور اس کے خلاف انکوائری کا ایک پلندہ شروع ہو جاتا ہے ۔ بے معنی جس کا نہ کوئی ثبوت نہ کوئی قصہ نہ کہانی جو بھی رشوت لے اسے موقعہ پر پکڑیں اور سزا دیں اور جو دے رہا ہو اسے بھی اس کی سزا دیں کہ وہ رشوت دینے کی ترغیب کیوں دے رہا ہے ۔ بہت سی رشوتیں ترغیب سے دی جاتی ہیں ۔ اگر کوئی افسر نہیں بھی لینا چاہتا تو اسے مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ لے ۔ اس لیے میں استدعا کروں گا کہ آپ اس بات کا بھی سدباب کریں ۔

اس کے ساتھ ساتھ جناب والا ! میں آخر میں اپنی ان گزارشات کو conclude کرتے ہوئے یہ استدعا کروں گا کہ موجودہ قانون میں آپ نے سب سے بڑھ کر جو تاثر دینے کی کوشش کی ہے وہ یہ ہے کہ اس نظام میں سب سے اونچی کلاس کے لیے ہم نے یہ قانون رکھ دیا ہے کہ ہم جس وقت بھی چاہیں اسے کان سے پکڑ کر نکال سکتے ہیں ۔ چھوٹی کلاسز کے لیے پھر بھی بے معنی سے تحفظات رکھے ہیں جو ایک ہاتھ سے دے کر دوسرے ہاتھ سے واپس لے لیے ہیں مگر بڑی انتظامیہ کے لیے ۔ سیکریٹری کے لیول تک کے لیے جو انتظامیہ کی روح ہوا کرتے ہیں ۔ جن کے تحت تمام تر انتظام ہوا کرتا ہے ۔ ان کو آپ نے اس طریقے سے نظر انداز کیا ہے اور شاید اس خیال سے کیا ہے کہ آپ اب قطعی طور پر ان کو زیر کر لیں گے ۔ اس لیے کہ پہلے تو پھر بھی وہ جسارت کر لیتے تھے کہ اگر وزیر موصوف کسی قسم کا حکم دیا کرتے تھے ۔ تو وہ تھوڑے سے رولز اور لاز کا حوالہ دے کر فائل پیچھے دھکیل دیتے تھے کہ جناب قانونی ضابطہ یہ ہے ۔ آگے جس طرح ارشاد ہو اور وہ آپ کی طبع نازک پر ناگوار گزرتا تھا ۔ اس کا علاج آپ نے یہ رکھا کہ اب ان کے ذہن کے اندر یہ معاملہ بالکل راسخ ہو جائے کہ ہماری کوئی حیثیت نہیں ہے ۔ ہم غلام ہیں ، ہم نوکر ہیں ۔ جو حکم دیں ہم نے اس کی تکمیل کرنا ہے ۔ نہ کی تو ہمارے لیے کسی قسم کی remedy بھی نہیں ہے ۔ کسی قسم کا مداوا بھی نہیں ہے ۔ مجھے جس وقت چاہیں نکالا جا سکتا ہے ۔ مجھے بتائیں کہ اس طرح کا اندیشہ پیدا کر دینے سے ۔ اس طرح کا تاثر دے دینے سے اور اس طرح کا قانون بنا دینے سے ہم کسی بھی حالت میں اور کسی بھی صورت میں اپنے ان نیک مقاصد کی تکمیل کر سکتے ہیں ؟ میں اب بھی یہ استدعا کروں گا کہ خدا کے لیے آپ اپنے اس سب سے بدترین قانون کو واپس لیں اور انتظامیہ جو پہلے سے ہی paralyse ہو چکی ہے اس کو اب قبر میں نہ اتاریں ۔ آپ جانتے ہیں کہ ایک حد ہوتی ہے

انسان کے صبر کی اور جب کوئی چیز حد سے بڑھ جائے تو پھر بلی بھی چیتے کی آنکھیں نکالنے کے لیے تیار ہو جایا کرتی ہے - - - -

ایس ایم مسعود : یہی بات آپ چاہتے ہیں -

حاجی چاہ سیف اللہ خان : آپ چاہتے ہیں آپ نے جو ثبوت دیا ہے وہ یہی ہے کہ آپ اپنی انتظامیہ کو محدود کر رہے ہیں - اپنے ملازمین میں یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ یہ سمجھیں کہ اس ملک میں ہمارے لیے کوئی جگہ نہیں ہے - اس ملک کے ہم شہری نہیں ہیں - اس ملک میں ہمیں وہ بنیادی حقوق کبھی نہیں ملیں گے - وہ انتظامیہ یہ سمجھے کہ اسے وہ تحفظات حاصل نہیں ہیں جو ہر شہری کو حاصل ہوتے ہیں - آپ یہ تاثر انتظامیہ میں دینا چاہتے ہیں - آپ نے ان کو قطعی طور پر نظر انداز کر دیا ہے - چھوٹے سے چھوٹے ملازمین کے لیے بھی ملازمین کے لیے قوانین آپ نے ان کی حفاظت کے لیے بنائے ہیں اور وہ انتظامیہ جو ملک کی روح جو صوبے کی ریڑھ کی ہڈی ہے اس کو آپ اس طریقے سے ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - اس میں اگر میں غلط نہیں سمجھا اور وہ خطرات جو ہمارے سامنے ہیں وہ اگر غلط نہیں ہیں تو انتظامیہ میں ایک ایسا بحران پیدا ہوگا ایک ایسی ذہنیت پیدا ہوگی کہ جو کچھ وہ آج تک کرنے کے لیے نہیں سوچ سکے - اس قانون کے نفاذ کے بعد ان کی وہ بے اعتمادی بڑھے گی اور ان کے انداز یہ احساس زیادہ سے زیادہ تقویت پائے گا کہ ہم اس ملک کے شہری نہیں ہیں بلکہ اس ملک کے غلام ہیں اور جو غلامی جو ذہنیت جو جذبہ مٹانے کے لیے اسلام آیا تھا اور اسلام کا جو مقصد تھا اس کو آپ از سر نو زندہ کر رہے ہیں - لہذا میں استدعا کروں گا کہ اس قانون پر نظر ثانی کریں - اس قانون کو واپس لیں اور اس کے متبادل قانون لائیں کہ صوبہ کے عوام میں یہ احساس پیدا ہو کہ عوامی حکومت نے کوئی کارنامہ کیا ہے اور وہ کام جو پچیس سال نہیں ہو سکا تھا وہ نظام جو پچیس سال میں بہتر نہیں ہو سکا تھا وہ آپس کی افہام و تفہیم سے ہماری اس حکومت نے حل کرکے رکھ دیا ہے - اور اب ہر شخص کو اچھے سے اچھا انصاف - بہتر سے بہتر سہولت - بہتر سے بہتر راہنمائی میسر آ گئی ہے -

جناب والا ! اگر آپ انتظامیہ کی تطہیر کرنا چاہتے ہیں - انتظامیہ کی کارکردگی بہتر کرنا چاہتے ہیں - انتظامیہ کو زیادہ سے زیادہ فعال بنانا چاہتے ہیں تو discretion کو بھی ختم کریں - وہ انگریز کے قوانین جو انتظامیہ کو discretion زیادہ سے زیادہ دیتے ہیں جس میں ان کی پرسش بھی نہیں اس discretion کو ختم کریں - اور ساتھ ہی ساتھ آپ نے جو

لائل پور کا گھنٹہ گھر ایک ایک افسر کو بنایا ہوا ہے کہ اس کی ہر سڑک اسی گھنٹہ گھر کی طرف جاتی ہے اس کو بھی آپ discourage کریں۔ آپ دیکھیں کہ آپ کے ڈپٹی کمشنر کے پاس کتنے آفسرز ہیں۔ کتنا اس کے پاس کنٹرول ہے۔ ایگزیکٹیو بھی وہی۔ جوڈیشری بھی وہی۔ سوشل ویلفیئر کا انچارج بھی وہی۔ بنیادی جمہوریت کا انچارج بھی وہی۔ لوکل گورنمنٹ کا مالک بھی وہی۔ ایک آدمی کو آپ بے پناہ اختیارات دے دیتے ہیں اور پھر چاہتے ہیں کہ انتظامات بہتر ہوں۔ آپ اگر چاہتے ہیں تو سب سے پہلے Executive اور Judiciary کی الگ الگ اختیارات کی حیثیت متعین کریں ان کا ایک راستہ متعین کریں تاکہ یہ corruption کا سلسلہ بند ہو۔ اور یہ آفیسر دلجمعی سے اپنا کام کر سکیں۔ اتنے اختیارات۔ اتنے محکمہ جات اور اتنے وسیع تر اختیارات اب ان کو نہ دیں جن کا آپ محاسبہ بھی نہ کر سکیں۔ تو میں استدعا کروں گا کہ آپ ان چھوٹی چھوٹی گزارشات کو چھوٹا نہ سمجھیں۔ بلکہ ان پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ انہیں گزارشات کو پیش نظر رکھ کر آپ ایک قانون لائیں۔ اور ایسا قانون لائیں۔ جن کی ہم مکمل حمایت کرنے کو تیار ہیں۔ تو وہ قانون گھنٹوں تو گھنٹوں بلکہ منٹوں میں تیار ہو سکتا ہے اور ان میں بہتری اور ان کے بہتر ہونے کا سامان مہیا کر دیا جاوے۔ شکریہ۔

مسٹر سپیکر: وزیر قانون۔

بیگم ریحانہ سرور شہید: جناب میں نے کل سے نام دیا ہوا ہے۔ Law Minister تو آخر میں wind up کریں گے۔

مسٹر سپیکر: بیگم ریحانہ سرور شہید۔

بیگم ریحانہ سرور شہید: جناب سپیکر! Punjab Civil Services بل پر کل سے گرما گرم بحث ہو رہی ہے۔ اور مسالے دار تقاریر حزب اختلاف کی طرف سے جھاڑی جا رہی ہیں۔ یہ بل سرکاری ملازمین کے حقوق کا بھی پورا پورا تحفظ کرتا ہے۔ اور اس کا سب سے بڑا مقصد چور بازاری رشوت خوری اور بد عنوانی میں ملوث سرکاری ملازمین کو برطرف کرنا ہے۔ جو کہ میرا خیال ہے کہ معزز ممبران کی سمجھ میں نہیں آیا ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ حزب اختلاف کا کردار جمعہ سے کچھ اس قسم کا رہا ہے کہ تنقید برائے تنقید۔ تقریر برائے تقریر۔ مخالفت برائے مخالفت اور بحث برائے بحث کا رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ جو میں سمجھتی

نہیں ہے کہ ایک اچھا بل کیوں نہیں ہے؟ یہ بل جو کہ جمہوری حکومت نے پیش کیا ہے اس جمہوریت کے تقاضے پورا کرتا ہے، اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے مفید ہے نہ صرف یہ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ معاشرے کی اصلاح کے لیے بھی یہ بل مفید ہے۔ اسلام کے عین مطابق ہے۔ اور اسلامی اصولوں کو تسلیم کرتا ہے۔ لہذا جتنے دلائل اس طرف سے دیئے گئے ہیں کہ یہ بل اسلام کے مخالف ہے۔ اور منافی ہے۔ میں اس کی مخالفت کرتی ہوں۔ جناب سپیکر! میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس بل کے ذریعے سرکاری ملازمین کی اصلاح ہوگی۔ انتظامیہ کی فلاح و بہبود ہوگی۔ اس کے بعد معاشرے کی اصلاح ہوگی۔ اور انتظامیہ کا وقار بلند ہو جائے گا۔ بلکہ اس بل کے تحت انتظامیہ کو مکمل تحفظ دیا گیا ہے۔ اور انتظامیہ کو گریجویٹی کا اور پراویڈنٹ فنڈ کا۔ بنوولنٹ فنڈ کا۔ اور ان کو گروپ انشورنس کا حق بھی دیا گیا ہے۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود: اور ان کو تنخواہ کا حق بھی دیا گیا ہے۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید): تنخواہ تو بالکل ضروری ہے۔ اور تنخواہ کے ساتھ ساتھ ان کو اپیل کرنے کا بھی حق دیا گیا ہے۔ تو میں سمجھتی ہوں کہ ایک جمہوری ادارہ کے لیے یہ بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ چھٹی کا بھی حق دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر۔ جس طرح عوامی حکومت ہر شعبے میں اصلاحات لائی ہے اسی طرح ہم چاہتے ہیں کہ عوامی حکومت انتظامیہ کے لیے بھی اس قسم کی اصلاحات لائے جس سے ان کی بہتری اور معاشرے کی بھی بھلائی اور بہتری ہو۔ اسی طرح سے اس بل کے ساتھ نہ صرف انتظامیہ کی تطہیر ہوگی۔ بلکہ تمام معاشرے کی فلاح اور بہبود ہوگی اور ترقی ہوگی۔ اس لیے معاشرے کی فلاح و بہبود کے پیش نظر اس بل کو ہاؤس میں پیش کیا گیا ہے۔ نوکر شاہی اور افسر شاہی کے اختیارات ختم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کی خواہ مخواہ مخالفت کی گئی ہے۔ حاجی صاحب اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ مخالفت برائے مخالفت سے قطع نظر اگر اس بل کو تہہ میں جا کر دیکھیں تو انہیں پتہ چلے گا۔ کہ یہ بل عوام کی خواہشات کے عین مطابق ہے۔ جناب والا۔ اس بل کے تحت سرکاری ملازمین کو آزادی رائے کا مکمل اختیار دیا گیا ہے۔۔۔۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود: کہاں ہے۔ اس بل میں۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید): میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس میں ہے۔ آپ

اگر نہ سمجھیں تو یہ اور بات ہے ۔ میں اس کا مطلب یا interpretation اور طرح سے کرتی ہوں ۔ اور آپ کسی دوسری طرح سے اس کا مطلب اخذ کرتے ہوں گے ۔ قانون کو سمجھنے کے لیے اس کی گہرائی میں جانا پڑتا ہے ۔ ہر لفظ کے مطلب پر غور کرنا پڑتا ہے ۔

چوھدری محمد یعقوب اعوان : کس دفعہ کے تحت آزادی رائے ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : جناب ایک قانون پیش کیا گیا ہے ۔ اور میں یہ سمجھتی ہوں ۔ اور میری یہ رائے ہے اور مجھے اپنی رائے پیش کرنے کا حق ہے ۔ وہ اگر نہیں سمجھتے ۔ تو نہ سمجھیں ۔ ان کی اپنی مرضی ہے ۔ جناب والا ! اس بل میں آزادی رائے کا مکمل تحفظ دیا گیا ہے ۔ اور نہ صرف یہ بلکہ آزادی عمل کا بھی تحفظ دیا گیا ہے ۔ اور آزادی عمل کا پورا پورا اختیار دیا گیا ہے ۔ نہ صرف یہ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ آزادی ضمیر کا پورا اختیار دیا گیا ہے ۔ اور اس لیے میں سمجھتی ہوں کہ اس بل کو بغیر کسی ترمیم کے فوری طور پر تسلیم کر لیا جاوے ۔

جناب والا ! ترمیم میں یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے پیش کیا جاوے ۔ یہ درست نہیں کیونکہ یہ بل کافی دیر سے نافذ ہے ۔ اور عوام کے سامنے یہ آرڈیننس آ چکا ہے ۔ اگر عوام چاہتے تو اپنے اعتراضات پیش کر سکتے تھے مگر عوام کو کوئی اعتراض نہ تھا ۔ نہ ہی انہوں نے اپنی رائے پیش کی ۔ یہ بل ان کی بہبود کے لیے ہے ۔ ان کی خوشنودی کے لیے ہے ۔ لہذا انہوں نے کوئی اعتراض پیش نہیں کیا ہے ۔ کافی مہلت ان کو دی جا چکی ہے ۔ دوسری ترمیم یہ دی گئی تھی ۔ کہ اس بل کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے ۔ میری ناقص رائےمیں اس بل کو کمیٹی کے حوالے کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ یہ بل کمیٹی میں جا چکا ہے ۔ اور کمیٹی نے اس پر رپورٹ دے دی ہے ۔ لہذا ہم چاہتے ہیں کہ مزید وقت ضائع کئے بغیر اس کو اچھے طریقہ سے اور فوری طور پر پاس کریں تاکہ باقی ماندہ کام کی طرف توجہ دی جائے ۔ شکریہ ۔

بیگم آباد احمد خان : میں بیگم صاحبہ کو پہلی دفعہ اردو میں ایسی فصیح و بلیغ تقریر کرنے پر مبارک باد پیش کرتی ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : چوھدری امان اللہ لک صاحب ۔

چودھری امان اللہ لک : جناب والا ! میرے دوست سردار صغیر احمد نے جہاں پر تقریر ختم کی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ اپنی تقریر شروع کریں ۔

چودھری امان اللہ لک : جناب والا ! میں نے تقریر شروع کر دی ہے ۔ (قہقہہ) اب وہ مجھے اشاروں سے فرما رہے ہیں ۔

جناب والا ! ہماری موجودگی میں اس ملک کی انتظامیہ کو دفن کیا جا رہا ہے ۔ اس پودے کو آپ اکھاڑ رہے ہیں جس کے لئے آنے والی حکومت کو ایک نئے ڈھانچے کی تعمیر کرنی پڑے گی ۔ جناب والا ! یہ ہمارے ملک کی بد نصیبی کا دور تھا جب اس ملک کی انتظامیہ نے اس ملک کی سیاست میں حصہ لیا تھا ۔ ایوب خان کے وقت یہ پورے عروج پر تھی اور اس پر پوری بہار تھی ۔ تمام ملک کی سیاست ان کے پاس تھی ۔ اس کے بعد عوامی دور آیا ۔ عوامی دور میں یہ محسوس کیا گیا ہے کہ افسران نے نوکر شاہی نے اس ملک کے لئے کوئی اچھا کام نہیں کیا اس میں تبدیلی ہونی چاہیے ۔ میں خود اس بات کے حق میں ہوں کہ یہ تبدیلی ہونی چاہیے تھی ۔ چونکہ اس ملک میں ایک ایسا طبقہ بھی تھا ۔ جسے ہم سی ۔ ایس پی کلاس کہتے ہیں اور پہلے یہ آئی ۔ سی ۔ ایس ہوتے تھے ۔ یہ لوگ اپنے آپ کو بالا تر سمجھتے تھے ۔ واقعی وہ انقلاب کی راہ میں حائل تھے ۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے ۔ میں خود اس بات کا حامی ہوں ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایماندار لوگ بھی موجود ہیں ۔ میں نے خود دیکھا ہے اور میرے فاضل دوستوں کو بھی معلوم ہے اس ملک میں ایک ایسا طبقہ بھی تھا جس نے ہر کام اپنی مرضی کے مطابق کیا اور اپنے آپ ہی اپنے ذہن کے مطابق ہر اصلاح کی یہاں تک تو یہ ٹھیک تھا یہ تحفظ جو ان لوگوں کو ملا ہوا تھا یہ غلط تھا ۔ وہ دوسروں سے افضل نہیں ہیں ۔ اب ان کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ بھی نکالے جا سکتے ہیں ۔ لیکن موجودہ کیبنٹ میں کیا فیصلہ ہوا ہے وہ قابل غور ہے ۔ اس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ پبلک سروس کمیشن کو ختم کر دیا جائے ۔ جناب والا ! میں سمجھتا ہوں یہ سب سے زیادہ غلط کام آپ نے کیا ہے ۔ یہ بالکل غلط قدم آپ نے اٹھایا ہے ۔ پہلے ہمارے معزز دوستوں نے ایک بل یہاں پاس کیا ہے ۔ اور اب ایک اور بل یہاں لایا جا رہا ہے جو اس سے بھی زیادہ خوف ناک اور خطرناک ہے ۔ جناب والا ! آپ نے اچھوں اور بروں کو ایک ہی صف میں لا کر کھڑا کر دیا ہے ۔ اور پبلک سروس کمیشن کر ختم کر کے سروسز کا معیار ختم کر دیا ہے ۔ جناب والا ! حکومت تو آنی جانی چیز ہے ۔ آپ خود ہی اندازہ کر لیجئے کہ کل تک ان کے جو پیش رو یہاں کے حاکم اعلیٰ تھے آج ان کو لوگ سرخ و سفید آنکھیں دکھا رہے ہیں ۔

اور آج وہ ہمارے ساتھ اس طرف بنچز پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسمبلی میں ان بنچوں پر بیٹھے ہوئے دوستوں سے استدعا کروں گا کہ وہ انتظامیہ ڈھانچہ کا صحیح طریقہ سے مطالعہ کریں۔ اسے ایک جماعت کے تابع نہ بنائیں۔

چودھری غلام قادر : جناب والا! معزز رکن نے کہا ہے کہ جو ان بنچوں پر بیٹھے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ پیپلز پارٹی کو چھوڑ چکے ہیں اور اپوزیشن میں چلے گئے ہیں؟

چودھری امان اللہ لک : جناب والا! اس کی وضاحت میں اس طرح سے کروں گا چونکہ کوئی اپوزیشن نہیں ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

میاں خورشید انور : جناب والا! لک صاحب اگرچہ سوا لاکھ ہیں لیکن انہیں اس قسم کے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! یہ ایک بہت بڑا الزام لگایا گیا ہے کہ اسمبلی میں کوئی اپوزیشن نہیں ہے۔ جناب والا۔ جس اپوزیشن کی قواعد و ضوابط اجازت دیتے ہیں وہ اپوزیشن موجود ہے اور اگر انہوں نے جمہوریت باقی رکھی تو اپوزیشن موجود رہے گی۔ کوئی بھی فرد ان کی اس بات کی تائید نہیں کرے گا کہ اس اسمبلی میں اپوزیشن موجود نہیں ہے۔ میں ان کو تو نہیں کہتا کہ وہ اپوزیشن میں ہیں۔ وہ ویسے نہیں ہیں جیسے ہم اپوزیشن میں ہیں۔ اور جو اپوزیشن کا کردار ہے ہم ادا کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اس میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں ہونا چاہیے۔

چودھری امان اللہ لک : جناب والا! میں نے عرض کیا تھا کہ وہ دوست جو کل تک ان بنچوں پر بیٹھے تھے اور انتظامیہ کو استعمال کرتے رہے ہیں میرے پیپلز پارٹی کے دوست میں ان کو عبرت کا سبق دے رہا ہوں۔ ان بنچوں سے اٹھ کر دوسری بنچوں پر جا بیٹھنے کا جہاں تک تعلق ہے میں اتنا عرض کروں گا کہ اختیارات میں ضرور فرق پڑ جاتا ہے۔ میرا مقصود حاجی صاحب یا سید تابش الوری صاحب نہیں تھا۔ میں ان کا بڑا احترام کرتا ہوں اور میں انہیں بڑا عظیم سمجھتا ہوں باقی جہاں تک ان کے کمزور ہونے کا تعلق ہے۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker : come to the real point please.

چودھری امان اللہ لک : جناب والا! میں عرض کر رہا تھا کہ وہ شجر جس نے پاکستان بنانے میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے اس کو بھی آج

تجویز کیا جا رہا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ انتظامی ڈھانچہ میں بعض افراد ایسے تھے جن کو نکالنا ضروری تھا۔ لیکن اس کا ذکر کہیں نہیں کیا گیا میں اپنے ان دوستوں سے التجا کروں گا کہ وقت کے بدلے ہوئے تقاضوں کا احساس کیجئے۔ اور اپنی اخلاقی اقدار سے ثابت کریں کہ آپ عبدالغنی گھمن نہیں جو انتظامیہ کے بل بوتے پر سیاست چلایا کرتے تھے۔ اگر منسٹر صاحبان تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو وہ بھی صحیح ہو جائیں گے۔ مزدوروں کو تو آپ نے تحفظ دے دیا۔ مزارع کو تو آپ نکال نہیں سکتے اور جو highest class ہے ان کو بغیر کسی نوٹس کے نکال سکتے ہیں خواہ وہ ریزرویشن پر ہوں یا مستقل ہوں۔ یہ کس قدر ہمارے لئے شرم کی بات ہے۔

میں آخر میں اپنے دوستوں سے اور اپنے نیک دل وزیر اعلیٰ سے جو تاریخ کے بڑے ماہر ہیں استدعا کروں گا کہ وہ اس بل کا بغور مطالعہ کریں۔ کیونکہ تبدیلی و تغیر تو ہوتا رہتا ہے۔ اور تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ انتظامی ڈھانچہ کو ہمیشہ کے لئے ختم نہ کریں بلکہ اس کی اصلاح کریں ہم ضرور اس کی تائید کریں گے۔ پبلک سروس کمیشن کو ہمیشہ کے لئے ختم نہ کریں۔ اس وقت کے جو وزراء تھے وہ خود افسران سے غلط کام لیتے رہے ہیں اس لئے وہ خراب ہوئے اس وقت کے ایم۔ این۔ اے اور ایم پی۔ اے ان سے غلط کام لیتے رہے ہیں۔ اور اس لئے انتظامیہ خراب ہو گئی۔ جناب والا یہ بل عوام کے ساتھ ایک بہت بڑا مذاق ہے۔ ان کے بچوں کے ساتھ مذاق ہے جن میں میرے بھی بچے شامل ہوں گے آپ کے بھی بچے شامل ہوں گے اور ہماری غریب قوم کے بچے بھی اس میں شامل ہوں گے۔ میں آپ سے ان کے مستقبل کے لئے التجا کرتا ہوں۔ مہربانی فرما کر ان کو تحفظ دیں۔ آپ اپنے کردار سے تحفظ دیں۔ اس بل میں اگر ایک شق بھی شامل کر دیں تو میں اس بل کی حمایت کروں گا کہ اس وقت کے افسر اور منسٹر صاحبان اگر کوئی غلط کام کروائیں گے تو اس کی سزا کے وہ خود ہی ذمہ دار ہوں گے۔ جناب والا ورنہ اس ملک کا شیرازہ ہمیشہ کے لئے بکھر جائے گا میں جناب سپیکر آپ کی وساطت سے ایوان سے استدعا کروں گا کہ کم از کم اس ملک کو بچانے کے لئے انتظامیہ کو اس حد تک مفلوج نہ کریں اس حد تک ذلیل نہ کریں کہ وہ صرف آپ کے کام آ سکیں۔ یہ امر ملک کی بدنصیبی ہے کہ ایک ایم پی۔ اے۔ ان فاضل لوگوں کا حاکم اعلیٰ یا وزیر اعلیٰ بن گیا یا پرائیویٹ سیکرٹری بن گیا۔ اور ان ذہنوں نے ان لوگوں کو ختم کرنا۔ اور ان کو اپاہج کرنا شروع کیا۔

اور ان کو ہمیشہ کے لئے اپاہج کر دیا ۔ ان لوگوں نے ملک کی خدمت کی ہے ۔ قائد اعظم رح کا ساتھ دیا تھا ۔ اور اس ملک کو بنایا تھا ۔ تو بہر حال آپ کو یہ بل واپس لینا چاہیے ۔ اگر آپ اس بل کو واپس نہ لیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ عوام کے اور اس قوم کے قاتل ہوں گے ۔ تو ان میں بیلنس رکھنے کے لیے اس بل کو واپس لے لیں ۔

مسٹر سپیکر : ایس ۔ ایم ۔ مسعود ۔

مسٹر ایم ۔ ایس ۔ مسعود : جناب سپیکر ۔ اپوزیشن کی طرف سے اس بل پر جو اعتراضات اٹھائے گئے ہیں ، اگرچہ وہ نہایت ہی جذباتی انداز میں اٹھائے گئے ہیں ۔ لیکن اگر ہم ان کی تہہ میں جانے کی کوشش کریں ۔ تو جو اعتراضات اس بل پر اٹھائے جاتے ہیں ۔ اس کے اندر سوائے قطعی جذبات اور سطحی انداز کے کچھ نظر نہیں آتا ۔ جناب والا ! سول سرونٹس کی کیا ضرورت ہے ؟ سول سرونٹ کس کا نام ہے ؟ سول سرونٹ اس تنظیم کا نام ہے ۔ جو ریاست میں موجود ہے اور ریاست میں تنظیم ہمیشہ حالات کے ساتھ ساتھ بدلتی رہتی ہے ۔ جناب والا ! جوں جوں انسانی معاشرہ ترقی کرتا جا رہا ہے ۔ ویسے ہی انسانی معاشرہ پیچیدہ ہو رہا ہے ۔ جیسے جیسے انسانی ضروریات بڑھتی جا رہی ہیں اس تنظیم میں ویسے ویسے نئے نئے افکار نئی نئی ضروریات محسوس کی جا رہی ہیں ۔ لیکن بد قسمتی سے پاکستان کے اندر جو سول سرونٹ کی تنظیم ہے ۔ اس میں نئے دور ۔ نئے انداز ۔ نئے تقاضوں اور نئی ضروریات کو پچھلے 27 سال سے نہ کسی نے سمجھا ہے اور نہ اس کی ضرورت محسوس ہوئی ہے ۔ یہ تنظیمی ادارہ جو کہ سول سرونٹ کے نام سے ہے ۔ اس میں پچھلے 27 سال میں انحطاط پر انحطاط ہوتا گیا ہے ۔ اس کی کیا وجہ ہے ۔؟ اس کی بڑی وجہ یہ ہے ۔ کہ ماضی میں سول سروس میں آن اقدار کے تحفظات کئے گئے تھے ۔ جو کہ برطانوی سامراج نے اپنے حقوق کو قائم رکھنے کے لئے نافذ کئے تھے ۔

جناب والا ! آپ پاکستان بننے سے پہلے کی تاریخ اٹھا کر دیکھئے کہ برطانوی سامراج نے کس قسم کا نظام نافذ کیا تھا ۔ وہ صرف اور صرف اپنے مفادات کے لیے اس ملک کی عوام کو لوٹتے رہے اور یہ سول سرونٹس ان کی امداد کرتے رہے ۔ جناب والا ! برطانوی سامراج نے اس ملک میں صرف اور صرف زرعی صنعت کو آگے لے جانے کی کوشش کی ۔ اور اس ملک میں کوئی صنعتی بنیاد industrial base نہ بننے دی ۔ وہ یہاں کی دولت لوٹ کر لے جاتے تھے ۔ اور یہاں کی زراعت سے فائدہ اٹھاتے تھے ۔

لیکن ان وسائل کی بنیاد پر وہ اپنے ملک میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی بنیاد قائم کرتے رہے ۔ اس ملک کے وسائل کی بنیاد پر وہ اپنے ملک کو سائنس میں آگے آگے کرتے رہے ۔ اور یہاں کی سول سروس ان کے حقوق کو تحفظ دیتی تھی ۔ اور محض اس وجہ سے کہ برطانوی سامراج کو ہی ہم نے پچھلے 27 سال میں inherit کیا ہے ۔ جناب والا ! سب سے بڑا اعتراض جو کہ اپوزیشن نے کیا ہے ۔ اور یہ لوگ کرتے چلے آ رہے ہیں ۔ وہ یہ ہے ۔ کہ ہمیں سیکرٹریز کو بھی protection دینی چاہیے ۔ جو انگریزوں کے دور میں تھی ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں ۔ کہ پچھلے 27 سال میں سیکرٹریز نے جو سیاست کے ساتھ حشر کیا ہے ۔ کیا وہ بھول چکے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ہم میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ سیکرٹریز کو بھی وہی تحفظ دینا چاہیے جو کہ انگریزوں کے وقت میں تھا ۔

مسٹر ۔ ایس ۔ ایم مسعود : جناب والا ! سید تابش الوری صاحب نے کہا تھا ۔

سید تابش الوری : میں نے تو یہ کہا تھا جناب والا ! کہ وہ protection تک ختم کر دی گئی ہے ۔ جو انگریزوں نے دی تھی ۔

مسٹر سپیکر : اس کی اگر parapharazing کی جاوے ۔ تو اس سے پتا چلے گا کہ اس سے زیادہ protection دینا چاہیے ۔

مسٹر ۔ ایس ۔ ایم ۔ مسعود : جناب والا ! تاریخ اٹھا کر دیکھیں کہ پچھلے 28 سال میں انھوں نے کیا گل کھلائے ۔ کیا ہم ان کے تحفظ کی ضمانت دے سکتے ہیں؟ ملک غلام محمد ۔ سکندر مرزا ۔ سید فدا حسن اور الطاف گوہر ۔ کیا یہ لوگ اس ملک پر حکمرانی نہیں کرتے رہے ۔ انھوں نے اس ملک کے لیے کیا کیا ؟ کیا اب بھی سیکرٹریز کو سیاست میں مداخلت کی اجازت دے دیں ؟ پیپلز پارٹی ہی تو پہلی جماعت ہے ۔ یہی تو پہلی پارٹی ہے ۔ جس نے اس ملک میں ایسا قانون نافذ کیا ۔ تاکہ اس ملک میں سیاست صحیح طور پر چل سکے ۔ اور سول سرونٹس کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ سیاست میں حصہ لیں ۔ اور یہ وہ حقوق ہیں جو کہ ان سے چھینے گئے کہ اگر کوئی آدمی سیکرٹری کے لیول تک آ کر ملک کی سیاست کو بگاڑے ۔ اور اس ملک کی سیاست میں وہ بوناپارٹزم کرے تو اس کی چھٹی ہونی چاہیے ۔

دوسری بات جس کی اس بل میں ۔ اجازت دی گئی ہے ۔ وہ یہ ہے

کہ سیاست صحیح طور پر چل سکے اس بات کی ضمانت دے دی گئی ہے ۔ کہ سول سرونٹس کو کوئی حق نہیں ہے کہ اس ملک کی سیاست کو خراب کریں ۔ مگر اپوزیشن کی طرف سے اعتراض کیا جا رہا ہے کہ جیسے چھوٹے افسران کے حقوق چھینے جا رہے ہیں ۔ وہ بھی اگر سیاست میں حصہ لیں گے ۔ تو ان پر عوام اور پبلک اگر چاہے ۔ تو پابندی عائد کی جا سکتی ہے ۔ اس سے زیادہ تحفظ کیا ہو سکتا ہے ۔ چھوٹے سے چھوٹا آفسر جو اس قسم کے معاملات میں دخل انداز ہو ۔ اسے سول سروس سے نکالا جا سکتا ہے ۔ یہ بات بھی اس قانون میں حل کی گئی ہے ۔ اور میں سمجھتا ہوں ۔ کہ یہ زیادہ مناسب ہے کہ صرف interest میں ہی نکالا جا سکتا ہے اور ان پر عدالتوں کے دروازے کھلے ہیں ۔ اگر تو عدالتوں کے دروازے ان پر نہ کھلے ہوئے ۔ تو پھر تو کوئی بات تھی ۔ لیکن اس آئین میں اس کے لیے یہ بات رکھی گئی ہے کہ اگر administrative tribunal بنائے جائیں ۔ تو صرف ان عدالتوں کو اختیار ہوگا ۔ اور writ jurisdiction کا اختیار ختم کیا جا سکتا ہے ۔ اور یہ سب کچھ ہم نے بیٹھ کر اس ایوان میں طے کیا تھا یہ موجودہ قانون آئین کی صحیح سپرٹ میں ہے ۔ بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ ہمیں دیانت دار آدمیوں کی ضرورت ہے ۔ میں پوچھتا ہوں کہ دیانتداری ہی اس ملک کی ترقی کا معیار ہے یا قابلیت بھی ضروری ہوتی ہے ۔ دنیا کے مسلمان اگر چاہتے ہیں کہ چاند کو مسخر کر سکیں ۔ تو صرف دیانت داری پر emphasis دینے سے نہیں ہو سکتا ۔ اس طرح سے کائنات کو مسخر نہیں کیا جا سکتا صرف سائنس اور ٹیکنالوجی کی بنیاد پر ہی ہم ترقی کر سکتے ہیں ۔ لیکن جو مثال حاجی محمد سیف اللہ صاحب نے دی ہے ۔ کہ ڈگری معیار ہے ۔ کہ جو لڑکا یونیورسٹی میں اول آتا ہے صرف اسے بھرتی کر دیا جائے ۔ میں پوچھتا ہوں کہ وہ ڈاکٹر جو کہ اپنی فرسٹ ڈویژن کے باوجود بھی بلوچستان کے کسی گاؤں میں یا پنجاب کے کسی دیہات میں جو کہ خدمت نہیں کرتا ۔ تو اس سے تو وہ تھرڈ ڈویژن بہتر ہے جو ملک اور قوم کی خدمت کے لیے ان دیہاتوں میں جا کر سروس کرتا ہے ۔ جناب والا ! صرف ڈگری کوئی میرٹ نہیں ہے ۔ یہ ایک پرانا دستور سمجھا جاتا ہے ۔ کہ یونیورسٹی میں حاصل کردہ میرٹ کو اور نمبروں کو ہی مقدم سمجھا جاوے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن سر ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : جیسے عام طور پر آپ اپنی تقریر کے دوران دوسروں

کو نہیں بولنے دیتے ۔ آپ بھی ان کو پوری تقریر کر لینے دیں ۔ اس کے بعد آپ کو موقعہ دیا جاوے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : بہتر جناب والا ! میں پھر کر لوں گا ۔

مسٹر ایس ۔ ایم ۔ مسعود : جناب والا ! یہ پرانا دستور تھا کہ یونیورسٹی میں جس نے امتیاز حاصل کر لیا صرف وہی حقدار ہے ۔ یہ روایت پرانی ہو گئی ہے ۔ آج دنیا میں خدمت زیادہ مقدم سمجھی جاتی ہے ۔ جو انجینئر اور جو ڈاکٹر ملک اور قوم کی خدمت کرتے ہیں ۔ اور خدمت سرانجام دینا چاہتے ہیں وہ زیادہ حقدار ہیں ۔ اگر ایسی بات نہیں ہے تو ہمارے دیہاتوں میں لوگ کیوں چلا رہے ہیں کہ ڈاکٹر نہیں ہیں ۔ یہ لوگ وہاں جاکر کام نہیں کرتے ۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں تحفظ دو اور تحفظ اس لیے دو کہ ہمیں نوکروں میں زیادہ سیکیورٹی ہو ۔ ورنہ ہمارے ملک کا talent دوسرے ممالک میں چلا جائے گا ۔ اس کی وجہ ہے کہ پاکستانی ڈاکٹر اور انجینیر یہاں سے باہر چلے جاتے ہیں اور ہمارے ملک کے ڈاکٹر اور انجینیر امریکہ اور انگلستان جاکر ملازمت کرتے ہیں ۔ ہندوستان جس کی جمہوریت ہم سے پرانی ہے ۔ ان کے قوانین میں بھی تحفظ موجود ہے ۔ مگر وہاں کے ڈاکٹر اور انجینیر بھی امریکہ اور انگلستان وغیرہ چلے جاتے ہیں ۔ کیا انگلستان کے ڈاکٹر آج امریکہ میں نہیں جاتے ؟ اس لیے کہ دنیا میں خاص طور پر پاکستان ۔ ایشیائی اور ترقی پذیر ممالک میں دوڑ لگی ہوئی ہے کہ ہم نے دوسرے ممالک میں جاکر زیادہ پیسہ کمانا ہے ۔ ان کو اپنے ملک سے کوئی ہمدردی نہیں صرف چین ایک واحد ملک تھا جس نے ایبل کی اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے چینی سائنس دان ماؤزے تنگ کی آواز پر انقلاب کی خاطر ۔ ٹیکنالوجی کی خاطر ۔ ایٹم بم بنانے کے لیے ساری کی ساری دنیا سے اپنے ملک میں پہنچ گئے ۔ لیکن بدقسمتی سے پچھلے 27 سال میں ہماری سول سروس میں یہ بات پیدا نہیں ہوئی ۔

ایک اور بات بھی کی گئی ہے اور میں بڑا حیران ہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ خفیہ رپورٹس نہیں ہونی چاہئیں اور اس کے لیے اسلام کے حوالے دیتے ہیں ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اسلام میں خفیہ رپورٹ کی کوئی گنجائش تھی یا نہیں ؟ میں ان کی توجہ ایک چھوٹے سے آرٹیکل کی طرف دلانا چاہتا ہوں کیونکہ اسلام کا نام خواہ مخواہ ہر جگہ ملوث کرکے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اسلام میں یہ بات نہیں تھی ۔ میں ان سے یہ کہنا چاہوں گا کہ اس موضوع پر انہوں نے تقریر کرنی تھی تو وہ حضرت عمر رض بن خطاب اور ان کے غلام کے واقعہ کی بجائے ان خطوط سے

جو حضرت عمرؓ نے اور حضرت علیؓ نے اپنے گورنروں کو لکھے اقتباسات پیش کرکے بتاتے کہ کیا وہ تقریر جو انھوں نے کی یا معیار جو انھوں نے قائم کیا اسلام کے مطابق تھا یا نہیں ؟ میں اپنی تقریر میں سے صرف ایک پیرا پڑھ کر سناتا ہوں پھر یہ بتاؤں گا کہ کیا خلیفہ وقت پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی تھی یا نہیں ؟ جناب والا ! یہ آرٹیکل ڈاکٹر انور سید کا ہے جو پاکستان ایڈمنسٹریٹو سٹاف کالج سے تعلق رکھتے تھے - یہ Vol. I No. 10 Page 9 میں شائع ہوا -

Towards an Islamic View of Public Service Ethic by Anwar Syed.

Page 9 —

> An efficient reporting system is recommended to enforce the public service ethic outlined above. Nizam al-Mulk observes that it is the King's duty to keep himself posted on conditions—condition of the peasantry, state of law enforcement, and the conduct of public officials. "Past masters" placed along the main highways should send him situation reports regularly and promptly. If someone wrongly takes as much as a chicken from another, the King should know about it and punished the offender Otherwise, his standing with the people will decline. They will reason that "either the King knows about the oppression or he does not know. If he knows and does nothing to prevent it he is an oppressor like the rest . and if he does not know, then he is negligent and ignorant." Umar maintained an effective intelligence network so that nothing of consequence went unreported. Likewise, Ali maintains that a governor should know "the condition of (his) subjects and actual causes of incidents happening in the state.".

یہ اسلام کے اصولوں کے عین مطابق ہے کہ خفیہ رپورٹ کو دیکھ کر بڑے افسران یا حکمران جن پر ملک کی ایڈمنسٹریشن کی ذمہ داری عائد

ہوتی ہے وہ اس پر فیصلہ دیں ۔ خفیہ رپورٹ کیسے غیر اسلامی ہے ۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ بات کہاں سے لی گئی ہے ۔

جناب والا ! آخر میں میں صرف یہ کہوں گا کہ ہم نے اگر بدلتے ہوئے حالات اور تقاضوں کے مطابق یہ نہ سمجھا کہ یہ جو سول سروس ہے یہ عوام کی خدمت گزار ہونی چاہیے ۔ یہ افسرانہ اور نوکر شاہی کا تصور جو ان میں ہے یہ اگر ختم نہ ہوا تو ملک کے اندر سیاست صحیح طور پر چل ہی نہیں سکتی ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اس ملک کی تاریخ میں سیاست کو جس طرح ان لوگوں نے رگیدا اور جس طرح راتوں رات مسلم لیگ کو ریپبلکن پارٹی بنایا گیا تھا یہ بھی اس ملک کے اندر بدترین اور تاریک ترین وقت تھا ۔ اور وہ کون لوگ تھے جنہوں نے اس تصور کو پامال کیا ۔ وہ نوکر شاہی اور بیوروکریٹس ہی تھے ۔ جناب والا ! مجھے آج اپنی تقریر میں صرف دو اقتباسات آپ کی خدمت میں پیش کرنے ہیں ۔ ایک ہے جناب لیاقت علی خان مرحوم کا جو انہوں نے سیاست کے متعلق فرمایا اور اس کے برعکس ایک بیورو کریٹ چوہدری محمد علی کا پہلی تقریر جو جناب لیاقت علی خان مرحوم نے کی وہ ڈان 9 اکتوبر 1950ء میں چھپی ۔ انہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا ''کہ جس دن میں محسوس کروں گا کہ مسلم لیگ پر اعتبار اور اعتماد نہیں رہا اس دن لیاقت علی خان پاکستان کے وزیر اعظم نہیں رہیں گے'' ۔ یہ جمہوریت کا وہ انداز تھا جو مسلم لیگ کے اس وقت کے راہنما اس ملک میں رائج کرنا چاہتے تھے ۔ جناب والا ! اب اس سلسلے میں ایک بیوروکریٹ چوہدری محمد علی کا یہ بیان ہے جو پاکستان ابزرور 15 مئی 1956ء میں شائع ہوا ۔ وہ کہتے ہیں ''میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ وزیر اعظم کے طور میں جب بھی کوئی قدم اٹھاتا ہوں اس کے لیے میں کسی سیاسی پارٹی کی قرار داد کا پابند نہیں ہوں ۔'' یہ ایک بیوروکریٹ کا انداز فکر تھا جس نے اس ملک میں سیاست کا ستیاناس کیا اور آج کیا ہم ان سول سرونٹ اور بیوروکریٹوں کے لیے گنجائش پیدا کریں ؟ میں جانتا ہوں کہ یہ بات کس لیے کی جا رہی ہے ۔ اس لیے کہ عوامی حکومت کے خلاف نفرت پیدا کی جائے ۔ ان 12 سو یا 13 سو لوگوں کے لیے جن کی ملک کے اندر کی جڑیں بہت مضبوط ہیں ان کو واپس لانے کوشش میں یہ باتیں کی جا رہی ہیں کہ شائد ہمیں سول سرونٹوں کی حمایت حاصل ہو جائے لیکن عوام ان لوگوں کو سمجھتے اور جانتے ہیں ۔ یہ بھول چکے ہیں کہ ان باتوں سے وہ لوگ دوبارہ واپس نہیں آئیں گے ۔ شکریہ ۔

وزیر قانون : جناب والا ! دو روز سے اس بل پر باقاعدہ بحث ہو رہی ہے ۔ اصل مسئلہ تو واضح طور پر اس ایوان کے سامنے نہیں پیش کیا گیا کہ یہ بل کیوں اس ایوان میں آیا اور اس سے پیشتر کون سا قانون اس صوبے میں رائج تھا ۔ ہمیں ان دونوں چیزوں کو مدنظر رکھنا ہوگا ۔ جناب والا ! ہمیں یہ انتظامی ڈھانچہ 1935ء ایکٹ کی رو سے انگریزوں سے ورثے میں ملا ۔ اس کے بعد 1956ء کا آئین اور پھر 1962ء کے آئین کے تحت صرف سروس رولز اور چند proviso آئین میں موجود تھیں جو اس صوبہ کی انتظامیہ کی سروسز کو ریگولیٹ کرتی تھیں ۔ اس وقت جو آئین قوم نے متفقہ طور پر پاس کیا ہے جس کے لیے تمام سیاسی جماعتوں نے اپنے اتفاق کا اظہار کیا ہے ۔ قوم نے اسے اتحاد و اتفاق سے پاس کیا ہے ۔ اس کی رو سے کوئی نہ کوئی قانون صوبہ کی انتظامیہ کو منظم اور ریگولیٹ کرنے کے لیے بنانا ضروری تھا ۔ اس لیے یہ قانون اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے ۔

جناب والا ! آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ پہلے تمام تر انتظام ایک رول کے تحت چلتا تھا جسے صرف ایک شخص تبدیل کر سکتا تھا ۔ اب انتظامیہ کے لیے یہ قانون ایک بل کی شکل میں ایک ایکٹ کی شکل میں پیش کیا گیا ہے ۔ آپ جانتے ہیں کہ اس ایکٹ کو کوئی شخص ترمیم نہیں کر سکتا ۔ اس میں ترمیم کرنے کے لیے بھی اس فاضل ایوان کی منظوری کی ضرورت ہوگی ۔

جناب والا ! اب ہمارے سامنے صرف دو راستے ہیں ۔ ایک راستہ وہ ہے کہ جو پچھلا قانون انتظامیہ منظم کرنے لیے موجود تھا ہم اس پر عمل کریں یا اس کو ایکٹ کی شکل میں لے آئیں یا ہم اس میں کوئی تبدیلی کریں ۔ آپ جانتے ہیں 27 سال اس صوبے کے اندر اس ملک کے اندر جو کچھ ہوا ہے ۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اس پر ہماری انتظامیہ انحطاط کو پہنچی ۔ یہ سب کو معلوم ہے ۔ آپ یہ بھی جانتے ہیں لاکھوں کروڑوں غریب مہاجرین کس طرح اس انتظامیہ کے ہاتھوں لٹے اور کوئی قانون اس صوبے کا ان ملازمین کی گرفت نہ کر سکا ۔ جو آدمی دو سو روپے تنخواہ لیتا تھا آج گلبرگ میں دو کوٹھیوں کا مالک بنا بیٹھا ہے ۔ جو برائیاں اس صوبے میں آئی ہیں وہ تمام کی تمام اس ناقص قانون کی وجہ سے تھیں اور کسی شخص کو جو برائی کرتا تھا ۔ رشوت لیتا تھا ۔ ظلم کرتا تھا اور ناانصافی کرتا تھا اس کو گرفت میں نہیں لایا جا سکتا تھا ۔ اب ایک راستہ تو یہ ہے کہ ہم اس سابقہ قانون کو اپنے

سامنے رکھیں ۔ اپنی اسمبلی میں اس کی نقل کر لیں اور پھر ان حالات کو چلنے دیں جو چھبیس سنائیس سال سے چلے آ رہے ہیں ۔ دوسرا راستہ ہمارے سامنے یہ ہے کہ اس برائی کو ختم کرنے کے لیے جس کے لیے ہم نے جہاد کیا ہے ۔ اس قانون میں تبدیلی لائی جائے ۔ اس کو تبدیل کیا جائے اور ایک نیا راستہ اختیار کیا جائے ۔ وہ برائیاں انتظامیہ میں داخل ہو چکی تھیں اور ایک مستقل بیماری کی صورت اختیار کر گئی تھیں لہذا ان کو دور کرنے کے لیے ہم نے ایک بل کی صورت میں ایک نیا راستہ اختیار کیا ۔

جناب والا ! آپ جانتے ہیں کہ دو دفعہ تبدیلی ہوئی ہے حکومتوں میں ۔ جب رائے عامہ انتظامیہ کے سخت خلاف ہو جاتی ہے ۔ جب کوئی تبدیلی ہوتی ہے تو انتظامیہ میں ایک فلڈ کی شکل میں برطرفیاں کرنی پڑتی ہیں ۔ آپ نے دیکھا کہ جب ایوب خان نے اقتدار سنبھالا تو اس کی حکومت نے بھی ملازمین کی سکریننگ کی ۔ جب یحییٰ خان نے اقتدار حکومت سنبھالا تو انہیں بھی بہت سارے ملازمین کو یک لخت نکالنا پڑا ۔ اور جب ہماری حکومت آئی تو ہمیں بھی ایسا کرنا پڑا ۔ اس کی کیا وجہ تھی ۔ اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ صوبے میں انتظامیہ کو منظم کرنے کے لیے کوئی مؤثر قانون موجود نہیں تھا ۔ اگر کوئی ایسا قانون موجود ہوتا ۔ کوئی ایسا عمل جاری ہوتا تو انتظامیہ کی اصلاح ہوتی رہتی اور وہ تاثر پیدا نہ ہوتا ۔ وہ گندہ پانی ایک جگہ جمع نہ ہوتا اگر اس کو کوئی نہ کوئی safety valve ملتا اور اس کا نکاس جاری رہتا تو اس میں بدبو پیدا نہ ہوتی ۔ تو ہم نے ایک ایسا قانون پیش کیا ہے اور ایک عمل جاری ہے جو انتظامیہ کی تطہیر کرتا رہے گا اور آئندہ کسی صورت میں بھی غیر معمولی طور پر کسی غیر معمولی قانون کے ذریعے ہزاروں یا سینکڑوں ملازمین کو نکالنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی ۔

جناب والا ! ہم ہر چیز کو institutionalize کرنا چاہتے ہیں ۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ ایک فرد واحد کے ہاتھ میں دے دیا جائے اور وہ جو چاہے سیاہ اور سفید کرے ۔ آپ اس قانون کا بغور مطالعہ کریں ۔ جہاں تک سیکرٹریوں کا تعلق ہے اس کے متعلق یہ بات واضح ہے کہ وہ براہ راست وزرا اور کونسل آف منسٹرز کے ساتھ کام کرتے ہیں اور تمام حکومت کے کارکنان جانتے ہیں کہ وہ اہل ہیں یا نا اہل ، بد دیانت ہیں یا کیا ہیں ۔ اس سے نچلے افسران اور ملازمین جو ہیں ان کے لیے ضروری

طور پر انفورمیشن پر تکیہ کرنا پڑتا ہے ۔ اس کے لیے اس بل میں گنجائیشں رکھی گئی ہے اور ایڈوائزری کمیٹی بنا دی گئی ہے کہ اگر کسی ایسے شخص کو ریٹائر کرنا ضروری ہو جو سیکرٹری کے درجہ سے کم ہو تو اس کا کیس ایڈوائزری کمیٹی کے پاس جائے اور اسے اس کے بعد ریٹائر کیا جا سکتا ہے ۔ ہم نے کسی فرد واحد کے ہاتھ میں یہ بات نہیں چھوڑی ۔ اس کے بعد میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم ایسے رولز لا رہے ہیں ۔ جنہیں استعمال کرنے سے پہلے پنجاب کے وزیر اعلیٰ سے پیشگی منظوری حاصل کرنا ہوگی ۔

جناب والا ! اس ایوان میں ریٹائرمنٹ اور برطرفی کو confiuse کیا گیا ہے ۔ ریٹائرمنٹ سزا نہیں ہوتی ۔ کوئی شخص اگر انتظامیہ کے لیے مفید نہ رہے تو اس کو ریٹائر کیا جا سکتا ہے ۔ لیکن اسے سزا دینے کے لیے وہی قانون موجود ہے کہ اسے شو کاز نوٹس دیا جائے گا ۔ جب تک اس کے خلاف جرم ثابت نہیں ہوگا کسی ملازم کو سزا نہیں دی جائے گی ۔ میں یہ غلط فہمی دور کرنا چاہتا ہوں کہ کسی سرکاری ملازم کو صفائی کا موقع دیئے بغیر اس کی ملازمت سے برطرف نہیں کیا جا سکتا ۔ البتہ ریٹائر کیا جا سکتا ہے کہ ہمارا آپ کا گذارہ نہیں چلتا اور آپ اس انتظامیہ کے لیے مفید نہیں ہیں ۔ آپ اپنے حقوق حاصل نہ کریں اور چھٹی کریں یہ اس صورت میں ممکن ہوگا جب ایڈوائزری کمیٹی رائے دے گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : پرووِیزو کو بھی دیکھیں ۔

وزیر قانون : میں آ رہا ہوں ۔ جناب والا ! میرے فاضل دوست نے پرووِیزو کا ذکر کیا ہے ۔ موجودہ حکومت پنجاب کسی صورت میں حقیقت پسندی کو اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑے گی ۔ میں اپنے فاضل دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ جس پرووِیزو پر اعتراض کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایڈوائزری کمیٹی کو ختم کیا جا سکتا ہے ۔ کسی خاص کیس کے لیے حکومت ایڈوائزری کمیٹی کو معاملہ سپرد نہ کرے ۔ اس کو یہ اختیار ہوگا ۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں ۔ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو پرووِیزو غیر جمہوری ہے ۔ نامناسب ہے اسے ہم ترمیم کے ذریعے واپس لینے کا اعلان کرتے ہیں ۔ اس کے علاوہ یہ قانون صوبے میں آرڈیننس کی صورت میں آج سے تین مہینے پیشتر نافذ چلا آ رہا ہے ۔ ہم نے اس کی اچھائیاں اور برائیاں دیکھ لی ہیں ۔ ہم اس میں اور ترمیم بھی لا رہے ہیں ۔ جہاں جہاں ہم محسوس کریں گے کہ یہ پرووِیزو غیر مناسب ہے ۔ انصاف کے تقاضے کو پورا نہیں کرتا اس میں ترمیم کرنے کے لیے ایسی

تراہم آپ سامنے آئینگی ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ بل صحیح صورت میں یقینی طور پر اس صوبے کی انتظامیہ صاف ستھری بنا دے گا ۔ آئیندہ پھر حکومت کو بڑا قدم اٹھانے کی ضرورت پیدا نہیں ہوگی ۔ ایسی صاف انتظامیہ کا وجود عمل میں آئے گا ۔ جو پرزے خراب ہوتے جائیں گے ۔ ان میں تبدیلی آتی چلی جائے گی نہ کہ ساری مشینری خراب ہو جائے اور اسے کباڑی کے ہاتھ دینا پڑے ۔ ان معروضات کے ساتھ میں ایوان سے اپیل کرتا ہوں کہ اس قانون کو منظور فرمائیں تا کہ ہم ان پچیس چھبیس سالہ حالات میں تبدیلی لا سکیں ۔

Mr. Speaker : The motion before the House is :

> That the Punjab Civil Servants Bill 1974 be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 20th, July, 1674.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The motion before the House is :

> That the Punjab Civil Servants Bill, 1974 be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 10th June, 1974.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The motion before the House is :

> That the Punjab Civil Servants Bill, 1964 be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 15th, July, 1974.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The motion before the House is :

> That the Punjab Civil Servants Bill, 1974 be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 30th June, 1974.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The motion before the House is :

> That the Punjab Civil Servants Bill, 1974, be referred to a Select Committee

consisting of the following Members with the instructions to report thereon by the 25th, July, 1974 :

1. Syed Tabish Alwari.
2. Mian Mustafa Zafar Qureshi.
3. Mirza Fazal Haq.
4. Mian Muhammad Afzal Hayat.
5. Haji Muhammad Saifullah Khan.
6. Makhdumzada Syed Hassan Mahmud.
7. Sardar Amjad Hamid Khan Dasti.
8. Mian Khan Muhammad.
9. Malik Ghulam Nabi.
10. Dewan Syed Ghulam Abbas Bokhari.
11. Kanwar Muhammad Yasin Khan.
12. Qazi Muhammad Ismail Javed.
13. Chaudhri Abdul Aziz Dogor.
14. Mian Khurshid Anwar (the mover)

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The time is extended by 15 minutes.

The motion before the House is :

That the Punjab Civil Servants Bill, 1974 be referred to a Select Committee consisting of the followiag Members with the instructions to report thereon by the 10th, June, 1974.

1. Sardar Amjad Hamid Khan Dasti-
2. Mr. Javed Hakim Qureshi.
3. Raja Muhammad Afzal Khan
4. Begum Syeda Abida Hussain.
5. Haji Muhammad Saifullah Khan.
6. Chaudhri Muhammad Yaqub Awan.
7. Sufi Nazar Muhammad.
8. Chaudhri Amanullah Lak.
9. Makhdumzada Syed Hassan Mahmud (the mover).

(The motion was lost),

Mr. Speaker :The motion before the House is :

That the Punjab Civil Servants Bill, 1974, be referred to a Select Committee consisting of the following Members with the instructions to report thereon by the 15th June, 1974 :

1. Allamam Rehmatullah Arshad.
2. Mian Khurshid Anwar.
3. Syed Tabish Alwari.
4. Chaudhri Amanullah Lak.
5. Chaudri Muhammad Sadiq.
6. Makhdumzada Syed Hassan Mahmud.
7. Chaudhri Lal Khan.
8. Mian Mustafa Zafar Qureshi.
9. Syed Nazim Hussain Shah.
10. Mr. Muhammad Hanif Naru.
11. Begum Rehana Sarwar.
12. Haji Muhammad Saifullah Khan (the mover).

(The motion was lost).

Mr. Speaker : The motion before the House is :

That the Punjab Civil Servants Bill, 1974, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

(Clause 3)

Mr. Speaker . Clause 3 is under consideration

Syed Tabish Alwari : I oppose it

Haji Muhammad Saifullah Khan : I oppose it.

Mr. Speaker : Syed Tabish Alwari to move his amendment.

سید تابش الوری : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں

مجلس قائمہ برائے سروسز ۔ جنرل انڈمنسٹریشن و اطلاعات نے سفارش کی ہے کی ضمن 3 حذف کر دی جائے ۔

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information be deleted.

وزیر قانون : میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسٹر تاج محمد خان زادہ ۔ مسٹر رؤف طاہر ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری : جناب سپیکر ۔ ضمن 3 میں کہا گیا ہے کہ سرکاری ملازمین کی ملازمت کی شرائط و قواعد وہی ہوں گی جن کا اہتمام قانون ہذا اور قواعد میں کیا گیا ہے ۔ اس کا مفہوم یہ ہوا کہ وہ شرائط و قواعد جو برس ہا برس سے مسلمہ اصول کے طور پر رائج اور نافذ تھے وہ اس قانون کے ساتھ ہی ختم ہو جائیں گے ۔ اور ان شرائط و قواعد کا یہ خاتمہ اصل میں ملازمین اور حکومت کے درمیان اس معاہدے پر خط تنسیخ کی حیثیت رکھتا ہے جسے بدترین حکومتوں نے بھی ماضی میں برقرار رکھا ۔ جناب والا ! معاہدہ کا مسلمہ اصول یہ ہوتا ہے کہ جو فریقین کے درمیان طے شدہ شرائط و قواعد پر مرتب ہوتا ہے اور اگر اسے منسوخ کیا جائے اور اسے ختم کیا جائے تو اس کے لیے فریقین کی مشاورت ۔ مفاہمت اور ایفاء لازمی ہوتا ہے ۔ لیکن یہ ایک عجیب بات سامنے آ رہی ہے کہ ایک ایسا معاہدہ جسے کنٹریکٹ ایکٹ 1872ء کے تحت بھی تحفظ و تقدس حاصل ہے آج اس ضمن کو بیک قلم منسوخ کیا جا رہا ہے اور یہ تنسیخ یک طرفہ طور پر عمل میں آ رہی ہے ۔ ان قواعد و شرائط کے دو فریق ہیں حکومت اور ملازمین اور آپ جانتے ہیں کہ جب بھی اس معاہدے کی کوئی شق یا اس کی کوئی بھی ضمن ہمارے سامنے ہو یا زیر بحث ہو تو حکومت ایک پارٹی کی حیثیت رکھتی ہے اور جس طرح دو پارٹیاں اپنے معاملات کو طے کرنے کے سلسلے میں کسی معاہدے کی پابند ہوتی ہیں بالکل اسی طرح سے ہماری حکومت اور ملازمین فریقین کی حیثیت سے اس معاہدے کی پابند ہیں جو ان کے درمیان اس سے پہلے طے پا چکا ہے ۔

جناب والا ! اس قانون کے تحت ملازمین کو ان کے بنیادی حقوق اور

شرائط ملازمین سے محروم کیا جا رہا ہے لیکن ان سے کسی قسم کا کوئی مشورہ کسی قسم کی کوئی مفاہمت ضروری نہیں سمجھی گئی اور اس طرح کی یک طرفہ کارروائی حقیقتاً ایک آمرانہ اقدام کی حیثیت رکھتی ہے ۔ جس کی کوئی بھی مہذب معاشرہ اجازت نہیں دے سکتا ۔ آپ اس سے بھی اتفاق کریں گے کہ اس سے پہلے جو ملازمین سرکاری دوائرکار میں موجود ہیں انھوں نے پہلے کی شرائط و قواعد ملازمت کے پیش نظر اپنے آپ کو حکومت کے حوالے کیا تھا ۔ انھوں نے پہلے شرائط و قواعد کے تحت اپنے کیریئر کو منتخب کیا تھا جو اس وقت رائج تھے ۔ تو اس اعتبار سے ان پر ان شرائط و قواعد کا اطلاق بدستور رہنا چاہیے ۔ یہ کسی طرح بھی منصفانہ نہیں ہو سکتا اور یہ کسی طرح بھی عدل و انصاف کے تقاضوں کے مطابق نہیں ہو سکتا کہ جن حالات میں اور جن شرائط پر جن ملازمین نے آپ کی ملازمت کے دوائرکار سے اتفاق کیا تھا آج ان شرائط کو یکسر ختم کرکے انہیں بالکل نئی شرائط و قواعد کے تحت کر دیا جائے ۔ جناب والا ! اگر اس ضمن کا اطلاق آج کے بعد آنے والے سرکاری ملازمین پر ہو تو یہ بات کسی حد تک قابل قبول ہو سکتی ہے ۔ اگر اس کا اطلاق ان ملازمین پر ہو کہ جو اس قانون کے نفاذ کے ساتھ سرکاری ملازمت میں آتے ہیں تو پھر یہ بات کسی حد تک درست سمجھی جا سکتی ہے لیکن وہ ملازمین کہ جو اس قانون کے نفاذ سے پہلے 20 ۔ 22 برس سے ملازمت کی پرانی شرائط کے تحت کام کر رہے ہیں ۔ میں نہیں سمجھتا کہ انہیں کس طرح نئی شرائط کا پابند کیا جا سکتا ہے ۔ جناب والا ! اگر قانون اور عدل کے بنیادی شعبے کسی حکومت کے لیے قابل احترام ہیں تو اس کا فرض ہے کہ اس ضمن کو صرف ان ملازمین پر لاگو کرے کہ جو اس قانون کے نفاذ کے بعد سرکاری ملازمت اختیار کرتے ہیں اور ان لوگوں کو اس سے مستثنیٰ کر دے کہ جو اس سے پہلی شرائط و قواعد کے تحت ملازمت کر رہے ہیں ۔ اگر حکومتیں یک طرفہ طور پر اسی طرح اپنی شرائط و قواعد کو تبدیل کرنے لگیں ۔ اگر اسی طرح سے خود اپنے معاہدوں کو توڑنے لگیں تو آئندہ کوئی بھی طبقہ ۔ کوئی بھی فرد حکومت کے وعدوں کا ۔ اس کے معاہدوں کا اور اس کی یقین دہانیوں کا اور اس کی شرائط کا اعتبار نہیں کرے گا اور جب حکومت کا اعتبار ختم ہو جائے تو پھر یاد رکھیں کہ معاشرے میں اس قسم کا انحطاط اور انتشار پیدا ہو جاتا ہے اور اس قسم کی تحریکیں جنم لینے لگتی ہیں کہ جو کسی بھی حکومت کے لیے پسندیدہ اور قابل قبول نہیں ہو سکتیں ۔ جناب والا ! اس لیے میں درخواست کرتا ہوں

کہ وہ شرائط ملازمت جو سالہا سال سے اس ملک میں اور اس صوبے میں رائج ہیں اور جن کے تحت ملازمین نے اپنے فرائض ایمان داری کے ساتھ انجام دئے ہیں انہیں بدستور برقرار رکھا جائے اور سابقہ ملازمین کو اس سلسلے میں مستثنےٰ کیا جائے کیونکہ کسی حکومت کو ۔ کسی ادارے کو اس قسم کی قانون سازی کا اختیار نہیں جس کے تحت وہ یک طرفہ طور پر اس معاہدے کو ختم کر سکے ۔ ان شرائط کو ختم کر سکے جو ماضی کی حکومتوں اور ماضی کے ملازمین کے درمیان طے پائی تھیں ۔ تو جناب والا ! میں آپ کے توسط سے ایک بار پھر اس ایوان سے اور وزیر متعلقہ سے درخواست کروں گا کہ ایک بار پھر ٹھنڈے دل سے اس اہم ترین انسانی ۔ اخلاق اور قانونی مسئلے پر غور کریں کیونکہ آج ان کے پاس اختیار ہے ۔ آج ان کے پاس اکثریت ہے اور وہ جو قانون بھی چاہیں اس ایوان کے ذریعے منظور کرا سکتے ہیں ۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ اگر انہوں نے محض اکثریت کے زعم میں ایسا قانون منظور کرنے کی کوشش کی کہ جو ہماری آئندہ نسلوں پر اثر انداز ہو ۔ جو ہمارے حال اور مستقبل کو تباہی سے دوچار کرے تو ہم کسی طرح بھی اپنے آپ کو قابل فخر قانون ساز نہیں کہلا سکتے ۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس ضمن کو واپس لے لیا جائے یا حذف کر دیا جائے تاکہ ہماری آئندہ نسلیں ہمارے گلے میں رسوائی اور بدنامی کا طوق حائل نہ دیکھیں ۔ جناب والا ! اب بھی وقت ہے کہ ہم اس اہم ترین موضوع پر ۔ اس اہم ترین بل کی صورت میں یہ طے کریں کہ جو قوانین ۔ جو شرائط ۔ جو قواعد پہلے سے ۔ پہلے کے حالات میں ۔ پہلے کے ملازمین کے لیے موجود ہیں انہیں اس ضمن سے مستثنےٰ کیا جائے ۔ شکریہ ۔

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں مختصراً صرف اتنی عرض کروں گا کہ جناب وزیر قانون نے ایک اعلان فرمایا تھا اور وضاحت بھی فرمائی تھی کہ پہلے قانون ایک آدمی کے ہاتھ میں ہوا کرتا تھا اور ایک آدمی قانون بناتا تھا اور انہوں نے اسے ایک کارنامہ بتایا کہ اب ہم جو قانون دے رہے ہیں وہ ایوان سے منظور کرائے ہوئے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے یہ نہیں کہا تھا ۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ ہم اس چیز کو institutionalize کر رہے ہیں ۔ حکومتیں بدلتی رہتی ہیں اور جو بھی آتا ہے وہ پہلے قوانین کو منسوخ کر دیتا ہے ۔ اب ہم stagnation نہیں چاہتے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایک ادارہ ہو کہ جو اس کی جانچ پڑتال کر سکے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں یہی سمجھ لیں ۔ تو آپ اندازہ فرمائیں کہ اس بل کی پہلی کلاز ہی اتنی معنی خیز ہے کہ اس میں یہ لکھدیا گیا ہے کہ ۔

> The terms and conditions of service of a Civil Servant shall be as provided in this Act and the Rules . . . .

اور لطف کی بات یہ ہے کہ ایکٹ کو خواہ مخواہ بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ ایکٹ میں کہیں بھی کوئی کلاز ٹرمز اینڈ کنڈیشنز کی نہیں رکھی گئی ۔ تمام کا تمام ایکٹ اس امر سے مبرا ہے ۔ ان کی ٹرمز اینڈ کنڈیشنز متعین کرنے کا تمام تر اختیار حکومت نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے جس سے یہ ہاؤس بالکل بے خبر اور لاتعلق ہے ۔ اس قانون ، اس کلاز کے پاس ہو جانے کے بعد حکومت کو کھلی چھٹی ہوگی کہ وہ جس طرح کی بھی ٹرمز اینڈ کنڈیشنز متعین کرنا چاہیے وہ کر سکتی ہے ۔ اس میں پھر یہ ایوان بالکل بری الذمہ اور لاتعلق ہوگا اور وہ ایسی شرائط ملازمت معین کریں گے جن سے اس صوبے کی سروسز بحال نہیں ہوں گی ۔ کم از کم جن ٹرمز اینڈ کنڈیشنز کو وہ بنانا چاہتے ہیں ، جس نیت کا وہ اظہار کرنا چاہتے ہیں ، ان کو ایک واضح پرووژن کے تحت اس ایکٹ کا حصہ بنانا چاہیے تھا ۔ اسی کلاز میں ہی ٹرمز اینڈ کنڈیشنز رکھ دینی چاہیے تھیں ۔ پہلے قوانین ہم نے بنائے ہیں ۔ بہت سے انسٹی ٹیوشنز ایسے بنائے ہیں ۔ جن کی ٹرمز اینڈ کنڈیشنز کی واضح پرووژن قانون میں رکھ دی جاتی رہی ہے ۔ یہی وجہ ہے جتنے بھی آئین رہے ہیں ، ان میں بھی ، غلط یا صحیح ، درست یا بری ، وہ اور بات ہے ، لیکن ٹرمز اینڈ کنڈیشنز کو آئین میں بھی دیا جاتا رہا ہے کہ یہ ٹرمز اینڈ کنڈیشنز ہوں گی ۔ لیکن یہاں بالکل مبہم رکھا گیا ہے ۔ اس ایوان کے اختیارات حکومت خود سنبھالنا چاہتی ہے اور نامعلوم ، وہ ان اختیارات کو کس طریقے سے استعمال کرے گی ۔ چونکہ یہ شق جناب وزیر قانون کے قول و فعل کے تضاد کو ظاہر کرتی ہے ، اس لیے میں استدعا کروں گا کہ اسے حذف کو دیا جائے اور اسے اس بل کا حصہ نہ بنایا جائے ، بلکہ ایک واضح پرووژن لائی جائے جس میں ٹرمز اینڈ کنڈیشنز کو واضح کیا جائے تاکہ عوام اسے جان سکیں اور یہ ہاؤس اس کا فیصلہ کر سکے ۔

Mr Speaker : The question is :

> That Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on

Services, General Administration and Information, be deleted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question is :

That Clause 3 do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(کلاز 4)

مسٹر سپیکر : کلاز نمبر 4 آپ واپس لے رہے ہیں ؟

وزیر قانون : میں پہلے ہی اپنے دوست سے کہہ چکا ہوں کہ ہم نے اس قانون کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات اٹھائے ہیں اور اس پرووِیژن کو از خود واپس لے لیا ہے اور فاضل دوستوں کے جائز مشورے کو ہم نے قبول کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : میاں مصطفےٰ ظفر قریشی ، چوھدری امان اللہ لک ، ملک خالق داد خان ہندیال ، سردار امجد حمید خان دستی ، مخدوم زادہ سید حسن محمود ، اب ایک ہی ترمیم ہے جس کی فاضل رکن تحریک کر رہے ہیں حاجی محمد سیف اللہ خان ، سید تابش الوری ، میاں منظور احمد موہل ، چوھدری امان اللہ لک ، رانا کے ۔ اے ۔ محمود ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : I beg to move :

That Clause 4 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

Minister for Law : Accepted.

Mr. Speaker : Motion moved. The question is :

That Clause 4 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

(The motion was carried)

(کلاز 5)

Mr. Speaker : Time is extended by another five minutes.

اب بل کی کلاز نمبر 5 زیر غور ہے ۔ ترمیم نمبر 4 ۔ میاں مصطفےٰ ظفر قریشی ، سردار امجد حمید خان دستی ، علامہ رحمت اللہ ارشد ، مخدوم زادہ

سید حسن محمود نہیں ہیں ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ، میاں خورشید انور ، سید تابش الوری ، چوہدری امان اللہ لک ۔

سید تابش الوری : جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون ، جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے سروسز ، جنرل ایڈمنسٹریشن ، و اطلاعات نے سفارش کی ہے ، کی ضمن 5 حذف کر دی جائے ۔

Mr. Speaker : The motion is :

That Clause 5 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information be deleted.

Minister for Law : Opposed.

Mr. Speaker : The question is :

That Clause 5 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : Amendment No. 5 not pressed.

The question is :

That Clause 5 do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(کلاز 6)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 6 زیر غور ہے ۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے سروسز ، جنرل ایڈمنسٹریشن و اطلاعات نے سفارش کی ہے ، کی ضمن 6 حذف کر دی جائے ۔

Mr. Speaker : The motion is :

That Clause 6 of the Bill, as recom-

mended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

Minister for Law : Opposed.

Mr. Speaker : The question is :

That Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Service, General Administration and Information, be deleted.

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر : اب ترمیم نمبر 7 زیر غور ہے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : I beg to move :

That in para (b) of sub-clause (3) of Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the colon appearing at the end of line 7 be replaced by a full-stop and the proviso appearing thereafter be deleted.

مسٹر سپیکر : یہ وہی ہے ۔ یہی ترمیم سید تابش الوری ، میاں خورشید انور ، چوہدری امان اللہ لک کی ہے ۔

Minister for Law : I agree.

Mr. Speaker : Motion moved: The question is :

That in para (b) of sub-clause (3) of Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the colon appearing at the end of line 7 be replaced by a full-stop and the proviso appearing thereafter be deleted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker : Makhdumzada Syed Hassan Mahmud not present.

The question is :

That Clause 6, as amended, do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

The time is extended by another three minutes.

(کلاز 7)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 7 زیر غور ہے - ترمیم نمبر 9 -

میاں خورشید انور : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودۂ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز ، جنرل ایڈمنسٹریشن و اطلاعات نے سفارش کی ہے ، کی ضمن 7 حذف کر دی جائے -

Mr. Speaker : The motion is :

That Clause 7 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

Minister for Law : Opposed.

Mr. Speaker : The question is :

That Clause 7 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر : مخدوم زادہ سید حسن محمود موجود نہیں ہیں حاجی محمد سیف اللہ اپنی ترمیم پیش کریں -

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move the amendment :

That in sub-clause (2) of Clause 7 of the Bill, as recommened by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, for the words "be eligible for confirmation",

occurring in lines 3-4. the words "be confirmed" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in sub-clause (2) of Clause 7 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information for the words "be eligible for confirmation", occurring in lines 3-4, the words "be confirmed" be substituted.

Minister for Law . Accepted Sir.

Mr. Speaker : The question is :

That in sub-clause (2) of Clause 7 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, for the words "be eligible for confirmation", occurring in lines 3-4, the words "be confirmed" be substituted.

(The motion was carried)

Chaudhri Amanullah Lak : Sir, I and Makhdumzada Syed Hassan Mahmud have also given notice of these amendments which are to be accepted by them.

Mr. Speaker : Yes, they also co-movers.

Next amendment in sub-clause (3) of Clause 7 to be moved.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move the amendment :

That in sub-clause (3) of Clause 7 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, for the words "be eligible for confirmation" occurring in lines 2-3, the words "be confirmed" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That is sub-clause (3) of Clause 7 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, for

the words "be eligible for confirmation" occurring in lines 2-3, the words "be confirmed" be substitured.

Minister for Law : This is also accepted Sir.

Mr. Speaker : The question is :

That in sub-clause (3) of Clause 7 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, for the words "be eligible for confirmation" occurring in lines 2-3, the words "be confirmed" be substituted.

(*The motion was carried unanimously*)

Mr. Speaker : Amendments in the supplement. IInd Supplement No. 1 Sheikh Aziz Ahmad, Mian Manzoor Ahmad Mohal and others.

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I move the amendment :

That in sub-clause (1) of Clause 7 of the Punjab Civil Servants Bill 1974, as recommended by the Standing Committee on Services, General Adminstration, and Information for the words "in the prescribed manner" occurring in line 3, the words "in a service or a post as may be prescribed" be substituted.

Mr. Speaker ; The amendment, moved is.

That in sub-clause (1) of Clause 7 of the Punjab Civil Servants Bill, 1974, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, for the words "in the prescribed manner" occurring in line 3, the words" in a service or a post as may be prescribed" be substituted.

Ministdr For Law : Accepted Sir.

Mr. Speaker : The question is :

That in sub-clause (1) of Clause 7 of the Punjab Civil servants Bill, 1974, as recommended by the standing Com-

mittee on Services, General Administration and Information, for the words "in the prescribed manner" occurring in line 3, the words "in a service or a post as may be prescribed" be substituted.

(The motion was carried unanimously)

Mr. Speaker : Amendment No. 2 in the 2nd, Supplement by Mian Manzoor Ahmad Mohal and others.

Mian Manzoor Ahmad Mohal : Sir, I move the amendment.

That in sub-clause (2) of Clause 7 of the Punjab Civil Servants Bill, 1974, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, for the words "in the prescribed manner" occurring in line 4, the words "in such post or grade as may be prescribed" be substituted.

Mr. Speaker : The amendent moved is :

That in sub-clause (2) of Clause 7 of the Punjab Civil Servants Bill, 1974, as recommended by the Standing Committee on Services, Generai Aministration and Information, for the words "in the prescribed manner" occurring in line 4. the words "in such post or grade as may be prescribed" be substituted.

Ministersi For Law : Accepted Sir.

Mr. Speaker : The question is :

That in sub-clause (2) of Clause 7 of the Punjab Civil Servants Bill, 1974, as recommended by the Stsnding Committee on Services, General Administration and Information, for the words "in the prescribed manner" occuring in line 4, the words "in such post or grade as may be prescribed" be substituted.

(The motion was carried unanimously)

Mr. Speaker : The question is :

That Clause 7, as amended stand part of the Bill.

(*The motion was carr ed unanimously*)

Mr. Seaker : Clause 8 is under consideration of the House. The House is adjourned till 9.00 a.m. tomorrow.

(The House then adjourned to meet again at 9—00 a.m. on Tuesday, the 28th, May, 1974.

فہرست

(بحوالہ غیر نشان زدہ سوال نمبر 80)

ضلع بہاول پور

1۔ مسجد بیکانیری گیٹ	بہاول پور ۔
2۔ مسجد گل حسن	کوچہ گل حسن بہاول پور
3۔ جناز گاہ بہاول پور	بیرون احمد پوری گیٹ بہاول پور
4۔ مسجد مچھی ہٹہ	مچھی بازار بہاول پور
5۔ مسجد اقصیٰ	چوک بازار بہاول پور
6۔ وقف آراضی تکیہ آکمکو کا	ڈیرہ بیکھا ۔ تحصیل بہاول پور
7۔ پلاٹ شیشگران	شاہی بازار شیشانوالہ گیٹ بہاول پور
8۔ وقف شیخ اللہ وسایا	مچھی بازار بہاول پور
9۔ جامع مسجد	احمد پور شرقی
10۔ مسجد ہائی سکول احمد پور	احمد پور شرقی
11۔ مسجد عباسیہ	احمد پور شرقی
12۔ مسجد اہل حدیث ٹاہلیانوالی	احمد پور شرقی
13۔ مسجد کٹڑا احمد خان	احمد پور شرقی
14۔ درگاہ حضرت چانن پیر	منڈی یزامان چک نمبر 94 ڈی بی ۔ ضلع بہاول پور
15۔ درگاہ حضرت خواجہ خدا بخش	خیر پور تمیوالی تحصیل حاصل پور
16۔ درگاہ پیر شاہ رنگیلا	چک نمبر 66 تحصیل حاصل پور
17۔ درگاہ حضرت مخدوم محکم الدین سیرانی المعروف صاحب السیر	خانقاہ شریف تحصیل بہاول پور

18۔ درگاہ حضرت پیر سبحانی گیلانی	اوچ شریف تحصیل احمد پور شرقی
19۔ وقف خواجہ امام بخش (رباط اویسہ مدینہ)	خانقاہ شریف تحصیل بہاول پور
20۔ درگاہ حضرت جلال الدین بخاری	اوچ شریف تحصیل احمد پور شرقی
21۔ درگاہ حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت	اوچ شریف تحصیل احمد پور شرقی
22۔ درگاہ حضرت راجن قتال	اوچ شریف تحصیل احمد پور شرقی
23۔ درگاہ حضرت فضل الدین لاڈلہ	اوچ شریف تحصیل احمد پور شرقی
24۔ درگاہ حضرت ملوک شاہ	بستی ملوک شاہ بہاول پور
25۔ مدرسہ ارائیاں	احمد پور شرقی
26۔ مسجد بوستان عزیز	بہاول پور
27۔ جامع مسجد الصادق	چوک بازار بہاول پور
28۔ جامع اسلامیہ	بہاول پور
29۔ وقف آراضی تکیہ	باقر پور بہاول پور
30۔ مدرسہ ہارونیہ نعیم القرآن مسجد	محلہ عام خاص بہاول پور

ضلع رحیم یار خان

1۔ جامع مسجد الہ آباد	الہ آباد وارڈ نمبر 4 رحیم یار خان
2۔ درگاہ حضرت جٹی سلطان صاحب	کوٹ شاہان تحصیل خان پور
3۔ مسجد نظامت والی	ریلوے روڈ ۔ رحیم یار خان
4۔ جامع مسجد صادق آباد	منڈی صادق آباد
5۔ مسجد خواجگان	سکول بازار رحیم یار خان
6۔ عید گاہ	صادق آباد
7۔ مسجد غلہ منڈی	صادق آباد
8۔ مسجد کھامان	سکول بازار رحیم یار خان
9۔ مسجد بابا صاحب	محلہ بابا صاحب خان پور
10۔ مسجد خان سان والی	خان پور
11۔ درگاہ حضرت غریب شاہ	کوٹ دارا تحصیل رحیم یار خان
12۔ درگاہ حضرت شیخ عبدالستار صاحب	عبدالستار تحصیل خان پور
13۔ درگاہ حضرت رنگرنہ صاحب	الہ آباد تحصیل لیاقت پور
14۔ درگاہ حضرت چنن پٹن صاحب	چک نمبر 24 ۔ کچا تحصیل خان پور رحیم یار خان

15۔ واقف آراضی مسجد — نواں کوٹ تحصیل خان پور ضلع
16۔ امتیاز پارنیہ چوہدری غلام غوث صاحب — صمدانی تحصیل حافظ آباد
17۔ وقف اراضی سردار حمید اللہ خان — چک نمبر 35 پی تحصیل خان پور
18۔ وقف اراضی مسمات غلام فاطمہ بیوہ عنایت حسین — باکڑہ تحصیل خان پور
19۔ وقف آراضی مدرسہ بارونیہ تعلیم القرآن — چک نمبر 137 پی تحصیل صادق آباد
20۔ درگاہ حضرت بر شہید صاحب — بر شہید تحصیل خان پور
21۔ مسجد مستری کمال الدین والی — خان پور
22۔ درگاہ غوثیہ جمال الدین والی — جمال الدین والی تحصیل صادق آباد
23۔ مسجد غلہ منڈی — خان پور
24۔ جامع مسجد و درگاہ خواجہ غلام فرید صاحب — چاچڑاں شریف تحصیل خان پور
25۔ وقف آراضی حضرت پیر عبدالقادر جیلانی — فتح پور کمال تحصیل خان پور
26۔ مسجد مائی صاحبہ — خان پور
27۔ مسجد — ولہر
28۔ وقف آراضی سید قطب علی شاہ — چک نمبر 33 تحصیل رحیم یار خان
29۔ مسجد شریف — کوکھٹہ عالا تحصیل صادق آباد

ضلع بہاول نگر

1۔ وقف آراضی مسجد — چک نمبر 285 ایچ آر تحصیل فورٹ عباس
2۔ وقف آراضی حضرت شوق الٰہی — شوق الٰہی تحصیل چشتیاں
3۔ درگاہ حضرت تاج الدین سرور چشتی — چشتیاں
4۔ جامع مسجد — منڈی چشتیاں
5۔ جامع مسجد — ہارون آباد غلہ منڈی
6۔ وقف آراضی درگاہ بابا فرید الدین گنج شکر — حسن والی تحصیل منچن آباد
7۔ مسجد منیاں والی — منیاں والی تحصیل منچن آباد
8۔ عید گا — منڈی چشتیاں

STATEMENT SHOWING NAME OF WAQF PROPERTIES WITH INCOME & EXPENDITURE OF DISTRICT BAHAWALPUR

S. No.	Name of Waqf Property	Notification No. & Date	Year	Income	Estt.	Contg.	REPAIR. Ordy.	Spl.	Urs/Khatm-E-Quran.	Total
			TEHSIL BAHAWALPUR							
1.	Masjid Bakanairi Gate, Bahawalpur City.	3(269)-A/60, Dt. 31-10-60	1960-61	4666.87	520.00	267.81	—	—	—	787.81
			1961-62	3872.88	1460.00	820.67	5.57	—	—	2286.24
			1962-63	3992.00	1175.21	553.13	—	802.80	—	2532.14
			1963-64	3451 00	1467.82	893.81	—	7440.56	—	9802.19
			1964-65	3768.00	1611.00	452.74	464.00	—	—	2557.74
			1965-66	3998.00	1611.00	351.89	—	2040.22	125.00	4128.11
			1966-67	3904.00	1611.00	404.48	500.00	—	125.00	2640.48
			1967-68	5480.00	1611.00	249 41	200.00	—	125.00	2185.41
			1968-69	6460.00	1408.47	397.68	500.00	—	125.00	2431.15
			1969-70	5339.60	2899.32	388.03	489.50	—	125.00	3901.85
			1970-71	6291.87	2736.00	286.82	100.00	—	125.00	3247.82
			1971-72	5963.00	3136.15	547.32	—	4955.09	—	8638.56
			1972-73	4849.00	6159.00	840.83	—	—	—	6999.83
		Upto	30-11-73	1572.00	3209.00	360.00	71.00	—	—	3644.44
2.	Masjid Gul Hassan Bahawalpur City.	3(272)-Auqaf/60, Dated 31-19.00	1960-61	3746.94	326.00	131.49	—	—	—	457.49
			1961-62	2825.50	871.00	433.85	—	—	—	1304.85
			1962-63	3633.75	804.00	895 44	—	1259 45	—	2958.59
			1963-64	3124.25	804 00	689.38	—	1279.81	—	2773.19
			1964-65	2954.50	804.00	535.71	486.73	—	—	1826.44

			1965-66	2380.25	804.00	359.57	800.00	—	125.00	2088.57
			1966-67	2049 50	804.00	482.08	—	—	125.00	1411.08
			1967-68	4067.00	804.00	141.02	598.28	—	125.00	1668.30
			1968-69	2962.75	864.00	179.02	830.82	—	125.00	1998.84
			1969-70	3793.00	1301.00	370.69	100.00	—	125.00	1896.69
			1970-71	4039.00	1356.00	197.25	100 00	—	125.00	1788.25
			1971-72	3813.50	1556 00	325.28	—	9905.10	—	10986.38
			1972-73	4005.00	1579.00	325.32	100.00	—	—	2004.32
		upto	30-11-73	705.00	657.00	284 83	164.00	—	—	1105.83
	3. Masjid Janazgah	8(329)A-60	1960-61	1243.00	230.00	97.87	—	—	—	327.87
	Bahawalpur	Dt. 3-12-60	1961-62	7181. 50	520.00	107.55	—	—	—	627.56
	City		1962-63	1867.00	480.00	200.62	—	1245.23	—	2015 85
			1963-64	1634.00	480.00	241.00	—	856.52	—	1617.52
			1964-65	1741.00	480.00	190.95	114 32	—	—	485.27
			1965-66	1442.00	480.00	199.81	385.68	—	—	1065.49
			1966-67	1724.00	375.48	196.50	200.00	—	—	771.98
			1667-68	2008.00	575.48	48.70	—	—	—	624.1
			1968-69	2297.00	504.00	119.00	194.00	194.32	—	817.0
			1969-70	2116.10	740.00	80.62	200.00	—	—	1020.6
			1970-71	2148.00	537.24	95.50	50.00	—	—	682.7
			1971-72	2132 00	736.00	10.00	—	10140.17	—	10886.0
			1972-73	2081.00	824.00	60.31	—	3681.76	—	4572.0
		upto	30-11-73	793.00	1077.00	50.00	400.00	—	—	1527.0
	4. Masjid Machi	3(375) A-60	1960-61	1200.00	528.00	42.00	108.37	—	—	678.3
	Hatta Bahawalpur	Dt. 15-12-60	1961-62	2353 41	1705.00	517.99	90.63	—	—	2313.6
	City		1962-63	2944.00	1490.00	625.80	452.57	—	—	2567.7

S. No.	Name of Waqf Property	Notification No. & Date	Year	Income	Estt.	Contg.	REPAIR. Ordy.	Spl.	Urs/Khatm. E-Quran.	Total
			1963-64	2429.00	1562 81	692.99	740.27	—	—	2996.07
			1964-65	2583.00	1500 00	391.15	—	—	—	1991.15
			1965-66	2678 00	1500.00	523.46	200.00	—	—	2223.46
			1966-67	3376.50	1500.00	562.23	200.00	—	—	2262.23
			1967-68	4342.00	1500 00	439.50	200.00	—	—	2139.50
			1968-69	2585.00	1618.00	512.65	400.00	—	—	2643.16
			1969-70	3076.00	2617.00	348.00	400.00	—	—	3365.72
			1970-71	4892.00	4036.00	200.80	400.00	—	—	4858.86
			1971-72	3858,00	3816.00	407.98	300.00	—	—	4523.98
			1972-73	3337.00	4234.00	431.36	300.00	—	—	4965.36
		upto	30-11-73	486.00	2319.00	243.00	300.00	—	—	2862.00
5.	Masjid Aqsa, Bahawalpur City	3(473)Auqaf-60 dt 24-1-61	1960-61	45415.31	225.00	177.00	—	—	—	402.00
			1961-62	5260.00	975.00	348.31	40.00	—	—	1342.41
			1962-63	6633.00	900.00	609.93	774.07	—	—	2284.00
			1963-64	5446.00	900.00	1273.27	324.48	1070.00	—	2497.75
			1964-65	5472.50	900.00	414.36	—	1070.00	—	2384.36
			1965-66	5181.69	900.00	484.33	930.00	—	—	2314.33
			1966-67	5200.50	900.00	582.73	342.65	—	—	1825.38
			1967-68	6280.50	900.00	406.64	200.00	—	—	1506.64
			1968-69	5078.50	960.00	573.67	500.00	—	—	2033.67
			1969-70	5997.50	1327.00	370.70	500.00	—	—	2197.70

			1970-71	5318.50	1296.00	433.51	500.00	—	—	2197.70
			1971-72	5412.00	1296.00	378.51	300.00	—	—	1974.51
			1972-73	5372.00	1317.10	327.45	300.00	—	—	1944.55
		upto	31-11-73	1766.00	783.00	239.51	300.00	—	—	1323.51
6.	Robta Madina, Khanqah Sharif.	3(387) Auqaf-60 dt. 23-2-1961.	1960-61	1510.96	50.00	—	—		—	50.00
			1961-62	4720.49	—	238.42	—	—	—	238.42
			1962-63	1175.00	—	—	—	—	—	—
			1963-64	1175.00	—	—	—	—	—	—
			1964-65	6065.00	—	332.62	—	—	—	332.65
			1965-66	1600.00	—	—	—	—	—	—
			1966-67	700.00	—	—	—	—	—	—
			1967-68	9075.00	—	—	—	—	—	—
			1968-69	3075.00	—	4.00	—	—	—	4.00
			1969-70	6675.00	—	—	—	—	—	—
			1970-71	5665.00	—	—	—	—	—	—
			1971-72	—	—	—	—	—	—	—
			1972-73	1000.00	—	—	—	—	—	—
		upto	30-11-73	—	—	—	—	—	—	—
7.	Masjid Bosta-n-e-Aziz, Bahawalpur City.	3(592) Auqaf-60 dt. 13-7-62	1960-61	—	—	—	—	—	—	2956.48
			1961-62	—	—	—		—	—	3206.71
			1962-63	4019.00	1603.15	1214.66	138.67	—	—	2791.46
			1963-64	9591.00	1030 00	1487.83	—	688.88	—	2780.38
			1964-65	6418.50	1380.00	1086.83	324.62	—	—	4487.71
			1965-66	6251.00	1380.00	925.00	475.38	—	—	1916.61
			1966-67	8451.50	1340.00	889.84	—	2276.27	—	2650.10

S. No.	Name of Waqf Property	Notification No. & Date	Year	Income	Estt.	Contg.	REPAIR. Ordy.	Spl.	Urs/Khatm. E-Quran.	Total
			1967-68	9049.50	1380.00	394.59	142.02	—	—	3633.58
			1968-69	8021.00	1521.00	788.10	401.00	—	—	5573.23
			1969-70	7233.50	3007.13	426.45	200.00	—	—	12666.29
			1970-71	5327.50	4516 00	857.23	200.00	—	—	11752.35
			1971-72	9825.50	5252.20	417.92	—	6996.17	—	3684.32
			1972-73	6314 01	4209.44	456.60	—	5086.51	—	—
		upto	30-12-73	4735.00	3107.91	246.17	289.00	—	—	—
8.	Masjid Mullan Khawaja, Bahawal-pur City.	8587-Auqaf/60 dt. 21-11-1961	1960-61	—	—	—	—	—	—	—
			1961-62	524.50	150.00	88.10	—	—	—	238.10
			1962-63	444.00	120 00	94.57	196.00	—	—	410.57
			1963-64	539.00	120.00	145.42	—	—	—	265.42
			1964-65	561.00	120.00	245.00	40.00	—	—	405.00
			1965-66	437.00	120.00	223.99	40.00	—	—	383.99
			1966-67	343.67	120.00	215.95	38.33	—	—	374.28
			1967-68	414.00	120.00	194.00	—	—	—	314.00
			1968-69	803.00	180.00	200 50	100.0	—	—	480.50
			1969-70	611.00	930 00	301.00	100.0	—	—	1331.00
			1970-71	779.00	1440.00	175.00	100.0	—	—	1713.00
			1971-72	865.00	—	—	—	—	—	1724.00
			1972-73	155.00	406.45	—	—	—	—	406.45
		upto	30-11-73	—	—	—	—	—	—	—

9.	Masjid Shishgr an Bahawalpur City	8587-Auqaf/60 dt. 21-11-61	1960-61	325 41	—	—	—	—	—	—
			1961-62	47.00	—	—	—	—	—	—
			1962-63	35 00	—	—	—	—	—	—
			1963-64	105.00	—	—	—	—	—	—
			1964-65	60.00	—	—	60.00	—	—	60.00
			1965-66	131.50	—	—	—	—	—	—
			1966-67	79.00	—	—	—	—	—	—
			1967-68	84.50	—	—	—	—	—	—
			1968-69	102.00	—	4.00	—	—	—	4.00
			1969-70	130.00	—	—	—	—		—
			1970-71	151.95	—	—	—	—	—	—
			1971-72	136.00	—	—	—	—	—	—
			1972-73	64.00	—	—	—	—	—	—
		upto	30-11-73	32.00	—		—	—	—	—
10.	Masjid Judge Muhammad Akbar, Bahawalpur City.	-do-	1960-61	107.51	23.00	18.63	—	—	—	41.63
			1961-62	311.00	299.00	93.63	50.00	—	—	442.33
			1962-63	437.00	276.00	139.90	300.00	—	—	715.90
			1963-64	493.00	276.00	163.79	—	—	—	439.29
			1964-65	326.00	276.00	—	—	—	—	276.00
			1965-66	273.00	276.00	165.00	40.00	—	—	481.00
			1966-67	354.00	276.00	180.00	40.00	—	—	496.00
			1967-68	408.00	276.00	40.00	—	—	—	316.00
			1968-69	467.50	303.00	4.00	60.00	—	—	3
			1969-70	509.00	1309.00	66.00	—	—	—	1
			1970-71	617.00	1830.00	52.50	50.00	—	—	1

S No.	Name of Waqf Property	Notification No. & Date	Year	Income	Estt.	REPAIR. Contg.	Ordy.	Spl.	Urs/Khatm-E-Quran.	Total
			1971-72	681.00	—	—	—	—	—	2400.00
			1972-73	24.00	396.00	—	—	—	—	396.00
		upto	30-11-73	—	—	—	—	—	—	—
11.	Masjid Kot Noora, Bahawalpur.	-do-	1960-61	444.62	—	—	—	—	—	—
			1961-62	66.00	—	—	—	—	—	—
			1962-63	66.00	—	—	—	—	—	—
			1963-64	00.20	—	—	—	—	—	—
			1964-65	132.00	—	—	—	—	—	60.00
			1965-66	—	—	125.00	—	—	—	125.00
			1966-67	66.00	—	125.00	—	—	—	125.00
			1967-68	100.00	—	—	—	—	—	—
			1968-69	—	—	4.00	—	—	—	4.00
			1969-70	310.10	—	—	—	—	—	—
			1970-71	69.00	—	—	—	—	—	—
			1971-72	252.00	—	—	—	—	—	—
12.	Waqf Sh. Allah Wasaya, Bahawalpur City.	-do-	1960-61	2046.06	—	—	—	—	—	—
			1961-62	483.00	—	—	—	—	—	—
			1962-63	464.00	—	7.62	—	—	—	7.62
			1963-64	567.00	—	—	—	—	—	—
			1964-65	464.00	—	—	100.00	—	—	100.00
			1965-66	272.00	—	—	100.00	—	—	100.00

			1966-67	414.00	—	—	—	—	—	—
			1967-68	303.00	—	—	—	—	—	—
			1968-69	565.00	—	4.00	—	—	—	4.00
			1969-70	696.90	—	—	—	—	—	—
			1970-71	879.00	—	—	70.00	—	—	70.00
			1971-72	840.00	—	—	50.00	—	—	50.00
			1972-73	766.00	—	—	—	—	—	—
		upto	30-11-73	16.00	—	—	—	—	—	—
13.	Masjid Al-Sadiq Bahawalpur City	11(7)-Auqaf /63, dated 30-10-65	1965-66	54406.07	14950.26	17952.80	—	21151.01	—	54054.13
			1966-67	67187.49	15053.25	10631.78	—	—	—	25683.00
			1967-68	81151.03	17862.88	6177.62	—	5564.50	—	29605.00
			1968-69	71994 18	15836.33	6543.14	—	4222.24	—	26601.71
			1969-70	78750.13	18910.31	14159.12	310.57	—	—	33380.00
			1970-71	73695.37	18465.88	9262-02	—	5434.42	—	33162.32
			1971-72	76655.08	18027.19	7537.78	—	53082.79		78647.76
			1972-73	78083.34	20371.15	12482.93	—	65191.55	—	98005.61
		upto	30-11-73	25233.66	14176.47	2777.83	280.00	—	—	17234.30
14.	Baqirpur Waqf Land	3(14)A/70 dated 26-12-70	1970-71	1070.00	—	—	—	—	—	—
			1971-72	1134.00	—	—	—	—	—	—
			1972-73	1260.00	—	—	—	—	—	—
		upto	30-11-73	—	—	—	—	—	—	—
15.	Waqf Land Chaman Shah		1971-72	737.00	—	—	—	—	—	—
			1972-73	810.00	—	—	—	—	—	—
		upto	30-11-73	—	—	—	—	—	—	—

S. No.	Name of Waqf Property	Notification No. & Date	Year	Income	Estt	Contg.	REPAIR. Ordy.	Spl.	Urs/Khatm. E-Quran.	Total
16.	Al-Haj Sir Sadiq Muhammad Khan Khamis Trust, Dera Nawab Sh.	upto	1971-72	130187.99	46098 00	16621 31	—	22961.21	—	85681.11
			1972-73	319886.77	99240.55	4961 05	400.00	69732 47	—	174334.07
			30-11-73	24375.92	66457.64	11270.65	547.88	—	—	78276.17
17.	Shoine of H. Chanan Pir Cholistan.	3(274)-Auqaf/ 60, 31-10-60	1960-61	9710.11	353.43	419.47	—	—	—	772.90
			1961-62	9586.93	995.00	433.05	—	—	—	1428.05
			1962-63	9596.80	1005.00	1061.20	—	—	—	2666.29
			1963-64	6395.87	1140.00	976.89	—	—	—	2116.89
			1964-65	8416.63	1040.00	1013.82	—	—	—	2153.82
			1965-66	8689.08	1000.73	516.22	200.00	—	448.00	2164.95
			1966-67	7180.07	1120.00	251.12	—	—	450.00	1821.12
			1967-68	12884.22	968.52	581.49	—	—	199.00	1449.00
			1968-69	16577.14	1236.00	198.75	—	—	200.00	1634.75
			1969-70	16074.46	1677.77	350.00	—	—	200.00	2228.27
			1970-71	18258.32	2396.26	462.62	—	—	200.00	3058.88
			1971-72	21390 66	2269 16	285.99	—	3420.00	200.00	6175.15
			1972-73	32304.10	3938.00	386.50	380.00	—	200.00	4903.50
		upto	30-11-73	136.82	1750.00	225.00	100.00	—	—	2075.00
18.	Shoine of H. Mokh-umud Lay, Sahib Sairai Khanqah Sharif.	3(336)A/60, dt. 3-12-60	1960-61	2485.61	720.25	660.44	—	—	—	1360.69
			1961-62	3994.83	2078.84	2078.75	42.00	—	—	4218.59
			1962-63	4544.26	1911.61	2781.00	—	1626.25	—	6319.26
			1963-64	4246.75	1920.00	3057.39	—	1024.25	—	6001 64

				1964-65	4459.36	1920.00	1159.18	300.00	—	—	3379.18
				1965-66	5458.87	1920.00	1378.97	200.00	—	300.00	3798.97
				1966-67	7745.93	1935 91	750.55	126.74	—	300.00	3113.10
				1967-68	9727.24	2100.00	963.38	100.00	—	300.00	3463.38
				1968-69	1272-53	3220.00	735.98	500.00	4919.20	600.00	8075.18
				1969-70	12153.74	3025.20	849.76	500.00	—	300.00	4024.48
				1970-71	11685.98	2871.60	1054.88	500.00	—	300.00	4726.48
				1971-72	11374.74	2868.40	934.39	—	2983.02	200.00	7085.81
				1972-73	1399.05	4180.25	1104.51	400.00	2301.94	300.00	8286.70
			upto	30-11-73	2668 73	4397.00	410.67	—	—	—	4771.67
	19.	Shrine of H. Malook Shah Sahib Near City Bahawalpur	8587/A/60, dt. 21-11-61	1960-61	864.43	475.00	—	—	—	—	—
				1961-62	70 00	475.00	56.09	—	—	—	231.39
				1962-63	250.00	375.00	3.82	—	—	—	378.82
				1963-64	207.00	150.00	49.99	100.00	—	—	299.99
				1964-65	311.00	—	36.00	—	—	—	36.00
				1965-66	—	—	40.00	140.00	—	—	180.00
				1966-67	415.00	—	11.62	—	—	—	11.62
				1967-68	761.81	—	37.50	40 00	—	—	77.50
				1968-69	134 44	—	19 85	47.00	—	—	66.95
				1969-70	1424.98	445.39	5.00	40.00	—	—	190.39
				1970-71	422.30	—	23.00	40.00	—	—	63.00
				1971-72	390.15	—	20.37	40.00	—	—	60.63
				1972-73	566.03	—	—	—	—	—	—
			upto	30-11-73	—	—	—	—	—	—	—
	20.	Madrassa Haroonia Bahawalpur City		1972-73	3166.00	140.00	—	—	—	—	—
			upto	30-11-73	28.00	286.67	180.00	120.00	—	—	486.00

S. No.	Name of Waqf Property	Notification No. & Date	Year	Income	Estt.	Contg.	REPAIR. Ordy.	Spl.	Urs/Khatm. E-Quran.	Total
			TEHSIL HASILPUR							
1.	Shrine of Hzt. Kh. Khuda Bakhsh Sahib, Khairpur.	369-Auqaf/60 dt. 20-7-60	1960-61	165.00	131.00	—	—	—	—	131.04
			1961-62	4621.92	1647.80	337.63	—	—	—	1485.43
			1962-63	4423.90	1000.00	278.42	—	2309.25	—	3587.67
			1963-64	2813.22	960.00	789.66	404.00	—	—	2153.66
			1964-65	3186.25	960.00	526.37	20.00	—	—	1506.37
			1965-66	2656.80	960.00	324.55	480.00	—	—	2264.55
			1966-67	3518.43	960.00	422.51	206.31	—	200.00	1788.92
			1967-68	11155.70	941.23	312.48	100.00	—	200.00	1553.71
			1968-69	4979.41	1044.00	298.75	500.00	—	200.00	2042.75
			1969-70	5219.26	1756.00	242.87	500.00	—	200.00	2698.87
			1970-71	22625.39	1968.00	408.91	500.00	—	200.00	3086.91
			1971-72	6153.71	2095.88	300 03	500.00	—	200.00	3384.91
			1972-73	12485.78	2360 00	300.35	200.00	2226 52	200.00	5174.87
		upto	30-11-73	605.54	1631.00	233.25	600.00	—	—	2464.25
2.	Sh. of Hazrat Mohd. Shah Rangile Sahib. Hasilpur.	3(347) Auqaf-60 dt. 5-12-60.			—	—	—	—	—	—
			1960-61	540.00	935.63	65.75	—	—	—	1001.38
			1961-62	2830.54	1430.00	451.73	200.00	—	—	2081.73
			1962-63	4978.22	1320.00	1111.50	1670.12	—	—	4101.62
			1963-64	3698.45	1320.00	521.50	—	—	—	1841.80
			1964-65	4267.88	1320.00	392.88	1000.00	-	125.00	2837.88

			1965-66	6896.13	1320.00	668.08	—	2305.00	481.00	4774.08
			1966-67	7674.17	1112.26	706.88	100.00	—	190.57	2109.31
			1967-68	16782.58	1622.00	637.67	100.00	—	300.00	2659.67
			1968-69	12933.65	2320.80	307.74	100.00	—	300.00	3028.54
			1969-70	2064.87	3675.50	445.19	100.00	—	300.00	5420.69
			1970-71	31868.39	3926.33	361.79	—	3716.51	30.000	8304.63
			1971-72	20322.89	2097.00	255.00	—	5603.44	300.00	8255.44
			1972-73	34375.95	3184.00	225.00	—	840.00	—	4249.00
					TEHSIL AHMADPUR					
	1. Jamia Masjid Ahmedpur East.	3(330) Auqaf-60 dt. 5-12-1960	1960-61	4380.51	718.00	191.88	—	—	—	909.88
			1961-62	12160.44	2671.00	853.82	—	—	—	3524.82
			1962-63	6055.00	2304.00	3470.00	254.00	—	—	6028.18
			1963-64	7542.00	2304.00	3017.51	927.81	—	—	6249.32
			1964-65	8122.00	2304.00	1197.06	—	—	—	3501.06
			1965-66	5968.00	2304.00	999.98	—	600.00	425.00	4088.98
			1966-67	6765.00	2304.00	379.50	47.50	—	—	3226.06
			1967-68	10040.00	2304.00	456.12	200.00	—	—	2960.00
			1968-69	7675.00	2186.00	2095.94	500.00	—	—	4782.04
			1969-70	7524.00	2428.13	1134.52	300.00	—	—	3162.65
			1970-71	7865.00	2376.00	537.00	300.00	—	456.00	3405.38
			1971-72	7920.00	2376.00	996.96	300.00	—	—	3672.00
			1972-73	7742.00	2653.00	1672.60	300.00	—	—	4625.60
		upto	30-11-73	2369.00	2683.00	939,38	—	—	—	3057.38
	2. Masjid Ahlantsoith Ahmadpur East.	3(368)-Auqaf/60, dt. 16-12-60	1960-61	2433.55	585.00	61.07	—	—	—	646.00
			1961-62	1508.31	1105.00	549.91	—	—	—	1754.91

S No.	Name of Waqf Property	Notification No. & Date	Year	Income	Estt.	Contg.	REPAIR. Ordy.	Spl.	Urs/Khatm-E-Quran.	Total
			1962-63	2363.50	1286.00	1076.04	—	—	—	2362.04
			1963-64	4176.00	2645.00	1008.05	—	—	—	3650.25
			1964-65	1950.00	3780.00	568.58	393.50		—	4742.08
			1965-66	874.00	3240.00	155 51	—	—	—	3395.51
			1966-67	416.00	3200.00	249.50	—	—	—	3449.95
			1967-68	6047 00	3240.00	79.12	—	—	—	3319.12
			1968-69	4543.50	3390.00	115 00	100.00	—	—	3605 00
			1969-70	9324.00	3958.00	48 30	100 00	—	—	4116.20
			1970-71	2904 00	3648.00	150.00	100.00	—	—	3998.00
			1971-72	6603.75	3648.00	487.05	100.00	—	—	3885 25
			1972-73	7929.65	3371.00	200.06	100.00	198.20	—	3871.96
		upto	30-11-73	2855.00	1670.00	1850.53	177. 00	—	—	1932 53
3.	Masjid High School Ahmadpur East.	5(24)Auqaf-60. dt. 28-5-62	1960-61	1448.20	390.00	52.50	—	—	—	442.50
			1961-62	3003.65	1920.00	132.26	—	—	—	1952.26
			1962-63	3101.00	1647.00	640 54	119.88	—	—	2407.42
			1963-64	3357.00	1647 00	548.82	100.00	—	—	2428.43
			1964-65	4077 00	2760.00	364 80	77.50	—	—	3202.30
			1965-66	3070.00	2760.00	387.27	122.50	—	125.00	3394.78
			1966-67	3335.00	2110.00	331.66	100.00	—	—	2541.40
			1967-68	4633.00	1980 00	331.35	50.00	—	—	2336.55
			1968-69	4986 00	2108.50	380.74	150.00	—	—	2539.24
			1969-70	4167.00	2976.00	598.02	150.00		—	3724.02
			1970-71	4547.00	5666.00	383.91	100.00	—	—	6149.91
			1971-72	4602.00	3816 00	452.43	100 00	—	—	4368.43
			1972-73	4130.00	3839.00	380.97	100.00	—	—	4319.97
		upto	30-11-73	1714.00	2134.00	193.52	198.00	—		2575.52
4.	Masjid Katra Ahmad Khal, Ahmadpur East	8587/Auqaf-60 dt. 21-11-61	1960-61	284.61	90.00	10.62	—	—	—	100.62
			1961-62	900.00	420.00	—	—	—	—	420.00

			1962-63	329 50	360.00	118.25	—	—	—	478.25
			1963-64	478.00	360.00	136.25	—	—	—	476.25
			1964-65	337.25	360 00	—	—	—	—	360.00
			1965-66	284.00	360.00	125.00	—	—	—	485.00
			1966-67	463.22	360 00	174.80	45.75	—	—	580.00
			1667-68	420.00	360.00	—	—	—	—	360.00
			1968-69	455.00	390 00	48.00	75.00	—	—	483.00
			1969-70	341.00	360.00	156.00	75.00		—	615.00
			1970-71	716.00	360.00	25.00	50.00	—	—	435 00
			1971-72	345.00	300.00	30.00	—	—	—	330.00
			1972-73	146.00	150.00	—	—	—	—	150 00
		upto	30-12-73							
5.	Madrasa Arian, Ahmadpur East.	-do-	1960-61	246.94	—	1.12	—		—	1.12
			1961-62	373.00	—	250.53	—	—	—	250.53
			1962-63	150.00	—	180.00	—	—	—	180 00
			1963-64	276.00	—	43.12	74.00	—	—	117.12
			1964-65	179 00	—	—	—	—	—	—
			1965-66	279.00	—	39 50	50.00	—	—	90 81
			1966-67	126.00	—	40.81	50.00	—	—	89 50
			1967-68	436.00	—	—	40.00	—	—	40.00
			1968-69	508 00	—	—	40.00	—	—	40.00
			1969-70	511.00	—	—	40 00	—	—	40.00
			1970-71	544.00	—	20.00	40.00	—	—	60.00
			1971-72	919.00	—	—	40.00	—	—	40.00
			1972-73	168.00	—	—	—	—	—	—
		upto	30-11-73	438.00	—	—	—	—	—	—
6.	Shrine of Haz. Mehboob Subhani Uch Shrif.	3(489) Auqaf-60 dated 14-12-61	1960-61	4982.26	150.00	733.71	—	—	—	883 71
			1961-62	6336.00	2045 01	2900.31	—		—	4945.32
			1962-63	8244. 8	1800.00	4011.04	—	1557.81	—	7368.88
			1963-64	7658.60	450.00	3316.42	4129.82	—	—	9896.26
			1964-65	8415.72	2740.00	1329.83	745.84	—	—	4545.67
			1965-66	9082,17	2400.00	218 .85	224.16	—	400.00	5207.01
			1966-67	10717.13	2010.00	1537.17	—	—	258.00	3801.90
			1967-68	10468.87	2130.00	1323.75	200.00	—	200.00	3853.7

S. No.	Name of Waqf Property	Notification No. & Date	Year	Income	Estt.	Contg.	REPAIR. Ordy.	REPAIR. Spl.	REPAIR. Urs/Khatm-E-Quran.	Total
			1968-69	11187.19	1956.67	1203.20	—	—	400.00	6157.1
			1969-70	11820.92	4610.99	846.18	300.00	—	400 00	9538.7
			1970-71	13356 41	2376.00	1436.61	100 00	4226 14	400.00	6157.01
			1971-72	16324.77	2635.93	848.80	—	5459 89	—	9350.06
			1972-73	14166.63	4732.00	525.92	250.00	12177.14	—	17885.00
		upto	30-11-73	2387.69	3282.00	498.30	—	—	—	4353.05
7.	Shrine of Hz. Jalal-ud-Din Sahib, Uch	3(67) Auqaf-60 dated 23-2-62	1960-61	1446.34	100 00	90.75			—	190.00
			1961-62	3679.34	1642.25	1594.79	—	—	—	3237.00
			1962-63	4984.58	1260.00	1500.35	370.00	—	—	3138.35
			1963-64	3781.12	1200.00	1880.02	2515.50	—	—	5595.50
			1964-65	4404.99	1404.00	1142.35	—	—	—	2546.35
			1965-66	4384.56	1208.00	1766.66	1500.00	—	247.25	2721.
			1966-67	5100.49	1199.00	977.87	493.96	—	233.75	2900.
			1967-68	5722.43	1260.00	1548.35	200.00	—	250 75	3259.
			1968-69	6160.16	1052.00	673.46	200.00	—	202.50	2127.
			1969-70	5491.61	2250.56	967 09	100.00	—	—	3318.
			1970-71	7005.09	2954 07	640.09	200.00	—	300.00	4244.
			1971-72	7353 79	4667.35	688.91	—	14399.00	—	2035.
			1972-73	5027.00	5482.00	797.95	—	24914.05	300.00	3449.
		upto	30-11-73	1207.77	3627.00	549.60	578.00	—	—	4754.
8.	Shrine of Haz. Makh-doom Jahanian, Uch Sharif.	3(67) Auqaf/60, dated 22-2-62	1960-61	672 33	672.73	10.00	—	—	—	159
			1961-62	2055.29	1101.50	517.09	—	—	—	1625
			1962 63	1879.86	720.00	330.78	—	—	—	1050
			1963-64	1627.97	680.00	607.42	—	654 62	—	1942
			1964-65	1860.67	520.00	467.19	9.00	—	—	996
			1965-66	1600.00	1076 45	574.64		1991.00	—	3642
			1966-67	1945.66	1715.17	515.20	472.00	—	241.65	3069
			1967-68	2232.58	1752.50	449.03	—	—	250 242	451
			1968-69	2402.78	1609 34	453.22	150.00	—	250.00	2462

			1969-70	2444.70	1778.74	737.38	150·00	—	250.00	2966
			1970-71	3747.37	2390.74	671.62	150.00	—	250.00	3462
			1971-72	3636.68	2304.00	550.67	150.00	—	250.00	3254
			1972-73	5410.40	4407.88	341.38	100.00	4361.39	250.00	3460
		upto	30-11-73	594.50	3106.00	242.20	198.00	—	—	2553
9.	Shrine of Haz. Rajan Qatal Sahib, Uch Sharif.	3(67)-Auqaf/60, dated 23-3-61.	1960-61	308.06	35.00	10.00	—	—	—	45.00
			1961-62	672 81	680.00	182.53	—	—	—	762.53
			1962-63	652.07	480.00	93.89	—	—	—	573.89
			1963-64	663.40	500.00	194.53	—	—	—	694.53
			1964-65	524 38	480.00	245.47	—	—	—	734.47
			1965-66	654.92	480 00	322 49	391.00	—	—	1192.49
			1966-67	719.23	480.00	542.91	159.30	—	—	1082.21
			1967-68	803.98	465.36	304.60	—	—	—	769.96
			1968-69	932.88	5 4.00	246 61	100.00	—	—	850.61
			1969-70	1180.83	624.00	185.50	—	—	—	809.50
			1970-71	1378.33	568 26	137.99	100.00	—	—	106.25
			1971-72	1911.67	576.00	109.76	2186.58	—	—	2872.34
			1972-73	1688.24	660.00	198.15	—	6570.27	—	7428.42
		upto	30-11-73	380.35	1209.00	59.94	—	—	—	1268.94
10.	Shrine of Haz. Fazal Din Ladla Sahib, Uch Sharif.	3(493).Auqaf/60, dated 23-2-61.	1960-61	579.10	35.00	—	—	—	—	35.00
			1961-62	908 05	980.00	525.13	—	—	—	1505.13
			1962-63	918.82	697.50	465.74	—	—	—	2063.24
			1963-64	838.58	920.00	306 61	—	—	—	1226.61
			1964-65	816.12	840.00	374.51	—	—	—	1254.51
			1965-66	861.24	870.00	405.05	—	—	—	1275.05
			1966-67	887.76	720.00	356.50	250.00	—	—	1326.50
			1967-68	1087.95	960.00	166.62	—	—	—	1126.62
			1968-69	1232.40	781.61	292.36	100.00	—		1173.97
			1969-70	1216.34	2107.88	109.00	100.00	—	—	2316.88
			1970-71	1702.96	1991.22	265.70	100100	—	—	2356.92
			1971-72	1789.08	2016.00	227.00	50.00	—	—	2294.00
			1972-73	2078.52	2100.00	255.00	—	1025.79	—	3380.79
		upto	30-11-73	327.29	2047.00	175.00	150.00	—	—	2372.00

بہاولپور ڈویژن میں مندرجہ ذیل ترقیاتی سکیمیں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مرتب ہیں :

1 ۔ مسجد نظامت رحیم یار خان

یہ مسجد کافی عرصہ پہلے کی تعمیر شدہ ہے اور اب اس عمارت کی حالت اچھی نہیں رہی ۔ مسجد کافی تنگ ہے اور اس میں بمشکل 70 ۔ 80 آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں ۔ حالانکہ شہر کے بارونق علاقہ میں ہونے کی وجہ سے یہاں نمازیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے ۔ اس تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے مسجد کی توسیع کا منصوبہ بنایا گیا ہے ۔ جس میں تقریباً 800 سے 1000 آدمی نماز ادا کر سکیں گے ۔ تب یہ مسجد اس علاقہ کی ضروریات کے لیے کافی ہوگی ۔

مسجد مارکیٹ اور مین بازار کے پاس واقع ہے اس لیے اس کی ملحقہ زمین پر ایک جدید ترین طرز پر مارکیٹ اور دوکانات بنانے کا انتظام کیا گیا ہے ۔ مارکیٹ کی اوپر والی منزل پر چند دفاتر اور فلیٹ بنانے کا بھی منصوبہ ہے ۔

اس سکیم کے لیے تخمیناً لاگت 12 لاکھ ہے اور اس کے پہلے مرحلہ پر مبلغ سات لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے ۔ تمام نقشہ جات کے ڈیزائن اور تفصیلی تخمینہ جات مکمل ہو چکے ہیں ۔ پچھلے دنوں ٹنڈر بھی طلب کئے گئے تھے لیکن صوبہ میں ٹھیکیداروں کی عام ہڑتال کی وجہ سے کوئی ٹنڈر موصول نہ ہوا ۔ اب ہڑتال قریباً قریباً ختم ہو رہی ہے اس لیے اگلے ماہ اس کے ٹنڈر پھر طلب کئے گئے ہیں ۔

2 ۔ مزار حضرت خواجہ غلام فرید صاحب کوٹ مٹھن

اس مزار پر دور دراز سے زائرین اور عقیدت مند کثیر تعداد میں حاضری کے لیے آتے رہتے ہیں ۔ جس سے مزار کو خاطر خواہ آمدن بھی ہوتی ہے ۔ مشاہدہ میں آیا ہے کہ زائرین کو عام سہولتیں میسر نہیں ہوتیں جس کی وجہ سے ان کو کافی دشواریاں پیش آتی ہیں ۔ زائرین کے آرام کے لیے منصوبہ بنایا جا رہا ہے ۔ جس میں مسجد کی توسیع ۔ غسل خانے اور طہارت خانے کی جدید طریقے پر ازسرنو تعمیر ۔ عورتوں اور مردوں کے لیے علیحدہ باقاعدہ وضو خانے ۔ بجلی کے نظام کی ازسرنو وائرینگ اور جنریٹر وغیرہ شامل ہیں ۔ وافر مقدار میں پانی حاصل کرنے کا بھی بندوبست کیا جائے گا ۔ ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ماسٹر پلان کی تکشیل کی جا رہی ہے ۔

3 - جامع مسجد الصادق بہاولپور

اس مسجد کی تعمیر نواب آف بہاولپور نے اپنے وقت میں خود شروع فرمائی - جب محکمہ اوقاف نے تحویل میں یہ مسجد لی تو اس وقت یہ نامکمل تھی اس لیے اس مسجد کو مکمل اور توسیع کے لیے کام کیا جا رہا ہے - جس کا اندازاً تخمینہ 10 لاکھ روپیہ ہوگا - اس وقت محکمہ ایک واٹر ٹینک اونچی سطح پر - جدید طرز کے غسل خانوں اور طہارت خانوں کا بلاک مسجد کے صحن میں پنکھوں کی فراہمی مسجد کے ہال کے اندر سنگ مرمر کا محراب - سیور برائے فلش سسٹم - مسجد کے ہال کے مین گیٹ کے ارد گرد جس کے لفظوں کی آیت الکرسی اور دیگر امور مکمل کئے جا چکے ہیں - مسجد کی توسیع جو کہ مشرق کی طرف ہونی درکار ہے ابھی نہیں ہو سکی کیونکہ مین گیٹ کی جگہ کا تعین ابھی پبلک نہیں کر سکی اور اس جگہ پر جو کھوکھا جات اور دوسری چند ایک عمارات ہیں کا قبضہ محکمہ کو نہیں مل سکا - قبضہ ملنے اور گیٹ کی جگہ کا فیصلہ ہونے پر مزید کام مکمل کر دیا جائے گا -

4 - جامع اسلامیہ بہاول پور میں نیو ہوسٹل اور سائنس بلاک کی تعمیر

ہوسٹل کا کام شروع کیا گیا جس کا اندازاً تخمینہ ایک لاکھ 14 ہزار ہے - ایک سائینس بلاک بنانے کی سکیم تیار کی گئی ہے جو کہ مین بلڈنگ کے جنوب مغرب کی سمت میں بنایا جائے گا - ابتدائی نقشہ جات رئیس الجامع - جامعہ اسلامیہ بہاول پور اور چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف نے منظور کر دیئے ہیں -

5 - مسجد بوستان عزیز بہاول پور

مسجد کے ملحقہ ایک باغ ہے اس جگہ پر ایک وسیع پیمانے پر سبزیات اگانے کی سکیم محکمہ کے زیر غور ہے جو کہ محکمہ زراعت کی وساطت سے عمل میں لائی جائے گی -

فہرست

(بحوالہ غیر نشان زدہ سوال نمبر 84)

فہرست وقف اراضیان جو کہ پٹہ پر دی گئی ہیں

خانقاہ یا مسجد جسکےساتھ رقبہ ملحق ہے	موضع جہاں رقبہ واقعہ ہے	رقبہ تعدادی	پٹہ کی سالانہ شرح	آمدنی
			روپے	روپے
حجرہ شاہ مقیم	بیگم کوٹ لاہور	16 کنال	125	125
لہری شاہ لاہور	پل شاہ دولہ گوجرانوالہ	52 کنال 7 مرلہ	308	803
ایضاً	گڑھی شاہو لاہور	32 کنال	زیر سکیم برائے اوقاف کالونی	
بابا بلھے شاہ قصور	موضع کھارا قصور	71 کنال 5 مرلہ	1929	1929
بابا شاہ فرید لاہور	ڈھولن وال لاہور	33 کنال 6 مرلے	1845	1845
مسجد محمد خان چونیاں	چونیاں	17 کنال 18 مرلے	250	250
مسجد جمبر کلاں قصور	جمبر کلاں قصور	13 کنال	1300	1300
درگاہ حبیب شاہ قصور	موضع سندھو قصور	124 کنال 5 مرلے	1100	1100
وقف دریا پیر	موضع چک نمبر 64 دھوپ سڑی تحصیل چونیاں	24 کنال 2 مرلے	90	90
مسجد شریف (انڈیا)	موضع ظفر کے قصور	36 کنال 6 مرلے	326	326
وقف امام باڑہ چک 18 ۔ قصور	بڈھا کی رکھ منڈیکی شام کوٹ کہنہ	537 کنال 15 مرلے	6253	6253

حضرت بابا مست لاہور	موضع باٹھ لاہور	22 کنال 2 مرلے	375	375
دربار حضرت سالار یار لاہور	موضع مل لاہور	373 کنال 2 مرلے	زیر مقدمہ	زیر مقدمہ
خانقاہ شیر علی شاہ (انڈیا)	موضع تلونڈی چونیاں	120 کنال	—	—
مسجد و قبرستان اہل اسلام (انڈیا)	موضع ناوکے کلاں چونیاں	118 کنال 11 مرلے	880	880
مسجد غلام مصطفیٰ صاحب (انڈیا)	موضع گانجا سندھو لاہور	30 کنال 15 مرلے	302	302
مسجد نذیر احمد (انڈیا)	ایضاً	12 کنال 3 مرلے	121	121
شاہ بابا غازی لاہور	موضع بوتیاں لاہور	54 کنال 2 مرلے	ابھی تک نیلام نہیں ہوئی	
خانقاہ شاہ کمال صاحب	للیانی	135 کنال 3 مرلے	1,880	1,880
خانقاہ (انڈیا)	ایضاً	56 کنال 8 مرلے	435	435
مسجد دبو والی چر والی (انڈیا)	نتھ جاگیر تحصیل چونیاں	209 کنال 8 مرلے	700	700
مسجد شریف (انڈیا)	ناتھ جاگیر تحصیل چونیاں	186 کنال 12 مرلے	968	968
ایضاً	چک نمبر 66 چونیاں	41 کنال 11 مرلے	190	190
مسجد مخلص والی (انڈیا)	موضع بونگا کاہن سنگھ والا تحصیل چونیاں	46 کنال 5 مرلے	320	320
خانقاہ حضوری شاہ لاہور	موضع باتھ	19 کنال 11 مرلے	611	611
خانقاہ میاں اللہ بخش	موضع سانک تحصیل لاہور	51 کنال 14 مرلے	363	363
تکیہ پیری قادر آباد (انڈیا)	بلوکی چک نمبر 30 چونیاں	24 کنال	140	140
مسجد (انڈیا)	گگا سرائے تحصیل چونیاں	47 کنال 2 مرلے	65	65
شاہ جمال	موضع مراٹھی تحصیل چونیاں	82 کنال 11 مرلے	350	350

خانقاہ یا مسجد جس کے ساتھ رقبہ ملحق ہے	موضع جہاں رقبہ واقع ہے	رقبہ تعدادی	پٹہ کی سالانہ شرح	آمدنی
			روپے	روپے
شریف الدین (انڈیا)	موضع لکھن کے تحصیل چونیاں	111 کنال 14 مرلے	315	315
تاجا بانا قصور	موضع ڈھڈے و موضع ڈھوئے	208 کنال 16 مرلے	3,067	3,067
شاہ محمد غوث لاہور	تاج پورہ لاہور	56 بیگھہ	8,232	8,232
	ایضاً	657 کنال 5 مرلے	12,000	12,000
	کوٹلی عبدالرحمان سوواڑی باغبان پورہ کوٹ خواجہ سعید	284 کنال 6 مرلے	7,258	7,258
تکیہ گلاب شاہ موضع کھارا تحصیل قصور	موضع کھارا	129 کنال 21 مرلے	1,700	1,700
خانقاہ سید عیسیٰ شرف (انڈیا)	گگا سرائے تحصیل چونیاں	95 کنال 6 مرلے	410	410
تکیہ پیر (انڈیا)	موضع للیانی	10 کنال	100	100
مسجد فرید آباد	چاہ چندہ سنگھ والا تحصیل چونیاں	159 کنال 1 مرلہ	770	770
بابا شاہ نور اثاری سروپہ	موضع شاہ نور	77 کنال 2 مرلے	2,420	2,420
ایضاً	ایضاً	634 کنال 2 مرلے	6,783	6,783
بو علی قلندر (انڈیا)	موضع باگڑیاں لاہور	87. کنال	2,515	2,515
انجمن اہل اسلام	بیگم کوٹ	22 کنال	ابھی تک نیلام نہیں ہوئی -	
حضرت میاں میر صاحب	موضع میاں میر	94 کنال	10,500	10,500

نمبر شمار	خانقاہ / مسجد جس کے ساتھ زمین ہے	موضع جہاں رقبہ واقع ہے	رقبہ تعدادی		پٹہ کی شرح سالانہ	سالانہ آمدنی
			کنال	مرلے	روپے	روپے
1	وقف زمین آمدہ انڈیا	سانگے تحصیل و ضلع گوجرانوالہ	44	12	650	650
2	دربار پیر عنایت شاہ	چک غازی تحصیل حافظ آباد	1,758	00	1,133.33	1,133.33
3	دربار حضرت شاہ عبدالرحمان	بھڑی کلاں تحصیل و ضلع گجرانوالہ	207	00	3,020	3,020
4	دربار حضرت بوٹے شاہ	بھڑی چٹھہ تحصیل حافظ آباد	1,140	4	6,388.80	6,388.80
5	دربار حضرت فضل شاہ	تھزلے نوالی تحصیل گوجرانوالہ	177	13	850	850
6	خانقاہ حضرت جٹھی شاہ سلیم	ایمن آباد تحصیل گوجرانوالہ	233	6	6,000	6,000
7	دربار حضرت میاں شاہ ولی	کوٹلی ضابو تحصیل گوجرانوالہ	97	8	4,400	4,400
		تلونڈی بھولوالی	193	3	-- مثل صدر دفتر میں ہے	
8	دربار حضرت برعی قلندر	بھو وکی ورکان تحصیل گجرانوالہ	154	7	820	820
9	وقف رقبہ آمدہ (انڈیا)	بلو والی تحصیل گوجرانوالہ	22	7	150	150
10	مسجد خان پور آمدہ انڈیا	وزیر کے چٹھہ	101	15	400	400
11	رقبہ آمدہ (انڈیا)	گوندرانوالہ تحصیل گوجرانوالہ	40	00	1,464	1,464
12	پیر نوگزہ رقبہ آمدہ (انڈیا)	بھروکی ورکان تحصیل گوجرانوالہ	29	8	140	140
13	خانقاہ علاول شاہ (انڈیا)	بھاری تحصیل گوجرانوالہ	47	17	971.10	971.10
14	خانقاہ احمد علی (انڈیا)	کوٹلی ناگرہ تحصیل گوجرانوالہ	86	12	630	630

نمبرشمار خانقاہ/ مسجد جس کے ساتھ زمین ہے	موضع جہاں رقبہ واقع ہے	رقبہ تعدادی	پٹہ کی شرح سالانہ	سالانہ آمدنی
15 ۔ رقبہ آمدہ انڈیا	کوٹلہ ناگرہ تحصیل گوجرانوالہ	29 کنال 00 مرلے	90 روپے	90 روپے
16 ۔ خانقاہ نرگن شاہ ولی	ایمن آباد تحصیل گوجرانوالہ	195 12	2,464.62	2,564.62
17 ۔ رقبہ آمدہ انڈیا	چڑیالہ تحصیل گوجرانوالہ	122 4	750	750
18 ۔ ایضاً	ڈوگرانوالی تحصیل حافظ آباد	280 00	1,195	1,150
19 ۔ ایضاً	حافظ آباد تحصیل حافظ آباد	25 7	212	212
20 ۔ ایضاً	قلعہ صاحب سنگھ تحصیل حافظ آباد	12 3	رقبہ بنجر قدیم ہونے سے نیلام نہیں ہو سکا۔	
21 ۔ خانقاہ شیخو شاہ	ناگرہ بھٹی تحصیل گوجرانوالہ	38 7	320	320
22 ۔ تکیہ معاف دار	تمبولی تحصیل گوجرانوالہ	26 12	475	475
23 ۔ رقبہ آمدہ انڈیا بنام احمد شاہ مسجد پتھرانوالی	حافظ آباد	6 5	45	45
24 ۔ ایضاً	دوپرجی	66 00	815	815
25 ۔ ایضاً	مٹھو بانو کے	12 00	74	74
26 ۔ ایضاً	رامکے چٹھہ	27 19	270	270
7 ۔ ۔ مسجد اشرفیہ	حافظ آباد	25 7	صرف 14 کنال کی فصل نیلام	
28 ۔ رقبہ آمدہ (انڈیا)	ایضاً	5 12	250	250
29 ۔ ایضاً	بھیلوکی کلاں تحصیل گوجرانوالہ	20 00	67	67
			110	110

30 ۔ ایضاً	چٹھہ دار تحصیل حافظ آباد	65	00	400	400
31 ۔ رقبہ بنام تکیہ آمدہ انڈیا	ملن والی تحصیل گوجرانوالہ	24	7	275	275
32 ۔ رقبہ آمدہ انڈیا	جوریان تحصیل گوجرانوالہ	24	13	210	210
33 ۔ مدرسہ تعلیم القرآن	حافظ آباد	145	16	1,155	1,155
34 ۔ خانقاہ خراجکان (انڈیا)	بلو والی تحصیل گوجرانوالہ	429	17	4,100	4,100
35 ۔ رقبہ آمدہ انڈیا	کوٹلی ناگرہ تحصیل گوجرانوالہ	29	00	200	200
36 ۔ خانقاہ سید جلال شاہ (انڈیا)	مٹھو بانوکے تحصیل گوجرانوالہ	17	15	71	71
37 ۔ خانقاہ میاں شاہ سکندو (انڈیا)	کوٹلہ بھٹہ تحصیل گوجرانوالہ	106	9	1,050	1,050
38 ۔ رقبہ آمدہ (انڈیا)	بروکی گوسیان تحصیل وزیر آباد	129	00	نیلام نہیں گیا گیا	--
39 ۔ خانقاہ شاہ ستان شاہ (انڈیا)	بلو والی تحصیل گوجرانوالہ	63	6	500	500
40 ۔ وقف اراضی بنام مسجد	کڑیان کلان تحصیل گوجرانوالہ	8	90	رقبہ نیلام نہیں کیا گیا	
41 ۔ مسجد ٹوکری والی	تحصیل ٹوکری ضلع گوجرانوالہ	8	00	35	35
42 ۔ رقبہ آمدہ انڈیا	گوندلانوالہ تحصیل گوجرانوالہ	5	00	45	45
43 ۔ ایضاً	تحصیل نند پور ضلع گوجرانوالہ	8	00	70	70
44 ۔ خانقاہ معصوم شاہ (انڈیا)	ٹالی گورایہ تحصیل حافظ آباد	17	16	125	125
45 ۔ خانقاہ بھلے شاہ (انڈیا)	سر دو اوتالی تحصیل گوجرانوالہ	12	18	80	80
46 ۔ خانقاہ محمد دیوان چشتی (انڈیا)	تحصیل چک اگو ضلع گوجرانوالہ	239	24	85	85
47 ۔ دربار محمد شاہ	موضع کھنہ تحصیل حافظ آباد	160	17	130	130
48 ۔ رقبہ آمدہ (انڈیا)	چٹھہ دار تحصیل حافظ آباد	30	2	309	309

نمبرشمار	خانقاہ/مسجد جس کے ساتھ زمین ہے	موضع جہاں رقبہ واقع ہے	رقبہ تعدادی		پٹہ کی شرح سالانہ	سالانہ آمدنی
			کنال	مرلے	روپے	روپے
49	خانقاہ جنھنگ شاہ	تحصیل کوٹلی ارہار ضلع گجرانوالہ	18	7	نیلام نہیں کی جا سکی۔	
50	خانقاہ بوری شاہ (انڈیا)	پھر کر والی تحصیل گوجرانوالہ	66	00	ایضاً	ایضاً
51	خانقاہ شاہو شاہ	ٹھٹھی ارائیاں تحصیل وزیر آباد	66	5	700	700
52	خانقاہ لہری شاہ لاہور	پل شاہ دولہ تحصیل وزیرآباد	54	7	740	740
53	خانقاہ شاہ چٹھہ	موضع بھدے تحصیل گوجرانوالہ	220	1	مورخہ 12-2-74 کو نیلام کی جاری ہے	
54	حضرت دوران بالا	دھنسر تحصیل گوجرانوالہ	137	4	ابھی تک نیلامی نہیں ہوئی۔	
55	رقبہ آمدہ (انڈیا)	دھنی تحصیل حافظ آباد	7	18	ایضاً	ایضاً
56	رقبہ آمدہ (انڈیا)	دھنی تحصیل حافظ آباد	21	1	ایضاً	ایضاً
57	رقبہ آمدہ (انڈیا)	سنڈیالہ وڑائچ	4	00	ایضاً	ایضاً
58	ایضاً	کڑیال کلاں تحصیل گوجرانوالہ	62	00	470	470
59	امام باڑہ قاضی غالب شاہ	تحصیل وزیر آباد	932	14	ابھی تک نیلام نہیں ہوئی۔	

شیخوپورہ شاہ کوٹ سرکل

		کنال مرلے	روپے	روپے
1۔ جامع مسجد منڈی چوہڑکانہ	منڈی چوہڑ کانہ	18_117	16500	16500
2۔ تکیہ سوہنے شاہ	چک نمبر 38 آر پی	17_37	337	337
3۔ رقبہ آمدہ (انڈیا)	چک نمبر 177 آر پی	18_8	67_16	67_16
4۔ مسجد سید والا	سید والا تحصیل ننکانہ	17_13	100	100
5۔ رقبہ آمدہ (انڈیا)	جاتر کھنہ	15_18	300	300
6۔ رقبہ آمدہ (انڈیا)	مکھ تحصیل ننکانہ	17_13	100	100
7۔ مدرسہ انجمن اہل حدیث	چک نمبر 370 گ ۔ ب ۔	1_123	3100	3100
8۔ قبرستان اہل اسلام	چک نمبر 12 آر ۔ پی	18_8	60	60
9۔ تکیہ نتھو شاہ کرلے شاہ	چک فتح شاہ تحصیل ننکانہ	11_15	80	80
10۔ خانقاہ فضل شاہ	چک نمبر 112 آر ۔ پی	18_79	2083	2083
11۔ تکیہ فتح شاہ بخاری	چک نمبر 112 آر ۔ پی	3_7	98_32	98_32
12۔ خانقاہ امام مرتضیٰ	چک نمبر 3 و قلعہ لال سنگھ	17_386	2550	2550
13۔ تکیہ شاہ دولہ	بھچے کی تحصیل ننکانہ	16	172	172
14۔ رقبہ آمدہ (انڈیا)	بندے کی جاگر تحصیل ننکانہ	21	250	250
15۔ دربار چپ شاہ	جلالی تحصیل ننکانہ	10_28	3857	3857
16۔ رقبہ واقعہ سید والا	سید والہ تحصیل ننکانہ	5_259	500	500
17 خانقاہ میاں غلام رسول	چک نمبر 53	190	1050	1050

نمبر شمار	خانقاہ/ مسجد جس کے ساتھ زمین ہے	موضع جہاں رقبہ واقعہ ہے	رقبہ تعدادی	پٹہ کی شرح سالانہ	سالانہ آمدنی	کیفیت
			کنال مرلے	روپے	روپے	
18۔	مسجد ارم والی (انڈیا)	مدار تحصیل شیخو پورہ	7_13	100	100	
19۔	جامع مسجد سعیدیہ منڈی مریدکے	منڈی مریدکے	17_431	7000	7000	
20۔	حجرہ شاہ مقیم	لنڈا بھٹیان	18_280	4800	4800	
21۔	مکان الف شاہ	ونڈالہ دیال شاہ	11_9	390	390	
22۔	رقبہ بنام مسجد (انڈیا)	اکالوکے تحصیل شیخوپورہ	14_26	100	100	
23۔	مسجد سریف (انڈیا)	بھگی تحصیل شیخوپورہ	12_22	193	193	
24۔	رقبہ بنام مسجد (انڈیا)	کوٹہ سوندہا تحصیل شیخو پورہ	18_20	70	7	
25۔	خانقاہ شیخ محمود (انڈیا)	کالوکے	17_29	850	850	
26۔	رقبہ آمدہ (انڈیا)	کوٹ پنڈ داس	7_86	——	حکم امتناعی	
27۔	رقبہ آمدہ (انڈیا)	چک نمبر 17 جی - بی	12_52	650	650	
28۔	تکیہ کمے شاہ (انڈیا)	منڈیالہ تحصیل شیخوپورہ	6_39	150	150	
29۔	مسجد حق جیان (انڈیا)	چک نمبر283 آر۔بی تحصیل شیخوپورہ	13_11	291	291	
30۔	تکیہ معافی دار	کالوکی تحصیل شیخوپورہ	1_20	135	135	
31۔	رقبہ آمدہ (انڈیا)	رکھ تحصیل شیخوپورہ	2_11	125	125	
32۔	تکیہ رحمے شاہ (انڈیا)	منڈیالہ تحصیل شیخو پورہ	18_8	70	70	
33۔	رقبہ آمدہ (انڈیا)	کوٹ پنڈی داس	13_215	حکم امتناعی	حکم امتناعی	

34۔ مدرسہ اسلامیہ	ہر دیو تحصیل شیخوپورہ	11_199	1250	1250
35۔ خانقاہ بھ سعید	ننجرانوالہ تحصیل شیخو پورہ	18_8	425	425
36۔ رقبہ آمدہ انڈیا	بھگی تحصیل شیخو پورہ	1.41	525	525
37۔ خانقاہ شریایف شاہ (انڈیا)	مانانوالہ تحصیل شیخو پورہ	22	170	170
38۔ خانقاہ شیخ میران	لانگر والہ تحصیل شیخو پورہ	11_5	25	25
39۔ رقبہ آمدہ (انڈیا)	مانوالہ تحصیل شیخو پورہ	13_6	42	42
40۔ خانقاہ غریب الہ یار	جنڈیالہ شیر خان	13_222	2000	2000
41۔ خانقاہ لانگر شاہ (انڈیا)	چک نمبر 465 جی - بی	17_12	150	150
42۔ رقبہ آمدہ (انڈیا)	نون تحصیل فیروز والا	18_29	290	290
43۔ خانقاہ میاں شیر شاہ (انڈیا)	چوہڑکانہ تحصیل شیخو پورہ	13_6	25	25
44۔ خانقاہ غلام پیر (انڈیا)	مریدکے تحصیل شیخو پورہ	14_23	110	110
45۔ خانقاہ جمکے شاہ (انڈیا)	ننگل ضاران تحصیل فیروز والا			
46۔ خانقاہ پنج پیر (انڈیا)	پلاله تحصیل فیروز والہ	9_115	1437_50	1437_5
47۔ دربار قلندر شاہ (انڈیا)	جیوان تحصیل شیخو پورہ	10_22	585	585
48۔ پیر نوکزہ (انڈیا)	رنیکے تحصیل شیخو پورہ	40	175	175
49۔ خانقاہ شاہ بھ (انڈیا)	مدار تحصیل شیخو پورہ	10_14	____	ابھی تک نیلامی نہیں ہوئی
50۔ خانقاہ مسی شاہ دیوان	ہوچھ تحصیل فیروز والہ	9_128	2350	2350
51۔ تکیہ رتن شاہ (انڈیا)	ٹھالہ واہگہ تحصیل فیروز والہ	7_114	95	95
52۔ خانقاہ توکل شاہ	کوٹ سوندیا مانانوالہ	14_1074	8905	8905

نمبر شمار	خانقاہ مسجد جس کے ساتھ زمین ہے	موضع جہاں رقبہ واقع ہے	رقبہ تعدادی	پٹہ کی شرح سالانہ	سالانہ آمدنی	کیفیت
			کنال مرلے	روپے	روپے	
53۔	رقبہ آمدہ (انڈیا)	چک نمبر 12 تحصیل فیروز والا ضلع شیخو پورہ	5-11	60	60	
54۔	خانقاہ مہر علی شاہ (انڈیا)	کوٹ نند داس	16	ــــ	ابھی تک نیلامی نہیں	
55۔	خانقاہ پیر قلندر شاہ	بھٹے وڈ تحصیل فیروز والہ	1494	4058	4058	
56۔	رقبہ آمدہ انڈیا خانقاہ امانت علی شاہ	چک نمبر 9 تحصیل ننکانہ	7-60	1100	1100	
57۔	رقبہ آمدہ (انڈیا)	کوٹ پنڈی داس	14	ــــ	نیلامی نہیں ہوئی	
58۔	تکیہ کمال الدین (انڈیا)	بھکی	7-113	750	750	
59۔	خانقاہ غلام الٰہی (انڈیا)	شہر شروکی	9-103	750	750	
60۔	پیر محبوب شاہ (انڈیا)	چک نمبر 3	100	450	450	
61۔	وقف پیر امام علی شاہ	شروکی	4-1487	26000	26000	
62۔	دربار شاہ جمال	خان پور نی پور	8-160	ــــ	ابھی تک نیلامی نہیں ہوئی	
63۔	رقبہ بہ نام سائین دیوان شاہ	تھوتھا کلاں تحصیل شیخو پورہ	7-52	ــــ	ــــ	
64۔	رقبہ بہ نام مکان جندے شاہ	الٰہی پور تحصیل شیخو پورہ	3-100	ــــ	ــــ	
65۔	رقبہ بہ نام تکیہ منگو شاہ	چک نمبر 10 آر ۔ بی تھوتھا کلاں	00-63	ــــ	ــــ	
66۔	رقبہ بنام حاجی شاہ غریب	چوہڑکانہ تحصیل شیخو پورہ	14-26	ــــ	ــــ	
67۔	خانقاہ خدا بخش	تحصیل فیروز والہ ضلع سہجو وال	7-80	ــــ	ــــ	

سیالکوٹ سرکل

1 ۔ رقبہ آمدہ انڈیا	چندو وال جمن تحصیل نارووال	196	7	4,049.57	4,059.57
2 ۔ خانقاہ سید گلاب شاہ	ترہندیو تحصیل ڈسکہ	310	10	2,500	2,500
3 ۔ خانقاہ میر امام علی شاہ	کوٹ بھٹہ تحصیل شکر گڑھ	26	17	125	125
4 ۔ مسجد اللہ پور	سران والی تحصیل ڈسکہ	141	8	1,237	1,237
5 ۔ رقبہ آمدہ انڈیا	شتاب گڑھ	9	14	2,600	2,600
6 ۔ خانقاہ حاجی حسین	منڈیکی بیویان	248	8	1,583.55	1,583.55
7 ۔ تکیہ عیدے شاہ	بدھے تحصیل ڈسکہ	37	8	729	729
8 ۔ رقبہ آمدہ انڈیا	کوٹ ڈسکہ	8	00	102	102
9 ۔ ایضاً	ڈومالہ تحصیل نارووال	35	19	177.50	177.50
10 ۔ خانقاہ حضرت امام علی شاہ	ٹھالہ ٹھالی	268	8	1,156.75	1,156.75
11 ۔ رقبہ آمدہ انڈیا	بھوکی تحصیل ڈسکہ	18	1	820	820

نمبرشمار خانقاہ مسجد جس کے ساتھ زمین ہے	موضع جہاں رقبہ واقع ہے	رقبہ تعدادی		پٹہ کی شرح سالانہ	سالانہ مدنی	کیفیت
		کنال	مرلے	روپے	روپے	
12 ۔ خانقاہ امام علی بہاؤالحق صاحب	چک سالہا	9	4	80	80	
	گوپال پور	7	6	85	85	
	کوکا	24	16	110	110	
	کوٹلی ارائیاں	9	7	30	30	
	متر	2	16	23	23	
	جبال	6	2	18	18	
	ظہروہ	15	7	24	24	
	ڈوڈل	2	19		10	
	کسیانوالی	10	15	72	72	
	چٹی ہیرو	12	2	41	41	

گوشوارہ وقف اراضی راولپنڈی زون

نمبرشمار	نام وقف بمعہ نام موضع	رقبہ تعدادی		اوسطاً شرح فی ایکڑ	سالانہ آمدنی	کیفیت
		کنال	مرلے	روپے	روپے	
1 ۔	دربارحضرت داؤد شاہ حقانی موضع دانکلی تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی	1153	9	8.80	1,275	
2 ۔	دربار حضرت شاہ جن چراغ صاحب راولپنڈی موضع کھنہ کاک	40	9	97.92	490	
3 ۔	,, ,, موضع رنجالی	143	--	12.56	225	
4 ۔	وقف اراضی موضع موہری تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی	275	--	35.84	1,230	

گوشوارہ وقف اراضی راولپنڈی زون گجرات سرکل

1 ۔	دربار حضرت شاہ جہانگیر صاحب گجرات	38	4	44.72	212.50	
	1 ۔ موضع رنگانوالہ					
	2 ۔ بنی پور	12	8	238.64	358	
	3 ۔ دھنیلہ	4	16	50	25	
2 ۔	حضرت سلطان باہو صاحب گجرات 1 ۔ موضع ریڑھکا	13	16	123.76	201.14	
	2 ۔ موضع پھالیہ	18	--	117.68	264.81	

نمبر شمار	نام وقف بمعہ نام موضع	رقبہ تعدادی		اوسطاً شرح فی ایکڑ	سالانہ آمدنی	کیفیت
		کنال	مرلے	روپے	روپے	
	3 - " "	8	--	118	118	
	4 - " "	105	15	15.20	200	
3 -	وقف اراضی موضع کوڑلے کرم شاہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات	43	--	127.44	685.13	
		127	9	70.24	1,115.19	
4 -	دربار حضرت محمد موسیٰ موضع لاکھا تحصیل پھالیہ ضلع گجرات	221	6	110.16	3,042.88	
5 -	درس میاں وڈا - موضع کوٹ میانہ	52	10	61.52	400	
6 -	موضع مسجور	92	16	78.64	904.80	
7 -	موضع کھنیاں تحصیل پھالیہ ضلع گجرات	58	--	20	145	
8 -	موضع دیوی گڑھ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات	64	10	28.24	225.75	
9 -	موضع اکال گڑھ " " "	281	2	3 52	125	
10 -	موضع پھتو والا " " "	288	3	15.28	550	
11 -	موضع بھٹہ نو " " "	55	4	20.08	138	
12 -	وقف اراضی ناصر امام موضع سوک خورد	49	15	71.04	435.32	
13 -	قاضی سلطان محمود الا عوان شریف	45	15	91.44	514.69	
	1 - موضع مل تحصیل پھالیہ -	38	5	64.40	306	
	2 - موضع بامو دال تحصیل و ضلع گجرات -	150	15	19.76	1,194.44	
14-	وقف اراضی حافظ حیات تحصیل و ضلع گجرات	1432	--	94.96	17,005	

15 ۔ وقف دربار حضرت پیر بنابنائی موضع چک مونو تحصیل پھالیہ ضلع گجرات	49	--	44.08	270	
16 ۔ جامعہ مسجد حاجی محمد دین گجرات					
1 ۔ موضع نوان رنگ پور	4	--	100.20	50.60	
2 ۔ غازی کھوکھر	20	2	221.12	552·75	
3 ۔ موضع رتی	22	7	406.40	1,117.50	
4 ۔ کوٹلی	114	5	221.05	3,008.80	
5 ۔ نوان فتح پور	25	12	186.40	582.50	

گوشوارہ اراضی اوقاف سرکل بہاولپور

1 ۔ حضرت ملکوٹ شاہ ۔ ڈیرہ عزت	28	--	بالمقطع	370	
2 ۔ موضع ڈیرہ بکھا	70	--	,,	1,600	
3 ۔ وقف اراضی باقر پور	95	16	,,	1,030	
4 ۔ رباط مدینہ شریف ۔ خانقاہ شریف	400	--	190 فی ایکڑ	9,500	
5 ۔ مسجد اہل حدیث وامی قادر	165	9	—	5,093	
6 ۔ مدرسہ ارائیاں ۔ مکھن بیلہ	48	2	—	364	
7 ۔ چمن شاہ ۔ احمد کورینہ	51	--	—	810	
8 ۔ الحاج سر صادق محمد خان خامس ٹرسٹ ۔ آغا پور	447 ایکڑ		150 فی ایکڑ	68,050	

گوشوارہ وقف اراضی سرکل چشتیاں

نمبر شمار	نام وقف بمعہ نام موضع	رقبہ تعدادی		اوسطاً شرح فی ایکڑ	سالانہ آمدنی	کیفیت
		کنال	مرلے	روپے	روپے	
1 -	دربار حضرت بابا فریدالدین شکر گنج صاحب موضع جن والا	6268	11	40 فی ایکڑ	57,282	100 کنال رقبہ غیر آباد ہے رقبہ کی میعاد مستاجری خریف 74
	تحصیل منچن آباد	1533	1	85 فی ایکڑ	,,	میں ختم ہے۔ آئندہ کے لیے ماہ فروری میں نیلام عام ہوگی ۔
2 -	دربار حضرت سخی شوق الٰہی صاحب موضع ماڑی تحصیل چشتیاں	3463	17	21 اوسط شرح 76	36,000	میعاد مستاجری ایک سال اور باقی ہے ۔ آئندہ ماہ فروری 75 میں نیلام عام ہوگی ۔
3 -	جامعہ مسجد میانوالی تحصیل منچن آباد موضع نور بعد کے بعد سخی تلاب	1880	15	21 اوسط شرح 66	10,134	رقبہ مذکورہ 5 لاٹوں پر مشتمل ہے دو لاٹوں کو ماہ فروری 75 میں نیلام ہوگا اور تین لاٹوں کی میعاد ختم ہے ۔
4 -	وقف اراضی چک نمبر 285/ایچ آر ۔ تحصیل فورٹ عباس	8	--	80 روپے فی ایکڑ	80	رقبہ مذکورہ کی مستاجری دو سال اور باقی ہے ۔

جھنگ سیوکل

نمبر شمار	وقف اراضی بمعہ محل وقوع	کل رقبہ		کل زرپٹہ سالانہ
		کنال	مرلے	
1	مسجد بختیار بیگم چک نمبر 459	440	8	2850
2	مسجد گڑھ مہاراجہ	239		3000
3	وقف لیسی موضع کوٹ لال وریام	310 ایکڑ		25000
4	دربار پیر مہر علی شاہ چک نمبر 459	661		6190
5	دربار حضرت شاہ صادق نہنگ	6302 ایکڑ		29000
6	وقف اراضی حاجی برکت شاہ	234	9	400
7	وقف اراضی قطب علی شاہ چک نمبر 270	118	11	2200
8	مسجد شیخان موضع کل کرائی	95	9	240
9	تکیہ لال شاہ موضع لوع بھیڑ	12	8	150
10	وقف اراضی پیر فضل قلندر شاہ موضع رستم	1	85	950
11	وقف خواجہ روشن موضع موہل	3	147	1400
12	دربار حضرت سلطان شاہ حامد موضع بھنگو	7	138	2750
13	وقف اراضی موضع کوٹ رستم		30	300
14	وقف اراضی تکیہ دولتانہ	4	129	1100
15	وقف اراضی عبدالعزیز شاہ موضع شرین	15	133	460
16	وقف اراضی مسجد حاجیاں والی نائیاں والی شورکوٹ	18	115	1150
17	،، مدرسہ اسلامیہ جنٹ بھروانہ		5002	140
18	،، سلطان شاہ موضع مستانہ	8	53	100
19	،، روڈ سلطان		20	130
20	،، احوردینی موضع قطب اعوان		1074	10000

نمبر شمار	وقف اراضی بمعہ محل وقوع	کل رقبہ	کل زر پٹہ	کیفیت
		کنال	مربعے	
21 ۔	،، تکیہ سڑک والہ موضع علی کھنانا		31	220
22 ۔	،، خانقاہ موضع ٹھٹھہ جبانا	15	203	1100
23 ۔	،، امام دین موضع مساوا	8	156	220
24 ۔	،، موضع کوٹ دھرمہ	14	36	900
25 ۔	،، خانقاہ سخی سرور چک کچا		2	30
26 ۔	موضع رشید پور	1	114	2000
27 ۔	عبدالغفور موضع مڈریاکہ		212	33000
28 ۔	مدرسہ مرکزیہ اسلامیہ احمد آباد	4	206	2000
29 ۔	موضع صحابہ	13	32	300
	سرگودھا سرکل			
1 ۔	دربار حضرت شاہ شہابل نی شاخورد	82	12½	300
2 ۔	دربار حضرت بادشاہان خوشاب	4		20
3 ۔	دربار حضرت شاہ محمد صاحب شاہ پور	5	36	880
4 ۔	دربارحضرت شاہ شمس شاہ پور	5	57	1300
5 ۔	وقف نواب اللہ بخش ٹوانہ سرگودھا	10	3374	20000
6 ۔	وقف عید گاہ خوشاب	15	55	300
7 ۔	وقف حضرت آمید علی شاہ میانوالی	10	14	—
8 ۔	وقف اراضی گدی کوہ کڑانہ موضع بھابڑہ		1027	2200

نمبر شمار	نام وقف اراضی بمع محل و قوع	کل رقبہ		کل زرپشہ سالانہ	کیفیت
		کنال	مرلے	روپے	
9	وقف اراضی گدی کوہ کڑانہ موضع گوندل		571	10000	
10	وقف گدی کوہ کڑانہ موضع منگوراکہ	18	691	—	
11	وقف اراضی گدی کوہ کڑانہ چکڑالہ	10	196	600	
12	وقف دربار حضرت اودھم سلطان ترق پور		210	1000	
13	وقف اراضی حضرت بو علی قلندر ہمیگہ شریف	5	39	500	
14	وقف اراضی چبہ پرانا		18	300	
15	گدی کوہ کڑانہ موضع جھاوریاں		127	4000	
16	موضع دلاور تحصیل شاہ پور		46	400	
17	وقف موضع راجہ داہر گلہ پور		63	250	
18	مسجد حنفیہ قائد آباد		24	300	
19	وقف موضع ساہیوال	5	16	—	
20	وقف اراضی چک نمبر 3 جنوبی	5	6	70	
21	وقف اراضی موضع جیسک		1600	60	
22	وقف اراضی موضع جگت پور		36	140	
23	وقف اراضی امام لدھن کوٹلہ رحمان		6710	50000	

نمبر شمار	نام وقف اراضی بمع محل وقوع	کل رقبہ		کل زر پٹہ	کیفیت
		کنال	مرلے	روپے	
24 ۔	وقف اراضی موضع ڈیگرالله تحصیل بھکر	1	64	450	
25 ۔	وقف اراضی موضع کراری کوٹ	11	119	150	
26 ۔	وقف اراضی ٹوبہ شاہ عالم		13	350	
27 ۔	وقف اراضی حضرت سلطان فقیرالله	7	60	500	
28 ۔	وقف جامع مسجد گلزار مدینہ موضع دریا خان	12	103	500	بارانی
29 ۔	وقف اراضی موضع سجان سنگھ چک نمبر 78 شمالی	10	6	80	
30 ۔	وقف اراضی چک نمبر 142 جنوبی	10	13	0	
31 ۔	وقف اراضی موضع سجان سنگھ چک نمبر 74 شمالی	10	4	80	
32 ۔	وقف اراضی ملحقہ خانقاہ شاہ مولا چک نمبر A72 جنوبی		206	2000	
33 ۔	وقف اراضی موضع حضور پور	14	10	50	
34 ۔	دربار حضرت محرم سلطان صاحب میانوالی	4	834		

—— زیر مقدمہ

لائل پور سرکل

1 ۔	دربار حضرت بابا لسوڑی شاہ	8	کنال	75

نمبر شمار	نام وقف اراضی بمع محل وقوع	کل رقبہ	کل زر پٹہ	کیفیت
2	دربار حضرت نتھو شاہ شیرازی	1182 کنال 7 مرلے	14500	
3	،، ،، قطب علی شاہ سندھیلیانوالی	206 کنال 4 مرلے	4325	
4	وقف اراضی حاجی محمد دین چک نمبر 125	1314 کنال 14 مرلے	27000	
5	وقف اراضی عبدالعزیز بادشاہ چک نمبر 125	17 کنال	340	
6	وقف اراضی مسجد مرکزیہ گوجرہ	9 کنال 18 مرلے	125	
7	وقف اراضی جامع مسجد و عیدگاہ ٹوبہ ٹیک سنگھ	8 کنال 8 مرلے	1400	
8	وقف اراضی جامع مسجد امینیہ امین آباد	4 کنال 11 مرلے	2000	
9	وقف اراضی چک نمبر 206 (امرتسر) لائلپور	17 کنال 18 مرلے	7000	
10	وقف اراضی چک نمبر 206 (جالندھر) لائلپور	35 کنال 13 مرلے	1800	
11	وقف اراضی امینہ بی بی چک نمبر 201 ٹوریانوالہ	154 کنال 16 مرلے	7400	
12	وقف اراضی چک نمبر 68	17 کنال 17 مرلے	300	
13	وقف اراضی چک نمبر 237 تکیہ امام شاہ	37 کنال 14 مرلے	600	
14	وقف اراضی چک نمبر 441	30 کنال 5 مرلے	375	
15	وقف اراضی سائیں مراد شاہ چک نمبر 468	19 کنال	380	

نمبر شمار	نام وقف اراضی بمع محل وقوع	کل رقبہ	کل زر پٹہ	کیفیت
16 ۔	وقف اراضی چک نمبر 248 دیوان چشتی	112 کنال 10 مرلے	4700	
17 ۔	وقف اراضی چک نمبر 53 خانقاہ رتن شاہ	234 کنال 19 مرلے	9000	
18 ۔	وقف اراضی چک نمبر 452 رتونا	162 کنال 13 مرلے	5700	
19 ۔	وقف اراضی حاجی برکت علی شاہ چک نمبر 59 گ ب	20 کنال 10 مرلے	350	
20 ۔	وقف اراضی سائیں مراد شاہ چک نمبر 465	26 کنال 11 مرلے	310	
21 ۔	وقف اراضی چک نمبر 131 شیر محمد خان	49 کنال 4 مرلے	950	
22 ۔	وقف اراضی چک نمبر 253 جہانگیر	112 کنال 14 مرلے	1500	
23 ۔	وقف اراضی چک نمبر 59 روڑہ ہیر	25 کنال 2 مرلے	500	
24 ۔	وقف اراضی چک نمبر 63 مسجد اہل اسلام	11 کنال 5 مرلے	700	
25 ۔	وقف اراضی چک نمبر 42 پیر ظاہر شاہ	8 کنال 18 مرلے	75	
26 ۔	وقف اراضی چک نمبر 23 گ ب	15 کنال	250	
27 ۔	وقف اراضی چک نمبر 119 ج ۔ ب	4 کنال	60	

نمبر شمار	وقف اراضی بمعہ محل وقوع	کل رقبہ	کل زر پٹہ سالانہ
	چنیوٹ سرکل		
1 ۔	وقف اراضی مدرسہ رحیمیہ عربیہ لالیان	17 مرلے 69 کنال	110
2 ۔	وقف اراضی حضرت پیر چڑھ شاہ موضع ہمبوانہ	1391-12	8230
3 ۔	دربار حضرت پیر فاضل شاہ موضع متھرہ	19-402	3413
4 ۔	امام باڑہ کلاں موضع برھنجانوالہ	89-18	400
5 ۔	وقف اراضی امام باڑہ برج کوڑا مل	28-7	432
6 ۔	گدی کوہ کڑانہ چنیوٹ نمبر 2	810-7	16000
7 ۔	گدی کوہ موضع کڑک محمدی	2768-18	7112
8 ۔	گدی کوہ موضع لالیان	1774-10	3994
9 ۔	گدی کوہ دامن راٹھے	162-17	1727
10 ۔	وقف اراضی تکیہ رکن الدین	4-1	60
11 ۔	وقف اراضی مسجد انڈیا موضع کلور	39-17	109
12 ۔	جامع مسجد دربار اللہ دیالنگر مخدوم	405-11	1089
13 ۔	وقف اراضی خانقاہ حبیب خان لالیان	33-13	

Reply to Assembly question No. 84 asked by Begum Rehana Sarwar, MPA in Respect of lease of Waqf land situated in Rahim Yar Khan, circle

1. According to policy of Auqaf Department, all waqf land under management and administrative control of the Department are leased out in open auction to the private interested persons, in Rahim Yar Khan Circle 16025 Acres 3 Kanals and 14 Marlas has been leased out.

2. The Waqf land in Rahim Yar Khan Circle are leased out in 521 lots. The rate of each lot is different due to the condition and situation and the irrigation and other facilities available to that lot. As the rate of each lot is different with another lot, therefore a consolidated rate per acre cannot be given.

3. The total income from the lease money for the previous years is Rs. 3,38,917,35. A statement containing the names of Waqf alongwith area leased out is given below hereto for favour of information :—

Sr. No.	Name of Waqf Property	Area			Name of place.
		A	K	M	
1.	Waqf Chachran Sharif	15456	7	12	Distt. R.Y.K.& D.G. Khan.
2.	Waqf Pir Qutab Ali	25			Chak No. 83/P (Teh. R.Y.K)
3.	Waqf Pir Abdul Qadir	121	7	13	Fatehpur Kamal (Teh. Khanpur)
4.	S.H. Baba Gharib Shah	3			Kot Darra RYK.
5.	M/Mai Sahiba Khanpur	15		18	Khanpur.
6.	S.H. Rangratta Sahib		16	4	Allahbad, Teh. Liaqatpur.
7.	M/Qalhar (Sadiqabad)	15	6	1	Sadiqabad (Mauza Walhar).
8.	Masjid Ahmed Yar Wali	23	5		Tehsil Sadiqabad
9.	W/Masjid Goth Allo	48	6	17	—do—
10.	S.H. Pir Jatti Sultan Sahib.	57	2	19	Mauza Kot Shahan (Fatehpur).
11.	W/Land Essa Khail K.P.R.	178	1		Teh. Khanpur
12.	W/Gillani Muaza Samdani	19	4		Teh. Sadiqabad.
13.	W/Masjid Nawan Kot	14	1	10	Teh. Khanpur.
14.	W/Land Muaza Hakra	14	0	0	—do—
	Total	16025	3	14	

S. No.	Name of Waqf Properties	Location	Area of agri. land.		Rate per acre	Annual income
1.	Waqf Agri. land attached to the Shrine of Haji Rattan Shah.	Teh. Lodhran Dtt. Multan.	184 kanals 1 marla		Rs. 136/per acre.	Rs. 3128.00
			K	M		
2.	Waqf agri. land attached to the shrine of S Sheikh Kabir Sahib.	Teh. Kabirwala Distt. Multan.	43	5		Rs 5001.00
3.	Waqf Agri. land situated in Chak No. 102/15-L	Teh. Khanewal Distt. Multan.	4		Rs. 46/per bagha	Rs. 46.00
4.	Waqf agri. land attached to the shrine of Hazrat Abdul Latif Shah	Mauza Abdul Hakim, Teh. Khanewal, District Multan.	40	17		Rs. 605.00
5.	Waqf agri. land situated in Mauza Tolumba	Tehsil Khanewal Distt. Multan.	7	13		Rs. 80.00
6.	Waqf Agricultural Land attached to the shrine of H. Sakhi Sarwar	Mauza Jalilpur Teh. Kabirwala Distt Multan.	78	7		Rs 800.00
7.	Waqf agri. land situated in Mauza Tolumba	Tehsil Khanewal Distt. Multan.	9	11		Rs. 90.00
8.	Waqf agri. land situated in Mauza Aarywan	Teh. Mailsi Distt. Multan.	129	6	Rs. 87	Rs. 1406.00
9.	Waqf agri. land situated in Mauza Aarywan	Teh. Mailsi Distt. Multan.	10		Rs. 60	Rs. 75.00
10.	Waqf agricul. land situated in Mauza Jaisal	Tehsil Mailsi Distt. Multan.	29	16	Rs. 95	Rs. 318.25
11.	Waqf agri. land situated in Mauza Karor	Teh. Lodhran Distt. Multan.	24	7	Rs. 290	Rs 882.69

		K	M		
12.	Waqf agri. land attached to the shrine of Hazrat Baqir Shah	Teh. Khanewal Distt. Multan.	8		Rs. 155	Rs. 155.00
13.	Waqf agri. land situated in Mauza Mari Shahu	Teh. Kabirwala Distt. Multan.	29		Rs. 88	Rs. 319.00
14.	Waqf agri. land situated in Chak No. 153/10-R	Teh. Khanewal Distt Multan.	78	5	Rs. 105	Rs. 1027
15.	Waqf Agri attached to the shrine of H. Mohammad Rafiq Shah.	Tesh. Khanewal Distt. Multan.	87	17	Rs. 245	Rs. 2690.41
16.	Waqf agri. land situated in Chak No. 76-B/15-L	Teh. Khanewal Distt. Multan.	69	13		Rs. 220.00
17.	Waqf agri. land situated in Chak. Dholawala	Teh. Khanewal Distt. Multan.	10	11		Rs. 205.00
18.	Waqf agri. land situated in Mauza Ramkali	Teh. & Distt. Multan.	5	6		Rs. 800.00
19.	Waqf agri. land situated in Mauza Kothawala	Teh. & Distt. Multan.			Rs. 102	Rs. 637.50
20.	Waqf agri. land in Mauza Sarwar Shankot	Teh. & Distt. Multan.	50	13	Rs. 1050	Rs. 6650.31
21.	Waqf agri. land in Mauza Jhok Wains	Teh. & Distt. Multan	180	3	Rs. 77	Rs. 1733.94
22.	Waqf agri. land in Chak No. 80/10-R	Teh Khanewal & Distt. Multan.	100	18	Rs. 925	Rs. 1676.50
23.	Waqf agri. land attached to the shrine of Hazrat Paltoo Shah	Teh. Lodhran Distt. Multan.	47	18	Rs. 1200	Rs. 7065.00
24.	Waqf agri. land in Mauza Sher Singhwala	Teh. & Distt. Multan.	13	8		Rs. 140.00
25.	Waqf agri. land attached to the shrine of H. Banke Shah	Teh. Lodhran and Distt. Multan.	20	17		Rs. 445.00

26.	Waqf agri. land attached to Masjid Jaggowala	Teh. Shujabad Distt. Multan.	271	18	Rs. 66	Rs. 2244.00
27.	Waqf agri. land in Chak No. 1/T	Tehsil & Distt. Multan	96			Rs. 2300.00
28.	Waqf agri. land attached to the shrine of H. Shah Shamas Sahib.	Tehsil & Distt. Multan	361	7	Rs. 759	
29.	Waqf agri. land attached to Masjid Baqirabad	Tehsil & Distt. Multan	62			Rs. 2408.00

DERA GHAZI KHAN DISTRICT

1.	Waqf agri. land situated in Manza Darama	Tehsil & Distt. D.G. Khan	24			Rs. 70.00
2.	Waqf agri. land situated in Mauza Kot Chutta	Teh. & Distt. D.G. Khan	57	2-1 1½		Rs. 100.00
3.	Waqf agri. land situated in Rajanpur	Teh. Rajanpur Distt. D.G. Khan	23	4		Rs. 200.00
4.	Waqf agri. land situated in Mauza Gharbi Gharbi	Tehsil & Distt. D,G. Khan	84	11		Rs. 470.00
5.	-do-	-do-	84	3		Rs. 836.00
6.	-do-	-do-	35	6		Rs. 163.00
7.	-do-	-do-	21	1		Rs. 31.00
8.	-do-	-do-	90			Rs. 573.00
9.	-do-	-do-	106	6		Rs. 796.00
10.	Waqf agri. land situated in Mauza Chupper Hata	-do-	13	17		Rs. 20.00
11.	Waqf agri land situated in Mauza Shahgarh	Teh. Rajanpur Distt. D.G. Khan	1319	10		Rs. 2075.00

			K	M	
12.	Waqf agri. land attached to the shrine of Hazrat Banna Banoi	Mauza Dharama Tehsil & District D. G. Khan	107	9	Rs. 260.00
13.	Waqf agri. land attached to the shrine of Hazrat Shaheed Ali Wali	Mauza Darama Tehsil & District D.G. Khan	50	2	Rs. 120.00
14.	Waqf agri. land attached to tthe shrineof Hazrat Noor Shah.	Mauza Kot Chuta Teh. & Distt. D.G. Khan	13	15	Rs. 50.00

MUZAFFARGARH DISTRICT

1.	Waqf agri. land situated in Mauza Lodanch Nashab	Tehsil Leiah	22	12	Rs. 85.00
2.	Waqf agri. land situated in Chak No. 137/TDA	Tehsil Leiah	129		Rs. 560.00
3.	Waqf agri. land situated in Mauza Thatha Sialan	Teh. & District Muzaffargarh	204	19	Rs. 1705.00
4.	Waqf agri. land situated in Chak No. 139/TDA	Tehsil Leiah	124		Rs. 510.00
5.	Waqf agri. land siauted in Chak No. 146/TDA	Tehsil Leiah	16		Rs. 77.00
6.	Waqf agri. land attached to the shrine of Hazrat Keror Lal Eason	Tehsil Leiah	14		Rs. 389.00
7.	Waqf agri. land attached to the shrine of H. Pir Inayat Shah	Tehsil Leiah	24		Rs. 82.00
8.	Waqf agri. land attached to the shrine of Hazrat Haji Shah	Tehsil Alipur	109	15	Rs. 400.00
9.	Waqf agri. land situated in Chak No. 127/TDA	Tehsil Leiah	124		Rs. 670.00

			K	M	
10.	Waqf agri. land situated in Mauza Rampur Jatoi	Tehsil Alipur.	72		Rs. 545.00
11.	Waqf agri. land situated in Chank No. 145/TDA	Teasil Leiah.	74		Rs. 880.00
12.	Waqf agri. land siauted in Mauza Khanpur	Tehsil Alipur.	570	13	Rs. 1573.00
13.	Waqf agri. land Kotla Jammu Shah	Mauza Shaher Sultan District Muzaffargarh.	262	10	Rs. 986.00
14.	Waqf agri. land attached to Masjid situated in Mauza Barband.	Tehsil Alipur.	24	8	Rs. 900.00
15.	Waqf agri. land situated in Mauza Tibbi Arain	Tehsil Alipur.	54	13	Rs. 1540.00
		SAHIWAL DISTRICT			
16.	Waqf agri. land situated in Village Halla	Tehsil Kot Adu.	25	4	Rs. 550.00
17.	Waqf agri. land attached to the shrine of Hazrat Shah Muqeem	Tehsil Depalpur.	152	19	Rs. 995.00
18.	Waqf agri. land attached to the shrine of Hazrat Labeh Shah	Tehsil Okara.	141	17	Rs. 3850.00
19.	Waqf agri. land attached to the shrine of Hafiz Daim Sahib.	Tehsil and Distt. Sahiwal.	200		Rs. 1980.00
20.	Waqf agri. land attached to the shrine of Hazrat Mohammad Ghous Bala Pir Sahib.	Tehsil Okara.	168	5	Rs. 4719.00
21.	Waqf agri. land attached to Takia Mohabat Shah	Tehsil Depalpur	263	6	Rs. 45
22.	Waqf agri. land attached to Waqf Mir Hassan Sahib.	Harapa Distt. Sahiwal.	137	2	Rs. 1430.00

			K	M		
23.	Waqf agri. land attached to Masjid Jewey Shah	Tehsil Depalpur.	43	9		Rs. 407.00
24.	Waqf agri. land situated in Chak No. 152/9-L	Tehsil and Distt. Sahiwal.	24			Rs. 200.00
25.	Waqf agri. land situated in Chak No. 65/4-R	Tehsil and Distt. Sahiwal.	8			Rs. 60.00
26.	Waqf agri. land situated in Chak No. 100/A/WM	-do-	36			Rs. 390.00
27.	Waqf agri. land situated in Chak No. 101/12-L	-do-	8			Rs. 110.00
28.	Waqf agri. land situated in Chak No. 5/14-L	-do-	14	2	Rs. 225	Rs. 396.56
29.	Waqf agri. land situated in Chak No. 62-4/R	-do-	32			Rs. 1573
30.	Waqf agri. land attached to the shrine of Hazrat Daud Bendgi Sahib.	Mauza Shergarh District Sahiwal Tehsil Depalpur.				Rs. 36,000
31.	Waqf agri. land attached to the shrine of Hazrat Abdullah Shah	Tehsil and Distt. Sahiwal.	70	14	Rs. 50	Rs. 441.87

[illegible] صوبائی اسمبلی پنجاب کا [illegible]

(منگل - 28 مئی 1974ء)

(سہ شنبہ - 5 جمادی الاول 1394ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں نو بجے صبح [illegible] مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ
الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا
وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَا ۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا
فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ۝ پ ۱۱ - س ۱۰ - رکوع ۸ - آیات ۲۴ و ۲۵

دنیا کی زندگی کی مثال بارش و مینہ کی سی ہے کہ ہم نے اس کو آسمان سے برسایا۔ پھر اس کے ساتھ سبزہ جسے آدمی اور جانور دونوں کھاتے ہیں اس کی آمیزش سے اگا۔ یہاں تک کہ زمین سبزہ سے خوشنما اور آراستہ ہو گئی اور زمین والوں نے یہ خیال کیا کہ وہ اس پر پورے دسترس اور قابو رکھتے ہیں ناگہاں رات کو یا دن کو ہمارا حکم پہنچا تو ہم نے اس کو کاٹ کر ایسا کر ڈالا کہ گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں لوگ غور و فکر کرنے والے ہیں ان کے لیے ہم اپنی قدرت کی نشانیاں اسی طرح کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔

اور اللہ تو سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے یہ صراط مستقیم کھا دیتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر ۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے ۔ بیگم ریحانہ سرور ۔

Syed Tabish Alwari. Point of order, Sir the House is not in quorum.

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ کورم پورا ہے ۔ بیگم ریحانہ سرور ۔

لاہور میں زرعی زمین پر تعمیرات

*3480 ۔ بیگم ریحانہ سرور ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) لاہور ڈویژن میں کل کتنے ایکڑ زرعی اراضی ہے ۔

(ب) سال 1972ء کے دوران مذکورہ زرعی اراضی کا کل کتنا رقبہ تجارتی یا رہائشی مقاصد کے لیے زیر استعمال لایا گیا ۔

(ج) کیا حکومت صوبہ میں اجناس خوردنی کی قلت کے پیش نظر زرعی اراضی کو دیگر مقصد کے لیے زیر استعمال لانے پر مکمل پابندی عائد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال (رانا اقبال احمد خان) : (الف) لاہور ڈویژن میں کل 44,85,800 ایکڑ زرعی اراضی ہے ۔

(ب) زرعی اراضی جو تجارتی رقبہ میں تبدیل کی گئی	زراعتی رقبہ جو رہائشی رقبہ میں تبدیل کیا گیا
507 ایکڑ	1,662 ایکڑ

(ج) محکمہ زراعت کی اطلاع کے مطابق فی الحال ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے ۔ جس کی رو سے زرعی اراضی کو دیگر مقاصد کے استعمال میں لانے کے لیے کوئی پابندی لگائی جائے ۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہاں پر آپ نے کل رقبہ بھی بتایا ہے اور زرعی استعمال میں جو رقبہ تھا وہ بھی بتایا

ہے مگر کل رقبہ کی نسبت سے وہ رقبہ بہت کم ہے ۔ تو کیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسا منصوبہ ہے جس سے زرعی اراضی کو بڑھایا جا سکے ؟

وزیر مال ۔ زرعی اراضی کا رقبہ کیسے بڑھایا جا سکتا ہے؟ بنجر علاقہ تو ہم ڈویلپ کر رہے ہیں ۔

Mr. Speaker. The Honourable Minister should make a statement and not to put a counter question.

وزیر مال ۔ رقبہ نہیں بڑھایا جا سکتا اور جو بنجر رقبہ ہے ہم اس کو آباد کر رہے ہیں ۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ جو بنجر رقبہ پڑا ہوا ہے اس کو زرعی استعمال میں لانے کے لیے بہت سارے پہاری جو مشرقی پاکستان سے آئے ہیں ان کو بھی کوئی رقبہ آپ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ فی الحال ایسی کوئی سکیم زیر غور نہیں ہے ۔ مرکز جو پالیسی بنائے گا اس کے مطابق ہم غور کریں گے ۔

صوبہ بھر میں تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کی تعداد

*3624 ۔ میر بلخ شیر مزاری ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ بھر میں تحصیلداروں نائب تحصیلداروں کی کل کتنی تعداد ہے ۔

(ب) مذکورہ بالا ملازمین میں سے کتنے ضلع ڈیرہ غازی خاں سے تعلق رکھتے ہیں ؟

وزیر مال (رانا اقبال احمد خان) : (الف) پنجاب میں تحصیلداروں کی کل تعداد 146

پنجاب میں نائب تحصیلداروں کی کل تعداد 425

(ب) تعداد تحصیلدار جو ضلع ڈیرہ غازیخاں سے تعلق رکھتے ہیں ۔ 5

تعداد نائب تحصیلدار جو ضلع ڈیرہ غازی خان سے
تعلق رکھتے ہیں ۔ 14

چوہدری محمد انور سمہ ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس وقت پنجاب میں کل کتنی تحصیلیں ہیں ؟

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ اس کے لیے ایک علیحدہ سوال کی ضرورت ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ کیا ایک وزیر کو بھی یہ معلوم نہیں ۔ آخر ایک وزیر باتدبیر کو تو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ جس صوبہ کے وہ حکمران ہیں اس صوبہ کی کتنی تحصیلیں ہیں ؟

چوہدری محمد انور سمہ ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر صاحب بتا سکیں گے کہ 74 - 1973 میں کتنے تحصیلدار یا نائب تحصیلدار بھرتی کیئے گئے ہیں ؟

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ 74 - 1973ء میں کوئی تحصیلدار یا نائب تحصیلدار بھرتی نہیں کیا گیا بلکہ کچھ گرداور یا منسٹریل لیول کے کارکنوں کو ترقی دی گئی ہے ۔

چوہدری محمد انور سمہ ۔ جناب والا ۔ کیا اس وقت تحصیلدار یا نائب تحصیلدار کی آسامیاں خالی ہیں ؟

وزیر مال ۔ ہاں جناب ۔ کچھ آسامیاں خالی ہیں ۔ اس کے لیے ہم طریقہ کار بنا رہے ہیں ۔ پھر ان کو بھرتی کیا جائے گا ۔

چوہدری محمد انور سمہ ۔ جناب والا ۔ ان کی تعداد کیا ہے ؟

وزیر مال ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال کریں ۔ ہم اس کا ضرور جواب دیں گے اور ریکارڈ بھی چیک کرلیں گے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ بھرتی کے لیے کیا نیا طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے ؟

وزیر مال ۔ ابھی تک اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوا جو بھی کیبنٹ میں فیصلہ ہوگا ہم آپ کو بتائیں گے ۔

چوہدری محمد اشرف ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ حال ہی میں گورنر صاحب کے ایڈوائزر کے بھائی کو نائب تحصیلدار بھرتی کیا

گیا ہے اور وہ عارف والا میں ٹریننگ بھی لے رہے ہیں ؟

وزیر مال ۔ جی ہاں ۔ کل یہ بات میرے نوٹس میں آئی تھی ہم اس کی چیکنگ کریں گے کہ یہ کس طرح سے بھرتی ہوا ہے ۔

چوہدری محمد اشرف ۔ جناب والا ۔ تو کیا پھر آپ ہاؤس کے نوٹس میں لائیں گے ؟

وزیر مال ۔ جی ہاں ۔ میں ضرور بتاؤں گا ۔

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ ڈیرہ غازی خان سے تحصیلداروں کا تناسب کم کیوں ہے ؟

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ڈیرہ غازی خان ایک پسماندہ علاقہ ہے ۔ وہاں تعلیم یافتہ لوگ کم ہیں اور جن لوگوں نے درخواستیں دیں محکمہ نے ان کو بھرتی کر لیا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ کیا بہاول پور زون کا کوئی کوٹہ مقرر ہے ؟

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ ہم سابقہ نظام کی تمام پالیسیاں ختم کر رہے ہیں اس کو پنجاب کی سطح پر ڈسٹرکٹ وائز ۔ ریجن وائز اور ڈویژنل وائز پر کر رہے ہیں ۔ جب یہ پالیسی بن جائے گی اور حالات سامنے آجائیں گے اس وقت ایوان کو بھی اعتماد میں لیں گے اور آپ کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کیا جائے گا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس وقت کی صورت حال کیا ہے ۔ کیا اس وقت کوئی کوٹہ ہے ؟

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ پسماندہ علاقوں کے لیے کوٹہ تو مقرر ہے لیکن صحیح اعداد و شمار میرے پاس نہیں ہیں ۔ اگر آپ میرے چیمبر میں آ جائیں تو میں بتا سکوں گا ۔

Mr. Speaker. This is a supplementary and merits to be replied. It should be repeated.

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ سید تابش الوری صاحب بھی پسماندہ

علاقے سے تعلق رکھتے ہیں میرے خیال میں ان کو بھرتی کر لیا جائے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ پورے صوبہ میں تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کی اس وقت کتنی آسامیاں خالی ہیں یا کتنی کمی اس وقت محسوس کی جا رہی ہے ؟

وزیر مال ۔ آپ علیحدہ سوال بھیج دیں ۔ ہم اس کا ضرور جواب دیں گے ۔

سردار غوث بخش خان مزاری ساکن رو جھان ضلع ڈیرہ غازی خان کی کورٹ آف وارڈز کے تحت لی گئی جائداد

*3776 ۔ میر بلخ شیر مزاری ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) سردار غوث بخش خان مزاری ساکن روجھان ضلع ڈیرہ غازی خان کی جائداد کو کس سال کورٹ آف وارڈز کے تحت لیا گیا اور اس جائداد کا اس وقت کتنا رقبہ تھا ۔

(ب) 1959ء کی زرعی اصلاحات کے بعد مذکورہ اسٹیٹ کا کتنا رقبہ بچا اور اب موجودہ زرعی اصلاحات کے بعد کتنا رقبہ رہ گیا ہے ۔

(ج) مذکورہ اسٹیٹ کے بالغ اور نابالغ وارڈز کی موجودہ تعداد کیا ہے ۔

(د) مذکورہ اسٹیٹ کی 1968ء سے 1972ء تک سالانہ آمدنی کیا رہی اور اس میں سے ترقیاتی سکیموں اور دوسری مدات پر کیا خرچ ہوا ۔

(ہ) کورٹ آف وارڈز کی طرف سے کچھ یارو شاہ اور چک بیلا شاہ میں کتنے اور کتنے ٹیوب ویل لگائے گئے ۔

(و) اس وقت مذکورہ اسٹیٹ کا منیجر کون ہے اور اس کی تنخواہ کیا ہے؟

وزیر مال (رانا اقبال احمد خان) : (الف) سردار غوث بخش خان مزاری کی جائداد کو سال 1955ء میں کورٹ آف وارڈز کے تحت لایا گیا تھا اس جائداد کا کل رقبہ اس وقت 98,536 ایکڑ تھا ۔

(ب) پہلی زرعی اصلاحات کے بعد 38,581 ایکڑ رقبہ باقی بچا ۔ اور اب

موجودہ زرعی اصلاحات کے بعد صرف 15,209 ایکڑ رقبہ باقی بچا ہے۔

(ج) اسٹیٹ کے کل وارثان کی تعداد بارہ ہے جس میں 4 بیوگان 7 دختران اور ایک لڑکا شامل ہیں۔ اور تمام وارثان میں صرف دو وارڈز نابالغ ہیں اس کے علاوہ ایک پسر متنازعہ ہے۔ جس کے استحقاق کا کیس ابھی تک چیف لینڈ کمشنر صاحب کی طرف سے فیصلہ نہیں ہوا۔

(د) تفصیل آمدنی و خرچ حسب ذیل ہے۔

سال	کل آمدنی	ترقیاتی سکیموں پر خرچ	دیگر اخراجات
1968ء	2,11,926 روپے	2,257 روپے	1,32,470 روپے
1969ء	1,74,533 روپے	7,865 روپے	1,21,033 روپے
1970ء	1,20,832 روپے	5,471 روپے	1,05,645 روپے
1971ء	1,42,160 روپے	4,949 روپے	1,33,194 روپے
1972ء	1,52,265 روپے	1,612 روپے	1,35,829 روپے

(ہ) کچھ بارو شاہ اور چک بیلہ شاہ میں کورٹ آف وارڈز کی طرف سے کوئی ٹیوب ویل نصب نہیں ہوا۔

(و) اس وقت مسٹر محمد شفیع ہیں۔ سی۔ ایس مجسٹریٹ درجہ اول بطور پارٹ ٹائم منیجر کام کر رہے ہیں جن کو اس خدمت کے صلے میں -/100 روپیہ ماہوار بطور الاؤنس دیا جاتا ہے۔ اور اس میں سے مبلغ 33.34 روپے گورنمنٹ کا حصہ نکال لیا جاتا ہے۔

Colonel Muhammad Aslam Khan Niazi : Sir, 36,000 acres was the ceiling in 1959 during Ayub Land Reforms while here it is shown 38,581 acres, and now the ceiling is 12,000 acres and the figure given here is 15,209 acres. What is this Sir. ?

Mr. Speaker : How does the question arise ?

کیونکہ کورٹ آف وارڈز اس وقت ہوئی ہے۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا ۔ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے آپ ہاؤس کو بتا دیں کیونکہ میرا اپنا کورٹ آف وارڈز تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ شاید آپ کے ذہن میں یہ بات ہے کہ کورٹ آف وارڈز کا ایک مالک ہے ۔ لیکن اس کورٹ آف وارڈز میں چار بیوگان ۔ سات دختران اور ایک لڑکا شامل ہے اور یہ کورٹ آف وارڈز ریفارم آنے سے پہلے کا ہے ۔

It is not a matter of one individual holding more than 36,000 units.

Colonel Muhammad Aslam Khan Niazi: Sir, now this is the property of the Court of Wards and they have not distributed among these dependents. Of-course 18,000 Units were given to the dependents, but if Sardar Ghaus Buksh Khan Mazari had distributed to them, the area could not have been more than 36,000 Units. So, I am afraid that there must have been some hanky panky. And for the information of this hon'ble House, the Government must look into it and invistigate the matter.

وزیر مال ۔ جناب سپیکر ۔ اس میں یہ ہے کہ سردار غوث بخش خان مزاری تقریباً 1955 میں فوت ہوئے اور کورٹ آف وارڈز کا فیصلہ 1955 میں کیا گیا ۔ لیکن زرعی اصلاحات 1958 میں ہوئیں ۔ اگر اس میں کوئی گڑ بڑ ہے تو ہم انشاءاللہ اس کی انکوائری کروائیں گے اور دیکھیں گے کہ کسی کو ناجائز حق تو نہیں ملا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے اپنے جواب میں ایک لفظ "بسر متنازعہ" استعمال کیا ہے ۔ اس سے آن کی کیا مراد ہے ؟

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ یہ تو عدالت فیصلہ کرے گی کہ اس سے کیا مراد ہے ۔ میں کیسے اپنی findings دے سکتا ہوں جب یہ کورٹ آف وارڈز میں ہے ۔ (قطع کلامی)

سید تابش الوری ۔ میرے خیال میں وہ خود رکن متنازعہ تو ہیں ۔ کیونکہ پتا نہیں وہ کس گروپ سے تعلق رکھتے ہیں ؟

Mr. Speaker: No such polemics please.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ تو جواب آں غزل تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ تو میں پہلے آن کی بات سن لوں ۔

سید تابش الوزی ۔ جناب والا ۔ "پسر متنازعہ" جو phrase استعمال ہوئی ہے ۔ اس کا کیا مطلب ہے یا "پسر متنازعہ" سے کیا مراد ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس کا مطلب آپ ڈکشنری میں دیکھیئے ۔ اگر آپ نے وزراً سے مطلب پوچھنا شروع کر دیا ۔ تو سب سے پہلے میں ہی لشالہ بنوں گا۔

سید تابش الوزی ۔ پسر متنازعہ سے کیا مراد ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس میں ایک مرد ایسا ہے ۔ جو مشوق کے پسر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ۔ probably this is being disputed by some party.

چودھری امان اللہ لگ ۔ گزارش یہ ہے کہ میں جب آپ کی کارستانیوں کو دیکھتا ہوں ۔ تو پھر بھی ڈر لگتا ہے ۔ اور جب یہاں آپ کی کارروائی دیکھتا ہوں تو پھر بھی خوف آتا ہے ۔ میں خوف کے عالم میں ہوں ۔ لیکن میرا وجود متنازعہ نہیں ہے ۔ مجھ پر خوف کا عالم ضرور ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے یہ سوال کرنے والا تھا کہ کیا کورٹ آف وارڈز میں دی گئی اراضی لینڈ ریفارمز کے تحت آتی ہے ۔ اگر آتی ہے تو اس کے یونٹ کی جو تقسیم کی جاتی ہے وہ کس شخص کی ذمہ داری سے کی جاتی ہے ۔ کورٹ آف وارڈز کا ایک مینیجر ہوتا ہے ۔ یہ اراضی ملکیت تو کسی اور کی ہوتی ہے ۔ اور مینیجر صرف انچارج ہوتا ہے اور اس کے ذمہ صرف اس کی مینیجمنٹ ہوتی ہے ۔ تو اس کا طریق کار کیا مقرر کیا گیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ سوال ایسا ہو سکتا ہے جو متعلق رولز سے نہ ہو یا رولز publish نہ ہوئے ہوں ۔ جب رولز کا نوٹیفیکیشن ہو گیا ہو ۔ تو وہ پبلک document ہوتا ہے اور اگر کوئی چیز چھپائی گئی ہو ۔

That question cannot be asked even as a main question.

اور اب آپ ان سے رولز پوچھنا شروع کر دیں گے ۔ پھر آپ یہ کہیں کہ کوئی رول قاعدہ اور قانون نہیں ہے ۔ آپ نے کہا ہے کہ کیا طریق کار اختیار کیا ہے ۔

چودھری امان اللہ لگ ۔ جناب والا ۔ میں اپنے سوال کو دو حصوں میں تقسیم کر لیتا ہوں کیونکہ آپ اکثر فرماتے ہیں کہ دو تین سپلیمنٹری ہو جاتے ہیں ۔ اگر کوئی رولز ایسے ہیں تو کیا ان کے تابع یہ معاملہ کیا گیا

ہے ۔ میں یہ سوال کر رہا تھا کہ اگر کچھ ایسے رولز ہیں تو وہ کیا ہیں ؟

وزیر مال ۔ جو چیز بھی ہو گی ۔ رولز کے مطابق ہو گی ۔ میں دیکھ کر بتا دوں گا ۔

طرف مبارک اول ملتان شہر کے پٹواری کا تبادلہ

***3865 ۔ سردار محمد عاشق** ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ دو سال پہلے محمد شفیع پٹواری حلقہ طرف مبارک اول ملتان شہر رشوت خوری کے الزام میں معطل کر دیا گیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ پٹواری کے خلاف رشوت خوری کے الزام کے تحت ملتان کی عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پٹواری کو مذکورہ حلقہ سے تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مال (رانا اقبال احمد خان) : (الف) جی نہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) پٹواری پہلے ہی مورخہ 1973ء - 3 - 13 سے طرف مبارک اول سے تبدیل ہو چکا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ مذکورہ پٹواری کس بنیاد پر معطل ہوا تھا ؟

Mr. Speaker. This is not a supplementry question.

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ جواب میں انہوں نے deny کیا ہے کہ کوئی الزام ہی نہیں تھا ۔ جب کوئی الزام ہی نہیں تھا ۔ تو پھر پٹواری مذکور معطل کیوں ہوا تھا ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ جواب غلط ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ انہوں نے کہا ہے کہ پٹواری مذکور معطل نہیں ہوا تھا ۔ میں کہہ رہا ہوں کہ وہ معطل ہوا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ قواعد انضباط کار میں طریقہ دیا ہوا ہے۔ آپ اس کے لیے ایک باقاعدہ تحریک دے سکتے ہیں کہ وزیر متعلقہ نے ہاؤس میں یہ غلط جواب دیا ہے ۔ اس کی وجہ سے ایوان کا یا میرا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔

You have just to tell him that this not a correct answer.

اور اس کے بعد آپ کے لیے دوسرا پروسیجر ہے ۔

بے گھر افراد کی آبادکاری کے لیے بستیوں کی تعمیر

*3972 ۔ میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ وھاڑی میں ایک سال قبل بے گھر لوگوں کی آبادکاری کے لیے خصوصی بستیاں بنانے کی تجویز منظور کی گئی تھی ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ وھاڑی کے ان بے گھر لوگوں نے اپنے مکان بنانے کے لیے صرف زمین طلب کی تھی ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ان بے گھر لوگوں کی بہت بڑی اکثریت مہاجرین پر مشتمل ہے جن کو ابھی تک سر چھپانے کے لیے کوئی جگہ نہیں دی گئی ۔

(د) کیا حکومت اپنی ہی بنائی ہوئی مذکورہ تجویزوں پر عمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ھ) اگر جزو (د) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ یہ کام کب شروع کیا جائے گا ؟

وزیر نو آبادیات (رانا اقبال احمد خان) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) جی ہاں ۔

(ھ) مجوزہ دو اضافی بستیوں میں پینے کا پانی اور گندے پانی کے نکاس و پختہ سڑکوں کی سہولیات مہیا کرنے کی سکیمیں تیار کروا کر محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے پیش کر دی گئی ہیں ضروری

رقوبلت کی منظوری کے بعد گورنمنٹ پلاٹوں کی فروخت و تقسیم کے احکامات جاری کرے گی ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ ان متعلقہ لوگوں نے حکومت سے درخواست کی تھی کہ وہ سڑکیں اور نالیاں خود بنا لیں گے ۔ ان کو صرف خالی پلاٹ دے دئے جاویں ؟

وزیر نو آبادیات ۔ میرے نوٹس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ انہوں نے کوئی ایسی درخواست دے رکھی ہو ۔ اگر کوئی ایسی درخوست ہوگی تو اس پر ہمدردانہ غور کیا جاوے گا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اس سلسلہ میں ایوان میں کئی بار بحث ہو چکی ہے اور آپ سے پہلے جو وزیر صاحب تھے وہ یقین دلا چکے ہیں کہ ہم جلدی پلاٹوں کی تقسیم کر دیں گے ۔ نہ تو حکومت کے پاس اتنا روپیہ ہے اور نہ کمیٹی کے پاس کہ وہاں پر سڑکیں اور نالیاں تعمیر کی جاویں ۔ وہ لوگ خالی پلاٹ مانگتے ہیں ۔ اور یہاں تو وہی بات ہوگی کہ نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی ۔

Mr. Speaker. No Speeches Mian Sahib.

میاں خورشید انور ۔ جناب اس پر فیصلہ ہو چکا ہے اور عمل درآمد کرانے کی ضرورت ہے ۔ اب وہی جواب دے دیا گیا ہے جو پچھلے سال دیا گیا تھا ۔ اس سلسلہ میں وزیر صاحب نے وضاحت نہیں فرمائی ۔

سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر اس قسم کی کوئی درخواست ہوگی تو اس پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا ۔ ورنہ پلاننگ ڈیپارٹمنٹ میں جاوے گی ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر صاحب کے علم میں ہے کہ یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ ان کو پلاٹ تقسیم کر دئے جاویں ۔ میرے خیال میں فیصلہ ہو گیا ہے ۔

وزیر نو آبادیات ۔ ابھی تک تو فیصلہ نہیں ہوا ہے ۔

سپیکر ۔ فیصلہ کرنے والے وہ ہیں ۔ آپ کیا خیال کریں گے ۔

میاں خورشید انور ۔ فیصلہ اس ایوان میں ہوا ہے آپ کے علم میں ہے اور اس سلسلہ میں میں نے ایک اٹینشن بھی دی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ بھی دیکھ لیں گے ۔ جب اس کا نمبر آئے گا ۔

بوگس کلیم

*4049 ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر آبادکاری ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ میں آزادی کے بعد اب تک کتنے ایسے کلیم منظور کیے گئے جن کی مالیت ایک لاکھ روپے سے زائد تھی اور جن کے متعلق لوگوں نے حکومت کو اطلاع بہم پہنچائی کہ وہ کلیم بوگس تھے ؟

(ب) مذکورہ کلیموں کے متعلق کن تاریخوں کو اطلاع دہندگان نے حکومت کو اطلاع دی ۔ ان میں سے ہر ایک کا نام و پتہ اور کلیم نمبر جس کے بارے میں اطلاع دی گئی تفصیلاً بتایا جائے ۔

(ج) مذکورہ جعلی کلیم دینے والے ملزمان کے خلاف کس کس تاریخ کو مقدمہ درج ہوا تھا اور کیا انہوں نے جعلی کلیموں پر کوئی سیٹا ۔ فیکٹری وغیرہ حاصل کی تھی اگر ایسا ہے تو ان جائداد کی تفصیل بتائی جائے ۔

کیا یہ حقیقت ہے کہ کچھ عرصہ قبل حکومت نے اعلان کیا تھا کہ جو شخص جعلی اور دھوکے کے ذریعے منظور کرائے گئے کلیموں کے متعلق حکومت کو اطلاع دے گا اس کو اس جائداد میں سے کچھ حصہ دیا جائے گا ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس پر عمل درآمد کر رہی ہے اور ایسے کلیموں کا کب فیصلہ کر دیا جائے گا ؟

وزیر آبادکاری (رانا اقبال احمد خان) : جناب والا ۔ محکمہ سیٹلمنٹ میں 15 مئی سے 25 مئی تک ہڑتال رہی ۔ اس لیے جواب موصول نہ ہو سکا ۔ جونہی کوائف مہیا ہو جائیں گے ۔ ایوان کی میز پر رکھ دیے جاویں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال دھرایا جائے گا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ سوال دھرانا ہی اس کی نفی ہے ۔ میں اس ضمن

میں ایک اضافہ استدعا کرنی چاہتا ہوں کہ ایک کلیم فارم ہے۔ مسمات ننھی بنام غلام حیدر جس میں کچھ ایم - پی - اے اور ایم - این - اے بھی آتے ہیں -

مسٹر سپیکر - یہ اس کا ضمنی سوال نہیں ہو سکتا -

چوہدری امان اللہ لک - آپ کا کچھ نہیں بگڑے گا - میرا کام بن جائے گا اس عورت کا کام بن جاوے گا - اس میں چند سیٹلمنٹ افسران بھی ملوث ہوتے ہیں -

مسٹر سپیکر - آپ ضابطے کے اندر رہ کر بات کریں - اور اس کے مطابق کام کریں - اور یہ چیز آپ علیحدگی میں بھی ان سے کر سکتے ہیں -

and I hope he will give you a patient hearing.

چوہدری امان اللہ لک - آپ مجھے سوال کرنے کا تو موقعہ نہیں دیتے -

مسٹر سپیکر - اگلا بھی سوال آپ کا ہے -

چوہدری امان اللہ لک - اگلے سوال کا یہ سپلیمنٹری نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - مگر اس وقت آپ بے فائدہ بات کر رہے ہیں -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - آپ نے دو تین دن میرے ساتھ بہت اچھا اور شاندار رویہ رکھا - اس لیے میں خوش رہا - لیکن آج جو سوال میں کر رہا ہوں - اس کو آپ سن لیں - اس کے بعد رولنگ فرما دیں -

مسٹر سپیکر - چوہدری صاحب میں رولز کو بڑا liberally interpret کرنے کی کوشش کرتا ہوں - لیکن ان کی بھی ایک حد ہوتی ہے -

I can stretch it but I cannot break it.

چوہدری امان اللہ لک - اس میں جواب آ چکا ہے - میں جو عرض کرنے والا تھا - رات کو میں نے انکوائری کی تھی -

مسٹر سپیکر - اس کا سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے -

چوہدری امان اللہ لک - آپ سوال پوچھنے کی اجازت تو دیں - آپ اس کو rule out فرما دیں - جواب آچکا ہے - یہ آج اسے کسی صورت میں گزارنا چاہتے ہیں - رات مجھے اطلاع ملی ہے - کہ یہ یہ فیصلے ہوئے - - - -

مسٹر سپیکر - یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر یا Point of personal

Explanation تو ہو سکتا ہے لیکن ضمنی سوال نہیں ہو سکتا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں اس ضمن میں elaborate کر رہا تھا ۔ explain کر رہا تھا ۔ آپ نے اس کو بند کر دیا ۔ میں وزیر موصوف کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ اس میں کئی افسران ملوث ہیں ۔ ان کے کلیمز جن میں ایک سینما ۔ اور 16 مرلے زمین آ رہی ہے ۔ رات کو انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس سے کسی صورت گریز کیا نہیں جاوے گا ۔ یہ اس واقعہ ہے یا نہیں ہے ۔ میں یہ بات پوچھ رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا کہنا ہے کہ جواب ہے ۔ مگر محکمہ اس لیے جواب نہیں دیتا کہ اس میں کچھ پردہ نشینوں کے نام آتے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ اور اگر میں ثابت کر دوں تو کیا وہ انکوائری کرانے کے لیے تیار ہیں ؟

وزیر آبادکاری ۔ اگر کوئی ایسی بات ہے کہ وہ جان بوجھ کر جواب نہیں دے رہے تو میں انکوائری کروں گا اور اس کے خلاف سخت قدم اٹھاؤں گا۔ ایسی کوئی بات نہیں اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم آپ کا احترام نہ کریں ۔

موروثی مزارعین کو مالکانہ حقوق کی عطائگی

*4090 ۔ **چوہدری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر آبادکاری از راہ کرم نشان زدہ سوال نمبر 1731 کے جواب کے حوالہ سے جوکہ مورخہ 20 فروری 1973ء کو ایوان میں دیا گیا بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) مرکزی حکومت کو اب تک زبانی اور تحریری یاددھانیاں کس کس تاریخ کو کی گئی تھیں ۔ ان کا کیا نتیجہ نکلا ہے اور اگر کوئی جواب یا منظوری مرکزی حکومت سے موصول ہوئی ہے تو کب اور کیا ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت کے اعلان کے مطابق محکمہ بحالیات اس سال 31 دسمبر تک ختم کیا جا رہا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس تاریخ تک اس مسئلے کو نمٹانے کے لیے کیا اقدامات کیے جا چکے

ہیں یا کیے جا رہے ہیں ۔ اگر کوئی اقدام نہیں کیے جا رہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر آبادکاری (رانا اقبال احمد خان) : (الف ' ب) وفاقی حکومت نے بذریعہ آرڈیننس مجریہ 22 مارچ 1974ء مزارعین ایکٹ 1887ء کو متروکہ اراضی پر بھی منطبق فرما دیا ہے جس کے تحت موروثی الاٹیان اراضی کو عنقریب مالکانہ حقوق دے دئے جائیں گے ۔

ملتان ڈویژن میں سرکاری اراضی

*4098 ۔ **چوہدری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ملتان ڈویژن میں تحصیل وار کل کتنی سرکاری اراضی ہے ۔

(ب) یہ تمام رقبہ کن کن سکیموں کے تحت الاٹ ہے اور کتنا کتنا ۔

(ج) کل مذکورہ سرکاری رقبہ میں سے کتنا ناجائز قبضہ میں ہے اور کتنا رقبہ ابھی قابل الاٹمنٹ ہے ۔ تفصیل تحصیلوار بتائی جائے ؟

وزیر نو آبادیات (رانا اقبال احمد خان) ۔ (الف ، ب ، ج) مطلوبہ کوائف کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ یہ گوشوارہ ہمارے پاس نہیں ہے ۔ ہم کیا جانیں ۔

چوہدری محمد انور سمہ ۔ جناب والا ۔ کوئی گوشوارہ نہیں دیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں وزراء صاحبان کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر یہ سوال نشان زدہ ہے اور میں نشان زدہ سوال میں اکثر احتیاط کرتا ہوں ۔ جس کا مجھے احتمال ہوتا ہے کہ اس کا جواب لمبا ہوگا تو سارے سوال کو غیر نشان زدہ کرنے کی بجائے یہ لکھ دیتا ہوں کہ یہ کوائف جو ہیں یہ ایوان کی میز پر پیش کر دیے جائیں لیکن جہاں دونوں میں سے کوئی بات نہ ہو اور سوال نشان زدہ ہو اور اس میں یہ direction نہ ہو کہ اس کو ایوان کی میز پر رکھا جائے تو اسے ایوان میں پڑھنا پڑتا ہے ۔ اب وہ فاضل ممبر وقت بچا کر اگلے سوال پر نہیں جانا چاہتے تو یہ ان کی صوابدید پر ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ چیز ایوان کی میز پر رکھتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہاؤس کی implied consent ہوتی ہے ۔ اگر کوئی فاضل رکن اعتراض کرے تو ہرگز نہیں رکھیں گے ۔

Mr. Speaker. The position is that the member who has asked the question gets a copy of the answer that is placed on the Table but other members are not provided with it. Therefore, they cannot ask questions.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ کیا یہ بہتر نہیں کہ آئندہ کے لیے سب کو اس کی کاپی مہیا کر دی جایا کرے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہی تو اصل میں خرچ کو avoid کیا جاتا ہے اگر فاضل رکن اس پر اصرار کرتے ہیں تو اس کو پڑھ دیا جائے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

چوہدری علی بہادر خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ رول 205 یہ کہتا ہے کہ ۔

> A paper or document to be laid on the Table shall be duly authenticated by the member or Minister laying it.

لیکن جو یہاں document دیا گیا ہے اس پر کسی کے دستخط نہیں اور نہ ہی

کسی منسٹر کے دستخط ہیں ۔ تو رول کے تحت یہ authenticate ہو ہی نہیں سکتا اور رول 205 comply with نہیں ہو سکتا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ جو بھی یہاں printed matter ہے وہ authenticated ہے ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ رول 205 کے تابع جب تک اس پر کسی کے دستخط نہ ہوں وہ authenticated شمار نہیں ہو سکتا ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ فاضل رکن کو کابی کی ایک نقل ملی ہے ۔ جب کوئی سوال ایوان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو پہلے وزیر اس کو approve کرتا ہے اسے authenticate کرتا ہے پھر وہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں آتا ہے ۔ وہ اسے پرنٹ کرا کے ایوان میں پیش کرتا ہے تو اس authentication کا کوئی سوال نہیں کہ یہ authenticated نہیں ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ گوشوارہ ہمارے پاس نہیں ہے مہربانی کرے ہمیں فراہم کر دیا جائے ۔

Mr. Deputy Speaker. Then this has to be read out. I have asked the Minister to read it out.

آپ پڑھ دیں اور کوئی راستہ نہیں ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ یہ بڑا relevant سوال ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں وزیر موصوف سے بھی کہہ رہا ہوں کہ وہ اسے پڑھ دیں اور وہ اسے پڑھ دیں گے ۔ جو گوشوارہ ہے وہ اسی کے متعلق ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ یہ بھی ہم پر لازم ہے کہ منسٹر صاحب پڑھتے جائیں اور ہم ضرور زبانی یاد رکھیں ۔ اگر ہم نے ضمنی سوال کرنا ہو تو پہلے ہمارا حافظہ اتنا تیز ہونا چاہیئے کہ جو وہ کہیں ہم یاد کریں اور اس کے بعد ضمنی سوال کریں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ وہ تو سپیکر صاحب پہلے بھی کہہ گئے ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ آپ سے پہلے سپیکر صاحب کہہ گئے ہیں اور باقاعدہ طور پر ہوائنٹ آؤٹ کیا تو ہمیں گوشوارہ فراہم کیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ بالکل انہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے میں یہ کہہ

رہا ہوں کہ اس کا ایک ہی راستہ ہے کہ اس کو یہاں پڑھ دیں یا اسے ہم repeat کرا دیں ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ یہ گوشوارہ بڑا لمبا چوڑا ہے لہذا اسے پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔ آپ کو ضرورت نہیں ہے لیکن شاہ صاحب کو پڑھنے کی ضرورت ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس سوال کو آئندہ کے لیے رکھ لیں اور اگلی ٹرن پر ہمیں گوشوارہ بھی دے دیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔ The question will be repeated.

وزیر نوآبادیات ۔ جناب والا ۔ اس کا جواب دیا جا چکا ہے ۔ اسے repeat کرنے کا کیا سوال ہے ۔

وزیر قانون ۔ اگر فاضل رکن یہ چاہتے ہیں کہ اسے پڑھا جائے تو فاضل وزیر اسے پڑھنے کے لیے تیار ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ رانا صاحب اسے پڑھ دیں کیونکہ سپیکر صاحب جانے سے پہلے observe کر گئے تھے کہ اسے پڑھ دیا جائے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آپ اپنی رولنگ دے چکے ہیں کہ "the question will be repeated" ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں اپنی رولنگ withdraw کر سکتا ہوں ۔ لیکن سپیکر صاحب کی رولنگ کو over-rule نہیں کر سکتا ۔ سپیکر صاحب نے میرے بیٹھنے سے چند لمحے قبل یہ کہا تھا کہ اس کو پڑھ دیا جائے ۔ and that has been brought to my notice by the Secretary of the Assembly. I have got no power to over-rule the ruling given by the Speaker but I can revise my ruling.

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ آپ انہیں withdraw کرتے ہیں ۔

Mr Deputy Speaker. What is there to withdraw ?

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ سپیکر صاحب کی یہ رولنگ نہیں تھی کہ ضرور پڑھا جائے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ ہاؤس اگر وقت بچانا چاہتا ہے

دوسرے سوالات کے لیے تو یہ ہاؤس کی مرضی ہے ۔

آوازیں ۔ ہاؤس نہیں چاہتا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ناظم حسین شاہ سے پوچھا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ یہ سوال دھرایا جائے گا یا اس کا فیصلہ یہ ہوا کہ یہ گوشوارہ پڑھیں گے یا فیصلہ یہ ہوا کہ گوشوارہ ان کی جیب میں رہے گا ۔ تو کیا فیصلہ ہوا ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ فیصلہ یہ ہوا تھا کہ اس کو پڑھا جائے گا ۔ اس پر ہاؤس نے متفقہ طور پر کہا کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ نہیں پڑھا جائے گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ کسی نے متفقہ طور پر نہیں کہا اور نہ آپ نے پوچھا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں نے باقاعدہ شاہ صاحب سے آواز دے کر پوچھا تھا کہ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے ۔ میں نے یہ کہا کہ پورا ایوان کہہ رہا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب سپیکر ۔ شاہ صاحب ہمارے محترم دوست ہیں لیکن ان کی ذات اس ایوان سے تعبیر نہیں ہو سکتی ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس وقت تاثر یہی تھا کہ پورا ہاؤس اس کو allow کر رہا ہے ۔ even then آپ تو چونکہ حزب اختلاف کے قائد ہیں ۔

مسٹر عبدالحفیظ کاردار ۔ جناب والا ۔ مسئلہ اہم تھا اور اتنا لمبا بیان ہو گیا ۔ تو جو ہاؤس میں ضمنی سوال پوچھنے والا ممبر ہو اگر اس کے پاس گوشوارہ نہیں ہے تو وہ ضمنی سوال کیسے پوچھے ۔ یہ مسئلہ اہم ہے یا تو آپ rule کریں کہ اتنا بڑا جو سٹیٹمنٹ ہو اس کے ساتھ ضمنی سوالات نہ پوچھے جائیں تو ٹھیک ہے ۔ اگر ضمنی سوالات کی اجازت ہے اور یہ نشان زدہ سوال ہے تو پھر یہ میز پر رکھا جائے گا تاکہ اس پر ضمنی سوال پوچھیں ۔ اس لیے میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ رولنگ جو دی گئی ہے اس کو revise فرمایا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس پر رولنگ دی جا چکی ہے ۔

مسٹر عبدالحفیظ کاردار ۔ اس وقت یہ فیصلہ کیا تھا لیکن یہ مسئلہ ان کے سامنے نہ تھا کہ ضمنی سوالات پوچھنے کے لیے تحریری مواد چاہیے ۔ انہوں نے رولنگ دے دی ان کے سامنے یہ مسئلہ نہیں تھا جو ناظم حسین صاحب نے اٹھایا ہے ۔ اس کے پیش نظر رولنگ کو revise کرنا پڑے گا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سپیکر صاحب نے رولنگ دے دی ہے کہ اس کو پڑھ دیا جائے ۔ البتہ میں زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتا ہوں کہ میں پورے سوال اور پوائنٹ آف آرڈرز جو بھی اٹھائے گئے ہیں ان کو pending کرتا ہوں ۔ سپیکر صاحب جب آئیں گے وہی اس کا فیصلہ کریں گے ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ اگلے وقفہ سوالات پر ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ جب محکمہ مال کی باری آئے گی ، آجائے گا ۔ میں یہی کر سکتا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ اس کا کیا فیصلہ ہوا ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں نے اس کا فیصلہ کر دیا ہے کہ سپیکر صاحب اس کے متعلق فیصلہ کریں گے ۔ کیونکہ وہ رولنگ دے گئے ہیں میں ان کی رولنگ over-rule نہیں کر سکتا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ کو یہ نہیں کہنا چاہیے تھا کہ سپیکر صاحب آئیں گے تو فیصلہ کریں گے آپ اس وقت سپیکر ہیں ۔ آپ اس وقت کرسی پر بیٹھے ہیں ۔ آپ کو وہی اختیارات ہیں جو سپیکر صاحب کو دیے گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ وہ آپ کو کوئی اختیار نہیں ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں ان کی رولنگ کو over-rule نہیں کر سکتا ۔ سپیکر صاحب نے کہا تھا کہ پڑھ کر سنا دیں مگر باوجود اس کے اعتراض ہوئے ہیں ۔ میں نے اس کا واحد راستہ یہی اختیار کیا ہے کہ سپیکر صاحب کے آنے پر اس بات کا فیصلہ ہوگا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ یہاں پر دو تین رولنگ ہو گئی ہیں نمبر (1) دوبارہ ہوگا (2) میں اپنی رولنگ کو revise کرتا ہوں پھر یہ سپیکر صاحب آئیں گے فیصلہ کریں گے ۔ سپیکر صاحب آ گئے ہیں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر ۔ اس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ یہ کوئی obligation نہیں ہے جو جوابات ہیں صرف ممبران کی سہولت کے لیے چھاپے جاتے ہیں ۔ اگر کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں تو minister-in-charge can change the answer یہ کوئی obligation نہیں ہے کہ گوشوارہ چھپا ہوا ہو ۔ اگر ایوان یہ سمجھتا ہے کہ یہ اتنا اہم ہے تو اس کے لیے prior notice ہونا چاہیے تو میں ان کو کہہ سکتا ہوں to enable the member the question may be repeated ۔ اس لیے میں اٹھتا ہوا ان سے یہ کہہ گیا تھا کہ اگر فاضل اراکین سمجھتے ہیں کہ گوشوارہ ان تک نہیں پہنچا اور ایوان کی میز پر رکھ دینا مناسب نہیں سمجھتے تو اسے پڑھ دیا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ گذارش یہ ہے کہ ہمیں اس پر اصرار نہیں ہے کہ گوشوارہ شائع شدہ ہے یا نہیں ۔ صورتیں دو ہیں یا تو گوشوارہ تمام ممبران کو شائع شدہ مل جائے تاکہ وہ اس پوزیشن میں ہوں کہ ضمنی سوالات کر سکیں اور اگر یہ نہیں ہو سکتا تو وزیر موصوف اس کو پڑھیں ۔ اگر پڑھتے بھی نہیں تو فاضل ممبران کو گوشوارہ مہیا کر دیا جائے ۔ اور ایک گوشوارہ کی کاپی ایوان کے لیے کافی نہیں ہے ۔ اس لیے بہتر یہ ہوگا کہ اس کو دھرا دیا جائے تاکہ وہ تفصیل کے ساتھ ایوان کی میز پر رکھ سکیں اور بتا سکیں اور جس نے سوال کرنا ہو کرے یہ تمام بات آپ پر منحصر ہے کہ کون سا سوال relevant ہے کون سا نہیں ہے ۔

وزیر نو آبادیات ۔ جناب سپیکر ۔ اس کو دھرا دیا جائے جس طرح ایوان خوش ہو ہم کریں گے ۔

صوبہ میں تقاوی قرضہ جات کا اجراء

***4136** ۔ **میاں منظور احمد موہل** ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سال 1971-72ء میں صوبہ میں کل کتنے تقاوی قرضہ جات جاری کیے گئے ۔ ان کی تفصیل ڈویژن وار ایوان کی میز پر رکھی جائے اور ان میں سے کتنے قرضہ جات قابل وصول بقایا ہیں اور نادہندگان کے خلاف حکومت نے کیا کارروائی کی ہے ؟

وزیر مال (رانا اقبال احمد خان) ۔ (الف ، ب) سال 72-1971ء میں مبلغ 30,59,576 روپے کے تقاوی قرضے جاری کیے گئے تھے ۔ ان کی ڈویژن وار تقسیم اور اس میں سے جو رقم تاحال قابل وصول ہے گوشوارہ منسلکہ میں درج ہے ۔ جو ایوان میں پیش کی جاتی ہے۔

(ج) تقاوی قرضہ جات کی قابل وصول اقساط کی وصولی مالیہ کے بقایا جات کی طرح وصول کی جاتی ہیں ۔ اس لیے نادھندگان کے خلاف زیر ویسٹ پاکستان لینڈ ریونیو ایکٹ مجریہ 1967ء کارروائی جاری ہے ۔

گوشوارہ ڈویژن وار فراہمی تقاوی قرضہ جات بابت سال 72 - 1971ء اور کل بقایا رقم جو اس میں سے تا حال واجب الادا ہے

نمبر شمار	نام ڈویژن	قرضہ برائے ترقی اراضی زیر ایکٹ XIX سال 1883ء		زرعی قرضہ زیر ایکٹ XVII سال 1958ء	
		فراہمی	کل قابل وصول قرضے جو تاحال بقایا ہیں	فراہمی	کل قابل وصول قرضے جو تاحال بقایا ہیں
		روپے	روپے	روپے	روپے
1	راولپنڈی	1,16,500	ابھی قابل وصول نہیں ہوئے	1,02,000	3,668
2	سرگودھا	1,42,750		2,83,900	1,00,591
3	لاہور	4,22,500		5,84,700	4,73,016
4	ملتان	3,72,500		7,88,500	38,145
5	بہاول پور	1,11,226		1,35,000	81,374
	میزان	11,65,476		18,94,100	6,96,794

چوہدری محمد انور سمہ ۔ جناب والا ۔ لاہور ڈویژن میں بقایا رقوم بہت زیادہ ہیں ان کی وصولی کے لیے کیا اقدامات کر رہے ہیں ؟

وزیر مال ۔ آپ اس کے لیے علیحدہ سوال کریں ۔ جواب دیے دیا جائے گا ۔ تا کہ پتہ چل سکے کہ کس ضلع میں زیادہ ہے اور کس میں کم ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جواب تو اس میں آ گیا ہے کہ کتنا کم ہے اور کتنا زیادہ ہے ۔

میاں منظور احمد موھل ۔ نمبر شمار 3 پر لاہور ہے اور نمبر شمار 5 پر بہاولپور ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا سوال کیا ہے ۔

میاں منظور احمد موھل ۔ دو ڈویژن ہیں لاہور اور بہاول پور ۔ ان کے بقایا جات کیوں ہیں اور وصولی کا کیا طریقہ کار اختیار کیا جا رہا ہے ؟

وزیر مال ۔ اس کے لیے میں نے تحصیلدار صاحبان کی ایک میٹنگ بلائی ہے ۔ اس میں طریقہ کار کو دیکھیں گے تا کہ زیادہ سے زیادہ وصولی ہو سکے ۔ پچھلے دنوں چیکنگ کی تھی تو پتہ چلا کہ ہونے پانچ کروڑ روپے ضلع شیخوپورہ میں بقایا ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ رقم لاکھوں میں ہے یا کروڑوں میں ہے ۔

وزیر مال ۔ میں لینڈ ریونیو کی بات کر رہا ہوں ۔ یہ تقاوی کی بات ہے کہ پچھلی میٹنگ ہوئی تو سیلاب آ گیا اس کی وجہ سے گوجرانوالہ اور شیخوپورہ جو سکارب (ب) میں ہے انہوں نے درخواستیں دیں اور ہم ان پر ہمدردانہ غور کر رہے ہیں ۔

چوہدری محمد انور سمہ ۔ یہ کون سا پوائنٹ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ لینڈ ریونیو کے متعلق کہہ رہے تھے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ یہ بقایا جات سابقہ وزیر صاحب کے زمانے کے ہیں جو وزیر مال رہ چکے ہیں ۔ کیا انہوں نے کوئی وصولی کی تھی ؟

وزیر مال ۔ مجھے یہ پتہ ہے کہ یہ محکمہ مال کے ذمے ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ سابقہ وصولی ہوئی ہے یا نہیں کیا

سب بقایا جات وزیر موصوف کے ذمے لگ گئے ہیں ۔ یعنی 1973ء میں کتنا روپیہ وصول ہوا تھا ؟

وزیر مال ۔ علیحدہ سوال کریں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ 73-1972ء میں کتنی وصولی ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ علیحدہ سوال کریں ۔

صوبہ میں مطالبہ آبیانہ کی تشخیص

***4137 ۔ میاں منظور احمد سوہل** ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ میں فصل خریف 1972ء اور فصل ربیع 3 197ء میں ضلع وار کل کتنا مطالبہ آبیانہ تشخیص کرکے عائد کیا گیا اور اس سے ضلع وار کتنا وصول ہو چکا ہے اور کس قدر ابھی تک قابل وصولی بقایا ہے ۔

(ب) مندرجہ بالا دونوں فصلات کا مجموعی طور پر مبلغ ایک ہزار روپیہ سے زائد لینڈ ریونیو جن اشخاص کے نام قابل وصولی بقایا ہے ایسے اشخاص کی فہرست ایوان کی میز پر رکھی جائے ؟

وزیر مال (رانا اقبال احمد خان) : (الف)

آبیانہ بابت خریف 1972ء		آبیانہ بابت ربیع 1973ء
مطالبہ 14,65,47,487	مطالبہ	10,63,63,217
وصولی 13,32,17,044	وصولی	7,97,18,214
بقایا 1,38,30,443	بقایا	2,66,45,003

ضلع وار تفصیل کا نقشہ الف ایوان کی میز پر رکھدیا گیا ہے ۔

(ب) ضلع وار مالیہ کے باقی داروں کی *فہرست ایوان کی میز پر نقشہ ب (i) اور ب (ii) برائے ملاحظہ رکھی گئی ہے ۔

راولپنڈی کیمبلپور ۔ جہلم ، گجرات ، سیالکوٹ ، لائل پور ، ساہیوال

---

*فہرست اسمبلی لائبریری میں برائے ملاحظہ رکھ دی گئی ہے ۔

مظفر گڑھ اور ملتان کے اضلاع میں کوئی ایسے باقی داران نہیں ہیں جن سے ایک ہزار روپے سے زیادہ مالیہ وصول کرنا باقی ہو ۔

میاں منظور احمد موھل ۔ جناب والا ۔ یہ باقی دارون کی جو فہرست فراہم کی گئی ہے اس کے حصہ ب (i) میں بہاولپور ڈویژن کے ساتھ تعلق رکھنے والے باقی داروں کے بقایا جات باقی تمام اضلاع سے زیادہ ہیں ۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر مال ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پچھلی حکومتوں نے وہاں پر نرمی برتی ہو گی ۔ ہم انشاء اللہ سختی کریں گے اور حکومت کا ایک ایک پیسہ وصول کریں گے ۔

میاں منظور احمد موھل ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ ان میں پنجاب میں سب سے زیادہ باقی دار کون ہے ۔

وزیر مال ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال کریں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہ بقایا جات کون کون سے سالوں سے متعلق ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو جواب میں لکھا ہوا ہے کہ بابت خریف 1972ء اور بابت ربیع 1973ء کے ہیں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ اس وقت کون سی حکومت تھی کیونکہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ بقایا جات سابقہ حکومتیں وصول نہیں کرسکیں ۔ کیا وہ بتائیں گے کہ وہ کون سی حکومتیں تھیں ؟

سید لاظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ میری درخواست ہے کہ پہلے میاں منظور احمد موھل کے سوال کا جواب دیا جائے ۔ ان کے سوال کا جواب نہیں دیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو اپنی تسلی کرکے بیٹھ گئے ہیں ۔

میاں منظور احمد موھل ۔ جناب والا ۔ میری تسلی ہوگئی ہے اور میں مطمئن ہوں ۔

چودھری محمد الوز سمہ ۔ جناب ۔ اس باقی دار کا نام بتایا جائے جس کے ذمے سب سے زیادہ بقایا جات ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ کیا ہمیں حق نہیں کہ ہم بھی ضمنی سوال پوچھیں ۔ اگر ہمیں بھی وہ فہرست مہیا کی جاتی تو ہم بھی ضمنی سوالات پوچھتے ۔

چودھری محمد انور سمہ ۔ جناب ۔ میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب ۔ میرے سوال کا بھی جواب نہیں دیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے چودھری محمد انور سمہ کے سوال کا جواب دیا جائے گا ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ میں تمام فہرست پڑھ دیتا ہوں لیکن یہ کام بہت لمبا ہو جائے گا ۔

چودھری محمد انور سمہ ۔ آپ صرف ایک شخص کا نام بتا دیں اور باقی رہنے دیں ۔ جو سب سے زیادہ باقی دار ہو اس کا نام بتا دیں ۔

وزیر مال ۔ یہ فہرست کسی خاص آدمی کے بارے میں نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے جو گوشوارہ پیش کیا ہے اس میں صرف نام دئے ہوئے ہیں یا رقوم بھی دی گئی ہیں ۔

وزیر مال ۔ یہ تو میں دیکھ کر بتا سکتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The Hon'ble Minister can take his time. There cannot be a supplementary question. What is your Secretary doing here; can't he help you ?

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب ۔ وہ اندر نہیں آ سکتے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب سپیکر ۔ اگر فہرست لمبی ہے تو پھر اس سوال کے جواب کو کسی اور وقت کے لئے اٹھا رکھیں ۔

Mr. Speaker : I have seen the Hon'ble Chief Minister getting information from Secretaries sitting in officer gallery. Why can't this be done with other Ministers. If this list is long, this supplementary will be repeated. The question shall be repeated.

وزیر مال ۔ جس شخص کے ذمے سب سے زیادہ بتایا جاتا ہے اس کا نام بہادر خان ہے ۔

چودھری محمد انور سمہ ۔ جناب والا ۔ بہادر خان کے تمام کوائف دیئے جائیں ۔

وزیر مال ۔ یہ تفاصیل ہم بعد میں دے سکتے ہیں کیونکہ اس فہرست میں تمام کوائف موجود نہیں ۔

Chaudhri Muhammad Anwar Samma : Sir, I request that this question be repeated with full particulars of the defaulter.

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو آپ کے محکمہ نے جو فہرست مہیا کی ہے اس میں پورے کوائف دیئے جانے چاہیے تھے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب ۔ میرے ضمنی سوال کا جواب نہیں دیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا فیصلہ بھی ساتھ ہی ہو گیا ہے ۔ یہ سارا سوال دھرایا جائے گا ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب ۔ میں نے پوچھا تھا کہ 1972-73 میں کونسی حکومت تھی ۔ کیا یہ پیپلز پارٹی کی حکومت تھی یا کسی اور پارٹی کی حکومت تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال اکٹھا ہی ہے ۔

صوبے کے ہر ضلع میں تقاوی قرضے دینے پر رقوم کی فراہمی

*4138 ۔ میاں منظور احمد وٹو ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سال 1972-73ء میں حکومت نے صوبہ کے ہر ضلع کو کتنی کتنی رقم تقاوی قرض دینے کے لئے فراہم کی اور اس میں سے اب تک ہر ضلع میں کس قدر رقم بطور تقاوی تقسیم کی جا چکی ہے ۔ جن اشخاص کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ سے زائد رقم دی گئی ہے ان کے ضلع وار ناموں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھی جائے ؟

وزیر مال (رانا اقبال احمد خان) ۔ (الف) و (ب) ضلع وار تقاوی قرضہ جات کی فراہمی بابت سال 1972-73ء اور اس میں سے جو رقم ہر ضلع میں بطور تقاوی تقسیم کی جا چکی ہے ۔ گوشوارہ نمبر 1 میں درج ہے جو ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔

(ج) گوشوارہ نمبر 2 میں ان اشخاص کے ضلع وار نام جن کو مبلغ پانچ ہزار روپے سے زائد رقم دی گئی ہے ۔ درج ہیں ۔ یہ بھی ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔

STATEMENT No. I

The Districtwise allotment and disbursement of Taccavi Loans during the year 1972-73

S.No.	District.	Land Improvement Loans Act XIX of 1883.		Agriculturists' Loans Act XVII of 1958	
		Allotment.	Disbursement.	Allotment.	Disbursement.
		Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
1.	Rawalpindi	5,000	—	5,000	—
2.	Campbellpur.	45,000	44,000	65,000	65,000
3.	Jhelum.	25,000	25,000	25,000	25,000
4.	Gujrat.	40,000	40,000	45,000	45,000
5.	Sargodha.	60,000	60,000	90,000	90,000
6.	Mianwali.	55,000	55,000	85,000	85,000
7.	Lyallpur	—	—	—	—
8.	Jhang.	17,000	17,000	75,000	75,000
9.	Lahore.	6,25,000	3,78,500	1,75,000	1,70,000
10.	Gujranwala.	50,000	50,000	50,000	50,000
11.	Sheikhupura.	70,000	70,000	1,00,000	75,500
12.	Sialkot.	4,32,000	1,30,000	25,000	25,000
13.	Multan.	1,70,000	1,69,500	3,45,000	3,45,000
14.	Muzaffagarh.	68,000	67,350	2,95,000	2,95,000
15.	Dera Ghazi Khan.	1,59,000	1,59,000	2,15,000	2,15,000
16.	Sahiwal.	53,000	53,000	1,90,000	1,90,000
17.	Bahawalpur.	46,000	35,000	52,000	51,500
18.	Bahawalnagar.	34,000	34,000	65,000	65,000
19.	Rahimyar Khan.	20,000	19,500	33,000	33,000
	Grand Total Rs.	19,64,000	13,76,850	19,35,000	19,00,000

STATEMENT No. II

District-wise names of the persons to whom the amount exceeding Rs. Rs. 5.000/— was advanced.

S. No.	Name of District.	Name of Person.	Amount
			Rs.
1.	Campbellpur.	1. Mr. Jahan Khan s/o Basal.	6,500
2.	Gujrat.	2. Mr. Muhammad s/o Jahana Jat Tarar.	over 5,000
3.	Sargodha.	3. Mr. Muhammad Aslam s/o Nabi Bakhsh Kachhela.	10,000
		4. Mr. Jan Muhammad s/o Mehr Muhammad, Zafar Iqbal s/o Jan Muhammad.	10,000
4.	Mianwali.	5. Mr. Muhammad Rafique Ali Khan Muhammad Rashid Ali Khan s/o Abdul Rahim Khan.	15,000
		6. Mirza Fazal Elahi s/o Ali Muhammad	7,500
5.	Lahore.	7. Iftikhar Ahmad s/o Mirza Hameed Ullah of Gunjasindhu.	8,000
		8. Mst. Shaheda Banoo w/o Iftikhar Ahmad of Gunjasindhu.	8,000
		9. Nazir Ahmad s/o Ch. Qiam Ali of Thehpura.	12,000
		10. Muhammad Rafiiq s/o Nawab Ali Arrian of Kessur Garh.	8,000
		11. Muhammad Saleem s/o Muha and Bashir of Lasheke Hithar.	8,000

		12. Rashid Akhtar s/o Qadir Bakhsh of Chhena.	8,000
		13. Muhammad Azam s/o Mohd. Bashir Ladhe ke Hithar.	12,000
		14. Liaqat Ali s/o Mohd. Ali of Jallooke.	11,000
		15. Mohd. Siddique s/o Bughu of Bedian Kalan.	7,000
		16. Mohd. Ashraf s/o Fateh Mohd. of Bedian Kalan.	7,000
		17. Aurang Zaib s/o Mohd. Raffique of Man.	10,000
		18. Isharul Haq s/o Habib Ullah of Shah Inayat.	10,000
		19. Ikram Ali s/o Mohd. Rafique of Khai Hithar.	10,000
		20. Mohd. Younis s/o Bahadur Ali Shah of Looneke.	6,000
		21. Fazal Ahmad s/o Mohd Hayat of Ram Thaman.	10,000
		22. Rehmat Ali, Ali Ahmad and Ali Asghar ss/o Dhadhe.	10,000
		23. Jan Mohd s/o Noor Mohd of Sindhu.	10,000
		24. Mst. Nazeer Begum w/o Mehor Din of Lambee.	10,000
6.	Sheikhupura.	25. Col ! Gul Sher Khan of Laban Wala.	10,000
		26. Mushtaq s/o Allah Ditta, r/o Pakhiala.	6,000
		27. Capt. Nazeer Ahmad of Labanwala.	15,000
		28. Umar Hayat s/o Budha, r/o Chak 4/UCC Nankana.	15,000

	29.	Qari Mohd. Amin, Distt. Khatib.	10,000
	30.	Qarban Ali s/o Akbar Ali r/o Ferozwala.	10,000
7. Sialkot.	31.	Muhammad Iqbal, Javeed Iqbal s/o Muhammad Aslam Rehan Teh. Daska.	5,000
	32.	Major (Rtd) Mansabdar, Rasinwal, Narowal.	13,000
	33.	Muhammd Nawaz Ainowali, Narowal.	10,000
8. Bahawalpur.	34.	Muhammad Ishaque s/o Mohd. Din.	
	35.	Ch. Fazal Hussain s/o Miran Bakhsh.	
9. Bahawalnagar.	36.	Mirza Munawar Hussain Gurgani.	10,000
	37.	Col. Qamar-ul-Zaman.	6,000
10. R.Y. Khan.	38.	Shah Nawaz s/o Ghulam Mohd. r/o R.Y. Khan.	6,000
	39.	Azim Bakhsh of Liaqatpur.	6,000

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ ضلع وار کتنے اشخاص کو پانچ پانچ ہزار روپیہ دیا گیا ہے ؟

وزیر مال ۔ یہ علیحدہ سوال دیں میں تفصیل بتا دوں گا ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ ملتان ضلع میں کتنے اشخاص کو پانچ پانچ ہزار روپیہ تقاوی دیا گیا ہے ؟

وزیر مال ۔ اس کے لیے بھی آپ علیحدہ سوال دے دیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ علیحدہ کیا سوال دوں ۔ آپ نے جواب میں لکھا ہے کہ ان اشخاص کے ضلع وار نام جن کو مبلغ پانچ ہزار روپے سے زائد رقم دی گئی ہے درج ہیں ۔ یہ بھی ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ، تو یہ گوشوارہ ایوان کی میز پر ہے ، ہمارے پاس تو نہیں ۔

Mr. Speaker : Please address me. Don't address the Hon'ble Minister.

سید ناظم حسین شاہ ۔ میں تو ان کا جواب دھرا رہا ہوں ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ غلط تاثر دیا جا رہا ہے ۔ جس چیز کے لیے وزرا صاحبان تیار نہیں ہوتے تو کہہ دیتے ہیں کہ نیا سوال دیں ۔

Mr. Speaker : No such observation please.

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جو چیز ایوان کی میز پر موجود ہے ، اس میں سے دیکھ کر بتا سکتے ہیں ۔

Mr. Speaker : It is his responsibility.

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جب کہ ان کے پاس اطلاع موجود ہے تو پھر نیا سوال کیوں دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال بھی دہرایا جائے گا ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ۔

وزیر مال آبادکاری و نو آبادیات ۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ قواعد میں بھی وقفہ سوالات کی گنجائش رکھی گئی ہے اور عملی طور پر آپ بھی مہربانی فرماتے ہیں ۔ ہوتا یہ ہے کہ پورے پچاس ساٹھ کے قریب سوالوں کا پلندہ ایک ہی دن کے لیے شائع کر دیا جاتا ہے ۔ اس سلسلے میں میں یہ تجویز پیش کروں گا کہ مہربانی فرما کر اتنے ہی سوال رکھا کریں جن پر بحث ہو سکے اور جن پر سپلیمنٹری ہو سکیں ۔ ورنہ سوالات کا کوئی فائدہ نہیں ۔ چند دن کے بعد لسٹیں مکمل ہو جائیں گی تو چار چار سوال آئیں گے ۔ پھر آپ کہیں گے کہ اس محکمے کے سوالات ختم ہو گئے ہیں ۔ خاص طور پر میرے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا ایک سوال تو آ گیا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ وہ ایک سوال غلطی سے آ گیا ہے ۔ زیادہ تر سوالات آخر میں رکھ دیتے ہیں ۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں ۔ یا تو اجازت دیں کہ انہیں دھرا دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں رولز کے متعلق سوچوں گا ۔

میاں خورشید انور ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر آپ کے متعلق ہے ۔ یہ آپ کا انتظام ہے اور آپ ہی اسے درست فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب تک یہ رولز ہیں ، میں تو ان کا پابند ہوں ۔ بہر حال میں اس پر غور کروں گا ۔ چیف منسٹر صاحب سے بات چیت کروں گا کہ اس میں کوئی مناسب راستہ اختیار کیا جا سکتا ہے یا نہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ فاضل ڈپٹی لیڈر آف دی اپوزیشن نے جو نکتہ اٹھایا ہے ، اس طرح میرے پیچھے تشریف فرما بہت سے فاضل اراکین کا بھی خیال ہے کہ آج کل بہت کم سوالات کی باری یہاں آتی ہے ۔ بہت کم سوالات ایوان میں پڑھے جاتے ہیں ۔ میں اس سلسلے میں گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ پاکستان کی نیشنل اسمبلی والوں نے ایک روایت قائم کی ہے کہ وہ ہر سوال کے لیے تمام ممبران سے تین سپلیمنٹری سوالات کی اجازت دیتے ہیں ۔ یعنی سارا ایوان صرف تین ضمنی سوال کر سکتا ہے ۔ اگر یہ طریق کار جناب والا ۔ مناسب سمجھیں تو اس سے زیادہ سوالوں کی باری آ سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں چیک کروں گا ۔ غالباً تین ضمنی سوالات ہر ممبر کے لیے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ نہیں جناب والا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں دیکھوں گا ۔

وزیر تعلیم ۔ ٹھیک ہے ۔ ویسے مجھے یقین ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اگر نیشنل اسمبلی والوں نے کوئی روایت قائم کی ہے تو ہم پر یہ مجبوری نہیں کہ ہم اس کا اتباع کریں ۔ یہ تو سوال پر منحصر ہے ۔ ویسے ہر ممبر صاحب کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ متعلقہ سوال کرے ۔ چاہے تعداد میں وہ ایک ہو یا دس ہوں ۔ اس لیے ہم نیشنل اسمبلی کی روایت کی تقلید کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں دیکھوں گا ۔ اگر اس میں کوئی خوبی ہے تو اس کو اپنانے میں کیا حرج ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ فہرست سوالات کے صفحہ نمبر 32 پر میرے سوال کے نیچے لکھا ہوا ہے : ''جواب موصول نہیں ہوا'' ۔

مسٹر سپیکر ۔ جن کے جوابات موصول نہیں ہوئے ، وہ تمام سوال دھرائے جاتے ہیں ۔ ماسوائے اس صورت کے ، جب کہ جواب ایوان کی میز پر رکھ دئے گئے ہوں ۔ اگر سوال دھرایا نہ جانا ہو تو فاضل رکن کو جواب کی نقل مل جاتی ہے جو وزیر نے دینا ہو ۔ اگر جواب کی کاپی نہیں ملی تو یقین رکھیں آپ کا سوال دھرایا جائے گا ۔

میاں خورشید انور ۔ جن پر ضمنی سوال نہیں ہو سکے ، کیا وہ بھی دہرائے جائیں گے ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ نہیں دہرائے جائیں گے ۔

چودھری علی بہادر خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں آپ کی توجہ فہرست سوالات کے صفحہ نمبر 12 پر اپنے سوال نمبر 4317 پر دلانا چاہتا ہوں جس کا جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔ میں نے ان سے پنجاب کے صوبے میں اشتمال کا کام پوچھا تھا انہوں نے پنجاب اور بہاول پور کو علیحدہ کر دیا ہے ۔ کیا بہاول پور پنجاب سے علیحدہ ہو گیا ہے ۔ انہوں نے لکھا ہے کہ پنجاب میں اتنا اور بہاول پور ڈویژن میں اتنا اشتمال ہو چکا ہے ۔

وزیر مال ۔ پنجاب میں اشتمال 1960 میں اور بہاول پور میں 1965 میں ہوا تھا جب کہ ویسٹ پاکستان تھا ۔

چودھری علی بہادر خان ۔ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ پنجاب میں 229 اور بہاول پور ڈویژن میں 21 دیہات میں اشتمال اراضی کا کام مکمل ہو چکا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا مطلب ہے ، پنجاب ، ماسوائے بہاول پور ۔ آپ اس طرح اس کو پڑھ لیں ۔

چودھری علی بہادر خان ۔ مطلب کا سوال نہیں ۔ یہ جواب شائع شدہ ہے اور اخبارات میں آئے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں توقع کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں اور زیادہ احتیاط برتی جائے گی کہ جہاں ایسی بات ہو وہاں واضح کر دیا جائے گا کہ پنجاب ، ماسوائے بہاول پور ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ صفحہ 13 پر میرے سوال نمبر 4472 کا جواب صحیح نہیں دیا گیا ۔ اس کو دھرا دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پھر آپ قواعد کے مطابق ایک موشن دے دیں تاکہ وہ آپ کو صحیح جواب دے سکیں ۔

ڈاکٹر ملک حلیم رضا ۔ جناب والا ۔ میرے دو سوال تھے جن کے متعلق مجھے جواب موصول ہوا ہے کہ مطلوبہ کوائف اکٹھے کیے جا رہے ہیں ۔ جونہی موصول ہوئے ، آپ کی خدمت میں پیش کر دئے جائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر یہ جواب ہے تو سوال دھرایا جائے گا ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ فہرست سوالات میں تقریباً 44 سوال ہیں جن میں سے جناب نے 10 سوال cover فرمائے ہیں ۔ اس کا مطلب ہے کہ وقفہ سوالات کے حقوق پہ ڈاکہ ڈالا گیا ہے ۔ اس قدر اہم سوال یہاں پیش ہیں جو کہ تمام ٹھپ ہو کر رہ گئے ہیں ۔ دنیا تباہ ہو رہی ہے ۔ میرے علاقے میں ہزاروں ایکڑ چشمہ بیراج میں زیر آب آ چکے ہیں ان کی compensation کے متعلق کہا گیا ہے ۔ لیکن کوئی شنوائی نہیں ۔ اگر یہی حالت ہے تو اس اصول کو بدلیں ۔ غریب عوام کے حقوق پہ ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے ۔ میں یہ بھی عرض کر دوں کہ چشمہ بیراج کے سوال کے متعلق جواب میں بے شمار غلطیاں ہیں اور وہ یہاں زیر بحث آیا ہی نہیں ۔ غریب عوام جن کا استحصال ہو رہا تھا ، ادھر ہم یہ دعوے کریں کہ ہم نے استحصال کو ختم کرنا ہے اور استحصال پہلے سے بھی بڑھ جائے ، تو یہ ایک افسوس ناک صورت حال ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کرنل صاحب جہاں تک تو سوال کے غلط جواب کا تعلق ہے اس کے متعلق تو رولز میں دیا ہوا ہے کہ ضابطے کے مطابق آپ اس کا کیا علاج کر سکتے ہیں ۔ لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ایوان میں اس پر سپلیمنٹری نہیں ہو سکتے اس کے متعلق ابھی میاں خورشید انور صاحب نے بھی اور چودھری علی بہادر خان صاحب نے بھی ذکر کیا ہے تو میں اس پر غور کروں گا کہ اس کا کوئی راستہ نکل سکتا ہے یا نہیں نکل سکتا ۔ کیونکہ وقفہ سوالات 60 منٹ سے زیادہ نہیں بڑھا سکتا ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا ۔ ہم یہ دعوے کرتے ہیں اور سٹیج پر کھڑے ہو کر مزدورو ۔ کسانو ۔ محنت کشو ۔ طالب علمو ! کہہ کر تقریر کو ہمیشہ یوں شروع کرتے ہیں مگر ادھر اس میں کاشتکار تباہ ہو رہے ہیں

بلکہ کاشتکاروں کی حالت بالکل اتنی نہیں رہی کہ نہ صرف ان کی زمینیں زیر آب آ گئی ہیں بلکہ ان کے مکانات بھی خس و خاشاک کی طرح بہہ گئے ہیں اور اس میں میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اگر گارنٹی دیں فقیر صاحب گارنٹی دیں گورنمنٹ گارنٹی دے کیونکہ ان کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے اس کا میں جواب مانگتا ہوں اور میں بالکل جناب سپیکر آپ کے توسط سے یہ استدعا کروں گا میں یہ سوال یہاں سے یوں خالی نہیں جانے دوں گا۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ کیا کرنل نیازی صاحب کے لیے خاص ضابطے میں تبدیلی کر دی گئی ہے کہ وہ جب چاہیں اپنے انداز فکر کا اظہار شروع کر دیں ۔ اگر ان کی باتیں حق و صداقت پر مبنی ہیں تو ان کا جواب کیوں نہیں دیا جاتا اور ان کا نوٹس کیوں نہیں لیا جاتا ۔ منسٹر صاحبان اس کا جواب کیوں نہیں دیتے ؟ سپیکر صاحب اس پر خاص توجہ کیوں نہیں دیتے اور مسکراتے کیوں ہیں اور ان کا مذاق کیوں اڑایا جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کے دشمنوں کا مذاق اڑاتے ہیں ان کا تو نہیں اڑاتے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ تاثر یہ دیا جاتا ہے کہ یہ آدمی ایسے ہی باتیں کر رہا ہے تو یہ فاضل رکن کی توہین ہے ۔ میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ واک آؤٹ کرنے کا ارادہ تو نہیں ویسے آپ کا احتجاج منظور ہے ۔

مسٹر ایس ایم مسعود ۔ جناب والا ۔ جہاں تک رولز کے متعلق نشان زدہ سوالات کا تعلق ہے وہ تو یہ ہے کہ ان کا ایوان میں جواب دینا منسٹر صاحب کے لیے لازمی ہے تاکہ ان کے متعلق ضمنی سوالات بھی کیے جا سکیں ۔ اس کے بعد منسٹر صاحب کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ سوال کے جواب میں یہ کہیں کہ یہ جوابات میں ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔ کیونکہ یہ ممبران کا استحقاق ہے کہ وہ چاہیں تو اپنے سوال کو نشان زدہ بنا دیں اور چاہیں تو اس کو غیر نشان زدہ بنا دیں اور اس کا جواب ایوان کی میز پر رکھا جائے ۔ لیکن جب سوالات تین چار ختم ہوتے ہیں اور وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اس کے بعد کون سے رولز کے تحت منسٹر صاحبان کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ ایوان کی

میز پر بقیہ سوالات کے جوابات رکھ دیتے ہیں ۔ یہ تو ایوان کے ممبران کا استحقاق ہے کہ وہ چاہیں تو نشان زدہ سوال رکھیں چاہیں تو غیر نشان زدہ رکھیں یہ ان کی اپنی مرضی ہے ۔ میری عرض یہ ہے کہ کہیں رولز آف بزنس میں ایسا رول نہیں ہے کہ وقفہ سوالات ختم ہو تو اس کے بعد منسٹر صاحب کہہ دیں کہ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دئے ہیں یہ تو ممبران کے استحقاق کو چھیننے والی بات ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مہاں خان چھ ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ جن سوالات کے جوابات یہاں نہیں پڑھے جا سکے ان سب کو repeat کیا جائے ۔ جناب والا ۔ یہ سوالات اور ان کے جوابات بڑے اہم ہیں اور اس صوبے سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اس سے بہت سی باتیں ایوان کے سامنے آئیں گی ۔ اس لیے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ جن سوالات کے جوابات یہاں پر نہیں پڑھے جا سکے وہ آئندہ کے لیے رکھ لیے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ باقاعدہ موشن لکھ کر بھیج دیں اور جب موشن کی باری آ جائے گی اگر وہ admit ہو سکتی ہو تو میں اسے admit کر لوں گا ۔

چوہدری محمد انور سمہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ امان اللہ لک صاحب منسٹر صاحبان کی بینچز پر بیٹھے ہوئے ہیں اور میرے ساتھ جھگڑا کر رہے ہیں انہیں کہیں کہ یہ اپنی سیٹ پر تشریف لے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا پتہ ہے کہ پانچ منٹ کے بعد چیف منسٹر صاحب تشریف لائیں تو کچھ اور اطلاع دے دیں ۔ کسے پتہ ہے کہ وہ اس وقت وہاں موجود ہوں ۔ رول 42 کو اگر مسٹر ایس ایم مسعود refer کریں تو میرے خیال میں ان کے اس سوال کا جواب اس میں موجود ہے ۔

I read rule 42 of the Rules of procedure :-

42. If any question placed on the list of questions for answering on any day is not called for answer within the time available for answering questions on that day, the answer shall be laid on the Table by the Minister concerned or the member to whom the question is addressed and no oral

answer shall be required for such a question nor shall any supplementary question be asked in respect thereof :

Provided that if the Minister is not ready with the answer to that question the question shall be put for answer on the next day allotted for that Department.

Colonel Muhammad Aslam Khan Niazi : Sir, when the next day is to come for these questions which are so important ?

Mr. Speaker : That question does not arise.

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

سیٹلمنٹ کی عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات کی تعداد

***4310 ۔ چوہدری علی بہادر خان ۔** کیا وزیر آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں ضلع وار محکمہ سیٹلمنٹ (آبادکاری و بحالیات) کے کل کتنے مقدمات سیٹلمنٹ کی عدالتوں میں زیر سماعت ہیں ؟

وزیر آبادکاری (رانا اقبال احمد خان) ۔ صوبہ پنجاب میں محکمہ سیٹلمنٹ کی اربن عدالتوں میں زیر سماعت ضلع وار مقدمات کی تفصیل حسب ذیل ہے جو کہ ماہ اپریل 1974ء کے اختتام تک ہے ۔

نام ضلع	تعداد مقدمات	نام ضلع	تعداد مقدمات
1 - لاہور	2706	2 - شیخوپورہ	12
3 - گوجرانوالہ	259	4 - سیالکوٹ	472
5 - گجرات	80	6 - جہلم	223
7 - راولپنڈی	182	8 - کیمبل پور	6
9 - سرگودھا و میانوالی	114	10 - لائل پور	74
11 - جھنگ	25	12 - ساہیوال و بہاولنگر	27
13 - ملتان	302	14 - ڈیرہ غازی خان	221
15 - مظفر گڑھ	16	16 - بہاولپور	101
17 - رحیم یار خان	13		

محکمہ سیٹلمنٹ کے زرعی اراضی کے مقدمات کے اعداد و شمار ہنوز موصول نہیں ہوئے ہیں جو ضلعوں و تحصیلوں سے اکٹھے کیا جا رہے ہیں ۔

صوبہ میں اشتمال اراضی

*4317 ۔ چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر اشتمال اراضی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ میں سال 73-1972ء میں کل کتنے مواضعات میں اشتمال اراضی کا کام مکمل ہوا اور اس وقت کتنے مواضعات میں کام جاری ہے ۔

(ب) سال 73-1972ء میں محکمہ اشتمال اراضی پر کل کتنا خرچہ ہوا ؟

وزیر اشتمال اراضی (رانا اقبال احمد خان) ۔ (الف) تعداد دیہات جن میں سال 73-1972ء میں اشتمال اراضی کا کام مکمل ہو چکا ہے ۔

پنجاب	229	(دو سو انتیس)
بہاولپور ڈویژن	21	(اکیس)
کل	250	(دو سو پچاس)

تعداد مواضعات جن میں کام اشتمال اراضی جاری ہے ۔

پنجاب	581	(پانچسو اکیاسی)
بہاولپور ڈویژن	69	(انہتر)
کل	650	(چھ سو پچاس)

(ب) رقم جو سال 73-1972ء میں اشتمال اراضی پر خرچ ہوئی ۔

پنجاب 41,10,093 روپے (اکتالیس لاکھ دس ہزار ترانوے)

بہاولپور ڈویژن 3,86,184 روپے (تین لاکھ چھیاسی ہزار ایک سو چوراسی)

کل رقم 44,96,277 روپے (چوالیس لاکھ چھیانوے ہزار دو سو ستتر)

چشمہ بیراج سکیم کے تحت کچہ کی زمین کا حصول

*4472 ۔ خان امیر عبداللہ خان ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم نشان زدہ سوال نمبر 3515 کے جواب کے حوالے سے جو کہ مورخہ 6 نومبر 1973ء کو ایوان میں دیا گیا بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) چشمہ بیراج سکیم کے تحت تحصیل عیسیٰ خیل اور میانوالی میں

جو 2710 ایکڑ رقبہ کنٹور لائن 652 تک حاصل کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے وہ کن کن مواضعات میں واقع ہے اور اس رقبہ کی قیمت کی ادائیگی کب تک ہوگی ۔

(ب) کیا ایسے مواضعات کا وہ رقبہ جو حاصل نہیں کیا گیا وہ ستمبر ۔ اکتوبر 1973ء میں زیر آب آیا اور ناقابل کاشت رہا ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت ایسے رقبہ کے غریب مالکان کی متبادل آبادکاری کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ۔

(ج) کیا یہ امر واقع ہے کہ چشمہ بیراج کا پانی جمع کرنے سے پانڈ ایریا کنٹور لائن 652 سے تجاوز کرکے کنٹور 655 تک چلا گیا ہے ۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسے غریب مالکان جن کا رقبہ اس تجاوز کی وجہ سے ناکارہ ہو رہا ہے کو حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر مال (رانا اقبال احمد خان) ۔ (الف) مواضعات کھولہ ۔ کندیاں پکہ ۔ وتہ خیل پکہ ۔ بلو خیل کچہ ۔ شہباز خیل کچہ ۔ محمد والہ خان بیگ والہ تحصیل میانوالی و دھلہ عظمت ۔ عادل شاہ والہ ۔ کالو خیل ۔ قاضی والہ ۔ اٹک پھالہ پکہ ۔ اٹک پھالہ کچہ تحصیل عیسیٰ خیل ۔ کنٹور لائن نمبر 650 تا 652 میں واقع ہیں ۔ جن میں حصول شدہ اراضی کی قیمت ایوارڈ کے اعلان ہونے کے بعد فوری طور پر ادا کی جائے گی ۔

(ب) طغیانی دریائے سندھ سال 1973ء میں جملہ علاقہ کچہ ضلع میانوالی زیر آب آیا رہا ہے ۔ طغیانی کا پانی فصل ربیع 1973ء کی کاشت کے موقع پر اتر چکا تھا ۔ اس سیلاب کی وجہ سے کوئی رقبہ ناقابل کاشت نہیں ہوا ۔ بلکہ وقت پر فصل ربیع 1974ء کی کاشت ہوئی ۔ لہذا متاثرہ لوگوں کی متبادل آبادکاری کی کوئی سکیم زیر غور نہیں ہے ۔

(ج) یہ درست ہے کہ موسم گرما میں دریائے سندھ میں طغیانی کے باعث دریا کا پانی کنٹور لائن نمبر 652 سے تجاوز کر گیا تھا۔ لیکن طغیانی کا پانی کاشت کے موسم سے پہلے ہی اتر گیا تھا اور اس طرح رقبہ متاثرہ کاشت ہو چکے ہیں۔

(د) کوئی ایسی سکیم زیر غور نہیں ہے کیونکہ جیسا کہ جواب (ب) میں بیان کیا گیا ہے۔ پانی اتر گیا تھا اور فصل بر وقت کاشت ہو گئی تھی۔

زرعی اصلاحات کے تحت مزارعین کو اراضی کی تقسیم

*4642۔ حاجی محمد سیف اللہ خان۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) مارشل لا ریگولیشن 64 کے تحت مواضعات شمس آباد و ہارون آباد تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان میں کتنا رقبہ زرعی اصلاحات کے تحت حکومت کے حوالے کیا گیا اور کتنا رقبہ مزارعان متعلقہ کو تقسیم کیا گیا۔ تفصیل مفصل مع نام مالک رقبہ دھند و مزارعہ رقبہ گیر پندہ بیان فرمائی جائے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جزو (الف) میں درج شدہ مواضعات کا زرعی اصلاحات مذکورہ کے تحت حاصل کردہ رقبہ تاحال مزارعان متعلقہ کو تقسیم نہیں کیا گیا۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو رقبہ مذکور مزارعان متعلقہ کو تقسیم نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں اور کیا حکومت اب یہ رقبہ تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر مال (رانا اقبال احمد خان)۔ (الف)، (ب)، (ج)۔ مارشل لاء ریگولیشن نمبر 64 کے تحت مواضعات شمس آباد و ہارون آباد۔ تحصیل لیاقت پور۔ ضلع رحیم یار خان میں 796 ایکڑ۔ 5 کنال۔ 8 مرلہ رقبہ صاحبزادی مس سی۔ آر۔ عباسی۔ دختر امیر آف بہاولپور سے سال 1971ء میں ضبط ہوا تھا۔ اس میں سے 783

ایکڑ ۔ 5 کنال ۔ 8 مرلہ مستحق مزارعان وغیرہ کو تقسیم ہو چکا ہے اور بقایا 13 ایکڑ رقبہ آبادی دیہہ کے لیے مخصوص کیا گیا ہے ۔ مزارعان جن کو رقبہ دیا گیا ہے کی تفصیل مقامی افسران سے حاصل کی جا رہی ہے ۔ موصول ہونے پر ایوان کی میز پر پیش کر دی جائے گی ۔

بلا لگان مزارعین کو زیر کاشت اراضی کے مالکانہ حقوق کی عطائیگی

***4667 ۔ چوہدری مشتاق احمد ۔** کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ میں ایسے مزارعین بھی ہیں جو گزشتہ پچیس سال سے زائد عرصے سے اراضی زیر کاشت کو بطور بلا لگان مزارعین کاشت کر رہے ہیں لیکن انہیں ابھی تک مالکانہ حقوق تفویض نہیں کیے گئے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حالیہ زرعی اصلاحات کے تحت بہت سے مزارعین "تحت مرضی مالکان" کو زمین زیر کاشت کے مالکانہ حقوق تفویض کر دیے گئے ہیں ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ موجودہ حکومت مزارعین کی فلاح و بہبود کا بہت زیادہ خیال رکھنے کا عزم رکھتی ہے ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حکومت جزو (الف) بالا میں مندرج مزارعین کو ان کے زیر کاشت اراضی بلا لگان کے مکمل مالکانہ حقوق تفویض کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور کن شرائط پر اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مال (رانا اقبال احمد خان) ۔ (الف) یہ درست ہے ۔

(ب) حالیہ زرعی اصلاحات میں ضبط شدہ رقبہ سے 1,51,197 ایکڑ رقبہ 27,906 مزارعین جو کاغذات مال کے مطابق زمین پر قابض تھے یا ایسے مزارعین و دیگر مستحق اشخاص جن کی ملکیت 12½

ایکڑ سے کم تھی کو حقوق مالکانہ عطا کیے گئے ہیں۔ ابھی ضبط شدہ رقبہ کا کام جاری ہے۔

(ج) جی ہاں۔ فقرہ 25 مارشل لاء ریگولیشن نمبر 15 میں مزارعین کے حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے۔

(د) اس وقت ایسی کوئی سکیم حکومت کے زیر غور نہیں ہے۔ البتہ ایسے مزارعین حقوق ملکیت موجودہ قانون کے رو سے بذریعہ عدالت دیوانی حاصل کر سکتے ہیں۔

موضع نور پور سے ساہیوال تک بنجر اراضی کو چھوٹے کاشتکاروں میں تقسیم کرنا

*4697۔ **سردار محمد عاشق** ۔ کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پاک پتن ساہیوال روڈ پر موضع نور پور سے ساہیوال تک جو زمین بنجر (خالی) پڑی ہے وہ کس کی ملکیت ہے۔ اگر مذکورہ رقبہ حکومت کی ملکیت ہے تو کیا حکومت اسے آباد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت مذکورہ رقبہ کو چھوٹے کاشتکاروں میں تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر نو آبادیات (رانا اقبال احمد خان) ۔ (الف) پاکپتن ساہیوال روڈ پر موضع نور پور سے ساہیوال تک جو زمین پڑی ہے اس کی تفصیل گوشوارہ منسلکہ میں دی گئی ہے۔ اس میں کافی سے زائد رقبہ پہلے ہی مختلف سکیموں کے تحت الاٹمنٹ ہو چکا ہے اور صرف 23 ایکڑ رقبہ باقی ہے جس کو حکومت نے 5 سالہ پٹہ سکیم میں شامل کر لیا ہے اس میں سے کچھ رقبہ پہلے ہی چھوٹے کاشتکاروں کے پاس مختلف سکیموں کے تحت ہے۔ پانچ سالہ سکیم میں بھی کاشتکار اور چھوٹے مالک شامل ہو سکتے ہیں۔

گوشوارہ تفصیل رقبہ جات از نور پور تا ساہیوال تحصیل پاکپتن

نمبر شمار	نام چک	بے دخل شدہ اسلام آباد سکیم	زیادہ غلہ چاہی سکیم	زیادہ غلہ اگاؤ سکیم	بے دخل شدہ مزارعین کی سکیم	مویشی پال سکیم	پندرہ سالہ سکیم	دس سالہ سکیم	پانچ سالہ سکیم	جو رقبہ بقایا سرکاری میزان نیلام عام میں فروخت ہوا	
		ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ
1	77/D	—	—	—	—	—	—	96-0	9-0	—	105
2	79/D	13-0	291-0	—	—	13-0	31-0	115-0	—	—	463
3	80/D	138-0	—	41-0	—	13-0	6-0	10-0	7-0	—	215
4	81/D	38-0	—	14-0	—	13-0	14-0	—	8-0	—	87
5	82/D	188-0	164-0	15-0	—	—	20-0	82-0	—	—	469
6	83/D	74-0	22-0	30-0	50-0	—	—	14-0	—	—	190
7	84/D	12-0	31-0	—	—	—	—	—	—	320-0	98
	میزان	463-0	508-0	100-0	50-0	39-0	71-0	317-0	24-0	320-0	1627

دریائے ستلج کے پار ضلع لاہور کے غیر آباد رقبہ کو آباد کرنا

*4701 ۔ **سردار محمد عاشق** ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع لاہور کا کتنا رقبہ دریائے ستلج کے پار واقع ہے اور اس میں سے کتنا آباد اور کتنا غیر آباد ہے ۔

(ب) حکومت مذکورہ غیر آباد رقبہ کو آباد کرنے کے لیے کیا اقدامات اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال (رانا اقبال احمد خان) ۔ (الف) ضلع لاہور میں کل 34,366 ایکڑ رقبہ دریائے ستلج کے پار واقع ہے ۔ جس میں سے 8,146 ایکڑ آباد اور 26,220 ایکڑ غیر آباد ہے ۔

(ب) حکومت مالکانہ اراضی کو غیر آباد رقبہ کو آباد کرنے کے لیے تقاوی قرضے برائے ٹیوب ویل و ٹریکٹر دے رہی ہے ۔

اوکاڑہ چھاؤنی کے مزارعین کی آباد کاری

*4740 ۔ **سید کاظم علی شاہ کرمانی** ۔ کیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت اوکاڑہ چھاؤنی کے مزارعین کی جلد از جلد آبادکاری کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو آبادکاری کے لیے کیا لائحہ عمل اختیار کیا گیا ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر نوآبادیات (رانا اقبال احمد خان) ۔ جی ہاں ۔ گورنمنٹ پنجاب نے اوکاڑہ چھاؤنی کے متاثرہ مزارعین کی آبادکاری کے لیے موضع پٹی کلاں میراں خان موضع حاصل چک گل شیر اور کوٹلہ حاصل چک صفدر آباد تحصیل راجن پور ۔ ضلع ڈیرہ غازی خان میں بارہ ہزار ایکڑ سرکاری اراضی 25 ستمبر 1970ء کو مخصوص کرکے ایک باقاعدہ سکیم نافذ کر دی تھی ۔ مگر یہ لوگ وہاں جانے سے خود گریز کرتے رہے ہیں ۔ متاثرین مزارعین کی مزید درخواست پر چولستان میں بھی ایک ہزار ایکڑ اراضی سرکار ان کی آبادکاری کے لیے مخصوص کی جاچکی ہے ۔ مزید اراضی مخصوص کرنے کی خاطر ڈپٹی کمشنر صاحبان ملتان اور ساہیوال کو بھی ہدایت کی گئی ہے ۔ کہ ایسا غیر آلاٹ شدہ بنجر رقبہ جو کسی دوسری سکیم کے لیے مخصوص نہیں ہے ان مزارعان کے لیے مہیا کریں ۔

صوبہ میں زرعی اصلاحات کے تحت حاصل کی گئی اراضی

*4786 ۔ بیگم ریحانہ سرور ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ پنجاب کے ایسے مزارعین کی تعداد کیا ہے جنہیں حکومت کی جانب سے موجودہ زرعی اصلاحات کے تحت حاصل کی جانے والی اراضی الاٹ کی گئی نیز صوبہ پنجاب میں کل کس قدر اراضی حاصل کی گئی اور مذکورہ اراضی مزارعین کو کن شرحوں پر دی گئی ؟

وزیر مال (رانا اقبال احمد خان) ۔ مورخہ 30 اپریل 1974ء تک موجودہ زرعی اصلاحات کے تحت کل 2,43 676 ایکڑ اراضی حاصل کی گئی ہے ۔ اس میں سے 1,49•774 ایکڑ اراضی 27,767 مزارعین و دیگر مستحق اشخاص کو مارشل لا ضابطہ نمبر 115 کے فقرہ نمبر 18 کے ذیلی فقرہ جات (2) اور (3) میں مقرر شرح کے مطابق بلا معاوضہ عطا کی گئی ہے ۔

ٹیوب ویل سکیم مروجہ 1963ء کے تحت تقسیم شدہ بنجر رقبہ کو آباد کرنا

*4938 ۔ **کیپٹن احمد نواز خان** ۔ کیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ علاقہ تھل تحصیل بھکر ضلع میانوالی میں جو سرکاری رقبہ ٹیوب ویل سکیم مروجہ 1963ء کے تحت تقسیم کیا گیا وہ وہی رقبہ تھا جوکہ پیشتر ازیں ٹیوب ویل سکیم مرتبہ 1952ء کے تحت بھی تقسیم کیا گیا تھا مگر جس کو سابقہ الاٹیاں چھوڑ گئے تھے اور وہ بدستور بنجر افتادہ تھا ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ٹی ۔ ڈی ۔ اے نے رقبہ مذکور کو آباد کرنے کے لیے کوئی اقدام کیا ہے ؟

وزیر نوآبادیات (رانا اقبال احمد خان) ۔ (الف) جی ہاں ۔ سکیم 1952ء کا ضبط شدہ اور خالی رقبہ بقایا سرکار دوبارہ سکیم 1963ء کے تحت پٹہ پر دیا گیا تھا ۔

(ب) ٹی ۔ ڈی ۔ اے نے ضبط شدہ رقبہ سکیم 1952ء کو آباد کرنے کے لیے جدید سکیم 1963ء منظور کروائی جس کے تحت دوبارہ

رقبہ پٹہ پر دے دیا گیا ہے۔

تھل کی اراضی کی قیمت کا تعین

*4939 ۔ **کیپٹن احمد نواز خان** ۔ کیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شرائط کے لحاظ سے علاقہ تھل میں 1963ء میں نافذ شدہ ٹیوب ویل سکیم پنجاب کے دیگر نوآبادیاتی اضلاع میں جاری کردہ کالونی سکیم 1959ء کے عین مطابق ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ علاقہ تھل میں ٹیوب ویل سکیم کے تحت تقسیم شدہ اراضی ناہموار ہے اور 80 فیصد ریت کے ٹیلہ جات پر مشتمل ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب کے دیگر نوآبادیاتی اضلاع میں کالونی سکیم 1959ء کے تحت تقسیم شدہ اراضی ہموار ہے اور اس میں ریت کی مقدار بھی بہت کم ہے۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب کے دیگر نوآبادیاتی اضلاع میں کالونی سکیم 1959ء کے تحت تقسیم شدہ اراضی کی قیمت الاٹیان سے مبلغ /300 روپے سے 360 روپے فی ایکڑ تک وصول کی گئی ہے اور تھل میں ٹیوب ویل سکیم 1963ء کے تحت تقسیم شدہ اراضی کی بھی یہی قیمت ہے۔ اگر ایسا ہے تو تھل کی اراضی کی قیمت اس کی حیثیت کے مطابق تعین نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر نوآبادیات (رانا اقبال احمد خان) ۔ (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ درست ہے کہ تھل کا رقبہ ٹیوب ویل سکیم واقعہ رکھوکے بمقابلہ رقبہ اندر حدود آبپاشی نہر زیادہ ٹبہ جات پر مشتمل ہے۔

(ج) ہر ضلع میں زمین کی نوعیت مختلف ہے۔

(د) جی ہاں۔ درست ہے کہ ہر دو سکیم ہائے کی قیمت اراضی برابر ہے تھل کا رقبہ نسبتاً دوسرے اضلاع کے رقبہ سے بہتر ہے کیونکہ دوسرے اضلاع میں اکثر سیم و تھور کا زور ہے اور تھل

کے علاقہ میں خاص کر ٹیوب ویل سکیم کی زمین سیم و تھور سے بالکل بچی ہوئی ہے - تھل کے علاقہ کا پانی کاشت کے لحاظ سے دوسرے علاقوں کے پانی سے موزوں تر ہے - اس کے علاوہ تھل کے علاقہ کے خالی رقبہ جات دوسری کالونیوں کے مقابلہ میں باراتی اجناس کی پیداوار کے لیے بھی موزوں ہیں -

---

ضلع جہلم میں زرعی اراضی

*4979 - **مرزا فضل حق** - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع جہلم میں کل کتنی زرعی زمین ہے - اس میں چاہی کتنی ہے اور کتنی بارانی ہے - نیز تحصیل چکوال میں کل کتنا رقبہ چاہی ہے اور کتنا بارانی ہے ؟

وزیر مال (رانا اقبال احمد خان) - ضلع جہلم میں کل 7,14,733 ایکڑ زرعی زمین ہے - جس میں چاہی 22,622 ایکڑ اور بارانی 6,87,496 ایکڑ ہے اور تحصیل چکوال میں کل رقبہ 3,37,706 ایکڑ ہے جس میں چاہی 3930 ایکڑ اور بارانی 3,33,166 ایکڑ ہے -

---

کالونیز ابریا کے الاٹیوں کے لیے متبادل اراضی

*5071 - **ملک شاہ محمد محسن** - کیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم نشان زدہ سوال نمبر 3516 کے جواب کے حوالہ سے جو ایوان میں مورخہ 22 جنوری 1974ء کو دیا گیا تھا بیان فرمائیں گے کہ کالونیز ابریا کے الاٹیوں کو جو متبادل اراضی دینے کے لیے وقف کی گئی ہے وہ کتنے ایکڑ ہے اور اس میں کتنی دی جا چکی ہے اور کتنی ابھی دینی باقی ہے ؟

وزیر نوآبادیات (رانا اقبال احمد خان) : بے دخل شدہ مزارعین اور زیادہ غلہ اگاؤ سکیموں کے تحت ممنوعہ علاقہ کے الاٹیان کے لیے کوئی خاص سرکاری رقبہ متبادل الاٹمنٹ کے لیے مخصوص نہیں کیا گیا تھا - بلکہ بیرون ممنوعہ علاقہ کوئی بھی بقایا اراضی سرکار جو پیشتر ازیں کسی خاص مقصد کے لیے مخصوص نہ ہو ان کی پسند کے مطابق انہیں الاٹ کی جا سکتی ہے -

---

صوبائی محکمہ بحالیات و آبادکاری کو بند کرنا

*5149 - **سردار امجد حمید خان دستی** - کیا وزیر آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبائی محکمہ آباد کاری و بحالیات کو کب تک ختم کر دیا جائے گا -

(ب) محکمہ مذکورہ کے خاتمہ کے وقت جن متروکہ جائدادوں اور اراضی کے مقدمات مختلف عدالتوں میں تصفیہ طلب ہیں ان کا تصفیہ جلد از جلد کرنے کے کیا انتظامات کیے جائیں گے ۔

(ج) محکمہ مذکورہ بالا کے خاتمہ پر محکمہ کے جو افسران اور اہل کاران فارغ ہوں گے ان کے مستقبل کے لیے کیا اقدامات کیے جائیں گے ؟

وزیر آبادکاری (رانا اقبال احمد خان) : (الف) محکمہ بحالیات و آبادکاری مورخہ 30 جون 1974ء کو ختم کر دیا جائے گا ۔

(ب) اس سلسلہ میں وفاقی حکومت کی ہدایات ہیں کہ تمام مقدمات جو سیٹلمنٹ کی مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں ان سب کا فیصلہ 30 جون 1974ء تک کر دیا جائے جو بقایا رہ جائیں گے ان کے تصفیہ کے طریق کار کا معاملہ وفاقی حکومت کے زیر غور ہے ۔

(ج) محکمہ کے فاضل عملہ کو صوبائی حکومت کے مختلف محکموں میں متبادل آسامیوں پر کھپایا جائے گا اور جب تک ان اہلکاران کو متبادل آسامی نہیں ملے گی اس وقت تک ان کو surplus pool میں رکھا جائے گا اور ان کو باقاعدہ تنخواہ ملتی رہے گی ۔

سرکاری مقاصد کے لیے نجی اراضی حاصل کرنا

***5153** ۔ **سردار امجد حمید خان دستی** ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبائی حکومت نے چند اصول وضع کیے ہیں جن کی رو سے سرکاری مقاصد کے لیے نجی اراضی اس صورت میں حاصل کی جائے گی جب سرکاری اراضی دستیاب نہ ہو ؟

وزیر مال (رانا اقبال احمد خان) : جی نہیں ۔

پنجاب میں مزارعین کی جبری بے دخلی کے خلاف شکایات

***5254** **مرزا فضل حق** ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ زرعی اصلاحات کے نفاذ کے بعد آج تک پنجاب کے مزارعین کی طرف سے جبری

بیدخلی کے خلاف کتنی شکایات حکومت کو وصول ہوئیں ۔ اور کتنی شکایات پر مزارعین کو دخل دلوایا گیا اور کتنی شکایات ابھی تک فیصلہ طلب پڑی ہیں اور ان کا فیصلہ کب تک کر دیا جائے گا ؟

وزیر مال (رانا اقبال احمد خان) : I - زرعی اصلاحات کے نفاذ کے بعد پنجاب میں جبری بیدخلی کے خلاف شکایات جو حکومت کو موصول ہوئی ہیں ۔ 11522

2 - تعداد شکایات جن پر مزارعین کو دخل دلوایا گیا ۔ 7340

3 - تعداد شکایات جو ابھی تک فیصلہ طلب پڑی ہیں ۔ 460

4 - تعداد شکایات جو بوجہ باہمی سمجھوتہ فریقین یا جھوٹی/بے بنیاد ہونے پر عدم پیروی داخل دفتر کر دی گئیں ۔ 3722

میزان شمار نمبر 2 - 3 اور 4 11,522

فیصلہ طلب شکایات زیادہ تر حال ہی میں موصول ہوئی ہیں اور فریقین کی سماعت کے بعد ماہ رواں کے اختتام تک فیصلہ کر دیا جائے گا ۔

محکمہ بحالیات و آبادکاری کے فاضل ملازمین کی دوسرے محکموں میں کھپت

***5451 ۔ ملک شاہ محمد محسن** ۔ کیا وزیر آبادکاری از راہ کرم نشان زدہ سوال نمبر 4068 کے جواب کے حوالہ سے جو 29 جنوری 1974ء کو اس ایوان میں دیا گیا تھا بیان فرمائیں گے کہ محکمہ بحالیات و آبادکاری کے ختم ہونے کے بعد جن فاضل ملازمین کو حکومت کے دوسرے محکموں میں مساوی آسامیوں پر کھپایا جائے گا ان کی سنیارٹی سے دوسرے محکموں کے ملازمین کی سنیارٹی کو کس طرح غیر متاثر رکھا جائے گا ؟

وزیر آبادکاری (رانا اقبال احمد خان) : محکمے کے ملازمین کی سنیارٹی کا مسئلہ زیر غور ہے ۔

محکمہ مال کے پٹواریوں کے بستہ الاؤلس اور سٹیشنری الاؤنس میں ایزادی

***5521 ۔ راؤ مہتاب علی خان** ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ بھر میں ضلع وار پٹواریوں کی تعداد کتنی ہے ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبہ پنجاب میں محکمہ مال کے پٹواریوں کو مبلغ 8 روپے ماہوار بستہ الاؤنس اور 50 پیسے سٹیشنری الاؤنس دیا جاتا ہے۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ الاؤنس میں اضافہ پر غور کرے گی اور ایسے الاؤنسوں پر اب سالانہ کتنی رقم صرف ہوتی ہے ؟

وزیر مال (رانا اقبال احمد خان) : (الف) ضلع وار پٹواریوں اور نائب پٹواریوں کی تعداد حسب ذیل ہے :

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد پٹواریاں	تعداد نائب پٹواریاں
1	سیالکوٹ	468	8
2	لاہور	237	7
3	گوجرانوالہ	286	2
4	شیخوپورہ	242	3
5	گجرات	265	3
6	کیمبل پور	202	4
7	جہلم	227	
8	راولپنڈی	253	4
9	سرگودھا	290	4
10	لائل پور	269	4
11	جھنگ	286	5
12	میانوالی	206	5
13	ملتان	527	10
14	ساہیوال	416	4
15	مظفر گڑھ	330	4
16	ڈیرہ غازی خان	283	—
17	بہاول پور	176	—
18	بہاول نگر	226	—
19	رحیم یار خان	223	—
	میزان	5412	70

(ب) درست ہے ۔

(ج) اس وقت کوئی تجویز برائے ابزادی بستہ الاؤنس یا سٹیشنری الاؤنس حکومت کے زیر غور نہیں ہے ۔ ان الاؤنسوں پر اب سالانہ مبلغ 555,804 روپے کی رقم صرف ہوتی ہے ۔

ڈیرہ غازی خان میں بندوبست اراضی

***5603 ۔ مسٹر رب نواز خان کھتران** ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ڈیرہ غازی خان میں سابقہ بندوبست اراضی کب ہوا تھا نیز کتنی مدت کے بعد بندوبست اراضی کا ہونا از روئے قواعد ضروری ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں بندوبست اراضی کا کام شروع نہیں کیا گیا ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مال (رانا اقبال احمد خان) : (الف) سابقہ بندوبست اراضی 1919ء میں ہوا تھا ۔ بندوبست کی میعاد 30 سال مقرر ہوئی تھی ۔ لہذا 1949ء میں دوبارہ بندوبست اراضی ہونا تھا ۔

(ب) جی ہاں ۔ مالی دشواریوں اور تجربہ کار عملہ کی کمی کی وجہ سے ایسا نہیں ہو سکا ۔

متروکہ اراضی پر قابض جموں و کشمیر کے عارضی الاثیان کو حقوق ملکیت کی عطائیگی

***5629 ۔ مسٹر عبدالقیوم بٹ** ۔ کیا وزیر آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت متروکہ اراضی پر قابض جموں و کشمیر کے عارضی الاثیان کو حقوق ملکیت دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ الاثیان کو کب تک حقوق ملکیت دیے جائیں گے ؟

وزیر آبادکاری (رانا اقبال احمد خان) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) مذکورہ الاثیان کو حقوق ملکیت دینے کے لیے تیس مئی 1974ء تک کی تاریخ مقرر کی ہے ۔ جس پر عمل درآمد ہو رہا ہے ۔

کشمیر کے مہاجرین کی الاٹمنٹیں

***5630** ۔ **مسٹر عبدالقیوم بٹ** ۔ کیا وزیر آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت جموں و کشمیر کے ان مہاجرین کی الاٹمنٹیں منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جن کے دیہات 1971ء کی جنگ کے بعد آزاد کشمیر کی حکومت کے قبضہ میں گئے تھے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ مہاجرین اپنی پرانی جائدادوں کے مالک بھی بن چکے ہیں ؟

وزیر آبادکاری (رانا اقبال احمد خان) ۔ (الف) اس سلسلہ میں صوبائی حکومت نے الاٹمنٹیں منسوخ کرنے کے لیے کوئی احکام جاری نہیں کیے کیونکہ یہ معاملہ وفاقی حکومت کی پالیسی کے دائرہ اختیار میں ہے ۔

(ب) جیسا کہ جزو (الف) میں بیان کیا گیا ہے ۔

تحصیل ملتان میں آبادی چاہ تھلے والا کے مکینوں کے لیے مالکانہ حقوق

***5665** ۔ **سید ناظم حسین شاہ** ۔ کیا وزیر آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل ملتان میں آبادی چاہ تھلے والا کے مکینوں کو آج تک مالکانہ حقوق نہیں دیے گئے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ قصبہ کو کچی آبادی قرار دے دیا گیا ہے اور اس سلسلے میں نوٹیفیکیشن بھی ہو چکا ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ علاقہ کے سابقہ مالکان اراضی اپنی اراضی فروخت کر رہے ہیں ۔

(د) اگر مندرجہ بالا جزو ہائے کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت چاہ تھلے والا کے مکینوں کو فوری طور پر مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

وزیر آبادکاری (رانا اقبال احمد خان) ۔ (الف) یہ درست ہے ۔

(ب) یہ درست ہے ۔

(ج) یہ درست نہیں ۔

(د) فی الحال ایسا کوئی ارادہ نہیں کیونکہ معاملہ ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے ۔

اوکاڑہ چھاؤنی کی تعمیر کے سلسلہ میں مزارعان کی آبادکاری

***5711 ۔ سید کاظم علی شاہ کرمانی** ۔ کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا اوکاڑہ چھاؤنی کی تعمیر کے سلسلہ میں کوئی مزارعان بے گھر ہوئے ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو کتنے اور ان میں سے کتنوں کو دوبارہ آباد کر دیا گیا ہے اور بقایا کو کب تک آباد کر دیا جائے گا ؟

وزیر نو آبادیات (رانا اقبال احمد خان) ۔ جی ہاں ۔ اوکاڑہ چھاؤنی کی تعمیر کی وجہ سے 491 مزارعین بے گھر ہوئے ۔ ان میں سے 251 مزارعین کو ضلع ڈیرہ غازی خان میں آبادکاری کے پرمٹ جاری کیے جا چکے ہیں باقی ماندہ 109 مزارعین کے پرمٹ تیار ہیں ۔ مگر وہ حصول پرمٹ کے لیے حاضر نہیں ہوئے ۔ نیز بقیہ 131 مزارعین باوجود اجرائی نوٹس تیاری پرمٹ کے لیے تاحال پیش نہیں ہوئے ۔

محکمہ بحالیات ختم ہونے پر رقوم کی وصولی اور کاغذات کی تکمیل

5745 ۔ رانا کے ۔ اے محمود خان ۔ کیا وزیر آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ بحالیات 30 جون 1974ء تک ختم کیا جا رہا ہے ۔

(ب) اگر (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ بحالیات کا تمام کام مذکورہ تاریخ تک اختتام پذیر ہو جائے گا اور اگر نہیں تو رقوم کی وصولی اور کاغذات کی تکمیل کا کام کس کے سپرد کیا جائے گا ؟

وزیر آبادکاری (رانا اقبال احمد خان) ۔ (الف) یہ درست ہے ۔

(ب) محکمہ بحالیات و آبادکاری کے اختتام کے بعد بقایا جات کی وصولی اور کاغذات کی تکمیل کا کام رہ جائے گا ۔ اس کام کو بورڈ آف ریونیو کے سپرد کیا جائے گا

سیٹلمنٹ کمشنروں ۔ ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنروں اور ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں کی عدالتوں میں تصفیہ طلب مقدمات

5746 ۔ **رانا کے ۔ اے محمود خان** ۔ کیا وزیر آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) سیٹلمنٹ کمشنروں ۔ ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنروں کی اور ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں کی عدالتوں کے پاس بالترتیب 30 اپریل 1974ء کو کل کتنے مقدمات تصفیہ طلب تھے ان میں سے کتنے منتقلی کے متعاق اور کتنے متفرق تھے ۔

(ب) سیٹلمنٹ کمشنروں ۔ ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنروں اور ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں نے ماہ اپریل 1974ء میں کتنے مقدمات فیصلہ فرمائے ؟

وزیر آبادکاری (رانا اقبال احمد خان) ۔ (الف) مطلوبہ اطلاع کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔ اس میں اربن تصفیہ طلب مقدمات کی کل تعداد دی گئی ہے جس میں متفرق مقدمات بھی شامل ہیں ۔ متفرق مقدمات کا علیحدہ ریکارڈ نہیں رکھا گیا ہے ۔ جس کے حصول کے لیے وقت درکار ہے ۔ وفاقی حکومت نے ہدایات جاری کی ہیں کہ تمام مقدمات کا فیصلہ 30 جون 1974ء تک کر دیا جائے ۔ جو مقدمات بقایا رہ جائیں گے ان کے تصفیہ

کا طریق کار وفاقی حکومت کے زیر غور ہے ۔ محکمہ سیٹلمنٹ کے زرعی اراضی کے مقدمات کے اعداد و شمار ہنوز موصول نہیں ہوئے ہیں جوکہ ضلعوں و تحصیلوں سے اکٹھے کیے جا رہے ہیں ۔

گوشوارہ

نام عدالت	30 اپریل کو کل تعداد تصفیہ طلب مقدمات	تعداد مقدمات جن کا فیصلہ ماہ اپریل میں کیا گیا
1 - سیٹلمنٹ کمشنرز	2979	1251
2 - ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنرز	434	123
3 - ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنرز	1420	734

محکمہ بندوبست اراضی اور اشتمال اراضی کا اشتراک

*5820 ۔ **میاں خورشید انور** ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) محکمہ بندوبست اراضی اور محکمہ اشتمال اراضی پر علیحدہ علیحدہ اوسطاً سالانہ خرچ کیا ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ دونوں محکموں کو اکٹھا کرنے سے اخراجات میں کمی ہو سکتی ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو وہ کیا وجوہات ہیں جن کی بناء پر یہ محکمے اکٹھے نہیں کیے گئے ؟

وزیر مال (رانا اقبال احمد خان) ۔

(الف) محکمہ بندوبست اوسطاً سالانہ خرچ 29,00,000 روپے محکمہ اشتمال اوسطاً سالانہ خرچ 54,00,000 روپے

(ب) چونکہ دونوں محکموں کے کام کی نوعیت مختلف ہے لہذا ان کو اکٹھا نہیں کیا جا سکتا اس لیے اخراجات کی کمی کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جیسا کہ جزو (ب) میں درج ہے ۔

زرعی اصلاحات کے تحت اراضی کی تقسیم

*5821 ۔ **میاں خورشید انور** ۔ کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زرعی اصلاحات کے تحت بڑے زمینداروں سے حاصل کردہ تمام رقبہ ابھی تک مزارعین میں تقسیم نہیں ہو سکا ۔

(ب) زرعی اصلاحات کے تحت پنجاب میں کل کتنا رقبہ حاصل ہوا اور اس میں سے اب تک کتنا تقسیم ہوا ہے ۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں بعض زمینداروں کا رقبہ حاصل کرنے کے لیے ابھی تک کوئی آخری فیصلہ نہیں ہوا ۔

(د) کیا حکومت زرعی اصلاحات کے تحت حاصل شدہ رقبہ کی جلد تقسیم کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو متوقع اقدامات بتائے جائیں جو اس سلسلہ میں کئے جائیں گے ؟

وزیر مال (رانا اقبال احمد خان) ۔ (الف) زیادہ تر رقبہ تقسیم ہو چکا ہے ۔

(ب) 15 مئی 1974ء تک موجودہ زرعی اصلاحات کے تحت پنجاب میں 2,45,561 ایکڑ اراضی حاصل کی گئی ہے ۔ اور اس میں سے 1,11,197 ایکڑ اراضی مزارعین و دیگر مستحق اشخاص کو تقسیم کی جا چکی ہے ۔ 2,805 ایکڑ کی تقسیم کا کام جاری ہے ۔ ضبط شدہ رقبہ سے 61,926 ایکڑ ناقابل کاشت ہونے کے باعث ناقابل تقسیم ہے ۔

(ج) ایسی صورت میں جہاں اپیل ۔ نگرانی ۔ دعویٰ یا رٹ پٹیشن وغیرہ زیر کار ہیں ڈیکلرنٹ سے 27921 ایکڑ رقبہ عارضی طور پر ضبط کیا گیا ہے جس کو تا فیصلہ کارروائی متعلقہ لینڈ کمیشن نے اپنی تحویل میں لے رکھا ہے ۔ اس کی تقسیم اپیل ۔ نگرانی اور دیگر مقدمات کے فیصلہ کے بعد کی جائے گی ۔

(د) جی ہاں ۔ زرعی اصلاحات کے تحت حاصل شدہ رقبہ کی جلد تقسیم کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے ۔ مقدمات کے جلد فیصلے کرنے

کی غرض سے دو ایڈیشنل چیف لینڈ کمشنر اور ہائی کورٹ میں ایک خصوصی بنچ مقرر کیا گیا ہے -

---

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

دریا برد کے متاثرہ مالکان کو متبادل اراضی دینے کا منصوبہ

***64 - سردار محمد عاشق** - کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) ضلع لاہور میں یکم مئی 1947ء سے یکم مئی 1973ء تک کل کتنا رقبہ دریا برد ہوا تفصیل رقبہ دیہہ وار معہ نام مالکان بتائے جائیں -

(ب) کیا حکومت نے متاثرہ مالکان کو کوئی متبادل اراضی دینے کا منصوبہ تیار کیا ہے - اگر جواب اثبات میں ہے - تو دریا برد رقبہ کے عوض مندرجہ بالا عرصہ کے دوران کل کتنا رقبہ اور کن کن اضلاع میں دیا گیا ہے اگر کوئی رقبہ نہیں دیا گیا - تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر نو آبادیات (رانا اقبال احمد خان) - (الف) تحصیل وار تفصیل دیہات بمعہ تعداد مالکان و متاثرہ رقبہ منسلکہ گوشوارہ میں ملاحظہ ہو اگر کسی خاص دیہہ کے مالکان کی فہرست بمعہ رقبہ درکار ہو تو طلبی پر مہیا کی جا سکتی ہے -

(ب) کوئی ایسا منصوبہ تیار نہیں کیا گیا ہے - جس کے تحت متبادل اراضی دی جا سکے - مزید نہ کسی نے ایسا مطالبہ کیا ہے نہ ہی کسی کو متبادل اراضی دی گئی ہے البتہ ایک سکیم بذریعہ نوٹیفیکیشن مورخہ 31 اگست 1970ء بنائی گئی تھی جس کے تحت ضلع کے ڈپٹی کمشنر صاحبان ایسے مالکان کو جن کی اراضی خریف 1969ء یا اس کے بعد بوجہ دریا بردی ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم رہ گئی ہو ساڑھے بارہ ایکڑ کی حد تک سالانہ پٹہ پر اپنے ضلع یا اگر وہاں زمین موجود نہ ہو تو اپنی ڈویژن کے دوسرے ضلع میں وہاں کے ڈپٹی کمشنر کی رضا مندی پر الاٹ کر سکتے ہیں -

---

گوشوارہ فہرست دیہات تحصیل وار ضلع لاہور بمعہ تعداد مالکان و رقبہ برد شدہ تحصیل لاہور

نمبرشمار	نام دیہہ	تعداد مالکان تحصیل لاہور	رقبہ برد شدہ
1	گنجہ کلاں	20	314
2	سانده کلاں	24	324
3	مولہنوال	12	48
4	خود پور	41	311
5	لیاز بیگ	88	467
6	ہنجروال	50	94
7	شاہ پور	37	98
8	چوہنگ پنجگرائیں	38	195
9	جھگیاں ناگرہ	58	255
10	سگیاں کلانوار	133	398
11	نوٹاریاں	45	166
12	بابو صابو	58	219
13	جمبرو پور	21	95
14	بھان	20	116
15	ترگڑہ	13	32
16	کھوکھر	13	95
17	جیا موسے	3	18
18	کوٹ بیگم	25	123
19	مرید وال	16	74
20	گوپے رائے	10	47
21	کٹار بند	6	33
22	ہردو جبو	17	176
23	شاہدرہ	4	8

نمبر شمار	نام دیہہ	تعداد مالکان	رقبہ برد شدہ
24	کرول	17	103
	میزان تحصیل لاہور	669	3719
	تحصیل قصور		
			مرلے کنال
1	پترانصیر خان	31	3476-14
2	ٹھی فرید	1	275-00
3	نول	71	3848-41
4	میے کے	38	4805-2
5	کلچہ معہ دونہ	86	6629-18
6	اولاکے	61	6169-5
7	بستی کیاں	63	2049-I
8	بستی مہ	110	6000-0
9	پترا شہباز	87	3145-15
10	گئی چک بھگا	38	2046-17
11	عثمان والا	86	7935-9
12	گھٹی جوڑہ	56	5036-0
13	ٹھٹی فرید	89	31700-0
14	احمد والا	58	3773-1
15	کھیر والہ	146	4261-19
16	مستکے	77	8739-8
17	چندہ سنگھ والا	29	38-16
18	بڈھا سنگھ والا	113	8563-17
19	کسوکے	23	10588-0
20	نگرایمن پورہ	24	10649-14
	میزان تحصیل قصور	1287	129732-10
			4306-0 ایکڑ

نمبر شمار	نام دیہہ	تعداد مالکان	رقبہ برد شدہ
	تحصیل چونیاں		
1	جھگیاں نتھا سنگھ	10	56
2	قلعہ ٹیک چند	4	11
3	دولو ساتانی	28	56
4	او جلہ	6	20
5	الیہ سدھاری	15	103
6	الیہ کلاں	111	494
7	قلعہ نوھد سنگھ	127	486
8	بونگی لعلو	115	480
9	رائے ونڈ	7	9
10	لکھن کے	9	10
11	بھنگور	25	99
12	بونگہ مدران	8	52
13	گوھڑ صابری	7	464
14	بونگہ مالا	5	98
15	بلوکی	5	37
16	ججہ	8	13
17	کالو کھوکھر	53	348
18	بونگہ کاھن سنگھ	38	197
19	ٹاوریاں	137	610
20	دولو گورکے	16	439
21	لمے جاگیر	1	63
22	میکہ	2	15½
23	کالو نگل	3	24
24	جھگیاں آرائیاں	15	264½
25	جھگیاں رائی	5	85

نمبرشمار	نام دیہہ	تعداد مالکان	رقبہ برد شدہ
26	برگنی	1	6
27	سیوکے	32	258
28	شہباز کے	45	545
29	برج شہبازکے	40	186
30	ٹھاکرہ	20	71
31	کاری سنسار	29	1429
32	آباد سنگھ والا	33	753
33	قلعی شاہو	48	902
34	رکن پورہ	99	1323
35	بودی خالیکے	87	1418
36	بودی پیرکے	58	458
37	دیا سنگھ والا	60	361
38	مراد کے	45	394
39	اوپال	20	704
40	محمود خالیکے	26	1227
41	کنو کے	18	248
42	ہر چوکی ہٹھار	41	127
43	سرون کے	13	221
44	دھن	5	147
	میزان تحصیل چونیاں	1481	15312

	میزان تحصیل وار دیہات		تعداد مالکان	رقبہ برد شدہ
1	تحصیل لاہور	24	669	3719
2	تحصیل قصور	20	1287	13406
3	تحصیل چونیاں	44	1481	15312
	میزان کل	88	3437	32437

اراکین اسمبلی کی رخصت

ملک سرفراز احمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک سرفراز احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں بوجہ علالت اجلاس اسمبلی مورخہ 27 مئی 1974ء میں شمولیت نہ کر سکا اس دن کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

رائے میاں خان کھرل

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست رائے میاں خان کھرل صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

گزارش ہے کہ میں مورخہ 27-5-1974 کو بوجہ ناسازی طبیعت اجلاس اسمبلی میں حاضر نہیں ہو سکا ہوں ۔ براہ کرم ایک یوم کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

خان امیر عبداللہ خان روکڑی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست خان امیر عبداللہ خان روکڑی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

On account of my indisposition I could not

attend the As embly Session from 22nd to 24th May, 1974. My absence for the said period may therefore, kindly be execused.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک محمد اعظم

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد اعظم صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

Due to illness I could not attend the Assembly's session on 27th May, 1974. Leave for the day may kindly be granted.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

بابو محمد حنیف خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست بابو محمد حنیف خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

I could not attend the Assembly Session on 23rd and 24th instant. I shall be grateful if leave is granted for these two days.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے :

(تحریک منظور کی گئی)

میاں لیاقت حسین مڑل

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست میاں لیاقت حسین مڑل صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

I could not attend session due to my personal home affairs. Kindly grant leave for 23, 24 and 27th May, 1974 to 2-6-1974.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوھدری علی بہادر خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوھدری علی بہادر خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

I could not attend the session of Assembly on 27th May, 1974, due to illness. Kindly grant me leave for one day.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں غلام فرید چشتی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست میاں غلام فرید چشتی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

بندہ کل مورخہ 27-5-1974 کو بوجہ بیمار ہونے کے اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکا ۔ لہذا رخصت عطا فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

کرنل محمد اسلم خان لیازی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست کرنل محمد اسلم خان لیازی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

Yesterday on the 27th I had to attend the marriage ceremony of Mr. Saleem Khan, my near relative, at Misri Shah, Lahore and could not attend the session. Kindly grant leave and oblige.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم زادہ سید حسن محمود

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

I have some private business and shall not be able to attend the Assembly session on 28th and 29th of May, 1974. Please, therefore, allow me leave for these two days and oblige.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

قاضی محمد اسماعیل جاوید

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست قاضی محمد اسماعیل جاوید صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف موصول ہوئی ہے ۔

گزارش ہے میں بوجہ خرابی صحت مورخہ 28 تا
31 مئی 1974ء حاضر اجلاس اسمبلی نہیں ہو سکتا ۔
مجھے ان ایام کی چھٹی عنایت فرمائی جائے :۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر نذر حسین منصور

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر نذر حسین منصور صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

I was not feeling well on 23-5-1974 and 24-5-1974 Therefore, it is requested that leave for the said days may kindly be granted and obliged.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

حاجی شیخ اسلام الدین

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست حاجی شیخ اسلام الدین صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

بندہ بخار کی وجہ سے ایوان میں حاضر ہونے سے قاصر ہے لہذا دو یوم کی رخصت یعنی 28 اور 29 مئی 1974ء عطا فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر ۔ اب ایک تحریک استحقاق میاں خورشید انور صاحب کی طرف سے آئی ہے ۔

نشان زدہ سوال نمبر 5778 کے غلط جواب کی فراہمی

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر اہم اور خاص مسئلہ پر تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ مسئلہ اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے سوال نمبر 5778 کی ضمن (ب) کے جواب میں وزیر اوقاف نے خلاف واقعات اور بے بنیاد نیز دانستہ طور پر غلط جواب دیا ہے میرا سوال یہ تھا کہ ۔

کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ عرصہ سے ان دکانوں (جامع مسجد وہاڑی کی دکانوں) کا کچھ عرصہ سے نیلام نہیں ہوا ۔

اس کے جواب میں وزیر اوقاف نے فرمایا کہ ۔

یہ غلط ہے ۔

اس غلط جواب سے میرا اور اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔

جناب والا ۔ اس سلسلہ میں میری گذارش یہ ہے کہ میں وہاں کا رہنے والا ہوں ۔ مجھے اچھی طرح پتا ہے کہ دو تین سالوں سے چند دوکانیں نیلام نہیں ہو رہی ہیں ۔ چنانچہ لوگوں نے اعتراض کیا ۔ میں نے سابق وزیر صاحب کو ایک درخواست دی ۔ انہوں نے انکوائری کے لیے مارک کی تھی لیکن اس پر کچھ عمل نہیں ہوا ۔ اب سوال دیا تھا تو وزیر صاحب نے جواب دیا ہے کہ وہ دوکانیں نیلام ہوئی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال کا جواب غلط ملا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ یہ جواب غلط ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جواب کب ملا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ کل جناب والا ۔

مسٹر سپیکر ۔ جواب اتنی جلدی دیا ہے ۔

وزیر اوقاف ۔ جناب والا ۔ موقع دیا جائے میں فگرز منگوا کر دو تین دن میں اس کا جواب دے دوں گا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں تحریک کروں گا کہ اس کو متعلقہ استحقاق کمیٹی کے پاس بھیجا جائے ۔

Mr. Speaker : The motion has been moved that the matter should be referred to the Privileges Committee.

کوئی counter proposal تو نہیں ہے

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ ٹھیک ہے ۔

Mr. Speaker. It is referred to the Privileges Committee. The report to come within a fortnight.

سرکاری مواعید

مسٹر سپیکر ۔ اب تحریک مواعید لی جائیں گی ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس کو بھی مجلس مواعید میں بھیجا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے ایک آگے تحریک بھیجی ہے ۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ باقی کمیٹیاں دیانتداری سے کام نہیں کرتیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ ان کے پاس کام بہت زیادہ ہے ۔ ہمارے پاس کام کچھ نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ مرزا فضل حق صاحب کی ناجائز تجاوزات کے سلسلے میں ایک تحریک ہے کہ یہ assurance committee کو بھیجا جائے اگر بھیج دی جائے تو آپ کو تو کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ بھیج دیجئے ۔ کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : It is referred ot the Committee on Government Assurances. The report to come within a month.

اس کو میں کل پڑھ چکا ہوں یہ تحریک لاہور کی ناجائز تجاورات کے متعلق ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ معزز ممبران اسمبلی میں مصروف ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ بعد میں میعاد کو extend کرائیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں اس کو extend کرالوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی تو آپ کہہ رہے تھے کہ آپ کے پاس کام نہیں ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ اسمبلی کا کام زیادہ ہے ۔

وہاڑی میں بے گھر لوگوں کو مکانات بنانے کے لیے زمین کے پلاٹ تقسیم کرنے سے متعلق وزیر قانون کی یقین دہانی پر عمل نہ کیا جانا

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرتے ہیں کہ میں اپنی تحریک التوائے کار نمبر 214 جو 24 جنوری 1974ء کو پیش ہوئی اس تحریک کے جواب میں وزیر قانون نے assurance دی تھی کہ مسئلہ بہت جلد حل کر دیا جائے گا ۔ لیکن ایک مدت گزر جانے کے باوجود اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا ۔ اس لیے میں یہ تحریک مواعید پیش کرتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ سابقہ وزیر قانون چوہدری ممتاز احمد کاہلوں نے اپنے دورہ وہاڑی کے موقع پر اعلان کیا تھا کہ 31 دسمبر 1973ء تک تحصیل وہاڑی کے ہزاروں بے گھر افراد کو چھوٹے چھوٹے پلاٹس الاٹ کر دئے جائیں گے ۔ جب اس سلسلہ میں مقررہ

تاریخ تک کوئی کارروائی نہ ہوئی تو میں نے عوام کے احتجاج پر اس معزز ایوان میں ایک تحریک پیش کی جس کے جواب میں 24 جنوری 1974ء کو وزیر قانون نے اس معزز ایوان کو ایک بار پھر یقین دھانی کرائی کہ فوری طور پر ضروری احکامات جاری ہو جائیں گے ۔ لیکن افسوس ہے کہ چار ماہ کا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود اس یقین دھانی پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔ میری اس تحریک کو ضروی کارروائی کے لیے مجلس مواعید کے سپرد کر دیا جائے ۔

It should go to the committee on government assurance. The report to come within a month.

تحاریک التوائے کار

Mr. Speaker. Now I take up the adjournment motions. ایک تحریک التوائے کار نمبر 142 atomic explosion of India کے متعلق تھی اور میں نے اس کو اس کی admissibility کے متعلق ملتوی کیا تھا ۔ اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ چونکہ یہ دفتر خارجہ سے متعلق ہے ۔ اس لیے اسے خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ کل آپ نے صحافیوں سے متعلقہ تحریک التوائے کار کو آج کے لیے ملتوی فرمایا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ بھی ہے ۔ تحریک التوائے کار نمبر 24 ملتوی رکھی گئی تھی ۔ اس کے بارے میں وزیر تعلیم نے کچھ فرمایا تھا ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اس سے متعلق فاضل رکن میاں خورشید انور صاحب نے وضاحت چاہی تھی کہ یہ لاٹھی چارج مل کے اندر ہوا تھا یا مل سے باہر ۔ تو لاٹھی چارج مل کے باہر ہوا اور مل کے اندر تو دفعہ 144 کا نفاذ بھی نہیں ہوتا ۔

Mr. Speaker : In view of the statement of the minister that Section 144 had been enforced in the district and was violated and the administration acted in accordance with the law, the motion is ruled out of order.

امان اللہ لک صاحب کی تحریک التواء اب لی جاتی ہے۔ کپاہ کی قیمت 78 روپے کب ہوئی ہے ؟

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میرے پاس تو صوبائی حکومت کا ہے کیونکہ یہ صوبائی حکومت subsidize کر رہی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں تو متعلقہ وزیر سے پوچھ رہا ہوں کہ کپاہ کی قیمت کس نے مقرر کی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں کہ اس سے پورے عوام میں ایک ہیجان کی سی کیفیت پیدا ہو چکی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس سے متعلق تحریک التوائے کار نمبر 234 بھی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے پہلے ایک کے متعلق پوچھ لینے دیجئے ۔ اسے بھی میں take-up کر لوں گا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وہ قیمت کسی نے بھی مقرر کی ہو میری تحریک تو اس سے پیدا شدہ حالات سے متعلق ہے ۔

Mr. Speaker. I will consider it later on.

اب اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 210 ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ پڑھ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر ضرورت ہوئی تو میں اس کو ضرور پڑھ دوں گا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ اس سے زیادہ اہم مسئلہ اور کیا ہو سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التوائے کار نمبر 210 کے متعلق "tomorrow" لکھا ہوا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے تحریک التوائے کار نمبر 65 بھی رہتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک التوائے کار نمبر 65 کے متعلق میں نے یہ hold کیا تھا کہ یہ صوبائی موضوع ہے ۔

It is primarily the concern of the Punjab Government.

اس سلسلہ میں آپ نے کچھ فرمانا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اس دن میرے پاس تفصیلات نہیں تھیں ۔ میں فاضل رکن کو یہ نہیں بتا سکا تھا کہ ہم نے تار چوروں کو پکڑنے کے لیے کیا کارروائی کی ہے ۔ جناب والا ۔ تھانہ لالہ موسیٰ میں چوبیس ہزار روپے کی تار چوری ہوئی ۔ تو پچھلے تین مہینے سے ہم نے ایک زبردست مہم چلا رکھی ہے ۔

سپیکر ۔ پہلے میں اسے پڑھ دوں تاکہ فاضل اراکین کو معلوم ہو جائے کہ معاملہ کیا ہے ۔

لالہ موسیٰ میں ٹیلیفون کی تار چوری کرنے کی وارداتوں میں اضافہ

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ سیاست مورخہ 11-4-74 کے مطابق لالہ موسیٰ میں ٹیلیفون تار چوری کرنے کی وارداتوں میں زبردست اضافہ ہو گیا ہے ۔ گذشتہ تین ماہ کے دوران تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے کی مالیت کے تار چوری ہو چکے ہیں اور ضلع گجرات کی پولیس بروقت اطلاع ملنے پر بھی ملزمان کا تعاقب نہیں کرتی حتیٰ کہ دن دھاڑے چار میل لمبی تاریں کاٹ لی گئیں جن کی اطلاع مقامی پولیس اور ایس ۔ پی کو بھی دی گئی ۔ لیکن پولیس نے اس کا نوٹس نہیں ہی لیا جس کی وجہ سے مقامی ٹیلیفون کے صارفین کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ لالہ موسیٰ تھانہ میں 24 ہزار روپے کی چوری کا مقدمہ درج کیا گیا اور پولیس کارروائی کر رہی ہے ۔ دوسرا یہ کہ اس میں ایک جنرل ذکر بھی ہے ۔ تو میں عرض کروں کہ حکومت ایک زبردست مہم چلا رہی ہے ۔ تار چوروں کو پکڑنے کے لیے اور اس کے نتیجہ میں پچھلے 15 روز میں 85 من تار جو چوری کی گئی تھی وہ پکڑی گئی ہے ۔ جس کی مالیت تقریباً 5 لاکھ 9 ہزار 875 ہے ۔ یہ کہنا کہ حکومت بالکل کارروائی نہیں کرتی غلط ہے ۔ حکومت نے بہت اچھی کارروائی کی ہے اور جاری ہے ۔ انشا اللہ اس سے بھی اچھے نتائج برآمد ہوں گے ۔

مرزا فضل حق ۔ میں اسے پریس نہیں کرتا ۔

روز نامہ "مساوات" لاہور میں صحافیوں اور کارکنوں کی ملازمت سے سبکدوشی کے خلاف پنجاب یونین آف جرنلسٹس کی زیر قیادت احتجاجی تحریک میں شامل پانچ صحافی اور کارکن کی اسمبلی چیمبر کے سامنے گرفتاری

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ مساوات لاہور میں صحافیوں اور کارکنوں کی ملازمت سے غیر قانونی اور غیر اخلاق سبکدوشی کے خلاف پنجاب یونین آف جرنلسٹس کی زیر سرکردگی ایک احتجاجی تحریک شروع کی گئی ہے جس کا مقصد صحافیوں اور کارکنوں کے جائز حقوق کا تحفظ ہے ۔ اس سلسلہ میں جب 22 مئی کو پانچ صحافیوں اور کارکن جن میں ممتاز کالم نویس رفیق ڈوگر بھی شامل ہیں اپنے مطالبات کے پلے کارڈ اٹھائے ہوئے اسمبلی چیمبرز کے سامنے پہنچے تو پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا ۔ یہ گرفتاری مزدور یونین کی قانونی سرگرمیوں کو کچلنے اور صحافتی آزادی کو سلب کرنے کے لیے ایک رجعت پسند حکومت کے قابل مذمت روایتی اقدام کی حیثیت رکھتی ہے ۔ جس پر صحافی اور مزدور حلقوں میں سخت ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے ۔

اس کے علاوہ اسی مضمون پر جتنی بھی اور تحاریک التوائے کار ہیں ان کو اکٹھا کر لیتے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ان کو جیل میں (بی) کلاس بھی نہیں دی گئی ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اس سے بڑا مسئلہ کل اٹھایا گیا تھا جو بنیادی مسئلہ تھا یہ پانچ کارکنوں کے نکالے جانے سے متعلق تھا ۔ جناب والا ۔ میں عرض کردوں کہ جہاں تک ان کارکنوں کا مسئلہ ہے ہماری حکومت ان کی ہمدرد ہے ان کی بھی موجودہ حکومت سے ہمدردیاں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التوا اس کے متعلق نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہی اصل مسئلہ ہے جو فساد کی جڑ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے تو یہ دیکھنا ہے کہ بیان تحریک سے متعلقہ ہے یا نہیں ہے ۔

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ ڈاکٹر عبدالخاق صاحب اسی پر روشنی ڈال رہے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ ان کے حقوق کا تحفظ کرنا ہمارا فرض ہے ۔ لیکن اگر انہیں انتظامیہ نے کسی وجہ سے نکالا ہے تو لیبر کورٹ موجود ہے اور اس کے بعد دوسرا طریقہ یہ ہے کہ انتظامیہ اور دوسرے افراد جو متاثر ہیں وہ اور حکومت کسی کو ثالثی مقرر کر لیں ۔ ہم ان سے بات چیت کر لیں گے ۔ لیکن ان سے وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی بات چیت کی ہے ۔ اور انہوں نے وزیر اعظم صاحب سے بھی اس مسئلہ پر بات چیت کی ۔ یوسف بچھ صاحب جو اس معاملہ کے ایڈوائزر ہیں ۔ ان سے بھی بات چیت کی گئی ہے ۔ اور جہاں تک گرفتاری کا تعلق ہے شہر میں دفعہ 144 لگی ہوئی ہے جو بھی اس کی خلاف ورزی کرے گا قانون حرکت میں آجائے گا ۔ اور جہاں تک ہتھکڑیاں لگا کر پیش کرنے کا تعلق ہے ۔ اس کے متعلق میرے فاضل دوست وزیر جیل خانہ جات صاحب موجود ہیں وہ آپ کو صحیح صحیح بتا سکیں گے ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ جناب والا ۔ جب اس سلسلہ میں تحریک التوا نمبر 223-231-229 میرے پاس پہنچی تو میں خود کیمپ جیل میں جا پہنچا تاکہ صحیح صورت حال واضح ہوسکے ۔ چنانچہ وہاں جاکر میں نے اپنے صحافی بھائیوں سے ملاقات کی اور ان سے اس موضوع پر تفصیلی گفتگو کی ۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ گذشتہ روز کا معاملہ ایک غلط فہمی پر مبنی ہے ۔ اس سلسلہ میں ان کی طرف سے ایک تحریری وضاحت بھی موجود ہے ۔ اگر جناب سپیکر صاحب اجازت دیویں ۔ تو یہ تحریر معزز ایوان کو پڑھ کر سنا دوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ فرمائیے ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ جناب والا ۔ یہ ان کی تحریر ہے ۔ "جناب والا ۔ وزیر جیل خانہ جات ملک حاکمین خان آج بذات خود جیل میں تشریف لائے ۔ انہوں نے ہم سے خود حالات پوچھے اور انتہائی خلوص اور تعاون سے وہ پیش

آئے اس سے قبل بھی وہ ایک دفعہ آکر ہم سے مل چکے ہیں اور کمروں میں پنکھے وغیرہ لگوانے کے انتظامات کرنے کے احکامات انہوں نے جاری کر دیے ہیں ۔ ملک حاکمین خان کا رویہ اور تعاون ہم سے بہت اچھا رہا ہے اور ہم کو ان پر مکمل بھروسہ ہے ۔ گزشتہ روز کا واقعہ ہمارے ساتھ جو پیش آیا ہے اس سلسلہ میں انہوں نے انتہائی غور و فکر سے جانچ پڑتال کی ہے ۔ یہ واقعہ انتہائی غلط فہمی اور اتہام پر مبنی تھا ۔"

منسٹر سپیکر ۔ وہ واقعہ کیا تھا ۔ وہ اس واقعہ کی بات کر رہے ہیں ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ جناب والا ۔ یہ جیسا کہ میرے فاضل اراکین اسمبلی نے پوچھا ہے ۔ ان کے پوچھنے کے مطابق میں عرض کر رہا ہوں کہ کسی صحافی دوست کو تکلیف تھی تو وہ ہسپتال گئے ۔ جب وہ لوگ ہسپتال سے واپس آ رہے تھے تو دو چار قیدی اور بھی وہاں پر کھڑے تھے ۔ ان کے ساتھ گفت و شنید ہو رہی تھی ۔ ایسی کچھ اونچی اونچی آوازیں آ رہی تھیں ۔ تو وہاں پر جو متعلقہ آدمی تھا ۔ وہ راؤنڈ پر تھا ۔ جیسا کہ عام طور پر رواج ہے کہ اگر وقت زیادہ گزر جائے ۔ تو انہیں کہا جاتا ہے کہ تمام لوگ بیرکوں میں چلے جاویں ۔ تو یہاں پر ان لوگوں کا ہجوم تھا ۔ اس میں صحافی صاحبان بھی کھڑے تھے ۔ تو اس سلسلہ میں یہ جو ہاؤس وارڈن تھا جو کہ ڈیوٹی پر تھا ۔ اس نے سب کو کہا کہ سب بھاگ جاؤ ۔ اس سلسلہ میں انہوں نے سب کو بھگایا ۔ یہ بات تھی ۔ میں نے کل وہاں جیل میں جا کر تمام دوستوں کو بلایا اور وہ جو متعلقہ آدمی تھا اسے بھی بلایا ۔ ان کو جب یہ بات بتائی گئی تو خلوص سے ساری بات زیر بحث آئی اور انہوں نے اسے معاف کر دیا کہ بھائی ایسی کوئی بات نہیں ہے جو کچھ بھی ہوا ہے وہ تمام غلط فہمی پر مبنی تھا ۔ جناب والا ۔ اس وضاحتی بیان کے بعد میں گزارش کروں گا کہ میرے فاضل دوست اس کو پریس نہیں کریں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ مسئلہ جواب طلب یہ ہے کہ ہوا کیا ؟

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ ایک تو جناب وزیر صاحب کو وہاں پر جانے کی اور صحافیوں سے ملنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی ۔ دوسرے یہ ہے کہ آیا یہ دوست ہے کسی آدمی سے جو کہ جیل میں ہو ۔ اس سے تحریری

بیان لیا جاوے ۔ اس کی قانونی پوزیشن اور اخلاقی پوزیشن کیا ہوتی ہے ۔ جو لوگ وہاں قید میں ہوں ۔ ان کے وہاں پر تحریری بیان ۔ اگر جناب وزیر صاحب نہ جائیں تو اے ۔ ایس ۔ پی جیل خانہ جات بھی لے سکتا تھا ۔ اگر وزیر صاحب ان کو اخلاقی جرائم کے مرتکب قیدیوں کے ساتھ نہ رکھتے تو میرے خیال میں جھگڑے اور تکرار کی نوبت ہی نہ آتی ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ جناب والا ۔ میرے فاضل رکن میری بات سمجھنے کی کوشش کریں ۔ انہیں کسی دوسرے جرائم پیشہ لوگوں کے ساتھ نہیں رکھا ہوا ہے ۔ انہیں علیحدہ رکھا ہوا ہے اور جہاں تک میرے وہاں پر جانے اور دورے کے متعلق والی بات ہے کہ مجھے کیوں ضرورت محسوس ہوئی ۔ تو وہ اس لیے کہ جب یہ تحریک التوا پیش ہوئی تو میں نے فوری طور پر یہ محسوس کیا کہ میں خود جاؤں تاکہ مجھے خود بھی تسلی ہو اور میں ایوان کو بھی اعتماد میں لے سکوں ۔ اس وجہ سے مجھے وہاں پر جانا پڑا اور میں نے وہاں پر جا کر ان سے باتیں کیں ۔ تو اس ساری بات اور حالات سے آگاہ ہوا اور اب جواب دے رہا ہوں ۔ اس کے علاوہ بھی میں اس محکمے کا انچارج ہونے کی حیثیت سے اکثر وہاں پر جاتا رہتا ہوں ۔ کل بھی میں وہاں پر گیا تھا اور پرسوں بھی گیا تھا اور وہاں پر جا کر میں نے اپنے دوستوں کی جو مشکلات تھیں انہیں حل کیا ۔ مثلاً انہوں نے کہا کہ پنکھا چاہیے ۔ تو میں نے وہیں پر احکامات جاری کر دیے اور وہ میں نے ان کو دلوایا ۔ جناب والا ۔ اور اس سلسلہ میں کوئی بات نہیں ۔ ہم ان کا احترام کرتے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اگر آپ ان کا احترام کرتے ہیں تو آپ انہیں جیل سے باہر بھیج دیں ۔ وہاں جیل میں کیا زیادہ احترام ہوتا ہے ۔ جناب والا ۔ اب میں اپنی تحریک کے بارے میں عرض کرتا ہوں ۔ میری تحریک ہے گرفتاریوں کے سلسلہ میں اور اس کے متعلق وزیر صاحب نے ایک بات کر دی ہے ۔ جناب والا ۔ اگر صحافیوں کے مطالبات نہ مانے گئے تو ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے تقریروں کی اجازت نہیں دی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ ان کی وضاحت پر میں نے جواب دیا ہے ۔ انہوں نے ایک لمبا چوڑا بیان پڑھ کر سنایا ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اگر آن

کے مسائل کو حل کیا جاتا ۔ ان کے مطالبات تسلیم کر لیے جاتے ۔ تو یہ گرفتاریوں کا چکر ہی ختم ہو جاتا ۔ اصل مسئلے کی طرف توجہ نہیں دی گئی اور نہ ہی وزیر صاحب نے اس کے متعلق کچھ فرمایا ہے کہ ان کے مسائل اور مطالبات کے متعلق حکومت کیا کچھ کر رہی ہے اور کیا کچھ کر چکی ہے ۔

Mr. Speaker : This is not relevant for adjournment motion. I rule out all the adjournment motions except No. 223 of Mian Khurshid Anwar.

میں اس کو admit کرتا ہوں اور اسے میں پڑھتا ہوں ۔

روزنامہ 'جمہور' کے ایک کارکن صحافی محمد صدیق کے ساتھ تھانہ میں پولیس کی طرف سے تشدد

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ جمہور مورخہ 25 مئی 1974ء کی اطلاع کے مطابق روزنامہ کا ایک کارکن صحافی محمد صدیق کو تھانے کے اندر اس وقت زدوکوب کیا گیا ۔ جبکہ وہ ایک گرفتار صحافی کی ملاقات کے لیے تھانہ میں گیا تھا ۔ مذکورہ تھانے دار نے صحافی صدیق کو فحش گالیاں دیں ۔ اس کی جیب سے زبردستی روپے نکال لیے اور کپڑے پھاڑ کر اس کا سائیکل چھین لیا اور دھکے دے کر تھانے سے باہر نکال دیا ۔ کارکن صحافی کے ساتھ تھانے کے متشددانہ رویے سے اخباری برادری میں سخت ہیجان و اضطراب اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری بھی ایک تحریک تھی ۔ آپ نے اس کو پڑھا اور اس کو admit کیا ۔ وزیر موصوف نے مہلت مانگی تھی کہ میں اس سلسلہ میں ایوان کو تفصیلی حالات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں ۔ آپ نے ان کو مہلت عطا کی تھی اور اس کے لیے آج کا وقت آپ نے مقرر فرمایا تھا کہ اس ایوان میں ان کا بیان سنا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیان تو میں نے سن لیا ہے ۔

سید قابش الوری ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ وہ میں نے تمام rule out کر دی ہیں ۔

Mr. Speaker : That is the process according to law.

سید قابش الوری ۔ نہیں جناب والا ۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ انہوں نے قانون کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی ہے ۔ وہ دو دو کی ٹولیوں میں پہنچتے رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اصل میں یہ اُن پانچ آدمیوں کا ذکر ہے جن کو پکڑا گیا ۔ آپ دونوں تحاریک التوائے کار کو confuse کر رہے ہیں ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ ان کے خلاف اقدام خود کشی میں مقدمہ درج کیا گیا دفعہ 144 کے تحت ان کے خلاف مقدمہ نہیں تھا ۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ اس سلسلہ میں ان پر خود کشی کا الزام لگایا گیا ہے ۔ حالانکہ وہ وہاں پر علامتی ہڑتال کے لیے موجود تھے اور وہ بھی چند گھنٹوں کے لیے تھی اور ظاہر ہے کہ وہ خود کشی کے لیے ہڑتال نہیں تھی ۔ ان پر خود کشی کے الزام میں مقدمہ درج کیا گیا ۔ اب تک 58 گرفتاریاں ہو چکی ہیں ۔ جن میں سے 33 افراد ابھی تک جیل میں ہیں اور یہ احتجاجی تحریک اب ملک گیر ہوتی جا رہی ہے ۔ اور پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس کے ممتاز ترین عہدے دار اور ایف ۔ ایس ۔ سی کے ممبر اور ممتاز صحافی گرفتار ہو چکے ہیں اور اس کے اثرات نہایت خوفناک برآمد ہوں گے ۔ اس لیے اس کو سرسری طور پر اس طرح سے ختم کرنے کی بجائے میں آپ کے توسل سے درخواست کروں گا کہ جناب وزیر متعلقہ اس سلسلہ میں سنجیدگی سے اس سنگین صورت حال کا جائزہ لیں ۔ کیونکہ یہ صحافیوں کا مسئلہ ہمارے پورے صحافیوں کے متعلق ہے اور ان کی احتجاجی تحریک انتہائی معقول مطالبات کے سلسلہ میں جاری ہے ۔ میں آپ کے توسل سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ یہ وضاحت کریں کہ ان کو خود کشی کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے اور صحافیوں پر خود کشی کا الزام لگانا کہاں تک درست ہے ۔ یہ تو پرانی حکومت کی روایت ہے کہ وہ کسی اور الزام میں گرفتار کرکے ان کو مختلف طریقوں سے دھمکاتے ہیں اور ہراساں کرتے ہیں ۔ اور ان لوگوں کے لیے کیا جا رہا ہے ۔ جناب والا ۔

جنہوں نے ان کے ساتھ شانہ بشانہ اس ملک میں تحریک چلائی اور فسادات میں وہ لوگ جو ان کے ساتھی تھے ۔ آج معتوب ہو کر رہ گئے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں طبعاً بہت سنجیدہ ہوں ۔ فاضل رکن سید تابش الوری صاحب بائیس تاریخ کے واقعہ کو اور پچیس تاریخ کے واقعہ کو آپس میں confuse کر رہے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے دو چیزوں کا جواب دینا تھا ۔ ایک یہ کہ انہوں نے بی کلاس نہیں دی اور دوسرے یہ کہ ان لوگوں کو ہتھکڑیاں لگا کر عدالت میں پیش کیا گیا ۔ وزیر موصوف جواب دے لیں پھر ہم اس پوزیشن میں ہوں گے کہ کچھ عرض کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک التوا نمبر 210 پھر اس معیار پر نہیں آتی کیونکہ اس میں نہ ان کی کلاس کا ذکر ہے اور نہ ان کا ذکر ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ آپ نے تینوں اکٹھی لی ہوئی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اسی لیے میں ان کو علیحدہ علیحدہ کر رہا ہوں ۔

Adjournment motions No. 210 and 211 are disposed of in accordance with the statement of the Minister that action taken by the Government was in accordance with law.

اب نمبر 218 ہے اور اس کے بعد 228 ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ یہ معاملہ نہایت سنگین ہے ۔ میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ یہاں اس بات کا حکم ہے کہ جن لوگوں کے مفرور ہونے کا اندیشہ نہ ہو ان کو ہتھکڑیاں نہ لگائی جائیں ۔ لیکن معزز صحافیوں کو ہتھکڑیاں لگا کر عدالت میں پیش کیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب آپ کے پاس وہ موشن نہیں ہے ۔ اس لیے آپ اس چیز کا احساس نہیں کر رہے جس کا میں کر رہا ہوں ۔ وہ ہتھکڑیوں والی تحریک میرے پاس ہے ۔ یہ دونوں تحریکیں ان کی بائیس تاریخ کی گرفتاریوں کے متعلق تھیں جس کا فاضل وزیر نے جواب دیا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری بھی ایک تحریک ہے جس میں انہوں نے احتجاج کیا ہے اور اس میں ایک reference ہے ۔

Mr. Speaker : I am not concerned with their protest. That is not the cause of adjournment motion, and it is not primarily a concern of the Provincial Government. Let us not confuse the issue.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ صوبائی گورنمنٹ گرفتار کر رہی ہے فیڈرل سیکورٹی فورس تو نہیں گرفتار کر رہی ہے ۔ اس صوبے میں احتجاج کا حق حاصل ہے اور مزدور سرگرمیوں کا حق حاصل ہے ۔ صحافی دو دو کی ٹولیوں میں آ رہے ہیں ۔ ایک پلے کارڈ اٹھا کر اور ان کو دفعہ 144 کی خلاف ورزی قرار دیا جا رہا ہے ۔ اگر وہ علامتی ہڑتال کرنا چاہتے ہیں تو اسے خود کشی تصور کیا جاتا ہے ۔

Mr. Speaker : You may discuss it if I allow it.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ تحریک التوا نمبر 210 میں یہ کہا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ 210 میں یہ نہیں ہے ۔ آپ دوبارہ پڑھ لیں ۔ یہ نہیں لکھا ہوا ہے کہ یہ علامتی ہڑتال کر رہے تھے اور دو دو کی قطار میں آ رہے تھے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ صحافی اپنے مطالبات کے پلے کارڈ اٹھائے اسمبلی چیمبرز کے سامنے پہنچے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے وہ لائن پڑھ دیں جس میں دو دو کی قطار تھی اور وہ علامتی بات تھی ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ انہوں نے اس کی تردید نہیں کی ۔ وہ اس کی تردید کریں کہ دو دو کی قطار میں نہیں تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس تحریک التوا میں یہ ہے ہی نہیں کہ وہ دو دو کی قطار میں تھے تو وہ تردید کس چیز کی کریں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ تو پھر وہ کوئی خلاف ورزی نہ ہوئی ۔ میری contention یہ ہے کہ ان کو گرفتار کر لیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی contention تو آپ کی تحریک التوا میں دی ہوئی ہے ۔ اس میں نہیں ہے ۔ مجھے تحریک التوا نمبر 210 میں وہ لائن پڑھ کر

بتا دیں جہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ دو دو کی قطار میں جا رہے تھے ۔

I will at once admit it.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وہ چیمبرز کے سامنے پہنچے اور انہیں گرفتار کر لیا گیا ۔

Mr. Speaker : You have not taken even a second in changing your stand.

اب تحریک التوا نمبر 218 لی جاتی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں اس کی وضاحت کر رہا تھا ۔

Mr. Speaker : An adjournment motion should be self contained.

تحریک التوا نمبر 218 میں پڑھ چکا ہوں ۔ اس کے بعد تحریک التوا نمبر 228 ہے جو ایوان میں پیش کی جاتی ہے ۔

خود کو گرفتاریوں کے لیے پیش کرنے والے صحافیوں کے ساتھ جیل میں عام قیدیوں سے بھی بد تر سلوک

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں خود کو گرفتاریوں کے لیے پیش کرنے والے صحافیوں کے ساتھ جیل میں ایک عام قیدی سے بدتر سلوک کیا جا رہا ہے ان کو بغیر پنکھے کی بارکوں میں پانچ پانچ چھ چھ کی تعداد میں رکھا جا رہا ہے ۔ دوپہر 4 بجے سے 6 بجے تک بارکوں میں بند رکھا جاتا ہے ۔ اس صورت حال سے تمام صحافی برادری اور عوام میں اضطراب پایا جاتا ہے ۔

اس کے بعد تحریک التوا نمبر 229 ہے ۔

کیمپ جیل لاہور میں اخباری صنعت کے تین کارکنوں پر تشدد

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ

'روزنامہ جمہور' 27 مئی کی اطلاع کے مطابق کیمپ جیل میں اخباری صنعت کے تین کارکنوں پر چکر انچارج رستم علی نے بے تحاشہ زدو کوب کیا جبکہ یہ تینوں کارکن جیل کے ہسپتال سے دوائی لینے کے بعد واپس آ رہے تھے۔ رستم علی کے اس جابرانہ تشدد سے اخباری برادری اور عوام میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میری تحریک التوا نمبر 231 بھی اسی موضوع کی ہے اسے بھی ساتھ لے لیا جائے۔

کیمپ جیل لاہور میں اخباری صنعت کے تین کارکنوں پر تشدد

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ 'جمہور' 27 مئی 1974ء کے مطابق کیمپ جیل لاہور میں مورخہ 26 مئی 1974ء کو اخباری صنعت کے تین کارکن محمد یونس بٹ ۔ محمد معصوم اور محمد امین جو کہ زیر حراست تھے کو زد و کوب کیا گیا جبکہ جیل کے اندر یہ توقع کی جاتی ہے کہ حکومت نہ صرف قیدیوں کو تمام جائز سہولتیں فراہم کرنے کی ذمہ دار ہے بلکہ ان کی ہر طرح سے حفاظت بھی حکومت کے لیے جزو اولین ہے۔ مگر ان صحافیوں کو جو نہ تو کسی تعزیری جرم میں ماخوذ تھے اور نہ ہی سزا یافتہ تھے بلکہ انہیں ان کے جائز مطالبات کی پاداش میں زیر حراست رکھا گیا اور کیمپ جیل میں بجھوایا گیا۔ ان کے ساتھ اس طرح کے سلوک سے عوام میں سخت اضطراب، بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

اس کے بعد تحریک التوا نمبر 233 ہے۔

روزنامہ 'مساوات' سے متعلق احتجاجی تحریک میں گرفتار شدہ صحافی اور کارکنوں کے ساتھ جیل میں ناروا سلوک

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث

لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ 'مساوات' لاہور سے متعلق احتجاجی تحریک کے دوران گذشتہ چند روز میں جو صحافی اور کارکن گرفتار کیے گئے ہیں انہیں جیل میں کلاس بی نہیں دی گئی۔ انہیں پنکھوں سے محروم کوٹھریوں میں فرش پر سلایا گیا اور ریمانڈ کے لیے ہتھکڑیاں لگا کر عدالت میں پیش کیا گیا۔ آزادی صحافت اور احترام انسانیت کے عظیم علمبردار صحافی وزیر اعلیٰ کے عہد میں صحافیوں کے ساتھ اس ناروا سلوک پر صحافی حلقوں میں رنج و غم اور ہیجان اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ اکیس تاریخ کو ان کو ہتھکڑیاں لگا کر عدالت میں پیش کیا گیا۔

مسٹر سپیکر ۔ اکیس تاریخ والا واقعہ ختم ہو گیا ہے۔ چیف منیسٹر صاحب نے ایک بیان سٹیٹمنٹ دیا تھا۔ اس کے بعد کی بات کریں۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ ان کو ہتھکڑیاں لگا کر عدالت تک لے جایا گیا اور عدالت میں جا کر ہتھکڑیاں کھول دی گئیں اور یہ قاعدے اور قانون کے مطابق ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ یہ قاعدے اور قانون کے مطابق نہیں ہے۔ آپ سے زیادہ ماہر قانون کون ہو سکتا ہے یعنی صحافیوں کو ہتھکڑیاں لگائی گئیں۔ کیا ان کے مفرور ہونے کا اندیشہ تھا جن کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے خود اپنے آپ کو گرفتاریوں کے لیے پیش کیا۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب ۔ یہ تو ان کی اپنی صوابدید پر ہے جو اس وقت انتظام کر رہے ہوتے ہیں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی صوابدید پر چھوڑتا ہوں ۔ آپ ماہر قانون دان ہیں ۔ کیا حکومت کی ہدایت نہیں ہے کہ جن لوگوں کے فرار ہونے کا اندیشہ نہ ہو ان کو ہتھکڑیاں نہیں لگا جا سکتیں۔

Mr. Speaker : It is in accordance with law. I am admitting these four adjournment motions on the question of maltreatment and repression in jail.

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ ان کو بی کلاس نہیں دی گئی اور انہیں فرش پر سلایا گیا۔

Mr. Speaker : I am admitting these motions which relate to these things.

فاضل وزیر جیل خانہ جات نے جو بیان پڑھا ہے ۔ اس میں اس بات کی تردید نہیں ہے ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ جن صحافیوں کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا ہے اس پر یہ اظہار معذرت کریں اور یقین دلائیں کہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں یہ تردید نہیں کی گئی کہ ان پر یہ تشدد نہیں کیا گیا یا ان کو زد و کوب نہیں کیا گیا ۔ تحریک میں یہ کہیں نہیں تھا کہ فاضل وزیر نے کہا ہے کہ یہ ان کے ایما پر کیا گیا ہے ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ بہت شرمناک بات ہے کہ ان کی موجودگی میں اور وزیر اعلیٰ صاحب جو خود کو صحافی کہتے ہیں ان کے عہد میں کیا گیا ۔

Mr. Speaker : I am going to admit it on this ground provided. ....

چوہدری امان اللہ لک ۔ اگر وہ اس سلسلے میں apologise کرتے ہیں گورنمنٹ کی طرف سے کیونکہ کسی اور نے بد سلوکی کی ہے ۔ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے نہیں کی ۔ اگر آج یہ ہماری کمی کی وجہ سے رد ہو گئی تو یہ ان کے لیے باعث شرم ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کیا ہو رہا ہے ۔ میں بات کر ہوں اور فاضل اراکین کھڑے ہو جاتے ہیں اور اپنی تقریر شروع کر دیتے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ ہمارے جذبات مجروح ہو رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ چونکہ اس کی کوئی تردید نہیں آئی کہ وہاں ان کے ساتھ تشدد نہیں ہوا یا ناروا سلوک وہاں جیل کے عملے نے نہیں کیا ۔ by name اس افسر کا نام دیا گیا ہے کوئی چکر انچارج رستم علی ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں اس کی تردید کرتا ہوں کہ اس نے ایسا نہیں کیا ۔ تین چار واقعات ہیں جو میں عرض کر دیتا ہوں ۔ ایک واقعہ تو یہ

ہے کہ مثلاً ان کو بیرک میں رکھا ہے اور وہاں پنکھے نہیں ہیں تو اس کی میں تردید کرتا ہوں ۔ ان کو ان کی مرضی کے مطابق اکٹھی جگہ پر رکھا گیا ہے وہاں پنکھے ہیں اور چل بھی رہے ہیں یہ تو میں نے confirm کیا ہے ۔

سید ثابش الوری ۔ اب لگ گئے ہوں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ان کے بیان میں ہے کہ انہوں نے جا کر پنکھے لگوائے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ جہاں تک دوسری بات کا تعلق ہے کہ ان کو فلاں کلاس کیوں نہیں دی گئی ہے ۔ اس کے لیے انہوں نے apply نہیں کیا ہے ۔ apply کرنا پڑتا ہے ۔

Mr. Speaker : From the statement, of Minister of Jail it is evident that some thing did happen. It will not be open for the Government to protect it.

وزیر تعلیم ۔ اس کا فوری طور پر ازالہ ہو گیا تھا ۔

Mr. Speaker. Whatever he has said does not matter but an incident has taken place.

یا تو آپ ان کو یقین دھانی کرائیں کہ ان کے خلاف مناسب کارروائی ہوگی ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ بہت دیر سے اجازت چاہ رہا ہوں ۔ میں یقین دھانی دینا چاہتا ہوں میں اس کا ذمہ دار ہوں جو واقعات بتائے گئے ۔ ہیں ہم نے پتہ کیا ہے اور ان کی خود جاکر تسلی کی ۔ اس کے باوجود یقین دھانی دینا چاہتا ہوں کہ اگر کسی صحافی کے ساتھ تشدد یا غیر قانونی حرکت کی گئی تو اس کے خلاف کارروائی کریں گے ایسی چیز ہرگز نہیں ہونے دیں گے ۔

Mr. Speaker : Whatever may be the cause, that is not an explanation.

وزیر تعلیم ۔ وہ غلط فہمی کی بنا پر ہوا تھا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی اجازت سے اپنا بطور خاص حق استعمال کرنا چاہتا ہوں اور آپ کی توسط سے شارٹ سٹیٹمنٹ دینی چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک التوائے کار ہو جائیں اس کے بعد آپ مختصر بیان دے دیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں اسی پر مختصر بیان دینا چاہتا ہوں اور اس کا مجھے حق ہے کہ میں کسی وقت بھی آپ کی اجازت کے ساتھ یہ حق استعمال کر سکتا ہوں ۔ میں آپ کی اجازت کے ساتھ گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ اصل مسئلہ مساوات کے اخبار کے ایڈیٹروں کے احترام میں ہے ۔ کیونکہ یہ خطرے کا نشان ہے ۔ اس کا reaction اخبار نویس برادری میں کیا ہو گا ۔ اس کا رد عمل کیا ہوگا ۔ اور وہ کیا کریں گے ایک بصیرت مند حکومت یہ سوچتی جو بھی واقعہ ہوا ہے اس کے بعد کیا واقعات اور نتائج ہوں گے ۔ اگر اس کو اس حد تک حل نہ کیا گیا ۔ یہ حکومت کی بے تدبیری کی وجہ سے آگے بڑھا ہے میں اپنی ذاتی معلومات کی بنا پر عرض کرتا ہوں کہ وہ دو دو کی قطار میں آئے ہیں ۔ اور یہاں پانچ آدمی سیڑھیوں پر کسی وقت بھی جمع ہو سکتے ہیں جس وقت میں آیا ہوں پولیس سمیت سو ڈیڑھ سو آدمی جمع تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پولیس دفعہ 144 میں نہیں آتی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہاں سے ان کو پکڑا گیا ۔ ان کے ساتھ ایسا سلوک دیدہ دانستہ طور پر کیا گیا ۔ ان کی توہین کی گئی اور ان کو زدوکوب کرایا گیا اور ہتھکڑیاں لگا کر عدالت میں پیش کرنے سے صرف ان کی تذلیل مقصود تھی اور وہ تردید نہیں کرسکتے ۔ آپ ایک ماہر قانون دان ہیں ۔ آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں ڈاکوؤں اور چوروں کے علاوہ باقی جتنے قیدی ہوتے ہیں بغیر ہتھکڑی کے عدالت میں پیش ہوتے ہیں ۔ میں پانچ جیل خانے بھگت چکا ہوں مجھے معلوم ہے کہ قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ نہایت سنگین مسئلہ ہے ۔ میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کو ٹھنڈے دل کے ساتھ تدبر کے ساتھ حل کریں یہ مسئلہ آگے بڑھے گا اچھے نہیں آئے گا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ جو لوگ خود گرفتاری کے لیے پیش ہوتے ہیں انہیں بھاگنے کی کیا ضرورت ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس پر جنرل بحث کی اجازت نہیں دی جاسکتی ۔ انہوں نے اپنا ایک خاص حق استعمال کیا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آج لیڈر آف دی آپوزیشن اور چیف منسٹر اور میں اس مسئلے پر دوبارہ سوچ کر اس کے حل کی تلاش نکالیں گے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا کوئی حل نکل آئے گا ۔ جس میں سب پارٹیاں خوش ہو جائیں گی ۔

Mr. Speaker : This does not concern the Assembly as such. I have to dispose of the matter in the light of the facts that happend in the jail.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ اس کو کل پر defer کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب تو 35/30 منٹ سے زیادہ ہو گئے ہیں ۔

Deferred till tomorrow.

وزیر تعلیم ۔ چائے کے لیے ہاؤس ملتوی کر دیں ۔

Mr. Speaker. The House is adjourned for 30 minutes for Tea Break. We shall re-assemble at five minutes to twelve.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی 30 منٹ تک کے لیے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسودہ قانون

مسودہ قانون سول ملازمین پنجاب مصدرہ 1974

(بحث جاری)

(کلاز۔ 8)

Mr. Speaker : Clause 8 of the Punjab Civil Servants Bill, 1974 is under consideration. Amendment No 15 of Clause 8 Haji Muhammad Saifullah Khan to move the amendment.

Haji Muhammad Saifullah Khan: Sir, I am not moving No 15 and 16.

Mr. Speaker : Now admendment No 17.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move :-

That in sub-clause (3) of Clause 8 of the Bill, as recommended by the standing Committee on Services, General Ad-

ministration and Information, the commas and the words, "but nothing herein contained shall confer upon any member any right to a particular seniority in such service or, as the case may be, cadre or grade" occurring in lines 5-8, be delcted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in sub-clause (3) of Clause 8 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the commas and the words ",but nothing herein contained shall confer upon any member any right to a particular seniority in such service or, as the case may be, cadre or grade" occurring in lines 5-8, be deleted.

Minister For Law : Accepted Sir.

Mr. Speaker : Now Amendment No 3 of Second Supplement.

Mian Manzoor Ahmad Mohal : Sir, I move :

That in sub-clause (2) of Clause 8 of the Punjab Civil Servants Bill, 1974, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, between the words "appointment" and "in" occurring in line 3, the words "to a post" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved and the question is :

That in sub-clause (2) of Clause 8 of the Punjab Civil Servants Bill, 1974, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administra-

tion and Information, between the words '-appointment" and "in" occurring in line 3, the words "to a post" be inserted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker : Now, the question before the House is :

That in sub-clause (3) of Clause 8 of the Bill as recommended by the standing Committee on Services, General Administration and Information, the commas and the words ",but nothing herein contained shall confer upon any member any right to a particular seniority in such service or, as the case may be, cadre or grade" occurring in lines 5-8, be deleted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 8 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز۔ 9)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 9 زیر غور ہے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : I oppose it.

Mr. Speaker : Amendment No 18.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir,, I move :

That Clause 9 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :-

That Clause 9 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

Minister For Law : Opposed.

Mian Khurshid Anwar : Sir, I move :

That in para (b) of sub-clause (3) of Clause 9 of the Bill, as recommended by the Standing Comm ttee on Services, General Administration and Information, for the words, "seniority-cum-fitness" occurring in line 2, the word "seniority" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :-

That in para (b) of sub-clause (3) of Clause 9 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, for the words "seniority-cum-fitness" occurring in line 2, the word "seniority" be substituted.

Sheikh Aziz Ahmad : Opposed.

Sheikh Aziz Ahmad: Sir, I move :

That for sub-clauses (2) and (3) of Clause 9 of the Bill, as recommended by the standing Committee on Services, General Administration and Information, the following be substituted, namely :-

(2) A post referred to in sub-section (1) may either be a selection post or a non-selection post to which promotion shall be made as may be prescribed,-

(a) in the case of a selection post on the basis of selection on merit ; and

(b) in the case of a non-selection post, on the basis of seniority-cum-fitness.

Mr. Speaker : The amendment moved and the question is :

That for sub-clauses (2) and (3) of

Clause 9 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the following be substituted, namely :

(2) A post referred to in sub-section (1) may either be a selection post or a non-selection post to which promotion shall be made as may be prescribed,—

(a) in the case of a selection post on the basis of selection on merit; and

(b) in the case of a non-selection post on the basis of seniority-cum-fitness.

(The motion was carried)

Mr. Speaker : In view of this amendment having been carried, other amendments have become infructuous.

The question is :

That Clause 9, as amended, do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(کلاز ۔ 10)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 10 زیر غور ہے ۔

حاجی فہ سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں نے اس پر اعتراض نہیں کیا ہے ۔ لیکن میں یہ چاہوں گا کہ اصولی طور پر آپ کو 19 پہلے لے لینی چاہیئے تھی ۔ جبکہ جالیکہ آپ substitution والی کلاز پہلے لیتے ہیں ۔ آئندہ کے لیے کہتا ہوں کہ جب deletion کی کوئی ترمیم پہلے آ جائے وہ پہلے لی جاتی ہے ۔ substitution یا ammendment کی بعد میں لی جاتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہاں وہ زیادہ comprehensive تھی ۔ اور کلازوں کو deal کر رہی تھی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ deletion والی ترامیم پہلے آ جائیں تاکہ شاید اس کی ضرورت ہی نہ پڑے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan: I beg to move :

That in Clause 10 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, between the words "Government" and "or" occurring in lines 2-3, the words "of the punjab" be inserted.

شیخ عزیز احمد ۔ یہ میں نے ترمیم دی ہوئی ہے ۔

Mr. Speaker : I have to read out the amendment. The motion is :

That in Clause 10 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, Goneral Administration and Information, between the words "Government" and "or" occuring in lines 2-3, the words "of the punjab" be inserted.

Now amendment No. 5, IInd Supplement .

Mian Manzoor Ahmad Mohal : I beg to move—

That in Clause 10 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, for the words "under Government" occurring in line 2, the words "in any post under the Government" be substituted.

Mr. Speaker : The motion is :

That in Clause 10 of the Bill, as recommended by the Standing Committtee on Services, General Administration and Information, for the words "under Government" occurring in line 2, the words "in any post under the Government" be substituted.

Amendment No. 6, IInd supplement.

Mian Manzoor Ahmad Mohal : I beg to move :

> That in the Proviso to Clause 10 of the Punjab Civil Servants Bill, 1974, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, between the words "serve" and "outside" occurring in line 2, the words "in a post" be inserted.

Mr. Speaker : What is the difference between amendment No . 5 and 6 ?

Sheikh Aziz Ahmad : One is in the Clause and the other is in the Proviso.

Mr. Speaker : The motion is :

> That in Proviso to Clause 10 of the Punjab Civil Servants Bill, 1974, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, between the words "serve" and "outside" occurring in line 2, the words "in a post" be inserted.

Before I call upon the mover of the next motion, I would like to state a very important thing. The procedure that I am going to follow is that where-ever the words "Punjab Civil Servants Bill, 1974" occur I will read it only as "Bill and it will be treated as having been read the Punjab Civil Servants Bill, 1974". Similarly, where-ever the words "Standing Committee on Services, General Administration and Information" occur I will only say "the Standing Committee" but it will mean "Standing Committee on Services, General Administration and Information."

Haji Muhammad Saifullah Khan : I beg to move :

> That in the Proviso to Clause 10 of the Bill, as recommended by the standing Committee on Services, General Administration and Information, the words

"if he had not been so required to serve occurring in line 5, be deleted.

Mr. Speaker : The motion is :

That in the Proviso to Clause 10 of the Bill, as recommended by the standing Committee on Services, General Administration and Information, the words "if he had not been so required to serve" occuring in line 5, be deleted.

وزیر قانون ۔ opposed جناب والا ۔ میں محرک سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی ترمیم واپس لے لیں ۔ ہم نے "گورنمنٹ" کی تعریف کر دی ہے اور اس سے مقصد حل ہو گیا ہے ۔ اس لیے اس ترمیم کی ضرورت نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ مجھے اس میں اعتراض نہیں ہے اگر یہاں پر صرف ایک گورنمنٹ کا ہوتا تو اور بات تھی ۔ اس میں تو یہ ہے

"A Government, Federal Government, any other Provincial Government, Government of the Punjab." It would be better if it is specifically defined.

Mr. Speaker : The question is :

That in Clause 10 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, between the words "Government" and "or" occurring in lines 2-3, the words "of the punjab" be inserted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker : The question is :

That in Clause 10 of the Punjab Civil Servants Bill, 1974, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, for the words"under Government" occurring in line 2, the words "in any post under the Government" be substituted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker : The question is :—

That in the Proviso to Clause 10 of the Punjab Civil Servants Bill, 1974, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, between the words "serve" and "outside" occurring in line 2, the words "in a post" be inserted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ کلاز 10 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ چونکہ میں نے اس کو oppose کیا تھا اس لیے تھوڑی سی گزارش کروں گا ۔

جناب والا ۔ یہ کلاز 10 جو زیر غور ہے اس ضمن میں میں عرض کروں کہ اس میں حکومت یہ اختیار لینا چاہتی ہے کہ وہ صوبہ پنجاب کے ملازمین کو جس جگہ چاہے اپنے صوبہ کے اندر یا اپنے صوبہ کے باہر کسی دوسری حکومت کے حوالے کرے ۔ ان کے تحت کام کرنے کا حکم دے یا مرکزی حکومت کے تحت انہیں کام کرنے کا حکم دے ۔ اس امر کے حکومت پنجاب کو اختیارات حاصل ہوں گے ۔ یہ وہ کلاز ہے جسے پاس کرانا چاہتے ہیں ۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ صوبہ پنجاب کے ملازمین کسی دوسرے صوبہ میں کام نہ کریں ۔ ہم یہ بھی قطعاً نہیں کہیں گے کہ صوبہ پنجاب کے ملازمین کو دوسری حکومتوں کے تحت کام کرنے کا موقعہ نہ دیا جائے ۔ ہم اس کے حق میں ہیں ۔ بے شک انہیں مواقع فراہم کیے جائیں ۔ جس بھی صوبائی حکومت کو صوبہ پنجاب کے ملازمین کی ضرورت ہو پنجاب کے ملازمین اسے بسرو چشم پورا کرنے کے لیے تیار ہیں مگر اس سلسلے میں جناب والا ۔ ماضی کے حقائق ہمارے سامنے ہیں ۔ ماضی کے حقائق ہم نہیں بھلا سکتے ۔ صوبہ پنجاب کے ملازمین جو دوسرے صوبوں میں کام کرتے رہے ان کی نگہداشت ، ان کے حقوق کی حفاظت کرنے میں ہماری حکومت ہر طرح سے ناکام رہی ہے ۔ جناب والا ۔ حال ہی میں زیادہ عرصہ نہیں گزرا بلکہ دو ہی دن گزرے ہیں

جب ایک فاضل وزیر سے سوال کیا گیا تھا دوسرے صوبوں سے جو ملازمین آپ کے پاس آئے ہیں ۔ آپ ہی کے بھیجے ہوئے ملازمین جب آپ کے حوالے کیے گئے ہیں تو آپ نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے ۔ تو انہوں نے یہ بتایا تھا کہ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکا کہ ان کی وہ سروسز جو دوسرے صوبوں میں انہوں نے انجام دی ہیں ۔ دوسرے صوبوں میں خدمات کی ہیں ان کو ان کی موجودہ سروس میں شمار کیا جائے گا یا نہیں کیا جائے گا ۔ ابھی تک اس کا فیصلہ نہیں کیا گیا اور یہ بھی اس ہاؤس میں بتایا گیا کہ موجودہ وقت میں موجودہ حالات کے تابع حکومت نے صرف انہیں از سر نو بھرتی کے حساب سے اس صوبہ میں رکھا ہے اور ابھی یہ معاملہ زیر تصفیہ ہے کہ جو سابقہ میعاد ملازمت انہوں نے دوسرے صوبوں میں کی ہے اسے شمار کیا جائے یا نہ کیا جائے ۔ اگر اس قسم کی حق تلفی کرنی ہے ۔ اگر اس طرح سے ان کے حقوق کی نگہداشت اور حفاظت آپ نے کرنی ہے جن کو آپ دوسرے صوبوں کے حوالے کریں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اس کلاز کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ پھر صوبہ پنجاب کے ملازمین کسی بھی دوسری حکومت کے تحت کام کرنے کے لیے تیار نہیں ہو سکتے اور انہیں نہ بھیجنا چاہیے ۔ اس امر کا یقین دلا دیں کہ ان کے ساتھ پہلے سا سلوک نہیں کیا جائے گا ۔ جب بھی انہیں دوسرے صوبوں کے حوالے کرنا چاہیں جہاں بھی صوبہ پنجاب کے ملازمین کام کریں ان کے ہر طرح کے حقوق و مراعات کی ذمہ داری آپ کو قبول کرنی ہوگی اور ان کی دیکھ بھال کرنا آپ کی ذمہ داری ہوگی اور جب بھی وہ آپ کے پاس واپس بھیجے جائیں تو ان کے ساتھ اچھوتوں سا سلوک نہیں کیا جائے گا ۔ انہیں اپنے ہی صوبہ میں مہاجر نہیں سمجھا جائے گا ۔ انہیں اپنے ہی صوبہ میں غیر نہیں سمجھا جائے گا بلکہ انہیں کھلے دل سے سینے سے لگایا جائے گا اور جو مراعات و حقوق ان کو حاصل ہیں جو اس قانون میں بھی آپ رکھ رہے ہیں انہیں آپ خوش دلی سے دیں گے ۔ جناب والا ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ بڑے سے بڑا جواب بھی دیں گے کہ جناب ہم نے تو اس قانون میں رکھ دیا ہے ۔ ہم نے پہلے سے provide کر دیا ہے ۔ ان کو جو terms and conditions اس صوبہ میں تھیں یہی جائے وقت ہوں گی اور واپس آنے وقت less favourable نہیں ہوں گی ۔ یہ تو آپ کے پہلے قانون میں موجود تھا ۔ یہ تو آپ کے پہلے رولز میں provided ہے ۔ وہ جو ملازمین آپ نے بھیجے تھے وہ کن شرائط کے

تحت گئے تھے۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ وہ بھیجے گئے تھے اور جب واپس آئے تو آپ نے کس حد تک ان قوانین کی پابندی کی ۔ آپ نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے ۔ میں یہ استدعا کروں گا کہ حکومت اگر یہ کلاز منظور کرانا چاہتی ہے ۔ حکومت اگر صوبہ پنجاب کے ملازمین کی خدمات دوسرے صوبوں اور مرکزی حکومت کے سپرد کرنا چاہتی ہے تو پھر وہ یقین دھانی اس ہاؤس میں کرائے کہ ان کے حقوق و مراعات کو صرف کاغذوں کی حد تک نہیں رہنے دیا جائے گا بلکہ انہیں اپنے ملازمین اپنا جزو اور حصہ سمجھتے ہوئے ان کے تمام حقوق کی حفاظت کی جائے گی اور جب واپس آئیں گے تو انہیں وہی حقوق و مراعات حاصل ہوں گی جو پہلے serving employees کو اس صوبہ میں حاصل ہیں ۔ اگر یہ یقین دھانی دلا سکتے ہیں تو پھر ہمیں اس کلاز پر کوئی اعتراض نہیں اور اگر انہوں نے وہی حشر کرنا ہے تو پھر ہم اس کلاز کی مکمل اور پر زور مخالفت کرتے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ میرے فاضل دوست حاجی محمد سیف اللہ خان نے ۔ ۔ ۔ ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے کہ وزیر موصوف کچھ فرمائیں میں اس پر اپنے جذبات کا اظہار کروں گا ۔

جناب والا ۔ میں صرف یہ ان دوستوں کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں جو ان کے ذمے فریضہ ہے کہ 55 افسران سندھ سے فارغ کیے گئے ۔ کچھ وہاں سندھ گورنمنٹ میں بھرتی ہوئے اور کچھ یہاں سے اس پرووِیژن کے تحت منتقل کیے گئے تھے۔ کچھ پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کے تحت ڈرافسٹینوں کی پوسٹیں پر کی گئیں ۔ اب وہ آ چکے ہیں ان کی تنخواہیں اس لیے نہیں دی جا رہی ہیں کہ ان کا یہاں lien نہیں رہا ۔ حالانکہ گئے یہاں سے تھے ۔ تو میں وزیر موصوف جو یہاں موجود نہیں ہیں ان سے گزارش کروں گا کہ ان 55 آدمیوں کی زندگی کسمپرسی کی حالت میں گزر رہی ہے ۔ یہی حال پولیس کا ہوا ۔ یہی حال ان کا ہوا جو بلوچستان سے تشریف لائے ۔ یہی حال آجکل واپڈا کے کچھ افسران کا ہو رہا ہے اور *en bloc*، یہ ہوا کہ پنجابیوں کو نکال کر ان کی جگہ پٹھان لائے گئے ہیں اور کچھ لوگوں کو سندھ میں دھکیلا جا رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے تو واپڈا کے متعلق بحث شروع کر دی ہے ۔ پنجاب کی بات کیجیے یا پنجاب کے افسران کی بات کیجیے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ آپ سن تو لیں ۔ اس میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں ۔ میں صرف ان کے ذہن نشین کرا رہا ہوں کہ واپڈا کی مثال ان کے سامنے ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ اس ہاؤس میں irrelevant بات نہیں کی جا سکتی ۔ فاضل دوست پنجاب کے ملازمین کے متعلق بات کریں جن کے متعلق یہ بل ہے ۔ واپڈا تو ایک نیم سرکاری ادارہ ہے اور وہ فیڈرل گورنمنٹ کے تابع ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ relevancy and irrelevancy کے متعلق اگر سردار صغیر احمد مجھے پوائنٹ آؤٹ کرنے لگے تو میرے لیے اب اسمبلی کا اجلاس چھوڑ دینا بہتر ہے ۔ اگر میں ان سے ابھی اس حد تک نیچے آ گیا ہوں تو میرے لیے اس سے آگے کوئی اور اونچا مقام نہیں ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہر فاضل رکن کو یہی سمجھنا چاہیے کہ میں نے کبھی irrelevant بات نہیں کی ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وہ میرا احترام کرتے ہیں اس لیے کہ اب بھی میں ان کی guidance کے لیے عرض کر رہا ہوں کہ واپڈا کو تقسیم کر کے دو حصوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے پاور ڈسٹریبیوشن الگ ہے اور جنریشن الگ ہے ۔ ان کو پرونشلائز کیا جا رہا ہے ۔ اس سے قبل پنجابی ملازمین کے خلاف سازش ہو رہی ہے ۔ اگر وہ اہل پنجاب کے دل سے سوچتے ہیں تو میں یہ امر واقعہ ان کو عرض کر رہا ہوں کہ پرونشلائز کرنے سے قبل ان لوگوں کو وہاں سے نکالا جا رہا ہے جب وہ واپس آئیں گے تو ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہوگا ۔ اس لیے میں اس ضمن میں یہ نہیں چاہتا کہ صوبائی تعصب کی فضا پیدا کی جائے لیکن یہ واقعات صحیح اور درست ہیں ۔ اس کے لیے اس ضمن میں اگر یہ provisions رکھی جائیں تو ملک کی یکجہتی کے لیے یہ کلاز بہترین کلاز ہے ۔ صوبائی اسمبلی کے لیے یہ بہترین کلاز ہے ۔ ہمیں اس کی support کرنی چاہیے لیکن اگر اس میں یہ ترمیم کر لی جائے کہ جو صاحبان یہاں سے جائیں گے ان کے بال بچوں کو ان کے مستقبل کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہتر کلاز ہے ۔ اس وقت صوبائی ہنگاموں کو ہوا دینے کے سلسلے میں کئی عناصر کام کر رہے ہیں اور اس میں سب سے زیادہ نقصان پنجاب کے بد نصیب ان ملازمین نے اٹھایا ہے جو اب تک باہر کے صوبوں میں

سروس کرتے رہے ہیں اور جو سروس کرنے کے لیے دھکیلے جائیں گے اس کے تابع اس سے ہمیں محتاط رہنا چاہیے ۔ جہاں تک اس کی افادیت کا تعلق ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں لیکن وہ وزیر صاحبان جو کل بے بسی کے عالم میں ہوں گے بے بس ہو چکے ہوں گے تو میں عرض کرتا ہوں کہ ان کو ان کا تحفظ دے دیا جائے ۔ ان کا یہ حق بنتا ہے ۔ ہم اس حد تک تسلیم کرتے ہیں کہ ان کو باہر کے صوبوں میں خدمت کرنے کے لیے جانا چاہیے لیکن اس surety کے ساتھ کہ وہ واپس آ سکیں اور ان کا lien ان کی سینارٹی ۔ ان کا سکیل و گریڈ وہی ان کو دیا جائے گا ۔ اس میں ترمیم لے آئیں ۔ اگر وہ اس کو درست کر دیں تو میں اس ضمن میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ میں پھر اسے پاس کرنے کے حق میں ہوں گا ۔ آج ابھی بھی اس نگاہ سے دیکھیں ۔ آپ اس آئینے کو اتار دیں جو کل تک بعض دوست ان کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے اسی انداز سے دیکھتے تھے جس انداز سے آپ انہیں دیکھتے ہیں ۔ آپ انداز وہ رکھیں جو پہلے کا تھا ۔ آپ اس انداز کو دیکھیں اور محب وطن کی حیثیت سے دیکھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ اشارہ ڈاکٹر صاحب کی طرف ہے یا ان کی عینک کی طرف ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ ان کی آنکھیں بدل جاتی ہیں ۔ ان کا رویہ بدل جاتا ہے اور ان کے کان میں اگر کوئی کہہ دیتا ہے کہ اب آپ اور آپ صرف آپ ہیں تو اور نگاہ سے سوچتے ہیں اور جب یہاں آتے ہیں تو پھر استحکام نہیں رہتا ۔ پھر افسوس محسوس کرتے ہیں ۔ اگر میری گزارشات کو قبول کر لیں تو ان کی مہربانی ورنہ میں اپنا فرض ادا کر چکا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میرے فاضل دوست حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کو اس سے پیشتر کہ میں یقین دہانی کراؤں میں یہ وضاحت کر دینا چاہتا کہ میرے فاضل دوستوں نے اس بات میں فرق محسوس نہیں کیا ہے کہ پنجاب کے ایسے اشخاص جو دوسرے صوبوں میں ملازم تھے ہمارے پاس آئے ہیں ۔ پنجاب حکومت کے ملازمین جو اپنی خدمات دوسرے صوبوں میں دینے کے لیے گئے تھے وہ واپس آئے ہیں ۔ ان میں بڑا فرق ہے ۔ کوئی ایسا ملازم جو حکومت پنجاب کا ملازم ہے اگر وہ واپس آ جائے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ ان سے ترجیحی سلوک کیا جائے گا جیسے ایسٹ پاکستان سے جو لوگ آئے ہیں ان سے پوچھا گیا ہے کہ جس جگہ کو پسند کرتے ہیں ان کو وہی جگہ دی جائے

گی جہاں وہ تعینات چاہتے ہیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایسے پنجاب کے اشخاص جنہوں نے دوسرے صوبوں میں ملازمت اختیار کر لی اگر وہ وہاں سے فارغ ہو کر آتے ہیں تو وہ حکومت پنجاب کے ملازم نہیں ہیں تاہم اس صوبے کے باشندے ہونے کی وجہ سے ہم نے ان کو بھی اپنے سینے سے لگایا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ ہم انہیں بھی اپنی سروسز میں ضم کر لیں ۔ اس کے بعد میں یقین دلاتا ہوں کہ حکومت پنجاب کسی بھی ملازم کو جو کسی دوسرے صوبے میں بھیجا جائے گا جب وہ اپنی خدمات سر انجام دینے کے بعد واپس آئے گا اس کے کسی حق میں فرق نہیں پڑے گا اور اس کے ساتھ وہی سلوک ہوگا جو پنجاب میں رہنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے ۔ تو میں یقین دلاتا ہوں کہ کسی قسم کی زیادتی کسی ملازم کے ساتھ نہیں کی جائے گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ کی اجازت سے میں ایک چیز نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس امر کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی ہے ۔ آپ کے پاس ایک بھی ایسا ملازم نہیں آیا جو پنجاب گورنمنٹ کا ملازم نہیں اور دوسرے صوبوں سے آئے ہیں ۔ آپ اچھی طرح ریکارڈ دیکھیں ۔ آپ کے پاس وہی ملازم واپس آئے ہیں جو ون یونٹ کے دوران جب یہ ایک صوبہ تھا علاقہ ایک تھا گورنمنٹ کی جانب سے مختلف مقامات پر بھیجے گئے اور جب ون یونٹ کے ٹوٹنے کے بعد صوبائی حکومتیں دوبارہ بحال ہوئیں تو پھر جس جس صوبہ کے متعلق جو بھی اصحاب تھے وہ ان حکومتوں کو واپس کیے گئے ۔ ایک بھی ملازم ایسا نہیں ہے جو کہ گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان یا گورنمنٹ پنجاب کا ملازم نہ ہو انہی کی طرف سے نہ بھیجا گیا ہو ۔ از خود جا کر کسی صوبے میں نوکری کی ہو پھر واپس کیا گیا ہو ۔ وہ اب بھی بدستور وہیں ہیں جنہوں نے ابتدائی تقرری اس صوبے میں کرائی تھی وہ گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان یا پنجاب حکومت کے ملازم نہیں ہیں ایسا کوئی ملازم نہیں آیا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ ون یونٹ میں جب بھرتی کی جاتی تھی تو ریجنل کوٹہ پر کی جاتی تھی ۔ جن لوگوں نے ڈومیسائل سندھ سے حاصل کیا ہے چاہے وہ پنجاب کا رہنے والا ہے یا وہاں بھی جائیداد ہے وہ سندھ کے حصہ میں آئے گی ۔ جن لوگوں نے سرحد سے ڈومیسائل حاصل کیا ہو اور ملازمت بھی ویسٹ پاکستان کے لیول پر ہو وہ سرحد کے حصہ میں آتے تھے ۔ جب ون یونٹ ٹوٹا تو انہوں نے ملازمین پنجاب کو واپس کئے جو حکومت پنجاب کے

حصہ میں تھے بلکہ ان لوگوں کو بھی جنہوں نے ڈومیسائل حاصل کرکے ملازمتیں حاصل کی تھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو قائل کرنا ضروری نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ ایک ملازم ایسا نہیں آیا جس کا ڈومیسائل دوسرے صوبوں کا ہو اور انہیں واپس کیا گیا ہو ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں حاجی صاحب کو فہرست پیش کرنے کے لیے تیار ہوں جو دوسرے صوبوں میں پہلے ملازم تھے اور ون یونٹ ٹوٹنے کے بعد پنجاب میں آئے ہوں ۔ کوئی بات نہیں سانپ گذر چکا ہے اب لکیر کو پیٹنے کی ضرورت نہیں ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ جب کوئی بھی پنجاب کا ملازم دوسرے صوبوں میں خدمات انجام دینے کے لیے جائے گا اس کے حقوق یقیناً محفوظ رہیں گے اور اس کی حق تلفی نہیں کی جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 10 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 11)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 11 زیر غور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ترمیم نمبر28 اور 29 پیش کرنے کی اجازت فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ باقی پیش نہیں ہو رہی ہیں ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan: Sir, I move :

That in sub-clause (2) of Clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the word ordinarily "occurring" in line 4, be deleted.

Mr. Speaker: The amendment moved is :

That in sub-clause (2) of Clause 11 of

the Bill, as recommended by the standing Committee on Services, General Administration and Information, the word "ordinarily" occurring in line 4, be deleted.

مسٹر سپیکر ۔ اس کے بعد ترمیم نمبر 29 پیش ہو گی ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے سروسز جنرل ایڈمنسٹریشن اور اطلاعات نے سفارش کی ہے کی ضمن 11 کی تحتی ضمن (3) سطر 2 میں لفظ "چودہ" کی بجائے لفظ "تیس" ثبت کیے جائیں ۔

Mr. Speaker: The amendment moved is :

That in sub-clause (3) of Clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, for the word "fourteen" occurring in line 5, the word "thirty" be substituted.

چوھدری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں نے اس میں تین چار ترامیم دی ہیں یہ فرما دیں کہ باقی کو پڑھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ پچھلے سیشن میں پڑھتے رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو غلط فہمی ہے ۔ میں پڑھتا نہیں رہا ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan: Sir, I move:

That in sub-clause (1) of Clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Abministration and Information, para (ii) be deleted and the subsequent para be renumbered accordingly.

Mr. Speaker: The amendment moved is:

That in sub-clause (1) of Clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, para (ii) be deleted and the subsequent para be renumbered accordingly.

بیگم ریحانہ سرور ۔ جناب والا ۔ اس میں میرا بھی نام تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے ان کا نام تھا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وہی ہمیشہ پیش کرتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اگر امان اللہ صاحب کرٹسی کے طور پر پیش کرنا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ورنہ قواعد اور حق کے مطابق میرا نام پہلے ہے اس لیے مجھے پیش کرنی ہوتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ بل کی کلاز 11 میں کہا گیا ہے کہ سرکاری ملازمین کی ملازمت بغیر کسی نوٹس کے مندرجہ ذیل صورتوں میں ختم کی جا سکتی ہیں ۔ وہ صورتیں جناب والا ۔ مختلف پیروں اور جملوں کی صورت میں اس ضمن کا حصہ بنا دیا گیا ہے ۔ مجھے بنیادی طور پر اس میں یہ اعتراض ہے کہ ملازمت کا خاتمہ ایک بڑا بنیادی فیصلہ ہوتا ہے اور اس فیصلے کے لیے کسی نوٹس کا جاری نہ کرنا کسی طور پر بھی قرین انصاف نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ آپ جانتے ہیں کہ اس دور میں جب ملازمین ہی نہیں بلکہ معاشرہ میں مختلف طبقوں کے حقوق اور مفادات کے تحفظ کی تحریکیں جاری ہیں ۔ تو ہم کسی طرح بھی یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ سرکاری ملازمین جو ایک خاص معاہدے کے تحت ۔ ایک خاص شرط کے تحت ۔ ایک خاص قانون اور ضابطے کے تحت سرکاری دوائر کار میں آتے ہیں انہیں بغیر کسی نوٹس کے ملازمت سے برطرف

کرنے کا اختیار حکومت حاصل کر لے ۔ تو ہم بنیادی طور پر اس پروویژن کی اس لیے پرزور مخالفت کرتے ہیں کہ اس میں ملازموں کو ان کے ایک بنیادی حق سے محروم کر دیا گیا ہے ۔ اس کے ساتھ ہی اس کے پیرا 2 میں یہ کہا گیا ہے کہ ان لوگوں کو بھی نوٹس دیئے بغیر برطرف کیا جا سکے گا جن کی ملازمت کی اصل میعاد یا توسیع شدہ میعاد ختم ہو رہی ہو ۔ میں اس بات پر اطمینان کا اظہار کرتا ہوں کہ ہماری اس تجویز پر کہ اس کلاز کا دوسرا پیرا غیر ضروری ہے ۔ اسے حذف کرنے کی ترمیم منظور کر لی گئی ہے ۔ اسی طرح سے جناب والا ۔ اس ضمن کی تحتی ضمن (3) میں یہ کہا گیا ہے :

(3) تحتی دفعہ (1) کے احکامات کے باوجود لیکن تحتی دفعہ (2) کے احکامات کے تابع ایسے سرکاری ملازم کی ملازمت جو عارضی ملازمت میں ہو یا جس کی تقرری ایڈ ہاک بنیاد پر کی گئی ہو چودہ دن کے نوٹس پر یا اس کے بالعوض تنخواہ کی ادائیگی پر ختم کی جا سکے گی ۔

یہ چودہ دن کا نوٹس بھی یہاں محل نظر ہے ۔ چنانچہ ہم نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اس نوٹس کو چودہ دن کی بجائے 30 دن کے لیے توسیع پذیر کر دیا جائے اور ہم اس پر بھی اطمینان کا اظہار کرتے ہیں کہ انہوں نے ہماری اس ترمیم کو قبول کر لیا ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ جب آپ اس ضمن کی تحتی ضمن (1) کے تحت نوٹس دینے کی اصول کو تسلیم کرتے ہیں تو بنیادی طور پر اس نوٹس دینے کی جو بنیادی ضرورت ہے اسے کیوں نظر انداز کر رہے ہیں ۔ میں آپ کے توسط سے درخواست کرتا ہوں کہ قانون اور انصاف کے تقاضوں کی تکمیل کے لیے اب بھی وقت ہے کہ وزیر موصوف اس پر نظر ثانی کریں اور نوٹس دینے کی ضرورت اور اہمیت کو تسلیم کرلیں ۔ شکریہ ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ میں ایک ہی فقرے میں اس کی وضاحت کرنی چاہتا ہوں کہ جب کسی شخص کو ملازم رکھا جاتا ہے تو اس کے لیے

ایک خاص آزمائشی مدت ہوتی ہے کہ وہ اس آزمائش پر پورا اترتا ہے یا نہیں ۔ اگر وہ اس پر پورا نہیں اترتا تو اسے ملازمت سے فارغ کیا جا سکتا ہے ۔ اس لیے کوئی ملازم جو مستقل ہو اسے نوٹس دئے بغیر کسی صورت میں نہیں نکالا جائے گا ۔ لیکن جو شخص آزمائشی مدت پر رکھا گیا ہو اگر اس کا کام ٹھیک نہیں اور تسلی بخش نہیں تو اسے بغیر نوٹس کے فارغ کیا جا سکتا ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں اس ضمن میں کچھ عرض کرنی چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ پہلے کھڑے نہیں ہوئے اور میں دیکھتا رہا کہ کوئی فاضل ممبر کھڑا ہوتا ہے کہ نہیں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب ۔ میں کھڑا ہوا تھا اور میں کھڑا رہا ۔ میرا منہ آپ کی طرف تھا اور آپ کا منہ سامنے کی طرف تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ I was quite vigilent بہر حال آپ تقریر کریں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں صرف یہ عرض کروں گا کہ اس ساری کلاز کا جو ترجمہ میرے فاضل دوست نے فاضل وکیل ہونے کی حیثیت سے کیا ہے وہ غلط ہے کہ آزمائشی ملازمین کو فارغ کرنے کے لیے کسی نوٹس کی ضرورت نہیں ۔ یہ نقطہ نظر بنیادی طور پر غلط ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنا نظریہ بیان کردیں ۔

but you are not expected to answer him.

چوھدری امان اللہ لک ۔ تو کیا میں آپ کی بات کروں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ بل کی بات کریں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ وہی تو میں کر رہا ہوں ۔

Mr. Speaker : He has the right of reply but you don't enjoy that right. Please talk about the clause and don't give a reply, otherwise I will have to give chance to the other speaker.

چوھدری امان اللہ لک ۔ تو آپ مجھے لکھ دیں میں وہی تقریر کر دیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کبھی ایسا وقت بھی آ جاتا ہے ۔ یہ تو کوئی ایسی بات نہیں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ آپ میرے استاد بھی ہیں اور میرے محسن بھی ہیں ۔ آپ مجھے ٹریننگ دے دیں ۔ جہاں آپ نے وزراء کو ٹریننگ دی ہے آپ مجھے بھی ٹریننگ دے دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے میری بات توجہ سے نہیں سنی ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ میری صرف ایک ہی دعا ہے کہ سپیکر کے بعد اگر آپ ملازم ہوں تو پھر آپ کو سمجھ لگ جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے ملازمت تو عمر بھر نہیں کی اور نہ ہی اللہ مجھے ملازمت کرنے کا موقع دے ۔ اگر میں نے ملازمت کرنی ہوتی تو فاضل وزیر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں جس طرف آپ کا اشارہ ہے اور وہ سال پہلے وزیر ہو چکے ہیں ۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے ۔ آپ میری بات سنیں کہ جب سید قاسم الوری کھڑے ہوئے تو آپ بھی اسی وقت کھڑے ہوئے ۔

He being in time, he started speaking.

جب انہوں نے تقریر ختم کر لی تو میں کم از کم آدھا منٹ اس کا انتظار کرتا رہا کہ آپ کھڑے ہو کر تقریر کریں گے ۔ لیکن آپ نے اس موقع سے فائدہ نہ اٹھایا آپ نے جو یہ بات کہی ہے کہ میں کھڑا ہوا تھا اس سٹیج تک یہ بات ٹھیک تھی لیکن جب ان کی تقریر ختم ہوئی تو آپ کھڑے نہیں ہوئے ۔ اس لیے میں نے وزیر قانون کا نام تقریر کے لیے پکارا ۔ اس کے بعد متعلقہ وزیر نے تقریر کی اور اب آپ جو تقریر کرنی چاہتے ہیں یہ ان کی تقریر کے جواب میں ہو گی ۔ اس طرح پیچیدگی پیدا ہو جائے گی بہر حال اب آپ تقریر کریں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ اس سلسلہ میں میں صرف اتنی بات کہوں گا کہ اب تقریر کرنے میں کوئی مزا نہیں رہا ۔ آپ ترامیم پر بولنے والے معزز ممبران کا نام پکارتے ہیں ۔ اگر وہ ایوان میں موجود ہوں تو وہ تقریر کر سکتے ہیں ۔ لیکن بعض اوقات آپ سامنے دیکھ رہے ہوتے ہیں اور وہ آپ کی نگاہوں میں نہیں آتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوھدری صاحب ۔ میں آپ کو پورا یقین دلاتا ہوں کہ میری نگاہیں پورے ایوان کی طرف لگی ہوتی ہیں ۔

خان محمد ارشد خان ۔ جناب سپیکر ۔ اس وقت اس ایوان کا وقت ضائع ہو رہا ہے ۔ آپ امان اللہ صاحب کو کسی دن سارا وقت دے دیں تا کہ وہ اپنا شوق پورا کرسکیں ۔

سید ثابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ لک صاحب کی خواہش یہ ہے کہ آپ کی آنکھیں ان کے ساتھ چار ہوں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ فاضل ممبر نے بیٹھے بیٹھے ایک لفظ استعمال کیا ہے ۔ اگر پیپلز پارٹی میں گم نام ۔ برے اور بے نام قسم کے لوگ عوام کی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لیے یہاں بیٹھے ہوں اور وہ قائد عوام کا نام لے کر عوام کی قسمتوں کا سودا کریں تو ہمیں ایسے بے ضمیر لوگوں کی ضرورت نہیں ۔ میں احتجاجاً اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker: The question is :

That in sub clause (2) of Clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the word "ordinarily" occurring in line 4, be deleted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The question is :

That in sub-clause (3) of Clause 11 of the Bill, as recommended by the standing Committee on Services, General Administration and Information, for the word "fourteen" occurring in line 5, the word "thirty" be substituted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The question is :

That in sub-clause (1) of Clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, para (ii) be deleted and the subsequent para be renumbered accordingly.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔

کہ کلاز 11 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 12)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 12 زیر غور ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ! کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی کورم نہیں ہے گھنٹی بجائی جائے ۔ ۔ ۔ گھنٹی بجائی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اب کورم پورا ہو گیا ہے ۔ میاں خورشید انور ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز ، جنرل ایڈمنسٹریشن و اطلاعات نے سفارش کی ہے ، کی ضمن 12 حذف کر دی جائے ۔

Mr. Speaker: The amendment moved is :

That Clause 12 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

Minister For Law: I Oppose it Sir.

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم نمبر 31 ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ موجود نہیں ہیں ۔ ترمیم نمبر 32 ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ، سید تابش الوری ، میاں خورشید انور ، چوہدری امان اللہ لک ایوان میں موجود ہیں ۔ باقی فاضل محرکین موجود نہیں ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز ، جنرل ایڈمنسٹریشن و اطلاعات نے سفارش کی ہے ، کی ضمن 12 کے الفاظ " بغیر

نوٹس دیئے" کی بجائے الفاظ "تیس یوم کے نوٹس پر
یا اس کی بجائے تنخواہ کے عوض" ثبت کیے جائیں۔

Mr. Speaker: This is also moved by Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari, Mian Mustafa Zafar Qureshi, Sardar Amjad Hamid Khan Dasti.

Mr. Speaker: The amendment moved is:

> That in Clause 12 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, for the words "without notice" "occurring in line 3, the words "on thirty days notice or pay in lieu thereof" be substituted.

Minister For Law: I oppose it.

Mr. Speaker: Next amendment Makhdumzada Syed Hassan Mahmud not present. Now I take the amendment in the 4th Supplement by Begum Rehana Sarwar and other movers.

Begum Rehana Sarwar (Shaeed) —Sir, I move the amendment:

> That in Clause 12 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the words and comma "temporarily, or" occurring in line 2, be deleted.

Mr. Speaker: The amendment moved is :

> That in Clause 12 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the words and comma "temporarily, or" occurring in line 2, be deleted.

Minister For Law: Accepted Sir.

Mr. Speaker: The question is :

That Clause 12 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

(The motion was lost).

Mr. Speaker: The question is:

That in Clause 12 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, for the words "without notice" occurring in line 3, the words "on thirty days notice or pay in liee thereof" be substituted.

(The motion was lost).

Mr. Speaker: The question is:

That in Clause 12 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the words and comma "temporarily, or" occurring in line 2, be deleted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker : Now, the question is:

That Clause 12, as amended do stand part of the Bill.

Syed Tabish Alwari: I oppose it.

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ بل کی ضمن 12 کم درجے کے گریڈ پر تنزلی سے متعلق ہے اور یہ اس اعتبار سے ایک اہم ضمن ہے چونکہ اس کے تحت حکومت کو یہ اختیار دیا جا رہا ہے کہ وہ کسی بھی سرکاری ملازم کو جس کی تقرری عارضی طور پر اعلیٰ عہدے یا اعلیٰ گریڈ پر کی گئی ہو یا ایڈہاک basis پر یا قائم مقامی حیثیت میں کی گئی ہو تو اس کی تنزلی اس کی

اپنی ادنیٰ آسامی یا گریڈ پر بغیر نوٹس کے کی جا سکے گی ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے ہم یہ گزارش کر چکے ہیں کہ ملازمین کو زیادہ سے زیادہ تحفظ دینے کی ضرورت ہے تاکہ وہ زیادہ دیانت داری اور غیر جانب داری کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے سکیں ۔ لیکن یہاں جو نئی کلاز زیر بحث آ رہی ہے اس میں نہ صرف یہ ہے کہ مجموعی طور پر ملازمین کے لیے عدالتوں کے دروازے بند کر دئے گئے ہیں اسی سے اطمینان قلب نہیں ہوا بلکہ ۔ ۔ ۔

شیخ عزیز احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ کلاز 12 کی ترامیم پر پہلے ووٹ ہو چکا ہے اور اس ترمیم پر بھی ہاؤس اپنا فیصلہ دے چکا ہے جو حذف کرنے سے متعلق تھی چنانچہ اس موقعے پر ان کے تقریر کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو ترمیم شدہ کلاز پر بول رہے ہیں ۔

سید قابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ صرف اسی سے اطمینان قلب نہیں ہوا کہ ملازمین کے لیے عدالتوں کے دروازے بند کر دئے گئے ہیں ۔ بلکہ اب اس ضمن میں اس بات کا اہتمام بھی کیا جا رہا ہے کہ اگر کسی ملازم کے خلاف کوئی کارروائی بھی کی جائے ۔ یعنی اگر وہ تنزلی کی ہی سنگین صورت میں موجود ہو تب بھی اسے کسی نوٹس دینے کی ضرورت کی تکلیف بھی یہاں ضروری نہیں سمجھی گئی ۔ جناب والا ۔ پھر اس کے ساتھ یہاں عارضی طور پر اعلیٰ عہدے یا اعلیٰ گریڈ کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں جس سے نہ صرف یہ کہ بے شمار الجھنیں پیدا ہونے کا امکان ہے بلکہ اس کی وجہ سے ایک قانونی پیچیدگی بھی پیدا ہو سکتی ہے ۔ کیونکہ عارضی کی تعریف اس پورے بل میں موجود نہیں تھی ۔ یہ بات اطمینان بخش ہے جناب سپیکر ۔ کہ ہماری اس ترمیم کو حکمران پارٹی نے قبول کر لیا ہے اور اس طرح سے اس کا ایک ابہام اور الجھن ختم ہو جاتی ہے لیکن بنیادی طور پر ہمارا یہ اعتراض پوری شدت کے ساتھ قائم ہے کہ تنزلی کے لیے نوٹس بہرحال ایک بنیادی اور ناگریز ضرورت کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کے بغیر کسی بھی سرکاری ملازم کے خلاف کوئی بھی کارروائی کسی صورت میں بھی منصفانہ حقیقت پسندانہ اور اخلاق نہیں ہو سکتی ۔ اس لیے میں آپ کے توسط سے اس ہاؤس سے درخواست کرتا ہوں کہ اس مرحلے پر بھی وہ نظر ثانی کرتے ہوئے سرکاری ملازمین کو اس قسم کی آمرانہ ضمن

کے اثرات سے محفوظ کرنے کے لیے اس بل پر نظر ثانی کریں اور اسے ایسے طور پر ترمیم کریں جو نہ صرف یہ کہ انصاف کے مطابق ہو سکے بلکہ سرکاری ملازمین کے لیے بھی اطمینان کا باعث ہو۔

مسٹر سپیکر۔ اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 12 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 13)

مسٹر سپیکر۔ اب کلاز نمبر 13 زیر غور ہے۔

Haji Muhammad Saifullah Khan: I oppose it.

Mr. Speaker: Admendment No 34.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move :

That Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

Mr. Speaker: The amendment moved is:—

That Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

Sheikh Aziz Ahmad: Opposed.

سید قابش لوری۔ جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے سروسز و جنرل ایڈمنسٹریشن و اطلاعات نے سفارش کی ہے کی ضمن 13 کے پیرا (اول) کو حذف کر دیا جائے۔

Mr. Speaker: The amendment moved is:

That para (1) of Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

Minister For Law: Opposed.

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے سروسز و جنرل ایڈمنسٹریشن واطلاعات نے سفارش کی ہے کی ضمن 13 کے پیرا (دوم) کو حذف کر دیا جائے ۔

Mr. Speaker: The amendment moved is :

That para (ii) of Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Seavices, General Administration and Information, be deleted.

Minister For Law: Opposed.

Haji Muhammad Saifullah Khan: Sir, I move:

That in para (ii) of Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing committee on Services, General Administration and Information, the colon appearing at the end of line 6 be replaced by a full-stop and the proviso oppearing thereafter be deleted.

Mr. Speaker: That in para (ii) of Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services General Administration and Information, the colon appearing at the end of line 6, be replaced by a fullstop and the proviso appearing thereafter be deleted.

Minister For Law: Accepted.

Begum Rehana Sarwar: Sir, I move:

That in para (ii) of Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the colon appearing at the end of line 6 be replaced by a semi-colon and the proviso appearing thereafter be deleted.

Mr. Speaker: The amendment moved is:

That in para (ii) of Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the colon appearing at the end of line 6 be replaced by a semi-colon and the proviso appearing thereafter be deleted.

Chaudhri Amanullah Lak: Sir, I move:

That para (iii) of Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

Mr. Speaker: The amendment moved is:

That para (iii) of Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

Minister for Law: Opposed.

Haji Muhammad Saifullah Khan: Sir, I move:

That para (iv) of Clause 13 of the Bill,as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

Mr. Speaker: The amendment moved is :

That para (iv) of Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

Minister For Law : Opposed.

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ موجودہ بل جس کو پنجاب سول سرونٹس بل کے نام سے اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے اور جو اس وقت زیر غور ہے آپ اگر دیکھیں ۔ ۔ ۔ ۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ ترمیم کے متعلق بات کریں بل کی بات نہ کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اس کا بغور مطالعہ کریں اور اس تمام تر بل کو بنظر غائر اٹھا کر دیکھیں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ یہ تمام تر بل صرف اسی ایک کلاز کو منظور کرانے کے لیے اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے ۔ اور اس کلاز کو اسی لیے 13 نمبر کا درجہ دیا گیا ہے تاکہ اس پر اچھی طرح نظر بھی نہ پڑے ۔ اسے درمیان میں رکھ دیا جائے نہ اس کے بعد کوئی کلاز ایسی قابل غور ہے اور نہ اس سے پہلے بلکہ مقصد جو اس بل کو منظور کرانے کا تھا وہ اسی کلاز کو منظور کرانا مقصود تھا ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر چیئرمین میاں منظور احمد موہل کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا ۔ یہ وہ کلاز ہے جسے ہم کسی بھی حالت میں معمولی توجہ کی مستحق نہیں سمجھتے جسے ہم صرف اس بل کا حصہ نہیں سمجھتے ۔ بلکہ یہ وہ کلاز ہے جو نہ صرف جمہوریت کی نفی کرتی ہے بلکہ جس طرح پہلے کہا جا چکا ہے کہ ہمارے آئین کے بھی منافی ہے ۔ جناب والا ۔ دنیا کا کوئی قانون ، دنیا کی کوئی عدالت ، دنیا کا کوئی رواج اور دنیا کا کوئی معاشرہ اس امر کی کسی کو بھی اجازت نہیں دیتا کہ کسی بھی شخص کو کبھی بغیر سنے ، بغیر نوٹس دیے ، بغیر وجہ بتلائے اس کے حقوق کو سلب کر دیں ، اس کی ملازمت کی مدت کو ملیا میٹ کر دیں اور اس کے مستقبل کو آپ قطعی طور پر تاریک کر دیں ۔

جناب والا ۔ دنیا کے ہر قانون میں تو اس امر کی اجازت دی گئی ہے کہ مجرم کو ضرور سزا دی جائے ۔ جس نے کسی جرم کا ارتکاب کیا ہو اسے کسی بھی صورت میں نہ چھوڑا جائے مگر یہ کسی بھی قانون میں اس امر کی اجازت نہیں ہے کہ کسی بھی شخص کو بغیر سماعت کا موقعہ دیے ، بغیر اسے چارج شیٹ کیے ، بغیر اسے یہ بتلائے کہ آپ کے خلاف جرم کیا ہے ۔ جس وقت چاہیں آپ کان سے پکڑ کر نکال دیں ۔ مجھے تو ساری تاریخ میں ، سارے معاشرہ میں اور تمام مہذب دنیا کے قوانین میں کوئی بھی ایسا قانون دکھائی نہیں دیا جو اس کی مماثلت رکھتا ہو اور اس کلاز کے مشابہ ہو ۔

جناب والا ۔ اس کلاز نمبر 13 میں یہ رکھ دیا گیا ہے اور میں تو کہوں گا کہ یہ کلاز نمبر 13 مارشل لاء ریگولیشن کا ایک ترجمہ ہے وہ اختیارات جن کو مارشل لاء کے ایام میں حاصل کیا جاتا تھا جن کو مارشل لاء کے ایام میں استعمال کیا جاتا تھا اور جس کی ہماری یہی حکومت ، ہمارے یہی لیڈر ، ہمارے یہی نام نہاد عوامی نمائندے ہمیشہ مذمت کیا کرتے تھے اور ہر جلسے میں یہ کہا کرتے تھے کہ عوام کو ان کے حقوق ہم دلا کر رہیں گے ۔ معاشرہ میں کسی شخص کو ہم condemn نہیں ہونے دیں گے ۔ آج وہی حکومت وہ قانون لا رہی ہے اور بتلایا جاتا ہے جناب والا ۔ کہ ہم یہ اصلاح احوال کے لیے کر رہے ہیں ۔ ہم معاشرہ کو غلط اور بدکار قسم کے ملازمین سے پاک کرنے کے لیے یہ اقدام عمل میں لا رہے ہیں ۔ اور یہ کلاز اس لیے منظور اور نافذ کرا رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس قسم کی پرووِیژن کا یہ تجربہ ہمارے اس صوبہ میں یا ملک میں پہلی بار کیا جا رہا ہے ۔ پہلی بار جب اس قسم کا تجربہ کیا گیا تھا مجھے انتہائی افسوس اور ندامت کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس تجربہ کی ابتدا ہماری سابق ریاست بہاولپور سے ہوئی تھی اور اس وقت کے وزیر اعلیٰ مخدوم زادہ سید حسن محمود نے اس کی ابتدا کی تھی جس کو ہر شخص نے نفرت کی نگاہ سے دیکھا تھا کہ وہ بیج جو ایک دفعہ بویا گیا اس کو ہر حکومت نے ، ہر صوبے نے اپنے اپنے وقت میں تقلید کرنا شروع کیا ۔ اگر آپ واقعات ، حقائق اور ریکارڈ کو اٹھا کر دیکھیں تو آپ دیکھیں گے کہ اس تجربہ کو کئی بار آزمایا گیا اور ہر بار یہ تجربہ ناکام رہا ۔

جناب والا ۔ ہر حکومت نے اس قسم کا قانون بنانے کی کوشش کی ۔ ہر حکومت نے اس ہتھیار کو آزمانے کی کوشش کی اور عوام کو یہی فریب دینے کی کوشش کی گئی کہ ہم آپ کے فائدے کے لیے یہ کر رہے ہیں ۔ اس کو استعمال کرنے سے معاشرہ پاک ہو جائے گا ۔ غلط قسم کے ملازمین سے ہمیں نجات مل جائے گی ۔ مگر کبھی بھی ایسا نہ ہوا بلکہ وہ خوف و ہراس ، وہ بے اطمینانی ، وہ بے چینی ، وہ بے اعتمادی اور وہ uncertainty جو اس قسم کے قوانین سے ہمارے ملازمین میں پیدا ہوئی ۔ اس نے الٹا معاشرے کو تباہ کیا ۔ جناب والا ۔ تیرہ تیرہ سو کی لسٹیں بھی آئیں ، ملازم نکلے ۔ ان قوانین

کے استعمال کے بعد آپ کا معاشرہ کیا ٹھیک ہو گیا ؟ کیا وہ ہتھیار کارگر رہا ؟ کیا آپ اپنے اس منصوبہ میں کامیاب ہو گئے ہیں ؟ ملازمین اس ہتھیار کے چلانے کے بعد رشوت اور اس قسم کی غلط کاریوں سے باز آ گئے ہیں ؟ مجھے یقین ہے اور اگر آپ نہ بھی کہیں تو یہ یقینی امر ہے کہ جواب نفی میں ہے ۔ تو جب اس قسم کی پروویژن ہمارے لیے کبھی بھی سود مند نہیں رہی تو پھر یہ کلاز نمبر 13 دینے کا مقصد کیا ہے ۔ اس میں کون سی نیک نیتی پوشیدہ ہے ۔ اس میں کون سا الہ دین کا چراغ رکھ دیا گیا ہے کہ یہ کلاز اگر رکھ دی جائے تو آپ اس معاشرہ کو پاک کر دیں گے اور آپ ملازمین کی اصلاح کر سکیں گے ۔

جناب والا۔ بعض چیزیں جن کو ہم بالکل light سمجھتے ہیں بالکل معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں جس کے بارہ میں ابھی ہم نے بغیر سوچے سمجھے شائد ہم نے فیصلہ کر دینا ہے ۔ میں صرف اپنا فرض ادا کرنے کے لیے یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کلاز کا ایک ایک لفظ پڑھ کر آپ کی خدمت میں پیش کر دوں تا کہ آپ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم نے تو اس اہمیت کو سمجھا ہی نہیں تھا اور پھر جب کل اس کلاز کو پاس کرنے کے بعد اس صوبہ میں بحران پیدا ہو گیا ، اس صوبہ میں ابتری پیدا ہو گئی تو اس وقت پھر آپ افسوس کریں گے اور اس کی ذمہ داری آپ پر ہے یا اس کی ذمہ داری ہم پر ہے ۔

جناب والا ۔ یہ کلاز کہتی ہے

13(1) That in the case of a person holding the post of Secretary to Government of the Punjab or an equivalent or higher post on such date, as the competent authority may, in the public interest, direct ;

آپ اندازہ فرمائیں کہ سیکرٹری ٹو گورنمنٹ کے لیے یہ کلاز رکھی گئی ہے اور میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنے سیکرٹری ٹو گورنمنٹ ہیں جو آپ کے دائرہ اختیار میں ہیں ۔ مجھے بتلائیں کہ یہ کلاز تو آپ نے رکھ دی ہے ، آپ نے کچھ نفرت کی لہر تو دوڑا دی ہے ۔ ان سیکرٹریوں میں سے بیشتر

سی - ایس - پی کیڈر کے ہیں جن پر آپ کا کوئی اختیار ہی نہیں ہے - آپ کا یہ قانون ان پر حاوی بھی نہیں ہوگا - اس کا اطلاق بھی نہیں ہوگا - پھر اس پرووِیژن کے رکھنے کا فائدہ کیا ہے - اگر بد قسمتی سے کوئی پی - سی - ایس افسر اس کیڈر میں آ گیا ، کوئی پی - سی - ایس سیکرٹری لگ گیا یا لگا ہوا ہے ان پر تو ضرور آپ یہ تیر چلا دیں گے - ان کے لیے آپ یہ تلوار ضرور لٹکا دیں گے اور پھر اس کی کوئی وجہ بھی نہیں -

آج تک جناب والا - دو لفظوں کے معنی ہم نہیں سمجھ سکے - ہر بار یہ استعمال کیا جاتا ہے حکومت کے ہر حکم میں یہ لکھ دیا جاتا ہے کہ

It is in the public interest we are doing.

میں پوچھنا چاہتا ہوں اور آپ اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیے کہ اس public interest کو کیا آپ سمجھے بھی - یہ الفاظ تو عام استعمال کرتے ہیں - ہر حکم کا جزو ہوا کرتے ہیں تبادلہ کریں تو public interest لکھ دیتے ہیں - تعیناتی کریں تو public interest کے الفاظ لکھ دیتے ہیں - علیحدگی کریں تو public interest میں ریٹائر کریں تو public interest میں کبھی ہم نے سوچا بھی ہے کہ public interest ہے کیا چیز - یہ public interest تو آپ نے اپنے لیے حلوہ بنا لیا ہے - اسی کا ایک نام ، اسی کا ایک لبادہ اوڑھ کر آپ جس طرح کا کوئی قدم اٹھانا چاہیں آپ کو کوئی پوچھ نہیں سکتا - آپ اگر ڈکشنری اٹھا کر دیکھیں ، آپ تاریخ کے اوراق الٹ کر دیکھیں کہ public interest کا لفظ کتنا اہم ترین لفظ ہے - آج تک کوئی بھی حکومت ایسی پیدا ہوئی ہے ، کوئی بھی افسر ایسا پیدا ہوا ہے ، کوئی بھی وزیر ایسا پیدا ہوا ہے جس نے کوئی کام ، کوئی حکم جس میں public interest کا لفظ لکھا گیا ہو اور اس نے سمجھا ہو کہ واقعی یہ کام جو میں کہہ رہا ہوں ، یہ جو حکم میں دے رہا ہوں ، جس حکم پر میں دستخط کر رہا ہوں یہ بھی public interest میں ہے بھی سہی یا نہیں - کم از کم public interest کا مذاق تو نہ اڑائیں - آپ اس میں اگر personal interest لکھ دیں تو اس قانون کی مطابقت کرے گا کہ آپ کی خوشنودیٔ طبع پر جو افسر پورا نہ اترے ، جس کی عادت آپ کو پسند نہ آئے ، بے شک وہ قانون کی آنکھ میں درست ہو ، بے شک وہ بے عیب ہو ، بے شک وہ صحیح ہو مگر

آپ کو پسند نہ ہو تو پھر آپ کا حق ہے ۔ اگر public interest لکھ دیتے ہیں تو public interest تو اب بھی یہ اجازت نہیں دیتا ، کسی بھی معاشرے کی پبلک یہ پسند نہ کرے گی کہ آپ بلا جواز کسی شخص کو ریٹائر کر دیں ۔

جناب والا ۔ کسی بھی معاشرہ میں پبلک یہ پسند نہیں کرتی کہ کسی کو بغیر کسی جواز کے ہٹا دیا جائے ، ریٹائر کر دیا جائے ۔ حکومت کہہ سکتی ہے کہ جناب پہلے قانون ایسے تھے مارشل لاء کے ضابطے جاری ہوئے تھے مگر اصل میں ان کا استعمال غلط کیا گیا تھا ۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم ان کا استعمال صحیح کریں گے اور وہ یہی سمجھ کر یقین دلاتے ہیں کہ اچھا ذرا کلاز تو پاس ہو جائے ۔ ہم اس کا اطلاق غلط نہیں کریں گے ۔ ہم ڈکشنری کھول کر دیکھ لیں گے ۔ ایک منٹ بس ذرا کلاز تو پاس ہونے دیں ۔ آپ معلوم نہیں کرنا کیا چاہتے ہیں قانون کا ۔ معاشرہ کا تو آپ کو احترام ہے نہیں اور یہ تو ہم نے خود ہی دیکھ لیا ہے جو لوگ آج ہم میں نہیں ہیں قبروں میں پہنچ چکے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو چھوڑ دیا ہوگا مگر ان کی لسٹ میں ابھی تک وہ بدکار ہیں ۔ یہ تو آپ کی حالت ہے ۔ آپ غلط کیسے نہیں استعمال کریں گے ۔ آپ کسی سے خائف ہی نہیں ہیں ۔ چارج شیٹ دینا تک آپ پسند نہیں کرتے ۔ قانون کا اطلاق کرنا تو آپ جانتے ہی نہیں ۔ یہ تو آپ کو آتا ہی نہیں ۔ اب اسے منظور کروا رہے ہیں ۔ منظور کیا کروا رہے ہیں ! کہ جب ہم چاہیں سیکرٹری کے عہدہ کے برابر تک جب چاہیں کان سے پکڑ کر باہر نکال دیں اور وہ اختیار وہ اس ایوان سے حاصل کرنا چاہتے ہیں اور بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ یہ تو مرکزی حکومت نے کیا ہے ۔ ہم تو اس کی پابندی کر رہے ہیں ۔ میں کہتا ہوں سنٹر نے اس طرح سے نہیں کیا ۔ تو پھر میں پوچھتا ہوں یہ آپ لاقانونیت کیوں کر رہے ہیں ۔ آئین کی خلاف ورزی کیوں کر رہے ہیں اور عوام کے جائز حقوق کے خلاف کیوں ہو چکے ہیں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ کلاز 13(ii) کی طرف مبذول کرواتا ہوں ۔

13(ii) in the case of a person holding a post lower than the post of Secretary to

Government of the Punjab on such date, as the Government may, in the public interest, in consultation with an Advisory Committee as may be constituted in the prescribed manner for the purpose direct :

جناب والا ۔ ملاحظہ فرمائیں اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے ۔ یہ خوشنودی کے لیے رکھ دیا گیا ہے کہ سیکرٹری سے کم عہدہ کا کوئی آفیسر اگر حکومت چاہے تو ریٹائر کر سکتی ہے ۔ بلکہ جب چاہے اسے ریٹائر کر دیا جائے گا اور اس کے لیے ایک ایڈوائزری کمیٹی سے مشورہ کیا جائے گا اور یہ ایڈوائزری کمیٹی قائم کی جائے گی ۔ وہ اس میں جس کسی کو چاہیں ضابطہ کو پورا کرنے کے لیے بنا سکتے ہیں ۔ یہ تو صرف ضابطہ کی تکمیل کے لیے ہے ۔ بس انگوٹھا لگوانے کے لیے ۔ جناب والا ۔ میں سب کلاز (2) کا سرے سے مخالف ہوں ۔ یہ جناب والا ۔ بد ترین کلاز ہے ۔ اگر رکھنا ہی تھا تو پھر پبلک سروس کمیشن کی کیا ضرورت تھی ۔ آپ پبلک سروس کمیشن کی رضامندی سے کیوں نہیں کرتے اور وہی پبلک سروس کمیشن جو آپ کا اپنا بنایا ہوا ہے ، جو آپ کا اپنا قائم کردہ ہے اس پر بھی آپ کو اعتبار نہیں ہے ۔ اب پھر بتائیں اس پبلک سروس کمیشن کی بھی آپ نہیں مانتے جو آپ کا اپنا بنایا ہوا ہے ۔ جناب والا ۔ بھرتی وہ کر سکتا ہے ، پرموٹ وہ کر سکتا ہے لیکن جب ریٹائر کرنے کا وقت ہو اس وقت اس کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے ۔ آخر آپ اتنی رقم جو اس پبلک سروس کمیشن پر خرچ کر رہے ہیں اس کا کیا فائدہ ۔ اس لیے کہ کہیں ہو سکتا ہے ہمارے اپنے بنائے ہوئے پبلک سروس کمیشن سے کسی بات پر اختلاف ہو جائے ۔ لہذا اس کا سدباب آپ نے کر دیا ہے ۔ آپ جس طرح سے ان پر حکم چلانا چاہیں چلا سکیں ۔ آپ جس طرح سے انہیں کو ذلیل کروانا چاہیں کر سکیں ۔ وہ پبلک سروس کمیشن جس پر لاکھوں روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں ۔ بھرتی بھی آپ اپنی مرضی سے کریں ریٹائر بھی آپ اپنی مرضی سے کریں تو پھر میں کہتا ہوں اس کو کرنے سے پہلے آپ پہلے پبلک سروس کمیشن کی تنسیخ کا بل لے آتے ۔ کم از کم یہ دیکھ کر ہمیں صدمہ نہ ہوتا ۔

بیگم زبیدہ سرور ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی رولنگ چاہوں گی ۔ کیا ایک ممبر ترمیم پیش کرکے پھر اس کی مخالفت کر سکتا ہے ۔ اگر کر سکتا ہے تو پھر ترمیم پیش کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم تو ممبر کے لیے ایک resort ہوتی ہے ۔ ان کی ترمیم یہ ہے کہ اس کلاز کو حذف کیا جائے ۔

اگر ان کی رائے کے مطابق ایوان نہیں مانتا تو یہ کر لیا جائے ۔

بیگم زبیدہ سرور ۔ لیکن جناب یہ کسی جگہ strict تو ہوں کبھی کہتے ہیں ایسے ہو ۔ ویسے ہو ۔ اس طرح تو ہر لفظ delete کرکے بولا جا سکتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ اندازہ فرمائیں جہاں یہ لکھ دیا گیا ہے وہاں پر یہ پابندی انہوں نے قبول نہیں کی ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ اور کتنا وقت لیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ایک سیکنڈ میں یہ کلاز پاس ہو سکتی تھی مگر افسوس ہے یہ جائز حد تک نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو آپ ہی بہتر جانتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ہمارے فاضل وزیر قانون نے کھلی چھٹی دے دی ہے کہ ہم نے نہیں ماننا ۔ آپ نے اگر بھڑاس نکالنی ہے تو نکال لیں ۔ ہم نے نہیں ماننا ۔ نہیں ماننا ۔ نہیں ماننا ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب میں اس میں پارٹی نہیں ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ہم تو یہاں اسی لیے بیٹھے ہیں کہ اس صوبہ میں اچھا قانون آئے اور اچھے قانون بنیں ۔

Mr. Speaker : Please continue.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس کلاز کی ضمن (2) میں یہ لکھ دیا گیا ہے ۔ کہ گورنمنٹ ایڈوالزری کمیٹی سے consultation کرے ۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اس فیصلہ کا اثر پڑتا ہے ۔ یا اس فیصلہ کا اطلاق ہوتا ہے ۔ اس غریب ملازم سرکار پر ، اس کو کوئی پتہ نہیں کہ میرے خلاف

کیا ہو رہا ہے ۔ کس قسم کی consultation کی جا رہی ہے ۔ کس کمیٹی سے کی جا رہی ہے ۔ بالکل قطعی یہ پرویژن نہیں رکھا گیا کہ اس آدمی کو اطلاع دی جاوے کہ تمہارے خلاف یہ یہ چارجز ہیں ۔ حکومت تمہیں ان چارجز پر ختم کرنا چاہتی ہے ۔ تاکہ جہاں ایڈوائزری کمیٹی کے سامنے یہ گورنمنٹ اپنا کیس پیش کرتی کہ یہ یہ اس کے خلاف چارجز ہیں جن کی وجہ سے ہم اسے نکال رہے ہیں ۔ یا نکالنا چاہتے ہیں ۔ وہاں اس وقت ایڈوائزری کمیٹی اسے بھی سن لے ۔ اس کا بھی موقعہ نہیں دیا گیا کہ یہ charges ہیں تاکہ وہ انہیں rebut کر سکے ۔ تب تو advisory committee کا درجہ ایک مشورے کا یا ایک ثالث کا ہو سکتا ہے ۔ اور وہ حکومت کو صحیح مشورہ دے سکتی ہے کہ یہ آدمی ملازمت میں رہنے کے قابل ہے یا نہیں ہے ۔ پھر اس تقریر کا فائدہ کیا ۔ جب ایڈوائزری کمیٹی نے اس سے پوچھنا ہی ہے ۔ ایڈوائزری کمیٹی نے آپ کے لکھے ہوئے چارجز کو دیکھنا ہے ۔ ایڈوائزری کمیٹی نے آپ کی رپورٹ پر رائے دینی ہے ۔ اور اس نے آپ کی رپورٹ پر ہی اپنی رپورٹ کا انحصار کرنا ہے ۔ تو پھر اس ایڈوائزری کمیٹی کا فائدہ کیا ہے ۔ کس مقصد کے لیے وہ ایڈوائزری کمیٹی رکھی گئی ہے ۔ میں یہ کہوں گا اگر واقعی وہ یہ چاہتے ہیں تو پھر جناب والا ۔ یہیں تک محدود نہیں تھا ۔ کیونکہ ابھی تک یہ موجود ہے ۔ ابھی تک وہ ترمیم منظور نہیں کی گئی ہے ۔ اس لیے میں اس کا حوالہ دے دوں جس کی مجھے توقع ہے کہ انہوں نے کس حد تک اسے قبول کیا ہے ۔ اس میں تو اس حد تک جناب والا ۔ provide کر دیا گیا ہے ۔ کہ ایک ہاتھ سے دیتے ہیں ۔ اور دوسرے ہاتھ سے وہی کچھ لے لیتے ہیں ۔ بلکہ اس سے زیادہ کچھ لے لیتے ہیں ۔ اور ایسی مثالیں ایک نہیں ۔ ان کے قانون میں ہزاروں کی تعداد میں دی جا سکتی ہیں کہ کسی میں بھی یہ پرویژن رکھ دیا گیا ہو جو ایک تو برائے نام ہے ۔ بڑی بے فائدہ ہے بلکہ انتہائی ضرر رساں ہے کہ آرڈیننس کی presence کے بعد حکومت اگر ضرورت محسوس کرے ۔ تو اس کی بھی ضرورت نہیں محسوس کرے گی کہ ایڈوائزری کمیٹی سے کوئی مشورہ لیا جاوے ۔ بلکہ حکومت کو اختیار ہو گا کہ بغیر ایڈوائزری کمیٹی کی سفارش کے کوئی فیصلہ کر سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ آپ اگلے کسی پوائنٹ پر چلیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ تو جناب والا ۔ اس قسم کی ہم قبل ازیں بھی استدعا کر چکے ہیں کہ اب بھی وقت ہے ۔ اب بھی وہ سوچ سکتے ہیں ۔ وہ ضمن (2) کو واپس لے لیں ۔ اور یہ جو تمام تر برائی کی جڑ ہے اس کو ختم کریں ۔ اور ہر ملازم کو اس کے حقوق کے مطابق حق دیا جاوے ۔ کہ وہ اپنے حقوق کی حفاظت اور اپنے مستقبل کے سلسلہ میں پورے قانونی حقوق حاصل کر سکے ۔ اور چارہ کار اختیار کر سکیں ۔ آپ کے اس اقدام کا اثر اس شخص تک محدود نہیں رہے گا ۔ بلکہ جس شخص کو آپ اس پروویژن کے تحت ۔ اس اختیار کے تحت ریٹائر کریں گے اس کے خاندان ۔ اس کے بچوں تک اس ملامت کو چسپاں کیا جاتا رہے گا کہ یہ فلاں کے بچے ہیں ۔ اور قانون میں اس کے لیے کوئی ثبوت بھی فراہم نہیں کر سکتے ۔ کوئی صفائی بھی نہیں دے سکتے تو میں کہوں گا کہ اس قسم کی پروویژن کو ختم کریں ۔ اس سے گریز کریں ۔ یہ قانون ایک مہذب معاشرے کے لیے بنایا گیا ہے ۔ یہ قانون عوامی نمائندے بنا رہے ہیں ۔ یہ قانون مارشل لاء کے تحت نہیں بنایا جا رہا ہے ۔ مارشل لاء اتھارٹیز نے اس کو پاس نہیں کرنا ہے ۔ بلکہ ہم ہی نے عوام کے پاس جانا ہے ۔ ہم ہی نے عوام کو منہ دکھانا ہے ۔ ہم ہی نے لیجسلیشن کرنی ہے ۔ اور جب ہم اس قسم کے قانون لے کر عوام کے پاس جائیں گے تو پھر ہمیں کون عوامی نمائندہ کہے گا ۔ یا یہ باور کر سکے گا کہ یہ قانون عوامی نمائندوں کا پیش کردہ قانون ہے ۔ جناب والا ۔ وہ provisions تو اس شکل میں ختم کی گئیں ۔ اور بقیہ جو بچتی تھیں ۔ ان کے لیے ہم لکھ دیا گیا ہے ۔

Clause 13. (iii) in any other case, on such date, after he has completed twenty-five years of service, qualifying for pension or other retirement benefits, as the competent authority may, in the public interest, direct ; and

(iv) where no direction is given under clause (i) or as the case may be, under clause (ii) and (iii) on the completion of the fifty-eight year of his age "

اس ساری کلاز میں اپنے محترم وزیر قانون اور فاضل وزیر اعلیٰ سے بھی استدعا کروں گا کہ وہ کہیں بھی مجھے (i) سے لے کر (iv) تک مجھے دکھا دیں جس میں انہوں نے انصاف کے تقاضے پورے کیے ہوں۔ اگر آپ 25 سال کے بعد ریٹائر کرنا چاہتے ہیں۔ تب بھی اختیارات آپ استعمال کریں۔ اور اسے نہ سنیں اسے کوئی موقعہ صفائی کا نہ دیں اور یہ نہ دیکھیں کہ اس کا کوئی قصور ہے یا نہیں ہے۔ بلکہ جس وقت آپ کی مرضی آئے آپ اسے نکال دیں۔ کیا اس کلاز کے پاس ہونے کے بعد آپ انہیں سول سرونٹ کہہ سکیں گے؟ اس کلاز کے پاس ہو جانے کے بعد کیا ان کی حیثیت ذاتی نوکر کی بن کر نہیں رہ جاوے گی؟ کیا وہ آپ کے ذاتی ملازم ہو کر نہیں رہ جائیں گے؟ یہ آپ کو غلط فہمی ہے اگر آپ نے یہ سمجھ لیا ہے کہ آپ ہی اس صوبے کے حقدار ہیں اور آپ ہی ہمیشہ اس کے مالک رہیں گے۔ یہ صوبہ مستقل رہنا ہے۔ آپ ہو سکتا ہے کہ آج ہوں کل نہ ہوں۔ وہ قانون بنائیں جس کا آپ کو خمیازہ نہ بھگتنا پڑے اور ہر دور میں بھی ہوتا رہا ہے۔ جناب والا۔ اگر کرسیاں ہمارے نیچے ہوتی ہیں۔ تو ہم ہر قسم کی بربریت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور جب وہ کرسیاں ہم سے چھن جاتی ہیں تو پھر ہمیں جناب والا۔ آزادی صحافت بھی یاد آتی ہے۔ جمہوریت بھی یاد آتی ہے۔

Mr. Speaker: Let us be relevant to the subject under discussion.

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جی ہاں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جب بھی کوئی قانون بنائیں۔ جب بھی کوئی پروویژن رکھیں۔ تو یہ سمجھیں کہ اس کا اطلاق ہم پر بھی ہو سکتا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب جنرل پرنسپلز میں تو یہ تقریر کی جا سکتی تھی ۔ مگر اب general principles پر بحث نہیں ہو رہی ہے ۔

Let us contain ourselves to the present clause.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس کلاز کو نکال دیں ۔ باقی ابھی ساری کی ساری منظور کر دی باقی تو ہے کچھ نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں تو آپ کی نظر سے نہیں دیکھتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اب قریباً قریباً ختم کر چکا ہوں ۔ میں صرف آن سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ اس قسم کا قانون بناتے وقت اور اس قسم کی کلاز منظور کرتے وقت وہ صرف وزیر بن کر نہ بیٹھا کریں اور ممبر حضرات اور فاضل اراکین سے بھی کہوں گا کہ کوئی فیصلہ دیتے وقت وہ صرف جج کی حیثیت اختیار نہ کریں ۔ بلکہ یہ سمجھا کریں کہ ہمیں قوم نے اختیار دیا ہے ۔ صحیح فیصلہ اس وقت ہو سکتا ہے اور صحیح نتیجہ پر ہم اس وقت پہنچ سکتے ہیں کہ جب ہم پہلے سے یہ تصور کر لیں کہ ہو سکتا ہے کہ ہمارے ساتھ بھی یہ بیت جائے ۔ وہ شخص جو اس سے متاثر ہوں گے اس کی جگہ پر اگر ہم ہوں ۔ تو ہم اس کلاز کو اپنے لیے کیسا سمجھیں گے ۔ ہم اس پرووِیژن کو کیسا سمجھیں گے ۔ اگر اس کے بعد آپ کا ضمیر اور آپ کا دل یہ اجازت دے کہ اگر یہ کلاز ہم پر بھی حاوی ہو تو بخوشی اسے قبول کریں گے ۔ اور یہ ہمارے لیے بہتری کا موجب ہو گا ۔ تو پھر آپ بیشک فیصلہ دے دیں اور اگر آپ کا ضمیر یہ آپ کو ملامت کرے اور آپ کا ضمیر یہ جواب دے کہ اگر اس کلاز کے متعلق یہ فیصلہ آپ پر حاوی ہونے لگے اور آس پر آپ کی ذات متصور ہو اور آپ اس کو ایک بدترین فیصلہ اور بدترین کلاز اور بدترین پرووِیژن سمجھیں ۔ تو ان غریبوں کی طرف سے بھی آپ ہی کچھ سمجھ لیں اور ان کے لیے بھی اس کے مطابق فیصلہ کریں جو فیصلہ آپ اپنی ذات کے لیے کریں ۔

میں ان گزارشات کے ساتھ استدعا کروں گا کہ اس کلاز کے پاس ہو جانے سے ہماری حکومت سے جمہوریت پسندی اور انصاف پسندی اور قانون پسندی کے دعوے قطعی طور پر باطل ثابت ہو جائیں گے ۔ اور پھر انہیں کوئی حق حاصل نہیں ہو گا کہ وہ قانون ۔ انصاف اور جمہوریت کے نام لے سکیں ۔ کیونکہ اس سے زیادہ جمہوریت کشی اور اس سے زیادہ قانون شکنی اور اس سے زیادہ قانون کی پامالی ۔ اس سے زیادہ آئین اور انسانی حقوق کی پامالی میں سمجھتا ہوں کہ اور نہیں ہو سکتی ۔ اب بھی وقت ہے کہ وہ نظر ثانی کریں ۔ اس کلاز کو واپس لیں اور جمہوریت اور انصاف کے تقاضوں کے تابع ایک نئی کلاز اس ایوان میں پیش کریں تاکہ یہ قانون کسی مہذب معاشرے کا قانون کہلا سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید قابش الوری ۔

سید قابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ پنجاب سول سرونٹس بل کی کلاز 13 جو اس وقت اس ایوان میں زیر غور ہے یہ اس بل کی سب سے ظالمانہ ۔ سب سے زیادہ غیر منصفانہ ۔ سب سے زیادہ غیر اخلاق اور سب سے زیادہ آمرانہ کلاز ہے ۔ جس کا مقصد سرکاری ملازمتوں کے حقوق اور مراعات کے پیکر کو کند چھری سے ذبح کرنا ہے ۔ جس کا مقصد ان افسروں کی ریڑھ کی ہڈی کو چکنا چور کرنا ہے جو اب بھی اپنی آزادی ضمیر اور آزادی رائے کو برقرار رکھنے کی کوشش میں مضبوطی کے ساتھ سینہ سپر ہیں ۔

جناب والا ۔ اب بھی ہمارے سامنے ایک ایسا محدود طبقہ ہے جو انتہائی سیاسی دباؤ اور انتقامی کارروائیوں کے باوجود اپنی روایات کے مطابق ۔ قومی تقاضوں کے مطابق ۔ ضمیر کی آواز کے مطابق غیر جانبداری کے ساتھ اپنے فرض منصبی ادا کرنے پر تلے ہوئے ہیں ۔ یہ وہی طبقہ ہے جو اس وقت حکمران پارٹی کی نظر میں سب سے زیادہ کھٹک رہا ہے ۔ اس طبقے کو ختم کرنے کے لیے ۔ اس طبقے کو demoralise کرنے کے لیے ۔ اس طبقے کی آزادی سلب کرنے کے لیے اس قسم کے ظالمانہ قانون کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے ۔

جناب والا ۔ جہاں ہم ان ملازمین کی شدت سے مذمت کرتے ہیں جو رشوت اور بدعنوانیوں کے جھگڑ چلائے ہوئے ہیں وہاں یہ بھی مطالبہ کرتے

ہیں کہ ان کے خلاف عام مروجہ قانون کے مطابق انتہائی شدید ترین کارروائی ہونی چاہیے ۔ وہاں بڑی شدت کے ساتھ یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ ان ایمانداز اور آزادی رائے رکھنے والے افسران کا مکمل تحفظ ہونا چاہیے جو اب بھی مسلسل سیاسی دباؤ ۔ انتقامی کارروائیوں کی آندھیوں کی زد پر اپنی دیانت اور امانت کی شمع جلائے ہوئے ہیں ۔ جناب والا ۔ اگر آپ نے اور اس ہاؤس نے جو اس صوبے کا سب سے بڑا با اختیار ادارہ ہے ان ملازمین کو تحفظ نہ دیا اور دیانت و غیر جانبداری کی ضرورت اور اہمیت کو مسلسل اپنی سیاسی مصلحتوں کی وجہ سے نظرانداز رکھا تو یاد رکھیے اس معاشرے میں ایمانداری ۔ غیر جانبداری آزادی رائے اور آزادی ضمیر محض ایک خواب بن کر رہ جائے گی ۔

جناب والا ۔ آپ کی خدمت میں اور آپ کے توسط سے اس ایوان کی خدمت میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ انصاف اور عدل کا شعوری نفاذ ہی اب وہ بنیادی اصول ہے جو حیوان اور حیوان ناطق کے درمیان بنیادی طور پر فرق کو نمایاں کرتا ہے ۔ حیوان نیک و بد ۔ انصاف اور ناانصافی کے درمیان کوئی خط امتیاز نہیں رکھتا اس کے مقابلے میں انسانی معاشرہ حیوان ناطق کی حیثیت سے ان دونوں نیکی اور بدی ۔ اچھائی اور برائی ۔ انصاف اور ناانصافی کے درمیان بنیادی طور پر ایک فرق اور امتیاز رکھتا ہے اور یہ امتیاز ہم کو اشرف المخلوقات کی حیثیت سے ایک مذہبی معاشرے کا نام دیتا ہے ۔ جناب والا ۔ اگر ہم نے اس امتیاز کو ختم کر دیا اور انصاف کے اس بنیادی اصول کہ "No body should be punished un-heard" کو نظر انداز کر دیا تو پھر ہمارا یہ معاشرہ انسانی ہی نہیں بلکہ خالصتاً حیوانی معاشرہ بن کر رہ جائے گا جناب والا ۔ اگر انصاف اور عدل کے یہ اصول ختم کر دئے جائیں اور یہ اختیار دے دیا جائے کہ جو آدمی طاقتور ہو جو حکومت با اختیار ہو جو جس شخص کو چاہیے جس طبقے کو چاہے کسی اصول کی بنیاد پر نہیں محض اپنی طاقت کی بنیاد پر کچل سکے یا ختم کرسکے ۔ تو پھر جناب والا ۔ ہماری قصر انسانیت ۔ قصر تہذیب کا انہدام ہو جائے گا اور ہم بالواسطہ طور پر ایسے پتھر کے دور میں داخل ہو جائیں گے ۔ جب اس قسم کے اصول نہ وضع کیے گیے تھے نہ ان کی ضرورت محسوس کی گئی تھی ۔

جناب والا ۔ اس کلاز کو آپ غور سے پڑھیں اس میں جو اختیار لیا جا رہا ہے وہ یہ اختیار لیا جا رہا ہے کہ ہر قسم کا ایکشن چاہے وہ malafiedہی کیوں نہ ہو ۔ چاہے وہ غیر منصفانہ ہی کیوں نہ ہو۔ چاہے غیر حقیقت پسندانہ ہی کیوں نہ ہو اس کے لیے کسی نوٹس کی ضرورت نہیں ہوگی ۔ اس کے لیے کسی اپیل کی ضرورت نہیں ہوگی ۔ اس کے لیے کسی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی ۔ اس کے لیے کسی ادنیٰ ترین مختصر سے نوٹس کے تکلف کی ضرورت نہیں ہوگی ۔ جناب والا ۔ جب آپ ایسے malafide actions کو قانون کا درجہ دے دیں گے ۔ جب آپ ایسے غیر منصفانہ ضمن کو قانون کا درجہ دے دیں گے تو پھر جناب والا ۔ اس صوبہ میں اس ملک میں انصاف کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے گا ۔ اور جب انصاف کا دروازہ بند ہو جائے گا تو جناب والا ۔ آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ کس قسم کی برائیاں ہمارے اس صوبہ میں اس ملک میں ہماری نوجوان نسل کے ذہنوں میں جنم لے گی ۔ اس لیے میں آپ کے توسط سے یہ درخواست کرنی چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس کی اکثریت کے زعم میں نہیں بلکہ انتہائی حقیقت پسندی کے ساتھ انتہائی انصاف پسندی کے ساتھ اس کلاز کے ایک ایک لفظ پر اور ایک ایک جملے پر غور کرنا ہوگا کیونکہ ہمارا یہ پورا ہاؤس اس قوم کے سامنے جواب دہ ہے جس نے ہم پر اندھے اعتماد کا اظہار کرکے ہمیں قانون سازی کے لیے منتخب کرکے بھجوایا ہے ۔ اگر ہم نے اس کلاز کی اہمیت کو نظر انداز کر دیا تو یاد رکھیئے ہم قوم کی بے اعتمادی اور جرم کے مرتکب ہوں گے ۔ ہم ایک ایسا قانون بنانے کے مرتکب ہوں گے جو ہمارے پورے معاشرے ۔ ہمارے ملک کی اساس جو تہذیبی طور پر ساری دنیا میں امتیازی حیثیت رکھتی ہے ختم کرکے رکھ دے گا ۔

جناب والا ۔ اس کلاز میں کہا گیا ہے کہ حکومت پنجاب سیکرٹری یا اس سے بالاتر عہدے کے بھی ملازم کو کسی وقت بھی برطرف کر سکتی ہے ۔ یہ پیرا (i) سنٹرل ایکٹ میں ضرور موجود ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے اس قانون کو سنٹرل ایکٹ کے pattern پر مرتب کیا ہے ۔ لیکن میں آپ کے توسط سے اس ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس دلیل کو ہمارے دو پیشرو سپیکروں نے قبول نہیں کیا ۔ انہوں نے کہا کہ یہ سیکرٹری کا عہدہ چونکہ مرکزی ملازمت

سے متعلق ہے اس لیے اس کا اطلاق ہم پر نہیں ہوتا اور اسی بنیاد پر انہوں نے اس پیرا (i) کو حذف کر دیا اور اسی pattern پر مرکزی ہدایت پر قانون سازی کا جو ایکٹ منظور کیا اس میں پیرا (i) سرے سے موجود ہی نہیں ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس کا تعلق سنٹرل گورنمنٹ سے ہے صوبائی حکومت سے نہیں ہے۔

Mr. Speaker : Please, let us touch the Clauses itself.

سید تابش الوری۔ جناب والا ۔ کلاز کی ہی میں بات کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تو سنٹرل ایکٹ کی بات کر رہے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ سنٹرل ایکٹ میں یہ دفعہ موجود ہے ۔ ہمارے دو صوبوں نے اس کو نظر انداز کر دیا ہے ۔

Mr. Speaker : The hon, ble member may be right but let us deal with the present clause.

reference تو ٹھیک ہے

سید تابش الوری ۔ نہیں جناب والا ۔ میں تو صرف حوالے کے طور پر ہاؤس کو بتا رہا ہوں کہ دوسرے کسی قسم کے sovereign House نے اس کو قبول نہیں کیا اور اس کی interpretation یہ کی کہ یہ ہم سے متعلق نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : The point has been made.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس کے پیرا (ii) میں یہ اختیار حاصل کیا جا رہا ہے کہ حکومت پنجاب سیکرٹری سے کم درجے پر فائز کسی بھی سرکاری ملازم کو کسی صفائی کا موقع دیئے بغیر کسی نوٹس کے بغیر ریٹائر کرسکتی ہے۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ وقت ختم ہو گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنی گھڑی پر وقت نہ دیکھیں ۔ آپ ایوان کی گھڑی کی طرف دیکھیں پورا ایک منٹ باقی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ضمن 13 کے پیرا (ii) میں حکومت نے جو اختیار حاصل کیا ہے وہ ایسا اختیار ہے جس کی ضرورت نہ سنٹرل گورنمنٹ

نے محسوس کی اور نہ باقی دونوں نے محسوس کی ۔ آپ ان تینوں قوانین کو اٹھا کر دیکھ لیجئے ۔ پیرا (ii) کسی ایکٹ میں موجود نہیں ہے ۔ اور یہ امتیاز اور یہ شرف صرف پنجاب اسمبلی کو حاصل ہو رہا ہے کہ اس کی حکمران پارٹی نے یہ پیرا (ii) کا اضافہ کرکے ہمارے لیے رسوائی اور بدنامی کا ایک نیا باب وا کر دیا ہے ۔

Mr. Speaker: The House is adjourned till 9-00 a.m. to-morrow.

(اسمبلی کا اجلاس 29 مئی 1974ء بروز بدھ 9 بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہوگیا)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا گیارھواں اجلاس

(بدھ ۔ 29 مئی 1974ء)

(چہار شنبہ ۔ 6 جمادی الاول 1394ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں نو بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ط إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ إِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ط يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ ط وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ م بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ط إِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ لا پ ۱۱ ۔ س ۹ ۔ رکوع ۳ ۔ آیات ۱۱۵ تا ۱۱۷

اور اللہ ہرگز ایسا نہیں ہے کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے جب تک کہ ان کو وہ چیز نہ بتا دے جس سے وہ پرہیز کریں۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔ اللہ ہی نے جس کے لیے آسمان و زمین کی بادشاہت ہے وہی زندگی عطا کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں ہے۔ بے شک اللہ نے پیغمبر پر بڑی مہربانی کی اور مہاجرین و انصار پر بھی جو باوجود اسکے کہ ان میں سے بعض کے دل پھر جانے کو تھے مگر مشکل کی (اس) گھڑی میں وہ پیغمبر کے ساتھ رہے۔ پھر اللہ نے ان پر مہربانی فرمائی بلاشبہ وہ ان پر نہایت شفقت کرنے والا اور مہربان ہے۔

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں سڑکوں کی تعمیر

*4372 ۔ **مرزا فضل حق** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 72 ۔ 1971ء میں جو سڑکیں صوبہ پنجاب میں تعمیر ہوئیں ان کی کل لمبائی کتنی تھی ۔ وہ کون سے مقامات پر تعمیر ہوئیں ۔ ان ٹھیکیداروں کے نام کیا ہیں جنہوں نے یہ سڑکیں تعمیر کیں اور اس سلسلے میں ہر ایک ٹھیکیدار کو کتنی رقم ادا کی گئی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ مطلوبہ کوائف منسلک فہرست میں مندرج ہیں ۔

نمبر شمار	صوبہ پنجاب میں 72 ۔ 1971ء میں مکمل طور پر تعمیر ہونے والی سڑکوں کی لمبائی	کون کون سے مقامات پر سڑکیں تعمیر ہوئیں	ٹھیکیداروں کے نام جنہوں نے سڑکیں تعمیر کیں	ٹھیکیداروں کو ادا کردہ رقم روپوں میں
1	2.00 (میل نمبر 16,15)	شاہدرہ ۔ مقبول پورہ روڈ ۔	چوہدری برادرز سمن آباد لاہور	4,11,000 روپے
2	0.25 میل	لارنس کالج ۔ جھیکا گلی بائی پاس	راجہ اورنگ ۔ زیب راجہ محمد فاروق	3,51,048 روپے
3	6.00	بستی ملوک سے کھروڑ پکا (میل 5 تا 9 اور میل 2/19 تا 21/2)	میسرز شبیر اینڈ کمپنی ۔	4,19,430 روپے
			میسرز محبوب اینڈ کمپنی ۔	2,57,630 روپے
			حاجی حق نواز اینڈ کمپنی ۔	1,59,780 روپے
4	10 00 میل	میل نمبر 10-0 کرم داد قریشی ڈیرہ دین پناہ روڈ ۔	میسرز غلام رسول ۔	10,87,500 روپے
			میاں عبدالحکیم ۔	3,47,000 روپے

نمبر شمار	صوبہ پنجاب میں 72 ۔ 1971ء میں مکمل طور پر تعمیر ہونے والی سڑکوں کی لمبائی	کون کون سے مقامات پر سڑکیں تعمیر ہوئیں	ٹھیکیداروں کے نام جنہوں نے سڑکیں تعمیر کیں	ٹھیکیداروں کو ادا کردہ رقم روپوں میں
5	3.00 میل	میانوالی مظفر گڑھ روڈ میل نمبر 128 تا 131 ۔	میسرز عالم برادرز	22,3000 روپے
			میسرز طاہر اینڈ کمپنی ۔	1,81,90 روپے
6	1.50 میل	راجن پور ۔ کشمور روڈ میل 0-450 سے 45/4 اور میل نمبر 47 ۔	ایم ایس بلوچ انجینئر اور ٹھیکیدار ڈیرہ غازی خان ۔	3,12,256 روپے
7	0.30 میل	ڈیرہ غازی خان گروپ نمبر 2 میل 75 تا 76 ۔	میسرز غلام مصطفیٰ اور غلام مجتبےٰ ۔	47,627 روپے
	1.00 میل	گروپ نمبر 3 میل 77 تا 81	میسرز غلام مصطفیٰ اور غلام مجتبےٰ	2,00,742 روپے
	0.50 میل	گروپ نمبر 4 میل 92 تا 94	ملک عالم شیر اینڈ برادرز	1,51,558 روپے
8	5.75 میل	تعمیر پختہ سڑک از مبارک پورہ کوٹلہ موسیٰ خان داھا تا اوچ شریف	امداد اینڈ کمپنی ۔	4,03,106 روپے

9	3.00 میل	تعمیر پختہ سڑک از حاصل پور تا فورٹ عباس	میسرز عالم شیر اینڈ برادرز	4,03,688 روپے
10	2.87 میل	کوٹلہ پٹھان تا رحیم یار خان برانچ	میسرز محبوب اینڈ کمپنی ۔	3,31,316 روپے
11	3.75 میل	صادق آباد تا تلو گوٹھ	خادم حسین شاہ ۔	5,26,671 روپے
			میسرز محبوب اینڈ کمپنی ۔	24,602 روپے
12	1.00 میل	شاہی روڈ از میل 49/0 تا 57/0	میسرز حق نواز اینڈ کمپنی	3,61,911 روپے
13	1.00 میل	شاہی روڈ از میل 57/0 تا 62/0	میسرز نور اینڈ کمپنی ۔	2,28,453 روپے
14	1.00 میل	شاہی روڈ از میل 62/0 تا 90/0	میسرز نور اینڈ کمپنی ۔	2,63,894 روپے
15	0.37 میل	تعمیر سڑک پختہ از چک نمبر 4 گھن کل حالہ براستہ جیٹھ بھٹہ	ملک نیاز احمد	1,20,093 روپے
16	1.25 میل	تعمیر سڑک پختہ از صاحبپور تا غریب شاہ	مرزا جان محمد ۔	1,36,558 روپے
17	0.05 میل	تعمیر سڑک جیٹھ بھٹہ تا توان کوٹ میکشن شاہی روڈ تا منچن برانچ	میسرز محمد اسلم اور محمد شفیع	1,32,400 روپے

نمبر شمار	صوبہ پنجاب میں 72-1971ء میں مکمل طور پر تعمیر ہونے والی سڑکوں کی لمبائی	کون کون سے مقامات پر سڑکیں تعمیر ہوئیں	ٹھیکیداروں کے نام جنہوں نے سڑکیں تعمیر کیں	ٹھیکیداروں کو ادا کردہ رقم روپوں میں
			حق نواز اینڈ کمپنی ۔	1,11,790 روپے
18	2.37	تعمیر سڑک پختہ فورٹ عباس تا منسورہ ۔	محمد اسلم ۔	67,129 روپے
			محمد وریام ۔	72,000 روپے
			طالب حسین ۔	55.580 روپے
19	2.63 میل	تعمیر سڑک پختہ بہاول نگر تا منڈی صادق گنج ۔	میشنری ڈویژن بہاول پور	2,18,400 روپے
			مشتاق احمد ۔	6,25,014 روپے
20	5.25 میل	تعمیر سڑک پختہ چشتیاں تا ہارون آباد براستہ قاضی والا ۔	غلام رسول اینڈ کمپنی حافظ محمد صدیق ۔	4,02,815 روپے
	55.64 میل			

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ملتان میں 73-1972ء میں کوئی سڑک تعمیر نہ ہوئی اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ یہ پبلک ورکس کونسل میں نہیں رکھی گئی ہوگی ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ وزیر موصوف میرے خیال میں اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ پبلز ورکس پروگرام میں بھی میں نے بارہا یہ پوائنٹ اٹھایا تھا کہ مظفر گڑھ اور شجاع آباد کو لنک کرنے کے لیے چار میل کا ٹکڑا ہے اور وہ recommend بھی ہو چکا تھا مگر اس کی آج تک تعمیر نہ ہونے کی وجہ کیا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ اس کی priority fix up نہیں ہوئی ہوگی ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ گوشوارہ کے نمبر 18 پر جو پختہ سڑک فورٹ عباس تا منسورہ ہے وہ 2.37 میل لمبی ہے لیکن ٹھیکیدار چار لکھے گئے ہیں جن کے نام یہ ہیں ۔ حق نواز ، محمد اسلم ، محمد وریام اور طالب حسین ۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ چار ٹھیکیداروں نے یہ سڑک بنائی ہے جبکہ وہ ٹکڑا دو میل کے قریب ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ دور دراز علاقوں میں ٹھیکیدار ملتے نہیں ہیں تو چھوٹے چھوٹے ٹھیکیدار بہت تھوڑا حصہ لے کر کام کرتے ہیں ۔ اس لیے اس کام کو چھوٹے حصوں میں تقسیم کرکے چار ٹھیکیداروں سے کروایا گیا ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ایسی بات تو نہیں کہ نواز اینڈ کمپنی نے کوئی غبن کیا ہو پھر ان سے یہ کام لے کر اسلم کو دے دیا ہو انہوں نے کوئی گڑ بڑ کی ہو تو پھر دوسرے کو دے دیا ہو ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال دے دیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ priority fix کرانے کا کیا طریقہ کار ہے ۔ ابھی ابھی انہوں نے فرمایا ہے کہ وہ شجاع آباد اور مظفر گڑھ لنک کرانے کے لیے priority میں نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو پبلک ورکس کونسل جو آپ کے ضلع میں ہے وہ وہاں کروائے ہوں گے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ وہاں پر تو recommend ہو چکا ہے ، approve ہو چکا ہے ، دو سال سے یہ ہماری ڈیمانڈ ہے اور شجاع آباد سے مظفر گڑھ تک صرف چار میل کا ٹکڑا بنانے سے تقریباً بیس میل کی مسافت کم ہوتی ہے ۔ اب priority یہاں فکس ہوتی ہے ۔ میں یہی وزیر موصوف سے وضاحت چاہتا ہوں کہ priority fix up کرانے کا کیا طریقہ کار ہے ؟

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جناب والا ۔ میں جواب کے سلسلہ میں add کر رہا ہوں کہ میاں افتخار احمد تاری جو سابق وزیر تھے انہوں نے بھی یہ فرمایا تھا کہ یہ ہم ضرور بنائیں گے تو ایک وزیر کے چلے جانے سے وعدہ ختم ہو جاتا ہے ۔ پھر جناب پبلک ورکس کا وہ جو فرما رہے ہیں کہ یہ نہیں ہو سکتا چونکہ دو اضلاع کے درمیان سڑک ہے پبلک ورکس زیادہ سے زیادہ اپنے ضلع میں بنا سکتی ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ کیا رولز آف پروسیجر میں ایسی پروویژن ہے کہ ایک ممبر ضمنی سوال کرے تو دوسرا اس میں add کرے ۔ کیا ایسی کوئی پروویژن ہے ؟

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں اپنے سوال کا جواب چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب دو سوال ہو گئے ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ وہ priority fix کرنے کا کوئی طریقہ بتائیں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ فاضل ممبر جانتے ہیں کہ وہاں پر پبلک ورکس کونسل میں یہ سڑکیں پیش ہوتی ہیں اور پبلک ورکس کونسل کی جو ورکس کمیٹی ہے وہ priority fix up کرتی ہے تو وہ fix up کرکے پنجاب لیول پر بھیجتے ہیں کہ کون سی سڑک ضروری ہے اور کون سی ضروری نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان دونوں میں سے کہاں سے priority fix up نہیں ہوئی ۔ ڈسٹرکٹ والوں نے نہیں کی یا پنجاب والوں نے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جیسا کہ انہوں نے کہا ہے کہ پبلک

ورکس کونسل نے تو recommendation کر دی تھی میرا خیال کہ صوبہ کے لیول پر priority fix up نہ ہو سکی ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ پنجاب لیول کی بات ہوتی ہے تو کیا تحصیل ملتان پنجاب کا حصہ نہیں ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ جو بات انہوں نے کہی ہے آپ نے سنی نہیں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ اس سے اور ضروری بھی سڑکیں ہوں گی جو priority میں آئی ہوں گی ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ اس سے اور ضروری کیا ہو سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ دیکھیے ۔ ایک آپ کی رائے ہے اور ایک فاضل وزیر صاحب کی ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ میں نے priority fix کرنے کی وضاحت مانگی ہے اور انہوں نے وضاحت تو دی نہیں صرف یہ کہا ہے priority وہاں فکس نہیں ہوئی ۔ یہاں پر فکس نہیں ہوئی ۔ گول مول جواب دیا ہے ۔ میں اپنے سوال کی وضاحت چاہتا ہوں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ وہ میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں میں پتا کرا دوں گا ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ یہ اچھا طریقہ کار ہے یہ کہہ دیا جائے کہ چیمبر میں آ جائیں ۔ چیمبر میں بلا کر چائے بلا کر ، پیسٹری کھلا کر راضی کر کے جناب والا ۔ سڑک تعمیر ہو گئی ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ بارہا ایسا ہوا ہے جناب نے بھی پوائنٹ آؤٹ فرمایا ہے کہ نشان زدہ سوال کا جواب جو ہوتا ہے وہ وزیر صاحبان ایوان کی میز پر رکھ دیتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن اگر آپ کہیں تو وہ لکھا ہوا جواب پڑھ دیں گے ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جناب والا ۔ اس میں میری صرف اتنی گزارش ہے کہ اگر کوئی وزیر ایوان کی میز پر جواب پیش کرنا بھی چاہیں تو ان کے فقرہ میں یہ بھی شامل ہونا چاہیے کہ "ایوان کی اجازت سے" ۔ اگر ایوان اجازت دے تو پھر ایوان کی میز پر رکھیں ۔ جناب کو ایوان سے پوچھنا چاہیے ۔ یہ اپنا حق سمجھ کر یہ کہہ دیتے ہیں کہ ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایسی بات نہیں ہے وہ تو وقت بچاتے ہیں تاکہ کچھ زیادہ سوال پوچھے جا سکیں۔ پہلے ایوان سے اجازت لیں پھر ایوان اس کی اجازت دے تو اس طرح سے جو دو چار منٹ لگتے ہیں اس اثناء میں دو اور سوال پوچھے جا سکتے ہیں لیکن اگر آپ اصرار کریں گے تو وہ جواب پڑھیں گے ۔

خان گڑھ روڈ پر کشتیوں کے پل کی تعمیر

***4493 ۔ چوھدری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت شجاع آباد کو مظفر گڑھ سے ملانے کے لیے دریائے چناب پر خان گڑھ روڈ پر کشتیوں کا پل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے دونوں شہروں کے درمیان فاصلہ تقریباً 50 میل سے کم ہو کر 3 میل رہ جائے گا اگر ایسا ہے تو یہ پل کب تک مکمل ہو جائے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ جی نہیں ۔ ایسا کوئی منصوبہ نہیں ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ ویسے تو اس تجویز پر جناب نے غور فرمایا ہے اور یہ اتنا ضروری ہے تو کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ اسے غیر ضروری منصوبہ سمجھ کر ترک کر دیا گیا ہے اور اس پر غور نہیں کیا گیا ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہتے ہیں کہ منصوبہ ہے ہی نہیں آپ کہتے ہیں کہ منصوبہ ترک کیا گیا ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا ایسے منصوبے بنانے پر غور کرنے کے لیے تیار ہیں یا کوئی ایسا منصوبہ بنانے کے لیے تیار ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ میں فاضل ممبر کی خدمت میں عرض کر دوں کہ یہ منصوبے آپ کے دیے ہوئے ہیں یہ آپ نے فیصلہ کرنا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ غور کریں گے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ ضرور غور کریں گے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ عمل بھی ہوگا یا نہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ ابھی تو غور کی سٹیج ہے ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے بھی ایک سوال دیا جا چکا ہے ۔ اس میں بھی یقین دہانی کروائی گئی تھی ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ کیسی یقین دہانی تھی ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں کہ اس قسم کا ایک سوال اور بھی ہے ۔ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ایسے پل یا تو پبلک کی سہولتوں کے لیے یا پھر دفاعی نقطہ نظر سے بنائے جاتے ہیں اور دوسری وجہ economic point of view بھی ہو سکتی ہے ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جناب والا ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ انہیں بنانے والے تو عوام کے نمائندے ہوتے ہیں پھر ان کو یہ کس نے بتا دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہہ رہے ہیں جب اس قسم کا دوسرا سوال آئے گا اس میں ضمنی سوال پوچھ لینا ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر متعلقہ کے علم میں ہے کہ شجاع آباد اور مظفر گڑھ کا راستہ کم از کم 50 - 60 میل کے قریب ہے اور اس پل کے ذریعہ وہ فاصلہ 6 میل رہ جاتا ہے چوہدری علی بہادر صاحب میری تائید کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کی تائید کی ضرورت نہیں ہے آپ کا کہنا ہی کافی ہے ۔

ضلع بہاولنگر میں دریائے ستلج پر بھوکانوالہ پتن پر پختہ پل کی تعمیر

***4764 ۔ راؤ مراتب علی خان** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت ضلع بہاولنگر میں دریائے ستلج پر واقع بھوکانوالہ پتن پر پختہ پل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا یہ اہم منصوبہ سال رواں میں حکومت کے زیر غور ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (ا) جی ہاں اس کا جواب مثبت میں ہے ۔ سال رواں میں 74-1973ء میں اس قسم کا کوئی منصوبہ نہیں ہے ۔ البتہ اس ضمن میں پیپلز ورکس کونسل بہاولنگر کو پختہ پل کی تعمیر کی منظوری کے لیے تحریک کر دی گئی ہے ۔ اس کام پر خرچ کا تخمینہ مبلغ دو کروڑ روپے جس کی گنجائش ترقیاتی کام 75-1974 میں کر دی گئی ہے پیپلز ورکس کونسل کی باقاعدہ منظوری کے بعد اس کام کو ترقیاتی منصوبہ 75-1974 میں شمولیت کے لیے اسمبلی میں پیش کیا جائے گا ۔

(2) جی نہیں ۔

(3) اس سکیم کو جس کی تقریباً لاگت 2 کروڑ روپے ہے آئندہ مالی سال 75-1974ء میں تجویز کیا جا رہا ہے ۔ اس کے لیے پیپلز ورکس کونسل کو تحریک کر دی گئی ہے ۔ کہ آیا وہ اس سکیم کے آئندہ سال کے مالی بجٹ میں اندراج ہونے سے متفق ہیں ۔ اگر انھوں نے اتفاق کیا تو یہ آئندہ بجٹ میں شامل ہو سکے گی ۔

گجرات سرگودھا روڈ کا ٹھیکہ

*4769 ۔ **چوھدری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) گجرات سرگودھا روڈ کے میل نمبر 27 تا 32 کا ٹھیکہ کس ٹھیکیدار کو کتنی رقم کا دیا گیا ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ ٹھیکہ سابقہ ٹھیکیدار کو دیا گیا ہے ۔ اگر نہیں تو سابقہ ٹھیکہ سے بچے ہوئے سامان کی مالیت کتنی لگائی گئی تھی ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ ٹھیکہ کا کام شروع ہو چکا ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق سلہری) ۔

	علاقہ	ٹھیکیدار	رقم روپوں میں
(الف)	1 ۔ میل 27/0 تا 28/6	ملک شیر بہادر ۔ ماڑی انڈس ۔ میانوالی ۔	4,31,500
	2 ۔ میل 28/6 تا 30/3	محمد ممتاز حق نواز ۔ 19 سول لائن سرگودھا	5,22,000
	3 ۔ میل 30/3 تا 30/6 (بمع اپر و چیز برائے پل میل 30/5)	جمشید برادرز ریلوے روڈ گجرات ۔	1,50,000

4 ۔ میل 30/6 تا 32/4 ایم ۔ اے مجید اینڈ کمپنی 5,18,400
F/309 سیٹلائٹ ٹاؤن
راولپنڈی ۔

5 ۔ میل 30/5 (پرانے پل کا گرانا اور نئے پل کی تعمیر) ۔ پروگریسو کنسٹرکشن کمپنی 30/جی ماڈل ٹاؤن لاہور ۔ 109,000

(ب) مذکورہ ٹھیکہ سابقہ ٹھیکیدار کو نہیں دیا گیا۔ سابقہ ٹھیکیدار کے بچے ہوئے سامان کی مالیت انسٹھ ہزار پانچ سو چھتیس روپے 59,536 تھی ۔ گورنمنٹ نے مال ھذا اپنے قبضہ میں لے کر ٹھیکیدار کا حساب بے باق کر دیا ہے ۔

(ج) مذکورہ سڑک کا کام شروع ہو چکا ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس حصہ کا کام کب تک مکمل ہو سکے گا ۔ کیا کوئی اندازہ بتا سکیں گے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ اس مالی سال کے دوران کام مکمل ہو جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ مالی سال سے کیا مراد ہے ۔

وزیر تعمیرات ۔ جناب والا ۔ اسی سال 30 جون تک ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف جب دورہ کریں گے اس کی انکوائری کروائیں گے ۔ کیونکہ سابقہ ٹھیکیدار کے ساتھ حکومت کے محکمہ نے مل کر 59,536 روپے کا جو میٹریل شمار کیا ہے یہ بالکل غلط ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر اعلیٰ صاحب کا آپ کو انتظار کرنا پڑے گا ۔ آپ ان سے یہ پوچھ سکتے ہیں کہ کوئی انکوائری کروائی جا سکتی ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ جو جواب دیا گیا ہے وہ غلط اور دھوکہ دہی پر مبنی ہے ۔ کیا یہ اس کی انکوائری کروائیں گے ۔ اور یہ کون سا طریقہ اختیار فرمائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہتے ہیں یہ سب factitious ہے factual نہیں ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ ٹھیک ہے جناب والا ۔ ہمیں اس میں کوئی تامل نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ان کے مشورہ سے انکوائری کریں گے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جو یہ اطلاع دیں گے ان کے مشورہ سے کروں گا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ یہ کب تک انکوائری کریں گے میں تو آج ہی آپ کے سامنے اور ہاؤس کے سامنے اطلاع دے رہا ہوں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب ۔ جب میں ہاؤس سے فارغ ہو کر باہر دورے پر جاؤں گا تو پھر انکوائری کروں گا ۔

صوبہ میں ادنیٰ اور اعلیٰ سڑکیں

***4789** ۔ **بیگم ریحانہ سرور** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ پنجاب میں 30 جون 1965ء و 1970ء اور 1973ء کو علیحدہ علیحدہ ڈویژن وار اعلیٰ اور ادنی درجے (Highways & Super Highways) کی کل کتنے میل لمبی سڑکیں تھیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ صوبہ پنجاب میں 30 جون 1965ء و 1970ء اور 1973ء کو ڈویژن وار اعلیٰ اور ادنی درجہ کی سڑکوں کی لمبائی مندرجہ ذیل تھی :-

سول ڈویژن

تاریخ	راولپنڈی		سرگودھا		لاہور		ملتان		بہاولپور	
	اعلیٰ	ادنیٰ	اعلیٰ	ادنیٰ	اعلیٰ	ادنیٰ	اعلیٰ	ادنیٰ	اعلیٰ	ادنیٰ
30 جون 1965ء	1066,89	151,34	1451,71	175,01	866,32	82,89	1425,85	194,21	590,88	839,16
30 جون 1970ء	1264,36	37,56	1548,62	41,89	1006,12	43,73	1483,70	95,90	828,66	145,71
30 جون 1973ء	1304,38	54,38	1568,69	30,51	1177,56	43,26	1525,69	36,59	911,40	64,75

صوبہ میں نجی مالکان اراضی سے سڑکوں کی تعمیر کے لیے اراضی کا حصول

***4790 ۔ بیگم ریحانہ سرور ۔** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) کیا گذشتہ دس سالوں کے دوران صوبہ پنجاب میں حکومت نے نجی مالکان اراضی سے سڑکیں بنانے کے لیے کوئی زمین حاصل کی تھی ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نے نجی مالکان اراضی کو مذکورہ عرصہ میں کوئی معاوضہ ادا کیا ۔ اگر ایسا ہے تو کل کس قدر رقم ادا کی گئی اور کس شرح سے ۔ اگر کوئی ادائیگی نہیں کی گئی تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) (i) جی ہاں ۔

(ii) کل رقم بطور معاوضہ ادا کی گئی ۔

مبلغ 1,58,27,863/77 روپے ۔

(iii) جہاں تک شرح کا تعلق ہے وہ مختلف ہے ۔ وہ مختلف علاقوں میں زمین کی مختلف اقسام مثلاً چاہی ۔ نہری ۔ بارانی بنجر قدیم غیر ممکن ، میرا وغیرہ کے مطابق جیسا کہ ریونیو ریکارڈ میں درج ہوتا ہے ۔

(iv) ایسے مالکان جن کو زمین کی ادائیگی نہیں ہوئی اس کی متعدد وجوہات ہیں ۔ مالکان اراضی کا موجود نہ ہونا ۔ مالکان اراضی کی طرف سے شرح معاوضہ کے خلاف عدالت میں چارہ جوئی کرنا وغیرہ وغیرہ ۔

صوبہ میں زیر تعمیر نئے پلوں کی تعداد

***4791 ۔ بیگم ریحانہ سرور ۔** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) گذشتہ تین سالوں کے دوران صوبہ پنجاب میں سڑکوں پر کل کتنے پل تعمیر کیے گئے ۔

(ب) صوبہ پنجاب میں ایسے کتنے پلوں کی تعداد کیا ہے جو گذشتہ پانچ سال سے زیر تعمیر ہیں نیز ان پلوں کی تکمیل میں تاخیر کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) اڑتیس (38)

(ب) ایسا کوئی پل نہیں ہے ۔ جو گذشتہ پانچ سال سے زیر تعمیر ہو اور اس طرح تاخیر کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ شکر گڑھ میں 1970ء سے پہلے ایک پل تعمیر ہونا شروع ہوا تھا اور اب بھی وہ زیر تعمیر ہے ۔ یہ محکمہ نے غلط سٹیٹمنٹ دی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے تو ان پلوں کے بارے میں بتایا ہے ہے جن کو پانچ سال گزر گئے ہیں ۔ آپ کا تو سوال اس میں نہیں آتا کیونکہ اس کو تو ابھی پانچ سال نہیں ہوئے ۔ اس لیے یہ غلط نہیں ہے آپ علیحدہ سوال کر سکتے ہیں ۔

مسٹر انور علی بٹ ۔ جناب والا ۔ کام بند پڑا ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کے پاس جو لسٹ ہے وہ تو ان کی ہے جن کو پانچ سال ہو گئے ہیں ۔

مسٹر انور علی بٹ ۔ جناب ۔ یہ کام 1959ء میں شروع ہوا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے آپ تاریخ متعین کر لیں پھر میں دیکھوں گا ۔

کٹھ سکھرال تا ڈھاک سڑک کی مرمت

*4815 ۔ **ملک محمد اعظم** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ کٹھ سکھرال تا ڈھاک تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا کی پختہ سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ خوشاب تا کٹھ سکھرال اور ٹیکووال تحصیل شاہپور تا چکیاں ہر دو پختہ سڑکوں کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان سڑکوں کی مرمت کب تک کی جائے گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی)۔ (الف) جی ہاں۔
(ب) جی ہاں۔
(ج) (i) **کٹھ سگھرال تا ڈھاک**۔ بوجہ سیلاب سڑک اور برموں (Berms) پر جہاں گڑھے پڑ گئے تھے۔ ان کو شنگل اور مٹی سے علی الترتیب بھر دیا گیا ہے۔ لائٹ پیچ ورک (light work patch) مکمل کر دیا گیا ہے لہٰذا سڑک گاڑیوں کی آمد و رفت کے لیے بالکل ٹھیک حالت میں ہے۔
(ii) **خوشاب تا کٹھ سگھرال**۔ بوجہ سیلاب سڑک جن جگہوں سے ٹوٹ گئی تھی۔ سوائے میل نمبر 201 اور 14 کے باقی سڑک کو درست کر دیا گیا ہے۔ میل نمبر 201 اور 14 میں کام جاری ہے جس کو مورخہ 31-5-1974 تک مکمل کر دیا جائے گا۔
(iii) **ویگووال تا چکیاں**۔ اس حصہ کے ٹینڈرز طلب کیے گئے ہیں جو کہ ٹھیکیداروں کے نام آلاٹ کر دیئے گئے ہیں۔ اس سڑک کی کشادگی و مضبوطی کا کام جاری ہے۔ جس کی پراگرس (progress) تسلی بخش طور پر جاری ہے۔

ملک محمد اعظم۔ جناب والا۔ اگر میں ان کی خدمت میں عرض کروں کہ جزو (ج) کے حصہ (الف) میں جو اطلاع ان کو دی گئی ہے۔ وہ بالکل غلط دی گئی ہے۔ ایک ہفتہ پہلے میں نے اس سڑک پر سفر کیا ہے۔ اور یہ اطلاع ان کی بالکل غلط ہے۔ تو اس کے متعلق وہ دوبارہ تحقیقات کرنا پسند کریں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ ضرور۔ اگر انہوں نے غلط اطلاعات فراہم کی ہیں۔ تو اس کی تحقیقات کی جاوے گی۔

مسٹر سپیکر۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ غلط اطلاع ہے۔ آپ اس کو کوالیفائی کر رہے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ بہرحال کسی غیر جانبدار آفیسر کو وہاں پر بھیجا جا سکتا ہے تا کہ وہ وہاں جا کر معاملہ کی چھان بین کرے۔

کرنل محمد اسلم خان لیازی۔ جناب والا۔ خوشاب تا کٹھ سگھرال تک میں خود گیا ہوں۔ وہاں پر جگہ جگہ سڑک ٹوٹی ہوئی ہے۔ اور وہ 31 مئی سے پہلے بننی قطعاً ناممکن ہے۔ یہ جو اس ہاؤس کو غلط اطلاع دی رہی ہے۔

اس کا ازالہ کیوں نہیں کیا جاتا ۔ اور بیشک 31 مئی تک یہ ختم نہیں ہو سکتی ہے ۔ ہم لوٹس دیتے ہیں اس چیز کا ۔ یہاں سے ایک کمشن جائے۔ اور دیکھے کہ یہ سڑک مکمل ہو گئی ہے ۔ اور یہ ایک جگہ نہیں ہے ۔ تمام سڑکوں کی حالت اسی طرح ناگفتہ بہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کرنل صاحب آپ کا سوال تو مکمل ہو گیا ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف کوئی کمشن مقرر کرنے کے لیے تیار ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ یہ عمل درآمد کی بات ہے اور آپ کمشن کی بات کر رہے ہیں ۔ بہر حال جب سوال دیا گیا تھا ۔ اس وقت خیال تھا کہ یہ سڑک 31 مئی تک ختم ہو جائے گی ۔ اگر نہیں ہو گی ۔ تو ہم اس مالی سال کے اندر کرا دیں گے ۔

ملک محمد اعظم ۔ جناب والا ۔ اگر جوابات غلط آتے ہیں تو ہر ممبر کا استحقاق مجروح ہوتا ہے ۔ وزیر موصوف یہ یقین کرائیں کہ یہاں سے ممبران کی ٹیم جائے گی ۔ اور وہ موقعہ پر جا کر دیکھے گی ۔ اگر ان کا جواب واقعی غلط ہے ۔ تو کیا ان افسران کے خلاف ایکشن لینے کے لیے وہ تیار ہیں یا نہیں ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ تین حصوں میں سے دو حصوں کے جوابات ممبروں کے کہنے کے مطابق غلط ہیں ۔ تو اس سلسلہ میں وہ تجاویز پیش کر رہے ہیں ۔

That the team of Members should go.

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ میں پہلے سارے کیس کو دیکھ لوں ۔ پھر اس کے بعد ایوان کو بتا دیا جاوے گا ۔

Mr. Speaker: He will inform the House tomorrow. Answer to come up tomorrow when the question hour finishes.

مواضعات خوشاب ضلع سرگودھا کے لیے پختہ سڑک

*4817 ۔ **ملک محمد اعظم** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ مواضعات دیٹوال ۔ جسوال ۔ منگوال تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا کے لیے کوئی پختہ سڑک موجود نہیں ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت ان مواضعات کے لیے پختہ سڑک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) - جی نہیں - پہلے کوئی سڑک موجود نہیں ہے - اس حقیقت اور عوام کی تکلیف کو مد نظر رکھتے ہوئے عوامی حکومت نے کٹھ سکھرال تا اللہ پختہ سڑک کا منصوبہ منظور کیا ہے - جو ان مواضعات کے لیے رسل و رسائل میں آسانیاں بہم پہنچائے گا -

سڑک پر کام شروع ہو چکا ہے -

ملک محمد اعظم - یہ سڑک کتنے عرصہ میں مکمل ہونے کی توقع ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - کوشش کریں گے - جتنی جلدی ہو سکے گا -

---

نارووال مریدکے سڑک کی تعمیر میں تاخیر

*4833 - مسٹر محمد انور علی بٹ - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نارووال مریدکے پکی سڑک زیر تعمیر ہے - اگر ایسا ہے تو اس کا کتنے میل لمبا حصہ اب تک مکمل ہو چکا ہے اور باقی کب تک مکمل ہو جائے گا -

(ب) مذکورہ سڑک پر کل کتنے پل تعمیر ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تعمیر ہیں -

(ج) مذکورہ سڑک کی تعمیر پر اخراجات کا ابتدائی تخمینہ کیا تھا اور اب آخری نظر ثانی شدہ تخمینہ کیا ہے - اس میں سے اب تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے -

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر کی رفتار منصوبہ کے مطابق تسلی بخش نہیں ہے - اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں اور حکومت اسے جلد از جلد تعمیر کرانے لیے کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) - (الف) یہ درست ہے کہ نارووال مریدکے پکی سڑک زیر تعمیر ہے - اس کے تقریباً گیارہ میل مکمل طور پر تعمیر ہو چکے ہیں - اور بقیہ سڑک دسمبر 1974ء تک مکمل ہونے کی توقع ہے -

(ب) مذکورہ سڑک پر تین پل تعمیر ہو چکے ہیں - اور پانچ پل زیر تعمیر ہیں - ان کے علاوہ کل 256 پلیاں تعمیر ہو چکی ہیں اور بقایا 67 پلیاں زیر تعمیر ہیں -

(ج) سڑک پر اخراجات کا ابتدائی تخمینہ 2,15,17,300 روپے تھا ۔ نظر ثانی شدہ اور آخری تخمینہ تیاری کے مراحل میں ہے ۔ اس میں سے اب تک 1,38,42,401 روپے خرچ ہو چکے ہیں ۔

(د) یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر کی رفتار منصوبہ کے مطابق تسلی بخش نہیں ہے ۔ اس کی وجہ گذشتہ دنوں کے سیلاب بارشوں کی زیادتی ۔ تعمیراتی سامان کی گرانی وکمیابی اور ٹھیکیداروں کی ہڑتال ہے ۔

بہرحال حکومت پوری کوشش کر رہی ہے کہ یہ کام جلد از جلد پایۂ تکمیل کو پہنچے اور اس سڑک کے دسمبر 1974ء تک مکمل طور پر تعمیر ہو جانے کی توقع ہے ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ ۔ سپلیمنٹری سر ۔

مسٹر سپیکر ۔ اتنے واضح جواب کے بعد بھی کسی ضمنی سوال کی ضرورت باقی رہتی ہے ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ ۔ جناب والا ۔ نو میل کا ٹکڑا تو اتنے عرصہ میں بنا ہے ۔ باقی تیس میل کا ٹکڑا وہ 30 دسمبر تک کیسے مکمل کر لیں گے ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ کرکے دکھائیں گے ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ ۔ نو میل کا ٹکڑا جناب کتنے عرصہ میں مکمل ہوا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ نو نہیں جناب گیارہ میل کا ٹکڑا ہے ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ ۔ جناب والا ۔ واضح سوال ہے ۔ بعض گیارہ میل کا ٹکڑا انہوں نے کوئی چار سال میں ختم کیا ۔ اب آٹھ مہینوں میں یہ بقایا 30 میل کا ٹکڑا کیسے مکمل ہو جائے گا ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ ۔ جناب والا ۔ اس میں وہ بتائیں کہ ایسا کون سا طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ بقایا سڑک آٹھ ماہ میں فوری طور پر مکمل ہو جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ مزدور زیادہ لگا چلویں گے ۔ سامان زیادہ دیا جا سکتا ہے اور بہت سا ٹکڑا پایۂ تکمیل کو پہنچنے والا ہے ۔ اس لئے آپ کا ضمنی سوال نہیں بنتا ہے ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ ۔ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ جو پانچ میل بقایا رہ گئے ہیں اس میں کتنے پل ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال دے دیں ۔ میں جواب دے دوں گا ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ ۔ جناب والا ۔ یہ جو خرچہ انہوں نے بتایا ہے اس میں سے نارووال میں تین کوٹھیاں بنائی جا رہی ہیں ۔ وہ بھی اسی خرچہ سے بن رہی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے تو آپ یہ premises locate کریں ۔ کیا یہ بات درست ہے کہ کسی ٹھیکیدار نے یا کسی اور نے اس میں سے روپیہ خرد برد کیا ہے ۔ پھر میں آپ سے یہ کہوں گا کہ اس طرح سے نہیں ۔ مجھے لکھ کر دے دیں کہ آپ کس ذمہ داری سے کہہ رہے ہیں ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ ۔ جناب والا ۔ میری عرض سن لیں ۔ وزیر صاحب نے جواب میں کہا ہے کہ اس اراضی پر پانی آیا تھا ۔ اس وجہ سے اس میں تاخیر ہوئی ہے ۔ حالانکہ وہ میرا علاقہ ہے وہاں پر سیلاب کا پانی آیا ہی نہیں ہے یعنی خواہ مخواہ یہاں پر غلط بیان دیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے سیلاب کو ایک وجہ بتایا ہے ۔ یہ نہیں کہا کہ وہاں پر کوئی سامان مہیا کیا گیا تھا ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ ۔ جناب والا ۔ سیالکوٹ میں اوسطاً بارش باقی تمام اضلاع سے زیادہ ہوتی رہتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے اس اعتراض اور جواب میں کوئی conflict نہیں ہے ۔ میں کیسے کہوں کہ اس کا جواب دیں ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ ۔ جناب والا ۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جو بات فیلڈ میں ہو رہی ہے وہ بات نہیں ہے جس کا ہمیں جواب مل رہا ہے یعنی due date سے دو سال زیادہ ہو گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا مطلب یہ ہے کہ پہلے اس کام کی رفتار سست رہی ہے ۔ وہ کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں ۔ آپ کے وعدے پر اس وقت تک یقین نہیں آ سکتا جب تک آپ اس پر خاص توجہ نہیں دیں گے ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ ۔ یہ بھی ہے اور یہ جو غلط رپورٹیں آ رہی ہیں ان کے متعلق کیا کرنا چاہیے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آئندہ کے لیے تو توقع کی بات ہے ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ ۔ جناب والا ۔ اس میں فنڈ کا ضیاع ہو رہا ہے ۔ پانچ ہزار روپے ماہانہ ان کی ایسٹیبلشمنٹ ورک چارجز لے رہی ہے ۔ معلوم نہیں کہ وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ یہ کام کون کرا رہا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنے سوال کو concrete طور پر پیش کریں ۔ اس طرح پوچھیں کہ کیا یہ بات ٹھیک ہے کہ جو مقررہ وقت سے زیادہ اتنا عرصہ گزر رہا ہے اس پر ہر مہینے بیس ہزار روپے ایسٹیبلشمنٹ پر خرچ ہوتا ہے ؟ تقریر سے سوال نہیں بنتا ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ ۔ جناب والا ۔ سوال و جواب کے سلسلے میں جناب وزیر صاحب بھی نئے ہیں ۔ تو اس لیے میں نے دو تین سوالات کئے ۔ آپ نے انہیں turn down کر دیا لہذا اب پھر میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ نارووال مریدکے روڈ کے کونسے حصے میں سیلاب آیا تھا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال کریں ۔ یہ سیلاب کے آنے کی بات نہیں ہے ۔ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ سیلاب کی کوئی وجہ بتائی جاتی ہے یہ نہیں کہ اس علاقے میں سیلاب آیا تھا ۔ سیلاب تو سارے پنجاب میں آیا تھا اور رسل و رسائل کے ذرائع منقطع ہو گئے تھے ۔ اس لیے وہ سامان نہیں پہنچ سکا تھا ۔ یہ سمجھتے ہیں کہ جہاں سیلاب ہو وہاں سڑک بنتی تھی ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہ جو انہوں نے ابھی ابھی فرمایا ہے کہ سیلاب کی وجہ سے ایسا ہوا ۔ یہ سیلاب تو دریائے راوی میں آیا تھا اور لاہور شہر کی سڑکیں بھی خراب ہو گئی تھیں ۔ اگر سیلاب نہ بھی آئے تب بھی سڑک خراب ۔ اگر سیلاب آئے بھی تب بھی سڑک خراب ۔ یہ کیا منطق ہے ۔ یہ منطق میری سمجھ میں نہیں آئی ۔ تو کیا وزیر موصوف فرما سکتے ہیں کہ جب دریائے راوی میں سیلاب آیا تھا تو لاہور شہر کی سڑکیں خراب ہو گئی تھیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ وقفہ سوالات ہے تقریر کرنے کا وقت نہیں ہے ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہ سڑک کن کن ٹھیکہ داروں کے پاس ہے یا کون کون ٹھیکہ دار اس سڑک پر کام کر رہے ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال درکار ہے ۔

رائے مہاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس سڑک کی تعمیر میں جو غیر معمولی تاخیر ہوئی ہے اس کے لیے متعلقہ

آدمی کے خلاف کوئی ایکشن لینے کا ارداہ رکھتے ہیں تاکہ دوسرے لوگ عبرت حاصل کریں اور وقت پر کام کریں ؟

مسٹر سپیکر ۔ کیا وزیر موصوف اس پر غور کریں گے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ اس میں جو عارضہ بتایا گیا ہے وہ بارشیں تھیں ۔ سیلاب تھا ۔ مہنگائی تھی ۔ تو اب میں بارشوں کے خلاف انتقامی کارروائی یا سیلاب کے خلاف کوئی کارروائی کیسے کر سکتا ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : The House is called to order please.

صوفی نذر محمد ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے سوال کے جزو (د) کے جواب میں فرمایا ہے ۔ کہ کام کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے ۔ اگر کام کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے تو اس پر کیا ایکشن لیا گیا ہے ؟

منسٹر سپیکر ۔ وہ اس کا جواب پہلے دے چکے ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ آج آپ کی خاص نظرکرم وزیر صاحب پر ہے ۔ یا تو ان کا آج پہلا دن ہے اور آپ ان کو ٹریٹیگ دے رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب ۔ یہ بات نہیں ہے ۔ سوال ایک concrete form میں پوچھا گیا ہے مگر آپ کا اور انور علی بٹ صاحب کا ضمنی سوال تقریروں میں گم ہو جاتا ہے ۔

صوفی نذر محمد ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر موصوف نے جواب میں بتایا ہے کہ ٹھیکے داروں کی ہڑتال کی بھی ایک وجہ ہے تو کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ ٹھیکے دار کتنے ہیں اور کب انہوں نے ہڑتال کی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال دیں ۔

صوفی نذر محمد ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال دینے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ آپ کے جواب میں یہ چیز موجود ہے ۔ آپ نے ایک وجہ اسی سلسلے میں بتلائی ہوئی ہے ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں اس سلسلے میں وزیر موصوف سے دریافت کرنے کی اجازت دی جائے کیونکہ ہمیں ایک ہی دفعہ تو پوچھنے کا موقع ملتا ہے باقی ہماری پارٹی کا سلسلہ ہے ۔ تو میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے ساتھ جو وہاں دھاندلیاں ہو رہی ہیں ان کا تدارک کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے پھر تقریر شروع کر دی ہے ۔ اگر آپ سوال پوچھیں تو میں اجازت دوں گا ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ ۔ جناب والا ۔ اس سڑک کو شروع ہوئے چار سال ہو گئے ہیں وہاں پر کام نہیں ہو رہا ہے ۔ جن لوگوں کو ٹھیکہ دیا گیا ہے وہ بیٹھے ہوئے ہیں ۔ گورنمنٹ کی رقم ضائع ہو رہی ہے اور لوگ اس سلسلے میں ہم سے پوچھتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بٹ صاحب ۔ آپ نے سوال ابھی تک نہیں پوچھا ۔ آپ سوال پوچھیں میں اس کی اجازت دوں گا ۔ لیکن وقفہ سوالات میں تقریر کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ ۔ جناب والا ۔ میں نے دو تین سوال کیے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ فارم ٹھیک نہیں ہے ۔ پتا نہیں مجھے ٹریننگ لینی چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے آپ کو فارم تجویز بھی کیا تھا آپ نے کہا وہاں کوٹھیاں بن رہی ہیں ۔ میں نے ایک concrete form میں سوال بنا کر آپ کو پیش کیا تھا ۔ اب آپ نے سوال پوچھا نہیں تو میں اس میں کیا کر سکتا ہوں ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ ۔ جناب والا ۔ میں نے بیسیوں سوالات پوچھے ہیں اور آپ نے فرما دیا ہے کہ میں اس میں کیا کر سکتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنے سوال کو تقریر میں گم کر دیتے ہیں ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ ۔ پھر ہلہ گلہ شروع کر دیں گے ۔

(قطع کلامیاں)

رائے میاں خان کھرل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ معزز رکن اسمبلی نے آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کے نوٹس میں ایک محکمے کی دیدہ دانستہ دھاندلی کا ذکر کیا ہے ۔ جناب والا ۔ میں آپ سے یہ استدعا کروں گا کہ متعلقہ وزیر صاحب ایک ایسی سب کمیٹی تشکیل دیں جس میں یہ چاروں متعلقہ ممبر بھی ہوں گے اور وہ ان کی نگرانی میں وزیر صاحب کو رپورٹ دے سکے گی ۔ اگر وہ واقعی تیس ہزار روپیہ فی لنک والا ضائع ہو رہا ہے تو وہ دھاندلی ہو رہی ہے اور اس کا تدارک ہونا چاہیے ۔ کیونکہ وہ قومی سرمایے کا ضیاع ہے اگر اس طرح کے سوال کو ٹالا گیا تو وہ محکمے بالکل بے لگام ہو جائیں گے اور اس کی اصلاح نہیں ہو سکے گی ۔

مسٹر سپیکر - پھر تقریر شروع ہو گئی ہے۔

رائے میاں خان کھرل - یہ قومی سرمائے کی بات ہو رہی ہے اور آپ کے نوٹس میں یہ بات آگئی ہے - تو کیوں نہیں ایک سب کمیٹی بنا کر متعلقہ ممبر کو اس میں شامل کیا جاتا۔

مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھیں۔ اس طرح آپ وقفہ سوالات کو وقفہ تقریر بنا دیتے ہیں - سوالات میں دو باتیں نہیں ہوتیں - ایک تقریر نہیں ہوتی ہے اور دوسری تجاویز نہیں ہوتی ہیں۔ تجاویز ہوتی ہوں تو ان کے لیے ریزولیوشن آتے ہیں۔ ہمیں اس تمام فنکشن کا اب تک کچھ نہ کچھ پتا چل جانا چاہیے کہ وقفہ سوالات تجاویز کے لیے نہیں ہوتا بلکہ انفارمیشن حاصل کرنے کے لیے ہوتا ہے تا کہ جو سرکاری افسران ہیں - سرکاری عملہ ہے اور مختلف محکمے ہیں وہ اپنے آپ کو سوالات کے ذریعہ جواب دہ سمجھیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب تک ضمنی سوالات متعلقہ ہیں میں سوال کرنے سے کسی کو منع نہیں کرتا ہوں لیکن آپ نے جو سوال پوچھنا ہے اس کو concrete form بنا کر وزیر متعلقہ سے نہیں پوچھتے ہیں تو وہ کس بات کا جواب دیں - تقریر کا جواب وزیر متعلقہ تو نہیں دے سکتا۔ اس لیے آپ سوال پوچھیں۔ مثلاً بٹ صاحب نے جو تقریر کی ہے پہلے حصے میں میں نے ان کو تجویز کیا تھا کہ آپ کے دو سوال بنتے ہیں - ان میں سے یہ دو سوال پوچھ لیجئے۔ ان کی فارم بنا کر دی تھی انہوں نے مناسب نہیں سمجھا کہ وہ وزیر متعلقہ سے سوال پوچھ لیں تو اس سلسلے میں ان کی اور کوئی مدد نہیں کر سکتا ہوں۔

مسٹر محمد انور علی بٹ - جناب والا - جس طرح آپ چوہدری امان اللہ لک صاحب کو اکثر دیکھتے ہیں کہ نہ ہمیں پتا چلتا ہے کہ وہ کیا سوال کر رہے ہیں نہ آپ کو پتا چلتا ہے۔

مسٹر سپیکر - وہ پھر ناراض بھی تو ہوتے ہیں۔

مسٹر محمد انور علی بٹ - آپ اکثر ان کو entertain کرتے ہیں تو اسی صورت میں ہم نے بھی یہ سلسلہ جاری کیا۔

مسٹر سپیکر - ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

مسٹر عبدالحفیظ کاردار - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - کل سینئر وزیر صاحب نے اشارہ کیا تھا کہ قومی اسمبلی میں سوالات پر تین ضمنی سوالات کی اجازت دی جاتی ہے مگر یہاں ایک مسئلہ اٹھا تھا کہ ایک سوال کے لیے آپ

کتنا وقت دیں گے ۔ انور علی بٹ صاحب نے ایک سوال دیا اور اس سوال پر اسمبلی میں تقریر شروع کر دی حالانکہ مجھے تقریر پر کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ مگر تقریر کا وقت ہونا چاہیے اور ہر سوال کے لیے کچھ وقفہ دیجیئے گا ۔ دس منٹ ہوں یا پندرہ منٹ ہوں مگر یہ تو آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت ہو چکا ہے ۔

Mr. Speaker : Now we will go on to the next question.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ مسٹر عبدالحفیظ کاردار صاحب نے جو فرمایا ہے کہ یہاں ضمنی سوالات کے سلسلے میں ایسی روشن چل نکلی ہے جس کی کہیں بھی پارلیمانی روایات نہیں ہیں ۔ آپ مہربانی بھی فرماتے ہیں اور سوال کی فارم بھی بنا کر دیتے ہیں کہ اس طرح سے ضمنی سوال ہونا چاہیے مگر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فاضل اراکین کی وجہ سے بہت سے سوالات کے جوابات نہیں آ سکتے اور وہ ایوان کی میز پر پڑے رہتے ہیں ۔ آپ جس سوال کا ضمنی سوال بننا ہو اس کی اجازت دیا کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ فیصلہ کرنے سے پہلے مجھے ممبر کی بات سننی بھی ہوتی ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ بات سنتے بھی ہیں اور سوال کی فارم بھی بنا کر دیتے ہیں ۔ اس کا میں اعتراف کرتا ہوں مگر اسکے باوجود جیسا کہ کاردار صاحب نے فرمایا کہ ایک گھنٹہ کے وقفہ سوالات میں ایک سوال پر دس یا پندرہ منٹ صرف ہو جائیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ باقی سوالات پیش نہیں ہو سکیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگلا سوال ۔

پسرور تا نارووال سڑک کی کشادگی

*4834 ۔ **مسٹر محمد انور علی بٹ** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) سیالکوٹ پسرور سڑک کو کشادہ کرنے پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے اور کشادگی کا کام کب ختم ہوا ۔

(ب) پسرور نارووال سڑک کو کشادہ کرنے کے لیے 74 ۔ 1973ء کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی اور اس میں سے اب تک کتنی رقم خرچ کی گئی ہے ۔ اگر ابھی تک کشادگی کا کام ختم نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہ کیا ہیں اور کب تک کام مکمل ہونے کی امید ہے ۔

(ج) پسرور نارووال سڑک کی موجودہ چوڑائی کتنی ہے اور کشادگی کے بعد کیا ہو گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) سیالکوٹ پسرور سڑک کو کشادہ کرنے پر اب تک مبلغ 8,34,000 روپے (آٹھ لاکھ چونتیس ہزار روپے) خرچ ہو چکے ہیں ۔ سڑک کی کشادگی کا کام ابھی باقی ہے ۔

(ب) پسرور تا نارووال سڑک کو کشادہ کرنے کے لیے بجٹ 74 ۔ 1973ء میں مبلغ (-/15,00,000) پندرہ لاکھ روپے مخصوص کئے گئے ہیں (-/10,000) دس ہزار روپے خرچ ہوئے ہیں ۔ کشادگی کا کام فروری 1974ء میں شروع ہوا ہے ۔ اور اس کو مکمل کرنے میں مزید دو سال لگیں گے ۔

(ج) اس وقت سڑک کی چوڑائی دس (10) فٹ ہے ۔ اور کشادگی کے بعد چوڑائی بیس (20) فٹ ہو جائے گی ۔

شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر مواصلات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سیالکوٹ پسرور سڑک کا کام کب ختم ہوا تھا ۔ آپ فرما رہے ہیں کام ختم نہیں ہوا اس کی میعاد کیا تھی ۔ کیا اس میں مزید مہلت دی گئی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ سوال واضح نہیں ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ میرے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جس ٹھیکیدار کو ٹھیکہ دیا گیا اس میں کام ختم کرنے کی میعاد ہوتی ہے کہ فلاں تاریخ کو کام ختم کرنا ہے ۔ اس کی میعاد ختم ہوگئی ہے مگر اس کے باوجود آج تک کام ختم کیوں نہیں ہوا ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ محکمہ سے معلوم کرکے بتایا جائے گا ۔

شیخ عزیز احمد ۔ سوال (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ سڑک کی کشادگی کا کام کب ختم ہوا ۔

سپیکر ۔ اس کے متعلق جواب دیا گیا ہے کہ مزید دو سال لگیں گے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ کہاں لکھا ہوا ہے ۔

سپیکر ۔ جواب کے جز (ب) کے آخر میں لکھا ہوا ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ وہ تو جز (ب) کے جواب میں ہے ۔ میں حصہ (الف) کے بارے میں عرض کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جواب آگیا ہے جملے جزو (الف) میں دیا گیا ہے جملے (ب) میں دیا گیا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جزو (الف) میں سیالکوٹ پسرور سڑک کے متعلق ہے ۔ (ب) میں پسرور تا نارووال سڑک کو کشادہ کرنے کے متعلق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ کام کب ختم ہوگا ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ سیالکوٹ پسرور سڑک علیحدہ ہے ۔ پسرور نارووال سڑک علیحدہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کو گرامر کے لحاظ سے پڑھیں انہوں نے حصہ (الف) میں پوچھا ہے کہ کشادگی کا کام کب ختم ہوا اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ کشادگی کا کام ابھی باقی ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ وہ پوچھ رہے ہیں کہ ٹھیکہ جب ہوا تھا اس میں میعاد کیا تھی وہ میعاد کے اندر کام ختم ہو گیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال نہیں ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ یہ ضمنی سوال ہے کہ میعاد کے اندر کام ختم ہو گا اگر میعاد کے اندر نہ ہوا تو اس کی وجہ بتائیں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ پچھلے سال سیلاب وغیرہ آئے تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب وہ یہ پوچھ رہے ہیں کہ ٹھیکے کی میعاد ختم ہو گئی ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ میعاد تو 30 جون 1974ء کو ختم ہوگی ۔ میں محکمہ سے پتہ کر کے بتاؤں گا ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ کل بتالیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ نے تسلی سے جواب لینا ہے تو کل کا دن مقرر نہ کریں ۔ وزیر موصوف کی رائے معلوم کر لیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ دن کا تعین فرما دیں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جب سوالوں کا آئندہ دن ہوگا ۔

کنور محمد یاسین خان ۔ جن ٹھیکیداروں کو سڑکوں کا ٹھیکہ دیا جاتا ہے ۔ اگر وہ اپنی معیاد میں سڑک مکمل نہیں کرتے تو ان کے خلاف کیا کارروائی کی جاتی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ ابھی تو یہ تسلی کرنا ہے کہ میعاد کے ابھی دن باقی ہیں یا نہیں ۔

کنور محمد یاسین خان ۔ یہ میرا جنرل سوال ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جنرل سوال نہیں ہوتا ۔

کنور محمد یاسین خان ۔ یہ اسی کے متعلق ہے کہ اگر وہ میعاد کے اندر سڑک تعمیر نہیں کرتے تو پھر ان کے خلاف کیا کارروائی ہوتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ بعض حالات میں میعاد بڑھا دی جاتی ہے بعض میں جرمانہ کیا جاتا ہے ۔

خان محمد ارشد خان ۔ جواب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ آٹھ لاکھ چونتیس ہزار روپے خرچ ہو چکے ہیں ۔ میں پوچھتا ہوں اس سڑک کو کشادہ کرنے کے لیے کل کتنی رقم رکھی گئی تھی ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ یہ ایک علیحدہ سوال ہے ۔

خان محمد ارشد خان ۔ یہ اسی سوال کا حصہ ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ سوال میں یہ پوچھا نہیں گیا ہے کہ کل کتنی رقم تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو پوچھ سکتے ہیں کہ باقی رقم کتنی رہ گئی ہے ۔

خان محمد ارشد خان ۔ یہی بتا دیں ۔

Mr. Speaker : The question shall be repeated. Next question please.

جرنیلی سڑک کی ناقص تعمیر

***4844** ۔ **چوہدری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب ملک غلام مصطفیٰ کھر صاحب نے دسمبر 1973ء میں لاہور تا راولپنڈی جرنیلی سڑک کی ناقص تعمیر کے ذمہ دار حکام کے خلاف تحقیقات کرنے کے لیے ایک تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی تھی جس کے سربراہ چیف انجینئر (عمارت) سید اسماعیل علی شاہ مقرر ہوئے تھے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ کمیٹی نے اب تک کتنا کام کیا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ٹی روڈ کی ناقص تعمیر کے بارے میں تحقیقات کے لیے جو کمیٹی تشکیل دی گئی تھی ۔ وہ اپنی رپورٹ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب جناب ملک غلام مصطفیٰ کھر صاحب کو پیش کر چکی ہے ۔ جس کے نتیجے کے طور پر کافی تعداد میں آفیسر معطل کئے گئے ہیں ۔ انکوائری اب دوسرے مرحلے میں ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے ۔ کہ اس تحقیقاتی کمیٹی کے سربراہ چیف انجینیئر سید اسماعیل شاہ صاحب تھے تو اسکے ساتھ کون سے ممبران شامل تھے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ سید اسماعیل شاہ چیئرمین تھے ۔ فیاض علی شاہ ممبر ۔ میاں محمد شفیع ممبر ۔ اور تجمل حسین ممبر ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ یہ رپوٹ جو جناب مصطفیٰ کھر صاحب کو پیش کی گئی تھی اس کے مطابق کون کون سے افسران کو مورد الزام ٹھہرایا گیا ہے ۔ اور کس کو بری الذمہ قرار دیا گیا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جو رپورٹ پیش کی گئی تھی وہ ابتدائی رپورٹ تھی اس وقت سب کو معطل کر دیا تھا اب انکوائری ہو رہی ہے ۔ اس میں اب پتہ چل جائے گا کہ کون کون موردالزام ہیں ۔

کنور محمد یاسمین خان ۔ کتنے افسران کو معطل کیا ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ اس انکوائری رپورٹ کے مطابق چیف انجینیئر ہائی ویز اور سپرنٹنڈنگ انجینیئر ہائی ویز کو معطل کیا گیا اور ایگزیکٹو انجینیئر راولپنڈی ۔ جہلم ۔ گجرات اور گوجرانوالہ ایس ڈی او 4 ۔ اوورسیر 22 کو معطل کیا گیا ۔

کنور محمد یاسمین خان ۔ جن افسران کو معطل کیا گیا ہے ان میں سے کتنے اب تک بحال ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی بحال نہیں ہوئے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ ان میں سے صرف چیف انجینیئر ہائی ویز بحال ہوئے ۔ باقی نہیں ہوئے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ جو اس کمیٹی کے چیئرمین تھے وہ چیف انجینئر ہائی ویز مسٹر جمال دین کے مخالف تھے اور ان کے ہائی کورٹ میں کیس بھی چلتے رہے ہیں ۔ انہیں اس کمیٹی کا چیئرمین بنا کر جمال دین کے خلاف انتقامی کارروائی کی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس سوال کی اجازت نہیں دے سکتا ۔ میں اس بات کی وضاحت کر دینی چاہتا ہوں کہ اصل سوال پوچھنے میں بھی اس قسم کے ذاتی اعتماد پر مبنی سوالات پوچھنے کی اجازت نہیں ہوتی اس سلسلے میں آپ قواعد کا مطالعہ کریں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ اس کی حتمی رپورٹ اور حتمی فیصلہ کب تک کیا جا سکے گا ۔ عبوری رپورٹ تو آ گئی ہے ۔ اس سلسلے میں جو انسران معطل ہیں ان کی وجہ سے ٹھیکیداروں کے پیسوں کی ادائیگی رک چکی ہے ۔ تو کب تک اس کا حتمی فیصلہ کیا جا سکے گا ۔

وزیر مواصلات وتعمیرات ۔ حتمی رپورٹ کے لیے ایک ٹریبیونل مقرر کیا گیا تھا ۔ جب سے میں نے چارج لیا ہے میں نے انہیں دو دفعہ یاد دھانی کرائی ہے تاکہ فیصلہ جلد ہو سکے اور ہمارا ہائی ویز کا کام نہ رکے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ انہیں اس سلسلے میں ذاتی دلچسپی لینی چاہئے ۔ بے شمار لوگ ایسے ہیں جو بے گناہ معطل کئے گئے ہیں اور اس وجہ سے ٹھیکیداروں کے پیسے رکے ہوئے ہیں اور وہ کوئی کام نہیں کر سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں تقریر کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب ۔ یہ بتایا جائے کہ وہ کب تک جواب دے سکیں گے یا کب تک ان کا فیصلہ ہو سکے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ میں حتمی تاریخ تو نہیں بتا سکتا ۔ میں کوشش کروں گا کہ فیصلہ جلد از جلد ہو ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب ۔ بے شمار لوگ ایسے ہیں جو دھاندلیوں کا شکار ہو چکے ہیں اور وزیر موصوف ذاتی دلچسپی لینے کی یقین دہانی نہیں کراتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ لک صاحب ۔ آپ اگلا سوال پیش کریں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب ۔ وہاں پر اتنی بڑی دھاندلیاں ہو چکی ہیں ۔

Mr. Speaker : Then I will have to be more careful about the question hour if the members insist on making speeches. I have called upon the next question.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب ۔ آپ اس سے بھی زیادہ جو چاہے کہیں لیکن جو ہم چاہتے ہیں وہ ضرور پوچھیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ لک صاحب ۔ آپ اپنا اگلا سوال پیش کریں ۔

چوھدری امان اللہ الک ۔ جناب ۔ یہ ایک اہم سوال ہے اور اس کا جواب پہلے دیا جانا چاہئے ۔

Mr. Speaker : I can't allow speeches and the members should be a little more cautions in this re pect. Next question Please.

(قطع کلامیاں)

گجرات سرگودھا سڑک کی تعمیر

*4845 ۔ **چوھدری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) گجرات سرگودھا سڑک کے میل نمبر 27 تا 32 کا ٹھیکہ کتنی لاگت میں کس ٹھیکیدار کو دیا گیا ہے اور مذکورہ حصہ کی تعمیر کب تک ہو گی ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ زیر تعمیر سڑک کے میل نمبر 32 تا 41 کی تعمیر کا کام اور ٹھیکیداروں کی غفلت کی بناء پر بروقت نہیں ہو سکی ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے گنے کی سپلائی شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین کو بر وقت نہیں ہوئی ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سڑک کب تک مکمل ہونے کی امید ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔

علاقہ	ٹھیکیدار	رقم ٹھیکہ
(الف) (1) میل 2710 تا میل 28/6	ملک شیر بہادر ۔ ماڑی انڈس ۔ میانوالی ۔	4,31,500/- روپے

علاقہ	ٹھیکیدار	رقم ٹھیکہ
(2) 28/6 میل تا میل 30/3	محمد ممتاز حق نواز 19 سول لائین سرگودھا	5,22,000/- روپے
3 ۔ میل 30/3 تا میل 30/5 (بمع اپروچز برائے پل جمشید میل 30/5)	برادرز ریلوے ۔ روڈ گجرات	1,50,000 روپے
4 ۔ میل 30/6 تا 32/4	ایم اے مجید اینڈ کمپنی F-309 سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی	5,18,400/- روپے
5 ۔ میل 30/5 (پرانے پل کا گرانا اور نئے پل کی تعمیر)	پروگریسو کنسٹرکشن کمپنی 30 ۔ جی ماڈل ٹاؤن لاہور	1,00,000 روپے

مذکورہ حصے کی تعمیر شروع ہو چکی ہے ۔ اور 30 جون 1974ء تک مکمل ہونے کی امید ہے ۔

(ب) میل 32/4 تا 36/4 کی تعمیر کا کام حسب پروگرام جاری ہے البتہ میل 36/4 تا 41/0 ٹھیکیدار (میسرز انعام برادرز) کی غفلت کی وجہ سے نہیں ہو سکا ۔ ٹھیکیدار کا ٹھیکہ منسوخ کر کے اس کو 25,000 روپے جرمانہ لگا کر اس کا حساب بیباق کر دیا ہے ۔ اس جگہ کا کام دوسرے ٹھیکیداروں کو الاٹ کر دیا گیا ہے ۔ اور کام باقاعدہ شروع ہو چکا ہے ۔

(ج) اس سڑک پر گنے کی سپلائی میں کوئی رکاوٹ نہیں کیونکہ یہ سڑک پہلے ہی دس فٹ چوڑی پکی ہے ۔

(د) امید ہے کہ یہ سڑک 30 جون 1974ء تک مکمل ہو جائے گی ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ یہ 25 ہزار روپے جو کا جرمانہ بتایا گیا ہے اس میں افسران نے دھاندلیاں کی ہیں ۔ کیا وزیر موصوف اس کی تحقیقات کریں گے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ آپ کا ضمنی سوال نہیں بنتا ۔ آپ پہلے سوال کی فارم تو بنا لیا کریں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ 25 ہزار روپے کی رقم جو جواب کے جز (ب) میں دکھائی گئی ہے وہ غلط ہے ۔ کیا وزیر موصوف اس کی تحقیقات کرانے کیلئے تیار ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ میرے خیال میں یہ 25 ہزار روپے کی جرمانے کی جو رقم دی گئی ہے وہ درست ہے ۔

بدوملہی تا قلعہ صوبا سنگھ سڑک کی پختگی

***4863 ۔ مسٹر محمد انور علی بٹ** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت بدوملہی تا قلعہ صوبا سنگھ سڑک کو پختہ کر رہی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو 74-1973ء کے بجٹ میں اس مقصد کے لیے کتنی رقم مختص کی گئی تھی اور اب تک اس میں سے کتنی رقم صرف ہو چکی ہے ۔

(ب) مذکورہ سڑک کو پختہ کرنے کا کام کب شروع کیا گیا تھا اور کام کی رفتار منصوبہ کے مطابق تسلی بخش ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں اور مذکورہ سڑک کو بروقت پختہ کرانے کے لیے کیا اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) جی ہاں ۔ اس کام کے لیے مالی سال 74-1973ء میں مبلغ دس لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی ۔ جس میں سے اب تک 50,000 روپے صرف کیے گئے ہیں ۔

(ب) کام مذکورہ کے لیے چھ دفعہ ٹنڈرز مشتہر کیے گئے ۔ لیکن ہر دفعہ کسی کنٹریکٹر نے ٹینڈرز نہیں دیئے ۔ آخر کار چھوٹے کنٹریکٹروں کو اس طرف مائل کرنے کے لیے کام کو گروپوں میں تقسیم کر کے ٹینڈر طلب کیے گئے جس کے نتیجے میں ایک ایک میل کے دو گروپوں کے لیے ٹھیکیداروں نے ٹینڈرز دیئے جو منظور کر لیے گئے اور ان دو میلوں میں کام شروع ہو چکا ہے ۔ تاہم مالی سال رواں کے اختتام تک مبلغ 3,00,000 روپے صرف کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔

سیلاب سے سڑکوں کی تباہ شدہ پلیاں

***4907 ۔ ملک شاہ محمد محسن** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1973 کے سیلاب سے صوبے میں سڑکوں کی کتنی پلیاں ٹوٹی تھیں ۔

(ب) کتنی پلیوں کی مرمت آج تک کی جا چکی ہے ۔ بقایا کب تک مکمل ہو جائینگی اور ان پر کتنی رقم صرف ہوئی ۔

(ج) وفاقی حکومت نے مذکورہ بالا پلیوں کی مرمت کے لیے کتنی رقم صوبائی حکومت کو فراہم کی ؟

مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ کل 99 پلیاں ٹوٹی تھیں ۔

(ب) اب تک جو پلیاں مرمت ہو چکی ہیں ان کی کل تعداد 37 ہے مزید 40 پلیوں کی مرمت اسی سال مکمل ہو جائے گی ۔ اور باقی ماندہ 22 پلیوں کی مرمت کا کام اگلے مالی سال میں مکمل ہو گا ۔ اب تک جو پلیاں مرمت ہوئی ہیں ان پر مبلغ 3,58,00 روپے خرچ ہو چکے ہیں ۔

(ج) وفاقی حکومت نے مذکورہ بالا پلیوں کی مرمت کے لیے کوئی رقم صوبائی حکومت کو فراہم نہیں کی ۔

مریدکے تا نارووال سڑک کی پختگی

***4941 ۔ صوفی نذر محمد** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) مریدکے تا نارووال سڑک کی پختگی کے لیے حکومت نے کب ٹنڈر مانگے اور اس کی تعمیر کب شروع ہوئی اور کب مکمل ہو گی ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی تکمیل کی میعاد میں کئی بار توسیع کی گئی ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کو جلد از جلد مکمل کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) مریدکے تا نارووال سڑک دو گروپوں میں تقسیم کی گئی ۔

(i) میل صفر تا میل 28 حصہ شیخوپورہ ڈویژن میں اور (ii) میل 29 تا میل 50 حصہ سیالکوٹ ڈویژن میں ہے ۔ میل صفر تا 28 مریدکے تا نارووال سڑک کے ٹنڈر مورخہ 6-1-1972ء کو طلب کیے گئے تھے ۔ اور کام تعمیر سڑک 1-3-1972ء کو شروع کیا گیا تھا ۔ سڑک میل 29 تا 50 کے ٹنڈر 6-2-1972 کو طلب کیے گئے تھے ۔ اور کام تعمیر سڑک 25-2-1972 کو شروع کیا گیا تھا ۔ دسمبر 1974ء تک سڑک مکمل ہو گی ۔

(ب) کام کی تکمیل کی میعاد 18 ماہ تھی ۔ جو کہ ایگریمنٹ کے مطابق 1-9-1973 کو ختم ہونا تھا ۔ ٹھیکیداروں نے میعاد کی توسیع کے لیے حالیہ بارشوں ۔ سیلاب ۔ مٹیریل کی قیمت اور مزدوری کی زیادتی کی وجہ سے درخواست کی ہے ۔ جو کہ محکمہ کے زیر غور ہے ۔ کام کی تکمیل کی میعاد میں توسیع کے متعلق خط و کتابت جاری ہے ۔ اور معاملہ محکمہ کے زیر غور ہے ۔

(ج) (i) امید ہے کہ مذکورہ سڑک از میل صفر تا 28 اکتوبر 1974ء میں انشاء اللہ مکمل ہو جائیگی ۔

(ii) مذکورہ سڑک کا حصہ از میل 29 تا 49 بھی جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ امید ہے کہ دسمبر 1974ء تک یہ بھی مکمل ہو جائیگی ۔

صوفی لذر محمد ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ٹھیکیداروں سے جو ایگریمنٹ تھا وہ 1973 - 9 - 1 تک تھا ۔ اب اس کی میعاد ختم ہو چکی ہے اور اسے مزید میعاد بھی نہیں دی گئی ۔ تو اس صورت میں وہ کام دسمبر 1974ء تک کیسے ختم ہو سکے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ اس میں واضح ہے کہ ابھی ایک مہینہ باقی ہے اور ہم زیادہ سے زیادہ لیبر لگا کر اس کام کو مکمل کرنے کی کوشش کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کام 1973 - 9 - 1 کو ختم ہونا تھا تو آپ انہیں اس کا طریقہ کار سمجھا دیں کہ جب تک اس کی درخواست زیر غور ہے وہ کام کرتے رہتے ہیں ۔ اگر کوئی جرمانہ ہو گیا ہے تو بہر حال کام تو جاری رہتا ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب ۔ اس بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ باقی سوالات کے جوابات میں ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

ملک شاہ محمد محسن ۔ جناب والا ۔ میاں خورشید انور صاحب کا ایک سوال ہے اس کی آڑ میں میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ساہیوال پاکپٹن روڈ کے توسیع کرنے کا وزیر موصوف ارادہ رکھتے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس سوال کا جواب دیا ہوا ہے ۔

ملک شاہ محمد محسن ۔ جناب والا ۔ اس کے متعلق جواب نہیں ہے ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس بیچاری کا کیا قصور ہے کہ اس سڑک کو کبھی بھی take-up نہیں کیا گیا ؟ میاں خورشید انور کا پنجاب کے اضلاع کی سڑکوں کے متعلق سوال ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کے متعلق باقاعدہ سوال لکھ کر دے دیں ۔ جواب آ جائے گا ۔

ملک شاہ محمد محسن ۔ جناب والا ۔ وہ باقاعدہ سوال تو آتا رہے گا اب جو سوال آیا ہوا ہے کیوں نہ اس سے فائدہ اٹھایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہر ممبر کسی نہ کسی سڑک میں interested ہے اور پھر آج تو سڑکوں کا دن ہے ۔

ملک شاہ محمد محسن ۔ جناب والا ۔ یہ اتنی بڑی اہم سڑک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے آپ کا یہ ارشاد نوٹ کر لیا ہے ۔

ملک شاہ محمد محسن ۔ جناب والا ۔ پاکپٹن ساہیوال اتنی اہم سڑک ہے کہ میرا خیال ہے کہ ٹریفک کا آج کل اتنا رش یہاں نہیں ہوتا جتنا وہاں پر ہوتا ہے ۔

خان محمد ارشد خان ۔ جناب والا ۔ میں اتنی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب سابقہ وزیر صاحب میلے پر تشریف لے گئے تو انہوں نے واپسی پر یہ اعلان کیا تھا کہ اس سڑک کو کشادہ کر دیا جائے گا ہم تو اس کی روشنی میں یہ پوچھتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو بجٹ پر تقاریر کا موقع ملے گا پھر ان کو یاد کرائیے گا آپ نے آج بھی پوائنٹ آف آرڈر پر اس بات سے فائدہ اٹھا لیا ہے ۔

خان محمد ارشد خان ۔ جناب والا شکریہ ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے آپ سے استدعا کرنی ہے کہ وقفہ سوالات میں جو ضمنی سوالات کیے جاتے ہیں جیسا کہ جناب کاردار صاحب نے کہا علامہ صاحب نے بھی کہا ہے کہ جو ضروری اور اہم سوالات ہوتے ہیں وہ تو اس طرح رہ جاتے ہیں آپکو کوئی اس کا راستہ تعین کرنا ہو گا ۔ آپ نے اس بات کا جواب نہیں دیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں وہاں بیٹھ کر کوئی مشورہ کر لیں گے آپ اس سلسلہ میں میری امداد کریں ۔

ملک اللہ دتہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس سوال دے جواب وچ جیہڑی ضلع وار تفصیل سڑکاں دی دتی گئے اے ضلع لاہور سڑک نمبر 1 مریدکے نارووال روڈ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایس کتاب نوں چھڈ دیو ناں ۔ اپنی گل کرو کہنا کیہہ چاہندے او ۔

ملک اللہ دتہ ۔ جناب والا ۔ میں ایہہ عرض کرنا چاہنا کہ ضلع لاہور دے وچ جیہڑیاں سڑکاں دکھائیاں گیاں نیں مریدکے توں نارووال ۔ مریدکے ضلع شیخوپورہ وچ اے نارووال ضلع سیالکوٹ دے وچ اے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تسی جیہڑی گل کہنا چاہندے او اوہ دسو جے ضرورت پئی تے پھر میں تفصیل پچھ لواں گا ۔

ملک اللہ دتہ ۔ جناب میں عرض ایہہ کرنا چاہنا کہ ضلع لاہور دے وچ جیہڑیاں سڑکاں دکھائیاں گیاں نے ایہہ ضلع سیالکوٹ شخوپورہ نے گجرانوالہ دیاں نیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایہدے دو طریقے نیں ۔ اک تے اے وے کہ تسی اک تحریک استحقاق پیش کر سکدے او کے پئی ایہدا جواب جیہڑا اے اوہ غلط اے تے ایہہ سڑکاں جغرافیائی طور تے اور انتظامیہ طور تے ضلع لاہور دے وچ نہیں ہیگیاں ۔ ایہہ غلط دکھائیاں گیاں نیں نمبر دو تسی ایہہ کر سکدے او کہ جے سوال اینان ای اہم ہووے تے جیہڑا ضابطہ نمبر 46 اے اوہنوں ذرا پڑھ لئو جے اوس وچ آ سکے تے ایس ایوان دے وچ ایہدے تے بڑی

لمبی چوڑی بحث ہو سکدی اے ۔ لیکن ایہہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بن سکدا ۔

ملک اللہ دتہ ۔ جناب میں بحث نہیں کرنا چاہندا میں تے اک غلطی دی نشاندہی کرنا چاہنا واں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں تہانوں طریقہ دس دتا اے ۔ ایہہ غلطی دی نشاندہی کرنے دا کوئی طریقہ نہیں ۔ روز ممبر ایس طریقے نوں استعمال کر دے نیں ۔ کسے کولوں پچھ لئو کہ اوہناں دے کول کیہڑا طریقہ تے نسخہ اے اوہ تسی وی ورت لئو ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں آپ سے اس امر کی وضاحت چاہونگا کہ ہمیں اس بات کی اجازت ہو گی کہ جس زبان میں چاہیں بات کی جائے اور آپ بھی جس زبان میں چاہیں جواب دے دیں ۔ رپورٹرز کس زبان میں اسے نقل کریں گے ۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے کیونکہ ترجمہ وہ قانوناً نہیں کر سکتے ۔ میرے پاس رپورٹیں موجود ہیں اگر بنگالی میں تقریر ہوئی ہے تو رپورٹنگ بھی بنگالی میں ہوئی ہے ۔ اردو میں تقریر ہوئی ہے تو رپورٹنگ بھی اردو میں ہوئی ہے ۔ اور اگر انگریزی میں تقریر ہوئی ہے تو انگریزی میں رپورٹنگ ہوئی ہے ۔ آپ اس کا ترجمہ کر کے شائع کریں گے یا پنجابی زبان میں ہی لکھیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اسی زبان میں لکھیں گے جس زبان میں بولی گئی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ٹھیک ہے ۔ میں آپ سے یہی چاہتا ہوں ان کی تو خیر اسی زبان میں رپورٹنگ ہوتی رہی ہے ۔ میں نے یہ سمجھا تھا کہ شاید آپ کی تقریر کا ترجمہ کر دیں گے ۔ میں چاہتا تھا کہ آپ کا بھی جواب وہ پنجابی میں لکھ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا میں نے پنجابی میں جواب دیا ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ مجھے اس بات کا احساس نہیں ہوا مگر بہر حال یہ ایک قدرتی اور فطرتی امر تھا جس کو میں محسوس نہ کر سکا ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada: You are very kindly educating some of the members and I would also like to be educated on a point of information which I want to put up before the House.

Colonel Muhammad Aslam Khan Niazi: You should go to Kindergarten.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: I am prepared to go there provided the member teaches me and thereby does not try to teach his own grand-mother how to suck.

The employees of Hazro Octroi are getting a pay scale which is lower than that of the people enjoying in other institutions. I have got a telegram from them and I want this to be highlighted in the Assembly. I seek a procedure from you.

Mr. Speaker: It can come either in the form of a resolution or in the shape of an adjournment motion. There is another method and that is to see the Minister for Local Government and have a discussion with him.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: I hope the statement which I have given has already been noted by the Minister for Local Government and he will take necessary action in the matter.

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

موضع پھالیہ میں پل کی توسیع

*4974 ۔ چوہدری محمد حیات گوندل ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ موضع پھالیہ کے قریب پھالیہ سے منڈی بہاؤالدین جانے والی بی ڈرین جہاں سڑک کراس کرتی ہے وہاں ڈرین پر پہلے ایک کافی لمبا پل تھا مگر اب سڑک کی از سر نو تعمیر پر اس پل کو بہت چھوٹا کر دیا گیا ہے جس میں بارشوں کے پانی کے نکاس کے لیے گنجائش ناکافی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پل کی پہلے سکیل کے مطابق توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ پرانا ٹوٹا ہوا پل ضرورت سے زیادہ لمبا تھا ۔ اور موجودہ تعمیر شدہ پل کم لمبا ہے ۔ لیکن موجودہ نکاس کے مطابق اسمیں کافی گنجائش رکھی گئی ہے ۔

(ب) جزو (الف) کا جواب منفی میں ہے اس لئے اس کی توسیع کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔

موضع رالیکے کے قریب پل پر بے جا مصرف

***4975 ۔ چوہدری محمد حیات گوندل** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گجرات سرگودھا روڈ موضع رالیکے کے قریب پھالیہ ڈرین کو کراس کرتی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس جگہ غیر معمولی طور پر پل تعمیر کیا گیا تھا اگر ایسا ہے تو اس پل کو اونچا کرنے پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس پل کے غیر معمولی اونچا ہونے کی وجہ سے کئی حادثات ہوئے

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ عوام کی شکایت پر اب اس پل کو نیچا کیا جا رہا ہے ۔ جس پر لاکھوں روپے خرچ ہوں گے ۔

(ہ) کیا حکومت محکمہ کے ان ملازمین کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جنہوں نے اس پل کو غیر معمولی طور پر اونچا کر کے حکومت کے لاکھوں روپے بے جا صرف کیے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) یہ حقیقت نہیں ہے کہ موضع رالیکے کے قریب پھالیہ ڈرین گزرتی ہے

بلکہ اس جگہ بڈھی نالہ سیم ڈرین ۔ گجرات سرگودھا روڈ کو کراس کرتی ہے ۔

(ب) یہ حقیقت ہے کہ اس جگہ پر ایک پل 1967-68ء میں 1962ء کے سیلاب کو مد نظر رکھتے ہوئے 19,000 مکعب فٹ پانی کے نکاس کے لیے تعمیر کیا گیا تھا ۔ جس پر 2,17,700 روپے کی رقم خرچ ہوئی تھی ۔

(ج) یہ حقیقت نہیں ہے کہ اس جگہ پل کی اونچائی کی وجہ سے کوئی حادثہ ہوا ہے ۔

(د) بعد ازاں رسول تا قادر آباد رابطہ نہر کی تعمیر کے بعد سیلاب کے دنوں میں 16,000 مکعب فٹ کے پانی کو ایک in-let کے ذریعے رابطہ نہر میں ڈالنے سے ۔ اس پل سے گزرنے والا پانی بہت کم رہ گیا ہے اور مزید پل کو 34 فٹ تک چوڑا کرنے کے لیے نئے ڈیزائن کے تحت اب اس پل کو نیچا کیا جا رہا ہے ۔ عوام کی شکایت سے اس کا تعلق نہیں ہے ۔

(ہ) اس پل کی تعمیر پر کوئی بے جا رقم صرف نہیں ہوئی اس کی تعمیر ڈیزائن کے مطابق ہوئی تھی ۔ لہذا محکمہ کے ملازمین کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہونی چاہیے ۔

موضع چک رائب کے قریب پلوں کو اونچا تعمیر کرنا

*4976 ۔ **چوہدری محمد حیات گوندل** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ضلع گجرات تحصیل پھالیہ میں گوجرہ سے ملکوال جانے والی سڑک گزشتہ دس سال سے مکمل ہو چکی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ملکوال سے شمال کی جانب موضع چک رائب کے قریب مذکورہ سڑک دو سیم نالوں کو کراس کرتی ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر دو سیم نالوں کے پل وہی ہیں جو سڑک پکی ہونے سے پہلے تھے جو کہ سڑک کی سطح سے بہت نیچے ہیں ۔

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ پلوں سے ٹریفک کو گزرنے میں سخت دشواری ہے اور حادثات کا خطرہ ہے ۔

(ھ) کیا حکومت مذکورہ بالا پلوں کو اونچا تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو ان کی تعمیر کب کی جائے گی ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) جی ہاں ۔ مذکورہ پلوں سے ٹریفک کو گزرنے میں کچھ دشواری ہے اور حادثہ کا خطرہ ہے ۔

(ھ) فی الحال مذکورہ بالا پلوں کو اونچا کرنے کی کوئی سکیم حکومت کے زیر غور نہیں ہے ۔ البتہ ان پر نئے پل بنانے کا تخمینہ لگایا جا رہا ہے ۔ منظور ہونے پر نئے پل تعمیر کر دئے جائیں گے ۔

دریائے چناب پر کشتیوں کے پل کی تعمیر

***5039 ۔ چوھدری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت شجاع آباد اور مظفرگڑھ کو ملانے کے لیے دریائے چناب پر کشتیوں کا پل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ پل کی تعمیر کب تک ہوگی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) کوئی ایسا منصوبہ نہیں ہے ۔

صوبہ میں سپر ہائی وے بنانے کے منصوبے

***5099 ۔ سردار امجد حمید خان دستی** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 73 ۔ 1972ء اور 74 ۔ 1973ء کے دوران صوبہ پنجاب میں کس کس شہر کے درمیان سپر ہائی وے بنانے کے منصوبے بنائے گئے تھے ۔

(ب) دونوں برسوں میں مذکورہ بالا منصوبوں کی تکمیل کے لیے برائے حصول اراضی کتنی رقم دی گئی ۔

(ج) دونوں برسوں میں کون کون سا منصوبہ مکمل ہوا اور آج کل کون کون سا منصوبہ زیر تکمیل ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) 73 ۔ 1972ء اور 74 ۔ 1973ء میں اس قسم کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں تھا ۔

(ب) کوئی رقم نہیں دی گئی تھی ۔

(ج) نہ کوئی منصوبہ مکمل ہوا اور نہ کوئی زیر تکمیل ہے ۔

صوبہ میں سیلاب سے متاثرہ سڑکیں

***5120** ۔ **سردار امجد حمید خان دستی** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1973ء کے سیلابوں کے باعث پنجاب کی کتنی سڑکیں کتنے میل تک برباد اور ناقابل استعمال ہو گئیں ۔

(ب) مذکورہ بالا سڑکوں کو قابل استعمال بنانے کے لیے مرمت پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی اور وفاقی حکومت نے صوبائی حکومت کو بطور امداد یا بطور قرضہ کتنی رقم دی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) 1973ء کے سیلاب کے باعث صوبہ پنجاب میں کل 131 سڑکوں کو نقصان پہنچا اور ان سڑکوں کے جو میل ناقابل استعمال ہوگئے تھے ان کی تعداد 1458 میل ہے ۔

(ب) مذکورہ بالا سڑکوں کو قابل استعمال بنانے کے لیے اب تک مبلغ 2, 45, 96 ,956 روپے مرمت پر خرچ ہو چکے ہیں وفاقی حکومت نے ان سڑکوں کی مرمت کے لیے کوئی رقم صوبائی حکومت کو فراہم نہیں کی ۔

صوبہ میں بلیک لسٹ ٹھیکیداروں کی تعداد

***5178** ۔ **سردار امجد حمید خان دستی** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب میں ایسے کتنے ٹھیکیداروں کو 1972ء اور 1973ء کے

دوران بلیک لسٹ کیا گیا جو سرکاری عمارت کی تعمیر پر معاہدہ کے مطابق مصالحہ استعمال نہیں کر رہے تھے ۔

(ب) کیا امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ٹھیکیداروں میں سے بعض کو حوالہ پولیس کیا گیا ۔ اگر ایسا ہے تو 1972ء اور 1973ء میں ان کی تعداد کیا تھی ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) محکمہ تعمیرات میں 1972ء اور 1973ء کے دوران کسی بھی ٹھیکیدار کو بلیک لسٹ نہیں کیا گیا ہے ۔

(ب) جواب (الف) بالا کی روشنی میں یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا ۔

سیلاب سے تباہ شدہ سڑکوں کی تعمیر

***5231 ۔ مرزا فضل حق ۔** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم نشان زدہ سوال نمبر 4052 کے جواب کے حوالہ سے جو ایوان میں مورخہ 28 جنوری 1974ء کو دیا گیا تھا بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ہر ضلع میں کتنی لمبی سڑکیں کتنے کتنے خرچ سے مرمت ہو چکی ہیں ۔

(ب) وفاقی حکومت نے سیلاب زدہ سڑکوں کی مرمت کے لیے سیلاب فنڈ سے صوبائی حکومت کو کتنی رقم فراہم کی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) منسلک فہرست میں مطلوبہ کوائف بابت سڑکوں کی لمبائی اور ان کی مرمت پر کل خرچہ وغیرہ دے دیا گیا ہے ۔

(ب) وفاقی حکومت نے مذکورہ بالا سڑکوں کی مرمت کے لیے کوئی رقم صوبائی حکومت فراہم نہیں کی ۔

فہرست بابت سیلاب سے تباہ شدہ سڑکوں کی تعمیر پر خرچہ وغیرہ

نمبر شمار	ضلع کا نام	سڑکوں کی لمبائی میلوں میں	سڑکوں کی مرمت پر کل خرچہ روپوں میں
1	راولپنڈی	کل چھ سڑکوں کو جزوی طور پر نقصان پہنچا۔	3,66,489
2	کیمبل پور	131.89 میل	82,011/-
3	گجرات	19.0 میل	6,75,117/-
4	جہلم	62.0 میل	زیر مرمت ہیں۔
5	سرگودھا	102.0 میل	2,7,24,285/-
6	لائل پور	81.50 میل	7,53,208/84
7	میانوالی	37.00 میل	10,437/-
8	جھنگ	180.00 میل	خرچہ نہیں کیا
9	لاہور	60.00 میل	4,7,98,000/-
10	شیخوپورہ	103.00 میل	5,4,44,540/-
11	گوجرانوالہ	146.00 میل	4,4,37,793/-
12	سیالکوٹ	74.50 میل	8,77,932/-
13	ساہیوال	208.25 میل	3,38,278/-
14	ملتان	11.0 میل	8,02,766/-
15	مظفر گڑھ	50.0 میل	3,78,973/-
16	ڈیرہ غازی خان	11 میل 5 فرلانگ	6,09,726/-
17	رحیم یار خان	109.87 میل	
18	بہاولپور	78.50 میل	
19	بہاولنگر	2.00 میل	
		کل لمبائی 190.37 میل	22,17,401/-

محکمہ مواصلات و تعمیرات کے ٹھیکیداروں کی ہڑتال

*5238۔ **مرزا فضل حق** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ کے متعدد ٹھیکیداروں نے سرکاری تعمیرات کا کام کرنے سے انکار کر دیا اور اگست ۔ ستمبر ۔ اکتوبر 1973ء میں ہڑتال پر رہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجہ کیا تھی اور ٹھیکیداروں کے مطالبات کیا تھے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ جی ہاں ۔ ٹھیکیداروں نے مٹیریل کی قیمتوں میں گرانی اور اجرتوں میں اضافہ کی وجہ سے ہڑتال کر دی تھی ۔ اور سترہ مطالبات پیش کئے تھے ۔ جن کی فہرست منسلک ہے ۔

فہرست برائے سترہ (17) مطالبات جو ٹھیکیداروں کی ایسوسی ایشن نے پیش کئے ۔

1 ۔ تمام ٹھیکیداروں کے زیر تعمیر کاموں کو فائنل کر دیا جائے اور ساتھ ہی بغیر کسی تاخیر و جرمانہ کے سیکورٹی واپس کر دی جائے ۔ باقی ماندہ کاموں کے لیے نئے ٹنڈر طلب کئے جائیں ۔

2 ۔ ٹھیکیداروں کے مکمل یا نا مکمل کاموں میں مہنگائی کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے اس کا معاوضہ دیا جائے ۔

3 ۔ جو ٹھیکیداران مہنگائی کی وجہ سے اپنے کام جاری نہیں رکھ سکے یا نا مکمل چھوڑ گئے ہیں ۔ اور محکمہ نے ان کے کام منسوخ کرکے زرضمانت سیکورٹی بمعہ فائنل بل ضبط کر لیے ہیں ۔ ان کے تمام واجبات بغیر کسی جرمانہ کے واپس کر دیئے جائیں ۔

4 ۔ جو ٹھیکیداران کام کی الاٹمنٹ کے بعد بعض وجوہ اور مہنگائی کی وجہ سے کام شروع نہیں کر سکے ۔ اور محکمہ نے ان کے ٹھیکے منسوخ کرکے ان کی زر ضمانت ضبط کر لی ہے ان کو مذکورہ زرضمانت بغیر جرمانہ کے واپس کر دی جائے ۔

5 ۔ موجودہ ایگریمنٹ میں ترمیم کرکے اسے بین الاقوامی شرائط کے مطابق بنایا جائے ۔

6 ۔ سیمنٹ اور سریا و دیگر اہم درآمد شدہ تعمیراتی سامان محکمہ خود ٹھیکیدار کو مہیا کرے ۔ جیسا کہ محکمہ ریلوے ایم ۔ ای ۔ ایس مذکورہ اشیاء ٹھیکیدار کو خود سپلائی کرتے ہیں ۔ تاکہ آئندہ مہنگائی کا سدباب ہو سکے ۔ اور کئی ایک دشواریوں سے نجات حاصل ہو ۔

7 ۔ موجودہ ہوش ربا گرانی کے پیش نظر ٹھیکیداروں کو کثیر نقصان ہوا ہے اس لیے 1973ء ۔ 1972ء کا انکم ٹیکس معاف کیا جائے جیسا کہ سیلاب زدہ علاقوں میں عوامی حکومت نے مالیہ معاف کر دیا ہے ۔

8 - مستقبل میں زیر تعمیر کاموں کے دوران اگر محکمہ اور ٹھیکیدار کے درمیان کوئی اختلاف پیدا ہو جائے۔ تو اس کے تصفیہ کے لیے پنجاب کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن کی سفارش پر ٹھیکیداران کو ہر سطح پر نمائندگی دی جائے۔

9 - محکمہ بلڈنگ میں محکمہ ہائی وے کی طرح سابقہ سال کی فیس کی رسید دکھا کر تجدید کر دی جائے۔

10 - محکمہ کارپوریشن کے ایگریمنٹ میں اسی محکمہ کا چیف انجنیئر ثالث مقرر ہوتا ہے۔ ایگریمنٹ کی یہ دفعہ منسوخ کرکے کسی دوسرے محکمہ کا شہر جانبدار انجنیئر بطور ثالث مقرر کیا جائے۔

11 - آج سے پہلے بجلی کے لائسنس ہر صرف راولپنڈی، سرگودھا اور لاہور ڈویژن میں ٹنڈر دینے کی اجازت ہے۔ لیکن ملتان اور بہاولپور میں بجلی کا نیا لائسنس حاصل کرکے ٹنڈر دیا جا سکتا ہے۔ استدعا ہے کہ بجلی کے ٹھیکیداران کو ایک ہی لائسنس پر پنجاب بھر میں ٹنڈر دینے کی اجازت ہونی چاہیے۔ جس طرح کہ ریلوے میں ہے۔

12 - ٹھیکیدار کو ایک سرکل میں رجسٹرڈ ہونے پر اس ریجن کے تمام سرکلوں میں کام کرنے کی اجازت دی جائے۔ جیسا کہ پہلے تھا۔

13 - فیسوں میں دس گنا اضافہ ناقابل برداشت ہے۔ پہلی فیس بحال کی جائیں۔

14 - نئی (enlistment) اور پرانے ٹھیکیداروں کی تجدید پنجاب کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن کی سفارش پر کی جائے۔ تاکہ کئی ایک بےقاعدگیوں کا سدباب ہو سکے۔

15 - ایک ہی فیس پر مختلف ریجنوں میں ٹھیکیداران کو ٹنڈر دینے کی اجازت دی جائے۔

16 - آپریشن کلاز کو ختم کرکے ایک ثالثی کونسل کا قیام عمل میں لایا جائے۔ جس میں محکمہ کے افسران اور ٹھیکیداران کو مساوی نمائندگی حاصل ہو تاکہ انصاف پنپ سکے اور جلدی فیصلے ہو سکیں۔

17 - بلدیاتی اداروں میں بھی چونکہ بہت تعمیراتی کام ہوتے ہیں۔ لہذا ان کی بھی منجملہ شرائط ٹھیکیداری کو گورنمنٹ کے دوسرے تعمیراتی اداروں کے ہم آہنگ کیا جائے۔

محکمہ مواصلات و تعمیرات کے ٹھیکیداروں کی ٹھیکہ جات کی شرح میں ایزادی

*5354 ۔ **چوہدری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے ٹھیکیداروں نے جو تعمیراتی کام بند کر دئے تھے ان کے ٹھیکہ جات پر گذشتہ کاموں پر ان کی کتنے فیصد شرح بڑھائی گئی ہے اور اس شرح کا اطلاق کب سے کیا گیا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ اس بارے میں ایک کمیٹی شیخ جاوید الرحمن صاحب کی سرکردگی میں تشکیل کی گئی تھی ۔ جس کے فیصلہ جات مندرج ذیل ہیں ۔

1 ۔ جو معاہدات قبل از جولائی 1972ء ہو چکے ہیں ان پر 110 فی صد شرح زائد رقم دی جائے ۔

2 ۔ جو معاہدات جولائی 1972ء کے بعد ہوئے ان پر 90 فی صد زائد ۔

3 ۔ جو معاہدات اپریل 1973ء سے جون 1973ء کے درمیان ہوئے ان پر 80 فی صد زائد ۔

4 ۔ جو معاہدات جولائی 1973ء سے ستمبر 1973ء کے درمیان ہوئے ان پر 25 فی صد زائد ۔

مندرجہ بالا فیصلہ جات کا اعلان 31 جنوری 1974ء کو کیا گیا تھا ۔

صوبہ میں سڑکوں کی تعمیر اور وسعت

*5376 ۔ **میاں خورشید انور** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) یکم جنوری 1972ء تا 31 دسمبر 1973ء صوبہ پنجاب میں کتنی سڑکیں تعمیر ہوئیں ۔

(ب) کس کس ضلع میں کون کون سی سڑکیں تعمیر ہوئیں ۔ ان کی لمبائی کیا تھی ۔

(ج) مذکورہ مدت کے دوران صوبہ میں کون کون سی سڑکیں وسیع کی گئیں ۔ کیا حکومت ان پر کیے گئے کام سے مطمئن ہے ۔

(د) باقی خستہ سڑکیں کب تک درست کر دی جائیں گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) کل 33 سڑکیں تعمیر ہوئیں ۔

(ب) مطلوبہ کوائف فہرست الف میں درج ہیں جو منسلک ہے ۔

(ج) مطلوبہ کوائف فہرست (ب) میں درج ہیں جو منسلک ہے ۔

(د) وہ سڑکیں جن کے لیے فنڈ دیئے گئے ہیں اور وہ خستہ سڑکیں جو سیلاب سے متاثر ہوئی تھیں ۔ ان پر کام بدستور جاری ہے اور سال 1975ء کے آخر تک درست ہو جائیں گی ۔

فہرست (الف)

یکم جنوری 1972ء تا 31 دسمبر 1973ء کے دوران تعمیر شدہ سڑکوں کی ضلع وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے

نمبر شمار	نام سڑک	لمبائی میلوں میں
	ضلع بہاولپور	
	حاصلپور تا چونا والا روڈ	5.00
2	مبارک پور ۔ کوٹلہ موسیٰ خان ۔ خیر پور	8.50
	ضلع بہاولنگر	
1	فورٹ عباس تا منصورہ روڈ	10.00
2	بہاولنگر تا منڈی صادق گنج روڈ	50.6
3	چشتیاں تا ہارون آباد روڈ براستہ قاضی والا	4.75
	ضلع رحیم یار خان	
1	کوٹلہ پٹھان تا جنکشن رحیم یار خان برانچ	4.50
2	صادق آباد تا تلو گوٹھ روڈ	11.00
3	شاہی روڈ میل 49½ تا 57 . 00 میل	7.75
4	شاہی روڈ میل 57 تا 62	5.00
د	شاہی روڈ میل 62 تا 76	9.00
6	پکا لاڑاں ۔ نواں کوٹ روڈ	3.00
	ضلع راولپنڈی	
1	نولر ٹوپہ ۔ کلہرہ گلی ۔ بن ۔ کوٹلی روڈ	5.00
2	لارنس کالج ۔ جھیکا گلی بائی پاس روڈ	4.50

نمبر شمار	نام سڑک	لمبائی میلوں میں
	ضلع جہلم	
1	پنڈ دادن خان ۔ للہ روڈ	زیر تعمیر
	ضلع گجرات	
1	سوہاوہ چک نمبر 1 (اینٹوں کی سولنگ کے ساتھ)	5.00
2	سوہاوہ چرند (اینٹوں کی سولنگ کے ساتھ)	4.00
3	کھاریاں ۔ جلال پور روڈ	23.16
4	بعدر لالیاں روڈ	2.76
5	محسم اگو وال روڈ	3.25
6	باروال تا لالہ موسیٰ گلیانہ لالہ موسیٰ سیکشن	3.00
7	کتراڑ کوٹلی روڈ	3.00
8	مکر دھبیرن روڈ	1.00
	ضلع لاہور	
1	مریدکے ۔ نارووال روڈ	9.00
2	شاھدرہ ۔ مقبول پورہ روڈ	16.00
3	سانگلہ ھل ۔ پکا ڈلہ روڈ	3.75
4	وزیر آباد ۔ پنڈی بھٹیاں سیکشن کھیوے والی تا رسول نگر روڈ	1 تا 3 میل کام شروع ہے
5	وزیر آباد ۔ ڈسکہ روڈ	4.00
	ضلع لائل پور	
1	لائل پور ۔ رسالہ والا	4.00
2	چک نمبر 68 تا جتوانہ	3.30
	ضلع میانوالی	
1	دریا خان ۔ پنجگرائیں	9·4
2	سڑک اڈہ برکت والا	3.4
3	سڑک چشمہ بیراج لنک	0.4

نمبر شمار	نام سڑک	لمبائی میلوں میں
	ضلع جھنگ	
1	چنڈ ۔ لالیاں روڈ	7.00

فہرست (ب)

یکم جنوری 1972ء تا 31 دسمبر 1973 کے دوران صوبہ میں وسیع شدہ سڑکوں کی لمبائی ضلع وار مندرجہ ذیل ہے ۔

ضلع بہاولپور

1 بہاولپور ۔ چنی گوٹھ روڈ

2 احمد پور ۔ چنی گوٹھ روڈ ۔

ضلع رحیم یار خان

1 شاہراہ پاکستان صادق آباد تا رحیم یار خان ۔

2 شاہراہ پاکستان رحیم یار خان ۔ ظاہر پیر ۔

3 شاہراہ پاکستان ظاہر پیر تا ترنڈہ محمد پناہ ۔

ضلع راولپنڈی

1 شاہراہ اعظم از میل 36 تا 190 ۔

2 ٹیکسلا کوٹ نجیب اللہ روڈ از میل 0 تا 7 ۔

3 ٹیکسلا بائی پاس روڈ از میل 0 تا 2626 ۔

4 جی ٹی روڈ میل 191 تا 228 ۔

5 جی ٹی روڈ 31 میل (ضلع جہلم میں)

6 گجرات ۔ سرگودھا روڈ ۔

7 گجرات ۔ جلال پور روڈ ۔

8 جی ٹی روڈ 168/6 تا 169/6

9 راولپنڈی ۔ سترا روڈ ۔

ضلع ملتان

1 چیچاوطنی ۔ بوریوالہ سڑک ۔

2 ساہیوال عارف والا قبولہ روڈ ۔

3 شاہراہ اعظم کے 465 میل کو اونچا اور بڑا کیا گیا ۔

4 بستی ملوک ۔ کروڑ پکا روڈ ۔

5 جھنگ کبیر والا روڈ ۔

6 دھلی ۔ ملتان روڈ ۔

نمبر شمار	نام سڑک
	ضلع مظفر گڑھ
1	خان گڑھ ۔ کنجر خاص روڈ ۔
2	میانوالی ۔ مظفر گڑھ روڈ ۔
3	کرم داد قریشی دائرہ دین پناہ ۔
4	مظفر گڑھ ۔ پنجند روڈ ۔
	لاہور ڈویژن
1	سیالکوٹ مرالہ روڈ ۔
2	سیالکوٹ پسرور روڈ ۔
3	شیخوپورہ تا پنڈی بھٹیاں روڈ ۔
4	لاہور ۔ ملتان روڈ ۔
5	بھائی پھیرو ۔ بلوکی روڈ ۔
6	کانہا ریلوے اسٹیشن (اپر برج روڈ)
7	جی ٹی روڈ میل 23 تا 65
	ضلع ڈیرہ غازی خان
1	راجن پور تا کشمور
2	ڈیرہ غازی خان ۔ ڈیرہ اسماعیل خان
	سرگودھا ڈویژن
1	گجرات ۔ سرگودھا روڈ ۔
2	سرگودھا طالب والا روڈ ۔
3	شاہ پور تا جھاورپاں
	ضلع لائل پور
1	لاہور ۔ جڑانوالہ لائل پور روڈ ۔
2	لائل پور ۔ جھنگ روڈ ۔
3	شاہ کوٹ ۔ لائل پور روڈ ۔
	ضلع میانوالی
1	میانوالی ۔ مظفر گڑھ (میل 3-33)
2	چشمہ لنک ۔ ،
	ضلع جھنگ
1	شور کوٹ شہر تا شور کوٹ روڈ ۔

حکومت ان پر کیے گئے کام سے مطمئن ہے ۔

ضلع مظفر گڑھ میں سیلاب سے متاثرہ سڑکیں

*5420 ۔ ملک شاہ محمد محسن ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ 1973ء کے سیلاب سے ضلع مظفر گڑھ میں کتنے میل لمبی سڑکیں خراب ہوئیں ۔ ان میں سے کتنے میل سڑک تعمیر ہو کر ٹریفک کے قابل ہوئی ہیں ۔ اور ان پر کتنا سرمایہ خرچ ہوا نیز کیا وفاقی حکومت نے کوئی سرمایہ اس خرچ کے لیے صوبے کو دیا ۔ اگر ایسا ہے تو کتنا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ کل 50 میل لمبی سڑکیں خراب ہوئی تھیں ۔ یہ تمام سڑکیں مرمت کر کے دوبارہ استعمال کے قابل بنا دی گئی ہیں ۔ جن پر کل خرچہ مبلغ 3,78,973 روپے ہوا ۔ وفاقی حکومت نے مذکورہ بالا سڑکوں کی مرمت کے لیے کوئی رقم صوبائی حکومت کو فراہم نہیں کی ۔

صوبہ میں پختہ سڑکوں کی تعداد

*5421۔ ملک شاہ محمد محسن ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) 1973ء کے دوران پنجاب میں کل کتنے میل لمبی سڑکوں کو پختہ کیا گیا اور ان پر کل کتنا سرمایہ خرچ ہوا ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ان سڑکوں پر شیر شاہ سوری کے زمانے کی طرح ایسی سرائیں پناہ گاہیں ۔ یا انتظار گاہیں بنائی گئی ہیں جہاں راہ چلتے مسافر دھوپ کی شدت یا بارش سے بچاؤ کے لیے سستا سکیں ۔ اگر ایسا ہے تو ان کی کل تعداد آج تک کیا ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ بالا سڑکوں پر نماز کی ادائیگی کے لیے مساجد بھی بنائی گئی ہیں اگر ایسا ہے تو ان کی تعداد کیا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) 1973ء کے دوران پنجاب میں کل 80 میل لمبی سڑکوں کو پختہ کیا گیا ۔ اور ان پر 4,19,44,990/- روپے خرچ ہوئے ۔

(ب) کوئی سرائیں ۔ انتظار گاہیں یا پناہ گاہیں نہیں بنائی گئیں ۔

(ج) جی نہیں ۔

پلوں کی تعمیر

*5505 ۔ **راؤ مراتب علی خان** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بہاولنگر تا ہارون آباد پختہ سڑک پر پختہ پل نہر بہادر واہ 1970ء کی جنگ کے دوران ٹوٹ گیا تھا جو بدستور شکستہ ہے اور اسی سڑک پر نہر نجیب واہ پر واقع پختہ پل انتہائی تنگ ہے اور ہر دو پختہ پلوں سے بھاری ٹریفک کا گزرنا خطرناک ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ہر دو پختہ پلوں کی جدید تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) حکومت دونوں پلوں کی جدید تعمیر اور توسیع کا ارادہ رکھتی ہے پل بہادر واہ کی تعمیر اور توسیع کا کام جاری ہے جب کہ پل نجیب واہ کی توسیع کا کام عنقریب شروع ہو رہا ہے ۔

ضلع بہاولنگر میں سیم زدہ عمارتوں کی مرمت

*5507 ۔ **راؤ مراتب علی خان** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع بہاولنگر میں واقعہ شہروں اور دیہاتوں میں سرکاری عمارتیں سیم کی زد میں آچکی ہیں اور اکثر عمارتوں کی حالت نا تسلی بخش ہو چکی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ضلع مذکورہ میں کتنی عمارتوں کی حالت نا تسلی بخش ہے اور ایسی جملہ عمارتوں کی مرمت پر 72-1971ء اور 73-1972ء میں کتنی رقم صرف ہوئی ۔

(ج) کیا وزیر موصوف مذکورہ سرکاری عمارتیں جو سیم سے کلیتاً متاثر ہو چکی ہیں کا جائز لینے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دینے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) یہ امر درست ہے کہ ضلع بہاول نگر کی کچھ پرانی عمارات سیم سے متاثر ہوئی ہیں لیکن سوائے چند ایک کے ان کی حالت غیر تسلی بخش نہیں ہے ۔

(ب) مندرجہ ذیل کی حالت تسلی بخش نہیں ہے ۔

(1) منصف کورٹ منچن آباد ضلع بہاول نگر ۔

(2) منصف کوارٹر منچن آباد ضلع بہاول نگر ۔

(3) اے ۔ سی ۔ ہاؤس بہاول نگر ۔

(4) تحصیلدار کوارٹر چشتیاں ۔

(5) پرانہ پرائمری سکول ڈونگہ بونگہ ۔

(6) پرانا مڈل سکول حاصل سارہو (HASILSARHO)

(7) پرانا پرائمری سکول دامپورہ ۔

(8) اے ایم ۔ او بنگلہ نمبر 1-2 بہاول نگر ۔

(9) کمپاؤنڈر کوارٹر سول ہسپتال چشتیاں ۔

(10) کوٹھی نمبر 1-2-3-4-5 بہاول نگر ۔

ان کی مرمت پر برائے سال 72-1971ء اور 73-1972ء میں بتدریج 6,595/- روپے اور 6033/- روپے خرچ ہوئے ۔

(ج) فی الحال ایسی کوئی تجویز نہیں البتہ چیف انجینئر تعمیرات کو کہا گیا ہے کہ وہ متاثرہ عمارات کا جائزہ لیکر ایک رپورٹ فراہم کرے ۔ رپورٹ آنے پر funds کے لیے کوشش کی جائے گی ۔

تحصیل پھالیہ میں سڑکوں کی تعمیر

*5535 ۔ **چوہدری منظور احمد** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں مونگ تا ملکوال اور سیدا تا بھیروال روڈ کی تعمیر کی منظوری ہو چکی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو ان پر تعمیر کا کام کب تک شروع ہونے کی توقع ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ ہر دو سڑکوں یعنی مونگ تا ملکوال اور سیدا تا بھیروال روڈ کی تعمیر کی منظوری ہو چکی ہے ۔ اور ان کی تعمیر بہت جلد شروع ہو جائے گی ۔

ضلع جھنگ میں سڑکوں اور دوسری عمارات پر صرف شدہ رقوم

*5538 ۔ **مہر محمد ظفر اللہ خان** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 73-1972ء اور 74-1973ء کے دوران ضلع جھنگ میں سڑکوں اور دوسری عمارات پر کل کتنی رقم صرف کی گئی ۔

(ب) مذکورہ مدت میں کتنی نئی سڑکیں بنائی گئیں اور کتنی پرانی سڑکوں کی مرمت کرائی گئی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق سلہری) ۔ (الف) ضلع جھنگ میں مندرجہ ذیل رقم صرف کی گئی ۔

(i) 73-1972ء کے دوران شاہرات کی تعمیر و مرمت پر کل رقم -/19,68,979 روپے اور عمارات کی تعمیر اور مرمت پر -/48,45,663 روپے صرف ہوئے ۔

(ii) 74-1973ء کے دوران شاہرات کی تعمیر و مرمت پر -/30,04,800 روپے اور عمارات کی تعمیر و مرمت پر -/8,59,995 روپے صرف ہوئے ۔

(ب) نئی و پرانی سڑکوں کی تعمیر ۔ کشادگی و ترقی اور سالانہ مرمت کی تفصیل 73-1972ء اور 74-1973ء کے لیے منسلک فہرست میں دی گئی ہے ۔

فہرست برائے ضلع جھنگ میں 73-1972ء اور 74-1973ء کے دوران نئی و پرانی سڑکوں کی تعمیر و کشادگی و ترقی اور سالانہ مرمت کی تفصیل حسب ذیل ہے :۔

1972-73-

نئی تعمیر

1 ۔ چنڈ لالیاں روڈ میل نمبر از 14/0 تا 22/5 (کام جاری ہے)۔

2 ۔ لیہ گڑھ مہاراجہ روڈ صرف زمین کا معاوضہ دیا گیا ۔

کشادگی و ترقی

1 ۔ شورکوٹ روڈ تا شورکوٹ شہر کل 11.16 میل

2 ۔ پنڈی بھٹیاں تا چینوٹ میل 73 تا 88.91

3 ۔ جھنگ ۔ اٹھارہ ہزاری روڈ از میل 133 تا 168

1973-74ء

نئی تعمیر

1 ۔ چنڈ تا مسن روڈ (کام جاری ہے)

2 ۔ خوشاب ۔ مظفر گڑھ روڈ (کام جاری ہے)

کشادگی و ترقی

1 ۔ پنڈی بھٹیاں ۔ چنیوٹ روڈ ۔

2 جھنگ ۔ شورکوٹ ۔ کبیر والا روڈ ۔

3 شورکوٹ شہر تا شورکوٹ اسٹیشن ۔

سالانہ مرمت دونوں سالوں میں

1 لاہور ۔ لائلپور ۔ بھکر ۔ روڈ میل 113 تا 169

2 ۔ خوشاب ۔ مظفر گڑھ روڈ میل -/44 تا 130

3 جھنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔ رجانہ ۔ کمالیہ ۔ چیچاوطنی روڈ میل تا 14/4 ۔

4 ۔ جھنگ ۔ گڑھ مہاراجہ روڈ میل 131 تا 141

5 ۔ شورکوٹ شہر تا گڑھ مہاراجہ روڈ 5.21 ۔

6 ۔ جھنگ شورکوٹ ۔ کبیر والا روڈ میل /041

7 ۔ لنک روڈ میل 117 تا گڑھ مہاراجہ براستہ سلطان باہو رحمت اللہ علیہ ۔

8 ۔ لیہ ۔ گڑھ مہاراجہ روڈ میل 50.70 میل تا 58.80 ۔

9 ۔ شورکوٹ روڈ تا شورکوٹ شہر میل ۔ 8-0-

10 ۔ ڈسٹرکٹ کورٹ روڈ کل -/0.47 میل ۔

11 ۔ جھنگ ۔ ساہیوال روڈ میل 5-37/2

12 ۔ چنڈ لالیاں روڈ میل 0-21/7

13 ۔ پنڈی بھٹیاں ۔ چنیوٹ ۔ روڈ میل 75 تا 88.57

14 ۔ لائلپور ۔ سرگودہا روڈ میل 12/4 تا 57.05 ۔

15 ۔ جھنگ ۔ چنیوٹ روڈ میل 3 تا 57.6 ۔

سرکاری کوارٹروں میں بجلی کے پنکھوں کی فراہمی

*5552 ۔ **سردار محمد عاشق** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پونچھ ہاؤس کالونی اور وحدت کالونی لاہور کے کوارٹروں میں حکومت کی جانب سے بجلی کے پنکھے فراہم کئے گئے ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ چوہرجی گارڈنز اسٹیٹ کے کوارٹروں میں ابھی تک بجلی کے پنکھے فراہم نہیں کئے گئے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس امتیازی سلوک کی وجہ کیا ہیں اور حکومت کب تک چوہرجی گارڈنز اسٹیٹ کے کوارٹروں میں بجلی کے پنکھے نصب کرے گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) چوہرجی کوارٹروں کی تعمیر 30-1929ء میں ہوئی تھی ۔ جن میں پنکھے نہیں لگوائے گئے تھے ۔ اب ان کوارٹروں میں بجلی کے پنکھے مہیا کرنے کے لیے منصوبہ منظور ہو چکا ہے ۔ جس کے لیے مبلغ ایک لاکھ روپے آئندہ مالی سال میں منظور کیا گیا ہے جونہی مطلوبہ رقم موصول ہوئی ۔ پنکھے مہیا کر دئے جائیں گے ۔

ورک چارجڈ سپروائزروں کو مستقل کرنا

*5589 ۔ **ڈاکٹر حلیم رضا** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) روڈ کنسٹرکشن سب ڈویژن مریدکے میں اس وقت ورک چارجڈ سپروائزروں کی تعداد کیا ہے اور ان میں سے ہر ایک کی مدت ملازمت کتنی ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت مذکورہ بالا ملازمین میں سے کچھ کو ریگولر کر چکی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کتنے اور ان کے ریگولر کرنے کے احکامات کب جاری کئے گئے ۔

(ج) کیا حکومت بقیہ ورک چارجڈ سپروائزروں کو بھی ریگولر کرنے

کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) مریدکے سب ڈویژن میں کل 23 ورک چارجڈ سپروائزر ہیں ۔ ان کی مدت ملازمت کی تفصیل منسلک ہذا ہے ۔

(ب) کوئی بھی ورک سپروائزر ریگولر نہیں کیا گیا ۔ ورک سپروائزر کام کی نوعیت اور مدت کے مطابق عارضی طور پر رکھے جاتے ہیں اور کام ختم ہونے پر انہیں فارغ کر دیا جاتا ہے ۔ ورک سپروائزر کو ریگولر کرنے کا کوئی فیصلہ نہ تو ڈیپارٹمنٹ میں طے ہوا اور نہ ہی اس قسم کے کوئی احکامات موصول ہوئے ہیں ۔

(ج) حکومت ان کو ریگولر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ۔ اور نہ ہی اس قسم کے کوئی احکامات موصول ہوئے ہیں ۔

فہرست برائے سپروائزر جو کہ مریدکے سب ڈویژن میں کام کر رہے ہیں

نمبر شمار	نام	عہدہ	تاریخ تعیناتی	مدت ملازمت سال	ماہ	دن
1	محمد انور	ورک سپروائزر	12-4-1972	2	1	0
2	محمد اقبال	"	1-7-1972	1	10	10
3	فیروزدین کھوکھر	"	22-2-1973	1	2	19
4	علی اکبر	"	1-7-1972	1	10	10
5	محمد جہانگیر	"	1-1-1973	1	4	10
6	نظام دین	"	1-1-1974	0	4	10
7	علی احمد شاہ	"	1-1-1973	1	10	10
8	عبدالرزاق	"	1-8-1972	1	9	10
9	رحمت علی	"	1-1-1969	5	4	10
10	جاوید اقبال	"	1-1-1974	0	4	10
11	عبدالحلیم	"	5-5-1973	1	0	6
12	محمد دین	"	18-4-1974	0	0	23
13	فقیر محمد	"	1-11-1973	0	6	10
14	محمد جمیل	ورک سپروائزر	1-8-1972	1	9	10
15	نذر حسین شاہ	"	1-1-1972	2	2	10
16	محمد اکبر	"	1-12-1973	0	5	10
17	محمد نسیم	"	1 12-1973	0	5	10
18	اظہر علی	"	1-11-1973	0	6	10
19	سرفراز حسین	"	1-11-1973	0	6	10
20	محمد انور	"	24-4-1974	0	0	28
21	فیاض حسین	"	1-3-1974	0	1	10
22	نظیر حسین	"	16-4-1974	0	0	26
23	ظفر احمد	"	16-4-1974	-0	0	26

غریب وال سیمنٹ فیکٹری سے چک مجاھد تک سڑک کی مرمت

***5647 ۔ سردار محمد عاشق** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ روال ضلع جہلم (غریب وال سیمنٹ فیکٹری) سے چک مجاھد تک سڑک کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کب تک مرمت کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر ارادہ نہیں رکھتی تو کیوں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) اس سڑک کی کل لمبائی 8 میل ہے ۔ اس کے پہلے $3\frac{1}{4}$ میل جو سیلاب میں بہہ گئے تھے ۔ وہاں ٹریفک کے لیے ڈائیورشن (diversion) بنانے کا کام شروع ہو چکا ہے اور جلد مکمل ہو جائے گا ۔ باقی ماندہ سڑک پر تارکول اور بجری بچھانے کا کام جولائی 1974ء تک مکمل ہو جائے گا ۔

ربنالہ گڑھ روڈ ضلع ساہیوال کے حصے کی مرمت

***5710 ۔ سید کاظم علی شاہ** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ربنالہ میں شیر گڑھ روڈ ضلع ساہیوال کے گیارھویں میل کا جو حصہ قصبہ شیر گڑھ میں سے گزرتا ہے کی حالت خستہ ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کتنے عرصہ سے اس حالت میں ہے اور اس کی کب تک مرمت کر دی جائے گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ ضلع ساہیوال میں محکمہ شاہرات کے زیر اہتمام ربنالہ شیر گڑھ سڑک کے میل نمبر 11 کا حصہ موضع شیر گڑھ میں سے گزرتا ہے کی حالت تقریباً 6 سال سے خستہ ہے ۔ کیونکہ نکاسی آب کے لیے قصبہ کی کمیٹی نے کوئی بندوبست نہیں کر رکھا ہے ۔ اس کی وجہ سے سڑک کی کسی بھی قسم مرمت نہیں ٹھہرتی ۔ نکاسی آب کے بعد مکمل مرمت کر دی جائے گی ۔

کنفرمڈ اور سیرون کی سنیارٹی لسٹ میں ایک اورسیئر کے نام کا اندراج

*5743 ۔ **چوہدری مشتاق احمد** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 26 دسمبر 1966ء کو حکومت نے محکمہ ای اینڈ ایم کے دس اورسیئروں کی کنفرمیشن کی تھی اور اس کی اطلاع انڈروسمنٹ نمبر (2) ای ۔ ٹو/63/اے/1994 ۔ 2000/ون ٹو مورخہ 26 دسمبر 1965ء منجانب ایس ای ہیڈ کوارٹرز سنٹرل ریجن بلڈنگ اینڈ روڈ لاہور کے ذریعے تمام متعلقہ اوورسیئروں کو بھیجی گئی تھی ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جزو (الف) میں مذکورہ احکام میں سیریل نمبر 9 پر محمد اکبر اورسیئر پرولشل سرکل راولپنڈی کہ جس کی تاریخ ملازمت 11 نومبر 1954ء تھی کو کنفرم کیا گیا تھا ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چٹھی نمبر 500 (سی اینڈ ڈبلیو) 74/703 مورخہ 2 اپریل 1974ء منجانب سیکشن آفیسر (جنرل) سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کے تحت کنفرمڈ اوورسیئروں کی سنیارٹی لسٹ جاری کی گئی ہے اور اس لسٹ میں دئے گئے ۔ محمد اکبر جو کہ کنفرمڈ اوورسیئر ہے کا نام درج نہیں ہے ۔

(د) اگر جزو (الف) ۔ (ب) ۔ (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور کیا محکمہ اس حق تلفی کا ازالہ کرے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں لسٹ جاری کی گئی ہے لیکن اب اس کام نام درج کیا جا رہا ہے ۔

(د) جزو (الف) (ب) (ج) کا جواب اثبات میں ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چھٹی نمبری مورخہ 2 اپریل 1974ء منجانب سیکشن آفیسر جنرل سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کے تحت ۔ کنفرمڈ اوورسیروں کی سینیارٹی لسٹ دی گئی ہے ۔ جس میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ اگر اوورسیر کا نام درج نہیں ہو سکا ۔ یا کسی کو کوئی اور

اعتراض ہو تو وہ متعلقہ سیکشن آفیسر کو مطلع کرے ۔ یہ لسٹ اس بنیاد پر شائع کی گئی ہے لیکن اس اوورسیر نے اس دفتر کے ریکارڈ کے مطابق کوئی اعتراض دفتر داخل نہیں کیا ہے ۔ تاہم اس کا نام لسٹ ہذا میں درج کیا جا رہا ہے ۔

وھاڑی لڈن ہیڈ اسلام روڈ کی تعمیر

*5791 ۔ **میاں خورشید انور** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) وھاڑی لڈن ہیڈ اسلام روڈ کب تعمیر ہوئی اور اس کی کل لمبائی اور چوڑائی کیا ہے ۔ نیز کیا قیام پاکستان کے بعد اس سڑک کی کبھی مرمت ہوئی ہے اگر ہوئی ہے تو کب ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کچھ عرصہ قبل مذکورہ سڑک کو چوڑا کرنے کا فیصلہ ہوا تھا ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت اس سڑک کو کب تک چوڑا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) ۔ (الف) اس سڑک کی کل لمبائی 21.81 میل ہے پہلے 17 میل پاکستان بننے سے پہلے تعمیر ہوئے بقیہ 4.81 میل 1951ء میں تعمیر ہوئے ۔ پہلے 17 میل کی چوڑائی 9 فٹ ہے بقیہ 4.81 میل کی چوڑائی 12 فٹ ہے قیام پاکستان کے بعد مختلف اوقات میں مختلف میل مرمت ہوئے ۔

(ب) سڑک کو 20 فٹ چوڑا کرنے کی سکیم 74 ۔ 1973ء میں منظور ہوئی تھی ۔ لیکن مالی وسائل نہ ہونے کی وجہ سے ترقیاتی پروگرام میں شامل نہیں ہو سکی ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

مسٹر غلام قادر

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر غلام قادر ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بوجہ بیماری حاضری نہیں دے سکا ۔ براہ کرم 27/28 مئی کی رخصت فرما کر ایک بیمار کی ہمدردی حاصل کریں نوازش ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظورکر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مہر دوست محمد لالی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مہر دوست محمد لالی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

مورخہ 5-27-1974 کو بوجہ خرابی صحت اسمبلی کے اجلاس میں شمولیت نہیں کر سکا ۔ اس دن کے لیے رخصت منظور کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ ناصرہ کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست محترمہ ناصرہ کھوکھر صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

This is to inform you that I could not attend the Assembly Session on May 27th, 1974 because I was not well on the said day. My absence from the house may please be excused. I shall be thankful to you.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر شوکت علی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر شوکت علی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں بوجہ بیماری 28'27 مئی کو اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکا ۔ ان دنوں کی رخصت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظورکر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر تاج محمد خانزادہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر تاج محمد خان زادہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I could not attend the Assembly on the 27th and 28th due to presence in Peshawar High Court. Kindly grant leave.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر تاج محمد خانزادہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر تاج محمد خان زادہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I shall be grateful if leave could be granted to me from the 3rd to 5th June. I have urgent work in Karachi.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظورکر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست راجہ محمد افضل خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

As I have to appear before the court of special judge Karachi regarding a criminal case filed against me under instruction of Central Finance Minister, therefore I will be unable to atted the Assembly proceedings from 30/5/1974 to 10/6/1974. I will be obliged if my application is placed before the House for approval.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

رائے عمر حیات

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست رائے عمر حیات صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں بیماری کی وجہ سے 22-5-1974 تا 29-5-1974 اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ براہ مہربانی میری رخصت منظور کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

سید ناظم حسین شاہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سید ناظم حسین شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ میں بوجہ ضروری کام مورخہ 23 24 مئی 1974ء کو اسمبلی اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ براہ مہربانی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست راجہ محمد افضل خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I was unable to attend the session on 27-5-1974 as I had to attend the funeral of my late cousin sister. I will be obliged if leave is granted by the House.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظورکر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

رانا رب نواز نون

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست رانا رب نواز نون صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ بندہ بوجہ خرابی صحت مورخہ 24-5-1974 کو اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ لہذا 24-5-1974 کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظورکر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر طاہر احمد شاہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر طاہر احمد شاہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I have the honour to inform you that I have to attend the Budget meeting of Municipal Committee, Lyallpur on 28.5.1974 at 9.00 A.M. Therefore I may not be able to attend the Assembly Session on the said date. Hence it is requested that my leave for 28th May, 1974 may be got approved by the House under intimation to me.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Abdul Hafiz Kardar: Sir, there was an application on behalf of Raja Mohammad Afzal in which the statement said that the case had been instituted at the insinuation of the Federal Finance Minister. I think that should be deleted. Any insinuation of that sort should be deleted.

Mr. Speaker : It is a statement.

Mr. Abdul Hafiz Kardar: Kindly read it again.

Mr. Speaker: It says under instructions from him. Mr. Secretary to read it please.

Mr. Secretary: Sir it says "under instructions of the Central Finance Minister".

Mr. Abdul Hafiz Kardar: I thought it is "insinuation".

Mr. Taj Muhammad Khanzada: A letter is not a statement made on the floor of the House.

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر۔ پیشتر اس کے کہ تحاریک التوئے کار کو لیا جائے چوہدری امان اللہ الک صاحب نے ایک تحریک استحقاق بھیجی ہے یہ جس پر میں اب تک فیصلہ نہیں کر سکا۔ اس لیے چوہدری صاحب چائے کے وقفے میں میرے چیمبر میں تشریف لائیں تو ہم اس پر مل بیٹھ کر غور کریں گے کہ آیا یہ within the four walls of law. میں آتی ہے یا نہیں آتی۔

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب سپیکر۔ آپ جو فیصلہ کریں گے وہی منظور ہے مجھے آپ پر اعتماد ہے۔

مسٹر سپیکر۔ میں مشکور ہوں۔

چوہدری امان اللہ لک۔ قصہ یہ تھا کہ ممبران اسمبلی کو جو یہ کاروں کے پرمٹ دیئے گئے اس وقت یہ under taking ہم نے دی تھی یہ honour جو تھی اس کو ملحوظ خاطر رکھ کر ہمیں مارکیٹ میں سے تیس بتیس ہزار روپے کا مارجن دیا گیا تھا جن ممبران نے وہ کاریں فروخت کر دی ہیں۔

مرزا فضل حق۔ جناب والا۔ بہتر یہی ہو گا کہ وہ آپ کے چیمبر میں چل کر بات کریں۔

مسٹر سپیکر۔ میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ آپ میرے چیمبر میں تشریف لائیں۔

مرزا فضل حق۔ لیکن جناب انہوں نے تو تقریر شروع کر دی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ لک صاحب آپ میرے چیمبر میں ساڑھے گیارہ بجے تشریف لے آئیں۔ وہاں بیٹھ کر بات کر لیں گے۔

چوہدری امان اللہ لک۔ آپ بیچ چکے ہیں یا بیچنے والے ہیں۔

مرزا فضل حق ۔ آپ شامل ہوں گے بیچنے والوں میں میں نے تو نہیں بیچی ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ مجھے تو پرمٹ ہی نہیں ملا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ بے شمار لوگ ایسے ہیں جو اپنی کاریں بیچ چکے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ میرے چیمبر میں تشریف لائیں ہم اس پر ضرور غور کریں گے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ دو لفظ کہنے کی مجھے اجازت دیں شاید اس کا یہی فیصلہ ہو جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ فیصلہ وہیں کر لیں گے کہ اس کو ایوان میں پڑھنا ہے یا نہیں پڑھنا ہے ۔ اور اگر اس کو پھر ایوان میں پیش کرنا ہوا تو سبھی کے سامنے پیش کر دیں گے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں آپ کی صوابدید پر چھوڑتا ہوں ۔ لیکن اگر ان کی بلیک مارکیٹنگ کے ساتھ میں اور آپ دونوں دوست شامل ہوگئے تو اس کا فیصلہ پھر مستقبل کرے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ آپ کی تھریک vague ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ vague کیسے ہے ۔ بعض ممبران نے کاریں فروخت کر دی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بعض ممبران کا تو آپ نے کہیں لکھا نہیں ۔ اسی لیے میں کہہ رہا ہوں کہ آپ میرے چیمبر میں تشریف لائیں میں آپ کو دکھا دوں گا کہ آپ نے کیا لکھا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ چائے پلائیں گے تو میں آجاؤں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہاں چائے بھی پلاؤں گا ۔ آپ نے brush سے تمام ہاؤس کے تمام ممبران کو رنگ کر دیا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ آپ اس میں ممبران کی رائے لے لیتے تو بہتر تھا اگر سارے کے سارے دوست چاہتے ہیں تو میرے اور آپ پر دونوں دوستوں پر یہ بات نہیں جائے گی ۔

چوہدری محمد انور سمہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر ۔ آپ اس پر اپنا فیصلہ صادر فرما چکے ہیں اس کے بعد بار بار نیا فیصلہ نہیں ہونا چاہیے اور چائے بھی آپ نے مان لی ہے چار آنے کی ۔ اب اور لک صاحب کیا چاہتے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ آپ کی موجودگی کا پتہ چل گیا ہے کہ آپ تشریف لے آئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب اس کے بعد کچھ تحاریک بائے التواء کار صحافیوں کے متعلق تھیں چائے کے وقفے کے بعد جب چیف منسٹر صاحب تشریف لائیں گے وہ پیش ہوں گی ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا کیا یہ مناسب نہ ہوگا ۔ کہ آپ لیڈر آف دی آپوزیشن سے پوچھ لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحاریک بائے التوائے کار کے لیے آدھا گھنٹہ ہوتا ہے اور اب پانچ منٹ گزر چکے ہیں اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پاس اب باقی پچیس منٹ ہیں تو یہ باقی پچیس منٹ چائے کے وقفے کے بعد صرف کر لیں اس وقت کچھ اور رکام کر لیتے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ ٹھیک ہے پھر ابھی چائے کے لیے وقفہ کر دیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا لیڈر آف دی آپوزیشن سے پوچھ لیں کہ اس وقت تحاریک التوائے کار کو شروع کرنا ہے یا وقفہ چائے کے بعد کریں گے ویسے اگر ان تحریکوں کے محرک اپنے خیالات کا اظہار اب کر دیں اور چیف منسٹر صاحب آ کر ان کا جواب دے دیں تو بہتر رہے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میری رائے بھی سن لیا کریں ۔

وزیر تعلیم ۔ پھر ٹھیک ہے جناب والا وزیر علیٰ صاحب آدھ گھنٹے تک تشریف لے آئیں گے ان کے آنے پر انہیں شروع کیا جائے اور اس وقت چائے کے لیے وقفہ کر دیا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ اگر جناب اس کو شرف پذیرائی بخشیں تو یہ صورت کر لیں کہ اب ٹی بریک آپ کر دیں اور تحاریک بائے التوائے کار اس کے بعد لے لیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا 11 بجے تک آپ تحریکیں لے لیں ساڑھے گیارہ بجے تک ٹی بریک کر لیں اور اس کے بعد انہیں لے لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔

نشتر ہسپتال ملتان میں اینستھیزیا کے ماہر ڈاکٹروں کی کمی

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث

لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت 18 اپریل 1974ء کی اطلاع کے مطابق نشتر ہسپتال ملتان میں اینتھزیا کے ماہر ڈاکٹروں کی کمی کی وجہ سے آئندہ صرف محدود آپریشن ہی ہوا کریں گے اور کم از کم تو سرجیکل یونٹ بیکار پڑے رہیں گے ۔ نشتر ہسپتال میں واحد اینتھزیا کے ماہر ڈاکٹر کو میو ہسپتال تبدیل کر دیا گیا ہے جب کہ تنخواہ نشتر ہسپتال کے بجٹ سے ہی ملے گی ۔ مذکورہ ڈاکٹر کی تبدیلی سے جہاں 9 سرجیکل یونٹ بیکار ہو گئے ہیں وہاں تکلیف میں مبتلا مریضوں اور لواحقین میں بھی بے چینی پائی جاتی ہے ۔

یہ کب کا واقعہ ہے ؟

میاں خورشید انور ۔ جناب سپیکر ۔ جس وقت یہ واقعہ ہوا ہے اس وقت تحریک آپ کو بھیج دی گئی تھی 11 مئی کو یہ تحریک آپ کو پہنچ چکی ہے اس وقت اجلاس نہیں ہو رہا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر تعلیم ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر خورشید بیگم جو وہاں اینتھیزیا کی ڈاکٹر تھیں ان کی پروموشن کر کے انہیں سروسز ہسپتال میں تعینات کرنا تھا اور ان کی جگہ ڈاکٹر منظور صاحب نے جانا تھا ۔ چونکہ ڈاکٹر منظور صاحب بیمار ہو گئے اور وہ ہسپتال میں خود داخل ہو گئے تو اس لیے وہ جو اینتھیزیا کی ڈاکٹر تھیں ان کی ٹرانسفر روک دی گئی ہے اور نہ صرف یہ کیا گیا ہے بلکہ ایک اور ڈاکٹر صاحب کو بھی وہاں بھیجا گیا ہے ۔ اس لیے کوئی بھی یونٹ وہاں پر بیکار نہیں ہے اور وہاں ایک نہیں بلکہ دو ڈاکٹر موجود ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ ہو سکتا ہے ان دنوں کوئی یونٹ بیکار نہ ہو لیکن یہ یونٹس بیکار رہے ہیں ۔ ڈاکٹر صاحبہ وہاں سے چارج چھوڑ کر تشریف لے آئی تھیں ان کو یہاں چارج نہیں ملا تو وہ پھر واپس گئی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کی ٹرانسفر روک دی گئی ہے اور مزید ایک اور ڈاکٹر بھی بھیج دیا گیا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ ہن نے دو منسٹر ڈاکٹر نیں واری واری چلے جان کرن ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر تعلیم کے بیان کے بعد آپکی کیا پوزیشن ہے ؟

میاں خورشید انور ۔ میں اسے پریس نہیں کرتا ۔

کیمیاوی کھاد کی قیمت میں اضافہ سے صوبے کی پیداوار کا متاثر ہونا

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ حال ہی میں کیمیاوی کھاد میں 28 روپے فی بوری کا اضافہ کر دیا گیا اس طرح کھاد کی قیمت 78 روپے فی بوری مقرر کی گئی جس سے کاشتکاران صوبہ پنجاب میں شدید اضطراب پیدا ہو چکا ہے اور کاشتکاران نے کھاد کے استعمال میں کمی کا فیصلہ کیا ہے جس سے صوبہ کی پیداوار متاثر ہو رہی ہے اور دوسری طرف کاشتکار اضطراب اور ہیجان کا شکار ہیں اور صورت حالات انتہائی نازکہ ہے ۔ اس مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اسی سلسلے میں میری بھی تحویک التوا نمبر 234 ہے ۔

وزیر زراعت ۔ اسی کے ساتھ اور بھی بہت سی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ بھی ساتھ ہی ہو جائیں گی اور تابش الوری کی بھی تقریباً اسی مضمون کی تحریک التوائے کار ہے ۔

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ کھاد کے نرخ 20 اپریل کو مقرر ہوئے ہیں 55 روپے فی بوری سے 75 روپے فی بوری یعنی 20 روپے بڑھوتی ہوئی ہے نہ کہ 28 روپے کی ۔ یہ جو قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے وہ اس لیے ہوا کہ باہر سے جو کھاد آتی تھی اس کی قیمتیں بڑھ گئیں ۔ یوریا جو پہلے 12 سو روپے فی ٹن آتی تھی اب اس کی قیمت 22 سو روپے فی ٹن ہے ۔ ڈی اے پی جو 14 سو روپے فی ٹن تھی اب ساڑھے تئیس سو روپے فی ٹن ہے ۔ اس وجہ سے یہ قیمتیں بڑھی ہیں ۔ تو یہ قیمتیں جو بڑھی ہیں اس کی وجہ سے کاشتکاروں نے کم خریدنا شروع کر دیا اور ان میں اضطراب ہے ۔ میں نے ہر جگہ سے رپورٹ منگوائی ہے پچھلی دفعہ جیسا کہ ربیع میں کھاد خریدی گئی تھی اس سے اس کی رپورٹ اب واقع کم ہے لیکن ہم نے بینکوں کو یہ حکم دیا ہے کہ کاشتکاروں کو اسی طرح قرضے دیئے جائیں جیسے ربیع کے وقت دیئے گئے تھے ۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ کاشتکار ہر ڈویژن سے جو مجھے اطلاع آئی ہے کھاد خرید رہے ہیں ۔ ہماری یہ

خواہش ہے کہ کھاد اتنی ہی ڈالی جائے جتنی کہ پچھلی خریف میں ڈالی گئی ۔ امید ہے جب قرضے مل جائیں گے تو کھاد اسی طرح ڈالی جائے گی جس طرح پچھلی دفعہ ڈالی گئی تھی ۔ اور ایک وجہ اور بھی ہے کہ چاول کہ قیمت اور کپاس کی قیمت خرید مقرر کر دی گئی ہے جو چاول کی قیمت پہلے 62 روپے تھی اب 90 روپے اگلی فصل کے لیے ہے اور کاشتکار کیلئے کم ازکم سو روپے فی من پھٹی کی قیمت یعنی کاٹن کی قیمت مقررکر دی گئی ہے ۔ مجھے امید ہے کہ اس سے کاشتکار بھائی فائدہ اٹھائیں گے اور کوئی ایسی کمی نہیں ہو گی جس کا اندیشہ ظاہرکیا گیا ہے ۔ میرے خیال میں اتنا نہیں ہے جتنا کہ کہا گیا ہے ۔ فی الحال ہے لیکن یہ بھی تقریباً ختم ہو جائے گا ۔

سید ثابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ مسئلہ قرضوں کے حصول کا نہیں ہے ۔ پہلے بھی جب قیمت 55 روپے تھی جب بھی آپ نے قرضے دئیے تھے اور اب قیمت 75 روپے ہے تب بھی قرضے جو ہیں ان کا نعم البدل نہیں ہو سکتے ۔ اس میں مسئلہ یہ ہے کہ 75 روپے قیمت ہو جانے سے جو غریب کاشتکار ہیں ان کی استطاعت کے یہ بات باہر ہو گی کہ وہ بھی کھاد خرید کر اتنی ہی استعمال کریں جو زرعی ضرورت کیلئے ضروری ہے ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے یہ مسئلہ نہیں تھا کہ باہر سے کھاد سستی آ رہی تھی اور یہاں اس کو مہنگا بیچا جا رہا تھا وہاں سے یہ پہلے بھی آتی تھی اور یہ subsidized ریٹ پر کاشتکار کو مہیا کی جا رہی تھی ۔ اب وہ subsidy بتدریج ختم کر دی گئی ہے جس سے ہمارے پنجاب کی ساری معیشت بری طرح متاثر ہو رہی ہے اور میں اس ایوان کو یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اس وقت جو کاشتکار ہیں وہ پہلے اگر 70 فیصد کھاد استعمال کرتے تھے اب وہ 30 فیصد بھی استعمال نہیں کرتے ۔

Mr. Speaker. You are not satisfied with the statement.

سید ثابش الوری ۔ بالکل نہیں جناب والا ۔ اس لیے کہ حکومت اس سلسلہ میں اپنے فرائض ادا کرنے میں ناکام رہی ہے ۔ اسے مرکزی حکومت پر زور دینا چاہیئے تھا کہ پنجاب کی ساری معیشت اس سے تباہ ہو جائے گی اس لیے subsidized ریٹ پر کھاد کی سپلائی ہونی چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پھر اس سلسلے میں آپ کو ریزولیوشن لانا چاہیے ۔

سید ثابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ حکومت کا فرض ہے کیونکہ یہ پورے صوبہ کا مسئلہ ہے اور حکومت کو چاہیے کہ چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں اور زمینداروں کو subsidized ریورییٹ کھاد کی سپلائی کرے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس کو خود admit فرما لیا ہے کیونکہ جو واقعات صوبہ پنجاب میں اس سے پیدا ہو چکے ہیں اس سے ہیجان پیدا ہو چکا ہے ۔ لیکن یہ ایک الگ بات ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ اس پر قابو پانے کی کوشش کی جائے گی ۔ تو میں آپ سے استدعا کرتا ہوں اور ان معزز ممبران جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ان سے بھی استدعا کرتا ہوں کہ اس ہیجان کے عالم میں ان کے دل ہمارے ساتھ ہیں کہ ہمارے صوبہ پنجاب کے کاشتکاروں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے حکومت پنجاب اس کو subsidize کرے ۔ اس کو admit فرمایا جائے اس پر بحث کی جائے تاکہ ایک لائحہ عمل تیار کر لیا جائے تاکہ اس مسئلہ کے حل کے لیے کوئی نہ کوئی راستہ اختیار کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلی بات تو انہوں نے یہ کہی ہے کہ قیمتیں مرکزی حکومت نے مقرر کی ہیں ۔ دوسری بات انہوں نے یہ کہی ہے کہ یہ ریٹ بڑھے ہیں لیکن اس کے ساتھ حکومت نے فصل کی قیمت بھی proportionately بڑھا دی ہے ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Will the Hon'ble Minister categorically state on the floor of the House that the price of Phutti will not be less than Rs. 100 ?

Mr. Speaker : He has said it already.

Mr. Taj Muhammad Khanzada. Sir, let him recertify.

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے اس کو سنا ہے اور آپ نے اس کو ھرایا ہے اور پھر انہوں نے اس کی تردید نہیں کی ہے ۔

You may have misunderstood it but he has made that statement.

چوھدری امان اللہ لک ۔ statement ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان دونوں چیزوں کے پیش نظر پہلی بات تو یہ ہے کہ قیمت صوبائی حکومت نے مقرر نہیں کی ہے دوسری بات یہ ہے کہ proportions سے زیادہ اگلی فصل کے متعلق یقین دھانی گورنمنٹ نے دی ہے چاول کی بھی اور پھٹی کی بھی ۔

مسٹر تاج محمد خان زادہ ۔ جناب والا ۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگلے سال کے لیے پھٹی کی قیمت سو روپے کر دی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ سو روپے سے قیمت کم نہیں ہوگی ۔

مسٹر تاج محمد خان زادہ ۔ یہی کہہ دیں ۔

وزیر زراعت ۔ ٹھیک ہے جناب والا ۔

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister, and the explanation given by him, these adjournment motions are not admitted.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ یہ زیادتی ہوئی ہے ۔

Mr. Speaker : We cannot discuss the actions of the Central Government on the floor of this House.

میاں خورشید انور صاحب یہ تحریک التوائے کار نمبر 230 جو آپ نے پیش کی ہے اس میں recent occurrence کیا ہے ؟

میاں خورشید انور ۔ recent occurrence یہ ہے کہ وہاں ملیں نہیں ہیں ۔ اس لیے باہر سے یہ چیزیں فروخت کرنے کے لیے لے جاتے ہیں لیکن اب غالباً کوئی پابندی ہے یا نہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ پابندی نہیں ہے ۔ اگر پابندی نہیں ہے تو پھر وہاں چیک پوسٹ والوں کو انہیں روکنا نہیں چاہیے ۔ آپ ذرا پڑھ کر وزیر صاحب سے اس کے متعلق پوچھ لیں ۔

لاہور اور لائل پور سے سوجی میدہ لانے پر تحصیل وہاڑی کے آڑھتیان کو راستے میں پولیس چیک پوسٹ کی طرف سے پریشانی کا سامنا

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل وہاڑی ضلع ملتان کے آڑھتیان نے ایک برقیہ کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ وہاڑی میں سوجی میدہ کی ملز نہیں ہے اس لیے یہ لاہور اور لائلپور سے لانے پڑتے ہیں لیکن تمام راستے پولیس چیک پوسٹ والے بے جا تنگ کرتے ہیں ۔ کئی کئی گھنٹے ٹرک روک لیتے ہیں یا پھر ان کی جیب گرم کی جائے جب کہ صوبہ پنجاب میں سوجی اور میدہ کی نقل و حرکت پر کوئی پابندی نہیں خاص کر گگو اور بورے والا چیک پوسٹ پریشانی کا باعث بنتی ہیں جہاں وہ معقول معاوضہ لینے کے بعد بھی ٹرک کتنی کتنی دیر روک لیتے ہیں جس کی وجہ سے وہاڑی کے تجارتی حلقوں میں اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے ۔

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ یہ پابندی جو ہے واقعی میدے اور سوجی پر عائد نہیں ہے اور اس سلسلے میں اب بھی ہم نے پتا کیا ہے ۔ ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے اپنے internal arrangement کے طور ایسی کوئی پابندی عائد کی تھی ۔ ہم نے حکم دیا ہے کہ یہ پابندی فوری طور پر ہٹا لیں ۔ باقی جہاں تک

چیک پوسٹوں پر ان ٹرکوں کو روکنے کا تعلق ہے روکنا تو پڑتا ہے کیونکہ گندم ۔ دھان ۔ چاول اور آٹے کی نقل و حرکت پر پابندی ہے لیکن اگر ناجائز طور پر کوئی ان سے پیسے لیتا ہے یا تنگ کرتا ہے تو اس قسم کے کسی واقعہ کی وہ ہمیں نشان دہی کریں تو ہم ان پولیس والوں کے خلاف سخت ایکشن لیں گے ۔ ایس ۔ پی ۔ اینٹی سمگلنگ کو بھی ہم نے contact کیا ہے اور ہدایات جاری کر دی ہیں کہ جب بھی پتا چلے کہ یہ مہلہ سوجی لے جا رہے ہیں ان کو بالکل نہ روکا جائے اور کسی قسم کی ان کو تکلیف نہ ہونے دی جائے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں اس کو پریس نہیں کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister, the adjournment motion is not pressed. Adjournment motion No. 241 will be discussed along with the others.

Now there will be a tea break for 30 minutes and we shall reassemble at 11.30 A.M.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی آدھ گھنٹہ تک کے لیے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر ۔ صحافیوں کے متعلق جو تحاریک التوا پینڈنگ رکھی ہوئی ہیں ۔ اب ان کو لیتے ہیں ۔ وزیر اعلیٰ صاحب ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ لاہور میں صحافیوں کے سلسلے میں کافی حلقوں میں اضطراب ہے ۔ کوئی بھی یہ نہیں چاہتا کہ وہ اپنے دانشوروں اور صحافیوں کو کسی ایسی صورت حال سے دو چار کرے جس سے ان کے احترام پر حرف آتا ہو ۔ لیکن جیسا کہ میں نے اس ایوان میں گزارش کی تھی ، قانون سب کے لیے یکساں ہے ۔ اس وقت قانونی صورت حال یہ ہے کہ لاہور میں دفعہ 144 نافذ ہے ۔ میں نے اس دن بھی گزارش کی تھی کہ اگر اس قانون کی کوئی بھی خلاف ورزی کرتا ہے ، خواہ وہ حکومتی پارٹی سے تعلق رکھے یا حزب اختلاف سے یا میری برادری جو کہ جرنلسٹ ہے ، اس سے تعلق رکھے ، خواہ قانون دان ہوں ، طالب علم ہوں ، کوئی ہو ، ان سب پر قانون یکساں طور پر لاگو ہے ۔ اس لیے اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ صحافیوں کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت ہے یا اسی طرح کسی طبقے کو یہ خصوصی مراعات حاصل ہیں تو یہ بات درست نہیں ۔ اس لیے جو کارروائی بھی ہوئی ، وہ اسی قانون کے

مطابق ہوئی جو اس شہر میں تمام شہریوں کے لیے یکساں ہے ۔ میں نے گزارش کی تھی کہ حکومت کا رویہ نرم ہے ۔ پہلے بھی جب یہ بحث ہوئی کہ آیا صحافیوں نے "مساوات" کے دفتر کے قریب کوئی جلسہ کیا اور اس جلسے کی وجہ سے دفعہ 144 کی خلاف ورزی کی ، تو میں نے یہی نرم رویہ اختیار کیا ۔ باوجود اس کے کہ پولیس نے چند صحافیوں کو گرفتار کر لیا تھا اور چند کو گرفتار کرنے والی تھی ، میں نے ان دوستوں کی رہائی کا حکم دیا اور ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی ۔ اس لیے کہ جس کارروائی کے سلسلے میں اس وقت اقدام کیا جا رہا ہے ، وہ گزشتہ چوبیس گھنٹے سے تعلق رکھتا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ with retrospective effect ایسی کارروائی کی جائے اور میں توقع رکھتا ہوں کہ ہمارے دانش ور اور اہل قلم دوست اس جذبے کو سراہتے ہوئے از خود بھی غیر قانونی اقدامات سے گریز کریں گے ۔ چنانچہ جب میری صحافیوں کی انجمن کے صدر صاحب سے بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ آج وزیر اعظم صاحب تشریف لائے ہوئے ہیں اور ان کا ہرا۔ راست اس اخبار سے تعلق ہے جس میں یہ مسئلہ درپیش آیا ہے تو آپ ہماری ان سے ملاقات کرا دیں تو میں نے کہا کہ اس سلسلے میں میں مناسب اہتمام کر دوں گا ۔ چنانچہ قائد حزب اختلاف جانتے ہیں کہ جس روز وہ جناب ذوالفقار علی بھٹو سے ملنے کے لیے تشریف لے گئے تو ان سے پہلے صحافیوں کا وفد جناب وزیر اعظم سے ملا تو میری کوشش تو یہی تھی کہ یہ معاملہ افہام و تفہیم سے ۔ مصالحت سے اور باہمی احترام سے طے پا جائے اور وہ شکل اختیار نہ کرے جو کسی صورت میں بھی کسی کے لیے بھی ناخوش گوار ہو ۔

جناب والا ۔ صحافیوں نے مجھ سے یہ بھی کہا تھا کہ اگر یہ ملاقات ہو جاتی ہے اور ہماری بات وزیر اعظم تک پہنچ جاتی ہے تو ہم کسی طرح سے وہ سارا پروگرام جو ہم نے ایک اشتہار کی صورت میں شائع کیا ہے اس پر عمل نہیں کریں گے ۔ اس اشتہار کے ذریعے سے یہ بات کہی گئی تھی کہ اثر پورٹ پر مظاہرہ کیا جائے گا ۔ اسمبلی کے سامنے مظاہرہ کیا جائے گا اور اس کے بعد ٹوکن ہڑتال کی جائے گی ۔ چنانچہ انہوں نے کہا آپ اس ملاقات کا اہتمام کریں یہ تمام پروگرام منسوخ کر دیں گے ۔ لیکن اس کے باوجود کہ ملاقات کا اہتمام کیا گیا لیکن شاید وہ یہ سوچتے ہوں گے کہ ابھی ایک گھنٹے میں یہ ملاقات جو ہے ہو جائے لیکن چونکہ وزیر اعظم صاحب کو اور بھی مصروفیات تھیں اور

انہوں نے جو وقت مجھے دیا وہ ایک دن بعد کا تھا جو میں نے ان دوستوں کو بتا بھی دیا تھا بہر حال اس کے باوجود پانچ افراد کو بھوک ہڑتال پر بٹھانے کا ان دوستوں نے فیصلہ کیا اور ان کے ساتھ پریس کلب سے ایک جلوس کی صورت میں کچھ صحافی یہاں تشریف لائے ۔ جب وہ یہاں تشریف لائے تو راستے میں تو وہ دو دو کی صورت میں چل رہے تھے لیکن جب وہ یہاں پہنچے تو اس کے بعد انہوں نے ایک مجمعے کی شکل اختیار کر لی اور اس میں جیسا کہ کہا گیا ہے بعض سینیئر صحافی بھی شامل تھے جناب م ۔ ش ۔ کا بھی ذکر بار بار آیا ہے اور ہمیں افسوس ہے کہ اس طرح کا واقعہ پیش آیا جس میں جو بھی جرنلسٹ ہیں وہ سب محترم ہیں لیکن اس طرح کے معزز بزرگ صحافی وہ بھی اس میں شامل ہو گئے تو اس کی صورت یہ ہوئی کہ جب مجمع بن گیا اور اس مجمعے نے پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے نعرے لگائے گئے تو اس صورت میں مجبوراً جب قانون شکنی ہوئی تو میرے اس اصول کے تحت کہ جو کوئی بھی قانون شکنی کرے گا وہ اسی کے مطابق سزا بھی پائے گا اس کے تحت ان دوستوں کو گرفتار کیا گیا لیکن انہیں بعد میں رہا کر دیا گیا ۔ اب یہ صورت ہے کہ ہر روز پانچ دوستوں کو صحافی دوستوں کو بھوک ہڑتال پر بٹھایا جاتا ہے اور چونکہ دفعہ 144 لگی ہوئی ہے اس لیے اس صورت میں ان کو ایک قانون کے تحت کہ بھئی یہ جو بھی کام ہے یہ مناسب نہیں یا قانون کے مطابق نہیں ان کو وہاں سے ہر روز اٹھایا جاتا ہے ۔ کئی دن ہو گئے ہیں لہذا صحافیوں کی تعداد میں بھی اتنے دنوں کے مطابق اس میں ضرب اتنے دن تقریباً سنا ہے اب 30 یا 35 کی تعداد میں صحافی اس وقت پنجاب کی حکومت کے مہمان ہیں ۔

جناب والا ۔ جو صورت حال بتائی گئی ہے وہ ایک قانونی نکتے سے تعلق رکھتی ہے ۔ ایک اخبار کی انتظامیہ یہ کہتی ہے یہ میں نہیں کہہ رہا اخبار کی انتظامیہ یہ کہتی ہے مجھے یہ بتایا گیا ہے میری معلومات کے مطابق جو بات ہے وہ اس طرح ہے کہ قانونی انداز سے قانونی شقات کے تحت ایک کارروائی کی گئی ہے جس کا بقول انہی کے انہیں قانونی حق حاصل ہے ۔ جو صحافی اس کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں ان کا کہنا ہے کہ یہ غیر قانونی بات ہے ان کا یہ کہنا ہے کہ ایک معاہدہ ہوا تھا اس معاہدے کے مطابق یہ کارروائی کسی صورت بھی جائز نہیں ۔ مینیجمینٹ کا یہ کہنا ہے کہ وہ معاہدہ جو ہوا تھا اس کی خلاف ورزی دوسری جانب سے ہوئی ہے جس کا انہوں نے ایک نوٹس صحافیوں کو معطل ہونے والے

دوستوں کو دے دیا تھا کہ چونکہ یہ آپ کی طرف سے اس طرح کی خلاف ورزی ہوئی ہے اس لیے یہ کارروائی ہم کر رہے ہیں ۔ اب یہ ہے کہ یہ بات ان قانونی موشگافیوں سے تعلق رکھنے والی بات ہے جس کا فیصلہ میں نہیں کر سکتا ۔ میں کر سکتا ہوں اس صورت میں کہ دونوں فریق مجھے کہیں کہ آپ ثالث بن جائیں یا دونوں فریق کسی اور کو ثالث بنا لیں اور اس کے فیصلے کو تسلیم کر لیں ۔ لیکن جب تک یہ صورت حال نہ ہو جائے اس وقت تک میری حیثیت یہی ہے کہ دو فریق ہیں ایک کہتا ہے کہ ہم نے قانونی کارروائی کی ہے دوسرا کہتا ہے کہ یہ قانونی کارروائی نہیں ۔ تو پھر یا تو اس کا فیصلہ کسی عدالت سے ہو سکتا ہے جب وہ معاہدہ ہوا تھا جس کے بارے میں دونوں فریق کہتے ہیں کہ اس کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو اس سے پہلے یہ معاملہ ایک عدالت میں زیر سماعت تھا یا تو یہ معاملہ اس عدالت میں واپس جا سکتا ہے یا دونوں فریق کسی اور کو اس کی رضامندی سے ثالث مقرر کر سکتے ہیں اور اس صورت میں یہ فیصلہ ہو سکتا ہے لیکن بحیثیت وزیر اعلیٰ پنجاب میں صرف اس حد تک اس معاملے سے تعلق رکھتا ہوں کہ قانون جو نافذ کیا گیا ہے اس کی جو دوست بھی خلاف ورزی کرے گا میں مجبور ہوں کہ اس قانون کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کروں ۔ اب قانون کے خلاف کارروائی کرنے پر بھی میرے پاس دو راستے ہیں ایک راستہ یہ ہے کہ میں سختی کروں اور ایک راستہ یہ ہے کہ میں نرم رویہ اختیار کروں ۔ میرے دل میں اپنے صحافی دوستوں کے لیے اہل دانش ، اہل قلم کے لیے نرم گوشہ موجود ہے اسی وجہ سے پہلے دونوں واقعات پر جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے میں نے نرم رویہ اختیار کیا ہے ۔ اب جناب والا ۔ میں اس وقت جب اس ایوان میں کھڑا آپ سے خطاب کر رہا ہوں اس وقت بھی میری یہ پوزیشن ہے کہ میں اس ایوان میں داخل ہونے سے پہلے یہ حکم جاری کر کے آیا ہوں کہ جن صحافیوں کو بھی گرفتار کیا گیا تھا جو ہمارے مہمان ہیں ان سب کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا جائے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ میں توقع کرتا ہوں اپنے ان اہل دانش ، اہل قلم بھائیوں سے وہ بھی معاشرے کا ایک ایسا حصہ ہوتے ہوئے جو قانون کو سمجھتا ہے جو قانون کا احترام کرنے کا سب سے زیادہ ذمہ دار سمجھا جا سکتا ہے لوگ توقع کرتے ہیں کہ چونکہ یہ لوگ پڑھے لکھے ہیں یہ لوگ شہروں میں رہنے والے

اہل قلم ہیں اس لیے انہیں قانون کا زیادہ خیال ہونا چاہیے ۔ میں بھی ایک صحافی کے طور پر ایک شہری کے طور پر اور اس صوبے کے سربراہ کے طور پر یہ توقع کرنے میں حق بجانب ہوں کہ وہ بھی قانون کا احترام کریں گے اور مزید مجھے اس بات کے لیے مجبور نہیں کریں گے کہ وہ پھر قانون شکنی کریں اور قانون پھر اپنا راستہ اختیار کرے ۔

جناب والا ۔ یہ میری معروضات ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں جہاں تک پنجاب کی حکومت کا تعلق ہے اسے کسی طرح سے بھی کسی دوست سے کسی صحافی سے کسی شہری سے کوئی ذاتی پرخاش نہیں ۔ کوئی عنادانہ پرخاش نہیں ۔ اس کا رویہ نرم ہے ۔ میری حکومت چاہتی ہے کہ یہ معاملہ بہترین طور پر مصالحت سے سلجھ جائے لیکن اب مصالحت کی کیفیت یہ ہے کہ یا تو دونوں فریق آپس میں بیٹھ کر مصالحت کریں یا یہ کسی کو اپنا ثالث مقرر کر لیں یا یہ ہے کہ عدالتی طور پر اس کو سلجھا لیں لیکن مجھے ان تینوں پر کوئی اعتراض نہیں ہے میری تو صرف اتنی گزارش ہے کہ کوئی دوست بھی زیادہ مناسب یہی ہے کہ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لے اس لیے کہ اس کے بعد میں مجبور ہوں گا کہ قانون کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کروں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

سید ناہش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر اعلیٰ کا یہ اعلان انتہائی اطمینان بخش ہے کہ انہوں نے گرفتار صحافیوں کی رہائی کا غیر مشروط اعلان کر دیا ہے اور یہ پیش کش بھی کی ہے کہ جو اصل تنازعہ موجود ہے اس سلسلے میں ثالثی کا طریقہ یا فریقین کے درمیان مفاہمت کا طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ صحافی رہائی کے بعد اس پوزیشن میں ہوں گے کہ حکومت کے تعاون سے اس سلسلے میں مفاہمت کی کوئی راہ اختیار کر سکیں جس سے یہ احتجاجی تحریک جو اب ملک گیر صورت اختیار کر رہی ہے اسے خوش اسلوبی سے نمٹایا جا سکے ۔ لیکن جناب والا ۔ اس مسئلہ پر اور ان تحریک ہائے التوائے کار پر جناب وزیر اعلیٰ کو اظہار خیال کرنا تھا لیکن وہ اس گوشے پر تشنہ رہ گئے ہیں ۔ ان تحریکوں میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ گرفتار ہونے والے صحافیوں کے ساتھ جیل میں ناروا سلوک ہوا ان کو زدوکوب کیا گیا ان پر علامتی ہڑتال کرنے کے الزام میں دفعہ 144 کے تحت مقدمے درج کرنے کی بجائے ان پر خودکشی کے الزام میں مقدمات درج ہوئے اور ان کو ہتکڑیاں لگا کر عدالت

میں پیش کیا گیا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایسے واقعات ہیں جن پر وزیر اعلیٰ کو اظہار خیال کرنا ضروری ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تین مسئلے مختلف تحاریک التوائے کار میں کل آئے تھے اس میں جہاں تک مقدمہ قائم کرنے کا تعلق اور اس کے بعد ہتکڑیوں کے ساتھ ان کو جیل سے عدالت تک لے جانے کا تعلق ہے اس کا ایک قانون اور ضابطہ سے تعلق تھا اس لیے اس کے متعلق تو میں نے اجازت نہیں دی تھی لیکن وہ تحاریک التوائے کار جو جیل میں ان پر تشدد کے متعلق تھیں اس پر وزیر موصوف نے کچھ خیالات کا اظہار کیا تھا اور باقی پر انہوں نے آج اپنے خیالات کا اظہار کرنا تھا اگر آپ اس سلسلہ میں کچھ کہنا چاہتے ہیں تو فرمائیے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ جیل میں صحافیوں پر تشدد ہوا وزیر جیل خانہ جات اس سلسلے میں ایوان کے سامنے بیان دے چکے ہیں اور اس پر بڑی حد تک وضاحت ہو چکی ہے اور وزیر صاحب خود جیل میں تشریف لے گئے تھے اور انہوں نے جا کر خود صحافیوں سے بھی ملاقات کی اور ان سے ملاقات کے دوران ان کے اطمینان کے مطابق انہوں نے وہاں صورت حال پیدا کی ۔ اگر کسی شخص نے کوئی ایسی بات کی ہے جس سے تشدد کا پہلو نکلتا ہو تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے کہنے سے پہلے میری جنرل انسٹرکشنز کے مطابق وزیر جیل اس شخص کے خلاف مناسب کارروائی کر چکے ہوں گے ۔ میں نے اپنے طور پر اپنے کچھ لوگوں کو بھی جیل خانہ میں بھیجا تھا تاکہ وہ بھی معلوم کریں مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی ہے کہ صحافیوں نے کہا کہ انہیں کوئی ایسی بات نہیں اور میں بڑی خوشی سے اپنے ممبر صاحبان کو بھی اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ اگر وہ اپنے ان دوستوں سے ملنا چاہیں ۔ اب تو خیر ان کو جیل میں جا کر ملنے کی ضرورت نہیں ہے وہ خود یہاں شہر میں تشریف لے آئیں گے تو اس لیے ان سے یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ اس طرح کا تو کوئی واقعہ نہیں ہے کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ ان کے ساتھ تشدد کیا گیا ۔ باقی یہ ضروری ہے کہ جیل والے ۔ جیلر جو ان کی عادات اور خصلات ہوتی ہیں جو ان کا طرز تکلم ہوتا ہے وہ اتنا شیریں تو نہیں ہو سکتا جتنا ہمارے دوست تابش الوری صاحب کا ہے ۔

(قہقہہ)

اس لیے وہ دہلی زبان میں تو ان سے گفتگو نہیں کر سکتے انہیں بعض اوقات یہ

بھی نہیں پتہ چلتا کہ یہ شخص کون ہیں ۔ ان کا کیا مقام ہے لیکن بہر حال جہاں تک حکومت کا تعلق ہے ۔ حکومت کے وزرا کا تعلق ہے ۔ آپ ہم سے یہ توقع رکھ سکتے ہیں اور آپ ہم سے یہ گلہ بھی کر سکتے ہیں کہ اگر ہماری جانب سے اس سلسلے میں کوئی کوتاہی ہو ہماری یہ ہرگز نیت نہیں اور اگر اس سطح کے اہل کار نے اس طرح کی کوئی غلطی کی ہو جس میں اسے اس بات کا اندازہ نہ ہو تو میں اس کے لیے معافی چاہتا ہوں ۔

جناب والا ۔ صورت ہتھکڑیوں کی بھی تھوڑی سی بیان ہو جائے تو اچھی ہے ۔ ہم نے ان دوستوں سے منت زاری کی کہ آپ تشریف لے چلیں ہم آپ کو یہاں نہیں لائے آپ اپنی مرضی سے آئے ہیں اس لیے آپ تو ایک تحریک چلا رہے ہیں ۔ آپ قید ہونے کے لیے گھر سے چلے تھے ۔ ہمیں پتا ہے کہ قید نہ ہونے کو قید ہونے پر ترجیح نہیں دیتے ۔ اس لیے ہمیں آپ کے بھاگ جانے کا تو کوئی خوف نہیں تھا لیکن ہماری اطلاع کے مطابق ہمارے صحافی دوستوں نے یہ کہا کہ جب تک آپ ہمیں ہتھکڑیاں نہیں لگائیں گے اس وقت تک ہم باہر نہیں جائیں گے آپ نے اگر ہمیں وہاں لے کر جانا ہے تو ہتکڑیاں لگا کر لے جائیں ۔

جناب والا ۔ یہ ہتھکڑیاں لگانے کی بھی پنجاب میں ایک ریت ہے لوگ شوق سے ہتکڑیاں لگواتے ہیں پنجاب کا ایک مشہور بول ہے ۔ ,,تیرا پچھا نہیں چھڈنا بھاویں لگ جان ہتھکڑیاں ۔،،

(قہقہہ)

انہوں نے تو ہمارا پچھا نہ چھوڑنے کی قسم اٹھائی ہوئی ہے جو انہوں نے ایک تحریک چلانے کا ارادہ کیا ہوا ہے ۔ اس میں بھاویں لگ جان ہتھکڑیاں ۔ انہوں نے تو بات اٹھائی ہوئی ہے اس لیے یہ ایسا معاملہ نہیں ہے کہ ہم نے ضد کر کے ان کو ہتھکڑیاں لگوائی ہیں بلکہ انہوں نے شوق سے یہ زیور پہنا ہے ۔ ور جناب والا ۔ یہ شاید نوبت ہی نہ آتی میں شاید پہلے دن ہی ان کو رہا کر دیتا ۔ اس میں بھی جناب والا ۔ دفعہ 144 کا معاملہ یا کسی بھی قانون کا معاملہ ایسا ہوتا ہے کہ جب تک کوئی صاحب اپنے طور پر ضمانت دینے کے لیے تیار نہ ہو یا ضمانت پر رہا ہونے کے لیے تیار نہ ہو یا ذاتی مچلکہ دے کر تیار نہ ہو ہم کیسے ان کو رہا کر سکتے ہیں ۔ تو ہم نے بہت کوشش کی کہ آپ رہا ہو جائیں ۔ آپ ضمانت پر رہا ہو جائیں آپ ذاتی مچلکہ پر رہا ہو جائیں لیکن اس معاملہ میں بھی انہوں نے یہی مناسب سمجھا کہ ہم ضمانت نہیں دیں گے ۔

ہم مچلکہ نہیں دیں گے - یہ ان کی اپنی سوچ ہے - اس کے باوجود کہ انہوں نے ایسا کیا بالآخر ہم نے یہ ارادہ کیا کہ ویسے ہم ان کی ضمانت مانگے بغیر مچلکہ قائل کئے رہا کئے دیتے ہیں - جناب والا - اس کے بارے میں یہ صورتحال ہے آپ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ انہیں زیادہ دیر اپنے پاس مہمان ٹھہرائیں کیونکہ اتنے دنوں سے اخبار پڑھنے کو نہ ملے اخبار تو سیاست دانوں کی غذا ہوتے ہیں - ہم تو ان کے بغیر بہت اداسی محسوس کرتے ہیں - اس لیے ہم نے یہ سوچا کہ اگر وہ باہر آنے کے لیے تیار نہیں تو ہم ان کو کھینچ کھانچ کر کسی طرح سے باہر ان کے کام پر لے آئیں -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - کل خودکشی کے مقدمے کا ذکر زیر بحث آیا تھا تو کیا وہ صرف رہائی لک محدود ہے کہ ملزمان کو رہا کر دیا گیا ہے اور وہ مقدمات واپس لے لیے گئے ہیں -

مسٹر سپیکر - وہ غیر مشروط طور پر رہا کیے گئے ہیں آپ نے اس طرف توجہ نہیں کی -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - میں نے توجہ کی ہے -

مسٹر سپیکر - غیر مشروط رہائی کس کو کہتے ہیں -

چوہدری امان اللہ لک - مقدمات بدستور رہتے ہیں -

مسٹر سپیکر - کوئی آدمی اگر کسی مقدمے میں ماخوذ ہوتا ہے تو اس کی رہائی مشروط ہو سکتی ہے غیر مشروط نہیں ہو سکتی ہے -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - وہ مچلکے پر رہائی فرما رہے تھے مچلکے پر وہ ان کو جیل سے باہر لائے ہیں -

مسٹر سپیکر - انہوں نے لفظ غیر مشروط کہا ہے -

وزیر اعلیٰ - جناب والا - جب ہم نے انہیں رہا کیا تو اس سلسلہ میں میں نے باقاعدہ یہ الفاظ استعمال کیے کہ اب کوئی ان پر مقدمہ باقی نہیں ہے -

(نعرہ ہائے تحسین)

اس لیے صرف اس امید پر رہا کیا ہے کہ آئندہ وہ قانون کی خلاف ورزی نہیں کریں گے اور مجھے امید ہے کہ وہ ہمارے نہایت معزز محترم پڑھے لکھے اہل قلم دوست یہ پسند نہیں کریں گے کہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لیں - اگر ان طبقوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیا تو پھر قانون کی حکومت کیسے چلے گی -

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ واجب الاحترام وزیر اعلیٰ نے جس صفائی سے ساتھ بغیر کسی mental reservation کے صورت حال یہاں واضح کی ہے وہ اس قابل ہے کہ اس ایوان کی ہر جانب سے اس کا خیر مقدم کیا جائے ۔

(نعرہ ھائے تحسین)

لیکن میں صرف دو باتیں ان کی خدمت میں عرض کرنی چاہوں گا کہ ایک تو جو دشواری پیش آئی وہ اس متنازعہ فیہ مسئلہ پر تھی کہ آیا سہ فریقی معاہدہ کی خلاف ورزی کس جانب سے ہوئی اور اس کا ایک حل بھی جناب نے ارشاد فرمایا کہ ثالث بھی مقرر کیا جا سکتا ہے ۔ مقدمہ بھی عدالت میں دیا جا سکتا ہے ۔ اب وہ صاحب باہر تشریف لے آئیں گے تو ان سے اس کا تبادلہ خیالات آپ بھی کر سکتے ہیں ۔ ہم سے کوئی آدمی کر سکتا ہے ۔ جس چیز کی جانب میں ان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر یہ واقعی غلط فہمی ہو جائے کہ انہوں نے اپنے آپ کو ہتھکڑیوں کے لیے خود پیش نہیں کیا بلکہ جیل والوں نے تشدد کر کے انہیں ہتکڑیاں لگائی ہیں غیر ضروری طور پر تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جناب وزیر اعلیٰ ضرور ان لوگوں کے خلاف احتساب کریں گے ان کا محاسبہ کریں گے ان سے باز پرس کریں گے ان سے دریافت کریں گے کہ آیا ان معزز صحافیوں کو ہتکڑیاں لگا کر ان کی تذلیل کے لیے کیوں یہ سامان فراہم کیا گیا ہے ۔ اس کے بعد میں ان کا شکریہ ادا کروں گا ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا مکرر ہوئی ہے لیکن میں نے گزارش کی تھی کہ ہتھکڑیاں لگانے پر حکومت کی طرف سے اصرار نہیں کیا گیا بلکہ یہ اصرار خود انہوں نے کیا ۔ یہ اقرار جناب والا صحافیوں کی طرف سے ہوا کیوں کہ ان کے نزدیک یہ زیور ہے اور انہوں نے یہ زیور سمجھ کر پہنا ۔ جناب والا ۔ ہم بھی اس طرح سے کیا کرتے تھے آپ اسے ان کی تذلیل کہ سمجھیں انہوں نے تو اسے باعث فخر سمجھا لہذا اس کے بعد کوئی اور چارہ کار نہیں تھا انہوں نے یہی تجویز کیا یہ ان کی خواہش کے مطابق ہوا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ یہ بالکل غلط ہے ایسا ہرگز نہیں ہوا ان کو ہتھکڑیاں لگائی گئیں ان کی تذلیل کی گئی ہے ۔

سپیکر ۔ جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا ہے کہ اگر کوئی ایسی بات ہوئی تو میں اس کو دیکھوں گا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس یقین دہانی کے بعد میں اپنی تحریک التوا واپس لیتا ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ وزیر اعلیٰ صاحب کی اس یقین دہانی کے بعد میں اس امر پر زور نہیں دیتا ۔ میں اپنی تحریک التوا کے متعلق صرف اتنی عرض کروں گا کہ میں نے خود صحافیوں سے بات چیت کی تھی اور معلوم کیا تھا ۔ انہوں نے کہا کہ وزیر جیل خانہ جات ملک حاکمین خان خود جیل میں تشریف لائے تھے اور صحافیوں سے ملے تھے ۔ انہوں نے انہیں پوری طرح مطمئن کر دیا بلکہ تحریری طور پر بھی اطمینان حاصل کیا اس لیے اب میں اس کو پریس نہیں کرتا ۔ اور شکریہ بھی ادا کرتا ہوں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وزیر جیل خانہ جات نے خود کہا ہے اور وزیر اعلیٰ نے بھی وعدہ کیا ہے کہ وہ اس کے متعلق دیکھیں گے تو میں اتنی عرض کروں گا کہ وہ متعلقہ افسر کے خلاف انکوائری کروائیں اور اس کو سزا دی جائے تاکہ آئندہ ایسا نہ ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے تو خود کہا ہے کہ میں اس کو دیکھوں گا ۔

In view of the observations made by the Chief Minister and the Leader of the Opposition and various movers, these adjournment motions are disposed of accordingly

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, I would like to say a few words. The Hon'ble Chief Minister is true to his statement made on the floor of the Assembly when he took over the charge as the Leader of the House. There is definitely a change in the treatment that is being meted out to the people in jail. Mr. Speaker, while we look at this change we should also keep in our minds that to some of the very noble people like Mian Tufail and other people.....

Mr. Speaker : That is not an occasion for speech-making. We are dealing with a particular item and that item relates to the adjournment motions.

مسودہ قانون

مسودہ قانون سول ملازمین پنجاب مصدرہ 1974

(بحث جاری)

(کلاز ۔ 13)

Mr. Speaker. Syed Tabish Alwari was in possession of the floor of the House yesterday and he was speaking on Clause 13 of the Bill.

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں کل سول سرونٹس بل کی کلاز نمبر 13 پر اظہار خیال کر رہا تھا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ یہ کلاز سول سرونٹس ایکٹ جو مرکزی حکومت نے پاس کیا اور قومی اسمبلی نے بھی پاس کیا اس پیٹرن پر مرتب کیا گیا ہے ۔ اس کے پہلے فقرے میں حکومت کو یہ اختیار دیا جا رہا ہے کہ سیکرٹری یا اس سے زیادہ عہدہ پر متمکن افسران کو کسی وقت بھی ریٹائر کیا جاسکتا ہے ۔ اس کیلئے جناب والا کسی شو کاز نوٹس کی بھی ضرورت نہیں محسوس کی گئی ۔ جناب والا ۔ کسی ٹریبونل کی بھی ضرورت نہیں محسوس کی گئی ۔ ایک ایڈوائزری کمیٹی کا ذکر کیا گیا ہے لیکن اس کی تعبیر و تشریح کا کہیں ذکر موجود نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ اس طرح سے آزادی رائے اور آزادی ضمیر کے ساتھ کوئی آدمی کام نہیں کر سکتا ۔ جناب والا ۔ یہ ٹھیک ہے کہ یہ فقرہ مرکزی ایکٹ میں بھی موجود ہے لیکن جناب والا یہ ہمارے دوسرے کسی صوبہ میں موجود نہیں ہے کیونکہ انہوں نے سیکرٹری سے سنٹرل سیکرٹری مراد لیا ہے لیکن مجھے بڑا افسوس ہے کہ یہ الٹر پریٹیشن صرف صوبہ پنجاب کے حصہ ہی میں آئی ہے تاکہ اعلیٰ عہدہ داروں کو حکومت سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کر سکے ۔ اور یہ تلوار ہمیشہ کے لیے ان کے سر پر لٹکتی رہے اور اپنی مرضی سے کوئی کام نہ کر سکیں ۔

اس کے علاوہ جناب والا اس کلاز کے دوسرے فقرہ میں یہ اختیار حاصل کیا جا رہا ہے کہ سیکرٹری سے کم عہدہ کے افسران کو بھی ریٹائر کیا جا سکے گا ۔ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ اس میں کہا گیا ہے کہ ایک ایڈوائزری کمیٹی قائم کی جائے گی جس کے مشورہ کے بعد ان کو ریٹائر کیا جاسکے گا لیکن اس ایڈوائزری کمیٹی کی کہیں تعبیر و تشریح موجود نہیں ہے ۔ جناب والا وہ حکومت کے اپنے نامزد کردہ لوگ ہونگے وہ حکومت کے خلاف کیسے جا سکتے ہیں کیونکہ ان کو اپنی ملازمت بھی خطرہ میں نظر آئے گی ۔ جناب والا یہ فقرہ جسے آپ

کے سامنے بروقت پیش کر دیا ہے یہ نہ سنٹرل ایکٹ میں موجود ہے نہ کسی صوبہ کے ایکٹ میں موجود ہے۔

Mr. Speaker : Give the argument please.

سید تابش الوری ۔ جناب والا میں یہ argument دے رہا ہوں کہ یہ صرف پنجاب کے مقدر میں ہے جسے اور کسی صوبہ نے نہیں اپنایا ۔ جناب والا ۔ یہ انتظامیہ اور افسران کو demoralise کیا جا رہا ہے جسے اپنے مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے گا ۔ جناب والا ۔ یہ فقرہ بہت مہنگا ہے ۔ پنجاب جو ہمیشہ علم و ادب کا گہوارہ رہا ہے پنجاب نے ہمیشہ ایسی روایات قائم کی ہیں جو دوسروں کے لیے قابل تقلید ہوتی ہیں ۔ آپ یہ رسوائی خود مول لے رہے ہیں اور اس ملک اور صوبہ کو بین الاقوامی طور پر بدنام کر رہے ہیں ۔ کیونکہ اس قسم کی قانون سازی کسی متمدن اور جمہوری معاشرہ میں نہیں ہوتی اور اس کا کوئی جواز نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ ہم یہ بد ترین قانون سازی کرنے کے لیے قانون کے بارے میں پنجاب میں مارشل لائی سپرٹ کا نفاذ کر کے پنجاب کی نئی نسل کو بیدار کر رہے ہیں ۔ اور ان کو اس بات کے لیے مجبور کر رہے ہیں کہ وہ آئندہ سرکاری ملازمتوں کے لیے اپنے دلوں کے دروازے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر لیں ۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ عام طور پر پرائیویٹ اور سرکاری سروس میں صرف یہ بنیادی فرق تھا کہ پرائیویٹ سروس میں تنخواہ زیادہ ہوتی ہے ۔ لیکن سرکاری ملازمتوں میں تنخواہ کم ہوتی ہے ۔ مگر عزت اور تحفظ زیادہ ہوتا ہے ۔ اور یہ ہے بنیادی فرق جو کہ سرکاری اور پرائیویٹ ملازمتوں میں ہوتا ہے اور اب ان دونوں چیزوں کا عزت اور تحفظ کا خاتمہ کر دیا گیا ہے ۔ اس لیے وہ اس بات پر مجبور ہو جائیں گے کہ یا تو وہ سرکاری ملازمتوں کی بجائے پرائیویٹ ملازمتوں کو ترجیح دیں ۔ اور یا پھر اس ملک سے باہر جا کر اپنا مستقبل بنانے کے لیے کوئی راستے اختیار کریں اسی طرح سے آپ پنجاب کی نئی قابل نسل کو صوبے کی ضرورت اور نئے ترقی کے مواقع سے محروم کر رہے ہیں ۔ اسی طرح سے ملازمین کو نہ صرف آپ احساس کمتری میں مبتلا کر رہے ہیں ۔ بلکہ ان کو اس بات پر مجبور کر رہے کہ وہ اس صوبے کی بجائے کسی دوسرے صوبہ میں جا کر ملازمت اختیار کریں۔ وہ اس قسم کی مارشل لائی دفعات منظور نہ کریں ۔ اور دوسرے صوبہ میں جا کر پنجاب کے مقابلہ میں زیادہ تحفظ اور مراعات حاصل کریں ۔ جناب والا ۔ ایسے

قوانین پنجاب کو اجتماعی طور پر نقصان پہنچائیں گے۔ اور اس طرح سے پارٹی التظامیہ مفلوج اور اپاہج اور غیر موثر اور نظم و نسق کی تباہی کا باعث ہو گی۔ اس لیے میں آپ کے توسل سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اگر حکومت واقعی اپنے سول سرونٹس کو ایک ممتاز درجہ دینا چاہتی ہے۔ اگر واقع ہم انہیں صحیح خدمتگار۔ غیر جانبدار اور ایماندار رکھنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس قسم کی قانون سازی کریں جس میں بد عنوان اور نااہل افراد کے خلاف قانون کے مطابق۔ روایات کے مطابق اور مسلمہ اقدار کے مطابق شدید ترین کارروائی کی جا سکے۔ لیکن ان لوگوں کو زیادہ سے زیادہ تحفظ حاصل ہو۔ ان لوگوں کو زیادہ سے زیادہ ترقی کے مواقع حاصل ہوں۔ جو نہایت غیر جانبداری اور نہایت دیانتداری کے ساتھ اس صوبے کی اور اجتماعی طور پر اس ملک کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ جناب والا۔ یہ آرڈیننس اس regime نے اس موجودہ حکومت نے تیار کیا ہے جس کے متعلق عام طور پر الزام عائد کیا جا رہا ہے کہ اس نے قانون کی بالا تری کو ختم کرنے کے لیے اقدام کیا ہے۔

شیخ عزیز احمد۔ جناب والا۔ یہ موجودہ کلاز پر بحث نہیں ہو رہی ہے۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے۔

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ جب یہ کلاز سابقہ کابینہ میں زیر بحث رہی تھی۔ تو جناب وزیر اعلیٰ محمد حنیف رامے صاحب نے ایک وزیر کی حیثیت سے اس کلاز کی مخالفت کی تھی۔ اور یہ موقف اختیار کیا تھا کہ اس قسم کی کلاز کو اپنا کر ہم اپنے لیے رسوائی کا باعث نہیں بننا چاہتے۔ مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے۔ اور میں بڑی ذمہ داری کے ساتھ عرض کر رہا ہوں۔ اور جناب حنیف رامے صاحب ہمیشہ قانون کی بالا تری کے دعوے کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ اس ہاؤس کو یقین دلایا ہے کہ وہ کوئی ایسی قانون سازی نہیں کریں گے۔ جس سے پنجاب امتیازی طور پر بدنام ہو جائے۔ اور نہ وہ ایسی قانون سازی کریں گے۔ جس سے سول سرونٹ پرائیویٹ ملازم بن کر رہ جائے اسی بنیاد پر انہوں نے اس بل کی اس کلاز کو اس کا حصہ بنانے پر مخالفت کی تھی۔ اور جب وہ وزیر اعلیٰ بنے۔ تو اس وقت انہوں نے یہ یقین دلایا تھا کہ اس صوبہ میں قانون کی حکمرانی ہو گی۔ اور شرافت کی اقدار نافذ کی جائیں گی۔ لیکن ہم انتہائی افسوس کے ساتھ تصویر عبرت بنے ہوئے ہیں کہ اس قسم

کا قانون منظور کیا جا رہا ہے ۔ اور اس قسم کی کلاز منظور کی جا رہی ہے ۔ جو ایک مارشل لائی ضابطے کی حیثیت رکھتی ہے ۔ ایک بد ترین قانون کی حیثیت رکھتی ہے ۔ اور وہ کسی طور پر اس قسم کے اور ان جیسے خیالات رکھنے والے وزیر اعلیٰ کے شایان شان نہیں ہو سکتی ۔ اب بھی وقت ہے کہ وہ اپنے جبین اقتدار سے اس سیاہی کے دھبے کو دھو ڈالیں ۔ اور ان دونوں فقروں کو جن کو کسی دوسرے صوبے نے نہیں اپنایا حذف کریں ۔ اور نہ صرف یہ کہ اگر انہوں نے حذف نہ کیا تو ان پر یہ داغ ہمیشہ رہے گا ۔ بلکہ اس ایوان اور اس کی آئندہ نسلوں کو ملامت اور بدنامی کے لیے برے نام سے یاد کیا جاویگا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل بلکہ اس بل کی کلاز کو ایوان میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیا جاوے ۔ کیونکہ ہم کسی طور پر بھی اس قسم کے مارشل لائی اور اس قسم کی آمرانہ اور غیر منصفانہ اور غیر اخلاق کلاز اور قانون کی اجازت نہیں دے سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب سپیکر ۔ میں جناب تابش الوری کی وضاحت کے بعد مزید کچھ اضافہ نہیں کرنا چاہتا صرف ایک واقعہ کا میں جناب حنیف رامے سے نہایت درد مندی کے ساتھ بیان کرنا چاہتا ہوں ۔ جس طریقہ سے یہ کلاز وضع کی گئی ۔ جس کے پیش نظر یہ اصول وضع کیا گیا تھا جس کے پیش نظر یہ بل اور یہ کلاز لائی گئی ہے ۔ ملازمین کی بیورو کریسی اتنی مستحکم ہے ۔ کہ وہ جمہوریت کے راستے میں ہمیشہ روڑے اٹکاتی رہی ہے ۔ محاسبہ کرنے کی کوشش کی گئی تو ان کو یہ علم ہو گیا کہ ہم عدم اعتماد کا شکار ہو گئے ہیں ۔ بنیادی طور پر میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ بیورو کریسی نے سیاستدانوں کو اپنے اندر سے ہٹانے کے لیے ایک راستہ اندرون پردہ رکھا ۔ اور بعض اوقات وہ چھاتے رہے یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ انتظامیہ میں وہ خود سر لوگ ممتاز بن گئے جن کو ہم دشمن سمجھتے تھے ۔ ان کو راستے سے ہٹانے کا کوئی جواز نہیں بنتا تھا ۔ اس ضمن میں یہ بل لایا گیا ۔ جو کہ ضروری تھا ۔ لیکن اب واقعات کیا ہیں ۔ انتظامیہ کے اہلکار چاہے وہ پولیس میں ہوں یا وہ دوسرے محکمہ میں ہوں ۔ جب بھی ان سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ اس طرح سے کیوں رشوت کا ریٹ زیادہ ہو رہا ہے ۔ کیوں ملک کو اس طرح سے لوٹا جا رہا ہے ۔ جب کہ یقینی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ حکومت

پنجاب بد دیانت نہیں ہے ۔ اس نے ابھی تک کوئی ایسی بات نہیں کی ہے ۔ جس سے کوئی آفیسر یہ شکایت کرے کہ ان کی خواہشات کی تکمیل کے لیے ہم نے یہ غلط راستہ اختیار کیا ہے ۔ یہ میں یقین کے ساتھ کہہ رہا ہوں ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ایسے قانون آ چکے ہیں ۔ ایسے واقعات پیدا کیے گئے ہیں کہ ہم آج کی رات کا بینہ میں ہیں ۔ کل کا پتہ نہیں ۔ کہ کل آئیگی یا نہیں ۔ اس لیے وہ اپنے مستقبل کیلئے لوگوں کو خاصا لوٹ رہے ہیں ۔ اور اثاثے جمع کر رہے ہیں ۔ سا سوائے چند لوگوں کے جو کہ نہایت ایماندار اور صاحب ایمان ہیں ۔ باقی اس عدم استحکام کی بنا پر ملک کو لوٹ رہے ہیں ۔ اس لیے میں ان سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ ملازمین کو استحکام بخشا جاوے ۔ اس قسم کی سیکیورٹی دیجاوے اور اس ضمن نمبر 13 کو حذف کر دیا جاوے ۔ کیونکہ اب لوگوں کے ذہن میں یہ آ چکی ہے کہ اب ہم مستقل طور پر نہیں ہیں اور آج اور کل کے مہمان ہیں ۔ اور دوسرا سب سے زیادہ مہلک وار جو ہے ۔ وہ یہ ہے ۔ کہ آج کے شریف وزیر اعلیٰ اور شریف کا بینہ پنجاب ایک اور نئے نقطہ نگاہ سے چل رہے ہیں ۔ لیکن میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ زمانہ نے کبھی کسی کا ساتھ نہیں دیا ۔ کل جب وہ ان معصوم چہروں کے ساتھ بیٹھیں گے ۔ یہ قانون ہو گا ۔ تو پھر ہمارا حشر کیا ہو گا ۔ اس انتظامیہ اور ان دوستوں کا کیا حال ہو گا ۔ کیونکہ اب تک یہ آواز رہی ہے ۔ کہ حق گو کا ساتھ دیتے رہینگے ۔ اس لیے دیانتدار افسروں کو تحفظ دینا چاہئیے ۔ ورنہ بصورت دیگر کون وہ افسر ہو گا ۔ جو کہ دیانتداری سے کام کریگا جب کوئی منسٹر آیا جب کوئی گورنمنٹ آئی اس نے اپنے خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے قوانین وضع کیے تو میں ان سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ جوکچھ ہو رہا ہے ہونے والا ہے اور ہو گا اس کے پیش نظر قانون کو کم ازکم ایک دائمی شکل دیں تاکہ وہ برے ہاتھ میں بھی آئے یا کسی ایسے ہاتھ میں بھی آئے جو انتظامیہ کو اپنے ہاتھ میں استعمال کرنا چاہے ۔ حق گو لوگوں کے خلاف استعمال کرنا چاہے اس کے پاس صرف یہ ہو گا کہ ان کو استحکام بخشا جا سکے ۔ یہ بہت بڑی خدمت ہو گی ۔ اپنے آپ کو دوام کے عالم سے گزار رہے ہیں تو یہ باعث عبرت ہے باعث نفرت ہے ۔ اور یہ کتابیں پڑھنے کے قابل ہیں جو بعض چہرے اور فاضل دوست یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ تو میں اس قانون قدرت کا واسطہ دیتا ہوں اور آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ دوست اس انتظامیہ کو اس حد تک مفلوج

نہ کریں ۔ میں ایک مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں وہ یہ کہ ایک ضلع میں سے ایک وزیر آتا ہے تو واقعات کچھ ہوتے ہیں اور جب اسی ضلع سے کوئی اور ایم ۔ پی ۔ اے وزیر ہوتا ہے تو حالات کچھ اور ہوتے ہیں ۔

چوہدری محمد انور سمہ ۔ آپ کو کسی نے وزیر نہیں بنانا آپ اتنے مقرر نہ بنیں ۔

(قہقہہ)

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ جب ایک ضلع میں سے ایک وزیر آتا ہے تو حالات کچھ اور ہوتے ہیں اور جب اسی ضلع میں سے کوئی دوسرا وزیر آتا ہے تو حالات کچھ اور ہوتے ہیں ۔ یہ آپ لوگوں کے کردار پر منحصر ہے ۔ انتظامیہ کو مفلوج کرنا آپ لوگوں کے کردار پر منحصر ہے ۔ اب انہیں اضلاع میں سے منسٹر صاحبان ہیں یا جو ایم ۔پی ۔ اے ہیں ان کا رویہ اگر اور ہے تو انتظامیہ آپ سے متاثر ہو گی ۔ اس ضمن میں میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ اس کو بعینہ اسی صورت میں پاس کر دیا جائے ۔ ان تمام غلط کاریوں کی ذمہ داری اس آدمی پر ڈالی جائے اگر وہ مستوجب سزا قرار دیا جائے ۔ آپ تو بری الذمہ ہیں ۔ حکم دینے والے ہیں آپ جو سیاسی سازشیں کرتے ہیں ۔ افسران کو استعمال کرتے ہیں اور بری الذمہ ہیں ۔ ان بچاروں کے لیے جو احکامات کی تعمیل کرتے ہیں عدم استحکام اس حد تک ہو کہ آپ ان حالات کے پیش نظر ان کو کسی وقت نکال سکیں ۔ تو میں سمجھتا ہوں آپ مستقبل کے ساتھ مذاق کر رہے ہیں اور یہ میری بات دو ماہ کے بعد آپ کو صحیح لگے گی کہ جیسے بعض فاضل دوست پچھتا رہے ہیں افسوس کر رہے ہیں ۔ بے شمار ایسے بل ہیں جن پر انہوں نے دستخط کئے تھے لیکن اب ان کی ضمیریں ہمارے ساتھ ہیں ۔ ان کے دل ہمارے ساتھ ہیں لیکن زبانیں ایک علیحدہ بات ہے کیوں کہ وہ مجبور ہیں ۔

چوہدری محمد انور سمہ ۔ ہم سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہم سے مراد کیا ہے ؟ کیوں کہ میرے حساب سے وہ پیپلزپارٹی کے بنچوں پر بیٹھتے ہیں ۔

چوہدری محمد انور سمہ ۔ جناب والا ۔ وہ ہمارے ساتھ نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرے ریکارڈ میں تو وہ پاکستان پیپلز پارٹی کے رکن ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں ابھی تک پاکستان پیپلز پارٹی میں ہوں ۔ ابھی حق گو لوگوں کی گنجائش ہے اور حق گو پیدا ہوتے رہیں گے اور حکومت کا محاسبہ ہوتا رہے گا ۔

جناب والا ۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ اگر اور کسی کو کوئی کتاب نظر نہیں آئی تو میں وزیر موصوف سے عرض کروں گا کہ وہ جناب سمد صاحب کی کتاب کا مطالعہ کر لیں اور میں کسی کا ذکر نہیں کرنا چاہتا لہذا آپ التظامیہ کو اس حد تک مفلوج نہ کریں ۔

چوھدری محمد انور سمد ۔ جناب والا ۔ یہ میری طرف انگلی کیوں کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کوئی پیار کی بات ہو گی ۔ آپ نے بھی تو ان کا ذکر کیا ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وہ ایک ایسے سابقہ وزیر ہیں جو موجود ہیں جنہوں نے التظامیہ کو مفلوج کیا ۔

Mr. Speaker : It is actually the Bill that is being discussed.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں معذرت کے ساتھ اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں لیکن یہ ان کا ذوق طبع ہے میں کیا کروں ۔

چوھدری محمد انور سمد ۔ جناب والا ۔ میں allergic ہوں ایسا نہ کریں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں صرف اس لیے وہ کتاب دھرا رہا تھا کہ اگر آپ التظامیہ کو پاورز دیں گے تو پھر وہ شائد آپ کی غلط خواہشات جو ہیں آپ کے آنے والوں کی غلط خواہشات جو ہیں ان کو resist کر سکیں گے ۔ اس کے ساتھ ہی میں عرض کرتا ہوں کہ ہمارے ضلع میں اس سے قبل جو واقعات ہوئے وہاں اب نئے ایس ۔ پی جیمد صاحب کے جانے سے حالات بہت اچھے ہو گئے ہیں کیونکہ ان میں ایک ایسا عزم ہے ایسا جذبہ ہے جس کی وجہ سے انہوں نے کنٹرول کیا ہے ۔ اس لیے اگر ان کے لیے بھی عدم استحکام اس بل کے بعد کر دیا جائے تو یہ اچھا نہیں ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کلاز زیر بحث سے متعلقہ بات کریں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اگر آپ میری بات سن لیتے کہ وہاں کے وزیر صاحب جو موجود ہیں اور اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں جن سے میرے سیاسی اختلافات ہیں ۔ اگر وہ وہاں مداخلت کرتے اور یہ قوانین پاس ہو جاتے تو شائد وہ ایک بہترین افسر کام نہیں کر سکتا ۔ اس لیے میں عرض کروں گا کہ وہ آپ کا کردار ہے جو متاثر کرے گا ۔ پیپلز پارٹی کی حکومت ہو یا کل کسی اور کی حکومت ہو منسٹر صاحبان کو ان کے کردار پر انحصار کرنا

چاہیے یہ جو آپ نے عدم استحکام کی مہم چلا رکھی ہے میں اصولی طور پر اس کے خلاف ہوں کیونکہ حکومتیں آتی جاتی بات ہے ۔ تو میں ان سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ اس بل کو ترمیم کریں ۔ ان شکایات کو دور کریں ۔ اپنے کردار کو درست کریں تاکہ اس کے پیش نظر معاملات درست ہو جائیں ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: The House is called to order please. yes Mr. Taj Muhammad Khanzada.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Sir, I am conscious of the fact that I am a kindergarten student to which I was referred yesterday as regards various rules and legislation. But from my past experience I know this much that we have in legacy got certain rules and regulations which offer security to services and also rationality in their form. I can understand that with the change of times and approach to the various problems there could be certain legislations in certain paras which will need recasting but what I cannot understand is a complete abolition of all those rules and regulations and bringing in new enactments which go vitally and basically against democratic principles. Sir, we have been through various Martial Laws.

Sheikh Aziz Ahmad: Sir, he is reading.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Certain M.L. Regulations were given protection in the Constitution by the present regime but now when the permanent Constitution has come, democracy is being used to bring in martial law regulations e. g. Section 13 of this Bill.

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ مارشل لاء کہاں سے آگیا جس پر یہ بحث کر رہے ہیں ۔ نہ ہی اس میں کوئی آئین کی violation ہے ۔ اور نہ ہی لکھا ہوا ہے ۔

Mr. Speaker:—This is his own opinion and I cannot stop him from expressing his views.

Mr. Taj Muhammad Khanzada:—I don't speak from extracts. I speak extempore.

شیخ عزیز احمد ۔ آپ مارشل لاء ریگولیشن پڑھ رہے ہیں ؟

Mr. Taj Muhammad Khanzada: You are a legal mind.

Martial Law is something which is brought not with the sense of brain but with the force of bayonet. I know you are using your steam-rolling tactics.

Mr. Speaker: Please continue.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: You, who have been fighting against Martial Law, now are the biggest Martial Law.

Mr. Speaker: The hon'ble member should address the Chair.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Please ask him to restrain.

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ معزز ممبر دقت محسوس کرتے ہیں کہ وہ مجھ سے مخاطب ہو کر بات رہے ہیں ۔

Mr. Speaker: The protest has been noted please.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: I was referring to Section 13 whereby you can ask a Secretary to go home without assigning any reason for his retirement. Before coming into power you had been preaching on the top of your voices that you are going to give security to the poorest in this country. I feel that the position of a Secretary under this Section has been reduced to less than a sweeper in a limited company.

Sir, today even the meanest person, the low paid person in a limited company cannot be asked to go home without reason. If you ask him to go home even in accordance with law he still has the right to go to Arbitration Court. Sir, this is the fifth successive law which is being approved by your steamrolling majority whereby you deny the right to each individual to go to the Civil Court or to go to the judiciary and seek redress. I ask you from your past actions of two years as to what have you not done. You have misbehaved with people in jail, used the police force and certain other agencies to do what you like and to disgrace the people beyond the law. Today what are you proud of? Are you proud of bringing a law like this? Mr. Speaker' what you are making today tomorrow it will be an instrument of victimization on you. We sit here in this House to make legislation for the future generations. Let us not be short-sighted. Let us look much more beyond our nose. Today you are making legislation so that you can be able to get hold of these gentlemen in services and punish them and direct them as you

desire to meet your ulterior motives. Sir, when I do this I am not being personal to any individual. I am sure every sensible and foresighted gentleman and the Hon'ble members of this House would realise that all rules which are obnoxious to civil liberties are not to be passed by this House. Mr. Speaker, in Clause 2 you have referred to an Advisory Committee. From no less than hundred years we have Public Service Commission made up by those nominated by the Government but possessing a conscience and possessing certain rules and regulations by which they are guided. Sir, the legislators should make legislation and let the interpretation of those legislations rest with the Courts and let the implementation rest with the services. Sir, today we are the legislators, we are the decision-makers and we are the executors. What do you expect of a gentleman who has the conscience .....

Mr. Speaker: Please come to the bill.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Sir, this is Bill No 2 where you talk about Advisory Bodies.

Mr. Speaker: The point has been made. Let us proceed further now.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Sir, I feel that the nomination of Advisory Bodies is not in consonance with the democratic principles of this country or with the universal principles of democracy. No qualifications have been given for those to be nominated. Your one Hon'ble member belonging to your party has now been saying the words which I don't like to repeat. But he did mention that BADMASHES were flourishing in certain regime. Would you like to have those flourishing BADMASHES to be in the Advisory Body? We are dictating to the Secretary of Education and services in this Government. No dignified man, no man with conscience, no citizen will have a place to live in this country if you pursue your policies of denying them their very civil rights of going to the Court. Sir, I beg of this House not only to give the right of appeal to the services but in all those legislations which have been passed by this House we should bring in this Clause giving it and making it justiciable before the court. Sir, I for one had the best years of my life and I would certainly be the last not to be a party to any legislation during the last years of my life which is going to be the curse for the future generation.

Sir, the last cause is with regard to the retirement. Well, twenty five years of service or fifty eight years as retirement age is acceptable. But the reappointment which will come later, I shall speak on it later on. Sir, I close my speech with appeal to my Hon'ble colleagues to please recast their minds and have some cool thinking about what I have tried to plead before this House and I am sure that after an impartial thinking I will have their support and the blessings of God and invoke their blessings to see that the services are not deprived of their basic right of appeal to the Court and I am not being sent home without notice.

میاں خورشید انور ۔ جناب میرا بھی نام ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ میرا بھی نام تھا ۔

Mr. Speaker: You are not one of the persons who have moved the amendment. You can speak when the main clause comes.

Begum Rehana Sarwar: All right sir.

Mr. Speaker: Minister for Law.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ کل اور آج اس کلاز پر جو اعتراض اٹھائے گئے ہیں یہ اعتراض بل کی پہلی خواندگی کے وقت بھی اٹھائے گئے تھے ۔ میں نے اس وقت بھی عرض کی تھی اور آج بھی اس معزز ایوان سے عرض کرنی چاہتا ہوں کہ میرے فاضل دوستوں کو یاد ہے کہ ایوب خان کے وقت میں ان افسروں کے نکالنے کی ابتدا سب سے پہلے بہاولپور سے ہوئی تھی پھر اس کے بعد یحییٰ خان اور پھر پیپلز پارٹی نے بھی ان افسروں کو نکالنا شروع کر دیا ۔ کوئی شخص اس بات سے غافل نہیں کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے سرکاری ملازم ہوتے میں اپنے آپ شرم محسوس ہوا کرتی تھی ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Mr. Speaker, the Hon'ble Minister for Law should be alive to the fact that some of those dismissed persons have been put in very high positions by you today.

Mr. Speaker: That is immaterial.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ آپ جانتے ہیں کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے پنجاب میں سرکاری ملازمت ایک گالی سمجھی جاتی تھا ۔ اس کے اسباب یہ تھے

کہ اس صوبے کے عوام ان ملازمین سے تنگ آ چکے تھے ۔ ایسے لوگ سروسز میں موجود تھے جنہیں نکالنے کے لیے ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا ۔ تمام سروسز بد نام ہو گئی تھیں ۔ میں اس بات کو بھی تسلیم کرتا ہوں کہ ہماری سروسز میں لائق اور دیانتدار اور نیک افسران بھی ہیں اور انہیں اپنے آپ کو سرکاری ملازم کہتے ہوئے شرم آتی ہے ۔ ہم نے اس صورت حال کو تبدیل کرنے کے لیے سوچا کہ کس طرح سروسز کو ہمیشہ کے لیے پاکیزہ رکھا جا سکتا ہے کوئی قانون بنایا جائے اور اس قانون کو اس طرح مرتب کیا جا رہا ہے کہ آئندہ فلٹر کے طور پر افسران کو نکالنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوگی ۔ کوئی بد دیانت افسر جسے عوام پسند نہ کرتی ہو اور وہ عوام کی خدمت نہ کرتا ہو ملازمت میں نہیں رہے گا ۔ صوبے کی سروسز ہمیشہ کے لیے پاک و صاف اور دیانتدار ہو گی اور کسی قسم کی تکلیف صوبے کے انتظام میں نہ ہو گی ۔

جناب والا ۔ دوسری بات حاجی صاحب نے کہی تھی کہ ایڈوائزری کمیٹی اس کلاز میں بنائی جا رہی ہے اور پبلک سروس کمیشن کو refer نہیں کئے جا سکتے ۔ پبلک سروس کمیشن کو بھی بھرتی کرنے کے بعد کسی افسر اور ملازم کے چال چلن کے متعلق پتہ نہیں ہوتا ۔ یہ ایڈوائزری کمیٹی ان افسران پر مشتمل ہوگی کہ جو اس افسر کے ساتھ کام کرتے رہے ہیں ۔ اس لیے یہ کمیٹی اس کی ریٹائرمنٹ وغیرہ کے متعلق رائے دے سکے گی ۔ دوسری بات یہ کہی گئی ہے کہ سیکرٹری کو بلا ایڈوائزری کمیٹی کی کسی رائے کے نکال دیا جائے گا ۔ جناب والا ۔ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ سیکرٹری کے درجے کے افسران کونسل آف منسٹرز کے ساتھ براہ راست کام کرتے ہیں ۔ تو اس کے لیے ان کی رائے لینے کی ضرورت نہیں ۔ ایک بات اور کہی گئی ہے کہ مرکز اور سندھ اور بلوچستان کے قوانین میں سیکرٹری کے عہدے کے افسر کو اس پرووِیژن میں شامل نہیں کیا گیا ۔ میں اس بات کی وضاحت کرنی چاہتا ہوں ۔ حقیقت یہ ہے کہ صوبہ میں اکثر سیکرٹری کے درجہ کے وہ آدمی ہیں جو مرکز سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ان کا صوبہ سے کوئی تعلق نہیں لیکن وہ صوبہ کی سروس کرتے ہیں ۔ ہم نے ان کے لیے بھی وہی کلاز رکھی ہے جیسے ہم نے اپنے سیکرٹریوں کے لیے یہ کلاز رکھی ہے کہ ان میں سے جو بھی بد دیانت ہو اسے نکالا جا سکتا ہے ۔ ہم نے ان سے اگلے درجوں کے آدمیوں کے لیے یہ کلاز رکھی ہے کہ انہیں ایڈوائزری کمیٹی کی رائے لے کر نکالا جا سکے گا ۔

سید ثابش الوری ۔ جناب ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ سیکرٹری والی کلاز کسی دوسری صوبے نے رکھی ہے ؟

وزیر قانون ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ صوبے کے سیکرٹری مرکز کے ملازم ہیں ۔ اس لیے ہمارے پاس جو اعلیٰ ملازم ہیں وہ دوسری کیٹگری میں آتے ہیں جن کے لیے اس کلاز کا ہونا ضروری تھا تو جناب والا ۔ اسی طرح سے ریٹائر منٹ کا ذکر کیا گیا ہے ۔ اس سلسلے میں میں پہلے بھی یقین دھانی کرا چکا ہوں کہ یہ سزا کے طور پر نہیں کی جائے گی اور یہ اس وقت تک نہیں کی جائے گی جب تک انہیں صفائی کا موقع نہیں ملے گا ۔ جب تک انہیں چارج شیٹ نہیں کیا جائے گا ۔ تو ریٹائرمنٹ کوئی سزا نہیں ہے ۔ اس کے متعلق یہ غلط طور پر کہا جا رہا ہے کہ یہ ایک سزا ہے ۔ ریٹائر منٹ یہ ہوتی ہے کہ کیونکہ آپ مناسب طور پر اور صحیح طور پر کام نہیں کرتے ۔ اس لیے عوام کو آپ کی خدمات کی ضرورت نہیں ۔ انہیں تمام پراویڈنٹ فنڈ ملے گا ۔ انہیں ان کی گریجوئٹی ملے گی اور جو بھی ان کا حق بنتا ہو گا ملے گا ۔ اس لیے یہ سزا شمار نہیں کی جا سکتی۔ تو میں ایوان سے اپیل کروں گا کہ وہ اس قانون کو پاس کریں ۔

Mr. Speaker: The question is:

> That Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

میرے خیال میں فیصلہ نہیں والوں کے حق میں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ فیصلہ ہاں والوں کے حق میں ہے ۔ ہم یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو اس تحریک کے حق میں ہیں وہ اپنی نشست پر کھڑے ہو جائیں (ممبران کھڑے ہوئے) جو اس تحریک کے خلاف ہیں وہ اب اپنی نشست پر کھڑے ہو جائیں ۔ (ممبران کھڑے ہوئے) (گنتی کے بعد تحریک منظور نہیں کی گئی) ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب سپیکر ۔ اس موقع پر میں آپ کی اجازت سے حزب اختلاف کی طرف سے تھوڑا سا بیان دینا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ اس آمرانہ کلاز کے پاس ہونے کے بعد جو آپ نے ہماری ترمیم کو منظور نہ کرتے ہوئے حذف نہیں کی ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا اب یہاں بیٹھنا بے سود ہے کیونکہ

ہم اس آمرانہ اور غلط قسم کے قانون کی حمایت نہیں کر سکتے اور ہم اس میں ایک پارٹی نہیں بننا چاہتے ۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہمارا نام بھی تاریخ میں لکھا جائے کہ ان لوگوں نے اپنے سیاسی فائدوں کے لیے ۔ اپنے ہاتھ مضبوط کرنے کے لیے اس قانون کے بنانے میں شرکت کی تھی ۔ تو جب تک آپ یہ قانون پاس کرتے ہیں ہم ایوان سے باہر رہیں گے ۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز اراکین ایوان سے باہر چلے گئے)

Mr. Speaker The question is :

That para (i) of Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker: The question is:

That para (ii) of Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

(The motion was lost)

Mr.Speaker: The question is:

That in para(ii) of Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the colon appearing at the end of line 6 be replaced by a semi-colon and the Proviso appearing there after be deleted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The question is.

That para (iii) of Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker: The question is.

That para (iv) of Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker: The question is.

That Clause 13, as amended, do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(کلاز ۔ 14)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 14 زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان سید تابش الوری ۔ میاں خورشید انور ۔ میاں مصطفیٰ ظفر قریشی ۔ سردار امجد حمید خان دستی ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ملک خالق داد خان بندیال ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ مسٹر تاج محمد خان زادہ ۔ مسٹر روف طاہر ۔ موجود نہیں ہیں ۔

I will now take up the amendment moved by Haji Muhammad Saifullah Khan, Begum Rehana Sarwar, Chaudhri Muhammad Sadiq, Sheikh Aziz Ahmad and Mr. Munawar Khan.

Begum Rehana Sarwar: I beg to move :

That in Proviso to sub-clause (2) of Clause 14 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information the words " or within two years of the date of his retirement" occurring in lines 2-3, be deleted.

Mr. Speaker: Motion moved and the question is :

That in Proviso to sub-clause (2) of Clause 14 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the words " or within two years of

the date of his retirement" occurring in lines 2-3, be deleted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The question is :

That Clause 14, as amended, do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(کلاز ۔ 15)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 15 زیر غور ہے ۔ فاضل اراکین جن کے میں نے پہلے نام لیے تھے ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔ اب ضمیمہ نمبر 5 لیا جاتا ہے ۔ شیخ عزیز احمد ۔ بیگم ریحانہ سرور ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ رانا کے ۔ اے محمود خان ۔

Sheikh Aziz Ahmad: Sir, I move the amendment:

That in Clause 15 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the commas and the words ", or instructions issued," occurring in line 2 be deleted.

Mr. Speaker: The amendment moved, and the question is:

That in Clause 15 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the commas and the words ", or instructions issned, occurring in line 2 be deleted.

(The motion was carried unanimously)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 15 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 16)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 16 زیر غور ہے ۔ ترامیم نمبر 49 اور 50

کے محرکین موجود نہیں ۔ اب شیخ عزیز احمد کی ترمیم کو لیتے ہیں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ میں پیش نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 16 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 17)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 17 زیر غور ہے ۔ ترمیم نمبر 51 ۔ فاضل محرکین موجود نہیں ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 17 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 18)

مسٹر سپیکر ۔ بل کی کلاز 18 زیر غور ہے ۔ ترمیم نمبر 52 اور 53 کے محرکین میں سے کوئی بھی موجود نہیں ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 18 بل کا حصہ بنے

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 19)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 19 زیر غور ہے ۔ ترمیم نمبر 54 کے محرکین میں سے کوئی بھی موجود نہیں ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 19 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 20)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 20 زیر غور ہے ۔ ترامیم نمبر 55 , 56 اور 57 کے فاضل محرک موجود نہیں ہیں ۔

سوال یہ ہے ۔

کہ کلاز 20 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 21)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 21 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 21 بل کا حصہ بنے

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 22)

مسٹر سپیکر ۔ بل کی کلاز 22 زیر غور ہے ۔ قراسیم نمبر 62,61,60,59,58 اور 63 کے محرکین میں سے کوئی بھی موجود نہیں ۔ اب پانچویں سپلیمنٹ میں شیخ عزیز احمد ، بیگم ریحانہ سرور ، رانا کے ۔ اے محمود خان ، بابو محمد حنیف خان کی ترمیم پیش ہو گی ۔

Begum Rehana Sarwar: Sir, I move the amendment:

That in sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, for the words "thirty days of the date of such order" occurring in line 6, the words "sixty days of the communication to him of such order be substituted.

Mr. Speaker: Amendment moved and the question is :

That in sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the standing Committee on Services, General Administration and Information for the words "thirty days of the date of such order" occurring in line 6, the words "sixty days of the communication to him of such order" be substituted.

(The motion was carried unanimously)

Mr. Speaker: Babu Muhammad Hanif khan to move the next amendment please.

Babu Muhammad Hanif Khan: Sir, I move the amendment:

That in sub-clause (2) of Clause 22 of

the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, for the word "thirty" occurring in line 4, the word "sixty" be substituted.

Mr. Speaker: Amendment moved and the question is:

That in sub-clause (2) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, for the word "thirty" occurring in line 4, the word "sixty,, be substituted.

(The motion was carried unanimously)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 22 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 23)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 23 زیر غور ہے ۔ ترمیم 64 کے محرکین موجود نہیں ہیں ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 23 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 24)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 24 زیر غور ہے ۔ ترمیم نمبر 65 کے محرکین موجودہ نہیں ہیں ۔ پانچویں سپلیمنٹ میں شیخ عزیز احمد کی ترمیم نمبر 4 پیش ہو گی ۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I move the amendment :

That Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved and the quesiion is :

That Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

(The motion was carried unanimously)

Mr. Speaker : Clause 24 stands deleted from the Bill.

(کلاز ۔ 25)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 25 زیر غور ہے ترامیم نمبر 66 اور 7 کے محرکین موجود نہیں ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 25 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 26)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 26 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 26 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 2)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے ۔ ترمیم نمبر 68 ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود موجود نہیں ہیں ۔ سپلیمنٹ ترمیم نمبر 7 میاں منظور احمد موہل ۔

Mian Manzoor Ahmad Mohal : Sir, I move the amendment :

> That in sub-clause (1) of Clause 2 of the Punjab Civil Servants Bill, 1974, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, after para (b), the following new para be added as para (c) and the subsequent paras be re-numbered accordingly, namely :—
>
> (c) "Government" means the Government of the Punjab

Mr. Speaker: Amendment moved and the question is :

> That in sub-clause (1) of Clause 2 of the Punjab Civil Servants Bill, 1974, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, after para (b) the

following new para be added as para (c) and the subsequent paras be re-numbered accordingly, namely :—

(c) "Government" means the Government of the Punjab

(The motion was carried unanimously)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 2 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 1)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے ۔ ترمیم نمبر 69 کے محرکین موجود نہیں ہیں ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کا تمہید زیر غور ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ جناب سپیکر اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے اس لیے یہ خود بخود ہی بل کا حصہ بن جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ تمہید بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(طویل عنوان)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کا لانگ ٹائٹل زیر غور ہے اور چونکہ اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے اس لیے یہ بل کا حصہ بنتا ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی پنجاب سول سرونٹس بل 1974ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ دی پنجاب سول سرونٹس بل 1974ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

Mr. Speaker : The House is adjourned till 9:00 a.m. tomorrow

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا گیارھواں اجلاس

(جمعرات ۔ 30 مئی 1974ء)

(پنجشنبہ ۔ 7 جمادی الاول 1394ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں نو بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝

پارہ ۲۵ ۔ سورہ ۴۵ ۔ رکوع ۱۸ ۔ آیات ۱۸ تا ۲۱

پھر ہم نے تم کو دین کے کھلے رستے پر قائم کر دیا تو اسی راستے پر چلے چلو اور نادانوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلنا۔ یہ لوگ اللہ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آئیں گے اور ظالم تو ایک کو دوسرے کے دوست ہوتے ہیں اور اللہ پرہیزگار لوگوں کا دوست ہے۔ یہ قرآن لوگوں کے لیے دانائی کی باتیں ہیں اور جو یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت و رحمت ہے۔

جو لوگ ناپسندیدہ کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ایسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کرتے ہیں اور ان کی زندگی اور موت یکساں ہوگی۔ وہ لوگ جو دعوے کرتے ہیں وہ برے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آپ کو یاد ہو گا کہ میں کئی مرتبہ آپ کی توجہ تحریری طور پر اور زبانی بھی اس امر کی جانب مبذول کرا چکا ہوں کہ فہرست سوالات میں جہاں سارے سوالات شامل کر دئے جاتے ہیں تا کہ ان پر سپلیمینٹری نہ ہو سکیں ۔ دانستہ طور پر یا نادانستہ طور پر میرے سوالات ہر روز آخر میں آ رہے ہیں ۔ میں نے بار بار درخواست کی ہے کہ اس سے تو بہتر ہے کہ ان کو آئندہ کے لیے ملتوی کر دیا جایا کرے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب میں نے آپ سے پہلے بھی یہی کہا تھا کہ آپ میرے چیمبر میں تشریف لائیں تو اس پر غور کر لیں گے ۔ لاء منسٹر صاحب کو بھی میں تکلیف دوں گا آپوزیشن کی طرف سے آپ یا علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب جو بھی آپ مناسب سمجھیں وہ آ جائیں پھر اس پر سوچ بچار کر لیں گے جو سب کی رائے ہوگی وہی کر لیں گے ۔ اگر اس سلسلے میں رولز میں ترمیم کرانا مقصود ہوا تو اس بارے میں بھی سوچ لیں گے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں تو ہر روز آپ کے چیمبر میں سلام کے لیے حاضر ہوتا ہوں ۔ مصیبت یہ ہے کہ آپ چیمبر میں serious ہی نہیں ہوتے اور یہاں آ کر یہ فرما دیتے ہیں کہ چیمبر میں تشریف لائیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب سپیکر ۔ سوالات کے متعلق یقینی طور پر ایک ضابطہ ہے اور اس ضابطے کے تحت کام چل رہا ہے ۔ اگر میاں صاحب کو کوئی اس میں اعتراض ہے کہ کلیریکل مسٹاف یا کوئی اور ان کے ساتھ زیادتی کرتا ہے تو وہ اپنی جگہ پر درست اور مناسب ہے لیکن جو انداز فکر جناب نے اختیار فرمایا ہے میں اس سے شدید اختلاف رکھتا ہوں کہ علامہ صاحب ہوں میاں صاحب ہوں اور چند اس طرف سے حضرات ہوں اس کے بعد ایک ایسا طریقہ کار وضع کیا جائے جو اور زیادہ ناانصافیوں پر مبنی ہو ۔ تو میں استدعا کروں گا میاں صاحب سے آپ کے توسط سے کہ وہ چلے جائیں اگر کارروائی رولز کے مطابق ہو رہی ہے تو اسے ہونے دیں اور اگر ایسا رولز کے مطابق ہو رہا ہے تو اس کو وہ برداشت کریں ۔ ہمارے ساتھ بھی ہوتا رہا ہے میرے ساتھ بھی ہوا ہے بعض دیگر ممبران کے ساتھ بھی ہوا ہے لیکن اگر ان کے ساتھ نا دانستہ طور پر ناانصافی کی جا رہی ہے میریز کو جان بوجھ کر غلط کیا گیا ہے تو اس

کا ازالہ کیا جا سکتا ہے اس کے میں حق میں ہوں کہ میاں صاحبہ کا اعتراض بالکل درست ہے۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ ان کو میرے چیمبر تک پہنچنے تو دیجئے۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ بات یہ تھی جو چوہدری محمد یعقوب خان کے جذبات کا پورا احساس ہے میں ان کا بے حد معترف ہوں کہ انقلاب لانے میں ان کا بہت بڑا ہاتھ ہے اور اب زبردستی بھی ہاتھ اٹھا سکتے ہیں میں ان کا مشکور ہوں۔

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات سے sanctity attach ہوتی ہے۔ یہ پارلیمانی روایت ہے کہ وقفہ سوالات میں پوائنٹ آف آرڈر avoid کیا جائے اور خالصتاً سوالات کے جوابات سننے اور ضمنی سوالات کرنے کے لیے استعمال کیا جائے۔ نہ اس کو تقریروں کے لیے استعمال کیا جائے اور نہ اس کو پوائنٹ آف آرڈر کے لیے استعمال کیا جائے۔ ایک سوال ختم ہونے سے پہلے تقریروں کا سلسلہ شروع ہو جائے یا پوائنٹ آف آرڈرز شروع ہو جائیں تو سوالات کا مخصوص وقت اس میں استعمال ہو جائے گا۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ دس منٹ تو آپ نے لے لیے ہیں۔

مسٹر سپیکر ۔ ہاں ۔ مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بتانا بہت ضروری ہے۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میرا مقصد یہ تھا کہ اس وقت کا بہتر طور پر مصرف ہو اور جناب تو اتنا بڑا پلندا شائع فرما دیتے ہیں اس کا فائدہ کوئی نہیں ہے اس کو آئندہ کے لیے ملتوی کر دیا کریں۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس لیے وزیر قانون ۔ لیڈر آف دی آپوزیشن اور ڈپٹی لیڈر کو اپنے چیمبر میں آنے کی دعوت دی ہے کہ وہاں ہم اس مسئلے پر غور کر سکتے ہیں اگر اس سے کوئی بہتر تجویز ہو سکتی ہے تو کیوں نہ ہم اس کو اپنا لیں لیکن اگر ہم اس فیصلہ پر پہنچتے ہیں کہ موجودہ طریقہ کار ہی بہترین طریقہ کار ہے تو یہی رہے گا۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ چونکہ اب اس مسئلہ کو چھیڑ ہی دیا گیا ہے تو میں بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ کہ اس پر اظہار خیال کروں۔ رات ان سوالوں کے لیے جن کا جواب آج میں دینے کے لیے کھڑا ہوا ہوں تیاری کرتے

ہوئے اس سلسلہ میں میرے کم از کم چار گھنٹے لگ گئے اور اس کے ساتھ چونکہ یہ مختلف محکموں سے یعنی ہوم ڈیپارٹمنٹ فنانس ڈیپارٹمنٹ پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے متعلق تھے ان تمام محکموں کے بڑے بڑے افسر بھی میرے ساتھ چار گھنٹے تک سر کھپاتے رہے ۔ ہم سب کو یہ احساس تھا کہ تمام سوالات ایک گھنٹے کے اندر مکمل نہیں ہو سکیں گے اور اس کے باوجود ان محکموں کے افسران جن کے سوالات آخر میں رکھے گئے ہیں بالکل وہی جذبہ رکھتے تھے جو جذبہ ہمارے فاضل دوست میاں خورشید انور صاحب رکھتے ہیں ۔ جب آخر میں ایک آدھ سوال ان کا آیا اس میں اتفاق سے ایک انفارمیشن کا سوال بھی تھا اور ایک ہی سوال تھا اس کے لیے وہ افسر اتنی دیر تک بیٹھے رہے تو میری رائے ہے کہ سوالات کو ایک تو بہتر طور پر arrange کرنا چاہیئے اور محکمانہ طور پر ان کو الگ الگ آنا چاہیئے ۔ ایک سوال انفارمیشن کا آ جاتا ہے پھر ہوم کا آ جاتا ہے پھر فنانس کا آ جاتا ہے پھر پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کا آ جاتا ہے ۔

جناب والا ۔ دوسری چیز یہ ہے کہ سوالات کے لئے صرف ایک گھنٹے کا وقت ہوتا ہے ۔ ایک گھنٹے میں زیادہ سے زیادہ پچیس یا تیس سوالات ہو سکتے ہیں ۔ پچاس یا ساٹھ سوالات تو کسی صورت میں بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ ایک گھنٹے میں ساٹھ منٹ ہوتے ہیں ۔ ساٹھ منٹ میں تو ساٹھ بیٹھکیں بھی نکالی جائیں تو بڑا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ ایک دفعہ بیٹھنا اور پھر کھڑا ہونا ہوتا ہے ۔ پھر جناب والا ۔ اس میں ضمنی سوالات کا معاملہ بھی ہوتا ہے اگر یہ حد بھی مقرر کر دی جائے کہ ایک سوال پر زیادہ سے زیادہ کتنے ضمنی سوالات ہو سکتے ہیں اس سے یہ مسئلہ بھی حل ہو سکتا ہے ۔ تو میرا خیال یہ ہے کہ ایک تو آپ ceiling مقرر کر لیں کہ پچیس یا تیس سوالات سے زیادہ سوالات ایک دن میں نہیں آئیں گے اور دوسرا یہ کہ ایک سوال پر تین سے زیادہ جیسا کہ قومی اسمبلی میں بھی دستور ہے ضمنی سوالات نہیں ہوں گے تو اس سے بھی صورت بہتر ہو جائے گی ۔ پھر یہ بھی ہے کہ کسی دن تو پچاس سوالات ہوتے ہیں اور کتاب کی کتاب چھاپ کر ہمیں دے دی جاتی ہے اور کسی دن تین یا چار سوالات ہوتے ہیں ۔ تو سوالات کو اس طرح سے تقسیم کیا جا سکتا ہے کہ ہر روز مناسب مقدار میں اور تعداد میں سوالات آئیں اور اس پر جیسا آپ مناسب سمجھیں آپ میں اور قائد حزب اختلاف تینوں یا ہمارے ساتھ کچھ اور دوست

بھی مل کر کوئی فیصلہ کر لیں گے اور اس کے مطابق پھر اس کو ایک سانچے میں ڈھال کر یہاں لے آئیں گے۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے جو بات میں نے کہی ہے اس کو ایک improved form میں بیان کر دیا ہے اور اس کی ایک concrete form دے دی ہے۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

تھانوں میں خاکروب اور ماشکی کی تنخواہ

*3671 (الف) ۔ **سردار محمد عاشق** ۔ کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ کے دیہاتی تھانوں میں کام کرنے والے خاکروب اور ماشکی مبلغ 21 روپے ماہوار فی کس تنخواہ پاتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت موجودہ مہنگائی کے دور میں ان غریب ملازمین کی تنخواہوں میں مناسب اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ جی نہیں ۔ ہمہ وقتی خاکروبوں اور بھشتیوں کی تنخواہ بمطابق سکیل 100 - 2 + 116 - 3 - 140 دی جاتی ہے جب کہ جزوقتی ملازمین کو معاوضہ اس شرح سے ادا ہوتا ہے جو کہ کام کی نوعیت کے پیش نظر باہمی طور پر طے کیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا سکیل گزشتہ سال دیا گیا تھا۔ حتمی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آیا حکومت مستقبل قریب میں اس پر نظر ثانی کرے گی یا نہیں۔ صدر صاحب نے ایک مہنگائی کمیشن قائم کیا ہے۔ جس کی سفارشات آنے پر نظر ثانی ہو سکتی ہے۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ جز وقتی بھشتی اور خاکروب دیہاتی تھانوں میں ہیں اور ہمہ وقتی شہری تھانوں میں ہیں یہ تفاوت دور کیا جا سکتا ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ تفاوت اسی صورت میں دور کیا جا سکتا ہے کہ جس طرح شہروں میں کام کی زیادتی ہے اور وہاں پورے وقت کے لیے بھشتی یا خاکروب کی ضرورت ہے جب کسی دیہات میں جب کسی گاؤں میں بھی اتنا کام ہو جائے گا تو وہاں بھی جز وقتی کی بجائے ہمہ وقتی بھشتی یا خاکروب متعین کیے جا سکتے ہیں یہ کام کی مقدار پر منحصر ہے اگر کہیں کام اتنا ہے تو وہاں تفاوت دور ہو جائے گا۔

سید ناظم حسن شاہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ صاحب یہ فرمائیں گے کہ شہروں کے تھانوں کی نسبت دیہاتوں کے تھانوں میں کام زیادہ ہوتا ہے کیا یہ بات ان کے علم میں ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ تھانوں کے کام کی بات نہیں ہے ۔ بھشتی اور خاکروب کے کام کی بات ہے جن کا یہاں ذکر ہو رہا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ میں کہہ رہا ہوں کہ وہاں پر بھی dealings زیادہ ہوتی ہیں اسی لیے تو وہاں بھشتی یا ماشکی کی ضرورت پڑتی ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جہاں بھی ان کی ضرورت ہے وہاں کی ضرورت کے مطابق انتظام کیا جائے گا ۔ اگر کسی دوست کے خیال کے مطابق ضرورت ہے اور وہاں یہ انتظام نہیں ہے تو میں یہ انتظام کرنے کے لیے تیار ہوں ۔

ملک محمد اکرم اعوان ۔ جناب والا ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ دیہاتی تھانوں میں مواضعات سے آئے ہوئے چوکیداروں اور حوالاتی ملزمان سے صفائی کا کام لیا جاتا ہے اور انہیں کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا ؟

وزیر اعلیٰ ۔ ہو سکتا ہے کہ بعض جگہ اسی طرح کے واقعات ہوئے ہوں لیکن یہ بات ہمارے دستور اور قانون کے مطابق نہیں ہے اور اگر اس کے بارہ میں ہمیں کہیں سے اطلاع ملے گی تو ہم اس کا سد باب کریں گے ۔

میاں خان محمد ۔ حکومت نے 35 روپے فی کس کے حساب سے مہنگائی الاؤنس میں اضافہ کیا تھا تو کیا ان کو بھی وہ 35 روپے دیئے جاتے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جو لوگ ہمہ وقتی کام کرتے ہیں اور باقاعدہ ملازم ہیں ان کو تو معاوضہ دیا جاتا ہے لیکن جو لوگ پارٹ ٹائم کام کرتے ہیں ان کو نہیں دیا جاتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سردار امجد حمید خان دستی صاحب کا ایک قلیل المہلت سوال ہے سرکار صاحب موجود نہیں ہیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ اس کا جواب منگل کو دیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔ سردار صاحب بھی موجود نہیں ہیں ۔

ضلع ڈیرہ غازی خاں میں پولیس گاڑیوں کی تعداد

*3751 ۔ میر بلخ شیر مزاری ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خاں میں پولیس گاڑیوں کی تعداد کتنی ہے اور وہ کن کن اقسام کی ہیں ۔

(ب) مذکورہ گاڑیوں پر یکم جولائی 1972ء تا 31 مئی 1973ء پٹرول اور مرمت پر کل کتنی رقم صرف ہوئی ۔

(ج) مذکورہ گاڑیاں جن افسران کی تحویل میں ہیں ان کے نام کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) گاڑیاں - 5

بیڈ فورڈ - 1

پاور ویگن - 1

پک اپ - 1

پک اپ جیپ - 1

ٹوئیٹا - 1

سکوٹر موٹر سائیکلیں - 2

(ب) مرمت - 41.21 روپے ۔

پٹرول - 20400 روپے ۔

(ج) مذکورہ گاڑیاں کسی افسر کی تحویل میں نہیں ہیں ۔ وہ انہیں ضرورت کے وقت استعمال کرتے ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ان پولیس افسران کے نام کیا ہیں جو ان گاڑیوں کو استعمال کرنے کے مجاز ہیں وہ کس status کے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ گاڑیاں کوئی بھی پولیس افسر جو افسر کے زمرے میں آتا ہے استعمال کرسکتا ہے گاڑی ایس ۔ پی کی تحویل میں ہوتی ہے وہ جس کو کوئی ڈیوٹی دیتا ہے وہ اس کے مطابق اس کو استعمال کرتا ہے ۔

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے جو (ب) جزو کا جواب دیا ہے اس میں اور اس تحریری جواب میں ایک فرق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریری جواب کو نظر انداز کریں ۔

ضلع ڈیرہ غازی خان میں سب انسپکٹر پولیس اور اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کے خلاف محکمانہ تحقیقات

*3775 ۔ میر بلخ شیر مزاری ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں تعینات شدہ سب انسپکٹر پولیس اور اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کی تعداد کتنی ہے ۔

(ب) مذکورہ بالا کتنے افسران کے خلاف محکمانہ تحقیقات ہو رہی ہے نیز یہ تحقیقات کب سے ہو رہی ہے ۔

(ج) مذکورہ بالا افسران میں سے کون کون کو ضلع ڈیرہ غازی خان میں بطور سزا تعینات کیا گیا ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) سب انسپکٹر 35
اسسٹنٹ سب انسپکٹر 38

(ب) سات افسران کے خلاف 1973 سے محکمانہ تحقیقات ہو رہی ہے ۔

(ج) کسی افسر کو ضلع ڈیرہ غازی خان میں بطور سزا تعینات نہیں کیا گیا تھا ۔

مستعفی سرکاری ملازمین کی بحالی کے لیے اپیلیں

*4326 ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جنوری 1950ء سے اکتوبر 1973ء تک کتنے مستعفی ہونے والے سرکاری ملازمین نے دوبارہ بحالی اور ملازمت میں وقفہ کو ختم کرنے کے لیے محکمہ سروسز ایڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کو اپیلیں کیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ موجودہ ریکارڈ کے مطابق ایسے ملازمین کی تعداد ایک سو ستائیس (127) ہے ۔ اس تعداد میں 1954ء 1956ء 1957ء 1958ء کے اعداد و شمار ریکارڈ نہ ہونے کی وجہ سے شامل نہیں ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا 1954 - 1956 - 1957 اور 1958 کا ریکارڈ تلف ہو گیا ہے یا ریکارڈ نہیں کیا گیا ۔ ان میں سے کون سی بات ٹھیک ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ ان سالوں کے رجسٹر مل نہیں سکے ہیں ۔ تلف نہیں کئے گئے بلکہ بات یوں ہے کہ ریکارڈ تلاش نہیں ہو سکا ۔ تلاش ہو جائیں گے کیونکہ یہ ون یونٹ کی بات ہے ۔ ہو سکتا ہے کوئی رجسٹر دوسرے صوبہ میں چلا گیا ہو ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 127 افسران جنہوں نے اپیلیں کی تھیں یہ تمام منظور ہوئیں یا ان میں سے کچھ خارج بھی ہوئیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ ان کا جو اگلا سوال ہے اس میں ان کے تمام جواب آجائیں گے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں نے پوچھا ہے کہ 127 افسر جن کا ریکارڈ موجود ہے ۔ کیا ان کی اپیلیں منظور ہوئی تھیں ۔ اگر ہوئی تھیں تو کتنی منظور ہوئی تھیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ میں ان کی توجہ جناب سپیکر آپ کی وساطت سے اس طرف دلاتا ہوں کہ آپ نے ایک اگلا سوال بھی کر رکھا ہے اس میں ان کے موجودہ ضمنی سوال کا جواب بھی موجود ہے ۔ اگر آپ اجازت دیں تو وہ پڑھ لیا جائے تاکہ دوبارہ نہ دھرایا جائے ۔

مسٹر محمد انور بیگ جونیئر کلرک کی ملازمت کے وقفہ کو ختم کرنا

*4326 (الف) ۔ **چوھدری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پنجاب سول سیکرٹریٹ کے مسٹر منیر عالم اسسٹنٹ ۔ مسٹر گل محمد بٹ جونیئر کلرک مسٹر افضل بیگ اسسٹنٹ اور مسٹر محمد فیاض سٹینو اور محمد انور بیگ جونیئر کلرک نے استعفیٰ دینے کے بعد اپنی بحالی اور ملازمت میں وقفہ کو ختم کرنے کے لیے محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کو درخواستیں دیں اور ان میں سے مسٹر منیر عالم اسسٹنٹ ۔ مسٹر گل محمد بٹ جونیئر کلرک ۔ مسٹر افضل بیگ اسسٹنٹ اور مسٹر محمد فیاض سٹینو کو دوبارہ بحال کر دیا گیا اور ان میں سے ہر ایک کی ملازمت میں چار سالہ وقفہ بھی ختم کر دیا گیا ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ محمد انور بیگ جونیئر کلرک کی ملازمت میں دو سالہ وقفہ کو ختم کرکے اسے دوبارہ بحال نہیں کیا گیا جس کے متعلق اس نے اپیل بھی کی لیکن اسے بھی مسترد کر دیا ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مسٹر محمد انور بیگ کی ملازمت میں وقفہ کو ختم کرکے اس کی سروس کو جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو اس امتیازی سلوک کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ : (الف) صورت حال جزوی طور پر صحیح ہے ۔ مسٹر منیر عالم بورڈ آف ریونیو میں اسسٹنٹ تھا جب کہ مسٹر گل محمد بٹ محکمہ خوراک میں جونیئر کلرک تھا۔ مسٹر منیر عالم اسسٹنٹ ۔ مسٹر گل محمد بٹ جونیئر کلرک ۔ مسٹر افضل بیگ اسسٹنٹ اور فیاض احمد سٹینو گرافر کی دوبارہ بحالی کے بعد ان کی ملازمت کا وقفہ جو کہ علی الترتیب تقریباً چار سال پونے دو سال 1¾ سال اور 33 یوم تھا برائے سنیارٹی ختم کر دیا گیا تھا ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی نہیں ۔ ایسے معاملہ میں ہر کیس پر اس کے اپنے خصوصی حالات کی بناء پر غور کیا جاتا ہے اور قواعد کی رعایت حکومت کی بہترین صوابدید کے مطابق بہت کم اور جائز صورتوں میں ہی متعلقہ ملازمین کو غیر مناسب گزند سے بچانے کے لیے دی جاتی ہے ۔ مسٹر انور بیگ کے کیس پر متعدد بار غور کیا گیا مگر اسے رعایت کا مستحق نہیں پایا گیا ۔ مذکورہ بالا دوسرے ملازمین کی طویل مدت ملازمت اور تجربہ کار افراد کی کمیابی کے پیش نظر ان کی ملازمت کا وقفہ ختم کیا گیا تھا ۔ ان کے ساتھ کسی قسم کا ترجیحی سلوک نہیں کیا گیا ۔ مسٹر انور بیگ کے علاوہ بھی بہت سے ملازمین ایسے تھے جن کا وقفہ ختم نہیں کیا گیا اور وہ نئے سرے سے ملازمت میں داخل متصور ہوئے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ مسٹر انور بیگ کی سروس کا وقفہ بھی اگر کم تھا اور ریکارڈ بھی اچھا تھا تو اس کے ساتھ پھر کس بنا پر ترجیحی سلوک کیا گیا ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ میں سمجھ گیا ہوں 127 آدمیوں .....

مسٹر سپیکر ۔ آپ جواب تو دے رہے ہیں اصل میں انفرادی معاملوں کو یہاں discourage کرتا ہوں سوالات کے سلسلہ میں بھی ۔ کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی کبھی یوں محسوس کرتا ہوں ۔ میں کسی پر sapersion نہیں کرنا چاہتا ۔ شاید گورنمنٹ کے جو ملازم ہیں یہ وقفہ سوالات نہیں کے لیے ہوتا ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ یہ بات میں نے بھی محسوس کی ہے کہ بعض ملازمین ذاتی طور پر کوشش کر کے اپنے ذاتی معاملات کو کسی نہ کسی طرح سے سوالات کی شکل میں لاتے ہیں ۔ تاکہ ان کے ذاتی کیسوں پر توجہ ہو سکے اور بحث کی جا سکے بہر حال یہ ہمارے دوستوں اور ساتھیوں کا حق ہے وہ کسی معاملے میں بھی معلومات لے سکتے ہیں ۔

جناب والا ۔ صورت حال یہ ہے کہ 127 آدمیوں نے درخواستیں دیں کہ ان کی سروس کے اندر جو تعطل ہے اس کو ختم کر دیا جائے ۔ خود انور بیگ نے استعفیٰ کی وجہ سے چاہا کہ اس کے وقفہ کو condone کر دیا جائے ۔ چنانچہ یہ انور بیگ صاحب کوئی واحد مثال نہیں ہیں ۔ 21 دوسرے آدمیوں میں سے یہ اکیسویں آدمی ہیں ۔ 20 آدمی اس کے علاوہ ہیں ۔ جس طرح وقفہ کو condone کرنے کی اجازت انور بیگ صاحب کو نہیں ملی اسی طرح سے اور20 آدمیوں کو بھی اجازت نہیں ملی ۔ جناب والا ۔ اس میں صرف یہ بات نہیں دیکھی جاتی کہ مدت ملازمت کتنی تھی ۔ اس میں چھ سات چیزیں اور بھی دیکھی جاتی ہیں ۔ کہ اس نے کن حالات میں یہ استعفیٰ دیا تھا اور پھر جب اس نے استعفیٰ دیا تھا اس کی کتنی مدت ملازمت تھی ۔ اس کے علاوہ اس کی سابقہ کارکردگی کو بھی دیکھا جاتا ہے ۔ مدت تو زیادہ بھی ہو سکتی ہے ۔ لیکن اس کی کارکردگی ہو سکتا ہے اچھی نہ ہو یا بریک تھوڑی ہو سکتی ہے ۔ جناب والا ۔ پھر یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ اس نے کس چیز کے پیش نظر استعفیٰ دیا ہے اب مثلاً بالکل معمولی بات ہے کہ انور بیگ صاحب نے استعفیٰ اس لیے دیا کہ اس کے والد صاحب بیمار تھے ۔ جناب والا ۔ بہت سے ملازمین کے والدین بیمار ہو جاتے ہیں تو میرا مطلب یہ ہے کہ یہ حالات بھی ہوتے ہیں جس پر استعفیٰ دیا جاتا ہے ۔ پھر محکمہ کی سفارشات اور ان تمام چیزوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے ۔ اس سوال سے یہ معلوم ہوتا ہے جیسے مسٹر انور بیگ سے کوئی خاص زیادتی ہوئی ہے ۔ ایسا نہیں ہے ۔ 21 آدمیوں کی درخواستیں اسی طرح reject ہوئیں ۔ صرف مدت ملازمت جو انہوں نے بریک سے پہلے کی اس کو پیش نظر نہیں رکھا جاتا ۔ اور عوامل کو بھی دیکھا جاتا ہے ۔ چار مرتبہ ان کے کیس پر غور ہوا اور اس کے بعد فیصلہ کیا گیا ۔

چوہدری امان اللہ لکـ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی توجہ اور جناب

وزیر اعلیٰ کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں ۔ آپ نے ابھی کہا ہے کہ بعض ملازمین ممبران کی وساطت سے سوالات کرواتے ہیں ۔ تو میں یہ استدعا کروں گا کہ ان لوگوں کا ہم پر حق ہے ۔ یہ بات اسمبلی ریکارڈ پر آئے گی آخر ان لوگوں کا ہم پر حق ہے ۔ یہ کوئی انتظامی کارروائی نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

سردار محمد عاشق ۔ سوال نمبر 4618

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ اس کا جواب سوال نمبر 4659 میں شامل ہے اسے دھرایا نہ جائے ۔

سردار محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ ہو سکتا ہے اس وقت تک نہ پڑھا جائے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ اگر نہ پڑھا گیا تو اسے خاص طور پر پڑھا جائے گا ۔

حکومت پنجاب کے سیکرٹریوں کی نارمل مدت تعیناتی

*4630 ۔ **دیوان سید غلام عباس بخاری** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) حکومت پنجاب کے مختلف محکمہ جات کے سیکرٹری صاحبان کی نارمل مدت تعیناتی (TENURE) کتنے عرصہ کے لیے ہوتی ہے ۔

(ب) کتنے سیکرٹری صاحبان کی مدت تعیناتی مقررہ مدت سے تجاوز کر چکی ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ (مسٹر محمد حنیف رامے) (الف) تین سال ۔

(ب) صرف ایک سیکرٹری کی تعیناتی عام میعاد سے متجاوز ہوئی ہے ۔

صوبہ میں چوریوں کی برآمدگی

*4648 ۔ **سردار محمد عاشق** ۔ کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) یکم جنوری 1973ء تا یکم دسمبر 1973ء پنجاب پولیس نے کل کتنی مالیت کی چوریاں جس میں کاریں ۔ ٹریکٹر ۔ سکوٹر اور اسلحہ بھی شامل ہے برآمد کیں اور اس عرصہ کے دوران ہونے والی کتنی مالیت کی چوریاں تا حال برآمد نہیں ہو سکیں ۔

(ب) مندرجہ بالا مدت میں کس ضلع کی پولیس نے تمام اضلاع سے زیادہ چوریاں برآمد کیں اور کس ضلع میں بقیہ از برآمد یعنی عدم پتہ مقدمات چوری سب سے کم ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) یکم جنوری 1973ء تا یکم دسمبر 1973ء 95841819

پنجاب پولیس نے جتنی مالیت کی چوریاں جن میں کاریں ٹریکٹر، سکوٹر اور اسلحہ شامل ہیں ۔ برآمد کیں (نو کروڑ اٹھاون لاکھ اکتالیس ہزار آٹھ سو انیس)

اس عرصہ کے دوران ہونے والی جتنی چوریاں تا حال برآمد نہیں ہو سکیں ۔ 17061808

(ایک کروڑ ستر لاکھ اکسٹھ ہزار آٹھ سو آٹھ)

(ب) ضلع جس کی پولیس نے تمام اضلاع سے زیادہ چوریاں برآمد کیں ۔ لاہور

ضلع جس میں بقید از برآمد یعنی عدم پتہ مقدمات چوری سب سے کم ہیں ۔ کیمبلپور

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ کس وجہ سے کیمبل پور میں برآمدگیاں کم ہوئیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ وہاں اس لیے برآمدگیاں کم ہوئیں کیونکہ وہاں پر چوریاں کم ہوئیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جن پولیس افسران نے برآمدگی کے سلسلہ میں اچھا کام کیا ہے یا دیانتداری سے کیا ہے ان کی حوصلہ افزائی کے لیے کوئی خاص پروگرام جناب حنیف رامے صاحب رکھتے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جی ہاں ۔ ہم نے انتظام کیا ہے کہ پولیس کے شعبے میں جو لوگ بھی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کریں ۔ خواہ وہ برآمدگی کے سلسلے میں ہو یا چوری کے انسداد سے متعلق ہو یا سمگلنگ کو روکنے کے لیے ہو یا جرائم کے روکنے سے متعلق ہوں ۔ ان سب میں ان کی کارکردگی پر نقد انعام دیئے جاتے ہیں ۔ اور شاباش بھی دی جاتی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ کیا آپ ان پولیس افسران کا کچھ کرائیں گے جو کہ چوریاں خود کراتے ہیں ۔ اور کوئی کام بھی نہیں کرتے اور برآمدگیاں بھی مرضی سے کرتے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ ویسے تو میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں ۔ لیکن سپلیمنٹری پر سپلیمنٹری نہ کیا جاوے ۔

سردار محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ یہ پولیس کی بہترین کارکردگی کا سال ہے ۔ جس میں نو کروڑ اٹھاون لاکھ اکتالیس ہزار اور آٹھ سو انیس روپے کی چوریاں ہوئی ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ کبھی اس سے پہلے اس سے زیادہ برآمدگیاں نہیں ہوئی ہیں ۔

سردار محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ میں نے چوریوں کے متعلق پوچھا ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ چوریوں کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا ۔ اس کے متعلق ایک اور سوال آ رہا ہے ۔ آپ کو جواب مل جائے گا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ بیشمار چوریاں ایسی ہیں ۔ اور دیگر چھوٹی چھوٹی وارداتیں جو ہیں ان کے اندراج کے لیے پولیس افسران کوئی کام نہیں کر رہے ہیں ۔ اس بارے میں کیا انتظام کیا جا رہا ہے ۔ کیونکہ یہ جو جواب دے رہے ہیں ۔ وہ صرف اندراج شدہ چوریوں کے بارے میں ہے ۔ جن کا اندراج نہیں کیا گیا ان کی کیا پوزیشن ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ میں نے آپ کو کل بھی کہا تھا کہ سوال کو سٹیٹمنٹ کی بجائے سوال کی شکل میں رہنے دیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ چھوٹی یا بڑی کوئی چوری ہو ۔ کیا اس کے لیے کوئی انتظام کیا جا رہا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ پہلے کہہ چکے ہیں کہ سپلیمنٹری پر سپلیمنٹری نہیں ہونا چاہئے ۔

مسٹر محمد اشرف ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ برآمدگیاں زیادہ ہوتی ہیں کہ بہت سی برآمدگیاں جعلی بھی ہوتی ہیں ۔ عام تھانوں میں یہ ہے کہ پچاس ساٹھ ہزار کا ٹریکٹر چوری ہو جاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب میں نے کل بھی میاں کو ٹوکا تھا کہ آپ نے ضمنی سوال کرنا ہے تو کریں لیکن میں ان پر تقاریر کی اجازت نہیں دے سکتا ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ جو پولیس نے جعلی برآمدگیاں ڈالی ہیں ان کے متعلق کیا ہو رہا ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ میں نے تو ریکارڈ سے جواب دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے متعلق تو عدالت فیصلہ کرے گی ۔ کہ کون سی برآمدگی درست ہے اور کون سی غلط ہے ۔

مسٹر محمد اشرف ۔ جناب والا ۔ پولیس ان چوریوں کا اندراج کرتی ہے جن کی پہلے برآمدگی ہو جاتی ہے یعنی بعد میں اس کا اندراج کرکے اس کی برآمدگی دکھائی جاتی ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ سب کچھ ممکن ہے ۔ لیکن یہ تمام استثنائی صورتیں ہیں ۔ یقیناً کبھی کبھی ایسا ہوتا ہوگا ۔ اور ایسے ہوا ہوگا کہ ہمارے فاضل اراکین کو ایسی خبر ملی ۔ اور اس طرح کی اطلاعات ملیں ۔ لیکن مجموعی طور پر ایسا نہیں ہوتا اور نہ ایسا کرنے کی اجازت دی جاوے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرے خیال میں اس پر کافی بحث ہوگئی ہے ۔

مسٹر محمد اشرف ۔ جناب والا ۔ ایسے کیسز جو عدم پتہ ہوتے ہیں ۔ اور ان کا اندراج بھی نہیں کر سکتے ۔ اگر ایسے پولیس افسران کی نشاندھی کی جاوے تو ان کے خلاف کارروائی ہو سکتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ یقیناً یقیناً کارروائی کریں گے ۔

میر محمد ظفراللہ خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ صاحب پسند فرمائیں گے کہ اس غلط طریق کار کو روکنے کے لیے کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ہر تھانیدار اس متعلقہ کارروائی کی ایک کاپی متعلقہ ایم ۔ پی ۔ اے کو بھیج دے ۔ تا کہ اس میں یہ پتہ چل سکے کہ یہ برآمدگی صحیح ہے یا غلط ہے ؟ میں استدعا کروں گا ۔ وزیر اعلیٰ صاحب سے کہ یہ تجویز بہت اچھی ہے ۔ اگر آپ پسند فرماویں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ اس میں چونکہ پسند نا پسند کا سوال آگیا ہے ۔ پسند تو مجھے یہ ہے کہ تمام محکمے اپنی کارکردگی کی رپورٹ ایک خاص مدت کے بعد لازماً شائع کریں ۔ اس سے یہ ہے کہ یہ اتنے لمبے لمبے سوالات کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی ۔ رات میں اس بات پر غور کر رہا تھا کہ اتنے طویل کوائف جمع کرکے آپ کی خدمت میں پیش کیئے جاتے ہیں ۔ اگر تمام محکمے خاص طور پر پولیس ایک پولیس رپورٹ کی شکل میں اپنی چھ ماہ کی کارکردگی جس میں تمام برآمدات تمام چوریاں اور تمام گرفتاریاں ۔ ان سب کی تفصیلات ایک کتاب کی صورت میں چھاپے تو بہتر ہوگا ۔ لیکن ایسے نہیں کہ تین چار سال کے بعد ایک کتاب چھاپے ۔ اس طرح کہ 1970 کی اب چھپ جائے ۔ اور 1978 میں 1974 کی چھپے ۔ جس طرح ہم مثلاً دوسرے کاغذات چھاپتے ہیں ۔ گورنمنٹ

پرانٹنگ پریس وغیرہ ہیں ۔ جس طرح بجٹ کی بڑی بڑی دستاویزیں خاص طور پر چھپ جاتی ہیں ۔ اس طرح سے خاص طور پر ہر پندرہ دن کے اندر پندرہ دن میں یا ہفتہ میں جب وہ ختم ہو تو وہ فوراً مکمل طور پر تمام ممبران کے سامنے اور عوام کے سامنے آ جائے اور میں اس کا اہتمام کرنا چاہتا ہوں ۔ اور میں آپ پر غور کر رہا ہوں ۔ آپ کی اس تجویز کا شکریہ ۔

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ پولیس کو اپنی کارروائی پوری کرنے کے لیے مجبوراً فرضی کارروائی اور فرضی برآمدگیاں کرنا پڑتی ہیں ۔ اس کا وہ کوئی تدارک کر رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ پہلے تو آپ یہ کہیں کہ پولیس کے لیے ایسا کوئی ٹارگٹ مقرر ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ نہیں ۔ ایسا کوئی ٹارگٹ مقرر نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب دوسرا سوال تو بعد میں آئے گا ۔

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ بہت سی برآمدگیاں فرضی ہوتی ہیں ۔ خاص طور پر ناجائز اسلحہ کی بہت فرضی برآمدگیاں دکھائی جاتی ہیں ۔ اور اب چونکہ پولیس کو پتا ہے کہ اگر ہم نے یہ برآمدگی نہ دکھائی ۔ تو ہمارا جواب طلب ہوگا ۔

وزیر اعلیٰ ۔ کس چیز کی برآمدگی ۔

میاں خان محمد ۔ یہ جناب ناجائز اسلحہ کی ۔

وزیر اعلیٰ ۔ یہاں بات ہو رہی ہے چوری کی ۔ کاروں کی چوری کی ۔ ٹریکٹروں کی چوری کی ہو رہی ہے ۔ آپ ناجائز اسلحہ کی کیوں بات کرتے ہیں ۔ دوسری چیز یہ ہے ۔ کہ سپلیمنٹری پر سپلیمنٹری کی بھی کوئی حد ہوتی ہے ۔ ابھی چوریوں کا سلسلہ باقی ہے ۔

سید ظفر اللہ خان ۔ جناب اگر ایسی چیز کی نشاندہی کر دی جاوے تو کیا پھر ان کے خلاف کوئی کارروائی ہوگی ؟

وزیر اعلیٰ ۔ ضرور ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ کارروائی ہوگی آپ ان کو بتا دیں ۔ وہ اس محکمہ کے انچارج ہیں ۔ یہاں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو کہ ضمنی سوال کی حیثیت سے پوچھی جائے ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جناب والا ۔ کیا کسی نشان زدہ سوال کا جواب ممبر کو دیئے بغیر بھی پڑھا جا سکتا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ جواب اس وقت دیا جاتا ہے ۔ جب وہ پڑھا جاتا ہے ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جناب والا ۔ میرے پاس اس کا جواب نہیں آیا ۔

وزیر اعلیٰ ۔ میں بتاتا ہوں صورت یہ ہے کہ اس سوال کے بارے میں جو جواب چھپا ہوا تھا ۔ وہ یہ تھا کہ محکمہ پولیس سے معلومات حاصل کی جا رہی ہیں ۔ جب میں نے اس سوال کی ہسٹری منگوائی ۔ اور میں یہ سب دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم آپ کے سوالات کو کتنی اہمیت دیتے ہیں ۔ چنانچہ میں نے اس کی باقاعدہ فائل منگوائی ۔ میں نے محکمہ سے کہا مجھے بتائیے کہ کیوں آخر اس کا جواب نہیں دیا گیا ہے ۔ پتہ چلا کہ 27 دسمبر 1973 آج سے پورے چھ مہینے اور دو دن پہلے یہ سوال پیش کیا گیا ۔ اب چھ ماہ ہو گئے ہیں ۔ اس کا جواب تیار نہیں ہوا ۔ چنانچہ اس پر جو کچھ ڈانٹ ڈپٹ غصہ اور ناراضگی کا اظہار کیا ہے ۔ اور میں نے کہا کہ یہ بات غلط ہے ۔ یہ اراکین کا حق ہے ۔ چھ ماہ تک یہ سوال لٹکتا رہا ہے ۔ اور یہ سوال ایسا ہے جس میں خود پولیس کو اپنی کارکردگی کا اظہار کرنے اور بتانے کا موقع ملتا ہے کہ کتنے لوگ ہیں جو پولیس مقابلے میں مارے گئے ۔ کتنے بدمعاش تھے جو پکڑے گئے ۔ ان کے ساتھ کہاں کہاں پولیس مقابلہ ہوا ۔ کتنے پولیس کے جوان اس مہم میں زخمی ہوئے یا شہید ہوئے ۔ تو اس پر میں نے کہا کہ نہیں ۔ مجھے تو ابھی یہ تمام کوائف جمع کر کے دو کیونکہ میں یہ اسمبلی میں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ آپ کو اس پر ناراض ہونے کی بجائے خوش ہونا چاہیے کہ آپ کے احترام کے تحت راتوں رات یہ جواب تیار کیا گیا ہے ۔ یہ بڑے لمبے چوڑے گوشوارے تھے ۔ ان کو سائیکلو سٹائل کروا کے لانا تھا ۔ ہو سکتا ہے اس میں کچھ دیر لگے ۔ ابھی یہ تقسیم ہو جائیں گے ۔ جناب والا ۔ تمام کوائف میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی میز پر رکھ رہا ہوں جس میں پانچ گوشوارے الف ۔ ب ۔ ج ۔ د اور ہ شامل ہیں جن میں ترتیب وار یہ معلومات دی گئیں ہیں کہ 1968ء سے 1973ء تک صوبے میں ہر سال کتنے ملازمان پولیس مقابلے میں مارے گئے ۔ ہر سال کی تفصیل ضلع وار اس میں بتائی گئی ہے ۔ پولیس مقابلے میں ہلاک ہونے والے ملازمان کے نام اور پتے بتائے گئے ہیں

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ کس مقام پر پولیس مقابلہ ہوا ہے ۔ ہر سال مقابلے میں شامل پولیس کی نفری کیا تھی ۔ پولیس والے کا نام اور عہدہ کیا تھا ۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کس کس مقابلے میں حکومت نے عدالتی تحقیقات کروائی ۔ تحقیقات کرنے والے افسران کے نام اور عہدے کیا تھے ۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان تحقیقات کے نتیجہ میں افسران کو سزا یا انعام ملا ہے ؟

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جناب سپیکر ۔ پہلے اجازت فرمائیں کہ اس میں چونکہ ایک قانونی پہلو involve ہے اسے ضرور پورا کیا جائے میں آپ کے توسط سے جناب چیف منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مہربانی فرما کر یہ محسوس فرمایا کہ یہ جواب آنا چاہیے تھا ۔ جیسا کہ یہ فرما رہے ہیں کہ یہ ایک اہم سوال ہے اس کے سرکولیٹ ہونے کی بہت ضرورت ہے اس پر ضمنی سوالات آنے بھی چاہئیں اور اس میں کسی امر کی تصدیق کہ واقعی یہ درست ہوا ہے یا نہیں ہے بہت ضروری ہے ۔ اس لیے میں عرض کروں گا کہ یہ سوال pending فرمایا جائے اور یہ لسٹ سرکولیٹ کروائی جائے ۔ اور سوال آئندہ ایوان میں پڑھا جائے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سوال کی معلومات تقسیم ہو جائیں گی ۔ ٹھیک ہے ۔ انہوں نے سائیکلو سٹائل شروع کیا ہے کیونکہ رات کو بجلی فیل ہو گئی ۔ کچھ کاپیاں ہیں لیکن پورے ہاؤس کے لیے نہیں بن سکیں اس لیے یہ خیال کر کے کہ کچھ دوست اعتراض کریں گے کہ ہمیں ملی نہیں اس کو بڑی خوشی سے repeat کروالیں تاکہ اس پر ضمنی سوالات ہو سکیں ۔

Mr Speaker : It will be repeated.

سردار محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے میرے سوال کا جواب متضاد دیا ہے اسے بھی دوبارہ پڑھا جائے اور اسے دوبارہ ایجنڈ پر لے آنا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کونسا سوال ہے ؟

سردار محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ یہ سوال نمبر 4618 ہے ۔ اس سوال کے جز (ج) کے جواب میں انہیں ان کے ناموں کی فہرست دینی چاہیے یا ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی وغیرہ وغیرہ ۔

وزیر اعلیٰ ۔ ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ دونوں اکٹھے آ جائیں گے اس لیے کہ انہوں نے سوال نمبر 4618 کو اس سوال سے tie کیا تھا ۔

منڈی بہاؤالدین میں مجسٹریٹوں کی تقرری

*4831 ۔ **چوہدری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 71 - 1970ء اور 73 - 1972ء میں اسسٹنٹ کمشنر اور ریذیڈنٹ مجسٹریٹ منڈی بہاؤالدین کی عدالتوں میں کل کتنے فوجداری مال بھالیات اور سمری نوعیت کے مقدمات برائے سماعت پیش ہوئے اور ان سالوں میں ہر سال کتنے فیصلے ہوئے اور ابھی تک کتنے بقایا ہیں ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مجسٹریٹوں کی کمی کی وجہ سے ریذیڈنٹ اور اسسٹنٹ کمشنر منڈی بہاوالدین کی عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات کی تعداد بہت زیادہ ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ حکومت منڈی بہاوالدین میں مقدمات کو جلد از جلد نمٹانے کے لئے مزید مجسٹریٹوں کی تقرری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) : (الف) اسسٹنٹ کمشنر اور ریذیڈنٹ مجسٹریٹ منڈی بہاوالدین کی عدالتوں میں مختلف نوعیت کے مقدمات کی تفصیل برائے سالہائے 1970 تا 1973 حسب ذیل ہے ۔

سال	باقاعدہ مقدمات		سرسری مقدمات		مال ۔ بھالیات مقدمات	
	درج شدہ	فیصلہ شدہ	درج شدہ	فیصلہ شدہ	درج شدہ	فیصلہ شدہ
1970ء	736	640	3552	2850	330	150
1971ء	1382	940	1403	1695	143	154
1972ء	2033	1000	1828	1084	30	30
1973ء	1733	1048	1127	966	196	89
میزان	5884	3628	7910	6595	699	423

1 - 1 - 1974ء کو جو مقدمات تصفیہ طلب تھے :-

باقاعدہ	سرسری	مال ۔ بحالیات
2256	1315	276

(ب) جی ہاں ۔ دونوں عدالتیں مقدمات کی زیادتی کی وجہ سے زیر بار ہیں ۔ جناب والا ۔ حصہ (ج) کا جواب تھوڑا سا میں نے upto date کر دیا ہے اور جو اب میں جواب پڑھ رہا ہوں وہ صحیح ہے ۔

(ج) منڈی بہاوالدین میں ایک مجسٹریٹ کی آسامی خالی تھی جو نئے مجسٹریٹ بھرتی ہونے سے پر ہوگئی ہے ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ یہ وہ بھرتی ہے جو 100 مجسٹریٹ والی تھی ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا امن کے باوجود کہ وہاں مہربانی کرکے تعیناتی کی گئی ہے پھر بھی مقدمات کی تعداد وہاں بہت زیادہ ہے ۔ تو کیا یہ مناسب نہیں ہوگا کہ کچھ مقدمات وہاں سے ضلع میں منتقل کر دئے جائیں کیونکہ منڈی بہاوالدین میں مجسٹریٹوں کی تعداد کم ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ ایک کی جگہ دو بھیج دئے ہیں ۔ اگر ان سے بھی کام نہ ہوا تو اور بھیج دئے جائیں گے ۔

صوبہ کی دیوانی عدالتوں میں مقدمات

*4872 ۔ **ملک شاہ محمد محسن** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پنجاب کی تمام دیوانی عدالتوں میں اس وقت تقریباً کتنے دیوانی مقدمات زیر سماعت اور فیصلہ طلب ہیں اور ان کے جلد نمٹائے جانے کے لیے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) : ایسے مقدمات کی تعداد تقریباً 1,44,487 ہے ۔ جلد تصفیہ کے لیے سول ججوں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے ۔ 14 سول ججوں کی تعیناتی حال ہی میں کی گئی ہے اور مزید 23 کے تقرر کے لیے امتحان ہو چکا ہے اور پبلک سروس کمشن کی سفارشات کا انتظار ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ صاحب از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ان 14 سول ججوں میں سے ملتان میں بھی کسی کی تعیناتی ہوئی ہے یا نہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ اس کا فوری طور پر میں جواب نہیں دے سکتا میرے خیال میں جہاں جہاں بھی ضرورت تھی وہاں تعیناتی کر دی گئی ہے ۔ اگر ملتان میں ضرورت ہے تو وہاں بھی تعیناتی کر دی جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ سول ججوں کی تعیناتی آپ کرتے ہیں یا ہائی کورٹ کرتا ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ اسی لیے میں جواب دینے کے قابل نہیں ہوں ۔ آپ نے مہربانی فرمائی ۔ اس کا شکریہ ۔ ان کی تعیناتی ہائی کورٹ کرتا ہے ۔

ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ان مقدمات کے تصفیہ میں تاخیر کی ایک بہت بڑی وجہ سب ڈویژن سطح پر سول ججوں کا نہ ہونا ہے [illegible] کیا اس سلسلے میں ان کی تعیناتی میں کوئی اقدام کریں گے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ میرے فاضل دوست نے میری طرف سے جو جواب دیا ہے وہ بجا ہے ۔ ہماری کوشش ہے کہ سب ڈویژن سطح پر سول جج اور مجسٹریٹ جہاں جہاں ضرورت ہے وہاں فوری طور پر بھیجے جائیں ۔ میں نے اس معزز ایوان کے معزز اراکین کی خدمت میں پہلے بھی عرض کی تھی کہ میری پالیسی یہ ہے کہ وہ تمام ملازمتیں جو پر ہونے سے رکی ہوئی ہیں جتنی جلدی پر کر دی جائیں اتنا ہی اچھا ہے ۔ میری پالیسی یہ ہے کہ روزگار ہمارے یہاں بہت کم لوگوں کو مل رہا ہے اور روزگار کے مواقع بھی بہت کم ہیں چنانچہ جہاں جہاں وہ مواقع ہیں کم ازکم ان جگہوں پر کیوں آخر ہم لوگوں کو تعین نہ کریں ۔ اس لیے آپ دیکھ رہے ہوں گے تمام محکموں میں جو خالی جگہیں ہیں انہیں انتہائی تیزی سے ہم پر کر رہے ہیں ۔ مجسٹریٹوں کے سلسلے میں بھی آپ کو علم ہے کہ کتنے عرصہ سے یہ مسئلہ کھٹائی میں پڑا ہوا تھا ۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ پنجاب کی حکومت نے مجسٹریٹوں کے مسئلے کو انتہائی خوش اسلوبی سے حل کیا ۔ مزید کچھ بچوں نے امتحان دے رکھا ہے ان کا فیصلہ بھی جلدی کر دیا جائے گا ۔ جہاں تک سول ججوں کا تعلق ہے ان کی تعیناتی بھی رکی ہوئی تھی ۔ 14 کی تعیناتی فوری طور پر کر دی گئی ہے ۔ 23 کے سلسلے میں پبلک سروس کمشن کی طرف سے سفارشات منظور ہونے کا انتظار ہے ۔ 19 پوسٹیں ہمارے پاس موجود ہیں جن کے لیے ہم نے پبلک سروس کمشن کو کہا ہے کہ ان کا بھی امتحان جلدی لے لیں ۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ جتنی جلدی بھی ہو سکے پنجاب کی سب ڈویژن کی سطح پر سول ججوں اور مجسٹریٹوں کی کمی کو فوری طور پر پورا کر دیا جائے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرما سکیں گے کہ سابقہ دور میں سول ججوں اور مجسٹریٹوں کی تعیناتی اس لیے نہ ہو سکی کہ سول جج اور مجسٹریٹ پیپلز پارٹی minded لوگ لانے کے لیے پبلک سروس کمشن راستے میں حائل رہا ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں بنتا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ یہ سوال کیسے نہیں بنتا ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ آپ ان سے پوچھیں ۔ مجھ سے تو نہیں پوچھ سکتے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ آپ ان کو بری الذمہ نہ قرار دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگلا سوال نمبر 4885 ۔ چوہدری صاحب تشریف رکھیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ چوہدری امان اللہ لک صاحب کو کہیں کہ وہ رولز کی باقاعدہ طور پابندی کریں ۔

Mr. Speaker. The Member may please resume his seat.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ ہمیں کیوں محروم کیا جا رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری صاحب ۔ آپ میرے متعلق کیا چاہتے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ ہمارے فاضل دوست امان اللہ لک صاحب کو بولنے کا بڑا شوق ہے لیکن جوش گفتار میں بعض دفعہ ایسی جگہ چھینٹے پھینک جاتے ہیں جہاں پھینکنے نہ چاہیں ۔ جناب والا ۔ پبلک سروس کمشن کو ایک عدالت کی حیثیت کا مقام حاصل ہے ۔ پبلک سروس کمشن بالکل سفارش کے بغیر merits پر فیصلہ کرتا ہے ۔ یہ معاملہ دو ہائی کورٹ کے ججوں کی موجودگی میں طے ہوا تھا ۔ آپ خواہ مخواہ بار بار پیپلز پارٹی ہی نہیں بلکہ ان معزز اداروں اور ان اداروں کے معزز اراکین پر چھینٹے نہ پھینکئے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ یہ ہوتا رہا ہے ۔

Mr. Speaker. Let us now stop this controversy please.

پنجاب کی عدالتوں میں انتظار گاہیں

*4885 ۔ **ملک شاہ محمد محسن** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ پنجاب کی فوجداری اور دیوانی عدالتوں

میں فریقین مقدمہ گواہان اور دیگر متعلقین کے لیے انتظار گاہوں کا کوئی انتظام نہیں ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت گواہوں ۔ وکلاء اور ایسے اشخاص کو سہولتیں بہم پہنچانے کے لیے کیا انتظامات کر رہی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) یہ ٹھیک ہے کہ پنجاب میں فوجداری اور دیوانی عدالتوں کے ساتھ فریقین مقدمہ گواہوں وغیرہ کے لیے کافی انتظار گاہیں نہیں ہیں ۔

(ب) وزیر اعظم پاکستان کے حکم پر ان کے معاون خاص برائے زراعت نے کچھ سفارشات کی تھیں اس کے مطابق حکومت پنجاب نے محکمہ تعمیرات عامہ کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ وہ اس سلسلہ میں جامع پروگرام تیار کرے ۔ جس پر دو مرحلوں میں عمل ہو ۔

پہلے مرحلے پر فوراً عمل کیا جا رہا ہے ۔ اس میں ایسے مقامات پر عوام کے لیے انتظار گاہیں اور بار روم تعمیر ہوں گے جہاں پہلے نہیں ہیں اور ساتھ موجودہ عمارتوں میں ضروری اصلاح بھی کی جائیں گی ۔ تمام ڈپٹی کمشنر صاحبان اور رجسٹرار لاہور ہائی کورٹ کو ہدایات جاری کی جا چکی ہیں کہ وہ اپنی تجاویز اور نقشہ جات چیف انجینئر محکمہ تعمیرات کو فوراً بھیج دیں ۔

دوسرے مرحلے میں عدالتوں کی نئی عمارت موجودہ عدالتوں کے علاوہ یا ان کے بدلے تعمیر کی جائیں گی جن میں تمام سہولتیں مہیا کی جائیں گی ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ ہم پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ۔ لیکن امان اللہ لک صاحب بھول گئے ہیں کہ وہ جھنڈے کی وجہ سے ادھر گئے تھے لیکن اب جھنڈا نہیں ملا پھر ادھر چلے گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرے ریکارڈ میں وہ اب بھی پیپلز پارٹی میں ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اگر میں حق اور صداقت کی بات نہیں کر سکتا تو یہ منشور کیوں رکھا ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ آپ صداقت کی بات کر سکتے ہیں ۔ میرے علم میں یہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اسی لیے میں نے پوچھا تھا کہ میرے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے ۔

کرایہ کی عمارتوں میں قائم شدہ سرکاری دفاتر کو سرکاری عمارتوں میں منتقل کرنا

*4888 ۔ **ملک شاہ محمد محسن** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) لاہور شہر میں سرکاری دفاتر کے قیام کے لیے جو نجی عمارتیں کرایہ پر حاصل کی گئی ہیں ان پر 73 - 1972ء کے عرصہ میں کتنا کرایہ ادا کیا گیا ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے حکومت کرایہ کی عمارتوں میں قائم شدہ سرکاری دفاتر کو سرکاری عمارتوں میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس پر کب تک عمل کیا جائے گا اور اس بارے میں حکومت کی جانب سے کیا کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) مبلغ چھیاسٹھ لاکھ چھیانوے ہزار چار سو اناسی روپے (66,96,479 روپے)

(ب) محدود وسائل کی وجہ سے سرکاری عمارات کی تعمیر بتدریج کی جا رہی ہے ۔

مشرقی پاکستان کی یونیورسٹیوں سے ڈگری یافتہ طلباء کو ملازمتوں میں لینا

*5085 ۔ **سردار امجد حمید خان دستی** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت پنجاب مشرقی پاکستان کی یونیورسٹیوں سے ڈگری طلباء کو ملازمتوں میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) : مروجہ قواعد و ضوابط ملازمت کے مطابق مشرقی پاکستان سے ڈگری لینے والے طلباء ہر اس اسامی کے لیے درخواست دے سکتے ہیں جس کی شرائط پر وہ پورے اترتے ہوں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ مشرقی پاکستان کی یونیورسٹیوں سے ڈگری لینے والے طلباء کو ملازمتوں میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟ اگر نہیں تو کیوں ؟ میں نے یہ نہیں پوچھا کہ وہ درخواستیں دے سکتے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ ان پر کوئی پابندی نہیں ۔ اگر وہ درخواستیں دیں گے ان پر غور کیا جائے گا ۔ جس طرح دوسروں کو ملازمتیں ملتی ہیں ۔ محض ڈگری لینے سے ملازمت نہیں ملتی ان کے ساتھ کچھ شرائط بھی ہوتی ہیں ان کو بھی پورا کرنا پڑتا ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ وزیر اعلیٰ صاحب کے علم میں ہے کہ بعض ایسے طلباء ہیں جنہوں نے مشرقی پاکستان سے ڈگری حاصل کی ہے ان کو ملازمت سے محروم کر دیا گیا ہے اور ان کو کہا گیا ہے کہ آپ کی درخواستوں پر غور نہیں ہو سکتا چونکہ آپ کی ڈگری مشرقی پاکستان سے ہے اور اس کی ایک مثال میں آپ کی سہولت کے لیے عرض کرتا ہوں ۔ مظفر گڑھ کا ایک طالب علم جو مشرقی پاکستان کی کس یونیورسٹی سے انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کر چکا ہے اس کی درخواست پر غور نہیں کیا گیا ۔

Mr. Speaker : If you give the name of the student and the university from which he has passed. He may look into that.

وزیر اعلیٰ ۔ ہمارے نوٹس میں ایسی کوئی بات نہیں آئی جس میں ایسی بات کہی گئی ہو کہ چونکہ یہ ڈگری مشرقی پاکستان کی ہے اس لیے ایسا نہیں کیا جاتا ممکن ہے کہ ایسی ڈگری رکھنے والے کسی دوست کو ملازمت نہ ملی ہو لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے نمبر یا دیگر کوائف اور شرائط جو پورے کرنے ہوں وہ پورے نہ کرتا ہو عمر زیادہ ہو عمر کم ہو اور کئی چیزیں ہوتی ہیں جو کسی ملازمت کے حصول میں پیش نظر رکھی جاتی ہیں ۔ اس لیے جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ مشرقی پاکستان سے آنے والوں کی اور وہاں کی ڈگریوں کو ہم تسلیم کرتے ہیں یا ملازمت کے لیے جس میں اس درجے کی ڈگری کی شرط رکھی ہوتی ہے قبول کرتے ہیں یا نہیں کرتے اس کا جواب یہ ہے کہ ہم وہاں کی ڈگریوں کو اسی طرح قبول کرتے ہیں جس طرح ہمارے یہاں کے باشندوں نے یہاں سے ڈگریاں حاصل کی ہوتی ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میں ایک مثال پیش کروں گا ۔

وزیر اعلیٰ ۔ میں ضرور اس کے متعلق کارروائی کروں گا ۔

صوبہ میں مجسٹریٹوں کی تعداد

*5132 ۔ **سردار امجد حمید خان دستی** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آج کل صوبہ میں کل کتنے درجہ اول کے مجسٹریٹ تعینات ہیں اور کتنے ایسے مجسٹریٹوں کی آسامیاں خالی ہیں ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ جرائم کی بہتات کے پیش نظر درجہ اول کے مجسٹریٹوں کے پاس اتنے زیادہ مقدمات ہیں کہ متعدد مقدمات کے فیصلوں میں تاخیر ہو رہی ہے ۔

اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت درجہ اول کے مجسٹریٹوں کی خالی آسامیاں کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) اس وقت صوبہ میں درجہ اول کے 218 مجسٹریٹ کام کر رہے ہیں ۔ درجہ اول کے مجسٹریٹوں کے لیے علیحدہ آسامیاں منظور نہیں ہیں ۔

(ب) مجسٹریٹوں کی کمی کی وجہ سے مقدمات کے جلد تصفیہ میں تاخیر قدرتی بات تھی مگر اب یہ کمی بہت حد تک دور کی جا چکی ہے کیونکہ میں حال مزید تقرریاں کی گئی ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ جزو (الف) کے جواب میں وزیر اعلیٰ نے فرمایا ہے کہ علیحدہ آسامیاں منظور نہیں ہیں لیکن ساتھ ہی دوسری جگہ جواب دیا گیا ہے کہ حال ہی میں مزید تقرریاں کی گئی ہیں کیا یہ تقرریاں منظوری کے بغیر کی گئی ہیں اور ان کا کیا طریقہ کار ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ طریقہ کار کے لیے نیا سوال کریں تو ضرور بتایا جائے گا ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ ان کے علم میں ضرور ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کے علم میں تو بہت کچھ ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ 218 مجسٹریٹ کام کر رہے ہیں یہ حکومت کی صوابدید ہے کہ جہاں ضرورت ہو یا جو مجسٹریٹ اس بات کا اہل ہو اسے دفعہ 30 کے اختیارات دے دئے جائیں ۔ اسی طرح سے یہ مسئلہ ہے جس کی جانب جواب کے حصہ (ب) میں اشارہ کیا گیا ہے ۔ مجسٹریٹوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے ۔ اب ہمارے پاس زیادہ مجسٹریٹ ہیں ۔ جہاں جہاں ضرورت ہے ان کو دفعہ 30 کے اختیارات دے کر ان کو تعینات کر رہے ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا موجودہ صورت حال سے جناب مطمئن ہیں ۔ یہ جو مقدمات کی زیادتی ہے ان مزید تقرریوں سے مقدمات کا تصفیہ جلد از جلد ہو جائے گا ۔ اور پھر مزید آسامیاں پر کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ ہم نہ صرف مطمئن ہیں بلکہ اس میں تمام اراکین کا اصرار تھا کہ جلد از جلد ان کا تقرر کیا جائے ۔ کیوں ہم مطمئن نہ ہوں گے ۔ ان لوگوں کو پبلک سروس کمیشن نے منتخب کیا ہے ۔ اس میں پنجاب ہائی کورٹ کے جج شامل تھے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں اپنا سوال واضح نہیں کر سکا ۔ جتنے آدمی وہاں لگائے گئے ہیں اس کے متعلق میں نے یہ نہیں پوچھا کہ کیا آپ اس کے طریق کار سے مطمئن ہیں ۔ بلکہ میں نے یہ پوچھا ہے کہ جو تعداد مجسٹریٹوں کی آپ نے مقرر فرمائی ہے۔کیا اس کے بعد آپ مطمئن ہیں کہ جو کام بقایا پڑا ہوا ہے وہ جلد از جلد ختم ہو جائے گا یا اس کے لیے مزید مجسٹریٹ مقرر کرنے چاہیں ۔ اگر کرنے چاہیں تو یہ کب تک ہو جائیں گے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ پہلی بات یہ ہے کہ جو لوگ مقرر کئے گئے ہیں ان تمام کو درجہ اول کے اختیارات دے دئے گئے ہیں ۔ یہ لوگ ایک صحیح طریق کار اور ضابطے کے مطابق مقرر کئے گئے ہیں اور ہمیں اطمینان ہے کہ وہ وہ اپنی کارکردگی صحیح طریق پر انجام دیں گے ۔ جناب والا ۔ جتنے لوگ مقرر کئے گئے ہیں ان کے علاوہ بھی کچھ پوسٹیں خالی ہیں اور ان کی تقرری کے لیے بھی ایک اور امتحان ہوا تھا ۔ اس امتحان کے نتیجے میں جو لوگ منتخب ہوں گے ان کے بعد ہم یہ کہہ سکیں گے کہ تمام آسامیاں پر ہو گئی ہیں اور اب کام پورے زور کے ساتھ شروع ہو جائے گا ۔ اس لیے ابھی جو تقرریاں ہوئی ہیں اس سے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کام پوری طرح سے نپٹ جائے گا کیونکہ کئی جگہیں اب بھی خالی ہوں گی۔ میرے پاس تقریباً 140 یا 145 آسامیاں اب بھی خالی ہیں اور یہ جو لوگ لیے گئے ہیں ان میں سے بیشتر 100 آسامیوں میں سے لیے گئے ہیں صرف چند ایک پولیس کی رپورٹ پر نہیں لیے گئے ۔ اس کے بعد بھی ہمارے پاس آسامیاں موجود ہیں اور انہیں پر کرنے کے لیے بھی دوسرے امتحان کے نتیجے میں کامیاب ہونے والوں کے انٹرویو لے کر انہیں تعین کرنے کی توقع کی جاسکتی ہے ۔ امید ہے کہ پھر کام صحیح رفتار سے شروع ہو جائے گا ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب ۔ یہ امتحان کب ہو رہا ہے ؟

Mr. Speaker : That is actually not relevant.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا اس صوبے میں 218 مجسٹریٹ ہیں یا 228 ہیں کیونکہ تحریری طور 228 ہیں اور زبانی طور 218 بتائے گئے ہیں ۔ ان میں سے کون سے درست ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ ان میں سے 218 درست ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ بہت اچھا جناب ۔

صوبہ میں سول ججوں کی تعداد

*5133 ۔ **سردار امجد حمید خان دستی** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ میں آج کل کتنے سول جج تعینات ہیں اور کتنی آسامیاں خالی ہیں ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تقریباً ہر سول جج کی عدالت میں دیوانی مقدمات کی بہتات ہو چکی ہے کہ مقدمات کا جلد فیصلہ کرنا انتہائی مشکل ہو چکا ہے اور اس سے عوام سخت پریشان ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت سول ججوں کی خالی آسامیاں کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) اس وقت 144 سول جج اپنے عہدوں پر مامور ہیں اور 23 آسامیاں خالی ہیں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) 23 خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے پنجاب پبلک سروس کمیشن نے مقابلہ کا امتحان اپریل میں منعقد کیا تھا ۔ کمیشن کی سفارشات موصول ہونے پر تعیناتی کی جائے گی ۔ مزید برآں 19 نئی آسامیاں نئے سال سے بڑھانے کی منظوری بھی دے دی گئی ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ وزیر اعلیٰ نے فرمایا ہے کہ اپریل میں یہ امتحان ہو چکا ہے ۔ اب اپریل گزر گیا اور مئی بھی گزرنے والی ہے ۔ سب سے بڑا مرحلہ امتحان کا تھا ۔ اب اس میں کیا چیز حائل ہے ۔ اب کب تک ان تقرریوں کا فیصلہ ہو جائے گا ؟

وزیر اعلیٰ - جناب والا ۔ اپریل میں امتحان ہوا ہے ۔ ابھی اس کے نتائج نکلیں گے ۔ یہ مہینہ مئی کا ہے تو کوئی زیادہ دن نہیں گزر گئے ۔ اصل میں پبلک سروس کمیشن میں بھی کچھ بحران پیدا ہو گیا تھا ۔ اس کے کچھ ممبر ریٹائر ہونے والے تھے ۔ اسے دوبارہ ترتیب دیا گیا ہے ۔ اس میں کچھ نئے ممبر رکھے گئے ہیں ۔ اس کے چئرمین کا وقت بھی پورا ہوگیا تھا ۔ اسے بھی لگایا گیا ہے ۔ تو یہ تمام مسئلے میں نے فوری طور پر حل کئے ہیں اور اب کمیشن نے کام شروع کر دیا ہے اور ان کی سفارشات موصول ہوتے ہی یہ کام شروع کر دیا جائے گا ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ اندازاً کب تک یہ تقرریاں ہو جائیں گی ایک مہینے میں ۔ دو مہینوں میں ۔ کتنا وقت لگے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ مجھے یہ توقع ہے کہ جس دن ہمیں سفارشات موصول ہوں گی یہ تعیناتیاں کر دی جائیں گی ۔

(اس مرحلہ پر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سردار امجد حمید خان دستی ۔ میں نے جناب وزیر اعلیٰ سے عرض کی تھی کہ پبلک سروس کمشن کے فیصلہ کرنے میں جو رکاوٹیں حائل تھیں وہ جناب کی مہربانی سے دور ہو چکی ہیں ۔ اب جناب کو کب تک توقع ہے کہ یہ تقرریاں اندازاً کب تک ہو جائیں گی ۔ چھ مہینوں کے اندر یا دو مہینوں کے اندر ؟

وزیر اعلیٰ ۔ اب یہ تو پبلک سروس کمیشن کا کام ہے کہ وہ مجھے اپنی سفارشات بھیج دیں ۔ جب بھی مجھے ان کی طرف سے سفارشات ملیں گی میں اپنا کام شروع کر دوں گا ۔ اور ان پر عمل کر سکوں گا ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جب وزیر اعلیٰ صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ تاخیر کمیشن کی جانب سے ہو رہی ہے تو اب کیا طریق کار اختیار کیا جائے گا ؟

وزیر اعلیٰ ۔ میں انہیں remind کراؤں گا ۔

خالی آسامیوں کے بارے میں درخواستیں

*5215 ۔ **چوہدری لال خان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن لاہور نے پاکستان ٹائم یکم جنوری 1974ء کو جن خالی آسامیوں کے بارے میں اعلان کیا ہے اور ان کی درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ 31 جنوری 1974ء ہے ۔ کیا اس میں ایم ۔ پی ۔ اے صاحبان

کی سفارشات کو بھی کوئی فوقیت حاصل ہوگی یا نہیں ۔ اگر ہوگی تو وہ کس نوعیت کی ہوگی ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ جی نہیں ۔ کمیشن کے کام میں مداخلت نہیں کی جاتی ۔ قابلیت کی جگہ سفارش کی بناء پر ملازمت کے لیے انتخاب مناسب نہ ہوگا ۔

صوبہ کی عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات کی تعداد

*5229 ۔ **چوہدری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ پنجاب کی عدالتوں میں 31 دسمبر 1973ء کو کتنے دیوانی مقدمات پانچ سال سے زائد عرصہ سے زیر سماعت تھے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) صوبہ پنجاب کی عدالتوں میں 31 دسمبر 1973ء تک ضلع وار زیر سماعت فوجداری اور دیوانی مقدمات کی تعداد مندرجہ ذیل تھی ۔

نام ضلع	فوجداری مقدمات	دیوانی مقدمات	پانچ سال سے زائد عرصہ سے زیر سماعت مقدمات	
	باقاعدہ سرسری	فوجداری	دیوانی باقاعدہ	سرسری
1 لاہور	9457	11509	26863	—	اطلاع موصول نہیں ہوئی
2 سیالکوٹ	3591	5267	10382	7	" —
3 گوجرانوالہ	3466	6237	5911	—	" —
4 شیخوپورہ	3674	4	3867	—	" —
5 جہلم	1050	1658	5670	—	" —
6 راولپنڈی	3234	8911	11530	—	" —
7 گجرات	3225	2603	8630	37	" —
8 اکمبپور	824	767	5568	—	" —
9 ملتان	8915	5662	10820	20	" —
10 مظفر گڑھ	3439	1845	6731	4	" —
11 ڈیرہ غازی خان	2363	415	3772	—	" —
12 ساہیوال	8024	13208	8366	15	" —
13 سرگودھا	6111	4706	5493	147	" —
14 لائلپور	11108	12885	11129	—	" —
15 جھنگ	4022	3782	3891	18	" —
16 میانوالی	1950	1305	4364	10	" —
17 بہاولپور	1911	612	3770	—	" —
18 بہاولنگر	2038	646	3267	—	" —
19 رحیم یار خان	3908	522	4223	—	" —

(ب) پانچ سال سے زائد عرصہ سے زیر سماعت فوجداری مقدمات کے بارے میں متعلقہ کوائف جواب (الف) کے سامنے درج ہیں جہاں تک پانچ سال سے زائد عرصہ سے زیر سماعت دیوانی مقدمات کا تعلق ہے، کوائف صوبے کے تمام ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججوں سے اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔

چوہدری علی بہادر خان دستی ۔ جناب والا ۔ جز (ب) میں مکمل جواب نہیں دیا گیا ۔

وزیر اعلیٰ ۔ اسے ایک الگ سوال کی شکل میں دیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ جواب کی جز (ب) دھرائی جائے گی ۔

سینما گھروں کے باہر اور عام گزر گاہوں پر فلموں کے فحش اشتہارات اور تصاویر لگانے کے الزام میں کارروائی

*5242- **مرزا فضل حق** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ سینما گھروں کے باہر اور عام گزر گاہوں پر فلموں کے فحش اشتہارات اور تصاویر لگانے کی ممانعت ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو 1973ء میں لاہور ۔ راولپنڈی ۔ ملتان اور لائلپور میں کتنے سینما گھروں کے خلاف اس قانون کی خلاف ورزی کرنے کے سلسلہ میں کارروائی کی گئی ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) تعزیرات پاکستان کی دفعہ 292-94 کی خلاف ورزی کے سلسلے میں سال 1973ء میں صرف نشاط سینما راولپنڈی کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا باقی تین اضلاع میں ایسی کوئی قانونی خلاف ورزی نہیں پائی گئی ۔

لاہور اور راولپنڈی میں چلنے والی ٹیکسیاں اور رکشے

*5268 ۔ **مرزا فضل حق** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ شکایت حکومت کے علم میں آ چکی ہے کہ لاہور کارپوریشن کے علاقہ میں چلنے والے بیشتر رکشا اور ٹیکسیاں نیز راولپنڈی میں چلنے والی ٹیکسیوں کے ڈرائیور کم فاصلہ کی سواریوں کو لے جانے سے انکاری ہوتے ہیں جس سے عوام سخت پریشان ہوتے ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت عوام کی پریشانی دور کرنے کے لیے کیا اقدام کر چکی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر کوئی قدم اب تک نہیں اٹھایا گیا تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) راولپنڈی اور لاہور میں ٹیکسیوں اور رکشاؤں کے خلاف تھوڑے فاصلے کی سواری نہ بٹھانے کی شکایات موصول ہوئی ہیں ۔

(ب) ایسے ڈرائیوروں کی شکایت ملتے ہی موقعہ پر ہی چالان کر دیا جاتا ہے ۔ گذشتہ سہ ماہی میں لاہور شہر میں ایسے 937 اور راولپنڈی میں 613 چالان کیے گئے ہیں ۔

راولپنڈی میں رکشا چلانے کی اجازت دینا

*5268 (الف) ۔ **مرزا فضل حق** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ راولپنڈی میں ٹیکسیاں تو چلتی ہیں مگر رکشا چلانے کی اجازت نہیں ہے جس کے باعث اکیلی سواری کو بھی ٹیکسی لینی پڑتی ہے ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت راولپنڈی میں رکشا چلانے کی اجازت دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) راولپنڈی میں رکشا چلانے پر کوئی پابندی نہیں تاہم وہاں صرف ٹیکسیاں ہی چلتی ہیں ۔

(ب) چونکہ رکشا چلانے کی ممانعت نہیں ہے ۔ اس لیے اس کی ضرورت نہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ وہاں ٹیکسیاں ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ ٹیکسیاں ہیں ۔ لیکن رکشہ اس لیے نہیں چل سکتی کہ یہ چھوٹی سواری ہے اور سڑکیں اونچی نیچی ہونے کی وجہ سے وہاں وہ الٹ جاتی ہے ۔

اسسٹنٹس کو سکیل نمبر 11 کی عطائیگی

*5333 ۔ **چوہدری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ خزانہ کے ایک حالیہ حکم کے مطابق صوبائی سیکرٹریٹ اور چند ملحقہ محکمہ جات میں کام کرنے والے ان اسسٹنٹوں کو بطور خاص سکیل نمبر 11 کا مستحق قرار دیا گیا ہے جن کا پرانا سکیل 500-225 روپے تھا ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ حکم کا اطلاق صرف ان اسسٹنٹوں پر ہو رہا ہے جو یکم مارچ 1972ء سے پہلے بطور اسسٹنٹ کام کر رہے تھے اور جو اس تاریخ کے بعد اسسٹنٹ ہوئے تھے ان کو سکیل نمبر 11 سے محروم رکھا جا رہا ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ بالا دونوں قسم کے اسسٹنٹوں کے کام کی نوعیت ایک جیسی ہے ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ان اسسٹنٹوں کو جو مذکورہ بالا دفاتر میں یکم مارچ 1972ء کے بعد بطور اسسٹنٹ کام کر رہے ہیں سکیل نمبر 11 نہ دینے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) یکم مارچ 1972ء کے بعد اسسٹنٹ ہونے والے ملازمین کو قومی بے سکیل نمبر 11 نہ دینے کی وجوہات درج ذیل ہیں ۔

(1) قومی بے سکیلوں کے نفاذ سے پہلے سیکرٹریٹ میں اسسٹنٹ کی اسامی کا بے سکیل 500-225 روپے تھا جب کہ دوسرے دفاتر میں اسسٹنٹ کا بے سکیل 350-175 روپے تھا ۔ قومی بے سکیلوں میں یہ تفاوت دور کر دیا گیا کیوں کہ سیکرٹریٹ اور نان سیکرٹریٹ دفاتر کے موجودہ طرق کار کے پیش نظر اس قسم کے تفاوت کا کوئی جواز نہیں تھا ۔ اسسٹنٹ کی تمام اسامیوں کے لیے قومی بے سکیل نمبر 10 منظور کیا گیا کیوں کہ ان کے کام کی

نوعیت اور معیار قابلیت کے پیش نظر یہی پے سکیل مناسب سمجھا گیا۔

(2) قومی پے سکیل مقرر کرنے کے معیاری کلیہ کے مطابق سیکرٹریٹ میں اسسٹنٹ کو سکیل نمبر 11 اور دوسرے دفاتر میں سکیل نمبر 8 ملنا چاہیے تھا۔ اگر 500-225 روپے کے سابقہ سکیل میں تنخواہ لینے والے ملازمین کو سکیل نمبر 11 کی بجائے سکیل نمبر 10 دیا جاتا تو یہ ان کے ساتھ ناانصافی کا موجب ہوتا اس لیے ایسے ملازمین کو سکیل نمبر 11 میں ذاتی تحفظ دے دیا گیا اس قسم کے ذاتی تحفظ کی بنا پر دوسرے ملازمین کو سکیل نمبر 11 دینا مناسب نہیں۔

(3) اگر یکم مارچ 1972ء کے بعد اسسٹنٹ مقرر ہونے والے ملازمین کو بھی سکیل نمبر 11 دے دیا جائے تو یہ سکیل کچھ دفاتر میں اسسٹنٹ کی اسامی کا مستقل سکیل بن جائے گا جو اس اسامی کی ذمہ داریوں کے لحاظ سے زیادہ ہے۔ دوسرے اس طرح پھر سے مختلف دفاتر میں اسسٹنٹ کی اسامی پر کام کرنے والے ملازمین کی تنخواہ میں تفاوت پیدا ہو جائے گا۔

سرکاری ہسپتالوں کے سینئر رجسٹراروں کو قومی پے سکیل کے تحت گریڈ نمبر 18 دینا

*5338 ۔ **سید تابش الوری** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں رجسٹرار اور سینئر رجسٹرار کی الگ الگ آسامیاں ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ بالا دونوں آسامیوں پر تقرری کے لیے الگ الگ بنیادی اور اضافی تعلیمی استعداد مقرر کی گئی ہے اور دونوں کے فرائض الگ الگ متعین کیے گئے ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ دونوں آسامیوں کی تعلیمی استعداد اور فرائض کے امتیاز کے پیش نظر 1961ء سے پہلے رجسٹرار کا سکیل 925-35-350 اور سینئر رجسٹرار کا سکیل 1050-50-450 تھا۔

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ 1969ء میں رجسٹرار کا سکیل 450-50-1050 اور سینئر رجسٹرار کا سکیل 1250-60-600 بشمول 50 روپے ٹیکنیکل الاؤنس دیا گیا اور 1973ء میں قومی بے سکیل کے تحت رجسٹرار کا سکیل 1250-50 /1000-50-500 ہو گیا لیکن سینئر رجسٹراروں کو ابھی تک قومی بے سکیل کے تحت ان کے استحقاق کے مطابق گریڈ نمبر 18 نہیں دیا گیا ۔

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو سینئر رجسٹراروں کو اب تک ان کے استحقاق سے کیوں محروم رکھا گیا اور کیا حکومت ان کو قومی بے سکیل کے تحت گریڈ نمبر 18 دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی نہیں 1961ء میں سینئر رجسٹرار کی اسامی موجود نہیں تھی ۔ یہ آسامی بعد میں وجود میں آئی البتہ سینئر رجسٹراروں کو قومی بے سکیل دینے کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے ۔

(د) جیسا کے جزو (ج) میں بتایا گیا ہے یہ معاملہ زیر غور ہے اور حکومت اس کے بارے میں جلد فیصلہ دے گی ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

سرکاری ملازمین کو کرایہ مکان کی ادائیگی

***5503 ۔ چوہدری لال خان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ وفاقی حکومت اپنے تمام جریدی و غیر جریدی ملازمین کو جن کے پاس سرکاری رہائش گاہیں موجود نہیں کرایہ مکان ادا کرتی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب بھی اپنے تمام ملازمین کو جن کے پاس سرکاری رہائش گاہیں نہیں کرایہ مکان دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور کن شرائط کے تحت اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) وفاقی حکومت کراچی ۔ حیدر آباد ۔ کوئٹہ ۔ ملتان ۔ لائلپور ۔ لاہور ۔ پشاور اور راولپنڈی میں ایسے سرکاری ملازمین کو کرایہ مکان کے لیے الاونس دیتی ہے ۔

(ب) حکومت پنجاب نے یکم جولائی سے سب جریدی و غیر جریدی ملازمین کو لاہور ۔ ملتان ۔ راولپنڈی اور لائلپور میں کرایہ مکان کے لیے الاونس دینے کا فیصلہ کیا ہے ماسوا ان ملازمین کے جن کے اپنے مکانات موجود ہیں ۔

سرکاری ملازمین کو سکیل پورا کرنے کے بعد نیا سکیل دینا

***5504 ۔ چوہدری لال خان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) یہ کیا امر واقعہ ہے کہ حکومت پنجاب کے فیصلے کے مطابق ایک سرکاری جریدی و غیر جریدی ملازم کو اپنا سکیل پورا کرکے اگلے نئے سکیل میں جانے کے لیے تین سال تک انتظار کرنا پڑتا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ وفاقی حکومت کے تحت کام کرنے والے جریدی وغیرجریدی ملازمین اس شرط سے مستثنیٰ ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو کیا صوبائی حکومت بھی اپنے تمام ملازمین کو وفاقی حکومت کی طرح اس شرط سے مستثنیٰ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس بارے میں کب تک احکام جاری کر دئے جائیں گے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) جریدی ملازمین کے لیے اگلے سکیل میں جانے کے لیے تین سال انتظار ضروری ہے ۔ مگر

غیر جریدی ملازمین اس شرط سے مستثنیٰ ہیں ۔ ان ملازمین کو اپنا سکیل پورا کرنے کے بعد اگلے نئے سکیل میں جانے کے لیے صرف ایک سال کا عرصہ درکار ہے ۔

(ب) وفاقی حکومت کے تحت کام کرنے والے جریدی ملامین کے لیے بھی تین سال کی شرط ہے اور غیر جریدی ملازمین اس سے مستثنیٰ ہیں ۔

محکمہ پولیس میں ترقیوں پر پابندی

*5509 ۔ **راؤ مراتب علی خان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ 1964ء سے قبل پراسیکیوٹنگ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو سپرنٹنڈنٹ پولیس کے عہدہ پر ترقی دی جاتی تھی لیکن 1964ء کے بعد محکمہ نے پابندی لگا دی ہے جس کی رو سے کوئی پی ۔ ڈی ۔ ایس ۔ پی ایس ۔ پی کے عہدہ پر ترقی نہیں پا سکتا ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ پابندی کی وجوہ کیا ہیں اور کیا حکومت مذکورہ پابندی ہٹانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) جی نہیں ۔ ایسی کوئی پابندی نہیں ۔ یکم جون 1970ء سے اب تک نو (9) افراد پی ۔ ڈی ۔ ایس ۔ پی ، ایس ۔ پی کے عہدہ پر ترقی پا چکے ہیں ۔

(ب) چونکہ جزو (الف) کا جواب نفی میں ہے لہذا کسی مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ۔

پی ۔ آئی اور پی ۔ ایس ۔ آئی صاحبان کی سلیکشن

*5510 ۔ **راؤ مراتب علی خان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ سرگودھا ڈویژن 1960ء میں وجود میں آیا اور 1966ء تک پی ۔ آئی اور پی ۔ ایس آئی صاحبان کی سلیکشن کے کیس کا فیصلہ نہیں کیا گیا ۔ نتیجتاً اس ڈویژن (رینج) کے جس قدر پی ۔ آئی اور پی ۔ ایس ۔ آئی صاحبان ہیں وہ دوسری رینجوں کے مقابلہ میں جونیئر رہ گئے ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ سرگودھا اور بہاولپور ریجن کے پی ۔ ایس ۔ آئی صاحبان 12/10 سال کی سروس کے باوجود ابھی تک مستقل نہیں ہوئے اور نہ ہی انہیں تمام ملازمت کے دوران ترقی کا کوئی امکان نظر آتا ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو گزشتہ 10 سال میں کتنے پی ۔ آئی اور پی ۔ ایس ۔ آئی صاحبان نے استعفیٰ دیا یا قبل از وقت پنشن حاصل کی ۔

(د) سرگودھا اور بہاولپور ڈویژن کے جس قدر پی ۔ ایس ۔ آئی اور پی ۔ آئی جونیئر ہو گئے ہیں ۔ کیا حکومت ان کی حق تلفی کا ازالہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ہ) سرگودھا اور بہاولپور ریجنوں کے پی ۔ ایس ۔ آئی صاحبان کو جن کی مدت ملازمت 10 تا 12 سال ہو چکی ہے اور جن کو تاحال مستقل نہیں کیا گیا کب تک اور کس حیثیت میں مستقل کیا جائے گا ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) یہ درست ہے کہ سرگودھا ڈویژن 1960ء میں معرض وجود میں آیا اور اس ڈویژن کے پی ۔ ایس ۔ آئی کی سنیارٹی کے فیصلے 1966ء میں کئے گئے تھے اس سے ان کی سنیارٹی متاثر نہیں ہوئی کیونکہ وہ تمام ڈویژن کیڈر کے ممبر ہیں ۔ جہاں تک پی ۔ آئی کا تعلق ہے وہ صوبائی کیڈر پر ہیں ۔ اس لیے کسی ڈویژن کی انتظامیہ ان کی سنیارٹی کے متعلق فیصلے نہیں کرتی ۔

(ب) جی نہیں ۔ مذکورہ اہل کاروں کو ان کی ملازمتوں کے قواعد و ضوابط کے مطابق مستحق افراد کو ان کے اصل عہدہ پر مستقل کیا جا چکا ہے ۔ مذکورہ اہل کاروں کے ترقی پانے پر کوئی پابندی یا رکاوٹ نہیں ۔

(ج) جزو (الف) اور (ب) کا جواب اوپر دیا جا چکا ہے گزشتہ دس سالوں میں سرگودھا اور بہاولپور ریجنوں میں دس پی ۔ ایس ۔ آئی نے استعفیٰ دیا اور ایک ڈاکٹری پنشن پر گیا ۔

(د) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ کسی کی سنیارٹی متاثر نہیں ہوئی

(ھ) کوئی پی ۔ ایس ۔ آئی جس کی سروس 10 اور 12 سال کی ہے غیر مستقل نہیں ہے ۔

حوالاتوں میں ناقص خوراک کی فراہمی

*5579 ۔ **راؤ مراتب علی خان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبہ پنجاب میں تھانوں کی حوالاتوں میں جس قدر ملزمان کو مقدمات میں ماخوذ کرکے حوالاتوں میں بند کرکے رکھا جاتا ہے ان کی خوارک کا شیڈول شہری تھانوں پر 1.25 روپیہ اور دیہاتی تھانوں پر ایک روپیہ یومیہ منظور شدہ ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ملزمان کو ٹھیکیدار کے ذریعہ انتہائی ناقص کھانا فراہم کیا جاتا ہے ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ شیڈول میں ترمیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر نہیں تو کیوں نیز ضلع بہاولنگر کے تھانہ جات پر یکم جنوری 1973ء سے 28 فروری 1974ء تک کس قدر ملزمان گرفتار کرکے حوالات میں بند کئے گئے اور ان کی خوراک پر سرکاری خزانہ سے کتنی رقم ادا کی گئی ۔ ہر تھانہ کی علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے اور ہر تھانہ کا منظور شدہ شیڈول خوراک بھی بتایا جائے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) تھانوں کی حوالاتوں میں مقدمات میں ماخوذ ملزمان کی خوراک کا شیڈول یہ ہے ۔

گوشت خور 62 پیسے فی کس

سبزی خور 53 پیسے فی کس

البتہ بہاول نگر میں شیڈول یہ ہے ۔

دیہاتی علاقہ ایک روپیہ فی کس یومیہ

شہری علاقہ ایک روپیہ پچیس پیسے فی کس یومیہ

(ب) جی نہیں ۔

(ج) شیڈول میں ترمیم کا معاملہ محکمہ پولیس کے زیر غور ہے ۔ ضلع

بہاولنگر کے تھانہ جات میں جنوری 1973ء سے لے کر 28-2-1974 تک گرفتار ہونے والے ملزمان کے کوائف یہ ہیں -

تھانہ کا نام	گرفتار ہونے والے ملزمان کی تعداد	رقم جو خرچ کی گئی	منظور شدہ خوراک شیڈول فی یوم
بہاولنگر	912	2935/73	ایک روپیہ
صدر	—	—	ایضاً
میکلوڈ گنج	259	671/50	ایضاً
منڈی صادق گنج	197	510/00	ایضاً
منچن آباد	493	3456/29	1/25
ڈونگا بونگا	772	—	ایک روپیہ
ہارون آباد	370	975/78	1/25
فورٹ عباس	189	1166/05	ایک روپیہ
مروٹ	115	143/75	1/25
ڈھرا نوالا	438	804/50	ایک روپیہ
چشتیاں	890	2838/18	1/25
شہر فرید	173	173/03	ایک روپیہ
تخت محل	428	10/00	ایضاً

لاؤڈ سپیکر کے ذریعے بلند آواز ریکارڈنگ

*5583 ۔ **صوفی نور محمد** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعے بلند آواز ریکارڈنگ قانوناً ممنوع ہے -

(ب) اگر ایسا ہے تو 1973ء میں اس قانون کی خلاف ورزی کے سلسلے میں کتنے مقدمات درج ہوئے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) جی ہاں -

(ب) صوبہ پنجاب میں 1973ء کے دوران اس قانون کی خلاف ورزی کے سلسلے میں کل 56 مقدمات درج ہوئے -

---

ترقیاتی پروگراموں پر رقم کی تخصیص

*5595 ۔ **ملک محمد اعظم** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 74 ۔ 1973ء میں ضلع سرگودھا میں ترقیاتی پروگراموں کے تحت کل کتنی رقم مختص کی گئی ۔ اس میں سے کتنی صرف ہوئی ہے اور کتنی بقایا ہے ۔ اس کے صرف نہ ہونے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ صوبائی ترقیاتی پروگرام صوبائی بنیادوں پر بنایا جاتا ہے اور اس کا حساب ضلع وار نہیں رکھا جاتا ۔ البتہ عوامی تعمیراتی پروگرام کے تحت منصوبے ضلع وار بنیاد پر تشکیل دئے جاتے ہیں اس پروگرام کے تحت ضلع سرگودھا کے لیے سولہ لاکھ چورانوے ہزار تین سو روپے کی رقم مختص کی گئی جس میں سے دس لاکھ بہتر ہزار چار سو چونتیس روپے کی رقم 25 مئی 1974ء تک صرف ہو چکی ہے اور بقیہ چھ لاکھ اکیس ہزار آٹھ سو چھیانوے روپے کی رقم 30 جون 1974ء تک صرف ہو جانے کی توقع ہے ۔ کام کی رفتار میں کمی کے اسباب یہ ہیں ۔ (1) ٹھیکیداروں نے قیمتوں میں اضافے کے باعث کام کرنے سے انکار کر دیا تھا ۔ (2) سیلابوں کی وجہ سے کچھ عرصہ کام بند رہا ۔ (3) محکمہ زراعت اور محکمہ تعلیم کی تنظیم نو کی وجہ سے رکاوٹ پیدا ہو گئی اور (4) ضلع کی عوامی تعمیراتی کونسل کافی عرصہ تک چیرمین کا تقرر نہ ہونے کے باعث پوری طرح کام نہ کر سکی ۔

قتل ۔ ڈکیتی اور چوری کے مقدمات

*5596 ۔ **ملک محمد اعظم** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1973ء میں صوبہ میں قتل ۔ ڈکیتی اور چوری کی کتنی وارداتوں کے مقدمات درج کئے گئے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا وارداتوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ بالا وارداتوں میں اضافہ کی روک تھام یا کمی کے لیے حکومت کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) 1973ء میں قتل ۔ ڈکیتی اور چوری کے مندرجہ ذیل مقدمات درج ہوئے ۔

1 قتل 2083

2 ڈکیتی 35

3 چوری 31130

(ب) جی نہیں ۔

(ج) جزو (ب) کا جواب اثبات میں نہیں ہے ۔

ٹریفک کے حادثات کی روک تھام

***5606 ۔ چوہدری علی بہادر خان ۔** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان کریں گے کہ ۔

(الف) یکم جنوری 1974ء تا حال صوبہ میں کل کتنے افراد ٹریفک کے حادثات میں ہلاک ہوئے ۔

(ب) ٹریفک کے بڑھتے ہوئے حادثات کی روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) یکم جنوری 1974ء تا حال صوبہ میں کل 456 افراد ٹریفک کے حادثات میں ہلاک ہوئے ۔

(ب) حادثات کی روک تھام کے لیے حکومت مندرجہ ذیل اقدام کر رہی ہے ۔

(1) ہر ضلع میں ایک موٹر موبائیل پٹرول انسپکٹر متعین کیا گیا ہے ۔ انسپکٹروں کو ہدایات ہوتی ہیں کہ وہ سختی سے چیکنگ کریں اور ٹریفک کی خلاف ورزی پر کڑی نظر رکھیں اور دوران ہفتہ میں بمعہ سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی چیک کریں اور نیز دو دن ڈسٹرکٹ ٹریفک مجسٹریٹ کے ہمراہ ٹریفک کو چیک کریں ۔

(2) ڈرائیوروں کے وقات کار کی پابندی محکمہ محنت کے سپرد کی گئی ہے جس پر وہ سختی سے عمل پیرا ہیں ۔

(3) بڑے شہروں مثلاً لاہور ۔ راولپنڈی ۔ لائل پور میں سپیشل ٹریفک مجسٹریٹ مقرر کئے گئے ہیں ۔

(4) بسوں میں قانون کے تحت ریکارڈنگ ممنوع قرار دی گئی ہے تا کہ ڈرائیور ڈرائیونگ کی طرف متوجہ رہیں -

(5) ڈرائیونگ لائسنس جاری کرتے وقت امیدواروں کی جانچ پڑتال اور ڈرائیوری کا امتحان سخت کر دیا گیا ہے -

(ج) ہر ضلع میں حادثات کی تحقیقات کرنے کے لیے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو حادثات کی روک تھام کے لیے حفاظتی اقدامات تجویز کرتی ہے -

---

جوہر آباد سب ڈویژن میں مجسٹریٹوں کی تعیناتی

*5626 ۔ **ملک محمد اکرم اعوان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ جوہر آباد سب ڈویژن میں منظور شدہ تعداد سے کم مجسٹریٹ تعینات ہیں جن کے ذمہ عدالتی فرائض کے علاوہ مزید کئی فرائض بھی ہیں -

اگر ایسا ہے تو حکومت اس کمی کو پورا کرنے کے لیے کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ منظور شدہ اسامیوں کے مطابق نئے مجسٹریٹ تعینات کر دئے گئے ہیں ۔ امید ہے وہ جلد ہی چارج لے لیں گے ۔ اس طرح اس سب ڈویژن میں اب مجسٹریٹوں کی کمی نہ رہے گی -

---

ضلع سرگودھا کے تھانوں کی کار کردگی

*5627 ۔ **ملک محمد اکرم اعوان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) ضلع سرگودھا میں کل کتنے تھانے ہیں ۔ اور ان میں کتنے تھانوں کو وائر لیس سیٹ ۔ ٹیلیفون اور جیپیں یا موٹر سائیکل مہیا کیے گئے ہیں علیحدہ علیحدہ بتایا جائے -

(ب) مذکورہ ضلع میں یکم جنوری 1971ء تا 31 دسمبر 1973ء پولیس اور مجرمان کے درمیان کس کس مقام پر کل کتنے مقابلے ہوئے اور ان مقابلوں میں کتنے پولیس اہلکاران یا مجرمان زخمی یا ہلاک ہوئے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) ضلع سرگودھا میں 19 تھانے ہیں جن میں سے 10 تھانوں کو ٹیلیفون مہیا کئے گئے ہیں۔ ایک تھانے کو موٹر سائیکل دیا گیا ہے۔ وائرلیس سیٹ اور جیپیں کسی تھانہ کو مہیا نہیں کی گئیں ۔

(ب) یکم جنوری 1971ء تا 31 دسمبر 1973ء پولیس اور مجرمان کے درمیان 20 مقابلے ہوئے ۔ جن مقامات پر مقابلے ہوئے ان کے نام یہ ہیں ۔

1 چک نمبر 192/164 ن ب	2 یدھرار
3 سنگو والی	4 جلال پور میدان
5 چک نمبر 82 ن ب	6 ہموکا
7 چک نمبر 23 م ب	8 بڈالی
9 مٹھا ٹوانہ	10 موضع پل
11 نلی	12 سٹی شاہ پور
13 میلہ ودھن	14 واڑچھا منڈی
15 لقان	16 چک نمبر 46 ن ب
17 لدھے والا	18 بھک لٹرکا
19 چھاوریاں	20 کٹھا سکھڑال

مقابلوں میں ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی تعداد یہ ہے ۔

	ہلاک ہوئے	زخمی ہوئے
پولیس اہکار	3	9
مجرمان	9	3

موٹر وھیکلز آرڈیننس کے تحت چالان

*5635 ۔ **شیخ عزیز احمد** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا موٹر ٹریفک سٹاف متعینہ کوتوالی لاہور نے یکم جنوری 1973 تا 30 جون 1973ء موٹر وھیکلز آرڈیننس اور اس کے تحت مرتبہ رولز کی خلاف ورزی میں کوئی چالان کئے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو چالان کی کل تعداد

جس میں مندرجہ ذیل تفصیلات بیان ہوں ایوان کی میز پر پیش کی جائیں۔

1۔ نمبر شمار

2۔ نام ماہ

3۔ موٹر گاڑی کا رجسٹریشن نمبر

4۔ موٹر گاڑی کی قسم

5۔ جرم کی نوعیت و دفعات

6۔ چالان شدہ ڈرائیور یا مالک کا نام

7۔ چٹ جاری کردہ کا نمبر بمع تاریخ و بک نمبر

8۔ کاغذات موٹر گاڑی جو قبضہ میں لیے گئے

9۔ چالان کا نتیجہ (جرمانہ کی صورت میں رقم یا بریت) مع نام عدالت چالان جو تا حال زیر تجویز ہیں۔

10۔ مع نام عدالت اور نوعیت کاغذات گاڑی جو قبضہ عدالت میں ہیں اور وجوہات تاخیر فیصلہ۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے)۔ (الف) جی ہاں۔

(ب) کل 608 چالان کئے گئے۔ 388 چالانوں کے فیصلے ہو چکے ہیں۔ اور 220 باقی مقدمات عدالت جناب محمد اسحاق۔ سعید اختر بھٹہ راجہ محمد ایوب۔ ایم انور۔ ریاست علی خان مجسٹریٹ صاحبان اور AC صاحب لاہور زیر سماعت ہیں۔ تاخیر نہیں ہو رہی۔ تاہم عدالت میں کام کی زیادتی اور ملزموں کے مقرر تاریخ پر پیش نہ ہونے کی وجہ سے کچھ دیر لگ جاتی ہے۔

*باقی ماندہ مطلوبات ایوان کی میز رکھ پر دی گئی ہے۔

صوبہ میں رہزنی کی وارداتیں

*5642۔ **رانا کے۔ اے۔ محمود خان**۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) 1973ء کے دوران صوبہ میں رہزنی کی کل کتنی وارداتیں ہوئیں۔

---

*فہرست آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) مذکورہ بالا وارداتوں کے سلسلہ میں کتنے مجرم گرفتار کئے گئے اور کتنے ابھی تک لاپتہ ہیں ۔

(ج) حکومت مذکورہ بالا وارداتوں کی روک تھام کے لیے آئندہ کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) 1973ء میں رہزنی کی 478 وارداتیں ہوئیں ۔

(ب) مذکورہ بالا وارداتوں کے سلسلہ میں 844 مجرم گرفتار کئے گئے اور 41 مجرم ابھی تک لا پتہ ہیں ۔

(ج) مقامی پولیس کی سخت نگرانی کے احکامات جاری کر دئے گئے ہیں ۔

قتل عمد کی وارداتوں کی روک تھام

***5643** ۔ **رانا کے ۔ اے محمود خان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1972ء اور 1973ء کے دوران صوبہ میں قتل عمد کی سال وار کتنی وارداتیں وقوع پذیر ہوئیں ۔

(ب) مذکورہ بالا وارداتوں کے محرکات کیا تھے اور حکومت قتل عمد کی وارداتیں روکنے یا کم کرنے کے لئے آئندہ کیا اقدامات کر رہی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف)

1972ء ۔ 2297

1973ء ۔ 2085

(ب) محرکات 1 ۔ مال لوٹنے کے لیے ۔

2 ۔ جنسی تعلقات ۔

3 ۔ خاندانی جھگڑے ۔

4 ۔ زمین کے جھگڑے ۔

5 ۔ خاندانی تنازعے ۔

6 ۔ متفرق ۔

اطلاع پانے پر پولیس کارروائی انسدادی عمل میں لائی ہے ۔ نقص امن کے خطرہ کے پیش نظر کارروائی زیر دفعات 106 ۔ 107 ضابطہ فوجداری عمل میں آتی ہے ۔

1973ء کے دوران صوبہ میں حادثات کی روک تھام کے لیے اقدامات

***5644 ۔ رانا کے ۔ اے ۔ محمود خان ۔** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1973ء کے دوران صوبہ میں ٹریفک کے کل کتنے حادثات وقوع پذیر ہوئے اور ان حادثات میں کل کتنی اموات واقع ہوئیں ۔

(ب) حکومت مذکورہ بالا حادثات کی روک تھام کے لیے کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) 1973 میں صوبہ بھر میں کل 2639 حادثات ہوئے اور ان حادثات میں 1408 اشخاص کی اموات ہوئیں ۔

(ب) حادثات کی روک تھام کے لیے حکومت مندرجہ ذیل اقدامات کر رہی ہے ۔

(1) ہر ضلع میں ایک موٹر موبائیل پٹرول انسپکٹر متعین کیا گیا ہے جس کو ہدایات ہیں کہ وہ سختی سے چیکنگ کرے اور ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں پر کڑی نظر رکھے اور موٹر و ہیکل آرڈیننس 1965ء کے تحت اور موٹر وہیکلز رولز 1969ء کے تحت چالان کریں اس کارروائی پر سختی سے عمل ہو رہا ہے ۔ طریق کار یہ ہے کہ ہفتہ میں دو دن انسپکٹر کے ساتھ سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی چیکنگ کرتے ہیں اور دو دن ڈسٹرکٹ ٹریفک مجسٹریٹ کے ہمراہ گاڑیوں کی چیکنگ کی جاتی ہے چیکنگ کے دوران تیز رفتاری ، زیادہ سواریاں بٹھانا ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چیک کیے جاتے ہیں اور ان کی خلاف ورزی کرنے والوں کو موقعہ پر ہی جرمانہ کیا جاتا ہے ۔ گاڑیوں کے کاغذات وغیرہ کی جانچ پڑتال بھی کی جاتی ہے ۔

(2) ٹیبر انسپکٹر صاحبان کو کہا گیا ہے کہ وہ ڈرائیوروں کے اوقات کار کی چیکنگ صوبائی ٹرانسپورٹ مفاہمتی کمیٹی پنجاب کے فیصلے کی روشنی میں کریں اور خلاف ورزی کرنے والوں کا چالان ٹرانسپورٹ ورکز آرڈیننس 1962ء کے تحت کریں ۔

(3) اسی طرح لاہور ۔ لائل پور اور راولپنڈی میں سپیشل مجسٹریٹ

صاحبان مقرر کیے گئے ہیں جو ٹریفک کے مقدمات زیر دفعہ روڈ ٹرانسپورٹ ورکز آرڈیننس 1961ء کا فیصلہ کرتے ہیں اور خلاف ورزی کرنے والے کو سخت سزا دی جاتی ہے۔

(4) قانون میں شق رکھی گئی ہے کہ خاص روٹوں پر چلنے والی بسوں میں سپیڈ کورنرز لگائے جائیں۔ جس سے بسیں پچاس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے تجاوز نہ کر سکیں۔

(5) میونسپل قوانین کے تحت ضروری قرار دیا گیا ہے کہ جانوروں سے چلنے والی گاڑیاں اور سائیکلوں میں reflectors نصب کیے جائیں اور اس سلسلہ میں سیکرٹری انڈسٹریز حکومت پنجاب نے احکامات جاری کر دیے ہیں کہ سائیکلیں فروخت کرنے سے پیشتر ان میں reflectors نصب ہونے چاہیں۔

(6) بسوں میں قانون کے تحت ریکارڈنگ کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

(7) حکومت پنجاب نے ہر ضلع کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس۔ ہیڈ کوارٹرز کو ڈرائیونگ لائسنس ٹسٹ بورڈ کا ممبر مقرر کر دیا ہے تاکہ ٹسٹ میں اور زیادہ معقولیت پیدا کی جائے۔

(8) ہر ضلع میں حادثات کی تحقیقات کرنے کے لیے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے اور اس سلسلہ میں صوبائی ٹرانسپورٹ مفاہمتی کمیٹی ہر ایک کمیٹی رپورٹ پر آئندہ غور کرے گی اور سفارشات ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کرتی ہے اُن پر غور کرے گی کہ مزید حادثات کی روک تھام کے لیے کیا کیا اقدام کیے جائیں۔

(9) یہ تجویز قانون میں شامل کرنے کے لیے زیر غور ہے کہ رات کے وقت جب گاڑیاں ایک دوسرے کو پار کریں تو اگلی روشنیاں مدہم کی جائیں۔

(10) سڑکوں کے خطرناک موڑوں پر امتیازی نشانات، اشارات (cats eyes) لگائے جائیں گے۔

(11) صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی اور علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹیز کے دفاتر ہر وقت کھلے رہتے ہیں اور مہلک حادثات کی اطلاع جیسے ہی موصول ہوتی ہے فوراً ہی ہر متعلقہ حکام کو ضروری کارروائی کے لیے فراہم کر دیتے ہیں۔

(12) موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 کے زیر دفعہ 67 قانون میں یہ شق رکھی گئی ہے کہ مسافروں کے جائز وارثان کو حادثات میں ہلاک ہونے کی صورت میں معاوضہ دیا جائے۔ ایک بس مسافر کو ہلاک ہونے کی صورت میں مبلغ آٹھ ہزار روپیہ دیا جاتا ہے۔

(13) محکمہ ٹرانسپورٹ نے تمام علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹیز کو ہدایات دی ہیں کہ فینسی پارٹ جو خلاف قانون لگائے ہوئے ہیں ان کو فوراً اتار دیا جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے۔

تحصیل شجاع آباد کے سیلاب زدہ علاقہ کے غریب طلباء کی امداد

*5654 ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کی درس گاہوں کے سیلاب زدہ علاقہ کے غریب طلباء کو امدادی فنڈ سے وظائف دینے کے لیے کچھ رقم بطور عطیہ دی گئی تھی ۔

(ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ رقم کس قدر تھی اور اس کی تقسیم کس طرح کی گئی تھی اور کن کن مدارس کے کن کن طلباء یا طالبات کو کتنی مقدار میں وظائف دیے گئے تھے تفصیلاً بتایا جائے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) اس مقصد کے لیے گورنمنٹ نے کوئی رقم بطور عطیہ نہیں دی ۔

(ب) الف کے جواب کے پیش نظر رقم کی تقسیم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

تھانہ غلاز آباد اور چوکی مظفر آباد تحصیل ملتان میں چوریوں کی وارداتیں

*5658 (الف) ۔ سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1970ء تا 1973ء تھانہ غلاز آباد اور چوکی مظفر آباد تحصیل ملتان میں چوری کے کل کتنے مقدمات درج ہوئے۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ مقدمات میں چوری کے مال کی برآمدگی نہیں ہوئی ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) 471

تھانہ ممتاز آباد 364

چوکی مظفر آباد 107

471

یہ (ب) درست نہیں ہے (بہت سے مقدمات میں مال برآمد کر لیا گیا ۔ کچھ مقدمات میں سراغ نہیں ملا) ۔

ملتان ڈویژن میں اسلحہ آرڈیننس کے تحت گرفتاریاں

***5675** ۔ **سید ناظم حسین شاہ** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ملتان ڈویژن میں 20 دسمبر 1971ء تا 31 دسمبر 1973ء کتنے افراد اسلحہ آرڈیننس مجریہ 1965ء کے تحت گرفتار کیے گئے ۔ کتنے اشخاص کا چالان ہوا اور کتنے افراد کو سزا ہوئی ؟

(ب) مذکورہ پر ملزم سے کس قسم کا اور کتنی مقدار میں اسلحہ برآمد ہوا ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) (الف) ۔

گرفتار شدہ	چالان شدہ	سزا یاب
6315	6315	1771

(ب) رائفلیں 434 ، دستی بم 9 ، سٹین گن 8 ، مشین گن 1

بارودی سرنگیں 20 ، چاقو 1009 ، کارتوس 11258 ، نیزے 10

چھرے 30 ، تلواریں 43 ، کلہاڑیاں 195

اکیلے اکیلے ملزم کے بارے میں تفصیلات جمع کرنے میں تین ہفتے کی مدت چاہیے اگر ضرورت محسوس کی جائے تو معلومات حاصل کر کے ایوان کی میز پر رکھ دی جائیں گی ۔

ملتان ڈویژن میں مزارعین کی بیدخلی

*5676 ۔ **سید ناظم حسین شاہ** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ 1971ء تا 1973ء ملتان ڈویژن میں مزارعین کی بیدخلی کے سلسلے میں مالکان اراضی اور مزارعین کے مابین جھڑپیں ہوئی تھیں اور اس بناء پر مالکان اراضی کے خلاف مقدمات بھی دائر کیے گئے تھے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو پولیس کے پاس دائر کیے جانے والے ایسے مقدمات کی ضلع وار تعداد کیا ہے اور مذکورہ جھڑپوں میں کتنے اشخاص ہلاک اور کتنے زخمی ہوئے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) دوران سال 1971ء تا 1973ء ملتان ڈویژن میں مزارعین اور مالکان کے درمیان جھڑپیں ہوئیں اور اس بنا پر مقدمات بھی درج کیے گئے ۔

(ب) اس سلسلے میں ملتان میں تین مقدمات ۔ ساہیوال میں ایک ۔ مظفر گڑھ میں زیر دفعہ مارشل لا ریگولیشن نمبر 115 پانچ مقدمات درج ہوئے ۔ البتہ ڈیرہ غازی خان میں کوئی مقدمہ درج نہیں ہوا ۔ مالکان اور مزارعین کے درمیان جھڑپوں میں ملتان میں 4 آدمی قتل اور 9 آدمی زخمی ہوئے ۔ ساہیوال میں 3 آدمی قتل اور 2 زخمی ہوئے ۔ مظفر گڑھ میں صرف ایک آدمی قتل ہوا ۔ ڈیرہ غازی خان میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا ۔

ساہیوال سے لاہور تک ہائی وے پر ٹریفک کے حادثات

*5713 ۔ **سید کاظم علی شاہ** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1972ء ۔ 1973ء میں ساہیوال سے لے کر لاہور تک ہائی وے پر کتنے ٹریفک کے حادثات ہوئے ان میں کتنے افراد ہلاک ہوئے اور کتنے زخمی ہوئے ۔

(ب) حادثات کے ذمہ دار ڈرائیوروں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی اور اس کارروائی کا کیا نتیجہ برآمد ہوا ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) 1972ء میں لاہور تا ساہیوال بائی وے روڈ پر 208 ٹریفک کے حادثات ہوئے ان میں 10 اموات اور 222 اشخاص زخمی ہوئے ۔ جب کہ 1973ء میں 153 حادثات ہوئے اور ان میں 99 آدمی ہلاک اور 149 اشخاص زخمی ہوئے ۔

(ب) حادثات میں ملوث 164 ڈرائیوروں کے خلاف مقدمے درج کیے گئے ہیں جن میں 35 ڈرائیور سزا یاب ہوئے ہیں باقی کے خلاف مقدمات زیر سماعت ہیں ۔

متعلقہ ایس پی صاحبان نے سال 1972ء میں 64 اور 1973ء میں 57 ڈرائیوروں کے لائسنس معطل کیے ہیں جب کہ 84 ڈرائیوروں کے لائسنس معطلی کی کارروائی کی جا رہی ہے ۔ 23 ڈرائیوروں کو اظہار وجہ کے لیے نوٹس دیے گئے ہیں ۔ ان کی وجوہات موصول ہونے پر مزید کارروائی کی جائے گی ۔

بسوں میں اوور لوڈنگ

*5714 ۔ **سید کاظم علی شاہ** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں ٹریفک پولیس کی موجودگی میں بسوں میں اوور لوڈنگ ہوتی ہے اور پولیس کوئی کارروائی نہیں کرتی کیوں کہ وہ بس مالکان اور ٹرک مالکان سے ماہوار مقررہ رقم لیتی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) بسوں اور ٹرکوں میں اوور لوڈنگ کا رجحان پایا جاتا ہے لیکن جونہی پولیس کو اس قسم کی شکایت موصول ہوتی ہے موقع پر ہی چالان کر دیا جاتا ہے ۔ یہ درست نہیں کہ بس مالکان سے پولیس والے ماہوار رقم لیتے ہیں ۔

(ب) جزو الف کا جواب مندرجہ بالا ہے ۔ اوورلوڈنگ کرنے والے کے خلاف کارروائی پہلے ہی کی جا رہی ہے ۔

پنشنوں میں اضافہ

*5734 ۔ بیگم ریحانہ سرور ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ موجودہ حکومت نے مختلف درجوں کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کر دیا ہوا ہے ۔

(ب) کیا حکومت نے پنشن یاب اشخاص کی پنشنوں میں اضافہ کے بارے میں بھی ایسا کوئی حکم صادر کیا ہے اگر نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) حکومت نے سات سو روپے ماہوار پینشن پانے والے ریٹائرڈ ملازمین کی پنشنوں میں بھی اضافہ کر دیا ہے ۔ اس سلسلہ میں جاری ہونے والے احکام (فنانس ڈیپارٹمنٹ کی چٹھی نمبر S.O.SR-III-2095/73 dated 28.8.1973 کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

NO. SO. SR. III-2095/73
GOVERNMENT OF THE PUNJAB
FINANCE DEPARTMENT
Dated Lahore, the 28th August, 1973

FROM
Mr. Asif Rahim,
Secretary to Government, Punjab Finance Department Lahore.
To
(1) All Administrative Secretaries *to* Government *of the* Punjab ;
(2) All heads *of* Attached Departments *in the* Punjab ;
(3) All regional Heads *of* Departments *in the* Punjab ;
(4) All Commissioners *of* Divisions *in the* Punjab ;
(5) All deputy commissioners *in the* Punjab ;
(6) All district *and* sessions judges *in the* Punjab ;
(7) The Registrar, Lahore High Court, Lahore ; *and*
(8) The Secretary to the Governor *of the* Punjab.

Subject—INCREASE IN SERVICE PENSION.

SIR,

I *am* directed to state that the Governor of the Punjab is pleased to order that *ab-hoc* increases at the rates and to the extent indicated below shall be allowed to the existing civil

pensioners of the Punjab Government irrespective of whether they had retired from service before or after the 1st December, 1962.

Amount of Pension	Ad hoc *increases*
(a) Not exceeding Rs. 50.	20% subject to a minimum of Rs 5.
(b) Exceeding Rs. 50 but not exceeding Rs. 100	15% subject to a minimum of Rs. 10.
(c) Exceeding Rs. 100 but not exceeding Rs. 500.	15% subject to a maximum of Rs. 30 with marginal adjustmnets for pensions upto 530.

2. The *ad-hoc* increases sanctioned above shall take effect from the 1st June, 1973, *i.e.* on pensions due for the month of June payable on the 1st July 1973, and shall be subject to the following conditions :—

(*i*) The increases will be allowed on the gross pension, *i.e.* pension before commutation and/or surrender of ¼th the eof sanctioned with effect from 1st July 1966, or thereafter under the new libera ised pension rules. If, however, any pensioner is also in receipt of the increase in pension sanctioned in Government of West Pakistan, Finance Department letter No.F.D.-PC(III)-Pen-46/64, dated 2nd June 1964, the amount of gross pension shall be taken as inclusive of the increases sanctioned therein ;

(*ii*) Commutation of any part of the increase will not be permitted ;

(*iii*) If a person is in receipt of more than one pens on the increase will be allowed on the total of the gross amount of all the pensions.

3. The *ad-hoc* increase sanctioned above will also be admissible on family pensions and extraordinary pensions sanctioned under the West Pakistan Civil Services Pension Rules, 1963.

4. The Governor is further pleased to decide that thePunjab Government pensioners whose gross pension (*i.e.* Pension before Commutation and/or surrender of thereof) was not more than Rs. 700/-P.M. may be allowed a further increase

equal to 15% of their gross pension subject of a maximum of Rs. 35.00 P.M. with effect from the 1st August, 1973. *i.e.* on pensions for the month of August, 1973, payable on the 1st September, 1973, It is clarified that for the purpose of calculating this increase, the *ad-hoc* increase sanctioned in para 1 above shall not be taken into account.

5. If the pension sanctioned by the Punjab Government which qualifies for the grant of increases sanctioned above is shared with any other Government in accordance with the rules laid down in part IV of Appendix III to Account Code, Vol. I the amount of increases sanctioned above will be apportioned between the Punjab Government and the other Gover-n ment concerned on proportionate basis.

Your obedient servant.
ZULFIQAR ALI SHAH
Deputy Secretary (SR)
for *Secretary to Government of the Punjab*

No. SO. SR-III-2095/73, dated Lahore, the 28th August, 1973

A copy is forwarded to the Accountant-General, Punjab, Lahore, for information.

MUHAMMAD HUSSAIN
Section Officer SR-III
for *Seretary to the Government of the Punjab, Finance Department.*

No. SO. SR-III-2095/73, dated Lahore, the 28th August, 1977.

A copy is forwarded, for information to—

(1) the Director, Audit and Accounts (Works), Punjab, Lahore;
(2) the Secretary, Punjab Public Service Commission, Lahore,
(3) the Secretary, Provincial Assembly of the Punjab, Lahore;
(4) the Director, Public Relations, Punjab, Lahore.
(5) all Treasury Officers in the Punjab;
(6) all Autonomous Bodies in the Punjab; and
(7) all Section Officers in the Finance Department.

MUHAMMAD HUSSAIN
Section Officer SR-III
for *Secretary to Government of the Punjab, Finance Department.*

محکمہ انسداد رشوت ستانی

***5748 ۔ بیگم ریحانہ سرور** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1972-73ء کے دوران محکمہ انسداد رشوت ستانی نے کتنے مقدمات کا اندراج کیا ۔ نیز ان میں سے ہر ایک مقدمہ کی نوعیت کی تفصیل ایوان کی میز پر پیش کی جائے ۔

(ب) کیا حکومت نے رشوت ستانی کو کم کرنے کے لیے ضروری اقدامات کیے ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو وہ کیا اقدامات ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) 1972-73ء کے دوران محکمہ انسداد رشوت ستانی نے 349 مقدمات کا اندراج کیا ۔ ان میں ہر ایک مقدمہ کی نوعیت کی تفصیل لف کر دی گئی ہے ۔ (appendix-I)

(ب) جی ہاں ۔ حکومت نے رشوت ستانی کو کم کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے ہیں ۔

(1) بہت سے سرکاری افسروں اور اہل کاروں کو مارشل لا ضابطہ 114 کے تحت ریٹائر کر دیا گیا ہے ۔ یہ کارروائی اس غرض سے کی گئی تھی کہ انتظامیہ کو نا پسندیدہ عناصر سے پاک کر دیا جائے ۔

(2) سرکاری ملازمین کی مالی حالت کو بہتر بنانے اور انہیں رشوت ستانی کی ترغیب کا شکار ہونے سے بچانے کی خاطر ان کے پیمانہ ہائے تنخواہ پر نظر ثانی کی گئی ہے ۔

(3) انسداد رشوت ستانی کے محکموں کی تنظیم میں اہم تبدیلیاں کرنے کا مسئلہ وفاقی حکومت کے زیر غور ہے ۔ رجحان یہ ہے کہ یہ ادارے کلیتاً پولیس افسران پر مشتمل نہیں ہونے چاہئیں اور ان کا سربراہ یقینی طور پر پولیس سے باہر کا کوئی شخص ہونا چاہیے ۔ وفاقی حکومت نے اس بارے میں تمام صوبائی حکومتوں کی رائے طلب کی تھی اور ہم نے وفاقی حکومت کی مرتب کردہ تجاویز سے اتفاق رائے کا اظہار کر دیا ہے ۔

(4) بد دیانت افسروں اور اہل کاروں کے خلاف کارروائی کا طریقہ طویل اور خاصہ بے ڈھب ہے ۔ وفاقی حکومت پہلے ہی قواعد

اہلیت و انضباط پر نظر ثانی کر چکی ہے ۔ نظر ثانی شدہ قواعد کے تحت تعجیلی کارروائی کرنا ممکن ہو سکے گا ۔ کیونکہ اظہار وجہ کے نوٹس کے بعد ابتدائی تحقیقات ہوگی اور اگر سرکاری ملازم کے خلاف کافی شہادت موجود ہو تو اس کے خلاف فی الفور کارروائی کی جا سکے گی ۔ صوبائی قواعد کو وفاقی قواعد کے مطابق بنانے کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے ۔

(5) ریٹائرمنٹ کی عمر 58 سال رکھی گئی ہے ۔ لیکن ایک شرط رکھی گئی ہے جس کے تحت حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے ۔ کہ وہ ایڈیشنل سیکریٹری اور سیکریٹری وغیرہ کے درجے کے افسران کو کسی بھی وقت اور دیگر افسران کو 25 سال کی ملازمت قابل پینشن کی تکمیل پر ریٹائر کر سکتی ہے ۔ اس طرح حکومت عام ضابطے کی کارروائی کے مراحل سے گزرے بغیر بددیانت افسروں اور اہلکاروں سے نجات حاصل کر سکے گی ۔

(6) وفاقی حکومت پر صوبائی حکومت میں اور مرکز میں اومبڈسمن مقرر کرنے پر غور کر رہی ہے تاکہ سرکاری ملازمین کے خلاف عوامی شکایات کی تحقیقات کی جا سکے ۔

ANNEXURE-I

A list of nature of cases

(1) Acceptance of bribe.	—	216	Cases
(2) Misappropriation of Govt. money.	—	38	,,
(3) Embezzlement of Govt. money.	—	15	,,
(4) Making forgery in record and embezzlement of Govt. money.	—	1	,,
(5) Allegations of corruption.	—	5	,,
(6) Embezzlement of Govt. woods.	—	1	,,
(7) Embezzlement of Govt. stores.	—	2	,,
(8) Possessing property beyond means, fraud and forgery.	—	1	,,
(9) Corruption, misuse of official position.	—	2	,,
(10) Embezzlement of ration commodities for the war affected persons.	—	1	,,
(11) Allegations of fraud, forgery etc.	—	1	,,
(12) Corruption, forgery in record.	—	1	,,
(13) Demanded bribe.	—	21	,,
(14) Submitted bogus medical bills.	—	2	,,

(15) Submitted bogus T.A. bills.	—	1	cases
(16) Possessing property beyond means.	—	1	,,
(17) Embezzlement of water carriers, pay.	—	1	,,
(18) Tempered with the official record for ulterior motive.	—	2	,,
(19) Charging fee from the patients.	—	1	,,
(20) Charging excess fee for issuing School leaving certificate.	—	1	,,
(21) Misappropriation of Govt. store.	—	2	,,
(22) Misuse of Government store.	—	1	,,
(23) Misuse of official telephone.	—	1	,,
(24) Misappropriation of Govt. owned trees.	—	1	,,
(25) Cutting of Government owned trees.	—	4	,,
(26) Corruption.	—	1	,,
(27) Living beyond known sources.	—	2	,,
(28) Misuse of Government owned articles.	—	1	,,
(29) Mis-use of official powers.	—	2	cases.
(30) Drawal of bogus house rent.	—	1	,,
(31) Mis-use of official position.	—	1	,,
(32) Forgery in official record.	—	8	,,
(33) Acceptance of bribe, embezzlement of public funds.	—	7	,,
(34) Bogus allotment.	—	1	,,
(35) Acquired property by unfair means.	—	1	,,
(36) Misappropriation of Govt. money and forgery in official record.	—	1	,,
Total :		349	cases.

سرکاری ملازمین کی نجی املاک

*5758 ۔ بیگم ریحانہ سرور ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا اس نوع کے کوئی قواعد و ضوابط موجود ہیں جن کے تحت حکومت اس بات پر نظر رکھ سکے کہ سرکاری ملازمین نے نجی طور پر کتنی املاک حاصل کی ہے ۔

(ب) اگر محولہ بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا ان قواعد و ضوابط پر عمل کیا جا رہا ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) جی ہاں ۔ یہ سرکاری ملازمین کے ضابطہ اخلاق کے *قواعد مجریہ 1966ء

*اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں ۔

West Pakistan Govt. Servants (Conduct) Rule, 1966
اور گشتی مراسلہ جات نمبر 66/10-1-(GAD & S) SORI
(xiii) مورخہ 21 فروری 1972ء و 2 مارچ 1972ء (جن کی نقول ایوان کی میز پر رکھی جا رہی ہیں) میں ان کی وضاحت کی گئی ہے۔

(ب) ان قواعد پر عمل ہو رہا ہے اور خلاف ورزی پر مناسب تعزیری کارروائی کی جاتی ہے۔

ضلع ملتان میں چوری ۔ ڈاکہ ۔ قتل اور اغواء کے مقدمات

*5769۔ **میاں خورشید انور** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع ملتان میں سال رواں میں اب تک چوری ۔ ڈاکہ ۔ قتل اور اغوا کے کل کتنے مقدمے درج ہوئے۔

(ب) جزو (الف) میں مذکورہ مقدمات میں سے کتنے مقدمے عدالتوں کے سپرد کئے گئے اور کتنے خارج ہوئے نیز کتنے مقدمے ابھی تک زیر تفتیش ہیں۔

(ج) ضلع مذکورہ میں اس سال اب تک پولیس مقابلہ میں مرنے والے افراد کی تعداد کیا ہے۔

(د) کیا یہ پولیس مقابلے فرضی نہیں تھے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف)

چوری ۔ 129
ڈاکہ ۔ X
قتل ۔ 12
اغوا ۔

(ب)

سپرد عدالت مقدمات	مقدمات جو خارج ہوئے	مقدمات زیر تفتیش
چوری ۔ 110	چوری ۔ 1	چوری ۔ 18
ڈاکہ ۔ X	ڈاکہ ۔ X	ڈاکہ ۔ X
قتل ۔ 11	قتل ۔ X	قتل ۔ 1
اغوا ۔ 2	اغوا ۔ X	اغوا ۔ X

(ج) کوئی نہیں مارا گیا ۔

(د) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

ضلع ملتان میں پولیس افسران کی تعیناتی

*5772 ۔ **میاں خورشید انور** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ملتان میں ایسے پولیس انسپکٹر اور ڈی ایس ۔ پی بھی متعین ہیں جن کی ملازمت کا پیشتر حصہ مختلف عہدوں پر اسی ضلع میں گزرا ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پولیس اہلکار اسی ضلع میں اے ۔ ایس ۔ آئی یا ایس ۔ آئی یا انسپکٹر رہے ہیں اور اگر ان کا تبادلہ دوسرے ضلع میں ہوتا ہے تو تھوڑے عرصہ کے بعد وہ پھر ضلع میں واپس آ جاتے ہیں ۔

(ج) کیا حکومت بدعنوانی کے انسداد کے لیے ایسے اقدامات کرے گی کہ کوئی پولیس افسر ایک مخصوص میعاد سے زیادہ عرصہ کے لیے ایک علاقہ بلکہ ایک ہی ضلع میں متعین نہ رہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) یہ درست نہیں ہے ۔

(ب) یہ درست نہیں ہے ۔

(ج) ایک جگہ تعیناتی کی مدت مقرر ہے ۔ البتہ یہ رکاوٹ نہیں ہے ۔ اور نہ ہی ہونی چاہیے ۔ کہ اگر کسی افسر نے ایک عہدہ پر کسی ضلع میں کام کیا ہو ۔ تو دوبارہ کبھی بھی کسی دوسرے عہدہ پر اس ضلع میں نہ لگایا جائے ۔

محبوب گنا کی وصولی

*5787 ۔ **میاں خورشید انور** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ کی شوگر ملوں سے سال 73 ۔ 1972ء میں کل کتنی رقم بطور محبوب گنا وصول کی گئی تھی مذکورہ رقم میں سے کتنی رقم مل کے علاقوں کی ترقی کے لیے خرچ کی گئی اور بقایا جمع شدہ رقم کہاں خرچ کی جائے گی ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ صوبے کی شوگر ملز سے سال

1972-73ء میں مبلغ 67,84,157 (سڑسٹھ لاکھ چوراسی ہزار ایک سو ستاون روپے) کی رقم بطور شوگر سیس وصول کی گئی ۔ اس رقم میں سے مبلغ 1,35,684 (ایک لاکھ پینتیس ہزار چھ سو چوراسی روپے) بطور فیس وصولی وضع کر لیے گئے اور بقایا رقم مبلغ 66,48,473 (چھیاسٹھ لاکھ اڑتالیس ہزار چار سو تہتر روپے) صوبے کے کمشنروں کو ملز کے علاقوں کی ترقی کے لیے منتقل کر دئے گئے ہیں ۔ جن میں سے مبلغ 10,87,168 (دس لاکھ ستاسی ہزار ایک سو اڑسٹھ روپے) خرچ کئے گئے ہیں اور بقایا رقم مبلغ 55,61,305 (پچپن لاکھ اکسٹھ ہزار تین سو پانچ روپے) ابھی خرچ نہیں ہوئے ۔ ڈویژنل کمشنروں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ شوگر کین (ڈویلپمنٹ) سیس کمیٹی کے ذریعے اس رقم کو بھی ترقی کے منصوبوں کے لیے جلد استعمال کیا جائے ۔

---

74 ۔ 1973ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے کام

*5819 ۔ **میاں احسان الحق پراچہ** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سال 74-1973ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سے کتنے فی صد کام پایہ تکمیل تک پہنچے ہیں اور کون کون سے کام مکمل ہو چکے ہیں ۔ کتنے ابھی زیر تکمیل ہیں ۔ کتنے کام شروع ہی نہیں ہوئے اور ان کے شروع نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ پندرہ مئی 1974ء تک سالانہ ترقیاتی پروگرام 74 ۔ 1973ء کے تحت تقریباً چھیاسٹھ فیصد کام پایہ تکمیل تک پہنچے ہیں ۔ 74 ۔ 1973ء کے دوران جو کام مکمل ہو چکے ہیں ان کی فہرست گوشوارہ نمبر 1 میں دی گئی ہے ۔ ایک ہزار پانچ سو پچپن سکیمیں زیر تکمیل ہیں اور ستائیس سکیموں پر کام شروع نہیں ہو سکا ۔ ان سکیموں کے شروع نہ ہونے کی بڑی بڑی وجوہات درج ذیل ہیں ۔

1 ۔ زمین کا نہ ملنا یا مجوزہ زمینوں کے سلسلے میں اختلافات و تنازعات ۔
2 ۔ سکیموں کی ابتدائی تجاویز میں ترمیم جس کے لئے تفصیلی تجزیے کی ضرورت تھی ۔
3 ۔ تفصیلی ڈیزائین کے تیار ہونے میں نا گزیر تاخیر ۔
4 ۔ زرمبادلہ کا مہیا نہ ہونا ۔
5 ۔ ٹھیکیداروں کی ہڑتال ۔
6 ۔ سیلاب ۔

گوشوارہ نمبر 1

74 ۔ 1973ء کے دوران (پندرہ مئی تک) مکمل شدہ سکیموں کی فہرست

زراعت :۔

1 ۔ سکارپ نمبر 2 ۔ الف میں زرعی ترقی ۔

2 ۔ سیلاب زدہ علاقوں میں ٹریکٹروں کا استعمال ۔

2 ۔ ایلز ورکس پروگرام ۔

کل 5632 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں ۔

3 ۔ صنعت

1 پاکستان انڈسٹریل ٹیکنیکل اسسٹنس سنٹر کے لیے زمین کی خرید کے حصے کی ادائیگی ۔

4 ۔ مواصلات

1 ۔ لاہور شیخوپورہ سڑک میں میل 5/3 تا 22/2 کی توسیع بمعہ (Cause way) کے پر کرنے کے ۔

2 ۔ شیخوپورہ پنڈی بھٹیاں سڑک میل 22/2 تا 36/5 کی توسیع و اصلاح ۔

3 ۔ شیخوپورہ پنڈی بھٹیاں سڑک میل 36/5 تا 51/6 کی توسیع و اصلاح ۔

4 ۔ شیخوپورہ پنڈی بھٹیاں سڑک میل 24 تا 75 پر پلوں اور پلیوں کی تعمیر نو ۔

5 ۔ جی ٹی روڈ میل 43/0 تا 64/4 کی پختگی و توسیع ۔

6 ۔ شاہراہ مغربی پاکستان کے میل 466/0 تا 496/6 (لمبائی 30.75 میل) کی توسیع ۔

7 ۔ شاہی روڈ (ضلع رحیم یار خان) میل 49/2 تا 57/5 (لمبائی 7.75 میل) کی پختگی ۔

8 ۔ شاہی روڈ (ضلع رحیم یار خان) میل 57/5 تا 62/0 (لمبائی 5.0 میل) کی پختگی ۔

9 ۔ شاہراہ مغربی پاکستان میل 423/4 تا 434/5 کی توسیع و پختگی ۔

10 ۔ شاہراہ مغربی پاکستان میل 434/5 تا 466/5 کی توسیع ۔

5 ۔ سیلاب سے متاثرہ سڑکوں کی مرمت

1 ۔ لاہور غازی روڈ
2 ۔ لاہور ملتان روڈ میل صفر تا السٹھ
3 ۔ نیاز بیگ رائے ونڈ روڈ
4 ۔ رائے ونڈ تا مانگا روڈ
5 ۔ لاہور فیروز پور روڈ میل 4/2 تا 42
6 ۔ جی ٹی روڈ بطرف واہگہ
7 ۔ لاہور فیروز پور روڈ میل صفر تا 4/2
8 ۔ لاہور بیدیاں روڈ
9 ۔ جلو لنک اپروچ روڈ
10 ۔ شالیمار لنک روڈ میل 3/6 تا 22/6
11 ۔ گوجرانوالہ ۔ حافظ آباد ۔ پنڈی بھٹیاں روڈ میل 13 تا 16/2
12 ۔ شیخوپورہ پنڈی بھٹیاں روڈ میل 51/6 تا 75
13 ۔ پنڈی بھٹیاں طالب والا پتن روڈ میل صفر تا 4/5
14 ۔ گوجرانوالہ ۔ شیخوپورہ روڈ
15 ۔ جی ٹی روڈ میل 23 تا 37
16 ۔ کرتونہ تا ٹھلر کے روڈ
17 ۔ مانگٹانوالہ ۔ بلوکی روڈ
18 ۔ ایمن آباد لنک روڈ
19 ۔ ڈسکہ بنگلہ کی طرف جانے والی روڈ
20 ۔ کیمبل پور ۔ فتح جنگ روڈ
21 ۔ تربیلہ ۔ ہاتیاں روڈ
22 ۔ خوشاب ۔ سکیسر روڈ میل 0/25 تا 49/75
23 ۔ لائل پور ۔ شاہ کوٹ روڈ
24 ۔ لائل پور ۔ لودہراں روڈ (Sugarcess)
25 ۔ لائل پور ۔ سرگودھا روڈ

حقین معاشیات کی تقرری

*5836 ۔ **چوہدری منظور احمد** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیکرٹریٹ سیلیکشن بورڈ نے مورخہ 12 جنوری

1974ء کو محققین معاشیات کی نو خالی آسامیوں پر امیدواروں کے چناؤ کے لیے انٹرویو لیا تھا ۔ اگر ایسا ہے تو جن امیدواروں کو چنا گیا ہے اور جن کی تعیناتی کی گئی ہے ۔ ان کے نام ۔ پتے اور تعلیمی کوائف بتائے جائیں ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جزو (الف) میں مندرج کچھ آسامیوں کے لیے 12 جنوری 1974ء سے پہلے بھی انٹرویو لیا گیا تھا ۔ اگر ایسا ہے تو انٹرویو کب لیا گیا اور اس میں کامیاب امیدواروں کو اب تک متعین نہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) جی ہاں ۔ لیکن سلیکشن بورڈ نے اس سلسلے میں کوئی سفارشات محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو نہیں بھیجیں ۔ کیونکہ محکمہ نے سلیکشن بورڈ کو سفارشات بھیجنے سے پہلے ہی مطلع کر دیا تھا کہ اسے اکنامک انوسٹی گیٹرز کی آسامیاں اب پر نہیں کرنی اور ان آسامیوں کے بدلے ریسرچ آفیسرز کی آسامیاں منظور کروانے کی تجویز پر غور کیا جا رہا ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔ سلیکشن بورڈ نے انٹرویو 17 اور 18 اپریل 1974ء کو منعقد کیا ۔ موزوں امیدواروں کے نام قابلیت کے لحاظ سے بمطابق علاقائی کوٹہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو مناسب کارروائی کے لیے بھیجے ۔ لیکن جیسا کہ شق (الف) میں کہا گیا ہے ۔ اب اکنامک انوسٹی گیٹروں کی جگہ ریسرچ افسر مقرر کرنا مقصود ہے ۔ اس لیے اب اکنامک انوسٹی گیٹروں کی آسامیوں کو پر نہیں کیا جا رہا ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

مسٹر نذر محمد جتوئی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر نذر محمد جتوئی ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

میں 21/5/1974 تا 24/5/1974 بوجہ تکلیف گردہ
اجلاس میں حاضر ہونے سے قاصر رہا ہوں براہ

مہربانی ان ایام کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے

(تحریک منظور کر دی گئی)

مسٹر محمد اسماعیل ضیاء

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد اسماعیل ضیاء ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں کل 29 مئی بوجہ ناسازی طبع شریک اجلاس نہیں ہو سکا۔ براہ کرم اس روز کی رخصت منظور فرمائیں۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری علی محمد خادم

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست چوہدری علی محمد خادم صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ میں ایک اہم مصروفیت کی وجہ سے 27 اور 28 مئی 1974ء کو اجلاس اسمبلی میں شرکت نہیں کرسکا۔ مہربانی کرکے رخصت منظور فرمائی جاوے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری بشیر احمد چٹھہ

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست چوہدری بشیر احمد چٹھہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

جناب عالی ! میں کل ضروری کام کی وجہ سے

اجلاس اسمبلی میں حاضر نہیں ہو سکا۔ براہ مہربانی
مجھے 29-5-1974 کی رخصت دی جاوے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

سردار محمد عاشق

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سردار محمد عاشق صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

گزارش ہے کہ کل 29-5-1974 بندہ شدید سر درد
کی وجہ سے اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ لہذا
مورخہ 29-5-1974 کی رخصت عنایت فرمائی
جاوے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر شبیر حسین چیمہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر شبیر حسین چیمہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

جناب عالی ! گزارش ہے کہ بندہ بوجہ بیماری
مورخہ 27 ۔ 28 مئی 1974ء کو اسمبلی کے اجلاس
میں شرکت نہ کر سکا ۔ رخصت منظور فرمائی
جاوے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

حافظ علی اسداللہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست حافظ علی اسداللہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

گزارش ہے کہ میں 27-5-1974 تا 29-5-1974 اپنے حلقہ چشتیاں میں مصروفیت کی بنا اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ رخصت منظور کی جاوے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک عبدالقیوم

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک عبدالقیوم صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I could not attend the Assembly Session on 27th May, 1974 due to a slight indisposition. Leave may kindly be sanctioned for the same.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ سیدہ عابدہ حسین

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست محترمہ سیدہ عابدہ حسین صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Owing to my participation in conference called by the Wonen's International Democratic Federation to discuss plans for the International Womens Year 1975, I will not be able to attend the session of the Punjab Assembly from

May 22nd to June 7th, for which period I request leave of absence from the House.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مظلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

دیوان سید غلام عباس بخاری

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست دیوان سید غلام عباس بخاری صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

جناب عالی ! گزارش ہے کہ 24-5-1974 — 27-5-1974 اور 28-5-1974 کو بندہ کو تکلیف تھی ۔ اسمبلی اجلاس میں شامل نہ ہو سکا ۔ براہ مہربانی تین یوم کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مظلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر ۔ اب ہم تحاریک التوا کو لیتے ہیں ۔

مشیر زراعت ملک خدا بخش بچہ کے اعلان کے باوجود ملتان کے کاشتکاروں اور زمینداروں کو آڑھتیوں اور کارخانہ داروں کی طرف سے کپاس کی قیمت کی ادائیگی میں تاخیر ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مجھے وہاڑی ، میلسی ، بورے والا ، اور حاصل پور کے بہت سے وفود ملے ہیں جنہوں نے بتایا ہے کہ مشیر زراعت ملک خدا بخش بچہ کے اعلان کے باوجود کہ کاشتکاروں اور زمینداروں کو کپاس کی قیمت 30 اپریل تک ادا کر دی جائے گی ۔ ابھی تک

کوئی عمل نہیں ہوا اور مذکورہ علاقوں میں کروڑوں روپیہ ابھی تک آڑھتیوں اور کارخانہ‌داروں کے ذمے ہے جو یہ کہہ کر ٹال رہے ہیں کہ ٹیکسٹائل ملوں سے روئی کی رقم وصول نہیں ہوئی ۔ واضح رہے کہ کپاس کی نئی فصل کی بوائی شروع ہو چکی ہے ۔ لیکن پرانی رقمیں ابھی تک وصول نہیں ہوئیں جس سے کاشتکاروں اور زمینداروں میں اضطراب اور پریشانی پائی جاتی ہے ۔ نیز اگر پیسے جلد نہ ملے تو یہ لوگ کپاس کی کاشت کم کر دیں گے جس سے ملک کو انتہائی نقصان ہو گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب ، یہ تحریک تو بڑی اہمیت کی حامل معلوم ہوتی ہے ، مگر اس میں حالیہ واقعہ کیا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جب صاحب کے اعلان پر عمل نہیں ہوا ۔ جس وقت مجھے پتا چلا اس وقت میں نے لکھ کر جناب کو تحریک دے دی ۔ اس سے زیادہ حالیہ واقعہ اور کیا ہو سکتا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ ایک میٹنگ ہوئی تھی جس کی صدارت فیڈرل فنانس منسٹر ڈاکٹر مبشر حسن نے کی تھی ۔ اس میں ایک بات تو یہ طے پائی تھی کہ ملتان میں گورنمنٹ کی قائم کردہ کپاس کی کارپوریشن فوراً اپنا دفتر کھولے گی اور کپاس کی خریداری کرے گی ۔ یہ اب پوری ہو چکی ہے اور انہوں نے یہ کام شروع کر دیا ہے ۔ کوئی ڈیڑھ لاکھ گانٹھیں انہوں نے خرید لی ہیں اور باقی خرید کر رہے ہیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ بینکوں نے ginners کو پیسے نہیں دیے اور ginners نے آگے cotton growers کو نہیں دیے ۔ اس میں کمی ضرور ہے ۔ چونکہ یہ وفاقی حکومت کا مسئلہ ہے ، ہم نے ان کو خط لکھے ہیں ، ٹیلی فون بھی کیا ہے اور ایک تار بھی دیا ہے ۔ بنکوں نے اس سلسلے میں کچھ قرضے دیے ہیں مگر وہ کافی نہ تھے کہ یہ ساری ادائیگی ہو سکے ۔ میں فاضل محرک کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ مسئلہ وفاقی حکومت take up کیے ہوئے ہیں ۔ جو کمی رہ گئی ہے وہ پوری ہو جائے گی ۔ میں نے دو یقین دہانیاں دلائی ہیں ۔ ایک تو یہ کہ ڈیڑھ لاکھ گانٹھیں لے لی ہیں اور باقی لی جا رہی ہیں ۔ دوسری یہ کہ جو بنکوں کی طرف سے قرضے دیئے گئے ہیں وہ کافی نہیں ہیں ۔ اس میں اور اضافہ کر دیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب وزیر موصوف کی اس یقین دہانی کے بعد بھی آپ اپریس کرتے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ نہیں جناب میں اسے پریس نہیں کرتا ۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر میری طرف سے دوسرے معزز اراکین کی طرف سے میں ان کے نام لینا ہوں علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کی طرف سے ۔ چوہدری امان اللہ لک صاحب کی طرف سے ۔ ملک خالق داد خان بندیال صاحب کی طرف سے ۔ سید تابش الوری صاحب کی طرف سے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی طرف سے تقریباً کافی سارے اراکین نے ربوہ کے واقعہ کے متعلق ایک تحریک التواء پیش کی ہے اس پر تمام حضرات متفق ہیں کہ اس کو پہلے لے لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے پاس نوٹس ہے اس کا ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جی ہاں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب کل کی بھی ایک تحریک التوا نمبر 241 pending ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تو پھر کون سی پہلے آئے گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ 241 نمبر ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس کو سٹڈی نہیں کیا پتہ نہیں اس معیار پر پوری اترتی ہے یا نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ بالکل اترتی ہے کل جناب نے نوٹس بھی دے دیا تھا ۔ جناب وزیر متعلقہ کو ۔

مسٹر سپیکر ۔ نوٹس دینا اور بات ہے ۔ میرے لیے سمجھنا بھی ضروری ہے ۔ ویسے میں اسے ایوان میں پڑھ دیتا ہوں ۔

گورنمنٹ ترقی تعلیم ہائی سکول خانپور کی سیلاب سے مسمار شدہ عمارت کی تعمیر کے لیے رقم کی عدم فراہمی ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ گورنمنٹ ترقی تعلیم ہائی اسکول خانپور کی عمارت گزشتہ سیلاب سے قطعی طور پر مسمار ہوگئی تھی مگر تاحال عمارت مذکور کی تعمیر نہیں کی گئی اور نہ ہی اس سلسلہ میں کوئی رقم منظور کی گئی ہے ۔ اور اگر کوئی منظور کی گئی ہے ۔ تو اسے اس وقت تک release نہیں کیا گیا جو منظور نہ ہونے کے مترادف

ہے ۔ خانپور میں اس وقت طلبا انتہائی گرمی اور پریشانی کے عالم میں اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے جس سے انتہائی عظیم قومی نقصان ہو رہا ہے ۔ حکومت کی یہ سرد مہری اور اس عظیم ادارہ سے بے اعتنائی کی وجہ سے عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

اب اس میں recent occurrence کی کوئی بات نہیں ہے ۔ یہ ایک واقعہ ہے ۔ جو پچھلے سیلاب میں ہوا ۔ آپ منسٹر صاحب کے نوٹس میں یہ چیز لائیں مجھے یقین ہے کہ وہ اس پر پوری توجہ دیں گے مگر یہ تحریک التواء نہیں بنتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وہ یقین دہانی کرا دیں تب بھی یہ مسئلہ ختم ہو جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ یقین دہانی ان سے لے لیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں خانپور کا رہنے والا نہیں ہوں ۔ میرے علم میں یہ چیز جس روز آئی ہے میرے لیے وہ واقعہ recent occurrence کا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایسا نہیں ہوتا ہے ۔ میں اگر کہیں چلا جاؤں اور دس سال پہلے کا ایک واقعہ میرے علم میں پہلی مرتبہ آئے تو وہ recent occurrence تو نہیں بن جاتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ حکومت نے اپنی ذمہ داری کا احساس کر لیا ہوگا اور جتنی بھی عمارتیں سیلاب سے ضائع ہوئی ہیں وہ تعمیر ہونا شروع ہوگئی ہوں گی ۔ لیکن اب نوٹس میں یہ آیا ہے ۔ کہ اس سلسلے میں نہ عمارت تعمیر ہوئی ہے نہ کوئی رقم مختص کی گئی ہے اور لوگ انتہائی پریشان ہیں ۔ اس لیے جس وقت میرے علم میں یہ بات آئی میرے لیے وہی recent occurrence ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر تو یہ ہو کہ ایک چیز دفتر کی فائل میں چھپی ہوئی ہے ۔ اور عام آدمی کی اس تک رسائی نہیں اور کہیں سال دو سال کے بعد اس کے متعلق پتہ چلتا ہے ۔ پھر تو کوئی بات بن سکتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اتنا ہی پتہ لگ جائے کہ اس سلسلے میں کوئی کارروائی ہو رہی ہے یا نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ وزیر متعلقہ سے ویسے پوچھ لیں ۔ میں طریقہ کار کے مطابق اس کی اجازت نہیں دے سکتا ۔ اس کے بعد میاں خورشید انور کی تحریک التوا ہے ۔ اور اس کے علاوہ تقریباً چھ ساتھ اور ہیں ۔ میں پہلے میاں خورشید انور کی تحریک پڑھے دیتا ہوں ۔

"ربوہ" ریلوے اسٹیشن پر ایک مخصوص فرقے کی طرف سے جناب ایکسپریس پر سفر کرنے والے نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر حملہ

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ " نوائے وقت " 30 مئی 1974ء کی اطلاع کے مطابق پشاور سے آنے والی 12 ڈاؤن جناب ایکسپریس جب ریلوے اسٹیشن "ربوہ" پر پہنچی تو ایک مخصوص فرقے کے پانچ ہزار کے قریب لوگوں نے اس گاڑی پر شدید حملہ کر دیا ۔ حملہ میں خنجروں لاٹھیوں تلواروں اور ہاکیوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا ۔ واقعات کے مطابق اس گاڑی میں نشتر میڈیکل کالج کے طلباء تفریح دورہ پر پشاور سے آرہے تھے اور انہوں نے اس اسٹیشن پر گزرتی مرتبہ ختم نبوت کے حق میں نعرے مارے تھے ۔ اس پر ایک مخصوص فرقے کے لوگوں نے بدلہ لینے کا پروگرام میں ربوہ کے سٹیشن ماسٹر پیش پیش تھے انہوں نے سگنل ہونے کے باوجود گاڑی کو روکے رکھا حملہ آوروں نے طلباء کو بے تحاشہ پیٹا انہیں گھسیٹ گھسیٹ کر گاڑی سے باہر نکالا ۔ گاڑی کے شیشے اور کھڑکیاں توڑ دیں زبردست پتھراؤ کیا طلباء کے کپڑے پھاڑ دیے گئے ان کی گھڑیاں اٹیچی کیس ریڈیو وغیرہ چھین لیے گئے ایک مخصوص گروہ کے تشددانہ ظالمانہ کردار سے تمام مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے خصوصاً طلباء میں سخت خوف و ہراس غم و غصہ ہیجان و اضطراب پایا جاتا ہے ۔

اسی قسم کی اور تقریباً اسی مضمون کی تحریک التوائے کار سید تابش الوری ۔ ملک خالق داد خان بندیال ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان اور علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کی طرف سے بھی ہیں اور ان کے نمبر 244 ۔ 245 ۔ 246 ۔ 250 ۔ اور 251 ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ یہ ایک مخصوص فرقہ ہے جو احمدی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التوائے کار کے لیے ایک مخصوص ضابطہ ہے ۔ جس کے تحت کارروائی ہوتی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب اس میں مرزائیوں کا ذکر ہے اس کی وضاحت ہو جائے تو بہتر ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب اس میں کوئی سٹیٹمنٹ نہیں دی جا سکتی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ تمام تحریک التواء کار یکجا لی جا رہی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ان سب کو اکٹھا لے رہا ہوں معمولی سے لفظوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ سب سے پہلے اس معزز ایوان کے قائد کی حیثیت سے میں اس واقعے پر انتہائی افسوس کا اظہار کرتا ہوں ۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ واقعہ ہم میں سے کسی کے لیے بھی خوشگوار نہیں بلکہ آج کے حالات میں جن میں ہم ایک قوم کی حیثیت کے طور پر گزر رہے ہیں یہ واقعہ بہت منحوس اور غلط واقعہ ہے یہ اس اعتبار سے منحوس ہے کہ ہم جو ساری دنیا کو وحدت کی دعوت دے رہے ہیں ان کے اپنے اندر اس طرح کے فضا پیدا ہو جائے کہ فرقہ وارانہ فسادات کی شکل نظر آئے اور غلط اس لیے جناب والا ۔ کہ ہماری سیاست میں جب بھی کسی کو اور کچھ نہیں ملا تو اس نے مذہب کو بیچ میں لا کر اور ان جذبات کو جو انتہائی مقدس ہوتے ہیں ۔ ان کی آڑ میں ایسی صورت حال پیدا کی کہ ہماری پچھلی حکومتیں اس طرح تلپٹ ہوتی رہیں ۔ ہمیں 1953 کے واقعات آج بھی یاد ہیں اور ان کے پیچھے جو محرکات تھے وہ بھی کسی سیاست کے طالب علم سے پوشیدہ نہیں ۔ اس پس منظر میں یہ واقعہ واقعی انتہائی سنگین نظر آتا ہے ۔ لیکن اگر اس کی تہ میں جائیں تو تفصیلات سے جو کچھ میرے علم میں آیا ہے ۔ وہ یوں ہیں کہ نشتر میڈیکل کالج کے کچھ بچے ایک تفریحی سفر پر ملتان سے پشاور کی جانب گئے ۔ 22 تاریخ کو وہ اس سفر پر نکلے اور راستہ میں جیسا کہ بچوں میں ہونا ممکن ہے ۔ کس بات پر گفتگو میں تکرار ہوگا ۔ ان میں کچھ احمدی بچے بھی تھے ۔ یہ کہا جاتا ہے کہ ربوہ سٹیشن پر ان میں سے کچھ بچے اترے اور اس کے بعد باقی بچے آگے چلے گئے ۔ وہ بات تفتیش طلب ہے کہ اترے یا نہیں اترے بہرحال اتنی بات ضرور ہے کہ

تکرار ہونے اور جب ربوہ کے سٹیشن پر 22 تاریخ کو جاتے ہوئے یہ گاڑی گئی تو اس موقع پر ان طالب علموں کی اکثریت نے نعرے لگائے اور ایسے نعرے لگائے جس کے بارے میں دوسرے فریق کا کہنا ہے کہ اشتعال انگیز تھے۔

جناب والا۔ یہ بھی اندازہ تھا کہ یہ لڑکے واپس بھی آئیں گے چنانچہ جب وہ واپس آئے تو اس موقع پر دو version ہمارے سامنے آئے ہیں کہ ان بچوں نے بالکل اس انداز میں نعرے پھر لگائے جس پر وہاں جو لوگ تھے وہ اشتعال میں آگئے۔ ایک version یہ بھی ہے کہ جب وہ لوگ آنے والے تھے چونکہ پتہ تھا کہ آئیں گے اس لیے کچھ لوگ ان کے استقبال کے لیے وہاں پہلے سے موجود تھے۔ جناب والا۔ حادثہ یہ ہوا کہ ان بچوں کو جو ریلوے سفر کر رہے تھے انہیں پیٹا گیا۔

(شیم۔ شیم)

اور ان میں سے دس بارہ بچے زخمی ہوئے جب یہ ٹرین لائلپور پہنچی تو یہ لڑکے وہاں اترے اور ان میں کچھ لوگ شہر میں گئے اور لوگوں سے ملے۔ کچھ دیر گاڑی وہاں رکی۔ ڈپٹی کمشنر آئے۔ ایس۔ پی۔ آئے۔ انہوں نے سب سے پہلے اس بات کا اہتمام کیا کہ ان کے میڈیکل ایڈ ہو جائے اور اس کے بعد جب یہ دیکھا کہ بچے خطرے سے باہر ہیں۔ کوئی ایسے serious زخمی نہیں ہیں تو اس صورت میں انہوں نے انہیں ایک air-conditioned بوگی میں ایک ڈاکٹر کے ساتھ medical treatment دیکر ملتان روانہ کر دیا۔ شام کو یہ ٹرین تقریباً آٹھ بجے کے قریب ملتان پہنچی وہاں پر کچھ لوگ پہلے سے موجود تھے اس کے بعد یہ صورت ہوئی کہ بچوں کو ہسپتال داخل کر دیا گیا اور جو لوگ وہاں جمع تھے ان سے یہ کہا گیا کہ آپ منتشر ہو جائیں اور امن و امان قائم رکھیں۔

جناب والا۔ دونوں شہروں۔ ملتان اور لائلپور میں دفعہ 144 لگی ہوئی ہے اور ہمیں توقع ہے کہ وہاں امن و امان قائم رہے گا اور حکومت اس بات کے لیے پوری کوشش کرے گی۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ان بچوں پر زیادتی ہوئی ہے اس کی تحقیق کرنا عدالت کا کام ہے۔ جو حالات سامنے آئے ہیں۔ ان کے تحت حکومت کا فرض یہ ہے کہ جس کسی کے بارے میں بھی یہ شکایت کی گئی کہ اس نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ وہ کوئی بھی ہو وہ کہیں بھی رہتا ہو اور وہ کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو حکومت کا

فرض ہے کہ اس کے خلاف کارروائی کرے ۔ اور آپ کو بتانے میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ اس معاملہ میں ہماری حکومت کسی سلسلہ میں نہ کوئی رورعایت کرنے کے لیے تیار ہے اور اس نے اس کا کوئی مظاہرہ کیا ہے جس سے ثابت ہو کہ ہم رورعایت کرتے ہیں ۔

جناب والا ۔ راتوں رات ربوہ میں 71 لوگوں کو گرفتار کیا گیا اور ان لوگوں کو عدالت میں پیش کر دیا گیا ہے ۔ سرگودھا میں ان کا ریمانڈ پولیس نے لیا ہے اور وہ اس وقت judicial lock-up میں ہیں ان کا چالان زیر دفعہ 120 ۔ 121 ریلوے ایکٹ اور 148 اور 149 ۔ 325 پاکستان پینل کوڈ کے تحت کیا گیا ہے ۔ ہاں 307 کے تحت میڈیکل رپورٹ کا انتظار ہے اگر اس کے مطابق یہ صورت ہوگی کہ 307 لگانا پڑی تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ جو مجروح ہیں ان کی حالت ٹھیک ہے ۔ ان کے بارہ میں میں نے معلومات لی ہیں اور وہ مناسب پروگریس کر رہے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہ جس کے بارہ میں میں اس پر تشویش کروں ۔ لیکن یہ موقع ہے جس پر میں آپ کے وساطت سے اس معزز ایوان کے اراکین سے بھی درخواست گزار ہوں اور ان کے وساطت سے اپنے تمام پنجاب کے عوام اور سیاسی کارکنوں سے درخواست گزار ہوں کہ اس طرح سے ہاتھ میں لیں کہ یہ اپنے ملک اور قوم کے لیے آتش گیر مواد نہ بن جائے ۔ یہ ایسی صورت اختیار نہ کر جائے کہ ہماری صفوں کے اندر انتشار پیدا ہو ۔ خون خرابہ ہو یا ایسی فضا بن جائے جس میں ہم ایک دوسرے سے دست گریباں ہوں ۔ اس میں بہت سے ایسے عناصر کود سکتے ہیں جو اس معاملہ کی آڑ میں ایسی سرگرمی پر اتر آئیں جو کسی طرح بھی ہماری قومی یک جہتی اور ملکی سالمیت کے لیے مناسب نہیں ہوگا اور میں یہ اعلان بھی کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ کہ اگر میری اس درخواست کے باوجود کسی گروہ نے ۔ کسی جماعت نے ۔ کسی فرد نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی جرات کی تو حکومت پوری قوت کے ساتھ اس کے خلاف عمل میں آئے گی ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ جہاں تک تخت و تاج نبوت اور ختم نبوت کا سوال ہے ہم کسی بڑے سے بڑے فرعون کے ساتھ بھی اس معاملہ

میں کوئی مفاہمت اور مصالحت نہیں کر سکتے اور یہ مسئلہ اتنا چھوٹا نہیں ہے۔ یہ مسئلہ ہنگامی نہیں ہے۔ یہ حادثاتی طور پر رونما نہیں ہوا بہت مدت سے حکومت کو اور ان سے پہلی حکومتوں کو بہت متوجہ کیا جاتا رہا ہے کہ یہ فرقہ تشدد پر اتر آیا ہے اور تشدد کرنا چاہتا ہے اور خون خرابہ اس ملک میں پھیلانا چاہتا ہے لیکن حکومتوں نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ اس لیے آج مہربانی کر کے اس تحریک کو admit کریں تاکہ اس ایوان کے اندر یہ معلوم ہو سکے کہ کس کا ایمان کتنے پانی میں ہے۔

حافظ علی اسد اللہ۔ جناب والا۔ سابقہ حکومتوں کے دور میں ربوہ کی بنیاد رکھی گئی وہاں ایک فرقہ کے لوگوں کو جمع کیا گیا اس وقت تو کسی نے کبھی شکایت نہیں کی۔ تو صورت حال کی بہتری کے لیے میں یہ ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور یہ تجویز پیش کرنی چاہتا ہوں کہ اس قسم کی فضا پیدا کرنا جو کہ سابقہ حکومتوں کے دور میں وہاں پیدا ہوئے تھے اسے ختم کرنا ضروری ہے۔ کوئی ایسا شہر نہیں رہنا چاہیے جہاں ایک فرقہ کے لوگ رہتے ہوں تمام لوگوں کو وہاں رہنے کی اجازت دینی چاہیے۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر۔ حافظ صاحب۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب قائد ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ اس ہاؤس کے ایسے precedents موجود ہیں کہ بعض ایسے اہم ترین معاملات جن کا تعلق قومی مسئلوں سے ہوا کرتا ہے۔ مذہبی معاملات سے بھی ہوا کرتا ہے۔ وہ حکومت اور خوب اختلاف متفقہ طور پر اس کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے اس کو بحث کے لیے منظور کیا کرتی ہے۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ ناموس رسالت کے پیش نظر اور اس خطہ پنجاب بلکہ تمام ملک کے مسلمانوں کے جذبات کے پیش نظر اس امر کی فراخ دلی سے اجازت دیں کہ اس تحریک کو منظور کیا جائے اور بحث کا وقت مقرر کیا جائے۔

مسٹر سپیکر۔ اس میں فاضل وزیر اعلیٰ نے یہ بات بڑی وضاحت سے کہہ دی ہے کہ جو بھی واقعہ ہوا ہے اس سلسلہ میں پوری تفتیش ہو رہی ہے اور ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور عدالت میں پیش کر دیا گیا ہے۔ اس لیے یہ معاملہ subjudice ہو گیا ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ابھی تو پولیس میں ایف ۔ آئی ۔ آر درج ہوئی ہے ۔ معاملہ subjudice کیسے ہو گیا ۔ معاملہ ابھی تک پولیس کے پاس ہے ۔ ریمانڈ آ جائے گے تو جناب کوئی بات نہیں بنتی ہے ۔ پولیس ان کو خارج بھی کر سکتی ہے ۔ انہیں رہا بھی کر سکتی ہے ۔ آپ قانون دان ہیں یہ معاملہ subjudice کیسے ہوا کہ عدالت کا اختیار ہی نہیں رہتا کہ پولیس اگر کسی مقدمہ کو خارج کرے ملزمان کو رہا کر دے تو وہ چالان نہیں تسلیم ہوتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملزمان اگر جوڈیشیل look-up میں چلے جائیں تو پولیس انہیں رہا کر سکتی جب تک مجسٹریٹ اس مقدمہ کو خارج نہ کرے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ وہ ابھی پولیس کے قبضہ میں ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں اس فاضل ایوان کی اطلاع کے لیے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ملزمان جوڈیشیل lock-up میں ہیں اب انہیں مجسٹریٹ کی عدالت کے سوا رہا نہیں کیا جا سکتا ۔ اس لیے مجسٹریٹ نے اس کا cognizance لے لیا ہے اور matter subjudice ہو چکا ہے ۔

سید نایش الورٰی ۔ جناب والا ۔ کل ہی آپ نے صحافیوں کو غیر مشروط طور رہا کیا ہے اور ظاہر ہے کہ وہ معاملہ ابھی تک عدالت میں نہیں پہنچا تھا میں جناب والا ۔ آپ کے توسل سے جناب وزیر سے یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ تو اعلان کیا ہے کہ جو طبقہ بھی قانون کو ہاتھ میں لے گا اس کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائے گی ۔ لیکن انہوں نے یہ نہیں محسوس کیا کہ جب یہ فرقہ وارانہ فساد کی صورت وہاں پیدا ہوئی تو قانون کہاں سویا ہوا تھا اور قانون کے ہاتھ کیوں شل تھے ۔ جناب والا ۔ یہ اس قدر المناک واقعہ ہے اور اس سلسلہ میں یہ بات شرمناک ہے کہ انہوں نے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے کو اشتعال کہا اور ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ بھی اگر اس ایوان اسلامی مملکت میں نہ لگایا جائے ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : We are not supposed to decide the facts when matter is subjudice. The court will be the proper forum to determine the facts.

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ میں نے ختم نبوت کا نام نہیں لیا یہ الفاظ میرے منہ میں ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ہاؤس کے وقار کا خیال کیا جائے ۔ اگر ہاؤس کے اندر اس قسم کی گفتگو ہوئی تو پھر باہر یقیناً اس سے زیادہ ہو گا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ سید تابش الوری نے رامے صاحب کا نام نہیں لیا ۔ آپ اسے admit کریں کیونکہ ملتان اور لائلپور میں مکمل ہڑتال ہو چکی ہے ۔ اس پر فوری طور پر بحث کی اجازت دی جائے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں حنیف رامے صاحب سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس مسئلہ کو یہیں تک رکھنا چاہیے تاکہ لوگوں کے جذبات ٹھنڈے ہو سکیں ۔ اور اس کا لائحہ عمل شاید کوئی نکل آئے ۔ لیکن دھمکیوں سے کام نہیں چلے گا یہ ہمارے جذبات کا معاملہ ہے یہ ہمارے مذہب کا معاملہ ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ابھی تک کسی جج سے تحقیقات کا بھی حکم نہیں دیا گیا اور پھر دھمکیاں دی جا رہی ہیں ۔

M. Speaker. I have to go by the Rules and not by the sentiments.

وزیر اعلیٰ کی اس سٹیٹمنٹ کے بعد کہ پولیس تفتیش کر رہی ہے ۔ اور 70 کے قریب افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے اور ان کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جا چکا ہے ۔ اور ملزمان جوڈیشل حوالات میں ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ یہ ہمارے حقوق کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں ہم یہ برداشت نہیں کریں گے قطعاً برداشت نہیں کریں گے ہم اس پر کوئی رولنگ نہیں مانیں گے ۔

آوازیں ۔ یہ ہمارے مذہب کا معاملہ ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ یہ ہمارے مذہب اور جذبات کا معاملہ ہے ہم یہ پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس پر بحث کی اجازت دی جائے اور اسے admit کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ رولز اس کی اجازت نہیں دیتے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ رولز معطل کئے جائیں ۔

آوازیں ۔ رولز معطل کئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ اس طرح معطل نہیں ہو سکتے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ ہمارے جذبات اور مذہب کا معاملہ ہے ۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے اراکین اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو گئے اور مطالبہ کیا کہ اس بحث کی اجازت دی جائے)

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ میں تو رولز کا پابند ہوں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ وزیر اعلیٰ صاحب کا بیان بالکل واضح ہے ۔ اس لیے اس پر بحث کی اجازت نہیں ہونی چاہیے ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : The House is called to order.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اگر آج اس پر بحث کی اجازت نہ دی گئی تو ہم اسمبلی ہی میں آج ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگانے شروع کر دیں گے ۔

آوازیں ۔ ٹھیک ہے ۔

Mr. Speaker : I have given my ruling. In view of the statement of the Chief Minister it cannot be admitted.

(قطع کلامیاں)

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ میری گزارش ہے آپ ایک منٹ تشریف رکھیں آپ ذرا آرام سے بیٹھیں ۔ میری بات سنیں ۔ رسول کریم سے محبت کوئی اختلاف کی اجارہ داری نہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ واہ محبت !

Chief Minister : Don't play with the gallery.

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ آپ اس معاملہ میں ہمیں threat نہ کریں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ یہ ہمارے جذبات کے ساتھ مذاق ہو رہا ہے ۔

Mr. Speaker : Chief Minister is in possession of the floor of the House.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ یہ ہمیں آج دھمکیاں دیتے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ مسئلہ سب کے جذبات کا مسئلہ ہے ۔ میں نے اپنی تقریر ان کلمات سے شروع کی ۔ پھر بھی مجھے افسوس ہے ۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر کسی بھی پاکستانی مسلمان کو خوشی نہیں ہو سکتی ہے ۔ اس معزز ایوان کا فرض ہے کیونکہ ہم عوام کے نمائندے ہیں کہ اس مسئلہ پر ہم ان کی رہنمائی کریں ۔ اگر آپ اس پر یہاں پر دست و گریبان ہو گئے تو باہر یقیناً کیفیت یہ خون ہوگا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ ملتان اور لاہور میں مکمل ہڑتال ہو چکی ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ کون کہتا ہے کہ ہڑتال نہیں ہوئی ۔

(قطع کلامیاں)

میری بات سنیں ۔ اگر آپ چاہیں گے تو خون خرابہ ہوگا ۔ اگر آپ چاہیں گے تو خون خرابہ نہیں ہوگا ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ آپ کیا چاہیں گے ۔ میری عاجزانہ گزارش ہے ایک پاکستانی کے طور پر کہ خدا کے لیے عوام کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے خون خرابہ نہ ہونے دیں ۔ 1953ء کے واقعات دہرانے کی کوشش نہ کی جائے ۔ جہاں تک جذبات کا تعلق ہے جذبات ہمارے پاس بھی ہیں انسان کو اللہ تعالیٰ نے جذبات ہی نہیں نظریات بھی دیئے ہیں ۔ انسان کو صرف دل ہی نہیں دماغ بھی دیا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ ایمان ہونا چاہیے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ اس لیے مہربانی فرما کر دل و دماغ سے کوئی فیصلہ کیجئے ۔ جناب والا ۔ آپ نے رولنگ دی ۔ میں آپ کی رولنگ کا احترام کرتا ہوں لیکن اپنے دوستوں کی خواہشات کے پیش نظر میں اپنی طرف سے پیشکش کرتا ہوں کہ اگر ہمارے دوست اس موشن کو زیر بحث لانے کے لیے زیادہ وقت چاہتے ہیں تو ہماری طرف سے اس کی پیشکش ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ میں وزیر اعلیٰ کو داد دیتا ہوں کہ انہوں نے بڑی فراخدلی کا اور اسلام کے جذبے کا مظاہرہ کرکے اس پر بحث کی اجازت دے دی ۔

میر ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ ہم تہ دل سے مشکور ہیں کہ اس اہم مسئلہ پر بحث کی اجازت دے دی گئی ہے اور انہوں نے فراخدلی کا ثبوت دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا فیصلہ ایوان کرے گا کہ اس پر کس دن بحث ہوگی ۔

آوازیں ۔ بحث آج ہونی چاہیے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ ٹھیک ۔ آج ہی بحث ہونی چاہیے ۔ بے شک ابھی ہو جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آج بارہ بجے جانے کے وقفہ کے بعد اس پر بحث ہوگی ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اس پر سوچنے کے لیے ہم کوئی مہلت مانگیں ۔ نہیں ۔ یا کوئی وقت لینا چاہیں گے ۔ یا ہم کوئی وقت گزارنا چاہتے ہیں ۔ بالکل نہیں ۔ جناب والا ۔ یہ ہمارے بھی جذبات کا معاملہ ہے ۔ ہم بھی اس پر بات چیت کے لیے تیار ہو گئے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

Mr. Speaker : Chief Minister is willing to have it today.

ملک غلام نبی ۔ جناب والا ۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے جب وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ ہم اس مسئلہ کو ابھی زیر بحث لانا چاہتے ہیں ۔ لیکن باوجود اس کے اختلاف کے لوگ باہر چلے گئے ہیں ۔ کیا یہ ان کی محبت ہے جس کا ذکر وہ بار بار کر رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ انہوں نے رحمت اللعالمین کا ذکر کیا ہے ۔ اس لیے انہیں ابھی آنا چاہیے اور اس پر بحث کرنی چاہیے ۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودات قانون

(جو ایوان میں پیش کئے گئے)

مسٹر سپیکر ۔ اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کے حصہ اول کی طرف آتے ہیں اور اس میں مسودات قانون ایوان میں پیش کئے جائیں گے ۔ مسٹر محمد حنیف نارو ۔

Mr. Muhammad Hanif Naru : Sir, I don't move the Punjab Young Persons (Harmful Publications) Bill, 1974.

Mr. Speaker : It has not been moved. Item No. 2 please. Mr. Mohammad Hanif Naru.

مسودہ قانون انضباط ہوٹلز و ریسٹورنٹس مصدرہ 1974ء

(مسودہ قانون نمبر 15 بابت 1974ء)

مسٹر چھ حنیف نارو ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :۔

"کہ مسودہ قانون انضباط ہوٹلز و ریسٹورنٹس مصدرہ 1974ء پیش کرنے کی اجازت دی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔ اور سوال یہ ہے :۔

"کہ مسودہ قانون انضباط ہوٹلز و ریسٹورنٹس مصدرہ 1974ء پیش کرنے اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر چھ حنیف نارو ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون انضباط ہوٹلز و ریسٹورنٹس مصدرہ 1974ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون انضباط ہوٹلز و ریسٹورنٹس مصدرہ 74ء1ء پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Committee, the report to come within 120 days.

There will be a tea-break and we shall re-assemble at 12.00 noon.

(The House then adjourned for tea-break)

(وقفہ چائے کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تحاریک التوائے کار

ریوہ ریلوے اسٹیشن پر ایک مخصوص فرقے کی طرف سے جناب ایکسپریس پر سفر کرنے والے نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر حملہ ۔ (بحث)

مسٹر سپیکر ۔ جو تحاریک التوائے کار پیش ہوئی ہیں ، چیف منسٹر کے فیصلے کے بعد اب ان پر بحث ہوگی ۔ میاں خورشید انور صاحب ! مجھے ممبران کے نام دے دیجیے ، لیکن یہ خیال رہے کہ اتنے نام ہوں جو مناسب طور بحث میں حصہ لے سکیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جن ممبران نے تحاریک التوا پیش کی ہیں ، پہلے انہیں بحث کا موقع دیا جائے ۔ اس کے بعد نام دئے جائیں گے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move :
That the Assembly do adjourn.

Mr. Speaker : Motion moved is :
that the Assembly do now arjourn.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب صدر گرامی قدر ، چونکہ دوسرے دوستوں نے بھی بحث میں حصہ لینا ہے ، اس لیے میری گزارشات نہایت مختصر سی ہیں ۔ میں سب سے پہلے اس پر معروضات پیش کروں گا کہ ختم نبوت کی دینی اور شرعی حیثیت کیا ہے اور اس کے بعد اپنی گزارشات اس امر پر پیش کروں گا کہ اس ملک میں قادیانیوں کی سیاسی حیثیت کیا ہے ۔

جناب والا ۔ جہاں تک دینی ، شرعی اور اسلامی حیثیت کا سوال ہے ، حضور اللہ علیہ و آلہ وسلم ، میرے ماں باپ ان پر قربان ، جہاں تک ان کا خاتم نبوت ، خاتم النبیین ہونا ، بمعنی آخر النبیین ہونا ہے ، کوئی متنازعہ فیہ مسئلہ نہیں ہے ۔ مسلمانوں کے جتنے مسالک ہیں ، چاہے وہ سنی ہوں ، چاہے شیعہ ، چاہے حنفی ہوں ، شافعی ہوں ، حنبلی ہوں ، مالکی ہوں یا غیر مقلد ہوں ، کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں وہ تمام اس بات پر متفق ہے کہ جو آدمی جو فرد ، جو جماعت ، جو گروہ ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے ، وہ مرتد ہے اور اس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ۔ اسلام میں سب سے پہلا واقعہ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں پیش آیا جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو حضرت ابوبکر صدیق نے باقاعدہ جیش بھیج کر ، ایک لشکر بھیج کر ، فوج کشی کرکے مسیلمہ کذاب کو قتل کرایا اور یہ فرمایا کہ اس کی سزا یہی تھی جو حضور صلی اللہ و آلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے ۔ یہ میں نے پہلی مثال عرض کی ہے ۔ اس قسم کی سینکڑوں مثالیں ہیں کہ دنیا میں آئمہ تلبیس بھی پیدا ہوئے ہیں ۔ مسیلمہ کذاب سے لے کر بہائیوں تک اور غلام احمد قادیانی تک بہت سے لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے ۔ لیکن اس کی آخری مثال ، لیک بجھتے ہوئے چراغ کی حیثیت میں ، افغانستان میں پیش آئی جب مرزا غلام احمد قادیانی نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نقل کرتے ہوئے بعض بادشاہوں کو قادیانیت کی دعوت دی اور احمدیت میں منسلک ہونے کے لیے ان سے کہا

تو امیر حبیب اللہ خان ، امان اللہ خان کے والد نے صرف یہ جواب میں لکھ کر بھیج دیا کہ "ایں جا بیا" کہ یہاں آؤ یہاں آکر بات کرو ۔ چنانچہ وہ خود غلام احمد صاحب تشریف نہ لے گئے اور انہوں نے اپنے دو مبلغ وہاں بھیج دئے ۔ اس نے بجائے اس کے کہ ان کی کوئی بات سنتا امیر حبیب اللہ خان نے ان دونوں کو توپ کے دہانے سے وابستہ کرکے توپ سے اڑا دیا ۔ وہ پہلی مثال تھی جو حضرت ابوبکر صدیق کی ہے یہ آخری مثال تھی جو آج سے پچاس ساٹھ سال پہلے پیش آئی ۔ اب جناب والا ۔ اس پر دو رائیں کسی مسلمان کی نہیں ہو سکتیں جیسا کہ میں نے گزارش کی ہے کہ یہ کوئی متنازعہ مسئلہ نہیں ہے ۔

اب ان سیاسی حیثیت کے مطابق یہ ہے کہ بڑے تعجب کی بات ہے یعنی اس قسم کے دنیا میں واقعات تو ضرور ہوئے کہ اکثریت نے اقلیت پر حملہ کر دیا ہو ۔ اسی قسم کا ایک واقعہ پچھلے دنوں ایران میں بھی پیش آیا تھا جب ایران کے عام مسلمانوں نے بہائیوں کا قتل عام کیا تھا لیکن یہ تاریخ کا پہلا اور انوکھا مسئلہ ہے ۔ تاریخ کا پہلا حادثہ ہے کہ جو لوگ اقلیت میں ہیں جو گنتی کے چند لوگ ہیں انہوں نے اکثریت پر حملہ کیا ہے ۔ اس واقعے کا ایک اور گوشہ بھی غور طلب ہے کہ یہ واقعہ ان طلبا کے ساتھ جو تفریحی سفر پر گئے ہوئے تھے سات دن کے بعد پیش آیا ۔ اگر تو واقعہ صرف یہ ہوتا کہ جب وہ گئے تھے اور انہیں نے قادیانیوں کے خلاف کوئی نعرے لگائے تھے تو اسی وقت ہی کوئی ہنگامہ ہو جاتا تو اس وقت تو کہا جا سکتا تھا کہ یہ ایسا حادثہ ہے جس کے متعلق حکومت بے خبر تھی ۔ وہیں بات ہوئی اور وہیں ہنگامہ ہو گیا ۔ لیکن وہ سات دن کے بعد پیش آتا ہے ۔ قادیانی پچھلے سٹیشن سے ان کے ساتھ سفر کرتے ہیں ۔ پانچ ہزار آدمی اکٹھے ہوتے ہیں ۔ ان کو بتایا جاتا ہے کہ لڑکے اس بوگی کے اندر ہیں ۔ ان پر حملہ ہوتا ہے اور یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے اور اس کا اعتراف میرے دوست شاید مسرت کے ساتھ کریں ۔ افسوس کے ساتھ کریں یا خوشی کے ساتھ کریں ۔ کہ پچھلے انتخابات میں ہمارے پارٹی کے ساتھ باقاعدہ قادیانیوں کا معاہدہ ہوا تھا کہ وہ ان کو ووٹ دیں گے اور کچھ فضل اراکین ایسے بھی ہیں جو اس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں اور اس ایوان میں تشریف لے آئے ہیں ۔ تو جناب والا ۔ یہ تمام چیزیں مل کر اس بات کی محرک ثابت ہوئی ہیں کہ ان کو یہ ہمت پڑی کہ وہ ختم نبوت کا نعرہ لگانے والوں پر چھریوں سے کلہاڑیوں سے حملہ کریں تو اس میں غور طلب بات یہ ہے کہ سات

دن تک حکومت کی خفیہ پولیس ۔ ان کی انٹیلی جنس کا ڈیپارٹمینٹ ۔ ان کی سی ۔ آئی ۔ ڈی ان کی سپیشل برانچ کہاں سوئی ہوئی تھی ۔ یہ کہاں خوابیدہ تھی ۔ یہ کیوں بے خبر تھی ۔ انہوں نے کیوں حکومت کو مطلع نہیں کیا ۔ انہوں نے اس بات کی کیوں ضمانت حاصل نہ کی کہ اس بات کا ایسا انتظام ہو جائے کہ وہ لڑکے جو دین حق کا کلمہ بلند کر رہے تھے ان پر حملہ نہ ہو ۔ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب بڑے شریف النفس اور ایماندار آدمی ہیں ان میں سے آپ کی وساطت سے سوال کرتا ہوں کہ جب اسلامی ممالک کی کانفرنس ہوئی تھی تو کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ اسلامی ملکوں نے آپ کے ملک کی تعریف کی تھی لیکن اس بات پر احتجاج بھی کیا تھا کہ آپ اس فرقے کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ اس ملک کے اندر باقی رہے ۔ سعودی عرب میں اگر کوئی قادیانی پہنچ جائے اور انہیں معلوم ہو جائے کہ یہ قادیانی ہے تو وہ وہاں واجب القتل ہے ۔ چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں سیرالیون میں ان لوگوں کا داخلہ بند ہے کیا ہوا ہے ۔ ابوظہبی نے ان کی مسجد مسمار کر دی اور جتنے قادیانی تھے انہیں اپنے علاقے سے نکال دیا ۔ تو جناب والا ۔ یہ مسلمانوں کا ایک پرانا مطالبہ ہے کہ ان کو اقلیت قرار دیا جائے ۔ آج اس اسمبلی سے میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ متفقہ طور پر حکومت پاکستان سے سینٹرل گورنمنٹ سے یہ سفارش کرے گی کہ ان کو اقلیت قرار دیا جائے اور اس واقعے کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائی جائے ۔ اس واقعے کے جتنے مجرم ہیں ان کو عبرت ناک سزا دی جائے تا کہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی تازیانہ بن سکے ۔

حضور والا ۔ یہ ایسا معمولی واقعہ نہیں ۔ کوئی معمولی سانحہ نہیں ہے ۔ جیسا کہ واجب الاحترام چیف منسٹر صاحب نے فرمایا تھا ۔ یہ ایک ایسا آتش گیر مادہ ہے اگر یہ پھٹا تو پھر یہ غیر متوقع نہیں ہوگا کہ گلی گلی اور محلے محلے اور کوچے کوچے کے اندر قتل عام کی وارداتیں ہوں اور لاہور یہ سانحہ دیکھ چکا ہے اور لاہور پر مارشل لاء کا ایک واقعہ گزر چکا ہے جو 1953ء میں پیش آیا ۔ تو اب آپ اس کا آڈٹ لیں اور میں حکومت کو جناب سپیکر ۔ آپ کے توسط سے بروقت متنبہ کرتا ہوں کہ بے شمار اسلحہ چیکڈ ۔ بلا لائسنس زمرے کے اندر موجود ہے اور باقاعدہ اس کو زیر زمین دفن کیا ہوا ہے تا کہ کسی وقت بھی مسلمانوں کے قتل عام کے سلسلے میں کار آمد ثابت ہوسکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس معزز ایوان کو آپ کے ذریعے مبارک باد دیتا ہوں کہ آج اس بنیادی مسئلے پر یہاں بحث کی جا رہی ہے ۔ جناب والا ۔ یہ فرض بھی پنجاب اسمبلی کا ہی تھا اگرچہ اس سے پہلے اسمبلیوں میں اس سلسلے میں کوئی بات نہیں ہو سکی ۔ اس لیے مجھے خوشی ہے کہ آج یہ نمائندہ اسمبلی اس عظیم مسئلے پر بحث کر رہی ہے ۔ جناب والا ۔ یہ پنجاب اسمبلی کا ہی فرض تھا کیونکہ یہ مرزائیوں کا ناسور اور یہ فتنہ پنجاب میں ہی پیدا ہوا اور پنجاب میں ہی اس نے پرورش پائی ۔ جناب والا ۔ میں ایک عرصے سے حکومت کی توجہ مرزائیوں کی حرکات ان کے منصوبوں اور ان کے عمل کی طرف دلاتا رہتا تھا ۔ لیکن افسوس ہے کہ حسب عادت حکومت نے وہاں ہماری اس بات کی طرف توجہ نہیں دی جس کا اثر یہ ہوا کہ ان مٹھی بھر لوگوں کو جرأت ہوئی کہ وہ اس ملک کی عظیم اکثریت کو چیلنج کر سکیں ۔ جناب والا ۔ اس کا ایک پہلو دینی بھی تھا جو حضرت علامہ صاحب فرما چکے ہیں اور بہت سی باتیں ہمارے دوسرے ساتھی اور رفقائے کار کریں گے ۔ میں صرف ایک پہلو کی طرف جناب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ میں دیکھ رہا ہوں ایک ادنیٰ سے سیاسی کارکن کی حیثیت سے اور اپنی سابقہ ستائیس سالہ جو ملک کی سیاسی ہسٹری ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑی سازش ہے اور یہ ایک منتخب حکومت کو ناکام کرنے کے لیے اور اس ملک میں مارشل لاء کو دوبارہ آواز دینے کے لیے ایک پہلا اقدام ہے ۔ جناب والا ۔ آپ کو علم ہے اتفاق سے آپ بھی اس ملک میں آمریت کے خلاف جدوجہد کرتے رہے ہیں ۔ ہم لوگوں نے جمہوریت کے لیے کچھ کیا ہے اور کتنی قربانیوں کے بعد اس ملک سے آمریت ختم ہوئی اور بری بھلی جمہوریت یہاں بحال ہوئی ۔ ہماری یہ نیک خواہشات تھیں کہ اس ملک کو قائم رکھنے کے لیے یہاں جمہوری اقدار کی پاسداری کی جائے اور ان کی سربلندی سے ہی ملک کو استحکام دینا ممکن ہے اور اسی میں ہماری بقاء ہے ۔ اس میں ہماری نسلوں کی بقا ہے اور جب کبھی بھی یہاں آمریت نے پاؤں جمانے کی کوشش کی تو حق گو لوگوں نے اس کی مخالفت کی ۔ صعوبتیں برداشت کیں اور مجھے خوشی ہے کہ آج برسراقتدار لوگ جو ہیں اگرچہ ان میں اکثریت لوگوں کے ساتھ نہیں لیکن ان لوگوں نے بھی آمریت کو آخری ٹھوکر لگانے میں نمایاں کردار ادا کیا ۔ جناب والا ۔ گزشتہ ستائیس سالوں میں یہ مرزائی لوگ

بر آنے والی حکومت کے ساتھ کسی نہ کسی طرح سے چسپاں رہے اور اپنے مفادات دیکھتے رہے لیکن جیسا کہ علامہ صاحب نے فرمایا ہے گذشتہ عام انتخابات میں ان مرزائیوں نے برسراقتدار پارٹی کا ساتھ دیا جس کی وجہ سے وہ اس قدر اپنا حق بنائے بیٹھے ہیں کہ اس پارٹی کا وجود اور اس کی بقا ان کے ہاتھ میں ہے ۔ اس لیے وہ ان سے مراعات حاصل کر رہے ہیں اور بہت سے اہم عہدوں پر وہ لوگ چھا چکے ہیں آج اس حکومت کے مشیر جو ہیں وہ بھی قابل ذکر احمدی ہیں ۔

جناب والا ۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ اگر فوری طوری پر ان کو اقلیت قرار نہیں دیا گیا اور مسلمانوں کے احساسات کا خیال نہ کیا گیا تو ایک بار پھر یہاں مارشل لاء لگانے کے لیے یہ مرزائی لوگ اس کی طرف ملک اور قوم کو لے جا رہے اور ملک میں نیا خلفشار پیدا کیا جا رہا ہے ۔ جناب والا ۔ جہاں میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ اس ناسور کو ختم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کو اقلیت قرار دیا جائے وہاں تمام اسلامیان پاکستان سے آپ کے توسل سے یہ اپیل کروں گا کہ وہ جوش میں آ کر املاک کا نقصان نہ کریں ۔ میں حکومت کو متنبہ کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر اس سلسلہ میں فوری اقدام نہ کیا ۔ مرزائی افسروں کو ان کی ذمہ دار پوسٹوں سے علیحدہ نہ کیا گیا اور اگر ان کو اقلیت قرار نہ دیا گیا تو یہ آتش گیر مادہ ضرور پھٹے گا اور پاکستان اور ہم سب اس کی نذر ہو جائیں گے ۔ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ختم نبوت کے لیے پاکستان کا بچہ بچہ ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار بیٹھا ہے اور آپ سے پھر ایک بار التجا کروں گا کہ آپ حالات کے نزاکت کا احساس کریں ۔ مرزائیوں کو اپنی گرفت میں لیں اور ان کو بڑے بڑے اہم عہدوں سے فارغ کریں ورنہ وہ بہت جلد اس صوبہ کو اور ملک کو مارشل لاء کی طرف لے جائیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اب mover کو موقع دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ محرک تو اصل میں ایک ہی ہے سب محرک تو نہیں ہو سکتے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ سب کے نام ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ ٹھیک ہے ۔ مگر رولز کے مطابق ایک چھوٹی سی پارلیمانی ادب کی بات ہے کہ سپیکر کچھ کہہ رہا ہے ۔ ایک دوست بڑھ کر بات کرتا ہے ۔ ایک دوست کھڑا ہو کر بات کرنا چاہتا ہے ۔ میرے پاس اس وقت 23

مقررین کی فہرست موجود ہے اور میں اصولی طور پر اگرچہ یہ سمجھوں کہ indulgence ہے کہ سب کے نام پڑھتا ہوں جو ایک ہی تحریک کے متعلق ہوتے ہیں تو اب جوابیں مقرر ہوگئے ہیں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ میرا بھی نام شامل کر لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔ اب تو پچیس نام ہوگئے ہیں ۔ مجھے اپنا نام لکھ کر بھیج دیجئے ۔ تاکہ میرے ریکارڈ میں آجائے ۔

تو اس وقت وقت کا تعین کرنا ہے ۔ ایک سو بیس منٹ جن میں سے قائد حزب اختلاف جنہوں نے اس بحث کا افتتاح کیا ہے جنہوں نے کہاں مہر بانی سے بیس منٹ کی بجائے سات منٹ میں اپنی تقریر کو ختم کر دیا ہے اور اس طرح میاں خورشید انور سے بھی دس منٹ کی بجائے چھ منٹ میں ختم کر دیا ہے ۔ تو میں یہ توقع کرونگا کہ فاضل ممبران جو اس بحث میں حصہ لے رہے ہیں وہ پانچ منٹ کے اندر اندر اپنی تقریر کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جناب والا ۔ ناموں کی ترتیب کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ ترتیب بھی بتا دیتا ہوں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ۔ اگر تھوڑی سی مجھ سے رعایت برتی جائے کیونکہ مجھے پہلی ایجی ٹیشن کا بھی تجربہ ہے اور کیبنٹ کانفرنس سے جو deliberations ہوتی ہیں ان سے بھی اگر تھوڑی سی بات ہو جائے تو یہ ہاؤس کے لیے مفید ثابت ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ پانچ منٹ پتے کی بات کہنے کے لیے تھوڑے نہیں ہوتے ہیں ۔ سید تابش الوری ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ۔ یہ تحریک بڑی اہم ہے اس کے لیے وقت بڑھا دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وقت بڑھانے کی بھی کوئی حد ہوتی ہے ۔ دس منٹ بڑھا لیں گے بیس منٹ بڑھا لیں گے چار گھنٹے تو وقت نہیں بڑھا سکیں گے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔اچھا دو گھنٹے بڑھا دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحاریک التوائے کار کے لیے تو وقت ابھی تک نہیں بڑھا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ وقت بڑھایا جا سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحاریک التوائے کار کا وقت متعین ہوتا ہے ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ آج المناک واقعہ کے نتیجہ میں یہ بحث اس ایوان میں ہو رہی ہے ۔ اس پر صوبہ پنجاب ہی کے نہیں بلکہ پورے ملک کے پورے مسلمانوں میں اضطراب و اشتعال کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے اور دل مجروح ہے تمام آنکھیں پرنم ہیں یہ پہلی دفعہ ہوا کہ دن دھاڑے قانون کی موجودگی میں ربوہ اسٹیشن جیسے اہم مقام پر ایک سوچی سمجھی سکیم اور شعوری سازش کے تحت طلبہ کو نہ صرف زدوکوب کیا گیا نہ صرف بیدردی سے پیٹا گیا بلکہ ختم نبوت کا نعرہ لگانے کے جرم میں ختم نبوت کا نام لینے کی پاداش میں ایسی بربریت کا مظاہرہ کیا گیا جس کی برصغیر کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی ۔ جناب والا ۔ سات روز تک منصوبہ بندی ہوئی اور اس خوفناک انتقام کے لیے سازش تیار کی گئی لیکن حکومت کے تمام محکمے خاموش تماشائی بنے رہے ۔ حکومت کا Intelligence Department بے خبر رہا اور کل وقوع کے روز پانچ ہزار افراد اکٹھے ہوئے ۔ حکومت کو کوئی خبر نہ ہوئی پولیس کے ہاتھ شل ہو کر رہ گئے اور اتنے بڑے اجتماع کو منتشر کرنے کے لیے پہلے سے کوئی کارروائی نہ کی گئی ۔ کوئی پولیس وہاں موجود نہ تھی ۔ کوئی سرکاری افسر کوئی ڈی ۔ آئی ۔ جی ۔ وہاں موجود نہ تھا اس کا جہاں یہ مطلب ہے کہ حکومت اتنے سنگین معاملے سے غفلت کا مجرمانہ ارتکاب کرتی رہی وہاں اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ کم از کم ربوہ کی حدود تک قانون کے ہاتھ مفلوج ہیں اور وہاں ایسا عملہ متعین ہے جو انہیں اس قسم کی سنگین صورت حال سے بھی مطلع کرنے کی زحمت یا ضرورت محسوس نہیں کرتا ۔

جناب والا ۔ اس سنگین صورت حال کے نتیجہ میں لائلپور میں آگ لگی ہوئی ہے ملتان میں مکمل ہڑتال ہے ۔ لاہور میں لاٹھی چارج ہو رہا ہے اور معلوم نہیں ابھی اس کے اور کتنے ہولناک نتائج بر آمد ہونگے ۔ یہ مسئلہ سیاسی ۔ انتظامی اور مذہبی اعتبار سے انتہائی نازک ہے اور حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنے بنیادی فرائض سے فوری طور پر عہدہ براہ ہوئے لیکن ہمیں افسوس ہوا کہ وزیر اعلیٰ نے صرف 71 ۔ افراد کو گرفتار کرنے پر ہی اکتفا کیا اور یہ نہیں بتایا کہ انہوں نے اب تک اس سلسلہ میں کیا کسی عدالت تحقیقات کا حکم دے دیا ہے ۔ کیا اس سلسلہ میں انہوں نے کوئی خاص

سٹیشن پولیس کا عملہ متعین کیا ہے جو اس سلسلہ میں اپنے فرض سے سبکدوش ہو رہا ہو ۔ ہم چنانچہ یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس سلسلہ میں فوری طور پر ہائی کورٹ کے جج کی نگرانی میں تحقیقات شروع کی جائے اور ان تمام افراد کو عبرتناک سزائیں دی جائیں جو اس قسم کے ہولناک واقعہ کے مرتکب ہوئے ہیں وہاں میں اس بات کا بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ اس سلسلہ میں جن افسروں نے جس عملہ نے اور ریلوے سٹیشن کے جس سٹاف نے دانستہ طور پر اس جرم میں شمولیت کی ہے ان کو بھی فوری طور پر معطل کر کے ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے ۔ جناب والا ۔ جب تک یہ عملی اقدام نہیں ہوں گے اس وقت تک اس فرقہ واریت کو ختم نہیں کیا جا سکے گا اور جب تک اس فرقہ واریت کے پس منظر میں جو سازشیں کار فرما ہیں انہیں بے نقاب نہیں کیا جائے گا ۔ جب تک ان سازشوں کا خاتمہ نہیں کیا جائے گا اس وقت تک امن و امان قائم نہیں ہو سکتا ۔ جناب والا ۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ نہ صرف مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے بلکہ کلیدی آسامیوں پر بھی انہیں فائز نہ کیا جائے ۔ اور امن و امان قائم کرنے کے لیے یہ فوری طور پر کیا جائے تاکہ آئندہ اس ملک میں ایسی حرکت نہ ہو سکے ۔ اس سلسلہ میں فوری طور پر اقدامات کیے جائیں ۔ جناب والا ۔ اس ملک کے امن و امان کو ایک سازش کے تحت ختم کیا جا رہا ہے تاکہ اس ملک کے امن و امان کو ختم کر کے اس ملک کو کمزور کیا جائے اور اس ملک میں جمہوریت کو خطرے میں ڈال دیا جائے ۔ جناب والا ۔ واقعی آپ اس سلسلہ میں مخلص ہیں اور اس فرقہ کے جانبدار نہیں اور اپنے ممنون اور احسان کا ثبوت نہیں فراہم کرنا چاہتے تو آج آپ کو ایسے اقدامات اور اعلانات کرنے ہوں گے جن سے اس ملک کے مسلمانوں کو اور اس ملک کے امن و امان کو کوئی خطرہ نہ رہے ۔ اور یہ خطرہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے ۔ آج آپ کو ایسے عملی اقدامات کرنے ہوں گے ۔ نعروں کا وقت نہیں ہے نعروں سے کام نہیں چلے گا ۔ جناب والا ۔ اس ملک کے لوگ ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں ۔ اور جب تک بھی مسلمان موجود ہے ۔ اس عظیم مملکت میں ختم نبوت کا نعرہ ضرور بلند ہوگا ۔ اگر ایسا نہ ہوا تو شائد ہمیں ایک بار پھر ہجرت پر مجبور ہونا پڑے گا اور جس دن یہ ہوا اس دن ہمارے ملک اور مسلمانوں کی بقا کو خطرہ لاحق ہو جائے گا ۔ بلکہ یہ آخری دن ہوگا ۔ اس لیے آپ فوری طور پر توجہ دیں اور ہائی کورٹ کے جج سے تحقیقات کروائیں ۔ (شکریہ)

ملک خالق داد خان بندیال ۔ جناب والا ۔ میرا ایک لڑکا ہے اور میں اس کو ختم نبوت پر قربان کرنے کے لیے تیار ہوں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اور میں اپنی تقریر کا وقت جناب حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کو دیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ لوگ نام اس لیے لکھوا دیتے ہیں تاکہ دوسروں کو تقریر کا حق دے دیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب سپیکر ۔ ابھی ابھی میرے فاضل دوست وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا ہے تو میں عرض کر دوں کہ یہ واقعہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ واقعہ جماعت احمدیہ نے ایک منظم سازش کے تحت کیا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ جماعت اس ملک کے اندر اقلیت ہونے کے باوجود ختم نبوت پر ایمان رکھنے والوں کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے ۔ کیونکہ ان لوگوں نے الیکشن کے دنوں سے بڑا فائدہ اٹھایا اور یہ لوگ پیپلزپارٹی کی صفوں میں شامل ہوگئے ۔ میں خود بھی اس وقت پیپلزپارٹی میں تھا ۔ اور اب وہ اس لیے سازشوں میں مصروف ہیں اور وہ اسلام پسند جماعتوں کو ختم کرنے کے بعد ملک کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں ۔ اور اور اب جناب والا وہ انہیں کی حکومت کو ختم کرنے کی سازش کر رہے ہیں ۔ اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ اس ملک میں دوبارہ آمریت آئے ۔ جناب والا ۔ اس جماعت کے لوگ بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہو چکے ہیں ۔ یہاں تک کہ یہ لوگ عدالتوں میں بھی پہنچ گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ جناب والا ۔ یہ ایڈمنسٹریشن میں بھی کلیدی آسامیوں پر فائز ہو چکے ہیں ۔ جناب والا ۔ اس جماعت کا بجٹ بھی باہر سے بنتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ متعلقہ بات کریں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ یہ لوگ ایک منظم سازش کے تحت یہ سب کچھ کر رہے ہیں اور ایک منظم سازش کے تحت یہ پیپلزپارٹی میں اسلام پسند جماعتوں کو ختم کرنے کے لیے شامل ہوئے ۔ اور اب انہوں نے aggressive قدم اٹھایا ہے ۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان پیپلز پارٹی

کی حکومت ہے - اس کا خطرہ پہلے سے محسوس کیا گیا تھا - اور یہی وجہ ہے کہ انہوں نے حکومت کو ختم کرنے کی بھی ایک سازش کی تھی - جناب والا - جماعت احمدیہ کے لوگ بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہو چکے ہیں لہذا اس کے لیے آپ بڑے پیمانے پر تحقیقات کروائیں -

جناب والا - یہ سب کچھ جس طرح سے ہو رہا ہے یہ ایک منظم سازش ہے کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے - میں جناب محمد حنیف رامے صاحب سے استدعا کروں گا کہ وہ اس پر ٹھنڈے دل سے غور کریں کیونکہ یہ صرف ہمارے خلاف ہی سازش نہیں ہے بلکہ ان کے خلاف اور پورے ملک کے خلاف ایک سازش ہے - وہ اس پر سوچیں اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دو چار گرفتاریوں سے کوئی کام چل جائے گا تو یہ ان کی بھول ہے - جناب والا - یہ تمام مسلمانوں اور ختم نبوت پر ایمان رکھنے والوں کے خلاف ایک سازش ہے - بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ یہ ایک بین الاقوامی سازش ہے - جیسا کہ میرے فاضل دوست نے کہا ہے ان کے پاس اسلحہ بھی موجود ہے - ان کے بہت سے شعبے ہیں - جناب والا - ہم نے آج تک اس کو محسوس نہیں کیا لیکن آج جب ہم پر حملہ ہوا تو ہم کو پورا یقین ہو گیا ہے - انہوں نے پہلے اسلام پسند جماعتوں کو ختم کیا اب وہ اس سے بھی زیادہ خطرناک اور مہلک طریقہ سے اس ملک کے خلاف سازش کر رہے ہیں - اس لیے میں موجودہ حکومت اس کے ممبروں اور اس کے ممبروں کی ضمیروں سے استدعا کروں گا کہ وہ اس پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور اس پر ایک ہائیسٹ کمیشن بٹھایا جائے - جیسا کہ حاجی صاحب نے فرمایا ہے یہ ان کے خلاف سازش نہیں ہے یہ چند طلباء کے خلاف سازش نہیں ہے یہ اس کے خطہ کے خلاف سازش ہے - اس لیے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس پر غور کریں کیونکہ یہ ملک کی بقاء کا مسئلہ ہے کہ یہ حکومت کا تختہ الٹنے کے لیے اور ملک میں مارشل لا نافذ کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے - جناب والا - وہاں پر بھی وہی افسر ہیں - اور یہ اور زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں اس سے جمہوریت ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گی -

مسٹر سپیکر - آرمی کو موضوع بحث مت بنائیں -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - اس واقعہ کے ساتھ جو کچھ میرے دل میں ہے میں ضرور کہوں گا - کیونکہ میں ایمانداری کے ساتھ محسوس کرتا ہوں - اس لیے میں ضرور کہوں گا چاہے آپ مجھے روک دیں

کیونکہ یہ واقعات حالات کے ساتھ منسلک ہیں ۔ آج یہ ہم پر حملہ کیوں کرتے ہیں ۔ آخر انہیں یہ جرأت کیسے ہوئی ۔ ہم بھٹو صاحب کے مشکور ہیں کہ انہوں نے ایک سازش کو بروقت محسوس کر لیا ورنہ آج پورے ملک میں حالات ربوہ والے ہوتے ۔ میرے دوست ابھی یہ فرما رہے تھے کہ 1953 کے حالات پیدا کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی ۔ جناب والا ۔ یہ ان کی بھول ہے ۔ کیونکہ یہ صرف ان کے خلاف سازش نہیں بلکہ ہر ایمان والے کے خلاف سازش ہے ۔ یہ ان پر حملہ ہے ۔ اس لیے میں جناب سے التماس کرتا ہوں کہ ایک ہائیسٹ کمیشن بٹھایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آقائے نامدار سیدنا محمد علیہ الصلوٰۃ واسلام کا ارشاد گرامی ہے ۔

"لایومنو احدکم حتی اکونا احب اللہ
من ولد و والدہ والناس اجمعین ۔"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد گرامی فرمایا ہے کہ صرف کلمہ پڑھ لینے کا نام اسلام نہیں ہے صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار لینے کا نام اسلام نہیں ہے ۔ بلکہ جو شخص مجھ سے اپنی تمام کائنات ۔ اپنے بچے ۔ اپنے والد اور اپنی ہر چیز سے بڑھ کر محبت نہیں رکھتا ۔ وہ ایماندار نہیں ہے اور یہ ہے کسوٹی اسلام اور یہ ہے کسوٹی مسلمان جو کہ آقائے نامدار نے ارشاد فرمائی ہے ۔ میں مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ اس ایوان کو یہ کہ آج اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں موقعہ عطا فرمایا ہے کہ اپنے جذبات اپنی عقیدت اور اپنی محبت کا اظہار آقائے نامدار کی خدمت میں پیش کریں ۔ میں مانتا ہوں کہ سیف اللہ کی تقریر کچھ نہیں کر سکتی ۔ میں مانتا ہوں کہ یہ ایوان اتنی قدرت نہیں رکھتا کہ وہ آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحیح خدمت کر سکے یا ان کے سامنے اپنے صحیح جذبات پیش کر سکے ۔ میں صرف ایک ادنیٰ سی مثال دینا چاہتا ہوں کہ آج کا دن اپنے لیے ایسا سمجھیں ۔ جیسا کہ اس کالی کلوٹھی نے سمجھا تھا ۔ وہ جانتی تھی کہ میں ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چشمے کو نہیں بجھا سکتی ۔ وہ جانتی تھی کہ نمرود کی آگ میرے اس قطرہ پانی سے نہیں بجھ سکتی وہ جانتی تھی مگر اس کے باوجود بھی وہ خطرہ ٹالنے

رہی ۔ مگر اس کے مقابلے میں وہ کوڑھ کوڑا وہ پھونکیں دیتا رہا ۔ باوجود اس کے کہ اسے پتا تھا کہ یہ آگ اس کی پھونکوں سے نہیں بھڑکے گی ۔ آج ہم اس جذبے کے ساتھ آقائے نامدار علیہ الصلواۃ والسلام کی خدمت میں اپنا جذبہ عقیدت پیش کر رہے ہیں اور اس کے لیے میں گزارش کروں گا ۔

تجھ پہ یہ میری جان فدا یہ جان کہے تو جہان فدا ۔

نہیں دو جہان سے بھی جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہان نہیں ۔

جناب والا ۔ آج اس ملک پاکستان میں جس میں آقائے نامدار علیہ الصلواۃ والسلام کے نام نامی اور اسم گرامی کی حفاظت کرنا تھا ۔ اور یہ ملک اس نام کی حفاظت کرنے کے لیے بنایا گیا تھا ۔ جس کے لاکھوں اور کروڑوں بچے یتیم ہوئے ۔ جس کے بدلے میں کروڑوں بیواؤں اور کروڑوں بہنوں نے اپنے سہاگ لٹائے ۔ صرف اسی لیے کہ ناموس محمد علیہ الصلواۃ والسلام کی حفاظت کی جاوے آج ہم اس ملک میں بحث کر رہے ہیں ۔ ناموس محمد کو لوٹا جا رہا ہے ۔ آج ختم نبوت کا نعرہ لگانے پر پیٹا جا رہا ہے ۔ اور پھر ہم سے توقع رکھی جاتی ہے ۔ جناب والا ۔ آپ اندازہ فرمائیں ۔ میں اپنے آپ کو صرف اس واقعہ تک محدود رکھتا ہوں ۔ آج وہ شکوک و شبہات ثابت ہوگئے ہیں ۔ جو مسلمان کے دل میں کافی عرصہ سے تھے کہ ربوہ پاکستان کا ایک قصبہ نہیں ہے ۔ بلکہ پوپ کی طرح ایک اور حکومت قائم ہے ۔ اسی طرح پنجاب کے اس خطے میں بھی ربوہ ایک خطہ ہے جس پر حکومت کا کوئی عملی دخل نہیں ہے ۔ جس میں حکومت کا کوئی اثر نہیں ہے ۔ اور وہ ہر طرح سے آزاد ہے ۔ آج کے اس واقعہ نے ۔ اس المناک حادثہ نے ۔ اس سوچی سمجھی سکیم نے اس سوچے سمجھے منصوبے نے ۔ وہ شکوک و شبہات ثابت کر کے رکھ دیئے ہیں ۔ جناب والا ۔ سات دن پہلے واقعہ ہوتا ہے ۔ اور سات دن پہلے انہیں کے کہنے کے مطابق ختم نبوت کے نعرے ربوہ کے سٹیشن پر لگائے جاتے ہیں ۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ ربوہ پنجاب کا حصہ ہے ۔ ربوہ اسلامی ملک کا ایک حصہ ہے ۔ اور سات دن کے بعد کیا ہوتا ہے ۔ سات دن کے اندر ڈویلپمنٹ ہوتی ہے ۔ سات دن کے اندر منصوبہ بنایا جاتا ہے ۔ ساٹھ آدمیوں کا ایک گروہ پچھلے سٹیشن سے ڈبے کے ساتھ سٹیشن پر پہنچتا ہے ۔ اس ڈبے کی نشاندہی کے لیے ۔ مسلح ہو کر آدمی سٹیشن پر جمع ہو جاتے ہیں ۔ بیس منٹ کے لیے گاڑی کو روکا جاتا ہے ۔ اور حکومت کو پتہ نہیں چلتا ہے ۔ حکومت کو علم بھی نہیں ہوا ۔ معمولی سا ایک

پتا چلتا ہے ۔ معمولی سا ایک منصوبہ بنتا ہے ۔ تو حکومت کی سی ۔ آئی ۔ اے ۔ آپ کی انٹیلیجنس اور سپیشل پولیس اور ہر قسم کی مشینری جناب والا ۔ حرکت میں آجاتی ہے ۔ اتنی بڑی سازش ہو رہی ہے ۔ اتنا بڑا منصوبہ بنایا جا رہا ہے جس کے نتائج سے کوئی اختلاف نہیں کر سکتا ۔ کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے ۔ ہر ایک خطے کو معلوم ہے کہ مسلمان ہر چیز برداشت کر سکتا ہے ۔ مگر ناموس رسالت پر حرف آنا برداشت نہیں کر سکتا ہے ۔ اس کے باوجود بھی اس کا بر وقت تدارک نہیں کیا جاتا ۔ پھر بھی اس کا انسداد نہیں کیا جاتا ۔ انہیں کھلی چھٹی دیدی جاتی ہے ۔ اور اگر یہ نہیں ہے ۔ اگر واقعی ایسا نہیں ہے ۔ اگر واقعی وہ خطہ آزاد نہیں ہے ۔ واقعی وہاں پر قادیانیوں کی حکومت نہیں ہے ۔ تو جناب والا ۔ پھر مجھے حکومت بتائے کہ کیا حکومت نے یہ سب کچھ کرایا ہے ۔ کیا دانستہ یہ سب کچھ ہوا ہے ۔ اور اگر دانستہ نہیں ہوا ۔ اگر حکومت کا وہاں پر عملی دخل ہے ۔ حکومت کا وہاں پر کنٹرول ہے ۔ تو پھر کیوں اس بارے میں حکومت جھجک محسوس کر رہی ہے ۔ کیوں ابھی تک ان خطرات سے آگاہ نہیں ہوتی ۔ کیا حکومت یہ سمجھے ہوئے ہے کہ یہ صرف ایک انتظامی معاملہ ہے؟ کیا وہ یہ سمجھتی ہے کہ یہ ایک داخلی معاملہ ہے ؟ کیا وہ سمجھتی ہے ؟ کہ یہ واقعہ صرف اس ملک تک محدود رہے گا ؟ میرے پاس وہ کارروائی موجود ہے ۔ میں موتمر عالم اسلامی کانفرنس کی کارروائی پیش کر سکتا ہوں جو کہ اپریل کے مہینہ میں جدہ میں ہوئی ۔ جس میں پاکستان بھی ایک نمائندہ کی حیثیت سے شریک ہوا ۔ اور جس میں متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا ۔ کہ یہ قادیانی نہ صرف پاکستان کے لیے بلکہ تمام عالم اسلام کے لیے ایک خطرہ ہیں ۔ اور متفقہ طور پر ایک ریزولیشن منظور کیا گیا ۔ حکومت وقت جانتی ہے ۔ میرے پاس اس کی ایک مصدقہ کاپی ہے ۔ میں اس وقت سعودی عرب میں تھا جب جدہ میں یہ کانفرنس ہو رہی تھی ۔ او مجھے اس کی مصدقہ نقلیں ملی ہیں جس میں باقاعدہ طور پر انہوں نے تمام دنیا سے سفارش کی ہے کہ انہیں اقلیت قرار دیا جائے ۔ انہیں کلیدی عہدوں پر تعینات نہ کیا جاوے ۔

Mr. Speaker. Let us be relevant to the subject under discussion.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس طرف آرہا تھا ۔ یہ ساری معلومات ہونے کے باوجود ۔ یہ سمجھنے کے باوجود کہ یہ انٹرنیشنل مسئلہ ہے

مسٹر سپیکر ۔ آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں یہ بحث بند کراکر یہ کہوں کہ یہ ایک foreign Affair اور بین‌الاقوامی مسئلہ ہے ۔ اور اسے سینٹرل گورنمنٹ میں under discussion ہونا چاہیے یا مرکزی اسمبلی میں زیر بحث ہونا چاہیئے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وہ تو ہمیں پہلے ہی توقع ہے ۔ آپ تو اس کو rule out کر چکے تھے ۔ آپ نے تو اپنی محبت کا اظہار پہلے ہی کر دیا تھا ۔ آپ یہ نہیں کریں گے تو اور کیا کریں گے ۔ میں تو توقع بھی رکھ رہا ہوں ۔ جناب والا ۔ جیسا کریں ۔ کرلیں ۔ اور کریں گے ۔ لازمی طور پر آپ اس بحث کو نہیں چلنے دیں گے ۔ مجھے اس میں کوئی کلام نہیں ہے ۔ میں اپنا فرض ادا کرتا ہوں ۔ چاہے اس کال کوٹھڑی کی طرح کیوں نہ ادا کرنا پڑے ۔ آپ کا جس طرح فرض ہے ۔ آپ اپنا ادا کریں ۔

جناب والا ۔ موجودہ حکومت کو ہر وقت متنبہ کرتا چاہتا ہوں ۔ کہ واقعی اگر وہ ان قادیانیوں کے ساتھ نہیں ملے ہوئے ۔ اگر ان کی سرپرستی انہیں حاصل نہیں ہے ۔ اگر وہ اپنے آپ کو آزاد حکومت سمجھتے ہیں ۔ اور اپنے آپ کو سچا مسلمان سمجھتے ہیں ۔ اور جب اس امر میں بھی اختلاف نہیں ہے کہ آقائے نامدار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ، فداہ ابی و امی خاتم النبیین ہیں ۔ نہ ان کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے ۔ او نہ آئے گا ۔ اور جو یہ سمجھے کہ نبی آسکتا ہے اسے کوئی بھی مسلمان نہیں سمجھتا ۔ اور کسی فرقے کو اس میں اختلاف نہیں ہے ۔ کسی مذہب کو اختلاف نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ تو پھر کیا مصیبت ہے ایسی ۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ قادیانیوں کو آپ ملک بدر کر دیں ۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ انہیں سنگسار کر دیویں ۔ ہم تو صرف اتنا کہتے ہیں کہ قادیانیوں کو وہی درجہ دیں ۔ ان کی بے شک حفاظت کریں ۔ ان کے حقوق کی حفاظت کریں ۔ ان کو مراعات دیں ۔ مگر اتنی اور ویسے جیسے ہندو ۔ سکھ ۔ عیسائی یہودی اور ایسے فرقوں کو دی جاتی ہیں ۔ مسلمانوں کا فرقہ کہلانے کے وہ حقدار نہیں ہیں ۔ کوئی مسلمان انہیں مسلمان نہیں سمجھ سکتا ہے ۔ اور جو مسلمان انہیں مسلمان سمجھے ۔ میرے نزدیک وہ مسلمان نہیں ہے ۔ اور یہ نہیں کہ جو کچھ سیف اللہ کہہ رہا ہے ۔ یہ اس کی اپنی من گھڑت ہے ۔ یہ اپنی جانب سے کہہ رہا ہے ۔ اس سے علما بھی متفق ہیں ۔ علما کو ایک طرف رکھیئے ۔ ہائی کورٹ بہاولپور کا فیصلہ ہے ۔ اور میں آپ کو لاکر دکھا سکتا ہوں ۔

ہائی کورٹ کے فل بنچ نے متفقہ یہ فیصلہ کیا تھا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ اور انہیں مسلمان سمجھنے والا کافر ہے۔ عدالت عالیہ کا فیصلہ جب موجود ہے۔ جناب والا۔ تو پھر ہماری حکومت کیوں بے بس ہے۔ میں اس کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس ملک میں زوال کی۔ اس ملک میں خرابی۔ اس ملک میں انتشار کی۔ اور اس ملک کے بنیادی نظریات میں کوتاہی کی واحد وجہ یہ ہے۔ اور ہمارا ملک اس لیے نہیں پنپ رہا ہے کہ ہم اپنے آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خوش نہیں کر رہے ہیں۔ پاکستان جس چیز کے لیے بنا تھا۔ ان اصولوں سے ہم منحرف ہوگئے ہیں۔ اور علامہ اقبال نے کہا ہے۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ آپ کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی۔ میں کہتا ہوں۔ آپ کسی کی حفاظت میں پہلے جاویں۔ آپ نہیں بچ سکتے۔ ایک ہی راستہ اختیار کریں اور آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ناموس کی حفاظت کریں۔ اور اس بد بخت فرقے کو آپ اقلیت قرار دیں تاکہ ان کو یہ جرأت پیدا نہ ہو کہ ناموس رسالت پر کوئی حملہ کر سکے۔ تو اس سے بڑھ کر خوش قسمتی آپ کی کوئی نہیں ہوگی۔ آخر میں بھی بخشش کا سامان ہوگا۔ اور اس دنیا میں بھی آپ دیکھیں گے۔ کہ آپ فتح و کامرانی کے زمینوں پر گامزن ہوں گے۔ اس صورت میں میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو دنیا کی کسی طاقت کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اگر آپ ایک طاقت کو راضی کر لیں۔ ایک طاقت کی طرف جھک جائیں۔ ایک ملت کے جھنڈے کے نیچے آجائیں اور اسے راضی کرلیں تو میں نہیں سمجھتا کہ آپ کے لیے اس بارے میں کسی قسم کی بھی کوئی رکاوٹ ہو۔

جناب والا۔ آپ کو اچھی طرح علم ہے اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ قادیانی ایک سوچا سمجھا طبقہ ہے۔ ان کے منصوبے انٹرنیشنل بنتے ہیں۔ ان کے روابط انٹرنیشنل ہیں ان کا براہ راست اسرائیل سے تعلق ہے۔ وہ اسرائیل جو امت مسلمہ اور اسلام کا قطعی اور ازلی دشمن ہے۔ پھر آپ اس طبقے کو بخشے ہوئے ہیں۔ اس طبقے کے ظلم کی حد ہے۔ جناب والا۔ ایک بات ہو تو کریں۔ یہاں تو ہزاروں باتیں ایسی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ وہ بد بخت حکومت تھی۔ وہ بد نصیب حکومت تھی۔ جو بھی تھے۔ جس نے قادیانیوں کو خطہ دیا۔ مفت خطہ دیا۔ کوڑیوں کے بھاؤ دیا اور ان شرائط پر دیا کہ

ان کا وہ دارلحکومت کھلا اور حکومت کی دسترس سے باہر ہوگیا ۔ میں یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کیسے دیا گیا ۔ چھ ماہ گزر گئے مجھے جواب نہیں ملتا ۔ اتنا قادیانیوں کا ڈر اور خوف مسلط ہے ۔ اس طاقت کا جب آپ مقابلہ نہیں کریں گے جب آپ اس فتنے کو جو ناگزیر فتنہ بن چکا ہے ختم نہیں کریں گے تو میں آپ کو بتارہا ہوں اور واضح کرکے بتا رہا ہوں کہ مشرقی پاکستان کو تو ہندوؤں نے ختم کیا اور مغربی پاکستان کو یہی فرقہ ختم کرنے کے درپے ہے ۔ وہ اپنا جال بچھائے ہوئے ہے ۔ وہ اپنے منصوبے بنائے ہوئے ہے ۔ میں استدعا کروں گا کہ آج یہ ایوان اپنی آخرت کا سامان پیدا کرے ۔ آج اس کال کوٹھی کی تقلید کرے اور متفقہ طور پر حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کرے کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دے ۔ انہیں کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے اور یہ خطہ رہوہ جو ان کے لیے مخصوص کرکے رکھ دیا گیا ہے جس میں کسی کا عمل دخل نہیں ہے اسے ہر آبادی کے لیے ہر نسل کے لیے ہر شخص کے لیے آزاد کر دیا جائے ۔ وہاں پر ہر فرقے کو اپنی تبلیغ اور ہر فرقے کو اپنی رہائش کا اختیار دیا جائے ۔ جب تک آپ یہ نہیں کریں گے اس وقت تک آپ کا اور ہمارا ایمان مکمل نہیں ہو سکے گا ۔ میں استدعا کرتا ہوں کہ آج یہ مسلمان ایوان جسے سعادت حاصل ہوئی ہے کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنے عقیدت کے پھول چاہے وہ جس انداز سے بھی ہوں پیش کر سکیں اور اس سے بھی اگر ہم محروم رہے تو یاد رکھیں قیامت کے دن ہم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو منہ دکھانے کے قابل نہیں ہوں گے اور نہ ان کی شفاعت کے حقدار ہوں گے ۔ نہ ہمیں وہ مسلمان والا درجہ حاصل ہوگا جو ایک مسلمان کو ہو سکتا ہے ۔ میری آنی جانی چیز ہے ہزاروں آئے ہزاروں چلے گئے ۔ حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں مگر اصل مقصد جو ہے وہ اسلام کی خدمت ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا ہے اور اس میں اگر ہم نے کوتاہی کی تو یاد رکھیں قیامت کے روز ہم اپنے ہادی برحق رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر عبدالحفیظ کاردار ۔

Mr. Abdul Hafiz Kardar. Mr. Speaker Sir, I would congratulate the Leader of the House for so generously making

time available for all of us to take up a very fundamental issue. I would have waited for him in the same breath that he made that speech to give the party Members a line of action. Now, that has not been given and the only line of action that I have with me is that mentioned in the Party Manifesto and the party has certain principles. The first principle is :—

اسلام ہمارا دین ہے ۔

(Applause)

I would have taken up this very issue when the matter for the principles of Policy was going to come up after the report. But today that opportunity has come much earlier and in all consciousness believing in the Party Manifesto, believing in every word that has been mentioned in it and also believing in the verdict given by the *Ulema* of this country, I would wholeheartedly support the motion put forward today.

(Applause)

مسٹر شمیم احمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ چوہدری امان اللہ لک صاحب گیلری میں موجود ہیں اور یہ رولز کے خلاف ہے ۔

Mr. Speaker: There is no such rule but the convention is that Members don't stay there for considerable time there.

Mr. Abdul Hafiz Kardar. That Sir, is the sufficient interest on the part of certain Members in tackling this very important issue.

Sir, I was saying that I am entirely committed to my Party Programme. When I signed as a Member I signed with my open eyes as I believed that this party was putting forward a mandate which had all the ingredients which would bring about the fusion of people who believed in a welfare state, in a reformist attitude. We were not there to reform the verdict of Islam and I think the verdict in this particular instance is very clear. But I would suggest that while I do agree with the proposal put-forward and also quote Iqbal's famous words.

کی وفا تونے مجھ سے تو ہم تیرے ہیں ۔
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں ۔

I would say that let us, in all fairness, bring this issue in the form of a resolution and give the opportunity to a very

important Institution set up by the Federal Government under the National Constitution *i.e.* the Islamic Council. Let the Islamic Council take up this issue as expeditiously as possible. As I said earlier in the Principles of policy I would have taken up the issue that while it is so easy to bring up ordinances according to your own rulings, the ordinances can come up during the Assembly Session also, why this particular limitation on the Islamic Council that it should bring the laws in conformity with Islam in a matter of seven years. It can also under the same Constitution agitate and take up important national issues of Islamic nature on its own. I would say that under that particular provision of the Constitution this issue should be referred to the Islamic Council and I would associate myself whole-heartedly, as a Muslim and as a Member of the Pakistan Peoples party, with the move made by the hon'ble Members of this House and I thank them for giving me an opportunity to associate with this very hon'ble cause.

I thank you.

ڈپٹی سپیکر ۔ حافظ علی اسد اللہ ۔

حافظ علی اسداللہ ۔ نحمدہ ونصلی علی رسول الکریم خاتم النبین صلی اللہ علیہ والہ وسلم ۔

جناب سپیکر ۔ میں آپ کے توسط سے اس موضوع پر بات کرنا چاہتا ہوں ۔ ہمارے اپوزیشن کے حضرات نے اس سے پہلے ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگایا تو میں آپ پر بھی یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں اور آپ کے توسط سے اس معزز ایوان پر بھی یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی جس کے منشور میں یہ ہے کہ ہمارا مذہب اسلام ہے ۔ ہم تمام مسلمان ہیں ۔ ہم بھی اسی طرح کے اسلام کے متعلق جذبات رکھتے ہیں جس طرح ہمارے یہ بھائی رکھتے ہیں بلکہ ہمارے جذبات ان سے شدید تر ہیں کیونکہ اسلام سب کا مشترکہ دین ہے ۔ جہاں تک اس خطے کی نشوونما بڑھوتری کا تعلق ہے تو یہ آج نہیں پیدا ہوا ۔ یہ سب ہمارے حضرات جانتے ہیں انگریزی دور حکومت میں جب انگریزی بدیشی اقتدار کو سنبھالا دینے کے لیے جاگیرداروں کی ضرورت تھی نوابوں کی ضرورت تھی ۔ انہیں سرمایہ داروں کی ضرورت تھی انہیں علماء سوء کی ضرورت تھی انہیں جھوٹے نبیوں کی ضرورت تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ موضوع زیر بحث سے متعلق بات کریں ۔

حافظ علی اسد اللہ ۔ میں موضوع کی طرف آتا ہوں ۔ اس ضمن میں علما بھی پیدا ہوئے ۔ جاگیر دار بھی پیدا ہوئے ۔ نواب بھی پیدا ہوئے اور لبی بھی پیدا ہوئے ۔ ایک خاص شعبہ کو لے کر چلنا اور سرمایہ داری ۔ جاگیر داری اور نوابی دوسرے شق کے خلاف جہاد نہ کرنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ انصاف نہیں ہے ۔ پیپلز پارٹی ایسی جماعت ہے جس نے سرمایہ داری اور نوابی کے خلاف اور جو بھی اس قسم کے انگریزی دور کے پروردہ لوگ تھے کے خلاف محاذ قائم کیا ۔

Mr. Speaker : I would like the Members to speak on the subject.

حافظ علی اسد اللہ ۔ میں تو اسے موضوع ہی سمجھتا ہوں بہر حال میں موضوع کی طرف آتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ موزوں اور موضوع میں بڑا فرق ہے ۔

حافظ علی اسد اللہ ۔ یہ رویہ جس کی بنیاد مسلم لیگی دور حکومت میں رکھی گئی تھی اور بعد میں وہ مسلسل روشنیوں کا شہر بنتا چلا گیا ۔ اس میں پیپلز پارٹی کا کوئی قصور نہیں ہے ۔ یہ اس دور کے لوگوں نے جواب تک بھی ہم میں گھسے ہوئے ہیں ان لوگوں نے سر پر چڑھایا ہوا ہے اور انہیں پھلنے پھولنے میں مدد دی ہے ۔ اس میں پاکستان پیپلز پارٹی کا کوئی چنداں قصور نہیں ہے ۔ ابھی ہمارے بعض ممبر صاحبان نے فرمایا ہے کہ تمام فرقے ختم نبوت کے موضوع پر متفق ہیں تو میں ان کی تائید کرتا ہوں کہ تمام فرقے متفق ہیں کہ ختم نبوت جو ہے ہمارا دین ہے ۔ ہمارا مذہب ہے ۔ ہمارا ایمان ہے ۔ روح ہے ۔ جان ہے اس پر ہماری اولاد ۔ ہماری آن ۔ ہماری شان ۔ ہماری جان سب کی سب قربان کی جا سکتی ہیں ۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ان کو اقلیت قرار دیا جائے ۔ میں نے جہاں تک مذہب کا مطالعہ کیا ہے گو میں گنہگار آدمی ہوں ۔ میں نے اقلیت قرار دینے کے متعلق کوئی چیز نہیں دیکھی ۔ لیکن وہاں یہ دیکھا ہے کہ مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار حرکت میں آئی اور اس کا سر تن سے جدا کر دیا گیا ۔ وہاں اور کوئی بات نہیں ۔ اور بعض غلط قسم کے فرقے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرنے کے لیے پیدا ہو جاتے ہیں انہیں اب موجودہ حالات کے مطابق حل کرنا ہوگا ۔ میں تو یہی عرض کروں گا ۔

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم نے سیاست کو دین سے جدا نہیں ہونے دیا ۔ ہمارے وزیر اعلیٰ اور ہمارا یہ ایوان مبارک باد کا مستحق ہے کہ میرے خیال میں پنجاب اسمبلی میں اس مسئلے اور اس موضوع پر اظہار خیال ہونے کا یہ پہلا موقع ہے کہ ہم جیسے گناہ گاروں کو یہ شرف ہوا اور یہ سعادت نصیب ہوئی کہ ہم بھی اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں ۔ جہاں تک ربوہ کا تعلق ہے اس کی ہیئت ترکیبی جغرافیائی حدود اور یہ کہ وہاں کس قسم کے لوگ آباد ہیں میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ پہلی حکومتوں نے اس کو نشوونما اور فروغ دیا اور یہ کہیں انصاف نہیں ہے کہ وہاں ایسا معلوم ہو کہ جیسا کہ وہاں متوازی حکومت قائم ہے ۔ اور لوگوں کے شکوک و شبہات بڑھ گئے ہیں ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہاں آمریت کو تقویت دی جاتی ہے ۔ یا جمہوریت کے خلاف کوئی سازش ہو رہی ہے ۔ ایسا اگر کیا گیا جیسا کہ میرے فاضل دوست حاجی سیف اللہ صاحب نے کہا ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے زمانے میں ایک پرندے نے آگ کو بجھانے کی کوشش کی تھی ۔ مجھے بھی ان کوشش کرنے والوں میں سے ایک سمجھ لیجئے میں ان پر یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم احساسات کمتری میں مبتلا نہیں ہیں ۔ ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اسلام کے خلاف اگر کسی فرقہ کی طرف سے سازش ہوئی تو ہمارے ہاتھوں میں اور ہمارے پاس ہر قسم کی قوت ہے اور اللہ تعالیٰ کی برکت سے یہاں کوئی پروان نہیں چڑھ سکتا ۔ جس طرح اسرائیل نے وہاں قوم کو بڑھانا شروع کیا ہے ۔ اس طرح ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ یہاں بھی اسی طرح اسرائیل کی بنیاد رکھی جائے ۔ میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ ربوہ میں جتنی آبادی دوسرے کی لوگوں کی ہے اگر سابقہ حکومتوں کی غلطی کی وجہ سے وہاں کسی شہر کی بنیاد ایک فرقہ نے رکھی ہے اور تقریباً وہاں متوازی حکومت قائم کرنے کی کوشش کی ہے تو موجودہ حکومت ان کا سب کچھ چھین سکتی ہے اور مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو وہاں آباد کیا جا سکتا ہے ۔ میرے پاس شہر میں یا دیہات میں کوئی پلاٹ نہیں ہے میں وہاں پلاٹ لینے کے لیے تیار ہوں ۔ وہاں تعلیم السلام کالج ربوہ موجود ہے ۔ وہاں اسلامی یونیورسٹی کی بنیاد رکھنی چاہیے کیونکہ پیپلز پارٹی کا مذہب اسلام ہے اور عوام مسلمان ہیں ۔ جب ہم فرقہ بندی کے قائل نہیں ہیں اور اگر سابقہ حکومتوں نے غلطی کی ہے تو ہم وہاں ایک فرقہ کو کیوں بسنے دیں تاکہ وہ اپنی تحریکیں وہاں جاری رکھیں ۔

حتیٰ کہ وہاں کا سٹیشن ماسٹر بھی مرزائی اور وہاں مختلف محکموں میں سب اہلکار مرزائی ہوں ۔ وہ حکومت کو غلط اطلاعات پہنچاتے ہیں ۔ یہ کون سا انصاف ہے کہ وہاں پر ایک فرقہ سے تعلق رکھنے والے ملازم جائیں ۔ دوسرے لوگوں کو بھی پلاٹ الاٹ ہونے چاہیں وہاں اسلامی یونیورسٹی قائم ہونی چاہیے ۔ انہیں اس میں اعتراض کیا ہو سکتا ہے ۔ جہاں تک قومی املاک کو نقصان پہنچانے کا تعلق ہے میں استدعا کرتا ہوں کہ وہ ہر قسم کی تشدد آمیزی سے گریز کریں ۔ کیونکہ حکومت اس قسم کی کارروائیوں کو پسند نہیں کرتی ۔ اور نہ ہی کوئی ایک پاکستانی اس قسم کی کارروائیوں کو پسند کر سکتا ہے ۔ اس لیے وہاں ہر قسم کی قانونی کارروائی کرنی چاہیے ۔

یہاں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مذہبی قسم کے لوگ عوام کو بھڑکاتے ہیں اور ایسے سیاستدان جیسے 1953 میں ہوئے تھے اپنے خصوصی مقاصد اور اغراض کی تکمیل کے لیے اس فرقے کی آڑ لے کر ایسے حالات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ عوام کی ہم پر نظر ہے اور ہم بھی جانتے ہیں کہ ہمارے جذبات کیا ہیں اور عوام بھی جانتے ہیں کہ ہمارے جذبات کیا ہیں ۔ اس لیے اپنے جذبات کو قابو میں رکھئے اور کسی ہائی کورٹ کے جج سے اس واقعہ کی تحقیقات کرائی جائے ۔ تاکہ اس واقعہ کے تمام پہلوؤں پر نظر ڈالی جاسکے ۔ شکریہ

مسٹر شمیم احمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ بات یہ ہے کہ کچھ مقررین نے جو میں نے محسوس کیا ہے رولنگ دینے کے باوجود انہوں نے تقاریر کو جاری رکھا ۔ آپ ہاؤس کو کہہ دیں کہ کم از کم جذبات میں آکر چیئر کے احترام کو نہ بھولیں ۔

ملک مختار احمد اعوان ۔ جناب سپیکر ۔ آج جس تحریک التوائے کار پر اس معزز ایوان میں بحث کرنے کے لیے جناب قائد ایوان نے فراخدلی کا ثبوت دیا اور پارلمانی روایت سامنے رکھتے ہوئے جمہوری اداروں کے تقدسوں کا خیال رکھتے ہوئے آج جس انداز میں اس نہایت اہم مسئلہ پر بحث جاری رکھی جا رہی ہے ۔ میں اس کے لیے قائد ایوان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ کیونکہ مسئلہ کی اہمیت اور نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے فاضل اراکین جو ایک پارٹی کے یا دوسری جماعت کے ٹکٹ پر یا آزادانہ طور پر انتخاب میں حصہ لے کر آئے ہیں انہیں عوام کی تائید حاصل ہے اور آج اس ایوان میں تشریف فرما ہیں اور اپنے فرض کو بجا طور پر سمجھتے ہیں اور یہاں آج اس ایوان میں اپنے نظریات اپنی

اقدار کے مطابق پیش کرنے میں حق بجانب ہیں ۔ جناب والا ۔ اس پورے معزز ایوان میں کوئی ایک رکن بھی ایسے نہیں ہوں گے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء نہ سمجھتے ہوں یا جن کا عقیدہ ختم نبوت سے کچھ مختلف ہو ۔ جناب والا ۔ آج بحث اس بات پر نہیں کہ اس فاضل ایوان میں کوئی رکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تقدس سے نعوذ باللہ انکار کرتا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی نفی کرتا ہے ۔ آج محض اس بات پر بحث کی جا رہی ہے جس کا اظہار حکومتی پارٹی کے اراکین واشگاف الفاظ میں کر چکے ہیں کہ وہ ایک قائد کی قیادت میں ایک منشور کو سمجھتے ہوئے ۔ ایک منشور کو پرکھتے ہوئے وہ عوام کی طرف راغب ہوئے اور عوام سے manda لینے کے بعد آج معزز ممبران کی حیثیت میں اس ایوان میں موجود ہیں ۔ اس طرح یہاں جمہوریت بحال کی گئی تھی ۔ جناب والا ۔ جہاں پاکستان پیپلز پارٹی کے منشور کا پہلا جز اس ملک میں یہ پیش کیا گیا کہ اسلام ہمارا دین ہے اسی طرح جناب والا ۔ میں فاضل ارکین کی توجہ پاکستان پیپلز پارٹی کے منشور کے دوسرے اہم جز کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں کہ سوشلزم ہماری معیشت ہے ۔ یہ بھی ایک بنیادی بات ہے ۔

مسٹر عبد القیوم بٹ ۔ حزب اختلاف کو چڑیوں کی طرح کائیں کائیں نہیں کرنا چاہیے اور بات تحمل سے سننی چاہیے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ باوجود اس بات کے کہ جس تحریک التواء کار پر ہم آج بحث کر رہے تھے تقریباً تمام فاضل ارکین نے یہ پسند فرمایا ہے کہ اس سے انحراف کر کے جداگانہ موضوعات پر تقاریر فرمائیں ۔ اس کے باوجود ہم نے نہایت تحمل اور برد باری سے ان کی جوشیلی تقریریں سنی ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر ہماری طرف سے کوئی صاحب جواب دینا چاہیں تو اس کے بعد حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے دوست یہاں ایسی فضا پیدا کریں جس سے بحث نہ ہو سکے ۔

(قطع کلامیاں)

جناب والا میں اپنی بات کو ختم کر رہا ہوں لیکن میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ خدارا کم از کم باقی وقت میں تو اس موضوع پر بھی بات کریں جس کے لیے یہ تحریک التوا دی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ اس وقت تک میرے جو بھی دوست بول چکے ہیں ان کا خیال یہ ہے کہ جو کچھ وہ کہنا چاہتے

ہیں کہہ چکے ہیں لیکن میں اس خیال سے کہ ان کے جذبات کو میں روکنا نہیں چاہتا ۔ جس طرح انہوں نے اظہار فرمایا ہے ۔ جس طرح وہ اصل موضوع سے ہٹ کر بولتے رہے ہیں تو اس وقت میں اپنے دوستوں سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنے موضوع تک ہی اپنی گفتگو کو محدود رکھیں ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ قائد ایوان نے بڑی اچھی بات کی ہے لیکن ان کے ایک فاضل ساتھی نے ابھی آواز کسا ہے کہ ہم لوگ کائیں کائیں کر رہے ہیں ۔ میرے خیال میں یا تو یہ الفاظ واپس لیے جائیں یا انہیں حذف فرمایا جائے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ میرے فاضل دوست نے کہا تھا کہ وہ چڑیوں کی طرح کائیں کائیں کر رہے ہیں ۔ میں ان کی اصلاح کر دیتا ہوں کہ چڑیاں کائیں کائیں نہیں کرتیں بلکہ کوے کائیں کائیں کرتے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اگر آپ یہ بات پارلیمانی روایات میں شامل کرتے ہیں کہ ایسا کہنا درست ہے تو میرے خیال میں پھر ہماری طرف سے بھی ایسا کہا جا سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ رامے صاحب ایک ادیب ہیں ۔ وہ اس بات کی تائید کریں گے کہ کہنا یہ چاہیے تھا کہ چڑیوں کی طرح چہچہا رہے ہیں ۔ اگر کائیں کائیں کی بات ہو تو پھر یہ کوا ہی کر سکتا ہے ۔ معلوم نہیں بٹ صاحب اصل میں کیا کہنا چاہتے تھے ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ۔ جناب میں نے کہا تھا کہ وہ چڑیوں کی طرح کائیں کائیں کر رہے ہیں ۔ یہ میں نے جان بوجھ کر کہا ہے کیونکہ یہ اپنی جنس میں نہیں بلکہ کسی اور جنس میں بات کر رہے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی رولنگ چاہتا ہوں کہ اگر آپ نے کائیں کائیں کے الفاظ یہاں استعمال کرنے کی اجازت دی ہے تو آئندہ بھی یہ الفاظ استعمال ہو سکیں گے ۔ کیا آپ ان الفاظ کو درست قرار دیتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کائیں کائیں کی جگہ چہچہانے کا لفظ ہونا چاہیے ۔

میاں خورشید انور ۔ تو آپ کائیں کائیں کے الفاظ کو کارروائی سے حذف فرمائیں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب ۔ کیا لعنت کا لفظ اسمبلی میں استعمال ہو سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کسی نے استعمال نہیں کیا ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ یہ حزب اختلاف کی طرف سے بار بار استعمال ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے یہ لفظ نہیں سنا ۔

میاں خورشید انور ۔ ہم میں سے کسی نے لعنت کا لفظ استعمال نہیں کیا ۔ ویسے اگر آپ اپنی طرف سے کہنا چاہتے ہیں تو کہہ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کسی معزز ممبر نے بھی لعنت کا لفظ استعمال نہیں کیا ۔

ملک مختار احمد اعوان ۔ جناب والا ۔ پیپلز پارٹی کے نزدیک سب سے بنیادی بات یہ تھی کہ ہم تفرقہ بازی کی فضا کو ختم کرتے ہوئے یکساں طریقے سے سب کے لیے ترقی کے وسائل و مواقع مہیا کر سکیں ۔ میرے نزدیک اگر ایک عیسائی جو غریب ہے تو اس کے مسائل کا حل کیا جانا لازمی ہے ۔ اس طرح سے اگر ایک احمدی جو غریب ہے تو پاکستان پیپلز پارٹی کے نزدیک اس مسائل کی طرف بھی توجہ دی جانا لازمی ہے ۔ میں اس میں کوئی فرق نہیں سمجھتا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ فاضل ممبر موضوع سے ہٹ کر تقریر کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں اس وقت پیپلزپارٹی کا منشور زیر بحث نہیں ۔

ملک مختار احمد اعوان ۔ جناب ۔ کسی فاضل ممبر کو تقریر سے روکا نہیں گیا ۔ میں چند باتوں کی وضاحت کرنی چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ فاضل وزیر اعلیٰ نے بھی کہا ہے اور فاضل قائد حزب اختلاف نے بھی کہا ہے کہ یہ موضوع زیر بحث نہیں ۔

سید قابض الوری ۔ جناب والا ۔ اگر یہ واقعہ ان کے منشور سے تعلق رکھتا ہے تو پھر ان کی بات درست ہے ورنہ یہ درست نہیں ۔

ملک مختار احمد اعوان ۔ جناب والا ۔ حکمران پارٹی کی پالیسی پر نکتہ چینی کی گئی ہے ۔ حزب اختلاف کو موقع دیا گیا ہے کہ وہ حکمران پارٹی کی پالیسی پر تنقید کر سکے ۔ تو پھر ہمارا جواب دینا بھی لازمی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ ابھی تک ہم نے کوئی ایسی بات نہیں کی ۔ ہم نے کہا ہے کہ حکومت کے خلاف سازش کی گئی ہے ۔ ہم نے حکومت کے خلاف الزام نہیں لگایا ۔

Mr. Speaker. You need not deliver this speech.

چوہدری امان اللہ لک ۔ تو جناب ۔ وہ غلط بات کیوں کر رہے ہیں ۔

ملک مختار احمد اعوان ۔ جناب والا ۔ ہمیں اس بات پر اتفاق کرنا ہوگا کہ ہماری اس ایوان میں تقریر کا reflection ملک کے غریب عوام پر کس انداز میں پڑتا ہے ۔ ملک کے مزدور ۔ کسان ۔ طالبعلم اور دانشور پر کس انداز میں پڑتا ہے ۔ اگر آج محض اشتعال انگیز تقریریں کی گئی ہیں تو صداقت سے منہ موڑ کر یہ باتیں کرنے کے مترادف ہیں ۔ آج ہمیں اپنے ذہن میں یہ سوچ کر عوام کے پاس جانا ہوگا کہ کیا کسی کی جان ۔ مال اور عزت کے تحفظ کا فرض ہر فاضل ممبر پر عائد ہوتا ہے یا نہیں ۔ تو یہاں پر محض جذبات کی باتیں نہیں ہونی چاہیئں ۔ میں ان ارکان کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں جنہوں نے 1954ء کے واقعات کو آج اس ایوان میں دھرایا ہے اور یہاں پر چند ارکان نے تو یہاں تک کہا کہ ایک منظم سازش کے تحت یہ واقعات ہوئے ہیں ۔ اگر انہیں سازش کا علم تھا تو وہ حزب اقتدار کے ارکان کے ساتھ یا حکومتی پارٹی کے ساتھ ایسا تعاون کیوں نہیں کرتے جس سے یہ سازش بے نقاب کی جائے ۔ جس سے سازش کو ختم کیا جائے ۔ جس سے ملک کے تحفظ کی ضمانت دی جا سکے ۔ جناب والا ۔ اگر ہم نے اس بحث کو محض تقاریر تک محدود رکھا تو ہم کسی definite conclusion پر نہیں پہنچ سکیں گے ۔ اگر ملک کے تحفظ کی ضمانت پنجاب اسمبلی کے فاضل ارکان دونوں طرف سے دے سکے ۔ اگر قائد ایوان کی طرف سے اور قائد حزب اختلاف کی طرف سے یہ ضمانت دی گئی کہ اس واقعہ کی تحقیقات میں جیسے وہ یقین دہانی کرا چکے ہیں اور جسے وہ ایک منحوس واقعہ قرار دے چکے ہیں ۔ اگر سب کی طرف سے مل کر ان تمام حقائق سے پردہ اٹھانے کے لیے اس ایوان میں یقین دہانی کرائی جاتی ہے تو میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ کسی ایک فرقہ سے تعلق رکھنے والے کسی ایک فرد کو اس بات کی جرات نہیں ہو گی کہ وہ ملک اور قوم اور امن عامہ کے ساتھ کھیل سکے اور ملکی وحدت کو اور قومی سالمیت کو نقصان پہنچا سکے ۔

جناب والا ۔ جس طرف سے بھی زیادتی کی گئی ہے ۔ اس کے بارہ میں وزیر اعلیٰ نے واضح طور پر یقین دہانی کرائی ہے کہ ہم ایسے اقدامات اٹھا

چکے ہیں جن کی رو سے دیکھا جائے گا کہ زیادتی کس کی ہے ۔ زیادتی ایک فرقہ کی ہے یا زیادتی ان نام نہاد ۔ اسلام نہاد ۔ اسلام پسندوں کی ہے جو ملک میں ایک ایسی فضا پیدا کرنی چاہتے ہیں ۔ جو اشتعال انگیزی سے کام لے کر ایک ایسی جماعت کی پالیسیوں کو ناکام بنانا چاہتے ہیں کہ جو صرف غریبوں کے حقوق کا تحفظ چاہتی ہے ۔ جو جماعت اس بات میں ایمان رکھتی ہے کہ اگر غریبوں کے حقوق کا تحفظ ہوا ، یہاں پر معاشی تبدیلی لائی گئی تو ملکی سلامتی کی ایک ابدی ضمانت دی جا سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ۔ آپ نے یہ صحیح فرمایا ہے کہ یہ جو افسوس ناک واقعہ ہوا ہے ، زیادہ تر تقاریر اسی موضوع پر ہونی چاہیئں ۔ لیکن موضوع کے متعلق تفصیل سے بحث ہو چکی ہے ۔ ایک منطقی نتیجہ جو اس بحث کے ساتھ ساتھ اخذ ہونا چاہیے ، یہ ضروری ہے کہ یہ ایوان اس مسئلے کی سنگین نوعیت کے پیش نظر لیڈر آف دی اپوزیشن کی جو تجویز ہے اس پر غور و خوض کرنے کے بعد ایک متفقہ قرار داد پاس کرے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا تحریک التوا میں قرار داد پاس ہو سکتی ہے ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ اگر ایوان کی رائے ہو تو قرار داد پاس ہو سکتی ہے ۔ جس طرح کی تقاریر کی گئی ہیں اس سے تو ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یہاں عقیدت مندان کی کافی تعداد موجود ہے جو یہ چاہیں گے ۔ اس کا منطقی نتیجہ یہی ہے اور اس کا پس منظر میں کچھ عرض کروں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب باقی مہران کے متعلق تو شاید شکوہ نہ بھی ہو سکے کیونکہ بہت سے دوست پہلی مرتبہ اس ایوان میں آئے ہیں ۔ آپ اس ایوان میں جہاں حزب اختلاف میں آ کر اہم رول ادا کر رہے ہیں ، وہاں زمام اقتدار میں بھی آپ کا بہت بڑا حصہ رہا ہے ۔ اس لیے آپ تو پارلیمانی اصولوں اور آداب سے واقف ہیں ۔ اگر آپ بھی اسی طرح اس سیلاب میں بہہ جائیں گے تو میرے لیے کام کرنا بڑا مشکل ہو جائے گا ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ میں سیلاب میں نہیں بہتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے جذبات کا احساس ہے میرے جذبات بھی اتنے ہی شدید ہیں جتنے اس ایوان کے فاضل اراکین کے ہیں ۔ لیکن جو کام آپ نے میرے سپرد کیا ہے ، میں اس کو اپنی انتہائی دیانتداری سے اور ان اصولوں کے

مطابق جن کے آپ بھی پابند ہیں ، ادا کرنے کی کوشش کروں گا ۔ اس لیے مجھ پر کچھ ذمہ داریاں ہیں ۔ جو ممبران اس ایوان میں نئے آئے ہیں شاید وہ ان آداب اور قواعد سے اتنے واقف نہ ہوں ، اس لیے ان کے لیے تو گنجائش ہو سکتی ہے کہ تھوڑی سی چھوٹ رکھی جائے ۔ مگر آپ اور میں بھی اس میں مصروف ہو جائیں تو کام بہت مشکل ہو جائے گا ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ میں عرض یوں کروں گا کہ یہ کوئی ایسا واقعہ نہیں ۔ صرف اس وقت یہ شدت اختیار کر گیا ہے ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ یہ آگ پنجاب میں پہلے بھی بھڑکی تھی اور اس سلسلے میں تمام صوبوں میں قادیانیوں کے خلاف ایجی ٹیشن ہوا تھا ۔ اس سلسلے میں غلام محمد صاحب ، جو گورنر جنرل تھے ، اور خواجہ ناظم الدین پرائم منسٹر تھے ، انہوں نے ایک کانفرنس طلب کی تھی جس میں میں بحیثیت چیف منسٹر بہاولپور کے شریک ہوا تھا اور اس میں یہ مسئلہ پیش ہوا تھا جو آج اس ایوان کے سامنے ہے ۔ خوش قسمتی یا بدقسمتی سے اکیلا میں ایک آدمی تھا جس نے اس کانفرنس میں یہ واضح طور پر بتا دیا تھا کہ باقی صوبوں کی نسبت بہاول پور کا مسئلہ الگ ہے ۔ بہاول پور میں تنسیخ نکاح کے سلسلے میں قادیانیوں کا ایک مقدمہ چلا تھا اور ہماری عدالتوں نے یہ فیصلہ دے دیا تھا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں ۔ لہٰذا میں نے یہ کہا تھا کہ میری حکومت کے نزدیک وہ غیر مسلم ہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

البتہ میں انہیں یہ اختیار دیتا ہوں کہ دوبارہ جا کر اپیل کریں ۔ اگر اپیل میں وہ فیصلہ set aside ہو جائے تو پھر ہم غور کرنے کے لیے تیار ہیں ۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب بہاول پور کی حیثیت ختم ہو چکی ہے اور اس کا تمام علاقہ پنجاب میں مدغم کر دیا گیا ہے تو عدالت کا وہ فیصلہ پنجاب پر بھی لاگو ہوتا ہے جب تک پنجاب کی ہائی کورٹ اس فیصلے کو set aside نہ کرے ۔ اگر یہ اسمبلی قرارداد پاس کرنا چاہے تو یہ عین عدالت کے فیصلے کے مطابق ہو گا کہ قادیانی پنجاب کے علاقے میں غیر مسلم ہیں ۔ لہٰذا اس فتنے کو دبانے کے لیے جب تک آپ ختم نبوت کا مسئلہ مکمل طور پر طے نہیں کر لیتے ، یا ان کو اقلیت قرار نہیں دیتے ، یہ آگ بھڑکتی رہے گی اور اس میں اور خطرات لاحق ہوں گے ۔ میں اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ اتفاق کریں گے کہ جہاں بہاول پور کی

assets and liabilities پنجاب کے حصہ میں آئی ہیں وہاں کورٹ کا یہ فیصلہ بھی پنجاب کی حدود میں لاگو ہوتا ہے اور میں ممبران سے درخواست کروں گا کہ وہ اس ایوان سے نہ اٹھیں جب تک یہ قرار داد منظور نہ ہو جائے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ میاں منظور احمد موہل

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب سپیکر ۔ آج اس معزز ایوان میں تحریک التوا پر بحث شروع ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس مسئلے پر موضوع سے ہٹ کر بحث کی جا رہی ہے ۔ اور میرے معزز ساتھی جذبات کا شکار ہو رہے ہیں ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس مسئلے پر نہایت اعتدال سے اور انتہائی پرسکون ماحول میں بحث کی جائے اور دیکھا جائے کہ وقت کی ضرورت معزز اراکین سے کیا تقاضا کرتی ہے اور وہ اس تحریک التوا کو کس طرح ٹیک اپ کریں ۔

جناب والا ۔ سب سے پہلا مسئلہ زیر بحث یہ ہے کہ موجودہ حکومت نے اس مسئلے میں کس حد تک دلچسپی دکھائی ہے ، کیونکہ تحریک التوا کا مقصد ہی محض یہ ہوتا ہے کہ حکومت کو gravity of the situation کا احساس دلانے کے لیے اس کے سامنے مسئلہ پیش کیا جاتا ہے اور اس لیے اس پر بحث کی جاتی ہے ۔ میرے دوست حاجی محمد سیف اللہ خان اور باقی حضرات نے مطالبات کی بھرمار کی ہے کہ انہیں اقلیت قرار دیا جائے اور یہ کیا جائے ، حالانکہ وہ رولز آف پروسیجر کو اچھی طرح جانتے ہیں ۔ یہ کہیں بھی نہیں لکھا ہوا کہ تحریک التوا کے بعد ایسا مطالبہ کیا جائے جسے ہاؤس منظور کرے ۔ مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ اس مسئلے پر بحث کی جائے اور حکومت کو احساس دلایا جائے کہ حالات کی سنگینی اس وقت یہ تقاضہ کرتی ہے کہ اس میں appro priate step لیں ۔ اور بس ۔ اس کے علاوہ اور کوئی مطالبہ نہیں ہوتا ۔

جناب والا ۔ اس سلسلے میں ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ ہمارے ملک کا مقدس آئین ہمیں کس بات کی اجازت دیتا ہے ۔ میں سب سے پہلے آئین کے آرٹیکل 5 کو ایوان میں پیش کروں گا :

Article 5(2) of the Constitution reads :-

> "(2) Obedience to the Constitution and law is the basic obligation of every citizen wherever he may be and of every other person for the time being within Pakistan.

جناب والا ۔ ہم اس بات سے انحراف نہیں کرتے اور ہم یہ ماننے کے لیے تیار ہیں کہ یہ مسئلہ بنیادی اہمیت کا حامل ہے ۔ لیکن یہ فورم کہ یہ تحریک التوا کی صورت میں پیش کیا گیا ہے ، یہ اس کا appropriate مقصد نہیں بلکہ اس کو ایک ریزولیوشن کی صورت میں دے سکتے ہیں اور اس کو زیر بحث لا سکتے ہیں ۔ لیکن اس سٹیج پر نہیں ۔ جناب والا ۔ آئین ہمیں کیا کہتا ہے ؟ یہی کہ ہم اپنے مقدس آئین کی پوری طرح سے تابعداری کریں کیونکہ قوم کے تمام رہنماؤں نے اجتماعی طور پر اسے منظور کیا ہے ۔ میں اسی طرح سے آرٹیکل 25 بھی ایوان کے سامنے پیش کروں گا جس میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے :

Article 25 (1) of the Constitution is :-

(1) All citizens are equal before law and are entitled to equal protection of law.

جناب والا ۔ اگر ہم مرزائیوں کو اقلیت بھی قرار دے دیں تو بھی ہمیں آئین اور قانون کی رو سے انہیں برابر کا تصور کرنا پڑے گا ۔ ہم کسی قوم ، یا فرقے کے لیے یہ نہیں کہہ سکتے کہ چونکہ یہ اقلیت میں ہیں ، اس لیے ہم ان کے ساتھ کسی اور انداز میں سلوک کرنے کے لیے تیار ہیں ۔ ویسے بھی ہمارے آئین میں یہ بھی ہے کہ ہم قانون کی بالادستی ، قانون کے تقاضوں کے مطابق ہر ایک کا فیصلہ مساویانہ طریق پر طے کریں گے ۔ اس میں یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ یہ فلاں پارٹی ، فلاں فرقے یا کسی خاص گروہ سے تعلق رکھتا ہے ۔ اس لیے ہمارا یہ کہنا کہ مرزائیوں نے یہ بات کی ہے ، لہذا ہمیں ان پر فوری طور پر کوئی ایسا ایکشن لینا چاہیے ۔ تو جناب والا ۔ یہ ناممکن ہے کیونکہ آئین ہمیں اجازت نہیں دیتا ۔ لیکن میں یہ ماننے کے لیے تیار ہوں کہ جو بھی قانون ان کو سزا دے گا وہ ہمارے قابل صد احترام وزیر اعلیٰ اس ایوان میں یہ برملا کہہ چکے ہیں کہ قانون جو ہے وہ اپنا راستہ اختیار کرے گا اور وہ سب کے ساتھ ایک ہی جیسا سلوک کرے گا چاہے وہ کتنا ہی با اثر آدمی کیوں نہ ہو ۔ چاہے وہ کسی جماعت سے کسی گروہ سے کسی فرقے سے ہی تعلق کیوں نہ رکھتا ہو ۔ جناب والا ۔ اس کے ساتھ ہی میں آئین کا آرٹیکل 33 بھی آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں یہ اس سلسلے میں بڑا واضح ہے ۔

33 - The state shall discourage parochial racial, tribal sectarian and provincial prejudices among the citizens.

تو آج ہمارے ہاؤس میں یہ ایک چیز پیدا کی جا رہی ہے کہ ہم فرقہ پرستی کو ہوا دیں اور اس طرح کی کچھ باتیں کریں جس سے ملک کے اندر لاقانونیت کی فضا پیدا ہو جائے تو اس لیے ہمیں یہ سوچنا چاہیے ۔ یہ ٹھیک ہے یہ واقعہ افسوس ناک ہے میں اس کی مذمت کرتا ہوں لیکن اس مرحلے پر ہم پر جو ذمہ داری مجموعی طور پر عاید ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم سب یہاں جمع ہو کر بیٹھیں اور اس مسئلے کا حل سوچیں اور وہ حل یہی ہے کہ ہم تمام لوگ پھر اپنے اپنے حلقہ اثر میں لوگوں کو اطمینان دلائیں کہ اس وقت قوم کی یہ ضرورت نہیں ہے کہ ہم فرقہ پرستی میں پڑ جائیں اور آپس میں ایک دوسرے سے تصادم کریں یا ٹکرائیں ۔ ٹھیک ہے ایک واقعہ ہوا ہے اس کے متعلق میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ موجودہ حکومت پوری دیانت داری کے ساتھ بغیر کسی دباؤ کے برابر انصاف کرے گی اور جو بھی قانون شکنی کرے گا اور قانون شکن ہوں گے ان کو برابر سزا دی جائے گی اور نہ صرف سزا دی جائے گی بلکہ ایسی عبرت ناک سزا دی جائے گی کہ آئندہ کسی کو ایسی حرکت کرنے کی جرأت نہ ہوگی ۔ اس طرح سے ۔ جناب والا ۔ میں آئین کا آرٹیکل 36 بھی پیش کرتا ہوں جس میں یہ واضح طور پر لکھا ہوا ہے ۔

> 36 - The state shall safeguard the legitimate rights and interests of minorities, including their due representation in the Federal and provincial services.

اس لیے جناب والا ۔ اگر وہ اقلیت بھی ہوں تو ہمیں ان کے حقوق کی جو جائز حقوق ہیں ان کی حفاظت کرنی پڑے گی ۔ بہر حال میں جناب چیف منسٹر صاحب کو پھر اپیل کروں گا کیونکہ یہ ایوان کی متفقہ رائے ہے کہ یہ ایک افسوس ناک واقعہ ہے اس میں پوری مستعدی سے جلد از جلد جنہوں نے بھی ایسی حرکت کی ہے ان کو زیادہ سے زیادہ عبرت ناک سزا دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ راجہ منور احمد ۔

راجہ منور احمد ۔ جناب سپیکر ۔ آج کی تحریک التوا میں جو واقعہ زیر بحث ہے یہ کل دوپہر کے وقت ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر پیش آیا ہے ۔ جہاں تک اس واقعہ کا تعلق ہے کوئی ذی حس شہری اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ یہ واقعہ انتہائی افسوس ناک ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت نے اب

تک جو اقدامات اس سلسلے میں کیے ہیں اس سے بھی اور بڑھ چڑھ کر جہاں تک آئینی اور قانونی اقدامات کا تعلق ہے وہ اس سلسلے میں کیے جانے چاہئیں اور اس میں کوئی حرج نہیں ۔ جیسا کہ چند ممبران نے یہ رائے دی ہے کہ اگر ہائی کورٹ کا جج اس سلسلے میں انکوائری کر لے ۔ تو میرا خیال ہے یہ واقعہ اس اہمیت اور نوعیت کا ہے کہ اگر اس سلسلے میں ہائی کورٹ کا کوئی جج مقرر کر دیا جائے اور وہ ان معاملات کی تہہ تک پہنچے کہ جب 22 تاریخ کو یہ ٹرین گئی اور اس کے بعد جب وہ ٹرین کل واپس آئی تو اس عرصے میں کافی دن تھے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں نے یہ شرارت کی ہے انہوں نے سوچ سمجھ کر کی ہے اور اس نقطہ نگاہ کو سامنے رکھ کر کی ہے یعنی شرارت کے نقطہ نظر کے پیش نظر انہوں نے یہ سب کچھ کیا ہے ۔ اگر واقعہ فوری طور پر ہوتا تو ہم یہ سمجھتے کہ یہ عام حالات میں رونما ہوا ہے اور اسے عام واقعہ سمجھ کر ٹالا جا سکتا تھا لیکن چونکہ جس طریقے سے یہ واقعہ ہوا ہے کہ ایک ٹرین گزری اور پھر واپس آئی تو جب واپس آئی تو ایک واقعہ ہوا اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ جس گروہ نے یا جس طبقے کے لوگوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ان لوگوں کو مارا جائے یا پیٹا جائے یا جس طریقے سے بھی یہ واقعہ عمل میں آیا ہے اس کی پوری طرح سے چھان بین اور چھان پھٹک ہونی چاہیے تاکہ اس سلسلے میں پتہ چلے کہ یہ واقعہ اگر فرض بھی کر لیا جائے جو ایک دلیل یہاں ہاؤس میں ہمارے ایک دو دوستوں نے دی ہے کہ یہ واقعہ محض یہاں فرقہ وارانہ قسم کے حالات پیدا کرنے کے لیے یا فسادات کو ہوا دینے کے لیے یا کوئی اور کارروائی کرنے کے لیے رونما ہوا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے کہ واقعی یہ واقعہ اس لیے کیا گیا ہے کہ اس قسم کے حالات پیدا ہوں تو اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے کہ واقعہ کس طریقے سے ہوا ۔ ان کے محرکات کیا ہیں ۔ کون اس کے محرک ہیں ۔ کون لوگ ہیں جو اس واقعے کے ذمہ دار ہیں یہ بالکل پن پوائنٹ کرنے کے لیے اس واقعے کی مکمل تحقیقات ایک غیر جانب دار ایجنسی سے ضرور ہونی چاہیے ۔

جہاں تک امن کا تعلق ہے اس لحاظ سے میں یہ درخواست کروں گا کہ اس ایوان کے ممبران پر اس صوبے کے امن کی ذمہ داری ہے ۔ ان کو چاہیے کہ وہ بجائے اس بات کے کہ جذبات کی لہر میں بہیں وہ امن کے ضامن ہیں اور امن کی ذمہ داری ان کے اوپر ہے ان کو چاہیے کہ وہ اس کے بارے میں اپنے اپنے

علاقوں میں اور اپنے اپنے اضلاع میں اور اپنے اپنے حلقوں میں اس بات کے لیے بہتر انتظام کریں کہ اس سلسلے میں حکومت کے لیے کوئی ایسا انتظامی مسئلہ پیدا نہ ہونے پائے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دیا جائے یا نہیں مسئلہ جو اس وقت زیر بحث ہے وہ یہ نہیں۔ ویسے میں یہ کہوں گا کہ اس سلسلے میں حکومت پورے طریقے سے جو بھی اس کے سامنے آئینی اقدامات ہیں وہ کرے گی اور ان کو کرنے چاہئیں۔ لیکن جہاں تک جذبات کا تعلق ہے اس وقت جو اس ہاؤس میں ہمارے سامنے تحریک التواء ہے وہ یہ ہے کہ جو کل واقعہ اس سلسلے میں پیش آیا اس کی تفصیلات جو ہیں ان کے مطابق آیا حکومت اپنی ذمہ داریاں پوری کر رہی ہے یا نہیں۔ اس سلسلے میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ میری طرف سے جو درخواست ہے وہ یہ ہے کہ حکومت کو یہ فیصلہ کرنا چاہیئے۔ یہ اس لیے بھی ضروری ہے کیونکہ دیر تک لوگوں کے دل میں شبہات رہیں گے کہ یہ کس طرح سے واقعہ ہوا۔ اس میں زیادتی کس کی تھی۔ پہل کس کی تھی۔ اس لیے بہتر ہو گا کہ ایک ہائی کورٹ کا جج اس کی غیر جانب دارانہ انکوائری کرے اور اس کا فیصلہ جو ہے وہ تمام لوگوں کے لئے۔ تمام پاکستان کے مسلمانوں کے لیے اس بات کے لیے تسلی اور سکون کا باعث بنے گا اور ان کو پتہ چلے گا کہ یہ واقعہ کس صورت میں پیدا ہوا۔ وہ کیا حالات تھے جن میں یہ واقعہ پیش آیا ہے۔

جناب والا۔ ہمارے بعض دوستوں نے ہمارے منشور کا حوالہ دے کر کہا ہے کہ ہمارے منشور میں اسلام کو ہمارا دین ضرور قرار دیا گیا ہے اور اس میں یہ بھی کوئی بحث کی بات نہیں ہے کہ جہاں اسلام کو ہمارا دین کہا گیا ہے وہاں ہم یہ کہیں کہ سوشلزم ہماری معیشت ہے۔ یہ کوئی آپس میں اسلام اور سوشلزم کے مقابلے کا وقت نہیں تھا۔ یہاں تو بات سیدھی ہے کہ جو لوگ بھی نظریہ پاکستان میں یقین رکھتے ہیں۔ جو لوگ بھی پاکستان میں ہجرت کر کے آئے ہیں یا جو یہاں بستے تھے یا جنہوں نے پاکستان کے حق میں ووٹ دیئے جنہوں نے پاکستان کے لیے کوشش کی۔ جنہوں نے پاکستان کو بنایا اور جو لوگ رسول کریم صلعم پر ایمان رکھتے ہیں اور ختم نبوت پر یقین رکھتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر وہ لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو انہیں یہ حق ہونا چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں اور وہ لوگ اگر پاکستان پیپلز پارٹی میں اپنا سیاسی اعتقاد رکھتے ہیں۔ اگر وہ پاکستان پیپلز پارٹی کی

حکومت پر اعتماد رکھتے ہیں تو ان کو یہ حق ہے کہ وہ یہ کہیں کہ اسلام ہمارا دین ہے اور کیونکہ اسلام ان کا دین ہے۔ اس لیے وہ اس پارٹی پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ اس پارٹی کی قیادت پر اعتماد رکھتے ہیں۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اسلام کے دین پر ایمان جو ہم اور رسول کریم صلعم پر ایمان اور اعتقاد جو ہے اور ختم نبوت پر ایمان جو ہے اس کی تفصیلات پر بحث جو ہے کہ آیا ختم نبوت جو ہے ختم رسالت جو ہے اور لانبی بعدی کی تفصیلات جو ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ جہاں تک ہماری ذات کا تعلق ہے یہ بھی ایک علمی بحث ہے۔ اس کے لیے جیسا کہ میرے ایک معزز دوست نے یہ کہا کہ اسلامی مشاورتی کونسل جو ہے وہ موجود ہے۔ اس مسئلہ کا حل وہاں ہو سکتا ہے۔ وہاں کیا جانا چاہیے۔ وہی اس کا اصل فورم ہے کہ وہاں اس مسئلے کو کہ آیا اس صورت میں کہ لوگ جو ہیں وہ اس طریقے سے ایمان رکھتے ہیں ان کا یہ اعتقاد ہے طے کر لیا جائے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میرے بارے میں بھی ابھی پچھلے دنوں چٹان میں ایک خبر شائع ہوئی۔ چٹان والوں نے لکھا کہ جناب راجہ منور احمد کو ان کی پارٹی کی طرف سے جناب حنیف رامے کا مشیر مقرر کیا گیا ہے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ میں اس معاملہ میں ایک دفعہ نہیں بلکہ بیشتر مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ اعتقادی لحاظ سے صرف ایک مسلمان ہوں اور میں کسی اور فرقہ سے۔ کسی اور گروہ سے۔ کسی اور دین سے تعلق نہیں رکھتا۔ میں اس لیے آج ضروری سمجھتا تھا کہ اس بات پر اپنے دوستوں کو اخباروں کے ذریعے سے اور دوسرے طریقوں سے یہ کہہ سکوں کہ میں ایک مسلمان ہوں میں سوفیصد مسلمان ہوں اور جس طرح کے عام مسلمانوں کے عقائد ہیں اس طرح سے میرے بھی وہ عقائد ہیں۔ میری کسی ایسے گروہ یا فرقہ یا کسی کے ساتھ نہ کسی قسم کے وابستگی ہے اور نہ میں کسی کے پاس گیا ہوں۔ نہ میری سیاسی تعلق ہے۔ لیکن اس کے باوجود لوگوں نے تو لمبی لمبی اور بڑی جذباتی تقریریں کرنے کی کوشش کی ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ ان کے سیاسی تعلقات اور سیاسی روابط اس جماعت کے ساتھ کیا ہیں۔ لیکن اس کے باوجود میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی جو social life ہے یا ان کی جو سیاسی زندگی ہے اس کے بارہ میں ہمیں کوئی اختیار نہیں کہ اگر لوگ لوگوں کے ساتھ تعلقات رکھتے ہیں۔

لیکن سوال یہ ہے کہ جن لوگوں کے تعلقات نہیں ہیں جو لوگ اس قسم کے تعلقات بھی نہیں رکھتے اس کے باوجود بھی ان کے بارہ میں اس قسم کا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے تو اس لیے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ حضرات کو اس وقت اس نازک دور میں جو پاکستان کی تاریخ میں سب سے نازک دور ہے جس میں آج پاکستان پیپلز پارٹی گزر رہی ہے تو ہمارے حزب اقتدار اور حزب اختلاف دو بھی چاہیے کہ اگر وہ قومی فریضہ ادا کر رہے ہیں ۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایک اسلامی مملکت میں بستے ہیں تو ان کا فرض ہے کہ وہ اسلامی حقوق اور اسلامی رواداری کو ملحوظ خاطر رکھ کر ۔ ان کو سامنے رکھ کر دیکھیں کہ جہاں تک اس واقعہ کا تعلق ہے اس واقعہ کو اس واقعہ کی حیثیت میں دیکھیں اس کو یہ نہ کہیں کہ وہاں کس نے ظلم کیا ہے ۔ کس نے زیادتی کی ہے تو جن لوگوں نے جن لوگوں پر ظلم کیا ان کو سزا دینی چاہیے اور جہاں تک علمی اور مذہبی بحث کا تعلق ہے اس کے لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کو اس معاملہ میں آئینی حق پہنچتا ہے تو یہ ایک الگ مسئلہ ہے ۔ لیکن جہاں تک آئین کا تعلق ہے اس قسم کی کوئی بحث اس ہاؤس میں نہیں ہو سکتی ۔ اس لیے کہ یہ بحث قومی اسمبلی میں جب آئین بنا تھا ہو چکی ہے ۔ آئین کی ذمہ داری ہے کہ اگر کوئی اس قسم کے مسائل ہیں اگر اس قسم کی ضرورت ہو تو حکومت نے اس معاملہ میں پہلے ہی آئین میں کافی حد تک انتظامات رکھے ہیں کہ کن لوگوں کو کن حالات میں کس قسم کی ذمہ داریاں سونپی جا سکیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلنیشن ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ mental reservation کے بغیر میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ بارہا یہاں اس کی طرف آئین کا حوالہ دیا گیا ہے ۔ آئین متفقہ طور پر پاس ہوا تھا اور اس کا credit بھٹو پارٹی کو جاتا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے ۔ لیکن اس آئین کے اندر اسلام کی تعریف کر دی گئی ہے کہ اسلام کس چیز کا نام ہے اور مسلمان کون ہے کہ حضرت محمد آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا ۔ یہ پریذیڈنٹ اور وزیر اعظم حلف کے اندر شامل ہے ۔ آئین کی یہ پہلی دفعہ ہے ۔ اس طرف ہے بارہا یہ کہا گیا ہے کہ امن کی ضمانت حزب اختلاف پر بھی عائد ہوتی ہے ۔ جہاں تک امن کے قیام کا سوال ہے ہم امن کے قیام میں بالکل تعاون کریں گے تاکہ کوئی بدامنی پیدا نہ ہو لیکن جہاں تک اسلام کا سوال ہے ہم اس معاملہ پر کسی آدمی کے ساتھ کوئی مصالحت نہیں کر سکتے ۔ چاہے سارے

کا سارا پاکستان جل کر راکھ ہو جائے ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے لیکن ہم رسول پر کوئی حرف نہیں آنے دیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر اعلیٰ صاحب ۔ کیا آپ تقریر کریں گے ابھی ویسے لسٹ پر تو اٹھارہ نام باقی ہیں اور یہ بحث کل تک چل سکتی ہے ۔

آوازیں ۔ آپ نے تو کل کے لیے وعدہ فرمایا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ باقی جو نام رہ گئے ہیں انہیں بھی تقریر کرنے کا موقع دیجیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی نام بہت باقی ہیں ۔ اسی لیے میں نے تو کہا تھا کہ اگر فاضل اراکین ایک ایک منٹ تقریر کرنے کے لیے تیار ہو جائیں تو میں ایک سو بیس ممبران کو accommodate کر سکتا ہوں ۔

آوازیں ۔ بحث کل کے لیے رکھ دیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے اس کو کل کے لیے ملتوی کر دیں تاکہ سب حضرات اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ویسے ایوان کا وقت تو میں نے پندرہ منٹ بڑھا دیا ہے مگر وقت indefinitely تو نہیں بڑھ سکتا ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ اس مسئلہ پر بحث سے حکومت کو امداد ملے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس بات سے میرا تعلق نہیں ہے کہ حکومت کو امداد ملتی ہے ۔ اس سے حکومت کو سکون ملتا ہے یا اس سے حکومت کو تکلیف ہوتی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ شیڈول میں یہ تھا کہ جمعہ ہفتہ اور اتوار کو چھٹی ہوگی ہم جمعہ کے دن کام کرنے کے لیے تیار ہیں آپ اس کو کل پر ملتوی فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر اعلیٰ ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ وزیر اعلیٰ صاحب کی تقریر سے پہلے یہ فیصلہ ہو جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر اعلیٰ ۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر چودھری حنیف رامے) ۔ جناب والا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ آپ کی رولنگ کے بعد اس پر بحث کرنا اپنی جگہ پر

بھی خطرے سے کھیلنے سے کم نہیں ۔ اس کے باوجود دو گھنٹے سے اس مسئلہ پر بحث ہو رہی ہے ۔ اگر ہم یہ سوچیں کہ ہم اس بحث کو کسی نہج پر لے جا کر اسے نتیجہ خیز بنا لیں گے یہ خیال عبث ہے ۔ جب سے یہ مسئلہ اٹھا تب سے علماء اور مختلف صحاف اور ادیب قلم اٹھاتے رہے ہیں اور یہ ابھی تک اس طرح سے چل رہا ہے اس مسئلہ کو ہم یہاں حل نہیں کرا پائے ۔ اس لیے زیادہ ضروری یہی ہے کہ جس واقعہ کی رعایت سے آج ہم تحریک التوائے کار لے کر آئے ہیں اور اس پر بحث کرنا چاہتے تھے اس پر ہم اپنی توجہ مرکوز رکھیں لیکن چونکہ دونوں جانب سے میرے دوستوں نے جس گرم گفتاری کا ثبوت دیا ہے اس کے بعد ضروری ہوگیا ہے کہ اب میں اپنی گزارشات میں بھی کسی نہ کسی حد تک گفتگو کو شامل کروں اس کا جواب دینے کی کوشش کروں ۔

جناب والا ۔ میں مانتا ہوں کہ یہ مسئلہ واقعی ایسا تھا کہ اس پر گرم گفتاری جائز ہے اور جیسا علامہ اقبال رحمت علیہ نے فرمایا ہے ۔

گفتار کے اسلوب پہ قابو نہیں رہتا
جب روح کے اندر متلاطم ہوں خیالات

جناب والا ۔ واقعی یہ مسائل ایسے ہیں جو ہماری روحوں سے تعلق رکھتے ہیں اور اس سے جذبات میں آجانا کوئی نئی بات نہیں ۔ کوئی عجب بات نہیں ۔ لیکن ان کے متعلق میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مسائل ایسے ہیں جو انسانوں سے تعلق رکھتے ہیں ۔ انسانی زندگی سے ان کی بنا ہوئی ۔ معاشروں کی صحت اور ان معاشروں کے اندر رچنے بسنے والی نسلوں کے لیے ان کے مستقبل کے لیے اہمیت رکھتے ہیں ۔ اس لیے ہمیں صرف جذبات سے ہی نہیں بلکہ ٹھنڈے سبھاؤ سے اپنے ذہن سے تحمل اور رواداری کے جذبے کے تحت بھی ان پر سوچنا اور غور کرنا ہوگا ۔

جناب والا ۔ ہم نے بار بار اسلام کی بات کی ہے ۔ اسلام کی رعایت سے بات کی ہے لیکن اسلام ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ ۔ " ولا یجرمنکم شنان قوم عن صدو کم عن المسجد الحرام عن تعتدو " ۔ ہمیں کسی سے بغض کسی سے عداوت اتنا دور نہ لے جائے کہ ہم انصاف سے منحرف ہو جائیں ۔ جناب والا ۔ یہی اسلام ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ "قالوللناس حسنہ" کہ جب انسانوں سے یا انسانوں کے بارے میں بات کی جائے تو اس میں حسن ہونا چاہیے ۔ امن میں

خوبصورتی ہونی چاہیے اس میں شائستگی ہونی چاہیے ۔ اس میں یقیناً وہ اسلوب نہیں ہونا چاہیے جس سے انسان کے احترام کی بجائے انسانیت سے نفرت ٹپکتی ہو ۔

جناب والا ۔ یوں بھی اگر ہم کسی کو برا سمجھتے ہوں کسی سے نفرت بھی کرتے ہوں تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شیوہ اختیار کیا جس طریقہ سے انہوں نے بدی کا مقابلہ کیا قران اس پر یہ کہتا ہے اور دستور کی صورت میں کہتا ہے "وجادلھم بالتی ہی احسن" کہ برائی کو بھی اس طرح سے ختم کرو کہ اس مقابلے میں جو قوت اپنی طرف سے روئے عمل لاؤ ۔ وہ اچھائی کی قوت ہو اگر دوسرے برے ہیں اگر وہ آپ کو ایسے کلمات سے یاد کرتے ہیں جو آپ کو پسند نہیں آتے ۔ جناب والا ۔ نے ہمیں یہی راستہ دکھایا ہے کہ ان لوگوں کے لیے ان لوگوں کے کلمات کے مقابلہ میں آپ اچھے کلمات کہیں اور اچھائی کو پسند کریں ۔

جناب والا ۔ اسلام نے یہ تعلیم دی کہ اگر آپ دوسروں کے جھوٹے خداؤں کو برا کہیں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ آپ کے سچے خدا کو برا کہیں گے ۔ اس لیے ہمیں اگر کوئی ناپسند بھی ہے کسی کا مسلک کسی کا عقیدہ پسند نہیں بھی ہے تب بھی یہی دستور یہی شیوہ یہی مسلک ہے اہل ایمان کا کہ وہ اچھا سبھاؤ اور اچھے کلمات سے گفتگو کرتا ہے اگر آپ اپنے خیالات کی تبلیغ چاہتے ہیں تو کیا جن لوگوں نے اسلام کی تبلیغ کی انہوں نے تبلیغ کا یہ راستہ اختیار کیا ؟ گفتگو کا ایسا راستہ اختیار کیا کہ ایسے نہج پر ابھارا کہ دلوں میں اترتے چلے گئے ۔ اسلام کی بات تلوار سے نہیں پھیلی ۔ اسلام کی بات ایک خوشبو کی طرح ایک رس کی طرح جیسے رس اور خوشبو پھلوں کے اندر سرایت کر جاتی ہے اسی طرح اسلام کی خوشبو اور اسلام کا رس پھیلا ۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ ہی اس معاملہ میں سرخرو ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات آپ ثابت کریں اور اسے غالب کریں تو راستہ بھی انہیں کا اختیار کیجیئے ۔ یہ راستہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ نہیں ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ حکومت کے بارے میں کہا گیا ہے کہ حکومت جھجک محسوس کرتی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں اس غریب حکومت کے ساتھ اس سے زیادہ کیا مذاق ہو سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ میں پوچھتا ہوں آج 26 منگل کی تاریخ میں

وہ کون سی حکومت ہے جسے دعوی نہ رہا ہو کہ وہ زبردست اسلامی حکومت ہے لیکن کوئی اسلامی حکومت متفقہ طور پر یہ نہیں کر سکی ۔ میں سمجھتا ہوں پہلی مرتبہ بلکہ دنیا میں پہلی مرتبہ ختم نبوت کے نظریات کو استحکام دیا گیا ۔ لیکن جناب والا ۔ جب آپ کی زبان سے ہمارے لیے ۔ خدا را اگر ہم سے کوئی اچھا کام ہو جائے ۔ اس کی تعریف کریں ۔ سیانے کہتے ہیں میں اگرچہ سیانا نہیں لیکن پھر بھی اگر بروں میں کوئی اچھی چیز نظر آئے اس کا بھی اقرار اور اعتراف کرنا چاہیے کہ وہ شخص جو یوں تو اپنے کردار اور عمل کے لحاظ سے پورا نہ اترتا ہو لیکن آپ کی داد اور اعتراف کے بعد ہو سکتا ہے وہ پورا اترے ۔ اور وہ اچھائی اس کے بعد استحکام پکڑ جائے ۔ اگر میرے اور آپ کے دوست یہ توقع کرتے ہیں کہ ہم بھی کوئی اچھا کام کریں تو پھر انہیں اچھے کام کی داد دینی چاہیے ۔ جناب والا ۔ یہ بات اپنی جگہ پر ہے کہ آج ہم جس مسئلہ پر بحث کر رہے ہیں وہ مسئلہ یہ نہیں تھا جس پر بحث کی گئی ۔ بہر حال اس پر اتنی بحث ہوئی یہ آپ نے اپنے جذبات کے اظہار کے لیے بحث کی یا اس بات کے لیے کہ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ واقعہ جو ہوا اس کی تہہ میں دراصل یہ ایک خلفشار ہے جو ہمارے ذہنوں اور روحوں میں موجود ہے ۔ میں اس اعتبار سے سمجھتا ہوں کہ آپ نے اچھا کیا کہ اس بات کو بھی ہوا دے دی ۔ بہر حال یہ مسائل ہیں جو ہمارے علماء کو اور ہماری دستور ساز اسمبلی اور اس کے قائم کردہ اداروں کو حل کرنا ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اپنے وقت پر ایک بہتر اور ٹھنڈے ماحول میں ہونا چاہیے اور آج کے سلگتے ہوئے ماحول میں اگر آج ہم اس پر غور کریں گے تو کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکیں گے ۔ جناب والا ۔ بے شک میرے فاضل دوستوں نے اپنی طرف سے کچھ وضاحت کی ہے ۔ لیکن ہو سکتا ہے اس ایوان کے کچھ اور فاضل ممبر ہوں جو اس عقیدے سے تعلق رکھتے ہوں ۔ ان کے بارے میں آج ہم نے اچھی زبان استعمال نہیں کی ۔ میں سمجھتا ہوں کم از کم اتنا تو خیال کر لینا چاہیے تھا کہ کچھ دوست ہمارے ہاں بھی یہاں ہو سکتے ہیں جو اس عقیدے سے اس جماعت سے تعلق رکھتے ہوں ۔ اور نہیں تو کم از کم ان کے استحقاق کا ہی خیال کر لیا جاتا لیکن ایسا نہیں کیا گیا ۔ بے شک سمجھیں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہیں ۔ لیکن ایک ایسی حقیقت بھی ہے ۔ جس میں ہم اور وہ ہمیشہ ایک رہے ہیں ۔ نہ آپ ان کو نکال سکتے ہیں نہ وہ اپنے سے آپ کو نکال سکتے ہیں ۔ یہ انفعالیت کا

دائرہ ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ انسانیت میں کمی ایک فرد پر بھی آئے تو قرآن حکیم کا یہ فیصلہ ہے کہ اگر تم ایک انسان کو قتل کرتے ہو تو تم نے پوری انسانیت کو قتل کیا ہے ۔ اور جب ایک انسان کا دل دکھاتے ہیں کہ اس کے عقائد ان کے خیال کے بارے میں اس زبان سے بات کرتے ہیں تو یہ بھی سوچنا چاہیے کہ کیا ہم احترام انسانیت کے اصول پر قائم ہیں یا نہیں ہیں ۔ بہر حال جہاں تک حکومت کا تعلق ہے اس کی پوزیشن بالکل واضح ہے کہ حکومت قانون کے ذریعے سے حکومت کرنا چاہتی ہے ۔ میں نے کہا تھا اور میرا یہ یقین ہے اور میرا ایمان ہے کہ ہماری حکومت کا اولین اور بنیادی اصول یہ ہوگا کہ ہم قانون کی بالا دستی قائم رکھیں ۔ جناب والا ۔ قانون کی بالا دستی کے لیے کوئی بھی طبقہ کوئی بھی جماعت اپنے آپ کو بالا تر نہیں سمجھ سکتی ۔ نہ تو اقلیت اس سے بالا تر ہے اور نہ ہی اکثریت ۔ جناب والا ۔ قانون ایک ایسی سفاک چیز ہے ۔ نہ وہ وزیر اعلیٰ کو دیکھتا ہے نہ وہ قائد ایوان کو دیکھتا ہے نہ وہ یہ دیکھتا ہے کہ قائد حزب اختلاف ہے ۔ اور نہ ہی وہ یہ دیکھتا ہے کہ کون سے طبقے کے لوگ زیادہ ہیں ۔ نہ ہی یہ دیکھتے ہیں کہ کون سے طبقہ کے لوگ کم ہیں ۔ کم ہوں یا زیادہ جو قانون کو اپنے ہاتھ میں لے گا قانون کا پہیہ گردش میں آجائے گا ۔ اور اس کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا ۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی شخص یہ سوچتا ہے تو میں یہ واضح طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ قانون اس شخص کو پیس کر رکھ دے گا ۔ جناب والا ۔ ہم قانون اور تشدد کی جس ماحول میں بات کر رہے ہیں ۔ کیا ہم اس سے اپنی آنکھیں چار نہیں کریں گے ۔ یا ہم نہیں دیکھیں گے کہ آج کس زمان و مکان پر گفتگو ہو رہی ہے ۔ جناب والا ۔ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ پاکستان جو نیا نیا صدمہ اور شکست سے باہر نکلا ہے ۔ اور اس نے ایک نئی زندگی کا سامان پیدا کیا ہے پاکستان کیسے بھول سکتا ہے جب اس کے حصے کرکے دونیم کر دیا گیا ۔ جب ہم شکست کے صدمہ سے دو چار کر دیے گئے ۔ اور اس دشمن کے ہاتھ سے ایک صدمہ پہنچا جس کا سر ہزار سال تک ہمارے اسلاف کے سامنے جھکا ہوا تھا اس دشمن نے ہمارا سر جھکا دیا تو اس دشمن کے سربراہ نے یہ اعلان کیا کہ میں اس سے بھی بڑی خوشخبری 1972ء مارچ میں اپنی قوم کو دوں گی ۔ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں اور توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ ذرا سوچیے تو سہی کہ اتنی بڑی خوشخبری پاکستان کے ختم ہو جانے کے بعد اور کیا ہو

سکتی ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں ۔ جناب والا ۔ یہ خوشخبری اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ پاکستان کے دو ٹکڑے ہو چکے ہیں اور بقیہ چار ٹکڑے اور کر دیے جائیں ۔ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا یہی منصوبہ تھا ۔ جو اندرا گاندھی نے اپنی قوم کے سامنے پیش کرنا تھا لیکن یہی دستور جسے بنانے میں خداوند تعالیٰ نے اپنی جانب سے ایک شرف عظیم عطا کیا اور جس پر پوری قوم متحد اور متفق ہو گئی تو دشمن کے عزائم خاک میں مل گئے ۔ لیکن جناب والا ۔ کیا دشمن اس کے باوجود چپکے سے بیٹھا رہا ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ جس منصوبہ کو وہ پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہتا تھا ۔ اسے بلوچستان ۔ سندھ ۔ سرحد اور اسے یہاں تک کہ سندھ میں لسانی فسادات کی صورت میں پایہ تکمیل تک پہنچانے کی سازش کی گئی ۔ جناب والا ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہماری سرحدوں پر ایسے سامان پیدا کیے ۔ ہمارے ان صوبوں میں ایسے حالات پیدا ہوں کہ یوں معلوم ہو کہ پاکستان آج ختم ہوا ۔ کل ختم ہوا ۔ جناب والا ۔ نہ سندھ میں یہ سازش کامیاب ہوئی نہ سرحد میں یہ سازش کامیاب ہوئی ۔ اگر سندھ میں بلوچستان میں یا سرحد میں ایسے تھوڑے بہت فساد ہو بھی جاتے تب بھی پاکستان کا اس وقت تک کچھ نہیں ہو سکتا تھا جب تک پنجاب قائم و دائم ہے چنانچہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی سازش آخری کڑی تک پہنچ گئی ہے اور اب یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ پنجاب بھی فسادات کی آگ کی لپیٹ میں آجائے ۔ لیکن میں ایوان کے اس مقام سے یہ اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ اہل پنجاب اس سازش سے واقف ہیں اور دشمن کی اس سازش کو کسی صورت میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اور ہم پنجاب کو فرقہ وارانہ فسادات ہوں یا خانہ جنگی ہو کسی صورت میں آگ میں دھکیلنے کے لیے تیار نہیں ۔

جناب والا ۔ یہاں بڑی آسانی کے ساتھ یہ کہہ دیا گیا کہ پاکستان چاہے جل کر راکھ ہو جائے لیکن پھر بھی ہم یہ بات نہیں چھوڑیں گے ۔ میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام ایک نظریہ ہے اسلام ایک حقیقت ہے اسلام ایک دستور ہے ۔ لیکن اسلام کو نافذ کرنے کے لیے ایک جسم کی بھی ضرورت ہے ۔ اس برصغیر پاک و ہند میں اسلام اس وقت بھی آزاد تھا ۔ اقبال کے انداز میں ملک کو اس وقت بھی آذان دینے کی آزادی تھی ۔ اور اس کے باوجود بھی

برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے یہ اندازہ کیا کہ صرف اذان دے لینے اور سجدے کر لینے سے اسلام پر عمل نہیں ہوتا ۔ اسلام پر عمل اس صورت میں ہوگا کہ ایک جداگانہ سر زمین اور ایک وطن عزیز ہو ۔ ایک جسم ہو ۔ جس کے اندر اسلام کی روح جاری و ساری ہو ۔ جناب والا ۔ پاکستان کی دنیا ہی اسلام کا ایک جسم ہے ۔ جب جسم ختم ہو جاتا ہے ۔ جب جسم کو کاٹ دیا جاتا ہے تو روح بھی پرواز کر جاتی ہے ۔ جناب والا ۔ میں جنگ بدر کے وہ لمحے آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں جب میرے اور آپ کے آقائے نامدار نے اپنے رب کے سامنے یہ کہا تھا ۔ اے خدا یہ مٹھی بھر انسان آج جو تیرے حضور میں حاضر ہیں ۔ اگر آج ان کو کچھ ہوگیا ۔ تو اے خدا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ روئے زمین پر کوئی تیرا نام لیوا باقی نہ رہے ۔ اس لیے یہ انسان جو کہ اسلام کے جسم کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ ان کا وجود بھی ضروری ہے ۔ اسلام کے لیے مسلمان کا وجود بھی ضروری ہے ۔ اور ایک وطن عزیز کی بھی ضرورت ہے ۔ ایک خطہ زمین کی بھی ضرورت ہے ۔ جہاں اسلام کا قانون اسلام کا نظریہ ۔ اسلام کی ثقافت اور وہ تمام ادارے جو کہ اسلام نے رائج کیے ہیں ۔ جاری و ساری رہیں ۔ ورنہ اس کے بغیر اسلام ایک تجریدی حقیقت ہوگا ۔ اس لیے جناب والا ۔ جو شخص اسلام اور پاکستان کو جدا کرتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ نہ تو وہ اسلام کی خدمت کر رہا ہے ۔ اور نہ وہ پاکستان کی خدمت کر رہا ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ یہ صورت حال ہے جس سے آج ہم گزر رہے ہیں ۔ اس میں بے شک ہمارا یہ رویہ ہو سکتا ہے کہ ہم گرما گرم تقریریں کریں اور جذبات کا اظہار کریں ۔ لیکن خدارا کسی صورت میں بھی اس گرم گفتاری کو خانہ جنگی اور فسادات کی جانب نہ چلنے دیں ۔ اس لیے کہ اس سے پہلے بھی ہماری اپنی تاریخ میں ہماری اپنی حکومت میں ۔ ہماری اپنی نظروں کے سامنے 1953 میں وہ سب کچھ ہوا جس نے اس ملک میں پہلی دفعہ مارشل لا کی داغ بیل رکھی ۔ جو کوئی بھی اس واقعہ کو اتنا طول دینا چاہتا ہے کہ فسادات ہوں ۔ اور وہ اپنے جذبات کے پردے میں قانون کو ہاتھ میں لے ۔ وہ دوسرے معنوں میں یہ کوشش کر رہا ہے کہ پھر ایک دفعہ جمہورت کا کارواں واپس ہو جائے اور مارشل لا کو دعوت دینا چاہتا ہے ۔ ہم جنہوں نے جمہوریت کی جنگ لڑی ہے ۔ اس معزز ایوان میں یہ اعلان کرنا چاہتے ہیں ۔ کہ ہم کسی صورت میں

بھی جمہوریت کے اس کارواں کو رکنے نہیں دیں گے ۔ اور اس کارواں کو آگے لے جائیں گے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ یہ لمحہ ایسا ہے کہ اس میں ہم تحمل سے سوچیں ۔ یہ لمحہ ایسا ہے کہ بے شک باہر آتش نمرود بھڑک رہی ہو ۔ لیکن اس میں ہمارا رویہ یہ ہونا چاہیئے کہ ۔

ہوں آتش نمرود کے شعلوں میں بھی خاموش
میں بندہ مومن ہوں ۔ نہیں دانہ اسفند

آج مجھے افسوس ہے کہ ہمارا رویہ اسی طرح کا ہے جیسے دانۂ اسفند کا رویہ کہا جا سکتا ہے ۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ زیادہ بول کر اونچا بول کر اور جذبات کا اظہار کر کے یہ مسائل حل ہو جائیں گے ۔ نہیں ۔ یقیناً نہیں ۔ جذبات آپ کے بھی ہیں ۔ میرے بھی ہیں ۔ شاید میرے ان ساتھیوں جن کو میری اس تقریر کی وجہ سے بولنے کا موقعہ نہیں مل سکا ۔ کے جذبات آپ کو دیکھنا چاہئیں ۔ آپ نے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے ۔ اپنے جذبات کی طرف اشارہ کیا ہے ۔ جناب والا ۔ کس کے جذبات نہیں ہیں ۔ اپنے آقا کے لیے ۔ اپنے ہادی کے لیے ۔ اپنے رہنما کے لیے ۔ میں ۔ میرے ماں باپ ۔ میری اولاد ۔ میرا سب کچھ اس نبی پر قربان جس نے ہمیں اور ہمارے اسلاف کو راہ ہدایت دی ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ کس کے جذبات نہیں ہیں ۔ لیکن آج یہ لمحہ ہے ۔ کہ ہمیں جذبات کے ساتھ ہوش مندی سے بھی کام لینا ہوگا ۔ اور یقیناً ان لوگوں کو جنہوں نے جذبات کا اظہار کرنا چاہا ۔ میرے ساتھیوں نے بھی کیا ۔ آپ نے بھی کیا ۔ ان کی نیت بہت نیک ہو سکتی ہے ۔ لیکن ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ بعض اوقات جہنم کا راستہ نیک نیتوں سے بٹا ہوا ہوتا ہے ۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اپنی نیت کی نیکی کو اتنی دور لے جائیں کہ ہم جب پہنچیں ۔ تو پتہ چلے کہ ہم جہنم میں پہنچ گئے ہیں ۔ اس لیے کہ ہم جہنم خود دنیا میں بھی بنا لیتے ہیں ۔ اس لیے آئیے ہم یہ سوچیں کہ جو کچھ ہم چاہتے ہیں اس کو حاصل کیسے کرنا چاہیے ۔ اس لیے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ جب آج ہم یہ بات کر رہے ہیں تو ہم کس زمان و مکاں پر کھڑے ہیں ۔ آج جب ہماری سرحدوں کے آس پاس ایٹم بم پھٹ رہے ہیں ۔ تو کیا یہ وقت نہیں ہے کہ ہم اپنے آپ کو متحد اور منظم

رکھیں ۔ آج جب کہ ہم ساری دنیا کو العالم الثالث کو اسلامی دنیا کے اتحاد کی دعوت دے رہے ہیں ۔ کیا ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ ہم اپنی صفوں میں انتشار کو ختم کریں ۔ کیا ضروری نہیں کہ ہم پہلے اپنے اندر اتحاد کی قوتوں کو محفوظ کریں ۔ مستحکم کریں ۔ جناب والا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے تمام دوست اس سے متفق ہوں گے کہ آج کا یہ لمحہ بے شک کتنا ہی آتشیں ہو ۔ کتنا ہی سنگین ہو ۔ اس کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم ٹھنڈے دل سے سوچیں ۔ اور کسی صورت میں بھی وطن عزیز کو آگ کے ان شعلوں کے سپرد نہ کریں جن میں 25 سال تک وہ جلتا رہا ہے ۔ جناب والا ۔ حکومت نے جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے قانون کی بالا دستی کی خاطر ہر وہ اقدام کیا ہے کہ جس کے تحت اس واقعہ سے ملوث لوگوں کو پوری طرح سے انتہائی شفقت کے ساتھ گرفت میں لیا جاوے گا ۔ اور فوری طور پر لیا گیا ۔ چنانچہ رات گزرنے نہیں پائی تھی ۔ اور ربوہ میں 71 لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ کسی صورت میں بھی کوئی لحاظ نہیں کیا گیا ہے کہ اس میں کون لوگ ملوث تھے ۔ جو بھی تھے ۔ جن کے بارے میں ہمیں اطلاع ملی ہے کہ یہ لوگ اس میں شامل تھے ۔ کسی بھی رو رعایت کے بغیر قانون ان کے اوپر اپنی گرفت لا چکا ہے ۔ ان لوگوں کو عدالت میں پیش کیا جا چکا ہے ۔ ان لوگوں کا پاکستان پینل کوڈ کی مختلف دفعات کے تحت چالان کیا جا چکا ہے ۔ ان کو جوڈیشل لاک اپ میں رکھا گیا ہے ۔ اس صورت میں تمام دوستوں کو تسلی ہونی چاہیے کہ حکومت کسی صورت میں بھی ۔ کہیں بھی ۔ جہاں بھی کوئی شخص قانون کو اپنی گرفت میں لینا چاہے گا ۔ اس کو کسی صورت میں معاف نہیں کرے گی ۔ تمام بڑے شہروں میں اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے ۔ اور میں نے حکومت کے سربراہ کی حیثیت سے اس بات کی ہدایات کی ہیں کہ کسی بھی رورعایت کے بغیر ۔کوئی بھی چاہے وہ اقلیت سے تعلق رکھتا ہو ۔ اکثریت سے تعلق رکھتا ہو ۔ کسی فرقے سے تعلق رکھتا ہو ۔ کوئی شخص جو اس واقعے کو فرقہ وارانہ شکل دینے کی کوشش کریگا ۔ جو اس کو فسادات کی جانب اور خانہ جنگی کی جانب لے جائے گا ۔ اس کے اوپر قانون سختی سے گرفت کرے گا ۔

آخر میں جناب والا ۔ اس معزز ایوان کے معزز اراکین کی خواہش کا احترام

کرتے ہوئے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ اس واقعہ کی انتہائی غیر جانب دارانہ تحقیق کے لئے ہائی کورٹ کے جج کا تقرر کیا گیا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ جن فاضل اراکین نے اس بحث میں حصہ لینا تھا لیکن وقت کی کمی کے باعث ان کو موقعہ نہ مل سکا ۔ ان کے نام یہ ہیں ۔ مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ شیخ محمد اقبال ۔ امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ میاں مصطفیٰ ظفر قریشی ۔ سردار امجد حمید دستی ۔ مسٹر اسماعیل ضیا ۔ مسٹر نذر حسین منصور ۔ بیگم ریحانہ سرور ۔ شمیم احمد خان ۔ جاوید حکیم قریشی ۔ ظفر اللہ خان بھروانہ ۔ مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ چوہدری غلام قادر خان ۔ میاں خان محمد رائے میاں خان کھرل ۔ چوہدری بشیر احمد ۔ مسٹر محمد اشرف ۔ سید ناظم حسین شاہ ۔ ڈاکٹر حلیم رضا اور کرنل جمیل اللہ خان ۔

اب ایوان کی کاروائی 3 جون 1974ء بروز سوموار 9 بجے صبح تک ملتوی کی جاتی ہے ۔

(ایوان کا اجلاس 3 جون 1974ء بروز سوموار 9 بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا) ۔

فہرست

(حوالہ نشان زدہ سوال نمبر 5635)

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور یا مالک	چٹ نمبر	تاریخ		مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے سی	چالان زیر غور/بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
1	جنوری	1150-LEF	رکشہ	3/112, 99/112	محمد نعیم	215	1	1/1/1973	انشورنس کارڈ	50/-	
2	—	6594-LEF	—	44/106, 99/112	فردوس	,,	2	,,	رجسٹریشن	25/-	
3	—	8511-LEE	ٹیکسی	99/112, 5/112 3/112	غلام عباس	,,	3	,,	انشورنس	35/-	
4	—	2590-LEJ	بس	99/112	عاشق حسین	,,	4	,,	رجسٹریشن	25/-	
5	—	9763/LEC	رکشہ	99/112	محمد حبیب	,,	5	,,	رجسٹریشن	بری	
6	—	8695-LEH	ٹرک	85/112	مرادعلی	134.4	16	2/1/1973	انشورنس	25/-	
7	—	3012-LEG	ٹریکٹر	3/112	محمد رفیق	,,	17	,,	رجسٹریشن	بری	

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	بک نمبر	چٹ نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات اے ۔ سی صاحب	جرمانہ بعدالت	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
8	جنوری	4773-LEF	ٹرک	94/125, 23/112	شادی	134-4	18	2/1/73	لائسنس	65/-	
9	—	3088-LEJ	رکشہ	44/106, 99/112	محمد ظفر	,,	19	,,	رجسٹریشن	40/-	
10	—	578-LEF	موٹر سائیکل	94/125 3/112/د	محمد صدیق	,,	20	,,	رجسٹریشن	10/-	
11	—	8533-LEC	رکشہ	78/112	محمد طفیل	,,	21	,,	انشورنس	10/.	
12	—	4972-LEH	رکشہ	85/112	محمد شاہ	,,	22	,,	انشورنس	10/-	
13	—	9905-LEH	رکشہ	85/112	محمد انور	,,	23	,,	انشورنس	10/-	
14	—	9981-LED	رکشہ	5/112,3/112	بشیر احمد	,,	24	,,	رجسٹریشن	30/-	
15	—	496-LEJ	رکشہ	5/112,3/112	محمد اکبر	517	1	4/1/73	رجسٹریشن کارڈ	50/-	
16	—	1356-LEH	رکشہ	9/112,3/112	محمد مشتاق	,,	2	,,	رجسٹریشن	55/-	
17	—	9969-LEF	رکشہ	32/112,3/14	بشیر احمد	,,	3	,,	رجسٹریشن	40/-	
18	—	8099-LEG	رکشہ	3/112,90/12	نذیر مسیح	,,	4	,,	انشورنس	35/-	
19	—	3996-LEJ	رکشہ	99/12,3/112	شوکت علی	12911	15	,,	رجسٹریشن	45/-	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	چٹ نمبر تاریخ	مقبوضگی کاغذات اے - سی صاحب	جرمانہ بعدالت	چالان زیر غور بعد عدالت وجہ تاخیر فیصلہ
20	جنوری	2956-LEJ	ویگن	5/112,3/112	محمد اکرم	,, 16 4/1/1973	انشورنس	50-/	
21	—	1719-BU	ٹرک	94/112	میاں حسن	,, 17 ,,	لائسنس	120/-	
22	—	3851-LEJ	ویگن	99/112	غلام عباس	,, 18 ,,	انشورنس		
23	—	7648-LEE	ویگن	99/112,3/112	محمد علی	,, 19 ,,	رجسٹریشن	50/-	
24	—	8276-LEF	ٹریکٹر	99/112	وارث خان	,, 20 ,,	,,	70/-	
25	—	321-LEG	ٹریکٹر	99/112	عبدالستار	,, 21 ,,	,,	65/-	
26	—	8043-LEJ	ویگن	124-3/112 3/112	سعید احمد	,, 22 3/1/1973	,,	75/-	
27	—	3640-AIR	ٹرک	78/112	گل خان	,, 23 ,,	لائسنس	30/-	
28	—	1446-MY	ٹریکٹر	90/4,99/4,3/14	محمد بوٹا	,, 24 ,,	چٹ چالان	120/-	
29	—	723-LEJ	ٹریکٹر	44/106	محمد صادق	,, 25 ,,	,,	50/-	

1	2	3	4	5	6	7		8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	چٹ نمبر	تاریخ نمبر	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے - سی صاحب	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
30	جنوری	1520-LEJ	ٹریکٹر	99/112	عمر دین	26	3/1/1973	چٹ چالان	60/-	
31	—	590-LEH	ٹرک	32/112	اللہ دتہ	27	,,	رجسٹریشن کارڈ	100/-	
32	—	4255-LEH	بس	5/14,3/12	عبدالقادر	25	6/1/1973	لائسنس	130/-	
33	—	9528-GT	موٹر سائیکل	32/112	عبدالسعید	13404	,,	لائسنس	10/-	
34	—	1728-LEG	رکشہ	5/12,3/112	عبدالحمید	892	,,	انشورنس کارڈ	30/-	
35	—	8173/LEH	رکشہ	5/12,3/12, 90/12	قمر زمان	14	,,	انشورنس	60/-	
36	—	6176-LEC	موٹر سائیکل	3/102	لیاقت محمد	15	,,	انشورنس	10/-	
37	—	155-RIC	ویگن	99/112,98/112	محمد یامین	15	,,	لائسنس	150/-	
38	—	2928-LEJ	رکشہ	5/12,3/112	محمد اعظم	17	,,	رجسٹریشن	60/-	
39	—	3997-LEG	رکشہ	5/112,3/14	نثار احمد	18	,,	رجسٹریشن	55/-	
40	—	4136-LEG	سکوٹر	99/12,3/12	محمد الطاف	19	,,	لائسنس	20/-	
41	—	6071-SG	بس	99/12	محمد اسلم	20	,,	رجسٹریشن	60/-	
42	—	5325-AJK	ٹرک	39/12,23/14, 3/14	غلام حسن	21	,,	رجسٹریشن	240/-	
43	—	7387-RI	ٹرک	78/14,94/125 3/14	مشتاق احمد	1	12026	رجسٹریشن	190/-	
44	—	6774-RIA	ٹرک	82/12,78/12	قاسم علی	2	,,	رجسٹریشن	100/-	

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم و ہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	بک نمبر	چٹ نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے - سی - صاحب	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
45	جنوری	2436-GA	ٹرک	78/14,39/112	اعجاز احمد	12926	3	1/6/1973	رجسٹریشن	120/-	
46	—	2827-ST	ویگن	3/12,23/12 3/14	شبیر	,,	4	,,	انشورنس	90/-	
47	—	4172-PRA	رکشہ	115,49/5 5/11,3/12	نذیر احمد	,,	5	,,	رجسٹریشن	135/-	
48	—	4565-GA	بس	43/106,99/112	محمد فقیر	401	5	,,	لائسنس	175/-	
49	—	7515-GT	بس	78/112,44/106 99/112	محمد شفیق	,,	6	,,	لائسنس	190/-	
50	—	7879-LEF	رکشہ	85/112	عبدالحمید	,,	7	,,	لائسنس	25/-	
51	—	169-LEH	رکشہ	3/106,94/12, 5/112	نیک محمد	115	7	,,	لائسنس	175/-	
52	—	819-LEH	رکشہ	85/112	محمد اقبال	,,	8	7/1/1973	لائسنس	35/-	
53	—	8168-LEB	ٹرک	99/112,87/112	محمد رشید	,,	9	,,	لائسنس	170/-	
54	—	6 00/LEG	ویگن	23/112,3/112	سردار احمد	,,	10	,,	لائسنس	130/-	
55	—	294-LEH	رکشہ	94/112,3/112, 82/112	معظم بیگ	,,	11	,,	روٹ پرمٹ	85/-	

1	2	3	4	5	6	7		8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	بک نمبر	چلان نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے - سی	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
56	جنوری	7342-LEG	رکشہ	23/112,3/112, 5/112,99/112	جاوید	115	12	7/1/1973	انشورنس	135/-	
57	—	6979-GT	بس	3/112,99/112	محمد یوسف	,,	13	,,	انشورنس	150/-	
58	—	5307-PRA	رکشہ	90/112,5/112 3/112	عبدالکریم	,,	14	8/1/1973	انشورنس	60/-	
59	—	3312-LEH	سکوٹر	85/112,23/113 3/112	خوشی محمد	525	3	,,	,,	10/-	
60	—	3954-MR	ٹرک	23/112,5/112 3/112,78/112	ثروت اللہ	,,	4	8/1/1973	انشورنس کارڈ	180/-	
61	—	7510-LEH	سکوٹر	82/112	نصیر احمد	,,	5	,,	لائسنس	15/-	
62	—	7007-LEE	ٹیکسی	75/98	محمد رمضان	,,	6	,,	لائسنس	50/-	
63	—	3434-LEJ	کار	23/112,3/112	حبیب اللہ	,,	7	,,	,,	15/-	
64	—	4260-LEF	رکشہ	94/125,	محمد حیات	,,	8	,,	لائسنس	25/-	
65	—	8087-LEE	رکشہ	5/112,3/112	خورشید احمد	,,	9	,,	انشورنس	30/-	
66	—	5356-LEH	موٹر سائیکل	3/112 99/ 112,93/115	محمد نعیم	402	1	9/1/1973	رجسٹریشن	10/-	

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	بک نمبر	چٹ نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے - سی	چالان زیر غوربعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
67	جنوری	659-LEG	کار	3/112,99/112, 93/112	شہر گل	402	2	9-1-1973	,,	15/-	
68	—	5989-LEF	ٹرک	111,84/112, 3/112,85/112	محمد حنیف	,,	3	,,	لائسنس	230/-	
69	—	3890-LEG	بس	5/112,3/112, 99/112	محمد شریف	,,	4	,,	رجسٹریشن	150/-	
70	—	1736-BU	ٹرک	43/106,93/125 5/112,3/112	معظم	,,	5	,,	رجسٹریشن	200/-	
71	—	9478-LEG	سوٹر سائیکل	3/112,94/125	رفاقت علی	,,	6	,,	لائسنس	180/-	
72	—	7880-GT		94/106,99/112		,,	7	,,			
73	—	8083-LEG	ٹریکٹر	94/106,39/112	محمد یعقوب	,,	8	,,	لائسنس	120/-	
74	—	1205-LEE	رکشہ	5/112,3/112	اللہ دین			,,		160/-	
75	—	5898-LEG	رکشہ	85/112,94/125	خیر بخش	406	1	10/1/1973			
76	—	5208-BBC	ویگن	85/112,78/112	محمد علی	,,	2	,,	رجسٹریشن	70/-	
77	—	5437-AJK	رکشہ	78/112,47/06	محمد سیف	,,	3	,,	لائسنس	190/-	
78	—	3229-LEG	ٹرک	3/112	فہیم مجتبیٰ	,,	4	,,	رجسٹریشن		

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	بک نمبر	چٹ نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے ۔ سی	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
79	جنوری	3229-LEG	سکوٹر	5/112,3/112	نصیر احمد	406	5	10-1-1973	رجسٹریشن		
80	—	6209-LEC	رکشہ		نصیر احمد	,,	6	,,	لائسنس	10/-	
81	—	177-MH	رکشہ	5/112,3/112	دین	,	7	,,	لائسنس	21(/-	
82	—	5242-LR	ٹرک	5/4/23/3	مشتاق احمد	,,	8	,,	انشورنس	200/-	
83	—	3279-LEC	ٹرک	115/125,73/12 3/112	شبیر احمد	55	1351	,,	,,	270/-	
84	—	8930-LEF	رکشہ	3/112	محمد یونس	,,	52	20/1/1973	رجسٹریشن	40/-	
85	—	4616-LEG	رکشہ	99/112,94/105	محمد یاسین	,,	53	,,	,,	90/-	
86	—	9620-LEG	سکوٹر	3/112	عبدالکریم	,,	54	,,	رجسٹریشن	10//	
87	—	9122-LEF	کار	8?/112	ریاض گل	,,	55	22/1/1973	,,	15--	
88	—	2616-LEF	رکشہ	94/125,3/112	محمد اکرم	,,	56	,,	چٹ چالان	65/-	
89	—	6560-HD	سکوٹر	3/112	محمد شفیق	55	1357	,,	,,	10/-	
90	—	938-LEC	موٹر سائیکل	23/112	اشفاق	,,	58	,,	لائسنس	10/-	
91	—	1813-BU	ٹرک	3/112,23/112 78/112	شیر زمان	,,	59	,,	لائسنس	225/-	
92	—	6500-KAX	ٹیکسی	3/112,5/112, 23/112	جاوید	,,	60	,,	انشورنس	60/-	

1	2	3	4	5	6	7		8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	چٹ نمبر	بک نمبر	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے - سی	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
93	جنوری	8775-RIB	ٹرک	76/107,5/112, 3/112	محمد رفیق	60	55	رجسٹریشن	190/-	
94	—	975-MY	ٹرک	76/107	محمد اکبر	515	515	رجسٹریشن	80/-	
95	—	3509-RIA	سکوٹر	89/112,99/112, 3/112	محمد نواز	127	,,	رجسٹریشن	10/-	
96	—	3851-SG	ٹرک	1155/112,3/112, 98/112	خجر دار	127	,,	انشورنس	250/-	
97	—	5098-KAG	کار	32/112	طارق	128	,,	لائسنس	20/-	
98	—	3477-LEG	کار	78/112	گل محمد	129	,,	لائسنس	15/-	
99	—	6178-RIA	ٹرک	5/112,3/112	امانت علی	130	,,	انشورنس	170/-	
100	—	4468-RIB	ٹرک	78/112	عبدالستار	131	,,	لائسنس	110/-	
101	—	8902-KLG	کار	85/112	سعیدالرحمان	132	,,	,,	10/-	
102	—	5290-SG	کار	73/98,3/112	صاحب	176	918	,,	10/-	
103	—	504-LR	کار	99/112,5/112	محمد یعقوب	177	,,	رجسٹریشن	20/-	
104	—	7031-LEG	کار	23/112,5/112	محمد جمال	178	,,	رجسٹریشن	50/-	
105	—	8174-LED	کار	23/112,5/112	نسیم احمد	179	,,	چٹ چالان	70/-	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	چٹ نمبر	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے - سی	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
106	جنوری	9299-LEG	رکشہ	3/112,5/112	اختر	180	رجسٹریشن	60/-	
107	—	3485-LEE	ٹیکسی کار	94/106, 5/112	قرین	181	انشورنس	70/-	
108	—	778-LEE	کار	3/112	رحمت اللہ	182	ایل - آئی - پی	10/-	
109	—	1901-RJB	ٹرک	76/112	شوکت	183	رجسٹریشن	140/-	
110	—	6868-PIN	کار	23/112	سجاد	184	,,	10/-	
111	—	3211-RIA	کار	27/112,78/112	محمد اعظم	185	لائسنس	15/-	
112	—	7249-RIA	موٹر سائیکل	78/112	سلطان	186	,,	10/-	
113	—	8121-LEE	کار	23/112	باغ دین	187	لائسنس	15/-	
114	—	1748-GA	ٹرک	99/112,5/112	شجر	188	رجسٹریشن	210/-	
115	—	2635-MY	ٹرک	76/109	عبداللہ	189	رجسٹریشن	110/-	
116	—	2310-LEH	ٹرک	76/107,5/112	منیر احمد	185	رجسٹریشن	260/-	
117	—	8684-RTB	ٹرک	5/112,3/112	علی احمد		رجسٹریشن	230/-	
118	—	7361-LEH	سکوٹر	112,87/112	گلزار احمد		رجسٹریشن	5/-	

1	2	3	4	5	6	7		8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	چٹ نمبر	بک نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت جناب اے ۔ سی	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
120	جنوری	2290-RIC	ٹرک	3/112,89/112	ریاض احمد	1826	74	28/1/73	انشورنس	245/-	
121	—	6407-RIA	ٹرک	69/112,62/112	حبیب احمد	27	,,	,,	انشورنس	210/-	
122	—	4568-LEF	رکشہ	115,5/112,3/112	صدیق محمد	28	,,	,,	رجسٹریشن	120/-	
123	—	2029-LEH	سوزوکی	94/105,23/112,	چنن دین	29	,,	,,		5/-	
124	—	2444-SA	ٹرک	23/112,6/112,	محمد منیر	30	,,	,,	چٹ چالان	270/-	
125	—	5892-LEG	رکشہ	6-20/112,93/112 115/35/112,5 /112,3/112	خالد محمود	31	,,	,,	رجسٹریشن	245/-	
126	—	578-LEJ	موٹر سائیکل	99/-3/112	چراغدین	1726	,,	,,	انشورنس	5/-	
127	—	1036-LEJ	موٹر سائیکل	89/-99/112	محمد یوسف	27	,,	,,	لائسنس	10/-	
128	—	8974-LED	ٹرک	78/112	محمد اسلم	28	,,	,,	لائسنس	130/-	
129	—	2337/LEJ	ویگن	86/112,89/112	سردار ولد	29	,,	,,	لائسنس	140/-	
130	—	6631-LR	سکوٹر	94/125,90/112	رحمت اللہ	5376	216	1/2/73		30/-	
131	—	3568-LEH	سوزوکی	23/112 32/ 12	عبدالمجید	77	,,	,,		10/-	
132	—	2597-BU	ٹرک	5/112,3/112,86 /112,44/106	محمد جان	78	,,	,,	رجسٹریشن	140/-	
133	—	,,	ٹرک	5/112,44/106	مالک	78	,,	,,	رجسٹریشن	150/-	
134	—	5625-LEH	بس	44/106-99/112	محمد امین	43	206	2/2/73	لائسنس	145/-	
135	—	2691-LEH	ٹیکسی کار	5/112,3,/112 87/112	محمد ظہور	14	,,	,,	لائسنس	90/-	

1	2	3	4	5	6	7		8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر قسم وہیکل		نوعیت جرم	نام ڈرائیور	چٹ نمبر	یک نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت جناب اے - سی	چالان زیر غرر بعدالت وجہ تا خیر فیصلہ
136	فروری	2621-LEH	ٹیکسی کار	5/112	مالک	15	206	2/2/73	لائسنس	40/-	
137	—	4723/LEG	رکشا	82/112	محمد اشرف	16	,,	,,	رجسٹریشن	20/-	
138	—	8722-LEB	ٹرک	82/112,78/112	سعید احمد	17	,,	,,	لائسنس	40/-	
139	—	6737-LEB	ٹرک	44/106,99/112	تازک علی	18	,,	,,	لائسنس	70/-	
140	—	,,	ٹرک	44/106	مالک	19	,,	,,	لائسنس	30/-	
141	—	797-LEG	ٹرک	44/106,76/107 78/112	محمد شکیل	20	,,	,,	رجسٹریشن	160/-	
142	—	2496-LEH	ٹرک	23-25 90/112	محمد خادم	1	525	4/2/73	انشورنس	150/-	
143	—	6226-GM	موٹرسائیکل	32/112, 90/112,19/112	محمد انور	2	,,	,,	لائسنس	25/-	
144	—	2122-RIC	ویگن	5/112,3/112 44/106,99/112	محمد انور	3	,,	,,	لائسنس	85/-	
145	—	,,	ویگن	5/112	مالک	4	,,	,,	لائسنس	30/-	
146	—	260-LR	ٹیکسی کار	5/112,3/112	محمد امین	5	,,	,,	رجسٹریشن	30/-	
147	—	,,	,,	5/112	مالک	6	,,	,,	رجسٹریشن	20/-	
148	—	4493-LEG	رکشا	163/112	محمد ریاض	7	,,	5/2/73	لائسنس	40/-	
149	—	,,	رکشا	163/112	مالک	8	,,	,,	لائسنس	25/-	

1	2	3	4	5	6	7		8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	پک نمبر	چٹ نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت جناب اے ۔ سی	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
150	فروری	9453-LEF	رکشا	3/112	محمد یونا	525	9	5/2/73	رجسٹریشن	-/30 روپے	
151	—	,,	رکشا	5/112	مالک	,,	10	,,	رجسٹریشن	25/-	
152	—	5362-LEH	رکشا	115/44/106 5/112,3/112	فتح محمد	,,	11	6/2/73	رجسٹریشن	40/-	
153	—	,,	رکشا	5/112	مالک	,,	12	,,	رجسٹریشن	200/-	
154	—	706-LEG	ٹرک	115/94/125,20/ 112,89/112,3/112	احمد علی	,,	12	,,	رجسٹریشن	-/50 روپے	
155	—	,,	ٹرک	5/112	مالک	,,	14	,,	رجسٹریشن	-/60 روپے	
156	—	2691-LR	ٹرک	6-9/112	بشیر احمد	,,	15	,,	رجسٹریشن	50/-	
157	—	,,	ٹرک	,,	مالک	,,					
158	مارچ	1789-LHR	کار	3/112,82/112 78/112.	محمد دین	925	1	9/3/73	رجسٹریشن	-/40 روپے	
159	—	966-LEJ	ٹرک	5/112,3/112, 78/112	مقبول	,,	2	,,	رجسٹریشن	-/80 روپے	
160	—	,,	ٹرک	5/112	مالک	,,	3	,,	رجسٹریشن	30/-	
161	—	1265-BR	ٹرک	5/112;3/112	نواب خان	,,	4	,,	رجسٹریشن	130/-	
162	—	,,	ٹرک	5/112	مالک	,,	5	,,	رجسٹریشن	25/-	
163	—	2312-ST	ٹرک	28/14;5/112	صاحب دین	,,	6	,,	رجسٹریشن	80/-	
164	—	,,	ٹرک	5/112	مالک	,,	7	,,	رجسٹریشن	30/-	

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	بک نمبر	چٹ نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت جناب اے۔ سی	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
165	مارچ	2821-LEG	موٹر سائیکل	94/125,98/112	محمود احمد	572	2	10/3/73	رجسٹریشن	50/-	
166	—	8288-LEG	ویگن	5/112,3/112	عبدالرشید	,,	3	,,	رجسٹریشن	80/-	
167	—	,,	ویگن	5/112	مالک	,,	5	,,	رجسٹریشن	40/-	
168	—	1812-SA	ٹرک	115,94/125, 90/112,3/112	غلام رسول	685	17	11/3/73	رجسٹریشن	180/-	
169	—	,,	ٹرک	5/112	مالک	,,	18	,,	رجسٹریشن	20/-	
170	—	9785-RM	ٹرک	99/112,76/112	ولایت مسیح	,,	19	,,	رجسٹریشن	60/-	
171	—	,,	ٹرک	44/106	مالک	,,	20	,,	رجسٹریشن	30/-	
172	—	8547-LEE	ٹیکسی کار	5/112,3/112	محمد سلیم	309	7701	18/3/73	لائسنس	30/-	
173	—	,,	ٹیکسی کار	5/112	مالک	,,	7702	,,	لائسنس	15/-	
174	—	253-LEJ	ٹریکٹر	44/06,76/107	محمد یعقوب	,,	7703	,,	لائسنس	50/-	
175	—	,,	ٹریکٹر	44/106	مالک	,,	7704	,,	لائسنس	30/-	
176	—	4687-LEG	رکشا	90/112,5/112	سعید احمد	,,	7705	20/3/73	لائسنس	100/-	
177	—	,,	رکشا	44/106,5/112	مالک	,,	7706	,,	لائسنس	50/-	
178	—	2039-DM	رکشا	44/106,76/112	انور	,,	7707	,,	لائسنس	45/-	
179	—	,,	رکشا	44/106	مالک	,,	7708	,,	لائسنس	30/-	

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	چٹ نمبر	ہک نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے سی صاحب	چالان نمبر زیر غور بعدالت وجہ تا خیر فیصلہ
180	مارچ	1709-LED	رکشا	111,90/112, 5/112,3/112	محمد صادق	7709	309	21/3/73	چٹ چالان	40/-	
181	—	—	موٹرسائیکل	5/112	مالک	7710	—	—		30/-	
182	-	6551-KAD	موٹرسائیکل	94/125.89/112	اعجاز احمد	7711	—	—		30/-	
183	—	557-MN	ٹرک	6-9/112	انور	4201	—	—	لائسنس	85/-	
184	—	1077-HA	ٹرک	94/125,90/112	محمد طالب	—	—	—		150/-	
185	—	—	ٹرک	5/112,44/106	مالک	—	—	—		50/-	
186	—	745-HA	ٹرک	111,115,94/112 3/112,5/112	محمد یوسف	—	—	—		150/-	
187	—	,,	ٹرک	5/112,44/106	مالک	—	—	—		80/-	
188	—	8969-RI	ٹرک	85/112	عزیز احمد	—	—	—	لائسنس	30/-	
189	—	2432-LED	سکوٹر	94/112,3/112	نصیر احمد	—	—	—	رجسٹریشن	25/-	
190	—	4749-LR	کار	14/125.3/112	ظفر احمد	—	—	—	رجسٹریشن	40/-	
191	—	4899-LEH	بس	85/112,99/112	محمد طفیل	—	—	—	رجسٹریشن	80/-	
192	—	4047-LEF	رکشا	115,44/106	محمد اسلم	—	—	—		65/-	
193	—	"	,,	5/112,44/106	مالک	—	—	—	—	85/-	
194	—	8547-LEF	ٹیکسی کار	5/112,3/112	محمد سلیم	—	—	—	—	50/-	

فہرست

997

1	2	3	4	5	6	7		8	9	10
نمبر شمار	نمبر مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	چٹ نمبر	بک نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے سی صاحب	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
195	مارچ	8547-LEF	ٹیکسی کار	5/112,3/112	مالک	21/3/73	—	—	309	30/-	
196	—	,,	سکوٹر	5/112	محمد حسین	—	—	—	—	10/-	
197	—	59,65-LR	سکوٹر	3/112	ناز	—	—	—	—	50/-	
198	—	4076-LER	رکشا	3/112,184	عبدالرشید	,,	,,	,,	,,	30/-	
199	—	,,	موٹر سائیکل	5/112	مالک	—	—	—	—	20/-	
200	—	4364-GA	موٹر سائیکل	3/112	عبدالرحمان	—	—	—	—	15/-	
201	—	2611-LEG	رکشا	90/112	محمد امین	—	—	—	—	20/-	
202	—	,,	رکشہ	5/112	مالک	—	—	—	—	15/-	
203	—	3343-LEG	ویگن	5/112,3/112	محمد انور	—	—	—	رجسٹریشن	80/-	
204	—	,,	ویگن	5/112	مالک	—	—	—	رجسٹریشن	30/-	
205	—	1978-LEH	رکشا	124-3/112	محمد سلیم	21226	1070	1/4/73	,,	25/-	
206	—	,,	رکشا	124-3/112	مالک	27	—	—	,,	10/-	
207	—	8537-LEJ	موٹر سائیکل	3/112	محمد سرور	28	—	—	انشورنس	15/-	
208	—	376-LEH	رکشا	3/112	محمد جمیل	29	—	—	انشورنس	15/-	
209	—	,,	رکشا	5/112	مالک	30	—		—	15/-	

1	2	3	4	5	6	7		8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	بک نمبر	چٹ نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات اے ۔ سی صاحب	جرمانہ بعدالت	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
210	فروری	6359-LEG	رکشہ	5/112, 3/112	محمد اشفاق	134-4	30		رجسٹریشن	15/-	
211	—	,,	رکشہ	100,5/112 49/112	مالک	,,	31	,,	رجسٹریشن	40/-	
212	—	3504-LEG	سکوٹر	1/112	محمد شریف	175	4601	2/4/73	رجسٹریشن	30/-	
213	—	3327-LEG	رکشہ	115.23/112, 3/112	یونس	,,	,,	,,	—	45/-	
214	—	,,	رکشہ	5/112	مالک	,,	3	,,	—	30/-	
215	—	8792-KAC	ٹیکسی کار	115,2د/112	اکرم	,,	4	,,	—	20/-	
216	—	,,	ٹیکسی کار	5/112	مالک	,,	5	,,	—	25/-	
217	—	6456-GT	موٹر سائیکل	23/112,94/115	صلاحالدین	,,	6	,,	—	25/-	
218	—	8698-LEG	سوزوکی	94/125,23/112	الطاف الحسن	,,	7	,,	—	30/-	
219	—	4149-LEG	سکوٹر	23/112,94/112	محمد الیاس	,,	8	,,	—	50/-	

1	2	3	4	5	6	7				8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل		نوعیت جرم	نام ڈرائیور یا مالک	بک نمبر	چٹ نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے سی	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
220	—	2853-LEJ	سکوٹر		44/125,3/112	عبدالرحیم	,,	9	,,	,,	40/-	
221	—	711-LEJ	سکوٹر		23/112,3/112 44/112	محمد خان	,,	10	,,	,,	85/-	
222	فروری	—	ویگن		5/112,	مالک	,,	,,	,,	,,	30/-	
223	—	3198-LEE	موٹرسائیکل		23,99/112, 3/112	محمد اسلم	331	8251	4/4/1973	,,	30/-	
224	—	2024-LR	ویگن		2/112,	محمد صدیق	,,	52	,,	الشورنس -	20/-	
225	—	,,	ویگن		5/112	محمد صدیق	,,	53	,,	رجسٹریشن	10/-	
226	—	2932/GA	سکوٹر		3/112	خالد	331	52	5/4/1973	انشورنس	10/-	
227	—	2381-LEH	سکوٹر		94/125,3/112	عزیزولدغلام محمد	,,	53	,,	رجسٹریشن	25/-	
228	—	8758-LEF	سکوٹر		94/125,23/112	رانا علی عادل	,,	54	6/4/73	انشورنس	30/-	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	چٹ نمبر	تاریخ مقبوضگی کاغذات اے - سی صاحب	جرمانہ بعدالت	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
229	اپریل	7526-LEH	سکوٹر	3/112	گلزار ولد محمد اسماعیل	331	10/4/73 رجسٹریشن	8-/	
230	—	9744-LEG	ویگن	3/112,99/112	روشن الدین	56	,, انشورنس	20/-	
231	—	,,	ویگن	44,106-5/112	مالک	57	,, انشورنس	30/-	
232	—	1986-LEH	رکشہ	124-3/112	محمد صادق	58	,, ,,	20/-	
233	—	,,	رکشہ	124-3/112	مالک	59	,, انشورنس	20/-	
234	—	7494-LEG	رکشہ	99/112	محمد ادریس	60	,, انشورنس	15/-	
235	—	,,	رکشہ	44/106	مالک	61	,, 6/4/73	20/-	
236	—	8272-LEG	سکوٹر	124-3/112	محمد ابراہیم	62	,, انشورنس	15/-	
237	—	5730-LEF	رکشہ	124-3/112	اکبر علی	63	,, انشورنس	15/-	
238	—	,,	رکشہ	124-3/112	مالک	64	17/4/73 انشورنس	15/-	

فہرست

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	چٹ نمبر	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے - سی	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
239	اپریل	522-LEH	رکشہ	,,	محمد بیگ	65	انشورنس	15/-	
240	—	3485-LEE	رکشہ	,,	مالک	—	انشورنس	20/-	
241	—	2322-LEG	ویگن	99/112	عبدالحمید	7551	لائسنس	20/-	
242	—	,,	ویگن	44/106	مالک	52	لائسنس	15/-	
243	—	102-LEJ	رکشہ	124-3/112	مصدر احمد	53	لائسنس	15/-	
244	—	,,	رکشہ	,,	مالک	54	رجسٹریشن	10/-	
245	—	4003-LRA	سکوٹر	3/112	شجاع الدین	55	رجسٹریشن	10/-	
246	—	1009-LEG	سکوٹر	3/112	عہد الدین	56	رجسٹریشن	20/-	
247	—	3135-KAG	ٹیکسی کار	87/112,3/112	ظہورالدین	57	رجسٹریشن	15/-	
248	—	,,	سکوٹر	5/112	مالک	58	رجسٹریشن	10/-	
249	—	8906-LEE	سکوٹر	3/112	عادل	59	رجسٹریشن	40/-	
250	—	8094-LEE	رکشہ	3/112,5/112	عاشق	,,	رجسٹریشن	30/-	
251	—	,,	رکشہ	124-3/112,5/112	مالک	7676	رجسٹریشن	10/-	

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وھیکل نمبر	قسم وھیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	چٹ نمبر	یک نمبر	تاریخ	ملبوغگی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے - سی	چالان زیر غوربعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
252	اپریل	4644-LEF	سکوٹر	3/112	جہانگیر	77	103	23/4/1973	رجسٹریشن	15/-	
253	—	6597-LEG	رکشہ	3/112	نذر احمد	78	,,	,,	رجسٹریشن	15/-	
254	—	,,	رکشہ	5/112	مالک	79	,,	24-4-1973	رجسٹریشن	20/-	
255	—	7597-LEG	رکشہ	124-3/112	اظہر حسین	80		,,	—	20/-	
256	—	2674-LEG	ویگن	3/112	محمد یاسین	1	848	25/4/1973	رجسٹریشن	30/-	
257	—	2674-LEG	ویگن	5/112	مالک	2	,,	25/4/1973	رجسٹریشن	20/-	
258	—	7505-LEG	رکشہ	3/112,124-3/112	ظہور احمد	3	,,	,,	,,	30/-	
259	—	,,	رکشہ	5/112,124-3/112	مالک	4		,,	انشورنس	20/-	
260	—	3718-LEJ	ٹرک	22,112,3/112 78/112	ظہور الٰہی	5	,,	26/4/1973	انشورنس	150/-	
261	—	,,	ٹرک	5/112	مالک	6	,,	,,	,,	50/-	
262	—	2996-LEC	ٹریکٹر	115,39/112	محمد اشرف	7	,,	,,	,,	30/-	
263	—	,,	ٹریکٹر	44/106-5/112	مالک	8	,,	,,	,,	10/-	

فہرست

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	بک نمبر	چٹ نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے - سی	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
264	اپریل	7124-LEE	سکوٹر	94-125,23/112,	عبدالخالق	220	8	28/4/1973	—	10/-	
265	—	6902-LEF	کار	94/125,23/112	محمد یعقوب	,,	1	,,	—	50/-	
266	—	6329-LEA	کار	3/112	محمد امین	,,	2	,,	—	80/-	
267	—	9218-LEH	سوزوکی	85/112	محمد انور خان	,,	3	,,	—	80/-	
268	—	7281-LEH	رکشہ	85/112	محمد اشرف	,,	4	,,	—	25/-	
269	—	6988-RIC	ویگن	5/112,3/112	محمد عاشق	,,	5	,,	—	80/-	
270	—	,,	ویگن	5/112	مالک	,,	,,	,,	—	60/-	
271	—	9031-LEC	ٹرک	44/106,6.2/112	عبدالغنی	,,	7	,,	—	60/-	
272	مئی	9031-LEC	رکشہ	6-20/112,	مالک	1510	1	1/5/73	انشورنس	30/-	
273	—	3118-LEJ	ٹرک	3/112	مہتر	,,	2	,,	لائسنس	170/-	
274	—	2691-SG	ٹریکٹر	90/112. 72/112	سرفراز	,,	3	,,	رجسٹریشن	180/-	

1 نمبر شمار	2 مہینہ	3 وہیکل نمبر	4 قسم وہیکل	5 نوعیت جرم	6 نام ڈرائیور	بک نمبر	7 چٹ نمبر	8 تاریخ	9 جرمانہ بعدالت جناب اے - سی	مقبوضگی کاغذات	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ	10
275	مئی	2681-56	ٹریکٹر	90/112,72/112	〃	〃	4	1/5/73	—	رجسٹریشن		
276	—	3552-MY	ٹریکٹر	1115,94/112 99/112	سرفراز	〃	5	〃	—	—		
277	—	〃	〃	〃	مالک	〃		〃	—	—		
278	—	3502-LEC	سکوٹر	3/112	طلعت محمود	〃	6	〃	10/-	رجسٹریشن		
279	—	5134-GT	ٹرک	98/112,3/112	معراجدین	〃	7	〃		—		
280	—	〃	سکوٹر	〃	بابر خان	〃	8	3/5/73	10/-	—		
281	—	3552-RIA	موٹر سائیکل	3/112	محمد حنیف	〃	9	〃	5/-	—		
282	—	8865-LED	رکشہ	5/112,3/112	محمد صادق	〃	5376	4/5/73	10/-	—		
283	—	9932/LEE	رکشہ	85/112,3/112	جعفر حسین	〃	77	〃	25/-	انشورنس		
284	—	7462-LEF	رکشہ	32/112,3/112	محمد حنیف	〃	78	〃	35/-	انشورنس		
285	—	3021-LEJ	سکوٹر	115,23/112	تاجدین	〃	79	〃	40/-	رجسٹریشن		
286	—	1047-LEG	رکشہ	99/112,124-3/112	رشید احمد	〃	80	〃	50/-	رجسٹریشن		
287	—	7090-LEH	بس	111,82/112	سیف اللہ	〃	81	〃	70/-	انشورنس		
288	—	510-LEJ	ٹریکٹر	3/112	اللہ بخش	3110	82	〃	10/-	انشورنس		
289	—	612-LEH	—	5/112	—	〃	〃	〃	—	—		
290	—	1269-RIB	—	3/112	—	〃	〃	〃	—	—		

1	2	3	4	5	6	7		8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	بک نمبر	چٹ نمبر	تاریخ مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت جناب اے۔ سی	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
291	مئی	9867-LEG	رکشہ	94/112	فتح دین	3110	82	,, ,, ,,	,,	
292	—	610-LEH	سکوٹر	3/112	عطا محمد	,,	,,	,, ,, ,,	,,	
293	—	4564-LEF	رکشہ	5/112	ولی محمد	,,	82	,, ,, ,,	50/-	
294	—	2358-SA	ٹریکٹر	87,3/112	محمد موسیٰ	,,	84	,, ,, ,,	190/-	
295	مارچ	2954-LEJ	رکشہ	28/112	محمد عارف	13401	1	انشورنس 10/3/73	30/-	
296	—	5745-LEG	رکشہ	5/112,3/112	سراج دین	,,	2	انشورنس ,,	40/-	
297	—	,,	ٹرک	5/112	—	,,	—	,, ---	—	
298	—	4912-RIA	ٹرک	78/112,3/112	فضل محمد	,,	3	,, انشورنس	—	
299	—	1261-LRA	رکشہ	3/125,5/112	لیاقت علی	,,	4	رجسٹریشن 10/3/73	—	
300	—	4805-LEG	رکشہ	5/112,3/112	محمد عامر	,,	5	رجسٹریشن 11/3/73	50/-	
301	—	2575-FC	سوزوکی	4/112	محمد عبداللہ	,,	8	رجسٹریشن ,,	10/-	
302	—	8144-LEG	رکشہ	124-2/112	طالب حسین	215	1	انشورنس 13/3/73	45/-	
303	—	2877-LEE	سکوٹر	3/112	محمد عارف	,,	2	رجسٹریشن ,,	—	
304	مئی	9191-LEH	رکشہ	82/112,3/112	جاوید حسین	215	4	رجسٹریشن 13/5/73	40/-	
305	—	,,	,,	5/112	مالک	,,		,, ,,	—	

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	سیریز	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	چٹ نمبر	بک نمبر	تاریخ	مضبوطی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے - سی	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
306	سی	7074-RIA	ٹرک	163/112,6-20/112	محمد اعظم	1	13413	13/5/73	انشورنس	210/-	
307	—	,,	—	44/106	مالک	2					
308	—	2875-SA	بس	290/112	مشتاق	3	,,		رجسٹریشن	230/-	
309	—	,,	رکشہ	44/106	مالک	4	,,				
310	—	2321-LEE	رکشہ	99/125,39/112	محمد اقبال	5	,,		رجسٹریشن	60/-	
311	—	1236-LEH		5/112	مالک						
312	—	1025-LEF	سکوٹر	94/106	محمد نواز	6	,,		انشورنس	50/-	
313	—	817-LEJ	رکشہ	5/112	مالک	6	,,		رجسٹریشن	30/-	
314	—	1292-LEJ	ٹریکٹر	90/112/3/112	عبدالواحد	6726	270	16/5/73	انشورنس	70/-	
315	—	,,		5/112	مالک						
316	—	1013-LEC	ٹرک	78/112,3/112	شیر محمد	27	,,	,,	رجسٹریشن	240/-	
317	—	,,		5/112	مالک						
318	—	3159/LEG	رکشہ	5/112,85/112	انیس	28	,,	17/5/73	رجسٹریشن	70/-	
319	—	,,		,,	مالک	29	,,	,,	رجسٹریشن		
320	—	2976/168	رکشہ	85/112	محمد رزاق	31	270	20/5/73	انشورنس	40/-	
321	—	,,		5/112	مالک						
322	—	9955/LEE	رکشہ	88/112,94/105	نذر محمد	5751	231	22/5/73	چٹ چالان	35/-	

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	چٹ نمبر	بک نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت جناب اے - سی	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
323	—	7092/PR	ویگن	85/102,94/125	محمد رفیق	52	231	22/5/73	رجسٹریشن	130/-	
324	—	,,	,,	,,	مالک	53					
325	—	2052/ST	ٹیکسی	85/112,90/112	محمد صدیق	54		26/5/73	انشورنس	70/-	
326	—	,,	,,	,,	مالک	55					
327	—	1527/LEG	ٹیکسی کار	85/112, 90/112	نوزاش علی	56		,,	انشورنس	80/-	
328	—	,,	,,	,,	مالک	57	,,	29/5/73			
329	—	8752/LEH	ٹرک	3/4,99/112	فرمان علی	58	,,		انشورنس	170/-	
330	—	,,	,,	,,	مالک	59	,,				
331	—	796/LEE	ٹریکٹر	87/112,3/112	غلام محمد	60	,,	30/5/73	انشورنس	190/-	
332	—	,,	,,	,,	مالک	61				—	
333	—	1794/LEG	سوزوکی	99/112	محمد صدیق	62	,,	,,	انشورنس	10/-	
334	جون	1970/MH	سکوٹر	3/112,94/125	رشید احمد	1	12912	1/6/73	انشورنس	5/-	
335	—	2997-LEG	بس	70/112,290/112	محمد افضل		,,			130/-	
336	—	,,	,,	44/106	مالک	2				140/-	
337	—	8022/LEG	ٹریکٹر	115,3/112	محمد رفیق	3	,,		سپردگی نامہ		
338	—	,,	,,	44/112,5/112	مالک	4					

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
نمبر شمار	مہینہ وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	بک نمبر چٹ نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات جناب اے ۔ سی	جرمانہ بعدالت	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
339	— 2317/LEG	رکشہ	99/95,23/112	محمد ارشاد	12912 3	2/6/73	چٹ چالان	45/-	
340	— ,,		5/112	مالک	,, 6			60/-	
341	— 7094-LEG	ٹیکسی کار	76/112,97/112	نذیر احمد	,, 7	4/6/73	لائسنس	—	
342	— ,,		44/112	مالک	8				
343	— 8979-LEG	کار	151/112,3/112	عبدالواحد	,, 9	,,	لائسنس	10/-	
344	— 1762-LEB	ٹیکسی کار	150/112,51/112	فضل احمد	12909 1	8/6/73	انشورنس	50/-	
345	— ,,		5/112	مالک	,, 2	,,			
346	— 7363-LEB	ٹیکسی کار	290/112,3/112	قمرالحق	,, 3	,,	انشورنس	40/-	
347	— ,,		3/112	مالک					
348	— ,,		5/112	مالک	4		انشورنس	40/-	
349	— 1472/LEG	رکشہ	3/112	اصغر علی	,, 5	,,	انشورنس		
350	— ,,		5/112	مالک	6	,,	,,	—	
351	— 4751-LEG	رکشہ	3/112	شہزاد	,, 7	,,	انشورنس	30/-	

فہرست

1009

1	2	3	4	5	6	7		8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وھیکل نمبر	قسم وھیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	بک نمبر	چٹ نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے سی صاحب	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
352	جون	8892/LED	ٹیکسی کار	85/112,3/112	صادق	74	1826	12/6/73	رجسٹریشن	60/-	
353	—	,,		3/112	مالک	,,	27	,,		—	
354	—	3444/BR	ٹیکسی کار	3/112	محمد ادریس	,,	28	,,	انشورنس		
355	—	,,		4/112	مالک	,,	29				
356	—	2725-LED	ٹریکٹر	3/112	محمد بشیر	,,	30	13/6/73	رجسٹریشن	50/-	
357	—	,,		5/112	مالک	,,	31	,,	,,	240/-	
358	—	9105/RIA	ٹرک	3/112,78/112	اللہ رکھا	,,	32	,,	—	—	
359	—	,,		5/112	مالک	,,	33	,,			
360	—	918-LEC	ٹریکٹر	115,3/112,94/125	محمد یعقوب	,,	36	,,	انشورنس	70/-	
361	—	,,		5/112	مالک	,	37	,,			
362	—	232/KAG	ٹیکسی کار	3/112	محمد یوسف	,,	38	15/6/73		730/-	
363	—	,,		5/112,49/106	مالک	,,					
364	—	8394-LEB	ٹرک	111,92/112	محمد صدیق	,,	38	,,	انشورنس	230/- روپے	

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	بک نمبر	چٹ نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات اے سی صاحب	جرمانہ بعدالت	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
365	جون	8394-LEB	مالک	5/112		74	39	15/6/73	—	—	
366	—	3554-SG	بس	3/112,99/106	غلام محمد	55	1351	16/6/73	رجسٹریشن	210/-	
367	—	,,	,,	,,	مالک	,,	52	,,	,,	,,	
368	—	3951/LEE	موٹر	3/112	عطا حسین	,,	53	13/6/73		10/-	
369	—	9626-LEC	سکوٹر	94/112,49/106	محمد علی	,,	54	,,		5/-	
370	—	2718-LR	سکوٹر	99/112,3/112	سلیم	,,	55	,,			
371	—	3091-LEE	ٹیکسی	5/112,3/112	جہانگیر	928	23176	19/6/73	انشورنس	75/	
372	—	8215/GT	ٹرک	115,3/112,23/100	سراجدین	,,	77	,,	انشورنس		
373	—	,,		5/112	مالک		78	,,	انشورنس	310/-	
374	—	,,	,,	,,	,,						
375	—	7174-LEH	رکشہ	3/112	امداد علی	,,	79	,,	رجسٹریشن		
376	—	,,		5/12	مالک	,,	80	20/6/73		40/-	
377	—	4801-RIB	ٹرک	3/112,78/112	سلطان ولد سائیں	,,	81		رجسٹریشن	190/-	

لسٹ

1011

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	چٹ نمبر	بک نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے ۔ سی	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
378	جون	4801/RIB	ٹرک	5/112	مالک	83	928	2/6/73	رجسٹریشن		
379	—	1199/RIC	ٹرک	3/112,78/112	ریاض	84	,,				
380	—	,,		5/112	مالک	85	,,	28/6/73			
381	—	9751/LEE	رکشہ	3/112	لیاقت	86	,,	,,	رجسٹریشن	40/-	
382	—	,,		5/112	مالک	87	,,				
383	—	7616/LEG	ٹیکسی کار	85/112,3/112	محمد حسین	88	,,	29/6/73	رجسٹریشن	60/- روپے	
384	—	,,	—	5/112	مالک	89	,,				
385	—	9838/LEE	رکشہ	3/112	رفیق	90	,,	30/6/73	رجسٹریشن	145/-	
386	—	,,	—	5/112	مالک	91	,,	,,			
387	—	522/LEH	رکشہ	99/112	آصف	1	401	,,	رجسٹریشن	50/-	
388	—	,,		44/106		2	,,		لائسنس		
389	—	5245/LEE	رکشہ	85/112	عبدالعزیز	3	,,	,,	لائسنس	20/-	
390	جنوری	1523/LEB	رکشہ	3/112	فضل دین	23176	928	1/1/73	لائسنس		

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وھیکل نمبر	قسم وھیکل	نوعیت جرم	نظم ڈرائیور	بک نمبر	چٹ نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت محمد اسحاق صاحب	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
1	جنوری	9881-LEE	رکشہ	99/112,85/112	فضل دین	928	23176	1/1/73	لائسنس		وھیکل جن کے چالان بغیر کاغذات
2	—	,,	—	44/106	مالک	,,	,,	,,	,,		بھیجے جاتے ہیں وہ برائے فیصلہ حاضر
3	—	6594/LEH	رکشہ	99/112,85/112	محمد اسلم	,,	,,	,,	لائسنس		عدالت نہیں آتے۔
4	—	,,	رکشہ	44/106	مالک						
5	—	9982/LEE	رکشہ	3/112,85/112	محمد اقبال	,,	,,	2/1/73	انشورنس		
6	—	,,		5/12	مالک	,,	,,	,,	,,		
7	—	5439/LEH	رکشہ	99/112,85/112	محمد علی	,,	,,	,,	لائسنس		
8	—	,,		44/106	مالک						
9	—	,,	رکشہ	,,		,,	,,	,,	انشورنس		
10	—	6992-LEF	رکشہ	124/3-110,3/112	محمد شریف	,,	,,	6/1/73	رجسٹریشن		
11	—	,,	—	5/112	مالک						
12	—	9815/LEF	رکشہ	124-3/112	صادق محمد	—	—	—	لائسنس		
13	—	,,		44/106	مالک						

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	چٹ نمبر	تاریخ مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت محمد اسحاق صاحب	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
14	جنوری	7661/LEH	رکشہ	90/112,99/112	لیاقت علی	4601	185		انشورنس
15	—	,,	رکشہ	44/106	عابد علی	1	215	10/1/73	
16	—	4090/LEH	—	5/112	مالک	2	215	10/1/73	رجسٹریشن
17	—	9361/LEH	رکشہ	3/112	بشیر احمد	3	,,	,,	انشورنس
18	—	,,	—	5/112	مالک	4	,,	12/1/73	
19	—	1897/LEH	رکشہ	99/112,3/112	درجہ علی	5	,,	,,	
20	—	,,	رکشہ	5/112,44/106	—	6	,,	,,	,,
21	—	9918-LEF	رکشہ	124-3/112,3/112	بشیر	7	,,	,,	,,
22	—	,,	—	5/112,44/106	مالک	8	,,	10/1/73	,,
23	—	7816/LEH	رکشہ	3/111	بابر حسین	9	,,	,,	,,
24	—	,,	—	5/112	مالک	10		,,	,,
25	—	4852/LEG	رکشہ	124,3/112,3/112	سوہن مسیح	11	,,	,,	رجسٹریشن
26	—	,,	—	5/112,44/106	مالک	12	,,	,,	,,

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور یا مالک	بک نمبر	چٹ نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت محمد اسحاق	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
27	جنوری	3797/LEF	رکشہ	124-3/112	عنایت علی	215	13	10/1/73	انشورنس		
28	—	,,	—	44/106	مالک	,,	14	,,			
29	—	3599-LEF	رکشہ	3/90/112,124-3/112	محمد الیاس	,,	15	,,	انشورنس		
30	—	,,	—	44/112,65/112	مالک	,,	,,	,,	انشورنس		
31	—	86-3-LEE	ٹرک	3/112	عنایت اللہ	169	4201	15/1/73	رجسٹریشن		
32	—	,,	مالک	5/112		,,	2				
33	—	5259-LEE	موٹر سائیکل	89/112, 19/112	محمد اکرم	,,	3	,,			
34	—	8621-LEE	ٹریکٹر	94/115,32/112	اشرف علی	,,	4	,,			
35	—	,,	ٹریکٹر	5/112	مالک	,,	5	,,			
36	—	5820-RIC	ٹرک	3/112,82/112	محمد یوسف	525	1	17/1/73	لائسنس		
37	—	,,	—	5/112	مالک	,,	2	,,	,,		
38	—	4812/RID	ٹرک	3/112,78/112	فضل محمد		5	,,	,,		

فہرست

1015

1 نمبر شمار	2 مہینہ	3 وہیکل نمبر	4 قسم وہیکل	5 نوعیت جرم	6 نام ڈرائیور	7 بک نمبر	7 چٹ نمبر	8 تاریخ	8 مقبوضگی کاغذات	9 جرمانہ بعدالت محمد اسحاق صاحب	10 چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
39	جنوری	4812-RID	ٹرک	5/112	مالک	525	6	17/1/73	لائسنس		
40	—	9755/RIB	ٹرک	90/112,78/112	عالم شیر	,,	7	,,	,,		
41	—	,,	—	44/106	مالک	,,	8	,,	,,		
42	—	4958-LR	ٹرک	6-9/112,78-112	شوکت علی	,,	9	,,	,,		
43	—	,,	—	44/106	مالک						
44	—	7595-LEG	ٹریکٹر	3,85-99/112	مبارک حسین	482	1	20/1/73	چٹ چالان		
45	—	,,	—	5/112	مالک	5	2	,,	,,		
46	—	8114-LR	رکشہ	3/112	محمد اسلم						
47	فروری	3512-LEJ	رکشہ	3/112	ظفر حسین	498	1	1/2/73	چٹ چالان		سعید احمد بھٹہ صاحب
48	—	,,	رکشہ	5/112	مالک	,,	2	,,	,,		
49	—	7109-LEH	رکشہ	94-124/112,5/112	لیاقت علی	,,	3	,,	رجسٹریشن		
50	—	,,	رکشہ	44/106,5/112	مالک	,,	4	,,	لائسنس		
51	—	8579-LEC	رکشہ	3/112	محمد بوٹا	,,	5	,,	لائسنس		

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وھیکل نمبر	قسم وھیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	چٹ نمبر	بک نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت جناب اے ۔ سی	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
52	فروری	8579-LEC	رکشہ	5/112	مالک	6	198	1/2/73	لائسنس		
53	—	2611-LEJ	,,	3/112	محمد عارف	7	,,	4/2/73	,,		
54	—	,,	,,	5/112	مالک	8	,,	,,	,,		
55	—	3255-SA	ٹیکسی کار	99/112	محمد اسحاق	9	,,	,,	,,		
56	—	,,	,,	44/112	مالک	10	,,	,,	,,		
57	—	3563-LEG	رکشہ	115,94/112	محمد اشرف	4241	170	6/2/73	,,		
58	—	,,	,,	5/112	مالک	42	,,	3/2/73	,,		
59	—	5994-LEG	,,	85/112,3/113	عاشق علی	43	,,	9/2/73	,,		
60	—	,,	,,	5/112	مالک	44	,,	,,	,,		
61	—	9277-LEJ	,,	85/112,3/112	اول خان	45	,,	10/2/73	,,		
62	—	5624-LED	,,	5/112	اول خان	46	,,	,,	,,		
63	—	7252-LEF	,,	65/112,3/112	سلطان احمد	1	215	11/2/73	,,		
64	—	,,	,,	5/112	مالک	2	,,	12/2/73	,,		

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	بک نمبر	چٹ نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے - سی	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
65	فروری	2387-LEC	رکشہ	3/112,124-3/112	مالک	215	3	12/2/73	لائسنس		
66	—	2379-LEC	,,	5/112	مالک	,,	4	12/3/72	,,		
67	—	545-MI	ٹرک	3/112,73/812	محمد اقبال	,,	5	,,	,,		
68	—	,,	,,	5/112	مالک	,,	6	14/2/73	,,		
69	—	184-MNA	,,	55/112,3/112	نذیر احمد	,,	7	,,			
70	—	,,	,,	5/112	مالک	,,	7	,,	چٹ چالان		
71	—	,,	,,	5/112		,,	8	,,	لائسنس		
72	—	3222-LEJ	ویگن	99/112,124-3/112		,,	9	,,	,,		
73	—	,,	,,	5/112,44/112	مالک	,,	10	,,	,,		
74	—	3290-LEF	ٹرک	3/112	غلام احمد	,,	11	,,	,,		
75	—	,,	,,	5/112	مالک	,	12	,,	,,		
76	—	2392-LEG	,,	3/112	غلام احمد	,,	13	28/2/73	,,		
77	—	,,	رکشہ	5/112	مالک	,,	14	,,	,,		

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	بک نمبر	چٹ نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے - سی	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
78	فروری	7272-LED	اوسٹن بس	163/112	اللہ رکھا	215	15	28/2/73	لائسنس		
79	—	5893-PR	ٹرک	87/112	مشتاق احمد	,,	16	,,	,,		
80	مارچ	5404-LR	,,	82/112,3/112	میاں	169	4201	1/3/73	,,		
81	—	,,	,,	5/112	مالک	,,	2	,,	,,		
82	—	5947-RIC	,,	3/11a,32/112	عشرت خان	,,	3	2/3/73	,,		
83	—	,,	,,	5/112	مالک	,,	4	,,	,,		
84	—	7399-LEB	,,	99/112,87/112	وزیر علی ولد	,,	5	4/3/73	,,		
85	—	,,	,,	44/106	مالک	,,	6	,,	,,		
86	—	4373,LEJ	رکشہ	3/11,124-2/112	محمد اسلم	,,	7	4/3/73	,,		
87	—	,,	,,	5/112	مالک	,,	8	,,	,,		
88	—	8701-LEH	,,	3/112,124-3/112	محمد اسلم	,,	9	,,	,,		
89	—	,,	,,	5/112	مالک	,,	10	9/3/73	,,		
90	—	9277-LEH	,,	94/172,3/112, 124-3/112	عیسیٰ خان	,,	11	,,	,,		
91	—	,,	,,	44/106,5/112	عیسیٰ خان	,,	12	,,	,,		

10	9	8	7			6	5	4	3	2
چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ	جرمانہ بعدالت اے ۔ سی	مقبوضگی کاغذات	تاریخ	چٹ نمبر	بک نمبر	نام ڈرائیور	نوعیت جرم	قسم وہیکل	وہیکل نمبر	مہینہ	نمبر شمار
		لائسنس	13/2/73	13	169	مالک	44/106,5/112	رکشہ	9277-LEH	مارچ	92
		,,	,,	15	,,	غلام مصطفےٰ	94/112	ٹیکسی کار	9098-KAE	—	93
		,,	,,	,,	,,	مالک	44/106	,,	,,	—	94
		,,	,,	,,	,,	اسرار حسین	3/112,124-3/112	رکشہ	6853-LEH	—	95
		,,	15/3/73	16	,,	مالک	5/112	,,	,,	—	96
		,,	16/3/73	1	226	بشیر احمد	76/107,3/112	ٹرک	7123-MN	—	97
		,,	,,	2	,,	مالک	5/112	,,	,,	—	98
		,,	,,	3	5	انور علی	3/112	موٹر سائیکل	6800-LEG	—	99
		,,	17/3/73	4	,,	محمد منیر	94/125,3/112	رکشہ	7754-LEG	—	100
		,,	,,	5		مالک	5/112	,,	,,	—	101
		,,	,,	6	,,	منظور علی	68/112,3/112	رکشہ	3772-LEH	—	102
		,,	20/3/73	1	925	مالک	5/112	,,	,,	—	103
		,,	,,	2	,,	محمد یوسف	78/112,3/112	ٹرک	1477-RIB	—	104
		,,	,,	3	,,	مالک	5/112	,,	,,	—	105

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	چلان نمبر		تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے - سی	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
106	مارچ	6436-LEF	ٹرک	78/112,3/112	گولا خان	225	4	24/3/73	لائسنس		
107	—	,,	,,	5/112	مالک	,,	5	,,	,,		
108	—	2990-LEF	,,	112,3/112,71/112	غلام محمد	,,	6	,,	,,		
109	—	,,	,,	5/112	مالک	,,	7	27/3/73	,,		
110	—	4260-LEF	موٹر سائیکل	3/112	محمد اسلم	,,	8	29/3/73	,,		
112	—	9568-RIA	ٹرک	78/112,3/112	نور گل	,,	9	,,	چٹ چالان		
111	—	,,	,,	5/112	مالک	,,	10	30/3/73	,,		
113	اپریل	6426-LED	سکوٹر	3/112	محمد لطیف	3413	1	1/3/73	,,		
114	—	4094-LED	سزوکی	10/112	منیر احمد	,,	2	,,	,,		
115	—	4750-RRA	ٹرک	3/112	گل محمد	,,	3	3/4/73	,,		
116	—	,,	,,	5/112	مالک	,,	4	,,	,,		
117	—	607-LEG	,,	3/112,71/112	علی اکبر	,,	5	4/4/73	,,		
118	—	,,	,,	5/112	مالک	,,	6	,,	,,		
119	—	412-LED	,,	3/112	غلام سرور	,,	7	5/4/73	,,		

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	چٹ نمبر	بک نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت جناب اے - سی	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
120	اپریل	412-LED	ٹرک	5/112	مالک	8	3413	5/4/73	چٹ حالان		
121	—	2948-LED	,,	90/112,78/112	عبدالرحیم	9	,,	7/4/73	,,		
122	—	,,	,,	25/112	مالک	10	,,	10/4/73	,,		
123	—	6511-PRA	,,	29/112,78/112	محمد حسین	11	,,	7/4/73	رجسٹریشن		
124	—	,,	,,	44/106	مالک	12	,,	,,	,,		
125	—	6321-LEG	رکشہ	87/112	محمد علی	13	,,	,,	,,		
126	—	1559-HA	ٹرک	3/112,78/112	تاج الدین	,,	303	17/4/73	لائسنس		
127	—	,,	,,	5/112	مالک	,,	7676	,,	,,		
128	—	2690-PRA	,,	99/112,78/112	محمد حسین	77	,,	19/4/73	,,		
129	—	,,	,,	44/106	مالک	78	,,	20/4/73	,,		
130	—	5995-PRA	,,	76/107,3/112	چاند گل	79	,,	,,	,,		
131	—	5665-RID	ٹیکسی	5/112	مالک	80	,,	,,	,,		
132	—	5665-LED	,,	99/112	محمد انور	81	,,	15/3/73	,,		
133	—	,,	,,	44/106	مالک	82	,,	,,	,,		

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	بک نمبر	چٹ نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت چالان زیر غور بعدالت محمد اسحاق صاحب وجہ تاخیر فیصلہ	
134	اپریل	1068-LEF	سکوٹر	3/112	عبدالواحد	303	83	29/3/74	لائسنس		
135	—	1712-LEF	ٹیکسی	3/112	سیر خان	,,	84	,,	,,		
136	—	,,	,,	5/112	مالک	,,	85	,,	,,		
137	—	8582-LEC	,,	3/112	ظفر علی ولد	,,	86	30/4/73	,,		
138	—	,,	,,	3/112	مالک	,,	87	,,	,,		
139	—	772-LEJ	رکشہ	3/112	محمد نواز	,,	88	,,	انشورنس		
140	—	,,	,,	5/182	مالک	,,	89	,,	,,		
141	مئی	365-LEJ	,,	3/112	حامد علی	55	1351	1/5/73	رجسٹریشن		
142	—	,,	,,	5/112	مالک	,,	52	,,	,,		
143	—	2494-LEJ	,,	3/112	منظور حسین	,,	53	3/5/73	لائسنس		
144	—	,,	ٹرک	5/112	مالک	,,	54	,,	,,		
145	—	3282-RIA	,,	3/112,78/112	خالد محمود	,,	55	,,	,,		
146	—	,,	,,	5/112	مالک	,,	56	7/5/73	,,		
147	—	8297-PR	,,	99/112	محمد الدین	,,	57	,,	,,		

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وھیکل نمبر	قسم وھیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	بک نمبر	چٹ نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت محمد اسحاق صاحب	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
148	مئی	8297-PR	ٹرک	44/106	مالک	55	1358	7/5/73	لائسنس		
149	—	1872-LEJ	ویگن	99/112	محمد سرور	,,	59	11/5/73	,,		
150	—	,,	رکشہ	44/106	مالک	,,	60	,,	,,		
151	—	5534-LEJ	,,	3/112	محمد عارف	,,	61	,,	,,		
152	—	,,	,,	5/112	مالک	,,	62	12/5/73	,,		
153	—	6733-SG	بس	3/112	محمد رفیق	,,	63	,,	,,		
154	—	,,	,,	5/112	مالک	,,	94	15/5/73	انشورنس		
155	—	9263/RP	ٹرک	99/112	سردار حسین	,,	65	,,	,,		
156	—	,,	,,	44/106	مالک	,,	66	16/5/7ع	,,		
157	—	2206-MY	,,	3/112	محمد یونس	270	6726	17/5/73	,,		
158	—	,,	,,	5/112	مالک	,,	27	,,	,,		
159	—	66-BU	,,	99/112,44/112	گل محمد	,,	28	20/5/73	,,		
160	—	,,	,,	44/106	مالک	,,	29	,,	,,		
161	—	8188/LEG	ویگن	44/106,99/112	عبدالحمید	158	4601	25/5/73	لائسنس		

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	سیریز	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	بک نمبر	چٹ نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے سی صاحب	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
162	سی	8288/LEG	ویگن	44/106	مالک	158	4602	25/5/73	لائسنس		
163	—	8908-KAJ	ٹیکسی	3/112	صابر علی	,,	3	,,	,,		
164	—	,,	,,	5/112	مالک	,,	4	,,	,,		
165	—	666-JG	ٹرک	99/112	محمد شریف	,,	5	,,	,,		
166	—	,,	رکشہ	44/10	مالک	,,	6	27/5/73	,,		
167	—	7516-LEH	رکشہ	5/112,3/112	محمد صادق	,,	7	29/5/73	,,		
168	—	,,	,,	5/112	مالک	,,	8	,,	,,		
169	—	911-S.A.	,,	99/112	عاشق حسین	,,	9	30/5/73	,,		
170	—	,,	,,	44/106	مالک	,,	10	31/5/73	,,		
171	—	3998-LEJ	بس	126A/112	مقبول احمد	,,	11	,,	,,		
172	—	,,	,,	44/106	مالک	,,	12	,,	,,		
173	جوں	6892-GT	,,	3/112	محمد یعقوب	239	1	1/6/73	,,		
174	—	6892-GT	,,	5/112	مالک	,,	2	1/6/73	لائسنس		
175	—	5081-GA	,,	99/112	محمد اقبال	,,	3	2/ 73	,,		

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور یا مالک	چٹ نمبر	بک نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت محمد اسحاق	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
176	جون	5081-GA	بس	44/106	مالک	4	239	2/6/73	انشورنس		
177	—	9982-MN	ٹرک	2/112	محمد انور	5	,,	3/6/73	,,		
178	—	,,	,,	5/112	مالک	1	,,	,,	,,		
179	—	2020-RIB	بس	99/112,3/112	محمد اشرف	2	,,	4/6/73	,,		
180	—	,,	,,	5/112,44/106	مالک	3	,,	5/6/73	,,		
181	—	325-LEF	موٹر سائیکل	3/112 89/112	شاہجہان	5	,,	6/6/73	,,		
182	—	5225-RIC	بس	99/112,87/112	اللہ دتہ	6	,,	,,	,,		
183	—	,,	,,	44/106	مالک	7	,,	,,	,,		
184	—	3696-ST	,,	99/112	ظفر احمد	8	,,	7/6/73	,,		
185	—	,,	,,	44/112	مالک	9	517	,,	انشورنس		
186	—	9715-LR	ٹرک	76/107	محمد یعقوب	10	,,	10/6/73	رجسٹریشن		
187	—	,,	,,	44/106	مالک	11	,,	,,	,,		
188	—	5066/GAI	,,	85/112,3/112	عبدالغفور	5751	,,	11/6/73	لائسنس		
189	—	,,	بس	5/112	مالک	52	,,	,,	,,		

1	2	3	4	5	6	7			8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	چٹ نمبر	پک نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت	چالان زیر غور بعدالت
										محمد اسحاق صاحب	وجہ تاخیر فیصلہ
190	جون	3992-RR	ٹوک	3/112,6/70/112	محمد اسین	5753	231	13/6/73	لائسنس		
191	—	,,	,,	5/112	مالک	54	,,	,,	,,		
192	—	6091-RHC	,,	3/112,76/112	محمد الیاس	55	,,	14/6/73	,,		
193	—	,,	,,	5/112	مالک	56	,,	15/6/73	,,		
194	—	7555-LRA	بس	226-A/112 3/112,32/112	محمد اشرف	8257	331	,,	,,		
195	—	,,	,,	5/112	مالک	58	,,	19/6/73	,,		
196	—	4210-LEJ	ٹریکٹر	3/112,82/112 86-112	محمد صادق	59	9010	,,	,,		
197	—	,,	,,	5/112	مالک	60	,,	20/6/73	انشورنس		
198	—	2603-SA	,,	44/112,23/112, 3/112	محمد شریف	64	928	,,	,,		
199	—	,,	,,	5/112	مالک	65	,,	23/6/73	,,		
200	—	2397/SA	بس	99/112	فیروز دین	6612	300	23/6/73	رجسٹریشن		
201	—	,,	,,	44/106	مالک	13	,,	,,	,,		
202	—	9936-LEH	,,	83/112,86/112	محمد اکرم	6414	185	24/6/73	انشورنس		
203	—	0640-LEF	,,	99/112	لیاقت علی	351	55	23/6/73	لائسنس		

1	2	3	4	5	6	7		8	9	10
نمبر شمار	مہینہ	وہیکل نمبر	قسم وہیکل	نوعیت جرم	نام ڈرائیور	چٹ نمبر	بک نمبر	تاریخ	مقبوضگی کاغذات	جرمانہ بعدالت اے سی صاحب	چالان زیر غور بعدالت وجہ تاخیر فیصلہ
204	جون	9640-LEF	بس	44/106	مالک	352	55	24/6/73	لائسنس		
205	—	1684-LEE	ٹریکٹر	3/112,94/125	محمد مشتاق	353	,,	,,	,,		
206	—	,,	,,	5/112	مالک	54	,,	,,	,,		
207	—	5755-RIC	ٹرک	99/112,6-9/112	سلام دین	12601	505	25/6/73	,,		
208	—	763-LEJ	سکوٹر	32/112,3/112	فضل دین	2	,,	,,	,,		
209	—	2123-LEH	بس	85/112,88/112, 3/112	اختر حسین	3	,,	26/6/73	رجسٹریشن		
210	—	,,	,,	44/106	مالک	4	,,	27/6/73	انشورنس		
211	—	2180-LEJ	,,	9/112	محمد صادق	5	,,	,,	,,		
212	—	,,	,,	44/106	مالک	6	,,	29/6/73	,,		
213	—	1438-LEH	,,	99/112	مبارک	7	505	,,	,,		
214	—	,,	,,	44/112	مالک	8	,,	,,	,,		
215	—	1355-LEH	ویگن	3/112	محمد یونس	9	,,	30/6/73	,,		
216	—	,,	,,	5/112	مالک	10	,,	,,	,,		
217	—	4135-LEH	ٹرکشہ	99/112,3/112 44/112,5/112	محمد اشرف	11	,,	,,	رجسٹریشن		
218	—	,,	,,	,,	مالک	12	,,	,,	,,		

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا گیارھواں اجلاس

(سوموار۔ 3 جون 1974ء)

(دوشنبہ ۔ 10 جمادی الاول 1394ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں نو بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَۨا ۝ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

پارہ ۲۲۔ سورۃ ۳۳۔ رکوع ۱ و ۲۔ آیات ۳۸ تا ۴۲

پیغمبر خدا پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں ہے جو اللہ نے ان کے لیے مقرر کر دیا ہے۔ اور جو پہلے گذر چکے ہیں ان میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے۔ اور اللہ کا حکم مقرر ہو چکا ہے۔ (اور وہ ایسے تھے جو اللہ کے پیغام لوگوں کے تک پہنچاتے اور اس سے ڈرتے تھے اور اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے اور اللہ ہی حساب کرنے کے لیے کافی ہے۔ محمد مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں اور اللہ ہی ہر بات سے پوری طرح واقف ہے۔ اے ایمان والو اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو اور صبح و شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر ۔ سردار امجد حمید خان دستی ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ جناب کے دفتر سے ابھی ابھی یہ ایک چٹھی مجھے ملی ہے کہ سوالوں کے نمبر فہرست کے مطابق ہوتے ہیں ۔ اس کے علاوہ جو پچھلے اجلاس کے سوال رہ جائیں ان کو پہلے نمبر ملتے ہیں ۔ میرا یہ اعتراض نہیں تھا ۔ میرا اعتراض یہ تھا کہ ہر روز یہ وطیرہ بن چکا ہے آپ کے آفس کا کہ میرے سوالوں کو آخر میں نمبر دیا جاتا ہے ۔ اس لیے ضروری نہیں ہے کہ ان کو ضروری ہی ایک کتاب میں شائع کیا جائے ۔ ان کو آئندہ کے لیے بھی ملتوی کیا جا سکتا ہے جب آپ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ ایک اجلاس کے سوال دوسرے اجلاس میں آسکتے ہیں تو کیا چند دن کے لیے انتظار نہیں کیا جا سکتا ۔ کیا یہ لازمی ہے کہ میرے سوالوں کو ہر بار فہرست سوالات میں آخری نمبر دیا جائے تاکہ ان پر نہ کوئی بحث ہو سکے نہ ضمنی سوال کیے جا سکیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب آپ کا شکریہ ۔

میاں خورشید انور ۔ یہ آپ کی مستقل عادت بن چکی ہے ۔

مسٹر فدا حسین ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ۔ جناب گزارش یہ ہے کہ میں آپ کی وساطت سے میاں خورشید انور صاحب سے پوچھنا ہوں کہ کون سے ممبران ہیں جن کے سوال پیچھے ہیں ؟

میاں خورشید انور ۔ میرے اپنے سوال ہیں میں نے اپنے متعلق ذکر کیا ہے دوسروں کا ذکر نہیں کیا ۔

مسٹر فدا حسین ۔ میرا سوال یہ ہے کہ وہ کون سے ممبران ہیں ان کو مخصوص کیا جائے کہ ان کے سوال بعد میں آتے ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ آپ کے پہلے آنے چاہیں ہمارے بعد میں آنے چاہیں بات تو پھر وہی ہو گئی ۔

میاں خورشید انور ۔ مقصد یہ نہیں تھا بلکہ مقصد یہ تھا کہ قائد ایوان نے تسلیم کیا تھا کہ بیس پچیس سوالوں سے زیادہ سوال ایک دن نہیں رکھنے چاہیں ۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ آپ کو ایکسپلینیشن دینے کی ضرورت سپیکر صاحب کی جگہ کیسے محسوس ہو گئی ۔ وہ جواب دے سکتے ہیں ۔ یہ طریقہ ان کا ہے اور اس کے وہی ذمہ دار ہیں آپ نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب آپ تشریف رکھیں اس وقت تو قواعدانضباط کار کے مطابق کام ہو رہا ہے اب یہ اتفاق کی بات ہے کہ آپ کے سوال آج بھی اور اس سے پہلے بھی آخر میں آگئے ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب سپیکر اسی طریقے سے ہمارے سوال پہلے بھی آجاتے ہیں بعد میں بھی آجاتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ان کے ساتھ شامل ہیں یا ان کی مخالفت کر رہے ہیں ؟

سید ناظم حسین شاہ ۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ کوئی وجہ جواز نہیں ہے ، جو ممبر ٹائم پر سوال دیتا ہے تو جو ممبر ہوتا ہے وہ لگ جاتا ہے ۔ ان کے اگر پہلے سوال آئیں گے تو پھر ہمارے بھی پہلے آنے چاہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ سو سو سوال ایک دن میں آنے بھی ضروری نہیں ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ پھر یہ کہیں ناں کہ بیس سوال ہونے چاہئیں پچیس ہونے چاہئیں ۔

مسٹر سپیکر اس سلسلے میں جس طرح میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ آج چائے کے وقفہ میں فاضل وزیر قانون ۔ لیڈر آف دی آپوزیشن ۔ میاں خورشید انور اور اگر وزیر اعلیٰ کو فرصت ہوئی تو وہ بھی ورنہ سینیئر منسٹر صاحب میرے ساتھ چائے پئیں گے اور اس سلسلے میں غور کریں گے کہ اس کو کیا کرنا چاہیے ۔

میاں مصطفیٰ ظفر قریشی ۔ جناب سپیکر حکومتی پارٹی کے ممبران بھی ہیں چوہدری علی بہادر میاں منظور احمد موہل یا اس قسم کے اور جو اکثر سوال دیتے رہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے متعلق میرے ذہن میں دو تین قسم کی چیزیں ہیں ہاؤس کے ممبران مجھے کوئی رائے دینا چاہتے ہیں یا جن پانچ ممبروں کے میں نے نام لیے ہیں ان کو رائے دی جا سکتی ہے ایک تو یہ بات ہے ۔ دوسرا یہ کہ سوالوں کے نمبر متعین کر دیئے جائیں کہ زیادہ سے زیادہ سوال اتنے ہوں گے جو بر وقت آنے ہیں باقی اگلے مقررہ دن پر چلے جائیں گے بیس سوال یا پچیس سوالوں کے درمیان میں سمجھتا ہوں کہ یہ معقول تعداد ہوگی اور پھر یہ کہ ہر فاضل رکن تین سوال دے سکتا ہے اور جس دن ان سوالات کی باری مقرر ہو اس کے

تین سوال پیش ہو سکتے ہیں ۔ اس تعداد کو کم کر کے اگر دو کر دیا جائے تو زیادہ مہربان کے سوال پیش ہو سکتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ تعداد کی قدغن نہ لگائیں تو بہتر رہے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو میں اپنی سوچ کی بات کر رہا ہوں کہ یہ دو چیزیں ہیں۔ اس سے وہ شک و شبہ جو مجھ پر کیا جاتا ہے یا میرے دفتر پر کیا جاتا ہے میں سمجھتا ہوں وہ ختم ہو جائے گا ۔

مرزا فضل حق ۔ میاں خورشید انور صاحب کو پہلے موقع دے دیا جائے کہ وہ اپنے سوال پیش کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کو پھر سپیشل نمبر دینے پڑیں گے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب سپیکر یہ جو آپ نے کمیٹی بنائی ہے اس کا جو فیصلہ ہو گا اس کو ہاؤس میں آپ پیش کریں گے یا وہ فائنل ہو گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ فیصلہ فائنل نہیں ہو گا ضابطہ کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ وہ فیصلہ قانون کی شکل تو نہیں اختیار کر جائے گا جو وہاں طے ہو گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہمارا فیصلہ بذات خود تو قانون کی شکل اختیار نہیں کر جائے گا لیکن اگر قانون کا تقاضا وہ پورا کرتا ہو تو وہ کر بھی جائے گا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں استدعا کروں گا کہ وہ تجاویز مرتب کریں اور پھر اس کو ہمارے سامنے یہاں پیش کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ضابطہ کے مطابق ہوگا ۔ قانون کے مطابق ہی فیصلہ کیا جائے گا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ یہ ایک واضح ضابطہ ہے اس کو تبدیل کرنے کے لیے اسمبلی میں پیش کرنا ضروری ہے ۔

Mr. Speaker. I have only taken the House in confidence There is no motion before the House.

چوہدری امان اللہ لک ۔ ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سردار امجد حمید خان دستی صاحب موجود ہیں اس

لیے ان کا قلیل المدت سوال تو پھر رہ گیا۔ اب نشان زدہ سوالات لیے جائیں گے۔

ممبران اسمبلی سے شہر کی پٹڑی پر موٹر کار چلانے پر ٹیکس کی وصولی

*4067۔ **چوہدری غلام احمد باجوہ** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ قومی و صوبائی اسمبلی کے ممبران سے شہر کی پٹڑی پر موٹر کار چلانے کا ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی سالانہ شرح کیا ہے اور مذکورہ ٹیکس کی شرح کو کم کرنے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے؟

وزیر آبپاشی ۔ (میاں فیض افضل وٹو) (الف) یہ درست ہے عوام کی طرح ایم۔ این۔ اے۔ اور ایم۔ پی۔ اے۔ صاحبان سے کار پرمٹ فیس لی جاتی تھی لیکن حال ہی میں قوانین میں ترمیم کی دی گئی ہے جس کی رو سے ایم۔ این۔ اے۔ اور ایم۔ پی اے۔ صاحبان سے ان کے حلقہ انتخاب میں شہروں پر کار چلانے کی فیس نہیں لی جائے گی اور 30۔ مئی 1974ء کو گورنمنٹ نے باقاعدہ ایک نوٹیفیکیشن اس سلسلے میں جاری کر دیا ہے۔

(ب) مندرجہ بالا صورت میں میرے خیال میں جواب کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن فیس جو پہلے وصول کی جاتی تھی وہ (1) ایک سرکل کے لیے پچاس روپے تھی (2) ایک سے زیادہ سرکل کے لیے سو روپے تھی۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ عوام کی طرح وزرا بھی کار پرمٹ کی فیس لی جاتی ہے؟

وزیر آبپاشی ۔ وزرا اور بہت سے محکموں کے افسران مثلاً جن کے نام میں سناتا ہوں ان میں وزرا صاحبان۔ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے جج صاحبان اور پھر کمشنر۔ ڈپٹی کمشنر ڈی آئی جی اور ایس پی۔ ڈی آئی

جی ریٹجرز ۔ ڈسٹرک میڈیکل آفیسر ۔ ریٹائرڈ افسران محکمہ انہار کے سول اور ملٹری کے افسران یہ وہ کیٹیگریز ہیں کہ ان کو حکومت نے مفاد عامہ اور ان کی ڈیوٹی کی ادائیگی کے پیش نظر کیونکہ وہ سرکاری ڈیوٹی ادا کرتے ہیں وہ اس فیس سے مشتثنیٰ ہوتے ہیں لیکن اب ایم پی اے اور ایم ۔ پی ۔ اے صبان کو بھی اس میں شامل کر دیا گیا ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ان کو حکومت نے آئندہ سے اس فیس سے مشتثنیٰ قرار دے دیا ہے پنجاب کی حدود کے اندر جتنی بھی نہریں ہیں کیونکہ جن کے نام انہوں نے پڑھے ہیں وہ تمام پنجاب میں مشتثنیٰ ہیں ۔ تو کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ ایسی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے کہ ایم پی اے اور ایم این اے صاحبان کو بھی تمام پنجاب میں مشتثنیٰ قرار دے دیا جائے ؟

وزیر آبپاشی ۔ یہ معاملہ کیبنٹ میں ڈسکس ہوگا ۔ اگر یہ ہاؤس چاہے ۔ تو ہم یقیناً اس کو سارے صوبہ میں مشتثنیٰ قرار دینے پر غور کریں گے ۔ اور بہت جلد اس پر عملدر آمد ہوگا ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ نئے پلوں پر جو ٹول ٹیکس وصول کیا جاتا ہے پہلے یہ ایم ۔ پی ۔ اے اور ایم ۔ این ۔ اے صاحبان سے وصول نہیں کیا جاتا تھا ۔ لیکن اب یہ وصول کیا جا رہا ہے ۔ اس کے بارے میں آپ کچھ ارشاد فرمائیں گے ؟

وزیر آبپاشی ۔ یہ محکمہ انہار کی بات ہو رہی ہے ۔ ٹول ٹیکس جو وصول کیا جاتا ہے ۔ وہ محکمہ انہار سے متعلق نہیں ہے ۔ اس لیے اس کے متعلق علیحدہ سوال کریں ۔

مرزا فضل حق ۔ وہ تو ایک قسم کی permission تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا تعلق پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ سے ہے ۔ محکمہ آبپاشی سے نہیں ہے ان کا مطلب ہے کہ اس کا تعلق میرے محکمہ سے نہیں ہے ۔

حالیہ سیلاب سے متاثرہ افراد میں رقم کی تقسیم

***4132 ۔ سردار محمد عاشق** ۔ کیا وزیر ریلیف از راہ کرم بیان فرمائیں گے ۔ کہ ۔

(الف) حکومت نے حالیہ سیلاب سے متاثرین لوگوں میں کل کتنی رقم تقسیم کی ہے یا تقسیم کے لیے منظور فرمائی ہے ۔

(ب) منظور شدہ رقم کو تقسیم کرنے کے لیے کیا طریق کار اختیار کیا گیا ہے اور ہر ضلع میں اب تک کتنی کتنی رقم تقسیم کی گئی ہے ؟

وزیر ریلیف (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) منظور شدہ رقوم ۔

(i) برائے تقاوی قرضہ جات ۔ 5'40'00'000/- روپے

(ii) قرضہ جات برائے تعمیر و مرمت مکانات بذریعہ ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن 6,26,29,600/- روپے

(iii) قرضہ جات زرعی بذیعہ زرعی ترقیاتی بنک 8,30,90,719/-

(ب) طریقہ تقسیم ۔

(i) تقاوی ۔ مجوزہ فارم پر درخواست دینے پر محکمہ مال I اہل کاران بذریعہ ریکارڈ مال موقع پر اجلاس عام میں درخواست گزار کا استحقاق تصدیق کرکے قرضہ کی منظوری دے دیتے ہیں ۔ موقع پر دو ہزار روپیہ تک قرضہ کی منظوری کے اختیارات گرداور قانونگو ۔ نائب تحصیل دار اور تحصیل دار کو تفویض کئے گئے ہیں ۔ دس ہزار روپیہ تک اسسٹنٹ کمشنرز بیس ہزار روپیہ تک ڈپٹی کمشنر اور پچاس ہزار روپیہ تک کمشنر صاحبان قرضہ جات کی منظور کے مجاز ہیں ۔ درخواست برائے تقاوی قرضہ جات موقع پر یا محکمہ مال کے اہل کاران کے دفتر میں دی جا سکتی ہے ۔

قرضہ جات برائے مکانات ۔ مجوزہ فارم پر درخواست گزاری جاتی ہے ۔ جو کہ محکمہ مال کے کارندے درخواست گذار کے استحقاق کی تصدیق کر کے اپنی سفارشات کے ساتھ ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کے مقامی دفتر میں جمع کرا دیتے ہیں جو کہ محکمہ مال کی تصدیق اور سفارش کی روشنی میں قرضہ کی منظوری کے بارے میں فیصلہ کرتے ہیں ۔

قرضہ جات بذریعہ زرعی ترقیاتی بنک ۔ مجوزہ فارم پر متعلقہ بنک برانچ میں درخوست گذاری جاتی ہے جس کی تصدیق خود زرعی ترقیاتی بنک کے

اہل کاروان کرتے ہیں ۔ اور بعد تصدیق قرضہ جات دیے جاتے ہیں ضلع وار تقسیم تقاوی قرضہ جات ۔

جہلم	2,80,000/-
گجرات	75,56,250/-
سرگودھا	25,00,000/-
میانوالی	4,25,000/-
لائل پور	17,50,000/-
جھنگ	93,67,069/-
لاہور	23,62,360/-
گوجرانوالہ	12,50,000/-
شیخو پورہ	21,64,910/-
سیالکوٹ	22,22,613/-
ملتان	75,66,241/-
مظفر گڑھ	18,25,000/-
ڈیرہ غازی خان	11,76,649/-
ساہیوال	18,75,000/-
بہاولنگر	6,75,000/-
بہاولپور	18,25,000/-
رحیم یار خان	86,20,611/-
کل مبلغ	5,33,81,703/-

ضلع وار قرضہ جات منظور شدہ ازاں باؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن

جہلم	4,00,000/-
گجرات	30,38,000/-
سرگودھا	35,18,000/-
میانوالی	3,13,000/-
جھنگ	85,40,000/-
لائلپور	47,56,000/-
لاہور	25,82,000/-
گوجرانوالہ	35,32,000/-

شیخوپورہ	49,90,600/-
سیالکوٹ	40,81,700/-
ملتان	66,82,800/-
مظفر گڑھ	80,64,000/-
ڈیرہ غازی خان	15,63,900/-
ساہیوال	5,84,000/-
بہاول پور	30,14,000/-
بہاولنگر	2,00,000/-
رحیم یار خان	67,65,500/-
کل میزان	6,25,29,400/-

تقسیم قرضہ جات زرعی ترقیاتی بنک (ریجن وار)

لاہور	1,20,87,412/-
راولپنڈی	19,77,720/-
سرگودھا	2,37,37,153/-
ملتان	1,86,34,265/-
ساہیوال	1,52,82,587/-
بہاولپور	1,31,71,582/-
کل میزان	8,30,90,719/-

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ جہاں تک طریقہ تقسیم کے بارے میں وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ دو ہزار تک قرضہ جات گرداور ۔ قالونگو ۔ نائب تحصیل دار اور تحصیل دار منظور کر سکتے ہیں ۔ کیا وہ وضاحت فرمائیں گے ۔ کہ Individual capacity میں گرداور قانونگو ۔ نائب تحصیلدار اور تحصیل دار دے سکتا ہے ۔ یا تینوں آدمی مل کر دو ہزار تک قرضہ جات دے سکتے ہیں ۔ اس بارے میں وضاحت کریں ۔

ڈاکٹر رشید ۔ ان تینوں کو یہ اختیارات ہیں ۔ گرداور نائب تحصیلدار اور تحصیلدار عموماً گرداور تصدیق کرتا ہے ۔ اور قرضہ تحصیلدار ہی جاری کرتا ہے ۔

لیکن اس process میں چونکہ تینوں ہوتے ہیں اس لیے ان تینوں کو رکھ لیا جاتا ہے اور ان کو دو ہزار کے قرضوں کے لیے رکھا گیا ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ محکمہ مال کے ذریعہ تقاوی تقسیم کرنا مزید رشوت کے دروازے کھولنے کے مترادف ہے ۔ کیونکہ محکمہ مال کے بارے میں پہلے ہی آپ کو پتہ ہے کہ

Mr. Speaker : No speech please.

میاں منظور احمد موہل ۔ نہیں جناب والا ۔ یہ definite سوال ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ question کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ اس میں reasoning نہیں ہو گی ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ تحصیل ملتان میں زرعی ترقیاتی بنک نے کتنا قرضہ دیا ہے ؟

وزیر ریلیف ۔ جناب والا ۔ ضلع وار تفصیل اس میں درج ہے ۔ تحصیلوار فہرست نہیں ہے ۔ فاضل ممبر ضلع وار تفصیل پڑھ لیں ۔ اس کے علاوہ وہ اگر چاہیں تو میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں ۔ میں پتہ کر کے بتا دوں گا ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ ضلع وار تفصیل میں نے پڑھ لی ہے ۔ میں نے تحصیل کے متعلق پوچھا ہے ۔

وزیر ریلیف ۔ میں ضرور جواب دوں گا ۔ آپ میرے چیمبر میں تشریف لائیں ۔ یا اس کے متعلق علیحدہ سوال کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کیا یہ درست ہے کہ ضرورت کے مقابلہ میں فراہم کردہ تمام قرضہ جات بہت کم ہیں ؟

وزیر ریلیف ۔ میرے خیال میں اگر اس تفصیل کو پڑھا جائے تو یہ کروڑوں کی تعداد میں قرضہ جات ہیں ۔ یہ سچ ہے اور درست ہے کہ ہمارا ملک ایک پسماندہ ملک ہے ۔ غریب لوگ ہیں ۔ ضرورت تو اتنی ہے کہ اگر دولت کے سمندر بھی بہا دئے جائے تو یہ تالاب اتنا گہرا ہے کہ یہ بھر نہیں سکتا ہے ۔ لیکن جو ہمارے موجودہ حالات ہیں ۔ اور مرکزی اور صوبائی گورنمنٹ کے پاس جو وسائل ہیں ۔ ان کے مطابق ہی قرضہ دیا جا سکتا ہے ۔ اور وہ مخصوص حد تک دیا جا سکتا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ پچاس ہزار کے کتنے قرضہ جات لوگوں کو دیے گئے ؟

وزیر ریلیف ۔ پچاس ہزار کی بات نہیں ہے ۔ مختلف ایجنسیوں کے قرضے ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ میں تقاوی کے متعلق پوچھ رہا ہوں ۔ یہاں پر آپ نے فرمایا ہے ۔ ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر 20 ہزار ۔ اور کمشنر صاحبان 50 ہزار روپے تک قرضے دے سکتے ہیں ۔ تو وہی میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ پچاس ہزار کے کتنے قرضہ جات منظور ہوئے ہیں ۔ اور کن کن لوگوں کو دیئے گئے ہیں ۔

وزیر ریلیف ۔ اس کے لیے میں فاضل ممبر سے گزارش کروں گا کہ اس سلسلہ میں وہ علیحدہ سوال کریں ۔ چونکہ ہر ضلع سے تفصیل منگوانا پڑے گی اور اگلے سیشن میں مکمل جواب ان کی خدمت میں پیش کروں گا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ جو کچھ سید ناظم حسین شاہ صاحب نے کہا ہے وہ بالکل متعلقہ ہے ۔ یہ وہ اپنی فائل سے دیکھ سکتے ہیں ۔

وزیر ریلیف ۔ میں نے عرض کی ہے کہ اس کا جواب فائل میں ہو ہی نہیں سکتا ہے کہ سارے صوبے میں کمشنروں نے پچاس پچاس ہزار کا کس کس کو قرضہ دیا ہے ۔ اس کا بہت بڑا پلندہ ہو گا ۔ اس لیے میں نے عرض کی ہے ۔ کہ فاضل ممبر علیحدہ سوال کریں ۔ میں ضرور جواب دوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔

میاں مصطفیٰ ظفر قریشی ۔ جناب والا ۔ ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن جو قرضے دے رہی ہے ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ ہر جگہ پر ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کے خلاف شکایت ہے کہ وہ رشوت کے بغیر قرضے نہیں دیتی ؟

وزیر ریلیف ۔ جناب والا ۔ میں فاضل ممبر کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ اگرچہ ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن مرکزی حکومت کے ماتحت ہے ۔ اور جو قرضے دیتی ہے وہ براہ راست مرکز کی طرف سے ہوتے ہیں ۔ اس میں صوبائی حکومت کا براہ راست کوئی کنٹرول نہیں ہے ۔ لیکن اس کے باوجود فاضل ممبر صاحب میرے علم میں لے آئیں جو بھی ان کی شکایت ہو گی ۔ قبل

ازیں اس قسم کی جہاں بھی شکایات ہوئیں ہم نے اس طرح سے کوشش کی ہے کہ وہاں پر عوام کی تکلیف رفع ہو جائے۔

میاں مصطفیٰ ظفر قریشی ۔ جناب والا ۔ ڈریشک صاحب گواہ ہیں ۔ جب یہ ڈسٹرکٹ کونسل کے اجلاس میں مظفر گڑھ گئے تھے تو unanimously یہ ہوا تھا ۔ .....

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

میاں مصطفیٰ ظفر قریشی ۔ جناب والا ۔ میں تو صرف ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ان کے چیمبر میں جا کر یہ بات ان کے علم میں لا سکتے ہیں ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن جو قرضے دے رہی ہے اس میں ضلع جہلم کے لیے چار لاکھ روپیہ منظور کیا گیا ہے جو کہ باقی سب اضلاع سے کم ہے اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر ریلیف ۔ ضلع جہلم میں سیلاب میں مکانات کے گرنے کی وجہ سے جو تکالیف اور شکایات موصول ہوئی ہیں وہ نسبتاً کم ہوں گی ۔ لیکن اس کے باوجود بھی میں فاضل ممبر کی اس تکلیف کو دور کرنے کے لیے تیار ہوں اگر اس سلسلہ میں کوئی زیادتی ہو گی ۔ تو ہم یقیناً اس کو دور کرنے کی کوشش کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر شمیم احمد خان ۔

مسٹر شمیم احمد خان ۔ جناب والا ۔ میرا سوال بھی ان سے ملتا جلتا ہے ۔ کہ لالل پور شہر میں سیلاب کی وجہ سے بہت زیادہ نقصان ہوا ہے اور اس کے لیے جو رقم دی گئی ہے وہ مظفر گڑھ سے بھی کم ہے ۔ میں اس رقم کے متعلق پوچھ رہا ہوں جو ضلعوں کو allocate کی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس پر بہت سے سپلیمنٹری سوال ہو چکے ہیں ۔

مسٹر شمیم احمد خان ۔ جناب والا ۔ مظفر گڑھ کو 80 لاکھ اور چونسٹھ ہزار روپے کی رقم دی گئی ہے اور اس کے مقابلے میں لالل پور کو 56 لاکھ 47 ہزار روپے کی رقم دی گئی ہے ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ

لائل پور کو جو رقم allocate ہوئی ہے ۔ وہ اتنی کم کیوں ہے جب کہ لائل پور شہر میں صوبہ بھر میں سب سے زیادہ شہری مکانات کو نقصان پہنچا ہے ۔ اس کے مقابلہ میں مظفر گڑھ کو جہاں پر اتنا بڑا problem نہیں تھا ۔ وہاں پر اتنی بڑی رقم کیوں دی گئی ہے ؟

وزیر ریلیف ۔ میں فاضل ممبر کی خدمت میں عرض کروں گا ۔ کہ یہ رقم 47 ہزار نہیں ہے بلکہ 47 لاکھ 56 ہزار ہے ۔ اور اس کے علاوہ جس طرح سے لوگوں نے درخواستیں دیں یا apply کیا اس کے مطابق رقم release ہوتی رہی ۔ ہو سکتا ہے کہ لائل پور میں دوسرے ذرائع سے انہیں اتنی رقم ملی ہو کہ انہوں نے تھوڑا apply کیا ہو ۔ لیکن میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لیے عرض کروں گا کہ میں اس معاملہ کو بھی پوری طرح سے دیکھنے کے لیے تیار ہوں ۔ اگرچہ ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن ہمارے ماتحت نہیں ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ میرا بھی سوال اس سے ملتا جلتا ہے ہے ۔ ملتان میں 65 لاکھ روپے کا قرضہ دیا گیا ہے اور جب کہ مظفر گڑھ میں 80 لاکھ 64 ہزار روپے کا قرضہ دیا گیا ہے ۔ کیا وزیر موصوف اس تفاوت کی وجہ بیان کر سکیں گے ۔ اور کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ملتان میں صرف دو دو ہزار کے قرضہ جات دیئے گئے ہیں ۔ جب کہ مظفر گڑھ میں پانچ پانچ اور دس دس ہزار کے قرضہ جات جاری کیے گئے ہیں ؟

وزیر ریلیف ۔ جو جواب میں نے فاضل ممبر کی خدمت میں پہلے عرض کیا ہے اس کو دہرانے کی بجائے یہ گزارش کروں گا کہ وہ میرے نوٹس میں شکایات لائیں ۔ اگر بروقت یہ شکایت کر دیتے ہم ضرور اس کا ازالہ کر دیتے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ اس کے لیے انکوائری کروائیں گے ؟

وزیر ریلیف ۔ جناب والا ۔ ضرور انکوائری کروائیں گے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ میانوالی کے ضلع میں جہاں mighty indus گزرتا ہے اس کی لپیٹ میں تمام دیہات آ چکے تھے وہاں پر ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن نے صرف 3 لاکھ تیرہ ہزار روپے کا قرضہ منظور کیا ہے ۔ وہاں کوئی انسپکشن نہیں ہوئی ۔ میرا یہ خیال ہے کہ آپ نے ان سے اس بات کے متعلق کچھ پوچھا

نہیں اگر مزید دریافت فرمائیں تو آپ کو ضرور پتہ چل جائے گا کہ ہم کتنے تباہ ہو ئے ہیں اور ہم کو ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کی طرف سے کوئی حصہ نہیں مل رہا ۔

وزیر ریلیف ۔ میں فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اس کے متعلق معلوم کروں گا جو کچھ بھی ہو سکا وہ کریں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ موجودہ قرضوں میں سے غریب کاشتکاروں اور مزارعین کو کوئی حصہ نہیں ملا کیونکہ طریقہ تقسیم ہی کچھ ایسا تھا کہ بغیر زمین کے قرضہ نہیں مل سکتا تھ ؟

وزیر ریلیف ۔ جناب والا ۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے یقیناً تمام لوگوں کو خواہ وہ دیہات کے ہوں یا بے زمین ہوں قرضہ جات کی سہولت میسر تھی لیکن اگر کوئی ایسے واقعات تحصیل خان پور یا فاضل ممبر کے حلقے میں ہوئے ہیں تو میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ وہ تحریری طور پر ۔ انفرادی طور پر یا اجتماعی طور پر ان متاثرہ افراد سے درخواست دلوائیں اس کے متعلق پوری تحقیقات کروائی جائے گی ۔ .....

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اس شخص کو قرضہ نہیں دیا جاسکتا ہے جس کی اپنی زمین نہ ہو یا کسی زمیندار کی زمین کو اپنی کفالت میں نہ رکھے ؟

وزیر ریلیف ۔ جناب والا ۔ قرضہ دینے کی کچھ شرائط ہوتیں ہیں ۔ جو observe کی جاتی ہیں ۔ مثلاً کسی کی زمین ہو وہ یا اپنے دوست کی طرف سے ضمانت دے سکتا ہے ۔ حالانکہ پہلے اس سے زیادہ پابندیاں تھیں اب شخصی ضمانت یا بنک گارنٹی پر بھی قرضہ دیا جاسکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ اتفاق کرتے ہیں کہ

Some kind of security was requires.

وزیر ریلیف ۔ جی ۔

میاں مصطفیٰ ظفر قریشی ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف اتفاق فرمائیں گے کہ تمام صوبہ میں اور بالخصوص مظفر گڑھ میں یہ قرضہ جات محض پیپلز پارٹی کی سفارش پر دئے گئے ؟

وزیر ریلیف ۔ جناب والا ۔ میری فائل پر تو کوئی ایسی بات نہیں ہے فاضل ممبر ہمیں کوئی ایسا واقعہ بتائیں تو پھر ہم دیکھیں گے ۔

میاں مصطفیٰ ظفر قریشی ۔ جناب والا ۔ ہائی کورٹ کے جج کی فائل پر تو بات آ چکی ہے آپ کی فائل پر بھی ہونی چاہیے ۔

Mr. Speaker : I close this question.

حافظ علی اسد اللہ ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ مختلف قرضہ جات جو صوبہ پنجاب میں بالعموم تقسیم ہوئے اور ضلع بہاولنگر میں بالخصوص کیا ان کی تقسیم درست طریقہ سے ہوئی ۔ کیا وزیر موصوف کے کسی خاص آدمی نے ضلع بہاولنگر میں غلط آدمیوں کو قرضہ جات دئے اور کیا وہ اس کی انکوائری کروائیں گے ؟

وزیر ریلیف ۔ جناب ۔ میں فاضل ممبر کی خدمت عرض کروں گا کہ میں اس وقت اس محکمہ کا انچارج نہیں تھا تھا شاید ان کو غلط فہمی ہوئی ہے ۔ دوسری بات یہ کہ اگر کسی شخص نے کوئی ایسی غلطی کی ہے تو وہ حق بجانب ہیں ۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس انکوائری کی جائے گی ۔

ضلع گجرات میں سیلاب سے متاثرہ دیہات

*4155 ۔ **چوہدری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر ریلیف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں کتنے دیہات سیلاب سے متاثر ہوئے ان کے ناموں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھی جائے ۔

(ب) مذکورہ بالا دیہاتوں میں کتنا نقصان ہوا اور حکومت نے ہر دیہہ میں کتنی کتنی امداد دی اور اس کے لیے کیا طریق کار اختیار کیا گیا ؟

وزیر ریلیف (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) کل 216 دیہات تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں سیلاب سے متاثر ہوئے ۔ جن کے ناموں کی *فہرست لف ہذا ہے ۔

---

*فہرست آخر میں ملاحظہ فرمائیں ۔

(ب) مذکورہ بالا دیہاتوں میں نقصان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

مکانات پختہ	1873
مکانات کچہ	8826
بھوسہ	1,82,505 من
کاشتکاری	3 عدد
کنوئیں	27 عدد
ٹیوب ویل (بجلی)	9 عدد
ٹیوب ویل (انجن والے)	56 عدد
گندم	56,870 من
چاول	2,421 من
باجرہ	23 من
چنا	10 من
تارا میرا	5 من
تمباکو	28 من

حکومت نے امدادی فنڈ میں سے اس ضلع کے لیے تقریباً پچاسی ہزار روپیہ (85000 روپیہ) روپیہ دیا۔ جس میں سے مبلغ سترہ ہزار سات سو پچاس روپیہ (17750 روپیہ) رنمل کے دیہہ میں اور مبلغ بائیس ہزار تین سو پچاس روپیہ (22350 روپیہ) کالا شادیاں۔ گڑھلکان اور دیوی گڑھ کے دیہات میں اسسٹنٹ کمشن فنڈی بہاؤالدین نے موقع پر خود تقسیم کیا۔ یہ رقم مکانات کی مرمت اور دوبارہ تعمیر کے لیے دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ سترہ لاکھ بیاسی ہزار نو سو باون روپیہ (1782952 روپیہ) ایکٹ xix اور چھبیس لاکھ پچھتر ہزار چھ سو دو روپیہ (2675602 روپیہ) ایکٹ xvii کے تحت بغیر سود کے سیلاب زدگان میں بطور تقاوی قرضہ تقسیم کئے گئے ہیں۔ ایگرلکلچرل ڈویلپمنٹ بنک آف پاکستان کی طرف سے مبلغ چھ لاکھ بیاسی ہزار ایک سو تیرہ روپیہ (682113 روپیہ) بھی بطور قرضہ اس تحصیل میں تقسیم کیا گیا۔ ڈسٹرکٹ کونسل گجرات کی طرف سے پناہ کے طور پر استعمال کے لیے 126 عدد خیمے بھی مہیا کئے گئے۔ علاوہ ازیں مالیہ میں مندرجہ ذیل معافی دی گئی ہے۔

مکمل معافی 16714 ایکڑ

جزوی معافی 1781 ایکڑ

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ کیا بمداوی فنڈ میں وہ رقم بھی شامل تھی جو ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن نے دی تھی ؟

وزیر ریلیف ۔ یقیناً ۔ جناب اس کی تفصیل بتا دی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میرے سوال کی تفصیل بتائیں اور اس کی ذرا وضاحت کریں ۔

وزیر ریلیف ۔ جناب ۔ وہ نہیں ہے جو یہ پوچھ رہے ہیں ۔ جواب کا حصہ (ب) پڑھیں مکان پختہ ۔ کچا ۔ بھوسہ ۔ کاشتکاری ۔ ٹیوب ویل ۔ گندم چاول یہ چیزیں جو ہیں یہ قرضہ جات کے علاوہ ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب ۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے دیہات وار پوچھا ہے ۔ آپ اسے repeat کروائیں ۔ کیونکہ جواب صحیح نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ جواب دوبارہ پڑھیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب ۔ میں نے رات کو بھی جواب پڑھا تھا اور میں نے جو جواب مانگا ہے وہ نہیں دیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ جواب collective ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ collective میں نے نہیں پوچھا میں نے تو علیحدہ علیحدہ پوچھا ہے ۔ جناب والا ۔ صرف تین دیہاتوں میں قرضہ تقسیم ہوا ہے باقی کو تو دیا ہی نہیں گیا ۔ انہوں نے پتہ نہیں کس کا حوالہ دیا ہے ۔

Mr. Speaker : Speeches are not allowed.

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں جناب والا ۔ وضاحت تو کر سکتا ہوں آپ تقریروں سے گھبرائے کیوں ہیں ۔

Mr. Speaker : No speeches are allowed durining the question hour, Please resume your seat.

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا جناب سپیکر میں ان کو سمجھا بھی نہیں سکتا ۔

Mr Speaker : May I ask the hon'ble Member to resume his seat please ?

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ آپ مجھے باہر نکال دیں ! نکال دیں

Mr. Speaker : You can only put a supplementary question.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں نے تو صرف اتنا عرض کیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Please resume your seat. Let me first decide.

جہاں تک نقصانات کا تعلق ہے ۔ یہ collectively دئے گئے ہیں ۔ لیکن جہاں تک امداد دینے کا تعلق ہے کہ ہر دیہہ میں کیا اور کتنی امداد دی گئی ہے ۔

The answer is not complete and it is to be repeated.

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

لاہور شہر میں اومنی بسوں کی تعداد

***4313 ۔ چوھدری علی بہادر خان ۔** کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) اس وقت شہر لاہور میں کل کتنی اومنی بسیں چل رہی ہیں اور ان میں سواریاں بٹھانے کی کتنی گنجائش ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ گنجائش ضرورت سے کم ہے اگر ایسا ہے تو حکومت اس کمی کو پورا کرنے کے لیے کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) ۔ اس وقت لاہور شہر میں 127 بسیں (جن میں سنگل ڈیکر اور ڈبل ڈیکر شامل ہیں) چل رہی ہیں ۔ ہر بس میں سواریاں بٹھانے کی گنجائش مختلف ہے تاہم سنگل ڈیکر بس میں اوسط نشستیں 42 ہیں اور 15 ایستادہ مسافروں کی گنجائش ہے ۔ جب کہ ڈبل ڈیکر بس میں 74 اوسط نشستیں ہیں اور 12 استادہ مسافروں کی گنجائش ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔ تاہم حال ہی میں لاہور اومنی بس کے فلیٹ میں 37 نئی سنگل ڈیکر بسوں کا اضافہ کیا گیا ہے ۔ منصوبہ کے تحت

لاہور اومنی بس کے فلیٹ میں 900 نئی بسوں کا اضافہ کیا جائے گا ۔

جناب والا ۔ میں تازہ ترین صورت حال کی بھی ایوان کی خدمت میں وضاحت کرنی ضروری سمجھتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ لاہور شہر کے لیے 900 بسوں کی allocation کی ہے ۔ جس میں سے 210 نئی بسیں اس وقت تک لاہور شہر کو سپلائی کی جا چکی ہیں ۔ اور آئندہ ہر ماہ 30 نئی بسیں دسمبر 1974ء تک لاہور کو دی جاویں گی ۔ اور جنوری 1975ء سے 60 نئی بسیں ہر ماہ لاہور کو دے دی جاویں گی ۔ اور اس طرح سے 900 بسوں کا complete fleet لاہور شہر کے لیے وقف ہوگا ۔ اس سے انشاءاللہ لاہور کی تکلیف رفع ہو جائے گی ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ سنگل بس میں ایستادہ مسافروں کے لیے 15 نشستیں اور ڈبل ڈیکر میں 12 نشستیں ہیں ۔ جب کہ سنگل بس میں 42 اور ڈبل ڈیکر بس میں 74 نشستیں ہیں ۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ 12 یا 10 کی بات نہیں ہے ۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ لاہور شہر میں سنگل اور ڈبل بس میں مسافر بھارے جیسے ہوتے ہیں ۔ اور اس ایوان کے ممبران کو بھی اس اطلاع ہے ۔ جیسے مسافر خراب ہوتے ہیں ۔ صرف سنگل اور ڈبل میں فرق یہ ہے کہ چونکہ ڈبل بس میں upstairs ہے اوپر چھت پر جانا پڑتا ہے ۔ تو نیچے والا آدھا حصہ عورتوں کے لیے اور بزرگوں کے لیے ہم نے زیادہ وقف کیا ہے ۔ اس لیے ہم نے اس کی comparative capacity کم کی ہے ۔ seating Proceeding capacity زیادہ ہے لیکن یہ اس میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی ہے ۔ کیونکہ اس ملک میں ایک بس میں 42 کی بجائے 100 کے قریب اور 74 کی بجائے 150 کے قریب مسافر ہوتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کیا حقیقت نہیں ہے کہ رحیم یار خان میں اومنی بس سروس کا کوئی انتظام نہیں ہے ۔ اور اگر نہیں ہے تو کیا حکومت وہاں اومنی بس سروس شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ نے سوال پڑھ لیا ہوگا ۔ کیا یہ آپ کا ضمنی سوال بنتا ہے ؟ آپ اپنے سوال پر خود ہی رولنگ دے دیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ویسے یہ اومنی بس سے متعلق سوال ہے ۔ اور

لاہور شہر کے متعلق ہے ۔اس لیے اس میں دوسرے شہر کے متعلق بھی پوچھا جا سکتا ہے ۔ دوسرے شہر کی ضرورت کے متعلق بھی سوال ہو سکتا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اچھا آپ ان کے نوٹس میں لے آئیں ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ انشاً اللہ جونہی ہمارے پاس بسوں کی تعداد زیادہ ہو جائے گی ہم انشاءاللہ بتدریج پنجاب کے ہر شہر کی ضرورت کو پورے کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔

پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کا نفع و نقصان

***4314** ۔ **چوہدری علی بہادر خان** ۔ کیا ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ اپنی قائمی کے بعد خسارہ میں جا رہا ہے یا فائدہ میں ۔

(ب) مذکورہ ادارہ کے آغاز سے لے کر 31 اکتوبر 1973ء تک کا نفع و نقصان بتایا جائے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ اپنے قیام کے بعد خسارے میں جا رہا ہے ۔

(ب) موجودہ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی تشکیل سابقہ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے انتظامی ڈھانچے میں تبدیلی کے بعد 14 اکتوبر 1972ء کو عمل میں آئی ۔ 14 اکتوبر 1972 سے لے کر 31 اکتوبر 1973ء تک ایک کروڑ اکسٹھ لاکھ بیس ہزار روپے کا خسارہ رہا ۔

جناب والا ۔ محکمہ سے یہ مختصراً جواب آیا ہے ۔ لیکن میں اپنی طرف سے اس محکمہ کے منسٹر انچارج ہونے کی حیثیت سے اس کا تفصیلاً جواب دینے کی کوشش کرتا ہوں ۔ اور ایوان کے سامنے موجودہ پوزیشن رکھتا ہوں ۔ اس کے بعد اگر کسی سوال کی گنجائش ہوگی تو فاضل ممبران کریں ۔ 14 اکتوبر 1972ء کو ہم نے کارپوریشن کو توڑا ۔ اس کے بعد یعنی اس وقت کارپوریشن کے پاس 500 بسیں تھیں ۔ جو کہ تمام کی تمام پرانی تھیں ۔ اور 79000 روپیہ یومیہ انکم تھی اور چالیس پچاس بسیں ہر ماہ آف روڈ ہو رہی تھیں ۔ کیونکہ یہ فلیٹ جو کہ 500 بسوں کا ہمارے پاس تھا ۔ وہ 1951 ۔ 1962 اور 1963 کی خریدی ہوئی تھیں ۔ دس دس سال سے زیادہ عرصہ ان کی لائف کو گزرے ہو گیا تھا ۔ اور یہ اب کسی صورت میں بھی استعمال کے قابل نہ تھیں ۔ کارپوریشن کے تین افسران تھے جن کے اختیارات ایک جیسے تھے ۔ وہ تینوں آپس میں لڑتے رہتے تھے ۔ اس لیے ہم نے کارپوریشن کو توڑ کر ایک بورڈ بنایا ۔ اس میں ایم ۔ پی ۔ اے انہیں کا ایک نمائندہ اور اس کے علاوہ جو ٹیکنیکل سٹاف ہے ۔ ان کو جمع کرکے مینیجنگ ڈائریکٹر کو اس میں Administrative Powers

دیں - جس سے یہ ہوا کہ ہم نے ایک کروڑ پچاس لاکھ روپے جو پچھلے قرضے تھے اور بوجھ تھا اس کو ہلکا کیا - اور یہ بورڈ بنا کر ہم نے effeciency کو بڑھایا - جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج ہمارے پاس 625 بسیں ہیں جن میں 470 نئی ہیں اور 155 پرانی بسیں ہیں - سارے پنجاب میں ہم نئی بسوں کو بڑھا رہے ہیں - پرانی بسیں بتدریج آف روڈ جا رہی ہیں - اور آج اس بورڈ کی یومیہ انکم 79 ہزار کی بجائے دو لاکھ پانچ ہزار روپے ہے یعنی 79 ہزار کے فرق کو اور چھ سو بسوں کے فرق کو آپ ملاحظہ فرمائیں - تین گنا انکم بڑھ چکی ہے - اور پرانی بسیں پانچ سو کی بجائے صرف 155 رہ گئی ہیں - رہا سوال یہ کہ گھاٹا کیوں ہے - اس کی وجہ یہ ہے کہ چالیس لاکھ پرانی بسوں کی مرمت پر لگا - 55 لاکھ قرضہ جات جو کہ آر - ٹی - سی کے زمانہ کے تھے - واجب الادا تھے - اس کے ادا کرنے پر لگا - 8 لاکھ روپے رٹشنل پے سکیل پر خرچ ہوئے اور 56 لاکھ روپیہ جو فاضل سٹاف تھا - جو آر - ٹی - سی کے زمانہ میں بسوں کے پرانے ہو جانے کی وجہ سے اور ناکارہ ہو جانے کی وجہ سے 2700 ملازمین سرپلس ہو گئے تھے ان پر خرچ ہوا بسیں ناکارہ ہو گئی تھیں اور آف روڈ ہو گئی تھیں - لیکن اس فاضل سٹاف کی ملازمت اس طرح سے بحال رہی - ہم ان کی چھانٹی نہیں کر سکے - اور اس کی وجہ سے مفت گھر بیٹھے ان کو 56 لاکھ روپے تنخواہ دیتے رہے - اور طلبا کو رعایت جو دی گئی اس پر 36 لاکھ روپے خرچ آیا - اس طرح سے کل ملا کر تقریباً وہ دو کروڑ اور پانچ لاکھ روپے ہوئے - جو بورڈ کو بلاوجہ یعنی انکم یا خرچ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ خرچ کرنا پڑا - اور ایک کروڑ 60 لاکھ کا خسارہ اور اس کو اگر دو کروڑ پانچ لاکھ کی انکم سے غیر ضروری خرچ سمجھ کر نکال دیں - تو بورڈ کو اس عرصہ میں 43 لاکھ اور 80 ہزار کی انکم ہوئی ہے - تو میں یہ وضاحت کرنی چاہتا ہوں -

اس کے بعد جہاں تک موجودہ حالت کا تعلق ہے - ہم نے تین مجسٹریٹ چیکنگ کے لیے مقرر کئے ہیں جو کہ لوگوں کو جرمانہ بھی کریں گے اور جو مسافر بلا ٹکٹ سفر کریں گے اور جو کنڈکٹر فراڈ کریں گے - ان سب کو چیک کریں گے - اور ان کے ساتھ باقاعدہ ایک اے - ایس آئی ڈو کنسٹیبل اور چار کنڈکٹر کی ایک ٹیم بنا رہے ہیں - جو کہ لاہور اور لائل پور میں مستقل طور پر رہے گی - پنڈی میں بھی مستقل طور پر رہے گی - اور ملتان اور ڈیرہ غازی خان کے لیے وہ ٹیم کام کرے گی - اس سے ہم نے پنڈی میں تجربہ کیا ہے کہ

ایک مجسٹریٹ لگانے سے انکم میں بیس فیصدی اضافہ ہو جاتا ہے تو دو لاکھ کی جو یومیہ انکم ہے - یہ توقع رکھتے ہیں کہ اس میں بیس فیصدی اضافہ straightaway ہمارے مجسٹریٹ لگانے سے ہوگا - اور اسی طرح سے ایک ٹیم ہم ورکشاپ میں Spare parts کی leakage روکنے کے لیے بنا رہے ہیں - پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ سے ہم نے جناب صادق صاحب سے گزارش کی ہے کہ ہمیں ایک بہترین انجینئر دیں جو کہ Mechanics میں مہارت رکھتا ہو - ہمارے ملک غلام قادر صاحب اس معزز ایوان کے ممبر ہیں - ان کو اور ایک پلاننگ ڈیپارٹمنٹ کا ایکسپرٹ ان تینوں کی ایک ٹیم بنا رہے ہیں جو تمام ڈیپارٹمنٹ میں leakge کوروکے گی تو اس طرح سے میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ بورڈ کی کارکردگی انشاءاللہ کارپوریشن سے بہتر ہو گی ضروری اخراجات اگر ہم نہ آنے تو آج یقیناً ہم نفع میں ہوتے - تو ان precautionary measures جو میں نے ابھی بیان کئے ہیں کرنے سے ہم توقع کرتے ہیں کہ انشاء اللہ بورڈ کی انکم کو ان خساروں اور مجبوریوں کے باوجود ہم یقیناً Balance پر لے آئیں گے -

بیگم زبیدہ سرور - کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت اس خسارہ کی رقم کو پورا کرنے لیے کیا کیا اقدامات اٹھا رہی ہے - اور وزیر موصوف نے کیا کیا تجاویز پیش کی ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - اس سلسلہ میں ہم نے حال ہی میں جب وزیر اعلیٰ صاحب لاہور تشریف لائے ان کو بورڈ کی یہ تکالیف اور مجبوریاں بیان کیں - وزیر اعلیٰ صاحب کی خدمت میں باقاعدہ ہم نے ایک کیس بنا کر بھیجا ہے - جس میں ہم نے مطالبہ کیا ہے - کہ سٹیپ ڈیوٹی جو کہ تقریباً 31 لاکھ کے قریب سالانہ بنتی ہے اور روڈ ٹیکس ایک کروڑ اور 31 لاکھ کے قریب بنتا ہے ٹول ٹیکس جو کہ دس لاکھ بنتا ہے - پراپرٹی ٹیکس دو لاکھ بنتا ہے - اور انکم ٹیکس 55 لاکھ بنتا ہے - یعنی تمام ملا کر بورڈ کو دو کروڑ اور 31 لاکھ صرف گورنمنٹ کو ٹیکس کی صورت میں ادا کرنا پڑتا ہے - اس کے علاوہ تیل کی قیمت حالیہ جیسا کہ بڑھی ہے - آپ لوگوں کو پتہ ہے کہ ٹیکسی والوں نے کرایہ 60 پیسے سے 80 پیسے کر دیا ہے - ابھی یہ پچھلے دو تین مہینوں کی بات ہے - اور رکشہ کا کرایہ 40 پیسے فی میل سے بڑھا کر 50 پیسے کر دیا

گیا ہے اور انہیں دنوں پرائیویٹ بسوں کو نصف پیسہ فی میل کرایہ بڑھانے کی اجازت دے دی گئی ہے ۔ لیکن پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کو اپنے کرایہ میں اضافہ کی اجازت نہیں دی گئی ہے جس کی وجہ سے ہمیں تقریباً 12 لاکھ روپے سالانہ کا خسارہ ہو رہا ہے ۔ اور 35 روپے مہنگائی الاؤنس جو کہ حکومت نے مزدوروں کو دینے کے احکامات جاری کئے ہیں ۔ اس کی وجہ سے تین لاکھ روپے ماہوار اور اس طرح سے Student Concession کا تین لاکھ روپیہ ملا کر 18 لاکھ روپیہ ماہوار جاتا ہے جیسے 12 کے ساتھ ضرب دے دیں تو یہ تقریباً ایک کروڑ سے زیادہ بن جاتا ہے ۔ اور دو کروڑ روپے جو میں نے ابھی آپ کو بتایا ہے دوکروڑ انتیس لاکھ روپے یہ ٹوٹل جو اخراجات ہیں یہ ملا کر 4 کروڑ 91 لاکھ روپے سالانہ بورڈ کو صرف حکومت کو یہ ٹیکسوں اور مہنگائی الاؤنس اور ان چیزوں کو کمی کی صورت میں ادا کرنا ہے ۔ ہم نے حکومت سے استدعا کی ہے کہ دنیا میں کہیں بھی leakage کے باوجود دنیا میں کتنا بھی ہم اس کو improve کریں اس کے باوجود جیسے لندن میں اومنی بس سروس اور ٹوکیو میں اومنی بس سروس ہے ۔ یہ شہر دنیا کے سب سے بڑے شہر ہیں اور سب سے بڑا ان کا انتظام ہے اس کو بھی گورنمنٹ subsidise کرتی ہے ۔ سندھ کی گورنمنٹ نے بھی ابھی دو کروڑ روپے اپنی آر ۔ ٹی ۔ سی کو دئے ہیں لہذا ہمارا پر زور مطالبہ یہ ہے کہ ہماری صوبائی اور سنٹرل گورنمنٹ بھی اس subsidise کرے ۔ نہیں تو کم از کم یہ جو ٹیکس ہم سے وصول کرتے ہیں ان سے نجات دیں ۔ اگر یہ نہیں تو کرایہ بڑھائیں لیکن کرایہ بڑھانے کی مخالفت کرتے ہیں اس لیے کہ پولیٹیکلی بھی اور عوام ہمارے پہلے ہی غریب ہیں ان کو اب کرائے کے بوجھ کی بجائے حکومت subsidise کرے ۔ یا ان ٹیکسوں سے چھوٹ دے ۔ تو اس کو ہم نے صوبائی اور سنیٹر کی سطح پر take up کیا ہوا ہے ۔

بیگم زبیدہ سرور ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ تجاویز جو ہاؤس کے سامنے پیش کی ہیں اگر ان پر عمل درآمد کیا جائے تو کتنے فیصد خسارے کی رقم کم ہو سکتی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ تقریباً 50 فیصد ہمارا خسارہ دور ہو سکتا ہے اور 50 فیصد ہم اپنی کمزوریوں کو leakage کو اور ایلمنسٹریشن کو بہتر بنا کر

improve کر سکتے ہیں ۔ اور اس طرح سے ہم کم از کم اس نقصان کو روک سکتے ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر موصوف یہ وضاحت فرمائیں گے کہ انہوں نے ابھی ابھی فرمایا ہے کہ دو لاکھ روپے یومیہ الکم ہے یہ net income ہے یا gross income ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ یہ وہ الکم ہے جو روزانہ ہمیں بسوں کے کرائے سے حاصل ہوتی ہے ۔ اس کو آپ gross income کہیں کیونکہ net income اگر ہونے لگ جائے تو پھر یہ کروڑوں کے گھاٹے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر موصوف یہ وضاحت فرمائیں گے کہ انہوں نے ابھی فرمایا ہے کہ دو لاکھ روپے gross income ہے اس میں سے expenditure کتنا ہے اور یومیہ net income کتنی ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ وہ تو انہوں نے واضح کر دیا ہے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ ہماری دو لاکھ یومیہ آمدنی کو calculate کریں تو سالانہ 7 کروڑ 20 لاکھ الکم بنتی ہے اور خرچ کی کیفیت یہ ہے کہ 4 کروڑ 91 لاکھ کے متعلق میں نے ابھی آپ کو تفصیل بتلائی ہے مثلاً ٹیکسوں ۔ مہنگائی الاؤنسز اور ٹول ٹیکس وغیرہ وغیرہ اور تیل کی قیمتیں بڑھنے کی وجہ سے یہ 4 کروڑ 50 لاکھ روپے بنتی ہے 4 کروڑ 50 لاکھ نکال دیں تو باقی 2 کروڑ 70 لاکھ بچتا ہے ۔ اس میں سے 2 کروڑ 40 لاکھ ہم تنخواہوں کا خرچ دیتے ہیں اپنے ملازمین کے لیے ۔ باقی ہمارے پاس 30 لاکھ روپیہ بچتا ہے ۔ ہم 1 کروڑ 8 لاکھ کا ڈیزل اور پٹرول خرچ کرتے ہیں 30 لاکھ نکال دیں تو یہ 78 لاکھ روپیہ الکم سے فالتو ہو جاتا ہے ۔ اس کو خسارہ سمجھ لیں ۔ major and miner مرمت کا خرچ 1 کروڑ 14 لاکھ یعنی 1 کروڑ 92 لاکھ روپیہ گھاٹا ہوگا ۔ اگر یہ ٹیکس اسی طرح لگے رہے ۔ ہم نے مطالبہ کیا ہے کہ 3 کروڑ روپے کے ٹیکس اگر ہمیں چھوڑ دیئے جائیں تو یہ 2 کروڑ روپے کا گھاٹا پورا کرکے ہمیں 1 کروڑ روپیہ net income سالانہ ہوگی ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میاں منظور احمد موہل ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے ۔

جیسے آپ کی مرضی ہے اگر آپ نے میاں منظور احمد موہل صاحب کو بلا لیا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس کے بعد آپ کو باری دوں گا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ جس دن سے پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن بورڈ کی حیثیت میں منتقل ہوا اور خسارے کی تاریخ تک یعنی 31 اکتوبر 1973ء تک یہ اسی محکمہ کے انھارج تھے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ بالکل ۔ یہ سوال بھی اسی لیے 31 اکتوبر کی تاریخ کا کیا گیا تھا ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جو انہوں نے 4 کروڑ اور یہ جو متفرق خرچ بتایا ہے 1 کروڑ روپیہ ڈیزل کا اور اسی طرح سے سب ملا کر 1 کروڑ 92 لاکھ روپے کا سالانہ خسارہ دکھایا ہے تو کیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسی تجویز ہے کہ یہ جو ہم سفید ہاتھی پال رہے ہیں یعنی ایک کروڑ 92 لاکھ روپے کا جو ہمیشہ خسارہ ہو رہا ہے اس کو ختم کرکے پرائیویٹ سیکٹر کو دے دیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ علاج یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہاتھ پر کوئی پھوڑا نکل آئے یا کوئی اور چیز ہو تو ہاتھ کاٹ کے پھینک دو بلکہ اس کا علاج کرنا ہوتا ہے ۔ انڈیا ہمارا پڑوسی ملک ہے ۔ اس میں بھی انہوں نے پسنجر ٹرانسپورٹ کو نیشنلائیز کیا ہوا ہے ۔ نیشنلائیز کرنے کے علاوہ ان مسائل کا کوئی حل نہیں ہے۔ لیکن ہماری قومی طور پر حالت یہ ہے کہ leakage, administrative defect corruption اور دوسری چیزیں ہیں ۔ ان کو جیسے میں نے عرض کیا ہے کہ اب بورڈ اس مقام پر آچکا ہے کہ دوصورتیں ہیں کمرشل ٹرانزکشن یا جو انسٹی ٹیوشن ہوتے ہیں یہ کبھی بھی گھاٹے پر نہیں چل سکتے اور اس کا یا تو ہم کرایہ بڑھائیں جیسا کہ دوسروں کا بڑھا ۔ تیل کی قیمت بڑھ گئی ۔ چیسز کی قیمت دوگنی ہو گئی ۔ سپیئرپارٹس کی قیمت دگنی تگنی بڑھ گئی اور ایسے حالات میں ہم کرائے کو at par اگر نہیں لاتے تو لازمی امر ہے کہ گورنمنٹ کو subsidise کرنا چاہیے ۔ اب دوصورتیں ہیں کہ کرائے بھی بڑھائیں اور leakage اور ان چیزوں

کو روکیں ایک ہی وقت میں دونوں کام کریں ۔ اگر یہ نہیں کرسکتے تو کرائے بڑھانے والی بات جو ہے وہ پبلک پر ڈالنے کی بجائے گورنمنٹ subsidise کرے۔

This is what I have said and this is what I am doing. We have taken up the matter with the Central Government as well as the Provincial Government.

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ کرایہ نہ بڑھانے کی وجہ سے کتنا خسارہ ہوتا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کی ہے کہ straightaway ڈیزل اور سپیئرپارٹس وغیرہ وغیرہ اور طلباء کو concession یہ تقریباً 18 لاکھ کے قریب بنتا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ میں نے کرائے کے متعلق پوچھا ہے ڈیزل کے متعلق نہیں پوچھا ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ میں الاؤنس اور کرائے کی بات کر رہا ہوں کہ صرف تیل کی قیمت بڑھنے سے اس میں 15 لاکھ ہر ماہ اضافہ ہو رہا ہے ۔ اگر ہم اس کو ایلینس کریں تو پھر کرایہ بڑھا کے ہی کر سکتے ہیں کرایہ تو ہم نے بڑھایا ہی نہیں ۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جو پرائیویٹ بسیں چلتی ہیں ان کے کرائے زیادہ ہیں یا کم ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ پرائیویٹ بسوں کے متعلق میں کہتا ہوں کہ اس لیے نہیں ہے کہ جو قومی بس ہے اس کا میجر فلیٹ شہروں میں چلتا ہے ۔ شہروں کے اندر پرائیویٹ بس نہیں ہوتی ۔ اس میں صرف اومنی بس ہوتی ہے اور شہر میں بس چلانے کا خرچ زیادہ ہوتا ہے اور آمدن کم ہوتی ہے ۔ اور ضلعوں کے درمیان جو روٹوں پر انٹر بسیں چلتی ہیں اس میں خرچ کم ہوتا ہے اور آمدن زیادہ ہوتی ہے ۔ اس لیے اس بورڈ کو بھی زیادہ نقصان ہو رہا ہے کیونکہ ہماری زیادہ تر بسیں 60 فیصد سے زیادہ بلکہ 70 فیصد بسیں شہروں میں چلتی ہیں ۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پرائیویٹ بسوں اور گورنمنٹ بسوں کے درمیان اگر کرائے کی شرح میں کوئی خاص فرق نہیں ہے تو پھر یہ خسارہ ہمیشہ گورنمنٹ کی بسوں کو کیوں ہوتا

ہے ۔ پرائیویٹ بسوں میں تو آج تک کسی نے خسارہ نہیں دکھایا تو آپ ہر سال کیوں خسارہ دکھاتے ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ میں نے ابھی بیگم صاحبہ کی خدمت میں عرض کی ہے کہ پرائیویٹ بسیں شہروں میں نہیں چلتی شہروں میں صرف گورنمنٹ کی اومنی بسیں چلتی ہیں ان کا کرایہ کم ہے اور ان کا کرایہ نہیں بڑھایا گیا ۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ منی بس کا کرایہ ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ منی بسوں کا کرایہ زیادہ ہوتا ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ 1 کروڑ 50 لاکھ روپے کا جو قرضہ حکومت پنجاب سے لیا گیا تھا آیا وہ subsidy تھی یا loan with interest تھا ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ وہ قطعی طور پر جب ہم نے سنٹر سے لیا تھا اس کو subsiy سمجھ لیں یا مدد سمجھ لیں کسی صورت میں لیا تھا اور طے یہ ہوا تھا کہ اس کے بعد میں adjustment کر لی جائے گی۔ جب صوبے کا کوئی لین دین کا حساب ہوگا ۔ تو ہم نے وہ 1 کروڑ 50 لاکھ روپیہ لے کر استعمال کر لیا ۔ اپنی بسیں بھی مرمت کیں لیکن یہ ہمیں نہیں پتا کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اور سنٹر نے اس کو کیسے adjust کیا ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 625 بسوں میں سے کتنی بسیں شہر میں چل رہی ہیں اور کتنی راولپنڈی لائل پور لمبے روٹ پر چل رہی ہیں ؟

Mr. Deputy Speaker. It is not connected with the main question.

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ صرف لاہور میں 260 بسیں ہیں اور آئندہ تقریباً 300 کے قریب ہو جائیں گی ۔ اب آپ دیکھ لیں کہ کتنی لونگ روٹ پر چل رہی ہیں ۔ چار سو بسیں صرف شہروں میں چل رہی ہیں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ ٹرک روٹ کی بسوں اور پرائیویٹ بسوں کے کرائے میں کیا کوئی فرق ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ ان کے کرایوں میں کوئی تفاوت نہیں ہے ۔ ان کی آمدنی سے بورڈ کو کوئی خاص فرق نہیں پڑتا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس سوال پر کافی ضمنی سوالات ہو چکے ہیں اور ابھی بہت سوالات باقی ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ یہ بہت اہم سوال ہے اس سے کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ مجھے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ تجویز حکومت کے زیر غور ہے کہ انٹر ڈسٹرکٹ بسیں چلا کر اس خسارے کو ختم کیا جا سکتا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ یہ فاضل رکن نے بڑی اچھی بات کہی ہے ۔ سٹر کی کمیٹی اور ہمارے بورڈ کی میٹنگ نے بھی یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم آئندہ انٹر ڈسٹرکٹ روٹ پر زیادہ بسیں چلائیں اور یہ منصوبہ بنایا جا چکا ہے ۔ انشا اللہ چند ماہ میں ہمیں بسیں مل جائیں گی ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم میری اس تجویز سے اتفاق فرمائیں گے کہ یہ جو خسارہ دکھایا گیا ہے یہ سب فرضی ہے ۔ اصل میں ورکشاپوں میں بد دیانتی کی بنا پر پرزے بیچ دیئے جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے مرمت وقت پر نہیں ہوتی ۔ اس کے بارہ میں کیا طریقہ کار اختیار کیا جا رہا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ اس سے میں اتفاق کرتا ہوں کہ چوری ہوتی ہے ہم اسے چھپاتے نہیں ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ چوری نہیں بلکہ بورڈ کو تباہ کر دیا ہے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ میں اس بارہ میں عرض کروں گا کہ میں نے ایک مجسٹریٹ اور انجینئروں پر مشتمل ایک انسپکشن ٹیم مقرر کی ہے ۔ اور ممکن حد تک جو ڈسٹرکٹ منیجر دیانتدار آدمی تھے ان پر مشتمل ایک ٹیم بنا دی گئی ہے ۔ اس کے علاوہ کوشش کی گئی ہے کہ بسوں کے makes کو اس طرح bifurcate

کر دیا جائے کہ پرائیویٹ سیکٹر اور پبلک سیکٹر میں اس کے ساتھ inter-change نہ ہو سکیں۔ یہ بھی تجویز زیر غور ہے کہ major repair کرانے کی بجائے انجن کو اوور ہال کرانے کی بجائے ہم کمپنی سے نیا انجن لے لیں گے اور اس کو واپس کر دیں گے اس طرح سے ہم کو نیا انجن ملے گا۔ اور اس کے لیے جو وقت لگتا ہے وہ بچے گا۔ ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ major repair ہم خود کرنے کی بجائے کمپنی سے کروائیں۔ کیونکہ ہیڈ فورڈ کا کارخانہ ہمارے ملک میں انجن تیار کر رہا ہے اور دوسری کمپنیوں کے ساتھ بسیں وغیرہ خریدنے کے سلسلے میں معاہدہ میں یہ شرط ہے کہ نئے انجن سٹاک میں رکھیں۔ باقی رہی minor repairs چنانچہ میں نے عرض کی ہے کہ ہم نے مجسٹریٹ اور انجینئرنگ پر مشتمل ٹیم بنائی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ممکن حد تک اس میں کمی آجائے۔

شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ مغربی پاکستان کے ٹوٹنے کے وقت جو سرمایہ ہمیں ملا تھا اس میں حکومت سندھ سے پنجاب کو جو حصہ ملنا تھا وہ رقم وصول ہو چکی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں گذارش یہ ہے کہ جب یہ بورڈ ختم ہوا اس میں جو پنجاب کو اثاثے ملے تھے وہ تقریباً ایک کروڑ روپے اور کچھ لاکھ کے ہیں وہ ہم نے سندھ سے لینے ہیں اور اس معاملہ کو take up کرنے کے لیے مرکزی حکومت سے کہا ہے۔

چوہدری غلام قادر ۔ جناب والا ۔ ایک ضمنی سوال پر تقریباً پندرہ منٹ صرف ہو چکے ہیں۔ اصول تو یہ ہے کہ وقفہ سوالات میں زیادہ سے زیادہ سوالات کے لیے جا سکیں۔ لیکن یہ ایک ہی سوال پر ضمنی سوالات کر کے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ یہ بڑا ضروری سوال ہے۔ آپ کو پتہ ہے کہ حکومت کو خسارہ ہو رہا ہے۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت کے زیر غور ایسی کوئی تجویز ہے کہ انٹر ڈسٹرکٹ پر تمام بسیں آر ۔ ٹی اے کی چلائی جائیں اور شہروں میں پرائیویٹ بسیں چلائی جائیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ شہروں میں پرائیویٹ بسیں چلانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ انٹر ڈسٹرکٹ روٹ پر ہم تجربہ کر رہے ہیں کہ وہاں مکمل گورنمنٹ ٹرانسپورٹ چلائی جائے ۔

چوہدری جمیل حسن خان منج۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کراچی میں پرائیویٹ بسیں چلتی ہیں تو لاہور میں کیوں نہیں چل سکتیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ ہم نے تقریباً تین سو منی بسیں چلانے کی اجازت دے دی ہے ۔ لاہور شہر کراچی شہر سے مختلف ہے ۔ کراچی کی سڑکیں بندر روڈ وغیرہ کافی کشادہ ہیں لیکن لاہور میں صرف مال روڈ کے علاوہ سڑکیں چھوٹی ہیں ۔

چوہدری غلام قادر ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ منی بسوں اور اومنی بسوں کے کرایوں میں کیا تفاوت ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ آج سے کچھ عرصہ یعنی ایک سال قبل منی بسوں کے کرایوں میں state carriage یا contract carriage کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ وہ میلوں کے لحاظ سے کرایہ نہیں لیتے بلکہ کرایہ مقرر ہوتا ہے یعنی آٹھ آنے ایک روپیہ وغیرہ ۔ ہم نے قانون بنا کر اس کو state carriage کر دیا یعنی راولپنڈی ملتان لائل پور میں سٹیٹ کیرج نافذ کیا جا چکا ہے ۔ لاہور کی منی بس یونین کا مطالبہ ہے کہ ہماری منی بسیں ڈیزل کی نہیں ۔ بلکہ پٹرول کی ہیں اور پٹرول کی قیمتیں بڑھنے سے ہمارا خرچ زیادہ ہو گیا ہے ۔ اس لیے ہمارا کرایہ بڑھایا جائے ۔ سٹیٹ کیرج کی بجائے contract carriage دیا جائے ۔ اس سلسلے میں ایک تجویز بنا کر کیبنٹ کو بھیجی ہے جو وہ منظور کرے گی ہم فیصلہ کر لیں گے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ لاہور شہر کی سڑکیں چوڑی نہیں ہیں ۔ اس لیے پرائیویٹ بسیں نہیں چل سکتی ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اومنی بس اور پرائیویٹ بس کی لمبائی چوڑائی میں کتنا فرق ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ اومنی بس پنجاب میں کافی عرصہ سے چل رہی ہے ۔ لیکن سال میں ایک آدھ واقعہ حادثے کا ہوا ہوگا لیکن اس کے بر عکس پرائیویٹ بسوں کے ڈرائیور rush اور negligent driving کرتے ہیں اور اکثر آپ دیکھتے ہیں کہ حادثے ہوتے رہتے ہیں کیونکہ ان کو پوچھنے والا کوئی

نہیں ہوتا ۔ گورنمنٹ کے ڈرائیور ٹرینڈ ہوتے ہیں اس لیے وہ بس احتیاط سے چلاتے ہیں اور یہ تمام چیزیں عوام کے مفاد میں ہوتی ہیں پرائیویٹ بس کے سلسلہ میں سائز میں نہیں بلکہ ذہنوں کے سائز میں بڑا فرق ہوتا ہے ۔ اس کے علاوہ ایک اور نقطہ نظر سے ہمارے شہروں میں ہماری مائیں ہماری بیٹیاں سکولوں میں جاتی ہیں ۔ آپ اکثر دیکھتے ہیں کہ ایسے واقعات پیش نہیں آتے ۔ اگر لاہور شہر میں پرائیویٹ بسوں کو چلانے کی اجازت دے دی جائے تو اس طرح کے واقعات ہوں گے ۔ یہ عوامی مفاد میں بات نہیں ہوگی اور اس کے علاوہ training اور ان کے attitude کی وجہ سے شہر میں پرائیویٹ بسوں کو چلانے کی اجازت نہیں دے سکتے ۔

Mirza Tahir Beg. Point of order- Sir, I beg to differ with the statement of the Hon'ble Minister on this account. Sir, here have been instances where the Lahore Hareke Transport is plying within the limits of Lahore and Cantonment and there have never been instances of this type. Secondly the route from Lahore to Bedian passes through the Cantonment where the roads are very narrow and we have yet to see instances of accident on these roads. Will the Hon'ble Minister clarify the position on this account ?

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لیے عرض کرتا ہوں کہ جتنے روٹ پرمٹ پرائیویٹ بسوں کو ملے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر قصور سے ایک بس آتی ہے بادامی باغ اڈے پر اس کو آنا ہے Certinly it must pass on certain route. اسی طرح سے جو بس واہگہ بارڈر سے آئے گی یقیناً وہ ایک روٹ کو پاس کر کے آئے گی۔ لیکن وہ اومنی بس کے سٹاپ پر کھڑی ہو کر اس کے مسافر نہیں اٹھا سکتی ۔ جب وہ لاہور میں داخل ہوتی ہے تو اسے درمیان میں آنے والے اومنی بس کے سٹاپوں سے مسافر اٹھانے کی اجازت نہیں ۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ ہمارے یہاں جس طرح قانون کا نفاذ ہو رہا ہے ۔ تو چند ایک بسیں جن کے سپیشل روٹ بنے ہوئے ہیں انہیں بھی اومنی بس کے روٹ کے مسافر بٹھانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ و آبپاشی ۔ میں باقی ماندہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ میں ملازمین کی بھرتی

*4315 ۔ چوھدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ نے یکم جولائی 1973ء کے بعد اب تک کل کتنے ملازمین بھرتی کئے ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ کارپوریشن کے خاتمہ کے وقت اس میں بہت سے فاضل ملازمین موجود تھے ۔ اگر ایسا ہے تو مزید بھرتی کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) (الف) پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ میں یکم جولائی 1973ء سے لے کر اب تک کل 94 ملازمین بھرتی کئے گئے ۔

(ب) اس میں کوئی شک نہیں کہ کارپوریشن کے خاتمہ کے وقت مختلف شعبوں میں فاضل ملازمین موجود تھے مگر جو ملازمین یکم جولائی 1973ء کے بعد بھرتی کئے گئے ہیں ان کا تعلق فقط ان اسامیوں سے ہے ۔ جو ملازمین کے ریٹائر ہونے ، برخاست ہونے یا مستعفی ہونے کی وجہ سے پیدا ہوئیں اور انہیں محکمہ کے وسیع تر مفاد کی خاطر پر کیا گیا ۔ ایسی تقرریاں فقط ان شعبوں میں کی گئی ہیں جہاں پہلے عملہ فاضل نہیں تھا ۔ اور صرف وہ اسامیاں پر کی گئی ہیں جن کے لیے فاضل عملے میں مناسب آدمی نہیں تھے ۔ متذکرہ کوائف کے علاوہ کچھ ملازمین محکمانہ اپیل یا عدالت کے حکم کے تحت بحال کئے گئے ۔

لاہور شہر میں سمن آباد تا جنرل ہسپتال تک بسیں چلانا

*4545 ۔ چوھدری لال خان ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ لاہور شہر میں سمن آباد براستہ چوک قرطبہ

(مزنگ چونگی) تا جنرل ہسپتال فیروز پور روڈ لاہور بس کا کوئی روٹ نہیں ہے جس کی وجہ سے عوام کو بہت تکلیف ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ روٹ پر کچھ بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کب تک۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) یہ درست ہے۔

(ب) سمن آباد تا جنرل ہسپتال براستہ چوک قرطبہ (مزنگ چونگی) بس چلانے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ فیروز پور روڈ پر براستہ مزنگ چونگی 16 بسیں پہلے ہی چل رہی ہیں جو جنرل ہسپتال تک جاتی ہیں۔ چوک قرطبہ (مزنگ چونگی) اور چوبرجی کا درمیانی فاصلہ ایک لئے روٹ کے چلانے سے منسلک کیا گیا ہے۔ اور یہ روٹ منصوبہ میں شامل ہے اس طرح مسافر مزنگ چونگی پر جنرل ہسپتال کے لیے بس تبدیل کر سکیں گے۔

جعفریہ کالونی ملتان روڈ سے براستہ کلیار روڈ نئی بسیں چلانا

*4546۔ **چوہدری لال خان** ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جعفریہ کالونی۔ نیو شالیمار کالونی۔ سوڈیوال، نوناریاں۔ منظور پارک۔ نیو شالیمار ٹاؤن۔ عالمگیر پارک رضوان پارک ملتان روڈ لاہور کے عوام کو الدرون شہر آنے جانے کی بہت تکلیف ہے کیوں کہ مذکورہ کالونیوں کے باشندگان کے لیے بسوں کا کوئی روٹ نہیں ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جعفریہ کالونی ملتان روڈ سے براستہ کلیار روڈ نئی بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اگر نہیں اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) درست ہے ۔

(ب) جعفریہ کالونی ، نیو شالامار کالونی ، سوڈیوال ، وغیرہ کی سڑکوں کی موجودہ حالت بھاری گاڑیوں کے چلنے کے قابل نہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ ان کالونیوں کے باشندگان کو مین ملتان روڈ پہنچ کر اومنی بس حاصل کرنا پڑتی ہے ۔ جونہی یہ سڑکیں بھاری گاڑیوں کی آمدورفت کے قابل ہوئیں اور ٹریفک کی بہتات ہوئی ۔ ان کالونیوں کی طرف اومنی بس چلانے پر غور کیا جائے گا ۔ جہاں تک منی بسوں کا تعلق ہے فی الحال پی ۔ آر ۔ ٹی ۔ بی کا کوئی منصوبہ نہیں ہے ۔

صوبہ میں باغات اگانے والے کاشت کاروں کو دوسری فصلوں کی کاشت کرنے والے کسانوں کی نسبت دو گنا پانی کی فراہمی

*4698 ۔ **سردار محمد عاشق** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انہار صوبہ میں باغات اگانے والے کاشت کاروں کو دوسری فصلوں کی کاشت کرنے والے کسانوں کی نسبت دو گنا پانی دیتا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) درست ہے ۔ بلکہ منظور شدہ باغات کو عام رقبے کے مقابلے میں تقریباً تین گنا پانی دیا جاتا ہے ۔ اور شرح آبیانہ بھی عام فصلوں سے زیادہ ہوتی ہے ۔

(ب) باغات کی مناسب نشوونما کے لیے عام فصلوں کے مقابلے میں پانی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے ۔

سیلاب زدہ علاقوں میں متاثرہ افراد کے لیے سرمائے کی تخصیص

*4759 ۔ **راؤ مراتب علی خان** ۔ کیا وزیر ریلیف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے حالیہ سیلاب زدہ علاقوں

میں بطور امداد ایک معقول سرمایہ فراہم کیا لیکن اس کے برعکس ان ہی دنوں میں ہونے والی شدید بارشوں سے جو ناقابل فراموش تباہی ہوئی تھی ایسے لوگوں کی امداد کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے ایسے متاثرہ علاقوں کے لوگ مایوسی اور بد دلی کا شکار ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ حکومت پنجاب کی ہدایات پر شدید بارشوں سے تباہ ہونے والے علاقوں کا باقاعدہ سروے ہوا اور نقصان کا اندازہ لگا کر امداد طلب کی گئی تھی مگر کوئی امداد مہیا نہیں کی گئی ۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ضلع بہاولنگر کے متعدد مواضعات ڈونگہ بونگہ ۔ گلاب علی ۔ دفین والہ وغیرہ وغیرہ میں 80 فی صد مکانات منہدم ہوگئے ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت شدید بارشوں سے متاثرہ افراد کے لیے کوئی سرمایہ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر ریلیف (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) جی نہیں ۔

(د) جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں نہ ہے ۔

ٹیوب ویل آپریٹر کے خلاف کارروائی

*4992 ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ بھکی مائنر سکارپ نمبر 2 میانوال سیکشن تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے سرکاری ٹیوب ویل نمبر ایس ۔ جی 100 پر کوئی ٹیوب ویل آپریٹر موجود نہیں رہتا جس کی وجہ سے اکثر اوقات موٹر جل جاتی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ ٹیوب ویل کی موٹر جل چکی ہے اور دو ماہ کے بعد بھی ری وائنڈ ہو کر نہیں آئی جس کی وجہ سے زمینداروں کی فصلیں بہت زیادہ متاثر ہو رہی ہیں ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس بارہ میں فوری کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) بھکی مائیز سکارپ ، نمبر 2 ، میانوال سیکشن ، تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں ایس ۔ جی 100 نمبر کا کوئی ٹیوب ویل نہیں البتہ مذکورہ مائیز پر جو سال سکیم (سکارپ نمبر 2) کا سرکاری ٹیوب ویل نمبر بی ۔ ایس 100 (B.S. 100) ہے اس ٹیوب ویل پر محکمہ کی اطلاع کے مطابق آپریٹر باقاعدگی سے اپنے فرائض سر انجام دیتا ہے بہر حال متعلقہ افسران کو ہدایت کی گئی ہے کہ آپریٹر پر کڑی نگرانی رکھیں ۔

(ب) ٹیوب ویل بی ۔ ایس 100 کی موٹر 8 جنوری 1974ء کو جلی تھی اور اسے ری وائنڈ کر کے 11 فروری کو ٹیوب ویل دوبارہ چالو کر دیا گیا ۔ موٹر جلنے کی وجہ سے ٹیوب ویل کی عارضی بندی کے دوران رقبہ کو نہر کا پانی برابر ملتا رہا ہے اس لیے فصلات کو نقصان نہیں پہنچا ۔

(ج) جیسا کہ جزو ہائے بالا میں بیان کیا گیا ہے ٹیوب ویل مذکور 11 فروری 1974ء سے چلا دیا گیا ہے ۔

لاہور شہر میں رکشہ اور ٹیکسی والوں کی ہڑتال

***5017 ۔ ملک شاہ محمد محسن** ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ 22 نومبر اور 23 نومبر 24 نومبر 1973ء کو لاہور شہر میں رکشا اور ٹیکسی والوں نے ہڑتال کر دی تھی جس سے عوام کو بے حد پریشانی سے دو چار ہونا پڑا ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے عوام کو سواری کی سہولت بہم پہنچانے کے لئے کیا موثر قدم اٹھایا

اور آئندہ ایسی صورت حال میں کیا اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) (الف) ۔ یہ درست ہے کہ 22 تا 24 نومبر 1973ء کو رکشہ ۔ ٹیکسی والوں نے پٹرول کی قیمت بڑھ جانے پر رکشہ اور ٹیکسی کا کرایہ بڑھانے کے لئے ہڑتال کی تھی حالانکہ وہ جانتے تھے کہ اس معاملہ پر حکومت پہلے ہی غور کر رہی تھی ۔ 24 نومبر کو حکومت نے فیصلہ کیا کہ ٹیکسی کا کرایہ 60 سے 80 (ساٹھ سے اسی پیسے) فی میل اور رکشہ کا 40 سے 50 (چالیس سے پچاس پیسے) فی میل بڑھایا جائے اس کے بعد ہڑتال ختم ہو گئی ۔ اس درمیان عوام کو پریشانی سے بچانے کے لئے پرائیویٹ بسیں شہر میں چلائی گئی تھیں ۔

(ب) جیسا کہ جزو (الف) میں کہا گیا ہے شہر میں رکشہ اور ٹیکسی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے پرائیویٹ بسیں چلائی گئی تھیں اور آئندہ بھی اگر کوئی صورت حال پیدا ہوئی تو موثر انتظام کیا جائے گا ۔

سیلاب سے متاثرہ مرمت طلب نہریں اور ڈسٹری بیوٹریز

*5064 ۔ ملک شاہ محمد محسن ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1973ء کے سیلاب سے متاثرہ پنجاب میں کتنے میل لمبی نہریں اور ڈسٹری بیوٹریز ابھی تک مرمت طلب ہیں اور ان کی مرمت کا کام کب تک مکمل ہوگا ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ نہروں اور ڈسٹری بیوٹریز کی جلد از جلد مرمت مکمل کرنے کے لئے لیبر و مشینری کی تعداد میں اضافہ کیا جا رہا ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) تمام نہروں اور ڈسٹری بیوٹریز کی ضروری مرمت کے بعد ان میں پانی جاری کیا جا چکا ہے

صرف اوچ ٹسٹری بیوٹری کا 7 میل حصہ ابھی مرمت طلب ہے۔ مگر آبپاشی کے لئے یہاں بھی متبادل التظام کر دیا گیا ہے یہ کام بھی جون 1974ء کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔

(ب) جی ہاں۔ بقایا کام کو مکمل کرنے کے لئے مشینری اور لیبر میں ضروری اضافہ کیا جا رہا ہے۔

سیلاب سے متاثرہ افراد کے لئے مالی امداد

*5069۔ **ملک شاہ محمد محسن**۔ کیا وزیر ریلیف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت نے سیلاب سے متاثرہ افراد کو اب تک کتنی رقم بطور امداد دی ہے اور جن کے لواحقین اور مویشی وغیرہ ہلاک ہو گئے ہیں ان کو کس حساب سے مدد دی گئی ہے؟

وزیر ریلیف (میاں محمد افضل وٹو)۔ حکومت نے سیلاب سے متاثرہ افراد کو مبلغ /466 ' 12 ' 11 (گیارہ لاکھ بارہ ہزار چار سو چھیاسٹھ روپیہ) کی رقم بطور امداد دی ہے۔ جانی نقصان کی صورت میں نقیل کنبہ کی صورت میں مبلغ ایک ہزار اور دیگران کے لیے مبلغ پانچ سو روپیہ کی امداد دی گئی ہے۔ مویشیاں کی ہلاکت کی صورت میں متاثرہ شخص اس کی اصل قیمت کا حقدار ہوتا ہے۔ جو صرف اس صورت دی جا سکتی ہے۔ جبکہ ہلاک ہونے والا مویشی بھی متاثرہ شخص کا واحد ذریعہ معاش ہو۔

سیلابوں اور بارشوں سے متاثرہ اضلاع

*5103۔ **سردار امجد حمید خان دستی**۔ کیا وزیر ریلیف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ پنجاب کا کون کون سا ضلع جولائی۔ اگست اور ستمبر 1973ء کے سیلابوں اور بارشوں سے متاثر ہوا۔

ب) مذکورہ بالا اضلاع کے عوام کو کون کون سی ایجنسی اور بنک وغیرہ بلا سود قرضے فراہم کر رہے ہیں اور وہ کتنا کتنا قرضہ اس وقت تک دے چکے ہیں اور آئندہ کتنا قرضہ دینے کی توقع ہے؟

وزیر ریلیف (میاں افضل وٹو) ۔ (الف) صوبہ پنجاب کے مندرجہ ذیل اضلاع جولائی اگست اور ستمبر 1973ء کے سیلابوں اور باشوں سے متاثرہ ہوئے ہیں

(1) لاہور (2) سیالکوٹ (3) گوجرانوالہ (4) شیخوپورہ (5) جہلم (6) گجرات (7) سرگودھا (8) جھنگ (9) میانوالی (10) لائل پور (11) ملتان (12) مظفرگڑھ (13) ساہیوال (14) ڈیرہ غازی خان (15) بہاولپور (16) رحیم یار خان (17) بہاولنگر ۔

(ب) مذکورہ بالا اضلاع کے متاثرہ عوام کو (1) بورڈ آف ریونیو پنجاب (2) ہاوس بلڈنگ فنانس کارپوریشن ۔ (3) زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان بلا سود قرضے فراہم کر رہے ہیں ۔ مارچ 1974ء کے آخر تک ہر ایک ایجنسی اور بنک نے جس قدر رقم بلا سود قرضے کے طور تقسیم کی ہے ۔ اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے ۔

(1) ۔ بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور / 5'29'49'303 روپے
(2) ۔ ہاوس بلڈنگ فنانس کارپوریشن / 4'29'60'100 روپے
(3) زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان / 8'30'90'719 روپے

جہاں تک مزید قرضے دینے کا سوال ہے اس سلسلہ میں کوئی حتمی تعین نہیں کیا جا سکتا کیونکہ قرض دینے کا کام بدستور جاری ہے ۔

صوبہ میں سیلاب سے متاثرہ نہریں

*5121 ۔ **سردار امجد حمید خان دستی** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 1973ء کے سیلابوں سے صوبے میں نہروں کے کتنے میل لمبے کنارے ٹوٹ پھوٹ گئے اور ان کی مرمت پر کل کتنا سرمایہ خرچ ہوا اور وفاقی حکومت نے بطور امداد کتنا سرمایہ دیا ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ 1973ء کے سلاب کے دوران تقریباً 977 میل لمبی نہروں کے کنارے کئی جگہ سے ٹوٹ پھوٹ گئے تھے جن کی مرمت پر کل تقریباً 4 کروڑ 12 لاکھ روپیہ خرچ ہوگا ۔ تا حال وفاقی حکومت سے بطور امداد کوئی رقم نہیں ملی ۔ بہر حال معاملہ وفاقی حکومت کے زیر غور ہے ۔

صوبہ میں سیلاب سے متاثرہ ہیڈ ورکس

*5122 ۔ **سردار امجد حمید خان دستی** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1973ء کے دوران شدید سیلابوں کے باعث پنجاب کا کون کون سا ہیڈ ورکس متاثر ہوا نیز ہر متاثرہ ہیڈ ورکس کی مرمت کب مکمل ہوئی اور ان ہیڈ ورکس کی مرمت پر کیا خرچ آیا ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ بعض ہیڈ ورکس کو بچانے کے لئے مختلف مقامات پر حکومت نے خود بند توڑے ۔ اگر ایسا ہے تو کس کس مقام پر بند توڑا گیا اور ہر ایک بند کے توڑنے سے عوام کا جانی و مالی نقصان ہونے کے علاوہ کتنی کتنی ایکڑ قابل کاشت اراضی برباد ہوئی کتنی مالیت کی کاشت کو نقصان پہنچا۔ اندازاً کتنے مکان زمین بوس ہوئے۔ کتنے افراد موت کا شکار ہوئے۔ کتنے بے گھر ہوئے اور ابھی تک کتنے بے گھر متاثرہ افراد آباد نہیں کئے جا سکے؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) 1973ء کے سیلابوں کے دوران مندرجہ ذیل ہیڈ ورکس کو نقصان پہنچا جن کی مرمت کا بیشتر حصہ مکمل ہو چکا ہے بقیہ زیر کار ہے اور 30 جون 1974ء تک مکمل ہو جائے گا :-

نام ہیڈ ورکس	لاگت مرمت لاکھ روپے
پنجند	123.74
تریموں	33.23
بلوکی	43.22
سدھنائی	16.94
خانکی	46.30
قادر آباد	57.85
ولسہ	4.47
کل میزان	325.75

(ب) جی ہاں ۔ مندرجہ ذیل ہیڈ ورکس کو بچانے کے لئے حکومت نے مختلف مقامات پر بندوں کو از خود توڑا ہے

(a) سندھنائی ہیڈ ورکس رائٹ ساونبال بند برجی نمبر 16

(b) تربیلا ہیڈ ورکس رائٹ مارجنل بند برجی نمبر 19

سیلاب بعض ان بندوں کو توڑنے سے جانی و مالی نقصان نہیں ہوا بلکہ حقیقت یوں ہے کہ ۔

1 ۔ سیلاب کا پانی بڑھنے پر سندھنائی سیل چینل میں ٹیل کی طرف سے دریائے راوی کے پانی داخل ہو کر سیل چینل کی پٹریوں میں مختلف مقامات پر شگاف کر دیئے جس سے متعدد رقبہ زیر آب آگیا بعد ازاں سندھنائی بیراج کے اوپر سیلابی پانی کے مقررہ وسعت سے زائد ہونے پر دائیں مارجنل بند کی برجی نمبر 16 پر کٹ کیا گیا جس کا پانی سیل چینل سے زیر آمدہ رقبہ میں منتقل ہو گیا ۔

2 ۔ تربیلا بیراج پر دریائے چناب کے سیلاب کے دباؤ کی وجہ سے مورخہ 13 اگست 1974ء کو رائٹ مارجنل بند از خود برجی نمبر 36 پر ٹوٹ گیا ۔ بعد ازاں سیلاب کے پانی کے بڑھ جانے پر برجی نمبر 19 و 20 کے درمیان از خود کاٹا گیا تا کہ ہیڈ ورکس کو نقصان نہ پہنچے ۔

3 ۔ اس کٹ کا پانی براہ برجی نمبر 36 کے پانی میں مل کر رنگپور نہر میں داخل ہو گیا ۔ چونکہ ہر دو مقامات پر کٹ کئے جانے والا پانی سندھنائی بیراج سیل چینل کے شگافوں سے زیر آمدہ رقبوں اور تربیلا ہیڈ ورکس کے براہ برجی نمبر 36 سے زیر آمدہ رقبوں میں مل گیا تھا اس لئے یہ تشخیص نہیں کیا جا سکتا کہ ان کٹوں سے جو بعد میں محکمہ نے ہیڈ ورکس کو بچانے کے لئے کیا مالی یا جانی نقصان ہوا ۔

لاہور میں نئی بسوں کو روٹ پرمٹ دینا

*5233. مرزا فضل علی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ شاہنور انڈسٹریز سے نیو ہسپتال لاہور

کے درمیان ۔ سمن آباد سے میوہسپتال کے درمیان ۔ ماڈل ٹاؤن سے میوہسپتال کے درمیان ۔ گلبرگ سے میوہسپتال کے درمیان ۔ باغبانپورہ سے میوہسپتال کے درمیان ۔ کوٹ خواجہ سعید سے میوہسپتال کے درمیان ۔ مولی شاہ سے میوہسپتال کے درمیان بادامی باغ سے میوہسپتال کے درمیان ۔ شاد باغ سے میوہسپتال کے درمیان اور شاہدرہ سے میوہسپتال کے درمیان چلنے کے لئے کسی بھی چھوٹی منی بس کو روٹ پرمٹ نہیں دیا گیا جس سے میوہسپتال آنے جانے والے غریب اور متوسط الحال عوام سستے اور تیز رفتار ذرائع آمدورفت سے محروم ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس بارے میں کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) یہ درست ہے کہ اس وقت شاہ نور اسٹوڈیو تا میوہسپتال سمن آباد تا میوہسپتال ۔ باغبانپورہ تا میوہسپتال ۔ کوٹ خواجہ سعید تا میوہسپتال ۔ مصری شاہ تا میوہسپتال بادامی باغ تا میوہسپتال ۔ شاد باغ تا میوہسپتال ۔ شاہدرہ تا میوہسپتال ۔ کوئی منی بس روٹ پر نہیں ہے ۔

البتہ ماڈل ٹاؤن تا میوہسپتال منی بس کے روٹ ٹاؤن شپ تا نیلا گنبد کا ایک حصہ ہے اور اس پر پرائیویٹ منی بسوں کو روٹ پرمٹ دیئے گئے ہیں۔ نیز ماڈل ٹاؤن سوسائٹی کی سات (7) بڑی بسیں ماڈل ٹاؤن تا میوہسپتال چل رہی ہیں۔ اس کے علاوہ اومنی بسیں بھی میوہسپتال کو شہر کے دیگر حصوں سے ملاتی ہیں۔

(ب) میوہسپتال کا شمالی چوک بہت زیادہ گنجان آباد ہے جہاں پر ہر وقت ٹریفک (congetsion) رہتی ہے۔ اس لئے یہاں سے پرائیویٹ منی بسوں کو روٹ دینا مناسب نہ تھا ۔ البتہ ماڈل ٹاؤن سوسائٹی کی منی بسوں کو عنقریب روٹ پرمٹ دیئے جا رہے ہیں جو ماڈل ٹاؤن تا میوہسپتال چلیں گی نیز آر ۔ ٹی ۔ اے لاہور نیلا گنبد تا سمن آباد اور نیلا گنبد تا ہوائی اڈہ براستہ شادمان ۔ گلبرگ پرائیویٹ منی بسوں کو روٹ کا اجراء کرنے پر غور کر رہی ہے اور عنقریب یہ روٹ جاری کر دیئے جائیں گے ۔ اس طرح اومنی بسوں کی تعداد میں بھی دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے ۔

ڈسٹرکٹ روٹس پر چلنے والی نئی اور پرانی بسوں کی تعداد

*5235 ۔ مرزا فضل حق ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبائی روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کو جو نئی بسیں ملی ہیں ان میں سے متعدد ان ڈسٹرکٹ روٹس پر چلا دی گئی ہیں جہاں پرائیویٹ ٹرانسپورٹرز بھی اپنی بسیں چلاتے ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ڈسٹرکٹ روٹس پر چلنے والی نئی اور پرانی بسوں کی تعداد کیا ہے جو روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی ملکیت ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) یہ درست نہیں ہے ۔ کہ صوبائی روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کو ملنے والی تمام نئی متعدد بسیں اس وقت ان ڈسٹرکٹ روٹوں پر چلائی جا رہی ہیں جہاں پرائیوٹ ٹرانسپورٹرز بھی اپنی بسیں چلا رہے ہیں ۔ نئی بسوں کی تقسیم ڈسٹرکٹ اور لوکل روٹوں پر مختلف تناسب سے کی جاتی ہے ۔ اور اس میں زیادہ تر لوکل روٹوں کو ترجیح دی جاتی ہے ۔

(ب) اس وقت روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کے پاس تمام ڈسٹرکٹ اور لوکل روٹوں پر چلنے والی نئی اور پرانی بسوں کی تعداد 586 ہے ۔ جن میں سے 186 پرانی اور 400 نئی ہیں ۔ موقعہ کی مناسبت کے مطابق اور خاص موقعہ پر بسیں ایک روٹ سے دوسرے روٹ پر تبدیل بھی کی جا سکتی ہے۔

لاہور میں مختلف روٹوں پر اومنی بسوں کی تعداد میں اضافہ کرنا

*5236 ۔ مرزا فضل حق ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) لاہور ریلوے اسٹیشن سے شاد باغ کے درمیان براستہ مصری شاہ اور لاہور ریلوے اسٹیشن سے براستہ بھوگیوال کے درمیان لاہور اومنی بس سروس کی کتنی بسیں چلتی ہیں ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ بالا علاقوں کے غریب و متوسط الحال عوام زیادہ کرایہ کی سواری بمشکل لے سکتے ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) بالا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا روٹ پر بسوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور کتنی بسوں کا اضافہ کیا جائے گا اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) لاہور ریلوے اسٹیشن سے شاد باغ براستہ مصری شاہ اور براستہ بھوگیوال علیحدہ کوئی روٹ نہیں ہے ۔ تاہم مرغی خانہ تا شاد باغ براستہ ریلوے اسٹیشن ۔ مصری شاہ روٹ پر ایک بس چل رہی ہے ۔

(ب) یہ ممکن ہے ۔

(ج) جی ہاں منصوبہ بندی کے تحت تین (3) مزید بسوں کا اضافہ کیا جائے گا ۔

سیلاب سے متاثرہ بند ۔ ٹبوں اور ہیڈ ورکس

*5270 ۔ میاں خان محمد ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گذشتہ سال بارشوں اور سیلابوں کی وجہ سے دریاؤں کے بندوں اور نہروں کے کناروں اور ہیڈ ورکس کو شدید نقصان پہنچا تھا ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس نقصان کو کس حد تک پورا کیا گیا ہے اور مستقبل کے لئے حکومت کی طرف سے اس ضمن میں کیا انتظامات کئے جا رہے ہیں تا کہ صوبہ کے عوام سیلابوں اور بارشوں کے برے اثرات سے محفوظ رہ سکیں ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) یہ درست ہے ۔

(ب) بندوں اور نہروں کے کناروں و ہیڈ ورکس وغیرہ کو سیلاب سے جو نقصان پہنچا تھا اس کی مرمت کا کام کافی حد تک مکمل ہو

چکا ہے۔ باقی مالدہ کام انشاء اللہ 1974-6-30 تک مکمل ہو جائے گا۔ آئندہ سیلابوں کے پیش نظر تمام بندوں کو زیادہ مضبوط بنانے کا نہ صرف منصوبہ ہی بنایا گیا ہے بلکہ اہم بندوں کی مرمت کے کام کے علاوہ مضبوط اور مستحکم بنانے کا کام سال رواں میں ہی شروع کر دیا گیا ہے ۔ جن میں جھنگ اور پنجند ہیڈ ورکس کے بند قابل ذکر ہیں ۔ اسی طرح لائل پور کی حفاظت کے لئے ایک ڈرین کھودی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ تمام متاثرہ ہیڈ ورکس پر brea chingsection اور by pass channels کا انتظام کیا جا رہا ہے ۔ تا کہ شدید سیلاب کی صورت میں زائد پانی کا نکاس حفاظتی بندوں کو مناسب جگہوں سے کاٹ کر ایک سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق کیا جا سکے اس طرح سے کم سے کم علاقہ زیر آب آئے گا ۔ تا کہ اہم مقامات و تنصیبات کی مکمل حفاظت ہو سکے گی ۔ سیلاب کی آمد سے پبلک کو بر وقت آگاہ کرنے کے لئے ایک منصوبہ تیار کیا گیا ہے ۔

بھمبر نالہ کی تعمیر میں التوا

*5285 ۔ **چوہدری امان اللہ لک**۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بھمبر نالہ مواضعات مراڑ یال اور گوٹر بالہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کے درمیان بھمبر کے موضع شادیوال تک تقریباً دو تین میل کی چوڑائی میں بہتا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ یہ ایک برساتی نالہ ہے اور تقریباً پچاس مواضعات کی زیر وعہ اراضی اب تک اس کی نذر ہو چکی ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ 1952ء میں محکمہ انہار نے ایک چناب بند سب ڈویژن گجرات میں قائم کی ۔ سروے اور تخمینہ اور نقشہ جات برائے تعمیر بند بالمقابل موضع مراڑیال تحصیل و ضلع گجرات تیار کئے گئے جس کے لئے دو کروڑ روپے سے زائد کا

تخمینہ لگایا گیا لیکن فنڈ نہ ملنے کی وجہ سے بند کی تعمیر کا کام التوا میں ڈال دیا گیا ۔

(د) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ لاکھوں ایکڑ اراضی مذکورہ برساتی نالہ کی نذر ہو رہی ہے ۔

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ منصوبہ پر کب تک عمل درآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) یہ درست ہے ۔ کہ یہ ایک برساتی نالہ ہے جس کے کناروں پر پچاس سے زائد گاؤں آباد ہیں ۔

ان گاؤں کی کتنی اراضی اب تک نالہ کی نذر ہو چکی ہے اس کے اعداد و شمار محکمہ نہر کے پاس نہیں ہوتے کیونکہ یہ رقبہ حدود آبپاشی سے باہر واقع ہے ۔

(ج) یہ درست ہے 53-1952ء میں ایک بند ڈویژن قائم کیا گیا تھا جس نے اس نالے کا سروے کرنے کے بعد کچھ منصوبہ جات بنائے تھے ۔ لیکن مالی لحاظ سے غیر سود مند ہونے کی بنا پر وہ منصوبے پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکے ۔

(د) جہاں تک محکمہ نہر کو اس کے متعلق علم ہے یہ درست نہیں ہے ۔

(ہ) اس وقت کوئی ایسا منصوبہ زیر غور نہیں ہے ۔

دریائے راوی اور نالہ بسنتر کے سیلاب سے متاثرہ دیہات کو امداد کی فراہمی

*5303 ۔ صوفی نذر محمد ۔ کیا وزیر ریلیف میرے نشان زدہ سوال نمبر4446 کے جواب کے حوالے سے جو کہ ایوان میں مورخہ 15 جنوری 1973ء کو دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں دریائے راوی و نالہ بسنتر کے سیلاب سے متاثرہ کون کون سے دیہات کو سیلاب کے بعد امداد مہیا کی

گئی ہے اور کون کون سے دیہات کو امداد مہیا نہیں کی گئی ۔

(ب) کیا حکومت ایسے متاثرہ دیہات کو جنہیں امداد نہیں دی گئی امداد مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر زراعت (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) ضلع سیالکوٹ میں دریائے راوی اور نالہ بسنتر کے سیلاب سے متاثرہ جن دیہات کو سیلاب کے بعد امداد مہیا کی گئی ان کے نام * گوشوارہ میں درج ہیں اور جن دیہات کو امداد مہیا نہیں کی گئی (چونکہ وہاں نقصانات بہت کم تھے) ان کے نام گوشوارہ (ب) میں دیئے گئے ہیں ۔

(ب) چونکہ مقامی حکام کے اندازے کے مطابق جن دیہات میں امداد نہیں دی گئی وہاں نقصان بہت کم ہوا تھا ۔ اس لئے وہاں امداد دینے کا کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوتا ۔

جلالپور نہر کی کھدائی اور تعمیر

*5308 ۔ راجہ منور احمد ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کچھ عرصہ پیشتر حکومت پنجاب نے جلالپور کینال (ضلع جہلم) کے نام کی نہر کی کھدائی اور تعمیر کا ایک منصوبہ منظور کیا تھا ۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ منصوبہ کس مرحلہ میں ہے اور وہ کب تک پایہ تکمیل کو پہنچے گا ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) یہ درست ہے کہ پنجاب نے جلال پور نہر پراجیکٹ کی تکمیل اصولی طور پر منظور کی تھی ۔

(ب) محکمہ آبپاشی و برقیات نے جلالپور کنال پراجیکٹ کا منصوبہ مرتب کرکے مارچ 1974ء کو صوبائی و مرکزی ترقیاتی پارٹی کی منظوری کے لیے بھیج دیا ہے ۔ یہ سکیم صوبائی و مرکزی ترقیاتی پالیوں کی منظوری اور سفارشات کے بعد قومی اقتصادی کونسل میں برائے منظوری پیش ہوگی ۔

---

* گوشوارہ آخر میں ملاحظہ فرمائیں ۔

بعد از منظوری اس سکیم پر کام شروع کیا جائیگا جو کہ پانچ سال کے عرصہ میں مکمل ہو جائیگا ۔

ایف ایس ڈرین سلانوالی کی کھدائی اور چوڑائی

*5309 ۔ چوہدری محمد صادق ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایف ۔ ایس ۔ ڈرین سلانوالی بھلوال شہر کے پاس سے گزرتی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈرین سے 1973ء میں بارشوں کا پانی کناروں سے باہر آگیا تھا اور اس سے چالیس گاؤں بری طرح متاثر ہوئے تھے اور باغات اور فصلات کا بے بہا نقصان ہوا تھا ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سیم نالہ بھلوال شہر تک بیس میل لمبا ہے اور اس بیس میل میں مذکورہ سیم نالہ کی کھدائی بیس برس سے نہیں کی گئی ۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ آبپاشی مذکورہ نالہ کی مرمت کے لئے ہر سال بجٹ منظور کرواتا ہے اور رقم خرد برد کر جاتا ہے اور موقع پر کام بھی نہیں ہوتا ۔

(ہ) اگر جزو (الف) تا (د) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت آئندہ بارشوں کے موسم سے پہلے مذکورہ سیم نالہ کی بیس میل کی کھدائی اور چوڑائی کا کام مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) یہ درست ہے ۔

(ب) یہ درست ہے کہ اگست 1973ء کی شدید بارشوں کی وجہ سے ایف ۔ ایس ۔ ڈرین کا پانی برجی نمبری 258 تا برجی نمبری 270 کناروں سے باہر نکل آیا تھا ۔ اس پانی سے ڈرین کے متوازی واقع گاؤں متاثر ہوئے تھے ۔ اور برجی نمبری 260 بامقابل بھلوال بھی پانی ڈرین سے باہر نکل کر بھلوال شہر میں داخل ہو گیا تھا ۔

(ج) یہ درست ہے کہ مذکورہ سیم نالہ کی لمبائی بہلوال شہر تک 20 میل ہے ۔ لیکن یہ درست نہیں کہ سیم نالہ کی کھدائی 20 سال سے نہیں کی گئی ۔

(د) مذکورہ سیم نالہ کی سالانہ مرمت کے لئے بجٹ ضرور ملتا ہے مگر یہ درست نہیں ہے کہ موقع پر کام نہیں ہوتا اور محکمہ رقم خردبرد کر جاتا ہے ۔

(ھ) ایف ۔ ایس ۔ ڈرین کی برجی 2,58,500 سے تا برجی نمبری 2,70,500 جہاں سے فلڈ کے پانی کا اخراج ہوا تھا ۔ فلڈ بند زیر تعمیر ہے ، جو اس سال 30 جون تک مکمل ہو جائے گا۔ برجی صفر سے لے کر برجی نمبری 242 تک اس ڈرین کی صفائی بذریعہ مشین کروائی جا چکی ہے۔ آئندہ سال مشین ملنے پر برجی نمبری 242 تا 345 برجی نمبری کی بھی کھدائی کرائی جائے گی ۔

بہشتی نہر کی توسیع

*5325 ۔ **دیوان سید غلام عباس بخاری** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے دریائے ستلج کی میلسی کینال کی بہشتی نہر کی توسیع کرنے کا ایک منصوبہ بنایا ہے جس سے موضع علی پور تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کا شرقی رقبہ سیراب ہو سکے گا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نہر کی ہٹی بنگلہ سے $2\frac{1}{2}$ میل توسیع کے 4'19'00 روپے کی منظوری ہو چکی ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ منصوبہ کے کاغذات آخری منظوری کے لئے دفتر لودھراں ڈویژن انہار سے بہاولپور چیف انجینئر انہار میں پہنچ چکے ہیں ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بہشتی نہر کی توسیع کے کاغذات کی منظوری اور کام شروع کرنے کے لئے چیف انجینئر انہار ، بہاولپور کو ہدایات جاری کرے گی ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) جی نہیں ۔

(د) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

صوبہ میں نہری پانی کی چوری

*5375 ۔ **میاں خورشید انور** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1972-73 میں محکمہ نہر نے صوبہ میں محکمہ نہر سے متعلقہ قانون کی دفعہ 430 کے تحت نہری پانی کی چوری کے کتنے کیس حوالہ پولیس کئے ، کتنے افراد اس دفعہ کے تحت مجرم گردانے گئے اور کتنے افراد کا چالان کیا گیا ۔

(ب) کیا 1972-73 سے قبل محکمہ نہر سے متعلق قانون کی دفعہ 430 کے تحت کسی ملزم کو گرفتار کیا گیا ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ملزم نہ ملنے کی صورت میں تمام موگہ جات کے کاشتکاروں کو تاوان ادا کرنا پڑتا ہے ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) نہری پانی کی چوری کے 2132 کیس حوالہ پولیس کئے گئے ۔ 159 افراد کا چالان کیا گیا اور 81 افراد مجرم گردانے گئے ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) نہری پانی کے سلسلے میں محصول خاص کی کارروائی زیر دفعہ 33 کینال ایکٹ عمل میں لائی جاتی ہے ۔ اس کے بموجب اگر براہ راست نہر سے پانی چوری کیا جائے اور مجرم نہ مل سکے تو وہ شخص جس کی زمین سیراب ہو کر استفادہ حاصل کرتی ہے ، محصول خاص کا مستوجب ہوتا ہے ، لیکن اگر چوری کا پانی کسی کھال کے ذریعہ استعمال کیا جائے اور مجرم کی شناخت نہ ہو سکے تو محصول خاص مندرجہ ذیل طور سے وصول کیا جاتا ہے ۔

1 ۔ اس شخص سے جس کی زمین سیراب ہوئی ہو اور اس زمین سے استفادہ حاصل کیا گیا ہو ۔

2 ۔ اگر سیراب شدہ زمین سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا گیا ہو تو موگہ کے تمام حصہ داران سے محصول وصول کیا جاتا ہے ۔

دوہرے آبیانے کی معافی

*5386 ۔ رائے عمر حیات خان ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹیوب ویل نمبر 73 ۔ آر ظفروال سکیم عرصہ دراز سے بند ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متاثرہ زمینداروں نے اس سلسلہ میں کئی عرض داشتیں حکام بالا کو گزاریں ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متاثرہ زمینداروں سے دوہرا آبیانہ بھی وصول کیا جاتا ہے ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ متاثرہ افراد کا دوہرا آبیانہ معاف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ، اگر نہیں تو حکومت کب تک مذکورہ ٹیوب ویل کو درست کروانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) ظفروال سکیم میں 73 ۔ آر نمبر کا کوئی ٹیوب ویل نہیں ہے ، البتہ سکیم مذکورہ میں ٹیوب ویل نمبر 73 پمپ کی خرابی کی وجہ سے 27 جنوری 1973ء کو بند ہوا تھا اور 22 نومبر 1973ء کو مرمت کے بعد چلا دیا گیا اس کے بعد ٹیوب ویل ٹرانسفارمر میں نقص کی وجہ سے 6 جنوری 1974ء سے 23 اپریل 1974ء تک بند رہا ٹرانسفارمر کی درستگی کے لیے متعلقہ حکام بجلی (واپڈا) کو زور دیا جاتا رہا ٹرانسفارمر ٹھیک ہونے پر ٹیوب ویل مذکورہ کو 24 اپریل 1974ء سے چالو کر دیا گیا ہے ۔

(ب) سپرنٹنڈنگ انجینیر سکارپ نمبر 1 کی اطلاع کے مطابق متاثرہ زمینداروں کی طرف سے کوئی عرض داشت موصول نہیں ہوئی ۔

(ج) اگر کوئی ٹیوب ویل کسی فصل (ربیع یا خریف) کے دوران مسلسل بند رہا ہو تو متاثرہ زمینداروں سے متعلقہ فصل کے لیے دوھرا آبیانہ وصول نہیں کیا جاتا ۔ اگر ٹیوب ویل فصل ربیع یا خریف کے کسی حصہ کے لیے بند رہے تو دوہرے آبیانے سے معافی نہیں دی جاتی بہرحال یہ معاملہ حکومت کے زیر غور ہے ۔

(د) چونکہ مذکورہ ٹیوب ویل خریف 1973ء کے دوران بند رہا ہے لہذا فصل خریف 1973ء کے لیے متاثرہ زمینداروں سے دوھرا آبیانہ نہیں لیا جائے گا ۔

مذکورہ ٹیوب ویل کو درست کرکے 24 اپریل 1974ء سے چالو کر دیا گیا ہے ۔

ڈونگہ بونگہ میں بارشوں سے متاثرہ افراد کی امداد

***5511 ۔راؤ مراتب علی خان ۔** کیا یہ وزیر ریلیف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ سال رواں میں شدید بارشوں کے باعث ایک سروے رپورٹ کے مطابق ڈونگہ بونگہ ضلع بہاولنگر میں 1028 پختہ و خام مکانات منہدم ہو گئے یا انہیں نقصان پہنچا جس کا اندازہ ضلعی ، انتظامیہ نے ایک رپورٹ جو حکومت کو ارسال کی کے ذریعے حسب ذیل لگایا ہے ۔

نوعیت متاثرہ اشخاص	تعداد مکانات	مالیت نقصان
1 یتیم و بیوگان	72	81,050.0.0
2 بالکل غریب و نادار اشخاص جن کے مکانات بالکل منہدم ہوئے	375	2,13,200.0 0
3 عام لوگ جن کے مکانات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ۔	581	3,89,290.0.0
میزان	1028	6,83,540.0.0

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب ایسے تباہ حال اشخاص کو مناسب امداد کا کوئی اہتمام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز بہاولپور ڈویژن کے تینوں اضلاع یعنی بہاولپور بہاولنگر اور رحیم یار خان میں ایسے اشخاص کی امداد کے لئے کس صورت میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے اور یہ رقم ہر سہ اضلاع میں کس نسبت سے تقسیم ہوئی۔

(ج) ضلع بہاولنگر میں ایسی حاصل شدہ رقم کہاں کہاں اور کتنی کتنی صرف ہوئی اور کیا پنجاب کے دیگر اضلاع میں بھی ایسی ہی امداد بہم پہنچائی گئی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کس قدر۔ تفصیل ضلع وار دی جائے۔

(د) کیا حکومت ڈونگہ بونگہ میں یتیم بیوگان اور نادار غریب عوام کے لیے امداد کا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ریلیف (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔ حکومت پنجاب کی کوششوں کے نتیجہ میں ہاؤس بلڈنگ کارپوریشن آسان شرائط پر مکانات کی تعمیر اور مرمت کے لیے قرضہ جات فراہم کر رہی ہے بہاول پور ڈویژن میں ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن نے مندرجہ ذیل رقومات تقسیم کی ہیں۔

بہاول پور	رحیم یار خان	بہاول نگر
30,14,000/	6[illegible],00,000/	2,85,000/

(ج) ضلع بہاول نگر میں مندرجہ بالا رقم کہاں کہاں خرچ کی گئی۔ اس کی تفصیلات مقامی حکام سے حاصل کی جا رہی ہیں۔ موصول ہونے پر معزز ایوان کے سامنے پیش کر دی جائیں گی دیگر اضلاع میں مکانات کی تعمیر اور مرمت کے لیے جو رقومات ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن نے منظور کی ہیں۔ ان کی ضلع وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

لاہور	سیالکوٹ	گوجرانوالہ	شیخوپورہ	ملتان
25,82,000/	40,81,700/	35,32,000/	49,95,600/	5,82,800/
مظفر گڑھ	ڈیرہ غازی خان	ساہیوال	سرگودھا	
80,64,000/	15,63,000/	5,84,000/	35,18,000	
میانوالی	جھنگ	لائل پور	گجرات	جہلم
3,13,000/	85,40,000/	47,56,000/	30,38,000/	4,00,000/

(د) حکومت کی طرف سے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ کی رقم موضع ڈونگہ بولگہ کے لیے دی گئی تھی۔ جو کہ مقامی ایم۔پی۔اے صاحب اور دیگر معززین کے مشورہ سے ڈسپوزل سکیم (پانی کے نکاس کی سکیم) پر خرچ کر دی گئی ہے۔

تحصیل بھالیہ میں سیم نالے کی تعمیر

*5528۔ **چوہدری محمد حیات گوندل** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان کریں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھاگوال۔ بھیرہ۔ کسووال و مرادوال تحصیل بھالیہ ضلع گجرات کا نہر لوئر جہلم کے شمال کی جانب تقریباً نصف رقبہ سیم کی وجہ سے ناقابل کاشت ہو چکا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ مواضعات میں کوئی سیم نالہ نکالنے کی تجویز پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) موضع بھاگوال۔ بھیرہ۔ کسووال اور مراد وال کا رقبہ نہر لوئر جہلم کے ساتھ ساتھ واقع ہے۔ یہ رقبہ حدود آبپاشی سے باہر ہے اور سیلابی علاقہ ہے۔ طغیانی کے وقت دریائے جہلم کا پانی اکثر اس رقبہ میں آ جاتا ہے جس کا عدم نکاس رقبہ کو ناقابل کاشت بنا دیتا ہے۔

(ب) چونکہ یہ رقبہ حدود آبپاشی سے باہر دریا کے سیلابی علاقہ میں واقع ہے اور یہاں کے نشیبی علاقوں سے پانی کے نکاس کا مسئلہ مقامی نوعیت کا ہے۔ اس لیے یہ کام بطریق احسن پیپلز ورکس پروگرام کے تحت کروایا جا سکتا ہے۔ اس پروگرام کے تحت اس قسم کے کاموں کو متعلقہ گاؤں کے لوگوں کی امداد سے کروایا جاتا ہے محکمہ نہر ہر قسم کی فنی امداد مہیا کرنے کو تیار ہے۔

محکمہ آبپاشی میں ضلع داروں کی بھرتی

*5539 ۔ **سید محمد ظفر اللہ خان** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پچھلے دو سالوں میں محکمہ آبپاشی میں کتنے نئے ضلعدار بھرتی کئے گئے اور وہ کس کس ضلع سے تعلق رکھتے ہیں ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ آسامی کے لیے ضلع جھنگ سے ایک آدمی بھی بھرتی نہیں کیا گیا جبکہ ضلع ہذا سے کافی درخواستیں دی گئی تھیں ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا تھیں ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) گزشتہ دو سالوں میں کسی ریجن میں کوئی نیا ضلعدار بھرتی نہیں کیا گیا البتہ چار ایسے لوگوں کو بطور ضلعدار لاہور ریجن میں تعینات کیا گیا جو W.P.I.D.C. سے فاضل (Surplus) ہوئے تھے ۔ ان چار میں سے دو کا تعلق ضلع سیالکوٹ سے اور بقیہ دو کا تعلق ضلع لائل پور اور گوجرانوالہ سے ہے ۔

(ب) ضلع جھنگ سرگودھا ایریگیشن ریجن (Sargodha Irrigation Region) سے تعلق رکھتا ہے ۔ اور اس ریجن میں کوئی ضلعدار بھرتی نہیں کیا گیا ۔

تحصیل خوشاب میں سیم اور تھور کی روک تھام

*5568 ۔ **ملک محمد اعظم** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں زرعی اراضی بڑی تیزی سے سیم کا شکار ہو رہی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت تحصیل خوشاب میں اراضی کو سیم سے محفوظ کرنے کے لیے کیا اقدام کر چکی ہے اور آئندہ کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ج) یکم جنوری 1973ء سے اب تک صوبہ میں سم اور تھور کی روک تھام کے لیے کل کتنی رقم خرچ کی گئی اور کتنی اراضی کو قابل کاشت بنایا گیا ۔

(د) کیا حکومت پنجاب آئندہ سال میں سم اور تھور کی روک تھام کے سلسلہ میں زیادہ توجہ دینے اور کوئی منصوبہ تیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) محکمہ آبپاشی کے سم تھور گرداوری کے گذشتہ چار سال (70-1969ء تا 73-1972ء کے اعداد و شمار کے مطابق تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں کوئی رقبہ سم کی وجہ سے ناقابل کاشت نہیں ہوا ۔ تاہم کچھ رقبہ میں زیر زمین پانی کی سطح کافی بلند ہو گئی ہے جس کی وجہ سے علاقہ میں سم ہو جانے کا خطرہ ہے ۔

(ب) تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں اراضی کو سم سے محفوظ کرنے کے لئے 1962ء سے 1972ء تک تقریباً انتالیس میل لمبی سم نالیاں کھودی جا چکی ہیں ۔ اور 1973ء سے تقریباً پندرہ میل لمبی سم نالی کی کھدائی پر کام جاری ہے جس میں سے دس میل کی لمبائی پر کام مکمل ہو چکا ہے ۔ اس کے علاوہ حکومت نے سم و تھور کی روک تھام کے سلسلہ میں محکمہ واپڈا کو ہدایت کی ہے کہ وہ صوبہ میں سم و تھور کے انسداد کے لیے جامع منصوبہ اور تفصیلی سکیمیں بنائے تاکہ منصوبہ اور سکیموں کی تفصیلی رپورٹوں کی روشنی میں عملی اقدامات کئے جائیں ۔

(ج) صوبہ میں سم اور تھور کی روک تھام کے لیے سکارپوں کی زیر تعمیر سکیموں کے تحت یکم جنوری 1973ء سے 30 اپریل 1974ء تک تقریباً گیارہ کروڑ روپے کی رقم خرچ کی گئی ان سکیموں سے تقریباً انیس لاکھ ایکڑ اراضی کو فائدہ پہنچ رہا ہے ۔ اس کے علاوہ ہر سال تقریباً 30000 ایکڑ تھور زدہ رقبہ کی اصلاح بذریعہ عارضی ریکلیمیشن سپلائی برائے کاشت چاول کی جاتی ہے ۔

(د) جی ہاں ۔ حکومت کی ہدایت پر واپڈا نے صوبہ میں سیم اور تھور کی روک تھام کے سلسلے میں تقریباً اکتالیس لاکھ پینسٹھ ہزار ایکڑ رقبہ پر مشتمل چھ سکیموں کے سروے کرنے اور تفصیلی رپورٹیں تیار کرنے کا کام شروع کر دیا ہے اور آئندہ مالی سال سے مزید چھ سکیموں (تقریباً بہتر لاکھ پچپن ہزار ایکڑ رقبہ پر مشتمل) کی پلاننگ کا کام شروع کرنے کا پروگرام ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ تفصیلی رپورٹوں کی روشنی میں سات سکیموں پر کام بھی اگلے مالی سال کے دوران شروع کیا جائے گا ۔

تحصیل خوشاب کے مواضعات کو بارشی پانی سے محفوظ کرنا

*5869 ۔ ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مواضعات راجڑ ۔ ڈھاک ۔ بانسی ۔ بلوال جھگیاں ۔ کوڑا ۔ نوردالہ ۔ سندرال ۔ چک نمبر 65 ۔ ایم ۔ بی پردو گھگھ واقع تحصیل خوشاب پہاڑ کے بارشی پانی سے بہت متاثر ہوئے ہیں اور ان آبادیوں کو برسات کے دنوں میں ناقابل برداشت پریشانی اور بہت نقصان اٹھانا پڑتا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مواضعات مذکورہ کو بارشی پانی سے بچانے کے لیے کب تک کوئی اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) یہ کسی حد تک درست ہے کہ 1973ء میں غیر معمولی بارشوں کے باعث تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا کے مواضعات ۔ بانسی ۔ بلوال ۔ ڈھاک ۔ جھگیاں ۔ راجڑ ۔ کوڑا ۔ پردو گھگھ ۔ نوردالہ ۔ سندرال ۔ چک نمبر M.B. 65 وغیرہ کوہستان نمک سے آمدہ پانی سے متاثر ہوئے ہیں ۔

(ب) اپنے پانی کو دریائے جہلم میں پہنچانے کے لیے پہلے ہی چند سیم نالیاں کھودی جا چکی ہیں تاہم سیم نالی ڈھاک کی توسیع از برجی 32 تا 59 کی تکمیل کے بعد پہاڑی نمکیلے پانی کے نکاس کا انتظام

بہتر ہو جائے گا ۔ منصوبہ ہذا پر امسال کام ہو رہا ہے جو کہ آئندہ مالی سال کے آخر تک انشاء اللہ مکمل ہو جائے گا ۔

تحصیل خوشاب اور شاہ پور میں نہروں میں پانی کی کمی کا تدارک

*5570 ۔ **ملک محمد اعظم** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل خوشاب اور شاہ پور کی نہروں میں پانی بہت کم مہیا کیا گیا اور نتیجتاً فصلوں کو بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس کا تدارک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) جی نہیں ان تحصیلوں میں زمینوں کو پانی مذکورہ نہروں کے حصے کے مطابق دیا گیا ۔

(ب) اس وقت ماسوائے گرمی کے تین یا چار مہینوں کے دریاؤں کا سارا پانی نہروں میں استعمال کر لیا جاتا ہے ۔ اس واسطے فی الحال مذکورہ تحصیلوں کو مزید پانی مہیا کرنے کا کوئی امکان نہیں ۔ گرمی کے تین یا چار مہینوں میں جب کہ دریاؤں میں پانی کافی ہوتا ہے نہروں کو ضرورت کے مطابق پورا پانی دیا جاتا ہے ۔

ضلع گوجرانوالہ میں سیلاب زدگان کی بحالی کے لیے رقم کی فراہمی

*5573 ۔ **راؤ مراتب علی خان** ۔ کیا وزیر ریلیف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت پنجاب نے ضلع گوجرانوالہ میں سیلاب زدگان کی بحالی کے لیے روپیہ فراہم کیا ہے ۔ مگر رقم کی تقسیم منصفانہ طریق پر نہیں ہوئی ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ضلع گوجرانوالہ کو کل کتنی رقم فراہم کی گئی اور سب سے زیادہ کون سی تحصیل سیلاب سے متاثر ہوئی تھی نیز ہر تحصیل کو کتنی کتنی رقم مہیا کی گئی ۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ کی متاثرہ تحصیلوں میں سب سے زیادہ رقم کونسے موضع میں تقسیم کی گئی اور اس موضع کی آبادی کتنی ہے ۔

(د) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ضلع میں ایسے بھی متاثرہ مواضعات ہیں جہاں کوئی رقم مہیا نہیں کی گئی ؟

وزیر ریلیف (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) ہاں یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت پنجاب نے ضلع گوجرانوالہ میں سیلاب زدگان کی بحالی کے لیے روپیہ فراہم کیا ہے مگر یہ غلط ہے کہ رقم کی تقسیم منصفانہ طریق پر نہیں ہوئی ۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ کو صوبائی حکومت کی طرف سے اس ضمن میں کل رقم -/14,01,000 روپے کی تفصیل ذیل فراہم کی گئی ۔

کل رقم	مفت امداد	سپیشل تقاوی قرضہ (بلاسود)
-/14,01,000 روپے	-/15,000 روپے	-/12,50,000 روپے

ضلع مذکور کی دو تحصیلیں (وزیر آباد اور حافظ آباد) سیلاب سے بہت زیادہ متاثر ہوئی تھیں اور ہر تحصیل کو -/88,450 روپیہ اور -/61,117 روپیہ کی رقم بتفصیل ذیل مہیا کی گئی ۔

نام تحصیل	رقم تقاوی (بلاسود)	رقم امدادی فنڈ	میزان
وزیر آباد	-/75,850 روپے	-/12,600 روپے	-/88,450 روپے
حافظ آباد	-/57,317 روپے	-/3,800 روپے	-/69,117 روپے

(ج) مطلوبہ کوائف درج ذیل ہیں ۔

نام تحصیل	نام موضع متاثرہ	آبادی متاثرہ	رقم تقاوی بلا سود	رقم امدادی فنڈ	میزان
وزیر آباد	وزیر آباد شہر	-/40,726	-/75,850	—	-/75,850
ایضاً	چک کٹھور عرف رتووالی	150	—	-/12,600	-/12,600
حافظ آباد	ٹھٹھہ کریم داد	1183	-/57,317	—	-/57,317

حافظ آباد	ویٹنگ تارڑ	4500	--	1,900/-	1,900/-
ایضاً		1200	--	1,900/-	1,900/-
	میزان	1,33,167		16,400	1,49,567

(د) ضلع ہذا میں چند ایک مواضعات ایسے بھی ہیں جو نسبتاً مذکورہ بالا سے مواضعات سے کم متاثرہ تھے ۔ جہاں پر تقاوی قرضہ جات کی مختص شدہ رقم کی کمی کی وجہ سے کوئی رقم مہیا نہیں کی گئی البتہ ان میں ایسے مواضعات بھی ہیں ۔ جہاں دیگر مفت امداد از قسم پارچات وغیرہ مہیا کی گئی ۔

وھوا سال ڈیم

*5602 ۔ **مسٹر رب نواز خان کھتران** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ وھوا سال ڈیم پر کب کام شروع ہوا اور کب اختتام پذیر ہوگا اور اس پر آج تک کس قدر رقم صرف کی گئی ہے ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ وھوا پک آپ ویر (Vehoa pick up Weir) پر کام 1970-71ء میں شروع کیا گیا اور 1974-75ء میں مکمل ہوگا ۔ اس کام پر تقریباً سات لاکھ سات ہزار روپے خرچ ہو چکے ہیں ۔

موٹر وہیکلز آرڈیننس اور اس کے تحت بنائے گئے رولز کی خلاف ورزی

*5636 ۔ **شیخ عزیز احمد** ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا موٹر موبائل **پٹرول** انسپکٹر شیخوپورہ نے یکم جنوری 1974ء تا 28 فروری 1974ء موٹر وہیکلز آرڈیننس اور اس کے تحت بنائے گئے رولز کی خلاف ورزی میں کوئی چالان کئے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو چالان کی کل تعداد مع مندرجہ ذیل تفصیلات ایوان کی میز پر پیش کی جائے :۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

1 ۔ نمبر شمار ۔
2 ۔ نام ماہ ۔
3 ۔ موٹر گاڑی کا رجسٹریشن نمبر ۔
4 ۔ موٹر گاڑی کی قسم ۔
5 ۔ جرم کی نوعیت و دفعات ۔
6 ۔ چالان شدہ ڈرائیور یا مالک کا نام ۔
7 ۔ چٹ جاری کردہ کا نمبر مع تاریخ ۔
8 ۔ کاغذات موٹر گاڑی جو قبضہ میں لیے گئے ۔
9 ۔ چالان کا نتیجہ (جرمانہ کی صورت میں رقم یا بریت) مع نام عدالت ۔
10 ۔ چالان جو تا حال زیر تجویز ہیں مع نام عدالت اور نوعیت کاغذات گاڑی جو قبضہ عدالت میں ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) ۔ جی ہاں ۔
(ب) کل 561 چالان کئے ۔ جن کی *تفصیلات ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہیں ۔

کاشتکاروں کے لئے کچی پرچی کا اجراء

*5637 ۔ چوہدری محمد حیات گولدل ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ آزادی سے پہلے محکمہ انہار کے پٹواری کاشتکاروں کو ہر فصل کی کچی پرچی دو ماہ پہلے فراہم کرتے تھے ۔
(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اب کاشتکاروں کو کچی پرچی فراہم نہیں کی جاتی جس کی وجہ سے کاشتکاروں کو کئی دفعہ پٹواری کی غلطی کی وجہ سے زائد آبیانہ وصولیہ ادا کرنا پڑتا ہے ۔
(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس بارے میں محکمہ انہار کو ہدایات جاری کرے گی کہ ہر زمیندار کو کچی پرچی پہلے فراہم کی جائے ۔ اگر نہیں تو اس کی

---

*تفصیلات اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں ۔

وجہ کیا ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ (میاں محمد افضل وٹو) (الف) آزادی سے قبل ہی یہ طریق کار منسوخ کر دیا گیا تھا ۔

(ب) کچی پرچی اب تقسیم نہیں کی جاتی ۔ مگر ایسا نہ کرنے سے زائد آبیانہ اور مطالبہ ادا کرنے کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا ۔ کیونکہ کچی پرچی میں صرف رقبہ اور نام جنس درج ہوتا تھا ۔ اور اب کاشتکاروں کو نمبرداروں کے ذریعے پختہ پرچہ مطالبہ تقسیم کیاجاتا ہے ۔ جن میں علاوہ جنس کے مطالبہ مالیہ و آبیانہ دیا ہوتا ہے ۔

(ج) موجودہ طریق کار زیادہ صحیح اور تسلی بخش تصور کیا جا رہا ہے ۔ لہذا حکومت کچی پرچی کے اجراء کے طریق کار کو دوبارہ شروع کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ۔ مزید براں آبیانہ کی تشخیص کے کام کو آسان بنانے کے لئے گورنمنٹ Flat Rate پر آبیانہ وصول کرنے کی تجاویز پر بھی غور کر رہی ہے ۔

قاسم بیلا تا شیر شاہ حفاظتی بند کی تعمیر

***5659 ۔ سید ناظم حسین شاہ** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ دریائے چناب کے قریب ضلع ملتان میں موضع قاسم بیلا تا شیر شاہ حفاظتی بند 1973ء کے سیلاب کی وجہ سے ٹوٹ چکا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ بند کی تعمیر کے لئے محکمہ انہار کے حکام کو بار بار لکھا گیا اور عوام نے بھی اس کی تعمیر کے لئے گزارش کی ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بند کی فی الفور تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) یہ درست ہے ۔

(ب) یہ درست نہیں صرف ایک شخص مسمی ڈاکٹر اے ۔ ایم ۔ خان کی طرف سے ایک عرضی برائے مرمت آئی تھی ۔

(ج) بند کی مرمت ہو رہی ہے ۔ 30-6-1974 تک مکمل ہو جائے گی۔

بس نمبر 5999 ۔ جی ٹی کے خلاف رپورٹ

*5703 ۔ **شیخ عزیز احمد** ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ کچھ عرصہ قبل کمشنر لاہور ڈویژن نے بحیثیت چیئرمین (R. T. A.) لاہور کے علاقہ ایم ۔ پی ۔ اے کی شکایت پر بس نمبر 5999 ۔ جی ٹی کے خلاف ایم ۔ ایم ۔ پی آئی سیالکوٹ سے رپورٹ طلب کی تھی ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو رپورٹ ایم۔ایم۔پی۔آئی سیالکوٹ ایوان کی میز پر رکھی جائے نیز اس رپورٹ کی بناء پر (R. T. A.) لاہور نے کیا کارروائی کی ہے۔ اگر کوئی کارروائی نہیں کی تو کیوں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) جی ہاں ، یہ حقیقت ہے ۔

(ب) ایم ۔ ایم ۔ پی ۔ آئی سیالکوٹ کی رپورٹ ساتھ منسلک ہے ۔ اس رپورٹ کی روشنی میں سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور نے مورخہ 12 اپریل 1974ء مالک بس کو اظہار وجوہ کا نوٹس دیا جس نے اس کا جواب 29 اپریل 1974ء کو دیا جس میں اس نے الزامات کی صحت سے انکار کیا ہے ۔ مسل برائے فیصلہ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو جو کہ قانونی کارروائی کرنے کی مجاز ہے پیش کی جا رہی ہے ۔

رپوٹ ایم ۔ ایم ۔ پی ۔ آئی ۔ نمبری 20 مورخہ 26 مارچ 1974ء

(1) میں نے گاڑی نمبر جی ٹی ۔ 5999 کی چیکنگ کی ہے جو پسرور تا قلعہ سوبھا سنگھ چل رہی ہے۔

(2) گاڑی پشتی (دھکا) سٹارٹ تھی ۔

(3) مسافروں کو ٹکٹ جاری نہیں کئے گئے تھے ۔

(4) بس میں کوئی ہینڈ بریک نہیں ۔ گاڑی کے مالک کا بھی چالان کیا گیا اس کا بیان بھی ارسال ہے ۔

کھڑیانوالہ راجباہ پر واقع چک نمبر 77 ۔ آر ۔ بی کی ٹیل پر رقبہ کی آبپاشی کا انتظام

*5705 ۔ چوہدری عبدالغنی ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کھڑیانوالہ راجباہ پر واقع نمبر 77 آر ۔ بی کی ٹیل پر کتنے رقبہ کو آبپاشی کرنے کا انتظام تھا ۔ اور کتنے رقبہ کو سیراب کیاجا رہا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رقبہ میں سے کچھ رقبہ کا پانی منظور شدہ ہے مگر عرصہ دراز سے اس رقبہ میں آبپاشی نہیں کی جا رہی ۔ اگر ایسا ہے تو اس رقبہ کی آبپاشی کا کب تک انتظام کیا جائے گا ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو)۔ (الف) کھڑیانوالہ راجباہ کی ٹیل پر واقع چک نمبر 77 ۔ (ب) کا سی ۔ سی ۔ اے (Culturable com-manded area) 2002 ایکڑ ہے ۔ خریف و ربیع 1973-74 میں 2090 ایکڑ رقبہ کاشت ہوا ۔

(پ) تمام سی ۔ سی ۔ اے رقبہ کے لئے پانی کا انتظام موجود ہے اس لئے کسی مزید رقبہ کو پانی دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

تھانہ شاہ پور تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہیوال کے سیم اور تھور زدہ رقبہ کی درستگی

*5708 ۔ سید کاظم علی شاہ ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ علاقہ تھانہ شاہ پور تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہیوال کے چکوک

22	23اے	28	31	34	35	36
4 ایل	4 ایل	4 ایل	2 ایل	4 ایل	4 ایل	4 ایل

47	48	45	44
4 ایل	2 ایل	2 ایل	2 ایل

میں اب تک کتنا رقبہ سیم اور تھور کی نذر ہو چکا ہے ۔ ہر چک کا متاثرہ رقبہ علیحدہ علیحدہ بتایا جائے اور کیا حکومت اس زمین کو دوبارہ قابل کاشت بنانے کے سلسلہ میں کوئی اقدام کر رہی ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ محکمہ آبپاشی کے سیم و تھور گرداوری کے 1972-73ء کے اعداد و شمار کے مطابق علاقہ تھالہ شاہ پور تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہیوال کے چکوک 4 ۔ ایل/12 ۔ 4 ۔ ایل/23 ۔ اے ۔ 4 ۔ ایل/28 ۔ 4 ۔ ایل/31 ۔ 4 ۔ ایل/34 ۔ 4 ۔ ایل/35 ۔ 4 ۔ ایل/36 ۔ 4 ۔ ایل/47 ۔ 2 ۔ ایل/48 ۔ 2 ۔ ایل/45 ۔ 2 ۔ ایل/44 ۔ کا کل تھور سے متاثرہ رقبہ 5695 ایکڑ اور سیم سے متاثرہ 568 ایکڑ ہے جسکی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

	چک نمبر	کل رقبہ	تھور زدہ رقبہ	سیم زدہ رقبہ	میزان
(1)	4-ایل/22	1293	901	—	901
(2)	4-ایل/23-اے	830	302	150	452
(3)	4-ایل/28	1555	287	278	565
(4)	4-ایل/31	1678	833	—	833
(5)	4-ایل/34	1311	332	—	332
(6)	4-ایل/35	808	285	—	285
(7)	4-ایل/36	1549	190	—	190
(8)	4-ایل/47	1556	747	—	747
(9)	2-ایل/48	1398	956	88	1044
(10)	2-ایل/45	1050	486	52	538
(11)	2-ایل/44	1695	376	—	376
	میزان	14725	5695	568	6263

تھور زدہ رقبہ میں وہ رقبہ جات لئے جاتے ہیں جہاں پر کسی رقبہ کے بیس (20) فیصد سے زائد حصہ پر تھور سطح زمین پر نمودار ہو گیا ہو اور سیم زدہ رقبہ میں وہ رقبہ لیا جاتا ہے جہاں یا تو زیر زمین پانی سطح زمین پر آ گیا ہو یا زیر زمین پانی کی سطح اتنی اونچی ہو گئی ہو کہ وہاں کاشت وغیرہ نہ کی جا سکے جہاں تک زمین کو دوبارہ قابل کاشت بنانے کا تعلق ہے ۔ اس سلسلے میں چکوک 4 ۔ ایل/22 ۔ 4 ۔ ایل/32 ۔ 4 ۔ ایل/28 ۔4۔ایل/31 ۔ 4 ۔ ایل/35 کے رقبہ جات میں ایک ڈرین بنام ڈھایا پہلے کھودی جا چکی ہے ۔ تا کہ سیم پر قابو پایا جا سکے علاوہ ازیں حکومت نے سیم اور تھور کی روک تھام کے سلسلے میں محکمہ واپڈا کو ہدایت کی ہے کہ صوبہ میں سیم اور تھور کے انسداد

کے لئے جامع منصوبہ اور تفصیلی سکیمیں بنائے تاکہ منصوبہ اور سکیموں کی تفصیلی رپورٹوں کی روشنی میں مزید عملی اقدامات کئے جا سکیں ۔

لائلپور کے سیم نالہ کی کھدائی

*5718 ۔ **رائے عمر حیات خان** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لائلپور شہر کو سیلاب سے بچانے کے لئے کچھ عرصہ قبل شہر کے مغرب کی جانب ایک سیم نالہ کھودا گیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نالہ کا صرف مشرقی کنارہ تقریباً 7 فٹ اونچا بنایا گیا ہے اور دوسرا کنارہ زمین کی سطح کے برابر چھوڑ دیا گیا ہے ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس سیم نالہ کی کھدائی کی منظوری صرف چک نمبر 100 ج ۔ ب تحصیل و ضلع لائل پور کے برابر تک ہے۔

(د) اگر جزو (الف) ، (ب) و (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو اس سیم نالہ کے مغربی کنارہ پر واقع تقریباً 40 دیہات کی ہزاروں ایکڑ زرخیز زرعی اراضی کو آئندہ سیلاب سے بچانے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو)۔ (الف) یہ درست ہے کہ لائل پور شہر کے مغرب کی جانب سیم نالہ کی کھدائی کی جا رہی ہے ۔ اور اس کا تقریباً دو تہائی حصہ مکمل ہو چکا ہے ۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس نالہ کا مغربی کنارہ فی الحال سطح زمین کے برابر چھوڑ دیا گیا ہے مشرقی کنارہ کو جس طرف لائل پور شہر واقع ہے ۔ سطح زمین سے تقریباً 7 فٹ اونچا بنایا جا رہا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ فی الحال اس سیم نالہ کی منظوری چک نمبر100 ج ۔ ب تک ہے ۔ اگست 1973ء کے سیلاب کا پانی لائل پور شہر کی بیرونی آبادیوں سے گزر کر اس چک کے گرد ونواح کی نچلی زمینوں میں پھیل گیا تھا ۔ چونکہ ایک سال میں بڑی سیم نالی

کی مکمل کھدائی ممکن نہیں اس لئے یہ نالی چک نمبر 100 ج ۔ ب تک ہی کھودی جارہی ہے آئندہ سالوں میں اسے بڑھا کر چک بندی ڈرین میں ملا دیا جائے گا ۔

(د) اس سکیم کے دوسرے مرحلہ میں مغربی پٹڑی بھی بنائی جائیگی جس سے اس جانب کا تمام علاقہ بھی سیلاب سے محفوظ ہو جائے گا چونکہ مغربی کنارے کا رقبہ بتدریج اونچا ہوتا جاتا ہے۔ اس لئے اس کنارہ پر واقع ہے دیہات کی اراضی کو سیلاب کا زیادہ خطرہ نہیں۔

وحدت کالونی سے ریلوے اسٹیشن لاہور براستہ چوک قرطبہ چیئرنگ کراس بس چلانا

*5719 ۔ **شیخ عزیز احمد** ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم نشان زدہ سوال نمبر 452 کے جواب کے حوالہ سے جو ایوان میں 2-72-1972ء کو دیا گیا تھا بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت کالونی سے لاہور ریلوے اسٹیشن تک روٹ نمبر 27/اے پر براستہ چوک قرطبہ ۔ چیئرنگ کراس سنگل کی بجائے ڈبل ڈیکر بسیں چلانے کا فیصلہ کیا گیا تھا ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ روٹ مذکورہ بالا پر کچھ عرصہ ڈبل ڈیکر بس چلائی گئی اور بعد ازاں اسے سنگل بس میں تبدیل کر دیا گیا مگر اب وہ بھی ختم کر دی گئی ہے اور روٹ نمبر 27/اے کو چوک قرطبہ سے ریلوے اسٹیشن کی بجائے بھاٹی گیٹ کی طرف تبدیل کر دیا گیا ہے ۔

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ وحدت کالونی کی ملحقہ آبادیوں کے مکینوں اور خاص طور پر ان سرکاری ملازمین کو جن کے دفاتر مذکورہ کالونی سے ریلوے اسٹیشن لاہور کے درمیانی حصہ میں واقع ہیں بس نہ ملنے کی وجہ سے سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت وحدت کالونی سے ریلوے اسٹیشن تک کوئی بس براستہ چوک قرطبہ

چیئرنگ کراس چلانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) یہ جزوی طور پر درست ہے ۔ ڈبل ڈیکر بس اب بھی وحدت کالونی سے ریلوے اسٹیشن تک براستہ چوک قرطبہ ۔ چیرنگ کراس چلائی جا رہی ہے جو صرف سرکاری ملازمین کی سہولت کے لئے چلائی گئی ہے ۔

(ج) یہ درست نہیں ہے ۔

(د) چونکہ ایک ڈبل ڈیکر بس ضرورت کے مطابق پہلے ہی چلائی جا رہی ہے مزید اضافہ کی ضرورت نہیں ہے ؟

سیلابوں کی روک تھام

*5737 ۔ **بیگم ریحانہ سرور** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا حکومت نے صوبہ میں سیلابوں کی روک تھام کے لیے کوئی منصوبہ تیار کیا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو وہ کیا ہے اور کیا مذکورہ منصوبہ میں نہروں کو گہرا کرنا اور دریاؤں کی تہ سے مٹی یا ریت نکالنا بھی شامل ہے ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ حکومت پنجاب نے سیلابوں کی روک تھام کے لیے ایک جامع منصوبہ تیار کیا ہے ۔ اس منصوبہ میں دریاؤں کے کنارے نئے بند ہائے کی تعمیر ، پرانے بند ہائے کی اصلاح ، ہیڈ ورکس کی فلڈ capacity بڑھانے کے ریگولیٹرز و دیگر کام (works) وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ۔ اس منصوبہ میں نہروں کو گہرا کرنا اور دریاؤں کی تہہ سے مٹی و ریت نکالنا شامل نہیں ہے ۔

تحصیل پھالیہ میں بند چندرہ آر پر سولنگ لگانا

*5744 ۔ **چوہدری حیات محمد گوندل** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حالیہ سیلاب کے دوران دریائے چناب میں

تحصیل پھالیہ میں قادرآباد بیراج سے مغرب کی طرف تقریباً پچاس دیہات متاثر ہوئے تھے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ مواضعات تک جانے کے لیے وہاں پختہ سڑک نہ ہونے کی وجہ سے دوران سیلاب پورا ایک ہفتہ تک ضروری اشیاء وہاں نہیں پہنچائی جا سکی تھیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متاثرہ لوگوں کی درخواستوں پر افسران انہار نے بند ہندورہ آر پر سولنگ لگانے کے لیے حکومت کو تجویز بھیجی ہے۔

(د) اگر جزو ہائے (الف) تا (ج) سب کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ تجویز پر ہمدردانہ غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) متاثرہ لوگوں نے خواہش ظاہر کی ہے کہ 15R بند پر سولنگ لگایا جاوے تاکہ قلہ کے دنوں میں آمدورفت میں آسانی ہو اس تجویز کا تخمینہ چیف انجینئر سرگودھا ریجن کے زیر غور ہے۔

(د) تجویز کے موصول ہونے پر اس پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا اگر محکمہ انہار اس کام کو خود نہ کروا سکا تو یہ تجویز محکمہ لوکل سیلف گورنمنٹ (Local Self Government) کو ہمدردانہ غور کے لیے بھیج دی جائے گی۔

سکارپ نمبر 1 میں حکومت کی طرف سے نصب شدہ ٹیوب ویل

*5747۔ رانا کے۔ اے محمود خان ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سکارپ نمبر 1 میں حکومت کی طرف سے نصب شدہ کل ٹیوب ویلوں کی تعداد کیا ہے اور ان میں کتنے اور کب سے خراب حالت میں پڑے ہیں۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ٹیوب ویلوں کی مرمت کے لیے صرف ایک ہی ادارہ ہے جو شیخوپورہ میں واقع ہے۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت خراب ٹیوب ویلوں کی مرمت کے موجودہ انتظام سے مطمئن ہے ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) سکارپ نمبر1 میں حکومت کی طرف سے نصب شدہ ٹیوب ویلوں کی تعداد2059 ہے ان میں سے 134 ٹیوب ویل مستقل طور پر بوجہ کھاری پانی ہونے اور 42 ٹیوب ویل بوجہ بور خراب ہونے سے بند کر دیئے گئے ہیں بقایا 1893 چالو ٹیوب ویلوں میں سے 167 ٹیوب ویل حسب ذیل وجوہ کی بنا پر بند ہیں :-

(i) 28 ٹیوب ٹرانسفارمر چوری ہونے کی وجہ سے نومبر 1972ء اور مارچ 1974ء کے دوران بند ہوئے ۔

(ii) 26 ٹیوب ویل ٹرانسفارمر خراب ہونے کی وجہ سے مارچ 1973ء اور مارچ 1974ء کے دوران بند ہوئے ۔

(iii) 4 ٹیوب ویل (2 ٹیوب ویل جنوری 1974ء سے اور 2 ٹیوب ویل مارچ 1974ء سے) متفرق بجلی نقائص کی وجہ سے بند ہیں ۔

(iv) 93 ٹیوب ویل پمپ میں خرابی کی وجہ سے مئی 1973ء اور اپریل 1974ء کے دوران بند ہوئے ۔

(v) 11 ٹیوب ویل موٹر جلنے کی وجہ سے فروری 1974ء اور اپریل 1974ء کے دوران بند ہوئے ۔

(vi) 5 ٹیوب ویل متفرق مشینری نقائص کی وجہ سے (ایک ٹیوب ویل اپریل 1974ء سے 3 ٹیوب ویل فروری 1974ء سے اور ایک ٹیوب ویل فروری 1973ء سے) بند ہیں ۔

بجلی کے نقائص کی درستگی محکمہ واپڈا (بجلی) کی ذمہ داری ہے جبکہ ٹیوب ویل مشینری کے نقائص ٹھیک کرنا محکمہ آبپاشی کی ذمہ داری ہے ۔

(ب) سکارپ نمبر 1 کے تحت ٹیوب ویل مشینری کی مرمت کے لیے ایک مرکزی ورکشاپ ہے جو شیخوپورہ میں واقع ہے ۔ تاہم محکمہ آبپاشی کے دوسرے ورکشاپ واقع سالمہ روڈ اور مغلپورہ لاہور سے بھی رجوع کیا جاتا ہے ۔

(ج) اگرچہ سکارپ ورکشاپ شیخوپورہ میں ٹیوب ویلوں کی مرمت کا

خاطر خواہ انتظام ہے تاہم سکارپ نمبر 1 کے ٹیوب ویلوں کی مشینری بارہ سے پندرہ سال پرانی ہونے کی وجہ سے اس کی مرمت میں کافی مقدار میں فاضل پرزے درکار ہوتے ہیں جن کی فراہمی میں زر مبادلہ اور دیگر دشواریوں کے باعث مرمت کے کام میں تاخیر ہو جاتی ہے اس انتظام کو بہتر بنانے کے لیے مزید کارروائی کی جا رہی ہے ۔

سرکاری بسوں کی کل تعداد

*5752 ۔ **بیگم ریحانہ سرور** ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ میں ایسی سرکاری بسوں کی کل تعداد کیا ہے جو چالو حالت میں ہیں ۔

(ب) کیا حکومت نے حال ہی میں کوئی نئی بسیں درآمد کی ہیں ۔ اگر کی ہیں تو ان کی تعداد کیا ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا بسوں کے سلسلے میں افسران اور عملہ محرری کی تعداد میں بھی اضافہ کیا جائے گا ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) اس وقت پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی 650 بسیں چالو حالت میں ہیں ۔

(ب) جی ہاں بورڈ نے بسیں اور چیسیز درآمد کرنے کا جو آرڈر دے رکھا ہے : ان کی کل تعداد 1852 ہے جن میں سے 1161 بسیں و چیسیز وصول ہو چکی ہیں۔ 520 چیسیز پر بس باڈیز بنائی جا چکی ہیں۔

(ج) بورڈ کے پاس فی الحال ابھی فالتو عملہ موجود ہے ۔ جن کی کھپت کے بعد ہی عملہ کی تعداد میں ضرورت کے مطابق اضافہ کیا جا سکتا ہے ۔

بھاریوں کو روزگار کی فراہمی

*5761 ۔ **بیگم ریحانہ سرور** ۔ کیا وزیر ریلیف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ چند بھاری خاندان جو خشک گودی لاہور کے قریب سڑک کے کنارے پڑاؤ ڈالے ہوئے ہیں ان کو روزگار فراہم کرنے کے لیے کیا اقدامات کئے گئے ہیں ؟

وزیر ریلیف (میاں محمد افضل وٹو) ۔ کوئی بھاری خاندان خشک گودی لاہور کے قریب سڑک کے کنارے پڑاؤ ڈالے ہوئے نہیں ہیں ۔

بس کے حادثے میں ہلاک ہونے والے مسمی ایوب کے ورثاء کے لیے معاوضہ کی ادائیگی

*5806 ۔ **سردار محمد عاشق** ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 20-2-1974 کو مسمی ایوب ولد حسنو سکنہ تحصیل چونیاں کو ایک تیز رفتار بس 455 ایل ای جے نے چونیاں اور پتوکی کے درمیان بل نہر پی ۔ ایس لنک پر کچل دیا تھا ۔

(ب) کیا درست ہے کہ مقامی پولیس نے مقتول کی موت کا کیس درج کرکے ڈرائیور مذکور کو زیر دفعہ 304 (الف) چالان کر دیا تھا ۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ڈرائیور مذکور کی ضمانت ہو گئی تھی مگر متوفی کے وارثان اور اس کی بیوہ کو کوئی معاوضہ نہ ملا ہے ۔

(د) اگر جزو ہائے (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ہنوز معاوضہ کی ادائیگی نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں نیز معاوضہ وارثان کو کب تک ادا ہونے کی توقع ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) یہ درست ہے ۔

(ب) یہ درست ہے ۔

(ج) یہ درست ہے ۔

(د) معاملہ متعلقہ ضلعی کلیم ٹریبونل کی عدالت میں زیر غور ہے ۔

راجباہ الیہ آباد تحصیل وھاڑی کے قریب پلی کی تعمیر

*5823 ۔ **میاں خورشید انور** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کچھ عرصہ قبل حکومت نے راجباہ الیہ آباد تحصیل وھاڑی برجی نمبر 70 کے قریب ایک مقامی زمیندار نواب غلام جعفر خان خاکوانی کو اپنے خرچ پر 9 فٹ چوڑی پلی بنانے کی اجازت دی تھی ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چیف انجینیئر انہار بہاولپور نے اس اجازت پر عمل درآمد نہیں ہونے دیا ۔

(ج) کیا حکومت زمیندار مذکورہ کو اپنے خرچ پر پلی مذکورہ بنانے کی اجازت پر عمل کرنے دے گی ؟

وزیرآبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) (XEN) ویسٹرن بار ڈویژن نے ایک عارضی پلی 3 فٹ چوڑی بنانے کی اجازت دی تھی ۔

(ب) یہ درست نہیں ۔

(ج) جی ہاں ۔

تحصیل وھاڑی کے پرانے بند کی مرمت

*5824 ۔ **میاں خورشید انور** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گذشتہ سال سیلاب کے موقع پر دریائے ستلج پر پرانے بند کی برجی نمبر 60 واقع کوٹ میاں حاکم علی تحصیل وھاڑی پر بند ٹوٹنے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بند کو مضبوط کرنے کے لیے تحصیل دار وھاڑی نے علاقہ کے لوگوں سے "اپنی مدد آپ کے" تحت کام لیا تھا ۔ اور حکومت کی طرف سے اس مقام پر کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی تھی ۔

(ج) کیا حکومت اس سال اس بند کی مرمت کرنے اور اسے مضبوط بنانے کے لیے کوئی قدم اٹھائے گی ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) یہ درست نہیں ہے نیز محکمہ اس بند کو ترک (abandon) کر چکا ہے اور اس سے پیچھے ہٹ کر ایک نیا بند تعمیر کیا جا چکا ہے ۔

(ب) محکمہ کو اس کا کوئی علم نہیں یہ صحیح ہے کہ حکومت کی طرف سے اس پر کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی ۔

(ج) جی نہیں ۔ کیونکہ یہ بند متروکہ ہے ۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور شہر میں نئی بسوں کی منظوری

82 ۔ چوہدری لال خان ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) لاہور شہر میں سال 1974ء کے لیے کتنی نئی بسوں کی منظوری ہوئی ہے ۔

(ب) نئی بسوں میں سے کتنی بسیں لاہور کے مختلف روٹوں پر اس وقت چل رہی ہیں اور اگلے سال کتنی نئی بسیں لاہور کے باقی ماندہ روٹوں پر چلیں گی ۔

(ج) مختلف روٹوں پر چلنے والی نئی بسوں کی تعداد اور روٹوں کے نام تفصیلاً کیا ہیں نیز جن روٹوں پر مزید بسیں چلانے کا ارادہ ہے وہ کون سے روٹ ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) 480 ۔

(ب) 81 ۔ سال 1974ء میں 399 نئی بسیں لاہور کے باقی ماندہ روٹوں پر چلیں گی ۔

(ج) (i) مختلف روٹوں پر چلنے والی نئی بسوں کی تعداد اور روٹوں کے نام کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے ۔

روٹ نمبر	روٹ کا نام	نئی بسوں تعداد
1	اسلام پورہ تا آر ۔ اے بازار	9
2 اے	ریلوے اسٹیشن تا آر ۔ اے ۔ بازار	4
3 بی	سانده کلاں تا ریلوے اسٹیشن	5
4 اے	ریلوے اسٹیشن تا داروغہ والا	3

روٹ نمبر	روٹ کا نام	نئی بسوں کی تعداد
3 ۔ بی	شاہ نور سٹوڈیو تا داروغہ والا	3
6	رنگ محل تا کاھنا کاچھا	4
8	شہادرہ ٹاؤن تا صدر بازار	8
9	امامیہ کالونی ۔ سٹیل مل مغلپورہ	5
12	ریلوے اسٹیشن ۔ واھگہ بارڈر	1
18	ریلوے اسٹیشن ۔ گوجرانوالہ	6
20	ٹاؤن شپ ۔ میوہسپتال	4
20 ۔ اے	ٹاؤن شپ ۔ بھاٹی گیٹ	5
21	ریلوے اسٹیشن ۔ رائے ونڈ	2
22	ماڈل ٹاؤن ۔ رنگ محل	2
25	ریلوے اسٹیشن ۔ گورومانگٹ	1
25 ۔ اے	ریلوے اسٹیشن ۔ ماڈل ٹاؤن براستہ گلبرگ	5
25 ۔ بی	اسلام پورہ ۔ گورومانگٹ	2
26	سمن آباد ۔ ریلوے اسٹیشن	4
28	رنگ محل ۔ ٹاؤن شپ	2
29	ریلوے اسٹیشن ۔ شرقپور	2
34	ریلوے اسٹیشن ۔ منہالہ	1
35	ریلوے اسٹیشن ۔ شریف پورہ	3
	کل تعداد	81

(ii) منصوبہ بندی کے تحت مندرجہ ذیل روٹوں پر نئی مزید بسیں چلانے کا ارادہ ہے ۔

نمبر شمار	روٹ کا نام
1	اسلام پورہ ۔ آر ۔ اے ۔ بازار
2	سانده کلاں ۔ ریلوے اسٹیشن
3	ریلوے اسٹیشن ۔ آر ۔ اے ۔ بازار
4	ریلوے اسٹیشن ۔ داروغہ والا

نمبر شمار	روٹ کا نام
5	شاہ نور سٹوڈیو ۔ ریلوے اسٹیشن
6	ریلوے اسٹیشن ۔ سی ایم ۔ اے
7	ریلوے اسٹیشن ۔ چونگی امرسدھو
8	رنگ محل ۔ کاہنا کاچھا
9	صدر بازار ۔ شاہدرہ ٹاؤن
10	اسلامیہ کالونی ۔ سٹیل مل شاپ مغلپورہ
11	شاد باغ ۔ مرغی خانہ
12	ریلوے اسٹیشن ۔ گنڈا سنگھ والا
13	ریلوے اسٹیشن ۔ واہگہ بارڈر
14	ریلوے اسٹیشن ۔ بیدیاں
15	ریلوے اسٹیشن ۔ مانگا
16	ریلوے اسٹیشن ۔ گونڈی بارڈر
17	ریلوے اسٹیشن ۔ جلو
18	ریلوے اسٹیشن ۔ گوجرانوالہ
19	ریلوے اسٹیشن ۔ مریدکے
20	ریلوے اسٹیشن ۔ کوٹھی حق نواز
21	ٹاؤن شپ ۔ میوہسپتال
22	ٹاؤن شپ ۔ بھاٹی گیٹ
23	ٹاؤن شپ ۔ رائے ونڈ
24	رنگ محل ۔ ماڈل ٹاؤن
25	ریلوے اسٹیشن ۔ ٹاؤن شپ
26	ریلوے اسٹیشن ۔ گورومانگٹ
27	ریلوے اسٹیشن ۔ ماڈل ٹاؤن براستہ گلبرگ
28	اسلام پورہ ۔ گورومانگٹ
29	سمن آباد ۔ ریلوے اسٹیشن
30	رنگ محل ۔ یونیورسٹی کیمپس
31	چونگی ملتان روڈ ۔ بھاٹی گیٹ

نمبرشمار	روٹ کا نام
32	رنگ محل ۔ ٹاؤن شپ براستہ ریگل
33	ریلوے اسٹیشن ۔ شرقپور
34	رنگ محل ۔ کوٹ کمبوہ
35	ریلوے اسٹیشن ۔ امر سدھو براستہ آر ۔ اے ۔ بازار
36	بھاٹی گیٹ ۔ ٹھوکر
37	ریلوے اسٹیشن ۔ بھینی
38	امر سدھو ۔ صدر بازار براستہ آر ۔ اے ۔ بازار
39	ریلوے اسٹیشن ۔ ننھالہ
40	ریلوے اسٹیشن ۔ شریف پورہ
41	ریلوے اسٹیشن ۔ علاقہ نواب صاحب

محکمہ نہر کے تکمیل پذیر منصوبہ جات

91 ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یکم جنوری 1973ء سے 31 دسمبر 1973ء تک محکمہ نہر نے کل کتنی رقم پلوں بندوں اور دیگر قسم کی تعمیرات یا مرمت پر خرچ کی ہے اور کیا اس عرصہ میں مکمل ہونے والے تمام منصوبہ جات مکمل ہو گئے تھے یا نہیں ۔ اگر کچھ منصوبہ جات اس دوران مکمل نہ ہو سکے ہوں تو ان کی تفصیل اور وجوہات بیان فرمائیں ۔ نیز کیا نامکمل یا بالکل رہ جانے والے منصوبہ جات کو حکومت سال رواں میں مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ محکمہ نہر نے یکم جنوری 1973ء سے 31 دسمبر 1973ء تک پلوں ۔ بندوں اور دیگر قسم کی تعمیرات یا مرمت پر 6 کروڑ 21 لاکھ روپے کی رقم صرف کی ہے ۔ تمام منصوبہ جات جن کا اس عرصہ میں مکمل ہونا مقصود تھا مکمل ہو گئے ہیں ۔ باقی ماندہ منصوبہ ہائے کی تکمیل کا انحصار مخصوص شدہ رقم پر ہے سیلاب کے نقصان کے باعث کثیر رقم ترقیاتی منصوبوں سے منتقل کرکے سیلاب سے متاثر نہروں ۔ بندوں اور ہیڈ ورکس کی مرمت کے لیے ریزرو کر دی گئی تھی جس کی وجہ سے ترقیاتی سکیموں کے کام پورے طور پر مکمل نہ ہو سکے ۔ اور ان کو مکمل کرنے کے لیے سال 75-1974ء میں روپے کی مانگ کی گئی ہے ۔ اصول یہی رکھا گیا ہے کہ ایسی سب سکیمیں جو کہ اس سال کے دوران مکمل نہ ہو سکیں ، پوری کر دی جائیں ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

چوھدری محمد نواز

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوھدری محمد نواز صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں بیمار تھا اس لیے 27/5/1974 تا 30/5/1974 حاضر نہیں ہوسکا رخصت منظور فرمائی جاوے ۔ شکر گزار ہوں گا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوھدری فرزند علی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوھدری فرزند علی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ بندہ بوجہ تکلیف پیٹ مورخہ 27/5/1974 تا 30/5/1974 حاضر اجلاس نہیں ہو سکا ۔ رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

شیخ محمد اقبال

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست شیخ محمد اقبال صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

مؤدبانہ گزارش ہے کہ بندہ کے والد بہت بیمار ہیں اس لیے مورخہ 23 ، 24 ، 27 ، 28 اور 29 مئی 1974 کے اسمبلی کے اجلاس میں حاضر نہیں ہوسکا مہربانی فرما کر ان 5 یوم کی رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر عبدالحفیظ کاردار

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر عبدالحفیظ کاردار ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

As I have to attend to personal business in Rawalpindi on the 4th and 5th June, 1974, I shall be grateful if you would kindly grant me leave for two days.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر ۔ اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں ۔ مرزا فضل حق کی تحریک التوائے کار نمبر 3 پیش ہوگی ۔

لاہور ۔ شرقپور روڈ پر واقع تمام دیہات کی بجلی سے محرومی

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ "امروز" مورخہ 26 اپریل 1974ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق لاہور ۔ شرقپور روڈ پر واقع تمام دیہات گزشتہ کئی ہفتوں سے بجلی سے محروم ہیں ۔ نتیجتاً درجنوں ٹیوب ویل بند پڑے ہیں اور ہزاروں ایکڑ اراضی پر کھڑی فصلیں خشک ہو گئی ہیں ۔ اس خبر سے زمینداروں میں غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ و آبپاشی ۔ جہاں تک اس خبر کا تعلق ہے اس کے متعلق میری گزارش یہ ہے کہ ویسے تو یہ معاملہ واپڈا سے متعلق ہے اور واپڈا مرکز کا محکمہ ہے اور اس کے متعلق اس ایوان میں کسی سوال کا جواب نہیں دیا جا سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال کا جواب نہیں بلکہ یہ تحریک التوائے کار ہے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ و آبپاشی ۔ جناب والا ۔ یہ اطلاع میں نے فاضل ممبر کو اس لیے دی ہے تا کہ انہیں علم ہو سکے کہ بجلی کی سپلائی ہمارے بس میں نہیں یہ واپڈا کے اختیار میں ہے اور یہ وضاحت تو میں نے اس لیے کی ہے تا کہ اس پس منظر کی روشنی میں جواب زیادہ واضح ہو سکے ۔ جناب والا ۔ جہاں تک ٹیوب ویل خراب ہونے کا تعلق ہے میں گزارش کرتا ہوں کہ اس سال پنجاب کے دریاؤں میں پانی کی اتنی کمی ہوئی ہے کہ پچھلے 50 سال میں اتنی کمی نہیں ہوئی تھی اور یہ کمی پچھلے ڈیڑھ مہینے سے ہوئی ہے ۔ پتہ نہیں قدرت نے چونکہ سیلابوں کی صورت میں زیادہ پانی بھیج دیا تھا اس لیے یہ کمی واقع ہوئی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میری تحریک التوائے کار نمبر 248 بھی اگر اس کے ساتھ ہی لے لیں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا ۔

حافظ علی اسد اللہ ۔ جناب والا ۔ ابھی وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ دریاؤں میں پچھلے 50 سالوں میں پانی کی اتنی کمی نہیں ہوئی جتنی اب ہوئی ہے ۔ واپڈا پر اتنا روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے ۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ فاضل وزیر آبپاشی کا ستارہ گردش میں آ گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر تو اس کا تعلق میاں محمد افضل صاحب کی ذات سے ہے پھر تو اور بات ہے لیکن اگر اس کا تعلق وزیر آبپاشی سے ہے تو وہ اور تمام کیبنٹ کام کر رہی ہے ۔ پھر یہ بات ان سے تعلق نہیں رکھتی ۔ اب میں چوہدری امان اللہ لک کی تحریک التوائے کار نمبر 248 کو بھی ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

صوبہ میں نہری پانی کی بہم رسانی میں شدید کمی

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ "امروز" کی اشاعت مورخہ 30-5-1974 کی خبر اور انجمن کاشتکاران پنجاب کے اعلان کے مطابق نہری پانی کی پورے صوبے میں شدید قلت پیدا ہو گئی ہے اور کاشتکاران پنجاب کو نہری پانی کی سپلائی میں نصف کے قریب کمی کر

دی گئی ہے اور پورے صوبہ پنجاب میں محکمہ نہر کے افسران نے موگے چھوٹے کر دئے ہیں جس سے کروڑوں روپے کی مالیت کی فصلیں تباہ ہو چکی ہیں اور کاشتکاران پنجاب میں شدید اضطراب پیدا ہو چکا ہے ۔ اس کمی کا انکشاف اور اعتراف وزیر آبپاشی جناب میاں محمد افضل وٹو نے بھی اپنی 29-5-1974 کی پریس کانفرنس میں کیا ہے ۔ ٹیوب ویلوں کو بجلی پہلے ہی نہیں مل رہی ۔ اس صورت حال کے پیش نظر پورے صوبہ پنجاب میں حالات انتہائی خطرناک ہو چکے ہیں اور لاکھوں عوام میں خوف و ہراس پیدا ہو چکا ہے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ و آبپاشی ۔ جناب والا ۔ جیسے کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں بدقسمتی سے اس سال دریاؤں میں پانی کی یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ ماہ مئی 1974ء میں دریائے سندھ میں 50 فیصد ۔ دریائے جہلم میں 46 فیصد اور دریائے چناب میں 55 فیصد پانی کی کمی ہوئی ہے ۔ پچھلے 50 سالوں میں پانی کی اوسط سپلائی دریائے سندھ میں 46 فیصد جہلم میں 39 فیصد اور چناب میں 38 فیصد رہی ۔ تو یہ ایک قدرتی امر ہے جس پر کسی کا کنٹرول نہیں چاہے وہ افضل وٹو ہو ۔ چاہے وہ حافظ علی اسد اللہ ہو یا کوئی اور فاضل ممبر وزیر آبپاشی ہو ۔ تو اس لیے میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ ایک قدرتی امر ہے ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم کیا کر رہے ہیں ۔ حکومت پنجاب نے اس کمی کو دور کرنے کے لیے ممکن حد تک پانی کی بہتر تقسیم کا طریقہ کار اختیار کیا ہے اور ہم تمام تر صوبہ پنجاب سے main distributories کی رپورٹیں منگواتے ہیں ۔ مجھے صبح سات بجے ہر روز یہ رپورٹیں موصول ہوتی ہیں اور اس طرح سے میرے سیکرٹری زراعت کو بھی روزانہ موصول ہوتی ہیں اور جو دو سو کیوسک پانی کے نیچے کی رپورٹیں ہیں ان کے متعلق روزانہ چیف انجینئر اس کے ڈسچارج کی رپورٹیں اپنے دفتر میں منگواتے ہیں ۔ اس کے بعد میں تمام فاضل ممبران کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں اور یہ میں پریس میں بھی جنرل پبلک کی اطلاع کے لیے کہہ چکا ہوں کہ اگر اس طرح کی کوئی بھی ناجائز تقسیم یا غلطی کا پتہ چلے تو ہمیں تحریری طور پر بتائیں ہم انشا اللہ اس پر فوری کارروائی کریں گے ۔ اب رہا یہ سوال کہ موگے چھوٹے کر دیے گئے ہیں تو حقیقت میں بات یہ ہے کہ پنجاب میں پچھلے 25—30 سال میں جب سے پاکستان بنا ہے نہروں میں پانی کی اتنی کمی نہیں ہوئی کیونکہ ایک نہر جو پچھلے 5—10 سال سے متواتر چلتی رہی ہے اب اس کی تہہ میں سلٹ کی اتنی اونچی تہہ بن گئی ہے کہ اونچے

ہونے کی وجہ سے ٹیلوں کو پانی نہیں ملتا اور ہیڈ کے موگھے زیادہ پانی لیتے ہیں جس کے نتیجے میں ایک ہیڈ نہر ہے مثلاً دو سو کیوسک کی ، اگر سلٹ اپ ہوگئی ہو تو محکمہ نہر ٹیل کو پانی دینے کے لیے اس میں اڑھائی سو کیوسک پانی چلائے گا تو ٹیل والوں کو پانی ملے گا ۔ اس طرح سے ایک تو ٹیل والوں کو پانی کی قلت کی شکایت ہے اور دوسرے پچاس کیوسک پانی محکمہ نہر کا ضائع ہو جاتا ہے ۔ یہ ایک کمی ہے کہ پانی ری ۔ ماڈلنگ نہ ہونے کی وجہ سے ضائع ہو رہا ہے ۔ جب کہ صوبے میں اس طرح سے پانی کی قلت ہے تو لازمی ہے کہ فوری طور پر نہروں کی ری ۔ ماڈلنگ کریں تاکہ جو excessive پانی ہم چھوڑتے ہیں اسکو بچا کے کسی اور ضرورت کی جگہ استعمال کریں اور اس کے علاوہ ٹیل والوں کو تکلیف نہ ہو ۔ اسی طرح سارے پنجاب میں ہے ۔ ضلع لائل پور میں khekha distributory ہے ۔ اس سال ہم نے تجرباً وہاں ری ماڈلنگ کی ہے ۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ سائز میں کوئی گڑبڑ لوگوں کی غلطیوں کی وجہ سے ہوئی ہے ۔ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے زمیندار کس طرح سے محکمہ نہر کے ساتھ تعاون کرتے ہیں ۔ اس طرح سے کوئی خامی یا غلطی ہو تو ہم ذمہ دار نہیں ہیں ۔ اس کے باوجود ، متعلقہ ڈسٹری بیوٹری کے ایم۔پی۔اے صاحبان اگر ہاؤس میں ہیں تو وہ گواہ ہیں کہ ان کو میں نے وہاں ممبر بنایا ہے ۔ xen ، تین ایم۔پی۔اے صاحبان اور متعلقہ اوورسیئرز صاحبان کی اس مہینے کی آٹھ تاریخ کو ان کے ریسٹ ہاوس میں میٹنگ ہوگی ۔ ان کی موجودگی میں تمام outlets کو دوبارہ چیک کیا جائے گا اور جتنا نہر کے حصہ کا پانی ہوگا ، اس سے بھی دس فیصد پانی زیادہ کیا جائے گا ۔ میں سارے دوستوں سے یہ اپیل کروں گا کہ اس نیک سکیم اور نیک مہم کو پنجاب کے فائدے کے لیے عملی طور پر نافذ کرنے میں پوری مدد کریں ۔ ٹیکنکلی یا یددیانتی یا کسی ہیرا پھیری سے ناجائز موگھے کو چھوٹا بڑا کرنے کی بات ہم فوری طور پر دور کریں گے لیکن خدا را ، اگر ری ماڈلنگ کی سکیم کو روکا گیا یا نہ کی گئی تو اس میں یہ ہوتا ہے کہ head reach کی outlets کے مالکان کو تو فائدہ ہوتا ہے ۔ ان کو پانی بھی دگنا ملتا ہے ۔ اس لیے جونہی ہم چھوٹا کریں گے ، ری ماڈلنگ کریں گے تو وہ شور کریں گے ۔ اگر ایم۔پی۔اے صاحبان کو غلط تاثر دیا گیا اور اس طرح کا ایجی ٹیشن کیا گیا تو ہمارے عوامی نمائندگان کا فرض ہے کہ وہ ان کو ٹیکنکلی اس کے فوائد اور نقائص کی وضاحت کریں ۔

اگر کہیں ایسا ہوا کہ ضرورت سے اور حق سے پانی کم مل رہا ہے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم فوری طور پر ہر outlet پر موگھے اور نہر کے لیے اگر کہیں گے تو کمیٹی بنا دیں گے اور انشا اللہ اس کی حق رسی کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔

جہاں تک بجلی کا تعلق ہے ، میں جیساکہ عرض کر رہا تھا ۔ نہروں میں ، دریاؤں میں پانی کم آیا تو قدرتی طور پر منگلا ڈیم میں پانی کی سٹوریج کیپسٹی بھی متاثر ہوتی ہے ۔ اس وقت اب منگلا کی پوزیشن یہ ہے کہ اس میں پانی کا سٹور تقریباً ختم ہو چکا ہے اور پانی کا جتنا سٹور کم ہوگا اتنی بجلی کی پیداوار کم ہو گی ۔ اس کے علاوہ اس کے ایک ٹربائن جنریٹر میں کوئی نقص ہے اس کو بند کر کے اس کی مرمت کر رہے ہیں ۔ اس سے بھی قدرتی طور پر پیداوار میں کمی ہوئی ہے ۔ اس کے علاوہ پچھلے دنوں آپ نے پڑھا ہوگا ، ساہیوال کا جنریٹر جل گیا تھا ۔ اس کی وجہ سے گرڈ سٹیشن بھی جلا ۔ اس کی وجہ سے بھی ہمیں روٹیشن کرنی پڑی ۔ ادھر سے گھٹا کر ادھر سے ، باری باری دینا پڑا ۔ ان مجبوریوں کی بنا پر بجلی کی پیداوار بھی قدرتی طور پر کم ہوئی اور مزید برآں بجلی کے محکمے کی جو other short comings ہیں جو آپ لوگ اچھی طرح سے جانتے ہیں ، putting together یہ مسئلہ پیش آیا ۔ لیکن ہم یہاں کے سیکرٹری پاور اور قریشی صاحب جو اس کی ڈسٹری بیوشن کو واپڈا طرف سے deal کرتے ہیں ، ان کے ساتھ frequently contact کر رہے ہیں ۔ اب بھی میں نے پرسوں کے لیے ان کے ساتھ ایک میٹنگ رکھی ہے ۔ میں معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم سے جو کچھ بھی ہو سکے گا وہ ہم کریں گے اور واپڈا چونکہ ہمارے ماتحت نہیں ہے ، لہذا good offices استعمال کر کے آپ کی اس تکلیف کو حتی المقدور دور کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔

میں فاضل ممبران کی اطلاع کے لیے مزید عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بھی کسی نیک ممبر کی دعا کا نتیجہ ہوگا کہ دریائے سندھ میں اب 40 ہزار کیوسک سے بڑھ کر ایک لاکھ تین ہزار کیوسک پانی ہو گیا ہے جس سے سندھ میں پانی کی پوزیشن بہتر ہو گئی ہے ۔ اس سے ہم تھل اور ڈیرہ غازی خان کے علاقے کو پانی کی سپلائی کل سے دگنی کر چکے ہیں اور انشا اللہ جوں جوں چناب اور جہلم میں پانی کی سپلائی پیچھے سے بڑھتی جائے گی اسی تناسب سے اس کو بڑھاتے چلے جائیں گے ۔

حافظ علی اسد اللہ ۔ جناب سپیکر، میاں محمد افضل وٹو صاحب ہماری ڈویژن کے آنریبل منسٹر ہیں ، میں نے جو بات کی تھی میرا خیال ہے کہ انھوں نے کچھ پرسنل ہٹ سمجھا ۔

جناب والا ۔ میرا یہ مطلب نہ تھا ۔ میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ وہ ٹرانسپورٹ کے منسٹر ہوئے تو اس میں بھی گھاٹا ہے ، بجلی کے ہوئے تو وہ بھی کم ہوگئی ، پانی کے ہوئے تو وہ بھی کم ہو گیا ، آبپاشی کے ہوئے تو دریاؤں میں پانی کم ہو گیا ۔ تو پنجاب کے عوام کا تو اب خدا ہی حافظ ہے ۔ میں نے یہ بات کی تھی ، ان پر کوئی چوٹ نہیں کی تھی ۔

وزیر آبپاشی ۔ میں wel come کرتا ہوں کہ آپ جیسے نیک آدمی کو منسٹر بنا دیا جائے تاکہ پنجاب کی یہ تکلیفیں خدا کرے ختم ہو جائیں ۔

حافظ علی اسداللہ ۔ جناب والا ۔ میں اس ایوان کو یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ میں بطور ایم۔پی۔اے عوام کی خدمت کرنا چاہتا ہوں ۔ جب تک پیپلز پارٹی کی حکومت کا یہ دور ہے میں کبھی بھی منسٹر بننے کی خواہش نہیں کروں گا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : The Minister for Irrigation during his speech mentioned that there is silting in the canals and re-modelling is necessary. Mr. Speaker, to suggest that after a canal has been silted up, an additional quantity of 200 or 300 cusecs can be put into it is totally wrong. It cannot be done. Re-modelling was done in all the perennial and non-perennial areas. In the non-perennial canals de-silting is possible during the closure but in the perennial canals, the Irrigation Department considers it cumbersome to desilt them. There is no remedy by re-modelling because you don't leave additional water supply in the same canal. It needs to be re-designed totally to take the full supply. I think, when the Minister holds his meetings, he would take into consideration the fact that de-silting is the essential aspect of re-modelling. Re-modelling in itself is not a remedy.

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں ایک ضروری وضاحت چاہوں گا ۔ مجھے اطلاعات ملی ہیں کہ ڈیڑھ دو ہزار کے لک بھگ ٹیوب ویل ایسے ہیں جن کو ہم سبسڈائز کر سکتے تھے ۔ پانی کی جو کمی ہوئی تھی ، زمینداروں کے لیے اس قدرتی امر کی correction کرنے کے لیے تیار تھے ۔ لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ تمام سامان میٹر ، تاریں اور کھمبے پنجاب میں موجود نہیں ہیں وہ کسی اور جگہ پر ہیں۔ اس لیے میں وزیر موصوف سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان سے ایک میٹنگ کریں ۔ یہ ایک خوفناک حد تک سازش ہے ۔ میں اپنے وسائل تمام کے تمام استعمال کر چکا ہوں اور یہ ہمیں ہر طرف سے کمی دی جا رہی ہے یہ ہماری موت تک جاری رہے گی ۔ واپڈا کے چیئرمین صاحب اور سنٹرل منسٹر سے کہیں کہ وہ اس امر پر غور فرمائیں کہ یہ سامان یہاں سے کیوں غائب کر دیا گیا ہے ۔ آج ہماری منجی کا کا موسم ہے ، ہماری فصل کا موسم آ رہا ہے ۔ انھوں نے بے بسی کا عالم پیدا کر دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سامان سے مراد پانی تو نہیں جس سے بجلی پیدا ہوتی ہے ؟

چوھدری امان اللہ لک ۔ پورے پنجاب میں بجلی کی کمی ہو گئی ہے اور ٹیوب ویلوں کو کنکشن نہیں مل رہے ۔ چونکہ پورے پنجاب میں پانی کی کمی ہو گئی ہے۔ واقعی یہ سنسنی خیز بات ہے جو انہوں نے خود تسلیم کی ہے اب یہ سبسڈائز کر رہے تھے کہ نئے کنکشن دے دیے جائیں ۔ تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کھمبے نہیں ، میٹر نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے ان کی بات توجہ سے نہیں سنی ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ چونکہ دریاؤں میں پانی کی کمی ہو گئی ہے ۔ اس لیے بجلی کی پیداوار بھی کم ہو گئی ہے اور مجبوراً ٹیوب ویل بند ہو رہے ہیں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ وہ تو سپلائی کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ سپلائی روٹیشن سے کر رہے ہیں ۔ کنکشن کے لیے میٹیریل سندھ میں جا رہا ہے، پنجاب میں نہیں ہے ۔ میں یہ بات کرنا نہیں چاہتا تھا ۔

وزیر آبپاشی ۔ فاضل ممبر کا سوال پانی یا بجلی کے کنکشن سے نہیں ، بلکہ وہ ایک نیا سوال اٹھا رہے ہیں کہ واپڈا نے تاریں ، ٹرانسفارمر اور کھمبے

وغیرہ پنجاب کی بجائے کسی اور جگہ بھیج دیے ہیں - ہمارے علم میں ایسا معاملہ نہیں ہے کیونکہ واپڈا سینٹر کے ساتھ ہے - یہ کسی نیشنل اسمبلی کے ممبر سے گزارش کریں وہاں آج کل اجلاس ہو رہا ہے ، وہاں سوال کریں - لیکن میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اپنے طور پر ہم جو کچھ کر سکتے ہیں اس کی اس میٹنگ میں آپ کے خیالات کی روشنی میں ہم پوری کوشش کریں گے -

چوھدری امان اللہ لک - شکریہ -

مسٹر سپیکر - یہ شکریے سے کیا مراد ہے ؟

چوھدری امان اللہ لک - وہ جناب بے بسی کا عالم بتا رہے ہیں -

Mr. Speaker : The adjournment motion is not pressed ?

چوھدری امان اللہ لک - ٹھیک ہے -

مسٹر سپیکر - مرزا صاحب آپ کی بھی یہی پوزیشن ہے -

مرزا فضل حق - نہیں جناب والا - جناب وزیر موصوف نے دریاؤں میں پانی کی کمی سے بجلی کی کمی جو وارد ہوئی ہے اس پر عمومی بحث کی ہے لیکن میں نے تو جناب والا - ایک واضح تحریک التوائے کار پیش کی تھی کہ لاہور اور شرق پور روڈ پر واقع تمام دیہات میں بجلی کی کمی کی وجہ سے ٹیوب ویل بند ہیں اور بالکل بیکار پڑے ہوئے ہیں -

مسٹر سپیکر - وہ کہہ رہے ہیں بجلی کی سپلائی پر ہمارا اختیار نہیں ہے -

مرزا فضل حق - جناب والا - پہلے کئی دفعہ آپ ایڈمٹ فرما چکے ہیں اور اس ایوان میں اس پر سیر حاصل بحث ہو چکی ہے -

مسٹر سپیکر - مجھے اس کا نمبر بتا دیں جسے میں نے admit کیا ہو تو میں اس کی روشنی میں فیصلہ کروں گا -

مرزا فضل حق - آپ نے پڑھی ہے یہاں پر اور جناب وزیر متعلقہ نے جو بھی اس وقت تھے جواب دیا ہے -

مسٹر سپیکر - پڑھ تو میں نے یہ بھی دی ہے -

مرزا فضل حق - تو کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اس کا جواب نہ آئے ؟

مسٹر سپیکر - انہوں نے کہہ دیا ہے کہ بجلی کی کمی ہے ہم بے بس ہیں کیونکہ اس سے مرکز کا تعلق ہے ہم ان کی کارگزاری پر کوئی تفصیلاً بحث نہیں کر سکتے -

مرزا فضل حق - جناب والا - میں نے تحریک التواء میں لکھا تھا کہ

لاہور شرق پور روڈ پر جو واقع دیہات ہیں ان کو بجلی مہیا نہیں کی جا رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں بھی لاہور شرق پور روڈ کی ہی بات کر رہا ہوں ۔

مرزا فضل حق ۔ انہوں نے تو پورے پنجاب کی بات کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے پورے پنجاب کی بات بھی کی ہے اس کی بھی کی ہے ۔

مرزا فضل حق ۔ اس کی ذرا وضاحت کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو اس طرح سے ہے کہ جس طرح سے کوئی یہ کہے کہ فلاں جگہ کس چیز کی کمی ہے وہ کہیں کہ جی سارے صوبے میں اس چیز کی کمی ہے تو واضح ہے کہ اس شہر میں بھی کمی ہو گی ۔

وزیر آبپاشی ۔ میں فاضل ممبر کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ میرے پاس تشریف لائیں میں ممبر واپڈا سے جو اس سے متعلق ہیں ان کی میٹنگ کرا دوں گا اور ہم کوشش کریں گے کہ اس مخصوص مسئلے کو حل کیا جائے ۔

مرزا فضل حق ۔ یہ خاص مسئلہ جو ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جی ہاں ۔

مرزا فضل حق ۔ اس سے پہلے کا تجربہ تو یہ ہے کہ میں کسی اور کام کے لیے تین چار مرتبہ حاضر ہوا ہوں مگر جناب نے توجہ ہی نہیں فرمائی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایک تجربہ اور سہی ۔ کیا آپ اسے پریس کر رہے ہیں ؟

مرزا فضل حق ۔ جی نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 258 اور 261 لی جا رہی ہیں ۔

ربوہ حادثہ کے بارے میں خبر یا تبصرہ شائع کرنے پر تمام اخبارات اور رسائل پر ایک ماہ کے لیے پابندی

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ نوائے وقت 2 جون 1974ء کی اطلاع کے مطابق حکومت پنجاب نے تمام اخبارات اور رسائل پر ایک ماہ کے لیے پابندی لگا دی ہے کہ وہ "ربوہ" حادثہ کے بارے میں کوئی خبر یا تبصرہ شائع نہیں کر سکتے ۔ حکومت پنجاب کا یہ حکم سراسر زیادتی ہے اور اس پابندی سے عامۃالناس میں طرح طرح کی افواہیں پھیلیں

گی ، سرگوشیاں ہوں گی ، فضا مسموم ہو گی اور اس مسموم فضا سے پاکستان دشمن عناصر کو انتشار و افراتفری پھیلانے کا موقعہ ملے گا اور عوام انڈیا ریڈیو یا بی بی سی سننے پر مجبور ہوں گے ۔ انڈیا ریڈیو نے اپنے خبر نامہ میں صوبہ پنجاب میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد 9 بتائی ہے اور شدید زخمی ہونے والوں کی تعداد 61 بتائی ہے جب کہ پاکستانی ریڈیو اور اخبارات اس بارے میں خاموش ہیں انڈیا ریڈیو اور بی بی سی سننے کا شوق بڑھتا جا رہا ہے ۔ اس صورت حال سے مسلمانان پنجاب میں شدید اضطراب بے چینی غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

ربوہ حادثہ کے بارے میں خبر یا تبصرہ شائع کرنے پر تمام اخبارات اور رسائل پر ایک ماہ کے لیے پابندی

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے یکم جون 1974ء کو واقعہ ربوہ سے پیدا ہونے والی صورت حال سے متعلق ہر قسم کے تبصروں اور خبروں کی اشاعت پر پابندی عاید کر دی ہے ۔ تحفظ امن عامہ آرڈیننس کے تحت جاری کردہ یہ حکم ایک ماہ تک نافذ رہے گا ۔

خبروں اور تبصروں کی اشاعت پر یہ پابندی نہ صرف صحافتی آزادی پر قدغن کی حیثیت رکھتی ہے بلکہ اس کے نتیجے میں صوبے بھر میں افواہوں کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا ہے اور عوام امن عامہ اور نظم و نسق سے متعلق اصل صورت حال جاننے کے لیے حق سے محروم ہوگئے ہیں ۔ جس سے عوامی و صحافتی حلقوں میں شدید اضطراب پیدا ہو گیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میری تحریک التواء بھی ہے جس کا نمبر 266 ہے وہ بھی پڑھ دیں ۔

ربوہ حادثہ کے بارے میں خبر یا تبصرہ شائع کرنے پر تمام اخبارات اور رسائل پر ایک ماہ کے لیے پابندی

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ

حکومت پنجاب نے واقعہ ربوہ سے پیدا ہونے والی صورت حال سے متعلق خبروں کی اشاعت پر پابندی لگا دی ہے اور پابندی کا یہ حکم ایک ماہ تک نافذ رہے گا حکومت کے اس اقدام سے عوام غیر ملکی ایجنسیوں کی نشر کردہ خبروں کو انحصار کرنے لگ گئے ہیں جس سے ہمارے بعض دشمن ممالک کو اس صورت حال کو غلط انداز میں پیش کرنے اور ہماری رائے عامہ کو گمراہ کرنے کا موقعہ میسر آ گیا ہے جو کسی بھی صورت میں ہمارے لیے مفید نہیں ہے ۔ اس ضمن میں اخبارات میں بھی اداریوں کے ذریعے حکومت کو متوجہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔مگر تا حال یہ حکم نافذ ہے جس سے عوام میں اضطراب بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ تحریک التواء نمبر 269 میری بھی اسی سلسلہ میں ہے اسے بھی پڑھ دیں ۔

ربوہ حادثہ کے بارے میں خبر یا تبصرہ شائع کرنے پر تمام اخبارات اور رسائل پر ایک ماہ کے لیے پابندی

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے یکم جون 1974ء سے ربوہ کے حادثہ سے ہونے والی صورت حال پر ہر قسم کی خبروں اور تبصروں کی اشاعت سے پابندی کر دی ہے یہ حکم ایک ماہ تک جاری رہے گا ۔ اس پابندی سے صحافت کی آزادی پر زد پڑتی ہے ۔ اس خبر سے صحافی برادری میں غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا حقائق یہ ہیں کہ اس واقعہ کے بعد اس ایوان میں بھی سیر حاصل بحث ہوئی اور اخبارات میں بھی اس کی رپورٹنگ ہوئی ۔ 31 مئی کو جناب چیف منسٹر نے اخبارات کے ایڈیٹرز کو بلایا اور ان سے یہ اپیل کی کہ اس واقعہ کی رپورٹنگ اس قسم کی ہونی چاہیے کہ جس سے مزید ملک میں امن عامہ کو خطرہ اور بے چینی نہیں ہونی چاہیے اور مختلف مذاہب یا فرقوں میں کوئی منافرت نہیں پھیلنی چاہیے ۔ لیکن یکم جون کے اخبارات میں اس کا کوئی خاص اثر نظر نہیں آیا اس لئے حکومت نے یہ پابندی لگائی لیکن اس تحریک التواء میں جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں کہ ہر قسم کی خبروں پر پابندی ہے

تو یہ بالکل غلط ہے بلکہ یکم جون کو جو نیشنل اسمبلی میں تقریریں ہوئی ہیں اس کی رپورٹنگ بھی دو جون کے اخبارات میں ہوئی ہے اور دوسرے حضرات کے بھی دوسرے شہروں میں اخبارات تھے تو وہ اپنے ڈویژنل انفارمیشن آفیسر سے اور لائلپور میں ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر سے کیونکہ لائلپور سے بھی روزنامے نکلتے ہیں اور وہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر نہیں ہے تو وہ ان کو دکھا کر یہ اطمینان کر لینے کے بعد کہ اس خبر سے کوئی فرقہ وارانہ یا مذاہب کے درمیان نفرت نہ پھیلے اور امن عامہ کو کوئی خطرہ نہ ہو تو وہ خبر چھاپی جا سکتی ہے تو اس لئے یہ کہنا کہ ہر قسم کی خبروں پر پابندی ہے یہ غلط ہے میں اس آرڈیننس کا تھوڑا سا وہ حصہ پڑھ کر سناتا ہوں جو خبروں کے متعلق ہے۔

..... which is likely to promote religious or sectarian contorversy and tends to affect amity and harmony amongst various sects or religions.

تو جناب والا یہ پابندی صوبہ سندھ نے ہم سے پہلے لگائی ہے اور یہ پابندی صرف اس لیے لگائی گئی ہے کہ ٹھیک خبر تو فراہم کی جائے اور گورنمنٹ کی طرف سے پریس نوٹ آرہے ہیں ریڈیو اور ٹیلیویژن بھی خبریں دے رہا ہے نیشنل اسمبلی میں جو بھی بحث ہوئی وہ بھی اخبارات میں رپورٹ ہوئی لیکن یہ ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ جو پریس نوٹ ہماری اپنی حکومت کے جاری کردہ ہیں اور ہمارے قومی نشر و شاعت کے ادارے جو شائع کر رہے ہیں ان پر پاکستانی عوام اتنا بھروسہ نہیں کرتے جتنا کہ کسی غیر ملکی اطلاع پر کرتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ٹھیک نہیں۔ یہ تو پاکستانی عوام کی حب الوطنی پر شک و شبہ ڈالنے والی بات ہے۔ ایسا ہر گز نہیں ہوتا لوگ آج کل سبھی قسم کی خبریں سنتے ہیں لیکن ان میں حب الوطنی کا جذبہ موجود ہوتا ہے اور انہیں معلوم ہے کہ کس ملک کی ہمیشہ سے کیا عادت رہی ہے۔ جب بھی کوئی واقعہ ہوتا ہے تو کون سے بیرونی ممالک کس طرح سے خبر کو پیش کرتے ہیں۔ تو جناب والا میں پھر اس بات کو دہراتا ہوں کہ ایک تو پابندی ہرگز قطعی نہیں ہے بلکہ جزوی ہے کہ ڈویژنل انفارمیشن آفیسر کو اور لائلپور میں ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر کو خبر دکھا کر اس کے بعد نشر کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت کے اپنے گزٹ ہیں وہ شائع ہو رہے ہیں اور ریڈیو اور ٹیلیویژن پر خبریں آ رہی ہیں۔ تو اس لئے پابندی قطعی نہیں ہے۔ اس واقعہ کے متعلق خبریں دی جا رہی ہیں اور ٹھیک خبریں دی جا رہی ہیں اور

خصوصاً ایسے رنگ میں کہ مزید منافرت اور بدامنی ملک میں نہ پھیلے - تو اس لئے عوام کو اطلاع دی جا رہی ہے اور کافی اطلاعات دی جا رہی ہیں - کوئی وجہ نہیں ہے کہ ان میں اطلاعات کی کمی کی وجہ سے بے چینی اور اضطراب ہو -

Mr. Speaker : I hold the motion in order.

جو ارکان اس کی اجازت دیئے جانے کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں -

سید تابش الوری : جناب سپیکر ہم اس سلسلے میں وضاحت کرنا چاہتے ہیں اس سے پہلے کہ آپ اس پر کوئی فیصلہ صادر فرمائیں ہمیں وضاحت کرنے کا موقع دیا جائے -

میاں خورشید انور : جناب والا - میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف نے بڑے بھولے پن میں یہ فرما دیا ہے کہ کوئی پابندی نہیں ہے اور ساتھ ہی یہ فرمایا ہے کہ وہ خبریں دکھا کر شائع کر سکتے ہیں -

Mr. Speaker : Therefore, I have held this in order.

جو اجازت دیئے جانے کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں-

میاں خورشید انور : جناب والا- بالکل درست کیا آپ نے کہ اسے ایلمٹ فرمایا لیکن ان کی سٹیٹمنٹ کے بعد اور پھر ہمارے بیان سننے کے بعد آپ فیصلہ کریں تو زیادہ بہتر ہوگا - ہو سکتا ہے کہ لوگوں کو کچھ اصل حقائق کا پتہ چلے - جناب والا گزارش یہ ہے کہ اس سلسلے میں آپ لوگوں کے رویہ کی وجہ سے یہاں یہ ہوا ہے کہ ابھی تک سرزائیوں نے اس واقعہ کی معافی نہیں مانگی اور ان کو اتنی جرأت ہوئی کہ وہ اس ملک کی عظیم اکثریت کو چیلنج کر سکیں -

مسٹر سپیکر - ابھی پرسوں تو آپ مجھ سے اس لیے ناراض تھے کہ میں اس کو ایلمٹ نہیں کر رہا ہوں - آج آپ اس پر ضد کر رہے ہیں یعنی مجھے یہ بتا دیجئیے کہ مجھے کب آپ کو یہ کہنا چاہیے کہ جو تحریک التوائے کار کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں یہ آپ مجھے مشورہ دے دیں تو شاید میرے لیے کوئی آسانی ہو جائے -

میاں خورشید انور : آپ فیصلہ کرنے سے پہلے ہمارا موقف سن لیں -

مسٹر سپیکر - آپ نے اپنا موقف تحریک التواء میں بیان کیا ہے - فاضل وزیر نے اس سلسلے میں سٹیٹمنٹ دی ہے- میں اس سے مطمئن نہیں ہوں اسی لیے تو میں نے اسے ایلمٹ کیا ہے -

سید تابش الوری : لیکن جناب والا آپ نے اب ہماری طرف سے وضاحتیں طلب کرنی ہیں اس کے بعد آپ کو فیصلہ کرنا ہو گا ۔

مسٹر سپیکر : میں اس پر عام بحث کی اجازت نہیں دے سکتا یا تو آپ کی کوئی الڈر سٹینڈنگ ان سے ہے کہ آپ وضاحت طلب کریں گے۔ وہ وضاحت دے دیں گے اور آپ اپنی تحریک واپس لے لیں گے یا پریس نہیں کریں گے ۔

سید تابش الوری : جناب والا۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ہم آپ کے ذریعے اس سلسلے میں اس ہاؤس کو با خبر کرنا چاہتے ہیں ۔ صورت حال یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ خبریں مل رہی ہیں۔ لیکن میں آپ کو واضح مثال دے کر کہتا ہوں کہ خبریں نہیں مل رہیں رحیم یار خان میں کرفیو لگا ۔ گوجرانوالا میں کرفیو لگا ۔

مسٹر سپیکر : سید صاحب میں اس طرح تقریر کی اجازت نہیں دے سکتا ۔

سید تابش الوری : جناب والا ۔ چاروں طرف آگ بھڑک رہی ہے کرفیو لگائے جا رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ اس تحریک التوائے کار میں یہ بھی لکھ دیتے اب جو اجازت دیئے جانے کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔

میاں خورشید انور ۔ آپ کے اسی رویہ کی وجہ سے آج تک کسی سرزائی نے اس حادثے کو condemn نہیں کیا ۔ کسی نے معافی نہیں مانگی ۔

سید تابش الوری ۔ اخبارات پر سینسر عائد کر دیا گیا ہے کوئی اخبار نویس کوئی خبر نہیں چھاپ سکتا ۔

Mr. Speaker : I have been convinced by your adjournment motion that you have a genuine grievance. I have held it in order and asked for a count.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ موجودہ حکومت صحافیوں کو ان کی آزادی دینے میں ناکام رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو تحریک التوائے کار کی اجازت دیئے جانے کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔ گنتی کی گئی۔ کھڑے ہونے والے ارکان کی تعداد مطلوبہ تعداد سے کم ہے اس لئے اسمبلی کی طرف سے اجازت نہیں دی جا سکتی ۔

چوہدری جمیل حسن خان منج ۔ جناب والا ۔ ابھی ایک فاضل ممبر نے کہا ہے کہ گوجرانوالہ میں کرفیو لگایا گیا ہے میں گوجرانوالہ سے آیا ہوں گوجرانوالہ میں تین چار روز رہا ہوں وہاں کوئی کرفیو نہیں لگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں بھی کل گوجرانوالہ سے ہو کر آیا ہوں ۔

میاں خورشید انور ۔ گوجرانوالہ میں کتنے آدمی گولیوں سے مرے ہیں یہ بھی بتا دیں آیا یہ درست ہے کہ سات آدمی گوجرانوالہ میں مر چکے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التواء کا آدھا گھنٹہ گزر چکا ہے چنانچہ اب لیجسلیشن کا کام شروع کیا جاتا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا یہ درست ہے کہ آپوزیشن میں بیٹھنے والے اراکین اقلیت میں ہیں مسئلہ کسی پارٹی کا نہیں ہے مسئلہ کفر و اسلام کا ہے مسئلہ اس ملک کی بقاء اور اسلام کا ہے۔ مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ڈاکٹر عبدالخالق جیسے شریف انسان نے ایک ایسی سٹیٹمنٹ یہاں دی ہے جس کو کسی لحاظ سے بھی با معنی تصور نہیں کیا جا سکتا سوائے اس کے کہ میں کہوں کہ وہ معنویت سے اور معقولیت سے مبرا تھی۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ یہ وزارت یہ سمجھتی ہے کہ وہ مسئلہ ختم نبوت کو ختم کر دے گی لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ مسئلہ ختم نبوت اس وزارت کو ختم کر دے گا۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب یہ شارٹ سٹیٹمنٹ آپ ان حدود کے اندر ہی کریں جن کو آپ بھی اچھی طرح جانتے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں جانتا ہوں اور انہیں حدود کے اندر ہوں یہ مسئلہ نہایت سنگین اور پیچیدہ ہے یہ اپنے بلیٹن اور اپنے محکمہ تعلقات عامہ کی شائع کردہ خبروں پر کہتے ہیں کہ لوگ اطمینان کر لیں گے ، لوگ اطمینان نہیں کریں گے یہ فساد بڑھے گا ۔ اس سٹیٹمنٹ کے بعد ہم علامتی واک آؤٹ کرتے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

مرزا فضل حق ۔ ختم نبوت.....زندہ باد ، ختم نبوت.....زندہ باد ۔

مسٹر فدا حسین ۔ شیم.....شیم.....شیم ۔

(قطع کلامیاں)

(اس مرحلے پر آپوزیشن کے معزز اراکین ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

مسودات قانون

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مسلم عائلی قوانین مصدرہ 1974ء

(مسودہ قانون نمبر 4 بابت 1974ء)

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں دی مسلم فیملی لاز (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ دی مسلم فیملی لاز (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Committee. The report to come within 15 days.

(اس مرحلے پر آپوزیشن کے معزز اراکین ایوان میں تشریف لے آئے)

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف لے آئے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب یہ علامتی واک آؤٹ تھا ۔

میاں خورشید انور ۔ آپ کا کیا مطلب ہے کہ ہم واپس نہ آتے ۔

مسودہ قانون (ترمیم) جامعہ اسلامیہ (بہاول پور) مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء

(مسودہ قانون نمبر 21 بابت 1974ء)

وزیر تعلیم ۔ جناب والا۔ میں دی ویسٹ پاکستان جامعہ اسلامیہ (بہاولپور) (امنڈمنٹ) بل، 1974ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ دی ویسٹ پاکستان جامعہ اسلامیہ (بہاولپور) (امنڈمنٹ) بل 1974ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Committee. The report to come within 15 days.

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا۔ کورم پورا نہیں ہے ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر ۔ کورم آ گیا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ختم نبوت کی بات ہو تو باہر بیٹھے رہتے ہیں۔ کورم کی بات ہو تو اندر آ جاتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ..... گنتی کی گئی ۔ کورم پورا ہے ۔ مگر ایوان کی رائے ہو تو چائے کے لئے وقفہ کر لیا جائے ۔

آوازیں ۔ ٹھیک ہے ۔

Mr. Speaker : The House is adjourned for tea break, we shall re-assemble at 12.00 noon.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسودہ قانون انتظامی ٹریبونلز پنجاب مصدرہ 1974

(مسودہ قانون نمبر 8 بابت 1974)

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی پنجاب ایڈمنسٹریٹو ٹریبونلز بل 1974ء

جیسا کہ اس بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز
جنرل ایڈمنسٹریشن اور اطلاعات نے سفارش کی
ہے فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ دی پنجاب ایڈمنسٹریٹو ٹریبونلز بل 1974ء
جیساکہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز
جنرل ایڈمنسٹریشن اور اطلاعات نے سفارش کی
ہے ، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ مسٹر سپیکر ایوان کورم میں نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔۔۔ گنتی کی گئی ۔ کورم پورا نہیں ہے ۔ گھنٹی بجائی جائے ۔۔۔ گھنٹی بجائی گئی ۔۔۔ اب کورم پورا ہو گیا ہے ۔ ڈاکٹر عبدالخالق ۔

Minister for Education: Sir, the Administrative Tribunals Bill, which is coming up for discussion in this Assembly, proposes to establish Tribunals which in a way will be a Special Purpose Court. There are two objects before us while establishing the Court. One is, to provide certain experts in the form of Members and the Chairman of the Court and secondly, to provide expeditious disposal of cases. For the two purposes the Members of such Tribunals should be expert in their fields and the matter under their perview should be limited to a certain type. Now, what will be the things under their perview Sir. (1) the terms and conditions of service of the civil servants in the Punjab and (2) the disciplinary matters. Now, we have already provided in this Bill that there may be one or more Tribunals and these Tribunals may either be limited to a specific class of public servants or they may have a territorial limitation. These Tribunals will be three-member Tribunals. The Chairman has been given the status of a Judge of the High Court and he will be either a Judge of the High Court, at present serving, or would have been a Judge of the High Court or qualified to be a Judge of the High Court. The two members would have served at

least for 15 years either in the Federal Government or in the Provincial Government. Now, the purpose of this combination is one, to bring the required experties to discuss analyse deliberate and decide the service matters and, second, to give it a high status, the Tribunals will have the status of a civil court for all intents and purposes in the way of summoning witnesses, taking evidence under oath, asking for record and other things. A Tribunal shall have all the powers of a civil court and the terms and conditions of the Chairman and the members have been given in the schedule which is attached to this Bill. Sir, you will recall, this is an honour so far enjoyed only by the Judges of the High Court in our country. So, I again summarise; the purpose of the Bill is to establish a specific purpose court in order to have expertise and to dispose of cases expeditiously. The powers of this Tribunal and the status of the members and the Chairman has been specifically raised to that of a Judge of the High Court and the stating of the terms and conditions in the Schedule alongwith the Bill will enhance their status equivalent to or what is enjoyed only by one class of public servants, that is, the Judges of the High Court. So, this is the purpose of the Bill. Thank you.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں صرف ایک چھوٹی سی گزارش کرنی چاہتا ہوں ۔ اس سے پیشتر کہ ترامیم پیش ہوں اوز اس کے پرنسپلز پر بحث کی جائے ۔ ایک چیز جو سمجھ میں نہیں آ سکی اس کی وضاحت چاہوں گا اور مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ آج پہلی مرتبہ ہماری گورنمنٹ کی جانب سے بل کی وضاحت کی گئی ہے ۔

Mr. Speaker : Not for the first time.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ تو میں تھوڑی سی وضاحت چاہوں گا کیونکہ ہماری ساری بحث کا دار و مدار اسی پر ہے اور اگر اس کی وضاحت ہو جائے تو اس سے کافی مفید بحث ہو جائے گی ۔ سول سرونٹس ایکٹ کے سیکشن 13 کے تحت جو ایکشن لیے جاتے ہیں کیا وہ بھی اس ٹریبونلز میں اپیل کر سکتے ہیں ۔ صرف اس میں یہ اتنا واضح کر دیں کہ وہ تمام کے تمام آفیسر جن کا سیکشن 13 کے ساتھ تعلق ہے یا جن کے خلاف سیکشن 13 کے تحت ایکشن ہوتے ہیں وہ ان ٹریبیونلز میں اپیل کر سکتے ہیں یا نہیں ۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے

جو ان کی وضاحت سے حل ہو جائے گا اور بحث کا معیار بھی بہتر ہو جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ سول سرونٹس کے متعلق کہہ رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ سول سرونٹس ایکٹ کے جس سیکشن کے تحت بغیر کسی وجہ کے نکالنے کا اختیار ہے اس کے متعلق پوچھ رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سیکرٹریوں کو کس طرح نکال سکتے ہیں اور باقی ملازمین کو کس طرح نکال سکتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب صرف اتنا پتہ لگنا چاہئے کہ سیکشن 13 کے تحت جو افسر نکالے جائیں گے انہیں ٹریبیونلز کے پاس اپیل کرنے کا حق ہے یا نہیں ۔

Mr. Speaker : Will his interpretation do ?

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ گورنمنٹ کی interpretation کیا ہے اس سلسلے میں ؟

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : That would be more or less a matter of policy. The interpretation will, in any case, go to courts. We only want to be advised.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ ایک جج صاحب تھے وہ چیف جسٹس بھی رہے ہیں غالباً بہاولپور کے فیض اللہ تھے وہ ہمیشہ کسی لاء کی interpretation کے لیے اسمبلی کی debates منگوا کر پڑھا کرتے تھے کہ لیجسلیٹر کی اس سلسلہ میں interpretation کیا تھی اس لاء کے بناتے وقت تو یہ بڑی مفید چیز ہوتی ہے اس لیے اسمبلی میں اگر اس کی وضاحت کر دیں تو بحث کے لیے زیادہ مفید اور بہتر رہے گا ۔

Mr. Speaker : I don't think the Supreme Court has ever followed it.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : We are not concerned with the interpretation at all but we would like to know it as a matter of policy.

Haji Muhammad Saifullah Khan : What is the policy of the Government under Section 13 ? Can they go to Tribunals or not ?

Mr. Speaker : Please see Clause 4 of the Bill which says. "Provided that :—

> 4 (a) where an appeal, review or representation to a departmental authority is provided under the Punjab Civil Servants Ordinance, 1974, or any rules made thereunder, no appeal shall lie to a Tribunal unless the aggrieved civil servant, has preferred an appeal or

application for review or representation to such departmental authority and period of ninety days has elapsed from the date on which such appeal, application or representation was so preferred ; . . . .

(b) (i) the fitness or otherwise of a person to be appointed to or hold a particular post or to be promoted to a higher post or grade ; or

(ii) the quantum of departmental punishment or penalty imposed on a civil servant as a result of a departmental inquiry, except where the penalty imposed is dismissal, removal, reduction in rank or compulsory retirement from service.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ سیکشن 13 کے تحت ریٹائرڈ ملازمین اس ٹریبونل کو اپیل کر سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو اب interpretation کی بات ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس میں compulsory retirement ہے اور ضمن 13 compulsory retirement کے متعلق ہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں تو سیکشن 4 کی بات کر رہا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ سول سرونٹس کے جو meanings ہیں اس میں وہی دیئے گئے ہیں جو سول سروسٹس ایکٹ کے meanings ہیں ۔ یہ co-relating Acts ہیں ۔ جناب والا ۔ اس میں terms and conditions ہیں ۔ اس میں ان terms and conditions کے متعلق چارہ کار رکھا گیا ہے ۔

Mr. Speaker : I don't think if that would be really relevant. No person and no court will be bound by the interpretation of the mover or the Assembly. It is for the court to decide.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب ۔ وہ بھی گورنمنٹ نے دیئے ہیں اور یہ بھی گورنمنٹ دے رہی ہے ۔ ہم صرف ان سے ایک وضاحت چاہتے ہیں کہ اگر وہ اس کی وضاحت کر دیں تو زیادہ مفید رہے گا اور اس سے ہمارے خدشات دور ہو جائیں گے اور انہیں بہتر پتا ہو گا کہ ان کا مقصد کیا ہے ۔

Mr. Speaker : Do not go by the motive or intention. Go by words contained in this bill.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ motive نہیں ہے انہوں نے ہی ایک بہتری کے لیے قانون دیا ہے ۔ جناب والا ۔ اگر وہ واضح کر سکتے ہیں تو کریں یا پھر اپنی inability show کریں کہ ہم واضح نہیں کر سکتے ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Your interpretation is correct that even the intention of the legislature makes no difference. But we want to be clear as to what they intend to do.

مسٹر سپیکر ۔ اسمبلی کی intention تو صرف اس وقت relevant ہوتی ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ کس طرح جناب والا ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان ۔ اگر اسمبلی قانون اور کسی کئے ہوئے فیصلے کو قواعد کے مطابق کالعدم فرما دیتی ہے تو اس وقت relevant ہوتی ہے ورنہ نہیں ۔

The words of the provision are doubtful.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : How Sir ? we are asking a simple question.

Mr Speaker : Even if it is doubtful, it would be for the courts to decide.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Sir, we want to know the intention of the law-makers.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ ایک فقرہ کہتے ہیں ہم اس فقرے کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ اسلئے ہم اسکے متعلق وضاحت چاہ رہے ہیں۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر تو وہ گرائمر کے لحاظ سے بامعنی ہے تو پھر پوچھنے کی کیا ضرورت ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ گورنمنٹ کو خود پتا نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : You would prefer to leave it to the courts.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس میں گزارش یہ بھی ہے کہ اگر ہم بیان interpretation کریں تو عدالتوں کی آزادی جو ہے وہ ختم ہو کر رہ جائے گی ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : We know the courts are independent. But as legislators, we wish to know what you are legislating for. The courts will decide independently.

Mr. Speaker : Let us proceed further. Motion No. 1 in Part-I by Mian Khurshid Anwar :

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون انتظامی ٹریبیونلز پنجاب مصدرہ 1974ء کو 25 جولائی 1974ء تک رائے عامہ معلوم کرنے کی غرض سے متداول کرایا جائے ۔

Mr. Speaker : The motion moved is :

That the Punjab Administrative Tribunals Bill, 1974, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 25th July, 1974.

Minister for Law : I oppose it Sir.

Mr Speaker : Amendment No. 2 by Makhdumzada Syed Hasan Mahmud Chaudhry Amanullah Lak is present, but Sardar Amjad Hamid Khan Dasti, Khan Amir Abdullah Khan Rokari and Mr. Taj Muhammad Khanzada are not present.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Sir, I move the motion :

That the Punjab Administrative Tribunals Bill, 1974, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 20th July, 1974.

Mr. Speaker : This is also moved by Chaudhry Amanullah Lak.

The motion moved is :

That the Punjab Administrative Tribunals Bill, 1974, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 20th July, 1974.

Minister for Law : I oppose it Sir.

Mr. Speaker : Next motion by Haji Muhammad Saifullah Khan.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون انتظامی ٹریبیونلز پنجاب مصدرہ 1974ء کو 15 جولائی 1974ء تک رائے عامہ معلوم کرنے کی غرض سے متداول کرایا جائے ۔

Mr. Speaker : The motion moved is :

That the Punjab Administrative Tribunals Bill, 1974, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 15th July, 1974.

Minister for Law : I oppose it Sir.

میاں خورشید انور ۔ جناب ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون انتظامی ٹریبیونلز پنجاب مصدرہ 1974ء کو مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ایک مجلس منتخبہ کو بدیں ہدایات سپرد کر دیا جائے کہ وہ اس مسودہ قانون کے بارہ میں اپنی رپورٹ 28 جولائی 1974ء تک پیش کرے ۔

(1) علامہ رحمت اللہ ارشد ۔

(2) ملک غلام مصطفیٰ کھر ۔

(3) چوہدری ممتاز احمد کاہلوں ۔
(4) چوہدری محمد ارشاد ۔
(5) چوہدری طالب حسین ۔
(6) ملک مختار احمد اعوان ۔
(7) چوہدری محمد یعقوب اعوان ۔
(8) مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔
(9) مخدوم حمید الدین ۔
(10) سید احمد نواز شاہ گردیزی ۔
(11) جناب عبدالحفیظ کاردار ۔
(12) چوہدری محمد انور سمہ ۔
(13) میاں افتخار احمد تاری ۔
(14) جناب عبدالغفار خان ۔ اور
(15) محرک ۔

Mr. Speaker : The motion is.

That the Punjab Administrative Tribunals Bill, 1974, be referred to a Select Committee consisting of the following Members with the instructions to report thereon by the 28th July, 1974 :

1. Allama Rehmatullah Arshad.
2. Malik Ghulam Mustafa Khar.
3. Chaudhry Mumtaz Ahmad Kahloon.
4. Chaudhry Muhammad Irshad.
5. Chaudhary Talib Hussain.
6. Malik Mukhtar Ahmad Awan.
7. Chaudhry Muhammad Yaqub Awan.
8. Makhdumzada Syed Hassan Mahmud.
9. Makhdumi Hamid-ud-Din.
10. Syed Ahmad Nawaz Shah Gardezi.
11. Mr. Abdul Hafeez Kardar.
12. Chaudhry Muhammad Anwar Samma.
13. Mian Iftikhar Ahmad Tari.
14. Mr. Abdul Ghaffar Khan.
15. The Mover.

Minister for Law : Opposed.

Mr. Speaker. Next motion by Makhdumzada Syed Hassan Mahmud.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Sir, I move.

That the Punjab Administrative Tribunals Bill, 1974, be referred to a Select

Committee consisting of the following Members with the instructions to report thereon by the 20th July, 1974 :—

1. Chaudhri Muhammad Yaqoob Awan.
2. Chaudhri Ghulam Qadir.
3. Malik Ghulam Nabi.
4. Chaudhri Ali Bahadar Khan.
5. Allama Rehmatullah Arshad.
6. Syed Tabish Alwari.
7. Mr. Nasir Ali Khan Baloch.
8. Haji Muhammad Saifullah Khan.
9. The mover.

Mr. Speaker. The motion moved is :

That the Punjab Administrative Tribunals Bill, 1974, be referred to a Select Committee Consisting of the following Members with the instructions to report thereon by the 20th July, 1974 :—

1. Chaudhri Muhammad Yaqoob Awan.
2. Chaudhri Ghulam Qadir.
3. Malik Ghulam Nabi.
4. Chaudhri Ali Bahadar Khan.
5. Allama Rehmatullah Arshad.
6. Syed Tabish Alwari.
7. Mr. Nasir Ali Khan Baloch.
8. Haji Mohammad Saifullah Khan.
9. The Mover.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move :

That the Punjab Administrative Tribunals Bill, 1974 be referred to a Select Committee consisting of the following Members with the instructions to report thereon by 15th July, 1974 :

1. Mian Khurshid Anwar
2. Malik Khaliq Dad Khan Bandial
3. Mian Muhammad Afzal Hayat
4. Chaudhri Amanullah Lak.
5. Chaudhri Muhammad Anwar Samma
6. Mrs. Syeda Abida Hussain
7. Mr. Shamim Ahmad Khan
8. Malik Muhammad Ali Khan
9. Syed Tabish Alwari
10. The Mover.

Mr. Speaker : The motion moved is :

That the Punjab Administrative Tribunals Bill, 1974, be referred to a Select Committee consisting of the following

Members with the instructions to report thereon by 15th July, 1974.

1. Mian Khurshid Anwar
2. Malik Khaliq Dad Khan Bandial
3. Mian Muhammad Afzal Hayat
4. Chaudhri Amanullah Lak.
5. Chaudhri Muhammad Anwar Samma.
6. Mrs. Syeda Abida Hussain
7. Mr. Shamim Ahmad Khan
8. Malik Muhammad Ali Khan.
9. Syed Tabish Alwari
10. The Mover.

Minister for Law : Opposed.

Mr. Speaker : I will take up all the motions together. Yes, Mian Khurshid Anwar.

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اس بل کے پاس ہونے کے بعد انتظامی ٹریبونل کا قیام اس کا منطقی نتیجہ ہے ۔ جناب والا ۔ اس قانون میں بعض اچھی تجویزیں بھی ہیں ۔ چند خامیوں کے باوجود ایک اچھا قانون ہے ۔ سابقہ طریقہ کار کی طرح جس میں ملازمین کو بغیر کسی وجہ کے نکال دیا جاتا تھا اب یہ صورت حال ختم ہو جائے گی ۔ اور یہ لوگ اب ٹریبونل کے پاس جا سکیں گے ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ اس بل میں کہا گیا ہے کہ عدالت عالیہ کا ایک جج یا سابق جج اس کا چیئرمین ہو گا یا کوئی ایسا آدمی جو عدالت عالیہ کا جج بننے کا اہل ہوگا وہ بھی چیئرمین بن سکے گا ۔ جناب والا ۔ جہاں تک آخری صورت حال کا تعلق ہے ہمیں اس پر سخت اعتراض ہے ۔ جناب والا ۔ اس طرح کوئی بھی وکیل جو دس سال کا تجربہ رکھتا ہوگا وہ اس کا چیئرمین بن سکے گا ۔ تو میں عرض کروں گا جناب والا ۔ وہ شخص اتنا آزادانہ طریقہ سے کام نہیں کر سکے گا ۔ جتنا کہ ہائی کورٹ کا جج کر سکے گا ۔ اس میں تو وہ وکیل ٹریبونل کا چیئرمین بن جائے گا جو حکومت کا منظور نظر ہوگا ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ جناب سپیکر ۔ کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ کورم پورا نہیں ہے ۔ گھنٹی بجائی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کورم پورا ہو گیا ہے ۔ میاں صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا ۔ کہ برسراقتدار پارٹی جب اپنی مرضی سے ٹریبونل کا چیئرمین مقرر کرے گی تو ظاہر ہے وہ

اپنے مقاصد بھی اس سے حاصل کرنے کی کوشش کرے گی ۔ ایک طرف تو یہ کہا جا رہا ہے کہ ٹریبونل کو نہایت اعلیٰ اختیارات حاصل ہونگے ۔ ہائی کورٹ کے جج کو اس میں شامل نہ کرکے میں سمجھتا ہوں انہوں نے ایک بہت بڑا مذاق کیا ہے ۔ جناب والا ۔ بل میں کہا گیا ہے کہ عدالت عالیہ کے چیف جسٹس یا ان کے نامزد کوئی جج ان سے حلف لیں گے ۔ اور چیئرمین اور اس کے ممبران کو ہائی کورٹ کے ججوں کی طرح الاؤنسس اور بھتے بھی ملیں گے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھا خاصہ مذاق ہوگا ۔ جناب والا ۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ہائی کورٹ کا چیف جسٹس حلف لے گا لیکن میں آپ کو بتا دوں حلف لینے سے اختیارات تو نہیں آ جائیں گے ۔ اس لیے میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ ان ٹریبونلز کے چیئرمین ایسے ججوں یا ریٹائرڈ ججوں کو مقرر کیا جاوے ۔ اور اراکین کے طور پر سول ججوں اور سیشن ججوں میں سے کوئی آدمی لیا جاوے ۔

جناب والا ۔ اس قانون میں یہ ایک اچھی شق شامل کی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ اس قانون میں کہا گیا ہے کہ وہ سرکاری ملازمین جن کی آمدنی کم ہو گی یا جن کے مالی وسائل اتنے زیادہ نہیں ہوں گے کہ وہ ملازمین ٹریبونل کے سامنے پیش ہونے کے لیے وکیل رکھ سکیں ۔ ان کو سرکاری طور پر وکیل مہیا کیا جاوے گا ۔ لیکن اس کے ساتھ گوشوارہ میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر کوئی ملازم کسی گواہ کو یا کسی آفیسر کو بطور گواہ ٹریبونل کے سامنے پیش کرنے کی استدعا کرے کہ فلاں گواہ کو طلب کیا جاوے ۔ تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کا یومیہ بھتہ اور اس کا سفر خرچ پیشگی داخل کرے ۔ ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو استطاعت نہیں رکھتے ۔ جن کے مالی وسائل ایسے نہیں ہیں کہ وہ اپنے طور پر گواہ پیش کر سکیں ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی ہے ۔ اس لیے میں فاضل وزیر صاحب سے استدعا کروں گا ۔ کہ وہ اس ضمن 10 کی نئی ضمن (2) کو جو ایک بے معنی سی ضمن ہے ۔ واپس لے لیں تا کہ ان کی تکالیف دور ہوں ۔ شکریہ ۔

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Sir, when we were considering the Bill in regard to services in the House, I had very clearly mentioned that that was the blackest legislation brought before the House. The intetion of the Government was quite clear. They did away with all the security provided under

the Constitution right from the beginning and creation of Pakistan up to the time of Interim Constitution. Several provisions existed, over a dozen I think, for giving the officers security and for providing an independent Public Service Commission. Instead of that, in the permanent Constitution, only two provisions were made ; one the National Assembly to make laws to govern the services and their terms and conditions and, two, the Provincial Assembly to legislate for the provincial services We would have been quite happy if the provisions affording security and the provisions relating to the Public Service Commissions had been brought in the provincial legislation but, unfortunately, that has been done away with and the services are now left completely at the mercy of the National Government and the Provincial Governments in their own provinces. The purpose appears to be that in exploitation of the word "bureaucracy" they are going to exploit the services for their own purposes and for their own political ends. While they have complete power to dismiss and retire public servants even without giving them a show cause notice they are now trying to establish Tribunals which will comprise their own nominees in order to avoid any action in courts on the ground that they have provided necessary remedy. We are sure that anything based on mala-fide intentions and motives of the government will not be accepted and the Supreme Court and the High Courts will rise to the occasion and not adhere to the decisions and verdicts of the Tribunals whose members' removal and nomination is within the power of the Government itself.

Mr. Speaker, at this juncture, before I dilate further, with your permission, I would like to say some thing on grounds of personal explanation. In my absence during the discussion on the Services Bill, a reference was made from both sides of the House in regard to some of my actions as Chief Minister of Bahawalpur. I understand the question was raised by Haji Muhammad Saifullah Khan and was commented upon by the Government side also. Sir, it is true that I was the first Chief Minister who removed 25 Gazetted Officers. I removed them, retired them and dismissed them because they were living beyond their means, because they were corrupt, because they had amassed wealth and because they had made properties. In order to stop corruption, I removed them from government service but I gave them one right and that right was that they could appeal to the Public Service Commission and the independence of the Public Service Commission in Bahawalpur I would explain in this way. Perhaps, as an eminent lawyer yourself Khan Bahadur Abdul Aziz, must have been known to you. He was an eminent lawyer of Kapurthala who was appointed as Chief Justice of the Bahawalpur High Court after Khan Bahadur Sheikh Faiz Muhammad, who, later on, became Speaker of this House too. I, as a Minister, was in an awkward position in Bahawalpur in connection with an income-tax appeal. A fee of Rs. 100 had to

be deposited with my appeal which was not done. On technical grounds, Khan Bahadur Abdul Aziz dismissed my appeal and I had to suffer a loss of Rs 1,75,000/-. As a Minister I never called on the Chief Justice as long as my appeal was pending before him. Because of his independence and judicious mind, the moment he retired from Chief Justiceship, I appointed him Chairman of the Public Service Commission. There was a lot of argument over outsiders being appointed in Bahawalpur but to me locals and outsiders meant nothing. I considered all of them to be residents of the State irrespective of the fact as to when and where-from they came and settled. Now from that Chief Justice, on his becoming Chairman of the Public Service Commission, I could never expect that a genuine appeal made by an officer would be rejected. This action of mine was questioned by His Highness and I answered that it was within my executive powers and I was competent to exercise the same.There is a printed debate ofthe Assembly in which members of the opposition made an allegation against me that I had been arbitrary in dismissing those Government Officers without issuing them show cause notices, and that I had dismissed them because they were opposed to me during elections. Mr. Speaker the debates are there which can be seen and observed that my answer to the opposition was that let any Member of the Opposition place his finger on the name of a single officer and bear testimony to his honesty, I shall reinstate him before I leave the House and not one Member could point out a single officer to be honest. I wish the present Government would follow the same line.

If you remove a corrupt officer you are doing a good act. But if you remove an officer who has died, who has retired, whose antecedents are known to you...

Mr. Speaker : Please proceed further. You have made out the point.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Quite right Sir. Sir, I am referring to the Tribunals. These victims will go to the Tribunals. I am giving an example of political victimisation under the first law for which a remedy by way of Tribunals has been provided under the proposed legislation. Now these officers will have to go to these Tribunals. These Tribunals are again under the same psychological threat of incurring displeasure of the appointing authority. Governments intention itself is not clear. This law is only for purposes of destorying an institution, maligning certain individuals who don't see eye to eye with their policies and criticise them and give them a good advice in public interest, incur their displeasure. How can we expect that these Tribunals will do justice to these officers ? The very fabric on which the democracy of this country depends for free and fair election is in jespardy. Mr. Speaker, the Chief Election Commissioner has become helpless because these executive officers are being so badly

used and so misused that there is no freedom to promote democracy, Mr. Speaker, Sir, it is a very dangerous sign. If they hope that without the independene of services, impartiality, complete fearlessness they can have democracy function in this country, they are sadly mistaken and if democracy does not function the integrity of the county is in danger. Mr. Speaker, Sir, politicians get elected. Some of us are competent and some of us are not. We come on political posts. Our job confines us to policy making and to legislative business and does not a ow us to interfere in day to administration. It has never been done in the past, today one cannot abuse the bureaucracy because every action of an officer is under direct direction of the Minister concerned, which was inconceivable in the past. They could direct in regard to policies. They did not direct the offiicers to sign a particular order. Take the case of E.B.D.O and polititians disualified made P.R.O.D.A One of the charges against me in Field Marshal's time was that when I was not Minister-in-Charge of Irrigation Department I had asked for the transfer of an Executive Engineer in Multan. This was the charge against me-not of corruption but of interference. Now officers like shuttle-cocks are thrown from one place to another.

Mr. Speaker : Did you accept that charge that you did the wrong thing.

Makhdumzada Syed Hasan Mahmud : No Sir.

Mr. Speaker : Now let us not discuss it.

Makhdumzada Syed Hasan Mahmud : I merely said that if I come back in power, I will repeat what I have done.

Mr. Speaker : Then you are justifyining that this Government should also do likewise as you did. (Laughter) please continue.

Makhdumzada Syed Hasan Mahmud : No Sir,

Mr. Speaker : If this is the allegation, then they are also doing what you would have liked them to do.

Makhdumzada Syed Hasan Mahmud : No Sir. These Administrative Tribunals as proposed to be constituted, we will have no faith in them. This is merely to circumvent and to provide a measure of remedy which will be totally ineffective. Mr. Speaker Sir, take for example, I wish I were here when the provision of removal of Secretaries was discussed, Secretaries to provincial Government are normally officers belonging to the Central Services, belonging to Central Cadre for their removal even consultation has not been considered necessary. Then restrictions have been placed as to whether one can appeal ; what is a penalty and what is not a penalty ? We, for one, will always fight for the independence and for the security of the services because they and they alone can only ensure fair-play, a fair process of a democratic system in this country. Today, Mr. Speaker Sir, for even our genuine griev-

ances we can not get redress because the officers are helpless. When these Tribunals s·t on top of them, they will become more helpless. What is this Government doing in every sphere. There is mismanagement, there is interference in every sector. This is because of the chaos and the biggest chaos isbeing created in the institution of Government Servants. I request them to please reconsider their attitude because if today these laws can be used by them, tomorrow with a change of Govt. and God-willing democracy will re-exist, there is bound to be a change ; these very laws will be used against them and as politicians we should not make laws which are of detrimental nature to either one section of politicians or the other. I appeal to them to do a little bit of re-thinking, not to follow a particular line, not to make this State a police state, not to make the Government Servants as their tools to be used at their whims and fancies but to allow them freedom to exercise their executive and judicial powers independently, without fear and without any expectations of favour from them. I will be able to dilate further on the subsequent provisions but it seems that the Government is determined to enact this legislation ; having lost the confidence of the people, they want to use the Government machinery for their support. But I assure these gentlemen, that Government machinery will never be helpful to them in elections. It will their deeds and it will be their own actions which will be scrutinised by the people. If I were to advise I would have asked the Government Servants as the biggest circle of employees by the biggest employer to use the same tactics as Unions are doing, to go down with pendown strike till their security was ensured.

Thank you Mr. Speaker.

Mr. Speaker : Chaudhary Amanullah lak.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب سپیکر۔ جہاں تک بل کا تعلق ہے وہ میرے فاضل دوست پہلے وضاحت کے ساتھ بیان کر چکے ہیں ۔ میں صرف اتنا عرض کرونگا کہ میرے فاضل دوست ڈاکٹرعبدالخالق صاحب نے اس بل کو بظاہر بے ضرر اور عوام کے مفاد میں کہا ہے جو انتظامیہ کے حق میں جا رہا ہے۔ بات جناب والا۔ اتنی ہے کہ اگر پبلک سروس کمیشن بل اور سول سرونٹس بل دونوں کو ملحوظ خاطر رکھنے کے بعد اس کو اگر دیکھا جائے تو میرا خیال ہے کہ یہ ایک آخری دروازہ ہے جو بند کیا جا رہا ہے ۔ انتظامیہ کو مفلوج کرنے کی باگ ڈور سنبھال رہے ہیں ۔ اگر اس بل میں انتظامیہ کو سستی اور آسان کرنے کی کارروائی یا سپیڈی انداز میں حل کرنے کا راستہ ہوتا تو ممکن تھا کہ ٹھیک ہوتا لیکن یہاں تو انصاف کے دروازے بند کرنے کے لئے لئے راستے تلاش کئے گئے ہیں اور وہ راستہ اس ایوان سے خطرناک صورت میں اس بل

کی شکل میں پاس کرایا جا رہا ہے ۔ اس لئے گورنمنٹ بنیادی حقوق اور لیجرل جسٹس کے اصولوں پر عدلیہ کو کن حالات میں اور کن واقعات میں قائم رکھ سکتی ہے ۔ اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ آپ نے آہستہ آہستہ آج اسکو یہ شکل دے دی ہے اور انتظامیہ کو مفلوج کرکے اور انکے بنیادی حقوق کو سلب کرنے کے لئے تینوں بلوں کو یکجا کیا ہے اور اس کو آخری بار بدلا جا رہا ہے ۔ پارٹیاں آتی رہیں گی انتظامیہ کے اشخاص بدلتے رہیں گے اور عروج زوال ہوتے رہیں گے لیکن انتظامیہ ایک ایسا شعبہ تھا جسکو اچھا اور ٹھیک کرنے کی بجائے اسکو کاٹ دیا گیا ہے اور ہمیشہ کے لئے اس کو تباہ و برباد کر دیا گیا ہے ۔ میں جناب والا ڈاکٹر صاحب اور فاضل دوستوں سے پوچھوں گا کہ کونسا طریقہ کار ہے جو اس بل میں ہمیں دیا گیا ہے جس کے پیش نظر ایک افسر کے ساتھ کی گئی نا انصافی کا ازالہ ہو سکے گا اور کیا گارنٹی ہم دے سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ افسروں کے متعلق یہ بل نہیں ہے وہ جنرل سروسز کے لئے ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ کیا اس کو یہ گارنٹی دے سکیں گے کہ ہم آپ کے ساتھ کی گئی نا انصافی کا ازالہ فی الفور کرسکیں طریقہ کار تو وہی ہوتا لیکن جناب سپیکر آپ کی وساطت سے ان فاضل دوستوں کو عرض کروں گا کہ اس ملک کی ڈوبتی کشتی کو بچانے کے لئے ہر جگہ پر چھید نہ کرو یہ ایوان کے در و دیوار رہیں گے ۔ہم آتے جاتے رہیں گے ۔ انتظامیہ میں ایسا ڈھانچہ بناؤ جس سے جمہوریت ہمیشہ زندہ رہے کیونکہ جمہوریت ہمیشہ زندہ رہتی ہے ۔ آپ تو اس در و دیوار کو انصاف کے نام پر ختم کر رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : This is not relevant ?

چوھدری امان اللہ لک ۔ میں ان دوستوں کو سمجھانے کے لئے کہہ رہا ہوں جن کے ضمیر ہمارے ساتھ ہیں لیکن زبانیں بند ہیں۔ اس ملک کو تباہ وبرباد کرنے کے لئے اور ہر شعبہ کو برباد کرنے کے لئے اس کا نام پارٹی ڈسپلن دیا جا رہا ہے ۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ انتظامی ڈھانچے کو تباہ و برباد کرنے کے لئے یہ آخری تیر ہے جو ہم چلا رہے ہیں ۔ یہ اس ضمن کا ایک حصہ ہے ۔ میرے پاس ان الفاظ کے علاوہ اور کوئی الفاظ نہیں ہیں ۔

مسٹر فدا حسین شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ۔ میری گذارش یہ ہے کہ ہمیں امان اللہ لک صاحب کا پتہ نہیں چل سکا کہ یہ بول کیا رہے ہیں اور یہ کیا چیز ہیں کہ کبھی اس طرف اور کبھی اس طرف ۔

Mr. Speaker : This is no point of order.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا میں یہ فرض سمجھتا ہوں چونکہ شاہ صاحب نے میرا نام لیکر کہا ہے پیپلز پارٹی کے لئے اور اس کے پروگرام کے لئے میں نے کام کیا لیکن جب آپ لوگوں کی بے ضمیریوں اور آپ کی زبان بندیوں کو دیکھا اورجب آپ لوگوں کی قوم فروشی کو دیکھتا ہوں تو گھبراتا ہوں ۔ اس کے علاوہ میرے پاس کوئی اور راستہ نہیں ۔

چوھدری غلام قادر ۔ جناب والا ۔ میں معزز رکن کے متعلق یہ عرض کروں گا ۔

کبھی ہم سے کبھی غیروں سے شناسائی ہے
بات کہنے کی نہیں تو بھی تو ہر جائی ہے

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا۔ میں پیپلز پارٹی کا رکن ہوں لیکن جب پارٹی غلط کام کرتی تھی تو اس وقت بھی میں نے نشان دہی کی تھی آج بھی کروں گا اور پھر بھی کروں گا ۔ پیپلز پارٹی ایک فرد واحد کی میراث نہیں ہے ۔ وہ ایک پروگرام ہے اور اس پر میں یہاں بیٹھ کر بھی عمل کرونگا ۔

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ کیا اس ہاؤس میں پارٹی کے معاملات پر بحث کی جا سکتی ہے ؟

Mr. Speaker : It should not be done but by way of personal explanation that has been said in the House.

چوھدری امان اللہ لک ۔ اس کو لایا گیا تھا ۔ میں نہیں چاہتا ۔ میں خود نہیں چاہتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں خود نہیں لایا ۔ لایا گیا ہوں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ مجھے تو قبول ہے لیکن میرے دوستوں کو اعتراض نہیں ہے یہ تو وقت اور تاریخ بتائے گی کہ کون کیا تھا کون جھوٹا تھا ۔

Mr. Speaker : Let us proceed further with the item under discussion.

چوھدری امان اللہ لک ۔ میں یہ گذارش کروں گا میں تو ختم کرنے والا

تھا ان گذارشات کے ساتھ میں نے جو باتیں کی ہیں ۔ جسے یہ بل بادی النظر میں نہایت احسن مفید اور بے ضرر نظر آتا ہے ۔ قطعی طور پر حقائق کی نظروں سے دیکھا جائے تو حکومت نے اپنے ہاتھوں میں ان کی قسمت کا فیصلہ لے لیا ہے ۔ کیونکہ ان افسران کو انتظامی ڈھانچے سے محروم کر دیا گیا ہے ۔ اگر فاضل دوست اس پر نظر ثانی کرنے کے لئے تیار ہیں تو میں ان کا مشکور ہوں گا ورنہ وقت ان کا فیصلہ خود کر لے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا۔ آج کا یہ بل جو اس ایوان میں زیر غور ہے ۔ عین ممکن تھا کہ میں اس بل کے سلسلے میں جناب چیف منسٹر صاحب کا وہ شکوہ دور کر دیتا جو آج سے تین روز قبل انہوں نے اس ایوان میں کیا تھا کہ کبھی تو ہمارے کسی اچھے کام کی تعریف کر دیا کریں ۔ جب میں نے سرسری طور پر اس بل کو دیکھا تو یقین فرمائیے مجھے یہ احساس پیدا ہوا کہ اس مرتبہ ضرور ان کا شکوہ دور کر دیا جائیگا اور اس بل کی تعریف کروں گا جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہ ہو ۔ میں نے جناب والا اس بل کو نہایت غور سے اور نہایت توجہ سے اور پورے انہماک کے ساتھ پڑھا محض اس وجہ سے کہ آخر یہ کیا ہو رہا ہے ۔ کیا واقعی ہماری حکومت میں احساس پیدا ہو گیا ہے اور واقعی اتنے اچھے کام کرنے لگ گئی ہے اور اتنی اچھی قانون سازی اس ایوان میں لا رہے ہیں ۔ اس بیم و رجا کے عالم میں میں نے بار بار اس کو پڑھا تو مجھے اس افسر کا واقعہ یاد آگیا جس کو ایک مرتبہ شکایت ملی کہ پاگل خانے میں کرپشن ہو رہی ہے اور اکثر اچھے بھلے آدمیوں کو پاگل خانے میں بند کر دیا جاتا ہے ۔ اس نے اطمینان کرنے کے لئے یہ معائنہ کیا کہ یہ کس حد تک درست ہے ۔ وہاں جا کر پاگل خانے میں سب سے پہلے ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو کوٹھری میں بند تھا اس نے جنگلے کے باہر سے ملاقات کی ، اس نے جناب اتنی عالمانہ فاضلانہ گفتگو کی کہ مطمئن ہو گیا اور صحیح سمجھنے لگا کہ واقعی پاگل خانے میں بہترین آدمی بند کر دئے جاتے ہیں ۔ عین اس وقت جب وہ اپنی مسلمہ رائے قائم کرنے والا تھا ۔ تو اس نے جب اجازت چاہی کہ اچھا اب مجھے اجازت دیں میں جاتا ہوں تو اس پاگل نے اس کے منہ پر تھوک دیا ۔ یہ ایک مثال ہی سہی لیکن اصلیت اصلیت ہی رہتی ہے چاہے جتنے بھی اچھے طریقے سے اس کے ساتھ گفتگو کی ۔ جتنے ہی مدلل انداز میں اس سے بات چیت کی لیکن جب وہ رخصت ہو رہا تھا تو حقیقت سامنے آ گئی ۔ جناب والا۔

یہی کیفیت اس بل کی ہے کہ وہ تمام دفعات جو نہایت عالمانہ ۔ فاضلانہ اور انصاف کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے اس بل میں رکھی ہیں وہ واقعی ۔ میں اس امر کا اعتراف کروں گا کہ قانون کے تمام تر تقاضوں کو پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ مجھے اعتراف ہے کہ ہر ممکن طور پر وہ aggrieved ملازم جس کے خلاف کسی قسم کا غلط حکم پاس کیا گیا ہے اور جس کے خلاف کسی قسم کی زیادتی کی گئی ہے قانون اور انصاف کے تقاضوں کے مطابق اس بل میں اس کے لئے پورے مواقع فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ وہ انصاف حاصل کر سکے اور یہ بل پہلا بل ہے جو اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے جو اتنا elaborate ہے بلکہ اس حد تک کہ اس کے پروسیجر کو بھی مکمل طور پر اس بل میں دے دیا گیا ہے کہ حکومت کن رولز کے تحت اور کن رولز کے ذریعے سے ان کا فیصلہ کرے گی ۔ اس بل میں حکومت نے وہ چیزیں بھی ڈھکی چھپی نہیں رکھیں اور ان کو بھی شیڈول کی شکل میں اس بل کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ یہ قابل تعریف ہے۔ جناب والا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے یہ تمام پروسیجر۔ یہ قانون کے تقاضے۔ یہ انصاف کے تقاضے کس سے پورے کرانے ہیں ۔ جس شخص نے اس قانون کو لاگو کرنا ہے ۔ جس نے انصاف کو پورا کرنا ہے ۔ جس نے کسی کی زیادتی کا ازالہ کرنا ہے آپ نے اس بل میں اس شخص کی حیثیت کے متعلق کیا رکھا ہے۔ جناب والا۔ آپ نے بڑے خوبصورت انداز میں بڑے اچھے انداز میں۔ ایک بہترین فریب کی حیثیت میں وہ تمام خوبیاں جو بظاہر اس بل میں نظر آتی ہیں وہ چند فقروں کے ذریعے سے آپ نے واپس لے لی ہیں۔ اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ اگر اس خوبصورت سے بل میں اس بہترین بل میں میں آپ کی نشان دہی کے لئے عرض کر دوں کہ اس میں یہ خامیاں ہیں اور واقعی اگر آپ کی نیت نیک ہے تو ہو سکتا ہے کہ آپ ان کا ازالہ کر دیں۔ آپ ان کے تمام شکوک و شبہات دور کر دیں اور یہ بل آپ کی تاریخ کا ۔ آپ کی حکومت کا اور آپ کے دور کا ایک زرین بل کہلایا جا سکے اور وہ خامیاں جو اس بل کو بد صورت بنائے ہوئے ہیں وہ یہ ہیں کہ آپ نے جن ٹریبونلز کو قائم کرنا ہے سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کے قیام کے اختیارات آپ نے اپنے پاس رکھ لئے ہیں او آپ کی پوزیشن۔ آپکی حیثیت آپ کی نیت سول سرونٹس ایکٹ کی شکل میں پہلے ہی ہمارے سامنے آ چکی ہے کہ آپ ان ملازمین سے کیا چاہتے ہیں ۔ آپ ان سے کس قسم کا سلوک کرنا چاہتے ہیں اور پہلے ہی آپ کے متعلق

ان ملازمین کے اندر سنگین ترین شکوک و شبہات موجود ہیں ۔ جناب والا ۔ آپ نے ایک طرف جو یقین دلایا ہے کہ یہ ٹریبونلز ان تمام زیادتیوں کا جوان کے ساتھ ہوں گی۔ جو آپ کے افسران ان کے ساتھ کریں گے ان کا ازالہ کرنے کے لئے قائم ہوئے ہیں تو دوسری طرف آپ نے ان ٹریبونلز کی تقرری کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لئے ہیں اور یہ لکھ دیا ہے کہ ٹریبونلز کے چیئرمین اور ممبران کو حکومت appoint کرے گی جناب والا ۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں اس بل پر اعتراض ہو ۔ ہو سکتا ہے کہ ہم اس بل کی کلاززکی گہرائی میں نہ جانا چاہتے اور آپ جتنے اختیارات بھی اپنا چاہیں لے سکیں اور اس کے متعلق ہم کسی قسم کا اظہار بھی نہ کرنا چاہتے اگر ہمیں یہ یقین ہوتا کہ آپ ان اختیارات کو استعمال کرتے وقت اپنے آپ پر بھی کچھ پابندیاں رکھتے ۔ آپ اپنے اوپر بھی کچھ قیود رکھتے جن کی وجہ سے اگر آپ کوئی غلط قدم بھی اٹھانا چاہتے ۔ کوئی غلط کاری کرنی چاہتے تو نہ کر سکتے ۔ مگر ایسی کوئی پابندی آپ نے اپنے اوپر روا نہیں رکھی ۔

جناب والا۔ اس بل میں لکھ دیا گیا ہے کہ حکومت ایسے شخص کو چیئرمین مقرر کرے گی جو ہائی کورٹ کے جج کی اہلیت کا آدمی ہو ۔ جو جج ہو یا ریٹائرڈ جج ہو یا جو جج بننے کی اہلیت رکھتا ہو ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں نہ ہی ججوں کی کمی ہے اور نہ ہی ہمارے ہاں ریٹائرڈ ججوں کی کمی ہے ۔ اگر آپ واقعی صحیح قسم کے ٹریبونلز بنانا چاہتے ہیں تو پھر یہ کلاز آپ نے کس مرض کے لئے رکھی ہے۔ آپ ایسے اختیارات کیوں حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ جج بھی نہ ہو۔ ریٹائرڈ جج بھی نہ ہو۔ صرف جج بننے کی اہلیت رکھتا ہو اور جج بننے کی اہلیت یہ ہے کہ جو وکیل 10 سال کی پریکٹس رکھتا ہو وہ جج بن سکتا ہے ۔ تو اس صورت میں آپ جسے بھی چاہیں ان ٹریبونلز کا ستیا ناس کرنے کے لئے اور پس پردہ اپنے ذاتی مفادات کی خاطر اپنے عزائم کو پورا کرنے کے لئے ان ٹریبونلز کا چیئرمین بنا دیں ۔ پھر مجھے بتائیں کہ وہ قانون کے تقاضے اور انصاف کے تقاضے کون پورے کرے گا ۔ میں یہ استدعا کروں گا کہ اگر واقعی آپ انصاف دینا چاہتے ہیں ۔ آپ واقعی صحیح معنوں میں ان کے لئے عدالتیں قائم کرنی چاہتے ہیں تو پھر اس کلاز میں سے "or qualified to be a Judge" کے الفاظ نکال دیں اور اپنے آپ کو پابند کر لیں کہ صرف ہائی کورٹ کا جج یا کوئی ریٹائرڈ جج ہی اس کا چیئرمین بن سکتا ہے ۔

اس کے علاوہ آپ نے ممبران کے لئے جو کوالیفیکیشن رکھی ہے اس میں آپ نے صرف اتنا لکھ دیا ہے کہ ہر وہ آدمی اس کا ممبر بن سکتا ہے جو 15 سال تک حکومت کے تحت کام کرتا رہا ہو۔ اس میں اس بات کی کوئی وضاحت نہیں کہ وہ کیا کام کرتا رہا ہو اگر وہ 15 سال چپراسی رہا ہو تو وہ بھی اس کا ممبر بن سکتا ہے ۔ اگر وہ 15 سال کلرک رہا ہو تب بھی اس کا ممبر بن سکتا ہے شرط صرف اتنی ہے کہ سول سروسز میں 15 سال کی ملازمت رکھتا ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو اس بل میں لکھا ہوا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب ۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس کی خامیاں دور کی جائیں ۔ آپ مہربانی کر کے اس کی وضاحت بھی فرماویں کہ ممبر کے لئے بھی یہ کوالیفیکیشنز ہوں گی ۔ اگر اس کا چیئرمین ہائی کورٹ کا جج یا ریٹائرڈ جج ہو تو اس کا ممبر کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے جو سیشن جج یا اس کی اہلیت کا حامل ہو ۔

Mr. Speaker : This is actually the experience as an officer in a certain department.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ کہاں ہے جناب ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ اس بل کے objects and context میں لکھا ہوا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ نے کوئی ایسی پابندی بھی رکھی ہے کہ ممبر کس قسم کا شخص ہوگا ۔ چیئرمین کے لیے تو آپ نے پابندی رکھ دی ہے مگر ممبر کے لیے بھی کوئی پابندی ہونی چاہیے کہ وہ کم از کم ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کے عہدے کا آدمی ہوگا ۔ اس لیے بھی یہ پابندی ہونی چاہیے کہ اس اہلیت کے باوجود اس کی 15 سال کی سروس ہو ۔ اس مقصد کے لیے ہم نے اپنی ترامیم بھی پیش کی ہیں اگر آپ اس بل کو بہتر بنانا چاہتے ہیں تو انہیں منظور فرمائیں ۔

اس کے ساتھ ساتھ اس میں ایک بڑا طرفہ تماشہ اور فریب آمیز کلاز یہ ہے کہ جس بھی چیئرمین یا ممبر سے حکومت خوش نہ ہو یا اسے ہٹانا چاہے ۔ وہ حکومت کی منشا کے مطابق کام نہ کرے ۔ چاہے وہ قانون اور قواعد اور انصاف کے تقاضے پورے بھی کرتا ہو ۔ لیکن حکومت اس سے خوش نہ ہو تو اسے ہٹایا جاسکتا ہے۔ جناب والا۔ حکومت نے ان کے اوپر ایک اور سنگین تلوار لٹکا دی ہے کہ وہ تین آدمیوں کی ایک کمیٹی بنا دے گی ۔ اور یہ تین آدمیوں کی کمیٹی اس چیئرمین اور ممبر کی علیحدگی کی سفارش کر سکتی ہے اور انہیں ہٹایا

جا سکتا ہے اور یہ بھی تشریح نہیں کی گئی کہ یہ تین آدمی کون ہوں گے کہ جنہوں نے ہائی کورٹ کے جج کو ہٹانا ہے ۔ جنہوں نے ان ٹریبونلز کے اہم ترین ممبران کو علیحدہ کرنا ہے اور فارغ کرنا ہے وہ تین آدمی کون سے ہوں گے ۔ ان کی کیا کوالیفیکیشنز ہوں گی ۔ چاہے آپ اپنی پیپلز پارٹی کے تین چیئرمین مقرر کر دیں اور کہیں کہ آپ ان ججوں کو نکال دیں ۔ ہے کوئی پابندی قانون میں ؟ میں مانتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب یا موجودہ وزیر اعلیٰ اس کا اس طرح استعمال نہیں کریں گے ۔ لیکن یہ قانون صرف آپ کی حد تک نہیں ہے یہ کوئی میعادی قانون نہیں ۔ یہ قانون کسی ایک ٹرم سے تعلق نہیں رکھتا ۔ آپ ہر قانون بناتے وقت یہ نہ سوچا کریں کہ ہم اس کا غلط استعمال نہیں کریں گے بلکہ قانون کو اس طرح سے بنایا جائے کہ اگر کوئی شخص اس کا غلط استعمال کرنا بھی چاہے تو نہ کر سکے ۔ کیا آپ نے ایسی کوئی پابندی رکھی ہے ؟ چیئرمین تو ہو ہائی کورٹ کا جج اور علیحدہ کریں آپ کے معمولی سے تین آدمی جو بھی آپ مقرر کر دیں ! میں مثال کے طور پر بتا رہا ہوں کہ کوئی شخص اطمینان کر سکتا ہے کہ یہ تین آدمیوں کی کمیٹی میرا فیصلہ کرنے کی اہل نہیں ؟ قانون میں اس قسم کی کوئی پابندی نہیں ۔ اس قسم کے قوانین بنا کر فریب دینے کی کوشش نہ کریں ۔ اتنے اچھے ٹریبونل کو اس انداز سے مسخ کرنے کی کوشش نہ کریں ۔ وہ ٹریبونل صرف آپ کی منشا اور صوابدید کا محتاج ہو تو مجھے بتائیں کہ کیا وہ آپ کے کیے ہوئے فیصلے کے خلاف جج منٹ دے سکتا ہے ؟ یا کوئی کام کر سکتا ہے ؟ جسے یہ پتا ہو کہ حکومت جس وقت بھی چاہے مجھے فارغ کر سکتی ہے ، مجھے علیحدہ کر سکتی ہے ۔ اس کے لیے کوئی criteria نہیں ہے ، کوئی limitation نہیں ہے ۔ میں استدعا کروں گا کہ اتنے اچھے ٹریبونل کو اس طرح سے مسخ نہ کریں جو ملازمین کی واحد امید گاہ ہے ، جن کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں ۔ پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ وہ کوٹ میں بھی چلے جاتے تھے ، ہائی کورٹس بھی ان کے لیے کھلی ہوتی تھیں ، سپریم کورٹ کے دروازے بھی ان پر کھلے ہوتے تھے ۔ موجودہ حال میں تو اس ٹریبونل کے سوا اور کوئی امید گاہ نہیں ، وہ کہیں اور انصاف حاصل نہیں کر سکتے ۔ کم از کم اسی کو تو غیر جانب دار ادارہ بنا دیں ۔ یہ تو ایک ایسا ادارہ ہو جس پر ملازمین اعتماد کر سکیں اور عوام آپ کی تعریف کر سکیں ۔ اس کو اس طرح سے آپ ۔لیمیٹ کر رہے ہیں ۔ میں یہ

نہیں کہتا کہ ان کی علیحدگی کی آپ کوئی شق نہ رکھیں ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اگر آپ کا چیئرمین کرپٹ ہو جائے ، اگر ممبر کورپٹ ہو جائیں inefficient ہو جائیں incapaple of doing any service ہو جائیں ، ذہنی طور پر مفلوج ہو جائیں تو میں نہیں کہتا کہ آپ اس میں کوئی کلاز نہ رکھیں جن سے انہیں علیحدہ نہ کیا جا سکے ۔ یہ ہونی چاہیے ۔ ایسی صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں ۔ ان کی علیحدگی کی بھی ضرورت ہو سکتی ہے ، وہ مافوق البشر نہیں ہو سکتے ۔ مگر اس طرح سے ہونی چاہیے جو علیحدگی میں بھی انصاف کے تقاضے پورے کرے ۔ جو انہیں اطمینان دلا سکے کہ وہ صرف اسی صورت میں علیحدہ کیے جا سکتے ہیں جب ان سے قانون ناخوش ہو ، جب تک وہ کسی قسم کی برائی کے مرتکب نہ ہوں ۔ حکومت انہیں بلاوجہ علیحدہ کرنے کے لیے لاکھ زور لگائے ، لاکھ کوشش کرے ، وہ انہیں فارغ نہ کرسکے ۔ یہ اسی طرح ممکن ہوسکتا ہے کہ جب بھی کسی چیئرمین یا ممبر کی علیحدگی کا سوال پیدا ہو تو ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے پاس ریفرنس بھیجنا چاہیے ۔ ہائی کورٹ ان کی علیحدگی کے لیے ایک فل بنچ قائم کرے ۔ جو طریق کار ہائی کورٹ کے جج کی علیحدگی کا ہے ، اسی کو اختیار کیا جائے ۔ وہ اگر اس ریفرنس پر صاد کرے تو ہائی کورٹ کا چیف جسٹس اسی مقصد کے لیے فل بنچ تشکیل کرے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہائی کورٹ کے جج کی علیحدگی کا یہ طریقہ نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آئین میں بھی اس سے ملتا جلتا آرٹیکل انہوں نے رکھا ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو سپریم جوڈیشل کونسل کے متعلق ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔ وہاں تو ہم اس کے متعلق نہیں کہہ سکتے ۔ اس سے ملتا جلتا ہے ۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس طرح کا طریق کار آپ اس میں رکھیں تا کہ وہ آدمی نہایت خوش دلی ، اطمینان اور سکون سے اپنے فرائض انجام دے سکے ۔ اگر اس طرح کی شقیں رکھتے ہیں ، اگر اس طرح سے ٹریبونلز بناتے ہیں تو پھر اس ٹریبونل کے طریق کار کے پیش نظر ان غریب ملازمین کے لیے جو زیادتی کا شکار ہو جائیں ، انصاف حاصل کرنا بہت ہی مشکل ہو جائے گا ۔

جناب والا ۔ آپ اندازہ فرمائیں گے کہ ایک اتنا اچھا ٹریبونل ، ملازمین کے لیے واحد انصاف کا ادارہ بنایا جا رہا ہے لیکن اس کے ممبران کی میعاد صرف تین سال رکھی گئی ہے ۔ آپ نے اس میں پندرہ سال کی سروس کا تجربہ رکھا ہوا ہے ۔ پندرہ سال کی ملازمت کے بعد آپ ایک ملازم کو سرکاری افسر کو ٹریبونل کا چیئرمین بناتے ہیں جو اہلیت پر پورا اترتا ہے ۔ تین سال کے بعد اس کی ملازمت اٹھارہ سال ہو جائے گی ۔ ابھی اس نے بقیہ سروس بھی کرنی ہے ۔ وہ دوبارہ آ کر سروس میں شامل ہو جائے گا ۔ وہ دوبارہ آپ کا محتاج ہو جائے گا ۔ اس کے بعد اس نے پھر اپنی ڈیوٹی resume کرنی ہے ۔ اس قسم کی شرائط آپ کیوں رکھتے ہیں ۔ ان کی علیحدگی کی کوالیفکیشن جو ترمیم شدہ شکل میں میں نے عرض کی ہے ، اگر وہ آپ مان لیں تو وہ کے ہاتھ میں ہے ۔ پھر آپ اطمینان سے اس ٹریبونل کے ممبرز اور چیئرمین کو کام کرنے دیں ۔ ان کی حد عمر آپ نے مقرر کی ہے ، اس میں ہمیں اعتراض نہیں ۔ جب اس کی عمر زیادہ ہو جائے تو بے شک اس کو ریٹائر کر دیں اسے فارغ کر دیں ، اس میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ۔ لیکن اگر وہ صحیح کام کر رہے ہیں ، اس میں پورا تجربہ رکھتے ہیں تو پھر مجھے بتائیں کہ اس کی تین سال کی مدت رکھنے سے اسے عدم تحفظ کا شکار کیوں کر رہے ہیں ؟ یہ تاثر کیوں دے رہے ہیں کہ تین سال کے بعد پھر تم نے آ کر سروس میں شامل ہونا ہے ، تم نے پھر اسی کٹہرے میں بطور ملزم کے جا کر کھڑے ہونا ہے اور جا کے اس سے انصاف حاصل کرنا ہے اور پھر تم نے ہمارے رحم و کرم پر ہونا ہے ۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس طرح کے بنائے ہوئے قانون سے کسی قسم کا کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے ۔ یا ان ٹریبونلز کو ہم پھر ٹریبونلز کا نام دے سکتے ہیں ۔

جناب والا ۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں ایک اور عجیب سی نئی رخنہ اندازی حسب عادت اور حسب سابق محض اپنے چیلوں چانٹوں کی پرورش کرنے کے لیے کی گئی ہے ، جس قسم کا دنیا کی کسی عدالت میں انتظام نہیں ہے کہ عدالت کے باہر کوئی افسر مقرر کر دئے جائیں جو ان کی شہادتوں اور بیانات وغیرہ کو قلم بند کریں ۔ جناب والا ۔ آپ بھی ایک فاضل قانون دان ہیں ۔ میں آپ کی وساطت سے ایڈووکیٹ جنرل صاحب کی بھی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں جو آج اتفاق سے موجود ہیں ۔ آپ مجھے بتائیں کہ کیا دنیا کی کسی عدالت میں یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ جج شہادتیں بھی خود نہ سنے ، جس کے سامنے پورے

کوائف نہ سنے جائیں ۔ ایگزامینیشنز اور کراس ایگزامینیشنز ہوں جس جج کے سامنے نہ ہوں ، سارے پروسیجر باہر ہو جائیں اور جو فیصلہ جج کے پاس آئے تو وہ ان کاغذوں کو الٹ پلٹ کر ان کے مطابق فیصلہ دے دے ، کیا اسے انصاف کہیں گے ؟ کیا اسے عدالت کہیں گے ؟ کیا اس سے انصاف کے تقاضے پورے ہو جائیں گے ؟ ریڈر تو جج کے روبرو بیٹھ کر بیانات لکھتا ہے اور جو جج لکھائے وہ لکھتا جائے لیکن اس میں یہ ہے کہ وہ آفیسر اپنے طور پر شہادتیں ، مسل وغیرہ مکمل کرکے ٹریبونل کو پیش کر دے گا کہ جناب ، آپ دستخط کر دیں ۔ اس مسل کو دیکھ کر اس کے مطابق فیصلہ کر دیں ۔ یہ ایک نئی ساخت کی گئی ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں ۔ اس سے قانون کے تقاضے پورے نہیں ہوں گے ۔ اس طرح غلط استعمال ہوگا ۔ بلکہ یہ شق ٹریبونل کو ناکارہ بنا کر رکھ دے گی ، یہ ٹریبونل کو آرام طلب بنا دے گی کہ سب سے اہم کام کسی مقدمے میں شہادتوں کا لینا ہوا کرتا ہے ۔ اگر عدالت اس پر پورے طور پر اپنی توجہ مبذول نہیں کر سکتی تو وہ اس کا فیصلہ بھی نہیں کر سکتی جس عدالت کے سامنے شہادتیں ہی نہ ہوں وہ کس طرح سے فیصلہ کر سکتی ہے ۔ بالفرض حکومت اس کا غلط استعمال نہ کرائے ، اپنے آدمی مقرر نہ کرے، ایک سیکنڈ کے لیے فرض بھی کر لیا جائے کہ آپ نے چیئرمین کو ایک سہولت دے دی ہے ، اپنی اور اپنے ممبران کی سہولت کے لیے کہ کون اس بک بک اور جھک جھک میں پڑے ، کون شہادتیں لے کون ، کراس ایگزامینیشنز کرے ، چلو ہمیں اختیار ہے ، کر دو اور آدمی مقرر ، افسر بنا دو اور ہمارے نیچے ایک اور فوج ظفر موج ہو جائے اور بالکل تیار کرکے مسل ہمارے سامنے رکھے اور ہم اس پر دستخط کر دیں ۔ یہ وہ تقاضے پورے نہیں کرے گا ۔ اگر آپ اس ٹریبونل کو عدالت کا درجہ دینا چاہتے ہیں اور جس طرح آپ نے دیا ہے کہ اس پر سول پروسیجر کوڈ کا آپ نے اطلاق کیا ہے ۔ ان کو سول پروسیجر کوڈ کی بھی آپ نے پاورز دی ہیں تو پھر عدالت کو عدالت رہنے دیں ۔ اسے مذاق کا دفتر نہ بنائیں بلکہ انہیں جج رہنے دیں ۔ انہیں جج بنائیں تاکہ وہ انصاف کر سکیں اور انصاف کے تقاضے پورے کر سکیں ۔

جناب والا ۔ اس میں پورے طور پر یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ ان ٹریبونلز کو ہم ہائی کورٹ کے طرز پر ٹریبونلز بنا رہے ہیں اور ان ملازمین کا ہائی کورٹ کا درجہ رکھا گیا ہے اور اس کے لیے ہائی کورٹ کا پروسیجر

adopt ہوگا جس طرح ہائی کورٹ میں ہوتا ہے۔ جناب والا ۔ کوئی بھی کیس کوئی سنگل جج سن سکتا ہے کوئی ڈویژن بنچ سن سکتا ہے ۔ کوئی فل بنچ سن سکتا ہے ۔ تو ان میں یہ اختیار رکھا گیا ہے کہ اگر چیئرمین چاہے تو کسی بھی کیس میں سنگل بنچ یا ڈویژن بنچ قائم کر سکتا ہے ۔ ٹریبونلز کے ممبر صرف تین اور وہ تین ممبر جناب والا ۔ ڈویژن ہو سکتا ہے ۔ ایک سیکنڈ کے لیے ہم مان بھی لیں کہ چلئے کام کی جلدی ڈسپوزل کے لئے بہتر ڈسپوزل کے لیے یہ پروسیجر بہتر ہو سکتا ہے ۔ مگر اس میں بھی جناب والا یہ رکھ دیا گیا ہے کہ چیئرمین سنگل بنچ اور ڈویژن بنچ تو بنا سکتا ہے ان سنگل بنچز اود ڈویژن بنچز کو فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہے ۔ یہ عجب مذاق کا قانون ہے کہ اپنی ساری مسل تیار کر کے پھر وہ سارا ٹریبونل بیٹھ کر اس فیصلہ کو دیکھے گا ۔ پھر وہ تین پر مشتمل ٹریبونل announce کرے تب وہ فیصلہ ہو سکتا ہے اور پھر جناب والا ۔ اس میں اس قسم کے lacunas بھی رکھے گئے ہیں کہ ایک طرف تو یہ رکھ دیا گیا ہے کہ وہ constituted سنگل بنچ یا ڈویژن بنچ اس petition کا فیصلہ نہیں کر سکتا ہے اس review کا اس appeal کا فیصلہ وہ سالم ٹریبونل بیٹھ کر سنا سکتا ہے اور دوسری طرف آگے چل کر جناب والا ۔ procedure lay down کیا گیا ہے تو اس میں لکھ دیا گیا ہے کہ جب ابتدائی سماعت کے لیے کوئی اپیل پیش ہو تو کوئی بھی سنگل جج کوئی بھی ڈویژن بنچ اس کو جناب والا ابتدائی سماعت میں ہی فارغ کر سکتا ہے اصل قانون میں یہ لکھ دیا گیا ہے کہ سنگل بنچ یا ڈویژن بنچ کو تو فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہے اور آگے پروسیجر میں جناب والا ۔ یہ رکھ دیا گیا ہے کہ وہ چاہے تو ابتدائی سماعت میں ہی اس کو admit نہ کرے اور خارج کر دے ۔ کیا وہ ابتدائی سماعت میں خارج کرنا فیصلہ نہیں ہوتا ۔ وہ اس کے حقوق کو متاثر نہیں کرتا اور کیا یہ lacuna لاء کا lacuna نہیں ہے کہ اصل قانون میں تو انہیں فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہے اور شیڈول میں پروسیجر اپنا کر انہیں فیصلے کا اختیار دے رہے ہیں ۔ اس طرح سے اس قانون کے ساتھ جناب والا ۔ مذاق کرنے کی کوشش کی گئی ہے میں اس سلسلے میں ان کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر حکومت اس بل کو صحیح بل بنانا چاہتی ہے اگر حکومت اس بل کے ذریعہ سے ملازمین کے آنسو پونچھنا چاہتی ہے ۔ اگر ملازمین کی صحیح معنوں میں اشک شوئی کرنا چاہتی ہے تو پھر انہیں میری

بتلائی ہوئی تجاویز کے مطابق اس بل میں ترمیم کرنی چاہیے ۔ اس کو بہتر انداز میں پیش کرنا چاہیے اور وہ خامیاں اور خرابیاں جو آپ کی نیت کے بارہ میں شکوک و شبہات پیدا کرتی ہیں ان کو دور کرنا چاہئے تاکہ یہ ٹریبونل آزاد اریبونل کہلا سکے اور کسی بھی فرد سے ۔ کسی بھی حاکم کسی بھی حکومت سے متاثر ہوئے بغیر غیر جانبداری سے وہ فیصلے صادر کر سکیں ۔ یہ ایک واحد عدالت ہے جس سے انہوں نے انصاف حاصل کرنا ہے اور وہ عدالت صحیح معنوں میں عدالت کہلائے گی تاکہ آپ کے لیے نیک نامی کی موجب بن سکے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the Punjab Administrative Tribunals Bill, 1974, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 25th July, 1974.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question is :

That the Punjab Administrative Tribunals Bill, 1974, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 20th July, 1974.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question is :

That the Punjab Administrative Tribunals Bill, 1974, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 15th July, 1974.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question before the House is :

That the Punjab Administrative Tribunals Bill, 1974. be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report the con by the 28th July, 1974

1. **Allama Rehmatullah Arshad**
2. **Malik Ghulam Mustafa Khar**
3. Chaudhry Mumtaz Ahmad Kahloon
4. **Chaudhry Muhammad Irshad**
5. **Chaudhry Talib Hussain**
6. **Malik Mukhtar Ahmad Awan**

7. Chaudhry Muhammad Yaqub Awan
8. Makhdumzada Syed Hasan Mahmud
9. Makhdum Hamid-ud-Din
10. Syed Ahmad Nawaz Shah Gardezi
11. Mr. Abdul Hafeez Kardar
12. Chaudhary Muhammad Anwar Samma
13. Mian Iftikhar Ahmad Tari
14. Mr. Abdul Ghaffar Khan
15. Mian Khurshid Anwar (The mover).

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question is :

That the Punjab Administrative Tribunals Bill, 1974 be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by the 20th July, 1974 :

1. Chaudhry Muhammad Yaqub Awan
2. Chaudhry Ghulam Qadir
3. Malik Ghulam Nabi
4. Chaudhry Ali Bahadar Khan
5. Allama Rehmatullah Arshad
6. Syed Tabish Alwari
7. Mr. Nasir Ali Khan Baloch
8. Haji Muhammad Saifullah Khan
9. Makhdumzada Syed Hassan Mahmud (The mover).

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question is :

That the Punjab Administrative Tribunals Bill, 1974, be referred to a Select Committee consisting of the following Members with the instructions to report thereon by 15th July, 1974.

1. Mian Khurshid Anwar
2. Malik Khaliq Dad Khan Bandial.
3. Mian Muhammad Afzal Haydt.
4. Chaudhry Amanullah Lak.
5. Chaudhary Muhammad Anwar Samma.
6. Mrs. Syeda Abida Hussain.
7. Mr. Shamim Ahmad Khan.
8. Malik Muhammad Ali Khan.
9. Syed Tabish Alwari.
10. Haji Muhammad Saifullah Khan (The mover).

(The motion was lost)

Mr. Speaker : Minister for Law.

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ فاضل اراکین حزب اختلاف کی طرف سے حقیقت کو تسلم کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ انہوں نے اس بل کی تعریف کرنا چاہی لیکن آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی کوئی ایک کام خاص عرصہ سے کرتا چلا آیا ہو تو اس کے لیے مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی عادت میں تبدیلی پیدا کرے لیکن آپ نے ان کی تقریروں سے مشاھدہ کیا ہو گا کہ انہوں نے فی الوقع اس بل کی تعریف کی ہے اور یہ پہلا بل ہے جس کے لیے اپوزیشن کی طرف سے اس ہاؤس میں تعریف کی گئی ہے ۔ چند ایک اعتراضات اور خدشات کا ذکر کیا گیا ہے ۔ میں اس سلسلہ میں اپنے ان فاضل دوستوں کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس بل میں جیسا کہ وہ کہتے ہیں کہ سطحی نظر میں تو خوبیاں ہی خوبیاں نظر آتی ہیں لیکن عمیق مطالعہ سے انہیں خدشات پیدا ہوئے ہیں اور ان خدشات کو دور کرنے کی کوشش کی ہے ۔

جناب والا ۔ سب سے پہلے جناب میاں خورشید انور صاحب نے صرف ایک خدشے کا اظہار کیا ہے کہ ٹریبونل میں اپنی پارٹی کے وکلاء کو ملازم کر لیں گے ۔ میں کو ان یقین دلاتا ہوں کہ ان ٹریبونلز میں جیسا کہ اس قانون میں لکھا گیا ہے کہ اہلیت رکھنے والے ہی آدمیوں کو مقرر کیا جائے گا نامزد کیا جائے گا اور کسی بھی شخص کو اس بنا پر کہ وہ کس پارٹی سے تعلق رکھتا ہے اور کس پارٹی سے اس کا واسطہ ہے اس کی کوئی consideration نہیں ہو گی ۔ میں جناب والا ۔ میں ان کی خدمت میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے آدمیوں کو ہی رکھا جائے گا جن کے پاس سچ ہو گا اور جو اپنی بات ثابت کر سکیں گے ۔ جناب والا ۔ آپ جانتے ہیں کہ آج سے کچھ عرصہ پیشتر سو وکلاء کو مجسٹریٹ رکھا جاتا تھا ۔ پبلک سروس کمیشن نے ان کا انتخاب کیا تھا لیکن حکومت کی طرف سے ان کی تقرری کا انکار کر دیا گیا تھا لیکن موجودہ حکومت پنجاب نے پبلک سروس کمشن کا احترام کرتے ہوئے اور اس بات سے قطع نظر کہ یہ وکلاء کس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ان کی تقرری کی گئی ۔ میں آپ کو دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ان میں سے زیادہ وکلاء جو مجسٹریٹ رکھے گئے ہیں وہ پیپلز پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے ہیں ۔ جب یہ حقیقت ہمارے پاس موجود ہے تو میری اس یقین دہانی پر میرے دوست یقیناً اس بات پر یقین کریں گے کہ کسی شخص کو پارٹی کی بنیاد پر اس ٹریبونل میں شامل نہیں کیا جائے گا ۔

جناب والا ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ٹریبونل کی تقرری کا اختیار حکومت کے پاس ہو ۔ یہ اعتراض اپنی جگہ اتنا بے وزن ہے کہ جناب والا ۔ آپ جانتے ہیں کہ ہائی کورٹ کے جج صاحبان کی تقرری بھی حکومت ہی کرتی ہے ۔ سپریم کورٹ کے جج صاحبان کی تقرری بھی حکومت ہی کرتی ہے میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے مقرر کردہ جج صاحبان ہائی عدلیہ کے جج صاحبان ہمیشہ انصاف کرتے ہیں اور انہوں نے کبھی حکومت کے دباؤ کو قبول نہیں کیا اور اس صورت میں جب ہم ٹریبونل میں ایسے اشخاص کو رکھیں گے جو ایک ہائی کورٹ کے جج کی تقرری کے لیے اہل ہوں وہ کسی صورت میں بھی حکومت کے دباؤ میں نہیں آئیں گے ۔ وہ یقیناً انصاف کریں گے ۔ چونکہ ان کی اہلیت ان کا معیار اتنا بلند ہے کہ وہ کسی صورت میں بھی اپنے معیار سے نیچے نہیں آسکیں گے ۔

جناب والا ۔ میرے فاضل دوست چوہدری امان اللہ صاحب کی بات کا میں جواب تو دیتا اور میں نے ان کی بات نوٹ کرنے کی بڑی کوشش کی لیکن مجھے کوئی بات سمجھ نہ آئی کہ میں کیا سمجھوں اور اس کا کیا جواب دوں ۔

(قہقہہ)

جناب والا ۔ معزز رکن حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب نے کچھ خدشات کا اظہار کیا ہے ۔ انہوں نے ایک اعتراض یہ کیا ہے کہ ایک کمیٹی تین آدمیوں کی بنائی جا سکتی ہے جو ان کو مقررہ میعاد سے پہلے علیحدہ کر سکتی ہے ۔ جناب والا۔ یہ بل میرے سامنے موجود ہے اس میں صرف اسی صورت میں مقررہ میعاد سے پہلے کسی ممبر کو یا کسی چیئرمین کو علیحدہ کیا جا سکتا ہے اگر وہ physically unfit ہو ۔ دماغی توازن ٹھیک نہ رکھتا ہو ۔ مینٹل کیس ہو جائے یا misconduct کا مرتکب ہو جائے ۔ اس کے علاوہ جناب والا ۔ کسی شخص کو جو ٹریبونل کا ممبر ہے یا چیئرمین ہے مقررہ میعاد سے پہلے علیحدہ نہیں کیا جائے گا ۔ اگر حاجی صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی شخص بیمار ہو جائے اور وہ جسمانی طور پر کام کرنے کے اہل نہ رہے اسے پھر بھی اس کام کے لیے رکھا جائے تو یہ نقصان ہی ہو گا ۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ جب کمیٹی مقرر ہو گی ۔ جب کسی آدمی کی

جسمانی یا اس کے دماغی مرض کا پتا کرنا ہو گا ۔ تو اس کے لیے ڈاکٹروں کا بورڈ ہو گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ پوائنٹ آف پرسنل اکسپلنیشن ۔ میں نے تو یہ اعتراض نہیں کیا تھا کہ یہ چیئرمین اگر کسی ممبر یا چیئرمین میں پائی جائیں تو اسے علیحدہ نہ کیا جائے ۔ میرے اعتراض کا وہ جواب دیں کہ وہ کمیٹی جس نے فیصلہ کرنا ہو کہ اس میں واقعی یہ برائیاں ہیں یا نہیں ہیں اس کو واضح کریں ۔ میں نے تو یہ اعتراض ہی نہیں کیا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اگر ہم کسی آدمی کی صحت کے متعلق پوچھنا چاہیں گے تو وہ ڈاکٹروں پر مشتمل کمیٹی سب بہتر کمیٹی ہو گی اور میں فاضل دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ اس صورت میں صرف مستند ڈاکٹر مشہور ڈاکٹروں کو عالم ڈاکٹروں کو اس کمیٹی میں رکھا جائے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیا ان میں ڈاکٹر عبدالخالق صاحب بھی ہو سکتے ہیں ؟

وزیر قانون ۔ یقیناً ہو سکتے ہیں ۔

جناب والا ۔ سروسز کے ساتھ بہت ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے آپ جانتے ہیں امریکہ جو اپنے آپ کو جمہوریت کا گہوارہ کہلاتا ہے ۔ جہاں جمہوریت کی وجہ سے خوشحالی کا دور دورہ ہے ۔ جب بھی وہاں کوئی صدر بنتا ہے تو ہزاروں ملازمین اس کے ساتھ بدل جاتے ہیں ۔ یہ پولیسی ساز طاقت کے پاس ضرور اختیار رہنا چاہئے ۔

عوام جب انتخاب کرتے ہیں تو وہ کسی پارٹی کو یہ اختیار دیتے ہیں یا ممبران کو یہ اختیار دیتے ہیں تو ان کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ اپنی پولیسی پر عمل درآمد کرائیں پولیسی پر عمل درآمد کرانے کے لیے سروسز کا ان کے ساتھ متفق ہونا انتہائی ضروری ہے اور میں یہ دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ بات خوش آئند ہے کہ اگر کوئی ملازم منتخب ادارے کی پولیسی پر عمل کرنے سے گریز کرتا ہے تو اس کو سروسز میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے چونکہ جو منتخب لوگ ہیں ان کے پاس جو اختیار ہے وہ انہیں ملک کے عوام نے دیا ہے جو اس ملک کے مالک ہیں اور ان کو اپنی پولیسی پر عمل کرانے کا

حق پہنچتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ میں ہزاروں ملازمین صدر کی تبدیلی کے ساتھ تبدیل ہو جاتے ہیں ۔

جناب والا ۔ ایک اعتراض اور کیا گیا ہے کہ ممبر کے لیے جو بات رکھی گئی ہے کہ وہ سرکاری ملازم ہو اور اس کا تجربہ کم از کم 15 سال کا ہو پندرہ سال کی اس کی سروس ہو ہم نے بہت کوشش کی ہے کہ جہاں چیئرمین ہائی کورٹ کے جج کی اہلیت کا حامل ہو گا وہاں ایک آدمی ایسا بھی ہونا چاہئے جو اس طبقہ سے تعلق رکھتا ہو جس طبقہ سے وہ ملازم ہے جس کا کیس اس کے سامنے ہے کیونکہ اس کا تجربہ اس بات کے لیے ضروری ہے کہ وہ کیس کا صحیح فیصلہ کرسکے ہم نے قید اس لیے نہیں لگائی کہ ہم صرف انجینئرز کو ہی ممبر رکھیں گے ہم صرف ججز کو ہی ممبر رکھیں گے ۔ جناب والا ۔ مختلف قسم کے ٹریبونلز ہوں گے مختلف سروسز کے آدمیوں کے کیسز بھی ہوں گے اگر کسی انجینئر کا کیس ہے تو اس میں پندرہ سال کا تجربہ رکھنے والے اگر انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کا آدمی اس ٹریبونل میں شامل ہوگا تو یقینی طور پر وہ بہتر فیصلہ دے سکے گا اور میں اپنے فاضل دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ جس طرح میں نے پہلے آپ سے وعدہ کیا ہے ہم نے ہر بات حق اور صداقت کے مطابق کی ہے اور ان کی تقرری حق اور صداقت کے مطابق ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔

That the Punjab Administrative Tribunals Bill, 1974, as recommended by the Standing Committee on Services General Administration and Information, be taken into consideration at once.

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: The House is adjourned till 9.00 A.M. tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس 4 جون 1974ء بروز منگل 9 بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہوگیا)

فہرست

(بحوالہ نشان زدہ سوال نمبر 4155)

تحصیل پھالیہ ۔ ضلع گجرات میں سیلاب سے متاثرہ دیہاتوں کی فہرست

1 ۔ ملک وال ۔
2 ۔ نصیر پور ۔
3 ۔ چک دادن ۔
4 ۔ بادشاہ پور ۔
5 ۔ کرتو والا ۔
6 ۔ ہریا ۔
7 ۔ مراد وال ۔
8 ۔ کٹو وال ۔
9 ۔ بھابھرا ۔
10 ۔ کاہرا ۔
11 ۔ بھاگووال ۔
12 ۔ نور پور پیراں ۔
13 ۔ ماجھی ۔
14 ۔ واڑہ چیمیاں ۔
15 ۔ کوٹ آدمنہ ۔
16 ۔ پنڈی الیانی ۔
17 ۔ کوٹ جھرانا ۔
81 ۔ بگا ۔
19 ۔ آہلہ ۔
20 ۔ دتو جوہر ۔
21 ۔ چک دوارکا ۔
22 ۔ کوٹ پیراں ۔
23 ۔ کھیوا ۔
24 ۔ محبت پور ۔
25 ۔ کھرل محبت پور ۔
26 ۔ گڑھی لطف ۔

27 ۔ گڑھی گوہر خاں ۔
28 ۔ گڑھی لچھا سنگھ ۔
29 ۔ چک سردار پال سنگھ ۔
30 ۔ گوہرا ۔
31 ۔ نوتھہ ۔
32 ۔ نواں لوک ۔
33 ۔ کوٹ جالیاں ۔
34 ۔ اراضی ہائی لڈن ۔
35 ۔ میرخانی ۔
36 ۔ سونگ ۔
37 ۔ کوٹلی افغاناں ۔
38 ۔ واڑہ بالیاں ۔
39 ۔ دھنی ۔
40 ۔ رسول ۔
41 ۔ چک بکال ۔
42 ۔ کوٹ اسلام ۔
43 ۔ چک شیر محمد ۔
44 ۔ سیویا ۔
45 ۔ ڈھوک نواں لوک ۔
46 ۔ ڈھوک قصاب ۔
47 ۔ ٹبی مالووال ۔
48 ۔ موجیاں والی ۔
49 ۔ جھنڈا چوہان ۔
50 ۔ ساندان والا ۔
51 ۔ چچڑاں والی ۔
52 ۔ نور جمال ۔
53 ۔ چک خواجہ ۔
54 ۔ رسول پور ۔
55 ۔ چک جیون ۔
56 ۔ خصلاں والا ۔

57 ۔ چران والا ۔
58 ۔ چک سیدہ ۔
59 ۔ چرن والا ۔
60 ۔ تھٹہ امیر ۔
61 ۔ تھٹہ حسن ۔
62 ۔ نور پور ۔
63 ۔ لسوڑی خورد ۔
64 ۔ راجوا ۔
65 ۔ لسوڑی کلاں ۔
66 ۔ بیگر خورد ۔
67 ۔ بھنڈر کلاں ۔
68 ۔ کوٹلی قاضی ۔
69 ۔ کوٹلی خورد ۔
70 ۔ بیلاں ۔
71 ۔ گڈھو سلطان ۔
72 ۔ سنتھال ۔
73 ۔ آڈو سروالی ۔
74 ۔ شیخ علی پور ۔
75 ۔ کوٹ ملتانیاں والا ۔
76 ۔ کوٹ غلام رسول ۔
77 ۔ لوہا ٹبا ۔
78 ۔ پھاڑیاں والی ۔
79 ۔ بھنڈر خورد ۔
80 ۔ سوہاوا وڑیچاں ۔
81 ۔ حیفی مست ۔
82 ۔ بصیر خورد ۔
83 ۔ چک جانو خورد ۔
84 ۔ بسی کلاں ۔
85 ۔ چک جانو کلاں ۔
86 ۔ ارزانی ۔

87 ۔ گاگو کے ۔
88 ۔ چکراہ ۔
89 ۔ ہیکراں .والا ۔
90 ۔ مالیاں ۔
91 ۔ دوبرجی ۔
92 ۔ رکھ کوٹلی قاضی ۔
93 ۔ رن سیکے ۔
94 ۔ کھیاں ۔
95 ۔ دورائے ۔
96 ۔ رتی پنڈی ۔
97 ۔ گھیدوں ۔
98 ۔ کاموتی ۔
99 ۔ چھاڑ کا ۔
100 ۔ لانگ ۔
101 ۔ سعداللہ پور ۔
102 ۔ چک ظہیر ۔
103 ۔ چک مٹھا ۔
104 ۔ پنڈی ٹھوہراں ۔
105 ۔ کوٹ پاجو ۔
106 ۔ نارنگ ۔
107 ۔ کھسر ۔
108 ۔ جوکالیاں ۔
109 ۔ چنی جہانیاں ۔
110 ۔ پنڈی کالو ۔
111 ۔ جانو کے ۔
112 ۔ رنمل ۔
113 ۔ تھٹہ عالیہ ۔
114 ۔ تھٹہ نکا ۔

115 ۔ کوٹلہ محمد شاہ ۔
116 ۔ کوٹ کاکے شاہ ۔
117 ۔ کوٹ شن پال ۔
118 ۔ کوٹ ستار مغربی ۔
119 ۔ چھنی محرم ۔
120 ۔ بیلہ مشتر کہ ۔
121 ۔ بلہری ۔
122 ۔ رنڈیالی ۔
123 ۔ رتو ۔
124 ۔ کوٹ رحم شاہ ۔
125 ۔ سرے ۔
126 ۔ لوک ۔
127 ۔ چک دالہ ۔
128 ۔ میرے والہ ۔
129 ۔ بھرسے ۔
130 ۔ بھکت ۔
131 ۔ ساھیاں والہ ۔
132 ۔ ساھن پال ۔
133 ۔ سراگ ۔
134 ۔ اکرویا ۔
135 ۔ دھنولہ ۔
136 ۔ کوٹھا بھولہ ۔
137 ۔ باہو ۔
138 ۔ مانگا ۔
139 ۔ بوج کھانیاں ۔
140 ۔ تھٹی مرید ۔
141 ۔ رگھ ۔
142 ۔ روگ ۔

143 ۔ رالیکے ۔
144 ۔ گاجن ۔
145 ۔ سلیان ۔
145 ۔ چک لا کھیا ۔
147 ۔ جھنی سیداں
148 ۔ تھٹہ حکیم والا ۔
149 ۔ کالا شادیاں ۔
150 ۔ متمل ۔
151 ۔ تھٹہ جل جوئیاں ۔
152 ۔ تھٹہ خان محمد ۔
153 ۔ جگو کلاں ۔
154 ۔ جگو خورد ۔
155 ۔ گڈ گور ۔
156 ۔ تن پور ۔
157 ۔ قادر آباد ۔
158 جھنی مغلاں ۔
159 ۔ رکھ جنی مغلاں ۔
160 ۔ کوڑے کرم شاہ
161 ۔ الہن ۔
162 ۔ دھرم کوٹ ۔
163 ۔ تھٹی شاہ محمد ۔
164 ۔ کھور کوٹ ۔
165 ۔ چوک کلاں ۔
166 ۔ نوشیرہ ۔
167 ۔ میلو کہنہ ۔
168 ۔ سیدہ ۔
169 ۔ ڈنڈ کا ۔
170 ۔ بھیگی والا ۔

171 ۔ بھویا حسن ۔
172 ۔ مٹو ۔
173 ۔ میلو نو ۔
174 ۔ دیوی گڑھ ۔
175 ۔ برج بخت ۔
176 ۔ فرخ پور نو ۔
177 ۔ فرخ پور کو ہنہ ۔
178 ۔ بھٹہ نو ۔
179 ۔ بھٹہ کوہنہ ۔
180 ۔ برج مرلان ۔
181 ۔ برج گاھنا ۔
182 ۔ ٹھٹی مرلاں ۔
183 ۔ برج توتھراں ۔
184 ۔ دھنی خورد ۔
185 ۔ دھنی کلاں ۔
186 ۔ چک شہباز ۔
187 ۔ چک میاں ۔
188 ۔ چکی گھنا ۔
189 ۔ گھیرے ۔
190 ۔ چیٹو ۔
191 ۔ ولایت والا ۔
192 ۔ کھمپ کلاں ۔
193 ۔ چوٹ کلاں ۔
194 ۔ بستی مخدوم ۔
195 ۔ ھمبر ۔
196 ۔ گڑھ لکاں ۔
197 ۔ چک چوٹ ۔
198 ۔ چک چکوری ۔

199 ۔ نور پور کتوانی ۔
200 ۔ کبوکرا ۔
201 ۔ کھمب عالم ۔
202 ۔ اکال گڑھ ۔
203 ۔ قلعہ سردار سوار سنگھ ۔
204 ۔ بھیرو وال ۔
205 ۔ کانیاں والہ ۔
206 ۔ تلن والا ۔
207 ۔ ٹھاکر کلاں ۔
208 ۔ وریام ۔
209 ۔ فتو والہ ۔
210 ۔ ٹھاکر مینا ۔
211 ۔ چانیاں والا ۔
212 ۔ چنی مرلان ۔
213 ۔ برج عمر ۔
214 ۔ برج حسن ۔
215 ۔ اورلے ۔
216 ۔ مرید ۔

گوشوارہ

(بحوالہ نشان زدہ سوال نمبر 5303)

فہرست کلیات متاثرین سیلاب 1973ء جن کو امداد دی گئی

نمبر شمار	نام موضع	تحصیل
1 ۔	صبون لینڈر	نارووال
2 ۔	گالدووال	"
3 ۔	کلہ منڈیالہ	"
4 ۔	بھنیاں	"
5 ۔	کھجیاں	"
6 ۔	داہوالہ ملاحاں	"

7 ۔	تانگ چانیہ	"
8 ۔	دابوالہ راجپوتاں	"
9 ۔	شاہ پور	"
10 ۔	سیاری ملاحاں	"
11 ۔	داؤد	"
12 ۔	موجو کے بیٹ	"
13 ۔	سکندرہ آباد	"
14 ۔	ستیا بھیٹا	"
15 ۔	فیروز کے بیٹ	"
16 ۔	ھندرزنہ	نارووال
17 ۔	الدھیرا	"
18 ۔	منگل رویہ	"
19 ۔	کوٹلی منصبداد	"
20 ۔	زمرد کے بیٹ	"
21 ۔	ماچ	"
22 ۔	داؤد افتاناں	"
23 ۔	ہنجووال	"
24 ۔	ڈیریانوالہ	"
25 ۔	سلد منڈی	"
26 ۔	حاجی والہ	"
27 ۔	سندرالہ	"
28 ۔	کوٹلی حسن شاہ	"
29 ۔	باٹھانوالہ	"
30 ۔	جاسکے	"
31 ۔	نتھے وال	"
32 ۔	کوٹ شاہ	"
33 ۔	کل	"
34 ۔	بنگالہ	"

35	قلعہ راجہ سنگھ	نارووال
36	تھل سیاں	"
37	نور کوٹ	"
38	شمسہ	"
39	بدو ملہی	"
40	لنگے والی	"
41	ناگرے	"
42	تکیہ کلاں	"
43	کوٹلی باجوہ	"
44	ساکیکے کلاں	"
45	چک نہیڈا	"
46	سیاولی نانول	"
47	سینکے	"
48	میلے والی	"
49	رانا	"
50	پورانہ دریہ	"
51	ملیا آباد	"
52	دودے والی	"
53	خیریانوالی	"
54	سیار شریف	"
55	بھیروال	"
56	بنگلی	"
57	لاسوری	"
58	دوآنہ	"
59	عنائت پور	"
60	بھسی پور	"
61	راھک	"
62	بجا پورا	"
63	منڈی دھونیان	"

64 ۔	ٹھڈیال	نارووال
65 ۔	چک مالک	شکر گڑھ
66 ۔	بنگلی	"
67 ۔	منجی تور	"

فہرست دیہات متاثرین سیلاب 1973ء جن کو امداد دی گئی

نمبر شمار	نام موضع	تحصیل
		شکر گڑھ
68 ۔	دودہ	"
69	کومیلیاں	"
70	راٹیوال	"
71	ڈوٹلی پرکولاں	"
72	فریدے	"
73 ۔	ڈراچ	"
74 ۔	مریدکے	"
75 ۔	آڈا	"
76 ۔	ناصر پور	"
77 ۔	سچن	"
78 ۔	گوجر طور	"
79 ۔	گول	"
80	لنگاہ	"
81	ڈیاہ نشانان	"
82 ۔	وہرم	"
83 ۔	تبوان	"
84 ۔	کوٹ بھٹہ	"
85 ۔	اولیا	"
86 ۔	بھٹیاں	"
87 ۔	فٹ دبور دیلات	"
88 ۔	ملیاں	"

89 .	شیخ پور ملاحاں	"
90 .	عسکا	"
91 .	مکھرال	"
92 .	سائید کھیڑا	"
93 .	ہوگیاں	شکرگڑھ
94 .	کالو کھیڑا	"
95 .	دریرہ پور کلاں	"
96 .	حرصاں ملاکہ	"
97 .	لسادکوٹ	"
98 .	حرصاں کیڑا	"
99 .	لوسکھرہ	"
100 .	جرمیاں سکھاں	"
101 .	گوارہ	"
102 .	قتوق چک	"
103 .	کوٹ دورنہ	"
104 .	دریا گوجراں	"
105 .	جوکھڑی	"
106 .	ولیورپورانہ	"
107 .	جتبا کھڑا	"
108 .	بیرہ گوجراں	"
109 .	میای منو	"
110 .	جوگیان	"
111 .	کالہ کوٹ	"
112 .	جابی پور	"
113 .	ریہ نگلی	"
114 .	ارسال	"
115 .	نثالی ورنہ	"

116 ۔	ہیکو چک	"
117 ۔	حلالی چک	"
118 ۔	ڈوگر	"
119 ۔	سکرنگیان	"
120 ۔	فیر پالی کلاں	"
	شکر گڑھ	
121 ۔	مینڈی خورد	"
122 ۔	کھوسہ	"
123 ۔	مکری	"
124 ۔	کوٹ کاہوان	"
125 ۔	فتح پور ورق خان	"
126 ۔	کاورجیبی	"
127 ۔	لندر کوٹ	"
128 ۔	سکورن واحد	"
129 ۔	منگل	"
130 ۔	بزرگ	"
131 ۔	سیکڑہ	"
132 ۔	نواں گھوکھر	"
133 ۔	سکو بک	"
134	لسو	"

کل 134 دیہات

فہرست دیہات متاثرین سیلاب 74 ۔ 1973ء جن کو امداد نہ دی گئی

نمبر شمار	نام موضع	تحصیل
		ناروال
1 ۔	رکھ جیون گورایہ	"
2 ۔	بھیلو والی	"

3 ۔	کلاس والی	نارووال
4 ۔	علی اور	"
5 ۔	اگریاں	"
		نارووال
6 ۔	کوٹلی نتھو والی	"
7 ۔	گوپال	"
8 ۔	بوکل بھار	"
9 ۔	ڈھلی	"
10 ۔	بالکے کلاں	"
11 ۔	کھوکھر والی	"
12 ۔	سوں والی	"
13 ۔	باٹھ	"
14 ۔	داتے والی	"
15 ۔	ردتداں	"
16 ۔	کوٹلی چمرگ	"
17 ۔	راو کے	"
18 ۔	سلوکے	"
19 ۔	ملی وال	"
20 ۔	گوپال پور	"
21 ۔	تتلہ	"
22 ۔	بڈھا ڈھولہ	"
23 ۔	درہوڑہ	"
24 ۔	بدھائی چیمہ	"
25 ۔	سنگرہ	"
26 ۔	میں	"
27 ۔	لوہوالی	"
28 ۔	اروکے سدو	"
29 ۔	مجاھد	"

30 ۔	شریف پور	"
	نارووال	
31 ۔	گنگ	"
32 ۔	کلر کوٹلی	"
33 ۔	حویلاں چانیہ	"
34 ۔	تھرپال	"
35 ۔	ساہیوال	"
36 ۔	میادتی ڈوگر	"
37 ۔	سرائے	"
38 ۔	اراضی غازی والی	"
39 ۔	لوے والی	"
40 ۔	قاضی جعفر آباد	"
41 ۔	بچھانہ	"
42 ۔	۔گل بچھانہ	"
43 ۔	پربال	"
44 ۔	چکری	"
45 ۔	فیروز کے	"
46 ۔	ڈوگہ سبزواں	"
47 ۔	کوٹلی ارساں	"
48 ۔	رجیب	"
49 ۔	متوکے	"
50 ۔	تیکے	"
51 ۔	کھسہ	"
52 ۔	ولیکے	"
53 ۔	رس	"
54 ۔	بھٹی وال	"
55 ۔	وہل	"
56 ۔	رہشہ لور	"

نمبر شمار	موضع	تحصیل
57	کھارا	نارووال
58	میگا	"
59	لک عمر	"
60	سٹیاں	"
61	پولگ	"
62	کلحانہ	"
63	عولہ فتح گڑھ	"
64	گل	"
65	میلو والہ	"
66	سرجا پور	"
67	تلونڈی باجوہ	"
68	سیدوکے	"
69	ورک ویران	"
70	لجے پور	"
71	سکو وال	"
72	سندھوان	"
73	اورنگ آباد	"
74	جانو والہ	"
75	کھرل	"
76	کیلے	"
77	کالو پلا	"
78	سدھیے	"
79	کھیت میلی	"
80	سنگراتی	"
81	پنڈ واسی	"
82	کھن وڈھ	"

نمبر شمار	نام موضع	تحصیل نارووال
83	بھو وال	"
84	تاج پور	"
85	جند وال	"
86	دلپور	"
87	کپو پختہ	"
88	چک سرپن	"
89	چک صفدر	"
90	جگڑ	"
91	حسن حسین	"
92	بدہائی	"
93	بو پور	"
94	سلو	"
95	کھمبو وال	"
96	کیھوا	"
97	نڈالی	"
98	ارجالی	"
99	رتن گڑھ	"
100	بھتیاں	"
101	چشتی والا ارتی	"
102	چشتی والا ملا	"
103	چشتی والا تبواں	"
104	ڈھٹی	"
105	بھولا کوہاں	"
106	بتکے	"
107	سالدہ فوری	"
108	گوجر وہلی	"
109	قلعہ نیو بھاسہ	"

110 ۔	گل	"
111 ۔	کوٹلی	"
112 ۔	چھپہ	"
113 ۔	چھکڑ	"
114 ۔	لڈوھا دھرک	"
115 ۔	صدالله بور	"
116 ۔	ٹیڑہ	"
117 ۔	چک کھوکھر	"
118 ۔	لاتی کلاں	"
119 ۔	راجو والی	"
120 ۔	چھجو کنبوہ	"
121 ۔	لیٹری کلاں	"
122 ۔	ٹیری خورد	"
123 ۔	سکرورکے	"
124 ۔	سکروڑی	"
125 ۔	سیو وال	"
126 ۔	چوگا	شکرگڑھ
127 ۔	اشنال	"
128 ۔	ملا	"
129 ۔	نڈھواں	"
130 ۔	بڈھاں	"
131 ۔	چک وخلا	"
132 ۔	کمٹ تاجو	"
133 ۔	سالو وال	"
134 ۔	کھو کھرکے	"
135 ۔	پنڈی چھنیاں	"
136 ۔	دانتری	"
137 ۔	رائے کھد	"
138 ۔	مد وال	"

139 ۔	بھالی	"
140 ۔	گور سیال	"
141 ۔	گسیال	"
142 ۔	بگو لدہ	"
143 ۔	دین پور کلاں	"
144 ۔	نبیال	"
145 ۔	دین پور خورد	"
146 ۔	انتو وال	"
147 ۔	شکر گڑھ	"
148 ۔	خرد وال	"
149 ۔	لگر دور	"
150 ۔	جیندرا	"
151 ۔	جھومیاں خورد	"
152 ۔	جھومیاں کلاں	"
153 ۔	فتح پور خورد	"
154 ۔	فتح پور کلاں	"
155 ۔	کردیلی خطہ	"
156 ۔	کومڈر	"
157 ۔	منصورہ	"
158 ۔	بھجنا	"
15 ۔	کٹاریاں	"
160 ۔	منگل	"
161 ۔	صالح پور	"
162 ۔	شیر پور	"
163 ۔	تلتھ پور بھادیں	"
164 ۔	سعید اللہ پور	"
165 ۔	بھنگال	"
166 ۔	بھگوپور	"
167 ۔	بھنگریاں	"

168 ۔	بھانڈا مگو مراں	"
169 ۔	مہدی پور	"
170 ۔	جھاڈریاں	"
170 ۔	فتو وال	"
171 ۔	جھاڈریاں	"
172 ۔	نانو وال	"
172 ۔	موڑ نوالہ	"
173 ۔	دریا اختتال	"
174 ۔	لکوٹرہ	"
175 ۔	دست پور	"
176 ۔	سلوترہ	"
177 ۔	کنکی	"
178 ۔	فتح پور کلاں	"
179 ۔	مدد کوٹھی	"
180 ۔	چیرماں	"
181 ۔	چک کوٹھی پورم	"
182 ۔	ساوکر	"
183 ۔	دریا چناں	"
184 ۔	دربساباں	"
185 ۔	گھوگل کلاں	"
186 ۔	جھجوال حتال	"
187 ۔	چک کوٹلی کلاں	"
188 ۔	چک کوہر کالپور	"
189 ۔	کوٹ لحبر	"
190 ۔	نتھو کوٹ	"
191 ۔	ڈھیگر	"
192 ۔	کلہ بیجرا	"
193 ۔	کھوتری خورد	"
194 ۔	کھوتری کلاں	"

195 ۔	چک شروانی	شکرگڑھ
196 ۔	کوٹ بڑکی	"
197 ۔	ساتو وال	"
198 ۔	دویوال	"
199 ۔	سلطان پورہ	"
200 ۔	متر پور	"
201 ۔	مصطفیٰ پور	"
202 ۔	چک افغاناں	"
203 ۔	قطر وال	"
204 ۔	بستیاں افغاناں	"
205 ۔	خانوں ورکاں	"
206 ۔	پیڈیوال	"
207 ۔	گیکراں	"
208 ۔	چک خلیل	"
209 ۔	ملو وال	"
210 ۔	روڑا	"
211 ۔	سکاوں تیرا	"
212 ۔	قلعہ الر	"
213 ۔	کنور دتو	"
214 ۔	الراں	"
215 ۔	منیڈ مالی خورد	"
216 ۔	منیڈ مالی کلاں	"
217 ۔	پھٹیاں	"
218 ۔	کوٹلی رامداس	"
219 ۔	کوٹلی تاریخاں	"
220 ۔	منڈھیں	"
221 ۔	کوٹلہ افغاناں	"
222 ۔	بھوپا	"

223 ۔	پالیوال	شکر گڑھ
224 ۔	تلواڑہ	"
225 ۔	ٹکڑر	"
226 ۔	دھارپوال	"
227 ۔	چغی لازن	"
228 ۔	سروڑ	"
229 ۔	رکھ مڈھا	"
230 ۔	دوات چک	"
231 ۔	چک السر	"
232 ۔	چک بھوپا	"
233 ۔	الیاس پور	"
234 ۔	کھرپال	"
235 ۔	پرجیاں	"
236 ۔	ڈلڈ وال	"
237 ۔	رودالہ	"
238 ۔	پریل	"
239 ۔	کوٹ نیال	"
240 ۔	سعیاں	"
241 ۔	کھنہ سیاں	"
242 ۔	پستو وال	"
243 ۔	جلدنہ	"
244 ۔	ڈھولہ	"
245 ۔	فتاح	"
246 ۔	چشتیاں	"
247 ۔	سترون صیاں	"
248 ۔	بالا گوجراں	"
249 ۔	پجاری	"

250 ۔	وڑائچ میورنج	شکر گڑھ
251 ۔	گوبال پور	"
252 ۔	کانیاں لوری	"
253 ۔	رسوال	"
254 ۔	پہارا	"
255 ۔	سالویشن	"
256 ۔	رتو چک جھڑ	"
257 ۔	میر محمد سیال	"
258 ۔	مہیال پور	"
259 ۔	لوے تحمد متاں	"
260 ۔	نووانہ	"
261 ۔	عنایت پور	"
262 ۔	وہن شاہ	"
263 ۔	سنو مٹی	"
264 ۔	ذکریہ	"
265 ۔	ابھال گوجر	"
266 ۔	ڈوگرہ	"
267 ۔	ہیٹی شروع	"
268 ۔	بدھن	"
269 ۔	چک قاضیاں	"
270 ۔	ہوشیار پور	"
271 ۔	خانپور میاں	"
272 ۔	دھر پور	"
273 ۔	دھرم پور	"
274 ۔	سلاد چک	"
275 ۔	حاجی پور	"
276 ۔	سلاجہال	"

277 ۔	ڈیکو وال	شکر گڑھ
278 ۔	ہیراتین	"
279 ۔	ستوال	"
280 ۔	عمری	"
281 ۔	امام شیخاں	"
282 ۔	نیکی جٹاں	"
283 ۔	لٹکو چک	"
284 ۔	ڈوگر	"
285 ۔	کھوکر	"
286 ۔	موسیٰ للاّ سہل	"
287 ۔	للروال	"
288 ۔	کروال	"
289 ۔	تر گھل	"
290 ۔	کوٹلی تسیاں	"
291 ۔	جومدے	"
292 ۔	ڈھنگ	"
293 ۔	ہڈ پوری	"
294 ۔	مہت پوری	"
295 ۔	جھنڈھا	"
296 ۔	کتیل	"
297 ۔	سومسوال	"
298 ۔	چھٹی بہاولنگر	"
299 ۔	کھر لوئے	"
300 ۔	لالیاں	"
301 ۔	بھائی پور	"
302 ۔	بالیاں وال	"
303 ۔	لصرا	"
304 ۔	لودھی لور دین	"

305 ۔	باکرنی	شکر گڑھ
306 ۔	کھر دانہ	"
307 ۔	کھرت پور	"
308 ۔	دھمور پور	"
309 ۔	کلا	"
310 ۔	اخلاص پور	"
311 ۔	خان	"
312 ۔	سمر	"
313 ۔	بلول پور	"
314 ۔	کیسٹ پور	"
315 ۔	مارک تھریال	"
316 ۔	چک اودھیا	"
317 ۔	کوٹلی گوجراں	"
318 ۔	کھلواں پور	"
319 ۔	جنجوعہ	"
320 ۔	سلطان پور	"

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا گیارھواں اجلاس

منگل ۔ 4 جون 1974ء
(سہ شنبہ ۔ 11 جمادی الاول 1394ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں 9 بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۝

پ ۷ ۔ س ۶ رکوع ۱۲ آیات ۵۱ تا ۵۳

اور جو لوگ خوف رکھتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے روبرو حاضر کئے جائیں گے اور جانتے ہیں۔ کہ میرے سوا انکا تو اُن کا کوئی دوست ہوگا۔ اور نہ سفارش کرنیوالا ان کو اس قرآن کے ذریعے سے نصیحت کرتا کہ پرہیزگار بنیں اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں۔ اور اس کی ذات کے طالب ہیں۔ اُن کو اپنے پاس سے مت نکالو ان کے حساب (اعمال) کی جوابدہی تم پر کچھ نہیں اور تمہارے حساب کی جوابدہی ان پر کچھ نہیں پس ایسا نہ کرنا اگر ان کو نکالو گے تو ظالموں میں ہو جاؤ گے اور اسی طرح ہم نے بعض لوگوں کی بعض سے آزمائش کی ہے کہ جو دولتمند ہیں وہ غریبوں کی نسبت کہتے ہیں کیا یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے ہم میں سے فضل کیا ہے۔ (خدا نے فرمایا) جاننا شکر کرنیوالوں سے واقف نہیں

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ

قابل التوا سوالات اور ان کے جوابات

ارسغان احمد قریشی ایڈووکیٹ علی پور پر مسلح حملہ

*5953 ۔ **سردار امجد حمید خان دستی :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل علی پور ضلع مظفر گڑھ کے ایک لیکچرار طالب حسین جعفری نے چند مسلح غنڈوں کی معیت میں ریوالور و بندوق سے مسٹر ارسغان احمد قریشی ایڈووکیٹ پر کچہری کے احاطہ میں حملہ کیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ حملہ اسسٹنٹ کمشنر علی پور مسٹر علی طاہر زیدی کے ایما پر کیا گیا تھا ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ مسٹر ارسغان قریشی مذکور نے اپنی جان بچانے کے لیے سول جج علی پور سید افضال حسین کاظمی کی عدالت میں بھاگ کر پناہ لی لیکن حملہ آوروں نے وہاں تک بھی مذکورہ وکیل صاحب کا تعاقب کیا تھا ۔

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ سول جج نے جب مقامی پولیس کو موقع پر طلب کیا تو لوگوں کا ہجوم اکٹھا ہوگیا تھا اور حملہ آور موقع سے فائدہ اٹھا کر بھاگ گئے تھے ۔

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اے ۔ سی علی پور کے خلاف قانون اور متشددانہ رویہ کے خلاف احتجاج کے طور پر اور اپنی جان کے خطرے کی وجہ سے علی پور کے تمام وکلاء نے عدالت اے ۔ سی مذکور میں مورخہ 14-5-1974 سے پیش ہونا بند کر دیا ہے جس کی وجہ سے فریقین مقدمہ اور عوام کو بے حد تکلیف ہے ۔

(و) اگر جزو ہائے (الف) تا (ہ) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے اس صورت حال سے نپٹنے کے لیے کیا اقدام کئے ہیں اور کیا حکومت یہ یقین دہانی کرانے کے لیے تیار ہے کہ اسے ۔ سی علی پور مذکور کے الزامات درست ثابت ہونے

کی صورت میں اس کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائے گی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ مظفر گڑھ کے ایک لیکچرار طالب حسین جعفری نے اپنی بیوی کے دو بھائیوں جن میں سے ایک کالج کا طالب علم ہے رمضان سے ملکر احمد ایڈووکیٹ پر کچہری کے احاطہ میں حملہ کیا تھا جس کا پس منظر دونوں فریقوں کا کوئی پرانا جھگڑا بیان کیا جاتا ہے ۔

(ب) ایسی کوئی شہادت نہیں ملتی جس سے یہ ظاہر ہو سکے کہ یہ حملہ اسسٹنٹ کمشنر علی پور مسٹر علی زیدی کے ایما پر کیا گیا ہے ۔

(ج) یہ درست ہے کہ رمضان قریشی اپنی جان بچانے کے لیے سول جج علی پور کی عدالت میں بھاگ گیا مگر یہ درست نہیں ہے کہ حملہ آوروں نے سول جج کے کمرہ میں بھی اس کا پیچھا کیا ۔

(د) یہ درست ہے کہ پولیس کے آنے سے پیشتر ہی حملہ آور فرار ہو چکے تھے تاہم بعد ازاں پولیس نے تینوں ملزموں کو بمعہ بندوق گرفتار کر لیا ۔

(ہ) جی ہاں ۔ بار ایسوسی ایشن علی پور نے اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت کا دو روز تک بائی کاٹ کیے رکھا مگر تیسرے روز عدالت میں مقدموں کے سلسلہ میں وکلا اپنے آپ پیش ہونے شروع ہوگئے تھے ۔

(و) پولیس نے فوری طور پر ملزموں کے خلاف زیر دفعہ 307۔504 تعزیرات پاکستان مقدمہ درج کیا اور ملزموں کو گرفتار کر لیا ۔ ایس ۔ پی مظفرگڑھ موقع پر گئے اور وکلاء کو خطاب کیا جس سے تمام وکلا صاحبان مطمئن ہو گئے ۔ اصل ملزم طالب حسین جعفری سے لائسنس یافتہ اسلحہ پولیس نے قبضہ میں لے لیا اور لائسنس منسوخ کرنے کے لیے عدالت مجاز سے رجوع کیا ۔

(ز) چونکہ اسسٹنٹ کمشنر علی پور کے خلاف الزام ثابت نہیں ہوا - اس لیے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی - البتہ حال ہی میں ان کا تبادلہ ہوگیا ہے -

سردار امجد حمید خان دستی : کیا یہ درست ہے کہ ایف - آئی - آر میں طالب حسین کا نام درج تھا اور اس کے ساتھ طاہر حسین زیدی کا نام بھی درج ہے ؟

وزیر تعلیم : verify کرکے جواب دیا جائے گا -

سردار امجد حمید خان دستی : کیا یہ بھی درست ہے کہ طاہر علی زیدی نے اپنا تبادلہ approach کرکے منسوخ کرا لیا ہے -

Mr. Speaker : He has been transferred. He has made a statment ; that is all right.

سردار امجد حمید خان دستی : کیا یہ بھی verify کرکے بتائیں گے -

مسٹر سپیکر : سردار صاحب یا تو آپ حتمی طور پر یہ کہیں کہ اس کا تبادلہ رک گیا ہے - لیکن آپ کہہ رہے ہیں کہ سننے میں آیا ہے -

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا! مجھے معلوم ہوا ہے تو سن کر ہی معلوم ہوا ہے - کوئی چیز پڑھ کر معلوم ہوتی ہے - کوئی چیز سن کر اور کوئی دیکھ کر معلوم ہوتی ہے -

وزیر تعلیم : جناب والا! مجھے اس کا جو جواب موصول ہوا ہے وہ یہ ہے کہ جواب دینے تک اس کا تبادلہ ہوگیا ہے -

مسٹر سپیکر : کیا یہ تبادلہ ان کے سوال پوچھنے اور آپ کا جواب آنے کے درمیان ہوا ہے ؟

وزیر تعلیم : جی ہاں -

مسٹر سپیکر : سردار صاحب وزیر موصوف کا کہنا یہ ہے کہ جب میں جواب دے رہا ہوں تو وہ تبدیل ہو چکے ہیں -

سردار امجد حمید خان دستی : جناب یہ بھی سنا ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ میں verify کروں گا -

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے - انہوں نے کہا ہے -

گورنمنٹ کالج برائے طالبات مظفر گڑھ میں لیکچرار کی تعیناتی

*6024 ۔ **سردار امجد حمید خان دستی :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جب سے گورنمنٹ کالج برائے طالبات مظفر گڑھ کا اجراء ہوا ہے اس میں انگریزی ۔ اردو ۔ ۔ فارسی بیالوجی ۔ میتھیمیٹکس ۔ فزکس جیسے ضروری مضامین کے لیے کوئی لیکچرار مقرر نہیں کیا گیا ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ موجودہ صورت حال کے پیش نظر آئندہ اس کالج میں کوئی لڑکی داخل ہونے کے لیے تیار نہیں اور یہاں کا عملہ جو پرنسپل کے علاوہ صرف دو لیکچراروں پر مشتمل ہے وہ بد دل ہو کر اس کالج سے تبادلہ کا خواہشمند ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت موجودہ صورت حال کو ختم کرنے کے لیے تیار ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) ۔ جی ایسا نہیں ۔ اردو کے سوا باقی تمام مضامین میں لیکچراروں کا تقرر کیا جا چکا ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے :

کیمسٹری ، بیالوجی ، عربی ، پولیٹیکل سائنس ، تاریخ اور معاشیات ان مضامین کے لیکچرار کالج میں اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہیں ، انگلش ، ریاضی ، فزکس اور شماریات ۔ ان مضامین میں لیکچراروں کی تقرری ہو چکی ہے مگر ابھی تک انہوں نے ڈیوٹی کے لیے رپورٹ نہیں کی ۔ اور امید یہ ہے کہ وہ گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد رپورٹ کر دیں گے اور اگر یہ حضرات یا یہ خواتین رپورٹ نہیں کریں گی تو ان کی جگہ نئے امیدواروں کو لگا دیا جائے گا ۔ فارسی کے مضمون کے لیکچرار نے 2 مئی 1974ء کو استعفےٰ دے دیا تھا ۔ اردو اور فارسی کے لیکچراروں کے تقرر کے احکامات جاری کیے جا رہے ہیں جو موسم گرما کی تعطیلات کے فوراً بعد اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں گے ۔

(ب) جی ، ایسا نہیں ۔ کالج کا عملہ اس وقت پرنسپل کے علاوہ چھ لیکچراروں پر مشتمل ہے اور تدریسی کام جاری ہے ۔ تمام خالی آسامیاں بھی نیا تعلیمی سال شروع ہونے سے پہلے پر کر دی جائیں گی اس لیے آئندہ تعلیمی سال میں طالبات کے بد دل ہو کر داخلہ نہ لینے کا کوئی جواز نہ ہوگا ۔

سردار امجد حمید خان دستی : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جب سے یہ کالج جاری ہوا ہے اس میں آج تک نہ انگریزی کا کوئی لیکچرار آیا ہے اور نہ ہی اردو کا ۔ کیا وہ اس سے مطمئن ہیں کہ ابھی تک لڑکیاں بددل نہیں ہوئیں اور وہ آئندہ داخلہ کے لیے تیار ہیں ؟

مسٹر سپیکر : یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے ۔ اگلا سوال سردار محمد عاشق ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! پہلے میرے ضمنی سوال کا جواب آنا چاہیے ۔ یہ بڑا اہم سوال ہے ۔

مسٹر سپیکر : اگر یہ ضمنی سوال بنتا تو میں اس کی ضرور اجازت دیتا ۔ انہوں نے کہا ہے کہ لڑکیاں بد دل نہیں اور آپ کہتے ہیں کہ وہ بددل ہیں ۔

It is a matter of opinion and I can't permit question of opinion in this House. I have called upon the next question

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! انہوں نے فرمایا ہے کہ وہاں تمام لیکچرار تعینات ہیں اور میں کہتا ہوں کہ وہاں پر کوئی لیکچرار نہیں آیا ۔

مسٹر سپیکر : سردار صاحب ! ضابطہ کے مطابق آپ اس کے خلاف ایک تحریک استحقاق پیش کر سکتے ہیں ؟

Discussion during Question Hour is not permissible.

سردار امجد حمید خان دستی : میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج تک وہاں کوئی لیکچرار نہیں آیا اس کی کیا وجہ ہے ؟

Mr. Speaker : The member may please resume his seat.

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! وہ verify کرنے کا وعدہ کر رہے ہیں ، آپ انہیں verify تو کرنے دیجیئے ۔

چوہدری محمد انور سمن : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! آپ کے اور

اس ایوان کے ڈسپلن کا یہ تقاضا ہے کہ جب تک آپ کسی ممبر کے سوال کے متعلق یہ فیصلہ نہ کریں کہ آیا یہ admissible ہے یا نہیں ۔ اس وقت تک اس کا سوال کا حق قائم رہتا ہے ۔ آپ نے غصہ میں جواب دیا اور مجھے بھی جھڑک دیا میں بھی اس سوال پر ضمنی سوال کرنا چاہتا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ فرمائیے ۔

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا ! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا میری بات اصولی طور پر درست ہے ۔

مسٹر سپیکر : جی ہاں ۔ درست ہے ۔ لیکن آپ یہ سوال کسی اور موقع پر کر لیں ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صارفین سے دوہرے ٹیرف کی وصولی

*2833 ۔ **سردار محمد عاشق** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ بجلی اپنے صارفین سے دوہرا ٹیرف وصول کرتا ہے یعنی ہارس پاور پر بھی اور یونٹوں کی تعداد پر بھی ٹیرف وصول کیا جاتا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ یونٹوں کی ریڈنگ میں محکمہ کے میٹر کلرک ٹیوب ویلوں اور دیگر چکیوں اور ملوں وغیرہ کے مالکان سے مل کر بجلی کے میٹروں میں ہیرا پھیری کرتے ہیں جس کی وجہ سے حکومت کو ہر ماہ نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ بجلی میٹر کلرکوں کو ہٹا کر بجلی کا کرایہ ماہوار ہارس پاور کے حساب سے وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک ایسا ہو جائے گا اور اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔ واپڈا ٹیوب ویل

اور 70 کلوواٹ سے بڑے صنعتی صارفین سے گورنمنٹ کی منظوری سے دوہرا ٹیرف وصول کرتا ہے۔

(ب) نہیں حقیقتاً ایسا نہیں ہے۔ میٹر کارک پونٹوں کی ریڈنگ لیتے ہیں اور محکمانہ قواعد کے مطابق ٹیوب ویلوں۔ چکیوں اور ملوں کی ریڈنگ میٹر انسپکٹر اور سب ڈویژنل آفیسر بھی چیک کرتے ہیں۔ کچھ صارفین اپنے بجلی کے میٹروں میں ہیرا پھیری خود ہی کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی کرواتے ہیں۔ ایسے کیسوں میں کسی میٹر ریڈر کا تعاون حاصل کرنے کے امکان ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ معاشرے کے دوسرے شعبوں میں بھی ممکن ہو سکتا ہے جس سے بہر حال حکومت کو نقصان ہوتا ہے۔

(ج) نہیں ماہوار ہارس پاور کے حساب سے اخراجات وصول کرنے کی فی الحال کوئی سکیم زیر غور نہیں کیونکہ یہ چھوٹے صارفین خاص طور پر ٹیوب ویل مالکان کے لیے نقصان دہ ہوگا۔ کیونکہ چھوٹے ٹیوب ویل صارفین کی بجلی کے پونٹوں کی کھپت کم ہوگی اور انہیں فی ہارس پاور کے حساب سے اتنا ہی بل دینا پڑے گا جتنا کہ زیادہ زمین کے مالکان کو دینا پڑے گا کیونکہ وہ زیادہ وقت ٹیوب ویل چلا کر اپنی زمین سیراب کر سکیں گے۔

(د) جیسے کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ فی الحال ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

چوہدری محمد انور سمن : جناب والا ! وزیر موصوف نے سوال کے جزو (ب) میں فرمایا ہے کہ ''کچھ صارفین اپنے بجلی کے میٹروں میں ہیرا پھیری خود بھی کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی کرواتے ہیں۔ ایسے کیسوں میں کسی میٹر ریڈر کا تعاون حاصل کرنے کے امکان بھی ہو سکتے ہیں''۔ کیا ایسی ہیرا پھیری کو روکنے کے لیے وزیر موصوف یا حکومت کوئی اقدام کر رہی ہے تاکہ اس نقصان سے بچا جا سکے ؟

مسٹر سپیکر : اس کا صوبائی حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

چوہدری محمد انور سمن : اگر وزیر موصوف دوسرے سوالات کا

جواب دے سکتے ہیں تو کیا وہ میرے ضمنی سوال کا جواب نہیں دے سکتے ۔

مسٹر سپیکر : اس کے متعلق آپ سمجھ لیں کہ کیا انتظامات ہیں ۔

WAPDA in not a provincial subject but, by courtesey, this arrangement has been made.

کہ ان کے public functionaries کے متعلق اس ایوان میں جواب دے دیا جائے ۔ لیکن ان کے orginisational functionaries کے متعلق کوئی سوال نہ پوچھا جائے اور نہ ہی پوچھا جاتا ہے ۔

چودھری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف اس بات کی وضاحت فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ اس سلسلہ میں اس معزز ایوان سے ایک قرار داد منظور کرکے بھیجی گئی تھی اور یہ بجلی کے ریٹ کے متعلق تھی ۔ اس پر کیا عمل درآمد ہوا ہے ؟

مسٹر سپیکر : کیا یہ بجلی کی چوری کے متعلق تھی ۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا ! یہ بجلی کے ریٹ کے متعلق تھی کہ وہ ختم کیا جائے اور اس کے متعلق ایوان میں ایک قرارداد پاس ہوئی تھی ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! جہاں تک چوری کا تعلق ہے ، جز (ب) میں خود ہی لکھا ہوا ہے کہ میٹر کارک ریڈنگ لیتے ہیں اور اس کو میٹر انسپکٹر اور سب ڈویژنل آفیسر چیک کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : اس سوال کو میں نے disallow کر دیا ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! پھر میں اپنا جواب واپس لیتا ہوں جو فاضل رکن چوھدری امان اللہ لک صاحب نے فرمایا ہے ، اس میں یہ ہے کہ ڈبل ٹیرف کا لینا یا اس کا چھوڑنا ایسا مسئلہ ہے جس میں چھوٹے صارفین متاثر ہوتے ہیں ۔ یہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ اس پر ہم تمام ممبر ، جو یہاں بہت سے ٹیوب ویل کے مالکان ہیں اور صارفین بھی ہوں گے ، اگر اس پر وہ متفق ہو جائیں ۔ میں نے آج صبح ہی سیکرٹری پاور کو بلایا ہوا تھا ۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ اس سے چھوٹے صارفین جن کی تعداد بہت زیادہ ہے ، ان کا فائدہ ہے ۔ وہ اس طرح سے کہ فرض کیا اگر ایک ٹیوب ویل خاص ہارس پاور کا ہے ۔ اگر ہارس پاور پر پیسے زیادہ لگے اور وہ ٹیوب ویل کا مالک جو چھوٹی زمین کا مالک ہے ، اور وہ تھوڑے گھنٹے چلاتا ہے ، اس کا یونٹ پر چارج کیا جاتا ہے تو

اس کو کم پیسے دینے پڑتے ہیں ۔ لیکن چونکہ ٹیوب ویل کی جو کیپسٹی ہے ، کلوواٹ کیپسٹی ، اس پر لگایا جائے گا تو اس کو نقصان رہے گا ۔ لیکن اگر اکثریت صارفین کی اپنے عوامی نمائندگان کے ذریعے سے یہ چاہے کہ فلاں طریقہ فکس ٹیرف والا اچھا ہے ، تو میں سمجھتا ہوں کہ واپڈا ایسی تجویز قبول کر لے گا ۔ لیکن ان کا صرف یہ اعتراض ہے کہ چھوٹے صارفین کو نقصان ہوگا ۔ اور یہ بات سمجھنی کوئی مشکل نہیں کہ اگر فکس چارج ہوگا بارس پاور پر تو جو لوگ تھوڑی دیر ٹیوب ویل استعمال کرتے ہیں ۔ ان کو زیادہ دینا پڑے گا اور جو لوگ زیادہ گھنٹے ٹیوب ویل استعمال کرتے ہیں وہ فائدے میں رہیں گے ۔

مسٹر محمد اشرف : جناب والا ! اس ایوان نے ٹیرف کے لیے متفقہ طور پر ایک ریزولیوشن پاس کیا تھا ، سنٹرل گورنمنٹ نے ابھی تک اس کا کوئی جواب نہیں دیا کہ اس قرارداد کا کیا بنا ؟

وزیر تعلیم : فاضل اراکین ایک علیحدہ سوال دے دیں کہ فلاں ریزولیوشن کا کیا بنا ، تو ہم ان سے جواب طلب کر لیں گے ۔

مسٹر محمد اشرف : جتنے بھی یہاں اسمبلی نے ریزولیوشن پاس کیے تھے۔ آج تک کسی کا جواب تک نہیں ملا ۔

Mr. Speaker : He would need a fresh question. This is an independent question.

چوہدری امان اللہ لک : وزیر موصوف اس کا جواب دے دیں ۔

Mr. Speaker : You can ask supplementary questions for their public functions.

چوہدری محمد انور سمہ : کیا ڈسٹری بیوشن آف پاور پراونشلائز ہو چکا ہے ؟

وزیر تعلیم : نہیں ۔ یہی اعتراض میں نے جناب والا کو لکھ کر بھیجا تھا ۔ بجلی کی جنریشن ، ٹرانسمشن ، ڈسٹریبیوشن فیڈرل سبجیکٹس ہیں ۔ یہ سوال کیسے آئے گا ؟ فاضل اراکین کو چونکہ نہیں پتا آپ نے لکھ کر مجھے بھیجا ہے کہ جب ملک معراج خالد یہاں وزیر اعلیٰ تھے تو انہوں نے ایک انڈر سٹینڈنگ دی تھی ۔ وہ صرف سوالوں کے جواب واپڈا کے لیے کر دیا کریں گے ۔ حالانکہ میں نے صبح ہی یہ خود اعتراض کیا تھا ۔

چوہدری محمد انور سمرا : اگر ہم سپلیمنٹری نہیں کر سکتے تو ہمیں اس سے بچائیں -

Mr. Speaker : That would be for the members not to ask questions for WAPDA.

کہ وہاں بجلی خراب ہے ، کیوں خراب ہے ، کس کا قصور ہے - کیونکہ کسی افیسر کے خلاف صوبائی حکومت چونکہ یکشن لے نہیں سکتی - اس لیے صوبائی حکومت اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ اس سے متعلق جواب دے سکے -

چودھری محمد انور سمرا : جناب والا ! کیا یہ مناسب ہے اگر ہم سپلمنٹری نہیں کر سکتے تو سوالوں کے جواب کا کیا مقصد ہے - میرا خیال ہے کہ آئندہ سے یہ مہربانی واپس لے لیں -

Mr. Speaker : That is for the members not to ask questions.

میاں خان محمد : کیا وزیر موصوف اس سلسلے میں اس ہاؤس کو یقین دہانی کرائیں گے - جبکہ ٹیرف کو ختم کرنے کے لیے ہاؤس کی قرارداد بھی ہے - کیا اب حکومت اس ٹیرف کو ختم کروانے کے لیے مرکزی حکومت پر زور ڈالے گی ؟

مسٹر سپیکر : اس کے لیے نیا سوال دیں - یہ وہی سوال ہے جو چودھری امان اللہ لک صاحب نے کیا ہے - آپ نے ذرا اس کو sophisticated کر دیا ہے -

چودھری امان اللہ لک : جناب والا ! میں درخواست کرتا ہوں کہ یہ نہایت اہم مسئلہ ہے اور لاکھوں عوام سے متعلق ہے - صرف یہ فرما دیں کہ ہاؤس کو اعتماد میں لیا جائے گا - نئے سوال کی ضرورت نہیں ہے -

میاں خان محمد : میرا سوال یہ ہے کہ کیا صوبائی حکومت سنٹرل حکومت سے یہ استدعا کرے گی کہ اس ٹیرف کو ختم کیا جائے ؟

مسٹر سپیکر : وزیر موصوف کا کہنا ہے کہ اس کے لیے نیا سوال درکار ہے تاکہ وہ غور کر کے اور گورنمنٹ کی پالیسی کو ماسٹر کر کے کچھ بتا سکیں - اگلا سوال سردار محمد عاشق

نمبر 2834 ۔ ویسے ایک بات جو میں کرنی نہیں چاہتا تھا وہ یہ ہے کہ بہت سے فاضل اراکین سوالوں کا نوٹس دے کر جب سوالوں کی باری آتی ہے تو وہ موجود نہیں ہوتے ۔ یہ پریکٹس کوئی مناسب معلوم نہیں ہوتی ۔

رائے سخاوت علی خان : مثلاً میرے ساتھی نے سوال دیا ہے جو کہ اب موجود نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : میں نے تو اس مسئلہ پر بہت فراخ دلی کا ثبوت دیا ہے ۔ لیکن دو دن سے میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ غالباً کوئی بھی سوال کرنے والا ممبر موجود نہیں ہوتا یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے ۔ نیشنل اسمبلی اور 1947ء سے پہلے سنٹرل اسمبلی میں by courtesy یہ سوال پوچھے جا سکتے تھے اور وہ بھی متعلقہ ممبر کی تحریری اتھارٹی سے کہ وہ کسی مجبوری کے تحت نہیں آ سکتے ہیں میں اس روایت کی حوصلہ شکنی کرنا چاہتا ہوں تا کہ فاضل اراکین خود ایوان میں موجود ہوں ۔

Chaudhri Muhammad Anwar Samma : But what is the reason that the Chair is feeling to be discourteous in furture when you have been courteous for the last two years and it has now become a precedent to some extent.

مسٹر سپیکر : میں نے تو خود ایک پریسیڈنٹ بنایا ہے ۔ مگر اس میں یہ ہے کہ اکثر سوال پوچھنے والے موجود ہوتے ہیں ، ایک آدھ سوال پوچھنے والا ممبر موجود نہیں ہوتا ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! اس ضمن میں ۔ میں وضاحت چاہوں گا ۔ اگر وزیر صاحب کسی سوال کا جواب دینے کے لیے ایک تاریخ مقرر کرتے ہیں اور پھر وہ اپنی مصروفیت کی بنا پر اس کو extend کر کے کسی اور تاریخ پر ڈال دیتے ہیں اور پھر تیسری تاریخ پر ۔ تو ان کے لیے بھی یہ پابندی ہے یا صرف غریب ممبران کے لیے ہی یہ پابندی ہے ۔

وزیر تعلیم : یہ بات میرے متعلق بالکل غلط ہے ۔ خود آپ نہیں آئے تھے ۔

Sardar Amjad Hamid Khan Dastl : I am not takling about you.

Minister for Education : Sorry.

مسٹر سپیکر : میں ابھی تک آپ کی بات سمجھ نہیں سکا۔

This has happened once only.

کہ ایک فاضل وزیر موجود نہ تھے اور ان کا ملتوی ہوا ہے۔

That has not been the practice and that has only been with the agreement of the House.

سردار امجد حمید خان دستی : میری گذارش یہ ہے کہ ایک شارٹ نوٹس سوال دیا گیا۔ متعلقہ وزیر نے ایک تاریخ دے دی۔ پھر مجھے اطلاع دے دی گئی کہ وہ ابھی تیار نہیں ہیں۔ اس لیے فلاں تاریخ کو جواب دیا جائے گا۔ پھر تیسری تاریخ دی۔ تو میں عرض کر رہا ہوں کہ ان کی سہولت کے لیے تو یہ کیا جا سکتا ہے لیکن ہمارے لیے نہیں۔

مسٹر سپیکر : کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ آئندہ سے وہ شارٹ نوٹس سوال entertian نہ کریں اور یہ کہیں کہ نارمل نوٹس کے ساتھ سوال آنا چاہیے ؟

S_rdar Amjad Hamid Khan Dasti : Once in a blue moon.

کوئی ممبر کسی وجہ سے غیر حاضر ہو جائے اور اس کے لیے ایک دن اگر ملتوی کر دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ میرے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے۔

Mr. Speaker : Suggest it to them but I cannot give them this advice.

سردار امجد حمید خان دستی : میں یہ نہیں عرض کر رہا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جس طرح وہ دن ملتوی کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر ہم کسی دن غیر حاضر ہوں یا کوئی مجبوری ہو تو جواب دوسرے دن پر ملتوی کر دیا جائے۔

صرف شدہ بجلی کی قیمت کی وصولی

***2834 ۔ سردار محمد عاشق :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب بھر میں کل کتنے ٹیوب ویل کتنی چکیاں اور کتنی ملیں بجلی سے چلائی جاتی ہیں۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ پاور اسٹیشنوں سے جتنے یونٹ بجلی فراہم

کی جاتی ہے اتنے یونٹوں کی رقم صارفین سے وصول نہیں ہوتی - اگر ایسا ہے تو کتنے یونٹوں کی رقم وصول ہونے سے رہ جاتی ہے -

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ ایسی تمام بجلی میٹر کلرکوں کی ملی بھگت سے خرد برد ہو جاتی ہے -

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ میٹر کلرکوں کی بددیانتی سے بچنے کے لیے صرف ہارس پاور کے حساب سے بجلی کی قیمت وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) پنجاب میں 30 جون 1972ء تک ٹیوب ویل اور صنعتی صارفین کی تعداد بالترتیب 40677 اور 50054 تھی چکیوں کی تعداد بھی صنعتی صارفین میں شامل ہے ان کی تعداد علیحدہ طور پر نہیں -

(ب) یہ حقیقت ہے کہ پاور سٹیشنوں پر جتنی بجلی پیدا ہوتی ہے اتنے یونٹوں کی رقم صارفین سے وصول نہیں ہوتی - بجلی کی پیداوار اور بجلی کی فروخت کا موجودہ فریق تقریباً 30 فیصد ہے اس 30 فی صد میں تقریباً 26 فیصد بجلی پاور سٹیشنوں ٹرانسفارمروں اور ترسیل لائنوں وغیرہ میں خرچ ہو جاتی ہے - جو کہ ریکارڈ نہیں کی جا سکتی - باقی چار فیصد چوری ہو جاتی ہے - یا میٹروں میں خرابی کی وجہ سے ریکارڈ نہیں ہوتی - جس کے لیے تحقیقاتی عملہ متعین ہے جس کی تفتیش پر بل ڈالے جاتے ہیں -

(ج) یہ بات مکمل طور پر صحیح نہیں ہے - اگر کوئی ایسا کیس محکمہ کے نوٹس میں آئے تو محکمانہ قواعد کے مطابق تحقیق کرنے پر جرم ثابت ہونے پر متعلقہ میٹر ریڈر کو سزا دی جاتی ہے -

(د) فی الحال ہارس پاور کے حساب سے بجلی کی قیمت وصول کرنے کی کوئی سکیم زیر غور نہیں ، کیونکہ یہ چھوٹے صارفین خاص طور پر ٹیوب ویل صارفین کے لیے بہت نقصان دہ ہوگا

کیونکہ چھوٹے صارفین کی بجلی کے یونٹوں کی کھپت کم ہوگی ۔ لیکن فی ہارس پاور کی مقررہ نرخ کے حساب سے انہیں بھی اتنا ہی بل ادا کرنا پڑیگا ۔ جتنا کہ بڑے زمینداروں کو اتنے ہارس پاور کی موٹر کے ٹیوب ویل پر ادا کرنا ہوگا ۔

رائے سخاوت علی خان : چاہے چھوٹے صارفین ہوں چاہے بڑے ، نقصان سبھی کو ہوتا ہے ۔ اگر اتفاق سے یا بور خراب ہونے سے کام بند ہو جاتا ہے تو ہم سے ٹیرف سسٹم کے مطابق پورا چارج کر لیتے ہیں ۔ یہ خاص طور پر ہمارے زمینداروں کے لیے ناقابل برداشت ہے ۔

وزیر تعلیم : پھر وہی بات آ گئی ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ اگر بور بند ہوگا ۔ تو ان دنوں میں یونٹ چارج نہیں ہوگا ، صرف ہارس پاور کا چارج ہوگا ۔ ٹیوب ویل کے لیے بجلی سبسڈائز ہے ۔ گھروں میں پچیس پیسے یونٹ ہے اور ٹیوب ویلوں کے لیے ہارس پاور چارج جو مقرر ہے ، پانچ روپے فی کلوواٹ لوڈ اور یونٹ چارج ملا کر تقریباً ساڑھے نو پیسے فی یونٹ آتا ہے ۔ اس طرح سے خاص طور پر ایسا ٹیرف مقرر کیا گیا ہے ۔ میں سمجھ نہیں سکتا اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے ساتھ ماہرین کی ایک میٹنگ کا انتظام کر سکتا ہوں ۔ کیونکہ ہم صارفین کا فائدہ چاہتے ہیں ۔ لیکن ان ماہرین کا کہنا یہ ہے کہ جو چھوٹے صارفین ہیں ان کو اس طریقے سے نقصان ہوگا اگر صرف ہارس پاور کا وصول کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ ایک اچھی تجویز ہے کہ اس سے متعلق میٹنگ ہو جائے ۔

رائے سخاوت علی خان : جناب والا ! حال ہی میں فلڈ سے میری تین موٹریں تین مہینے بند رہیں ۔ لیکن مجھے ان تینوں کا روپیہ ادا کرنا پڑا ۔ میرے لیے تو کم از کم یہ بوجھ ناقابل برداشت ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ ایک میٹنگ کا انتظام کر لیں اس میں آپ فیصلہ کریں ۔ یہ ایک اچھا خیال ہے ۔

لاہور کی شمالی علاقہ کی آبادی میں سڑکوں کو پختہ کرنا

*3537 ۔ **بیگم ریحانہ سرور** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ لاہور کی شمالی علاقہ کی آبادی میں پختہ سڑکیں نہ ہونے کی وجہ سے عوام کو سخت مشکلات پیش آ رہی ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ لاہور میونسپل کارپوریشن مذکور علاقہ میں پختہ سڑکیں تعمیر کرنے کی کسی سکیم پر غور کر رہی ہے ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ان سڑکوں کے نام اور محل وقوع بتایا جائے جن کو حکومت پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : مندرجہ ذیل شارعات کی تعمیر زیر غور ہے ۔

1 ۔ کچا روڈ ، لنڈا بازار ، نولکھا ۔
2 ۔ کچا حبیب اللہ روڈ ، گڑھی شاہو ۔
3 ۔ گلی نمبر 7 ، محمد نگر ، لاہور ۔
4 ۔ نذیر سٹریٹ ، گڑھی شاہو ۔
5 ۔ کرم دین سٹریٹ نمبر 10 ، گڑھی شاہو ۔
6 ۔ پروفیسر منیرالدین کا دولت کدہ ۔
7 ۔ عزیز سٹریٹ قلعہ گوجر سنگھ ۔
8 ۔ شاہراہ اعظم سلطان پورہ کی سڑک تک جو شازو لیبارٹری کے ساتھ ساتھ چلتی ہے ۔
9 ۔ ملحقہ گلی ، رائل پارک نزد ٹیوب ویل ۔
10 ۔ برکت ٹاؤن سٹریٹ ، شاہدرہ ۔
11 ۔ دوسری سڑک برکت ٹاؤن ۔

12 ۔ لدھے شاہ ، گھوڑے شاہ روڈ ، شاہدرہ ٹاؤن ۔
13 ۔ ونتالہ روڈ شاہدرہ کا دوسرا حصہ ۔
14 ۔ لاج پت روڈ شاہدرہ کا دوسرا حصہ ۔
15 ۔ مدینہ مارکیٹ ، لنک روڈ شاہ عالمی ۔
16 ۔ بھوگی وال روڈ ، بھوگی وال ۔
17 ۔ لکھو ڈھر روڈ ، شالیمار ٹاؤن ۔
18 ۔ حاجی غلام محمد روڈ بھوگی وال ۔
19 ۔ فضل الٰہی روڈ ، شالیمار ٹاؤن ۔
20 ۔ کھوکھر روڈ ، بادامی باغ ۔
21 ۔ راجپوت روڈ ، وسن پورہ ۔
22 ۔ باغیچی جوڑیاں ، فتح گڑھ ۔
23 ۔ حماد کالونی روڈ شادباغ ۔

صوبہ پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں نشستوں کا اضافہ

***3821 ۔ سید ثابش الوری :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں اسال 1972ء کی نسبت کتنی نشستوں کا اضافہ کیا گیا ہے ۔ نیز مختلف کالجوں میں مذکورہ نشستوں کی تقسیم کس طرح کی گئی ہے ۔

(ب) مذکورہ نشستوں کو پر کرنے کے لیے کیا پالیسی مرتب کی گئی ہے ۔ ان میں سے کتنی نشستیں اہلیت کی بناء پر اور کتنی نشستیں نامزدگی کی بنیاد پر پر کی گئی ہیں یا کی جائیں گی ۔

(ج) نامزدگی کے ذریعے داخلے کے لیے کیا معیار مقرر کیا گیا ہے ۔ نامزدگی اور اہلیت کے ذریعے داخلہ پانے والوں کے نام اور نمبر کیا ہیں ۔

(د) آیا مذکورہ نشستوں میں سے کوئی نشست پسماندہ علاقوں کے لیے مخصوص کی گئی ہے اگر ایسا ہے تو کتنی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں 1973-74ء کے تعلیمی سال میں 354 سیٹوں کا اضافہ کیا گیا ہے ۔ تقسیم مندرجہ ذیل ہے ۔

نام میڈیکل کالج	سال 1972-73ء	سال 1973-74ء	تعداد اضافہ
1 ۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور	200	200	—
2 ۔ نشتر میڈیکل کالج ملتان	200	200	—
3 ۔ قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور	150	200	50
4 ۔ فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور	116	120	4
5 ۔ پنجاب میڈیکل کالج لائل پور	—	200	200
6 ۔ راولپنڈی میڈیکل کالج راولپنڈی	—	100	100
میزان	666	1020	354

راولپنڈی میڈیکل کالج کے میڈیکل طلبا و طالبات کی کلاسیں ، پنجاب میڈیکل کالج لائل پور میں تا حکم ثانی جاری رہیں گی ۔

(ب) کل نشستوں کی تقسیم منسلک خاکے میں درج ہے ۔ اضافے والی نشستوں پر داخلہ اہلیت کی بنا پر کیا گیا ہے ۔

(ج) پنجاب کے ہر میڈیکل کالج میں پانچ سیٹیں گورنر نامزد کریں گے ۔ ان نامزدگیوں کے لیے امیدواروں کا فرسٹ ڈویژن ایف ۔ ایس ۔ سی اِی ۔ ایس ۔ سی ہونا لازمی ہے ۔ داخل ہونے والے امیدواروں کی *فہرست ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے ۔

(د) جی ہاں ۔ کل نشستوں میں سے 36 نشستیں ۔ ان کی تفصیل جزو (ب) جواب میں موجود ہے ۔

*فہرست آخر میں ملاحظہ فرمائیں ۔

پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں نشستوں کی تقسیم

	کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور		نشتر میڈیکل کالج ۔ ملتان		قائد اعظم میڈیکل کالج بہاول پور		پنجاب میڈیکل کالج لائل پور		فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور	راولپنڈی میڈیکل کالج راولپنڈی	
	طلبا	طالبات	طلبا	طالبات	طلبا	طالبات	طلبا	طالبات	طالبات	طلبا	طالبات
قابلیت کی بنا پر	147	10	158	10	165	10	174	10	73	70	10
گورنر کی نامزدگیاں	5	—	5	—	5	—	5	—	6	5	—
محکمہ دفاع کے ملازمین کے بچوں کے لیے	3	—	3	—	3	—	3	—	3	3	—
ڈاکٹروں کے بچوں کے لیے	2	—	2	—	2	—	2	—	2	2	—
آزاد کشمیر اور شمالی علاقے	3	—	10	—	3	—	2	—	7	2	—
بیرونی ممالک	30	—	—	—	—	—	—	—	15	—	—
صوبہ سندھ	—	—	—	—	—	—	—	—	8	—	—
صوبہ سرحد	—	—	—	—	—	—	—	—	6	—	—

صوبہ بلوچستان	—	—	—	—	—	—	—	—	1	—	—
پسماندہ اضلاع کی مخصوص نشستیں :											
کیمبل پور	—	—	—	—	—	—	—	—	—	3	1
جہلم	—	—	—	—	—	—	—	—	—	3	1
بہاول پور	—	—	—	—	3	1	—	—	—	—	—
بہاول نگر	—	—	—	—	3	1	—	—	—	—	—
رحیم یارخان	—	—	—	—	3	1	—	—	—	—	—
مظفر گڑھ	—	—	3	1	—	—	—	—	—	—	—
ڈیرہ غازی خان	—	—	3	1	—	—	—	—	—	—	—
جھنگ	—	—	—	—	—	—	3	1	—	—	—
میانوالی	—	—	3	1	—	—	—	—	—	—	—
	190	10	187	13	187	13	189	11	120	88	12
میزان	200		200		200		200		120	100	

سید قابش الوری : کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ گورنر کی جانب سے نامزدگی کا طریقہ کار کیا ہے ؟ کیا وہ درخواستیں طلب کرتے ہیں اور اس کے بعد قابلیت کی بنیاد پر فیصلہ کرتے ہیں یا کوئی اور طریقہ ہے جو اس سلسلے میں انہوں نے اختیار کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر : کوئی رولز اینڈ ریگولیشن ہیں اس سلسلے میں ؟

وزیر تعلیم : جناب والا! نامزدگی کے لیے تو کبھی کوئی رولز اینڈ ریگولیشن اس سلسلے میں نہیں ہو سکتے ویسے عام طور سے آج کے عوامی دور میں ہوتا یہی ہے کہ تمام وہ لوگ جو داخلہ حاصل نہیں کر سکتے یا جن کو خدشہ ہوتا ہے کہ ہمیں داخلہ نہیں ملے گا یا وہ داخلہ حاصل نہیں کر سکتے وہ ادھر بھی درخواست دے دیتے ہیں اور ادھر بھی کوشش شروع کر دیتے ہیں جیسے میں نے عرض کی ہے کہ یہ بھی اس میں ہے کہ فرسٹ ڈویژن ہوگی پھر آپ یہ سمجھ لیں کہ نامزگی میں بھی اہلیت کی بنیاد جو ہے اس کو فضیلت دی جاتی ہے ۔

سید قابش الوری : جناب والا! کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ ایف ۔ ایس ۔ سی فرسٹ ڈویژن چھ سو نمبروں سے شروع ہوتی ہے اور ان کی فراہم کردہ فہرست کے مطابق قائد اعظم میڈیکل کالج میں گورنر کی طرف سے نامزد نشستوں میں ایک لڑکے کے نمبر 593 ہیں ۔ نشتر میڈیکل کالج میں ایک لڑکے کے آگے کوئی نمبر ہی نہیں ہیں اور پنڈی میڈیکل کالج میں ایک لڑکے کے 584 اور دوسرے کو 510 نمبر حاصل کرنے کے باوجود داخلہ دے دیا گیا ہے ۔ اس کی کیا وجہ ہے جب کہ انہوں نے فرسٹ ڈویژن حاصل نہیں کی ؟

وزیر تعلیم : یہ درست ہے جناب والا! فاضل رکن نے جو فرمایا ہے لیکن عرض یہ ہے کہ نامزدگی میں گورنر صاحب کسی خاص کیس کے سلسلے میں relax کر سکتے ہیں تو انہوں نے اس سال 74-1973ء میں چار کیسوں میں relaxation دی ہے اور وہ سیکنڈ ڈویژنر ہیں ۔

رائے میاں خان کھرل : جناب والا! فہرست سوالات کے صفحہ 8 اور 9 پر 9 اضلاع کو پسماندہ قرار دیا گیا ہے اور ان میں کچھ طلباء کو سیٹیں دی گئی ہیں تو کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ایسے قبائل پنجاب میں جنہوں نے 1857ء میں جنگ آزادی برصغیر میں حصہ

لیا تھا اور انگریز دشمنی کی انتقامی کارروائی کی وجہ سے گزشتہ ڈیڑھ سو سال ان سب کو کوئی ایسی رعایت نہیں دی گئی - تو یہ ہماری موجودہ حکومت جس نے استحصال دور کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے - آیا ان کو کوئی اس ضمن میں سیٹ ملنے کی امید ہے یا امید کی جا سکتی ہے ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! ان کو گوریلا فورس میں یا انفینٹری میں تو آپ لینے کا مطالبہ کر سکتے ہیں لیکن میڈیکل کالج میں تو وہ اہلیت کی بنیاد پر ہی داخل ہو سکتے ہیں -

میاں خورشید انور : کیا حکومت صوبے میں ڈاکٹروں کی کمی دور کرنے کے لیے اور باہر کے ممالک کو زیادہ سے زیادہ ڈاکٹر مہیا کرنے کے لیے ان کالجوں میں ڈبل شفٹ سسٹم شروع کرنے کے لیے تیار ہے ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! یہ مسئلہ examine کیا گیا ہے - لیکن میڈیکل کالجوں میں اصل میں شام کو بھی صبح کی شفٹ چل رہی ہوتی ہے وہ اس لیے کہ شام کو پھر لڑکے وارڈز میں جا کر پریکٹیکل کرتے ہیں چنانچہ میڈیکل کالج صبح سے لے کر رات تک مصروف رہتے ہیں اور یہ examine پہلے کیا جا چکا ہے - فاضل رکن کا احساس ٹھیک ہے بالکل بجا ہے لیکن اس کے لیے میں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم کر رہے ہیں کہ ان کالجوں میں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے جتنی وسعت ہم کر سکتے تھے انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے مطابق کی ہے - کیونکہ beds پر چند لڑکے یہ ضرور ہوتے ہیں - اگر ہم انہیں کم کر دیں گے تو اس سے ہماری inter-national recognization نہیں رہے گی اور پھر یہ کہ ڈبل شفٹ سسٹم بھی recognize نہیں ہوگا - باہر کے ملکوں میں کیونکہ کسی سائنس میں یہ concept ہی نہیں ہے - آرٹس میں تو ہو سکتا ہے کہ صبح بھی اسی لیکچر روم میں ہو اور شام میں بھی ہو سائنس میں ایسا ممکن نہیں -

دیوان سید غلام عباس بخاری : جناب والا ! جناب وزیر موصوف یہ تسلیم فرماتے ہوں گے کہ میڈیکل سائیڈ اور انجینئرنگ سائیڈ میں بہت ہی ذہین اور قابل لڑکے داخل کئے جاتے ہیں -

مسٹر سپیکر : آپ اپنے آپ کو میڈیکل کالجوں تک ہی محدود رکھیں -

دیوان سید غلام عباس بخاری : اس میں بڑے ذہین لڑکے ہوتے ہیں تبھی وہ اپنا کورس پورا کر سکتے ہیں جب گورنر صاحب کے ذریعے آپ

سیکنڈ ڈویژن لڑکے بھی لے لیتے ہیں تو کیا یہ فرسٹ ڈویژن والوں کے ساتھ ناانصافی نہیں ہوتی اور وہ لوگ بے دل نہیں ہوں گے اور پھر سیکنڈ ڈویژن والے لڑکوں کو اپنا کورس پڑھنے میں دقت نہیں ہوتی ہوگی ؟

مسٹر سپیکر : اس کو logical conclusion تک لے جائیے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری : تو کیا اس کے لیے بھی تحریک کریں گے کہ جب فرسٹ ڈویژن موجود ہوں تو سیکنڈ ڈویژن نہ لیے جائیں اور اس بےانصافی کو ختم کیا جائے ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! ایک کالج میں دو سو اڑھائی سو کے مقابلے میں پانچ ایسے نامزد کردہ طالب علم ہیں جو سیکنڈ ڈویژن ہیں اور پھر وہ بھی ان دو اڑھائی سو میں سے پانچ ایسے سیکنڈ ڈویژنز ہیں جن کی کافی ہائی سیکنڈ ڈویژن ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان لیازی : کیا وزیر موصوف جواب فرمائیں گے کہ میانوالی کے ضلع کا ایک لڑکا مسمی امتیاز احمد میڈیکل کالج میں پڑھتا ہے اس کے والدین اس کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے اور وہ مائیگریشن لاہور میں چاہتا ہے یہاں اس کے رشتہ دار اس کی امداد کریں گے ۔ تو کیا اس امر کے متعلق بھی کوئی امداد فرمائیں گے ؟

مسٹر سپیکر : کیا وہ بچہ میانوالی میں پڑھتا ہے ؟

کرنل محمد اسلم خان لیازی : جناب والا ! میانوالی کا لڑکا ہے اسے بہاولپور میں داخلہ ملا ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں ان کو پرائیوٹ طور پر بھی بتا چکا ہوں کہ بہاولپور اور میانوالی کی آب و ہوا آپس میں ملتی جلتی ہے تو اس لیے اس بچے کا وہیں رہنا زیادہ مناسب ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان لیازی : جناب سپیکر ! پہلے انہوں نے فرمایا ہے کہ گوریلا فورس میں شامل ہو جائیں انگریزوں نے بھی ان کو گوریلا بنائے رکھا اور انہوں نے بھی گوریلا بنانے کی تجویز فرمائی ہے ۔ ان کا استحصال ختم کرنا چاہئیے اور گوریلوں کو اب تو انسان بننے کا موقع دیا جائے ۔

(قہقہہ)

سید تابش الوری : کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ 1972-73ء میں

بہاولنگر کے لیے پانچ - بہاولپور کے لیے پانچ اور رحیم یار خان کے لیے چھ نشستیں تھیں اور اب 74-1973ء میں یہ نشستیں کم کرکے بارہ کر دی گئی ہیں یعنی چار چار فی ضلع کر دی گئی ہیں تو اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! جو فاضل رکن نے فرمایا ہے وہ بھی درست ہے اور جو جواب میں کہا گیا ہے وہ بھی درست ہے - اس لیے کہ normal arrangement یہی ہے کہ 9 پسماندہ اضلاع کے لیے چار چار سیٹیں مخصوص ہیں - تین لڑکوں کے لیے اور ایک لڑکی کے لیے پچھلے سال خاص discretion استعمال کرتے ہوئے اس قسم کی تقسیم کی گئی تھی - لیکن وہ normal نہیں ہے normal یہی پریکٹس ہے کہ چار چار سیٹیں غیر ترقی یافتہ اضلاع کے لیے ہونی چاہئیں -

سید تابش الوری : جناب والا ! پوائنٹ آف آرڈر -

مسٹر سپیکر : میرے خیال میں اس پر کافی ضمنی سوالات ہو گئے ہیں -

سید تابش الوری : جناب سپیکر ! ایک بڑا ضروری ضمنی سوال ہے اور وہ ان کے ضلع کے متعلق ہے -

مسٹر سپیکر : کیا آپ کو یہ اندازہ ہے کہ باقی سوالات اس اہمت کے حامل نہیں ہیں کہ ان کا یہاں جواب دیا جائے ؟ اگر تو اس ایوان کی یہی رائے ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اب تک اس پر گیارہ ضمنی سوالات پوچھے جا چکے ہیں جو کافی ہیں -

سید تابش الوری : جناب والا ! دوسرے سوالات بھی بے حد اہم ہیں لیکن جو میں سوال کرنے والا ہوں وہ بھی اہم ہے -

مسٹر سپیکر : اصل سوال کی اہمیت اور ضمنی سوال کی اہمیت میں ایک بنیادی فرق ہوتا ہے -

سید تابش الوری : جناب والا ! میں وزیر صاحب سے اپنے ضلع کے متعلق یہ پوچھوں گا کہ راولپنڈی میڈیکل کالج کب پنڈی میں کھلے گا ؟

مسٹر منظور حسین جنجوعہ : جناب والا ! میں ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں -

مسٹر سپیکر : آپ تشریف رکھیں - اگلا سوال دیوان سید غلام عباس بخاری -

مسٹر منظور حسین جنجوعہ : جناب والا ! میں نے کبھی ضمنی سوال ہی نہیں کیا اگر آج کھڑا ہوا ہوں تو آپ اجازت نہیں دے رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : اگلے سوال پر شاید آپ زیادہ ضمنی سوالات پوچھیں گے

مسٹر منظور حسین جنجوعہ : نہیں جناب والا ! یہ سوال مجھ سے زیادہ متعلقہ ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ پہلا سوال تو نہیں دھرا رہے ہیں ۔

مسٹر منظور حسین جنجوعہ : جناب والا ! بات یہ ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج گوجر خان کا ایک لڑکا بھی فرسٹ ڈویژن میں نہیں آ سکا وہاں جو پڑھائی کی facilities ہیں وہ بہت کم ہیں ۔ تو ہمیں بھی اس قسم کا موقع دیا جائے کہ ہمارے بچے بھی اس سے استفادہ کر سکیں ۔ آج تک ایک بھی لڑکا فرسٹ ڈویژن میں پاس نہیں ہو سکا تو کیا وہ علاقہ پسماندہ نہیں ہے اور محض اس بنا پر فرسٹ ڈویژن میں نہیں آیا کہ وہاں پر میڈیکل کے مضامین کی پڑھائی کی سہولتیں نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر : یہ کوئی ضمنی سوال نہیں بنتا ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔

مسٹر منظور حسین جنجوعہ : جناب والا ! جہاں تک کالجوں کا اس چیز سے تعلق ہے کہ لڑکے پسماندہ ہیں .....

مسٹر سپیکر : ابھی تک پسماندہ اضلاع کی بات نہیں آئی ہے آپ ایک نیا سوال دیں کہ کیا کچھ تحصیلوں کو بھی پسماندہ تصور کیا جا سکتا ہے ۔ اور اگر ایسا ہے تو کیا تحصیل گوجر خان کو بھی پسماندہ تصور کرنے کے لیے گورنمنٹ تیار ہے ۔ اس طرح بات متعلقہ ہو سکتی ہے دیوان سید غلام عباس بخاری اگلا سوال پوچھیں ۔

قصبہ سیت پور ضلع مظفر گڑھ میں بجلی کی بہم رسانی

***3910 ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری :** کیا وزیر اعلیٰ میرے نشان زدہ سوال نمبر 1795 کے جواب کے حوالہ سے جو کہ ایوان میں مورخہ 26-4-1973 کو دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا حکومت نے قصبہ سیت پور ضلع مظفر گڑھ کو اب تک بجلی مہیا کر دی ہے ۔ اگر ابھی تک ایسا نہیں ہو سکا تو یہ کام کب تک ہو جائے گا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : قصبہ سیت پور ضلع مظفر گڑھ کو بجلی پہنچانے کا کام سال 74-1973ء کے پروگرام میں اولیت کی بنیاد پر شامل کر لیا گیا ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری : جناب والا ! یہ کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے ۔ چودہ پندرہ سال کے انتظار کے بعد اس گورنمنٹ نے بہت ہی نیک کام کیا ہے تو اس کے لیے میں ان کا شکر گزار ہوں ۔ مگر ہمیں چودہ پندرہ سال اس کا انتظار کرنا پڑا ہے ۔

سول ڈسپنسری نو قابل واہ میں عملہ کی فراہمی

***4029** ۔ **رانا رب نواز نون** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سول ڈسپنسری نوقابل واہ تحصیل لودھران ضلع ملتان کو تعمیر ہوئے عرصہ چار سال گزر چکا ہے لیکن تاحال وہاں ڈسپنسر اور باقی عملہ مہیا نہیں کیا گیا ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ڈسپنسری میں کب تک عملہ مہیا کیا جائے گا ۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) نو قابل واہ تحصیل لودھران میں ایک بلڈنگ پی ایل ۔ 480 کے تحت بنی تھی لیکن ڈسٹرکٹ کونسل کی مالی حالت کمزور ہونے کی وجہ سے ڈسپنسری کا اجرا نہ ہو سکا ۔

(ب) اب دنیا پور میں ہیلتھ سنٹر بن چکا ہے ۔ جس نے 1-4-1974 سے کام شروع کر دیا ہے ۔ دینا پور ڈسپنسری کو نوقابل واہ منتقل کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ ڈسٹرکٹ پیپلز کونسل ملتان اس کی منظوری دے دے ۔

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا ! یہ پی ایل ۔ 480 کیا ہوتا ہے جس کا جواب میں ذکر آیا ہے ۔

وزیر تعلیم : پبلک لاء 480 امریکہ کا ایک قانون ہے جس کے تحت ہمیں کچھ امداد ملتی ہے اور وہ commodity کی صورت میں ہوتی ہے ۔

Mr. Speaker : I do not think that he is giving answer in an examination hall.

رائے میاں خان کھرل : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جہاں دو تین سال سے ڈسپنسریاں موجود نہیں ہیں تو وہاں کسی کی تقرری کرنے کے لیے یا کوئی ڈاکٹر بھیجنے کے لیے حکومت کوئی تجویز کر رہی ہے ؟

مسٹر سپیکر : آپ اس سوال کو بڑا وسعت دے رہے ہیں - یہ بڑا specific سوال ہے -

رائے میاں خان کھرل : جناب والا ! وہاں عملہ مقرر نہیں کیا گیا ہے -

مسٹر سپیکر : یہ بڑا specific سوال ہے اور یہ ایک specific matter کو relate کرتا ہے -

رائے میاں خان کھرل : جناب والا ! اس کا تو اجراء نہیں ہوا -

مسٹر سپیکر : رانا صاحب کو یہ بات سوجھ گئی اور انہوں نے سوال دے دیا ہے - یہی رائے میں آپ کو دیتا ہوں کہ آپ بھی اس پر عمل کریں -

---

رادھے شاہ سٹریٹ انار کلی لاہور کی بوسیدہ خطرناک عمارت کو گرانا

***4129: - چوہدری امان اللہ لک :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکیم رحمت الٰہی نے مورخہ 10-7-1973 کو پراپرٹی نمبر 102 رادھے شاہ سٹریٹ انار کلی لاہور کی بوسیدہ خطرناک عمارت کو گرائے جانے کے متعلق ایک فوٹو گرام نمبر اے پی 4 چیئرمین لاہور میونسپل کارپوریشن کو دی تھی -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ کارپوریشن کے شعبہ انجینئرنگ نے اس بلڈنگ کا معائنہ کرنے کے بعد خطرناک تصور کرتے ہوئے مالک مکان کو نوٹس نمبر 5113 مورخہ 13-7-1973 کے ذریعہ 15 دن تک مکان خالی کرنے کا حکم دیا تھا -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ابھی تک اس خطرناک عمارت کو جس سے بے شمار جانیں تلف ہونے کا خطرہ ہے نہ گرائے جانے کی وجوہات کیا ہیں اور کیا حکومت اسے فوری طور پر گرانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر رکھتی ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) بلڈنگ انسپکٹر نے مکان مذکورہ کا معائنہ کرنے کے بعد عقبی دیوار کو خطرناک قرار دیتے ہوئے مالک مکان کو فوری طور پر دیوار مرمت کرنے کے لیے نوٹس جاری کیا ۔ مکان مذکورہ کو خالی کرنے کی کوئی شرط عائد نہیں کی گئی تھی ۔

(ج) مالک مکان نے عدالت سے حکم امتناعی حاصل کرلیا تھا اس کی دیوار نہ گرائی جا سکی تاہم مذکورہ دیوار کے خطرناک حصے کی مرمت کر دی گئی ہے ۔ اور دیوار گرنے کا خطرہ ٹل گیا ہے ۔

صوبہ پنجاب میں سکارپ نمبر 2 کے ٹیوب ویلوں کی تعداد

*4159 ۔ (الف) ۔ **چوہدری امان اللہ لک** : کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ پنجاب میں سکارپ نمبر 2 کے کل کتنے ٹیوب ویل ہیں اور ان میں سے کتنے کام کر رہے ہیں اور کتنے بند ہو چکے ہیں اور کتنے سیلابوں کی وجہ سے خراب ہو چکے ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : سکارپ نمبر 2 کے تحت واپڈا نے کل 2205 ٹیوب ویل نصب کئے ہیں جن سے میں 945 واپڈا کے اپنے کنٹرول میں چل رہے ہیں اور بقایا 1260 ٹیوب ویل محکمہ آبپاشی کے کنٹرول میں ہیں ۔

واپڈا کے پاس مذکورہ بالا 945 ٹیوب ویلوں میں سے کوئی ٹیوب ویل مستقل طور پر بند نہیں ہوا ہے سیلاب سے متاثر ہونے والے ٹیوب ویلوں کی کل تعداد 150 تھی جن کے نقائص دور کرکے دوبارہ چالو کیا جا چکا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! سکارپ نمبر 2 کے ٹیوب ویلوں کی خرابیوں کو دور کرنے کے سلسلے میں ایک کمیٹی تشکیل کی گئی تھی کیونکہ اس میں کچھ مکانیکی طور پر نقائص تھے ۔ یہ نقائص تین حصوں میں

تقسیم تھے کچھ محکمہ آبپاشی سے متعلق تھے ۔ کچھ واپڈا کے کنٹرول میں تھے مکینیکل حصہ کسی کے پاس تھا ۔ اس وجہ سے وہ سسٹم خراب تھا اس کے سلسلے میں ایک رپورٹ مرتب ہوئی تھی تو کیا وزیر موصوف فرما سکیں گے کہ اس پر کہاں تک عمل درآمد ہوا ہے ؟

وزیر تعلیم : واپڈا نے کیا تھا یا محکمہ آبپاشی نے ۔

چوہدری امان اللہ لک : محکمہ آب پاشی نے ۔

وزیر تعلیم : تو میں ان کو یہ بات convey کر دوں گا ۔ وزیر آبپاشی بھی تشریف لے آئیں گے آپ ان سے بھی پوچھ لیں ۔

چوہدری محمد حیات گوندل : اگر میں یہ کہوں کہ سکارپ نمبر 2 میں کئی ٹیوب ویل ایسے ہیں کہ جب سے یہ لگے ہیں اس وقت سے چلے ہی نہیں ۔ تو وزیر موصوف صاحب کا اس کے متعلق کیا خیال ہے ؟

وزیر تعلیم : کسی اور وجہ سے بند ہونگے یا ان کو بجلی نہیں ملی ہوگی ۔ ایسا ہو سکتا ہے ۔ فاضل رکن ٹھیک فرما رہے ہونگے لیکن یہاں جو سوال ہے وہ اس سے مختلف ہے ۔

مسٹر سپیکر : جواب میں نقص کی وجہ سے بند ہونے کا لکھا ہوا ہے ۔ اگلا سوال مرزا فضل حق ۔

جہلم شہر میں صفائی کے انتظامات

***4186 - مرزا فضل حق :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جہلم شہر میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے حفظان صحت کا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو میونسپل کمیٹی جہلم صفائی کے انتظامات کرانے کے متعلق کیا اقدامات کر رہی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی نہیں ۔ یہ درست نہیں ہے ۔

(ب) میونسپل کمیٹی جہلم میں صفائی کے انتظامات تسلی بخش ہیں بہرحال ان کو بہتر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔

لکشمی چوک لاہور میں ٹریفک پول کی تنصیب

*4252 ۔ **چوہدری امان اللہ لک** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پچھلے دنوں چوک لکشمی لاہور میں گول چکر ختم کرکے سڑک کشادہ کی گئی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس سے ٹریفک کی آمدورفت میں سخت تکالیف پیدا ہو گئی ہیں ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ چوک میں ٹریفک سگنل سڑک پر الگ الگ لگائے گئے ہیں جو درمیانی فاصلہ زیادہ ہونے کے باعث کارآمد ثابت نہیں ہو رہے ۔

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس سے حادثوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے اور چوک کشادہ ہونے سے جو فائدہ پیش نظر تھا وہ حاصل نہیں ہوا ۔

(ہ) اگر جزو (الف) تا (د) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ چوک کے درمیان میں ٹریفک پول نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) آہستہ چلنے والی ٹریفک یعنی ٹانگوں وغیرہ کے ٹریفک میں کچھ دشواریاں محسوس کی گئی ہیں ۔

(ج) جی ہاں ۔ ٹریفک سگنل اچھی طرح کار آمد ثابت نہیں ہوئے اس لیے بہتر اور متبادل انتظام کرنے کی تجویز زیر غور ہے ۔

(د) جی نہیں ۔

(ہ) جواب اوپر دیا جا چکا ہے ۔

پنجاب کے قصبوں اور دیہاتوں کو بجلی کی فراہمی

*4414 ۔ **میاں منظور احمد موہل** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) موجودہ حکومت کی زیر نگرانی 31 اکتوبر 1973ء تک صوبہ پنجاب میں جن قصبوں اور دیہاتوں کو بجلی کے کنکشن دیئے گئے ان کے نام کیا ہیں ۔

(ب) صوبہ پنجاب میں ان بستیوں اور قصبوں کے نام کیا ہیں ۔ جنہیں 1969-70ء ، 1970-71ء ، 1971-72ء اور 1972-73ء کے دوران بجلی کے کنکشن دیے گئے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) دسمبر 1971ء سے اکتوبر 1973ء تک صوبہ پنجاب میں* مندرجہ ذیل قصبوں اور دیہاتوں کو بجلی فراہم کی گئی ۔

شیخ عزیز احمد : کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع سیالکوٹ میں 1969-70ء میں سیریل نمبر 30 پر صرف ایک قصبے ستراہ کو بجلی فراہم کی گئی اور اس کے بعد سے لے کر 1973-74ء تک کسی اور گاؤں میں بجلی کیوں فراہم نہیں کی گئی ؟

مسٹر سپیکر : کیا آپ اس پر غور کریں گے ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! ضرور غور کریں گے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میرا سوال بڑا خوفناک ہے ۔ کیا وزیر موصوف فہرست دیکھ کر یہ بتائیں گے کہ 1971ء سے اکتوبر 1973ء تک جن اضلاع میں دیہاتوں ، گاؤں اور قصبوں کو بجلی فراہم کی گئی ہے ان کی تعداد 98 ہے ۔ لیکن اس میں بہاولپور کا کوئی دیہات یا گاؤں شامل نہیں ہے ۔ اس میں محرومی کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! یا تو بہاولپور کے تمام دیہاتوں میں بجلی ہوگی اگر ایسا نہیں ہے تو میں واپڈا کو اطلاع دے دوں گا ۔ (قہقہہ)

سید تابش الوری : جناب والا ! یہ مذاق کی بات نہیں ہے ۔ تین سال

---

*تفصیل آخر میں ملاحظہ فرمائیں ۔

کے دوران بہاولپور کے ایک دیہات کو بھی بجلی فراہم کرنے کے لیے نہیں منتخب کیا گیا ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! فاضل ممبر کے لیے خوشخبری ہے کہ 1974_75ء میں چھ سو گاؤں کو بجلی فراہم کی جا رہی ہے ۔ اس میں بہاولپور کے دیہاتوں کو بھی بجلی دی جائے گی ۔

مسٹر عبدالمجید خان فقیر : جناب والا ! فتح جنگ تحصیل کیمبل پور میں ہے ۔ یہاں پر تحصیل فتح جنگ کو راولپنڈی میں دکھایا گیا ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! ممکن ہے غلطی ہوگئی ہو ۔

مسٹر عبدالمجید خان فقیر : جناب والا ! کیا ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے ہمارے ڈسٹرکٹ کو پسماندہ قرار دینے کا تہیہ کر لیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس کا تو سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

مسٹر عبدالمجید خان فقیر : جناب والا ! میانوالی میں صرف تین گاؤں رکھے گئے ہیں اور کیمبل پور میں 36 رکھے گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ اس کو نوٹ کر لیں ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں نے میانوالی کو ہرگز پسماندہ نہیں رکھا اس کی بہت سی وجوہات ہیں ۔ اور بھی اضلاع پسماندہ ہیں ۔ میں ان کی تجویز متعلقہ محکمہ تک پہنچا دوں گا ۔

مسٹر عبدالمجید خان فقیر : جناب والا ! یہ یقین دہانی کروا دیں ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں اس محکمہ کا انچارج نہیں ہوں ۔ ان کی شکایت میں واپڈا تک پہنچا دوں گا ۔

رائے میاں خان کھرل : جناب والا ! یہ جو لسٹ دی گئی ہے اس میں تحصیل کھاریاں کے صرف چار دیہاتوں کو بجلی فراہم کی گئی ہے ، تو کیا اس علاقہ کو بجلی فراہم کرنے کا آئندہ کوئی پروگرام ہے ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! بجلی بہت ضروری چیز ہے ۔ میں یہ تجویز ایوان کے ذریعہ پیش کرتا ہوں کہ ممبران حضرات اور واپڈا کے متعلقہ افسران کی ایک میٹنگ بلا لی جائے تاکہ اب جو 600 گاؤں کی شیرازہ بندی ہونی ہے وہ اس میٹنگ میں ہو جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا! میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس ایوان کے ممبروں کی ایک کمیٹی بنا دی جائے تاکہ جن دیہاتوں کو بجلی ملنی ہے ، اس میں discussion ہو جائے۔

مسٹر رب نواز خان کھتران : جناب والا! میں وزیر متعلقہ سے پوچھنا ہوں کہ ڈیرہ غازی خان کے کسی دیہات کو بجلی نہیں فراہم کی گئی باقی علاقوں کی تو یہ شکایات ہیں کہ کسی ڈسٹرکٹ میں دو دیہاتوں کو بجلی فراہم کی گئی ہے اور کسی میں چار دیہات کو لیکن میں عرض کروں کہ ڈیرہ غازی خان کے تو کسی دیہات کو بجلی نہیں فراہم کی گئی۔

وزیر تعلیم : جناب والا! چوہدری انور سمہ نے یہ مسئلہ حل کر دیا ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں ڈیرہ اسماعیل خان سے بجلی آ رہی ہے۔

(قہقہہ)

مسٹر رب نواز خان کھتران : جناب والا! یہ ڈیرہ اسماعیل خان سے بجلی آ رہی ہے یا جا رہی ہے کیا یہ غلط فہمی تو نہیں ہو گئی۔

وزیر تعلیم : جناب والا! علامہ صاحب نے جو تجویز پیش کی ہے وہ نہایت اہم ہے۔ آج کل کے دور میں electricity is civilization یہ بہت اہم مسئلہ ہے تمام ممبران اور واپڈا کے سینئر افسران کے ساتھ ایک میٹنگ بلا لی جائے اور اس میں یہ ٹھیک سے ڈیرازہ بندی ہو جائے۔

آوازیں - ٹھیک ہے۔

چوہدری غلام قادر : جناب والا! میں عرض کروں گا کہ سیالکوٹ کے بعض دیہات ایسے ہیں جن کے پاس سے بجلی گزرتی ہے لیکن انہیں بجلی نہیں فراہم کی گئی۔ اس میں سے کچھ دیہات کے نام میرے پاس ہیں۔

مسٹر سپیکر : وہ آپ کو میٹنگ میں بلائیں گے۔

مسٹر منور خان : جناب والا! فہرست میں نام صحیح نہیں ہیں۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک کروالیں۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا! ہمارے ضلع میں ایک فلور مل لگی ہوئی ہے یہ انہوں نے مکمل بھی کر لی لیکن انہیں ابھی تک بجلی کا کنکشن نہیں مل رہا۔ یہ جناب والا! ریڈٹیپ ازم کے چکر سے نکل کر ہی بجلنگ میں پھنس گئی ہے۔ کیا اس کی وزیر صاحب وضاحت کر سکیں گے۔

مسٹر سپیکر : ڈاکٹر صاحب آپ اسے بھی نوٹ کر لیں۔

ٹی بی کلینک کی منتقلی

*4417 ۔ **میاں منظور احمد موہل** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے ۔ کہ یہ حقیقت ہے کہ بہاولنگر کا ٹی بی کلینک ٹرک اڈا کے بالمقابل ریلوے پھاٹک کے قریب امین روڈ پر واقع ہے اور یہ جگہ اس مقصد کے لیے موزوں نہیں ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اسے کسی اور بہتر جگہ منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو ۔ ٹی بی کلینک کے لیے موزوں ہو ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : جی نہیں ۔ بہاول نگر کا ٹی ۔ بی کلینک مارچ 1964ء میں ٹرک اڈہ کے بالمقابل ریلوے پھاٹک کے قریب کھلا تھا جو کہ 15 ستمبر 1967ء کو وہاں سے نئی عمارت جو کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے بالمقابل سڑک کے دوسری جانب اسی مقصد کے لیے پی ۔ ایل ۔ 480 کے تحت بنائی گئی ، میں منتقل ہو چکا ہے اور تا حال اسی عمارت میں چل رہا ہے ۔ اس کی مزید منتقلی کا کوئی پروگرام نہیں ہے کیونکہ یہ عمارت صرف اسی ٹی ۔ بی ۔ کلینک کے لیے بنائی گئی ہے ۔

بہاولنگر کے ٹی ۔ بی کلینک کے لیے ایکسرے پلانٹ کی فراہمی

*4418 ۔ **میاں منظور احمد موہل** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے تقریباً پانچ سال پہلے بہاولنگر میں ایک ٹی ۔ بی کلینک کھولا تھا ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ 30 جون 1973ء تک حکومت نے مذکورہ کلینک کے لیے کوئی ایکسرے پلانٹ مہیا نہیں کیا تھا ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ کلینک کو کب تک ایکسرے پلانٹ مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) ٹی ۔ بی ۔ کلینک بہاول نگر مارچ 1964ء سے کام کر رہا ہے ۔

(ب) اس کے لیے ایکسرے پلانٹ جولائی 1972ء سے کام کر رہا ہے - پیشتر ازیں تپ دق کے مریضوں کے ایکسرے کی سہولیات ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال - بہاول نگر سے حاصل کی جاتی تھیں -

(ج) غیر متعلق ہے -

بازار تیزابیاں اندرون کشمیری بازار لاہور والی سڑک کی پختگی

***4447 - مرزا فضل حق :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں بیشتر سڑکوں کی حالت نہایت ہی ناگفتہ بہ ہے اور ان میں جگہ جگہ شگاف پڑے ہوئے ہیں -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ بازار تیزابیاں اندرون کشمیری بازار لاہور والی سڑک کی حالت نہایت ہی خستہ ہے اور اہل محلہ کی بار بار درخواستوں کے باوجود محکمے نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک - اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی نہیں - البتہ چند سڑکوں کی حالت خراب ہے -

(ب) جی نہیں - بازار تیزابیاں کی سڑک کی حالت تسلی بخش ہے -

(ج) جواب (الف) و (ب) کیوجہ سے سوال پیدا نہیں ہوتا -

ادویات کی خرد برد

***4490 - چوہدری علی بہادر خان :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا سوال نمبر 3814 جس کا جواب ایوان میں 26 نومبر 1973ء کو دیا گیا میں تسلیم کردہ خرد برد کی ذمہداری کسی میڈیکل

آفیسر پر بھی عائد ہوتی ہے - اگر ایسا ہے تو اس کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : جی نہیں - انکوائری آفیسر نے سول ہسپتال شجاع آباد کے سابقہ میڈیکل آفیسر ڈاکٹر محمد افضل ہاشمی اور موجودہ میڈیکل آفیسر ایم - اے - رفیع کو بری الذمہ قرار دے دیا ہے -

---

صوبہ میں موت و پیدائش کی شرح

*4496 - **چوہدری علی بہادر خان** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں موت و پیدائش کی اوسطاً روزانہ شرح کیا ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : صوبہ پنجاب میں موت و پیدائش کی اندازاً روزانہ اوسطاً شرح حسب ذیل ہے -

1 - پیدائش 4225 روزانہ

2 - اموات 1275 روزانہ

رائے میاں خان کھرل : گزارش یہ ہے کہ اس سوال کے جواب میں انہوں نے روزانہ پیدائش کی تعداد 4225 بیان کی ہے - تو کیا اس میں محکمہ خاندانی منصوبہ بندی کی contribution ہے - اگر ہے تو کتنی - یا وہ ویسے ہی فضول خرچی کر رہے ہیں -

مسٹر سپیکر : جو آپ نے پوچھا ہے وہ اس محکمہ سے متعلق نہیں ہے -

چوہدری محمد انور سمرا : محکمہ خاندانی منصوبہ بندی اس کے لیے کیا کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

مسٹر سپیکر : ڈاکٹر صاحب منصوبہ بندی کا محکمہ آپ کے ماتحت ہے یا کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت ہے -

وزیر تعلیم : یہ میرے ماتحت ہے - اور میرے پاس بہت مواد ہے اور میں اس پر بہت کچھ کہہ سکتا ہوں -

مسٹر سپیکر : پھر تو یہ دونوں سوال relevant ہو گئے -

I thought it was with the Health Minister.

وزیر تعلیم : جناب والا ! میاں کھرل صاحب کے سوال کا مختصراً

جواب یہ ہے کہ جہاں تک سوال ۔ خاندانی منصوبہ بندی ۔ فیملی پلاننگ کا تعلق ہے اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ بچوں کی پیدائش منع کرنا اس کا کام ہے ۔ بچے بند کرنا اس کا کام ہے ۔ لوگوں کو مارنا ان کا کام ہے ۔ نہیں منصوبہ بندی ۔ فیملی پلاننگ انسانی صحت کے لیے بہت ضروری ہے ۔ جس طرح سے ہم جانوروں کے لیے بھی پلاننگ کرتے ہیں ۔ میں خود بھی گاؤں کا رہنے والا ہوں ۔ کہ اکثر وہاں پر یہ ہوتا ہے کہ فلاں بھینس تیار ہے ۔ فلاں بھینس کا فلاں وقت بندوبست کیا جاوے گا ۔ فلاں وقت اس سے دودھ لینا ہے ۔ وغیرہ وغیرہ اس طرح سے انسانوں کے لیے بھی ضروری ہے کہ ان کے لیے خوراک کا بندوبست کیا جاوے ۔ ان کے لیے مکان کا بندوبست کیا جاوے ۔ یہ ساری اکانومک پلاننگ جو ہے فیملی پلاننگ ہوگی ۔ تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انسانوں کی پلاننگ نہ ہو جب آپ مستقبل کے لیے پلاننگ کریں گے کہ اس سال اتنا لٹھا پیدا ہوتا ہے ۔ اور آئندہ چار سال کے بعد اتنے percent بڑھے گا ۔ اور چار سال کے بعد اتنے لوگ ہو جائیں گے ۔ تو اس کے لیے لٹھا اور زیادہ بڑھنا چاہیئے ۔ اور اس کے لیے اتنی ملیں اور بڑھنی چاہئیں ۔ اور اتنے spindle لٹھے کے اور زیادہ لگائے جاویں ۔ تو اکانومک پلاننگ جو آج کل ہماری تمام زندگی کو govern کرتی ہے ۔ اس کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ پاپولیشن پلاننگ کی جائے ۔ اور یہ بات کہ یہاں پر محکمہ فیملی پلاننگ ٹھیک طور پر کام نہیں کرتا ۔ تو میرا خیال یہ ہے کہ اس کا جو تعلقات عامہ کا سلسلہ ہے ۔ وہ بہت خراب ہے میں نے پچھلے سال بھی یہاں پر جواب دینے کے بعد محکمہ کو لکھا تھا ۔ کہ تمام فاضل اراکین کے ساتھ ان کے اضلاع میں اور ایک سارے صوبے کی سطح پر ایک میٹنگ کی جاوے ۔ جس کے ذریعہ سے ان فاضل اراکین کو اطلاع دے جاوے ۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ابھی تک اس سلسلہ میں محکمہ نے کوئی بندوبست نہیں کیا ۔ جس کی وجہ سے میں اس سے بہت ناخوش ہوں ۔ چنانچہ اس ناخوشی کا اظہار میں نے ایک خط کے ذریعہ کر دیا ہے ۔ جو میں نے اس محکمہ کو لکھ دیا ہے ۔ آج سے کافی دن پہلے جب یہ سوال میرے پاس منظوری کے لیے آیا ۔ اس وقت میں نے ان کو لکھ دیا تھا ۔ اس لیے زیادہ قصور جناب والا ! یہ ہے کہ یہ بات سمجھائی نہیں گئی ہے ۔ جہاں تک فیملی پلاننگ کا تعلق ہے ۔ وہ بالکل ساری دنیا میں اپنا لی گئی ہے ۔ یہ بہت بہترین چیز ہے ۔ اور یہ کوئی سازش نہیں ہے ۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ ایک سازش ہے کہ ہمارے لوگوں کی تعداد کم ہو جاوے ۔ ہرگز نہیں ۔ یہ ہمارا مقصد نہیں ہے ۔ اور اس حد تک ہم محدود کرنا چاہتے ہیں

جس حد تک کہ ہم استعمال کر سکتے ہیں ۔ جناب والا ! بلجیم اور انگلینڈ میں پاکستان سے دگنی زیادہ گنجان آبادی یعنی ان کے ایک مربع میل میں کوئی 925 آدمی ہیں ۔ بلجیم میں کوئی 1850 اشخاص ہیں ۔ اور پاکستان میں صرف 175 آدمی ہیں ۔ اور پھر ہم کہتے ہیں کہ آبادی زیادہ ہو گئی ہے ۔ اس لیے کہ ہمارا اکانومک ڈویلپمنٹ ویسی نہیں ہے ۔ اگر وہ ایک مربع میل میں 985 آدمیوں کو ۔ گھر ۔ مکان ۔ سکول ہسپتال اور job دے سکتے ہیں ۔ تو ہم 175 کو بھی نہیں دے سکتے ۔ اس لیے یہ تو ہمارے ملک کی اکانومک ڈویلپمنٹ پر منحصر ہے یہ فیملی پلاننگ کی جو limit ہے absolute limit ہے کیا آپ کی relative production اور وہ ذرائع ہیں ۔ جن سے آپ ان آدمیوں کو استعمال کر سکتے ہیں ۔ ان کو استعمال کی چیزیں فراہم کر سکتے ہیں کھانے پینے کی چیزیں ۔ گھر مکان ۔ ہسپتال ملازمت وغیرہ ۔ یہ تو ایسے مسئلے ہیں ۔ جن کے لیے فیملی پلاننگ بہت ضروری ہے ۔

مسٹر سپیکر : ڈاکٹر صاحب اب سوالات کا وقت ختم ہو گیا ہے ۔

وزیر تعلیم : میں نے تو یہی عرض کی تھی کہ یہ ایک لمبا مسئلہ ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیں ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں بقیہ سوالات کے جواب ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے

محکمہ لوکل گورنمنٹ میں بھرتی اور ترقی

*4520 ۔ **حاجی محمد سیف اللہ خان :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے محکمے لوکل گورنمنٹ میں نئی بھرتی اور ترقیوں پر پابندی لگائی ہوئی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ درست ہے کہ لاہور پبلک ہیلتھ سرکل فیروز پور روڈ لاہور میں ماہ نومبر میں سات آسامیوں پر ترقیاں دی گئیں ۔ راولپنڈی پبلک ہیلتھ سرکل میں تیرہ نئی آسامیاں پر کی گئیں اور لاہور پراجیکٹ سرکل میں بارہ آسامیاں پر کی گئیں ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ آسامیاں حکومت کی واضح پابندی کے باوجود کیوں پر کی گئی ہیں اور حکومت نے متعلقہ افسران کے خلاف کیا کارروائی کی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی نہیں اس وقت ایسی کوئی پابندی موجود نہیں ہے ۔

(ب) بعض آسامیاں عارضی ضرورت کے تحت پر کی گئی ہیں اور جزو (الف) کے جواب کے پیش نظر واضح ہے کہ حکومت کی کسی پابندی کی خلاف ورزی نہیں ہوئی ۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

ٹی - بی - ہسپتال سرگودھا کی قائد آباد منتقلی

***4658 ـ ملک خالق داد خان بندیال** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے قائد آباد میں لاکھوں روپے سے جو ہسپتال تعمیر کیا ہے وہ تقریباً بے توجہی کی وجہ سے برباد ہوتا جا رہا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حکومت ٹی - بی - ہسپتال سرگودھا کو قائد آباد منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ٹی - بی - ہسپتال سرگودھا P.A.F. آفیسرز مس اور ان کے گھروں کے نزدیک واقع ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) یہ الزام بے بنیاد ہے ۔

مذکورہ ہسپتال 48 بستروں (24) مردانہ ۔ (24) زنانہ پر مشتمل ہے ایک میڈیکل آفیسر ایک لیڈی میڈیکل ، آفیسر تین ڈسپنسر ۔ دو دائیاں اور دوسرا عملہ تعینات ہے ۔ اس کے علاوہ ایکسرے کی سہولتیں بھی موجود ہیں ۔

(ب) سٹاف کے لیے کوارٹرز اور دوسری سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے ایسا نہیں کیا جا سکتا ۔

(ج) جی ہاں قریباً دو فرلانگ کے فاصلے پر ہے ۔

سنت نگر نہرو پارک لاہور کی گلی نمبر 53 میں مویشیوں کو بٹانا

*4662 ۔ **مرزا فضل حق** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سنت نگر نہرو پارک لاہور گلی نمبر 53 کے لوگوں اور مون لائیٹ ہائی سکول کی انتظامیہ کا ایک دیرینہ اور مشترکہ مطالبہ ہے کہ گلی مذکور میں گوالوں کو مویشی باندھنے سے منع کیا جائے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گلی میں گائے بھینس باندھنے سے صرف درمیان میں دو فٹ کا فاصلہ بچتا ہے جہاں سے بچوں کو گزرنے میں تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ہر وقت کسی نقصان کا اندیشہ لاحق رہتا ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس دیرینہ مطالبہ کو فی الفور پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : جی نہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

سپاہ دانش کے ارکان کو مہنگائی الاؤنس کی ادائیگی

*4668 ۔ **چوہدری شتاق احمد** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ میں پیلز ورکس پروگرام کے تحت کام کرنے والے سپاہ دانش کے ارکان کی کل تعداد کتنی ہے ۔

(ب) ان میں سے کتنے ارکان ایسے ہیں جنہیں حالیہ مہنگائی کے پیش نظر 35 روپے ماہوار مہنگائی الاؤنس دیا جاتا ہے ۔

(ج) آیا کوئی ایسے بھی ہیں جن کو مذکورہ الاؤنس نہیں دیا جاتا اگر ایسا ہے تو انہیں حکومت کب تک ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اب تک عدم ادائیگی کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) پیلز ورکس پروگرام کے تحت کام کرنے والے رضاکار دستے کا نام ''سپاہ خدمت ہے،، سپاہ دانش نہیں ان کی کل تعداد 6000 ہے ۔

(ب) سپاہ خدمت کے کسی بھی رضاکار کو حالیہ مہنگائی الاؤنس ادا نہیں کیا جاتا ۔

(ج) سپاہ خدمت کو حالیہ مہنگائی الاؤنس نہیں ادا کیا جاتا اور نہ ہی حکومت ان رضاکاروں کو حالیہ مہنگائی الاؤنس دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے ۔

میڈیکل کالجوں میں داخلے

*4671 ۔ **دیوان سید غلام عباس بخاری** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ میڈیکل کالجوں میں ایم بی بی ایس کلاس کے داخلہ کے لیے معیار تعلیم ایف ایس سی درجہ اول مقرر ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ گذشتہ سالوں میں ایف ایس سی درجہ اول کے داخلہ سے جو سیٹیں بچ جاتی تھی وہ بی ایس سی میڈیکل کے طلباء سے پر کر دی جاتی تھیں ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اب ایف ایس سی درجہ اول طلباء کی تعداد میں اتنا اضافہ ہو گیا ہے کہ میڈیکل کالجوں میں بی ایس سی میڈیکل طلباء کے لیے کوئی جگہ نہیں رہتی جب کہ میڈیکل کالجوں کی تعداد تین سے پانچ ہو چکی ہے ۔

(د) کیا یہ بھی ہے کہ موجودہ دور میں بی ایس سی نان میڈیکل کے طلباء کو انجینئرنگ کالج میں داخلہ مل جاتا ہے مگر میڈیکل بی ایس سی طلباء کا مستقبل ہر طرح سے تاریک ہے ۔

(ہ) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں تعلیمی کورس امریکہ کی طرز کا ہے ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں داخلہ کے وقت بی ایس سی طلباء کے استحقاق کو بھی مدنظر رکھنے کو تیار ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) میڈیکل کالجوں میں ایم بی بی ایس فسٹ ایئر میں داخلہ کا تعلیمی معیار بالترتیب ایف ۔ ایس ۔ سی پری میڈیکل گروپ درجہ اول اور بی ایس سی میڈیکل گروپ درجہ اول ہے ۔

(ب) گذشتہ پانچ سال سے ایف ۔ ایس ۔ سی درجہ اول سے سیٹوں کی کوئی بچت نہیں ہوئی البتہ پندرہ بیس سال پیشتر چند بی۔ایس۔سی درجہ اول کو معیاری سیٹوں پر جگہ مل جایا کرتی تھی ۔

(ج) درست ہے ۔

(د) یہ درست ہے کہ بی ۔ ایس ۔ سی (نان میڈیکل) امیدواروں کو انجینئرنگ کالج میں داخلہ ملنے کے کافی مواقع ہیں لیکن بی ۔ ایس ۔ سی (میڈیکل) کے طلباء کو میڈیکل کالجوں میں داخلہ ملنا بہت دشوار بلکہ تقریباً ناممکن ہے ۔

(ہ) تعلیمی کورس برطانوی طرز کا ہے ۔

(و) حکومت اس مسئلے پر غور کرے گی ۔

پنشن خواروں کی پنشن میں اضافہ

*4674 ۔ **دیوان سید غلام عباس بخاری** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت کہ حکومت نے اپنے ملازمین کو 75 روپے ماہوار مہنگائی الاؤنس دینا منظور کیا ہے اور پنشن خواروں کی پنشن میں اضافہ کیا گیا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حکومت کے منظور شدہ قواعد بلدیاتی اداروں پر بھی لاگو ہوتے ہیں ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ٹاؤن کمیٹی جلالپور پیروالا ضلع ملتان نے حکومت کے مذکورہ احکام پر عمل درآمد نہیں کیا ۔

(د) اگر جزو (الف) و (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ٹاؤن کمیٹی جلالپور پیر والہ ضلع ملتان کو ہدایات جاری کرے گی کہ وہ اپنے پنشن خواروں کی پنشن میں حکومت کے احکام کے مطابق اضافہ کرے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) تمام قواعد لاگو نہیں ہوتے ۔ البتہ چند ایک جن میں پینشن کے قواعد بھی ہیں ، بلدیاتی اداروں پر لاگو ہوتے ہیں ۔

(ج) محکمہ مقامی حکومت و معاشرتی بہبود کی طرف سے 14 فروری 1974ء کو تمام کنٹرولنگ اتھارٹیز کو اس بارے میں ضروری احکام جاری کر دیئے گئے ہیں ۔ اب ٹاؤن کمیٹی جلال پور پیر والا ان احکامات کے تحت عمل درآمد کرے گی ۔

(د) احکام جاری ہو گئے ہیں ۔

ضلع بہاولنگر میں تعمیراتی منصوبہ جات کے لیے رقم کی تخصیص

*4757 ۔ **راؤ مراتب علی خان** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ کمیٹی ڈونگہ بونگہ ضلع بہاولنگر کے اپنے سالانہ بجٹ 1972-73ء میں مختلف تعمیر و ترقی کے

منصوبہ جات کے لیے ایک معقول رقم مختص کی تھی جس کی منظوری اتھارٹی نے بھی دیدی تھی -

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ٹاؤن کمیٹی نے سول ڈسپنسری کے قرب و جوار کے نشیبی علاقہ میں مٹی ڈلوانے کے لیے مبلغ - 5000 روپے مختص کئے تھے -

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ رقم کا ایڈمنسٹریٹر صاحب نے چیک بھی جاری کر دیا تھا لیکن نہ ہی یہ رقم خرچ کی گئی اور نہ ہی مٹی ڈلوائی گئی - نتیجتاً حالیہ بارشوں میں اس علاقہ کے تمام مکانات منہدم ہو گئے اور لوگ بے گھر ہو گئے -

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ٹاؤن کمیٹی نے 1972-73ء اور 1973-74ء میں کون کون سے تعمیراتی منصوبوں کے لیے کس قدر رقم مختص کی اس میں سے کس قدر رقم خرچ ہوئی اور کون کون سے منصوبے مکمل ہوئے اور کس قدر زیر تعمیر ہیں نیز جزو (ب) میں درج مبلغ 5000 روپے کی رقم خرچ نہ کرنے کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں -

(ب) آبادی دیہہ کے لیے نہیں بلکہ برائے ارتھ ورک از خالقیہ کاٹن فیکٹری براستہ گلاب علی سول ڈسپنسری تا چونگی نمبر 4 مبلغ 5000 روپے کی رقم مخصوص کی گئی تھی -

(ج) مذکورہ رقم کا چیک جاری کیا گیا تھا لیکن یہ رقم خرچ کرنیسے پیشتر تخمینہ تیار کیا گیا اور متعدد بار ٹینڈر طلب کئے گئے لیکن دوبں اثنا بے پناہ بارشیں شروع ہو گئیں جن کی وجہ سے سڑک پر پانی کھڑا ہوگیا جو ابھی تک موجود ہے اگرچہ پانی کی سطح 4 فٹ سے گر کر 2 فٹ کے قریب رہ گئی ہے میعاد گزر جانے کی بنا پر آڈٹ پارٹی نے یہ تجویز کی کہ چیک منسوخ کر دیا جائے - چنانچہ چیک منسوخ کر دیا گیا - اور بارشوں کیوجہ سے علاقہ کے کچھ کچے مکانات منہدم ہوئے تھے -

(د) تفصیل درج ذیل ہیں ۔

سال 1972-73ء

نمبر شمار	نام منصوبہ	رقم منظور شدہ	خرچ	مکمل یا زیر تعمیر
1 ۔	تعمیر چار دیواری گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ۔	15186ء94	15186ء94	مکمل
2 ۔	تعمیر چار دیواری واٹر ٹینک واٹر ورکس	11513ء65	11513ء65	مکمل
3 ۔	اوتھ ورکس براستہ خانقیہ کاٹن فیکٹری سول ڈسپنسری تا چونگی نمبر 4	5000		کام شروع نہیں کیا گیا کیونکہ پانی ابھی تک موجود ہے ۔

سینیٹری انسپکٹروں کو پراونشلائز کرنا

*4758 ۔ **راؤ مراتب علی خان** : کیا وزیر اعلیٰ میرے نشان زدہ سوال نمبر 2685 کے جواب کے حوالہ سے جو کہ مورخہ 5 اپریل 1973ء کو ایوان میں دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایسے اضلاع کے ڈپٹی کمشنر صاحبان نے جن کے سینیٹری انسپکٹر ڈسٹرکٹ کونسلوں کے ملازم ہیں صوبائی حکومت کو یہ تحریک کر دی ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسلوں کے سینیٹری انسپکٹروں کو پراونشلائز کر دیا جائے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ بھی درست ہے کہ ابھی تک اس سلسلہ میں حکومت نے کوئی فیصلہ نہیں کیا ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجہ کیا ہے نیز حکومت سینیٹری انسپکٹروں کو کب تک پراونشلائز کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔ درست ہے ۔

(ب) اس سلسلے میں مناسب کارروائی شروع کر دی ہے ۔ امید ہے کہ اگلے مالی سال تک ان سینیٹری انسپکٹروں کی آسامیاں پراونشلائز ہو جائیں گی ۔

بہاولپور ڈویژن کے میونسپل اداروں کے معطل شدہ ملازمین کی بحالی

*4760 - **راؤ مراتب علی خان** : کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بہاولپور ڈویژن میں واقع میونسپل اداروں کے درجہ سوم اور چہارم کے بیشتر ملازمین 6 ماہ سے زائد عرصہ سے معطل ہیں اور وہ موجودہ مہنگائی کے دور میں نان جویں تک کے محتاج ہو چکے ہیں -

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس بارے میں چیف سیکرٹری کی جاری شدہ ہدایات موجود ہیں کہ 6 ماہ سے زائد کسی ملازم کو معطل نہ رکھا جائے اور اگر کسی تعزیری جرم میں چالان عدالت میں پیش ہو جائے تو ایسے ملازم کو بلا تاخیر بحال کر دیا جائے -

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ بہاولپور ڈویژن میں واقع میونسپل اداروں میں درجہ سوم اور چہارم کے ملازمین چھ ماہ سے زائد عرصہ سے معطل شدہ ہیں اگر ایسا ہے تو ان کی تعداد کیا ہے اور متذکرہ بالا ہدایات کے مطابق ان کے بحال نہ کئے جانے میں کون سی دشواری یا قانون حائل ہے -

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے - تو کیا حکومت ایسے ملازمین کو جو زائد از 6 ماہ سے معطل شدہ ہیں بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی نہیں - اس درجہ کے صرف دو ملازمین 13 دسمبر 1972ء سے معطل ہیں جو کہ ٹاؤن کمیٹی ڈونگہ بونگہ ضلع بہاولنگر سے تعلق رکھتے ہیں -

(ب) الزام زیادہ شدید ہونے کی صورت میں میعاد معطلی میں اضافہ کی اجازت بھی اسی حکم میں موجود ہے -

(ج) تعداد اوپر شق نمبر (الف) میں بیان کی گئی ہے جرم سنگین نوعیت کے ہیں - متعلقہ عدالت ہائے سے رجوع کیا گیا ہے

کہ جلد فیصلہ فرماویں ۔ جس کی روشنی میں مناسب کارروائی عمل میں لائی جاوے گی ۔

(د) اس کا جواب شق نمبر (ج) میں بیان کیا گیا ہے ۔

لاہور شہر کی خوبصورتی کے لیے رقم کی تخصیص

*4776 ۔ **بیگم ریحانہ سرور** : کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا 1972-73ء کے دوران لاہور کو خوبصورت بنانے کے لیے کوئی رقم مختص کی تھی اگر ایسا ہے تو کتنی رقم مختص کی گئی اور کن کن مقاصد کے لیے ۔

(ب) کیا یہ رقم مذکورہ مقاصد پر صرف کی گئی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں تفصیل درج ہے ۔

1 ۔ صفائی	8,50,000	روپے
2 ۔ نالیاں فرش	58,00,000	,,
3 ۔ سڑکیں	55,00,000	,,
4 ۔ باغات	4,13,000	,,
5 ۔ سٹریٹ لائٹ	5,30,000	,,
6 ۔ جنرل	44,30,500	,,
میزان	1,75,23,900	روپے

(ب) خرچ شدہ رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

1 ۔ صفائی	3,19,028	روپے
2 ۔ نالیاں	37,09,557	,,

3 ۔ سڑکیں	42,02,021	روپے
4 ۔ باغات	1,57,697	,,
5 ۔ سٹریٹ لائٹ	4,85,703	,,
6 ۔ جنرل	23,70,877	,,
	12,44,883	روپے

قانون خالص اشیائے خوردنی کے تحت جرائم کے چالان

*4777 ۔ **بیگم ریحانہ سرور** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ لاہور ڈویژن کے ہر ایک ضلع میں سال 72-1971ء اور 73-1972ء کے دوران علیحدہ علیحدہ قانون خالص اشیائے خوردنی (پیور فوڈ ایکٹ) کے تحت جرائم کے کتنے چالان عدالتوں میں پیش کئے گئے اور ان میں سے کتنے چالان ابھی تک عدالتوں میں زیر سماعت ہیں ۔ نیز مذکورہ مقدمات میں سے کتنے مقدمات میں ملزموں کو سزائیں دی گئیں اور کتنے ملزموں کو بری کر دیا گیا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) :(I) لاہور ڈویژن کی ضلع وار تفصیل ۔

نام ضلع	سال	تعداد چالان جو عدالتوں میں پیش کئے گئے ۔	تعداد چالان جو بری کئے	تعداد چالان جن میں ملزموں کو سزا دی گئی	عدالتوں میں زیر سماعت چالان
لاہور	1971ء	59	—	—	59
گوجرانوالہ	1971ء	196	1	43	152
شیخوپورہ	1971ء	206	44	120	42
سیالکوٹ	1971ء	16	—	—	16
	—	—	—	—	—
	میزان	477	45	163	269

نام ضلع	سال	تعداد چالان جو عدالتوں میں پیش کیے گئے	تعداد چالان جن میں ملزم بری کیے گئے	تعداد چالان جن میں ملزموں کو سزا دی گئی	عدالتوں میں زیر سماعت چالان
سیالکوٹ	1972ء	208	—	59	149
لاہور	1972ء	216	—	8	208
گوجرانوالہ	1972ء	538	37	328	173
شیخوپورہ	1972	220	44	129	47
		—	—	—	—
	میزان	1182	81	524	577
لاہور	1973ء	112	—	6	106
گوجرانوالہ	1973ء	639	35	381	223
شیخوپورہ	1973ء	683	113	201	369
سیالکوٹ	1973ء	397	—	50	347
	میزان	1831	148	638	1045

(II) لاہور ڈویژن میں کیے جانے والے چالانوں کی سالوار تعداد

1971ء	477	45	163	269
1972ء	1182	81	524	577
1973ء	1831	148	638	1045
کل میزان	3490	274	1325	1891

نوٹ ۔ مندرجہ بالا اعداد و شمار گورنمنٹ کی لیبارٹری کے ہیں ۔

گورنمنٹ کی لیبارٹری کے علاوہ ایک لیبارٹری لاہور کارپوریشن کی بھی ہے جس کے اعداد و شمار دستیاب نہیں ہو سکے ۔

———

ڈسپنسری کا قیام

*4809 ۔ **ملک محمد اعظم** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ مواضعات سندرال ۔ راجڑ ۔ ڈھاک ۔ کرڑ۔ تلوکر ۔ دیثوال ۔ جسوال ۔ منگوال ۔ کوڑہ ۔ نوردوانہ ۔ جھگیاں ۔ بانسی ۔ بلوال ۔ تحصیل خوشاب ضلع سرگودہا جو کہ ملحقہ ہیں میں کوئی ڈسپنسری نہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان مواضعات کے لیے کوئی نئی ڈسپنسری کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) حکومت عوامی صحت سکیم کے تحت ہر یونین کونسل میں طبی سہولتیں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس سلسلے میں ایک جامع منصوبہ بھی تیار ہو چکا ہے ۔ موجودہ مالی سال 74-1973ء کے ترقیاتی پروگرام میں تحصیل خوشاب میں پدہراڑ میں ایک پرائمری ہیلتھ سینٹر کا قیام بھی شامل ہے ۔ امید ہے یہ سنٹر 75-1974ء کے اختتام تک مکمل ہو جائے گا ۔ اس سنٹر کے مکمل ہونے پر اس کے سب سنٹر دثیوال اور راجڑ بھی کام شروع کر دیں گے اس طرح مندرجہ ذیل مواضعات طبی امداد سے مستفید ہو سکیں گے راجڑ ۔ تلوکر ۔ کرڑ ۔ باوال ۔ جھگیاں ۔ بانسی ۔ دیثوال ۔ جسوال ۔ منگوال ۔

سول ہسپتال خوشاب ضلع سرگودھا میں ادویات کی فراہمی

*4810 ۔ **ملک محمد اعظم** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) سول ہسپتال خوشاب ضلع سرگودھا میں یکم جنوری 1973ء تا 31 دسمبر 1973ء کل کتنے مردانہ اور زنانہ مریضوں کا علاج کیا گیا اور ان میں سے کتنے اندرونی اور کتنے بیرونی مریض تھے ۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں زنانہ اور مردانہ مریضوں پر یکم جنوری 1973ء تا 31 دسمبر 1973ء ادویات پر کل کتنا خرچ کیا گیا ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی ضرورت کے مطابق ادویات مہیا نہیں کی جاتیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) ۔

	اندرونی مریض	بیرونی مریض
مردانہ	181	8980
زنانہ	159	11788

(ب) مندرجہ مریضوں پر ہسپتال میں کل مبلغ 26,903.34 روپے ادویات پر خرچ کیے گئے ۔ ان میں سے مبلغ 24,301.34 روپے کی ادویات میڈیکل سٹور ڈپو سے اور مبلغ 2602 روپے کی ادویات مقامی طور پر خرید کی گئیں ۔ اس کے علاوہ ہسپتال مذکور کو تقریباً 25,000 روپے کی مالیت کی ادویات فلڈ ریلیف سٹاک سے مہیا کی گئیں ۔ اس طرح تقریباً 52,000 روپے کی مالیت کی ادویات دوران سال 1973ء ہسپتال میں مریضوں کو مہیا کی گئیں ۔

(ج) یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہسپتال میں ضرورت کی ادویات مہیا نہیں کی گئیں بلکہ ہسپتال ہذا کو عام ضرورت کی ادویات مالیتی 26,903.34 روپے کی مہیا کی گئیں اور جو فلڈ ریلیف سٹاک سے مالیتی 25,000 روپے کی ادویات مہیا کی گئیں وہ بہت قیمتی اور معیاری ادویات تھیں اس طرح ہسپتال ہذا میں دوران سال 1973ء ادویات کی کسی قسم کی قلت محسوس نہیں کی گئی مزید یہ کہ ادویات مریضوں کی ضرورت کے مطابق تھیں ۔

سول ہسپتال جوہرآباد اور سول ہسپتال شاہ پور صدر میں لیڈی ڈاکٹر کی تقرری

*4811 ۔ **ملک محمد اعظم** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سول ہسپتال جوہرآباد اور سول ہسپتال

شاہ پور صدر میں چند ماہ سے کوئی لیڈی ڈاکٹر موجود نہیں اور عوام کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ہسپتال میں کب تک لیڈی ڈاکٹر تعینات کی جائے گی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) سول ہسپتال ۔ جوہر آباد کی لیڈی ڈاکٹر یکم نومبر 1974ء سے رخصت پر تھی اور اب مزید رخصت کی درخواست آ گئی ہے ۔ سول ہسپتال شاہ پور کی لیڈی ڈاکٹر کو چند ہفتے پیشتر نوشہرہ تبدیل کر دیا گیا تھا ۔ لیڈی ڈاکٹر ان دوردراز کے علاقوں میں ملازمت کرنے سے کتراتی ہیں ۔ صوبہ پنجاب میں لیڈی ڈاکٹروں کی کمی ہے ۔ جونہی مزید لیڈی ڈاکٹر دستیاب ہوں گی ۔ ان جگہوں کو پر کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔

جام پور گرڈ سٹیشن سے محمد پور دیوان تک کے دیہات کو بجلی مہیا کرنا

***48،0 ۔ مسٹر رب نواز خان کھتران** : کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جام پور گرڈ سٹیشن سے محمد پور دیوان تک کے دیہات کو بجلی مہیا کرنے کی سکیم کا اجراء اس مالی سال کے دوران مکمل ہونا تھا اور اس کام کے لیے مناسب رقوم بھی مختص کر لی گئی تھیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ابھی تک لائن کی تنصیب کا کام شروع نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں ۔

(ج) کیا مذکورہ لائن کی تنصیب اس سال میں مکمل ہو جائے گی ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔ یہ درست ہے کہ جام پور گرڈ سے محمد پور دیوان تک کے دیہات کو بجلی مہیا کرنے کا کام موجودہ مالی سال میں شروع ہونا ہے جس کے لیے کچھ مناسب رقوم مخصوص کی گئی ہیں ۔

(ب) لائن کی تنصیب کا کام شروع کرنے میں تار ٹرانسفارمر اور کھمبے وغیرہ درکار ہیں جو سر دست واپڈا سٹورز میں نہیں ہیں ان چیزوں کو دستیاب کرنے کے لیے چیف انجینئر سٹورز نے مقامی فرموں کو آرڈر کیے ہوئے ہیں لیکن خام مال کی کمی کی وجہ سے فرمیں مطلوبہ مقدار میں سامان مہیا نہ کر سکیں نیز کافی مقدار میں سامان سیلاب کی تباہ کاریوں کے بعد تباہ شدہ لائنوں اور ٹرانسفارمروں کو بدلنے میں صرف ہو گیا اس لیے جلد کام شروع نہ ہو سکا ۔ اب امید ہے کہ ماہ اپریل تک سامان ملنا شروع ہو جائے گا اور سامان ملنے پر کام شروع کر دیا جائے گا ۔

(ج) اس کام کا تقریباً 1/3 حصہ کی تکمیل اس سال مکمل ہونے کی امید ہے بقایا کام اگلے مالی سال میں بجٹ کے مطابق پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے گا ۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن نمبر 2 راولپنڈی کے سٹور میں پائپوں کی چوری

***4830 ۔ سید فدا حسین :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن نمبر 2 راولپنڈی کے سٹور میں کچھ عرصہ ہوا پی ۔ وی ۔ سی ۔ کے پائپوں کی چوری ہوئی ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سٹور کے انچارج اوورسیئر کی درخواست پر محکمہ نے ایک ماہ تک خاموشی اختیار کئے رکھی اور کوئی تحقیقات نہیں کی ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اوورسیئر کو اطلاع فراہم کرنے کے باوجود معطل کر دیا گیا اور اصل ملزمان کو ابھی تک نہیں پکڑا گیا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں اطلاع ملنے پر فوراً محکمانہ تفتیش شروع ہو گئی ۔

(ج) ابتدائی محکمانہ تفتیش رپورٹ کی بنا پر اوورسیئر مذکور اپنے فرائض میں غفلت کا مرتکب پایا گیا اور اسے معطل کیا گیا ہے تاہم مفصل رسمی محکمانہ تفتیش شروع ہے اور اس کی روشنی میں اوورسیر مذکور کے خلاف یا اس کے حق میں مزید کارروائی ممکن ہوگی ۔

سرگودھا شہر کے بازاروں میں کھوکھوں اور رھڑیوں کی بھرمار

*4848 ۔ **ملک محمد اکرم اعوان** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ میونسپل کمیٹی سرگودھا کی غفلت کی وجہ سے سرگودھا شہر کے امین بازار ، ریل بازار ، اردو بازار اور مسلم بازار میں کھوکھوں اور رھڑیوں کی بھرمار ہو گئی ہے ۔ جس کی وجہ سے ان بازاروں سے ٹریفک نہیں گذر سکتی ۔ بلکہ پیدل چلنے والوں کو بھی راستہ نہیں مل سکتا ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت میونسپل کمیٹی مذکور کے ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) اکثر بازاروں میں مثلاً کچہری بازار ، مین بازار ۔ اور مسلم بازار ۔ کلیار ہوٹل تا چوک بھدی بازار میں رھڑیوں کا داخلہ بند ہو گیا ہے چند رھڑی والے چوک سبزی منڈی اور اردو بازار میں خلاف ورزی کرکے ان بازاروں میں رھڑیاں لائے تو ان اشخاص کے چالان کرکے دائر عدالت کئے گئے ہیں ۔ ان بازاروں میں حالت بہت بہتر ہے ۔ ان بازاروں میں کوئی ناجائز کھوکھا نہیں ہے اور نہ ہی کھوکھوں کے لیے اجازات دی جاتی ہے ۔

(ب) مندرجہ بالا جواب جزو (الف) کے پیش نظر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

پنجاب کے سیلاب زدگان کی امداد کے لیے عوامی تعمیراتی فنڈ

* **4877 ۔ ملک شاہ محمد محسن :** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب کے سیلاب زدگان کی امداد کے لیے عوامی تعمیراتی فنڈ سے اب تک کتنا روپیہ تقسیم کیا جا چکا ہے اور کتنے کی تقسیم زیر غور ہے ۔

(ب) پنجاب میں عوامی تعمیراتی فنڈ سے جو منصوبے تعمیر کرنے مقصود تھے ان کی تعمیر کے لیے فنڈ حاصل کرنے کے لیے کیا انتظام کیا جائے گا ۔

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) (الف) : پنجاب کے سیلاب زدگان کی امداد کے لیے عوامی تعمیراتی فنڈ سے رواں مالی سال کے دوران مبلغ 2 کروڑ روپیہ مختص کیا گیا تھا ۔ جن میں سے مبلغ ایک کروڑ پچاس لاکھ روپے تا حال تقسیم کیے جا چکے ہیں بقایا رقم مبلغ پچاس لاکھ روپیہ کی تقسیم زیر غور ہے !

(ب) جو منصوبہ جات منظوری کے بعد شروع نہیں کیئے گئے تھے ۔ انہیں بوجہ سیلاب آئندہ مالی سال کے دوران تعمیر کے لیے موخر کر دیا گیا ہے تاہم جو منصوبے رواں مالی سال میں شروع کیے جا چکے تھے یا گذشتہ سالوں سے زیر تعمیر چلے آ رہے تھے ان پر کام جاری ہے ۔

چینی کے کارخانوں کا قیام

* **4878 ۔ ملک شاہ محمد محسن :** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ وفاقی حکومت نے حکومت پنجاب کو صوبہ میں پبلک سیکٹر میں چینی کے چند نئے کارخانے لگانے کی اجازت دی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو یہ اجازت کب وصول ہوئی نیز اس کے تحت کہاں کہاں اور کب تک چینی کے کارخانے لگائے جائیں گے ۔

(ب) چینی کی پرانی ملوں کی چینی پیدا کرنے کی مجموعی طور پر کتنی سالانہ استطاعت ہے اور نئی لگائی جانے والی ملوں کی استطاعت کیا ہوگی -

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ دونوں قسم کی ملوں کی چینی پیدا کرنے کی استطاعت صوبہ کی سالانہ ضروریات سے بہت کم ہوگی - اگر ایسا ہے تو صوبائی حکومت اس کمی کو دور کرنے کے لیے کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت نے حکومت پنجاب کو پبلک سیکٹر میں چینی کے چار نئے کارخانے لگانے کی اجازت دی ہے - یہ اجازت 26 مئی 1973ء کو موصول ہوئی مندرجہ ذیل مقامات ان کارخانوں کے قیام کے لیے تجویز شدہ ہیں - کوٹ ادو - کمالیہ - پتوکی اور پسرور یہ کارخانے 1976-77ء اور 1977-78ء میں اپنی پیداوار شروع کریں گے -

(ب) چینی کی پرانی ملوں کی سالانہ استطاعت 270 لاکھ ٹن ہے - نئی لگائی جانے والی ملوں کی سالانہ استطاعت 0,96 لاکھ ٹن ہوگی -

(ج) دونوں قسم کی ملوں کی سالانہ پیداوار پنجاب میں کل طلب سے کچھ کم ہوگی - اس سلسلے میں حکومت پرائیویٹ سیکٹر میں ملوں کے قیام کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے - اس کے علاوہ پبلک سیکٹر کی ایک مل راہوالی شوگر مل کی استعداد 600 ٹن (cane crushing) روزانہ سے بڑھا کر 1500 ٹن (cane crushing) روزانہ کر دی جائے گی -

---

صوبہ میں زیر تعمیر منصوبہ جات

* **4882 - ملک شاہ محمد محسن** : کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) پنجاب میں زیر تعمیر و تکمیل کتنے صنعتی منصوبے ہیں -

(ب) مذکورہ منصوبوں کی تکمیل کب تک ممکن ہے اور یہ پنجاب کے کس کس مقام پر واقع ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) پنجاب میں اس وقت 167 صنعتی منصوبے زیر تعمیر و تکمیل ہیں ۔

ان منصوبوں کی تکمیل مندرجہ ذیل سالوں میں متوقع ہے ۔

اس سال کے آخر تک	135
1975ء کے دوران	21
1976ء کے دوران	3
1977ء کے دوران	5
1978ء کے دوران	3

(ب) یہ منصوبے پورے پنجاب میں زیر تکمیل ہیں اور ان کی ضلع وار تقسیم مندرجہ ذیل ہے ۔

راولپنڈی	8	جھنگ	4	کیمبلپور	2	میانوالی	2
جہلم	3	شیخوپورہ	7	گجرات	15	گوجرانوالہ	30
ملتان	9	سیالکوٹ	8	ساہیوال	1	بہاولپور	11
مظفر گڑھ	5	بہاولنگر	2	ڈیرہ غازی خان	4	رحیم یار خان	2
سرگودہا	7	لاہور	44	لائلپور	3		
کل	167						

مختلف اضلاع کے میڈیکل ٹیکنیشنز کے پیمانۂ تنخواہ کو یکساں کرنا

***4896 - چودھری علی بہادر خان** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ کمشنر سرگودھا ڈویژن نے ڈسٹرکٹ کونسل کی دیہی ڈسپنسریوں میں اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر کی خالی آسامیوں پر میڈیکل ٹیکنیشنز کو 1970ء میں 200-15-320/15-400 روپے کے پیمانۂ تنخواہ میں متعین کیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ سرگودھا ڈویژن کی ضلع کونسلوں میں متعین میڈیکل ٹیکنیشنز کو جزو (الف) بالا میں مذکورہ پیمانہ تنخواہ کے مطابق تنخواہ تین سال تک ادا کی جاتی رہی -

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ صرف ضلع کونسل لائل پور میں میڈیکل ٹیکنیشنز کو 250 روپے بالمقطع تنخواہ دی جاتی رہی اور انہیں کبھی کوئی سالانہ ترقی نہیں دی گئی -

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو ضلع کونسل لائل پور نے میڈیکل ٹیکنیشنز کو جزو (الف) بالا میں مذکورہ پیمانہ تنخواہ اور سالانہ ترقیوں سے کیوں محروم رکھا -

(ہ) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مارچ 1973ء میں کمشنر سرگودھا ڈویژن نے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ پنجاب کو میڈیکل ٹیکنیشنز کے نیشنل پے سکیل کے بارے میں تحریر کیا تھا کہ مذکورہ ٹیکنیشنز کا مذکورہ بنیادی پے سکیل 150-8-190 / 10-300 کو مدنظر رکھتے ہوئے بنایا جائے -

(و) اگر جزو (ہ) کا جواب اثبات میں ہے تو کمشنر سرگودھا ڈویژن کی اس تضاد بیانی کی کیا وجوہ ہیں جب کہ انہوں نے خود میڈیکل ٹیکنیشنز کا 200 روپے کے پیمانہ تنخواہ میں تقرر کیا تھا -

(ز) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ضلع کونسل لائلپور اپریل 1973ء سے اپنے میڈیکل ٹیکنیشنز کو 250 روپے کی بجائے 181 روپے تنخواہ ادا کر رہی ہے - اور اس کے برعکس ضلع کونسل جھنگ نے اپنے میڈیکل ٹیکنیشنز کی تنخواہ 320 روپے ماہانہ کر دی ہے -

(ح) اگر جزو (ز) کا جواب اثبات میں ہے تو ضلع کونسل لائل پور اور سرگودھا نے تنخواہ میں یہ کمی اور تضاد کیوں روا رکھا -

(ط) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ضلع کونسل لائل پور اپنے

میڈیکل ٹیکنیشنز کو حکومت کے واضح احکامات کے باوجود 35 روپے مہنگائی الاؤنس کی ادائیگی نہیں کر رہی جب کہ ضلع کونسل سرگودھا اور جھنگ ادا کر رہی ہیں ۔

(ی) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس بارے میں فوری کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) کمشنر سرگودھا ڈویژن نے 1970-71ء کے دوران میڈیکل ٹیکنیشنز کو 220-10-325/15-400 کے گریڈ میں عارضی طور پر متعین کیا تھا ۔ لیکن محکمہ لوکل فنڈ آڈٹ نے اس پر اعتراض کیا اور رائے دی کہ ایسے ملازمین 150-8-190/10-300 کے سکیل میں تنخواہ کے مستحق ہیں ۔ چنانچہ حکومت پنجاب نے مئی 1972ء میں ہدایات جاری کیں کہ ایسے ملازمین کو مؤخرالذکر سکیل کے مطابق تنخواہیں ادا کی جائیں ۔

(ب) جی نہیں ۔ ان کو 220-15-325/15-400 کے پیمانہ میں تنخواہ ادا کی جاتی رہی ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) چونکہ یہ ایک نزاعی معاملہ بن چکا تھا اور زیر غور تھا ۔ اس لیے متعلقہ افراد کو سالانہ ترقی نہ دی گئی تاکہ بعد ازاں زائد وصولی کی صورت میں انہیں پریشانی نہ ہو ۔

(ہ) جی ہاں ۔

(و) کمشنر سرگودھا ڈویژن کی تجویز گورنمنٹ کی ان ہدایات کے عین مطابق تھی جن کا ذکر جزو (الف) بالا کے جواب میں کیا گیا ہے ۔

(ز) ضلع کونسل لائل پور نے ایسے ملازموں کی تنخواہ قومی پیمانہ تنخواہ نمبر 7 میں تعین کر دی ہے ۔ قومی پیمانہ میں ان کی تنخواہ کے تعین کی بنیاد وہ تنخواہ ہے جو وہ رضا مندی (option) دینے کی تاریخ کو 150-8-190 10-300 کے پیمانہ میں لے رہے تھے ۔ جب کہ ضلع کونسل جھنگ نے

مذکورہ قومی پیمانہ تنخواہ میں تعین کی بنیاد 220-15-325 400-15 کے پیمانہ میں اس تنخواہ کے رکھی ہے جو وہ رضا مندی (option) دینے کی تاریخ کو حاصل کر رہے تھے ۔ ضلع کونسل جھنگ کی اس کارروائی پر کمشنر سرگودھا ڈویژن مزید خط و کتابت کر رہے ہیں تاکہ تنخواہ کا تعین مناسب پیمانہ تنخواہ میں کیا جا سکے ۔

(ج) لائل پور سرگودھا کی ضلع کونسلوں کی تنخواہوں کا جزو (i) کے جواب سے کوئی تعلق نہیں ۔ لائل پور اور سرگودھا کی کونسلوں میں تنخواہوں کا تعین ایک ہی بنیاد پر کیا ہے ۔ البتہ ضلع کونسل جھنگ نے ایک مختلف بنیاد پر تنخواہوں کا تعین کیا جس کی وضاحت جزو (ز) کے جواب میں کر دی گئی ہے ۔

(ط) جی نہیں ضلع کونسل لائیل پور اپنے ملازمین کو 35 روپے ماہوار مہنگائی الاؤنس ادا کر رہی ہے ۔

(ی) چونکہ گریڈ کی کمی بیشی کے خلاف میڈیکل ٹیکنیشنز نے دیوانی عدالت میں مقدمہ دائر کیا ہوا ہے ۔ لہذا عدالت کا فیصلہ موصول ہونے کے بعد مزید کارروائی زیر غور لائی جائے گی ۔

علامہ اقبال روڈ لاہور سے ملحقہ گلیوں میں بجلی کی روشنی

***4900 ۔ حاجی شیخ اسلام الدین :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ علامہ اقبال روڈ لاہور سے ملحقہ غازی سٹریٹ اور اقبال سٹریٹ میں کارپوریشن کی طرف سے بجلی لگوانے کے لیے چار ماہ قبل سروے کیا گیا تھا ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود مذکورہ گلیوں میں بجلی نہ لگوانے کی وجوہ کیا ہیں اور کیا حکومت اس تاخیر کے ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) علاقہ گڑھی شاہو لاہور میں مختلف گلیوں کا سروے کیا گیا تھا ۔ ان گلیوں کے نقشے تیار کرکے محکمہ بجلی کو (واپڈا) کو برائے تیاری تخمینہ ہائے ارسال کر دیئے گئے تھے ۔ ان گلیوں میں سے ایک گلی حق سٹریٹ نمبر 40 کا ڈیمانڈ نوٹس مورخہ 10 جنوری 1974ء کو موصول ہوا ہے ۔ جس کی ادائیگی کی منظوری حاصل کر لی گئی ہے ۔ ادائیگی رقم کے بعد محکمہ بجلی (واپڈا) کے ذریعہ مکمل کرا دیا جائے گا ۔ باقی گلیوں کے تخمینے اور ڈیمانڈ نوٹس موصول ہونے پر فوری طور پر ادائیگی کرکے بجلی کی تنصیب کا کام مکمل کرا دیا جائے گا ۔

ٹاؤن کمیٹی پنڈی بھٹیاں کے چونگی محرران کو اوور ٹائم کی عدم ادائیگی

*4904 ۔ **چودھری لال خان** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ٹاؤن کمیٹی پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ نے حکومت کی ہدایات کے مطابق چونگی محرران کے اوور ٹائم کا کیس 1969ء میں ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ کو بغرض منظوری بھیجا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ ملازمین 1969ء سے 1973ء تک روزانہ 12 گھنٹے سے زیادہ خدمات انجام دیتے رہے ہیں ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر نے مذکورہ الاؤنس کے کیس کا کوئی فیصلہ نہیں کیا ۔ اگر ایسا ہے تو کیوں ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس غیر معمولی تاخیر کے ذمہ دار افراد کے خلاف تحقیقات

کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک - اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) اوور ٹائم الاؤنس کے واجبات کی ادائیگی کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے -

(د) جوں ہی اس بارے میں کوئی حتمی فیصلہ کیا گیا - تمام بلدیاتی اداروں کو ضروری ہدایات جاری کر دی جائیں گی - لہذا کسی آفیسر کے خلاف تحقیقات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

---

ڈسٹرکٹ کونسلوں اور میونسپل کمیٹیوں کے پنشنروں کی پنشن میں اضافہ کرنا

***4948 - میاں الفضل حیات :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے تمام پنشنروں کی پنشن میں یکم جون 1973ء سے 15 فی صد مستقل طور پر اضافہ کر دیا ہے اور یکم اگست 1973ء سے مہنگائی الاؤنس کی منظوری بھی دے دی ہے -

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسلوں اور میونسپل کمیٹیوں کے پنشنروں پر گورنمنٹ پنشن رولز کا اطلاق ہوتا ہے -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ڈسٹرکٹ کونسلوں اور میونسپل کمیٹیوں کے پنشنروں کو بھی جزو (الف) میں مذکورہ مراعات دینے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو اس بارے میں کب تک احکام جاری کر دیئے جائیں گے اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم - (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں ۔

(ج) اس بارے میں ضروری احکامات جاری کر دئے گئے ہیں ۔

ضلع سیالکوٹ میں پاپولیشن آفیسر اور ورکر موٹی ویٹر کی تعداد

***4956 ۔ صوفی نذر محمد :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع سیالکوٹ کی ہر تحصیل میں پاپولیشن آفیسر اور ورکر موٹی ویٹر کی تعداد کس قدر ہے اور ایک پاپولیشن آفیسر کے ماتحت کتنے ورکر موٹی ویٹر ہوتے ہیں ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ہر تحصیل میں ایک پاپولیشن آفیسر اپنے ماتحت سٹاف کنٹرول نہیں کر سکتا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) :

نمبر شمار	نام تحصیل	پاپولیشن پلاننگ آفیسرز کی تعداد	فیلڈ موٹی ویٹرز کی تعداد
1	سیالکوٹ	9	108
2	ڈسکہ	7	84
3	نارووال	5	60
4	پسرور	6	72
5	شکر گڑھ	5	60
	میزان	32	384

ہر پاپولیشن آفیسر کے ماتحت بارہ فیلڈ موٹی ویٹر ہوتے ہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔

تحصیل پھالیہ میں پرائمری ہیلتھ سنٹروں کا قیام

*4970 ۔ **چوہدری منظور احمد** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں کوئی پرائمری ہیلتھ سینٹر کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سنٹر کون کون سے مقام پر اور کب تک قائم کیے جائیں گے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔ ارادہ ہی نہیں رکھتی بلکہ ایک دیہی مرکز صحت جلیانوالہ مارچ 1973ء سے کام کر رہا ہے ۔

(ب) دیہی مرکز صحت پاریانوالی موجودہ مالی سال کے اختتام تک کام کرنے کی امید ہے ۔

دیہی مرکز صحت جوکالیاں کی تعمیر کا کام موجودہ مالی سال میں شروع ہونے کی امید ہے ۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اس کے لیے رقم مختص کر دی گئی ہے ۔

باقی تجویز کردہ مراکز صحت مندرجہ ذیل ہیں :

(1) سونگ (2) سوہاوا مولیائی (3) نادر آباد (4) سہنا (5) کوٹھالہ شیخاں (6) جیو والی (7) میانہ گوندل (8) عکسن ۔

ان پر کام کا شروع ہونا مالی وسائل پر ہے ۔ وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا ۔

جونیئر ماڈل سکول خان پور کی پرنسپل کا ڈیوٹی سے غیر حاضر رہنا

*5004 ۔ **رائے عمر حیات خان** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ مسز اقبال پروین میونسپل جونیئر ماڈل سکول خان پور ضلع رحیم یار خان میں بطور پرنسپل تعینات ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ پرنسپل تقریباً ایک سال سے اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو آیا حکومت اس ضمن میں اس کے خلاف تادیبی کارروائی کر رہی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔ مسز اقبال پروین جنوری 1973ء سے جنوری 1974ء تک مختلف وجوہ کی بنا پر 188 دن رخصت اتفاقیہ یا استحقاقیہ پر رہیں جو باقاعدہ منظور شدہ تھی۔

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

لاہور شہر میں روشنی کا ناقص انتظام

*5056۔ **سردار محمد عاشق** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ دیو سماج روڈ لاہور پر پچھلے سال مرکری بلب لگائے گئے تھے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ مرکری بلبوں نے صرف ایک ماہ ٹھیک کام کیا اور پچھلے ایک سال سے مذکورہ سڑک اندھیرے میں ڈوبی ہوئی ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سڑک پر اب تک روشنی کا انتظام نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ اور حکومت مذکورہ بالا سڑک پر کب تک روشنی کا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ارادہ نہیں رکھتی تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں۔ مگر 70-1969ء میں لگائے گئے تھے۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

محکمہ سمال انڈسٹریز کی جانب سے صنعتوں کے لیے سرمائے کی فراہمی

*5102 ۔ **سردار امجد حمید خان دستی** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 73-1972ء اور 74-1973ء کے دوران محکمہ سمال انڈسٹریز نے صوبہ پنجاب میں صنعتوں کے لیے کتنا سرمایہ بطور قرضہ دیا ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بعض افراد نے قرضہ وصول کرنے کے بعد ابھی تک کوئی صنعت نہیں لگائی ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت ایسے کتنے افراد کے خلاف کیا کارروائی کر چکی ہے ۔ اگر کوئی کارروائی نہیں کی گئی تو کارروائی کرنے کا کب تک ارادہ ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) 73-1972ء کے دوران محکمہ سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے 18 صنعتی اداروں کے لیے 34-47 لاکھ روپے بطور قرضہ منظور کیا ۔ ان میں سے 8 صنعتوں کو 3.98 لاکھ روپے کا قرضہ اب تک تقسیم ہو چکا ہے ۔

74-1973ء کے دوران 63 صنعتوں کے لیے 115.34 لاکھ روپے بطور قرضہ منظور کیا گیا اور ان میں سے اب تک 8 اداروں کو 82.2 لاکھ روپے قرضہ تقسیم ہوچکا ہے ۔ منظور شدہ قرضہ کی تمام رقم ابھی تک تقسیم نہیں ہوئی ۔ کیونکہ مالکان نے اب تک جملہ شرائط پوری نہیں کیں اور اپنے حصہ کی سرمایہ کاری نہیں کی ۔

(ب) اب تک ایسا کوئی ادارہ نہیں ہے جسے صنعت کے قیام کےلیے قرضہ دیا گیا ہو لیکن اس نے صنعت نہ لگائی ہو ۔

کارپوریشن کے مروجہ قوانین کے تحت قرضہ لینے والے کو قرضے کی رقم کے برابر کی سرمایہ کاری ۔ قرضہ وصول کرنے سے پہلے کرنی پڑتی ہے یہ سرمایہ کاری صنعت کار زمین کی خرید اور عمارت کی تعمیر کی صورت میں کرتا ہے ۔

عام طور پر قرضہ مشینری خریدنے کے لیے دیا جاتا ہے اور قرضے کی رقم کی تقسیم سے پہلے منظور شدہ جگہ پر عمارت کا معائنہ کرکے کارپوریشن پوری طرح تسلی کر لیتی ہے اور بینک کو

منظور شدہ قرضے کی تقسیم کی اجازت دے دیتی ہے - یہی وجہ ہے کہ منظور شدہ قرضے کی رقم اب تک غلط طور سے استعمال نہیں ہوئی -

---

صوبہ میں ادویات کی مہنگے داموں فروخت

*5110 - **سردار امجد حمید خان دستی** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبہ میں متعدد ادویات گران - کم یاب اور نایاب ہو گئی ہیں -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے عوام کو سستے داموں باآسانی ادویات فراہم کرنے کے لیے کیا انتظامات کئے ہیں اور ان پر صوبائی حکومت نے کتنی رقم خرچ کی ہے اور وفاقی حکومت نے اس بارے میں کتنی مالی امداد کی ہے -

(ج) کیا حکومت نے ادویات مذکورہ بالا فراہم کرنے کے کوئی سٹور کھولے ہیں - اگر ایسا ہے تو ان کے مکمل پتے کیا ہیں اور ہر سٹور میں کتنی کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئی ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی نہیں -

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا -

(ج) صوبائی حکومت نے ایسا کوئی سٹور نہیں کھولا - البتہ وفاقی حکومت نے ایک سٹور بنام فیئر پرائس ڈرگ سٹور (پیلز میڈیکل سٹور) مال روڈ لاہور میں کھولا ہے اس سٹور میں ادویات کی مالیت کے متعلق محکمہ کو علم نہیں -

---

میو ہسپتال لاہور میں مریضوں کو داخلے میں مشکلات

*5111 - **سردار امجد حمید خان دستی** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت کے علم میں ایسی شکایات

لائی گئی ہیں جن کے مطابق میو ہسپتال لاہور میں صرف ان مریضوں کو عام جنرل وارڈز ۔ البرٹ وکٹر وارڈ اور فیملی وارڈز میں داخلہ ملتا ہے جو متعلقہ ڈاکٹروں کو فیس ادا کریں ۔ یا ان کے پاس پرائیویٹ مریض کی حیثیت سے زیر علاج رہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس قسم کی شکایات میو ہسپتال لاہور کے علاوہ حکومت کے زیر انتظام دیگر ہسپتالوں کے بارے میں بھی موصول ہوئی ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس بارے میں صوبہ کے غریب و متوسط الحال مریضوں کی پریشانی دور کرنے کے لیے کیا اقدام کر رہی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی نہیں ۔ جنرل وارڈ میں داخل ہونے والے مریضوں کو کسی ڈاکٹر کو داخلہ کے لیے فیس ادا کرنا نہیں پڑتی ۔ البرٹ وکٹر اور پرائیویٹ اور فیملی وارڈز میں داخل ہونے والے پرائیویٹ مریضوں سے فیس وصول کی جاتی ہے ۔

(ب) ایسی کوئی شکایات وصول نہیں ہوئی ۔

(ج) جزو (الف) اور جزو (ب) کے جواب کے پیش نظر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

ڈاکٹروں کی کمی دور کرنا

***5202 ۔ میاں لیاقت حسین مڑل** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ملک میں ڈاکٹروں کی کمی ہے اور دیہات میں ان کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ حکومت ڈاکٹروں کی کمی دور کرنے کے لیے ڈسپنسروں کو مزید تربیت دے کر ان کو ڈاکٹروں کی جگہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جب کہ

وہ پرائیویٹ اکثر مقامات پر بطور انچارج ڈسپنسری کام کر رہے ہیں۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب نفی میں ہے تو حکومت ڈاکٹروں کی کمی دور کرنے کے لیے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں۔ یہ صحیح ہے۔

(ب) جی نہیں۔ ایسی کوئی سکیم حکومت کے زیر غور نہیں ہے۔

(ج) ڈاکٹروں کے ملک سے باہر جانے پر حکومت نے پابندی لگا دی ہے نیز ڈاکٹروں کو دیہی علاقوں کی طرف رغبت دلانے کے لیے شرائط ملازمت کو بہتر بنانے کے متعلق حکومت سوچ رہی ہے۔

ایوان ملتان کی تعمیر کے لیے تخمینہ جات

* **5204 ۔ میاں لیاقت حسین مڑل** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ایوان ملتان کی تعمیر کے لیے خرچ کا تخمینہ کیا تھا اور اس پر کتنی رقم صرف کی جا چکی ہے۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ایوان کی تعمیر کا کام اب بند کر دیا گیا ہے۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ حکومت دوبارہ تعمیر کا کام شروع کر کے اس کو جلد از جلد مکمل کرنا چاہتی ہے اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) ایوان ملتان کی تعمیر کا تخمینہ 25،00،000 روپے تھا۔ ایوان کی تعمیر پر تقریباً 11،00،000 روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) یہ معاملہ حکومت کے زیر غور ہے، کام کے مکمل ہونے کے وقت کا تعین کرنا فی الحال مشکل ہے۔

سرگودھا کے میڈیکل سپیشلسٹ کو ہسپتال کے قریب رہائش فراہم کرنا

* **5340 ۔ ملک محمد اکرام اعوان :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرگودھا کے میڈیکل سپیشلسٹ ڈاکٹر نعیم احمد ایم ۔ آر ۔ سی ۔ پی کو ہسپتال کے قریب کوئی سرکاری رہائش گاہ مہیا نہیں کی گئی اور وہ ہسپتال سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر کرایہ کی کوٹھی میں رہائش پذیر ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈاکٹر مذکور کے ہسپتال سے دور رہنے کی وجہ سے امراض قلب کے مریضوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت مذکورہ ڈاکٹر کو ہسپتال کے قریب کوئی سرکاری رہائش گاہ مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : الف) جی ہاں ۔ ڈاکٹر نعیم احمد ۔ ایم ۔ آر ۔ سی ۔ پی ۔ ہسپتال کے باہر کرایہ کی کوٹھی میں رہائش پذیر ہیں ۔

(ب) میڈیکل آفیسر جو ڈیوٹی پر ہو بوقت ضرورت ڈاکٹر نعیم احمد کو بلا سکتے ہیں اور اس مقصد کے لیے سرکاری گاڑی استعمال ہوتی ہے چونکہ حکومت نے سپیشلسٹ کے لیے کوئی کوٹھی ہسپتال کی حدود کے اندر تعمیر نہیں کی البتہ اگر کوئی میڈیکل آفیسر کوارٹر خالی ہو تو سپیشلسٹ کو رہائش گاہ کے لیے کوارٹر مہیا کیا جاتا ہے ۔ مگر اس وقت ہسپتال میں کوئی بھی میڈیکل آفیسر کوارٹر خالی نہیں ہے ۔

قصبہ کوٹ سابہ ضلع رحیم یار خان کو بجلی کی فراہمی

* **5363 ۔ چوہدری محمد حنیف :** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ قصبہ کوٹ سابہ ضلع رحیم یار خان کو بجلی فراہم کرنے کا منصوبہ عرصہ سے زیر کارروائی ہے ، اگر ایسا ہے تو

مذکورہ منصوبہ کب تک پایۂ تکمیل کو پہنچے گا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : یہ حقیقت ہے کہ قصبہ کوٹ سابہ ضلع رحیم یار خان میں بجلی فراہم کرنے کا منصوبہ مالی سال 1972-73ء میں بنایا گیا تھا ۔ سامان کی کمی کی وجہ سے جون 1973 تک بہت تھوڑا کام ہو سکا بعد ازاں سیلاب آ جانے سے یہ علاقہ بری طرح متاثر ہوا اور سامان زیادہ تر نئے کاموں کی بجائے متاثرہ لائنوں کی مرمت پر لگانا پڑا اس لیے اس قصبہ کو 1973ء میں بجلی مہیا نہیں کی جا سکی ۔ اب اس قصبہ کو بجلی فراہم کرنے کا کام شروع کیا ہوا ہے اور جیسے جیسے سامان فراہم ہوتا جائے گا ۔ اس سکیم پر کام ہوتا رہے گا اور کوشش کی جائے گی کہ اس سال کام مکمل کر دیا جائے ۔

صوبہ کے دیہی علاقوں میں ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی تعداد

***5374** ۔ **میاں خورشید انور** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ کے دیہی علاقوں میں ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی علیحدہ علیحدہ تعداد کیا ہے ۔

(ب) یکم جنوری 1972ء تا 31 دسمبر 1973ء دیہی علاقوں میں کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم کی گئیں ۔

(ج) کیا مذکورہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی موجودہ تعداد دیہی آبادی کی ضرورت کے مطابق ہے ۔ کیا محکمہ صحت ان اداروں کی کارکردگی سے مطمئن ہے ۔

(د) کیا محکمہ صحت صوبے کے دیہی علاقوں میں مزید ہسپتال اور ڈسپنسریاں کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ایسا ہے تو نئے ادارے کن بنیادوں پر قائم کیے جائیں گے ؟

وزیر تعلیم : (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) :

	ہسپتال	ڈسپنسریاں	رورل ہیلتھ سنٹر
گورنمنٹ	9	169	48
لوکل باڈیز	22	629	—

پرائیویٹ	2	51	—
میزان	33	849	48

(ب)

	ہسپتال	ڈسپنسری	رورل ہیلتھ سنٹر
گورنمنٹ	—	1	9
لوکل باڈیز	—	15	—
پرائیویٹ	—	3	—
میزان	—	19	9

(ج) (I) جی ہاں ۔

(II) جی نہیں ۔

(د) جی نہیں ۔ نئی ہیلتھ سکیم میں ہر ایک یونین کونسل اور ٹاؤن کمیٹی میں ایک ڈبلی مرکز صحت یا دیہی مرکز صحت قائم کیا جائے گا ۔

ضلع لائل پور میں محکمہ پاپولیشن پلاننگ کے عملے کی تعداد

* **5382 ۔ رائے عمر حیات خان :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) محکمہ خاندانی منصوبہ بندی ضلع لائل پور میں عملہ کی کل تعداد کیا ہے ۔ ان میں مردانہ عملہ کتنا ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 1973ء میں آسامیوں کی تعداد کے مقابلے میں تقرریوں کی تعداد زیادہ تھی ۔ اگر ایسا ہے تو 1973ء میں کتنی آسامیوں پر تقرری کی گئی ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ خاندانی منصوبہ بندی ضلع لائل پور میں اب بھی بھرتی ہو رہی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کس اہلیت کی بنا پر بھرتی کی جاتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) خاندانی منصوبہ بندی بورڈ ضلع لائل پور کے عملہ کی کل تعداد 881 ہے جس میں مردانہ عملہ کی تعداد 465 ہے۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جی نہیں۔ بھرتی پر آسامی کے لیے متعین اہلیت کی بنا پر کی جاتی ہے۔

زمینداروں سے گنے پر محصول کی وصولی

* **5383 ۔ رائے عمر حیات خان :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) میونسپل کمیٹی جڑانوالہ ضلع لائل پور نے 1967ء تا 1974ء آج تک زمینداروں سے گنے پر کتنا محصول وصول کیا۔

(ب) کیا میونسپل کمیٹی مذکور نے اس محصول سے زمینداروں کے لیے کوئی سہولت مہیا کی۔ اگر نہیں کی تو کیا کوئی ایسی سکیم حکومت کے زیر غور ہے۔

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) بلدیہ جڑانوالہ نے اپریل 1974ء تک مبلغ 119،216 لاکھ روپے گنے کا محصول وصول کیا۔

(ب) جی ہاں مندرجہ ذیل سہولتیں فراہم کی ہیں۔ باقی جاری ہیں۔

(I) لائل پور روڈ کو مزید 8 فٹ کشادہ کرنے کے لیے مبلغ ایک لاکھ روپے خرچ کئے۔ یہ گنا ٹریفک کی سہولت کے لیے کیا گیا۔

(II) میونسپل کمیٹی ایک نئی سڑک پل نہر چک جھمرہ روڈ سے لیکر ٹیوب ویل حسین شوگر ملز تک نہر گوگیرہ برانچ کے مشرق کنارے کے ساتھ ساتھ تعمیر کروانے کے لیے ٹنڈر حاصل کر چکی ہے جس کی منظوری ہو چکی ہے۔ اس سڑک کی تعمیر مکمل ہونے پر زمینداروں کو گنا شہر سے باہر ہی باہر شوگر مل میں لے جانے کی سہولت ہوگی۔

(III) زمیندار اپنی زرعی اجناس لیکر جڑانوالہ کی غلہ منڈی میں آنے

ہیں ، ان کی سہولت کے پیش نظر کمیٹی نے گورنمنٹ سے لاہور اور لائل پور کی سمت جانے والی سڑکیں اپنے نام منتقل کروائی ہیں اور ان کو کشادہ کرنے کے لیے مبلغ ایک لاکھ روپے خرچ کرے گی ۔ ٹنڈر طلب کئے جا رہے ہیں ۔

(VI) میونسپل کمیٹی، جڑانوالہ نے دیہاتوں سے آنے والے بھائیوں کے لیے شہر کے اہم مقامات پر ہینڈ پمپ اور نہری پانی کے نلکے نصب کروا رکھے ہیں ۔ گذشتہ سال گرمیوں کے موسم میں زمینداروں کے مطالبہ پر شہر میں چار مقامات پر برف کے پانی کی سبیلیں نصب کروائی تھیں جس پر کمیٹی نے چار ہزار روپیہ خرچ کیا ۔

(V) میونسپل کمیٹی جڑانوالہ ایک گرلز ہائی سکول چلا رہی ہے جس میں تمام تحصیل سے طالبات حصول تعلیم کے لیے داخل ہوئی ہیں ۔ بلدیہ کا سکول تمام تحصیل میں واحد ہائی سکول ہے ۔ اس پر کمیٹی مبلغ 137،000 روپے سالانہ خرچ کر رہی ہے ۔

تحصیل میلسی میں سڑکوں کی تعمیر

*5393 ۔ **قاضی محمد اسماعیل جاوید** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 1972-73ء اور 1973-74ء کے دوران تحصیل میلسی ضلع ملتان کی کون کون سی سڑکوں کی تعمیر کا منصوبہ تھا اور ان میں سے کون کون سی سڑکوں پر کام شروع کیا گیا ۔ کون کون سی مکمل ہوئیں اور کون سی ابھی مکمل ہونا باقی ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : سال 1972-73ء اور 1973-74ء میں عوامی تعمیراتی پروگرام کے تحت درج ذیل سڑکات کی تعمیر کے منصوبہ جات منظور ہوئے ۔

سال 1972-73ء

1 ۔ پختگی سڑک میلسی کرم پور حصہ اول ۔

2 ۔ سولنگ سڑک میلسی اشرف شاہ ۔

3 ۔ سڑک سولنگ گڑھا موڑ تا گڈھا ٹہل سنگھ حصہ اول ۔

سال 1973-74

1 ۔ پختگی سڑک میلسی کرم پور حصہ دوم ۔
2 ۔ سولنگ سڑک خان پورندہ
3 ۔ سولنگ سڑک گڈھا موڑ تا گڈھا ٹھل سنگھ حصہ دوم ۔
4 ۔ سولنگ سڑک کوٹ قاضی تا کرم پور ۔
5 ۔ سولنگ سڑک میلسی تا جلد جیم براستہ آرائیں راہن ۔

سال 72-1971ء کی تمام سڑکات مکمل کی جا چکی ہیں ۔

سال 74-1973ء کے منصوبہ جات میں سے دو سڑکات مکمل ہو چکی ہیں اور باقی کام پر ماسوائے سڑک خان پورندہ کے کام جاری ہے ۔ توقع ہے کہ موجودہ مالی سال میں سڑکات زیر تعمیر بھی مکمل ہو جائیں گی ۔ علاوہ ازیں ڈسٹرکٹ کونسل ملتان نے سال 73-1972ء میں صرف ایک سڑک ''اشرف شاہ ۔ فتح پور'' کی سولنگ کے لیے مبلغ 27,212 روپے کی رقم مختص کی تھی ۔ زمین نہ ملنے کی وجہ سے اس کی تکمیل نہیں ہو سکی ۔ سال 74-1973ء میں ڈسٹرکٹ کونسل نے دو سڑکات گڈھا موڑ متروہ و میلسی کرم پور کی مرمت خاص کے لیے بالترتیب مبلغ بیس ہزار روپے اور چھ ہزار ترانوے روپے مختص کیے ہیں ۔ ہر دو سڑکات پر کام جاری ہے ۔ توقع ہے کہ سال رواں میں مکمل ہو جائے گا ۔

تحصیل میلسی میں ہیلتھ سنٹروں اور ڈسپنسریوں کی تعداد

*53 ۔ **قاضی عبد اسماعیل جاوید** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ تحصیل میلسی ضلع ملتان میں کل کتنے ہیلتھ سنٹر پرائمری ہیلتھ سنٹر اور کتنی ڈسپنسریاں ہیں اور وہ کہاں کہاں واقع ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : تحصیل میلسی ضلع ملتان میں ایک ہیلتھ سنٹر ۔ ایک سول ہسپتال اور دس ڈسپنسریاں ہیں جو درج ذیل جگہوں پر واقع ہیں ۔

(1) سول ہسپتال میلسی
(2) مرکز زچہ و بچہ بہبودی اطفال میلسی
(3) سول ڈسپنسری کرم پور
(4) کینال ڈسپنسری ۔ شیر گڑھ
(5) رورل ڈسپنسری شہاب گڑھ
(6) رورل ڈسپنسری ٹبہ سلطان

(7) رورل ڈسپنسری سرداو پور جھنڈیر (8) رورل ڈسپنسری مراد پور
(9) رورل ڈسپنسری مرانہ (10) رورل ڈسپنسری گڈھا موڑ
(11) رورل ڈسپنسری سرکانہ (12) رورل ڈسپنسری ککری خورد

علاوہ ازیں جلد جیم تحصیل میلسی میں ایک پرائمری ہیلتھ سنٹر کی عمارت تقریباً مکمل ہو چکی ہے جو عنقریب ہی کام شروع کر دے گا۔

تحصیل میلسی کے ہسپتال میں ڈاکٹر کی تعیناتی

5397 ۔ **قاضی محمد اسماعیل جاوید** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل میلسی ضلع ملتان میں واقع کرم پور ہسپتال میں کوئی ڈاکٹر نہیں ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی عمارت نہایت خستہ حالت میں ہے اور گرنے کے قریب ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں ۔ اس عمارت کی حالت اچھی نہیں ہے۔

تحصیل پھالیہ میں ہیلتھ سنٹروں کا قیام

*5536 ۔ **چوہدری منظور احمد** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) امسال تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں کتنے پرائمری ہیلتھ سنٹر کہاں کہاں قائم کیے جا رہے ہیں۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ سوہاوہ بولانی ۔ مانگٹ بھکھی میں بھی ہیلتھ سنٹر قائم کئے جا رہے ہیں ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں 1973-74ء کے مالی سال کے دوران مندرجہ ذیل مقامات پر

صحت عامہ کے مراکز قائم کئے گیے ۔

(1) چیلیاں والا (2) پاڑیاں والی

(ب) سوہاوہ ہولانی میں پرائمری مرکز صحت قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے ۔ ان مراکز کے قائم ہونے پر ایک ذیلی مرکز صحت مانگٹ میں قائم کیا جائے گا تاہم اس کے قیام کا انحصار مالی وسائل پر ہے ۔ قادر آباد تحصیل پھالیہ میں بھی ایک مرکز صحت قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے اس مرکز صحت کے قائم ہونے پر بھیکی میں بھی ذیلی مرکز صحت قائم ہو سکے گا ۔

ضلع جھنگ میں تعمیر شدہ ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں کی تعداد

*5541 ۔ **میر محمد ظفر اللہ خان** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع جھنگ میں 73-1972ء اور 74-1973ء میں محکمہ صحت نے ضلع جھنگ میں کتنے نئے ہسپتال یا چھوٹی ڈسپنسریاں تعمیر کیں ۔ اور کتنے ہسپتالوں میں توسیع کی اور ان پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : (1) محکمہ صحت نے ضلع جھنگ میں 73-1972ء میں مندرجہ ذیل چار نئے پرائمری ہیلتھ سنٹر کی تعمیر کے لیے فی سنٹر 6,01,020 روپے کے تخمینہ جات کی منظوری دی تھی اور اسی سال تعمیر کا کام بھی شروع کروایا ان سنٹروں کو دو سال میں مکمل ہونا تھا ۔ 74-1973ء میں ان کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے ۔ ہر سنٹر کی تعمیر پر جو لاگت آئی وہ درج ذیل ہے ۔

	روپے
(1) پرائمری ہیلتھ سنٹر بھوانہ	6,61,121
(2) پرائمری ہیلتھ سنٹر، شاہ جیونہ	6,61,448
(3) پرائمری ہیلتھ سنٹر، گڑھ مہاراجہ	6,60,805
(4) پرائمری ہیلتھ سنٹر، احمد پور سیال	6,60,748
کل رقم	26,44,122

(چھبیس لاکھ، چوالیس ہزار ایک سو بائیس)

(2) جھنگ صدر میں 32.81 لاکھ روپے کی لاگت سے ایک نئے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی تعمیر کے لیے جنوری 1969ء میں منظوری دی گئی تھی اور اسی سال تعمیر کا کام شروع ہو گیا تھا ۔ اس پر 30 جون 1972ء تک 33,83,232 روپے خرچ آئے اور 98 فیصد کام مکمل ہوا ۔ 1972-73ء میں باقی ماندہ کام کی تکمیل کے لیے 93 ہزار روپے مختص کیے گیے تھے اور اسی سال کام مکمل ہو گیا اور ہسپتال کی تعمیر پر کل 4.36,165 روپے صرف ہوئے ۔

صوبے کے میڈیکل کالجوں میں داخل شدہ طلباء

*5542 ۔ **سید محمد ظفر اللہ خان :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں 1972-73ء اور 1973-74 میں ضلع وار کتنے طلباء داخل کیے گیے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ کالجوں میں پچھلے دو سال میں ضلع جھنگ سے ایک لڑکا بھی داخل نہیں کیا گیا جب کہ مذکورہ ضلع سے درخواست دہندگان میں کافی لڑکے درجہ اول میں پاس تھے ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) :

نام ضلع	1972-73ء	1973-74ء
لاہور	88	193
شیخوپورہ	9	27
گوجرانوالہ	25	57
سیالکوٹ	16	39
گجرات	21	26
جہلم	15	20
راولپنڈی	27	34

کیمبل پور	5	16
لائل پور	42	83
جھنگ	10	28
میانوالی	3	16
سرگودہا	12	34
ساہیوال	20	45
ملتان	45	97
بہاولنگر	13	17
بہاول پور	14	23
رحیم یار خان	8	14
مظفر گڑھ	9	22
ڈیرہ غازی خان	12	19

(ب) جی نہیں ۔ مذکورہ بالا جزو (الف) کے جواب سے حقیقت حال عیاں ہے ۔

ضلع جھنگ میں ہیلپ ورکس پروگرام کے تحت رقم کی تخصیص

*5544 ۔ **مہر محمد ظفر اللہ خان** : کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 1973-74ء میں ضلع جھنگ کو ہیلپ ورکس پروگرام کے تحت کتنی رقم ملی اور اس میں سے آج تک کتنی خرچ ہوئی ۔ اگر کوئی رقم صرف نہیں ہوئی تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : سال 1973-74ء میں ضلع جھنگ کو ہیلپ ورکس پروگرام کے تحت ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لیے مارچ 1974ء تک 39,01,000 روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس میں سے مارچ 1974ء تک 12,83,379 روپے خرچ ہو چکے ہیں ۔ اس طرح یکم اپریل 1974ء کو ضلع ہذا کے پاس 16,17,621 روپے بقایا ہیں ۔ مالی سال 1973-74 کے گزشتہ مہینوں میں ترقیاتی منصوبوں کی رفتار کار بوجہ گزشتہ سیلاب بری طرح متاثر ہوئی ۔ ترقیاتی عملہ سیلاب زدگان کی بحالی وغیرہ کے کاموں

میں سخت مصروف رہا بعد ازاں موسم سرما میں پختہ سڑکوں کی تعمیر بھی پوری رفتار کے ساتھ جاری نہ رہ سکی - علاوہ ازیں بوجہ غیر معمولی مہنگائی سامان تعمیرات از قسم اینٹ ، سیمنٹ وغیرہ ٹھیکیداران وغیرہ متعلقہ نے تعمیری کاموں پر کام بند کر دیا - حال ہی میں حکومت پنجاب نے بڑھتی ہوئی قیمتوں کے پیش نظر سابقہ شرح شیڈول میں ترمیم کر دی ہے - اندریں حالات میں پوری امید ہے کہ سال رواں کے اختتام تک ضلع ہذا کی تمام تر بقایا رقم خرچ ہو جائے گی -

---

سلیم پارک لاہور میں پانی کی نکاسی

*5554 - **سید الطاف حسین شاہ** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اہالیان سلیم پارک نزد گھوڑے شاہ لاہور نے تقریباً ایک سال قبل علاقے سے گندے پانی کی نکاسی اور پینے کے پانی کی فراہمی کے لیے مشتر کہ طور پر حکومت کو درخواست گزاری تھی اور متعلقہ افسران کو وفود کی صورت میں بھی ملے تھے -

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مندرجہ بالا درخواست پر متعلقہ علاقے کے ایم - پی - اے صاحب نے بھی پر زور سفارش کی تھی -

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ علاقے کی ملحقہ آبادیوں کے لوگوں کی متذکرہ بالا تکالیف تو دور کی جارہی ہیں مگر متذکرہ آبادی کو نظر انداز کیا جا رہا ہے -

(د) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ چیئرمین لاہور امپرومنٹ ٹرسٹ نے نومبر 1974ء میں علاقہ مذکور کے دورہ کے موقع پر اپنے ماتحت ایس - ڈی - او صاحب کو علاقہ متذکرہ کے مکینوں کی تکالیف کو دور کرنے کی ہدایات جاری کی تھیں -

(ھ) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ علاقہ مذکور میں گندے پانی کے نکاس اور پینے کے پانی کی فراہمی نہ ہونے سے اہالیان علاقہ طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو چکے ہیں اور ان کی زندگیاں نہایت خطرے میں ہیں -

(و) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس بارے میں کوتاہی اور غفلت برتنے والے افسران کے خلاف مناسب کارروائی کرنے اور اہالیان سلیم پارک کی تکالیف دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) آیا یہ درست ہے کہ ایک درخواست منجانب اہالیان گلی نمبر 2 و 23 سلیم پارک باغبان پورہ سے مورخہ 23-4-1973 کو واٹر ونگ میں موصول ہوئی تھی مگر اس میں صرف پانی مہیا کرنے کی درخواست تھی ۔

(ب) یہ درست ہے کہ حلقہ نمبر 7 کے رکن صوبائی اسمبلی نے بھی اس درخواست پر سفارش فرمائی تھی ۔

(ج) اس آبادی کو نظر انداز نہیں کیا گیا ہے سالانہ بجٹ کو تیار کرتے وقت صوبائی اسمبلی کے اراکین سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں سال متعلقہ میں کام کروانے کی فہرست فوقیت تیار کریں اور ان کی نشاندھی کے مطابق کام بجٹ میں شامل کر لیے جاتے ہیں گلی نمبر 2 و نمبر 23 میں پانی مہیا کرنا سال گذشتہ میں فوقیت حاصل نہ کر سکا ۔

(د) جواب سوال نمبر (ج) بالا میں درج ہے ۔

(ہ) کوئی ایسی رپورٹ تا حال موصول نہیں ہوئی ہے کہ کسی قسم کی بیماری پھیلنے کا پتہ چل سکے اور نہ ہی کوئی اندیشہ ہے ۔

(و) جیسا کہ سوال نمبر (ج) کے جواب میں درج ہے ہر علاقہ میں پانی و سیور کے کاموں کی فہرست فوقیت علاقہ کے رکن صوبائی اسمبلی کی ہدایات پر تیار ہوتی ہیں اور جن کاموں کی وہ نشان دہی فرمائیں وہ سالانہ بجٹ کی مختص کردہ رقوم کے پیش نظر کروائے جاتے ہیں ۔ کسی آفسر کی کوتاہی یا غفلت برتنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

صوبہ میں چینی کی نئی ملوں کی منظوری

*5555 ۔ **میاں خورشید انور :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 73-1972ء اور 74-73ء کے دوران صوبہ میں کتنی چینی کی نئی ملیں لگانے کی منظوری دی گئی اور ان نئی ملوں کے مالکان کے کیا نام ہیں نیز ان میں سے کتنی ملوں نے کام شروع کر دیا ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : اس مدت کے دوران صوبہ میں نجی شعبہ میں کوئی نئی مل لگانے کی اجازت نہیں دی گئی البتہ سرکاری شعبہ میں چار نئی شوگر ملیں لگانے کی ابتدائی اجازت مرکزی حکومت کی طرف سے موصول ہو گئی ہے ۔ یہ ملیں 77-1976ء اور 78-977ء میں اپنی پیداوار شروع کریں گی ۔

صوبہ میں کپڑے کی نئی ملوں کی منظوری

*5556 ۔ **میاں خورشید انور :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 73-1972ء اور 74-1973ء کے دوران صوبہ میں کتنی کپڑے کی نئی ملیں لگانے کی منظوری دی گئی اور ان نئی ملوں کے مالکان کے کیا نام ہیں نیز ان میں سے کتنی ملوں نے کام شروع کر دیا ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : اس مدت کے دوران صوبہ پنجاب میں 43 کپڑے کی نئی ملیں لگانے کی اجازت دی گئی ان ملوں کے مالکان کے ناموں کی *فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔ نیز کام شروع کر دینے والی ملوں کے ناموں کی *فہرست بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔ ان ملوں کی تعداد سات ہے ۔
*فہرست آخر میں ملاحظہ فرمائیں ۔

ضلع رحیم یار خان میں محکمہ واپڈا کے ملازمین کی تعداد

*5558 ۔ **مسٹر عبد حنیف ناروٴ :** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) محکمہ واپڈا کے دفاتر واقع رحیم یار خان میں جنوری 1972ء سے اب تک کتنے اشخاص کو درجہ سوم اور چہارم میں

ملازم رکھا گیا اور ان میں سے ضلع رحیم یار خان کے سکونتی کتنے ہیں ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس ضمن میں حکومت کی واضح ہدایات موجود ہیں کہ درجہ سوم و چہارم کے ملازمین کی بھرتی کرتے وقت وہاں کے مقامی امیدواروں کو ترجیح دی جائے ۔

(ج) اگر رحیم یار خان کے افراد کو نظر انداز کر کے دیگر اضلاع کے سکونتی افراد کو بھرتی کیا گیا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں اور مستقبل میں اس خلاف ورزی کو روکنے کے لیے حکومت کیا اقدامات کب تک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) سپرنٹنڈنٹ انجینئر بہاولپور کی اطلاع کے مطابق 162 افراد کی درجہ سوئم اور چہارم کے ماتحت جنوری 1972ء سے اب تک بھرتی کی گئی جس میں سے بیس افراد ضلع رحیم یار خان کے سکونتی تھے ۔

(ب) ضلع رحیم یار خان کے افراد کی درجہ سوئم اور چہارم میں بھرتی کی کمی کی وجہ یہ ہے کہ امیدواروں کو بھرتی کے لیے منتخب کرنے والی کمیٹی نے بہاولپور میں مجوزہ امتحان منعقد کیا جو لوگ رحیم یار خان کے سکونتی انٹرویو میں شریک ہوئے ان میں سے کامیاب امیدواروں کو چن لیا گیا ۔

محصول چونگیوں کی نیلامی کی منسوخی

***5559 ۔ مسٹر احسان الحق پراچہ** : کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) محصول چونگیوں کی نیلامی کی سکیم منسوخ کرنے کے بعد صوبہ کی کون کون سی میونسپل کمیٹی کی آمدن میں اضافہ ہوا اور کون کون سی کمیٹی کی آمدن میں کمی واقع ہوئی ۔

(ب) کیا حکومت مذکورہ محصول چونگیوں کی نیلامی کی منسوخی کے نتائج سے مطمئن ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) محصول چونگیوں کی نیلامی کی سکیم منسوخ ہونے کے بعد مندرجہ ذیل میونسپل کمیٹیوں کی آمدن میں اضافہ ہوا :-

1 ۔ احمد پور شرقیہ ۔ 2 ۔ لالہ موسیٰ ۔ 3 ۔ بھیرہ ۔ 4 ۔ جہلم ۔ 5 ملتان ۔ 6 ۔ حافظ آباد ۔ 7 ۔ کیمبل پور ۔ 8 ۔ میانوالی ۔ 9 ۔ راولپنڈی ۔ 10 ۔ رحیم یار خان ۔ 11 ۔ قصور ۔ 12 ۔ تاندلیاں والا ۔ 13 ۔ مہری ۔ 14 ۔ مظفر گڑھ ۔ 15 ۔ بہاولپور ۔ 16 ۔ گوجرہ ۔ 17 ۔ گوجرانوالہ ۔ 18 ۔ خانپور ۔ 19 ۔ بھکر ۔ 20 ۔ چشتیاں ۔ 21 ۔ منڈی بہاؤالدین ۔ 22 ۔ کمالیہ ۔ 23 ۔ بورے والا ۔ 24 ۔ ڈیرہ غازی خان ۔ 25 ۔ پاکپٹن ۔ 26 ۔ میاں چنوں ۔ 27 ۔ بہاولنگر ۔ 28 ۔ صادق آباد ۔ 29 ۔ لیہ ۔ 30 ۔ کڑوڑ پکا ۔ 31 ۔ جلال پور جٹاں ۔ 32 ۔ جھنگ ۔ 33 ۔ شیخوپورہ ۔ 34 ۔ ہارون آباد ۔ 35 ۔ ڈسکہ ۔ 36 ۔ گجرات ۔ 37 ۔ چکوال ۔ 38 ۔ ننکانہ صاحب ۔ 39 ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔

مندرجہ ذیل میونسپل کمیٹیوں کی آمدن میں کمی واقع ہوئی ۔

1 ۔ نارووال ۔ 2 ۔ وہاڑی ۔ 3 ۔ چیچاوطنی ۔ 4 ۔ پتوکی ۔ 5 ۔ چنیوٹ ۔ 6 ۔ ساہیوال ۔ 7 ۔ خوشاب ۔ 8 ۔ وزیر آباد ۔ 9 عارف والہ ۔ 10 ۔ سرگودھا ۔ 11 ، اوکاڑہ ۔ 12 ۔ گوجر خان ۔

(ب) جی ہاں ۔

سول ڈسپنسری وہوا کی سلیم آباد منتقلی

***5580 ۔ مسٹر رب نواز خان کھتران** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل ڈیرہ غازی خان نے بذریعہ مراسلہ نمبر 1683 ۔ ڈی سی مورخہ 22 اگست 1973ء کو سول ڈسپنسری وہوا ضلع ڈیرہ غازی خان کو بمقام سلیم آباد منتقل کرنے کی منظوری دی تھی مگر اس پر ابھی تک عمل درآمد نہیں ہوا ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ڈسپنسری مذکور اب تک سلیم آباد میں منتقل نہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں اور

کب تک عملہ ڈسپنسری بمعہ سامان ڈسپنسری سلیم آباد منتقل کر دیا جائے گا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) مذکورہ سول ڈسپنسری مارچ 1974ء سے سلیم آباد بمعہ سامان و عملہ منتقل ہو چکی ہے ۔

(ب) جزو (الف) کے پیش نظر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

ضلع سیالکوٹ کی ہر تحصیل میں محکمہ ملیریا کے عملے کی تعداد

***5582 ۔ صوفی نذر محمد** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع سیالکوٹ کی ہر تحصیل میں محکمہ برائے انسداد ملیریا کے عملے کی تعداد کیا ہے اور انہوں نے سال رواں میں کیا کام سر انجام دیئے ۔

(ب) مذکورہ محکمہ نے سال رواں میں ضلع سیالکوٹ کی ہر تحصیل میں کتنی دوائیوں کا سپرے کیا اور کتنی دوائیاں تقسیم کی گئیں ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) (i) تعداد عملہ بمطابق تفصیل مندرجہ ذیل ہے ۔

نام تحصیل	سیکٹر انچارج	اسسٹنٹ سیکٹر انچارج	سپروائزر
سیالکوٹ	2	5	28
ڈسکہ	2	3	26
پسرور	1	2	23
نارووال	2	4	25
شکر گڑھ	1	4	26
کل تعداد ضلع میں	8	18	128

(ii) سال رواں میں عملہ انسداد ملیریا نے جو امور سر انجام دیئے وہ مندرجہ ذیل ہیں ۔

1 ۔ گھروں ۔ کمروں اور افراد کی تعداد کو چیک کرکے ریکارڈ صحیح کیا گیا ۔ یہ کام ہر سال کیا جاتا ہے تاکہ کمی بیشی کے مطابق ریکارڈ ٹھیک رہے ۔

2 ۔ ہر مہینے کم از کم ایک مرتبہ ملیریا سپروائزر نے اپنے حلقہ کے گاؤں میں ہر گھر جاکر بیمار فرد کو دوائی دی اور ملیریا کیس کو مکمل علاج دیا ۔ سال رواں میں تقریباً نوے ہزار سلائیڈیں (خون برائے معائنہ ملیریا جراثیم) لی گئیں ۔

3 ۔ جہاں ملیریا بہت زیادہ تھا وہاں پر دوائی (بی ۔ سی ۔ ایچ / ڈی ۔ ڈی ۔ ٹی) سپرے کروائی گئی ۔

4 ۔ چیچک کے متعلق سروے کیا گیا اور متعلقہ رپورٹ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کے دفتر میں داخل کی گئی نارووال تحصیل میں تین فوکس تلاش کئے گئے ۔

(ب)(i) گولیوں کی تقسیم بمطابق تحصیل مندرجہ ذیل ہے :-

نام مہینہ	سیالکوٹ	ڈسکہ	پسرور	نارووال	شکر گڑھ
جولائی 1973ء	5,600	5,200	4,600	5,000	5,200
اگست 1973ء	70,000	65,000	57,500	62,500	65,000
ستمبر 1973ء	119,000	106,000	92,000	100,000	106,000
اکتوبر 1973ء	160,000	13,000	115,000	125,000	130,000
نومبر 1973ء	11,200	10,400	9,200	10,000	106,000
دسمبر 1973ء	2,800	2,600	2,300	2,500	2,600
جنوری 1974ء	2,800	2,600	2,300	2,500	2,600
فروری 1974ء	2,800	2,600	2,300	2,500	2,600
مارچ 1974ء	5,600	5,200	4,600	5,000	6,200
اپریل 1974ء	11,200	10,600	9,200	10,000	10,600
کل میزان ضلع میں	364,000	338,000	299,000	325,000	338,000

(ii) -پرے کی تفصیلات بمطابق تحصیل مندرجہ ذیل ہے -

نام تحصیل	ڈی-ڈی-ٹی (پونڈیس)	کمرے	دوکان	بی-ایچ-سی (پونڈیس)	کمرے	دوکان
سیالکوٹ	10,467	20,754	9,919	10,176	28,057	9,340
ڈسکہ	4,007	9,233	2, 65	64,879	170,159	54,604
پسرور	4,255	10,313	3,545	1,084	2,284	783
نارووال	7,663	6,554	4,914	10,090	17,476	5,221
شکر گڑھ	72,069	153,018	58,416	—	—	—

لاہور کارپوریشن کے تعمیراتی منصوبوں کی تکمیل

*5617 - **مسٹر محمد اکبر منہاس :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گذشتہ اور امسال لاہور کارپوریشن کی انجنیئرنگ برانچ نے تعمیراتی منصوبوں کے لیے لاکھوں روپے کے تخمینہ جات بنائے تھے جن کی منظوری تو ہو چکی ہے لیکن کام کی اجازت ابھی تک نہیں دی گئی -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کام شروع نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں اور کتنی رقم کے منصوبہ جات منظور ہو کر اجازت مذکور کے منتظر ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں -

(ب) بلڈنگ میٹیریل اور مزدوری میں اضافے کی وجہ سے گذشتہ سال اور امسال کے کچھ حصہ میں ٹھیکیداران نے کام نہ کیا - جس کی وجہ سے کئی ایک منصوبوں پر کام نہ کیا جا سکا - امسال ایک کروڑ بہتر لاکھ روپے کے ترقیاتی کاموں کے بجٹ میں سے صرف دس لاکھ روپے کے منصوبہ جات پر ابھی کام شروع نہیں ہو سکا - ان کاموں کو شروع کرنے کے لیے بھی جلد ہی ٹنڈر طلب کیے جا رہے ہیں -

غیر سند یافتہ پرائیویٹ ڈینٹل سرجنوں پر مکمل پابندی عائد کرنا

***5619 ۔ چوہدری لال خان :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبائی دارالحکومت میں سند یافتہ اور غیر سند یافتہ پرائیویٹ ڈینٹل سرجنوں کی تعداد کیا ہے ۔ علیحدہ علیحدہ بتایا جائے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ غیر سند یافتہ ڈینٹل سرجن مرض پر قابو پانے کی بجائے اس کو اور زیادہ خراب کر دیتے ہیں ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت غیر سند یافتہ پرائیویٹ ڈینٹل سرجنوں پر مکمل پابندی عائد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) محکمہ صحت کے پاس ایسا کوئی ریکارڈ موجود نہیں ۔

(ب) یہ ایک واضح حقیقت نہیں لیکن اس کا امکان موجود ہے ۔

(ج) ایسی کوئی پابندی عائد کرنے کا منصوبہ صوبائی حکومت کے زیر غور نہیں ہے ۔ ایسی پابندی صرف وفاقی حکومت عائد کر سکتی ہے کیونکہ پاکستان میڈیکل اور ڈینٹل کونسل اس کے ماتحت ہیں نیز ایسی پابندی صرف ایک صوبے میں عائد نہیں کی جا سکتی یہ سب صوبوں ۔ ایک ساتھ عائد ہو سکتی ہے ۔

میڈیکل ٹیکنیشنز کے پے سکیلوں میں تفاوت

***5628 ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان :** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈاکٹروں کی کمی کو پورا کرنے کے لیے 1967ء میں پیرا میڈیکل اسکول بہاول پور میں میڈیکل ٹیکنیشن کا دو سالہ کورس جاری کیا گیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ میڈیکل اسکول سے کامیاب ہونے والے میڈیکل ٹیکنیشنز کو 400-15-325/15-220 روپے کے پے سکیل میں تعینات کیا گیا ۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ضلع لائل پور میں میڈیکل ٹیکنیشنز کو 300 10/190-8-150 روپے کا بے سکیل دیا گیا ہے اور تین سال کی فاضل رقم وضع کی جا رہی ہے ۔

(د) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ سرگودہا اور جھنگ میں میڈیکل ٹیکنیشنز کو جزو (ب) میں مندرج بے سکیل کے مطابق تنخواہ دی جا رہی ہے ۔

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ اضلاع میں میڈیکل ٹیکنیشنز کے بے سکیلوں میں تفاوت کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) یہ درست ہے کہ 1967ء میں پیرا میڈیکل سکول بہاولپور میڈیکل ٹیکنیشنز کا دو سالہ کورس شروع کیا گیا تھا مگر یہ درست نہیں کہ یہ کورس ڈاکٹروں کی کمی کو پورا کرنے کے لیے شروع کیا گیا تھا کیونکہ ڈاکٹروں اور ٹیکنیشنوں کے فرائض جدا گانہ ہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔ مذکورہ بے سکیل صرف میڈیکل ٹیکنیشنز کے بی ۔ ایس ۔ سی ۔ کورس کے لیے ہے جو پیرا میڈیکل سکول بہاولپور میں رائج نہیں کیا گیا تھا ۔

(ج) درست نہیں ۔ ضلع لائلپور میں میڈیکل ٹیکنیشنز کو 80-10/-230 ای ۔ بی ۔ 10-280 ۔ ای ۔ بی ۔ 15-370 روپے کا بے سکیل نمبر 7 دیا گیا ہے ۔

(د) جیسا کہ جزو (ج) میں مندرج ہے اس سکیل کے مطابق تنخواہ دی جا رہی ہے ۔

(ر) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

ننکانہ صاحب تا ماناںوالہ سڑک کی مرمت

* **5646 ۔ رانا کے ۔ اے ۔ محمود خان** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ننکانہ صاحب تا ماناںوالہ ضلع

شیخوپورہ سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور اس لیے اس پر موٹر گاڑیوں کی آمد و رفت بھی معطل ہو چکی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا سڑک متذکرہ بالا کی مرمت کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اس سڑک کی مرمت تکمیل پذیر ہوگی ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالق) : (الف) سڑک کی حالت خراب ہونے کی وجہ سے پبلک اس سڑک کو استعمال کرنے سے گریز کرتی ہے ۔

(ب) ڈسٹرکٹ کونسل کا بجٹ ضلعی سطح پر عوام کے منتخب نمائندوں کے مشورے سے تیار ہوتا ہے ۔ اس کا فیصلہ حکومت پر نہیں ڈسٹرکٹ ورکس کونسل کے اراکین پر ہے ۔ وہ اس کام کو 1974-75ء کے بجٹ میں شامل کریں ۔

ضلع ملتان میں سیکرٹریز یونین کونسلز کے لیے قومی پے سکیل

* **5660 ۔ سید ناظم حسین شاہ :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبائی حکومت کے تمام ملازمین بشمول لوکل باڈیز کے لیے قومی پے سکیل رائج کیے گئے ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ضلع ملتان میں سیکرٹریز یونین کونسلز ابھی تک پرانے سکیل کے مطابق تنخواہ حاصل کر رہے ہیں ۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ سیکرٹریز یونین کونسل کے برابر تنخواہ پانے والے ملازمین بشمول سیکرٹریز یونین کمیٹیز کو قومی پے سکیل نمبر 6 دیا گیا ۔

(د) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ صوبے کے دوسرے اضلاع میں سیکرٹریز یونین کونسلز کو سکیل نمبر 6 دیا جا چکا ہے ۔

(ہ) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ضلع ملتان میں ڈائریکٹر جنرل پیپلز ورکس پروگرام پنجاب کے سیکرٹریز یونین کونسلز کو قومی پے سکیل نمبر 6 دینے کی ہدایات جاری کر دی ہیں ۔

(و) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت

ضلع ملتان میں سیکرٹریز یونین کونسلز کو قومی بے سکیل نمبر 6 دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ! سوائے لوکل باڈیز کے گزیٹیڈ ملازمین کے جن کا معاملہ زیر غور ہے ۔

(ب) جی نہیں ! سیکرٹری یونین کونسل کی اسامیاں ختم ہو چکی ہیں البتہ دیہی ترقیاتی کارکنوں کی نئی اسامیاں وضع کی گئی ہیں ۔ اور سیکرٹری یونین کونسلوں کا ان پر تقرر کیا گیا ۔ یہ نئی اسامیاں سکیل نمبر 5 میں ہیں ۔

(ج) جی نہیں ۔

(د) جی نہیں ۔

(ہ) جی ہاں ۔

(و) جی نہیں ۔

موضع رنگیل پور ضلع ملتان کے نزدیک سورج کنڈ سڑک کی درستگی

* **5662** ۔ **سید ناظم حسین شاہ** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل ملتان میں موضع رنگیل پور کے نزدیک سورج کنڈ سڑک کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سڑک نشیبی ہونے کی وجہ سے بارش کے موسم میں بالکل بند ہو جاتی ہے ۔ اور عوام کے لیے پریشانی کا باعث بنتی ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مندرجہ بالا سڑک کو اونچا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم : (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) سڑک مذکور کا کچھ حصہ قابل مرمت ہے ۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس سڑک کا کچھ حصہ نشیبی ہے ۔ یہاں پر

بارش کے ایام میں پانی جمع ہو جاتا ہے ۔ لیکن ٹریفک بند نہیں ہوتی ۔

(ج) سڑک مذکورہ کو اونچا کرنے کے لیے ضلع کونسل ملتان نے اپنے میزانیہ سال 1974-75ء میں گنجائش رکھی ہے ۔ آئندہ مالی سال میں اس کام کے مکمل ہونے کی توقع ہے ۔

موضع رنگیل پور تحصیل ملتان کے لیے سول ڈسپنسری کا اجراء

***5663 ۔ سید ناظم حسین شاہ** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل ملتان میں موضع رنگیل پور کے گرد و نواح کی آبادی پندرہ ہزار نفوس پر مشتمل ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ علاقہ میں کوئی سول ڈسپنسری یا ہسپتال نہیں ہے اور لوگ طبی سہولتوں سے محروم ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ علاقہ میں سول ڈسپنسری کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) موضع رنگیل پور ملتان شہر سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے جہاں کے باشندگان شہر ملتان کی طبی سہولتوں سے استفادہ کر رہے ہیں ۔

(ج) موضع رنگیل پور میں سول ڈسپنسری کے اجراء کا فی الحال کوئی امکان نہیں ہے ۔

موضع وینکے تارڑ ۔ تحصیل حافظ آباد کے لیے بجلی کی سپلائی

***5720 ۔ مسٹر بھ حیات گوندل** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع وینکے تارڑ ۔ تحصیل حافظ آباد

میں تھانہ ہائی سکول سول ڈسپنسری - وٹرنری ہسپتال اور گرلز مڈل سکول موجود ہیں -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ موضع منجی سیکشن میں شامل ہے -

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ موضع کے رقبہ میں تقریباً ایک سو پرائیوٹ ڈیزل ٹیوب ویل آبپاشی کے لیے چل رہے ہیں -

(د) اگر مندرجہ بالا جزو کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس موضع اور ان ٹیوب ویلوں کے لیے بجلی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک - اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں -

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) :

(الف) اس سوال کا واپڈا سے کوئی تعلق نہیں ہے -

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

(د) موضع وینکے تارڑ تحصیل حافظ آباد میں بجلی کی سپلائی اگلے مالی سال میں مہیا کی جائے گی - اس گاؤں کو دوسرے فیز کی لسٹ میں 20 نمبر پر شامل کیا گیا ہے -

---

بناسپتی گھی کے کارخانوں کی پیداوار کی استعداد

***5815 - میاں احسان الحق پراچہ :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس وقت صوبہ میں بناسپتی گھی کے کتنے کارخانے کام کر رہے ہیں ان کی سالانہ پیداواری استعداد کیا ہے اور کیا یہ پیداواری استعداد صوبہ کی ضروریات پورا کرنے کے لیے کافی ہے - اور اگر کم ہے تو حکومت اس کمی کو پورا کرنے کے لیے کیا تدابیر اختیار کر رہی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : اس وقت صوبہ میں بناسپتی گھی کے سولہ کارخانے کام کر رہے ہیں - ان کی سنٹرل بورڈ آف ریونیو (C.B.R.) سے مقررہ پیداواری استعداد 1,06,220 ٹن سالانہ ہے - یہ استعداد صوبہ کی

طلب کی ضروریات پورا کرنے کے لیے ناکافی ہے اس کمی کو دور کرنے کے لیے پنجاب انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بورڈ نے توسیع کا دو سالہ پروگرام بنایا ہے جس کے تحت سال 1975ء کے آخر میں ان گھی ملوں کی رسد صوبہ کی تمام ضروریات کے لیے کافی ہوگی ۔

سہال انڈسٹریز کارپوریشن کا قرضے جاری کرنا

***5816 ۔ سہال احسان الحق پراچہ :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سہال انڈسٹریز کارپوریشن نے 1973-74ء میں کل کتنے قرضے جاری کئے اور ان قرضوں میں کتنے قرضے زرمبادلہ کے شامل ہیں اور یہ قرضے کن صنعتوں کے لیے جاری کئے گئے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : پنجاب سہال انڈسٹریز کارپوریشن نے 1973-74 کے دوران اب تک کل 136.64 لاکھ روپے کے قرضے منظور کئے ہیں ۔ یہ قرضہ 68 مختلف قسم کی صنعتوں کے لیے منظور کیا گیا جن میں سے چار صنعتی اداروں کے لیے 2،48 لاکھ روپے کا قرضہ زر مبادلہ کی صورت میں اور بقیہ اداروں کے لیے پاکستانی کرنسی میں 104.98 لاکھ روپے قرضہ منظور کیا گیا ۔ یہ قرضہ درج ذیل مختلف صنعتوں کے لیے منظور کیا گیا ۔

1 ۔ خاص قسم کا سوتی کپڑا بنانے کے کارخانے	24
2 ۔ برف خانے	9
3 ۔ لائٹ انجینرنگ	9
4 ۔ خوراک بنانے کے کارخانے	3
5 ۔ صنعتی کیمیکلز	3
6 ۔ چاول اور آٹا کے کارخانے	3
7 ۔ آئیل ایکسپلر	2
8 ۔ قالین باف	2
9 ۔ متفرق	13

مسجد عیسیٰ پٹ چنگڑ محلہ سرکل روڈ کے مکان نمبر 3 کا ناجائز چھجہ

***5837 - چوہدری منظور احمد :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ لاہور میں جو گلی مسجد عیسیٰ پٹ چنگڑ محلہ سرکل روڈ سے لنڈا بازار کو جاتی ہے اس کی چوڑائی صرف 4 فٹ کے قریب ہے -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ گلی مذکورہ میں سرکلر روڈ سے تقریباً 15 فٹ دور مکان نمبر 3 واقع ہے جو بالکل ناجائز تعمیر کیا گیا ہے اور اس مکان کے باہر تین فٹ چوڑا چھجہ بھی تعمیر ہے جس سے اس گلی کے مکینوں کو بہت تکلیف ہے اور یہ چھجہ نہ صرف کسی بھی وقت انسانی جانوں کے لیے خطرہ کا باعث بن سکتا ہے بلکہ انسانی صحت کے اصولوں کے بھی منافی ہے -

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ کافی عرصہ قبل اس گلی کے مکینوں نے تحریری طور پر لاہور میونسپل کارپوریشن کے افسران کی توجہ مذکورہ مکان اور اس کے چھجے کی ناجائز تعمیر کی طرف دلائی تھی -

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ درخواست کے پیش نظر لاہور کارپوریشن کے بلڈنگ انسپکٹر نے نوٹس نمبر 1117 مالک مکان کو جاری کر دیا تھا لیکن بعد میں مالک مکان نے متعلقہ اہلکار سے ساز باز کرکے تعمیر کو جائز قرار دیا تھا -

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا کارپوریشن اس گلی کے مکینوں کی تکلیف کا سدباب کرنے کے لیے مذکورہ چھجہ کو گرانے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم - (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں -

(ب) مکان نمبر 3 سرکل روڈ سے 116 فٹ دور واقع ہے نا کہ 15 فٹ پہ ایک پرانا مکان ہے اس پر پرانا پراپرٹی نمبر بھی موجود ہے البتہ مالک مکان نے بالائی منزل میں ایک کمرہ بمعہ چھجہ

بلا اجازت کارپوریشن تعمیر کیا ہے ۔ چھجہ کی چوڑائی 2 فٹ اور اونچائی 13 فٹ 4 انچ ہے ۔ لہذا اس کو گرانے کے لیے نوٹس جاری کر دئے گئے ہیں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) یہ درست ہے ۔ کہ بلڈنگ انسپکٹر نے نوٹس نمبر 1117 زیر دفعہ 115(4) اور نوٹس نمبر 1118 زیر دفعہ 78(2) مالک مکان کو جاری کیے تھے لیکن یہ درست نہیں ہے کہ اہلکار متعلقہ نے کوئی ساز باز کرکے تعمیر کو جائز قرار دیا ہے ۔

(ہ) اس چھجہ و کمرہ کی تعمیر از روئے بائی لاز لاہور میونسپل کارپوریشن قابل مصالحت جرم ہے ۔ اور اگر مصالحت کے بعد مالک مکان شیڈول کے مطابق تاوان ادا کرنے سے قاصر رہے ۔ تو وہ ناجائز تعمیر گرائی جا سکتی ہے ۔ مالک مکان نے عذر داری پیش کرکے مصالحت کے لیے درخواست گزاری ہے جو زیر غور ہے ۔

بلدیات کے سکولوں سے یکم سے آٹھویں جماعت تک کے طلباء و طالبات سے فیس کی وصولی

*5854 ۔ **راؤ محمد افضل خان** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ بلدیات کی چٹھی نمبر ایس او ۔ (ایل جی) 9 (147) 72 مورخہ یکم اپریل 1974ء کے ذریعے بلدیات کے تمام سکولوں (بمعہ جونیر ماڈل سکولوں) کو حکم جاری کیا گیا ہے کہ وہ یکم سے آٹھویں جماعت تک کے طلباء و طالبات سے فیس وصول نہ کریں ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ بلدیات کے تمام جونیئر ماڈل سکول ابھی تک مذکورہ حکم کے باوجود یکم سے آٹھویں جماعت تک کے طلباء و طالبات سے فیس باقاعدگی سے وصول کر رہے ہیں اور طلباء کے والدین کے احتجاج کو نظر انداز کیا جا رہا ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ حکم جاری کرکے اس پر عمل نہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں اور کیا حکومت اس معاملہ کی چھان بین کرکے مذکورہ سکولوں کے طلباء و طالبات کو فیس سے مستثنیٰ کرنے کو تیار ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ۔ محکمہ کے علم میں ایسا کوئی کیس نہیں ہے ۔ سوائے گجرات کے ایک سکول کے جہاں فیس پندرہ روپے مہینہ سے زیادہ ہے اور اس لیے فیس معافی کا معاملہ ابھی زیر غور ہے ۔

(ج) اس حکم کی خلاف ورزی کا کوئی کیس حکومت کے نوٹس میں نہیں لایا گیا ۔ اگر کہیں خلاف ورزی ہوئی تو حکومت ضرور چھان بین کرے گی ۔

کارپوریشن جونیئر ماڈل سکول آریہ نگر اسلامیہ پارک کی جماعت سوئم کے سیکشن میں میزیں و کرسیاں مہیا کرنا

***5948 ۔ راجہ محمد الفضل خان** : کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ کارپوریشن جونیئر ماڈل سکول آریہ نگر اسلامیہ پارک کی جماعت سوئم کے تمام سیکشنوں کے بچے اور بچیاں ٹاٹوں پر بیٹھتے ہیں اور باقی جماعتوں کے لیے میز اور کرسیاں فراہم کی گئی ہیں ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ سکول میں یورپین طرز کے سکولوں کی طرح باقاعدہ فیس وصول کی جاتی ہیں مگر ان سکولوں کی طرح طلباء و طالبات کو آسائش فراہم نہیں کی جاتی ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سکول کی جماعت سوئم کے تمام سیکشنوں میں میز و کرسیاں فراہم نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں اور ان سیکشنوں میں کب تک سکول کے شایان شان فرنیچر مہیا کیا جائے گا ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی نہیں ۔ صرف جماعت سوئم کے ایک فریق کے بچے بچیاں ٹاٹوں پر بیٹھتے ہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔ اب حکومت نے فیس معاف کر دی ہے ۔

(ج) سال رواں میں جونیئر ماڈل سکولوں کے لیے صرف 300 عدد بنچ و ڈیسک تیار ہو سکے ۔ جو تمام جونیئر ماڈل سکولوں میں تقسیم کر دئے گئے مزید فرنیچر تیار کیا جا رہا ہے ۔ اس کی سپلائی پر اس کمی کو پورا کر دیا جائے گا ۔

غیرنشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ کے ہسپتالوں میں ایکسرے پلانٹ کی فراہمی

73 ۔ مرزا فضل حق : کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب کے کتنے ہسپتالوں میں ایکسرے پلانٹ موجود ہیں اور کتنے ہسپتال ایسے ہیں جو اس پلانٹ سے محروم ہیں ۔

(ب) ریڈیوگرافر اور اسسٹنٹ ریڈیوگرافر جو ان پلانٹوں پر کام کرتے ہیں ان کی تعداد کتنی ہے ۔ ہر ہسپتال کے ایکسرے پلانٹوں پر کام کرنے والے عملہ کے نام تحریر کیے جائیں ۔

(ج) کیا حکومت صوبے کے ان ہسپتالوں میں جہاں ایکسرے پلانٹ موجود نہیں وہاں پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو یہ پلانٹ کب لگائے جائیں گے اور ان کی تعداد کتنی ہوگی نیز ان پلانٹوں پر کام کرنے والے عملہ کی تقرری کا طریق کار کیا ہوگا ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) 96 ہسپتالوں اور ٹی ۔ بی ۔ کلینکوں میں ایکسرے پلانٹ موجود ہیں ۔ 299 ہسپتالوں ڈسپنسریوں اور دیہی ہیلتھ سنٹروں میں ایکسرے پلانٹ موجود نہیں ہیں ۔

(ب) * فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ۔

---

* فہرست آخر میں ملاحظہ فرمائیں ۔

(ج) حکومت بتدریج تمام ضلعی اور تحصیل ہسپتالوں میں اور ٹی ۔ بی کلینکوں میں ایکسرے پلانٹ لگا رہی ہے رکھ ایکسرے پلانٹ درآمد کئے جانے کے لیے زر مبادلہ کی ضرورت پڑتی ہے لہذا ان کے لگائے جانے کا وقت و تعداد کا صحیح تعین نہیں کیا جا سکتا ۔ حکومت اپنے مالی وسائل کے مطابق جلد از جلد ترقیاتی سکیموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے کوشاں ہے ۔ ایکسرے پلانٹوں پر کام کرنے والے عملہ کی تقرری مروجہ قواعد کے تحت عمل میں لائی جائے گی ۔

صوبہ میں سرکاری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی تعداد

74 ۔ چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبے میں سرکاری ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تعداد اور ان کے نام بمعہ محل وقوع کیا ہیں ۔

(ب) مذکورہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کام کرنے والے ڈاکٹروں کے نام ۔ قابلیت اور تنخواہ کیا ہے ۔

(ج) سال 1971ء کے دوران ان میں سے ہر ایک ہسپتال اور ڈسپنسری میں مریضان بیرونی کی تعداد کیا تھی جن کا علاج کیا گیا ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) :

(الف)
(ب) * فہرستیں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں ۔
(ج)

سروسز ہسپتال لاہور کے لیے ادویات کی خرید کا طریق کار

* **79 ۔ چوہدری علی بہادر خان** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) سروسز ہسپتال لاہور کو سالانہ کتنی رقم ادویات کی خرید

---

* فہرست آخر میں ملاحظہ فرمائیں ۔

کے لیے دی جاتی ہے اور ان ادویات کی خریداری کون کرتا ہے نیز اس کا طریق کار کیا ہے ۔

(ب) 1970-71ء، 1971-72ء اور 1972-73ء میں خریدی گئی ادویات کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائی جائے نیز یہ ادویات کس کس کمپنی سے خریدی گئی ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق : سروسز ہسپتال لاہور کی پچھلے تین سالوں کی گرانٹ مندرجہ ذیل تھی ۔

سال	رقم برائے گورنمنٹ ڈپوز	رقم برائے خرید ادویات زائد
1970-71ء	3،00،000	1،00،000
1971-72ء	3،00،000	1,00,000
1972-73ء	20,25,000	1,10,000

تمام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں (سروسز ہسپتال سمیت) ادویات کی خریداری کا طریقہ کار مندرجہ ذیل ہے ۔

(I) ادویات کے بجٹ کا 85 فی صد حصہ گورنمنٹ میڈیکل سٹور ڈپو سے ادویات خریدنے پر صرف ہوتا ہے ۔

(II) باقی ماندہ 15 فی صد مقامی خرید کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔ جس کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے ۔

(I) اس 15 فی صد میں سے 25 فی صد میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اپنے طور پر قواعد کے تحت ادویات فوری ضرورت کے لیے خرید کر سکتا ہے ۔

(II) مقامی خرید کے بجٹ کا باقی ماندہ 75 فی صد ہسپتال کی "purchase committee" قواعد کے تحت خرید کرتی ہے ۔ سروسز ہسپتال کی کمیٹی کے ممبران یہ ہیں ۔

(1) میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ۔ سربراہ ۔

(2) ڈاکٹر حاجی عنایت اللہ ۔ ممبر ۔

(3) ڈاکٹر ریاض مصطفیٰ ممبر ۔

جو ادویات میڈیکل سٹور ڈپو سے دستیاب نہیں ہوتی ہیں ۔ ان کو خریدنے کے لیے "high power purchase committee" سے رجوع کرنا پڑتا ہے جس کے چیرمین سیکرٹری ہیلتھ ہیں ممبران ایڈیشنل فائنس

سیکرٹری اور ڈائریکٹر انڈسٹریز ہیں ۔ اس چوٹی کی کمیٹی کو وسیع اختیارات حاصل ہیں ۔

(ب) سروسز ہسپتال لاہور میں خریدی گئیں تین سالوں کی ادویات کی تفصیلی فہرست منسلک ہے ۔

1970-71ء

نام فرم	رقم
1۔ سنٹرل سٹور	18904.12
2۔ کیٹرویز	11554,21
3۔ مارکٹ اسکائنڈ	3761.30
4۔ عثمان ڈرگ ہاؤس ۔	1721.00
5۔ ہوچیسٹ ۔	1136.16
6۔ البرٹ ڈیوڈ ۔	1947.50
7۔ آئی ۔ سی ۔ آئی ۔	361.40
8۔ مے اینڈ بیکر ۔	2272.50
9۔ ملر اینڈ فپس ۔	5788.38
10۔ ریکٹ اینڈ کال مین ۔	1026.00
11۔ وانٹھ لیبارٹری ۔	436.00
12۔ وارنر ہمفرٹ ۔	311.30
13۔ پاکستان میڈیسن کمپنی ۔	281.60
14۔ فائزر لیبارٹری ۔	5401.00
15۔ جے ۔ ایل ۔ موریسن ۔	3710.00
16۔ یونین اینڈ کیمیکل ۔	450.00
17۔ سپنسر اینڈ کمپنی ۔	480.00

1971-72ء

نام فرم	رقم
1۔ ای پلومر اینڈ کمپنی ۔	240031.12
2۔ رضوان میڈیکل ۔	10,584.00
3۔ فائزر لیبارٹری ۔	36،311.00
4۔ وائتھ لیبارٹری ۔	1371.40
5۔ کیرویز ۔	19331.18
6۔ اورینٹ ٹریڈنگ کارپوریشن ۔	2468.24
7۔ بروز ویلکم ۔	480.00
8۔ ہوچیسٹ ۔	8634.24
9۔ گلیکسوز لیبارٹری ۔	160.00
10۔ ملر اینڈ فپس ۔	2,253.89
11۔ البرٹ لیبارٹری ۔	2530.00
12۔ سپنسر اینڈ کمپنی ۔	11,625.53
13۔ عثمان ڈرگ ہاؤس ۔	5425.00
14۔ مارکر ارکلائڈ ۔	4,444.90
15۔ مے اینڈ بیکر ۔	4919.90
16۔ علی گوہر اینڈ کمپنی ۔	1040.00
17۔ سنٹرل سٹور ۔	47882.44
18۔ آئی ۔ سی ۔ آئی ۔	4564.00
19۔ ایم ۔ اے ۔ یحیٰ ۔	2736.00
20۔ البرٹ ڈیوڈ ۔	9936.53
21۔ کوٹی نینٹل ڈرگ ۔	1482.00
22۔ واسکٹ کمپنی لمیٹڈ ۔	346.90
23۔ جے ۔ ایل ۔ مورلین ۔	10677.50
24۔ ریکٹ اینڈ کال مین ۔	2070.00
25۔ شفا میڈیکو ۔	1912.50

1972.73 ء

نام فرم	رقم
1۔ ایم ۔ اے ۔ بھجا ۔	1395.38
2۔ فارمیکس ایجنسی ۔	81495.00
3۔ فائنس پاکستان ۔	1,487,51.75
4۔ شاہنواز ۔	13617.69
5۔ ویتھ لیبارٹری ۔	73673.49
6۔ فائرز لیبارٹری ۔	50841.20
7۔ کلبرن ۔	41782.04
8۔ رحمان ڈرگ کمپنی ۔	11616.00
9۔ چیپ میڈیکل سٹور ۔	32402 00
10۔ عثمان ڈرگ ہاؤس ۔	56383.43
11۔ پنجاب ڈرگ ایجنسی ۔	169.58
12۔ سپنیر اینڈ کمپنی ۔	59057.65
13۔ مے اینڈ بیکر ۔	17511.40
14۔ مبرک شارک اینڈ دوم ۔	2881.80
15۔ فلک براقر کراچی ۔	28679.60
16۔ لاہور کیمیکل ۔	3825.00
17۔ علی گوہر اینڈ کمپنی ۔	23358.07
18۔ فارملیٹا ۔	12200.00
19۔ سینڈوز ۔	29955.90
20۔ ہائر فارما ۔	13412.90
21۔ ای ۔ پلومر اینڈ کمپنی ۔	29444.77
22۔ مارکر الکلائڈ ۔	39681.30
23۔ ایسٹرن ٹریڈنگ کارپوریشن ۔	1139.72
24۔ سیامی ۔ جی ۔	11483.60

نام فرم	رقم
25۔ چھجم پاک لمیٹڈ ۔	44445.46
26۔ شفا میڈیکو ۔	7134.20
27۔ ایسٹرن مارٹیکل ۔	9620.00
28۔ ایبٹ لیبارٹری ۔	4441.22
29۔ فضل دین اینڈ سنز ۔	16228.26
30۔ رضوان میڈیکو ۔	179.75
31۔ نیشنل فارمیسی ۔	3710.73
32۔ عطا سنز ۔	1,80246.38
33۔ سنٹرل سٹور ۔	1,20084.14
34۔ مقصود ٹریڈنگ کارپوریشن ۔	53690.56
35۔ گلیکسوز لیبارٹری	11259.30
36۔ ہیزی پی ۔	3857.90
37۔ ملر اینڈ فپس ۔	40170.92
38۔ آئی ۔ سی ۔ آئی ۔	742.92
39۔ ہوچیسٹ ۔	11193.40
40۔ بلس اینڈ کمپنی ۔	1776.36
41۔ کیروبز ۔	15311.94
42۔ بوٹس ۔	1486.32
43۔ یونیس کیمیکل ۔	11200.00
44۔ چوہدری میڈیکو ۔	8175.52
45۔ فارمیڈو پاک ۔	20,000.00
46۔ سمتھ اینڈ سیو ۔	4833 00
47۔ واٹر سرٹ ۔	327.20
48۔ ریکٹ اینڈ کال مین ۔	2740 00
49۔ یونیورسل فارما ۔	13966.00

اراکین اسمبلی کی رخصت

رائے میاں خان کھرل

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست رائے میاں خان کھرل صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

> گذارش ہے کہ میں مورخہ 3-6-74 کو بوجہ ناسازی طبیعت اجلاس اسمبلی کی حاضری سے قاصر رہا ہوں ۔ براہ کرم ایک یوم کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر منظور حسین جنجوعہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر منظور حسین جنجوعہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

> I could not attend the session on 3rd June, 1974.
> I request for one day leave.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مرزا طاہر بیگ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مرزا طاہر بیگ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

> I have been arrested U/s 307, 148/149 on 28/3/74 and request for leave from 2-4-74 to 8-4-74.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مرزا طاہر بیگ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مرزا طاہر بیگ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I request permission for leave from the attendance of the Assembly to day 15-3-74 being in-disposed.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مرزا طاہر بیگ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مرزا طاہر بیگ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I request that the period for 21-5-1974 to 24-5-1974 be treated as my leave as I could not attend the Assembly Session on these dates.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک محمد خالد

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد خالد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

بوجہ ایک ضروری کام لائل پور جانا پڑ گیا

تھا اور مورخہ 28،27 مئی 1974ء کو اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ براہ کرم ان ایام کی رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ایچ ۔ ایس ۔ اسلام الدین

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست ایچ ایس اسلام الدین صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گذارش ہے کہ میں مورخہ 30 مئی 1974ء کو بیمار تھا ۔ جس کی وجہ سے اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ براہ مہربانی اس دن کی رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راؤ مراتب علی خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست راؤ مراتب علی خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

عرض ہے کہ میں بوجہ بیماری 2 اپریل تا 10 اپریل 1974ء شامل اجلاس نہیں ہو سکا ۔ جس کے لیے میں نے قبل ازیں درخواست بھجوائی تھی اگر میری رخصت منظور نہ ہوئی تو ایوان سے درخواست ہے کہ رخصت 2/4 تا 10/4 منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راؤ مراتب علی خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست راؤ مراتب علی خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں بدستور بیمار ہوں اور ناقابل سفرہوں میڈیکل آفسر صاحب ڈونگہ بونگہ کے زیر علاج ہوں میں 24-5 ، 27/5 تا 30/5 صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں شمولیت سے معذور ہوں ایوان سے درخواست ہے کہ ان ایام کی رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

رانا پھول محمد خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست رانا پھول محمد خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

بوجہ بیماری مورخہ 22 اور 30 مئی 1974ء اسمبلی اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ براہ کرم ان دو ایام کی رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد اشرف

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد اشرف ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں مورخہ 24-5-74 کو بوجہ بیماری اجلاس میں شامل نہ ہو سکا ، اس لیے دس دن کی رخصت دی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

چوہدری منظور احمد : میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) برطرفی ناپسندیدہ ملازمین روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 1974ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) برطرفی ناپسندیدہ ملازمین روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 1974ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

چوہدری محمد حیات گوندل : میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) خوراک برائے مویشیان پنجاب مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 15 بابت 1974ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت منصوبہ بندی و ترقیات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) خوراک برائے مویشیان پنجاب مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 15 بابت 1974ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت منصوبہ بندی ۔ و ترقیات کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

ملک محمد اعظم : میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) پنجاب یونیورسٹی

مصدرہ 1974 (مسودہ قانون نمبر 17 بابت 1974ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) پنجاب یونیورسٹی مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 17 بابت 1974ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

مجلس درباره سرکاری مواعید کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

چوھدری امان اللہ لک : میں حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ رکن پنجاب اسمبلی کی پیش کردہ تحریک کے بارے میں مجلس درباره سرکاری مواعید کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ رکن پنجاب اسمبلی کی پیش کردہ تحریک کے بارے میں مجلس درباره سرکاری مواعید کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا! میں آپ کی assurance committee, interpretation کی رپورٹ کے بارے میں چاہوں گا کہ اس کو دوبارہ زیر غور لانے کا کیا طریقہ کار ہے ۔

مسٹر سپیکر : میں آج اس کے متعلق وقفہ چائے میں دیکھ لوں گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ٹھیک ہے ۔

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر : اب میاں خورشید انور کی تحریک استحقاق کو لیتے ہیں ۔

نشان زدہ سوال نمبر5823 کے غلط جواب کی فراہمی

میاں خورشید انور : جناب والا! میں ایک خاص اہمیت کے حامل مسئلہ پر بحث کرنے کے لیے جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ وزیر موصوف نے 3 جون 1974

کو میرے سوال نمبر 5823 کے جزو (الف) کا جواب غلط دیا ہے جس سے میرا اور پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ۔

Mr. Speaker : Should it be referred to the Committee on Privileges ?

Mian Khurshid Anwar : Yes. Sir.

Mr. Speaker : This motion is referred to the Committee on Privileges; Report to come within a month.

نشان زدہ سوال نمبر 5824 کے غلط جواب کی فراہمی

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور ۔

میاں خورشید انور : جناب والا! میں ایک خاص اہمیت کے حامل مسئلہ جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے پر بحث کرنے کے لیے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ وزیر موصوف نے 3 جون 1974ء کو میرے سوال نمبر 5824 کا جواب دانستہ طور پر غلط دیا ہے جس سے میرے اور اس معزز ایوان کے استحقاق کی پامالی ہوئی ہے ۔

Mr. Speaker : The matter is referred to the Committee on Privileges ; Report to come within a month.

مسٹر سپیکر : سردار امجد حمید خان دستی پیشتر اس کے کہ آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایڈووکیٹ جنرل نہیں ہیں اور میں وزیر قانون سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں ۔

What is the position of a statement made by a Minister in this House.

وزیر قانون : جناب والا! میں نے یہ تحریک استحقاق دیکھی ہے ۔ جہاں تک اس تحریک استحقاق کا تعلق ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : میں نے جنرل پرنسپل کی بات کی ہے ۔

I have to decide about its admissibility.

وزیر قانون : جناب والا! ویسے تو اس کی admissibility کوئی نہیں کیونکہ ہاؤس کا تو یہ پرولیج نہیں ہے کہ منسٹر صاحبان سیکرٹریٹ میں موجود ہوں ۔

مسٹر سپیکر : آپ نے اگر یہ اس ایوان میں کہا ہو کہ سات بجے سے لے کر یعنی ایک خاص وقت میں میں وہاں دفتر میں موجود ہوں گا کوئی ممبر آ کر مجھ سے مل سکتا ہے اور ممبر وہاں جاتا ہے اور آپ وہاں موجود نہیں ہوتے تو پھر کیا پوزیشن ہوگی -

وزیر قانون : جناب والا ! یہی میں عرض کر رہا ہوں کہ اگر کوئی منسٹر یہ کہے کہ فلاں صاحب مجھے فلاں وقت میرے دفتر میں مل سکتے ہیں تو اس سے کوئی پرولج vilate نہیں ہوتی - تاہم منسٹر صاحبان کا یہ فرض کہ اگر وہ یہ کہیں کہ ممبر صاحبان سے فلاں وقت پر مل سکتے ہیں تو ممبر صاحبان کو وہاں available ہونا چاہیے - ہمیں اس سے کوئی راہ فرار اختیار نہیں کرنی چاہیے - میں اپنے فاضل دوستوں سے یہ گزارش کروں گا کہ آج جب صبح ہم ان سے نہیں ملے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ رات دیر تک ہم کام کرتے رہے ہیں اور یہ بات ہمیشہ repeat نہیں ہوگی -

Mr. Speaker: It can go to the Committee on Assurances because there is an assurance extended by the Cabinet.

وزیر قانون : لیکن یہ assurance بھی نہیں بنتی -

Mr. Speaker : The member may not press it but it is very clearly a motion for the Committee on Assurances.

وزیر تعلیم : جناب والا ! فاضل رکن نے اپنی پرولیج موشن میں کہا ہے کہ کوئی وزیر وہاں موجود نہیں تھا - میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ میں ان تمام دنوں میں وہاں تھا -

مسٹر سپیکر : وہ آج کی بات کر رہے ہیں -

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں آج بھی وہاں موجود تھا - میں 9 بجکر ایک دو منٹ پر اپنے کمرے سے نکلا ہوں اور یہاں آیا ہوں - تو اس لیے یہ کہنا کہ کوئی وزیر وہاں موجود نہیں تھا بالکل غلط ہے -

مسٹر سپیکر : ڈریشک صاحب بھی اپنی چھاتی پر ہاتھ مار رہے ہیں -

وزیر تعلیم : جناب والا ! مجھے آج صبح جو فاضل اراکین ملے ہیں - میں ان کے نام گنوا سکتا ہوں - ان میں مسٹر عبدالقیوم بٹ صاحب - جناب کھرل صاحب اور جناب بشیر صاحب ہیں -

Mr. Speaker : I want to discuss the principle and not the facts.

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! اس کو میں پڑھے دیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : میں ہی پڑھ دیتا ہوں ۔

سول سیکرٹریٹ میں وزراء کا اپنے دفتر میں موجود نہ رہنا

مسٹر سپیکر : سردار امجد حمید خان دستی ایک فوری اہمیت رکھنے والے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے جس سے تمام ممبران اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے کو زیر بحث لانے کے لیے یہ تحریک پیش کرتے ہیں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ آج جب میں اور دیگر بہت سے ممبران وزراء کرام سے ملنے ان کے دفاتر واقع سیکرٹریٹ میں گئے تو اکثر دفتروں کو تالے لگے ہوئے تھے اور جو کھلے تھے ان میں سے کسی میں کوئی وزیر موجود نہ تھا ۔ اس کے باوجود کہ وزیر اعلیٰ نے اسمبلی ہال میں یہ واضح یقین دہانی کرائی تھی کہ اس امر کے پیش نظر کہ آئندہ کسی ممبر کو وزراء سے ملنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے ۔ ان کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ روزانہ سیکرٹریٹ میں اپنے دفاتر میں ساڑھے سات بجے سے نو بجے صبح تک موجود رہیں گے ۔ تاکہ ممبران معہ اپنے حلقہ کے ان افراد کے جنہوں نے وزراء کو اپنی ضرورت کے مطالبات پیش کرنے ہیں ان وزراء کی تلاش میں پریشان ہو کر ادہر ادہر چکر نہ لگانے پڑیں ۔ وزراء کی اپنے دفاتر سے مقررہ اوقات پر غیر حاضر ہونے کی وجہ سے ممبران کو پریشان ہونا پڑا ہے اور ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ اس مسئلہ کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! ایک بات کی تردید ہو چکی ہے کہ یہ ایسا نہیں ہے کہ کوئی وزیر وہاں موجود نہیں تھا ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : The House is called to order please.

وزیر قانون : جناب والا ! جہاں تک ان کی اس تحریک کا تعلق ہے میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ وزراء کی طرف سے یہ غلطی نہیں ہوئی بلکہ رات کابینہ کا اجلاس تھا اور دیر تک جاری رہا ۔ اس لیے کئی وزراء وقت پر نہ پہنچ سکے ۔ اسے repeat نہیں کیا جائے گا کہ روز ایسا ہی ہو اور میں

توقع رکھتا ہوں کہ فاضل رکن میری اس یقین دہانی کے بعد اپنی اس تحریک کو واپس لے لیں گے ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! چونکہ یقین دہانی خاصی معقول قسم کی ہے لیکن یہ حیرت کی بات ہے کہ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب جو سینئر وزیر بھی ہیں شائد سب سے زیادہ مصروف ہیں وہ اپنی مصروفیات کے باوجود سیکرٹریٹ تشریف لائے ۔ میں نے verify کر لیا ہے اور مجھے علم ہے کہ وہ واقعی تشریف لائے تھے ۔ لیکن آپ کی یقین دہانی کے بعد میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں آئندہ کے لیے یہ دقت پیش نہیں آئے گی ۔ لہذا میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The motion stands withdrawn.

تحاریک التوائے کار

عبدالرحمان مزدور لیڈر کو حکومت کے ایما پر قتل کرانے کا الزام

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 30 اپریل 1974ء کو عبدالرحمان مزدور لیڈر کو گلاب دیوی ہسپتال کے اندر گولیاں مار کر قتل کر دیا گیا جس سے پورے صوبہ پنجاب کے مزدور مشتعل ہو گئے ۔ کئی روز تک فیکٹریاں بند رہیں مزدوروں نے سیکرٹریٹ کا گھیراؤ رکھا ۔ عبدالرحمان مزدور لیڈر کو سیاسی سازش کا قتل سمجھا گیا جسے پورے صوبہ پنجاب میں مزدوروں کے علاوہ عوام نے تشویش ناک اور خوفناک صورت حالات قرار دیا ۔ صنعتی امن ختم ہو چکا ہے مزدوروں کو گمان غالب ہے کہ عبدالرحمن کو حکومت کے ایما پر قتل کرایا گیا ۔ صورت حالات بدستور قائم ہے اس مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! یہ مسئلہ sub-judice ہے ۔ اس لیے اس پر ایوان میں بحث نہیں ہونی چاہیے ۔

Mr. Speaker : I have to know facts in order to decide whether it is really sub-judice or not.

وزیر قانون : جناب والا ! ملزمان گرفتار ہو کر عدالت کے سامنے پیش ہو چکے ہیں اور عدالت میں اس کیس کی سماعت کا آغاز ہو چکا ہے ۔

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister that the persons named as accused have been arrested, produced in court and proceeded against according to law, I hold that the matter is sub judice and, as such, cannot be entertained.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں عرض کروں میں آپ کی رولنگ کا بے حد احترام کرتا ہوں ۔ اس میں میرا موقف یہ تھا کہ گورنمنٹ کے خلاف جو allegation لگے ہیں وہ اس کیس کا حصہ نہیں ہے اور نہ ہی وہاں عدالت میں زیر سماعت ہے ۔

مسٹر سپیکر : عدالت اب بھی finding دے گی کہ اس کے ایما پر قتل ہوا ہے ۔

Whether there was a conspiracy or not, the court has to decide it now.

جبری ریٹائرڈ ملازمین کی طرف سے ان کے مقدمات کا جلد تصفیہ نہ کرنے اور گزارہ الاؤنس نہ دینے پر پنجاب اسمبلی کا گھیراؤ کرنے کی دھمکی

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزانہ نوائے وقت کی اشاعت مورخہ 16 مئی 1974ء کے مطابق جبری ریٹائرڈ ملازمین نے مہنگائی اور زبوں حالی کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر ان کے مقدمات کا جلد از جلد تصفیہ نہ ہوا اور انہیں گزارہ الاؤنس نہ دیا گیا تو ملازمین اور ان کے اہل و عیال 31 مئی 1974ء کو پنجاب اسمبلی کا گھیراؤ کریں گے ۔ اس خبر سے عوام میں شدید اضطراب پیدا ہو چکا ہے ۔

First thing is that most of the employees primarily are not the responsibility of the Punjab Government.

The second is that what incident is involved. What happened about two years and some months ago is not a recent occurrence.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! یہ حالیہ واقعہ ہے میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ آپ نے یہ فیصلہ کیا ہے اور حکومت کی پالیسی بھی ہے آپ کا کہنا بجا ہے کہ یہ 31 مئی 1974ء کا واقعہ ہے جو گذر چکا ہے ۔

Mr. Speaker : What is the incident or occurrence that is involved now.

چوہدری امان اللہ لک : بے شمار معصوم آدمیوں کا تعلق اس سے ہے اخبارات کے ذریعہ معلوم ہوا ہے اور آپ کو بھی علم ہے کہ باقی بے شمار صوبائی انسران تھے جن کی وجہ سے حکومت کو اقدام کرنا پڑا ۔

مسٹر سپیکر : میں نے جو بات پوچھی ہے اس کی بابت بتائیے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! پنجاب حکومت نے جو آدمی نکالے ہیں وہ 212 یا 213 ہیں ۔ مجھے ان کی صحیح تعداد کا پتہ نہیں ہے ۔ اس کی فہرست صوبائی حکومت نے تیار کی ہے ۔ میرا موقف ان کے متعلق ہے ان کے لیے حکومت گذارہ الاؤنس دینا چاہتی ہے ۔ بے شمار خاندان ہیں کیا وزیر موصوف اس کی وضاحت فرمائیں گے ۔

Mr. Speaker : It is laid down in Rule 67 of the Rules of Procedure that :—

> "67(b) That motion shall relate to a single specific matter of recent occurrence".

Now tell me what is the recent occurrence.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! یہ حالیہ واقعہ ہے ۔ نوائے وقت میں ان خاندانوں کے متعلق آیا تھا جو میرے خیال میں یا ان کے خیال میں بے گناہ ہیں ۔

Mr. Speaker : It is not a recent occurrence.

چوہدری امان اللہ لک : وہ تو cause ہو سکتا ہے جبری ریٹائرمنٹ کے مقدمات جو ہیں وہ زیر سماعت ہیں ۔ کیا یہ گذارہ الاؤنس اس وقت دیا جائے گا جب وہ بھوکے مرنے لگیں گے ۔

مرزا طاہر بیگ : کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ آئندہ ہونے والے واقعات کا پہلے بندوبست کر دیا جائے یہ جو 21 مئی 1974ء کی تحریک التوا ہے

ممکن ہے وہ 5/6 تاریخ کو اسمبلی کا گھیراؤ کریں ۔

The point raised by the Hon'ble Member is very genuine.

مسٹر سپیکر : تحریک التوائے کار کے لیے ایک ضابطہ کار ہے اس کے تحت بڑی اہمیت کی باتیں ہوں ۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ تحریک کوئی موضوع بن جائے ۔ تحریک التوائے کار کا موضوع بننے کے لیے

Certain qualifications are required.

پہلی بات یہ ہے کہ اس واقعہ کا وقوع پذیر ہونا لازمی ہے ۔ دوسرے یہ کہ حالیہ واقعہ ہو ۔ پھر وہ اہمیت عامہ رکھنے والا ایک اہم اور فوری مسئلہ ہو ۔

If an occurrence has not taken place there cannot be an adjournment motion. There cannot be an adjournment motion in anticipation either.

مرزا طاہر بیگ : میری اطلاع کے مطابق جبری ریٹائرڈ افسران نے میٹنگ کی ہے ۔ آج یا کل وہ اسمبلی کا گھیراؤ کریں گے ۔

وزیر تعلیم : یہ معاملہ ابھی اصل میں sub-judice ہے اس کا فیصلہ نہیں ہوا ۔ اس پر بحث نہیں ہو سکتی ۔

Mr. Speaker : Apart from that, there is no recent occurrence this and I don't hold this in order.

خوشاب کے نواحی علاقوں میں جوہڑوں کا پانی پینے سے معدے کی بیماری سے متعدد افراد کی ہلاکت

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ وفاق 14 مئی 1974ء کی اطلاع کے مطابق خوشاب ضلع کے نواحی علاقوں میں معدے کی امراض سے 70 افراد جاں بحق ہو چکے ہیں ۔ واقعات کے مطابق ضلع خوشاب کے نواحی چکوک نمبر 56 ایم بی ۔ 57 ایم بی اور 58 ایم بی میں معدے کی بیماری کا مہلک مرض شدت سے پھیل گیا ۔ وجہ یہ ہے کہ ان چکوک میں پینے کا پانی نہیں ملتا اور عوام مجبوراً جوہڑوں کا پانی پینے پر مجبور ہیں اور اس پانی کے استعمال کرنے والوں کے پیٹ سے بھورے

اور کالے رنگ کے کیڑے چار اور پانچ انچ کی لمبائی میں نکلے ہیں ۔ اس صورت حال سے ضلع خوشاب کے عوام میں شدید خوف و ہراس اور ہیجان و اضطراب پایا جاتا ہے ۔

وزیر تعلیم : میں عرض کروں گا کہ اس علاقے کی طرف توجہ مبذول کرانے کے لیے اس قسم کی خبر شائع کرائی گئی ہے ۔ ہم نے اس کو کنفرم کیا ہے ۔ وہاں ایک بھی موت اس وجہ سے نہیں ہوئی ۔ ہم نے پتہ کرایا ہے کہ چک نمبر 50 ایم ۔ بی میں ایک تالاب تقریباً سات ہزار کی لاگت سے تیار ہوا ہے ۔ چکوک 57/58 ایم ۔ بی میں دو تالاب تیار کیے ہیں ۔ ان پر تقریباً گیارہ ہزار روپے لاگت آئی ہے ۔ ان تالابوں کو بنانے کے لیے ایسے پیپلز ورکس پروگرام کے تحت دیا تھا اور میں نے اس کو چیک کرایا ہے کیونکہ ضلع کا ڈپٹی کمشنر اس کا میکریڑی ہوتا ہے اور یہ اعداد اس نے فراہم کیے ہیں ۔ اور میں اس بات کی تردید کرتا ہوں کہ وہاں اس وجہ سے ایک بھی موت واقع ہوئی ہو ۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! گذارش یہ ہے کہ حکومت کو توجہ دلانے کے لیے ضروری ہو گیا ہے کہ آدمی کو مارا جائے وہاں آدمی مر رہے ہیں اور اس کے متعلق میرے فاضل دوست کرنل صاحب سے پوچھ لیں وہ اس علاقہ کے رہنے والے ہیں ، وہ میری تائید کریں گے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! جن کیڑوں کا میاں صاحب نے ذکر کیا ہے وہ تو جسم کی skin پر ہوتے ہیں ۔ فاضل دوست نے کہا ہے کہ وہ پیٹ سے نکلے ہیں یہ کیڑے پیٹ میں نہیں ہوتے ۔

کرنل محمد اسلم خان لیازی : جناب والا ! یہ حقیقت ہے کہ جوہڑوں کا گندہ پانی ہوتا ہے اور اس میں جو کیڑے ہوتے ہیں وہ انسان کو بیکار کر دیتے ہیں ۔ وہ زراعت کے قابل نہیں رہتے وہ فوج کے قابل نہیں رہتے ۔ اس لیے میں آپ سے گذارش کروں گا کہ ان کے انسداد کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں عرض کروں گا کہ کچھ علاقے ایسے ہیں جہاں پینے کا پانی ٹھیک نہیں ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں وہاں کے لیے اچھے پینے کے پانی کا بندوبست کیا جا رہا ہے ۔ پچھلے سال بھی رورل ورکس پروگرام کے تحت تقریباً ساڑھے تین کروڑ روپے مختص کیے گئے تھے ۔ اس لیے ہمیں جوں جوں وسائل اجازت دے رہے ہیں ہم اس سلسلے میں کام

کر رہے ہیں ۔ اس سال بھی رقم رکھی ہے ۔ اسی طرح میں عرض کروں کہ ایک ٹی بی کے مریض پر ساڑھے پانچ روپے بنتے ہیں اور وہ ٹھیک ہو سکتے ہیں لیکن ہم ایسا نہیں کر سکتے ۔ کیونکہ ہمیں اس سلسلے میں کافی پیسے درکار ہیں اس کے باوجود ہم اس طرف اہمیت دے رہے ہیں ۔ نئے بجٹ میں اس کی اہمیت کو ملحوظ رکھا گیا ہے ۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! قطعاً اس کام کے لیے کوئی رقم نہیں رکھی گئی اور نہ ہی کوئی رقم خرچ کی گئی ہے ۔

Mr. Speaker : Mian Sahib, I do not allow. this dialogue.

میاں خورشید انور : انہوں نے کہا ہے کیا میں وضاحت بھی نہیں کر سکتا ۔

Mr. Speaker : Minister has denied it and your information depends on the newspaper.

اُن کی اطلاع جو ہے وہ ٹھیک ہے ۔ ایک معزز وزیر یہ بیان دے رہے ہیں ۔ اور جس فاضل رکن کی آپ نے شہادت دلوائی ہے انہوں نے بھی اس کی تائید نہیں کی ہے ۔

میاں خورشید انور : انہوں نے خود پانی پیا ہے ۔

وزیر تعلیم : وہ تو زندہ ہیں ۔

کرنل محمد اسلم خان لیازی : ہاں پانی پیا ہے ۔

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister, the adjournment motion is not admitted.

موضع ٹبہ کلاں مانگٹانوالا میں بااثر جاگیرداروں کا اپنے مزارع میاں خان کی بیوی سے انسانیت سوز سلوک اور پولیس کا رپٹ درج نہ کرنا

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ''جمہور'' 27 اپریل 1974ء کی اطلاع کے مطابق مانگٹانوالہ کے

موضع ٹھٹھہ کلاں میں گزشتہ رات تین بااثر جاگیرداروں نے دشمنی کی بنا پر اپنے ہی مزارع میاں خان کی جوان سال بیوی سے انسانیت سوز سلوک کیا۔ مسلح جاگیرداروں نے میاں خان کے گھر میں داخل ہو کر اس کی بیوی حسینہ بیگم کے کانوں سے بالیاں چھین لیں۔ عصمت دری کی گئی۔ جب مظلوم مزارع پولیس کے پاس شکایت لے کر رپٹ لکھوانے گیا تو پولیس نے الٹا اسے گالیاں دیں اور دھکے مار مار کر باہر نکال دیا۔ اس واقعہ سے تمام گاؤں کے عوام میں غم و غصہ، ہیجان اور اضطراب پایا جاتا ہے۔

وزیر تعلیم : جناب والا! حقیقت یہ ہے کہ 20 اور 21 اپریل کی درمیانی رات کو چند نا معلوم مجرمان نے محمد طفیل ولد حاجی حسین بخش۔ اراٹین کے گھر میں چوری کی اور قیمتی ہارجات اور ایک بندوق لے گئے جس پر تھانہ شانگلانوالہ میں کیس نمبر 80۔ مورخہ 21 اپریل۔ بجرم 380 تعزیرات پاکستان درج ہوا۔ دوران تفتیش رپورٹ کنندہ نے میاں خان ولد دل محمد۔ چھاچھوں سکنہ ٹھٹھہ کانیاں (کلاں) پر چوری کرنے کا شبہ ظاہر کیا جس کو شامل تفتیش کرنے کے لیے پولیس وہاں گئی لیکن وہ روپوش ہوگیا اور جان بوجھ کر گریز کر رہا ہے۔ اس نے پریس کے ذریعے یہ خبر چھپوا کر گاؤں کے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی ہے اور من گھڑت خبر حمیدہ بیگم (حسینہ بیگم) کے ساتھ زنا بالجبر اور سرقہ بالجبر کے متعلق اخبارات میں شائع کرا دی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ من گھڑت کہانی محمد یعقوب عرف کھوجہ جٹ سکنہ موضع کوٹلی والا کے ایما پر شائع کی گئی۔ محمد یعقوب علاقے کا ایک بااثر غنڈہ ہے اور اس کے خلاف عدالتوں میں غنڈہ ایکٹ، ارادہ قتل اور اسلحہ ایکٹ کے کئی ایک مقدمات زیر سماعت ہیں۔

میاں خورشید انور : جناب وزیر موصوف نے ایک پولیس افسر کی رپورٹ یہاں پڑھ کر سنا دی ہے۔

مسٹر سپیکر : میاں خان نے جو بیان دیا ہے یا جو رپورٹ دی ہے اس میں بیوی کی عصمت دری کا کوئی الزام نہیں ہے۔ اس کی کیا پوزیشن ہے۔ تحریک التوا میں الزام لگایا گیا ہے کہ اس کی بیوی کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے۔ کیا میاں خان کی اپنی رپورٹ یا بیان میں اس بات کا ذکر ہے۔ آپ نے دو چیزیں بیان کی ہیں۔ ایک تو یہ کہ میاں خان کا بیان لیا گیا اور اس نے کچھ مجرمان کی نشان دہی کی اور دوسرے یہ کہ جو خبر اخبارات

میں چھپی ہے یہ کسی ایسے آدمی نے چھپوائی ہے کہ جس کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ۔

وزیر تعلیم : جناب والا! یہ بات نہیں ۔ میاں خان تو خود مفرور ہے۔ اس پر چوری کا الزام ہے ۔ اس نے اپنے الزام کو کور کرنے کے لیے یہ کہانی گھڑی ہے ۔

میاں خورشید انور : جناب والا! کوئی شخص بھی یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی بیوی یا اپنی بیٹی کے متعلق اس قسم کا الزام لگا کر پولیس کے پاس جائے یا اپنی مظلومیت ظاہر کرنے کے لیے اخبارات میں بیان چھپوائے ۔ وزیر صاحب تحقیقات فرمائیں ۔ میرے خیال میں تھانیدار نے جو رپورٹ روٹین میں بھیجی ہے وہی وزیر موصوف نے یہاں پڑھ دی ہے ۔

مسٹر سپیکر : لیکن کیا یہ شخص اتنا با اثر ہے کہ اخبارات میں خبر چھپوا سکتا ہے ؟

وزیر تعلیم : جناب والا! کوئی اچھا آدمی تو یقیناً ایسا نہیں کرے گا لیکن اس آدمی نے چوری بھی کی ہے ۔

مسٹر سپیکر : پہلی بات تو سمجھ میں آ سکتی ہے لیکن یہ بات کہ ایک روپوش مزارع اتنا بااثر ہے کہ اس نے اخبارات میں یہ خبر چھپوائی اور وہ بھی لاہور کے کسی روزنامہ میں چھپی ؟

وزیر تعلیم : جناب والا! یہ بات سننے والی ہے کہ اس شخص نے خود اخبار میں یہ خبر چھپوائی ہے لیکن پولیس پاس جا کر یہ رپورٹ نہیں دی ۔ ورنہ ہونا یہ چاہئے تھا کہ وہ شخص پولیس کے پاس جا کر رپورٹ کرتا کہ میری بیوی کے ساتھ یہ کچھ ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر : میں نے یہ پوچھا ہے کہ کیا اس کی رپورٹ یا اس کے بیان میں یہ الزام ہے ؟

وزیر تعلیم : جناب والا! اس نے تو رپورٹ ہی درج نہیں کرائی ۔ اس کے خلاف مقدمہ درج ہے اور وہ بھاگا ہوا ہے ۔

میاں خورشید انور : جناب والا! وہ پولیس کے پاس گیا لیکن پولیس نے اس کی رپورٹ نہیں لکھی اور بااثر لوگ یہ کر لیا کرتے ہیں ۔ ہو سکتا ہے کہ اس پر چوری کا جھوٹا مقدمہ بنا دیا گیا ہو ۔ تو از راہ کرم وزیر

موصوف اس کی تفتیش کا کام کسی بڑے افسر کے ذمہ لگائیں ۔ ہو سکتا ہے وہ چورنہ ہو اور اس کے ساتھ ظلم ہوا ہو ۔ اس نے بیان دیا ہے کہ میں پولیس کے پاس گیا اور پولیس نے میرا پرچہ درج نہ کیا ۔

مسٹر سپیکر : ہوسکے کو تو ہر ایک بات ہو سکتی ہے ۔ کیا آپ اس مسئلہ پر توجہ دیں گے ؟

وزیر تعلیم : جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر : اب میں سید تابش الوری کی تحریک التوائے کار نمبر 144 لیتا ہوں ۔ سید صاحب اس میں کوئی خاص واقعہ تو نہیں دیا گیا ۔ یہ تو بڑا عام قسم کا ایک بیان ہے اور بجٹ سیشن میں اس قسم کے تمام واقعات پر بحث ہوگی ۔ آپ نے اس تحریک میں وہ بات لکھدی ہے جو ہم بچپن سے سنتے آئے ہیں ۔ اور وہ آج تک سچی ہے کہ ملک میں بڑے غنڈے ہیں ۔ نقب زنی ہوتی ہے ۔ اغوا ہوتے ہیں اور جرائم بڑھتے چلے جا رہے ہیں ۔ اس میں کوئی خاص بات نہیں ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! اگر آپ اسے پڑھ دیں اور پھر مجھے اجازت دیں تو میں کچھ عرض کر سکوں گا ۔

مسٹر سپیکر : اس کو پڑھنے سے پہلے میں اپنی تسلی کرنی چاہتا ہوں ۔ قواعدانضباط کار کا قاعدہ نمبر 67 (ب) اس سلسلہ میں بالکل واضح ہے ۔

> Rule 67 (b) The motion shall relate to a single specific matter of recent occurrence".

سید تابش الوری : جناب والا ! میں نے یہ کہا ہے کہ حالیہ تین ہفتوں کے دوران پنجاب میں قتل ۔ ڈاکے ۔ راہزنی ۔ نقب زنی ۔ اغوا اور غنڈہ گردی کی وارداتیں ہوئی ہیں اور غیر قانونی اسلحہ کا استعمال اتنا بڑھ گیا ہے کہ وزیر قانون نے مستقبل قریب میں سماج دشمن عناصر کے خلاف شدید مہم شروع کرنے کا اعلان کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس تحریک التوا میں specific and definite بات کیا ہے ؟

سید تابش الوری : جناب والا ! ان واقعات کے سلسلے میں میں نے تین ہفتوں کا عرصہ بتایا ہے اور ہمارے اخبارات اس بات کے گواہ ہیں ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : میں تو صرف اس تحریک التوائے کار کی بات کر رہا ہوں اور اخبارات کی بات بعد میں کسی سٹیج پر دیکھ لیں گے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! اخبارات آپ کے اور میرے لیے ذریعہ ابلاغ کی حیثیت رکھتے ہیں اور آپ نے خود ملاحظہ کیا ہوگا کہ اخبارات نے ایڈیٹوریل لکھ کر وزیر قانون کے بیان کی روشنی میں یہ مطالبہ کیا ہے کہ یہ غیر قانونی اسلحہ کا استعمال صوبہ میں اتنا بڑھ گیا ہے کہ اگر اسے چیک نہ کیا گیا تو ہمارا یہ معاشرہ انتہائی غیر محفوظ ہو جائے گا ۔

مسٹر سپیکر : سید صاحب ۔ یہ بڑا عام سا بیان ہے اور یہ کسی خاص واقعہ کے متعلق نہیں ۔ اس لیے اس تحریک التوا کو پیش نہیں کیا جا سکتا ۔

محکمہ بحالیات کے ان گزیٹڈ ملازمین کی طرف سے انہیں متبادل روزگار فراہم کیے جانے کے حق میں قلم چھوڑ ہڑتال

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب میں محکمہ بحالیات کے ان گزیٹڈ ملازمین نے 15 مئی سے قلم چھوڑ ہڑتال کر دی ہے اور محکمہ کے خاتمے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اس کے تمام موجودہ ملازمین کے لیے متبادل روزگار کی فراہمی کا مطالبہ کیا ہے ۔ ملازمین کی ہڑتال سے بحالیات کا سارا کام معطل ہو گیا ہے جس سے مہاجرین میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے ۔ کیونکہ 30 جون سے محکمہ بحالیات ختم ہو جائے گا اور ان کے مسائل سرد خانے کی نذر ہو جائیں گے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! یہ مسئلہ حل ہو چکا ہے ۔ ان ملازمین کو یہ یقین دہانی کرا دی گئی ہے کہ اس مالی سال کے خاتمے پر جب محکمہ بحالیات ختم ہوگا اور یہ کام ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے سپرد کر دیا جائے گا تو ان میں سے ایک ہزار کے قریب تو ایسے ملازمین ہیں جو محکمے میں رہیں گے ۔ جو چند سو متاثر ہوں گے ان کو سرپلس پول میں رکھ دیا جائے گا اور دوسرے محکموں میں ان کے لیے ملازمت تلاش کی جائے گی ۔ ایس اینڈ جی ۔ اے ۔ ڈی کو اس قسم کے احکام جاری کر دئے گئے ہیں کہ جو جو

لوگ یہاں سے فارغ ہوتے ہیں ، ان کی کیٹگریز سے فوراً تمام محکموں کو آگاہ کر دیا جائے اور جہاں کہیں اس قسم کی ضرورت پڑے تو نئی بھرتی کی بجائے ان کو لیا جائے۔ یہ انہیں سمجھا دیا گیا ہے اور اب کوئی اضطراب نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر : اس عرصے میں انہیں تنخواہ ملے گی ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! بالکل تنخواہ ملے گی۔ کسی رینک میں کمی نہیں ہوگی۔ وہ مطمئن ہیں۔ اب یہ مسئلہ ہی نہیں رہا یہ مسئلہ بہت دنوں سے حل ہو چکا ہے۔

سید تابش الوری : اس یقین دہانی کی روشنی میں میں اپنی تحریک پر زور نہیں دیتا۔

واقعۂ ربوہ سے متعلق اظہار خیال کرنے پر طالب علم راہنما مسٹر جاوید ہاشمی کی گرفتاری

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ طالب علم راہنما مسٹر جاوید ہاشمی کو حکومت پنجاب نے محض اس بنا پر بلا جواز گرفتار کر لیا ہے کہ انہوں نے بحیثیت مسلمان پر امن طور پر اور قانون کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے واقعۂ ربوہ سے متعلق اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ جس کی بنا پر انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ حکومت کے اس اقدام سے عوام میں اور بالخصوص طلبہ میں سخت اضطراب ، بے چینی اور غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

چوہدری امان اللہ لک : میری تحریک التوا نمبر 262 بھی اس ضمن میں ہے۔

مسٹر سپیکر : وہ بھی اس کے ساتھ لے لی جاتی ہے۔

وزیر تعلیم : مجھے یہ تحریک التوا موصول نہیں ہوئی۔

مسٹر سپیکر : پھر اس کو کل لے لیا جائے گا۔

مسودہ قانون

مسودہ قانون انتظامی ٹریبونلز پنجاب مصدرہ 1974ء

(بحث جاری)

(کلاز ۔ 3)

مسٹر سپیکر : اب ہم اگلی آئیٹم پر آتے ہیں ۔ دی پنجاب ایڈمنسٹریٹو ٹریبونلز بل 1974 کی کلاز نمبر 3 زیر غور ہے ۔ مخدوم زادہ صاحب ترمیم نمبر 1 پیش نہیں ہو سکتی ۔ ہاؤس نے یہ پاس کر دیا ہے کہ انڈمنسٹریٹو ٹریبونلز بل کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔ آپ کہتے ہیں کہ ٹریبونلز ہی نہیں ہوں گے ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : I don't move it.

Mr. Speaker : The amendment is not moved.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Sir, before we proceed with discussion on the amendments we would like to have copies of the agreed amendments.

مسٹر سپیکر : اب میں سیکنڈ سپلیمنٹ کا نمبر 1 لے رہا ہوں ۔ میاں منظور احمد موہل ۔ رانا کے ۔ اے ۔ محمود ، بیگم ریحانہ سرور ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : I would also suggest that, according to the precedent, you would kindly agree to it that whenever agreed amendments are moved then all those amendments are to be considered from the movers who are likely to withdraw them.

وزیر قانون : جناب والا ! میں گزارش کرنی چاہتا ہوں ۔ اس بل پر ہم نے بہت غور و خوض کیا ہے اور ہم نے کئی ترامیم adopt کی ہیں ۔ اگر آپ چائے کا وقفہ کر دیں تو اس دوران میں یہ سب ترامیم آ جائیں گی ۔

مسٹر سپیکر : ساڑھے گیارہ بجے فنانس کمیٹی کی میٹنگ ہے ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Did you agree to my suggestion ? that the agreed amendments will have to be considered to have been moved by all the movers.

Mr. Speaker : If you will join us, we will do it.

There will now be a Tea Break and we shall re-assemble at 12-00 Noon.

(اس مرحلہ پر وقفہ چائے کے لیے ایوان کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker : All the Amendments being agreed are moved by.

Syed Tabish Alwari.

Haji Muhammad Saifullah Khan.

Mian Khurshid Anwar

Sardar Amjad Hamid Khan Dasti.

Allama Rehmatullah Arshad.

Mian Mutsafa Zafar Qureshi.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud

Mian Manzoor Ahmad Mohal

Rana K.A. Mahmud Khan

Begum Rehana arwar (Shaheed).

Amir Abdullah Khan Rokari.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move the amendment :

> "That for para (*b*) of sub-clause (2) of Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the following be substituted, namely :—
>
> "(*b*) Member of a Tribunal shall be a person who has, for a period of not less than fifteen years, served under the Federal or a Provincial Government and is not below the status of Deputy Secretary to the Provincial Government."

Mr. Speaker : Amendment moved and the question is :—

> That for para (b) of sub-clause (2) of Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the following be substituted, namely :—

(*b*) Member of a Tribunal shall be a person who has, for a period of not less than fifteen years, served under the Federal or a Provincial Government and is not below the status of Deputy Secretary to the Provincial Government."

(*The motion was carried unanimously*)

Mr. Speaker : Amendment No. 2 of the 2nd Supplement is being moved by the same movers.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move the amendment :

That in sub-clause (3) of Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the full-stop appearing at the end of line 3 be replaced by a colon and the following Proviso be added thereafter, namely :

"Provided that if a person who is a Judge of the High Court is appointed Chairman of a Tribunal, he shall continue to be governed by the same terms and conditions as are applicable to him as Judge of the High Court."

Mr. Speaker : Amendment moved and the question is :

That in sub-clause (3) of Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the full-stop appearing at the end of line 3 be replaced by a colon and the following Proviso be added thereafter, namely :—

"Provided that if a person who is a Judge of the High Court is appointed Chairman of a Tribunal, he shall continue to be governed by the same terms and conditions as are applicable to him as Judge of the High Court "

(*The motion was carried unanimously*)

Mr. Speaker . Amendment No. 3 in the 2nd Supplement by all the movers. Any one of the movers may please move :

Rana K.A. Mahmud Khan : Sir, I move the amendment ;

That in sub-clause (5) of Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the fullstop appearing at the end be replaced by a colon and the following Proviso be added thereafter, namely :

"Provided that where a person who is a Judge of the High Court is appointed Chairman, he may, if the Governor in consultation with the Chief Justice of the High Court so decides, hold the office of the Chairman in addition to the performance of his functions as Judge of the High Court."

Mr. Speaker : Amendment moved and the question is :

That in sub-clause (5) of Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the fullstop appearing at the end be replaced by a colon and the following Proviso be added thereafter, namely :—

"Provided that where a person who is a Judge of the High Court is appointed Chairman, he may, if the Governor in consultation with the Chief Justice of the High Court so decides, hold the office of the Chairman in addition to the performance of his functions as Judge of the High Court."

(*The motion was carried unanimously*)

Mr. Speaker : Next amendment Please.

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Sir, I move ;

That for sub-clause (6) of Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the following be substituted, namely :—

"(6) (*a*) The term of office of Chairman who is a

Judge of the High Court may be determined by the Governor in consultation with the Chief Justice of the High Court.

(*b*) The term of office of the Chairman, other than a person who is a Judge of the High Court, and a Member of a Tribunal, unless he resigns earlier, shall be four years :

Provided that in the case of a person who before his appointment as Chairman or Member was in the Service of Pakistan, the term of office shall not extend beyond his date of superannuation and in any other case beyond the age of sixty-two years :

Provided further that the Chairman, other than a person who is a Judge of the High Court, or a Member of a Tribunal may be removed from office earlier than the expiry of the term of his office by an order of the Governor if on a reference by the Governor a Committee consisting of three persons who may be appointed by the Governor reports that,—

(*i*) the Chairman, or as the case may be, the Member is incapable of performing the duties of office by reason of physical or mental incapacity ; or

(*ii*) has been guilty of misconduct.

Explanation : One of the persons appointed to the Committee shall be a person who is, or who has been, a Judge of the High Court and the other two persons shall not be lower in status than a Deputy Secretary to the Provincial Government."

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That for sub-clause (6) of Clause 3 of the Bill, as

recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the following be substituted, namely :—

"(6) (*a*) The term of office of Chairman who is a Judge of the High Court may be determined by the Governor in consultation with the Chief Justice of the High Court.

(*b*) The term of office of the Chairman, other than a person who is a Judge of the High Court, and a Member of a Tribunal, unless he resigns earlier, shall be four years :

Provided that in the case of a person who before his appointment as Chairman or Member was in the Service of Pakistan, the term of office shall not extend beyond his date of superannuation and in any other case beyond the age of sixty-two years :

Provided further that the Chairman, other than a person who is a Judge of the High Court, or a Member of a Tribunal may be removed from office earlier than the expiry of the term of his office by an order of the Governor if on a reference by the Governor a Committee consisting of three persons who may be appointed by the Governor reports that, –

(*i*) the Chairman, or as the case may be, the Member is incapable of performing the duties of office by reason of physical or mental incapacity ; or

(*ii*) has been guilty of misconduct.

Explanation : One of the persons appointed to the Committee shall be a person who is, or who has been, a Judge of the High Court and the other two persons shall

not be lower in status than a Deputy Secretary to the Provincial Government."

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! اگر آپ اجازت دیں تو اس سلسلے میں میں تھوڑی سی وضاحت کرنی چاہتا ہوں۔ یہ بہت اہم کلاز ہے اور اس ترمیم سے وہ بہت سے خدشات جو ہماری طرف سے اس ٹریبونل کے قیام کے سلسلے میں کیے گئے تھے ، ان کو بہت حد تک دور کر دیا گیا ہے ۔ بالخصوص ان تمام ترامیم میں جو ابھی ایوان میں پیش کی گئی ہیں ، ہمارا وہ اہم مطالبہ مان لیا گیا ہے جس میں ہم نے اس امر پر اصرار کیا تھا کہ آپ اس میں جج کی اپوائنٹمنٹ کریں اور اس کے ساتھ یہ یقین دہانی کرائیں کہ اس ٹریبونل کے ممبر اور جج کی ری موول (علیحدگی) کے وقت یہ خدشہ نہیں ہونا چاہیے کہ ان کے ساتھ کسی قسم کی ناانصافی ہو سکتی ہے ۔ اس ترمیم کی رو سے یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ جب بھی اس ٹریبونل کے جج یا ممبر کو علیحدہ کرنا ہوگا، چیرمین جج ہے تو اس پر وہ ٹرمز اینڈ کنڈیشنز ہوں گی جو ایک ہائی کورٹ کے جج کے لیے ہو سکتی ہیں ۔ اس سلسلے میں گورنمنٹ کو کوئی اختیار نہیں ہوگا کہ وہ اپنی صوابدید پر تین آدمی مقرر کرکے اس کو علیحدہ کر سکے ۔ اگر جج نہ ہو ، کوئی دوسرا ریٹائرڈ آدمی اس کا چیرمین ہو تو اس صورت میں ہمارا یہ مطالبہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ پہلے جو کلاز میں غلط انداز میں لکھدیا گیا تھا کہ کوئی تین آدمیوں کی کمیٹی فیصلہ کرے گی کہ یہ جج یا ممبران یا چیرمین اس قابل ہیں کہ وہ بدستور کام کرتے رہیں ، اب اس کے لیے اس ترمیم کی رو سے یہ طریق کار وضع کیا گیا ہے کہ تین ممبران کی کمیٹی جن کی طرف سے ریفرنس جائے گا ، ان میں سے ایک لازمی طور پر ہائی کورٹ کا جج ہوگا اور دو اس کے علاوہ ممبر ہوں گے ۔ ان کے لیے criteria متعین کر دیا گیا ہے کہ وہ کم از کم ڈپٹی سیکرٹری کی سطح کے عہدے کے ہوں گے جو ممبران یا چیرمین کی نااہلیت کا فیصلہ کرنے کے مجاز ہوں گے ۔ اس ترمیم کی رو سے بہت سے خدشات رفع ہو گئے ہیں ۔ اس لیے میں استدعا کرتا ہوں کہ اگر اس ترمیم کو منظور کر لیا جائے تو یہ اس ادارے کو ، اس ٹریبونل کو زیادہ بہتر بنانے میں ضرور مفید ثابت ہوگا ۔

وزیر قانون : جناب والا ! کل جب اس بل پر بحث ہو رہی تھی تو میں نے عرض کیا تھا کہ حکومت پر تعمیری تجویز کا خیر مقدم کرے گی جو حزب اختلاف کی جانب سے پیش کی جائے گی ۔ جیسا کہ میرے فاضل

دوست حاجی سیف اللہ صاحب نے فرمایا ہے ، حکومت نے ان کی تجویز کو خندہ پیشانی کے ساتھ قبول کیا ہے ۔ جس خدشے کا کل اظہار کیا گیا تھا کہ اس ٹریبونل کا چیرمین کس غلط آدمی کو رکھا جائے گا جو اس کا اہل نہیں ہوگا اور یہ اعتراض بھی کیا گیا تھا کہ سرکاری پارٹی اپنی پارٹی کے کسی وکیل کو اس میں تعینات کر دے گی ۔ میں بخوشی یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے ہائی کورٹ کے ایک جج کو اس ٹریبونل کا چیرمین مقرر کر دیا ہے ۔ میں نے کل جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کر دیا ہے۔ حکومت کسی صورت میں قانون سے استفادہ نہیں اٹھائے گی ۔ کسی صورت میں بھی ایسے آدمیوں کو اس کا چیرمین مقرر نہیں کرے گی جو اہل نہ ہوں گے ۔ حالانکہ ہمیں اختیار ہے ہم اپنی پارٹی کے کسی آدمی کو مقرر کر سکتے ہیں لیکن ہم اپنے اوپر یہ اخلاقی پابندی عاید کر رہے ہیں کہ کسی صورت میں ایسا فعل نہیں کریں گے جو غیر مستحسن یا نامناسب ہو۔ چنانچہ کل کا وعدہ پورا کر دیا گیا ہے اور اس ٹریبونل کا چیرمین ہائی کورٹ کا جج ہوگا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

Mr. Speaker : The question is :

"That for sub-clause (6) of Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the following be substituted, namely :

"(6) (*a*) The term of office of Chairman who is a Judge of the High Court may be determined by the Governor in consultation with the Chief Justice of the High Court.

(*b*) The term of office of the Chairman, other than a person who is a Judge of the High Court, and a member of a Tribunal, unless he resigns earlier, shall be four years ;

Provided that in the case of a person who before his appointment as Chairman or Member was in the Service of Pakistan, the term of office shall not extend beyond his date of superannuation and in any other case beyond the age of sixty-two years :

Provided further that the Chairman, other than a person who is a Judge of the High Court, or a Member of a Tribunal may be removed from office earlier than the expiry of the term of his office by an order of the Governor if on a reference by the Governor a Committee consisting of three persons who may be appointed by the Governor reports that,—

(*i*) the Chairman, or as the case may be, the Member is incapable of performing the duties of office by reason of physical or mental incapacity : or

(*ii*) has been guilty of misconduct.

Explanation :—One of the persons appointed to the Committee shall be a person who is, or who has been, a Judge of the High Court and the other two persons shall not be lower in status than a Deputy Secretary to the Provincial Government."

(*The motion was carried*)

Mr. Speaker : Now, the question is :

"That Clause 3 as amended do stand part of the Bill".

(*The motion was carried*)

(کلاز 4)

Mr. Speaker : Clause 4, IInd Supplement, Amendment No. 4.
Begum Rehana Sarwar : I beg to move—

That in Clause 4 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information,—

(1) for the words "prefer and appeal to the Tribunal having jurisdiction in the matter" occurring in lines 5-6, the words and commas "or within six months of the establishment of the appropriate

Tribunal, whichever is later, prefer an appeal to the Tribunal" be substituted :

(2) in the Proviso,—

(i) para (*a*), the word "and" occurring at the end, be deleted ; (*ii*) in sub-para (*ii*) of para (*b*), for the full-stop appearing at the end, the semi-colon and the word"; and "be substituted ; and after para (*b*) so amended, the following new pera be added as para (*c*), namely :—

"(*c*) no appeal shall lie to a Tribunal against an order or decision of a department or authority made at any time before the 1st July, 1969".

Haji Muhammad Saifullah Khan : I beg to move on amendment to the amendment :

That for the words "department or" occurring in line 3 of the proposed para (*c*), the word "departmental" be substituted.

Mr. Speaker : Motion moved and the question is—

That for the words "department or" occurring in line 3 of the proposed para (*c*), the word "departmental" be substituted.

(*The motion was carried*)

Makhdoozada Syed Hassan Mahmud : Even then it is not relevant.

Mr. Speaker : I think, it is quite right. It will read as "....decision of a departmental authority."

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : That will not do. There is no need of "departmental" also. It would be better if it reads like "..... decision of an authority ...." It would still be better if the word "competent" is added before the word "authority".

Mr. Speaker : Makhdoomzada Syed Hassan Mahmud has opposed the amendment and has suggested that the words "department or" be deleted and the word "competent" be substituted.

Minister for Law : I oppose this amendment. The word "departmental" is quite appropriate.

Makhdoomzada Syed Hassan Mohmud : It can be used as "departmental authority" but not "departmental" only. I don't move my amendment.

Mr. Speaker : The amendment is not moved.

I will now put amendment to the amendment to the vote of the House The question is—

> That the words "department or" occurring in line 3 of the proposed para (*c*), be substituted by the word "departmental."

(*The motion was carried*)

Mr. Speaker : It will now put the original amendment in the amended form.

The question is—

> That in Clause 4 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, —
>
> (1) for the words "prefer an appeal to the Tribunal having jurisdiction in the matter" occurring in lines 5-6, the words and commas "or within six months of the establishment of the appropriate Tribunal, whichever is later, prefer an appeal to the Tribunal" be substituted ;
>
> (2) in the Proviso,—
>
> (*i*) in para (*a*), the word "and" occurring at the end, be deleted ;
>
> (*ii*) in sub-para (*ii*) of para (*b*), for the full-stop appearing at the end, the semi-colon and the word" ; and "be substituted ; and after para (*b*) so amended, the following new para be added as para (*c*), namely :—
>
> "(*c*) no appeal shall lie to a Tribunal against

an order or decision of a departmental authority made at any time before the 1st July, 1969.".

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 4 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 5)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 5 زیر غور ہے اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 5 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 6)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 6 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے -

کہ کلاز 6 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون : جناب والا ! میں استدعا کرتا کہ اب ہاؤس کی کارروائی کل تک کے لیے ملتوی فرما دی جائے -

مسٹر سپیکر : اب ایوان کی کارروائی کل صبح 9 بجے تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے -

(اسمبلی کا اجلاس 5 جون 1974ء بروز بدھ 9 بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا) -

فہرست

(بحوالہ نشان زدہ سوال نمبر 3821)

LIST OF CANDIDATES ADMITTED INTO IST YEAR M.B.B.S., CLASS OF KING EDWARD MEDICAL COLLEGE, LAHORE, FOR THE SESSION 1973-74

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
1	Asif Azeem, son of Muhammad Azeem Bhatti	Gujranwala	843	
2	Khalid Hamid, son of Abdul Hamid	Sahiwal	818	
3	Amor Aziz, son of Aziz Ahmad Khan	Lahore	809	
4	Syed Sarfraz Jaffary Zaidi, son of Syed Akbar Hussain Zaidi	Sargodha	731	
5	Muhammad Alamgir Rana, son of Muhammad Sadiq	Sahiwal	790	
6	Nusrat Ali, son of Allah Yar	Jhang	787	
7	Mohd. Shahbaz, son of Mian Abdul Sattar	Lahore	786	
8	Afaq Ahmed Qureshi, son of Mushtaq Ahmed Qureshi	Lahore	786	
9	Hafiz Abdul Qayyum, son of Muhammad Shafi	Sahiwal	785	
10	Ghulam Mujtaba, son of Ghulam Mustafa	Lahore	784	
11	Sajid Sultan, son of Sultan Ali	Gujranwala	782	
12	Saeed Ahmed Shah, son of Abdul Rahim Shah	Muzaffargarh	777	
13	Adnan Yousaf Manzoor, son of Col. Manzoor Ahmed	Jhelum	775	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
14	S. Mohsan Raza, son of Syed Muhammad Yaqub	Lahore	773	
15	Muhammad Akmel Khan, son of Anwar-ul-Haq	Lyallpur	772	
16	Farakh Iqbal, son of Mohd. Iqbal	Lahore	771	
17	Zia-ur-Rehman, son of Fazal ur-Rehman	Gujranwala	766	
18	Waqar Ahmed, son of Maqbool Hussain	Rawalpindi	764	
19	Manzoor ul Qayyum, son of Ch. Abdul Qayyum	Lahore	764	
20	Sh. Shoukat Ali, son of Muhammad Younas	Sheikhupura	762	
21	Nau nan Ahmed, son of Sarfraz Ahmed	Lahore	762	
22	Asif Mahmood, son of Ghulam Dastigir	Lahore	761	
23	Muhammadd Iqbal, son of Ahmed Din	Sialkot	761	
24	Shahbaz Mansur, son of Muhammad Sad Ullah	Sialkot	759	
25	Saif ud Din, son of Jamal-ud-Din Sufi	Lyallpur	758	
26	Hafiz Ijaz Ahmed, son of Muammahd Aslam	Gujranwala	758	
27	Abdul Majid, son of Malik Karim Din	Sheikhupura	757	
28	Ghulam Sarwar, son of Ch. Muhammad Khan	Sargodha	757	
29	Sadat Ali Tahir, son of Bashir Khan	Rawalpindi	757	
30	Mohd Ch., son of Abu Bakar Siddiq	Lahore	756	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
31	Muhammad Mckhtar, son of Amir Muhammad	Sahiwal	755	
32	Syed Najmul Nazir, son of S. Nasir Nazir	Lahore	754	
33	Ghous Ali, son of Sajawal Khan	Sahiwal	754	
34	Muhammad Rafique, son of Muhammad Latif	Lyallpur	754	
35	Khalid Aziz, son of Abdul Ali	Rawalpindi	753	
36	Shahid Mumtaz, son of Mumtaz Hussain	Lahore	753	
37	Muhammad Rafiq, son of Muhammad Siddiq	Lahore	751	
38	Abdul Rauf, son of Abdul Ghani	Lahore	750	
39	Irshad Mahmood, son of Muhammad Siddiq	Lahore	750	
40	Khurm Rashid, son of Abdul Rashid Baig	Lahore	750	
41	Muhammad Ibrar, son of Muammahd Kalim	Gujranwala	748	
42	Maqbool Irshad, son of Muhammad Irshad Khan	Lyallpur	748	
43	Waseem Ashraf, son of Muhammad Ashraf	Lyallpur	748	
44	Muhammad Nawaz, son of Ilam-ud-Din	Bahawalnagar	747	
45	Ijaz Hussain, son of Muhammad Ch. Ismail	Gujrat	745	
46	Mohd. Bashir Rehmani, son of Mian Badhar Ali	Lyallpur	745	
47	Zafar Iqbal, son of Ilam Din	Lyallpur	744	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
48	Siraj Munir Ahmad Tarin, son of Muhammad Aslam Cheema	Multan	743	
49	Din Muhammad son of Bashir Ahmed	Jhang	743	
50	S. Itibar Hussain Shah, son of Major Syed Bashir Hussain Shah	Sialkot	742	
51	Munir Akhtar Saloomi, son of Ch. M. Bashir	Gujrat	741	
52	Azmat Hussain, son of Muhammad Hussain	Sargodha	741	
53	Mohsin Azim, son of Qazi Azim Ahmed	Lahore	741	
54	Tahir Ahmed Siddiq, son of Bashir Ahmed Siddique	Gujranwala	740	
55	Muhammad Ikram Javaid, son of Ch. Muhammad Shafi	Sahiwal	740	
56	Muammahd Firqat Alamgir, son of Dr. M. Alamgir	Lahore	740	
57	Mukhtar Ahmed, son of Sardar Muhammad	Gujranwala	740	
58	Tajmal Ahmed, son of M.A. Ch.	Lahore	740	
59	Usman Qayyum, son of Mian Abdul Qayyum	Lahore	739	
60	Zahir Din Babar, son of Muhammad Yousaf	Sialkot	739	
61	Abas Raza, son of Raza Hussain	Lahore	738	
62	Ikram ul Haq, son of Abdul Haq	Multan	738	
63	Mohd. Rizwan Hider, son of Mohd. Sharif	Lahore	738	
64	Eitizaz Ahmed Bashir, son of Bashir Ahmed	Rawalpindi	736	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
65	Inyat Ullah Khan Irani, son of Ch. Muhammad Din	Lahore	739	
66	Muhammad Tariq Bhatti, son of Muhammad Sharif Bhatti	Sialkot	736	
67	Muhammad Akhtar, son of Ghulam Nabi	Gujranwala	736	
68	Muhammad Hafiz Siddique, son of Abdul Rashid Siddique	Do.	736	
69	Khalid Saeed Siddiq, son of Muhammad Saeed Siddiq	Do.	736	
70	Muhammad Hafiz, son of Muammad Naseeb	Lahore	735	
71	Akmal Laeeq Chishti, son of Muhammad Rafiq Chishti	Do.	735	
72	Tahir Aziz, son of Abdul Aziz	Do.	735	
73	Saleem Raza, son of Niaz Muhammad	Gujranwala	733	
74	Aftab Ahmad, son of Iftikhar Ahmed	Sargodha	733	
75	Ehsan Azeem, son of Qazi Muhammad Azeem Ahmed	Lahore	733	
76	Muzahar Khurshid, son of Khurshid Ahmed	Do.	731	
77	Muhammad Javaid, son of Muhammad Ismail	Multan	730	
78	Buland Akhtar, son of Muhammad Tahir	Lahore	730	
79	Nazir Hussain, son of Mhuammad Sadiq	Sahiwal	730	
80	Rifat Mahmood Butt, son of Muhammad Gulzar Butt	Lahore	730	
81	Zafar Ikram, son of Muhammad Ikram Rana	Gujranwala	730	

S.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
82	Gulzar Muhammad son of Ch. Kamal Din	Rawalpindi	729	
83	Muhammad Zahid Qamar, son of Mir Qamar-ud-Din	Lahore	728	
84	Anwar ul Haq, son of Muhammad Iqbal	Do.	728	
85	Syed Husnain Ali Shah, son of Fazal Ali Shah	Do.	728	
86	Safdar Ali Malik, son of Abdul Wahid Malik	Do.	727	
87	Wahid-uz-Zaman Tariq, son of Mohd. Fazal	Gujranwala	727	
88	Muhammad Sohail Qureshi, son of Muhammad Jafar Qureshi	Sahiwal	727	
89	M. Imran Saddique, son of M. Sadiq Qureshi	Lahore	726	
90	Ashar Nazir Alam, son of Nazir Alam	Do.	726	(Minority).
91	Muhammad Naeem, son of Ghulam Dastgir	Do.	725	
92	Abdur Rehman, son of Dr. Abdul Haq	Do.	725	
93	S. Ashfaq Hussain, son of S Ishtiaq Hussain	Rawalpindi	725	
94	Muhammad Arif Malik, son of Malik Muhammad Hayat	Lahore	725	
95	Zulfiqar Ali Shah, son of S. Zafar Ali Shah	Sahiwal	724	
96	Maqsood Ahmed, son of Zahoor-ud-Din	Lahore	723	
97	Muhammad Asif ur Rehman, son of Dr M. Bashir-ur-Rehman	Gujranwala	723	
98	Syed Haroon Nansoor, son of Syed Mansoor Ali	Lahore	723	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
99	Tahir Saeed, son of Muhammad Saeed	Rahimyar Khan	722	
100	Sh. Muzafar Mahmood, son of Sh. Nizam ud Din	Do,	722	
101	S. Zahid Hussain Zahid, son of S. Dilawar Hussain	Sahiwal	722	
102	Asif Kamal, son of Abdul Aziz	Gujranwala	721	
103	Abdul Qadir. son of Haji Hayat Muhammad	Campbellpur	721	
104	Khawar Abbas Kazmi, son of Muhammad Akbar Kazmi	Gujranwala	720	
105	Sh. Nasim Ahmed, son of Saeed Ahmed Sh.	Lahore	720	
106	Sohail Zafar, son of Dr. Z. A. Khan	Bahawalpur	710	
107	Safdar Nawaz, son of Ch. Muhammad Nawaz	Gujrat	719	
108	Azmat Ullah, son of Malik Khushi Muhammad	Do.	719	
109	Tauqir Ahmed, son of Muhammad Din	Lahore	718	
110	Muhammad Zafar, son of Babu Khan	Sahiwal	718	
111	Maqbool Ahmed, son of Noor Muhammad	Lyallpur	717	
112	Aizaz Mand Ahmed. son of Zafar Mand Ahmed	Lahore	716	
113	Muhammad Tariq Alam, son of Muhammad Alam	Lyallpur	716	
114	Mumtaz Ahmed, son of Faqir Muhammad	Mianwali	716	
115	Muhammad Akhtar, son of Mohammad Musa	Jhang	715	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
116	M. Irfan ul Haq, son of Abdul Haq	Lahore	715	
117	Ijaz Ahmed Sh, son of Muhammad Bashir Narang	Do.	715	
118	Tahseen Masood, son of Ch Masood-ur-Rehman	Do	714	
119	Muhammad Javid Athar, son of Ch. Barket Ali	Sialkot	714	
120	Muhammad Naeem Saddiqui, son of Rafiq Ahmad Saddiqui	Lahore	714	
121	Munir Iqbal Malik, son of Ramiz Ahmed Malik	Jhang	714	
122	Muhammad Jahangir, son of Feroze Din	Lahore	713	
123	Malik Ahmed Saeed, son of Lt. Col, M. M. Shah-ud-Din	Rawalpindi	713	
124	Shahid Hussain, son of Syed Athar Hussain	Lahore	713	
125	Shaukat Ali, son of Nazir Ahmed	Gujrat	712	
126	Muhammad Akram, son of Mansib Ali	Gujranwala	712	
127	Muhammad Sadiq, son of Ch. Abdul Ghani	Lyallpur	712	
128	Irfan-ud-Din, son of Wahid-ud-Din	Lahore	712	
129	Shaheen Pervaz, son of Rashid Ahmed Hashmi	Do.	712	
130	Nisar Ahmed, son of Haji Muhammad	Gujranwala	710	
131	Muhammad Suleman, son of Muhammad Rafiq	Lahore	710	
132	Muhammad Hussain, son of Tufail Ahmed	Do.	710	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
133	Zafar Iqbal, son of Nawab Khan	Gujranwala	710	
134	Siddiq Ahmed Farooqi, son of Ch. Muhammad Ismail	Multan	710	
135	Syed Baqir Murtaza, son of Syed Murtaza Hussain	Lahore	709	
136	Javid Majid, son of Abdul Majid	Gujranwala	709	
137	Pervez Iqbal Sadiq, son of Kh. Muhammad Sadiq	Sargodha	709	
138	Hasan Ul Banna, son of Ala-ud-Din	Lahore	709	
139	Muhammad Sarmad Alamgir, son of Dr. M. Alamgir Khan	Do.	679	
140	Muhammad Anwar Saeed, son of Abdul Kalim	Rawalpindi	708	
141	Tahir Aziz, son of Muhammad Anis Ahmed	Do.	708	
142	Muhammad Alamgir Khan, son of Dr. Imdad Ali	Lahore	708	
143	Sikandar Afzal, son of M.M. Afzal	Do.	708	
144	Muhammad Saeed Javed, son of Khadim Hussan	Jhang	707	
145	Iqbal Hussain, son of Malik Abdul Rehman	Multan	707	
146	Muhammad Obaid Akhtar, son of Ch. Muhammad Ali	Lahore	707	
147	Nasir Abdul Latif Sarwari, son of Abdul	Sialkot	Record Behrin	Admitted with the order of the Court

DOCTORS' CHILDREN

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
1.	Ahmar Zahir, son of Capt. Kh. Zahoor-ud-Din	Sialkot	646	
2.	Farooq Aziz, son of Dr. Aziz Ahmed Khan	Lahore	645	

GIRL CANDIDATES (MERIT SEATS)

1.	Miss. Naila Gohar, daughter of Muhammad Rafiq Gohar	Mianwali	775	
2.	Miss Asma Hameed, daughter of Hameed-ud-Din	Lahore	760	
3.	Miss Mansoor Javed, daughter of Ch. Asif Javed	Gujranwala	755	
4.	Miss Aliya Noor Omar, daughter of Zahid Omer	Lahore	755	
5.	Miss Samaria Zafar Loano, daughter of Zafar Iqbal	Sialkot	749	
6.	Miss Samina Bokhari, daughter of S. Muhammad Hussain Loano	Rawalpindi	746	
7.	Miss Mary Francis, daughter of Malik G. Siraj ud Din	Lahore	741	(Minority)
8.	Miss Saba Hassan, daughter of M. A. Hassan	Rawalpindi	739	
9.	Miss Rabia Ahmad, daughter of Muhammad Bashir Ahmed	Multan	739	
10.	Miss Ghazala Naheed Usmani, daughter of Hafiz Abrar Ahmad Usmani	Rawalpindi	725	

GOVERNOR'S NOMINATION

1.	Sohail Rabbani, c/o Mr. Anwar Zahid Secretary to C. M, Punjab		699	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
2.	Rashid Zia, H. No. d/1040, Sutar Mandi,	Lahore	614	
3.	Muhammad Khalid Khan, son of Ghulam Qasim Khan		605	
4.	Miss Farida Shah, daughter of Yousaf Shah, Civil Lines, Jhang		621	
5.	Miss Farrukh Shafqat c/o Prof. M. Shafqat Hassanabdal		625	
	ARMY' NOMINATION			
1.	Miss Ain ul Ghazala		652	
2.	Shahid Aziz		628	
3.	Miss Rukhsana Maqsood		636	
	AZAD KASHMIR			
1.	S. Abdul Saboor Shah		699	
2.	Salman Ali		815	
3.	Tufail Hussain Tahir		749	

LIST OF STUDENTS ADMITTED IN THE KING EDWARD MEDICAL COLLEGE LAHORE DURING THE SESSION 1973-74 AGAINST FOREIGN SEATS

S. No.	Name of Student	Name of the country
1.	Amin Muhammad Said Shishtawi	Jordan
2.	Mohammad Tahir Abdel Karim Al-Abad Al-Lozi	Do.
3.	Yonis Mohammad Suleman Salem	Do.
4.	Ashraf Ali Cassim	South Africa

S. No.	Name of Student	Name of the country
5.	Miss Khadija Ismail Cassim	Do.
6.	Abdullah Ahmad Al-Brak Al-Osaim	Saudi Arabia
7.	Farooq bin Khurshid Tashkandi	Do.
8.	Abdur Rehman Thamir Al-Marzouki	Do.
9.	Nabil Muhammad Amin Mukim Turkestani	Do.
10.	Abdur Rehman Awad Osaimi-Al-Abbasi	Do.
11.	Ibrahim Abdul Wahid Qasim Karata	Baharain
12.	Mohammad Saleem Mohammad Hakeem	Do.
13.	Abdur Rehman Saleh Bul Ali	Do.
14.	Saleh Hamad Muhammad Al-Jabre	Saudi Arabia
15.	Khalid Abdur Rehman Mohammad Al-Afandi	Do.
16.	Mohammad Ali Zurga	Do.
17.	Abdur Rahim Ahmad Abdur Rahim Mustafawi	Dubai
18.	Said Rida Al-Ahmad	Jordan
19.	Montaser Mohammad Saleh-Al-Den Saleh	Egypt
20.	Jemal Ahmad Jamal Mirza	Jordan
21.	Hassan Abdul Fateha Abdul Halim Khrashi	Do.
22.	Abdullah Mohammad Ismail Flaifel	Do.
23.	Ahmed Hilal Jibril Ahmed	Do.
24.	Zehari bin Mat Ali	Malaysia
25.	Nayef Mohammad Odeh Abu Tayeh	Jordan
26.	Ahmed Abdullah Abdul Rehman Dheyab	Sharja
27.	Abdul Aziz Mohammad Ibrahim Ahmed	Qatar
28.	Abdul Qadir Bakr Al-Sani	Saudi Arabia
29.	Yousaf Ibrahim Al-Shamlan	Do.
30.	Walid Suleman Al-Saleem	Jordan
31.	Zainal A. Karim Mohammad	U.A.E.
32.	Jumah Mohammad Abu Fida	Do.
33.	A. A. Mohammad Iqbal	Sri Lanka

LIST OF CANDIDATES ADMITTED INTO 1ST YEAR MBBS CLASS OF NISHTAR MEDICAL COLLEGE, MULTAN FOR THE SESSION 1973-74

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
1.	Aqeel Ahmed Khan son of Mahmood Khan	M/Garh	779	
2.	Waseem Abbas Zaidi son of Nafees Abbas Zaidi	Sargodha	773	
3.	Shahid Rafiq son of Mohd Rafiq.	Multan	771	
4.	Mohd Ali son of Abdul Karim.	M/Garh	766	
5.	Shafiq Ahmad son of Ashiq Mohd	Multan	759	
6.	Liaquat Ali son of Shamus Din	Multan	743	
7.	Mohd Mansha son of Ch. Rehmat Ali.	Multan	745	
8.	Iftikhar Hussain Qureshi son of Mian Mahmood Hussain	Multan	744	
9.	Mohd Farooq son of Ch. Ellahi Bux	Multan	743	
10.	Abdul Rehman son of Haji Mohammad	D.G. Khan	738	
11.	Tariq Farooq son of Hafiz Mohd	D.G. Khan	733	
12.	Javid Akhtar Chawala son of Ghulam Yasin Chawala	Multan	733	
13.	Mohd Aftab Laeeq son of M. Saeed Ahmad	M. Garh	732	
14.	Ghulam Abbas son of Noor Mohd	D.G. Khan	724	
15.	Irshad Ahmed Insari son of Rehmat Ali	Multan	717	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
16.	Abdul Qayyum Ahmed son of H Allah Dad	Jhang	716	
17.	Qamar ul Islam son of Abdul Salam	Lahore	715	
18.	Mohd Ishfaq Ezad son of Mohd Sharif.	Multan	715	
19.	Mohd Saleem son of Wali ud Din	M. Garh	712	
20.	Ahmed Nawaz Khalid son of Ahmed Saeed	Multan	712	
21.	Mohd Sadiq son of Mohd Ishaque	Multan	710	
22.	Abdul Saleem Bhatti. son of Abdul Jalil Bhatti	Multan	706	
23.	Iqbal Gauhor son of Maj. Shahzada Sultan Ali	Lahore	706	
24.	Mohd Anwar Nasim son of M. M. Nasim uz Zaman	Lahore	706	
25.	Mohd Kalim son of Mohd Din	Sialkot	706	
26.	Mohd Shahid Latif son of Ch. Abdul Ghafoor.	Lahore	705	
27.	M. Ilyas Spira son of Haji Allah Bux	Gujrat	705	
28.	Sibat Farooq son of Ch. Nisar Ullah Khan	Sargodha	705	
29.	Mohd Idrees Khan son of Abdullah Khan	Lahore	704	
30.	Tahir Abbas son of Dilawar Husain	Lahore	704	
31.	Mohd Shafa son of Mohd Shafi.	Lyallpur	704	
32.	Sohail Farooq son of Sh. Farooq Ahmad	Multan	704	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Works	Remarks
33.	Shahid Mahmud Rana son of Abdul Majid Rana	Sheikhupura	704	
34.	S. Zulfiqar Husain son of Syed Abbas Ali	R. Pindi.	704	
35.	Abdul Hamid son of Mohd Shafi	Lahore.	704	
36.	Javid Iqbal Asghar son of Mohd Iqbal	Multan	704	
37.	Shafaat Ullah Malik son of Maj. Khan Muhammad Mali	B. Pur.	693	
38.	Hamid Hasan son of Muhammad Abdullah	Lahore	703	
39.	Muhammad Akhtar son of Nazir Ahmed	Campbellpur	703	
40.	Muhammad Farooq son of Nazir Ahmad Khan	G. Wala	703	
41.	Nayyar Iqbal son of Ghulam Ahmed	Lahore	703	
42.	Tariq Javed son of Khan Muhammad	Lahore	703	
43.	M. Javed Ilyas son of M. Ilyas Sadiqi	Lahore	703	
44.	Khalid Aziz son of Ch. Barkat Ali	Sahiwal	697	
45.	Muhammad Saeed son of Muhammad Ibrahim	Lyallpur	702	
46.	Nisar Ullah Khan son of Sher Muhammad	Sheikhupura	702	
47.	Nisar ullah Khan son of Rehmat Khan	Gujranwala	702	
48.	Nasir Abbas son of Sh. Muhammad Husain	Lahore	702	
49.	Nazir Ahmad son of Dost Muhammad	D.G. Khan	702	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
50.	Habib Azim son of Bashir Ahmad	Multan	701	
51.	Zahir Husain Shah son of Khadim Husain Shah	Sheikhupura	701	
52.	Mahfooz Ahmad son of Muhammad Boota	Sialkot	701	
53.	Masood Ahmad son of Abdul Ahad	Multan	701	
54.	Tariq Salah ud Din son of Maj. Sardar Muhammad Ferozud Din Khan	Lahore	701	
55.	Sahibzada Hafiz Muhammad Abdul Hafiz son of Sahibzada M. Abdul Hafiz	Gujrat	701	
56.	Muhammad Younas Sh. son of Sh. Muhammad Ali	Multan	701	
57.	Jamil Akhtar Manzoor son of Manzoor Husain	Lyallpur	701	
58.	Zafar Iqbal son of Muhammad Aslam	Lahore	695	
59.	Kh. Wahid Ahmed son of Kh. Muhammad Amin	Jhang	700	
60.	Riaz Ahmad Khan son of Rana Aziz Bux	Lyallpur	700	
61.	Muhammad Anwar Mehdi son of Muhammad Waqar Mehdi	Jhang	700	
62.	Muhammad Amjad son of Ghulam Husain	Lahore	700	
63.	Jalil Ahmad son of Malik Ahmed Khan	Campbellpur	700	
64.	Khalid Mahmood Qureshi son of Babu Asghar Ali Qureshi	Multan	700	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
65.	Syed Muhammad Husain Mahmood son of Syed Ahmad Husain	Sheikhupura	700	
66.	Salah ud Din Khan son of Bashir ud Din	Mianwalai	700	
67.	Muhammad Abid Shahwar son of Muhammad Qaleem Naeim	Multan	700	
68.	Abdul Halim son of Dr. Abdul Rashid	M. Garh	699	
69.	Abdul Qadir Hafiz son of Muhammad Abdullah Khan	D.G. Khan	699	
70.	Muhammad Qayum Khan son of Jafar Ali Khan	Lahore	699	
71.	Qazi Muzaffar Alam son of Qazi Abdul Qasim	B. Pur.	698	
72.	Muhammad Anwar son of Muhammad Abdullah	Lyallpur	698	
73.	Tariq Muhammad Khan son of Shah Muhammad Khan	Multan	698	
73.	Haroon Rafi ul Islam son of Mian Muhammad Ilyas	Sheikhupura	698	
75.	Muhammad Aslam son of Sardur Muhammad	R. Yarkhan	698	
76.	Muhammad Kamran son of Muzhar Husain Chohan	Multan	698	
77.	Muhammad Hanif Sothi son of Maqbool Mohyuddin	Lyallpur	698	
78.	Muhammad Hafiz son of Muhammad Husain	Multan	698	
79.	Muhammad Azam Khan son of Malik Abdul Rauf Khan	Campbellpur	698	
80.	Sajid Latif son of Muhammad Latif	Sahiwal	698	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
81.	Muhammad Dilawar son of Muhammad Shafi	Sahiwal	697	
82.	Muhammad Ashraf Farooq son of Muhammad Khan	Gujrat	697	
83.	Abdul Qadir son of Ashiq Muhammad	Multan	697	
84.	Shahzad Anjum son of Mubarik Ali Malik	Lahore	697	
85	Nauman Siddique son of Maj. Sh. Suleman Sidique	R. Pindi	697	
86.	Tahsin Mazhar son of Mazhar ul Haq Islam Sh.	Gujranwala	697	
87.	Muhammad Inyat Ullah son of Rahim Bux	M. Garh	697	
88.	Muhammad Rashid Ahmad son of Muhammad Sidique	Gujranwala	696	
89.	Nisar Ahmad son of Sufi Abdul Aziz	Lyallpur	696	
90.	Ilyas Muhammad Ch. son of Ch. Chiragh Din	Lahore	696	
91.	Fazal ur Rehman son of Muhammad Khan	Jhelum	696	
92.	Imtiaz Zulfiqar son of Sardar Zaulfiqar Ali Khan	Jhang	696	
93.	Khalid Javid Janjua son of Abdul Aziz Janjua	Jhelum	696	
94.	Saadat Ali son of Sardar Khan	Sialkot	696	
95.	Iftikhar Husain son of Abdul Majid	Jhelum	695	
96.	Hafiz Muhammad Yusuf son of Haji Allah Ditta	Multan	695	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remark
97.	Syed Muhammad Mursalin son of Syed Muhammad Sidique	Sahiwal	695	
98.	Muhammad Abdullah Khalid son of Muhammad Siddique Choban	D.G. Khan	695	
99.	Saleem Qureshi son of N.H. Qureshi	Rawalpindi	695	
100.	Naeem Akhtar son of Muhammad Saleem	Sahiwal	694	
101.	Muhammad Ashraf Dar son of Alla Rakha Dar	Lahore	694	
102.	Ejaz Ahmed son of Safdar Qureshi	Sialkot	694	
103.	Muhammad Hanif son of Ch. Sher Muhammad	Multan	694	
104.	Muhammad Azam Cheema son of Saeed Muhammad Cheema	Gujrat	694	
105.	Javid Iqbal son of Nazir Ahmad Khokhar	Lahore	604	
106.	Muhammad Akmal Naeem son of Haji Noor Ahmed	B. Nager.	693	
107.	Javid Khalid Mahmood son of Nazir Ahmad	Lyallpur	693	
108.	Zaffar Ullah Khan son of Jehan Khan	Mianwali	693	
109.	Khalid Husain Khalid son of Noor Muhammad	Lyallpur	693	
110.	Muzamal Husain son of Sabir Husain	Lahore	692	
111.	Javid Iqbal Anum son of Abdul Ghani	Sialkot	692	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks.	Remarks
112.	Talat Iqbal son of Dr. Muhammad Iqbal	Lahore	692	
113.	Kamal Anjum son of Ch. Muhammad Shafi	Lahore	692	
114.	Syed Mahmood ul Hasan son of Muhammad Husain	Gujrat	692	
115.	Nasoon Ahmad son of Manzoor Ahmed	Sargodha	691	
116.	Azhar Husain son of Mohib Husain	Multan	691	
117.	Arshad Iqbal Ahmed Chatha son of Ghulam Sarwar Chatha	Gujranwala	691	
118.	Arif Mushtaq Ch. son of Sultan Ahmed Ch.	Lahore	691	
119.	Rashid Shah son of S. Abdul Majid Shah	Sargodha	690	
120.	Abdul Sattar son of Umar Din	Multan	690	
121.	Zia Ullah Bajwa son of Hidayat Ullah Bajwa	Lahore	690	
122.	Muhammad Sididqu son of Muhammad Ramzan	Lyallpur	690	
123.	Saeed Ibrahim Bajwa son of Muhammad Ibrahim Bajwa	R.Y. Khan	690	
124.	Muhammad Sarwar Nasim son of Haji Ghulam Muhammad	Sahiwal	690	
125.	Ather Jalil Sidiqi son of Jalil Ahmed Sidiqi	Bahawalpur	690	
126.	Nisar Husain son of Munawar Din	Sargodha	690	
127.	Talat Mahmud son of Ch. Muhammad Yusuf	Multan	690	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjnsted Marks.	Remarks.
128.	Saeed Ullah Malik son of Muhammad Aslam Malik	Lahore	690	
129.	Zafar Ullah Khalid son of Ch. Sanaullah	Sheikhupura	690	
130.	Muhammad Jamil son of Khushi Muhammad	Sheikhupura	689	
131.	Muhammad Badar-i-Alam son of Mumtaz Ahmad	Gujrat	689	
132.	Kanwar Muhammad Abdul Majeed Khan son of Maj. Abdul Salam Khan	Lahore	689	
133.	Javid Iqbal son of Muhammad Akhtar	Lyallpur	689	
134.	Qamar Sarwar son of Rana Muhammad Sarwar	Lahore	689	
135.	Muhammad Iqbal Ahmed son of Qazi Muhammad Hanif	Sialkot	689	
136.	Muhammad Ashfaq son of Ch. Sher Muhammad	Lyallpur	689	
187.	Muhammad Munir Husain son of Abdul Ghani	Gujranwala	689	
138.	Badar Afzal son of K.M. Afzal	Lahore	689	
139.	Arfan Manzoor Bakhsi son Bakhsi Sarfraz Manzoor	Jhelum	689	
140.	Mahmud Ahmad Tahir son of Ch. Khurshid Ahmad	Rawalpindi	689	
141.	Muhammad Zaulfiqar Beg son of Muhammad Ramzan Beg	Lahore	689	
142.	Ehsan Ullah son of Ghulam Ali	Sialkot	688	
143.	Asghar Imam Kazmi son of S. Nasir Husain Kazmi	Lyallpur	688	

S. No.	Name with father's name	Domicle	Adjusted Marks.	Remarks
144.	Khalid Mahmood son of Abdul Rehman	Gujrat	688	
145.	Mansoor Zafar son of Zafar Ahmed	Lahore	688	
146.	Iftikhar Ahmed son of Ch. Ghulam Ahmad	Lyallpur	688	
147.	Muhammad Azhar Javid son of Ch. Muhammad Bux	Multan	688	
148.	Imtiaz Mahmood son of Sh. Muhammad Siddique	Gujranwala	687	
149.	Muhammad Nauman Ahmed son of Dr. Muhammad Shafi	Lyallpur	687	
150.	Muhammad Khurshid son of Muhammad Latif	Lahore	687	
151.	M. Javid Iqbal son of Murad Ali	Gujranwala	687	
152.	Abdul Ghaffar son of Muhammad Ilyas	Multan	687	
153.	Abdul Rehman son of Muhammad Abdullah	Multan	687	
154.	Khaliq uz Zaman son of Sh. Abdul Qayum	Lyallpur	687	
155.	Fazal Hafiz son of Fazal Hamid	B. pur.	687	
156.	Ch. Muhammad Tahir son of Ch. Bashir Ahmad	Sialkot	686	
157.	Sohail Haroon son of Mr. J.A. Haroon	Sheikhupura	622	(Minority)
158.	Malcolm Samual son of E. Samual	Lyallpur	615	(Minority)

CANDIDATES FROM UNDER DEVELOPED DISTRICT

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
1.	Manzoor Husain, son of Malik Imam Bakhsha.	M. Gargh	642	
2.	Muhammad Akram, son of Ghulam Rasool.	M. Garh	640	
3.	Ishaq Ahmed, son of Sh. Ashfaq Ahmed.	M. Grah	639	
4.	Miss Naushaba Yasin, daughter of Ghulam Yasin Khan.	M. Garh	655	
5.	Muhammad Shahid, son of Malik Muhammad Yar.	D. G. Khan	644	
6.	Ghulam Shabbir, son of Ahmed Khan.	D. G. Khan	637	
7.	Abdur Rahim, son of Mian Khaliq Baksh.	D. G. Khan	636	
8.	Miss. Nasim Kausar, daughter of Bashir Ahmad	D. G. Khan	649	
9.	Iftikhar Ahmed, son of Adul Hadi.	Mianwali,	644	
10.	Athar Khan, son of Noor Khan.	Mianwalai	643	
11.	Muhammad Ikram, son of Ghulam Haider.	Mianwali	639	
12.	Miss. Naseem Akhtar daughter of Malik Sher Muhammad.	Mianwali	656	

DOCTORS CHILDREN

1.	Ishtiaq Ahmed, son of Dr. Qudrat Ullah.	Multan	638	
2.	Syed Atif Husain, son of Dr. Syed Ghulam Shabbir.	Lahore	637	

GIRL CANDIDATES (MERIT SEATS)

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
1.	Miss. Ismat Siddiqa daugther of Muhammad Sharif.	Multan	729	
2.	Miss Shehla Khurshid daughter of Ch. Khurshid Ahmed.	Multan	715	
3.	Miss Nusrat Naseem daughter of Ch. M. H. Cheema.	Multan	707	
4.	Miss Eram Syed daughter of R. A. Syed.	Multan	697	
5.	Miss Nighat Parveen daughter of Mushtaq Khan Afshar.	Multan	690	
6.	Miss Tubassum Yasmeen daughter of M. A. Bari.	R. Pindi	678	
7.	Miss Lubna Farooqi daughter of Mian Abdul Rahim, Farooqi.	Lahore	675	
8.	Miss Iffat Shabbir daughter of Shabbir Husain.	Multan	660	
9.	Miss Shamim Akhtar daugther of Syed Muhammad Ishaq.	Sheikhupura	674	
10.	Miss. Zahida Amir daughter of Lutfullah Khan.	Mianwali	674	

GOVERNOR'S NOMINATION FOR ADMISSION TO NISHTAR MEDICAL COLLEGE MULTAN FOR THE SESSION 1973—74

1,	Muhammad Younis Khan, son of Mr. Abdul Karim Khan S. P.	D. G. Khan	609
2.	Arshad Rashid, 76 Aziz Road,	Lahore	642

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
3.	Miss Samina Fazili daughter of M. A. Fazili, Deputy Chief Engineer, Natural Gas Fertilizer Co.	Multan	638	
4.	Babar Ahmad Brother of Mr. Munir, c/o Mr. Mukhtar Ahmad, Awan, Ex-Minister for Labour Punjab.	Multan	633	
5.	Miss Azra daughter, of Ch. Muhammad Shari, resident of Kot Adu, District Muzaffargarh.	1st. Div.		

LIST OF ADMITTED CANDIDATES INTO 1ST YEAR M.B.B,S, CLASS OF QUAID-I-AZAM MEDICAL COLLEGE, BAHAWALPUR, FOR THE SESSION 1973—74.

1.	Mohammad Yasin, sons of Mohammad Tufail.	B. Pur	742	
2.	Mazhar Mustafa Qureshi son of Tauqir Ahmed.	B. Pur	740	
3.	Mohammad Taslim Qureshi son of Mohammad Hanif Qureshi.	Multan	706	
4.	Malik Mohammad Ismail son of Malik Sadiq Mohammad.	Multan	688	
5.	Abdul Ghafoor son, of Ali Muhammad.	B. Pur	687	
6.	Mohammad Rafiq, son of Channan Din.	Sahiwal	685	
7.	Khawar Khalid Mahmmud, son of Ch. Mohammad Aslam.	Sialkot	685	
8.	Syed Zaheer Hasan, son of Syed Badar-ul-Hasan.	Lahore	685	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
9.	Munir Ahmed, son of Bakhshish Khan.	Sheikhupura	684	
10.	Muhammad Arif, son of Ch. Hassan Din.	Lahore	684	
11.	Muhammad Saeed, son of Ch. Noor Muhammad.	Sahiwal	684	
12.	Muhammad Ijaz, son of Khadim Hussain.	Multan	684	
13.	Mahmood.ur-Rehman, son of Abdur Rehman	Gujrat	684	
14.	Shahid Munir son of Muhammad Sharif.	Gujrat	684	
15.	Gulzar Hussain son of Muhammad Nazir.	Sialkot	683	
16.	Naveed Bari, son of Aftab Bari Siddiqui.	Lahore	683	
17.	Manzoor Ahmed, son of Hasan Din.	Lyallpur	682	
18.	Muhammad Amjad, son of Sh. Muhammad Muzaffar.	B. Nagar	682	
19.	Muhammad Hafiz, son of Abdul Khaliq.	Lahore	681	
20.	Muhammad Hafiz, son of Ch. Fateh Muhammad	Sahiwal	682	
21.	Muhammad Saleem son of Muhammad Iqbal	Sialkot	682	
22.	Manzoor Ahmed Tariq, son of Rajjan Khan	Multan	682	
23.	Habib Ullah Khan, son of Major Aurengzeb Khan.	Sargodha	682	
24.	Muhammad Akhtar, son of Khair Din.	Multan	682	
25.	Muhammad Ali, son of Khurshid Hassan.	B. Pur	682	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
26.	Israr Hussain, son of Ghulam Mustafa.	Mulsan	681	
27.	Masood Rashid, son of Abdur Rashid.	Lahore	682	
28.	Syed Shahzad Ali, son of Syed Irshad Ali.	B. Pur	681	
29.	Shahid Reza Alvi, son of Ch. Abdul Majid Alvi.	Multan	680	
30.	Shamim Hassan Saddiqui, son of Hasaan Baksh Siddiqi.	Multan	680	
31.	Muhammnd Tahir Khakwani, son of Ghulam Zakir Khakwani.	Multan	679	
32.	Mirza Saleem Baig, son of Mirza Roza Muhammad Beg.	Multan	679	
33.	Muhammad Azam Cheema son of Ch. Muhammad Bashir Cheema.	Sahiwal	679	
34.	Mobin-ud-din Dar, son of Kh. Muhammad Amin Dar.	G. Wala	679	
35.	Shahid Latif, son of Ch. Muhammad Latif.	Gujrat	679	
36.	Masood Ahmed Khan, son of Manzoor Ahmed Khan	Multan	678	
37.	Faiz MuhammaL, son of Malik Muhammnd Nawaz.	Mianwali	678	
38.	Arif Mehmood, son of Mahmood Ali.	Lahore	678	
39.	Ihteham-ud.Din Qureshi, son of Shuja-ud-Din Qureshi.	Lahore	677	
40.	Amjad Javed, son of Latif Hussain.	Lahore	676	
41.	Nasir Ahmed, son of Malik Wali Muhammad.	Multan	676	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
42.	Nisar Ahmed, son of Sh. Dost Muhammad.	Lyallpue	676	
43.	Muhammad Nasim, son of Mushtaq Ahmed	Multan	675	
44.	Abdul Rashid, son of Ch. Pir Muhammad	Do.	675	
45.	Syed Sohail Hassan, son of S. Talib Hussain	Sialkot	675	
46.	Mehmood Akhtar, son of Muhammad Ashiq Bhatti	Lahore	675	
47.	Ahmed Salman Waris, son of Ch. Muhammad Hafiz	Do.	675	
48.	Khalid Nasim Malik, son of Dr. Muhammad Nasim Malik	Sheikhupura	675	
49.	Muhammad Shafiq Asbgar, son of Ch Muhammad Mukhtar Khan.	Sahiwal	675	
50.	Fazle Mabud Fazal Masroor Khan, son of Khan Fazal-e-Rub Ch.	Rawalpindi	675	
51.	Khalid Asghar, son of M.A. Qadoos	Multan	675	
52.	Ghulam Jaffar, son of Muhammad Nawaz	Do.	674	
53.	Mushtaq Ahmed Shad, son of Ali Muhammad	Sheikhupura	674	
54.	Muhammad Maqbool, son of Haji Ghulam Qadir	Bahawalpur	674	
55.	Rashid Mansoor Hussain, son of Tariq Mansoor Hussain	Rawalpindi	674	
56.	Pervez Palous, son of Fateh Masih	Lahore	674	(Minority).
57.	Ahmed Khan, son of Khan Muhammad Khan	D.G. Khan	673	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
58.	Muhammad Khalid, son of Muhammad Siddique	Do.	673	
59.	Mansoor Ali, son of Sh. Faizand Ali	Jhelum	673	
60.	Muhammad Tanveer Ahmed, son of Abdur Rashid	Multan	672	
61.	Muhammad Aslam, son of Ch. Niaz Ahmed	Do.	672	
62.	Munir Ahmed, son of Dr. Ch. Saghir Ahmed	Sargodha	672	
63.	Allah Ditta, son of Khuda Bux	Multan	672	
64.	Farooq Ahmed, son of Nok Ahmed Pervez	Lahore	672	
65.	Talib Hussain Watoor, son of Mian Nazar Muhammad	Bahawalnagar	672	
66.	Muhammad Yonis Sohail, son of Khushi Muhammad	Do.	672	
67.	Tariq Sohail Butt, son of Shaukat Ali Butt	Sahiwal	672	
68.	Munir Ahmed Anjum, son of Aziz Ahmed Bhatti	Do.	672	
69.	Mehar Amir Muhammad, son of Mehar Khuda Bux Sumra	Muzaffargarh	671	
70.	Amjad Ali, son of Malik Ghulam Ali	D. G. Khan	671	
71.	Muhammad Ayub, son of Muhammad Ibrahim	Multan	671	
72.	Abdul Wahid Khan, son of Fazal ur Rehman Khan	Bahawalnagar	671	
73.	Zakir Hussain Shah, son of Nazir Hussain Shah	Sahiwal	670	
74.	Muhammad Akram, son of Muhammad Ashiq	Lahore	669	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
75.	Khalid Mehmood, son of Mian Faizan ul Haq		669	
76.	Qamar Munir, son of Muhammad Munir	Multan	669	
77.	Zulfiqar Ali, son of Ch. Bashir Ahmad	Lahore	668	
78.	Abdus Sattar, son of Ch. Ilam ud Din	Sahiwal	668	
79.	Abdul Aziz Muslim, son of Abdul Latif	Multan	668	
80.	Muhammad Abdur Rauf, son of Dr. Muhammad Abdul Khaliq	Bahawalpur	666	
81.	Inayat Ullah Khan, son of Faiz Ullah Khan	Multan	666	
82.	Malik Muhammad Sibtain, son of Malik Imam Bakhsh	Do.	666	
83.	Altaf Hussain, son of Ch. Ali Muhammad	Do.	666	
84.	Muhammad Hafiz, son of Muhammad Hussain	Do.	666	
85.	Muhammad Ghiaz Kh., son of Hafiz Muhammad Akmal Kh.	Multan	666	
86.	Muhammad Jamil, son of Nawab Din	Lahore	665	
87.	Muhammad Arshad Farooq, son of Haji Muhammad Azeem	Rawalpindi	665	
88.	Raheel Akbar, son of Dr. Saleh ud Din Akbar	Lahore	665	
89.	Muhammad Afzal, son of Muhammad Shafi	Bahawalnagar	665	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
90.	Muhammad Nasir Dilshad, son of Ch. Dilshad Ahmed	Sahiwal	668	
91.	Muhammad Zahid Qureshi, son of Muhammad Munir Qureshi	Rawalpindi	665	
92.	Muhammad Khalil, son of Muhammad Hayat	Multan	664	
93.	Muhammad Saleem Mohib, son of Mohib Hussain	Do.	664	
94.	Syed Waseem Akhtar, son of S. Akhtar Hussain	Rawalpindi	664	
95.	Mahmood-ul-Hassan, son of Mahmood Ahmad	Multan	664	
96.	Saghir Ahmad, son of Mahboob Khan	Do.	663	
97.	Tariq Bashir, son of Major Mian Bashir Ahmad	Mianwali	663	
98.	Ghulam Muhammad, son of Karim Bux	Muzaffargarh	662	
99.	Muhammad Khalid, son of Abdul Karim	Lahore	662	
100.	Muhammad Farhat Abbas, son of Hafiz Muhammad Amir	Multan	662	
101.	Hamid Riaz, son of Abdur Rehman Qureshi	Lahore	662	
102.	Zahid Ishaq Khan, son of Muhammed Ishaq	Bahawalnagar	662	
103.	Mumtaz Hussain, son of Mian Muhammad Din	Sahiwal	661	
104.	Mahmood Ahmad Sh., son of Muhammad Sarwar Sh.	Multan	661	
105.	Muhammad Shafqat Malik, son of Muhammad Umar Malik	Mianwali	661	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
106.	Manzoor Ahmad Manzoor, son of Ch. Ghulam Muhammad.	R. Y. Khan	661	
107.	Riaz Ahmad, Sh. son of Sh. Muhammad Sharif	B. Nagar	660	
108.	Tariq Majeed Mufti Syed, son of Abul Majeed Mufti	Lahore	660	
109.	Haroon Amin, son of Ch. Muhammad Amin.	B. Nagar	660	
110.	Ghulam Shabbir, son of Sufi Tufail Muhammad.	Multan	659	
111.	Muhammad Jehanzeb, son of Muhammad Akhtar.	-do-	659	
112.	Hafiz Hafeez-ul-Haq, son of Inayat Ullah Khan.	G. Wala	658	
113.	Shakool Akhtar, son of Capt Kabir Ahmed.	Multan	658	
114	Qazi Abdul Saboor, son of Qazi Abdul Haq.	R.W.P.	658	
115.	Amjad Jameel, son of Dr. Muhammad Ismail.	Sialkot	656	
116.	Basharat Hussain, son of Shah Chan Pir.	Jhelum	656	
117.	Tahir Farooq, son of Muhammad Farooq.	Sahiwal	655	
118.	Hafiz-ur-Reman; son of Khushal Khan.	Multan	655	
119.	Ghulam Sadiq, son of Muhammad Sadiq.	R. Y. Khan	655	
120.	Tariq Sultan Butt, son of Muhammad Sultan Butt.	Multan	655	
121.	Qaiser Pervez, son of Sh. Rehmat Ullah.	Sialkot	655	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks.	Remarks
122.	Muhammad Akram, son of Abdul Razzaq.	Multan	655	
123.	K. M. Sohail, son of H. K. Rafi-ud-din.	Lahore	654	
124.	Noor Muhammad, son of Din Muhammad.	Multan	654	
125.	Muhammad Ehsan Johan Karaber Mian, son of Major Shah Muhammad.	Multan	654	
126.	Altaf Hussain Malik, son of Malik Saeed Ahmad.	B. Pur	654	
127.	Masood Nizam Tubassam, son of Nizam Din Sabir	Lahore	654	
128.	Zubair Qayyum, son of Mian Abdul Qayyum	G. Wala	654	
129.	Ijaz Muhammad, son of Sh. Muhammad Islam.	Lahore	653	
130.	Syed Husnain Ahmed, son of Nasir Shah.	M, Garh	653	
131.	Farooq Ahmad, son of Ch. Abdul Latif.	R. Y. Khan	653	
132.	S. Ijlal Haider Rizvi, son of Fayyaz Haider Rizvi.	B. Pur	653	
133.	Abdul Hasaan Farooqi, son of Ghulam Ali.	Multan	652	
134.	Chand-ur-Rehman, son of Muhammad Nazir Qureshi.	Multan	652	
135.	Muhammad Rashid Haroon son of Ghulam Rasool.	M. Garh	652	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
136.	Tahir Hussain, son of Malik Gulzar Hussain.	M. Garh	652	
137.	Naeem Ilyas Qureshi, son of Ch Muhammad Ali.	G. Wala	651	
138.	Rashid Ahmad, son of Faiz Muhammad.	Multan	651	
139.	Muhammad Irshad, son of Haji Zulfiqar Ali	Multan	651	
140.	Sajid Kaleem, son of Ghulam Zain-ul-Abedin.	D. G. Khan	651	
141.	Tahir Javeed, son ofM ian Shaukat Ali.	B. Pur	651	
142.	Aurengzeb, son of Lal Hussain	Multan	651	
143.	Saleem Aslam, son of Ch. Muhammad Aslam.	Multan	650	
144.	Muhammad Nazir, son of Ali Muhammad.	B. Nagar	650	
145.	Adul Latif Zahid, son of Ch. Muhammad Ramzan.	Lyallpur	650	
146.	Inam Qadir Javed Hashmi, son of Muhammad Aduld Qadir Hashmi.	M. Garh	650	
147.	Waqar Azeem, son of Abdul Aziz.	B. Pur	650	
148.	Fayyaz Ahmad, son of Muhammad Sharif Gulzar.	Lahore	650	
149.	Sajid Mansoor, son of Muhammad Sarfraz.	D. G. Khan	650	

S. No.	Name with father's name	Domicle	Adjusted Marks.	Remarks
150.	Mirza Muhammad Ashraf son of Mirza Abdul Majid	Sialkot	650	
151.	Muhammad Akhtar, son of Muhammad Din.	C. Pur	694	
152.	Nemat Ali, son of Muhammad Saddique.	Multa i	649	
153.	Shafqat Ali Khan, son of Rana Taj Muhammad Khan.	Lyallpur	649	
154.	Muhammad Parvez Khalid, son of Ch. Jan Muhammad.	Lyallpur	649	
155.	Arif Rashid, son of Dr. Israr Ahmed.	Lahore	649	
156.	Javeed Iqbal Saqib, son of Muhammad Ishaq.	Multan	649	
157.	Iftikhar Hussain Mir, son of Mashkoor Hussain Mir.	Gujrat	649	
158.	Massod Anwar, son of Muhammad Rafi Anwar.	Sahiwal	649	
159.	Qamar Iqbal, son of Muhammad Anwar.	R. W. P.	648	
160.	Afzal-ur-Rehman Amjad, son of Ch. Abdul Aziz.	Lyallpur	648	
161.	Habib Ahmed Khan, son of Maqsood Ahmad Khan.	D. G. Khan	648	
162.	Iftikhar Ali Mirza, son of Mirza Barkat Ali.	Sialkot	654	

CANDIDATES FR M UNDER-DEVELOPED DISTRICTS

1.	Nur-ul-Huda Ansari, son of Muhammad Nassar Ansari.	B. Pur	647	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
2.	Amir Hussain son of Allah Diwaya Khan.	B. Pur	639	
3.	Riaz Ahmad, son of Muhammad Tufail.	B. Pur	639	
4.	Miss Ghulam Fatima, daughter of S. Niaz Hussain	B. Pur	650	
5.	Muhammad Khalid, Mahmud son of Ghulam Rasool.	B. Nagar	645	
6.	Iftikhar Ahmed, son of Bashir Ahmed.	B. Nagar	644	
7.	Muhammad Umar Khan Farooq, son of M. Usman Khan.	B. Nagar	641	
8.	Miss Shahnaz Fatima Siddiqui, daughter of S. A. Siddiqui	B. Nagar	659	
9.	Muhammad Munawar, son of Muhammad Yousaf.	R. Y. Khan	642	
10.	Muhammad Ramzan Arif son of Khamissa Khan	-do-	641	
11.	Rashid Ahmed son of Ch. Bashir Ahmed	-do-	641	
12.	Miss Saeeda Nasim d/o Ch. Niamat Ali	-do-	644	
	DOCTORS' CHILDREN			
1.	Syed Shafiq Ahmed son of Dr. Syed Rashid Ahmed	Jhang	635	
2.	Ch. Javed Rashid son of Dr. Haji Muhammad Rashid	Multan	632	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remark
	GIRLS CANDIDATES (MERIT SEATS)			
1.	Miss Tahira Sultana d/o Ch. Faqir Muhammad	R.Y. Khan	673	
2.	Miss Marina Baptist d/o B. Baptist	Lahore	672	(Minority)
3.	Miss Nighat Rana d/o Muhammad Sharif Gulzar	Lahore	670	
4.	Miss Arajmand Rizwan d/o Muhammad Rizwan	Sahiwal	666	
5.	Miss Raheela Begum d/o Din Muhammad	Lyallpur	665	
6.	Miss Azra Jameel d/o S.M. Jameel	RWP	662	
7.	Miss Afshan Mir d/o Muhammad Ismail Mir	Lahore	661	
8.	Miss Tahsen Ejaz d/o Ch. Ejaz Ahmad	B. Nagar	660	
9.	Miss Tayyeba Fatima d/o S M. Sami	Lahore	660	
	GOVERONR'S MOMINATIONS			
1.	Tariq Hamayun s/o Ch. Shah Muhammad Mohsin MPA Lahore	Lahore	631	
2.	M. Shahid Nacem s/o Mr. S.M. Safdir, S.E, Depalpur Canal Circle, Dharampura, Lahore.		621	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
3.	Habib Ullah (Muhammad Habibur Rehman, s/o Saif Ullah resident of Tehsil Alipur c/o Shabbir Babrh, Advocate Muzaffargarh		606	
4.	Miss Sajjida Nasreen d/o Dr. Ali Muhammad, Medical Supdt. D.H.Q. Hospital, D.G. Khan			
5.	Syed Safdar Reza c/o Maulana Kausar Niazi, Central Information Minister, Islamabad		593	

LIST OF CANDIDATES ADMITTED INTO IST YEAR MBBS CLASS OF PUNJAB MEDICAL COLLEGE LYALLPUR FOR THE SESSION 1973-74

1.	Munir Anwar s/o Mohd. Ali	Lyallpur	763	
2.	Anjum Iqbal s/o Muhammad Iqbal	Lyallpur	706	
3.	Rana Mazhar Rehman Khan s/o Abdul Rehman Khan.	Lyallpur	704	
4.	Anjum Karim s/o Abdul Karim	Lyallpur	686	
5.	Muhammad Waqar Raza s/o Bashir Ali Sajjad	Sahiwal	636	
6.	Muhammad Azmat Hayat Tarar s/o Muhammad Shaukat Tarar.	G. Wala	685	
7.	Emmanual M. Mall s/o Mohanga Mall:	Sheikhupura	684	(Minority)-I

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
8.	Abdul Latif s/o Adalat Khan	Lyallpur	683	
9.	Muhammad Ashraf s/o Qaim Din.	Gujrat	682	
10.	Faiz Ahmed s/o Bashir Ahmed	Lahore	681	
11.	Abbas Ali Khan s/o Iqbal Muhammad Khan	Lyallpur	681	
12.	Anjum Javed s/o Ihsan-ul Haq	G. Wala	681	
13.	Aftab Ahmed Rana s/o Lal Khan	D.G. Khan	681	
14.	Idrees Farooq Butt s/o Abdul Majid Butt	G. Wala	680	
15.	Abdul Latif Akbar s/o Abdul Majid Akbar	Lahore	680	
16.	Zahid Hasan Syed s/o Bashir Hussain Shah	Sheikupura	680	
17.	Muhammad Rafi s/o Haji Muhammad Shafi	Lahore	680	
18.	Allah Ditta s/o Allah Rakha	G. Wala	680	
19.	Rifat Amin Niazi s/o Dr. Amin Khan Niazi	Mian wali	679	
20.	Irfan Ahmed s/o Mian Muhammad	G. Wala	679	
21.	Muhammad Aslam s/o Muhammad Alam	Sahiwal	679	
22.	Sheraz Ahmed s/o Niaz Ahmed	Lahare	678	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
23.	Shaukat Mahmood Qureshi s/o Allah Loke Qureshi	Gujrat	678	
24.	Zafar Javed s/o Muhammad Qasim	Sargodha	678	
25	Muhammad Ismail s/o Muhammad Ibrahim	Jhang	678	
26.	Syed Farrukh Hasnain s/o Syed Muhammad Husnain	Lahore	678	
27.	Rana Muhammad Imran Ali Khan s/o Rana Muhammad Sadiq Ali Khan	Lyallpur	678	
28.	Muhammad Arshad Bajwa s/o Bashir Ahmed Bajwa	Lyallpur	677	
29.	Mushtaq Ahmed Cheema s/o Ghulam Muhammad	Sheikhupura	677	
30.	Jehangir Ahmed s/o Mian Bux Ilahi	Jhang	677	
31.	Tasneem Arshad s/o Mohd. Arshad	Lahore	677	
32.	Maqbool Ilahi Malik s/o Malik Habib Ullah	Lahore	676	
33.	Tayyab Arif s/o Ch. Muhammad Yar Arif	Sargodha	676	
34.	Naveed Ahmed s/o Ch. Muhammad Ikram Maan	Sheikhupura	676	
35.	Muhammad Shaukat Iqbal s/o Rana Ghulam Mohd.	Jhang	676	
36.	Muhammad Amjad s o Muhammad Arshad	Lahore	676	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
37.	Muhammad Ashfaq Qamar s/o Sh. Muhammad Jamil	Lahore	675	
38.	Muhammad Saleem Salimi s/o Ch. Rehmat Ullah	Multan	675	
39.	Muhammad Arif s/o Maqbool Hussain	Lahore	675	
40.	Haq Nawaz s/o Ch. Mohd. Nawaz	Gujrat	675	
41.	Munir Ahmed s/o Mohd.	Lyallpur	674	
42.	Asif Kalim s/o Sh. Muhammad Saleem	Lahore	674	
43.	Saeed Ahmed s/o Bashir Ahmed	Sargodha	674	
44.	Muhammad Abdul Bela s/o Ch. Fazal ud din	Lahore	672	
45.	Najam ul Hasan s/o Ch. Ghulam Muhammad	Lyallpur	672	
46.	Muhammad Javed s/o Muhammad Ashraf	Sahiwal	671	
47.	Iqbal Ahmed s/o Bashir Ahmed	Sheikhupura	671	
48.	Sadaqat Ali s/o Salamat Ali	G. Wala	670	
49.	Imran Ahmed s/o S.Z. Ahmed	Lahare	670	
50.	Tariq Hayat Khan s/o Dr. Din Muhammad	Sheikhupura	669	
51.	Kenneth Kamran s/o Joseph Mall	Sheikhupura	669	(Minority)-II
52.	Zia ud din s/o Late Sheik Faiz ur Rehman	Sahiwal	668	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
53.	Mukhtar Ahmed s/o Ch. Muhammad Ramzan	Sheikhupura	668	
54.	Iftikhar Ahmed s/o Malik Ghulam Sarwar	Sargodha	668	
55.	Amir Tasir Ahmed Khan s/o Bashir Ahmed Khan	Lyallpur	668	
56.	Sohail Ahmed Khan s/o Bashir Ahmed	Lahore	668	
57.	Khuda Bux Rana s/o Mohd. Sher	Sargodha	668	
58.	Tariq Hamid Ch. s/o Abdul Hamid	Lyallpur	667	
59.	Abdul Hafiz s/o Mureed Hussain	Lyallpur	666	
60.	Muhammad Mohy uddin Naseer s/o M.N. Saddique Raja	Lyallpur	666	
61.	Shamas ul Haq Malik s/o Malik Muhammad Iqbal	C. Pur	665	
62.	Shahid Mahmood s/o Mohd Saddique	R.Y. Khan	665	
63.	Irshad Nabi s/o Ghulam Nabi	D.G. Khan	665	
64.	Syed Asif Hayat s/o Syed Muhammad Ishaq	Sheikhupura	665	
65.	Nadeem Asghar s/o Syed Shujaat Hassan	Lahore	665	
66.	Tallat Munir s/o H. Munir Alam	Lahore	664	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted	Remarks
67.	M. Iftikhar Ahmed s/o Ch. Muhammad Saddique	Sheikhupura	664	
68.	Muhammad Rafi Siddique s/o Bashir Hussain	Lyallpur	664	
69.	Tameez ud din s/o Malik Ali Bahadur	Sialkot	664	
70.	Habib ur Rahman s/o Bashir Ahmed	Lyallpur	664	
71.	Suhail Ahmed s/o Mian Muhammad Zarif	Lahore	664	
72.	Emmanuel Irfan s/o Rehmat Masih	Sahiwal	663	(Minority) III
73.	Saeed Akhtar Saeed s/o M. Ismail	Lyallpur	663	
74.	Tariq Rashid Khan s/o Rana Abdul Rashid	Sargodha	663	
75.	Azhar Saeed s/o Dr. Mohd Saeed	Lahore	663	
76.	Muhammad Hafeez s/o Muhammad Ali	Multan	662	
77.	Muhammad Arif Ali s/o Muhammad Ali	Lyallpur	662	
78.	Amjad Iqbal s/o Ch. Ghulam Rasool	Sargodha	662	
79.	Sikandar Hayat s/o Abdur Rehman	Sargodha	662	
80.	Muhammad Amin s/o Khushi Muhammad	Lyallpur	662	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted	Remarks
81.	Zulfiqar Sadiq Qureshi s/o Muhammad Sadiq Qureshi	Lahore	661	
82.	Muhammad Asif Saleem, s/o Ch. Aamat Ullah	Sargodha	661	
83.	Abdul Hafiz Kardar, s/o Ch. Myhammad Tufail	M. Garh	661	
84.	Ghulam Dastgir, s/o Jan Muhammad	Lyallpur	660	
85.	Riaz Ahmed, s/o Sardar Habib Ahmed	G. Wala	660	
86.	Safdar Hussain s/o Ghulam Rasool	Multan	660	
87.	Khalid Mahmood, s/o Muhammad Bashir Sh.	G. Wala	660	
88.	Gul Hussain, son of Ghulam Qutub	C. Pur	660	
89.	Tariq Pervez, s/o Sh. Muhammad Bashir	Lyallpur	660	
90.	Muhammad Iqbal Ahmed, s/o Muhammad Bashir Khan	M. Garh	659	
91.	Haider Asad Ullah Malik, s/o Maqbool Haq Malik	Mianwali	659	
92.	Birjees Mazhar, s/o Rauf Ahmed Qazi	G. Wala	659	
93.	Muhammad Akram, s/o Shah Muhammad	Sahiwal	659	
94.	Ashfaq Ahmed, s/o Ghulam Muhammad	Sheikhupura	659	
95.	Muhammad Rafiq, s/o Saleh Muhammad	Sargodha	658	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
96.	Zulfiqar Ali, s/o Ch. Fateh Ali	Lahore	658	
97.	Muhammad Ashraf Ch. s/o Ch. Muhammad Alam	Mianwali	658	
98.	Faiz Muhammad Farooqi, s/o Haji Ghulam Rasul	C. Pur	558	
99.	Khadim Hussain, s/o Muhammad Yaqoob	Lahore	658	
100.	Arshad Hamayun, s/o Abdul Latif	G. Wala	658	
101.	Shahid Raza Butt, s/o Zaheer Ahmed	Gujrat	658	
102.	Irshad Ali, s/o Ch. Muhammad Tufail	Sialkot	657	
103.	Muhammad Asghar, s/o Ch. Ali Ahmed	Sahiwal	657	
104.	Sohail Qamar, s/o Zeb Ullah	Lahore	657	
105.	Mehboob Khurram, s/o Ghulam Muhammad Khurram	Bahawalpur	657	
106.	Farrukh Aftab, s/o Niaz Ahmed	G. Wala	657	
107.	Muhammad Arshad, s/o Ch. Asghar Ali	Lyallpur	657	
108.	Syed Faiz ul Hassan Rizvi, s/o Syed Muhammad Sadiq Rizvi	Sialkot	657	
109	Salman Masood, s/o Masood Beg Mirza	Lahore	657	
110.	Shahzad Qamar, s/o R. M. Qamar uz Zaman	Jhelum	657	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
111.	Muhammad Junaid Ahmed, s/o Muhammad Yousuf	G. Wala	657	
112.	Tanveer Ahmed, s/o Bashir Ahmed	Lyallpur	657	
113.	Parvez Shahid, s/o M. Ashraf Shahid	Lahore	656	
114.	Muhammad Latif Aftab, s/o Ch. Jalal ud Din Khan	Sahiwal	656	
115.	Noor ul Hassan, s/o Muhammad Amin	Jhang	656	
116.	Wajid Ali, s/o Muhammad Ishaque	Lyallpur	656	
117.	Muhammad Tariq, s/o Sh. Inayat Ullah	Lahore	655	
118.	Abdul Khalid, s/o Abdul Ghafoor	Lyallpur	655	
119.	Zahid Pervez, s/o Fazal Karim Chughtai	Lahore	655	
120.	Muhammad Munir, s/o Noor Muhammad	Sahiwal	655	
121.	Muhammad Asad, s/o Muhammad Zahoor ud Din	Gujrat	655	
122.	Amer Riaz Bhutta, s/o Riaz Ahmed Bhutta	Sialkot	655	
123.	Mubashar Ali, s/o Mahmood Ali	Jhang	655	
124	Amer Nawaz Malhi, s/o Muhammad Nawaz Malhi	Sargodha	655	
125.	Kalim ud Din Malik, s/o Mohy ud Din Malik	C. Pur	655	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
126.	Ashraf Ali Shah s/o Syed Muhammad Shafi	Lahore	654	
127.	Maqbool Ahmed Anjum s/o Ghulam Rasool Ansari	G. Wala	654	
128.	Zafar Aziz Malik s/o Malik Abdul Aziz	Jhang	654	
129.	Ahsan Karim Khalid s/o Muhammad Yousuf Bhatti	D.G. Khan	654	
130,	Ikram ul Haq s/o Dr. Capt. Abdul Karim	Lyallpur	634	
131.	Muhammad Ajmal s/o Dost Muhammad	Jhang	654	
132.	Tariq Mehmood s/o Mian Irshad Ahmed	Lahore	654	
133.	Zafar Farooqi s/o Siraj Farooqi	Lahore	654	
134.	Dawar Islam s/o Agha Ahmed Hussain	Lahore	654	
135.	Safdar Hussain s/o Ch. Barkat Ali	Sahiwal	654	
136.	Ghulam Hussain s/o Ch. Ilahi Malik	Lyallpur	653	
137.	Akif Qasim s/o Muhammad Qasim	Lahore	653	
128.	Syed Farhat Ali Sabzwari s/o Syed Azam Ali Sabzwari	Sheikhupura	653	
139.	Muhammad Riaz s/o Nawab Din	Lahore	653	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
140.	Azhar Waheed s/o Abdul Waheed	Lyallpur	653	
141.	Syed Waseem Haidar s/o Syed Fayyaz Haider	Sialkot	653	
142.	Haroon Rashid s/o Dr. Muhammad Rasid Ch.	Lyallpur	653	
143.	Tahir Manzoor s/o Manzoor Hussain	Sahiwal	653	
144.	Taqdees Ahmed s/o Mubarik Hussain	Sialkot	653	
145.	Tauqir Akhtar s/o Dr. Lt. Col. M. K. Akhtar	Lahore	653	
146.	Naeemur Rehman s/o Mian Shams ur Rehman	Lyallpur	652	
147.	Muhammad Arshed s/o Sh. Abdul Ghani	Jhelum	652	
148.	Munir Ahmed s/o Sultan Ahmed	Sargodha	652	
149.	Tariq Saddique s/o Ch. Muhammad Saidique	Sahiwal	652	
150.	Allah Yar s/o Haji Mohd.	Jhang	652	
151.	Khalid Saleem s/o Abdul Hamid	Lyallpur	652	
152.	Khizar Hayat s/o Ch. Fazal Karim	Lyallpur	652	
153.	Khalid Bashir s/o Mohd. Bashir	Lahore	652	
154.	Muhammad Ashraf Rafiq s/o Ch. Muhammad Rafiq	Sialkot	652	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
155.	Hafiz Ullah Khan s/o Rana Irshad Muhammad Khan	Lyallpur	652	
156.	Muhammad Rashid Anjum s/o Muhammad Ishaque	Lahore	652	
157.	Khalid Mehmood s/o Muhammad Asghar	Lyallpur	652	
158.	Muhammad Akram s/o Talib Hussain	Lyallpur	651	
159.	Arshad Mehmood s/o Nawbzada Mehmood Ali Khan	Lahore	651	
160.	Ehsan ul Haq s/o Ch. Rahmat Ullah	Lyallpur	651	
161	Shahzad Afzal s/o Mohd. Afzal Sadiq	Lahore	651	
162.	Zia Ullah Khan s/o Major Fazal Ilahi Khan	G. Wala	651	
163.	Muhammad Yasin s/o Muhammad Sharif	B. Nagar	651	
164.	Sarfraz Khan s/o Zari Band Malik	Mianwali	651	
165.	Imtiaz Ahmed s/o Ch. Muhammad Yaqoob	Gujrat	649	
166.	Imtiaz Ahmed Khan s/o Rai Mushtaq Muhammad Khan	Jhang	649	
167.	Shaukat Nadeem s/o M.A. Mohsin	Lahore	649	
168.	Muhammad Ilyas Bhatti s/o Muhammad Ramzan Bhatti	Sheikhupura	648	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
169.	Muhammad Aslam Riaz s/o Ghulam Rasood Riaz	Lyallpur	648	
170.	Najam us Saqib, s/o Muzaffar Din Malik	Sargodha	648	
171.	Akram ul Haq Tariq, s/o Mian Muhammad Khan	Multan	648	
172.	Syed Tariq Mahmood, s/o Syed Atta Muhammad	Lyallpur	643	
173.	Muhammad Saleem, s/o Fazal Muhammad	Sahiwal	648	

CANDIDATES FROM UNDER-DEVELOPED DISTRICTS

1.	Rafiq Ahmed, s/o Bashir Ahmed	Jhang	646	
2	Zahid Sattar, s/o Muhammad Abdul Sattar	Do.	642	
3.	Irshad ul Haq, s/o Sh. Abdul Ghafoor	Do.	642	
4.	Miss Seema Malik, d/o Abdul Wasih Malik	Do.	640	

DOCTOR'S CHILDREN

1.	Ahmed Mubashir, s/o Dr. Muzaffar Ahmed	Lahore	630	
2.	Shahid Masood, s/o Dr. Mehboob Alam	Sargodha	629	

GIRLS CANDIDATES (MERIT SEATS)

1.	Miss Nighat Gul, d/o Muhammad Ismail	Lyallpur	719	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
2.	Miss Nosheen Hameed, d/o Abdul Hameed	Lahore	677	
3.	,, Samina Yasmeen, d/o Ghulam Mustafa Butt	Do.	676	
4.	,, Shagufta Ambreen, d/o Muhammad Aslam	Lyallpur	673	
5.	Miss Attia Rehman, d/o S. A. Rehman	Lahore	673	
6.	,, Neelofar Awan, d/o Fazal Ahmed Awan	Do.	666	
7.	,, Fahmida Gulzar, d/o Muhammad Gulzar	Rawalpindi	665	
8.	,, Zohra Jabeen, d/o Zulfiqar Ali	G. Wala	665	
9.	,, Ferhat Nafisa, d/o Ghulam Qadir Ashay	Lahore	663	

GOVERNOR'S NOMINATION

1.	Intisaab Sultan c/o Ch. Sultan Ahmed, *Ex*-M.N.A.		646
2.	Saeed Ahmed, s/o Allah Ditta		604
3.	Miss Najma Nosheen, c/o Military Secretary to President		600
4.	Sohail Karim Qureshi, s/o Mian Abdul Karim Qureshi		579

LIST OF CANDIDATES ADMITTED INTO IST YEAR M.B.B.S. CLASS OF MEDICAL COLLEGE, RAWALPINDI, FOR THE SESSION OF 1973-74

1.	Yasar Mahmood, son of Muhammad Azim	Gujran Wala	678

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
2	Abdul Halim, son of Abdul Rahim	Campbellpur	677	
3.	Irshad Mahmood Shariq, son of Ch. Allah Ditta	Gujrat	674	
4.	Qazi Waqas Ahmad, son of Qazi Basharat Ahmad	Rawalpindi	672	
5.	Shabir Ahmad, son of Muhammad Khalid	Jhelum	672	
6.	Zahid Pervaz Jugnoo, son of Sh. Shabir Ali	Gujranwala	671	
7.	Abdul Majid, son of, Ch. Iftikhtar ud Din Mahmood	Gujrat	669	
8.	Muhammad Naseem, son of Muhammad Sharif	Gujranwala	668	
9.	Mzammal Hussain Najmi, son of M. Zia ul Hussain	Rawalpindi	668	
10.	Muhammad Saeed Zahidi, son of Abdul Ghani	Lyallpur	668	
11.	Muhammad Naseem Ijaz Bhatti, son of Faqir Muhammad	Sialkot	667	
12.	Hamid Mahmood, son of Qamir Din	Gujranwala	666	
13.	Naeem Sadiq, son of Muhammad Sadiq	R. Y. Khan	665	
14.	Muhammad Amin, son of Abdul Aziz	Rawalpindi	665	
15.	Khurshid Ahmad, son of Muhammad Ismail	Sargodha	665	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks.	Remarks.
16.	Muhammad Abbas, son of Muhammad Sharif	Sialkot	664	
17.	Aman Ullah Cheema, son of Ch. Muhammad Anwar Cheema	Gujranwala	662	
18.	Bashir Ahmad, son of Kahim Bux	Sargodha	662	
19.	S. Irfan Ahmed, son of S. Abdul Bari	Sialkot	661	
20.	Abdul Khalil, son of Abdul Ghani	Lahore	661	
21.	Irshad Javaid, son of Muhammad Maqbool Ellahi	Do.	660	
22.	Saeed Ahmed, son of Zahoor Din	Do.	659	
23.	Shahzad Pervaz, son of Ch. Abdul Ghafoor	Gujrat	659	
24.	Muhammad Naeem Azad, son of Ch. Abdul Hamid	Sahiwal	659	
25.	Dost Muhammad Khan, son of Muhammad Yousaf Khan	Mianwali	657	
26.	Orangzeb, son of Noor Muhammad	Sargodha	657	
27.	Hussain Askary, son of Syed Alam Shah	Gujrat	657	
28.	Safdar Abbas Jaffary, son of Manzoor Hussain Jaffary	Jhelum	657	
29.	Abdul Katim, son of Abdul Haleem	Do.	656	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
30.	Sarfraz Bashir, son of Ch. Muhammad Bashir	Sialkot	655	
31.	Iftikhar Ahmed, son of Rehmat Ullah	Muzaffargarh	655	
32.	Muhammad Khalid Majid, son of Major Abdul Majid	Jhelum	655	
33.	Muhammad Hussain, son of Ch. Abdul Razaq	Multan	654	
34.	Ch. Mushtaq, son of Ch. Rehmat Ali	Sialkot	654	
35.	Nisar Ali Khan, son of Muhammad Ahmed Khan	Do.	654	
36.	Tauqir Ahmed, son of Bashir Ahmed	Sargodha	654	
37.	Shamas ud Din Tahir, son of Chiragh Din	Jhang	654	
38.	Maiund Din, son of Muhammad Sadiq	Campbellpur	654	
39.	Munir Ahmed Khan, son of Nasir Ahmed Khan	Jhang	653	
40.	Muhammad Rafiq, son of Fazal Karim	Sialkot	653	
41.	Altaf Ahmed, son of Muhammad Iqbal	Lahore	652	
42.	Muhammad Tariq Malik, son of Muhammad Jhangir Malik	Do.	652	
43.	Abdul Razaq Sulharia, son of Muhammad Iqbal Sulharia	Sargodha	652	

S. No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
44.	Mahmood Iqbal, son of Muhammad Ibrahim	Lahore	651	
45.	Muhammad Umer, son of Muhammad Yousaf	Do.	651	
46.	Muhammad Naveed s/o Haji Abdul Majid	Lahore	651	
47.	Khwar Tauheed s/o Saeed Khan	Lahore	651	
48.	Zahid Iftikhar s/o Iftikhar ud Din	Lahore	651	
49.	Khalid Hussain s/o Malik Muhammad Khan	Sargodha	651	
50.	Muhammad Fayyaz s/o Nasir ud Din	Lahore	650	
51.	Abdul Aziz s/o Warvam Khan	G/Wala	650	
52.	Muhammad Ilyas s/o Din Muhammad	Lahore	650	
53.	Muhammad Ali Ahmed s/o Atta Muhammad	Lyallpur	650	
54.	Khalid Javaid s/o Ghulam Rasool	Lahore	650	
55.	Qamar Bashir s/o Abdul Sattar	R/Pindi	650	
56.	Muzammal Majid s/o Sheikh Abdul Majid	Lahore	650	
57.	Liaqat Ali s/o Chaudhri Noor Muhammad	Lyallpur	650	

S No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted Marks	Remarks
58.	Ahmed Farooq s/o Bashir Ahmed	Lahore	650	
59.	Muhammd Iqbal s/o Muhammad Boota	G/Wala	650	
60.	Amin ur Rehman s/o Abdul Rehman	B/Pur	650	
61.	Atiq Azmat s/o Azmat Hussain	Campbellpur	650	
62.	Nusrat Hussain s/o Mian Muhammad Ishaq Shah	Jhang	650	
63.	Tanvir Ahmed s/o Malik Ghulam Distigir	Lahore	649	
64.	Javaid Iqbal Qureshi s/o Niaz Muhammad Qureshi	Lahore	649	
65.	Manzoor Ahmed Sabi s/o Chaudhri Allah Rakha	Sargodha	649	
66.	Alam Sher s/o Malik Palak Sher	Jhang	648	
67.	Muhammad Siddique Tahir s/o Chaduhry Ghulam Muhammad	B/Pur	648	
68.	Ghulam Mohy-ud-Din Ch s/o Ch, Desondhi	Multan	648	
69.	Habib Ullah s/o Nabi Bukhsh	G/Wala	648	
70.	Inam-ul-Haq s/o Muhammad Ikram Khan	Sahiwal	648	
71.	Tariq Hameed s/o Abdul Hameed	Lyallpur	648	
72.	Ijaz Akhtar s/o Joseph Akhtar	Lahore	613	(Minority)

S No.	Name with father's name	Domicile	Adjusted arks	Remarks
73.	Shahid Latif s/o Dr. M. A. Latif	Lyallpur	650	
	CANDIDATES OF UNDER DEVELOPED DISTRICTS			
1.	Rashid Ahmed s/o Malik Ahmad Khan	Campbellpur	647	
2.	Abdul Wahid Tariq s/o Ahmad Sattar	-do-	645	
3.	Naseer Ijaz Moghal s/o Lt. Col. Muhammad Ijaz Moghal	-do-	644	
4.	Miss. Samina Usmani d/o Muhammad Usman.	-do-	659	
5.	Navid Iftikhar s/o Ch. Iftikhar Ahmad	Jhelum	643	
6.	Muhammad Ahsan-ul-Haq s/o Haji Allah Bux	-do-	643	
7.	Miss. Bushra Iqbal d/o Dr, Muhammad Iqbal	-do-	660	
8.	Kh. Shad Rafi s/o Kh. Rafi Ullah	-do-	641	
	DOCTORS'S CHILDERN			
1.	Abbas Hayat s/o Dr. Khizar Hayat	Jhang	631	
2.	Shahbaz Mahmood s/o Dr. Bisharat Ahmad Rajput	G/Wala	629	
	GIRLS CANDIDATES (MERITS SEATS)			
1.	Miss. Subbahi Saeed Rashid d/o Saeed Rashid	Jhelum	471	

S. No.	Name of with father's name	Place of domicile	Adjusted Marks	Remarks
2.	Miss. Yasmeen Sharif d/o Haji Muhammad Sharif	G/Wala	668	
3.	Miss. Qasida Fatima d/o Ahmed Ali Khan	M/Garh	668	
4.	Fahmida Shaheen d/o Abdul Rehman	Jhelum	668	
5.	Miss. Abida Ali d/o Muhammad Ali Mela	Sargodha	668	
6.	Miss. Nighet Jabeen d/o Jan Niazi	Lahore	666	
7.	Miss. Samina Zulfiqar, d/o Zulfiqar Ali Sh.	Rawalpindi	666	
8.	Miss Syeda Tahira Khanam, d/o Syed Latif Hussain.	Jhelum	663	
9.	Nasra Parveen, d/o Syed Aziz Ahmed	Lyallpur	663	

GOVERNOR'S NOMINATION

1.	S. Ishtiaq Ali Shah Tret, Tehsil Muroo	628
2.	Miss. Nasreen Rashid. d/o Mr. Rashid Ahmad	611
3.	Miss. Ghazala Farooq; d/o Farooq Ahmad Usmani	605
4.	Mis. Tahmina Rahat Slam, d/o Col. Mahammad Aslam Ch. O/10 Cambridge Barrcks, Rawalpindi	584
5.	Khalil Yasin, son of Molvi Muhammad Yasin, Mir Was Manzil, Asghar Mall Road, Rawalpindi	510

LIST OF SELECTED CANDIDATES FOR ADMISSION TO FIRST YEAR M.B.B.S. CLASS IN FATIMA-JINNAH MEDICAL COLLEGE FOR WOMEN, LAHORE SESSION 1973-74

S. No.	Nam of candidate with father's name	Place of domicile	Adjusted Marsk
1.	Msis Nighat Saeed, d/o Muhammad Saeed	Lahore	806
2.	,, Nighat Tahira, d/o Muhammad Naqi	Do.	759
3.	,, Tayyeba Roohi, d/o Khadim Hussain	Do.	759
4.	,, Naila Rab. d/o Kh. Abdul Rab	Do.	755
5	,, Roshan Jabeen, d/o Nusrat Hussain Qureshi	Do.	754
6.	,, Zahida Parveen, d/o Khayal Muhammad	Sahiwal	742
7.	,, Farida Mehboob, d/o Mehboob Elahi Malik	Rawalpindi	737
8.	,, Iamat Aziz, d/o Raja Abdul Aziz	Do.	737
9.	,, Azra Shamim, d/o S. M. Shamim	Gujrat	735 F.Sc. verification is yet to be done
10.	,, Rakhshanda Bashir, d/o Mian Bashir Ahmad	Lahore	736
11.	,, Farzana Hamid, d/o Abdul Hameed	Rawalpind	733 Subject to production of domicile.
12.	,, Qamar un Nisa, d/o Ch. Muhammad Muslim	Sialkot	731
13.	,, Bushra Islam, d/o Nazir ul Islam	Lahore	730
14.	,, Tasneem Sayyed, d/o M. Sayyed Ahmad	Do.	730

S. No.	Name of candidate with facher's name	Place of domicile	Adjutted Marks
15.	Miss Syeda Ghazala Riaz, d/o Syed Riaz Hussain	Sialkot	730
16.	,, Raana Qayyum, d/o Abdul Qayyum Butt	Lahore	729
17.	,, Farida Gulzar, d/o Muhammad Gulzar	Rawalpindi	728
18.	,, Tahira Jabeen, d/o S. M Saeed uddin	Do.	724 Domicil Cert.
19.	,, Yasmeen Ghazala Asaf d/o Jameel Asaf	Sialkot	720 Domicil Cert.
20	,, Samia Malik, d/o Abdul Wasih Malik	Jhang	720
21.	,, Tousef Gilani, d/o Syed Ijaz Gilani	Gujrat	719
22.	,, Bushra Anwar, d/o Muhammad Rafi Anwar	Sahiwal	719
23.	,, Sabiha Effindie, d/o A. Q. Effindie	Lahore	718
24.	,, Azra Parveen, d/o Shah Muhammad	Do.	717
25.	,, Anjum Ara, d/o Mehraj uddin	Gujranwala	717
26.	,, Qaisar Sultana, d/o Shuja uddin	Lahore	715
27.	,, Adila Rashid, d/o Abdul Hameed	Gujranwala	715
28.	,, Samina Karim, d/o Sh. Abdul Karim	Lahore	714
29.	,, Samina Hameed, d/o Abdul Hameed Mian	Do.	712

S. No.	Name of candidate with father's name	Placed of domicile	Adjusted Marks	
30.	Miss Laal Gori Akbar Ali, d/o Akbar Ali	Rawalpindi	711	Affidavit case.
31.	,, Zahida Tasneem, d/o Raja Adil Khan	Do.	710	
32.	,, Fazila Hussain, d/o M. Vasaf Hussain	Do.	710	
33.	,, Parveen Kausar, d/o Ghulam Sarwar	Gujrat	708	
34.	,, Qamar Sultana, d/o Syed Manzoor Alam	Gujranwal	708	
35.	,, Rubia Ishaque, d/o Ishaque Saleem	Do.	708	
35.	,, Rabia Muzaffar Shah, d/o Muzaffar Shah	Lahore	707	Original Domicile
37.	,, Ismara Karim, d/o M.A. Karim	Do.	706	
38.	,, Waseema Sheikh, d/o Sheikh Adnan	Jhelum	706	
39.	,, Nargis Shaheen, d/o M.A.H. Beg	Lahore	706	
40.	,, Shagufta Anbreen, d/o Amin Ahmad	Rawalpindi	705	
41.	Miss Maryam Mah Jabeen, d/o M. Islam uddin	Jhelum	702	
42.	,, Bazigha Zaheer, d/o Zaheer ud din Zaheer	Lahore	702	Verification is yet to be done
43.	,, Arifa Rahman, d/o Ch. Rehman Bokhari	Gujranwala	702	
44.	,, Sabiha Asad, d/o S. Asad Ullah	Rawalpindi	700	

S. No.	Name of candidate with father's name	Place of domicile	Adjusted Marks
45.	Miss Yasmeen Rehman, d/o M.S. Rahman	Lahore	700
46.	,, Tabinda Jabeen, d/o Ch. Habib Ullah Khan	Do.	700
47.	,, Tashhir Rana, d/o Ghulam Ahmad	Sargodha	698
48.	,, Shafqat Saba, d/o Ghulam Muhammad Butt	Gujranwala	694
49.	,, Shahid Yasmeen, d/o Amanat Ali	Lahore	694
50.	,, Zahida Nawazish, d/o Syed Nawazish Ali Shah	Do.	693
51.	,, Naveela Saleem, d/o Ch. Saleem Akhtar	Gujranwala	692
52.	,, Nuzhat Naveed, d/o Ghulam Rasool	Sialkot	690
53.	,, Azra Parveen, d/o Muhammad Mahmood	Lahore	689
54.	,, Shama Afroze, d/o Sh. Abdul Rafiq	Sahiwal	689
55.	,, Riffat Zakriya, d/o Kh. Muhammad Zakriya	Lahore	689
56.	,, Njla Safdar Bokhari, d/o Safdar Bokhari	Do.	688
57.	,, Rubina Qadir, d/o Ch. Qadir Bakhsh	Do.	682
58.	,, Seema Rehman, d/o M.A. Rehman	Do.	686
59.	,, Samiya Yasmeen, d/o Khalid Hameed Butt	Rawalpindi	685

S. No.	Name candidate with father's	place of domicile	Adiusted Marks	
60.	Miss Mumtaz Sardar, d/o Ch. Sardar Muhammad	Muzaffargarh	684	
61.	Miss Tasneem Kausar, d/o Khushi Muhammad	Lyallpur	684	
62.	,, Shahida Majid Bhatti, d/o Abdul Majid Bhatti	Lahore	683	
63.	,, Farkhanda Iqbal; d/o Mohammad Khurshid Iqbal	Rawalpindi	683	
64.	,, Rubina Imtiaz, d/o Imtiaz Ahmad	Lahore	683	Verification
65.	,, Nusrat Qureshi, d/o Abdul Khaliq Qureshi	Rawalpidi	680	
66.	,, Anwar Jehan, d/o Masood Hassan	Sargodha	680	
67.	,, Shugafta Parveen, d/o Khurshid Ahmad	Sheikhupura	679	
68.	,, Sajida Nafees, d/o Haroon Rashid	Jhang	679	
69.	,, Parveen Asghar. d/o Mohammad Asghar	Lahore	679	Original domicile
70.	,, Nosheen Mehmood, d/o Ghulam Mehmood	Do.	679	
71.	,, Zainab Parveen, d/o Maqbool Alam	Do.	679	Verification

MINORITY CANDIDATES—TWO SEATS

72.	,, Zaheen Nazir Ullah, d/o Nazir Ullah	Lahore	644	Verification
73.	,, Rukhsana Shams, d/o M.H. Shams	Do.	640	Verification

S. No.	Name candidate with father's	place of domicile	Adjusted Marks
	DOCTORS' CHILDREN—TWO SEATS		
74.	,, Safia Saleem, d/o S. M. Saleem	Lahore	653
75.	,, Nasreen Durrani, d/o S.Z. Durrani	Do.	644 Verification

"Verification,, means verification of original F.Sc , Detailed Marks Sheet etc., by the concerned B ard.

LIST OF GOVERNOR'S NOMINEE ADMITTED IN F.J. MEDICAL COLLEGE, LAHORE

S. No.	Name	Marks
1.	Miss Tahira Batool, d/o Ch. Mumtaz Ahmad Kahlolan	677
2.	Miss Uzma Umar	611
3.	Miss Rubina Rehman, d/o M. Atique ur Rehman	638
4.	Miss Nuzhat Mohy ud Din	600
5.	Miss Saboohi, d/a Muhammad Shafi	624

تفصیل

(بحوالہ نشان زدہ سوال نمبر 4414)

نمبر شمار	نام گاؤں	تحصیل	ضلع
1	کلر سیداں	کہوٹہ	راولپنڈی
2	سارا نہر	کہوٹہ	راولپنڈی
3	پھلگراں	مری	راولپنڈی
4	بڈھر	تلہ گنگ	کیمبل پور
5	وانیر	تلہ گنگ	کیمبل پور
6	ڈھلی	تلہ گنگ	کیمبل پور
7	ٹولی	تلہ گنگ	کیمبل پور
8	سارا	پنڈی گھیب	کیمبل پور
9	نگرا	پنڈی گھیب	کیمبل پور
10	پنڈی سرسال	پنڈی گھیب	کیمبل پور
11	بلن	پھالیہ	گجرات
12	سیدا	پھالیہ	گجرات
13	سن بال	پھالیہ	گجرات
14	چک 103	لائل پور	لائلپور
15	چک 194 ر ب	لائل پور	لائلپور
16	چک 197 گ ب	سمندری	لائلپور
17	چن	خوشاب	سرگودہا
18	ادہی سجل	خوشاب	سرگودہا
19	رادیم	خوشاب	سرگودہا
20	جھنڈ سیلو شریف	گوجر خان	راولپنڈی

نمبر شمار	نام گاؤں	تحصیل	ضلع
21	چری کلیار (ٹھیری کلیال)	گوجر خان	راولپنڈی
22	موہرہ مانڈو	فتح جنگ	راولپنڈی
23	موہڑ	کہوٹہ	راولپنڈی
24	چباری بنگلہ	فتح جنگ	راولپنڈی
25	مرزا سہالہ	کہوٹہ	,,
26	پر دو گڑھ	,,	,,
27	مصرا کی	,,	,,
28	نگڑیال	راولپنڈی	,,
29	کرپال	,,	,,
30	ڈھوک مستقیم	,,	,,
31	مرا اکو	مری	,,
32	تن بہار مل	,,	,,
33	دریا گلی	,,	,,
34	گجن	فتح جنگ	کیمبل پور
35	شہباز پور	پنڈی گھیب	,,
36	بجی	,,	,,
37	حلو والی	,,	,,
38	لنگڑیال	,,	,,
39	نلہد	,,	,,
40	کھرابا	,,	,,
41	کنات	,,	,,
42	ڈھڈیال	تلہ گنگ	,,
43	ڈنڈوٹ	جہلم	جہلم

نمبر شمار	نام گاؤں	تحصیل	ضلع
44	سکوئی	جہلم	جہلم
45	خورد	,,	,,
46	چک نمبر 4 س ب	بھلوال	سرگودہا
47	تخت ہزارہ	بھلوال	,,
48	چک نمبر 9 س ب	,,	,,
49	سید پور شاہ والا	خوشاب	,,
50	چک 23 س ب	سرگودہا	سرگودہا
51	چک 23 الف س ب	,,	,,
52	چک 25 س ب	,,	,,
53	چک 32 س ب	,,	,,
54	چک 33 س ب	,,	,,
55	چک 36 س ب	,,	,,
56	چک 37 س ب	,,	,,
57	چک 38 س ب	,,	,,
58	چک 51 س ب	,,	,,
59	چک 59 س ب	,,	,,
60	چک 82 س ب	,,	,,
61	چک 87 س ب	,,	,,
62	سنگنی	,,	,,
63	چک 333 گ ب	ٹوبہ ٹیک سنگھ	لائلپور
64	چک 333 جے ب	,,	,,
65	چک 234 جے ب	,,	,,
66	چک 37 گ ب	جڑانوالہ	لائلپور
67	چک 39 گ ب	,,	,,

نمبر شمار	نام گاؤں	تحصیل	ضلع
68	چک 39 الف گ ب	جڑانوالہ	لائل پور
69	چک 89 گ ب	سمندری	,,
70	مگھیانہ	جھنگ	جھنگ
71	نصیر آباد	,,	,,
72	گولیکی	گجرات	گجرات
73	ھندی میانی	,,	,,
74	نورا منڈیار	,,	,,
75	پنڈی لوھاراں	,,	,,
76	فتح پور	,,	,,
77	کریانوالہ	,,	,,
78	ویدو والی	,,	,,
79	بند گراں	,,	,,
80	منگت	بھالیہ	,,
81	پوراں	کھاریاں	,,
82	گوھر	,,	,,
83	ڈھیلے والا	بھکر	میانوالی
84	پکا گوجرانوالہ	میانوالی	,,
85	چک سلطان خیل	عیسیٰ خیل	,,
86	چھل کلاں	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ
87	روسہ ٹبہ	قصور	لاہور
88	چک 27 گ	چشتیاں	بہاولنگر
89	عابد کے	اوکاڑہ	ساہیوال
90	برج جیون خان	,,	,,

نمبر شمار	نام گاؤں	تحصیل	ضلع
91	چک 12-11 ایل	ساہیوال	"
92	چک 249 ای بی	وہاڑی	ملتان
93	فقیر والا ٹاؤن	فورٹ عباس	بہاولنگر
94	چک 145 ای بی	وہاڑی	ملتان
95	چک 557 ای بی	"	"
96	چک 225 ای بی	"	"
97	چک 267 د ب	"	"
98	موضع شیخ طیب	ساہیوال	ساہیوال

(ب) صوبہ پنجاب میں مندرجہ ذیل بستیوں اور قصبوں کو سال 1969-70ء ، 1970-71ء ، 1971-72ء اور 1972-73ء میں بجلی فراہم کی گئی -

1969-70ء

1	چک 12/102 ایل	ساہیوال	ساہیوال
2	چک 12/105 ایل	"	"
3	چک 4/6 ایل	اوکاڑہ	"
4	چک 15/46 ایل	خانیوال	ملتان
5	چک 12/32 ایل	جیجا وطنی	ساہیوال
6	چک 12/56 ایل	"	"
7	بستی رانجھے خان	صادق آباد	رحیم یار خان
8	چک 12/56 ایل	ساہیوال	ساہیوال
9	چک 12/118 ایل	"	"
10	چک 4 جے ب	لائلپور	لائلپور

نمبر شمار	نام گاؤں	تحصیل	ضلع
11	چک 8 گ	چشتیاں	بہاولنگر
12	کوچہ بھٹہ	صادق آباد	رحیم یار خان
13	چک 254 گ ب	ٹوبہ ٹیک سنگھ	لائلپور
14	چک 9 جے ب	لائلپور	"
15	چک 106 گ ب	جڑانوالہ	"
16	چک 107 گ ب	"	"
17	چک 108 گ ب	"	"
18	چک 109 گ ب	"	"
19	شاہپور	اوکاڑہ	ساہیوال
20	چک 29 ن ب	صادق آباد	رحیم یار خان
21	چک 205 ر ب	جڑانوالہ	لائلپور
22	چک 296 د ب (وکیلوالا)	لائلپور	"
23	چک 203 گ ب	سمندری	"
24	چک 204 گ ب	"	"
25	چک 205 گ ب	"	"
26	چک 77 س ب	سرگودھا	سرگودھا
17	حضرت کیلیانوالہ	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ
28	واسو	پھالیہ	گجرات
29	بھوگوال	کھاریاں	"
30	ستراہ	ڈسکہ	سیالکوٹ
31	اتم	کھاریاں	گجرات
32	عالم پور	"	"
33	گوندلیاں	"	"

نمبر شمار	نام گاؤں	تحصیل	ضلع
34	رام نگر	وزیر آباد	گوجرانوالہ
35	قادر آباد کالونی	"	"
36	علی چک	کھاریاں	گجرات
		1970-71.	
1	ڈبلن	شور کوٹ	جھنگ
2	چک 114 پ	رحیم یار خان	رحیم یار خان
3	چک 14/16 ایل	ساہیوال	ساہیوال
4	چک 10/135 آر	خانیوال	ملتان
5	چک 106 ر ـ ب	جڑانوالہ	لائلپور
6	چک 194 ر ـ ب	"	"
7	چک 80 ر ـ ب	"	"
8	چک 116 ر ـ ب	لائلپور	"
9	چوئی	ہری پور	ہزارہ
10	ڈارا	"	"
11	کوئی کالا	"	"
12	حسن پور	"	"
13	الدوجی	"	"
14	نوشہرہ	پنڈی گھیب	کیمبل پور
15	سرایچ سلال	اٹک	"
16	یاسین	"	"
17	سرکھ	کیمبل پور	"
18	سالار	"	"

نمبر شمار	نام گاؤں	تحصیل	ضلع
19	کہڑ بیلا	گوجر خان	راولپنڈی
20	دولتالہ	"	"
21	جنیلی	"	"
22	مانکیالہ	راولپنڈی	"
23	کلر سیداں	راولپنڈی	راولپنڈی
24	چاؤ خالصہ	"	"

1971-72ء

1	چک 27 ک	چشتیاں	بہاولنگر
2	چھل کلاں	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ
3	کلر سیداں	کہوٹہ	راولپنڈی
4	مارا ستر	"	"
5	پھلگراں	[illegible]	"
6	بڈھر	تلہ گنگ	کیمبل پور
7	وانہر	"	"
8	ڈھلی	"	"
9	ٹوبی	"	"
10	نارا	پنڈی گھیب	"
11	نگرا	"	"
12	پنڈی سرپیال	"	"
13	ملن	پھالیہ	گجرات
14	سیدا	"	"
15	سیال	"	"

نمبر شمار	نام گاؤں	تحصیل	ضلع
16	چک نمبر 103	لائل پور	لائل پور
17	چک 194 ر ب	"	"
18	چک 197 ر ب	سمندری	"
19	چن	خوشاب	سرگودھا
20	رادھم	خوشاب	سرگودھا
21	ادھی سنجل	"	"
		1972-73ء	
1	موضع عابد کے	اوکاڑہ	ساہیوال
2	برج جیون خان	"	"
3	چک 11/21 ایل	ساہیوال	"
4	چک 249 ای بی	وہاڑی	ملتان
5	فقیر والی ٹاؤن	فورٹ عباس	بہاول پور
6	چک 541 ای بی	وہاڑی	ملتان
7	چک 557 ای بی	"	"
8	چک 225 ای بی	"	"
9	چک 267 ای بی	"	"
10	روسہ ٹبہ	قصور	لاہور
11	جھنڈ میلو شریف	گوجر خان	راولپنڈی
12	چری کلیلر (ٹھیری کلیال)	"	"
13	موھرہ سانڈو	فتح جنگ	"
14	موٹر	کہوٹہ	"
15	چباری بنگلہ	فتح جنگ	"
16	مرزا سہالہ	کہوٹہ	"

نمبر شمار	نام گاؤں	تحصیل	ضلع
17	ہردو گڑھ	کہوٹہ	راولپنڈی
18	جھراکی	,,	,,
19	نگڑیال	راولپنڈی	,,
20	کرپال	راولپنڈی	راولپنڈی
21	ڈھوک مستقیم	,,	,,
22	میرا اکو	مری	,,
23	نن بھارمل	,,	,,
24	دریا گلی	,,	,,
25	گجن	فتح جنگ	کیمبلپور
26	شہباز پور	پنڈی گھیب	,,
27	بچی	,,	کیمبلپور
28	میلو والی	,,	,,
29	لنگڑیال	,,	,,
30	نلھد	,,	,,
31	کھراپا	,,	,,
32	کفات	,,	,,
33	ڈہڈیال	تلہ گنگ	,,
34	ڈنڈوت	جہلم	جہلم
35	بسنگوئی	,,	,,
36	خورد	,,	,,
37	چک 4 س ب	بھلوال	سرگودہا
38	تخت ہزارہ	,,	,,
39	چک 9 س ب	,,	,,

نمبر شمار	نام گاؤں	تحصیل	ضلع
40	نور پور شاہ والا	خوشاب	سرگودھا
41	چک 23 س ب	سرگودہا	,,
42	چک 23 الف س ب	,,	,,
43	چک 25 س ب	,,	,,
44	چک 32 س ب	,,	,,
45	چک 33 س ب	,,	,,
46	چک 36 س ب	,,	,,
47	چک 37 س ب	,,	,,
48	چک 38 س ب	,,	,,
49	چک 51 س ب	,,	,,
50	چک 59 س ب	,,	,,
51	چک 82 س ب	,,	,,
52	چک 87 س ب	,,	,,
53	منکنی س ب	,,	,,
54	چک 333 گ ب	ٹوبہ ٹیک سنگھ	لائلپور
55	چک 333 ج ب	,,	,,
56	چک 334 ج ب	,,	,,
57	چک 37 گ ب	جڑانوالہ	,,
58	چک 309 گ ب	,,	,,
59	چک 39 الف گ ب	,,	,,
60	چک 89 گ ب	سمندری	,,
61	مکھیانہ	جھنگ	جھنگ
62	نصیر آباد	,,	,,

نمبر شمار	نام گاؤں	تحصیل	ضلع
63	گومیکی	گجرات	گجرات
64	ہندی میانی	,,	,,
65	بولا منڈیالہ	گجرات	گجرات
66	پنڈی لوہاراں	,,	,,
67	فتح پور	,,	,,
68	کریانوالہ	,,	,,
69	ویدو وال	,,	,,
70	بند گراں	,,	,,
71	منکت	پھالیہ	,,
72	ہوراں	کھاریاں	,,
73	گوہر	,,	,,
74	ڈھلے والا	بھکر	میانوالی
75	پکا گوجرانوالہ	میانوالی	,,
76	چک سلطان خیل	عیسیٰ خیل	,,

فہرست

(بحوالہ نشان زدہ سوال نمبر 5556)

NEW TEXTILE MILLS SANCTIONED BY IDBP., PICIC AND IP & S DEPARTMENT DURING 1972-73-74, TO BE ESTABLISHED IN PUNJAB

S. No.	Name and Location	Sponsers	Sanctioning Authority
1.	Apollo Textile Mills Ltd., Muzaffargarh	Mr. Zahoor Ahmad	IP & S/IDBP
2.	Rose Textile Mills Ltd., Bahawalpur	(1) Tahera Begum (2) Khalid Anis (3) Ch. Muhammad Amin (4) Ch. Muhammad Salim (5) Col. Syed Ali Akhatr (6) Anwar ul Hamid Khan (7) Ch. Izharul Hassan	Do.
3.	Sahiwal Textile Mills Ltd., Sahiwal	(1) Miam Muhammad Rafi (2) Mian Muhammad Latif (3) Mian Noor Ahmad (4) Mian Iftikhar Ahmad (5) Mian Sarfraz Ahmad (6) Mian Ashfaq Ahmad (7) Mian Zulfiqar Ahmad 8) Mian Ahsan Ahmad (9) Mian Vaqar Ahmad (10) Mian Ishtiaq Ahmad	IP & S
4.	Naveed Textile Mills. Ltd., Mandra	(1) Mr. Fazal Ahmad (2) Mr. Gulzar Ahmad (3) Mr. Aftab Ahmad (4) Mr. Munir Ahmad	IP & S

S No.	Name and Location	Sponsers	Sanctioning Authority
5.	Ibrahim Cotton Mills Ltd., District Jhang	(1) Sh. Muktar Ahmad (2) Sh. Muhammad Yasin (3) Sh. Sardar Muhammad (4) Ch. Daulat Ali	IP & S/IDBP
6.	Oriental Textile Mills Ltd., Jauharabad	(1) Mr. Muhammad Afzal Khan (2) Mr. Riaz Afzal (3) Mr. Ijaz Afzal	IP & S
7.	Attock Textile Mills Ltd., District Campbellpur	(1) Pir Syed Saifuddin (2) Syed Makhdoom Idris (3) Pir Soofi Ahmad (4) Pir Zia Mohy-ud-Din (5) Mst. Mumtaz Begum (6) Sardar Asad Ali Khan	PICIC
8.	Qadri Textile Mills Ltd., Chistian	(1) Brig (Retd.), Malik Gulsher Khan O.B.E. (2) Mst. Zeenat Begum (3) Mr. Malik Farooq Ahmad Khan (4) Mrs. Silwat Begum (5) Mr. Abdul Wahid Khan (6) Brig. (Retd.)., Khair-ud-Din Muhammad Idris (7) Mr. Malik Noor Muhammad Bali	Do.
9.	Aaj Textile Mills Ltd., Campbellpur	(1) Agha Jamal Haider Khan (2) Agha Kamal Haider Khan (3) Begum Parveen Jamal Haider (4) Mr. A. Aziz Khan (5) Mrs. Nejmah Aziz Khan (6) Mr. Taufiq Hassan Karam Ally (7) Mr. Feroze Hassan Kasam Ally	Do.

S. No.	Name and Location	Sponsers	Sanctioning Authority
10.	Rawal Textile Mills Ltd., Kahuta, District R/Pindi	(1) Kaiser A. Monnoo (2) Mr. Shahzad A. Monnoo (3) Mr. Jahangir A. Monnoo (4) Mrs. Khurshid Begum (5) Mrs. Rafaqat Shahazada (6) Mrs. Rafia Sultana (7) Mrs. Samina Jehangir	Do.
11.	Mansoor Textile Mills Ltd., Haveli Bahadur Shah, Jhang	(1) Saed Jamat Ali Shah (2) Mr. Javed Masood (3) Begum Zia Farhat Awan (4) Mr. Gul Muhammad (5) Chaudhri Habibullah Khan (6) Chaudhri Muhammad Akhtar (7) Mr. Ihsanullah Tarar	Do.
12.	Qureshi Textile Mills Ltd., Mian Channu District Multan	(1) Pir Zahur Hussain Qureshi (2) Begum Shireen Guftar (3) Mr. Shujaat Hussain (4) Mr. Asif Zaman (5) Begum Saira Hussain (6) Mr. Hasan Akhtar (7) Mr. Shah Mahmud	Do.
13.	Sardarpur Textile Mills Ltd., Okara District Sahiwal	(1) Malik Hamid Ali Noon (2) Malik Sardar Khan Noon (3) Malik Amir Ali Noon (4) Mrs. Asmat Hayat Noon	Do.
14.	M/S. Pak Textile Mills Ltd. Jhang	(1) Mr. Nawabzada Javaid Ahmed Khan (2) Mrs. Javaid Ahmed Khan	IDBP

S. No.	Name and Location	Sponsers	Sanctioning Authority
		(3) Mr. Faisal Hayat	
		(4) Major Ahmed Shah	
		(5) Mr. Muhammad Ashraf	
		(6) Mr. Muhammad Azhar	
		(7) Mrs. Mahmooda Hayat Khatun	
15.	M/S. Hayat Textile Mills Ltd., Sargodha	(1) Mr. Muhammad Zakir Qureshi	Do.
		(2) Mr. Muhammad Aslam Hayat	
		(3) Mr. Ilyas Qureshi	
		(4) Mr. Munir Qureshi	
		(5) Mr. Azizul Haq Qureshi	
		(6) Mr. Muhammad Zaheer Qureshi	
		(7) Mr. Anwar Ali Khan	
		(8) Mr. Asad Ali Khan	
		(9) Mr. Muhammad Shafi	
16.	M/S. Ashiana Textile Mills Lt., Campbellpur	(1) Mr. Syed Akhtar Ahsan	Do.
		(2) Mr. Nasim Zafar	
		(3) Syeda Sarwar Sultana	
		(4) Mrs. Nasreen Zafar	
17.	M/S. Awami Textile Mills, Gujar Khan	(1) Mr. M. H. Sherazee	Do.
		(2) Mt. Zohra Begum	
		(3) Mr. Muhammad Mehdy Sherazee	
		(4) Mrs. Farkhanda Malik	
		(5) Mr. Sajid Malik	
		(6) Mr. Asad Malik	
18.	M/S. Shalimar Fibres Ltd., Muzaffargarh	(1) Mr. Abdul Shakoor	
		(2) Mr. Muhammad Abdullah	
		(3) Mr. Muhammad Shafi	
		(4) Mr. Muhammad Latif	

S. No.	Name and location	Sponsers	Sanctioning
19.	Khushab Textile Mills Ltd., Khushab	(1) Mr. Azizuddin (2) Mst. Rajan Begum (3) Mr. Javed Mahmood (4) Mr. Nasir Amed (5) Mst. Sareda. (6) Mst. Khadija Begum	Provisionaly sanctioned by the MP&S.
20.	Hilal Textile Mills Ltd., Muzaffargarh	(1) Mr. Iftikhar Ahmed Sheikh (2) Mian Mohammad Jamil (3) Mr. Afzal Ahmad Sheikh (4) Mian Mohammad Parvez (5) Mr. Tanvir Ahmed Sheikh (6) Mr. Tauqir Ahmed Sheikh (7) Mr. Anis Ahmed Sheikh (8) Mr. Earooq Ahmed Sheikh	—do—
21.	Allawasaya Textile Finishing Mills Ltd., Muzaffargarh	(1) Haji Ahmad Hassan (2) Sheikh Imdad Ahmed (3) Haji A. Muhammad Omar (4) Sheikh Maqbool Ahmad (5) Haji Kasaim H. Abdullah (6) Khawaja Khuda Bakhsh (7) Khawaja Sulam Hussain (8) Sheikh Sarfraz Ahmed (9) Mr. Muhammad Javed	- do—
22.	Shalimar Fibres Ltd., Muzaffargarh	(1) Mr. Abdul Shakoor (2) Mr. Muhammad Abdullah (3) Mr. Muhammad Latif (4) Mst. Fatima Begum	—do— —do—
23.	Consolidated Textile Mills Ltd., Shorkot	(1) Mr. Saifuddin Ahmed Akbar (2) Mr. Nazli Feroz	—do—

S. No.	Name of Location	Sponsers	Sanctioning
		(3) Mr. Abdul Hai	
		(4) Mr. Shamail A. Kamal	
		(5) Mr. Likaus Zahra	
		(6) Mr. Muhammad Osman	
24.	Muzaffar Aziz Textiie Milis Ltd. Sargodha	(1) Mr. A.D. Paracha (2) Mr. Nazir A. Paracha (3) Mr. Omar Sultan (4) Mr. Rajan Paracha (5) Mr. Javed M. Paracha (6) Mrs. Saeeda Javed Paracha (7) Mrs. Mr. Khadija Paracha.	—do—
25.	Nazir Cotton Mills Ltd., Hasanabdal	(1) Mr. Gulzar Ahmed	
26.	Hafizabab Textile Mills Ltd., Jauhar-abad/Quaidabad	(1) Sheikh Muhammad Amin (2) Sheikh Muhammad Anwar (3) Sheikh Arshad Saeed	—do—
27.	Marghazr Textile Mills Ltd., Feteh Jang	(1) Mr. Kaisar A. Monno (2) Mr. Shahzada A. Monnoo (3) Mr. Jahangir A. Monnoo (4) Mrs. Khursheed Begum (5) Mrs. Rafia Sultan (6) Mrs. Rafqat Shahzada (7) Mrs. Samina Jehangir.	—do—
28.	Atlas Cotton Milis Ltd., Kot Bal Distt. Champbellput,	(1) Mr. Mazhar Hussain. (2) Mr. Amin Agha.	Provisionaiy sanctioned by the IP & S.

S. No.	Name of Location	Sponsers	Sanctioning
29.	National Textile Mills Ltd., Gheb Talagang, Karachi	(1) Mr. Nabi A. Choodhry (2) Mr. Zubair A. Chawdhry (3) Mr. Javid A. Chowdhry (4) Mr. Asif A. Chowdhry	—do—
30.	Munir Textil Mills Ltd , Kahuta	(1) Mr. Aftab Ahmad.	—do—
31.	Shahi Textile Mills Ltd , Jhang	(1) Mr. Inam Elahi (2) Mr. Ehsan Elahi (3) Mr. Noor Mehoob Elahi (4) Mr. Mehboob Elahi	—do—
32.	Elahi Textile Mills Ltd., Pindi Gheb/ Talagang.	(1) Mr. Bukhsh Elahi (2) Mr. Nazhar Elahi (3) Mr. Azhar Hussain Elahi	—do—
33.	Brothers Textile Mills Ltd., Shujabad	(1) Mian Muhammad Nawaz Shafi (2) Mian Muhammad Javed Shaif (3) Mian Muhammad Riaz Mehraj (4) Mian Muhammad Khalid Siraj (5) Mian Muhammad Farooq Barkat (6) Mian Muhammad Yusuf Aziz (7) Mian Munammad Idris Beshir	—do—
34.	Ruby Textile Mills Ltd., Jhang/ Bahawulpur	(1) Mr. Sohail Elahi (2) Mrs. Suraiya Elahi (3) Mrs. Shehzada Parveen (4) Mrs. Samina Begum	—do—
35.	Eagle Textile Mills Ltd., Muzaffargarh	(1) Mr. Manzoor Elahi (2) Mr. Jahangir Elahi	

S. No.	Name of Location	Sponsers	Sanctioning
		(3) Mr. Alamgir Elahi	
		(4) Mr. Tanvir Elahi	
		(5) Mr. Shahzada Manzoor	
36.	Shaheen Textile Mills Ltd., Lahore	(1) Mian Muhammad Shahbaz Sharif (2) Mian Muhammad Tariq Shafi (3) Mian Muhammad Ilyas Mheraj (3) Mian Muhammad Yahya Siraj (5) Mian Muhammad Hanif Barkat (6) Mst. Saira Aziz (7) Mian Muhammad Aslam Bashir	—do—
37.	Nasir Shahid Textile Mills Ltd., Muzaffargarh	(1) Mr. Abdul Shakoor (2) Mr. Muhammad Abdullah (3) Mr. Muhammad Shafi	—do—
38.	Elabro Textile Mills Ltd., Pindi Gheb/ Talagang	(1) Mr. Mahboob Elahi (2) Mrs. Nusrat Parween (3) Mr. Ikram Elahi (4) Miss Naheed	—do—
39.	Asia Textile Mills Ltd., Sahiwal/Gujar Khan/Bahawalpur	(1) Mr. A.A. Rahman (2) Mr. R.A. Rahman (3) Mst. Safina A. Rehman	—do—
40.	Naseem Cotton Mills Ltd., Muzaffargarh/ Sahiwal/Hasnaabdal	(1) Muhammad Anwar (2) Naseem Anwar (3) Rafia Begum (4) S. Rehmetullah	Provionally sanctioned by the IP & S.
41.	Muzaffargarh Textils Mills Ltd., Muzaffargarh	(1) Mr. Y.R. Shirazi (2) Mr. Z H. Shirazi	—do—

S. No	Name of Location	Sponsors	Sanctioning
42.	Lahore Cotton Mills Ltd., Campbellpur.	(1) Mr. Mumtaz Ahman Sheikh (2) Mr. Kabir Ahmad Sheikh.	—do—
43.	Swan Textile Mills Ltd., Lyallpur.	(1) Mian Muhammad Munsha. (2) Mrs. Naz Mansha. (3) Fazul Abdullah Dhanji.	—do—

NEW TEXTILE MILLS WHICH HAVE GONE INTO PRODUCTION DURING 1972-73 AND 1973-74.

(1972-73)

(July—June)

1. Nafees Cotton Mills Ltd., Muzaffargarh.
2. Noon Textile Mills, Bhalwal.
3. Elahi Cotton Mills Ltd., Gujar Khan.

(1973-74)

(July—April)

4. Multan Cotton Industries, Multan.
5. Mohib Textils Mills Ltd., Muzaffargarh.
6. Ali Textils Mills Ltd., Jhang.
7. Shahpur Textils Mills Ltd., Jauharabad.

فہرست

(بحوالہ غیر نشان زدہ سوال نمبر 73)

میو ہسپتال - لاہور

ریڈیو گرافر - 1 ایکسرے اسسٹنٹ - 2 ایکسرے اوپریٹر - 2

محمد شریف (1) محمد اقبال عاصی (1) محمد نذیر

(2) محمد اکرم (2) محمد حنیف

لاہور جنرل ہسپتال - لاہور

ریڈیو گرافر - 3 ایکسرے اسسٹنٹ - 2

(1) مشتاق احمد (1) عبدالعزیز

(2) سعید احمد (2) ممتاز حسین شیخ

(3) شمس الحق

لیڈی ولنگڈن ہسپتال - لاہور سروسز ہسپتال لاہور

ریڈیو گرافر (1) سید قلب حسین - ریڈیوگرافر

مسز اقبال مسیح (2) سید مختار حیدر جیلانی - ریڈیو گرافر

پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور

انچارج ایکسرے ڈیپارٹمنٹ - ڈاکٹر محمد طیب

ایکسرے ٹیکنیشن - محمد سلیم اکبر

سول ہسپتال - ننکانہ صاحب ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال -

ضلع شیخوپورہ شیخوپورہ

ایکسرے اسسٹنٹ / ریڈیوگرافر - 1 (1) ارشاد احمد قریشی - ایکسرے اسسٹنٹ

ٹی بی کلینک ۔ لوہ لیک سنگھ ۔ ارشاد احمد خان (ریڈیوگرافر)

سول ہسپتال ۔ کمالیہ ۔ بوٹے خان (,,)

سول ہسپتال ۔ گوجرہ ۔ (1) احمد خالد (,,)

(2) محمد شریف اختر (ایکسرے اٹینڈنٹ)

سول ہسپتال ۔ سمندری ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ۔ لائل پور

غلام محی الدین ۔ (ریڈیو گرافر) (1) ڈاکٹر عبدالحمید صابر ۔ ریڈیالوجسٹ

سول ہسپتال لوہ لیک سنگھ (2) بشیر احمد ۔ ریڈیوگرافر

محمد لطیف (ریڈیوگرافر) (3) اقبال پرویز ۔ ریڈیوگرافر

سول ہسپتال ۔ جڑانوالہ (4) محمد یاسین ۔ وارڈ سرونٹ

محمد اشرف ۔ ریڈیو گرافر

سول ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ۔ راولپنڈی

(1) ڈاکٹر مسعود عزیز ۔ انچارج محکمہ ایکسرے

(2) مسٹر جہاں داد ۔ ایکسرے اسسٹنٹ

(3) ریاست ۔ ایکسرے اٹینڈنٹ

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ۔ کہوٹہ

(1) چوہدری ارشاد حسین ۔ ریڈیوگرافر

سول ہسپتال گوجر خان

(1) ریڈیوگرافر کی تعیناتی میونسپل کمیٹی سے ٹی بی کلینک میں نہیں کی اور جگہ خالی ہے ۔

سول ہسپتال - مری

(1) شیر احمد - ایکسرے اسسٹنٹ

عزیز بھٹی شہید ہسپتال - گجرات

(1) ڈاکٹر امان الٰہی - ریڈیولوجسٹ

(2) سید اشفاق حسین شاہ - ریڈیو گرافر

سول ہسپتال - کھاریاں

(1) محمد رفیق - ریڈیو گرافر

سول ہسپتال - بھالیہ

(1) محمد بشیر ڈسپنسر ریڈیوگرافر کی ڈیوٹی سر انجام دے رہا ہے - اس ہسپتال میں کوئی ریڈیوگرافر نہیں ہے -

سول ہسپتال منڈی بہاؤالدین

(1) امتیاز قریشی - ریڈیوگرافر

ٹی بی سینی ٹوریم - ساہلی

(1) بشیر احمد - ریڈیوگرافر

(2) محمد اکرم - ڈارک روم اسسٹنٹ

(3) نیاز شاہ - ایکسرے اٹینڈنٹ

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال - جہلم

(1) خادم لال دین - ایکسرے اسسٹنٹ

سول ہسپتال - چکوال

(1) محمد عباس - ایکسرے ٹیکنیشن

سول ہسپتال ۔ پنڈ دادن خان

(1) محمد صدیق ۔ ایکسرے اسسٹنٹ

گورنمنٹ ٹی بی کلینک ۔ کھیوڑہ

منظور الہی ۔ ایکسرے اسسٹنٹ (حال ہی میں پلانٹ پر لگایا گیا ہے) ۔

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ۔ کیمبلپور

(1) مشتاق احمد ۔ ایکسرے اسسٹنٹ

سول ہسپتال ۔ فتح جنگ

غلام حسین ریڈیو گرافر کے واپس بلوچستان کی ملازمت میں جانے سے خالی پڑی ہے ۔

ٹی بی کلینک (ٹی بی ۔ ایسوسی ایشن) حضرو

(1) محمد بشیر ۔ ریڈیو گرافر

سول ہسپتال ۔ تلہ گنگ

(1) حافظ ارشاد ۔ ریڈیو گرافر

سول ہسپتال پنڈی گھیب

(1) سید اعجاز شاہ ۔ ریڈیو گرافر

سول ہسپتال ۔ حسن ابدال

(1) محمد اجمل ۔ ریڈیو گرافر (ڈسٹرکٹ کونسل کا ملازم ہے)

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ۔ حضرو

ہسپتال کی مکمل ہونے پر نیا ایکسرے پلانٹ لگایا جائے گا ۔

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال - ساہیوال

(1) ڈاکٹر سلیم بیگ مرزا - ریڈیولوجسٹ

(2) اعجاز احمد قریشی - ریڈیو گرافر

(3) ریڈیو گرافر کی ایک جگہ خالی ہے -

سول ہسپتال - پاک پتن

حامد حسین - ریڈیو گرافر

سول ہسپتال - دیپال پور

(1) محمد شفیع ریڈیو گرافر ٹی - بی کلینک پاکپٹن کام کر رہا ہے -

گورنمنٹ ٹی بی کلینک - پاک پتن

(1) ریڈیو گرافر کی جگہ خالی ہے -

سول ہسپتال - اوکاڑہ

(1) رانا نثار احمد - ریڈیو گرافر

سول ہسپتال - چیچہ وطنی

(1) محمد شریف - ریڈیو گرافر

سول ہسپتال - عارف والا

(1) نیاز احمد - ریڈیو گرافر

میونسپل کمیٹی ہسپتال - رینالہ خورد

ملازم کمیٹی سے رکھا جائے گا -

ٹی - بی کلینک ریڈکراس ساہی وال

(1) محفوظ علی ڈسپنسر بطور ریڈیا لوجسٹ کام کر رہا ہے -

ضلعی ہسپتال مظفر گڑھ
(1) ملک محمد حسین ۔ ریڈیو گرافر

گورنمنٹ ٹی ۔ بی کلینک ۔ مظفر گڑھ
(1) ملک محمد حسین ۔ ریڈیو گرافر

سول ہسپتال لیہ
(1) محمد نواز چیمہ ۔ ریڈیو گرافر

سول ہسپتال ۔ علی پور
(1) محمد قدیر ۔ ریڈیو گرافر

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ
(1) نذیر احمد ۔ ریڈیو گرافر

گورنمنٹ ٹی بی کلینک جھنگ
(1) عبدالوحید ۔ ریڈیو گرافر

سول ہسپتال ۔ چنیوٹ
(1) مہر غلام محمد ۔ ریڈیو گرافر

سول ہسپتال ۔ شور کوٹ
(1) غلام حیدر ۔ ریڈیو گرافر

گورنمنٹ ٹی بی کلینک ۔ چنیوٹ
(1) الطاف حسین ۔ ریڈیو گرافر

ضلعی ہسپتال ۔ ڈیرہ غازی خان
(1) محمد اسحاق ۔ ریڈیو گرافر

ٹی بی کلینک ڈیرہ غازی خان
(1) محمد اشرف ۔ ریڈیو گرافر

تحصیل ہسپتال - راجن پور

ریڈیو گرافر کی آسامی خالی پڑی ہے -

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال رحیم یار خان

(1) عبدالرشید بھٹی - ریڈیو گرافر

(2) مقبول احمد - ایکسرے ریٹنڈنٹ

سول ہسپتال - صادق آباد

(1) محمد ارشاد - ریڈیو گرافر

سول ہسپتال - خان پور

محمد ایوب صدیقی - ریڈیو گرافر

سول ہسپتال - لیاقت پور

(1) محمد افضل - ریو گرافر

گورنمنٹ ٹی بی کلینک - بہاولنگر

(1) محمد صدیق - ریڈیو گرافر

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال بہاولنگر

(1) ایس - ایم ظہور الحق

ریڈیو گرافر

سول ہسپتال - احمد پور شرقیہ

(1) سید غلام مجتبیٰ شاہ -

ریڈیو گرافر

سول ہسپتال - حاصل پور

(1) منظور حسین - ریڈیو گرافر

سول ہسپتال - چیچہ وطنی

(1) عبدالرزق - ریڈیوگرافر

سول ہسپتال ہارون آباد

(1) محمد امین رضا - ریڈیوگرافر

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال - گوجرانوالہ

(1) ڈاکٹر زہدہ خانم - ریڈیالوجسٹ

(2) محمد زبیر - ریڈیو گرافر

ٹی - بی کلینک - سول ہسپتال - حافظ آباد

(1) محمد شریف - ایکسرے اسسٹنٹ

سول ہسپتال - وزیر آباد

(1) ناصر احمد - ایکسرے اسسٹنٹ

ٹی - بی کلینک - وزیر آباد

(1) سردار علی - ایکسرے اسسٹنٹ

گورنمنٹ ٹی - بی ہسپتال - سرگودھا

(1) ملک محمد رفیق - ریڈیو گرافر

(2) محمد لقمان - ایکسرے اٹینڈنٹ (ڈارک روم اسسٹنٹ)

سول ہسپتال - بہاولپور

(1) منظور احمد - ریڈیو گرافر

سول ہسپتال - خوشاب

(1) محمد ظہیر - ریڈیو گرافر

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال - سرگودھا

(1) محمد شفیع - ریڈیو گرافر

(2) محمد انور بٹ - ریڈیو گرافر

تحصیل ہسپتال بھکر ضلع - میانوالی

(1) عبدالرشید - ریڈیو گرافر

تحصیل ہسپتال - فاروقآباد ضلع سرگودھا

(1) محمد اسلم - ریڈیو گرافر (جونیئر سکیل)

ٹی - وی ہسپتال بہاولپور

(1) ڈاکٹر عبدالحق نظامی - ریڈیالوجسٹ کلاس ون آفیسر سینئر

(2) اسسٹنٹ ریڈیالوجسٹ کلاس ون جونیئر کی جگہ خالی ہے

(3) مسٹر عنایت اللہ خان - ریڈیو گرافر کلاس III

(4) عبداسمیع لودھی - ,,

(5) محمد حسن - ,,

سول ہسپتال - خانیوال

(1) محمد سلیمان - ریڈیو گرافر

نشتر ہسپتال ملتان

(1) بشیر احمد - ریڈیو گرافر

(2) خلیل احمد - ,,

سول ہسپتال شجاع آباد

(1) تصدق حسین - ریڈیو گرافر

(3) عبدالغفور - ,,

سول ہسپتال میسلی

(1) منور حسین - ریڈیو گرافر

سول ہسپتال - وہاڑی

(1) غنی محمد - ریڈیو گرافر

سول ہسپتال - میاں چنوں

(1) محمد امیر خان - ریڈیو گرافر

سول ہسپتال بورے والا

شفیع اللہ خان - ریڈیو گرافر

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال - میانوالی

(1) مختار محمد شمیم - ریڈیو گرافر

(2) غلام حسین - ریڈیو گرافر

ٹی - بی - کلینک - عیسیٰ خیل

(1) مرید حسین - ریڈیو گرافر

سول ہسپتال - کالاباغ

(1) رفیع الدین - ریڈیو گرافر

(2) محبوب الحسن - ایکسرے اٹینڈنٹ

سول ہسپتال - بھکر

(1) امان اللہ خان - ریڈیو گرافر

ڈسٹرکٹ ہسپتال - سیالکوٹ

(1) ریڈیالوجسٹ کی جگہ خالی پڑی ہے - البتہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ خود ہی کام کرتے ہیں جو کہ خود ریڈیالوجسٹ ہیں -

(2) عبداسلام - ایکسرے اسسٹنٹ

ٹی - بی - کلینک - ڈسکہ

غلام دستگیر - ریڈیو گرافر

سول ہسپتال - ہسرور

محمد رفیق - ریڈیو گرافر

سول ہسپتال - نارووال

محمد اشرف قریشی - ریڈیو گرافر

ٹی - بی - کلینک - شکرگڑھ

مشرف نواز احمد - ریڈیو گرافر

فہرست

(بحوالہ غیر نشان زدہ سوال نمبر 74)

برائے جزو (الف) ، (ب) اور (ج) :

نمبر شمار	ضلع	نام ہسپتال بمعہ محل وقوع	نام میڈیکل آفسیر بمعہ قابلیت اور تنخواہ	تعداد بیرونی مریضان برائے سال 1971ء
1	2	3	4	5
1 -	لاہور	میو ہسپتال لاہور	(1) ڈاکٹر غلام نبی باجوہ - میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی - پی - ایچ ، ڈی - ایم ایس اے 2,200 روپیہ	481825
			(2) ڈاکٹر محمد اعجازالحسن چیف سرجن ایم بی بی ایس - ایف اے سی ایس 1,700 روپیہ	
			(3) ڈاکٹر رشید احمد میاں ریڈیولوجسٹ ایم بی بی ایس ڈی ایم آر ڈی ڈی ایم آر ٹی 1,600 روپیہ	
			(4) ڈاکٹر سید محمد مسعود ریڈیو تھراپیسٹ ایم بی بی ایس - ڈی ایم آر ٹی 1,600 روپیہ	

1	2	3	4	5
میو ہسپتال لاہور			(5) ڈاکٹر محمد رشید چوھدری بیورو سائیکیکٹرسٹ ایم بی بی ایس - ایم ڈی - ایف آر سی پی - ڈی پی ایم (لنڈن) 1,710 روپیہ	
			(6) ڈاکٹر مسز بلقیس اختر جمیل کلینکل پتھالوجسٹ ایم بی بی ایس - ڈی سی پی 850 روپیہ	
			(7) ڈاکٹر سید جعفر حسین جعفری کانسلٹنٹ سرجن ایم بی بی ایس - ڈی ایجی او ایف آر سی ایس -ایف اے سی ایس 1,000 روپیہ	
			(8) ڈاکٹر محمد خیر نواز کانسلٹنٹ فزیشن ایم بی بی ایس 700 روپیہ	
			(9) ڈاکٹر محمد معظم پتھالوجسٹ بھکان ایم بی بی ایس - ڈی آئی ایس ڈی سی پی - ایم آر سی 600 روپیہ	

1	2	3	4	5
		میو ہسپتال لاہور	(10) ڈاکٹر منظور چوہدری ایم بی بی ایس - ڈی اے 1,400 روپیہ	
			(11) ڈاکٹر امیر احمد خان ایم بی بی ایس - ڈی اے 1,600 روپیہ	
			(12) ڈاکٹر تنویر نعیم ایم بی بی ایس - ڈی اے 850 روپیہ	
			(13) ڈاکٹر سعیدالحق چوہدری سینئر رجسٹرار - بھہ وارڈ ایم بی بی ایس - ڈی سی ایچ 860 روپیہ	
			(14) ڈاکٹر عاصف ریاض قدیر سینئر رجسٹرار کاردک سرجری ایم بی بی ایس - ایم سی پی ایس 860 روپیہ	
			(15) ڈاکٹر غلام اکبر خان سینئر رجسٹرار ایسٹ سرجیکل ایم بی بی ایس - ایم ایس 885 روپیہ	

1	2	3	4	5
		میر ہسپتال لاہور	(16) ڈاکٹر دولت شاہ رجسٹرار نارتھ سرجیکل ایم بی بی ایس 735 روپیہ	
			(17) ڈاکٹر عبدالمجید رجسٹرار ویسٹ سرجیکل ایم بی بی ایس 835 روپیہ	
			(18) ڈاکٹر غلام عباس رجسٹرار ایسٹ سرجیکل ایم بی بی ایس 785 روپیہ	
			(19) ڈاکٹر غلام رسول رجسٹرار ساؤتھ سرجیکل ایم بی بی ایس 885 روپیہ	
			(20) ڈاکٹر جماعت علی رجسٹرار ایسٹ سرجیکل 900 روپیہ	
			(21) ڈاکٹر صفدر حسین صبغی رجسٹرار ویسٹ میڈیکل 785 روپیہ	

1	2	3	4	5
میو ہسپتال لاہور			(22) ڈاکٹر خالد لطیف رجسٹرار ساؤتھ میڈیکل ایم بی بی ایس - ڈی ٹی ایم ایس 835 روپیہ	
			(23) ڈاکٹر شفقت حسین ہاشمی رجسٹرار کارڈیالوجی ایم بی بی ایس 835 روپیہ	
			(24) ڈاکٹر غلام سرور رجسٹرار ریڈیم وارڈ ایم بی بی ایس - ڈی ایم آر ٹی 900 روپیہ	
			(25) ڈاکٹر مظفر حمید خان رجسٹرار - اے وی ایچ ایم بی بی ایس 835 روپیہ	
			(26) ڈاکٹر سبط الخیر رجسٹرار پرائیویٹ اور نیبلی وارڈ ایم بی بی ایس 685 روپیہ	
			(27) ڈاکٹر حبیب احمد رجسٹرار آئی وارڈ ایم بی بی ایس - ڈی او ایم ایس 850 روپیہ	

1	2	3	4	5
میو ہسپتال لاہور			(28) ڈاکٹر حسنہ ثریا سعید رجسٹ ار ای این ٹی ایم بی بی ایس 885 روپیہ	
			(29) ڈاکٹر عبدالوارث شیخ رجسٹرار چیسٹ وارڈ ایم بی بی ایس 85 روپیہ	
			(30) ڈاکٹر عبدالمالک شیخ رجسٹرار چیسٹ وارڈ ایم بی بی ایس 685 روپیہ	
			(31) ڈاکٹر عبدالطیف قریشی رجسٹرار بیالوجی ایم بی بی ایس 885 روپیہ	
			(32) ڈاکٹر محمود احمد ایم بی بی ایس رجسٹرار کارڈیک سرجری 685 روپیہ	
			(33) ڈاکٹر اعجازالحق قریشی ایم بی بی ایس رجسٹرار نیورو سرجری 735 روپیہ	

1	2	3	4	5
		میو ہسپتال لاہور	(34) ڈاکٹر منظورالحق ایم بی بی ایس رجسٹر ارسکن وارڈ 885 روپیہ	
			(35) ڈاکٹر برینس لال ایم بی بی ایس رجسٹرار نرالوجی 1050 روپیہ	
			(36) ڈاکٹر نسیم رضا ایم بی بی ایس رجسٹرار انیتھیزیا 900 روپیہ	
			(37) ڈاکٹر مسعود خورشید ایم بی بی ایس رجسٹرار انیتھزیا 950 روپیہ	
			(38) ڈاکٹر محمودہ پروین ایم بی بی ایس - ڈی جی او رجسٹرار انیتھزیا 835 روپیہ	
			(39) ڈاکٹر اے خان ایم بی بی ایس رجسٹرار انیتھیزیا 685 روپیہ	

1	2	3	4	5
میو ہسپتال لاہور			(40) ڈاکٹر محمد انور نعیم ایم بی بی ایس رجسٹرار ہڈی وارڈ 835 روپیہ	
			(41) ڈاکٹر مسز فہمیدہ وہل ایم بی بی ایس ڈی ایس ایچ - ایم بی ایم بی ایم سی پی ایس ایڈیشنل رجسٹرار بچہ وارڈ 900 روپیہ	
			(42) ڈاکٹر رفیع الدین قریشی ڈی ایم ایس - ایم بی بی ایس 1050 روپیہ	
			(43) ڈاکٹر محمد شفیع باجوہ ایم بی بی ایس ڈسپنسری سپرنٹنڈنٹ 835 روپیہ	
			(44) ڈاکٹر محمد جمیل احمد ایم بی بی ایس آر - ایم - او 835 روپیہ	

1	2	3	4	5
		میو ہسپتال لاہور	(45) ڈاکٹر ماجد حسین نوروز ایم بی بی ایس میڈیکل آفیسر بلڈ بنک 785 روپیہ	
			(46) ڈاکٹر سید محمد ظفر ایم بی بی ایس میڈیکل آفیسر بلڈ بنک 685 روپیہ	
			(47) ڈاکٹر محمد انوارالحق ایم بی بی ایس - ڈی ایم آر ٹی اسسٹنٹ ریڈیالوجسٹ 685 روپیہ	
			(48) ڈاکٹر محمد سلیم ملک ایم بی بی ایس - ڈی ایم آر ٹی اسسٹنٹ ریڈیالوجسٹ 1050 روپیہ	
			(49) ڈاکٹر محمد رفیق چوہدری ایم بی بی ایس انچارج C.O.D. 785 روپیہ	
			(50) ڈاکٹر محمد کلیم الدین ایم بی بی ایس - سی - ایم - او 800 روپیہ	

1	2	3	4	5
			(51) ڈاکٹر نذر محمد ایم بی بی ایس - سی - ایم - او 835 روپیہ	
			(52) ڈاکٹر محمد حنیف چوہدری ایم بی بی ایس - سی - ایم - او 685 روپیہ	
			(53) ڈاکٹر محمد اکرم طارق ایم بی بی ایس - سی - ایم - او 685 روپیہ	
			(54) ڈاکٹر اکرام الحق میری ایم بی بی ایس 885 روپیہ	
			(55) ڈاکٹر اسیمہ بی خان ایم بی بی ایس میڈیکل آفیسر - میڈیکل آؤٹ ڈور 1,000 روپیہ	
			(56) ڈاکٹر آفتاب احمد چوہدری میڈیکل آفیسر - میڈیکل آوٹ ڈور 885 روپیہ	
			(57) ڈاکٹر مسز نصر بشیر ایم بی بی ایس - ڈی ایم سی ایچ میڈیکل آفیسر سرجیکل آؤٹ ڈور 1350 روپیہ	
		سیو ہسپتال لاہور		

1	2	3	4	5
میو ہسپتال لاہور			(58) ڈاکٹر علی جواد حسین ایم بی بی ایس میڈیکل آفیسر سرجیکل آؤٹ ڈور	800 روپیہ
			(59) ڈاکٹر محمد اسلم بھٹی ایم بی بی ایس - ڈی او ایم ایس میڈیکل آفیسر سکن	885 روپیہ
			(60) ڈاکٹر محمد نواز چوہدری ایم بی بی ایس - ڈی او ایم ایس میڈیکل آفیسر سکن	735 روپیہ
			(61) ڈاکٹر نوازش علی بھٹہ ایم بی بی ایس - ڈی او آر سی ایس میڈیکل آفیسر (آئی)	1050 روپیہ
			(62) ڈاکٹر محمد افضل شیخ ایم بی بی ایس میڈیکل آفیسر	885 روپیہ
			(63) ڈاکٹر غلام مرتضےٰ ایم بی بی ایس میڈیکل آفیسر (ہڈی)	685 روپیہ

1	2	3	4	5
میو ہسپتال لاہور			(64) ڈاکٹر طالب حسین ایم بی بی ایس میڈیکل آفیسر (یورالوجی) 685 روپیہ	
			(65) ڈاکٹر جمیل محمود ایم بی بی ایس میڈیکل آفیسر (ذیابیطیس) 885 روپیہ	
			(66) ڈاکٹر عزیز احمد ایم بی بی ایس - ڈی ایل او میڈیکل آفیسر (نیروسرجری) 885 روپیہ	
			(67) ڈاکٹر مسز منور سلطانہ ایم بی بی ایس - ڈی او جی میڈیکل آفیسر (استھا) 800 روپیہ	
			(68) ڈاکٹر سعید احمد میاں ایم بی بی ایس میڈیکل آفیسر (چلڈرن) 785 روپیہ	
			(69) ڈاکٹر طاہرہ رفعت ایم بی بی ایس میڈیکل آفیسر (ایم آئی روم) 735 روپیہ	

1	2	3	4	5
		میو ہسپتال لاہور	(70) ڈاکٹر عبدالغفور قمبر ایم بی بی ایس میڈیکل آفیسر (وی او ڈی) 735 روپیہ	
			(71) ڈاکٹر مسز عذرا ملک ایم بی بی ایس میڈیکل آفیسر (ای ایس ٹی) 735 روپیہ	
			(72) ڈاکٹر تنویر حسین سید بی ۔ ڈی ۔ ایس ڈینٹل سرجن 835 روپیہ	
			(73) ڈاکٹر انعام الحق میاں ایم بی بی ایس ہاؤس سرجن .A.V.H 835 روپیہ	
			(74) ڈاکٹر سعید احمد ایم بی بی ایس ہاؤس سرجن .A.V.H 885 روپیہ	
			(75) ڈاکٹر مس فرزانہ اکبر ایم بی بی ایس ایم ۔ او (P&F) 685 روپیہ	

1	2	3	4	5
			(76) ڈاکٹر مسز نعیم پرویز ایم بی بی ایس انیتھیٹسٹ 850 روپیہ	
2 ۔	لاہور جنرل ہسپتال کوٹ لکھپت فیروزپور روڈ ۔ لاہور	(1) ڈاکٹر انیس احمد قریشی ایم بی بی ایس ۔ ڈی ایل او ڈی جی ایچ 1200 روپیہ		62875
			(2) ڈاکٹر نذیر احمد ایم بی بی ایس ۔ ڈی ایم آر ڈی 850 روپیہ	
			(3) ڈاکٹر مسز مختار رشید مرزا ایم بی بی ایس 885 روپیہ	
			(4) ڈاکٹر مشتاق احمد ضیا ایم بی بی ایس 1000 روپیہ	
			(5) ڈاکٹر مس نجمہ فضل ایم بی بی ایس تنخواہ نا معلوم	
			(6) ڈاکٹر طارق مسعود نجمی ایم بی بی ایس 835 روپیہ	

1	2	3	4	5
		لاہور جنرل ہسپتال کوٹ لکھپت فیروز پور روڈ لاہور	(7) ڈاکٹر مسز مقصود ریاض بھٹی ایم بی بی ایس 1000 روپیہ (8) ڈاکٹر سلیم قیصرہ ایم بی بی ایس 685 روپیہ (9) ڈاکٹر سجاد حسین شیخ ایم بی بی ایس تنخواہ نامعلوم (10) ڈاکٹر عصمت عطا ایم بی بی ایس 685 روپیہ (11) ڈاکٹر محمد اشرف ایم بی بی ایس 730 روپیہ (12) ڈاکٹر منیرہ حلیم ایم بی بی ایس 685 روپیہ (13) ڈاکٹر محمد شریف ایم بی بی ایس 900 روپیہ (14) ڈاکٹر محمد صدیق ایم بی بی ایس تنخواہ نا معلوم	

1	2	3	4	5
		لاہور جنرل ہسپتال کوٹ لکھپت	(15) ڈاکٹر جاوید مجید میاں ایم بی بی ایس 900 روپیہ	
			(16) ڈاکٹر محمد خان صابری ایم بی بی ایس 390 روپیہ	
			(17) ڈاکٹر مسز عاقلہ شریف ایل ایس ایم ایف 350 روپیہ	
3	پنجاب ڈینٹل ہسپتال راوی روڈ نزد بادشاہی مسجد لاہور		(1) ڈاکٹر حیدر ترمذی سپرنٹنڈنٹ پرنسپل 1920 روپیہ	26035
			(2) ڈاکٹر ہمایوں اختر پروفیسر 1625 روپیہ	
			(3) ڈاکٹر محمد سلیم چیمہ پروفیسر 1525 روپیہ	
			(4) ڈاکٹر بشیر احمد یزدانی پروفیسر 1450 روپیہ	
			(5) ڈاکٹر مظہرالحق قریشی اسسٹنٹ پروفیسر 850 روپیہ	

1	2	3	4	5
پنجاب ڈینٹل ہسپتال راوی روڈ نزد بادشاہی مسجد لاہور			(6) ڈاکٹر محمد طیب ڈیمانسٹریٹر 650 روپیہ	
			(7) ڈاکٹر بشیر احمد ،، 650 روپیہ	
			(8) ڈاکٹر عبدل ارشاد بٹ ،، 700 روپیہ	
			(9) ڈاکٹر عتیق احمد شیخ ،، 450 روپیہ	
			(10) ڈاکٹر طارق زمان احمد ،، 700 روپیہ	
			(11) ڈاکٹر شفیق احمد ،، 650 روپیہ	
			(12) ڈاکٹر فرخندہ رفیق ،، 450 روپیہ	
			(13) ڈاکٹر طاہرہ نسیم ۔ ڈیمانسٹریٹر 450 روپیہ	
			(14) ڈاکٹر محمود اختر ڈیانسیٹریز 800 روپیہ	
			(15) ڈاکٹر محمد عارف ملک ڈیانسیٹریز 450 روپیہ	
			(16) ڈاکٹر امان الرحمن ڈیانسیٹریز 450 روپیہ	

1	2	3	4	5
4	سروسز ہسپتال گلبرگ روڈ لاہور		(1) ڈاکٹر ایم ایم حسینی ایم بی بی ایس - ایم سی پی ایل آر سی پی - ڈی ٹی ایم ایچ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ 1700 روپیہ (2) ڈاکٹر حاجی عنایت اللہ ایم بی بی ایس - ایم ڈی فزیشن 1700 روپیہ (3) ڈاکٹر ریاض مصطفےٰ سید ایم بی بی ایس - ایم ایس ایف آر سی ایس سرجن 1600 روپیہ (4) ڈاکٹر سید امتیاز حسین بخاری ایم بی بی ایس - ڈی او ماہر امراض چشم 1375 روپیہ (5) ڈاکٹر رفیق چوہدری ایم بی بی ایس - ڈی جی او ڈی سی ایچ ڈائٹا کانوجسٹ 1800 روپیہ	1,46,911

1	2	3	4	5
	سروسز ہسپتال		(6) ڈاکٹر عبدالوحید ایم بی بی ایس - پی سی پی ایس ماہر امراض بچگان 850 روپیہ	
			(7) ڈاکٹر محمد حمید ہاشمی ایم بی بی ایس - ڈی ایم آر ای ڈی ایم آر ٹی 1375 روپیہ	
			(8) ڈاکٹر مسز ریحانہ افضل ایم بی بی ایس - ڈی اے انستھیٹک 1000 روپیہ	
			(9) ڈاکٹر نورالحسن شیخ ایم بی بی ایس - ڈی ایل و ای ایل ٹی سرجن 1625 روپیہ	
			(10) ڈاکٹر فاروق احمد خاں ایم بی بی ایس - ڈی جی ایچ ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ 1000 روپیہ	
			(11) ڈاکٹر محمد یعقوب جعفر میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس 735 روپیہ	

1	2	3	4	5
			(12) ڈاکٹر محمد امین میڈیکل آفیر ایم بی بی ایس 685 روپیہ	
		سروسز ہسپتال	(13) ڈاکٹر شجاع الدین اختر بھٹی میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس 850 روپیہ	
			(14) ڈاکٹر محمد زبیر میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس 585 روپیہ	
			(15) ڈاکٹر مسز خالدہ افضل میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس 700 روپیہ	
			(16) ڈاکٹر مسز نسرین سجاد میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس 585 روپیہ	
			(17) ڈاکٹر مسز ثریا سنبل میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس 800 روپیہ	

1	2	3	4	5
		سروسز ہسپتال	(18) ڈاکٹر مسز نسرین اے رانا میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس 980 روپیہ	
			(19) ڈاکٹر امجد عزیز ایم بی بی ایس ہاؤس فزیشن 385 روپیہ	
			(20) ڈاکٹر ضیاالرحمن ایم بی بی ایس ہاؤس فزیشن 385 روپیہ	
			(21) ڈاکٹر آصف صادق ایم بی بی ایس ہاؤس سرجن 385 روپیہ	
			(22) ڈاکٹر جاوید احمد ایم بی بی ایس ہاؤس سرجن 385 روپیہ	
			(23) ڈاکٹر سعید احمد ایم بی بی ایس ہاؤس سرجن 385 روپیہ	

1	2	3	4	5
		سروسز ہسپتال	(24) ڈاکٹر مرزا سیال حسین ایم بی بی ایس ہاؤس سرجن 385 روپیہ	
5	۔	وحدت کالونی مردانہ ڈسپنسری ۔ لاہور	(25) ڈاکٹر حافظ مشتاق احمد ایم بی بی ایس	
6	۔	وحدت کالونی زنانہ ڈسپنسری ۔ لاہور	(26) ڈاکٹر مسز ہزارہ بیگم ایم بی بی ایس 950 روپیہ	
7	۔	چوبرجی گارڈن سٹیٹ مردانہ ڈسپنسری لاہور	(27) ڈاکٹر شکر الٰہی میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس ۔ ڈی سی ایچ 800 روپیہ	26760
8	۔	چوبرجی گارڈن سٹیٹ زنانہ ڈسپنسری لاہور	(28) ڈاکٹر مسز عاصمہ مسعود ویمن میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس 750 روپیہ	17258
9	۔	ازبیگیش ڈسپنسری مظفرپورہ لاہور	(29) ڈاکٹر عبد الفضل میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس 600 روپیہ	8506
10	۔	سول سیکریٹریٹ ڈسپنسری لاہور	(30) ڈاکٹر عبد [illegible] میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس 750 روپیہ	33609

1	2	3	4	5
11 ۔ پی سی نورٹ ڈسپنسری لاہور		(31) ڈاکٹر اشفاق احمد میڈیکل آفیسر (پارٹ ٹائم) ایم بی بی ایس 600 روپیہ		8440
12 ۔ گورنمنٹ کالج ڈسپنسری لاہور		(32) ڈاکٹر شبیر احمد جعفری میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس 60 روپیہ		25145
13 ۔ قربان لائن پولیس ہسپتال لاہور		(33) ڈاکٹر کرم علی شاہ اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر ایل ایس ایم ایف 530 روپیہ		13686
14 ۔ گورنر ہاؤس ڈسپنسری لاہور		(34) ڈاکٹر کیپٹن سعید احمد میڈیکل آفیسر ایل ایس ایم ایف 544 روپیہ		22697
15 ۔ ستلج رینجرز ہسپتال غازی روڈ لاہور کینٹ		(35) یہ ہسپتال رینجرز کے زیر انتظام ہے ڈسپنسر ۔ خاکروب وغیرہ سروسز ہسپتال کی طرف سے لگائے جاتے ہیں اور ڈاکٹر رینجرز کے محکمہ سے تنخواہ لیتے ہیں ۔		10323
16 ۔ پولیس ہسپتال قلعہ گوجر سنگھ لاہور		(36) ڈاکٹر خالد پرویز ایم بی بی ایس میڈیکل آفیسر 600 روپیہ		15461

1	2	3	4	5
17	ٹاؤن شپ ڈسپنسری لاہور		(37) اس ڈسپنسری ایک پیلتھ انچارج ٹیکنیشن ہے اس کی منظوری 31 جولائی 1973 ہے	
18	سروسز ہسپتال لاہور		(38) ڈاکٹر مسز رضیہ سلطانہ ہتھالوجسٹ ایم بی بی ایس 800 روپیہ	
			(39) ڈاکٹر فاروق احمد شاہ جی ڈی ایس ڈینٹل سرجن 700 روپیہ	
19	لیڈی ولنگڈن ہسپتال راوی روڈ لاہور		(1) ڈاکٹر نور احمد سیال ایم بی بی ایس - ایف سی پی - ایس ایف آر - سی ایس ایف آر بی - سی او پی	38570
			(2) ڈاکٹر اے ایس یوسف ایم بی بی ایس - ایم ایس آئی سی ایس ایف سی پی ایس ایف آر سی او پی پروفیسر	
			(3) ڈاکٹر بشارت حبیب ایم بی بی ایس ڈی پی او - ایف آر سی او جی اسسٹنٹ پروفیسر	

1	2	3	4	5
		لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور	(4) ڈاکٹر فخرالنسا - ایم بی بی ایس ڈی جی او - ایف آر سی او جی اسسٹنٹ پروفیسر	
			(5) ڈاکٹر عبدالحمید ایم بی بی ایس انٹرنیٹ 850 روپیہ	
			(6) ڈاکٹر ظہور احمد ایم بی بی ایس - ایف سی پی ایس 860 روپیہ	
			(7) ڈاکٹر محمد اقبال ایم بی بی ایس - ریڈیالوجسٹ 235 روپیہ	
			(8) ڈاکٹر افروز مسعود ایم بی بی ایس ریڈیالوجسٹ میڈیکل آفیسر 950 روپیہ	
			(9) ڈاکٹر سعیدہ آفیسر ظفر ایم بی بی ایس وومن میڈیکل آفیسر 1200 روپیہ	
			(10) ڈاکٹر رشیدہ چوہدری ایم بی بی ایس - رجسٹرار 900 روپیہ	

1	2	3	4	5
		لیڈی ولنڈن ہسپتال لاہور	(11) ڈاکٹر نرگس ریحانہ رجسٹرار ایم بی بی ایس 685 روپیہ	
			(12) ڈاکٹر محمد خالد انیستھیٹ ایم بی بی ایس 785 روپیہ	
			(13) ڈاکٹر طلعت اکرم اسسٹنٹ انیتھسٹیٹ ایم بی بی ایس 500 روپیہ	
			(14) ڈاکٹر خدیجہ حفیظ کانٹلٹی میڈیکل آفیسر 785 روپیہ	
		20 ۔ گورنمنٹ ماڈل چیسٹ کلینک 6-پنچ محل روڈ ۔ لاہور	(1) ڈاکٹر مسز نسرین منیر لیڈی میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس ۔ ڈی ٹی سی ڈی 950 روپیہ	8519
		21 ۔ گورنمنٹ مینٹل ہسپتال گلبرگ روڈ ۔ لاہور	(1) ڈاکٹر سیف اللہ خان ایڈمنسٹریٹو آفیسر ایم بی بی ایس ۔ ڈی جی ایم ۔ آر سی پی آر سی ایس 1800 روپیہ	2313

1	2	3	4	5
		گورنمنٹ سینٹل ہسپتال	(2) ڈاکٹر ایم اے اے عزیز میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ایم بی بی ایس - ڈی پی ایم ایم آر جی 1710 روپیہ	
			(3) ڈاکٹر اعجاز حیدر سائیکاٹرسٹ جی اے ڈی پی ایم پی ایچ ڈی ایم آر سی 1,050 روپیہ	
			(4) ڈاکٹر منصور حسین دمونہ ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ایل ایس ایم ایف 850 روپیہ	
			(5) ڈاکٹر فرید بخش شمسی میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس 585 روپیہ	
			(6) ڈاکٹر مسز شمیم مجید وومنز میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس 800 روپیہ	
			(7) ڈاکٹر محمد قدیر چوہدری اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر ایل ایس ایم ایف 325 روپیہ	

1	2	3	4	5
		گورنمنٹ سینٹل ہسپتال	(8) ڈاکٹر سعید جعفر وومن اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر ایل ایس ایم ایف 390 روپیہ	
			(9) ڈاکٹر محمد ابراہیم اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر ایل ایس ایم ایف 515 روپیہ	
			(10) ڈاکٹر محمد یوسف اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر ایل ایس ایم ایف 515 روپیہ	
			(11) ڈاکٹر مس ذکیہ ممتاز وومن اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر ایل ایس ایم ایف 408 روپیہ	
22	۔ سول ہسپتال چونیاں	(1) ڈاکٹر نسیم احمد فضلی ایم بی بی ایس ۔ ڈی او ایم ایس 800 روپیہ		23221
23	۔ گورنمنٹ رورل ڈسپنسری بھائی پھیرو	(2) ڈاکٹر محمد رفیع چوہدری ایم بی بی ایس 650 روپیہ		27468
24	۔ گورنمنٹ رورل ڈسپنسری کنگن پور	(3) ڈاکٹر محمد عطا اللہ خان ایم بی بی ایس 550 روپیہ		3908

1	2	3	4	5
25 ۔ گورنمنٹ رورل ڈسپنسری وان رادھا رام			—	9431
26 ۔ گورنمنٹ رورل ڈسپنسری رام تھمن			—	8480
27 ۔ فارسٹ ڈسپنسری چھانگامانگا			—	6614
28 ۔ کنال ڈسپنسری بلوکی			—	5486
29 ۔ کنال ڈسپنسری کھڈیاں			—	4390
30 ۔ کنال ڈسپنسری بیدیاں			—	3318
31 ۔ گورنمنٹ ٹی بی کلینک پتوکی			(4) ڈاکٹر محمد لطیف قریشی ایم بی بی ایس 650 روپیہ	2235
23 ۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال شیخوپورہ		(1) ڈاکٹر بشیر احمد کیانی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ایم بی بی ایس ۔ ڈی سی ایچ 1450 روپیہ		70274
		(2) ڈاکٹر محمد یوسف چوہدری سرجن ایم بی بی ایس ۔ ایف آر سی ایس 1000 روپیہ		
		(3) ڈاکٹر محمد اسلم بسرا میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس 650 روپیہ		

1	2	3	4	5	6
		ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال شیخوپورہ	(4) ڈاکٹر انوار محی الدین میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس 650 روپیہ		
			(5) ڈاکٹر مسز زاہدہ لیڈی ڈاکٹر ایم بی بی ایس 900 روپیہ		
			(6) ڈاکٹر غلام رسول ڈینٹل سرجن بی ڈی ایس 700 روپیہ		
		33 ۔ پولیس ہسپتال شیخوپورہ شہر	—		5255
		34 ۔ جیل ہسپتال شیخوپورہ شہر	—		9880
		35 ۔ ٹی بی ہسپتال شیخوپورہ شہر	(7) ڈاکٹر مسز شمیم منظور لیڈی ڈاکٹر ایم بی بی ایس 700 روپیہ	صرف داخل شدہ مریضوں کے لیے	
		36 ۔ سول ہسپتال ننکانہ صاحب	(8) ڈاکٹر عبدالرزاق ایم بی بی ایس 600 روپیہ		61019
			(9) ڈاکٹر منزہ انیس وومن میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس 650 روپیہ		

1	2	3	4	5
37 ۔ سول ڈسپنسری نیازبیگ ضلع شیخوپورہ	(10)	ڈاکٹر عبدالغفور رضا ایل ایس ایم ایف 395 روپیہ		32871
38 ۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری برج اٹاری ضلع شیخوپورہ		جگہ خالی ہے		38515
39 ۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری پکھیالہ ضلع شیخوپورہ		،،		16198
40 ۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری تاتھا ضلع شیخوپورہ	(11)	ڈاکٹر سردار محمد ایم بی بی ایس 550 روپیہ		12133
41 ۔ گورنمنٹ رورل ڈسپنسری بڑا گھر ضلع شیخوپورہ		جگہ خالی ہے		17927
42 ۔ گورنمنٹ سول ڈسپنسری دآیاں ضلع شیخوپورہ		،،		11231
43 ۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال گوجرانوالہ	(1)	ڈاکٹر حاجی محمد رشید میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ایم بی بی ایس ۔ ڈی او ایم ایس 1350 روپیہ		91731
	(2)	ڈاکٹر خالد محمود بٹ سرجن ایم بی بی ایس ۔ ایف آر سی ایس 750 روپیہ		

1	2	3	4	5
		ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجرانوالہ	(3) ڈاکٹر الطاف بشیر ایم بی بی ایس - ڈی روٹ آر سی او جی 750 روپیہ	
			(4) ڈاکٹر نور احمد باجوہ میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
			(5) ڈاکٹر زاہدہ خانم ریڈیالوجسٹ ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
			(6) ڈاکٹر عبدالصمد ڈینٹل سرجن بی ڈی ایس 506 روپیہ	
44	- پولیس ہسپتال گوجرانوالہ	ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے		9478
45	- جیل ہسپتال گوجرانوالہ	,,		
46	- سول ہسپتال وزیر آباد	(7) ڈاکٹر محمد اقبال چدھڑ ایم بی بی ایس 700 روپیہ		58117
47	- سول ہسپتال حافظ آباد	(8) ڈاکٹر محمد صادق ایم بی بی ایس 700 روپیہ		47571
48	- گورنمنٹ رورل ڈسپنسری ککھڑ	(9) ڈاکٹر سلطان احمد ایم بی بی ایس 650 روپیہ		43636

1	2	3	4	5
49	گورنمنٹ رورل ڈسپنسری واہلہ		(10) ڈاکٹر محمد ارشاد ایم بی بی ایس 700 روپیہ	22886
50	گورنمنٹ رورل ڈسپنسری پربوکی		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	14948
51	گورنمنٹ رورل ڈسپنسری سکھیکی		(11) ڈاکٹر قرار حیدر ایم بی بی ایس 700 روپیہ	20159
52	گورنمنٹ رورل ڈسپنسری جلالپور بھٹیاں		(12) ڈاکٹر طالب حسین ایم بی بی ایس 650 روپیہ	20484
53	گورنمنٹ رورل ڈسپنسری کواونارڈ		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	14789
54	گورنمنٹ رورل ڈسپنسری کوٹ نانگ		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	10344
55	گورنمنٹ سول ڈسپنسری احمد نگر		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	23544
56	گورنمنٹ ٹی بی کلینک وزیر آباد		(13) ڈاکٹر اشرف علی ایم بی بی ایس 650 روپیہ	11662
57	گورنمنٹ ٹی بی کلینک حافظ آباد		(14) ڈاکٹر محمد صادق ایم بی بی ایس 700 روپیہ	19330

1	2	3	4	5
58 - علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ			(1) ڈاکٹر سید شوکت علی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ایم بی بی ایس - ڈی جی ایچ ڈی ایم آر ڈی 1,225 روپیہ (2) ڈاکٹر شوکت حسین زبری سرجن ایم بی بی ایس - ایم ایس 1,600 روپیہ (3) ڈاکٹر محمد اقبال فزیشن 1,225 روپیہ (4) ڈاکٹر کرم حسین شیخ میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس 750 روپیہ (5) ڈاکٹر محمد اسلم بھٹی میڈیکل آفیسر 650 روپیہ (6) ڈاکٹر محمد یونس چغتائی میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس 650 روپیہ (7) ڈاکٹر محمد ایوب پیتھالوجسٹ ایم بی بی ایس - ڈی سی پی 700 روپیہ	50350

1	2	3	4	5
			(8) ڈاکٹر عبدالصمد ڈینٹل سرجن بی ڈی ایس 600 روپیہ	
			(9) ڈاکٹر رضیہ اقبال قریشی وومن میڈیکل آفسر ایم بی بی ایس - ڈی آر سی او جی ایف آر سی ایس 650 روپیہ	
59	ویمن چلڈرن ہسپتال سیالکوٹ		(10) ڈاکٹر مس خدیجہ عبداللہ ایم بی بی ایس 650 روپیہ	28724
60	پولیس ہسپتال سیالکوٹ		(11) ڈاکٹر اختر شفیق چیمہ ایم بی بی ایس صرف 150 روپیہ الاؤنس تنخواہ محکمہ جیل دیتا ہے۔	5214
61	سول ہسپتال ڈسکہ		(12) حافظ عبدالطیف ایم بی بی ایس ڈی او 00: روپیہ	
62	سول ہسپتال پسرور		(13) ڈاکٹر عبدالرحیم ایم بی بی ایس 450 روپیہ	
63	سول ہسپتال نارووال		(14) ڈاکٹر عبدالجبار ایم بی بی ایس 550 روپیہ	

1	2	3	4	5
64 ۔ سول ہسپتال	شکر گڑھ		(15) ڈاکٹر محمد یوسف فاروق ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
65 ۔ رورل ڈسپنسری	گھونیکے ضلع سیالکوٹ		(16) ڈاکٹر ریاض احمد ایم بی بی ایس 700 روپیہ	
66 ۔ رورل ڈسپنسری	سبڑیال ضلع سیالکوٹ		(17) ڈاکٹر فاروق احمد ایم بی بی ایس 700 روپیہ	
67 ۔ رورل ڈسپنسری	فیگڑی ضلع سیالکوٹ		(18) ڈاکٹر محمد حسین ایم بی بی ایس 700 روپیہ	
68 ۔ سول ہسپتال	ظفر وال ضلع سیالکوٹ		(19) ڈاکٹر عبدالخالق ایم بی بی ایس 800 روپیہ	
69 ۔ ٹی بی کلینک	ڈسکہ ضلع سیالکوٹ		ڈاکٹر نہیں ہے ڈسپنسر کام کرتا ہے	
70 ۔ ٹی بی کلینک	شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ		ڈاکٹر نہیں ہے ڈسپنسر کام کرتا ہے	
71 ۔ کینال ڈسپنسری	مرالہ ضلع سیالکوٹ		ڈاکٹر نہیں ہے ڈسپنسر کام کرتا ہے	
72 ۔ کینال ڈسپنسری	سرالوالی ضلع سیالکوٹ		ڈاکٹر نہیں ہے ڈسپنسر کام کرتا ہے	

1	2	3	4	5
73 -	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال راجہ بازار راولپنڈی		(1) ڈاکٹر نصیر احمد قریشی ایم آر سی پی - ٹی ڈی ڈی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی ٹی ایم اینڈ ایچ 1525 روپیہ (2) ڈاکٹر فضل الرحمان ایم بی بی ایس ایم ڈی 1300 روپیہ (3) ڈاکٹر ریاض محمود ایم بی بی ایس - ڈی او ایم ایس 850 روپیہ (4) ڈاکٹر امان اللہ ایم بی بی ایس - ایف آر سی ایس 1035 روپیہ (5) ڈاکٹر مسعود عزیز ایم بی بی ایس - ڈی ایم آر ڈی 700 روپیہ (6) ڈاکٹر عبدالغفار ایم بی بی ایس - ڈی سی پی 750 روپیہ (7) ڈاکٹر سلیم اقبال بھٹہ ایم بی بی ایس - ڈی ایل او 1225 روپیہ (8) ڈاکٹر امان اللہ ایم بی بی ایس 550 روپیہ	1,18,000

1	2	3	4	5
	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال راجہ بازار راولپنڈی		(9) ڈاکٹر عبدالمجید ایم بی بی ایس 1050 روپیہ	
			(10) ڈاکٹر عبدالعلیم ایم بی بی ایس	
			(11) ڈاکٹر ظفر اقبال بھٹہ ایم بی بی ایس 1050 روپیہ	
			(12) محمد طاہر انیس ایم بی بی ایس ڈی اے 850 روپیہ	
			(13) ڈاکٹر سعیدہ امین ایم بی بی ایس 700 روپیہ	
			(14) ڈاکٹر جمیلہ لودھی ایم بی بی ایس 800 روپیہ	
			(15) ڈاکٹر کلثوم سلیم ایم بی بی ایس - ڈی ڈی ایس 500 روپیہ	
74	- پولیس ہسپتال راولپنڈی	ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے		6840
75	-گورنمنٹ ٹی بی سینیٹوریم سامبلی	(16) ڈاکٹر ارشاد محمد قریشی ایم بی بی ایس - ٹی ڈی ڈی 1350 روپیہ		19270

1	2	3	4	5
			(17) ڈاکٹر حسن عباس ایم بی بی ایس - ڈی ٹی سی ڈی 750 روپیہ	
			(18) ڈاکٹر مرزا ضمیر اختر ایم بی بی ایس 800 روپیہ	
			(19) ڈاکٹر رضیہ خانم ایم بی بی ایس 850 روپیہ	
72	تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کہوٹہ		(20) ڈاکٹر رفاق احمد اسماعیل ایم بی بی ایس 650 روپیہ	67084
			(21) ڈاکٹر مسز رفاق احمد ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
77	سول ہسپتال مری		(22) ڈاکٹر ریاض خالق ایم بی بی ایس 650 روپیہ	16933
			(23) ڈاکٹر مسز ریاض خالق 600 روپیہ	
78	پولیس ٹریننگ ہسپتال سہالہ		(24) ڈاکٹر آغا محمد ظفر 600 روپیہ	11235
79	لارنس کالج ہسپتال گھوڑا گلی مری		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	7646

1	2	3	4	5
80		۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری کوری	ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	5199
81		۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری چکری	ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	8491
82		گورنمنٹ رورل ڈسپنسری سکھو	ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	19979
83		۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری مٹور	ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	13117
84		۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری کلر	ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	8815
85		۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری کوٹلی	ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	10495
86		۔گورنمنٹ موبائل ڈسپنسری	ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	11561
87		۔ عزیز بھٹی شہید ہسپتال گجرات	(1) ڈاکٹر راجہ سلطان محمود میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ایم بی بی ایس ۔ ڈی پی ایچ ڈی سی ایچ 1300 روپیہ	71137
			(2) ڈاکٹر مجید الطاف حسین رٹھور سرجیکل سپشلسٹ ایم بی بی ایس ایف آئی سی ایس ایف آر سی ایس 750 روپیہ	

1	2	3	4	5
			(3) ڈاکٹر محبوب ربانی ایم بی بی ایس 700 روپیہ	
			(4) ڈاکٹر نذیر احمد ایم بی بی ایس 700 روپیہ	
			(5) ڈاکٹر اقبال بانو ایم بی بی ایس 700 روپیہ	
			(6) ڈاکٹر محمد سمیع طارق ایم بی بی ایس پیتھالوجسٹ 600 روپے	
			(7) ڈاکٹر سولومان الٰہی ایم بی بی ایس ریڈیالوجسٹ 650 روپیہ	
			(8) ڈاکٹر مبارک علی ڈینٹل سرجن بی ڈی ایس 450 روپیہ	
88	سول ہسپتال کھاریاں ضلع گجرات		(9) ڈاکٹر غیور عالم ایم بی بی ایس 550 روپیہ	22086
		عزیز بھٹی شہید ہسپتال گجرات		

1	2	3	4	5
			(10) ڈاکٹر مسز شمیم شریف ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
89	سول ہسپتال پھالیہ		(11) ڈاکٹر نذیر احمد انور ایم بی بی ایس (12) ڈاکٹر رشید احمد ایم بی بی ایس 650 روپیہ	28249
90	پولیس ہسپتال گجرات		جگہ خالی ہے	1782
91	کنال ڈسپنسری رسول تحصیل پھالیہ		(13) ڈاکٹر غلام عباس چودھری ایم بی بی ایس 500 روپیہ	13356
92	کنال ڈسپنسری واسو تحصیل پھالیہ		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	4520
93	کنال ڈسپنسری راجر تحصیل کھاریاں		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	5067
94	گورنمنٹ سکول آف انجنیرنگ ڈسپنسری رسول تحصیل پھالیہ		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	10376
95	جہلم ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال جہلم		(1) ڈاکٹر محمد اکرام قریشی ایم بی بی ایس 1300 روپیہ (2) ڈاکٹر محمد عالم قریشی ایم بی بی ایس - ایف آر سی ایس 1375 روپیہ	16735

1	2	3	4	5
		ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال جہلم	(3) ڈاکٹر منصب علی ایم بی بی ایس 850 روپیہ	
			(4) ڈاکٹر محمد ارشاد اعوان ایم بی بی ایس 750 روپیہ	
			(5) ڈاکٹر ابرار الٰہی ملک ایم بی بی ایس 700 روپیہ	
			(6) ڈاکٹر فدا حسین مرزا ایم بی بی ایس 800 روپیہ	
			(7) ڈاکٹر زبیدہ خاتون ایم بی بی ایس 950 روپیہ	
			(8) ڈاکٹر تاج بی‌بی ایم بی بی ایس 950 روپیہ	
		زنانہ و بچگانہ ہسپتال جہلم	—	24991
		پولیس ہسپتال	—	4472
		سول ہسپتال ۔ پنڈ دادنخان	(9) ڈاکٹر نصیر احمد قریشی ایم بی بی ایس 450 روپیہ	40460

1	2	3	4	5
			(10) ڈاکٹر نسیم اختر ایم بی بی ایس 450 روپیہ	
99	۔ سالٹ مائنز ہسپتال کھیوڑہ		(11) لیڈی ڈاکٹر رقیہ یوسف ایم بی بی ایس 450 روپیہ	68361
100	۔ کول مائنیز ہسپتال چوھا سیدن شاہ		(12) ڈاکٹر بی اے قریشی ایم بی بی ایس 405 روپیہ	20404
101	۔ واپڈا ہسپتال منگلا		(13) ڈاکٹر انعام الحق ایم بی بی ایس 450 روپیہ	14343
			(14) ڈاکٹر مقبول احمد ایم بی بی ایس 450 روپیہ	
102	۔ ٹی بی کلینک کھیوڑہ		(15) ڈاکٹر محمد شریف قریشی ایم بی بی ایس 450 روپیہ	6221
103	۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری خورد ضلع جہلم		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	19165
104	۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری بڑگواہ ضلع جہلم		،،	16229
105	۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری لہڑی ضلع جہلم		،،	10402
106	۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری گڈاوی ضلع جہلم		،،	—
107	۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری جنڈ ضلع جہلم		،،	6 67
108	۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری بھون ضلع جہلم		،،	19238

1	2	3	4	5
109		۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری بل کسر ضلع جہلم	ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	16442
110		۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری نیلہ ضلع جہلم	،،	9922
111		۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری بوچھال کلاں ضلع جہلم	،،	---
112		۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری ڈلوال ضلع جہلم	،،	18266
113		۔گورنمنٹ رول ڈسپنسری ڈھریالہ جالب ضلع جہلم	(16) ڈاکٹر محمد عارف کھوکھر ایم بی بی ایس 450 روپیہ	21641
114		۔کنال ڈسپنسری جنوں والا	ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	4133
115		۔ کیمبل پور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کیمبلپور	(1) ڈاکٹر سید سرفراز قطب میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ایم بی بی ایس - ایم سی جی ایس 1375 روپیہ	32914
			(2) ڈاکٹر عطاالرحمن میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس 700 روپیہ	
			(3) ڈاکٹر عبدالخالق میڈیکل آفیسر ایم بی بی ایس 750 روپیہ	
			(4) ڈاکٹر محمد فاروق اعظم ایم بی بی ایس 700 روپیہ	

1	2	3	4	5
	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کیمبلپور		(5) لیڈی ڈاکٹر مسز طلعت احمد ایم بی بی ایس 450 روپیہ	
			(6) ڈاکٹر مس بشرت بیگم ڈینٹل سرجن جی ڈی ایس 700 روپیہ	
116	۔ پولیس ہسپتال کیمبلپور		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	3578
117	۔ سول ہسپتال حضرو		(7) ڈاکٹر نثار احمد ایم بی ایس 700 روپیہ	24493
118	۔ زنانہ ہسپتال حضرو		(8) ڈاکٹر مس شاہ عبران ایم بی بی ایس 550 روپیہ	12304
119	۔ سول ہسپتال فتح جنگ		(9) ڈاکٹر فقیر محمد خان ایل ایس ایم ایف 750 روپیہ	13726
120	۔ رورل ڈسپنسری باہتر		جگہ خالی ہے	8617
121	۔ سول ہسپتال پنڈی گھیب		(10) ڈاکٹر محمد رفیق ایم بی بی ایس 650 روپیہ	12265
122	۔ رورل ڈسپنسری ناڑا تحصیل پنڈی گھیب		(11) ڈاکٹر رحمت الٰہی ایم بی بی ایس 700 روپیہ	4462
123	۔ رورل ڈسپنسری مکھڈ		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	2336
124	۔ زنانہ ہسپتال مکھڈ		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	2911
125	۔ سول ہسپتال تلہ گنگ		(12) ڈاکٹر محمد عثمان قریشی ایم بی بی ایس 1050 روپیہ	1778

1	2	3	4	5
126	۔	نشتر ہسپتال ملتان	(1) ڈاکٹر کیپٹن جمیل احمد ریڈیالوجسٹ ایم بی بی ایس ۔ ڈی ایم آر ٹی 1600 روپیہ	418674
			(2) ڈاکٹر مس مریم خاتون ریڈیو تھریسپٹ ایم بی بی ایس ۔ ڈی ایم آر ٹی 1700 روپیہ	
			(3) ڈاکٹر مسز اقبال جیمہ گائناکالوجسٹ ایم بی بی ایس ۔ ایم سی او جی	
			(4) ڈاکٹر محمد سلیمان ملک ایم بی بی ایس ۔ ایف سی پی ایس 825 روپیہ	
			(5) ڈاکٹر زاہد علی واسطی ایم بی بی ایس ۔ ڈی پی ایچ 1000 روپیہ	
			(6) ڈاکٹر سعیدہ غلام محمد ایم بی بی ایس ۔ ایم ایس (پنجاب) 850 روپیہ	
			(7) ڈاکٹر بلقیس جمال ایم بی بی ایس 850 روپیہ	
			(8) ڈاکٹر عبدالمجید چوہان ایم بی بی ایس 850 روپیہ	
			(9) ڈاکٹر غلام محبوب ڈینٹل سرجن 700 روپیہ	

1	2	3	4	5
		نشتر ہسپتال ملتان	(10) ڈاکٹر محمد زبیر ایم بی بی ایس 900 روپیہ	
			(11) ڈاکٹر محمد جمیل احمد ایم بی بی ایس 1000 روپیہ	
			(12) ڈاکٹر محمد صدیق میاں ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
			(13) ڈاکٹر حامد علی شاہ ایم بی بی ایس 750 روپیہ	
			(14) ڈاکٹر نور احمد ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
			(15) ڈاکٹر محمد اسلم خان ایم بی بی ایس 900 روپیہ	
			(16) ڈاکٹر حبیب فاطمہ ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
			(17) ڈاکٹر مظہر حسین ایم بی بی ایس 950 روپیہ	
			(18) ڈاکٹر محمد خالد خان ایم بی بی ایس 900 روپیہ	

1	2	3	4	5
	نشتر ہسپتال ملتان		(19) ڈاکٹر محمد اکبر چوھدری ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
			(20) ڈاکٹر محمد یامین شیخ ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
			(21) ڈاکٹر محمد جان خان ایم بی بی ایس 850 روپیہ	
			(22) ڈاکٹر فیاض محمود ایم بی بی ایس - ڈی او ایم ایس 850 روپیہ	
			(23) ڈاکٹر اختر النساء ایم بی بی ایس 850 روپیہ	
			(24) ڈاکٹر رشید محمد ایم بی بی ایس 700 روپیہ	
			(25) ڈاکٹر عاشق پرویز ایم بی بی ایس 800 روپیہ	
			(26) ڈاکٹر اقبال احمد چوھدری ایم بی بی ایس - ڈی ڈی ایم آر سی ایس	
			(27) ڈاکٹر رفیق احمد شیخ ایم بی بی ایس 700 روپیہ	

1	2	3	4	5
			(28) ڈاکٹر مسز کشور سعید ایم بی بی ایس 750 روپیہ	
			(29) ڈاکٹر محمد جعفر ایم بی بی ایس 835 روپیہ	
			(30) ڈاکٹر مس راضیہ سلطانہ لطیف ایم بی بی ایس 850 روپیہ	
			(31) ڈاکٹر اکرام الحق ایم بی بی ایس 850 روپیہ	
			(32) ڈاکٹر مسز کشور صدیق ایم بی بی ایس 850 روپیہ	
			(33) ڈاکٹر رحمت اللہ ایم بی بی ایس 550 روپیہ	
			(34) ڈاکٹر منظور احمد ایم بی بی ایس 750 روپیہ	

1	2	3	4	5
			(35) ڈاکٹر نسیم درانی ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
			(36) ڈاکٹر ثروت بلقیس ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
			(37) ڈاکٹر محمد اقبال ایم بی بی ایس 850 روپیہ	
		نشتر ہسپتال ملتان	(38) ڈاکٹر سرور سلطانہ ایم بی بی ایس 800 روپیہ	
			(39) ڈاکٹر مس تہمینہ منظور ایم بی بی ایس 800 روپیہ	
			(40) ڈاکٹر نیاز احمد خان ایم بی بی ایس 850 روپیہ	
		127 ۔ سول ہسپتال ملتان	(41) ڈاکٹر محمد علی خان میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ایم بی بی ایس ۔ ایم ڈی 1400 روپیہ	

1	2	3	4	5
			(42) ڈاکٹر عبدالواحد خان ایم بی بی ایس 900 روپیہ	
			(43) ڈاکٹر الطاف حسین گردیزی ایم بی بی ایس 750 روپیہ	
			(44) ڈاکٹر اللہ نواز خان ایل ایس ایم ایف 400 روپیہ	
			(45) ڈاکٹر فیروزہ سلطانہ ایم بی بی ایس۔ ڈی جی او 750 روپیہ	
128	۔ پولیس ہسپتال ملتان		(46) ڈاکٹر آغا عباس رضا ایل ایس ایم ایف 364 روپیہ	9179
129	۔ وحدت کالونی ڈسپنسری ملتان		جگہ خالی ہے	22448
130	۔ سول ہسپتال خانیوال		(47) ڈاکٹر عبدالرشید خان ایم بی بی ایس 800 روپیہ	76712

1	2	3	4	5
131 ۔ سول ہسپتال میلسی			(48) ڈاکٹر محمد اسلم ایم بی بی ایس 800 روپیہ	31245
132 ۔ سول ہسپتال شجاع آباد			(49) ڈاکٹر محمد رفیع ایم بی بی ایس ۔ ڈی او ایم ایس 900 روپیہ	45678
133 ۔ گورنمنٹ رورل ڈسپنسری سلدیرہ			(50) ڈاکٹر محمد امین چودھری ایم بی بی ایس 650 روپیہ	5277
134 ۔ گورنمنٹ رورل ڈسپنسری گوگران تحصیل لودھران			جگہ خالی ہے	19837
135 ۔ گورنمنٹ رورل ڈسپنسری 15/105 ایل			جگہ خالی ہے	20781
136 ۔ گورنمنٹ رورل ڈسپنسری 15/79 ایل			جگہ خالی ہے	25042
137 ۔ گورنمنٹ رورل ڈسپنسری گوہیں			جگہ خالی ہے	8234
138 ۔ گورنمنٹ رورل ڈسپنسری علمبرداروپور			(51) ڈاکٹر غلام حسین کامران ایم بی بی ایس 700 روپیہ	15387

1	2	3	4	5
139	گورنمنٹ رورل ڈسپنسری	کرم پور	(52) ڈاکٹر خدا بخش ایم بی بی ایس 650 روپیہ	14938
140	سول ڈسپنسری	لومن	(53) ڈاکٹر شیق چد ایم بی بی ایس 550 روپیہ	19165
141	سول ڈسپنسری	کسم سر	جگہ خالی ہے	13918
142	موبائل ڈسپنسری	جوئیہ	(54) ڈاکٹر حسین شاہین ایم بی بی ایس 600 روپیہ	5277
143	ساہیوال ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال	ساہیوال	(1) ڈاکٹر ایم ایس فریدی ایم بی بی ایس ڈی ٹی ایم ایچ 1600 روپیہ (2) ڈاکٹر عبدالرشید سرجن ایم بی بی ایس - ایف آر سی ایس 900 روپیہ (3) ڈاکٹر بندے علی سید فزیشن ایم بی بی ایس ایف آر سی ایس 850 روپیہ	50524

1	2	3	4	5
			(4) ڈاکٹر محمد افضل ہاشمی ایم بی بی ایس - ڈی او 850 روپیہ	
			(5) ڈاکٹر محمد اسماعیل ایم بی بی ایس 750 روپیہ	
			(6) ڈاکٹر عبدالرؤف بھٹی ایم بی بی ایس 700 روپیہ	
			(7) ڈاکٹر مسز قمر سلیم مرزا ایم بی بی ایس 700 روپیہ	
			(8) ڈاکٹر محمد افضل ملک ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
			(9) ڈاکٹر محمد جمیل اصغر بی ڈی ایس 750 روپیہ	
144	سٹی ڈسپنسری ساہیوال	(10)	ڈاکٹر ممتاز علی ایل ایس ایم ایف 435 روپیہ	7498

1	2	3	4	5
145	کینال ڈسپنسری ساہیوال		(11) ڈاکٹر محمد اقبال خواجہ ایل ایس ایم ایف 490 روپیہ	10183
146	پولیس ڈسپنسری ساہیوال		ڈاکٹر ممتاز علی پارٹ ٹائم	4568
147	تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہاکپٹن		(12) ڈاکٹر محمد انور تنویر ایم بی بی ایس 600 روپیہ (13) لیڈی ڈاکٹر نذیر اظہر ایم بی بی ایس 600 روپیہ	51995
148	سول ہسپتال دیپالپور		(14) ڈاکٹر محمد اسلم ایم بی بی ایس 600 روپیہ	70903
149	موبائل ڈسپنسری ساہیوال		(15) ڈاکٹر محمد انور ایم بی بی ایس 600 روپیہ	
150	گورنمنٹ ٹی بی کلینک ہاکپٹن		(16) ڈاکٹر محمد جلیل ایم بی بی ایس 700 روپیہ	29560
151	سول ڈسپنسری 109/9-L		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	21515

1	2	3	4	5
152	۔ کینال ڈسپنسری	پاکپٹن	ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	9023
153	۔ کینال ڈسپنسری	رینالہ خورد	،،	15874
154	۔ کینال ڈسپنسری	سلیمان کی	،،	15207
155	۔ کینال ڈسپنسری	طاہر	،،	16515
156	۔ کینال ڈسپنسری	فاضل	،،	20142
157	۔ سول ڈسپنسری	حویلی	(17) ڈاکٹر طفیل محمد ایم بی بی ایس 700 روپیہ	29045
158	۔ سول ڈسپنسری	گوگیرہ	(18) ڈاکٹر اقبال اصغر ایم بی بی ایس 700 روپیہ	20127
159	سول ڈسپنسری	حجرہ	(19) ڈاکٹر احسان الحق ایم بی بی ایس 700 روپیہ	20668
160	۔ سول ڈسپنسری	ھڑپہ	(20) ڈاکٹر حفیظ الرحمن ایم بی بی ایس 700 روپیہ	35729
161	۔ سول ڈسپنسری	L9/168	(21) ڈاکٹر علی حسن ایل ایس ایم ایف 495 روپیہ	12058

1	2	3	4	5
162 ۔	سول ڈسپنسری بھیرپور		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	12584
163 ۔	سول ڈسپنسری شیر کڑھ		،،	9027
164 ۔	سول ڈسپنسری بائل گنج		،،	9424
165 ۔	مظفرگڑھ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال مظفرگڑھ	(1)	ڈاکٹر محمد افضل ایم بی بی ایس 950 روپیہ	65325
		(2)	ڈاکٹر محمد اسلم ایم بی بی ایس 850 روپیہ	
		(3)	ڈاکٹر مجید احمد ایم بی بی ایس 700 روپیہ	
		(4)	ڈاکٹر فردوس آرا مرزا ایم بی بی ایس 490 روپیہ	
		(5)	ڈاکٹر جاوید اقبال جی ڈی ایس 450 روپیہ	
		(6)	ڈاکٹر محمد جمیل بھٹہ ایم بی بی ایس۔ ڈی ایل او 700 روپیہ	

1	2	3	4	5
		(7)	ڈاکٹر عبدالقادر خان ایم بی بی ایس - ڈی جی ایچ 975 روپیہ	
166 - پولیس ہسپتال مظفرگڑھ		(8)	ڈاکٹر امیر بخش خان ایم بی بی ایس 450 روپیہ	12143
167 - سول ہسپتال لیہ		(9)	ڈاکٹر سعید اللہ ایم بی بی ایس 750 روپیہ	17992
168 - سول ہسپتال علی پور		(10)	ڈاکٹر محمد سعید ایم بی بی ایس 750 روپیہ	29711
169 - سول ہسپتال کوٹ آدو		(11)	ڈاکٹر محمد شریف ایم بی بی ایس 750 روپیہ	14420
170 - ٹی بی کلینک لیہ		(12)	ڈاکٹر محمد ارشد سلیم ایم بی بی ایس 550 روپیہ	5194
171 - سول ڈسپنسری خان گڑھ		(13)	ڈاکٹر بشیر احمد ضیاء ایم بی بی ایس 600 روپیہ	12950

1	2	3	4	5
172	سول ڈسپنسری کروڑ		(14) ڈاکٹر ریاض حسین ایم بی بی ایس 600 روپیہ	17320
173	سول ڈسپنسری مٹاواں		(15) ڈاکٹر محمد معظم ایم بی بی ایس 600 روپیہ	17786
174	سول ڈسپنسری سیت پور		جگہ خالی ہے	27162
175	سول ڈسپنسری رنگ پور		"	10389
176	سول ڈسپنسری بستی پتاق		"	
177	سول ڈسپنسری غازی گھاٹ		"	8704
178	سول ہسپتال ساہو والہ		"	4783
179	رورل ڈسپنسری چوبارہ		"	7402
180	رورل ڈسپنسری ڈیرہ دین پناہ		"	46214
181	رورل ڈسپنسری گجرات		"	9440
182	رورل ڈسپنسری بصیرہ		"	14120
183	رورل ڈسپنسری لنگر سرائے		"	16059
184	سول ڈسپنسری کنیجر		"	17935
185	رورل ڈسپنسری روپیلانوالی		"	16271
186	رورل ڈسپنسری بندہ اسحاق		"	9666

1	2	3	4	5
187 ۔		رورل ڈسپنسری خیرپور سادات	جگہ خالی ہے	20919
188 ۔		رورل ڈسپنسری مراد پور جنوبی	،،	16306
189 ۔		رورل ڈسپنسری چک نمبر 407/TDA	،،	257
190 ۔		رورل ڈسپنسری جنون	،،	—
191 ۔		رورل ڈسپنسری کندائی	،،	—
		ڈیرہ غازی خان		
192 ۔		ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال ڈیرہ غازی خان	(1) ڈاکٹر اکرام الحق ایم بی بی ایس ۔ ایم ایس میڈیکل سپرنٹنڈنٹ 1600 روپیہ	56836
			(2) ڈاکٹر مکشوف اظہر سرجن ایم بی بی ایس ۔ ایف سی جی ایس 800 روپیہ	
			(3) ڈاکٹر کیپٹن سیف اللہ خان 700 روپیہ	

1	2	3	4	5
		ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈیرہ غازی خان	(4) ڈاکٹر مسز ماہ طلعت ایم بی بی ایس - آئی ڈی جی او 700 روپیہ (5) ڈاکٹر انسا نواز بروہی ایم بی بی ایس 700 روپیہ (6) ڈاکٹر محمد اشرف خان ایم بی بی ایس - ڈی ایم آر ڈی ریڈیالوجسٹ 900 روپیہ (7) ڈاکٹر فیصل احمد ندیم ایم بی بی ایس 700 روپیہ (8) ڈاکٹر محمد یاسین جی ڈی ایس 500 روپیہ (9) ڈاکٹر نصیر احمد ایم بی بی ایس 600 روپیہ	

1	2	3	4	5
193 ۔ ٹی بی کلینک ڈیرہ غازی خان		(10) ڈاکٹر فیض علی خان ایم بی بی ایس 700 روپیہ		18335
194 ۔ پولیس و جیل ہسپتال ڈیرہ غازی خان		(11) ڈاکٹر محمد اقبال ایم بی بی ایس 500 روپیہ		6018
195 ۔ تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال راجن پور		(12) ڈاکٹر نصر اللہ خان ایم بی بی ایس 650 روپیہ		22857
196 ۔ سول ہسپتال تونسہ شریف		(13) ڈاکٹر غلام رسول ایم بی بی ایس 600 روپیہ		15134
197 ۔ گورنمنٹ رورل ڈسپنسری ٹکٹانی		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے		2668
198 ۔ گورنمنٹ رورل ڈسپنسری ایترا		,,		4870
199 ۔ گورنمنٹ رورل ڈسپنسری دھرما		,,		7433
200 ۔ گورنمنٹ رورل ڈسپنسری محمد پور		,,		3383

1	2	3	4	5
201	۔ گورنمنٹ ڈسپنسری چوٹی		(14) ڈاکٹر غلام فرید خان ایم بی بی ایس 700 روپیہ	15986
202	۔ سول ڈسپنسری خال چس		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	4188
203	۔ سول ڈسپنسری بارتھ		,,	3827
204	۔ سول ڈسپنسری پھگلہ		,,	2870
205	۔ سول ڈسپنسری کھر		,,	5381
206	۔ گورنمنٹ رورل ڈسپنسری بائل		,,	5308
207	۔ موبائل ڈسپنسری ڈی جی خان		(15) ڈاکٹر سعد اللہ خان ایم بی بی ایس 650 روپیہ	1317
208	۔ سول ڈسپنسری کوٹلہ مغلاں		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	4645
209	۔ سول ہسپتال جام پور		(16) ڈاکٹر گلزار احمد ایم بی بی ایس 700 روپیہ	3456
210	۔ سول ڈسپنسری لال گڑھ		(17) ڈاکٹر شبیر حسین 650 روپیہ	6773

1	2	3	4	5
211		سول ڈسپنسری داجل	ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	7754
212		سول ڈسپنسری الہ آباد	,,	6000
213		سول ڈسپنسری موکر	,,	4651
214		سول ڈسپنسری شاہ صدرالدین	,,	10054
215		سول ڈسپنسری کالا	,,	5893
216		سول ڈسپنسری اسانی	,,	3560
217		سول ڈسپنسری سخی سرور	,,	8127
218		سول ڈسپنسری کوٹ چٹ	(18) ڈاکٹر افتخار حسین میڈیکل آفیسر 275 روپیہ	5946
219		سول ڈسپنسری شادن لنڈ	ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	5190
220		سول ڈسپنسری ماہتم	,,	4946
221		سول ڈسپنسری بنگلہ آہا	,,	4520
222		سول ڈسپنسری راجھن	,,	13969
223		سول ڈسپنسری شاہ والی	,,	—
224		سول ڈسپنسری مارن پور	,,	6274
225		سول ڈسپنسری کوٹ قیصرانی	,,	486

1	2	3	4	5
			سرگودھا	
226	ڈسٹرکٹ کوارٹرز ہسپتال سرگودھا		(1) ڈاکٹر عبدالقادر میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ایم بی بی ایس ڈی ایل او ڈی ٹی ایم اینڈ ایچ 1800 روپیہ (2) ڈاکٹر اختر حسین سرجن ایم بی بی ایس ایف آر سی ایس ایف آئی سی ایس 1075 روپیہ (3) ڈاکٹر نعیم احمد فزیشن ایم بی بی ایس ایم آر سی جی 1000 روپیہ (4) ڈاکٹر مسز نصرت جبیہ ایم بی بی ایس ڈی جی او 1000 روپیہ	69217

1	2	3	4	5
			(5) ڈاکٹر منور احمد ریڈیالوجسٹ ایم بی بی ایس ڈی ایم آر ڈی 800 روپیہ	
			(6) ڈاکٹر ایس ایم اقبال ایم بی بی ایس ڈی سی ایچ ایف سی پی ایس 525 روپیہ	
			(7) ڈاکٹر عزیزالدین ایم بی بی ایس ڈی سی پی 750 روپیہ	
			(8) ڈاکٹر عبدالرحمان ایم بی بی ایس 700 روپیہ	
			(9) ڈاکٹر صفدر علی ایم بی بی ایس 600 روپیہ	
ڈسٹرکٹ کوارٹر ہسپتال سرگودھا				

1	2	3	4	5
			(10) ڈاکٹر مسز نصرہ بیگم ایم بی بی ایس 500 روپیہ	
			(11) ڈاکٹر سید اقبل حسین ایم بی بی ایس 750 روپیہ	
			(12) ڈاکٹر ممتاز احمد جنجوعہ ایم بی بی ایس 500 روپیہ	
			(13) ڈاکٹر مشتاق احمد بی ڈی ایس 850 روپیہ	
227	۔ پولیس ہسپتال سرگودھا		(14) ڈاکٹر نصرت علی اے ایم او 500 روپیہ	16757
228	۔ گورنمنٹ ٹی بی ہسپتال سرگودھا		(15) ڈاکٹر افتخار الملت ایم بی بی ایس ٹی ڈی ڈی 1300 روپیہ	34023
229	۔ سول ہسپتال خوشاب		(16) ڈاکٹر محمد انیس ایم بی بی ایس 700 روپیہ	48423

1	2	3	4	5
			(17) لیڈی ڈاکٹر خدیجہ قریشی ایم بی بی ایس 600 روپیہ	
230	سول ہسپتال جوہرآباد		(18) ڈاکٹر عبدالقیوم نیازی ایم بی بی ایس 650 روپیہ	110515
			(19) لیڈی ڈاکٹر مس نسیم قاضی ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
231	سول ہسپتال نوشہرہ		(20) ڈاکٹر محمد بشیر ایم بی بی ایس 700 روپیہ	19257
			(21) لیڈی ڈاکٹر اختر النساء گیلانی ایم بی بی ایس 550 روپیہ	
232	سول ہسپتال بہلوال		(22) ڈاکٹر ایس ایم رفیع اللہ شاہ ایم بی بی ایس 600 روپیہ	
			(23) ڈاکٹر مسز ارجمند بانو ایم بی بی ایس 650 روپیہ	

1	2	3	6
233 ۔ سول ڈسپنسری جھاوریاں		(24) ڈاکٹر محمد مظہر خان ایم بی بی ایس 550 روپیہ	24488
234 ۔ کینال ڈسپنسری وان		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	10633
235 ۔ کینال ڈسپنسری سلطان پور		,,	10693
236 ۔ کینال ڈسپنسری روڈیاں والہ		,,	14746
237 ۔ کینال ڈسپنسری ست گھرہ		,,	11746
238 ۔ کینال ڈسپنسری کانڈی والہ		,,	10488
239 ۔ کینال ڈسپنسری سکھانوالی		,,	15080
240 ۔ کینال ڈسپنسری چک قاضی		,,	5802
241 ۔ کینال ڈسپنسری بھلوال ورکشاپ		,,	12732
لائل پور			
242 ۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال لائل پور	(1)	ڈاکٹر محمد حیات ملک میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ایم بی بی ایس ڈی ایم آر ای ایم ایس 1700 روپیہ	122825

1	2	3	4	5
			(2) ڈاکٹر ولی محمد صغیر سرجن ایم بی بی ایس ایم آر سی ایس 1100 روپیہ	
ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال لائل پور			(3) ڈاکٹر ایس اے زیدی فزیشن ایم بی بی ایس ایم ڈی - ایم آر سی جی 900 روپیہ	
			(4) ڈاکٹر اعجاز قریشی ایم بی بی ایس ڈی ایل او 1200 روپیہ	
			(5) ڈاکٹر کفایت اللہ سلانی ایم بی بی ایس ڈی سی پی 800 روپیہ	
			(6) ڈاکٹر معراج الدین ایم بی بی ایس ڈی ایل او 1150 روپیہ	

1	2	3	4	5
			(7) ڈاکٹر مسز قمر عزیز ایم بی بی ایس ڈی جی او 800 روپیہ	
			(8) ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم بی بی ایس ڈی ایم آر ای 750 روپیہ	
			(9) ڈاکٹر گل شیر خان ایم بی بی ایس 850 روپیہ	
			(10) ڈاکٹر بشیر حسین کاہول ایم بی بی ایس 750 روپیہ	
			(11) ڈاکٹر عزیز اللہ خان جی ڈی ایس 1000 روپیہ	
			(12) ڈاکٹر عبدالحلیم ایم بی بی ایس 700 روپیہ	

1	2	3	4	5
			(13) ڈاکٹر محمد اجمل میاں ایم بی بی ایس 850 روپیہ	
	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال لائل پور			
			(14) ڈاکٹر مسز ایچ ایچ ریحانہ ایم بی بی ایس 950 روپیہ	
			(15) ڈاکٹر مس طلعت نور محمد ایم بی بی ایس 700 روپیہ	
243	سول ہسپتال سمندری		(16) ڈاکٹر ایم ریاض علی ایم بی بی ایس 650 روپیہ	25161
			(17) ڈاکٹر شمیم برلاس ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
244	سول ہسپتال ٹھیکری والا	(18) ڈاکٹر علی احمد خالد	ایم بی بی ایس 500 روپیہ	12227
245	سول ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ		(19) ڈاکٹر خورشید احمد خان ایم بی بی ایس 750 روپیہ	34054

5	4	3	2	1
	(20) ڈاکٹر مجید بیگم			
	ایم بی بی ایس			
	700 روپیہ			
68089	(21) ڈاکٹر کستور سلطانہ نقوی			246 ۔ سول ہسپتال جڑانولہ
	ایم بی بی ایس			
	800 روپیہ			
	(22) ڈاکٹر ممتاز احمد			
	ایم بی بی ایس			
	700 روپیہ			
	(23) ڈاکٹر احمد سعید			
	ایم بی بی ایس			
	700 روپیہ			
28507	(24) ڈاکٹر غلام رسول			247 ۔ سول ہسپتال تاندلیانوالہ
	ایم بی بی ایس			
	700 روپیہ			
	(25) ڈاکٹر مختار بیگم			
	ایل ایس ایم ایف			
	450 روپیہ			
11806	(24) ڈاکٹر محمد سلیم			248 ۔ سول ڈسپنسری ڈیجکوٹ
	ایم بی بی ایس			
	600 روپیہ			

1	2	3	4	5
249 ۔ سول ڈسپنسری گنگاپور		(27) ڈاکٹر محمد افضل ایم بی بی ایس 500 روپیہ		23763
250 ۔ سول ڈسپنسری مریدوالا		(28) ڈاکٹر عبدالستار ایم بی بی ایس 550 روپیہ		7803
251 ۔ سول ڈسپنسری گڑھ		(29) ڈاکٹر افتخار احمد پراچہ ایم بی بی ایس 500 روپیہ		7968
252 ۔ سول ڈسپنسری	کھرڑیانوالہ	(30) ڈاکٹر محمد اصغر ایم بی بی ایس 700 روپیہ		20200
253 ۔ سول ڈسپنسری ستیانہ		(31) ڈاکٹر مظفر جلال نیازی ایم بی بی ایس 600 روپیہ		8100
254 ۔ سول ڈسپنسری 76/GB		(32) ڈاکٹر واحد بخش بھٹی ایم بی بی ایس 650 روپیہ		6834
255 ۔ سول ڈسپنسری 305/GB		(33) ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے		12673
256 ۔ سول ڈسپنسری درسانہ		(34) ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے		3406

1	2	3	4	5
257 ۔ سول ڈسپنسری	68/GB	(35) ڈاکٹر شفیق احمد ایم بی بی ایس 550 روپیہ		5790
258 ۔ سول ڈسپنسری	سندھیا	(36) ڈاکٹر عبدالحمید ایم بی بی ایس 550 روپیہ		14373
259 ۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری	چک 30/GB	(37) ڈاکٹر عبدالغفار ایم بی بی ایس 600 روپیہ		22348
260 ۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری	لنڈیانوالہ	(38) ڈاکٹر شاہد حسین بخاری ایم بی بی ایس 800 روپیہ		20046
261 ۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری	سلاروالا	(39) ڈاکٹر محمد نظر چوہدری ایم بی بی ایس 850 روپیہ		17128
262 ۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری	دوسوہا	(40) ڈاکٹر محمد انیس احمد ایم بی بی ایس 600 روپیہ		16291
263 ۔گورنمنٹ رورل ڈسپنسری	بیرمحل	(41) ڈاکٹر نصال حسین ایم بی بی ایس 900 روپیہ		39522

1	2	3	4	5
264	گورنمنٹ ٹی بی کلینک ٹوبہ ٹیک سنگھ		(42) ڈاکٹر منور حسین چوہدری ایم بی بی ایس 700 روپیہ	17085
265	کینال ڈسپنسری کنیان		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	20118
266	کینال ڈسپنسری بھگت		"	10198
267	کینال ڈسپنسری ترکھانی		"	10366
268	کینال ڈسپنسری فریدہ		"	8749
269	کینال ڈسپنسری کوٹ خدا یار		(43) اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر 450 روپیہ	4202

ضلع میانوالی

270	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال میانوالی		(1) ڈاکٹر شیر محمد خان ایم بی بی ایس - ڈی پی ایچ 1000 روپیہ	76160
			(2) ڈاکٹر محمد صدیق ایم بی بی ایس ایف سی پی ایس 800 روپیہ	
			(3) ڈاکٹر محمد بشیر احمد ایم بی بی ایس 730 روپیہ	

1	2	3	4	5
		ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال میانوالی	(4) ڈاکٹر عاشق علی ایم بی بی ایس 700 روپیہ	
			(5) ڈاکٹر محمد احمد ایم بی بی ایس 735 روپیہ	
			(6) ڈاکٹر شیخ محمد لطیف ایم بی بی ایس 700 روپیہ	
			(7) ڈاکٹر مسز ناز ظہیر یوسفی ایم بی بی ایس 700 روپیہ	
			(8) ڈاکٹر داود احمد جی ڈی ایس 500 روپیہ	
271	-	پولیس ہسپتال میانوالی	جگہ خالی ہے	4705
272	-	ٹی بی کلینک میانوالی	(9) ڈاکٹر محمد قاسم ایم بی بی ایس 353 روپیہ	15246
273	-	تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال عیسیٰ خیل	(10) ڈاکٹر انعام الحق خان ایم بی بی ایس 450 روپیہ	9567

1	2	3	4	5
274 ۔	سول ہسپتال کالا باغ		(11) ڈاکٹر عبدالحمید ایم بی بی ایس 700 روپیہ	16906
275 ۔	گورنمنٹ ہسپتال کلور کوٹ		(12) ڈاکٹر مشتاق احمد ایم بی بی ایس 500 روپیہ	12292
276 ۔	گورنمنٹ رورل ڈسپنسری موچھ		آسامی خالی ہے	10198
277 ۔	گورنمنٹ رورل ڈسپنسری کندیاں		,,	18500
278 ۔	گورنمنٹ رورل ڈسپنسری حیدر آباد		,,	3550
279 ۔	موبائل ڈسپنسری میانوالی		(13) ڈاکٹر عائشہ شیر محمد ایم بی بی ایس 700 روپیہ	1058
280 ۔	ٹی بی کلینک عیسیٰ خیل		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	290
281 ۔	ٹی بی کلینک بھکر		,,	121
282 ۔	سول ڈسپنسری بھکر		(14) ڈاکٹر منور علی ایم بی بی ایس 600 روپیہ	28687

1	2	3	4	5
283 ۔ کینال ڈسپنسری میانوالی			ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	13497
284 ۔ کینال ڈسپنسری داؤد خیل			,,	5044
285 ۔ کینال ڈسپنسری بھکر			,,	7609
286 ۔ کینال ڈسپنسری کلورکوٹ			,,	2660
ضلع جھنگ				
287 ۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال جھنگ			(1) ڈاکٹر محمد احسین میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ایم بی بی ایس 1450 روپیہ	119358
			(2) ڈاکٹر غلام مصطفےٰ سرجن 850 روپیہ	
			(3) ڈاکٹر ثنا اللہ ایم بی بی ایس 600 روپیہ	
			(4) ڈاکٹر محمد حسین نقوی ایم بی بی ایس 585 روپیہ	

1	2	3	4	5
	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال جھنگ		(5) ڈاکٹر غلام رسول ایم بی بی ایس 635 روپیہ	
			(6) ڈاکٹر عبدالستار ایم بی بی ایس 635 روپیہ	
			(7) لیڈی ڈاکٹر مس مجیدہ بیگم ایم بی بی ایس 735 روپیہ	
			(8) ڈاکٹر محمد اشرف بیگ ایم بی بی ایس 635 روپیہ	
			(9) ڈاکٹر محمد صادق ایم بی بی ایس 635 روپیہ	
288	گورنمنٹ ٹی بی کلینک جھنگ		(10) ڈاکٹر اسلام الدین ایم بی بی ایس 635 روپیہ	19235
289	پولیس ہسپتال جھنگ		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	13285
290	گورنمنٹ ڈسپنسری موچی والا		(11) ڈاکٹر نذیر احمد ایم بی بی ایس 750 روپیہ	50847

1	2	3	4	5
			(12) ڈاکٹر مسز حامدہ سدزئی ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
291	گورنمنٹ ڈسپنسری حویلی بہادر شاہ		(13) ڈاکٹر طیفل سعید ایم بی بی ایس 650 روپیہ	50095
292	موبائل ڈسپنسری چنیوٹ		(14) ڈاکٹر محمد اقبال ساہی ایم بی بی ایس 650 روپیہ	3876
293	گورنمنٹ ڈسپنسری ویر کوٹ		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	1594
294	گورنمنٹ ڈسپنسری کوٹ شاکر		"	18682
295	گورنمنٹ ڈسپنسری ترمون ہیڈ		"	4838
296	گورنمنٹ ڈسپنسری یاسمین		"	10832
297	گورنمنٹ ڈسپنسری شاہ جیونہ		"	19663
298	گورنمنٹ ڈسپنسری وریام		"	8986

1	2	3	4	5
289		گورنمنٹ ڈسپنسری وہڑہ	"	9986
300		ٹی بی کلینک چنیوٹ	"	22:68
		ضلع بہاولپور		
301		بہاول پور وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور	(1) ڈاکٹر بدرالدین چوھدری میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ایم بی بی ایس - ایم بی ایچ ایف اے بی ایچ اے 1650 روپیہ (2) ڈاکٹر عبدالحق ایم بی بی ایس - ڈی ایم آر ڈی 1150 روپیہ (3) ڈاکٹر مبارک علی ایم بی بی ایس 850 روپیہ (4) ڈاکٹر سعید احمد ایم بی بی ایس 750 روپیہ	159838

1	2	3	4	5
		بہاول پور وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور	(5) ڈاکٹر فضل حق ملک ایم بی بی ایس 850 روپیہ	
			(6) ڈاکٹر اکبر علی ایم بی بی ایس 850 روپیہ	
			(7) ڈاکٹر علی محمد ایم بی بی ایس 850 روپیہ	
			(8) ڈاکٹر ایس ایم حیدر ایم بی بی ایس 850 روپیہ	
			(9) ڈاکٹر صدیق صابر ایم بی بی ایس 850 روپیہ	
			(10) ڈاکٹر محمد اشرف علی ایم بی بی ایس 750 روپیہ	
			(11) عبداللہ خالد ایم بی بی ایس 850 روپیہ	

1	2	3	4	5
بہاول پور وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور			(12) ڈاکٹر محمد ارشد سیال ایم بی بی ایس 750 روپیہ	
			(13) ڈاکٹر علی احمد ایم بی بی ایس 750 روپیہ	
			(14) ڈاکٹر مدثر احمد ایم بی بی ایس 850 روپیہ	
			(15) ڈاکٹر سید عتیق احمد ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
			(16) ڈاکٹر بشیرالدین ہاشمی ایم بی بی ایس 750 روپیہ	
			(17) ڈاکٹر اصغر علی ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
			(18) ڈاکٹر احسان احمد چوہدری ایم بی بی ایس 650 روپیہ	

1	2	3	4	5
			(19) ڈاکٹر نذیر احمد چوھدری بی ڈی ایس 950 روپیہ	
			(20) ڈاکٹر مس منیر اختر ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
			(21) ڈاکٹر مس تنویر عالم ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
			(22) ڈاکٹر مس رضیہ سلطانہ ایل ایس ایم ایف 482 روپیہ	
303	۔ گورنمنٹ ٹی بی کلینک بہاولپور	(23)	ڈاکٹر محمد سلیمان خاں ایم بی بی ایس 660 روپیہ	10835
303	۔ سول ہسپتال احمد پورشرقیہ	(24)	ڈاکٹر ایس ایم دلبرحسن 650 روپیہ	6286
			(25) ڈاکٹر مس زبیدہ بخاری 650 روپیہ	
			(26) ڈاکٹر محمد ارشد ڈینٹل سرجن 575 روپیہ	

1	2	3	4	5
304 ۔ سول ہسپتال حاصل پور		(27) ڈاکٹر محمد علی 900 روپیہ (28) مس تسنیم طاہرہ 650 روپیہ		47646
305 ۔ جوبلی فیملی ہسپتال بہاولپور		(29) ڈاکٹر مس افسر جہاں 700 روپیہ (30) ڈاکٹر مسز مہرالنساء 275 روپیہ		20601
306 ۔ پولیس ہسپتال بہاولپور		(31) ڈاکٹر سلطان علی چوہدری 800 روپیہ		5320
307 ۔ ٹی بی کلینک حاصل پور		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے		6099
308 ۔ موبائل ڈسپنسری نمبر 2 بہاولپور		"		2342
309 ۔ موبائل ڈسپنسری نمبر 6 بہاولپور		"		2305
310 ۔ ون یونٹ سٹاف کالونی ڈسپنسری بہاولپور		"		13368
311 ۔ رورل ڈسپنسری یزمان تحصیل بہاولپور		"		17626
312 ۔ رورل ڈسپنسری ٹیل والا		"		17798

1	2	3	4	6
313		۔ رورل ڈسپنسری قائم پور تحصیل حاصل پور	"	15498
314		۔ رورل ڈسپنسری کوٹلہ موسیٰ خان	(32) ڈاکٹر جاوید حسن عجمی ایم بی بی ایس 600 روپیہ	17088
315		۔ رورل ڈسپنسری ڈیرہ بکھا	ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	23755
316		۔ رورل ڈسپنسری شاہی والا	"	14238
317		۔ رورل ڈسپنسری نور پور نورنگ	"	17092
318		۔ رورل ڈسپنسری چک نمبر 188/M	"	16349
319		۔ رورل ڈسپنسری پڈراجکاں	"	17308
320		۔ رورل ڈسپنسری مبارک پور	"	21470
321		۔ رورل ڈسپنسری ٹبی عزت	"	13607
322		۔ رورل ڈسپنسری جانو والا	"	30377
323		۔ رورل ڈسپنسری سید جمن شاہ	"	16922

1	2	4	5
324	۔ رورل ڈسپنسری کڈوالا	ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	18910
325	۔ رورل ڈسپنسری لال حسین	"	17070
326	۔ رورل ڈسپنسری حسین پور	"	9898
327	۔ رورل ڈسپنسری خانقاہ	"	37277
328	۔ رورل ڈسپنسری چک نمبر 61/DB	"	21246
329	۔ رورل ڈسپنسری چک نمبر 91/DB	"	10848
330	۔ رورل ڈسپنسری کونجہ ڈھنگا	"	19095
331	۔ رورل ڈسپنسری بخاری	"	8708
332	۔ رورل ڈسپنسری خدابخش مہر	"	11922
333	۔ رورل ڈسپنسری چک نمبر 194/M	"	15857
334	۔ رورل ڈسپنسری چک نمبر 12/F	"	18393

1	2	3	4	5
335		رورل ڈسپنسری شیخ واٹن	ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	16209
336		رورل ڈسپنسری خیر پور ڈھا	،،	16933
337		رورل ڈسپنسری چک نمبر 79/F	،،	6855
338		رورل ڈسپنسری چک نمبر 88/F	،،	16068
339		رورل ڈسپنسری خیرو غازیخانہ	،،	14633
340		رورل ڈسپنسری ڈیرادر	،،	11206
341		رورل ڈسپنسری دین گڑھ	،،	1876
342		رورل ڈسپنسری موج گڑھ	،،	6173
343		رورل ڈسپنسری خانو دانی	،،	6101
344		رورل ڈسپنسری چک 29/INB	،،	5924
345		رورل ڈسپنسری ماڑی شیخ	،،	7907

1	2	3	4	5
346	۔ رورل ڈسپنسری کرانی		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	
347	۔ یونانی ڈسپنسری ہنجی		حکیم عبدالرزاق 370 روپیہ	6513
348	۔ یونانی ڈسپنسری چک 183/H		حکیم رشید انور 360 روپیہ	7944
349	۔ یونانی ڈسپنسری چک 107/DB		حکیم رحمت علی 355 روپیہ	7385
	ضلع بہاولنگر			
350	۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال بہاولنگر		(1) ڈاکٹر محمد بشیر چوہان ایم بی بی ایس 1300 روپیہ	45306
			(2) ڈاکٹر کیپٹن عبدالمجید ملک ایم بی بی ایس 615 روپیہ	
			(3) ڈاکٹر محمد سلیم سرجن ایف آر سی ایس 1025 روپیہ	
			(4) ڈاکٹر محمد حنیف ایم بی بی ایس 700 روپیہ	

1	2	3	4	5
		ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال بہاولنگر	(5) ڈاکٹر رشید احمد خورشید جی ڈی ایس 700 روپیہ	
			(6) ڈاکٹر مس بلقیس فیروز ہاشمی ایم بی بی ایس 700 روپیہ	
			(7) ڈاکٹر محمد عالم ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
		351 ۔ کینال ڈسپنسری بہاول نگر	ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	4981
		352 ۔ تحصیل ہسپتال چشتیاں	(8) ڈاکٹر محمد سعید ایم بی بی ایس 765 روپیہ	54348
			(9) ڈاکٹر مس عقیلہ زیدی ایم بی بی ایس 550 روپیہ	
			(10) ڈاکٹر فیاض احمد ایل ایس ایم ایف 475 روپیہ	
		353 ۔ تحصیل ہسپتال ہارون آباد	(11) ڈاکٹر منظورالحق ایم بی بی ایس 650 روپیہ	36403

1	2	3	4	5
			(12) ڈاکٹر مسز زہرہ منظور 550 روپیہ	
354 ۔ تحصیل ہسپتال	منچن آباد		(13) ڈاکٹر محمد رفیق ظفر ایم بی بی ایس 600 روپیہ	28268
355 ۔ تحصیل ہسپتال	لورٹ عباس		(14) ڈاکٹر عبدالغفور ایم بی بی ایس 750 روپیہ	35405
356 ۔ گورنمنٹ ڈسپنسری	قلعہ شیر گڑھ		ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے	4039
357 ۔ گورنمنٹ موبائل ڈسپنسری	بہاولنگر		,,	7190
358 ۔ گورنمنٹ ٹی بی کلینک			(15) ڈاکٹر محمد عالم ایم بی بی ایس 800 روپیہ	2020
	ضلع رحیم یار خان			
359 ۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال رحیم یار خان		(1)	ڈاکٹر محمود نواز خان ایم بی بی ایس ایم آر سی پی 1600 روپیہ	66508

1	2	3	4	5
			(2) ڈاکٹر عیص محمد ایم بی بی ایس ایف سی پی ایس 850 روپیہ	
ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال رحیم یار خان			(3) ڈاکٹر محمد انوز ایم بی بی ایس ایف آر سی ایس 1225 روپیہ	
			(4) ڈاکٹر سجاد حسین جی ڈی ایس 750 روپیہ	
			(5) ڈاکٹر عبدالوہاب ایم بی بی ایس 750 روپیہ	
			(6) ڈاکٹر عبدالستار ایم بی بی ایس 600 روپیہ	
			(7) ڈاکٹر عبدالتواب ایم بی بی ایس 650 روپیہ	
			(8) ڈاکٹر عذرا نواز ایم بی بی ایس 750 روپیہ	
			(9) ڈاکٹر عابدہ بی بی ایم بی بی ایس 600 روپیہ	

1	2	3	4	5
			(10) ڈاکٹر عبدالغفور ایم بی بی ایس 500 روپیہ	
360	۔ تحصیل ہسپتال خان پور	(11) ڈاکٹر محمد اصغر چوھدری ایم بی بی ایس ڈی او ایم ایس 850 روپیہ		79188
		(12) لیڈی ڈاکٹر مس ابرار ہاشمی ایم بی بی ایس 650 روپیہ		
361	۔ تحصیل ہسپتال لیاقت پور	(13) ڈاکٹر محمد انور تھندا ایم بی بی ایس 650 روپیہ		28104
362	۔ تحصیل ہسپتال صادق آباد	(14) ڈاکٹر طالب حسین شاہ ایم بی بی ایس ڈی پی ایچ 850 روپیہ		39892
		(15) ڈاکٹر مس جہاں آرا ملک ایم بی بی ایس 650 روپیہ		
363	۔ موبائل ڈسپنسری رحیم یار خان	ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے		6987
364	۔ گورنمنٹ ڈسپنسری اسلام گڑھ	،،		8891

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا گیارھواں اجلاس

بدھ ۔ 5 جون 1974ء

(چہار شنبہ ۔ 12 جمادی الاول 1394ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں 9 بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۚ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ۝

پ ۲۵ ص ۴۲ رکوع ۴ آیات ۲۵ سے ۲۸

اور وہی (اللہ ہی) تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور انکے قصور معاف کر دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے۔ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کرتے ہیں ان کی دعا قبول کرتا اور ان کو اپنے فضل سے بڑھاتا ہے اور کافروں کیلئے سخت عذاب ہے اور اللہ اگر اپنے تمام بندوں کیلئے رزق میں فراوانی کر دیتا تو زمین میں فساد کرنے لگتے لیکن وہ جس قدر چاہتا ہے ٹھیک اندازے کے ساتھ نازل کرتا ہے بے شک وہ اپنے بندوں کو جانتا اور نظر میں رکھتا ہے اور وہی تو ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد مینہ برساتا اور اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے وہ ہی کارساز اور ستودہ صفات ہے ۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

گلزار اسلام ہائی سکول گوجرانوالہ کے لیے جگہ کی قلت

*3465 ۔ **بیگم ریحانہ سرور** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) گلزار اسلام ہائی سکول گوجرانوالہ میں طلباء اور اساتذہ کی تعداد کتنی ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ طلباء کی اتنی کثیر تعداد کے لیے جگہ ناکافی ہے اور تین جماعتوں کو عمارت کی چھت پر بٹھایا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس شدید گرمی کے موسم میں طلباء کو لو لگ جانے کا خدشہ ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس سلسلے میں کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) سکول ہذا میں اساتذہ کی تعداد 25 اور طالبات کی تعداد 871 ہے ۔

(ب) جی ہاں یہ حقیقت ہے ۔

(ج) 1 اکتوبر 1972 سے سکول ہذا کو اپنی تحویل میں لیا ہے ۔ سکول ہذا کی عمارت کرایہ کی ہے ۔ حکومت کی کوشش ہے کہ طالبات کی کچھ تعداد کو ان کی رضا مندی سے قرب و جوار کے گرلز سکولوں میں منتقل کر دیا جائے یا متبادل بلڈنگ حاصل کی جائے ۔

بیگم ریحانہ سرور : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے ۔ کہ دو سال کا عرصہ گذر چکا ہے یعنی 1972ء سے 1974ء تک لیکن بچے سکول کی چھت پر بیٹھتے ہیں ، ابھی تک وہاں کوئی سائے کا بھی انتظام نہیں کیا گیا ۔ پچھلے دنوں جب میں گوجرانوالہ گئی تھی تو بچوں کے لیے پنکھوں کا تو کیا انتظام ہوتا وہاں ان کے لیے کسی ٹینٹ کا بھی انتظام نہیں تھا ۔

مسٹر سپیکر : آپ یہ سوال کر سکتی ہیں کہ وہاں پنکھوں کا اور سائے کا انتظام نہیں ہے ۔

بیگم رعنالہ سرور : وہاں پنکھے تو کیا لگنے تھے وہاں تو سائے کا بھی انتظام نہیں ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! وہاں سایہ موجود ہے پنکھے نہیں ہیں ۔

بیگم رعنالہ سرور : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پنکھوں کا انتظام کب تک ہو جائے گا ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں عرض کروں گا کہ تمام صوبے میں ایسے سکول ہیں جہاں چھتیں نہیں اور سکولوں کی اپنی عمارت تک نہیں ہے ۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ سکولوں میں پنکھے لگوائے جائیں ۔ جوں جوں ہمارے وسائل ہمیں اجازت دیں گے ہم اس کام کو پورا کریں گے ۔

بیگم رعنالہ سرور : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا بچوں کی تعداد اساتذہ کی نسبت زیادہ نہیں ہے ۔ میرے خیال میں ایک اور پانچ کی نسبت ہونی چاہیے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میرے خیال میں بیگم صاحبہ کا حساب کمزور نظر آتا ہے ۔ اگر آپ 871 کو 25 پر تقسیم کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ تعداد کم ہے یا نہیں ۔

مسٹر سپیکر : اکثر ایک کلاس میں 40 یا 41 طلبا ہوا کرتے ہیں ۔

وزیر تعلیم : آپ اس کو 35 پر تقسیم کریں گے تو پھر دیکھیں کم ہے یا زائد ہیں ۔

مسٹر سپیکر : اگلا سوال ۔

بیگم رعنالہ سرور : یہ ایک چھوٹا سا سوال ہے کہ کیا ایسی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے کہ جیلوں میں سے پنکھے اتار کر سکولوں میں لگا دئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر : وہ یہ کام نہیں کر سکتے ۔ اس کے لیے الگ محکمہ ہے ۔

علاقہ چاہ میراں لاہور میں طلباء و طالبات کے لیے ہائی سکول کا قیام

*3538 ۔ **بیگم ریحانہ سرور** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ علاقہ چاہ میراں لاہور میں طلباء و طالبات لیے کوئی ہائی سکول نہیں ہے جس کی وجہ سے اس علاقہ کی آبادی کو بہت مشکلات پیش آ رہی ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ علاقہ میں طلباء و طالبات کے لیے کوئی ہائی سکول کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) یہ درست نہیں ہے ۔ اس علاقے اور اس کے گرد و نواح میں بہت سے ہائی سکول برائے طلباء اور طالبات موجود ہیں ۔

(ب) چونکہ اس علاقے کی ضرورت کے مطابق کافی ہائی سکول موجود ہیں ۔ اس لیے حکومت اس علاقے میں فی الحال کوئی نیا سکول کھولنے کا ارادہ نہیں رکھتی ۔

سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف یہ وضاحت کریں گے کہ سکول کھولنے کے لیے کتنی آبادی درکار ہے ۔ دس یا پانچ ہزار کی آبادی کے لیے ایک سکول کھولا جاتا ہے ۔ اس سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ چاہ میراں کے گرد و نواح میں چونکہ ہائی سکول ہیں اس لیے وہاں سکول نہیں کھولا گیا ۔ کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ سکول کھولنے کے لیے وہاں پر کتنی آبادی ہونی چاہیے ؟

مسٹر سپیکر : آپ کا یہ سوال اس طرح تو ہو سکتا ہے کہ کتنے فاصلے پر سکول ہو تو نیا سکول کھولا جا سکتا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! یہ آبادی کی بات ہے فاصلے کی

بات نہیں ۔ آپ جواب پڑھیں ۔ جز ب میں لکھا ہے کہ چونکہ اس علاقے کی آبادی کے مطابق کافی سکول موجود ہیں اس لیے حکومت وہاں کوئی سکول کھولنے کا ارادہ نہیں رکھتی ۔ تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وزیر موصوف یہ وضاحت کریں گے کہ اس علاقے کی آبادی اتنی کم ہے کہ وہاں سکول کی ضرورت نہیں ۔ اگر آبادی زیادہ ہے تو پھر وہاں سکول نہ کھولنے کی وجہ کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر : وجہ تو انہوں نے بتا دی ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سکول کھولنے کے لیے کتنی آبادی درکار ہوتی ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس کا جواب یہ نہیں کہ آبادی کم ہے ۔ انہوں نے آبادی کا تو سوال ہی نہیں اٹھایا اس لیے یہ آپ کا ضمنی سوال نہیں بنتا ۔

سید ناظم حسین شاہ : جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ وہاں کافی سکول گرد و نواح میں ساتھ ساتھ ہیں ۔ تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ چاہ میراں میں سکول کیوں نہیں ۔ یہ کہہ دینا کہ گرد و نواح میں سکول ہیں اس لیے اس محلہ میں سکول نہیں کھولا جا سکتا ۔ وہاں کی آبادی کم ہے اس لیے سکول کھولنے کی ضرورت نہیں ۔ یہ کہاں تک درست ہے ۔

مسٹر سپیکر : سکول نہ کھولنے کی وجہ تو انہوں نے بتا دی ہے کہ چونکہ گرد و نواح میں سکول موجود ہیں اس لیے وہاں سکول نہیں کھولا گیا ۔ یہ انہوں نے آبادی کے مطابق نہیں کہا کہ آبادی کم ہے یا زیادہ ہے ۔ اگر وہ یہ کہتے تو پھر آپ پوچھ سکتے تھے کہ کتنی آبادی کے لیے سکول کھولا جا سکتا ہے ۔ اب اگلا سوال پیش کیا جائے ۔

بیگم ریحانہ سرور : جناب والا ! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جو جواب وزیر موصوف کو موصول ہوا ہے وہ انہوں نے مجھے دے دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : تو آپ اس کے لیے ایک تحریک استحقاق ایوان میں پیش کر سکتے ہیں کہ مجھے غلط جواب دیا گیا ہے ۔

قومی تحویل میں لیے جانے والے پرائیویٹ ہائی سکولوں کے اساتذہ کی سنیارٹی لسٹ مرتب کرنا

*3713 - **چوہدری امان اللہ لک** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا حکومت قومی تحویل میں لیے گئے پرائیویٹ ہائی سکولوں کے اساتذہ کی مشترکہ سنیارٹی لسٹ مرتب کرنے پر غور کر رہی ہے -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ سکولوں میں اساتذہ موجودہ قواعد و ضوابط کی رو سے ترقی پانے سے محروم ہیں اور اپنا مستقبل تاریک سمجھتے ہیں - اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سنیارٹی لسٹ کب تک تیار ہو جائے گی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) محکمہ تعلیم حکومت پنجاب پرائیویٹ قومیائے گئے ہائی سکولوں کے اساتذہ کی مشترکہ سنیارٹی لسٹ مرتب کرنے کے لیے ضروری اقدام کر رہی ہے - اس سلسلہ میں حکومت کی واضح پالیسی جیسا کہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۲ء کے گزٹ نمبر 7532 ایل میں درج ہے - ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹریسز (پرائیویٹ قومیائے گئے ہائی سکول) کی تقرری مارشل لاء ریگولیشن نمبر 118 کے تحت عارضی طور پر کی گئی ہے - اور ان کی موجودہ تقرری کی وجہ سے انہیں ان آسامیوں پر مستقل حقوق حاصل نہیں ہو جائیں گے -

(ب) یہ حقیقت نہیں ہے کہ مذکورہ سکولوں کے اساتذہ موجود قواعد و ضوابط کی رو سے ترقی پانے سے محروم ہیں - بلکہ ان کا مستقبل نہایت محفوظ ہے - سنیارٹی لسٹ مستقبل قریب میں شائع کی جا سکے گی - اور قومیائے گئے سکولوں کی تمام خالی آسامیاں جو بذریعہ ترقی پر کی جاتی ہیں ان اساتذہ ہی سے پر کی جائیں گی -

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ مشترکہ سنیارٹی لسٹوں کے لیے کب تک انتظامات کیے جا سکیں گے اور ان کا فیصلہ کب تک ہو سکے گا ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! اس لسٹ کے مکمل کرنے کے لیے خود اساتذہ کی انجمن کی مدد اور تعاون حاصل کیا گیا ہے اور امید ہے کہ گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران ہمارا محکمہ اور اساتذہ کی انجمن کے حضرات مل کر یہ کام مکمل کر سکیں گے ۔

میاں خورشید انور : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ انہوں نے سنیارٹی لسٹ تیار کرنے کے لیے کوئی ہدایات جاری فرمائی ہیں کہ یہ لسٹیں کس بنیاد پر بنائی جائیں ۔ کیا یہ ان کی سروس کے حساب سے بنائی جائیں گی یا تعلیمی قابلیت کے حساب سے ؟

وزیر تعلیم : تعلیمی قابلیت تو بہر حال ہر پوسٹ کے لیے ضروری ہوگی ۔ لیکن جو ان کی length of service ہے اس کا بھی خیال رکھا جائے گا ۔ اگر کسی کا پانچ سال کا عرصہ کسی وجہ سے رہ گیا ہو ۔ اگر کسی انتظامی وجہ سے کسی اُستاد کو پانچ سال کے لیے نکال دیا گیا ہو تو وہ بھی اسے معاف کر دیا جائے گا اور اس پانچ سال کی عرصہ کے علاوہ اس کی جتنی سروس ہوگی وہ جمع کرکے اس کی length of service شمار کی جائے گی ۔

سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جب یہ سکول قومی تحویل میں لیے گئے تھے تو ان کے کئی ماسٹروں نے اپنے آپ کو خود ہی ہیڈ ماسٹر declare کر دیا تھا ۔ کیا ایسے انتظامات کیے گئے ہیں جن سے یہ جعل ساز ماسٹر صاحبان غلط طور پر سنیارٹی حاصل نہ کر سکیں اور سینئر اُستاد صاحبان ہی سینئر شمار کیے جائیں ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! فاضل ممبر نے بالکل ٹھیک سوال کیا ہے اور اس بات کو روکنے کے لیے کہ ایسے لوگوں کو ناجائز فائدہ نہ پہنچ سکے اور اس جعل سازی کو ختم کرنے کے لیے یہ نئی لسٹ مرتب کی جارہی

ہے اور اس میں اساتذہ کے نمائندے بھی شامل کیے گئے ہیں ۔ فاضل رکن ٹھیک فرما رہے ہیں کہ اس قسم کی باتیں ہوئی ہیں اور اس مقصد کے لیے ان لوگوں کو کسی قسم کا غلط فائدہ نہ پہنچ سکے یہ طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے جس سے اساتذہ کی بڑی اکثریت خوش ہے ۔ بہر حال ایسے لوگ خوش نہیں ہونگے جنہوں نے ایسی جعل سازی کی ہے ۔

جعلی دستخطوں سے بی ٹی سی کلاس کے دو طلباء کی گورنمنٹ ہائی سکول چوبرجی گارڈنز سے گورنمنٹ ہائی سکول کاہنہ نو میں منتقلی

*3644 ۔ چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈائریکٹر ایجوکیشن لاہور کے آرڈر نمبر 17884-ایس مورخہ 6 اپریل 1973ء کی رو سے بی ٹی سی کلاس کے دو طلباء مسمیان محمد بوٹا ولد رانجھا خاں اور محمد شریف نسیم ولد اللہ رکھا کو گورنمنٹ ہائی سکول چوبرجی گارڈنز لاہور سے گورنمنٹ ہائی سکول کاہنہ نو میں منتقل کر دیا گیا جب کہ مذکورہ بالا طلباء گورنمنٹ ہائی سکول چوبرجی گارڈنز میں داخل تک نہ تھے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مندرجہ بالا آرڈر پر انسپکٹر ٹریننگ انسٹیٹیوٹ لاہور خان ریاض لیاقت اور سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول چوبرجی گارڈنز محمد اسلم خان کے جعلی دستخط ہیں ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ انچارج گورنمنٹ ہائی سکول کاہنہ نو نے اپنے آرڈر نمبر 1017 میں سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول چوبرجی گارڈنز سے اس کیس کی تصدیق مانگی تو سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول چوبرجی گارڈنز نے اس آرڈر پر اپنے جعلی دستخط کی نشان دہی کی ۔

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ جزو (الف) (ب) اور (ج) کا علم انسپکٹر ٹریننگ انسٹیٹیوٹ لاہور کو ہو چکا ہے لیکن پھر بھی اس کی انکوائری شروع نہیں ہو سکی اور اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر تعلیم - (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی نہیں - ڈائریکٹر ایجوکیشن لاہور نے کوئی آرڈر نمبری ایس-17884 مورخہ 4 اپریل 1973ء بابت منتقلی مذکورہ طلباء جاری نہیں کیا - یہ طلباء نہ تو گورنمنٹ ہائی سکول چوبرجی لاہور میں داخل تھے اور نہ ہی گورنمنٹ ہائی سکول کاہنہ نو میں منتقل ہوئے یا داخلہ لے سکے -

(ب) جی ہاں - لیکن یہ دستخط جعلی تھے اور جب ان کی تصدیق کے لیے کارروائی شروع کی گئی تو متعلقہ طالب علم زبردستی یہ کاغذات اٹھا کر لے گئے - عدم ثبوت کی بنا پر مزید کارروائی نہیں کی جا سکی -

(ج) جی ہاں - ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کاہنہ نو کے بیان کے مطابق ان کے سیکنڈ ماسٹر نے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول چوبرجی گارڈنز لاہور سے منتقلی آرڈر اور سکول لیونگ سرٹیفکیٹ جو مبینہ طور پر گورنمنٹ ہائی سکول چوبرجی گارڈنز سے ماسٹر محمد اسلم خان کے جعلی دستخطوں سے جاری کیے گئے تھے کی تصدیق چاہی - مسٹر محمد اسلم خان نے اس بات کی تصدیق کی لیکن ان کے جواب آنے سے پیشتر طلباء اپنے تمام کاغذات ہیڈ ماسٹر کاہنہ نو سے زبردستی اٹھا لے گئے - اب کوئی ریکارڈ ہیڈ ماسٹر کاہنہ نو کے پاس موجود نہیں -

(د) جی ہاں - جواب جزو (ب) میں دے دیا گیا ہے -

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! وزیر موصوف نے جواب کے جز (ج) میں فرمایا ہے کہ محمد بوٹا اور محمد شریف زبردستی کاغذات لے گئے ہیں - کیا اس کے متعلق متعلقہ سکول کے ہیڈ ماسٹر نے کوئی رپورٹ درج کرائی تھی - اگر کرائی تھی تو اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے ؟

وزیر تعلیم : بات اصل میں یہ ہے کہ اس قسم کی وارداتیں پچھلے سال میں کافی ہوئیں کہ جہاں پر لوگوں نے جعلی آرڈر ہمارے افسران کے نام سے بنا لئے اور اسی قسم کی ایک تحریک پہلے بھی فاضل رکن مسٹر ناصر علی بلوچ نے پیش کی تھی لیکن یہ لڑکے اتنے ہوشیار نکلے کہ وہ ہیڈ ماسٹر کے دفتر سے تمام ثبوت لے کر بھاگ گئے اور اب کوئی پتہ نہیں کہ وہ کہاں رہتے ہیں ، اس لیے اس کے بعد کوئی کارروائی نہیں کی گئی لیکن بہرحال یہ حقیقت ہے کہ انہیں ان جعلی کاغذات پر داخلہ نہیں ملا -

(اس مرحلہ پر شیخ عزیز احمد صاحب کرسی سپیکر پر متمکن ہوئے)

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ اگر ان کے کاغذات کی فوٹو سٹیٹ کاپی پیش کر دی جائے تو ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کے لیے تیار ہیں ؟

وزیر تعلیم : جی ہاں - اگر ان کے نام وغیرہ کا پتا ہو تو ہم ان کے خلاف جعل سازی کا مقدمہ پولیس میں درج کروا دیں گے -

میاں خان محمد : وزیر موصوف نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ وہ طالب علم دونوں ہیڈ ماسٹروں سے کاغذات اٹھا کر لے گئے - اس زبردستی پر انہوں نے کوئی کارروائی کی ہے ؟ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ طلبہ زبردستی کاغذات دفتر سے اٹھا کر لے جائیں ؟

وزیر تعلیم : ویسے دو ہیڈ ماسٹروں سے نہیں ، بلکہ ایک ہیڈ ماسٹر سے - لیکن زبردستی کیسے ہوتی ہے ، یہ آپ کے لیے سمجھنا کوئی مشکل نہیں ہے - لڑکے ہوں اور وہ ہیڈ ماسٹر کے سامنے کاغذات رکھیں کہ اس پر فلاں ہیڈ ماسٹر نے دستخط کیے ہیں - وہ ہیڈ ماسٹر کہے کہ یہ تو جعلی ہیں - جب ان لڑکوں نے سنا تو وہ کاغذ لے کر وہاں سے بھاگ گئے - لک صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کی تفصیلات فراہم کریں گے اور میں نے کہا ہے کہ ان کے خلاف جعل سازی کا مقدمہ درج ہو گا -

---

صوبہ پنجاب میں کالجوں اور ہائی سکولوں کی تعداد

***4165 - سردار محمد عاشق :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) پنجاب میں کل کتنے لڑکوں اور لڑکیوں کے کالج یا ہائی سکول

ایسے ہیں جن کا نتیجہ 1971ء 1972ء 1973ء میں 90 فیصد یا اس سے زیادہ رہا ۔ ان کالجوں یا ہائی سکولوں کے نام اور ان کے اس وقت کے پرنسپلوں ، ہیڈ ماسٹروں اور ہیڈ مسٹریسوں کے نام بیان فرمائے جائیں ۔

(ب) پنجاب میں کل کتنے لڑکوں اور لڑکیوں کے کالج یا ہائی سکول ایسے ہیں جن کا نتیجہ 1971ء 1972ء 1973ء میں 40 فیصد یا اس سے کم رہا ۔ ایسے کالجوں یا ہائی سکوں کے نام ان کے اس وقت کے ہیڈ ماسٹروں اور پرنسپلوں کے نام فرمائے جائیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) چار کالجوں اور 274 سکولوں میں 90 فیصد یا اس سے زیادہ رہا ۔ *تفصیل جدول نمبر 1 اور نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں ۔

(ب) 64 کالجوں اور 96 سکولوں میں 40 فیصد یا اس سے کم رہا ۔ *تفصیل جدول نمبر 3 اور نمبر 4 پر ملاحظہ فرمائیں ۔

سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف وضاحت کریں گے کہ جن سکولوں اور کالجوں کا نتیجہ 90 فیصد رہا ، کیا ان کے ہاں ایسے طلبہ کا داخلہ ہوتا ہے جو فرسٹ کلاس یا سکالرشپ ہولڈر ہوں یا تھرڈ ڈویژن یا کم نمبروں والے سیکنڈ ڈویژن ہوں ، انہیں بھی داخلہ دیا جاتا ہے ؟

مسٹر چیئرمین : یہ ضمنی سوال نہیں بنتا ہے ؟

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! انہوں نے کہا ہے کہ ان سکولوں اور کالجوں میں 90 فیصد رزلٹ رہا ۔

مسٹر چیئرمین : انہوں نے اس کا جواب دے دیا ہے ، آپ ملاحظہ کریں ۔

---

*تفصیل آخر میں ملاحظہ فرمائیں ۔

سید ناظم حسین شاہ : اس کا جواب یہی ہے کہ تفصیل جدول نمبر 1 اور نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں ۔ ان کا نتیجہ 90 فیصد رہا ۔ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان سکولوں اور کالجوں میں صرف فرسٹ ڈویژنرز یا سکالرشپ ہولڈرز کو داخلہ ملتا ہے ؟

مسٹر چیئرمین : یہ تو ایک مخصوص سوال ہے ، اس میں آپ کا ضمنی سوال کیسے پیدا ہوتا ہے ؟ انفارمیشن مانگی گئی ہے جو انہوں نے دے دی ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : وہ یہ بتا دیں کہ ان سکولوں اور کالجوں میں تو 90 فیصد نتیجہ رہا ، باقی سکولوں اور کالجوں میں 90 فیصد نتیجہ کیوں نہیں رہا ؟

وزیر تعلیم : فاضل رکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پڑھے لکھے ہیں وہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں ۔ اس کی بہت سی وجوہات ہوتی ہیں ۔ جیسا کہ انہوں نے خود کہا ایک تو یہ وجہ ہے کہ کس کالج میں کس معیار کے لڑکے آتے ہیں ۔ اسی طرح انہوں نے پوچھا تھا کہ فلاں کالج فلاں لڑکوں کو ترجیحی داخلہ دیتے ہیں ۔ داخلے کا طریقہ یہ ہے کہ جتنے بھی لڑکے درخواست دیتے ہیں ، ان میں سے بہترین طلبہ کو داخلہ مل جاتا ہے ۔ تھرڈ کو سیکنڈ پر اور سیکنڈ ڈویژنر کو فرسٹ پر ترجیح نہیں دی جاتی ۔ بلکہ فرسٹ کو سیکنڈ پر اور سیکنڈ کو تھرڈ پر ترجیح دی جاتی ہے ۔ کسی سکول میں اگر پانچ سو سیٹیں ہیں اور درخواست گزار طلبہ میں سے ایک سو فرسٹ ڈویژنر ہیں ، تو چار سو تھرڈ ڈویژنر کو بھی داخلہ مل جائے گا ۔ داخلہ اس تعداد پر منحصر ہے جو درخواست دے ۔ پنجاب میں گورنمنٹ کالج ، لاہور ، ایف سی کالج ، لاہور ، گورنمنٹ وومن کالج ، لاہور ، کنیرڈ کالج ، کوئین میری کالج اور بھی بہت سے ادارے ہیں ۔ ملتان میں گورنمنٹ کالج بوسن روڈ ہے اور اس قسم کا ہر شہر میں کوئی نہ کوئی ادارہ ہے جس کا اچھا نام ہے ۔ ان میں زیادہ اچھے لڑکے جاتے

ہیں اور یہ اچھا نتیجہ نکلنے کی ایک وجہ ہے ۔ دوسری وجہ یہ ہوتی ہے کہ اساتذہ کی قابلیت کتنی ہے ، کتنی دلچسپی لیتے ہیں ۔ تیسری وجہ پڑھائی کا سامان مثلاً سائنس کے طلبہ کے لیے لیبارٹریز ، ڈیمانسٹریشن پلانز وغیرہ کافی ہوں ۔ چوتھی وجہ اس کا جنرل ماحول ہے کہ اس کا ماحول کیسا ہے ، کتنی چھٹیاں ہوتی ہیں ، کتنی گڑبڑیں ہوتی ہیں ۔ یہ ساری چیزیں ملا کر کسی کالج یا سکول کا نتیجہ نکلتا ہے ۔

رائے میاں خان کھرل : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جن سکولوں اور کالجوں کا نتیجہ چالیس فیصد یا اس سے کم رہا ، ان میں گورنمنٹ نے جو سہولتیں دینی تھیں وہ میسر نہ ہونے کی وجہ سے ایسا ہوا ۔ وہ سہولتیں مہیا کرنے اور ساری کمی کو دور کرنے کے لیے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے تا کہ آئندہ ساری زندگی اس مصیبت میں نہ پڑا جائے ؟

وزیر تعلیم : نتیجہ خراب ہونے کی صرف یہی وجہ نہیں ، اور وجوہات بھی ہیں ۔ آپ اس سال کے پروگرام میں بھی دیکھیں گے ۔ جن سکولوں اور کالجوں میں لیبارٹریز کی کمی ہے ، کورس بدل گیا ہے ، انہیں اپریٹس کی ضرورت ہے ، ہر سال بتدریج فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ جن سکولوں یا کالجوں میں ایکوپمنٹ وائز کمی ہوگی تو ہم اس کو پورا کر دیں گے ۔

سید ناظم حسین شاہ : وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ جن سکولوں اور کالجوں کا ماحول اچھا ہوتا ہے ، لائبریریاں اور اس قسم کی سہولتیں ہوتی ہیں ، ان کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے ۔ دولت گیٹ سکول کا نتیجہ 90 فیصد رہا حالانکہ وہاں ایسی سہولتیں موجود نہیں ۔ نتیجہ اچھا نہ نکلنے کی یہی وجہ ہے کہ طلبہ کو پڑھانے میں اساتذہ دلچسپی نہیں لیتے کیا اس کی وہ انکوائری کرائیں گے اور ان کے خلاف کوئی ایکشن لینے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر تعلیم : میں نے چار وجوہات بتائی ہیں جن کی وجہ سے رزلٹ اچھا یا برا آتا ہے ۔ کسی سکول یا کالج میں کوئی وجہ زیادہ predominent ہو سکتی ہے ۔ آپ نے ایک اچھے سکول کی مثال دی ہے ۔ اگر کسی خراب سکول کی مثال دیتے تو بھی ہم پتا کریں گے کہ ان چار وجوہ میں سے کس وجہ سے نتیجہ خراب ہے ۔ اور ان کو دور کرنے کی کوشش کریں گے ۔

جناب والا ! میں ذاتی وضاحت پر کچھ عرض کرنی چاہتا ہوں ۔ میں نے جدول کہا ہے ۔ اردو میں جدول بھی کہتے ہیں ۔ لیکن عربی میں جہاں سے یہ لفظ آیا ہے ، جدول ہے ۔ یہ میں نے اس لیے عرض کی ہے کہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ شاید میں نے غلط پڑھا ہے ۔ اردو میں جدول ہی پڑھتے ہیں ۔

صوبہ میں سکولوں اور کالجوں کی تعداد

*4206 **مرزا فضل حق** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ کے ہر ضلع میں طلباء و طالبات کے پرائمری ۔ ہائی سکول اور کالجوں کی علیحدہ علیحدہ تعداد کیا ہے ۔

(ب) ان اداروں میں کل اساتذہ کی تعداد کس قدر ہے اور ہر ایک قسم کے اداروں کے لیے اساتذہ کا تعلیمی معیار کیا ہے ۔

(ج) ان میں مقامی اساتذہ کی تعداد کس قدر ہے اور غیر مقامی کس قدر ہیں ۔

(د) کن کن تعلیمی اداروں میں سائنس پڑھانے کا مکمل انتظام موجود ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) مطلوبہ اطلاع گوشوارہ ''الف'' میں مہیا کی گئی ہے ۔

(ب) مطلوبہ اطلاع گوشوارہ ''ب'' میں درج ہے ۔

(ج) گوشوارہ ''ج'' میں مطلوبہ کوائف مہیا کیے گئے ہیں ۔

(د) گوشوارہ ''د'' میں مطلوبہ معلومات دی گئی ہیں ۔

گوشوارہ ۔ الف

صوبہ کے ہر ضلع میں طلبا اور طالبات کے پرائمری ، مڈل ، ہائی سکولوں اور کالجوں کی علیحدہ علیحدہ تعداد =

نام ضلع	مردانہ				زنانہ			
	پرائمری	مڈل	ہائی	کالج	پرائمری	مڈل	ہائی	کالج
(1) سیالکوٹ	941	120	75	10	759	68	20	2
(2) لاہور	10 6	113	93	19	1132	144	90	14
(3) شیخوپورہ	943	86	34	4	622	30	8	1
(4) گوجرانوالہ	930	75	52	4	606	34	21	2
(5) ڈیرہ غازیخاں	857	79	17	2	539	25	4	1
(6) مظفرگڑھ	871	92	18	4	365	24	5	2
(7) ملتان	1711	163	68	13	871	45	9	2
(8) ساہیوال	1514	132	156	6	866	46	16	1
(9) بہاولپور	589	66	17	3	275	27	8	1
(10) بہاولنگر	832	83	22	3	343	31	5	1
(11) رحیم یار خان	817	81	21	3	263	30	7	2
(12) راولپنڈی	718	134	73	9	579	73	36	2
(13) کیمبلپور	676	84	26	3	404	22	6	2
(14) گجرات	766	101	78	6	650	35	22	3
(15) جہلم	529	96	48	6	464	38	9	2
(16) لائلپور	1782	190	95	15	1088	97	31	4
(17) سرگودھا	1192	125	51	4	606	45	14	2
(18) جھنگ	896	77	28	6	518	25	8	3
(19) میانوالی	816	86	28	2	432	27	4	1
میزان	18316	1983	900	122	11382	866	323	48

گوشوارہ - ب

پنجاب میں پرائمری مڈل ، ہائی سکولوں اور کالجوں میں سالانہ کی تعداد ۔ ۔ ۔

نام ضلع	مردانہ				زنانہ			
	پرائمری	مڈل	ہائی	کالج	پرائمری	مڈل	ہائی	کالج
1 - سیالکوٹ	2829	756	596	182	1844	331	287	61
2 - لاہور	2438	1721	2084	814	1948	1270	1690	4'0
3 - شیخوپورہ	2007	920	585	85	1129	292	173	25
4 - گوجرانوالہ	2696	562	522	113	1317	182	306	53
5 - ڈیرہ غازی خان	1422	936	333	51	767	242	56	15
6 - مظفر گڑھ	1839	946	289	69	575	207	78	5
7 - ملتان	2750	1218	1611	202	1450	503	222	61
8 - ساہیوال	2869	1118	806	178	1511	208	175	15
9 - بہاولنگر	1428	886	423	58	376	166	80	9
10 - بہاولپور	972	876	381	115	516	229	126	36

11 - رحیم یار خان	1527	1200	661	49	813	171	147	8
12 - کیمبل پور	1493	742	454	81	841	173	75	22
13 - گجرات	1464	755	1003	127	925	285	195	24
14 - جہلم	2424	994	754	115	820	307	99	34
15 - راولپنڈی	2743	1441	1110	1856	493	93		
16 - لائلپور	4364	1929	1856	310	3355	563	632	55
17 - سرگودھا	2691	1228	884	134	1269	45	172	35
18 - جھنگ	1471	830	572	160	494	164	90	37
19 - میانوالی	1993	487	400	7	681	127	37	27
میزان	41320	8013	15655	3103	22467	5765	5122	1105

1 - پرائمری سکولوں میں اساتذہ کا کم از کم تعلیمی معیار میٹرک پی ٹی سی ہے -

2 - مڈل سکولوں میں اساتذہ میں پی ٹی سی ، سی - ٹی اور بی ایڈ اساتذہ ہوتے ہیں -

3 - ہائی سکولوں میں ایس - وی ، سی - ٹی ، بی ایڈ اور کلاسیل ورنیکلر سٹاف ہوتا ہے -

4 - کالجوں میں اساتذہ کا تعلیمی معیار کم از کم ایم اے میکنڈ کلاس ہے -

گوشوارہ - ج

پنجاب میں مقامی اور غیر مقامی اساتذہ کی تعداد

نمبر شمار نام ضلع	مردانہ										زنانہ							
	پرائمری		مڈل		ہائی		کالج		پرائمری		مڈل		ہائی		کالج			
	مقامی	غیر مقامی	مقامی	غیر مقامی	مقامی	غیر مقامی	مقامی	غیر مقامی	مقامی	غیر مقامی	مقامی	غیر مقامی	مقامی	غیر مقامی	مقامی	غیر مقامی	مقامی	غیر مقامی
1 - سیالکوٹ	1448	1381	425	331	698	298	95	87	1110	734	199	132	279	28	18	43		
2 - لاہور	1822	816	1586	135	1632	452	576	238	1521	427	901	369	1284	406	426	54		
3 - شیخوپورہ	716	1291	218	702	95	410	9	76	410	719	110	182	72	101	4	21		
4 - گوجرانوالہ	2181	415	375	187	361	161	61	52	921	396	109	73	211	94	16	37		
5 ڈیرہ غازی خان	1432	—	830	6	292	41	42	9	767	—	242	—	76	—	6	9		
6 - مظفر گڑھ	1457	382	738	207	190	199	23	48	411	164	105	102	60	18	—	5		
7 - ملتان	2200	550	1005	213	1195	416	97	105	1307	143	400	103	117	108	43	18		
8 - ساہیوال	2001	868	6+7	501	423	383	48	130	805	706	90	118	95	80	10	5		

9 - بہاولنگر	1412	16	857	29	67	121	308	74	94	367	22	720	24	1469	22	1700
10 - بہاولپور	896	76	809	67	308	74	93	22	94	367	121	1079	226	1700	6	2
11 - رحیم یار خان	1700	226	1079	121	367	94	11	58	94	367	121	1079	226	1700	6	2
12 - کیمبل پور	1469	24	720	22	401	58	25	56	58	401	22	720	24	1469	12	9
13 - گجرات	1274	180	252	503	193	810	107	60	810	193	503	252	180	1274	60	27
14 - جہلم	1650	774	570	454	250	504	32	83	504	250	454	570	774	1650	31	3
15 - راولپنڈی			2521	222	1301	140	123	16	140	1301	222	2521			79	54
16 - لائلپور	3210	1124	1604	325	1522	384	215	216	384	1522	325	1604	1124	3210	1	38
17 - سرگودھا	2381	110	1013	235	677	107	198	16	107	677	235	1013	110	2381	18	17
18 - جھنگ	1170	201	725	106	464	118	85	75	118	464	106	725	201	1170	20	17
19 - میانوالی	1985	8	480	7	366	35	48	12	35	366	7	480	8	1985	9	18
میزان	30024	8552	16414	4542	11319	4737	1775	1428	4737	11319	4542	16414	8552	30024	444	754

گوشوارہ ۔ د

کن کن تعلیمی اداروں میں سائنس پڑھانے کا مکمل انتظام موجود ہے ۔

لاہور ڈویژن : تقریباً ہر تعلیمی ادارے میں سائنس پڑھانے کا انتظام ہے ۔ جہاں کہیں ناقص انتظام ہے ، گورنمنٹ بہتر بنا رہی ہے ۔

ملتان ڈویژن : تقریباً تمام اداروں میں سائنس پڑھانے کا انتظام ہے ۔ جہاں کہیں ناقص انتظام ہے ۔ گورنمنٹ بہتر بنا رہی ہے ۔

بہاولپور ڈویژن : ایضاً

سرگودھا ڈویژن : لائل پور ضلع کے تمام سکولوں اور کالجوں میں سائنس پڑھانے کا مکمل انتظام ہے ۔

ضلع سرگودھا میں 25 ہائی سکولوں میں اور 5 کالجوں میں سائنس پڑھانے کا انتظام ہے ۔

میانوالی : تمام سکولوں اور کالجوں میں سائنس پڑھانے کا انتظام ہے ماسوائے ایک کالج کے ضلع جھنگ کے تقریباً 30 ہائی سکولوں میں سائنس پڑھانے کا انتظام ہے ۔

راولپنڈی ڈویژن : تمام ہائی سکولوں میں سائنس پڑھانے کا انتظام ہے ۔ دو تین کالجوں کے سوا باقی تمام کالجوں میں سائنس پڑھانے کا مکمل انتظام ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سکولوں اور کالجوں اور پرائمری سکولز کی تعداد جو ہے وہ پچھلے سالوں سے بڑھی ہے ؟

وزیر تعلیم : طلباء و طالبات کی تعداد یا سکولوں کا نمبر ؟

بیگم ریحانہ سرور : سکولوں کا نمبر اور طلباء و طالبات کی تعداد ۔

وزیر تعلیم : اللہ کے فضل سے تعداد بڑھی ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ growing population میں یہ کم ہو ۔

بیگم ریحانہ سرور : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

1974ء میں literacy percentage پرائمری سکولز میں کالجوں میں اور ہائی سکولوں میں کتنی ہے ؟

مسٹر چیئرمین : کیا آپ پچھلے پانچ سالوں کی پوچھ رہی ہیں ؟

بیگم ریحانہ سرور : یہ کہہ رہے ہیں کہ طلباء و طالبات کی تعداد بڑھی ہے سکولوں کی تعداد بڑھی ہے تو میں نے ان سے یہ پوچھا ہے کہ literacy percentage 1974ء میں کس تناسب سے بڑھی ہے ؟

مسٹر چیئرمین : ان کے کس جواب سے آپ کا یہ ضمنی سوال پیدا ہوتا ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور : سوال نمبر 4206 میں ہم نے ان سے یہ پوچھا ہے ۔

مسٹر چیئرمین : انہوں نے علیحدہ علیحدہ تعداد بتا دی ہے 74-1973ء کا تو ذکر نہیں کیا ۔

بیگم ریحانہ سرور : لیکن انہوں نے میرے پہلے سپلیمنٹری سوال کے جواب میں بتایا ہے کہ طلبا و طالبات کی تعداد بھی بڑھی ہے سکولوں کی تعداد بھی بڑھی ہے اور یہ اسی حساب سے میں نے پوچھا ہے ۔

مسٹر چیئرمین : تو اس سے percentage کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

بیگم ریحانہ سرور : جناب یہ تو بڑا واضح سوال ہے ۔ یہ تو ایجوکیشن کے ساتھ تعلق رکھتا ہے ۔ اس سوال کا جواب تو منسٹر صاحب کی فنگر ٹپس پر ہونا چاہیے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں جواب دیتا ہوں ۔ میری فنگرٹپس پر اللہ کے فضل سے کئی چیزیں ہیں لیکن فاضل رکن کو یہ نہیں پتہ کہ وہ کیا پوچھ رہی ہیں ۔ میں ان کو بتاتا ہوں کہ literacy اگر وہ پوچھ رہی ہیں تو پاپولیشن پر پوچھیں یا پھر یہ پوچھیں کہ سکولوں اور کالجوں میں کتنی absolute majority بڑھی ہے اور سارے ٹوٹل نمبر پر ان کی کتنی percentage ہے ۔ آپ اگر literacy کے الفاظ استعمال کرتے ہیں تو literacy سے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جنرل پاپولیشن میں تعلیم یافتہ ہونے کی کیا شرح ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور : پاپولیشن پر ہی آپ بتا دیں ۔

وزیر تعلیم : یہ وہ سوال نہیں ہے ویسے پاکستان میں عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے کوئی اچھے فگرز نہیں ہیں ۔ جتنے بھی انڈر ڈیولپڈ ممالک ہیں سب میں بہت ساری cooked figures ہوتی ہیں ۔ جتنے اعداد و شمار ہیں ہمارے ملک کے بہت سارے اسی طرح سے ہوتے ہیں ۔ تو بہر حال عام طور سے خیال یہ ہے کہ 7 فیصد اس وقت تعلیم پہ خرچ ہیں کوئی اس کو 20 فیصد کہتے ہیں ۔ کوئی 18 فیصد کہتے ہیں ۔ کوئی 15 فیصد کہتے ہیں ۔ اب اگر آپ کہتے ہیں کہ اس وقت کتنے فیصد ہیں تو میں اس کا جواب نہیں دے سکتا کیونکہ پاکستان میں ہر سال یہ اعداد و شمار تیار ہی نہیں ہوتے ۔

بیگم ریحانہ سرور : پنجاب کے ہی بتا دیں پاکستان کے نہ بتائیں ۔

مسٹر چیئرمین : اگر پاکستان کے نہیں ہیں تو ظاہر ہے پنجاب کے بھی نہیں ہیں ۔

بیگم ریحانہ سرور : بڑی غلط بات ہے ویسے یہ 17 فیصد بھی ٹھیک فگرز نہیں ہیں ۔

مسٹر چیئرمین : وہ تو اسے ہی رف فگرز بتا رہے ہیں ۔

وزیر تعلیم : جناب والا! آپ اس کے متعلق مختلف کتابیں اٹھا کر دیکھ لیں سب کی بات ایک دوسرے سے مختلف ہوگی ۔

گورنمنٹ سکولوں اور قومیائے گئے سکولوں کے اساتذہ کی تنخواہوں میں تفاوت

***4169 ۔ چوہدری علی بہادر خان :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گورنمنٹ سکولوں اور قومیائے گئے سکولوں کے اساتذہ کی تنخواہوں میں تفاوت ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔ یہ صحیح ہے کہ

فی الحال جو تنخواہیں قومیائے گئے سکولوں کے اساتذہ کو دی جا رہی ہیں ، وہ وہی ہیں جو انہیں قومیائے جانے سے پہلے سابقہ انجمنیں ادا کر رہی تھیں ۔

(ب) تنخواہوں کے تفاوت کو دور کرنے سے پہلے سابقہ تنخواہوں کی پڑتال ، گریڈ کا تعین صحیح اسامی کا تعین لازمی تھا ۔ اس مقصد کے لیے ہر ضلع میں ایک Pay VerificationCommittee بنا دی گئی تھی اور اس میں قومی تحویل میں لیے جانے والے سکولوں کے اساتذہ کو مناسب نمائیندگی دی گئی تھی ۔ یہ کام اب قریب الاختتام ہے ۔ اب محکمہ خزانہ کے قواعد کے مطابق اساتذہ کرام کی تنخواہ کا تعین پہلے Pay Consolidation Scales میں اور یکم جولائی 1973ء سے نیشنل پے سکیل میں کیا جا رہا ہے ۔ ان اساتذہ کے لیے ملازمت کے قواعد کا مسودہ بھی تیار کیا جا سکے گا اور ضابطہ کے مطابق بقایاجات ادا کیے جا سکیں گے ۔

قومیائے گیے سکولوں کے اساتذہ کی خالی آسامیوں کو پر کرنا

*4270 ۔ **چوہدری علی بہادر خان** : کیا وزیر تعلیم از راہ بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) قومیائے گئے سکولوں کے اساتذہ کی خالی آسامیوں کو پر کرنے کا کیا طریق کار ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قومیائے گئے سکولوں میں بہت سی آسامیاں ابھی تک خالی ہیں اور بہت سے سکولوں میں ہیڈ ماسٹر تعینات نہیں کیے گئے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ان آسامیوں کو اب تک پر نہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں اور یہ آسامیاں کب تک پر کر دی جائیں گی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) قومیائے گئے مدارس کی خالی آسامیوں کو پر کرنے کا طریق کار وہی ہے جو گورنمنٹ

مدارس کا ہے - یعنی یہ اسامیاں ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹی کی وساطت سے پر کی جاتی ہیں -

(ب) ایسی خالی آسامیاں کافی حد تک پر کی جا چکی ہیں - بقایا کو پر کرنے کے لیے مناسب اقدامات کیے جا رہے ہیں - جہاں تک قومیائے گئے ہیڈ ماسٹر صاحبان کی آسامیاں خالی ہونے کا تعلق ہے تو ایسا کوئی سکول نہیں ہے - البتہ بعض ایسے مدارس ضرور موجود ہیں - جن میں ہیڈ ماسٹر کی آسامی کے لیے فریقین دیوانی عدالتوں یا ہائی کورٹ میں مقدمات لڑ رہے ہیں - محکمہ ان عدالتوں کے فیصلوں کا منتظر ہے - البتہ وہاں انچارج ہیڈ ماسٹر کام کر رہے ہیں -

(ج) جز (ب) کا جواب اثبات میں نہیں ہے اور جزو (ج) کا جواب بھی (ب) میں دیا جا چکا ہے -

---

قومیائے گئے سکولوں کی عمارات کے کرائے کی ادائیگی

*4271 - **چوہدری علی بہادر خان** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت قومیائے گئے سکولوں کی عمارات کا کل کتنا کرایہ سالانہ ادا کرتی ہے - 1972ء تا اکتوبر 1973ء کتنا کرایہ ادا کیا گیا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : حکومت پنجاب قومیائے گئے اداروں کی عمارات کے کرایہ کی مندرجہ ذیل رقومات ادا کر رہی ہے -

		روپے
(1) لاہور ریجن برائے سال 1972ء تا 1973ء	-	3,39,300
برائے سال 1973ء تا 1974ء	-	3,50,000
میزان کل	-	6,89,300
(2) راولپنڈی ریجن برائے 1972ء تا 1973ء	-	2,40,808
برائے 1973ء تا 1974ء	-	2,00,000
میزان کل	-	4,40,808
کل رقم - گیارہ لاکھ تیس ہزار ایک سو آٹھ صرف	-	11,30,108

سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف یہ وضاحت کریں گے کہ یہ کل کتنے ادارے ہیں جو کرائے پر لیے گئے ہیں لاہور ریجن میں اور پنڈی ریجن میں ؟

میر محمد ظفر اللہ خان : علیحدہ سوال کریں ۔

سید ناظم حسین شاہ : علیحدہ سوال کیسے ہے آپ سپیکر تو نہیں ہیں ۔

مسٹر چیئرمین : اس سوال میں تعداد تو نہیں پوچھی گئی تھی ۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر یہ سپلیمنٹری سوال پیدا ہوتا ہے میں پوچھ سکتا ہوں کہ کتنی ایسی عمارتیں ہیں ۔

مسٹر چیئرمین : اس سے یہ ضمنی سوال پیدا نہیں ہوتا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ: یہ جواب آپ ذرا پڑھ لیں پھر آپ تسلی سے فیصلہ صادر فرمائیں ۔

مسٹر چیئرمین : فرمایئے گئے سکولوں کی عمارات کا کتنا سالانہ کرایہ حکومت ادا کرتی ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : تو جناب والا یہی میں نے پوچھا ہے کہ کل کتنی ایسی عمارتیں ہیں جن کا کرایہ لاہور اور پنڈی ریجن میں وہ ادا کرتے ہیں ؟ جناب والا ! یہ 3 لاکھ 79 ہزار 73-1972ء کا ہے پھر 3 لاکھ 74-1973ء کا ہے تو یہ تو وزیر موصوف کو پتہ ہوگا کہ کل عمارتیں دس ہیں ، بیس ہیں ، چالیس ہیں جن کا وہ کرایہ ادا کرتے ہیں ۔

مسٹر چیئرمین : اس میں سے تو یہ سوال پیدا نہیں ہوتا اس لیے آپ کا یہ سپلیمنٹری نہیں بنتا ۔

بیگم ریحانہ سرور : ویسے ہی ان سے پوچھ لیں اس میں کیا حرج ہے ۔

مسٹر چیئرمین : اگر وہ بتا سکتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ : اگر آپ نہیں کہیں گے تو وہ کیسے بتائیں گے یہ تو آپ کی مرضی پر منحصر ہے ۔

میر محمد ظفر اللہ خان : جناب والا ! یہ بالکل وقت ضائع کر رہے

ہیں اور ان کی یہ خواہش ہے کہ باقی ماندہ سوالوں کے جوابات پاؤس میں نہ دیئے جا سکیں ۔

سید ناظم حسین شاہ : پوائنٹ آف پرولیج جناب والا ! معزز رکن نے میرا استحقاق مجروح کیا ہے اس پر میں آپ کی رولنگ چاہتا ہوں ۔

مسٹر چیئرمین : آپ کا کوئی استحقاق مجروح نہیں ہوا ۔

میر محمد ظفر اللہ خان : معزز ممبر کا استحقاق ہے ہی نہیں جو میں نے مجروح کیا ہے ۔

چوہدری علی بہادر خان : جناب والا ! یہ جو فگرز انہوں نے دی ہیں یہ دو ریجن کی ہیں باقی تین ریجن میں کوئی بلڈنگ انہوں نے کرائیے پر نہیں لی ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! فاضل رکن نے یہ سوال پوچھا ہے 1972ء تا اکتوبر 1973ء کا تو اصل میں اس وقت باقی ریجن نہیں بنے تھے ۔ لیکن ان میں بھی ایسی بلڈنگیں ہیں ۔ یہ جواب پرانے سوال کا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ 1272-73ء میں 3 لاکھ 89 ہزار اور 1973_74ء میں صرف 3 لاکھ کرایہ ادا کیا گیا ۔ اس تفاوت کی کیا وجہ ہے ؟

چوہدری امان اللہ لک : یہ کون سا طریقہ ہے جو جناب نے وضع کیا ہوا ہے کہ وہ بولنا شروع کر دیتے ہیں ہم ممبران کھڑے انتظار کرتے رہتے ہیں یہ جناب کی صوابدید پر ہے کہ کس ممبر کا نام پکاریں ۔ وہ بولتے چلے جا رہے ہیں ہم کھڑے آپ کی طرف دیکھتے رہتے ہیں ۔ مہربانی فرما کر اگر آپ کرسی صدارت پر متمکن ہیں تو آپ غور فرمائیں کہ کس کو اجازت دینی ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : میں فاضل ممبر کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ نیم خاموشی جو ہوتی ہے وہ نیم رضا ہوتی ہے ۔

مسٹر چیئرمین : میں آپ کی طرف بھی دیکھوں گا اگر آپ نظر آ جائیں گے تو میں آپ کو بولنے کی اجازت ضرور دوں گا ۔

چوہدری امان اللہ لک : بہرحال میں اس کے خلاف احتجاج کرتا

ہوں کہ سپیکر صاحب بھی یہی کرتے ہیں - یہ کس انداز سے ہاؤس کا وقت ضائع کر رہے ہیں ہم کھڑے ہیں یہ بولتے چلے جا رہے ہیں -

(قطع کلامیاں)

Mr. Chairman . No cross talk Please.

چوہدری امان اللہ لک : یہ کیا انہوں نے طریقہ کار اختیار کر رکھا ہے - وہ بولتے چلے جاتے ہیں کسی کا احترام نہیں ہے - آپ غور فرمائیں ایک کو بلائیں جب وہ بول لے اس کے بعد دوسرے کو بلائیں -

مسٹر چیئرمین : آپ تشریف رکھیں -

سید ناظم حسین شاہ : جناب سپیکر ! یہ میں معزز رکن کی اطلاع کے لیے عرض کر دوں کہ جب آپ خاموش ہوتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ اجازت دے چکے ہیں - فاضل رکن رولز آف پروسیجر سے بالکل ناواقف ہیں اس لیے یہ اعتراض اٹھا رہے ہیں - فاضل رکن کو یہ چاہیے تھا کہ جب آپ نے کہا کہ وہ بیٹھ جائیں کم از کم ان کو Chair کا تو احترام کرنا چاہیے -

مسٹر چیئرمین : چوہدری امان اللہ لک !

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! جہاں تک ان کے ذہن کی capacity ہے وہ اس حد تک سخن زنی کرتے رہے - اب یہ سپیکر کی discretion ہے باہر جا چکے ہیں ہم چار ممبر کھڑے ہیں اور ان کو ذرا خیال نہیں ہے -

(قطع کلامیاں)

بیگم آباد احمد خان : جناب والا ! مہربانی سے آپ ایسا اصول بنائیں کہ تین سوالات سے زیادہ نہ پوچھے جائیں - بار بار حجت بازی نہ کریں -

مسٹر چیئرمین : وہ تو سپیکر صاحب ہی آرڈر دے سکتے ہیں میں تو نہیں دے سکتا -

بیگم آباد احمد خان : یہ غلط طریقہ کار ہے اس طرح سے ہاؤس کا وقت ضائع ہوتا ہے -

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کس حیثیت سے کرسی صدارت پر بیٹھے ہوئے ہیں ؟

مسٹر چیئرمین : میں بطور چیئرمین کرسی صدارت پر بیٹھا ہوا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : بیگم صاحبہ کے سوال کے جواب میں آپ نے کہا ہے کہ سپیکر صاحب فیصلہ کر سکتے ہیں ۔

Mr. Chairman : Exactly it is for the Speaker to decide.

حاجی محمد سیف اللہ خان : کیا آپ اس وقت سپیکر نہیں ہیں ؟

مسٹر چیئرمین : ٹھیک ہے ۔ میں اس وقت سپیکر ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

رائے میاں خان کھرل : فاضل ممبران اسمبلی کا قیمتی وقت دیدہ دانستہ طور پر ضائع کر رہے ہیں ۔ * * * * * میں عرض کروں کہ آپ کی بزرگی سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں آپ براہ کرم ہاؤس کو کنٹرول کریں تا کہ کارروائی باقاعدگی سے چلتی رہے ۔

مسٹر چیئرمین : بہت اچھا ۔ شکریہ ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

بیگم ریحانہ سرور : جناب ایک بڑا اہم سوال جو ناظم صاحب نے کیا تھا ۔ ۔ ۔ ۔

چوہدری غلام قادر : جناب والا ! معزز رکن نے آپ کے متعلق جو ریمارکس پاس کئے ہیں ۔ * * * * * وہ کہتے ہیں کہ آپ کی بزرگی سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں ۔

مسٹر چیئرمین : کہاں کہہ رہے ہیں ۔

چوہدری غلام قادر : یہ ایک معزز رکن نے کہا ہے ۔

مسٹر چیئرمین : یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔ بیگم ریحانہ سرور ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : جناب والا ! میرا ایک ضمنی سوال ہے وہ یہ ہے کہ سید ناظم صاحب کا ایک بڑا ہی اہم سوال ۔ ۔ ۔ ۔

---

* بحکم مسٹر چیئرمین حذف کر دیا گیا ۔

سید ناہش الوری : جناب والا ! ابھی ایک فاضل رکن نے یہ کہا کہ آپ کی بزرگی سے * * * * * ناجائز فائدہ اٹھایا جا رہا ہے - یہ الفاظ حذف کیے جائیں -

مسٹر چیئرمین : بہت اچھا ، حذف ہو جائیں گے -

(قہقہہ)

بیگم ریحانہ سرور : جناب میرا ایک بڑا اہم ضمنی سوال ہے کہ سید ناظم حسین صاحب نے ایک بڑا اہم سوال یہاں اٹھایا ہے جس کا جواب وزیر موصوف نے نہیں فرمایا تو میں چاہتی ہوں کہ وزیر صاحب جواب دیں کیونکہ بڑا اہم سوال تھا اور ہم اس پر ضمنی سوالات کرنا چاہتے ہیں -

مسٹر چیئرمین : آپ اپنا سوال دہرائیں -

بیگم ریحانہ سرور : میرا سوال یہ کہ لاہور اور راولپنڈی میں ان سکولوں کی تعداد بتائی جائے جن کی عمارات کا حکومت کرایہ ادا کرتی ہے ؟

مسٹر چیئرمین : وہ disallow کیا جا چکا ہے -

بیگم ریحانہ سرور : جناب میرا دوسرا سوال ابھی pending ہے بڑی اچھی روایت یہاں قائم کی گئی ہے

We appreciate that the Education Department is sitting here with full force.

تو ان سے جواب موصول کرکے وزیر موصوف ہمیں بتا دیں ورنہ ان کے یہاں آنے کا فائدہ ہی کیا ہے -

خان محمد ارشد خان : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ وہ عمارات جو محکمہ اوقاف کی ملکیت ہیں کیا گورنمنٹ ان کو بھی کرایہ ادا کرتی ہے اگر نہیں کرتی تو کب تک ادا کرے گی ؟

مسٹر چیئرمین : یہ کوئی ضمنی سوال نہیں بنتا ہے -

خان محمد ارشد خان : جناب والا ! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ جو سکول

---

* بحکم مسٹر چیئرمین حذف کر دیا گیا -

قومیائے گئے ہیں ان کی عمارات کا کرایہ گورنمنٹ ادا کر رہی ہے تو میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ چند ایک سکول ایسے ہیں جن کو قومیایا گیا اور وہ محکمہ اوقاف کی عمارات میں چل رہے ہیں لیکن ان کا کرایہ شہری دیتے ہیں ۔

مسٹر چیئرمین : یہ سوال کہاں سے پیدا ہوتا ہے ۔

خان محمد ارشد خان : جناب والا! وہ بھی قومیائے گئے ہیں ۔

مسٹر چیئرمین : ہوں گے ، لیکن یہ تو صرف کرایہ پوچھ رہے ہیں ۔ کہ کتنا دیتے ہیں ۔ انہوں نے اس کا جواب دے دیا ہے یہ سوال کہاں اس میں پیدا ہوتا ہے کہ محکمہ اوقاف کی ہے یا پرائیویٹ ہے ۔

خان محمد ارشد خان : جناب والا! گورنمنٹ ان عمارات کا کرایہ ادا کرتی ہے جو پہلے پرائیویٹ اداروں کے پاس تھیں ۔

مسٹر چیئرمین : سوال اتنا ہے کہ قومیائے گئے سکولوں کی عمارات کا کل کتنا کرایہ ہے ۔ وہ انہوں نے بتا دیا ہے ۔ اب یہ ضمنی سوال کہاں سے بنتا ہے کہ یہ عمارات پرائیویٹ ہیں ، گورنمنٹ کی ہیں محکمہ اوقاف کی ہیں یا کوئی سے محکمہ کی ہیں ۔

خان محمد ارشد خان : جناب والا! ویسے ہی وضاحت فرما دیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر چیئرمین : سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری : پوائنٹ آف آرڈر جناب والا! میں آپ سے یہ رولنگ چاہوں گا کہ ہاؤس کو in order کرنے کے لیے جناب سپیکر! کو جو ہتھوڑا دیا گیا ہے وہ استعمال کرنا چاہیے یا پنسل استعمال کرنی چاہیے ۔

(قہقہہ)

مسٹر چیئرمین : یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا! پنسل استعمال کرنا کسی طور پر بھی ٹھیک نہیں ہے ، آخر ہتھوڑا کس لیے رکھا ہوا ہے ۔

رائے میاں خان کھرل : جناب والا! کیا وزیر موصوف اس بات کی

وضاحت فرمائیں گے کہ یہاں کرایہ کا جو حساب ہے وہ دو ریجن کا ہے ، ایک لاہور کا اور ایک پنڈی کا تو میں اس کے بارے میں یہ عرض کروں کہ چونکہ پہلے ریجن نہیں بنے تھے - اب تو پانچ ہیں پہلے صرف دو تھے - تو جتنی عمارات پنجاب میں ہیں ان سب کا کرایہ اکٹھا ہے یا باقی جو تین نئے ریجن بنے ہیں ، ان عمارات کا کرایہ اس میں شامل ہے - کیا اس کی وضاحت فرمائیں گے ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں نے عرض کر دیا تھا کہ بالکل شامل ہے - آپ کو تسلی دیتا ہوں کہ بالکل شامل ہے -

---

سینٹ فرانسس ہائی سکول لاہور کے رہائشی کوارٹروں کے کرائے کی وصولی

***4274 - مرزا فضل حق :** کیا وزیر تعلیم نشان زدہ سوال نمبر 1581 جو ایوان میں 15 مارچ 1973ء کو پوچھا گیا تھا کے جواب کے حوالے سے ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا سینٹ فرانسس ہائی سکول لاہور سے ملحقہ رہائشی کوارٹرز سرکاری تحویل میں لئے جا چکے ہیں - اگر ایسا ہے تو کیا ان کوارٹروں میں رہائش پذیر لوگ حکومت کو کرایہ ادا کر رہے ہیں نیز ان کوارٹروں کی تعداد کیا ہے ؟

وزیر تعلیم - (ڈاکٹر عبدالخالق) : سکول کو قومیاتے وقت کوارٹر بھی سرکاری تحویل میں لئے گئے تھے - مگر جب کرایہ کا سوال اٹھا تو چرچ کی انتظامیہ نے اعتراض کیا کہ احاطہ میں گرجا اور سکول دونوں موجود ہیں - سکول کی سرکاری تحویل کے بعد ملحقہ کوارٹرز کی ہر دو میں تقسیم نہیں ہوئی اس لیے معاملہ تعطل میں آ گیا ہے - ان کوارٹروں کی تعداد دس ہے -

مرزا فضل حق : جناب والا ! میں نے پوچھا ہے کہ کیا وہ لوگ کرایہ ادا کر رہے ہیں جو ان کوارٹروں میں رہائش پذیر ہیں - اس کا جواب نہیں آیا -

وزیر تعلیم : جناب والا ! فاضل رکن کو معلوم بھی ہے یہ مسئلہ Assurance Committee میں آیا تھا کہ یہ چونکہ چرچ کی پراپرٹی تھے اب یہ فیصلہ ہونا ہے کہ آیا جو کوارٹرز ہائے انتظامیہ کنٹونمنٹ میں آئے

ہیں ان کو ہم اپنے لوگوں کے رہنے کے لیے تعلیمی مقاصد کے لیے استعمال کر سکتے ہیں اور یہ مسئلہ ابھی فیصلہ طلب ہے کہ کیا ہم ان کوارٹروں کا کرایہ لے سکتے ہیں ۔ میرا خیال ہے کہ Assurance Committee میں میں نے بھی فاضل رکن سے یہ عرض کی تھی کہ اس مسئلہ کو یہاں رہنے دیا جائے اور یہاں بھی یہی درخواست کرتا ہوں ۔

مرزا فضل حق : جناب والا ! میرا سوال یہ تھا کہ جو آپ نے کوارٹرز اپنے قبضہ میں لئے ہیں ان کا کرایہ لیا جائے گا ۔

وزیر تعلیم : ہاں ان کا لیا جائے گا ۔

مرزا فضل حق : تو وہ کتنے کوارٹرز ہیں ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! چار کوارٹرز ہیں ۔

سینٹ فرانسس ہائی سکول لاہور کے سابق پرنسپل کی رہائش گاہ کو قومی تحویل میں لینا

*4275 - **مرزا فضل حق :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ سینٹ فرانسس ہائی سکول لاہور کے کمپاؤنڈ میں سابق پرنسپل کی رہائش گاہ بھی موجود ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا مذکورہ سکول کو قومی تحویل میں لینے کے بعد مذکورہ رہائش گاہ کو حکومت نے اپنے قبضہ میں لے لیا ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : سکول اور گرجا کے احاطہ میں واقع کوٹھی پادری صاحب کی ہے ۔ پرنسپل کی رہائش گاہ کا کمرہ دفتر کے اوپر تھا جو کہ سرکاری تحویل میں لیا جا چکا ہے ۔ پادری صاحب کی کوٹھی سرکاری تحویل میں لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مرزا فضل حق : جناب والا : کیا وزیر موصوف فرما سکیں گے کہ سکول نیشنلائز ہونے سے پہلے پادری صاحب سکول کے پرنسپل تھے ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! مجھے معلوم نہیں ۔ میں معلوم کر کے بتا سکوں گا لیکن جو سوال پوچھا گیا تھا اس کا جواب بڑا واضح ہے کہ ان اداروں کو

قومی تحویل میں اس حساب سے لیا گیا تھا ۔ چونکہ چرچ اور سکول کی عمارت آپس میں مخلوط نہیں اور نہ کوئی boundary ہے اب اس طرح سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا ۔ لیکن ایک حد الگ کی ہے ۔ جس میں تدریسی کام ہو رہا تھا اور تدریسی عملہ رہ رہا تھا وہ ہم نے لے لی ہے ۔ اور جہاں پر چرچ کے ملازمین رہتے تھے یا چرچ کا کام ہو رہا تھا وہ حصہ نہیں لیا گیا تھا ۔

میر محمد ظفر اللہ خان : میں جناب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میرا استحقاق بار بار مجروح ہو رہا ہے میں نے جتنے بھی سوالات آج تک دئے ہیں ان کا نمبر نہیں آیا یا پھر وقت ختم ہو جاتا ہے ۔ آپ بے شک ریکارڈ دیکھ لیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ کو تو یہ شکایت ہے کہ میرا نمبر نہیں آتا مگر میری پوزیشن یہ ہے کہ میں تو سوال پوچھ بھی نہیں سکتا ۔ سوال آنا تو دور کی بات ہے ۔

میر محمد ظفر اللہ خان : جناب والا ! اگر آج میرا سوال نہ آ سکے تو اسے کسی دوسرے دن کے لیے ملتوی کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : جیسا کہ میں نے ایوان میں پہلے بھی کہا تھا اور اب پھر بار بار یہ اعتراض کیا جا رہا ہے ۔ فیصلہ یہ ہوا ہے کہ رولز میں ترمیم یہ کی جائے کہ ایک دن میں 20 سے زائد سوال نہ آ سکیں اور 20 سوال تسلی سے زیر بحث لائے جا سکیں ۔ اس میں تاخیر ہوگی لیکن میں توقع کرتا ہوں پھر کسی کو اس کی شکایت نہیں ہوگی ۔

میر محمد ظفر اللہ خان : جناب والا ! میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ وزراء صاحبان بھی یہی چاہتے ہیں کہ وہ دو چار سوالوں میں الجھے رہیں اور اس طرح سوالات کا وقت ختم ہو جائے ۔

Mr. Speaker : No such explanation is required.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اگر کوئی سوال کسی وزیر صاحب کی سوالات کی لسٹ میں آ جائے اور وہ کسی وجہ سے defer کر دیا جائے تو کیا یہ سوال اگلی دفعہ سب سے پہلے نہیں آئے گا ؟

مسٹر سپیکر : ضابطہ کے مطابق سب سے آخر میں آئے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں کچھ اور عرض کر رہا

ہوں ۔ آج میرا سوال ہے اس کی باری آ گئی ہے نمبر quote ہوا ہے مگر وہ کسی وجہ سے defer کیا گیا ہے ۔ اب اگلی دفعہ وہ کم از کم سب سے پہلے آئے گا ۔

مسٹر سپیکر : میں اس کو دیکھوں گا ۔ اگر سوال کسی ممبر کی استدعا پر defer ہوا ہے پھر تو وہ سب سے آخر میں آئے گا اور اس میں شاید مجھے اپنی صوابدید استعمال کرنا پڑے ۔ میں اس کی سٹڈی کروں گا ۔

طلباء سے ناجائز چندہ کی وصولی

***4327 ۔ چوہدری امان اللہ لک :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ مد نواب موجودہ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول چوہرجی گارڈنز اسٹیٹ لاہور کو بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور نے دو دفعہ نااہل قرار دے دیا تھا ۔ اگر ایسا ہے تو مذکورہ ہیڈ ماسٹر کو نااہل قرار دئے جانے کی وجوہات کیا تھیں نیز محکمہ تعلیم نے اس کے خلاف کیا کارروائی کی ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ہیڈ ماسٹر مذکور نے جماعت ششم ای کے ہر ایک طالب علم سے 20 روپے فی کس کے حساب سے کرسیوں کے لیے اور 50 پیسے فی کس کے حساب سے سکول کے تمام طلباء سے پنکھوں کے لیے ماہ جون 1973ء میں وصول کئے تھے ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکور ہیڈ ماسٹر نے میٹرک پاس شدہ طلباء سے پروویژنل سرٹیفکیٹ دینے کے لیے 2 روپے فی کس غیر قانونی چندہ عائد کر رکھا ہے ۔

(د) اگر جزو (ب) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت طلباء سے ناجائز طور پر چندہ وصول کرنے پر مذکورہ ہیڈ ماسٹر کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) مسٹر محمد نواب 1970ء میں جب کہ وہ گورنمنٹ ہائی سکول ، شاد باغ لاہور میں سینئر انگلش ٹیچر تھے ، انٹرمیڈیٹ کے سالانہ امتحان میں گوجرانوالہ کے مرکز نمبر 5 میں سپرنٹنڈنٹ مقرر کیے گئے تھے امتحان کے دوران انھوں نے مرکز امتحان میں ایک امیدوار کو جعلی رول نمبر سلپ پیش کرنے پر امتحان میں بیٹھنے کی اجازت دی ۔ بورڈ کی انضباطی کمیٹی نے مسٹر محمد نواب کو بورڈ کے امتحانات کے سلسلے میں کام کرنے سے مستقل طور پر نااہل قرار دینے کی سفارش کی کیونکہ وہ اس بے ضابطگی کو پکڑنے میں ناکام رہے ۔ بورڈ مذکور کے چیئرمین صاحب نے اس سفارش سے اتفاق کیا ۔

مسٹر محمد نواب نے متذکرہ احکام کے خلاف اپیل کی اور بیان کیا کہ یہ غفلت اتنی سنگین نہ تھی ۔ اس پر سزا کم کرکے تین سال کر دی گئی اور ان کو مدت مذکور کے لیے بورڈ کے امتحانات میں کام کرنے سے نااہل قرار دے دیا ۔

(ب) یہ درست نہیں ۔

(ج) یہ بھی درست نہیں ۔

(د) ہیڈ ماسٹر صاحب کے خلاف فی الحال کارروائی کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

صوبہ میں پرائمری سکولوں کا قیام

***4516 ۔ چوہدری لال خان** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت صوبہ پنجاب میں نئے پرائمری سکول کھول رہی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے ایک گاؤں کدھر غربی میں حال ہی میں پرائمری سکول بند کر دیا گیا ہے ، حالانکہ اس سکول کا اجراء 1962ء میں ہوا تھا ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ایسے سکول جو ضلعی حکام نے از خود بند کر دئیے ہیں ان کے دوبارہ اجراء کی کوئی سکیم بھی حکومت کے زیر غور ہے ۔

(د) اگر اہل دیہات سکول کے لیے زمین کا بندوبست کر لیں تو کیا حکومت بھی سکول کی عمارت کے لیے کوئی مالی امداد دیتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کا طریق کار کیا ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) یہ حقیقت ہے کہ حکومت پنجاب نئی منظور شدہ سکیموں کے تحت نئے پرائمری سکول کھولتی رہتی ہے ۔

(ب) کدہر غربی پرائمری سکول کا اجراء 20 ستمبر 1962ء کو ہوا تھا مگر اہل دیہہ نے سکول کے لیے عمارت دینے سے انکار کر دیا اس وجہ سے سکول عارضی طور پر بند ہے ۔

(ج) ایسے حالات میں بلڈنگ مہیا ہو جانے کی صورت میں سکول کا دوبارہ اجراء کر دیا جاتا ہے ۔

(د) پرائمری سکول کی سکیم کے تحت صرف لڑکیوں کے سکولوں کی عمارتوں کے لیے حکومت فنڈز مہیا کرتی ہے ۔ لڑکوں کے سکولوں کے لیے حکومت فنڈز مہیا نہیں کرتی ۔ یہ علاقہ کے لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ لڑکوں کے سکول کے لیے عمارت خود مہیا کریں ۔

پرائمری اسلامیہ مدرسۃ البنات گجرات سکول کی عمارت کے کرایہ کی ادائیگی

*4561 ۔ **چوہدری لال خان** : کیا وزیر تعلیم نشان زدہ سوال نمبر 3982 کے جزو (ب) کے جواب کے حوالہ سے جس کا جواب ایوان میں 5 نومبر 1973ء کو دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ اس واقعہ ہے کہ پرائمری اسلامیہ مدرسۃ البنات گجرات سکول کی عمارت کے مالک نے عمارت کے کرایہ کے

بارے میں جو مطالبہ متعلقہ دفتر میں پیش کیا تھا اس کے مطابق اسے مذکورہ عمارت کا کرایہ ملنا شروع ہو گیا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب نفی میں ہے تو اس تاخیر کی کیا وجہ ہے اور اسے کرایہ کی ادائیگی کب تک باقاعدگی سے شروع ہو جائے گی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی نہیں۔

(ب) تاخیر کی وجہ محکمہ کی تنظیم نو ہے۔ اگرچہ حکومت نے مورخہ 25 اکتوبر 1973ء کو راولپنڈی ریجن میں کرایوں کی ادائیگی کے لیے دو لاکھ روپے مخصوص کر دئے تھے، لیکن تنظیم نو کے بعد اس رقم کی تقسیم راولپنڈی اور سرگودھا ڈویژن کے مابین مورخہ 10 جنوری 1974ء کو کی جا سکی۔ سکول ہذا کی عمارت کا کرایہ اب عنقریب ادا کر دیا جائے گا۔

بی۔ اے کے امتحانات کے نتائج کا افشاء

*4617۔ **سردار محمد عاشق** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے بی۔ اے کے امتحان کا نتیجہ جو 6—5 دسمبر کی درمیانی شب کو اعلان کیا جانا تھا وقت سے پہلے افشاء ہو گیا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ذمہ دار افراد کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لا رہی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی نہیں۔ بی۔ اے کے امتحان کے نتیجے کا اعلان مقررہ وقت یعنی 6—5 دسمبر 1973ء کی درمیانی شب ہی کو کیا گیا۔ البتہ چند رف کاپیاں بعض شر پسند عناصر کے ہاتھ لگ گئے جو انہوں نے اخبارات میں شائع کروا دیئے۔

(ب) وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی نے اس معاملہ کی تفتیش کے لیے ایک انکوائری کمیٹی مقرر کی تھی ۔ اس نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے اور اس انکوائری کمیٹی کی رپورٹ جناب چانسلر صاحب کو ارسال کی جا چکی ہے ۔ اس انکوائری کے نتیجے میں یونیورسٹی کے ان ملازمین کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی ۔ جو نتیجہ قبل از وقت افشاء کرنے کے ذمہدار قرار دئے جائیں گے ۔

پرائمری ۔ مڈل اور ہائی سکولوں کے طلباء سے ریڈ کراس کے لیے چندہ کی وصولی

*4708 ۔ **سردار عبد عاشق** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ تعلیم پرائمری ۔ مڈل اور ہائی سکولوں کے طلباء سے ہر ماہ ریڈ کراس کے لیے چندہ وصول کرتا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ چندہ کی شرح کیا ہے اور اس مد سے یکم جنوری 1973ء تا یکم دسمبر 1973ء کتنی رقم جمع ہوئی ۔

(ج) کیا وصول کنندگان باقاعدگی سے ہر ماہ وصول شدہ رقوم ریڈ کراس کے فنڈز میں جمع کروا رہے ہیں ۔ اگر کچھ وصول کنندگان نے ایسی وصول شدہ رقوم ہر وقت جمع نہ کروائی ہوں تو حکومت ان کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں یہ درست ہے ۔

(ب) بیشتر سکولوں میں ریڈ کراس فنڈ کی شرح پرائمری ، مڈل اور ہائی میں چھ پیسہ فی طالب علم ماہانہ ہے جمع شدہ رقم کی

تفصیل مندرجہ ذیل ہے :

لاہور	ڈویژن	519,999/81	روپے
ملتان	"	329,438/57	"
بہاولپور	"	1,08,767/83	"
راولپنڈی	"	23,9,140/-	"
سرگودھا	"	4,89,805/32	"

(ج) باقاعدگی سے وصول شدہ رقم نزدیکی ڈاک خانہ یا شیڈول بنک میں زیر مد ریڈ کراس اکاونٹ جمع کرا دی جاتی ہے۔ اگر کسی وصول کنندہ نے یہ چندہ ڈاکخانہ یا بنک میں نہ جمع کرایا ہو تو اس کے خلاف سرکاری رقم خرد برد کرنے کے الزام میں انضباطی کارروائی کی جا سکتی ہے۔

محمد محسن مدرس رفیق العلماء سکول اسلام پور تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان کی ملازمت پر بحالی

*4744۔ **حاجی محمد سیف اللہ خان :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محمد محسن مدرس رفیق العلماء سکول اسلام پور تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان کو مورخہ 18 اپریل 1970ء کو قتل کے الزام میں ماخوذ ہونے کی بناء پر بروئے حکم نمبر 8/19-70/14144 معطل کیا گیا اور دوران عرصہ معطلی انہیں ½ حصہ تنخواہ بطور گزارہ الاونس دیا جاتا رہا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مدرس مذکور کو سیشن جج رحیم یار خان کی عدالت سے بری ہو جانے کی بنا پر دوبارہ 2 مئی 1971ء سے بروئے حکم نمبر 37943/10710 بحال کیا گیا ہے مگر نہ تو اسے عرصہ معطلی کی تنخواہ کی ادائیگی کی گئی اور نہ ہی اسے تاریخ معطلی سے بحال کیا گیا۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مدرس مذکور کو عدالت کی جانب سے بری ہو جانے کے باوجود اور اس حکم کے تحت بحال کر دینے کے باوجود تاریخ معطلی سے بحال کیوں نہیں کیا گیا اور مذکورہ عرصہ کی تنخواہ کیوں نہیں ادا کی گئی اور کیا اب حکومت اسے عرصہ مذکورہ کی تنخواہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) مدرس مذکور کو عدالت نے شک کا فائدہ دے کر بری کیا ہے لہذا اس کی رہائی باعزت تصور نہیں کی گئی ۔ اس بنا پر اسے معطلی کی تاریخ سے بحال نہیں کیا گیا ۔ اور نہ معطلی کے عرصہ کی پوری تنخواہ ہی دی گئی ہے اور نہ دی ہی جا سکتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے ۔ کہ کونسے قانون یا قاعدے کے تحت ایک ایسے شخص کو جس کو عدالت شک کا فائدہ دیتے ہوئے بری کر دے ، اس کا تقرر تو کیا جا سکتا ہے ۔ لیکن اس کو بحال نہیں کیا جا سکتا ؟ مجھے اس قاعدہ یا رول کا حوالہ بتا دیں ۔ جب اس کا تقرر بری ہونے کی بنا پر کرتے ہیں تو اسے یہ بحال کیوں نہیں کرتے اور اسے تنخواہ کیوں نہیں دیتے ۔ کوئی بھی قانون ایسا نہیں ہے کہ کسی بنا پر آدمی رہا ہو تو اسے تنخواہ نہ دی جاوے ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان : میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لیے عرض کرتا ہوں کہ اس کے متعلق رولز نہیں یہ معاملہ discretion کا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہ کس قاعدہ اور قانون میں یہ definition لکھی ہوئی ہے ۔ مجھے اس رول کا حوالہ بتا دیں ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان : ایسے سینکڑوں cases کی مثال دی جا سکتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : تو پھر جناب اس کو refer کر دیں ۔ اس پر بحث ہوگی ۔ قواعد اس کے متعلق بتائیں گے یا وزیر صاحب بتائیں گے ۔

ایک آدمی بری ہو گیا ہے ۔ اسے پریت کی بنا پر دوبارہ رکھا گیا ہے تو اس کی تنخواہ اسے کیوں نہیں دی جاتی ہے جب وہ بری ہو چکا ہے ۔

Chaudhri Muhammad Yaqub Awan : It is discretionary Sir.

حاجی محمد سیف اللہ خان : وہی رولز بتا دیں جن میں یہ discretionary powers ہیں ۔

وزیر تعلیم : اس کا جواب آ گیا ہے ۔ C.S.R. (Pb.) Vol. I., Part I میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی صاحب با عزت طور پر بری ہو تو اس کو تو معطلی کی تاریخ سے بحال کیا جائے گا ، اور اگر ایسا نہیں ہے تو اس کی re-appointment اسی تاریخ سے ہوگی جس تاریخ سے وہ فیصلہ کیا گیا ہو ۔

Mirza Tahir Beg : Point of order Sir. I would like to draw the attention of the Hon'ble Minister on this point that if the benefit of doubt is given to a person, it is presumed that he is innocent in the eyes of law. Either a person is guilty or innocent. I would like the position to be clarified on this account as to how do we take the matter of benefit of doubt.

Mr. Speaker : He is bound by the rules.

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں پھر اس کو دہراتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : اگلا سوال بیگم ریحانہ سرور ۔

صوبہ میں لوٹائے گئے سکولوں کی تعداد

*4782 - **بیگم ریحانہ سرور :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنے سکولوں کو سرکاری تحویل میں لیا گیا اور ان میں سے ایسے سکولوں کی تعداد کیا ہے جو نجی ملکیت کی عمارتوں میں چلائے جا رہے ہیں ۔

(ب) کیا ان مدارس کی عمارتوں کے نجی مالکان کو ماہانہ کرایہ باقاعدگی سے ادا کیا جا رہا ہے ، اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ۔

(ج) آیا متذکرہ مدارس کی عمارت کے نجی مالکان اپنے ذاتی استعمال کے لیے خالی کرا سکتے ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو کیسے ؟

وزیر تعلیم - (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) پنجاب میں قومیائے گئے سکولوں کی تعداد حسب ذیل ہے -

(ا) ہائی سکول - 568

(ب) پرائمری مڈل سکول - 872

(ب) جو قومیائے گئے سکول کرایہ کی عمارتوں میں ہیں ان کے مالکان کو مقرر کردہ کرایہ باقاعدگی سے ادا کیا جا رہا ہے -

(ج) سکول کی کرایہ کی عمارت صرف اسی صورت میں ہی خالی کی جا سکتی ہے -

(ا) کوئی متبادل بہتر عمارت میسر آئے -

(2) سول کورٹ کرایہ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے عمارت کو خالی کرنے کے احکام جاری کر دے -

بیگم ریحانہ سرور : جناب والا ! کیا وزیر موصوف از راہ کرم یہ بیان فرمائیں گے - کہ اگر کوئی مالک مکان اپنے مکان میں رہنا چاہے جو کسی سکول کے قومیانے کی وجہ سے اس کی بلڈنگ لے لی گئی ہو تو اس صورت حال میں کیا طریق کار ہونا چاہئے ؟

مسٹر سپیکر : اس کا طریقہ کار Rent and Restriction Ordinance میں دیا ہوا ہے - کہ وہ سول کورٹ میں جا کر کہہ سکتا ہے کہ وہ خود رہنا چاہتے ہیں -

بیگم ریحانہ سرور : وزیر صاحب کو بتا دیں - آخر ان کو بھی معلوم ہوگا - یہ تو آپ ان کی مدد کر رہے ہیں -

مسٹر سپیکر : اس میں مدد کرنے کی بات نہیں ہے -

بیگم ریحانہ سرور : جناب والا ! بات دراصل یہ ہے - کہ ایک دو ایسے سکولوں کے مالکان ہیں جن کے گھروں میں سکول تھے اب سکولوں کو نیشنلائز کر دیا گیا ہے - وہ لوگ میرے پاس آئے کہ ہم اپنے مکان واپس لینا چاہتے ہیں - ہمارے پاس رہنے کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے - تو اس سلسلہ میں عوام کو تکلیف ہے - اس کا حل تو اخبارات میں آنا چاہیے تاکہ لوگوں کو اس کا صحیح طریق کار معلوم ہو سکے -

مسٹر سپیکر : ڈاکٹر صاحب اس مسئلہ پر غور کریں -

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا ! کوئی ایسا طریقہ بھی ہے کہ مالک مکان جنہوں نے کرایہ پر بلڈنگ دی ہوئی ہو اور وہ سکول نیشنلائز

ہو چکا ہو ۔ اور وہ بچیاں ابھی تک سکول میں موجود ہوں ۔ اور وہ اس کے باوجود بھی چھت اکھاڑنا شروع کر دے ۔

مسٹر سپیکر : یہ سوال کس طرح پیدا ہوتا ہے ؟

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا ! یہ سوال پیدا کیوں نہیں ہوتا ۔ جب کوئی متبادل انتظام نہ ہو وہ عمارت خالی نہیں ہو سکتی ، تو متبادل انتظام تو ہوا نہیں اور انہوں نے یہ چھت اکھاڑنی شروع کر دی ہے ۔

مسٹر سپیکر : کہاں لکھا ہوا ہے کہ انہوں نے چھت اکھاڑنا شروع کر دی ہے ۔

چوہدری محمد انور سمہ : یہ نہیں لکھا ہوا ہے ، یہ تو لکھا ہوا ہے کہ جب تک متبادل انتظام نہ ہو وہ سکول خالی نہیں کرایا جا سکتا ۔ میری یہ گزارش ہے کہ عمارت خالی کرانے کے لیے وہ مالک مکان چھت اکھاڑنے کا انتظام کر سکتے ہیں یا نہیں ۔ یہ ایک particular incident ہے ۔ یہ متعلقہ سوال ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ یہ سوال اس طرح سے تو پوچھ سکتے ہیں کہ فلاں جگہ پر کسی نے چھت اکھاڑنی شروع کر دی ہے ۔ اور اس طرح وہ خالی کرا رہے ہیں ۔ آپ اس کے متعلق کیا اقدامات کر رہے ہیں ۔

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا ! اس طرح سے ہی کر لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : یہ اس طرح پوچھ سکتے ہیں کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ مسلم پردہ گرلز سکول گجرات کو خالی کرانے کے لیے اس کے مالکان اس کی چھت اکھاڑ رہے ہیں ۔

چوہدری محمد انور سمہ : ٹھیک ہے آپ نے ہی سوال کو مکمل کر دیا ہے

وزیر تعلیم : چونکہ فاضل رکن نے بر وقت اطلاع دی ہے ، ہمارے آفیسرز بھی یہاں موجود ہیں ۔ انہوں نے اس سکول کا نام نوٹ کر لیا ہے ۔ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ جہاں وہ چھت اکھاڑیں گے ۔ ہم ان کو نہیں اکھاڑنے دیں گے اور اس سکول کو ناجائز طریقہ سے خالی نہیں ہونے دیں گے اور اس میں ہمیں فاضل رکن کا بھی تعاون چاہیئے ۔

مسٹر محمد اشرف : جناب والا ۔ کیا یہ بات وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ جو سکول نیشنلائز کئے گئے ہیں ، ان کے مالکان کو کرایہ نہیں دیا جا رہا ہے ؟

مسٹر سپیکر : وہ تو کہہ رہے ہیں کہ کرایہ دیا جا رہا ہے ۔ ان کی طرف سے categorical statement ہے ۔

مسٹر چیف اشرف : نہیں - بہت سے مالکان ایسے ہیں جو ابھی تک کرائے سے محروم ہیں کیونکہ ان کے کرایوں کا فیصلہ نہیں ہوا -

مسٹر سپیکر : انہوں نے کہا ہے کہ جو تومیائے گئے سکول گورنمنٹ کی تحویل میں ہیں ان کو کرایہ باقاعدگی سے ادا کیا جا رہا ہے -

بیگم ریحانہ سرور : جناب والا ! میرا سوال یہ تھا کہ نیاز احاطہ جی ٹی روڈ پر ایک پرائمری گرلز سکول ہے - اس کے مالک سکول کی بلڈنگ اپنی رہائش کے لیے خالی کرانا چاہتے ہیں تو ان کو میں وزیر صاحب کے پاس بھیج دوں گی کہ وہ اگر مجھے نہیں بتانا چاہتے ہیں تو آن کو بتا دیں کہ اس کا کیا طریق کار ہے -

Mr. Speaker : They should go to a court of law.

بیگم ریحانہ سرور : سکول کسی صورت میں خالی کرائے نہیں جا سکتے ہیں - اور اگر کرائے جا سکتے ہیں - تو اس کا طریق کار کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر : وزیر موصوف نے اپنے جواب میں بتا دیا ہے کہ وہ سول کورٹ میں جا سکتے ہیں -

بیگم ریحانہ سرور : ان کو کیوں نہ درخواست دیں - سول کورٹ میں کیوں جائیں - محکمہ کی طرف کیوں نہ رجوع کریں -

وزیر تعلیم : جناب والا ! کبھی کبھی آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ منسٹر کے چیمبر میں جا کر یہ بات پوچھ لیں - اس کے لیے میں عرض کروں گا کہ بیگم صاحبہ اس کو اپنے کمرے میں اپنے لاء چیمبر میں بلائیں - ان کا اپنا لاء چیمبر ہے - جہاں وہ ان کو advice دے سکتی ہیں -

بیگم ریحانہ سرور : پھر اگر کورٹ نے آپ کو بلایا - تو آپ حاضری دیں گے -

مسٹر سپیکر : جو قانون ہوگا اس کے مطابق کریں گے -

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر : پوائنٹ آف آرڈر -

مسٹر سپیکر : اب وقفۂ سوالات ختم ہوتا ہے -

مسٹر سپیکر : محترمہ حسینہ بیگم -

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر : جناب سپیکر ! دو سوال اس میں میرے بھی ہیں - اگر وہ دھرا دیئے جاویں تو بہتر ہے -

مسٹر سپیکر : اب کچھ نہیں ہو سکتا ہے -

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

کوہ نور پرائمری سکول جوہرآباد میں ملازم مائی مسماۃ صاحبہ خاتون کو تنخواہ کی ادائیگی

*4808 ۔ **ملک محمد اعظم** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صاحبہ خاتون کو جو کوہ نور پرائمری سکول جوہر آباد میں مائی کے طور پر ملازم تھی متذکرہ سکول کے قومیائے جانے سے لے کر آج تک تنخواہ ادا نہیں کی گئی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اسے واجب الادا تنخواہ کب تک ادا کر دی جائے گی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : مسماۃ صاحبہ خاتون نامی کسی عورت کی خدمات کو بطور مائی جوہرآباد پرائمری سکول میں نہیں قومیایا گیا ، لہذا اس کی تنخواہ کی ادائیگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

گرلز ہائی سکول دولتالہ کو قومی تحویل میں لینا

*4860 ۔ **مسٹر منظور حسین جنجوعہ** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل دولتالہ تحصیل گوجر خان کے زیر انتظام ایک گرلز ہائی سکول چل رہا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ سکول کو کب تک قومی تحویل میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی یہ درست نہیں ہے ۔

(ب) جزو (الف) کے جواب کے پیش نظر یہ سوال فی الحال پیدا ہی نہیں ہوتا ۔

صوبہ میں پائلٹ پراجیکٹوں کا قیام

*4875 ۔ **ملک شاہ محمد محسن** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ کے ہر ڈویژن میں تعلیم کے لیے پائلٹ پراجیکٹ قائم کئے جائیں گے ۔ اگر ایسا ہے تو ان کی تعداد کیا ہوگی اور کب تک قائم کر دیئے جائیں گے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : جی ہاں ۔ صوبہ کے ہر ڈویژن میں تعلیم کے ہائٹ پراجیکٹ پہلے ہی قائم ہیں ان کی کل تعداد چھتیس ہے ڈویژن وار درج ذیل ہے :

لاہور ڈویژن	آٹھ
ملتان ڈویژن	آٹھ
بہاولپور ڈویژن	چھ
راولپنڈی ڈویژن	آٹھ
سرگودھا ڈویژن	چھ

سیلاب سے متاثرہ اضلاع کے سکولوں کے بچوں کو فیس کی معافی دینا

*4908 ۔ **ملک شاہ محمد حسن** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبے کے جن اضلاع کے عوام 1973ء کے سیلاب سے متاثر ہوئے ان کے بچوں سے کچھ عرصہ کے لیے سکول کی فیس نہیں لی جائے گی ۔ اگر ایسا ہے تو وہ کون سے اضلاع ہیں ۔ سکولوں کے جائے وقوع کیا ہیں ۔

(ب) متعلقہ درسگاہوں کے اخراجات کو کن ذرائع سے پورا کیا جائے گا اور اب وفاق حکومت نے اس بارے میں کوئی امداد کی ۔ اگر کی ہے تو کتنی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔ یہ رعایت طلباء کو اکتوبر 1973ء مارچ 1974ء تک حاصل ہے ۔ ان اضلاع اور متاثرہ علاقوں کی فہرست بورڈ آف ریونیو نے شائع کر دی ہے جو بچے ان علاقوں اور کالجوں سکولوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں ۔ وہ اس عرصہ کے لیے فیس دینے سے مستثنیٰ ہیں ۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں کی فہرست ایوان میں پیش کی جا رہی ہے ۔

(ب) تمام درسی ادارے یا تو گورنمنٹ کے ہیں یا میونسپل بورڈ

کے ۔ ان کے اخراجات صوبائی حکومت یا میونسپل کمیٹیاں برداشت کر رہی ہیں ۔ وفاقی حکومت کی کوئی امداد اس سلسلے میں حاصل نہیں کی گئی ۔

گورنمنٹ پبلک ہائی سکول منڈی بہاؤالدین کو گورنمنٹ سرسید سکول میں مدغم کرنا

*4969 ۔ **چوہدری منظور احمد** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) گورنمنٹ پبلک ہائی سکول اور سرسید سکول منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات میں طلباء اور اساتذہ کی علیحدہ علیحدہ تعداد کیا ہے ۔

(ب) کیا یہ اس واقعہ ہے کہ گورنمنٹ پبلک ہائی سکول میں طلباء کی تعداد سرسید سکول کے مقابلے میں بہت کم ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول کو سرسید سکول میں ضم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) 1 ۔ سرسید ہائی سکول :

	ششم	ہفتم	ہشتم	نہم	دہم
تعداد طلبا	151	110	140	290	180
کل تعداد 871					

2 ۔ پبلک ہائی سکول :

تعداد طلبا	1	6	4	7	19
کل تعداد 36					

1 ۔ سرسید ہائی سکول :

	HM	SET	JET	SV	UT
تعداد اساتذہ	1	4	1	—	3

2 ۔ پبلک ہائی سکول :

تعداد اساتذہ	1	—	—	—	5

(ب) جی یہ درست ہے ۔

(ج) یہ درست نہیں ہے ۔ پبلک ہائی سکول کو سرسید ہائی سکول میں ضم نہیں کیا جا رہا ہے ، بلکہ اسے تعمیر ملت ہائی سکول منڈی بہاؤالدین میں ضم کرنے کی تجویز زیر غور ہے ۔

لیاقت ماڈل ہائی سکول ساہنا تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کی عمارت کی مرمت اور توسیع

*4973 ۔ **چوہدری محمد حیات گوندل :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے —

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ لیاقت ماڈل ہائی سکول ساہنا تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کو حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس کی عمارت مرمت طلب بھی ہے اور لڑکوں کی تعداد کے مطابق ناکافی بھی ہے ۔

(ج) کیا حکومت مذکورہ سکول کی عمارت کو مرمت کرنے اور اس میں توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔ حکومت پنجاب تمام قومی تحویل میں لیے گئے سکولوں کی بہتری اور بہبود کے لیے پروگرام بنا رہی ہے اس سلسلہ میں مطلوبہ کوائف اور تخمینے اکٹھے کئے جا رہے ہیں 75-1974ء کے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں سکولوں کی مرمت کے لیے جو رقم مختص کی جائے گی اس میں سے اس سکول کی مرمت کرانے پر بھی غور کیا جائے گا ۔

تحصیل نارووال کے سکولوں میں فرنیچر کی فراہمی

*4986 ۔ **صوفی نذر محمد :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل نارووال کے ہائی و مڈل سکولوں میں فرنیچر لڑکوں کی تعداد کے مطابق مہیا نہیں کیا گیا ۔ اگر ایسا ہے تو کیوں ۔

(ب) تحصیل مذکور میں 1972ء اور 1973ء میں کس کس سکول کو فرنیچر مہیا کیا گیا اور دیگر سکولوں میں فرنیچر مہیا نہ کرنے کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) یہ درست ہے کہ تحصیل نارووال کے کچھ پرانے ہائی اور مڈل سکولوں میں طلباء کی تعداد کے مطابق فرنیچر مہیا نہیں کیا گیا ۔ لیکن محکمہ یہ کوشش کر رہا ہے کہ سامان طلباء کی تعداد کے مطابق مہیا کیا جائے ۔ اس سلسلے میں اس سال دو ہائی سکولوں اور ایک مڈل سکول کو بالترتیب 13,526 روپے اور 4,815 روپے کا سامان مہیا کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں مزید کارروائی کی جا رہی ہے تاکہ تمام مدارس میں تعداد طلباء کے مطابق فرنیچر مہیا کیا جا سکے ۔

(ب) (1) گورنمنٹ ہائی سکول اورنگ آباد ۔
(2) گورنمنٹ ہائی سکول رعیہ خاص ۔
(3) گورنمنٹ مڈل سکول فتوکے ۔

مندرجہ بالا تین سکول اپ گریڈ کیے گئے ہیں ۔ اس لیے ان کو ڈویلپمنٹ گرانٹ فرنیچر کے لیے مہیا کی گئی ہے ۔

پرائمری سکول موضع واسو تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں طلباء اور اساتذہ کی تعداد

*5001 ۔ **چوہدری لال خان :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرام بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پرائمری سکول موضع واسو تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں اس

وقت طلباء اور اساتذہ کی تعداد کیا ہے نیز سکول کے کمروں کی تعداد کیا ہے اور کتنی کلاسوں کے طلباء جگہ کی قلت کی وجہ سے باہر بیٹھتے ہیں ۔

(ب) کیا حکومت مذکورہ سکول میں جگہ کی قلت کو دور کرنے کے لیے عمارت میں توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) گورنمنٹ پرائمری سکول واسو تحصیل پھالیہ کے مطلوبہ کوائف یہ ہیں :

تعداد طلباء

اول	دوم	سوم	چہارم	پنجم
83	66	66	42	54

کل تعداد طلباء 311

تعداد اساتذہ 5

کمروں کی تعداد ۔ 2

تین جماعتوں کے طلباء جگہ کی قلت کی وجہ سے باہر صحن میں بیٹھتے ہیں ۔

(ب) جی ہاں ۔ مزید تین کمروں کی توسیع حکومت کے زیر غور ہے اور فنڈز مہیا کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں ۔

گیلانی اسلامیہ لاء کالج ملتان کی عمارت کی تعمیر

*5085 ۔ **سید نبیض مصطفیٰ گیلانی** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ گیلانی اسلامیہ لاء کالج ملتان کی عمارت کی تعمیر کے لیے 1972-73ء میں حکومت نے کتنے فنڈز مختص کئے تھے اور ان میں سے اس وقت تک کتنی رقم خرچ کی گئی ۔ اگر یہ رقم خرچ نہیں کی گئی تو اس کی کیا وجوہات ہیں نیز حکومت اس نامکمل عمارت کو کب تک پایہ تکمیل تک پہنچانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : جی ہاں یہ درست ہے 1972-73ء کے

دوران گیلانی لاء کالج ملتان کی عمارت کے لیے مبلغ تین لاکھ روپے مخصوص کیے گئے۔

بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ ٹھیکیداروں کے کام چھوڑ جانے سے اور انجمن کی تعمیر شدہ بنیادوں کے مضبوط نہ ہونے کی وجہ سے کام کو جاری نہ رکھ سکا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فنڈز ضائع ہو گئے۔

حکومت اس کالج کی عمارت کی تعمیر کو شروع کرنے کے لیے منصوبہ تیار کر رہی ہے۔

صوبہ میں پرائمری سے مڈل اور مڈل سے ہائی سکول کا درجہ دئے گئے سکولوں کی تعداد

*5006 ۔ **ملک شاہ محمد حسن** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پنجاب میں 1973-74ء کے دوران آج تک کتنے پرائمری سکولوں کو مڈل اور مڈل سکولوں کو ہائی سکول اور ہائی سکولوں کو کالجوں کا درجہ دیا گیا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : سال 1973-74 کے دوران 250 پرائمری سکولوں کو مڈل سکولوں کا درجہ دیا گیا ہے اور 166 مڈل سکولوں کو ہائی کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ کسی ہائی سکول کالج کا درجہ نہیں دیا گیا۔

ضلع مظفر گڑھ کے لیے تعلیمی گرانٹ

*5031 ۔ **مسز حسینہ بیگم** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 1972-73ء کے دوران ضلع مظفر گڑھ کو کتنی تعلیمی گرانٹ دی گئی۔

(ب) ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز مظفر گڑھ نے مذکورہ رقم میں سے کتنی رقم خرچ کی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) 4,48,900 روپے۔

(ب) 4,48,892 روپے۔

درسگاہوں میں پڑھائی جانے والی کتابوں میں قیام پاکستان کی وجوہات کا ذکر

*5109 ۔ **سردار امجد حمید خان دستی** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ پنجاب کی درسگاہوں میں پہلی جماعت سے سولھویں جماعت تک جو کتب پڑھائی جاتی ہیں ان میں سے کسی جماعت کی کسی بھی کتاب میں قیام پاکستان کی وجوہات کا ذکر نہیں اور اگر کسی کتاب میں اس کا ذکر نہیں تو کیا آئندہ حکومت اس بارے میں کوئی اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : یہ بات درست نہیں ہے ، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سکولوں ۔ کالجوں و یونیورسٹیوں کی مختلف جماعتوں کی کتابوں میں قیام پاکستان کی وجوہات کا ذکر شامل ہے ۔ اور دسویں جماعت تک معاشرتی علوم کی کتب میں اردو نصاب کی کتب میں اس کا مطالعہ لازمی ہے ۔ چنانچہ اول تا دہم کی تمام طلباء کو پاکستان کے قیام کی وجوہات لازمی بتائی جاتی ہیں ۔ بعد کی جماعتوں کی کتب میں بھی اس کا ذکر موجود ہے ۔ مطالعہ پاکستان کے مضمون پر کتاب میں تحریک پاکستان کا مطالعہ نویں و دسویں جماعت کے طلبہ کے لیے لازمی ہے ۔ مختلف جماعتوں کی کتب میں قیام پاکستان کی وجوہات کے ذکر کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

نمبر	جماعت	مضمون	کتاب کا نام	باب	صفحات
1 -	ایک	معاشرتی علوم	زبانی بتایا جاتا ہے	معاشرتی علوم کے نصاب میں	12 پر درج ہے
2 -	دو	اردو	اردو کی دوسری کتاب	پاکستان	4 تا 6
3 -	تین	اردو	اردو کی تیسری کتاب	ہمارا وطن	94
4 -	چار	معاشرتی علوم	معاشرتی علوم	ہمارا وطن پاکستان	115 تا 116
5 -	پانچ	" "	" " "	یوم پاکستان	78 تا 80
6 -	"	اردو	اردو کی پانچویں کتاب	قیام پاکستان	20 یا 29
7 -	چھ	معاشرتی علوم	معاشرتی علوم (جغرافیہ)	ہمارا وطن پاکستان	50 تا 59
8 -	سات	" "	" " "	پاکستان کا قیام (12 باب)	1.2 تا 148
9 -	آٹھ	" "	" " "	کانگریس اور مسلم لیگ (باب 4)	31 تا 44
10 -	"	" "	" " "	قائد اعظم (باب 5)	45 تا 61
11 -	نو و دس	مطالعۂ پاکستان	مطالعۂ پاکستان	سیاسی و ملی تحریکیں (باب دس)	137 تا 154
12 -	" "	" "	" " "	ہندو مسلم تعلقات (باب گیارہ)	155 تا 177
13 -	" "	شہریت	معدنیات	پاکستان کا قیام (باب گیارہ)	151 تا 188
14 -	" "	تاریخ	نیا نصاب تاریخ	تحریک پاکستان (باب 26)	186 تا 202
15 -	گیارہ و بارہ	تاریخ	تاریخ پاکستان و دنیائے اسلام	حصول پاکستان (باب 17)	151 تا 174
16 -	" "	شہریت	کتاب شہریت	تحریک پاکستان (باب اول)	1 تا 37

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

جماعت بی - اے

نمبر	مضمون	عہد و پرچہ	صفحات سلیبس
1	تاریخ پاکستان و ہند	1707 تا 1965	56 تا 57
		پرچہ اے	
2	پولیٹکل سائنس	تحریک پاکستان و گورنمنٹ پاکستان پرچہ اے	94 تا 95

جماعت ایم - اے

1	پولیٹکل سائنس	تحریک پاکستان و پس منظر پرچہ 5	173 تا 175
2	تاریخ	قیام پاکستان کیلئے ہندوستانی مسلمانوں کی جد و جہد 1858 تا 1947 پرچہ 5	94 تا 96
		(نوٹ ایم اے ہسٹری کے لیے لازمی پرچہ)	
3	اسلامک اسٹڈیز	پرچہ اسلامک ہسٹری برصغیر ہند و پاکستان میں مسلمان	125 تا 127

مزید برآں پرائمری کے نئے منظور شدہ نصاب اور مڈل کے نئے مجوزہ نصاب میں اس مضمون یعنی قیام پاکستان کی وجوہات کے ذکر کو نمایاں حیثیت دی گئی ۔

قومیائے گئے سکولوں کے اساتذہ کو پنشن کے حقوق دینا

*5150 ۔ **سردار امجد حمید خان دستی :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ پنجاب میں سرکاری تحویل میں لیے گئے سکولوں کے اساتذہ کو پنشن کا حق نہیں دیا گیا ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ پنجاب میں مذکورہ بالا اساتذہ کو ابھی تک قومی پے سکیل سے بھی محروم رکھا گیا ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ اساتذہ کو پنشن اور قومی پے سکیل اب تک نہ دینے کی کیا وجوہ ہیں اور حکومت ان کو کس تاریخ سے دونوں مراعات دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی نہیں ۔ یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ پنجاب میں سرکاری تحویل میں لیے گئے سکولوں کے اساتذہ کو پنشن کا حق نہیں دیا گیا ۔ یہ اساتذہ کرام 1-10-72 سے دیگر گورنمنٹ ملازمین کی طرح گورنمنٹ ملازمت میں آ چکے ہیں ۔ لہذا 1-10-72 سے انہیں پنشن کے حقوق معہ دیگر سب مراعات کے حاصل ہو چکے ہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔ یہ بھی امر واقعہ نہیں ہے کہ پنجاب میں قومیائے گئے اساتذہ کو قومی پے سکیل سے محروم رکھا گیا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ 1-10-72 سے قومیائے گئے اساتذہ کی تنخواہ Consolidated Pay Scales میں مقرر کی جائے گی اور پھر 1-7-73 سے قوانین کے مطابق ان کی تنخواہ قومی پے سکیل میں منتقل کی جا رہی ہے ۔

(ج) جزو (الف) اور (ب) کے جوابات کی روشنی میں جزو (ج) کا جواب بھی دیا جا چکا ہے ۔

میٹرک اور ایف ۔ اے کے امتحانات کا انعقاد

*5152 ۔ **سردار امجد حمید خان دستی** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبائی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ میٹرک اور ایف ۔ اے کے امتحانات سال میں دو دفعہ ہوا کریں گے ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ امتحانات کس کس ماہ منعقد ہوا کریں گے اور نتائج کا کب اعلان کیا جایا کرے گا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : جی ہاں ۔ تمام بورڈوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سیکنڈری اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات خزاں 1973ء سے سال

میں دو بار منعقد ہوا کریں گے - یہ امتحانات مندرجہ ذیل مہینوں میں ہوا کریں گے -

1 - سیکنڈری سکول	''موسم بہار''	ماہ مارچ
2 - انٹرمیڈیٹ	''	ماہ اپریل
3 - سیکنڈری سکول	''موسم خزاں''	ماہ اگست
4 - انٹرسیڈیٹ	''	ماہ ستمبر

نتائج کا اعلان امتحانات کے اختتام سے تین ماہ کے اندر اندر کیا جاتا ہے -

---

ملتان کی ادبی اور ثقافتی انجمنوں کی گرانٹ میں اضافہ کرنا

*5205 - **میاں لیاقت حسین مڑل** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) ملتان کی ادبی اور ثقافتی انجمنوں کو مالی سال 1973.74ء میں کتنی گرانٹ دی گئی -

(ب) کس کس انجمن کو کتنی کتنی گرانٹ دی گئی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) پانچ ہزار روپیہ -

(ب) مجلس وارث شاہ ملتان -

پنجاب یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ آف کیمیکل ٹیکنالوجی کے طلباء کو میرٹ سکالر شپ کی عدم ادائیگی

*5208 - **مسٹر ایس ایم مسعود** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) پنجاب یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ آف کیمیکل ٹیکنالوجی کے طلبا

کو ہر سال کتنے میرٹ (MERIT) سکالر شپ ادا کرتی ہے۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ 1969ء میں جن طلباء نے مذکورہ انسٹیٹوٹ میں داخلہ لیا ان کو یونیورسٹی میرٹ سکالر شپ ملنا چاہیے تھا۔ مگر ابھی تک انہیں وہ سکالر شپ نہیں دیا گیا اور ان طلباء کو صرف سیکنڈری بورڈ کا سکالر شپ دیا گیا ہے جو بے حد قلیل ہے۔

(ج) اگر جز (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو میرٹ سکالر شپ کی عدم ادائیگی کی وجہ کیا ہے اور کیا حکومت جزو (ب) میں مندرج طلباء کو مذکورہ وظیفہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی میں وظائف کی تعداد میں ادارے میں داخل شدہ تمام طلبا کی تعداد پر منحصر ہے جو کہ ہر سال مختلف ہوتی ہے 70-1969ء کے تعلیمی سال ایم۔ ایس۔ سی کے طلباء کو چھ (6) وظائف دیئے گئے تھے۔

(ب) یہ درست نہیں 70-1969ء میں ان طلباء کو وظیفہ نہیں دیا گیا ہے جو اس کے مستحق مجاز تھے۔ چھ (6) وظائف ایم۔ ایس۔ سی (M.S.C) کے طلباء کے لیے رکھے گئے تھے مگر اس جماعت میں کوئی طالب علم نہیں تھا۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ اس کورس کو اسی سال سے ختم کر دیا گیا تھا۔ جن طلباء نے بورڈ سے وظیفہ حاصل کیا تھا۔ ان کو مختلف بورڈوں نے وظائف دیئے۔ جن کی حد خود بورڈ ہی مقرر کرتے ہیں۔ اور یونیورسٹی کو اس میں دخل نہیں ہوتا۔

(ج) چونکہ ایم۔ ایس۔ سی (M.S.C.) کے علاوہ کسی طالب علم کے لیے وظیفہ مقرر نہ تھا۔ اس لیے بھی اور جواب (ب) کی روشنی میں اس سوال کے جواب کی ضرورت نہیں رہی۔

ہیڈ ماسٹروں کی تنزلی

*5273 ۔ **مسٹر محمد اشرف** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت صوبہ میں قومیائے گئے سکولوں کے تقریباً (80) ہیڈماسٹروں کی تنزلی کر رہی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ بالا ہیڈ ماسٹروں میں سے تقریباً 35 ہیڈ ماسٹروں کو ابھی تک ہیڈماسٹر کی آسامی کا گریڈ نہیں دیا گیا ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی نہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) جواب نفی میں ہے ۔

قومیائے گئے کالجوں کے لیکچراروں کی تعلیمی قابلیت

*5305 ۔ **میاں اسماعیل ضیاء** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ 1973ء کی آخری ششماہی میں ڈائریکٹر تعلیم راولپنڈی ریجن نے قومیائے گئے کالجوں کے لیکچراروں کی خالی آسامیاں عارضی طور پر پر کی تھیں ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ان تقرریوں میں درخواست دہندگان کی تعلیم کے مختلف مراحل پر حاصل کردہ نمبر اور درجوں کو نظر انداز کرکے محض ایم ۔ اے اور ایم ۔ ایس ۔ سی میں حاصل کردہ نمبروں اور درجوں کو پیش نظر رکھا گیا ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب نفی میں ہے تو انگریزی ۔ معاشیات ۔ اردو ۔ اسلامیات اور اسلامک ہسٹری کے مضامین میں مقرر

کئے گئے لیکچراروں کی فہرست جس میں ان کے میٹرک انٹرمیڈیٹ ۔ ڈگری اور ایم ۔ اے ۔ ایم ۔ ایس ۔ سی میں حاصل کردہ نمبر اور درجے دیئے گئے ہوں پیش کی جائے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں یہ درست ہے ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) اسلامیات اور اسلامک ہسٹری میں کوئی تقرری نہیں ہوئی جن امیدواروں کا تقرر اردو ، انگریزی اور معاشیات میں ہوا تھا ان کے کوائف درج ذیل ہیں :

نام امیدوار	مضمون	میٹرک	انٹر	بی اے	ایم اے میں حاصل کردہ نمبر
نثار احمد قرشی	اردو	II	II	II	426/700
افضل حسین	انگریزی	II	II	II	267/700
عمل عابد مغل	،،	III	III	III	265/700
محمد انور خان	معاشیات	I	II	I	315/700
محمد آصف ہاشمی	،،	II	II	II	360/700

ضلع سیالکوٹ کے سرکاری سکولوں میں سینیر انگلش اساتذہ (خواتین) کی خالی آسامیاں پر کرنا

*5306 ۔ **صوفی نذر محمد** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) نومبر 1973ء تک ضلع سیالکوٹ کے سرکاری مدارس میں سینئر انگلش اساتذہ (صرف خواتین) کی کتنی آسامیاں خالی تھیں اور ان کو پر کرنے کے لیے کتنی امیدواروں کو چنا گیا اور کتنی امیدواروں کو ویٹنگ لسٹ پر رکھا گیا ۔

(ب) جن امیدواروں کو چنا گیا ان میں سے کتنی ایسی تھیں جنھیں نومبر 1973ء میں ڈیوٹی پر حاضر ہونے کے لیے کہا گیا مگر وہ اب تک حاضر نہیں ہوئیں ۔

(ج) کیا حکومت اس طرح خالی رہ جانے والی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے ویٹنگ لسٹ پر سر فہرست امیدواروں کو بلانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) نومبر 1973ء میں ضلع سیالکوٹ کے سرکاری مدارس میں سینئر انگلش اساتذہ (خواتین) کی خالی آسامیاں : 24

ریکروٹمنٹ کمیٹی نے جتنے امیدواران کا چناؤ کیا : 37

جتنے امیدواران کی تقرری کی گئی : 24

جتنے امیدواروں کو ویٹنگ لسٹ پر رکھا گیا : 13

(ب) سب امیدواران کو جن کی تقرری عمل میں لائی گئی ، نومبر 1973ء میں اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہونے کے لیے کہا گیا تھا ۔ سوائے ایک کے باقی سب ڈیوٹی پر حاضر ہو گئیں ۔ اس آسامی پر بھی نئے امیدوار کا تقرر عمل میں لایا جا چکا ہے ۔

(ج) اس طرح خالی رہ جانے والی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے ویٹنگ لسٹ کی ترتیب کے مطابق امیدواران کی تقرری کی جاتی ہے ۔

قومیائے گئے اساتذہ کا تبادلہ اور سالانہ ترقیاں

***5307 ۔ مسٹر اسماعیل ضیاء** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ قومی تحویل میں آنے والے سکولوں اور کالجوں اور پرانے سرکاری کالجوں کے اساتذہ کا ایک دوسرے سے تبادلہ نہیں ہو سکتا ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ قومی تحویل میں آنے والے بعض کالجوں کے اساتذہ کی سالانہ ترقیاں روک دی گئی ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ عام حالات میں قومی تحویل میں آنے والے سکولوں اور کالجوں اور پرانے سرکاری کالجوں کے اساتذہ کا ایک دوسرے سے تبادلہ نہیں ہو سکتا ۔

(ب) ان کی ترقیاں اس وقت تک نہیں مل سکتی تھیں جب تک ان کی آسامیوں کے درجوں کی پڑتال مکمل نہیں ہو جاتی اور ان کی تنخواہیں گورنمنٹ کے سکیلوں میں مقرر نہیں ہو جاتیں ۔

(ج) 1 - پرانے اور نئے کالجوں کے اساتذہ کے چونکہ علیحدہ علیحدہ کیڈر (cadre) بنائے جا رہے ہیں ۔ اس لیے ان کا دوسرے کے ساتھ تبادلہ نہیں ہو سکتا ۔

2 - ان کی سرکاری کالجوں کے اساتذہ کے مطابق تنخواہیں مقرر کرنے کے لیے ان کی سابقہ تنخواہوں کی پڑتال اور آسامیوں کا تعین کرنا ضروری تھا ۔ لہذا ان کی سالانہ ترقیاں کچھ وقت کے لیے روک دی گئی تھیں ۔ فاضل رکن اسمبلی کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ تقریباً ایک ہزار ایکچراروں کی سالانہ ترقیوں کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے ۔ باقی ماندہ اساتذہ کی سالانہ ترقی ان کی اعلیٰ عہدوں پر تقرری کے بعد جاری کی جائیں گی ۔

گورنمنٹ ہائی سکول جلال پور پیروالہ کی عمارت کی تعمیر

***5320 . دیوان سید غلام عباس بخاری** : کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جلال پور پیر والہ ضلع ملتان کے گورنمنٹ ہائی سکول برائے طلباء کی موجودہ عمارت کو بوجہ بوسیدگی و سیلاب زدہ ہونے کے محکمہ تعمیرات نے خطرناک اور ناقابل استعمال قرار دے کر ہیڈ ماسٹر صاحب کو اس کے استعمال سے روک دیا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب ہائی سکول مذکورہ کی تمام جماعتوں کے طلباء باہر کھلے آسمان تلے بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں اور کمرے بالکل خالی کر دیئے گئے ہیں ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ آئندہ موسم گرما میں مذکورہ سکول کے طلباء کا باہر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنا مشکل ہو جائے گا۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول کے لیے موسم گرما شروع ہونے پہلے متبادل عمارت کی تعمیر مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے۔

(د) سال رواں میں حکومت نے ایک لاکھ روپے کی رقم سکول کی عمارت کے لیے اور پانچ ہزار روپے کی رقم سامان کے لیے مہیا کر دی ہے۔

ڈائریکٹر تعلیم کی تقرری اور ترقی

*5341 ۔ **میاں لیاقت حسین مڑل** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبے کے پانچ ریجنوں میں ڈائریکٹر تعلیم کی تقرری کی ہے۔ اگر ایسا ہے تو ان کی تقرری اور ترقی کے لیے کیا اصول مدنظر رکھا گیا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ملتان ریجن کی ڈائریکٹریس تعلیم جملہ ملازمین سے سینئر ہے اگر نہیں تو ان کی مذکورہ عہدہ پر تقرری کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم کے پانچ ریجنوں میں ڈائریکٹر تعلیم مقرر ہیں۔ ملازمت کے قواعد کے مطابق محکمہ تعلیم میں ڈائریکٹر کے عہدہ پر ترقی سلیکشن بورڈ کی سفارشات پر مندرجہ ذیل ملازمتوں کے افسروں میں سے بذریعہ انتخاب کی جاتی ہے۔

1 ۔ پنجاب ایجوکیشن سروس ۔ کلاس 1 انتظامیہ برانچ شعبہ مردانہ

2 ۔ پنجاب ایجوکیشن سروس ۔ کلاس 1 کالج برانچ شعبہ مردانہ

3 ۔ پنجاب ایجوکیشن سروس ۔ کلاس 1 سائنس کالج برانچ

4 ۔ پنجاب ایجوکیشن سروس ۔ کلاس 1 کمپری ہینسو سکول برانچ شعبہ مردانہ

5 ۔ ڈائریکٹر بیورو آف ایجوکیشن

یہ ضروری ہے کہ مذکورہ افسران کی کل مدت ملازمت کم از کم بارہ سال ہو اور تقدیم کے لحاظ سے اپنی سروس کے دوسرے ممبران سے اعلیٰ درجہ پر ہوں ۔

(ب) جی نہیں ۔ مس نسیم اولک موجودہ ڈائریکٹر ملتان کو حکومت پنجاب نے مذکورہ قوانین کے تحت اپنے خصوصی اختیارات استعمال کرکے ڈائریکٹر کے عہدہ کے لیے منتخب کیا ہے ۔

ملتان ریجن کی ڈائریکٹریس تعلیم کی مدت ملازمت

***5342 ۔ میاں لیاقت حسین مڑل :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ملتان ریجن کی موجودہ ڈائریکٹریس تعلیم نے کب ملازمت شروع کی ۔

(ب) اب تک مذکورہ بالا ڈائریکٹریس کی کس کس حیثیت میں کتنے کتنے عرصہ بعد ترقی ہوئی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) مس نسیم اولک چوہدری ڈائریکٹریس ایجوکیشن ملتان نے مورخہ 13 جون 1963ء کو ملازمت شروع کی تھی ۔

(ب) مس نسیم اولک چوہدری کی پہلی ترقی بطور ڈسٹرکٹ انسپکٹریس آف سکولز (درجہ دوم) آٹھ سال بعد ، دوسری ترقی بطور ڈویژنل انسپکٹریس (درجہ اول) ایک سال چار ماہ بعد اور تیسری ترقی بطور ڈائریکٹریس ایجوکیشن ملتان ایک سال پانچ ماہ بعد ہوئی ۔

گورنمنٹ ہائی سکول کھروڑ پکا کی عمارت کی تعمیر کے لیے رقم کی تخصیص

*5364 ۔ **رانا رب نواز نون :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول کھروڑ پکا ضلع ملتان کی قدیم فلک بوس عمارت میں گذشتہ بارشوں کی وجہ سے دراڑیں پڑ گئی تھیں ۔ جس سے مذکورہ عمارت کے زمین بوس ہونے کا شدید خطرہ لاحق ہو گیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کی بوسیدہ و شکستہ عمارت کے ایک بڑے کمرے کی چھت اس ماہ اچانک گر گئی ۔ اور ہزاروں من ملبہ جس میں بہت بھاری اور وزنی لوہے کے گارڈر اور کڑیاں وغیرہ شامل تھے فرش پر آ پڑے مگر کوئی جانی نقصان نہیں ہوا ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ تعلیم نے مذکورہ سکول کی عمارت کے منہدم کرنے کا فیصلہ یا حکم صادر کیا ہے ۔

(د) کیا مذکورہ سکول کی عمارت کی تعمیر کے لیے حکومت نے روان مالی سال کے دوران رقم مختص کی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں اور کب تک رقم مختص کر دی جائے گی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں یہ درست ہے ۔

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے ۔

(ج) محکمہ تعمیرات نے عمارت کا استعمال خطرناک قرار دیا ہے ۔

(د) حکومت نے موجودہ مالی سال میں ایک لاکھ روپے کی رقم عمارت کی تعمیر اور پانچ ہزار روپے کی رقم سامان کی خرید کے لیے مہیا کر دی ہے ۔

— ——

ٹوکن ٹیکس کی وصولی

*5365 ۔ **شیخ عزیز احمد :** کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) بس نمبر 5999۔جی ٹی کس سال رجسٹر ہوئی اور 1971-72ء

اور 1972-73ء اور 1973-74ء کے دوران مذکورہ بس مالکان نے کتنا سہ ماہی ٹوکن ٹیکس ادا کیا اور ہر سہ ماہی کا ٹوکن ٹیکس کس ضلعی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس میں جمع کرایا گیا ۔

(ب) بس نمبر 5999-جی ٹی کس ضلع آفس میں رجسٹر ہوئی اور فارم ایف کے مطابق اس کا چیسز نمبر اور انجن نمبر کیا تھے اور سواریوں کی گنجائش کیا درج تھی ۔

(ج) بس نمبر 5999-جی ٹی کون سے موٹر وہیکلز ایگزیمنر سے پاس ہوتی رہی اور 1971-72ء ، 1972-73ء اور 1973-74ء کے دوران آخری فٹنس سرٹیفکیٹ کب اور کہاں سے جاری ہوا ۔

(د) بس متذکرہ جزو (الف) کے موجودہ فریم نمبر اور انجن نمبر کیا ہیں اور یہ کون سے میک اور سال کے ہیں ؟

وزیر آبکاری و محصولات (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) بس نمبر 5999-جی ٹی سال 1965ء میں ضلع گجرات میں رجسٹر ہوئی 1971-72ء اور 1972-73ء کے دوران اس کا مالک ٹیکس مبلغ 1,162.50 روپے (ایک ہزار ایک سو باسٹھ روپے پچاس پیسے) فی سہ ماہی کے حساب سے ادا کرتا رہا ہے ۔ اور سال 1973-74ء میں مبلغ 1,196 روپے (ایک ہزار ایک سو چھیانوے روپے) فی سہ ماہی کے حساب سے ادا کرتا رہا ہے ۔ ادائیگی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس گجرات میں ہوتی رہی ہے ۔

(ب) بس ہذا ضلع گجرات میں رجسٹر ہوئی تھی ۔ اور فارم ایف کے مطابق چیسز نمبر ایس بی 97113/5 اور انجن نمبر ایس بی 77596/5 ہے ۔ نیز سواریوں کی گنجائش 47 درج ہے جو کہ بمع ڈرائیور کی سیٹ ہے ۔

(ج) بس مذکور موٹر وہیکلز ایگزیمنر گجرات نے پہلی مرتبہ مورخہ 21 اگست 1965ء کو پاس کی ۔ اور 1971-72ء ، 1972-73ء اور 1973-74ء میں بھی موٹرز وہیکلز ایگزیمنر گجرات پاس کرتا رہا ۔ اور امسال آخری فٹنس سرٹیفکیٹ اسی موٹر وہیکلز ایگزیمنر نے جاری کیا ۔

(د) مذکورہ بالا بس کا فریم نمبر ایس ۔ بی ۔ 97113/5 اور انجن

نمبر ایس ۔ بی ۔ 77596/5 درج ہے ۔ یہ نمبرات اور اندراجات اگست 1966ء کے ہیں ۔

حافظ شیر محمد اسد معلم عابد مجید سی بی ہائی سکول لاہور کے اوٹی کلاس کے نتیجے میں تاخیر

***5369 ۔ ملک خالق داد خان بندیال :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حافظ شیر محمد اسد معلم عابد مجید سی ۔ بی ہائی سکول آر اے بازار لاہور کینٹ کو گورنمنٹ ٹریننگ سکول گکھڑ کی اوٹی کلاس میں مارچ 1973ء میں جب کہ اس کلاس میں داخلے بند تھے بذریعہ خاص اجازت داخلہ دیا گیا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ معلم مذکور کا اوٹی کلاس کا نتیجہ صرف اس بنا پر روک دیا گیا کہ اس کی حاضریاں پورے تعلیمی سال کے لیے پوری نہ تھیں حالانکہ داخلے کے بعد معلم مذکور کی حاضریاں تقریباً سو فیصد رہیں ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 1973ء میں ہی منعقد ہونے والے دیگر امتحانات مثلاً پی ۔ ٹی ۔ سی ۔ بی ایڈ وغیرہ کلاس میں تاخیر سے داخل ہونے والے طلباء کے لیے دوبارہ امتحانات ہوئے تاکہ دیر سے داخل ہونے والے طلباء اپنی حاضریاں پوری کر سکیں مگر اوٹی کلاس میں تاخیر سے داخل شدہ طلباء کا امتحان صرف ایک ہی بار لیا گیا ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت معلم مذکور کو حاضریوں کی مطلوبہ پابندی سے مستثنیٰ قرار دے کر اس کے نتیجہ کا اعلان فی الفور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔ معلم مذکورہ کو بذریعہ خاص داخلہ دیا گیا تھا ۔ لیکن معلم کے داخلہ کے احکامات میں یہ شرط بھی درج تھی کہ حاضری کی کمی اس

کی اپنی ذمہ داری ہو گی ۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ حاضری کی کمی کی صورت میں وہ امتحان میں بیٹھنے کا مجاز نہ ہوگا نہ ہی اس کے نتیجہ کا اعلان کیا جائے گا ۔

(ب) جی ہاں ۔ یہ درست ہے ۔ معلم مذکورہ قواعد کے مطابق اوٹی کا امتحان دینے کا مستحق نہ تھا کیونکہ اس کی حاضریاں کل 37 تھیں جو کہ کم از کم 230 ہونی چاہیے تھیں ۔

(ج) بی ۔ ایڈ کے ماسوا جس کا تعلق یونیورسٹی سے ہے پی ۔ ٹی ۔ سی اور او ٹی کا امتحان دوبارہ لیا گیا تھا ۔ پہلا امتحان او ٹی باقاعدہ داخل شدہ طلباء کے لیے جنہوں نے گکھڑ یا بہاولپور میں اوٹی کلاس میں داخلہ لیا ہوا تھا اور دوسرا ایسے پرائیویٹ طلباء کے لیے جنہوں نے بہاولپور میں ریفریشر کورس کرکے دفتر سے باقاعدہ امتحان دینے کی اجازت حاصل کی تھی ۔

(د) معلم مذکورہ کا نتیجہ پہلے ہی منسوخ کر دیا گیا تھا ۔ کیونکہ یہ معلم محکمانہ شرائط کے مطابق اوٹی کا امتحان دینے کا مستحق نہ تھا ۔ لہذا مطلوبہ پابندی سے مستثنیٰ قرار دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

انجمن اسلامیہ (امرتسر) گرلز ہائی سکول لاہور میں کمروں کی تعمیر

***5371 ۔ میاں مصطفیٰ ظفر :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ انجمن اسلامیہ (امرتسر) گرلز ہائی سکول گوالمنڈی لاہور کو جب قومی تحویل میں لیا گیا تو سکول مذکور میں آٹھ نئے کمرے زیر تعمیر تھے اور تمام کمروں کی دیواریں مکمل ہو چکی تھیں مگر صرف چھت ڈالنا باقی تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ قومی تحویل میں آنے کے بعد سکول مذکور میں کمروں کی تعمیر کا کام روک دیا گیا جو ابھی تک دوبارہ شروع نہیں کیا گیا ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ سکول میں آٹھ کمروں کی تکمیل نہ ہونے کے باعث جو رقم ان پر صرف ہو چکی ہے اس کے ضیاع کا اندیشہ ہے نیز دیواروں کے گرنے کا خطرہ ہے اور اس سے طالبات اور عام شہریوں کے جانی نقصان کا بھی اندیشہ ہے۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ تعلیم مذکورہ سکول میں کمروں کی فوری تکمیل کے لیے کوئی اقدام کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔ قومی تحویل میں آنے کے بعد انجمن نے سکول کا کام بند کر دیا ہے۔

(ج) درست ہے۔ کہ نامکمل کمروں کی تکمیل از حد ضروری ہے۔ ابھی تک قومی تحویل میں لیے گئے سکولوں کی نامکمل عمارات کی تعمیر اور ان کی توسیع اور ان کی مرمت کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے۔

(د) اس ضمن میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ وہ ان کمروں کی تکمیل کے لیے محکمہ تعمیرات سے تخمینہ لگوائے اور سکیم مکمل کرکے محکمہ کو بھیجے تاکہ اس کام کے لیے رقم مہیا کی جائے۔

محکمہ تعلیم کے ڈیمانسٹریٹروں کو لیکچرار کا درجہ دینا

*5373 ۔ **میاں خورشید انور** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم نے تمام ایم۔ ایس۔ سی سیکنڈ ڈویژن ڈیمانسٹریٹروں کو لیکچرار کا درجہ دے دیا ہے مگر ان تمام ڈیمانسٹریٹروں کو جو بی۔ ایس۔ سی و ایم۔ اے اور ڈبل ایم۔ اے ہیں اور ان کی سیکنڈ ڈویژن بھی ہے لیکچرار کا درجہ نہیں دیا گیا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بی - ایس - سی — ایم - اے اور ڈبل ایم - اے ڈیمانسٹریٹر اور ایم - ایس - سی ڈیمانسٹریٹروں کی کام کی نوعیت یکساں ہے -

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ تعلیم ان ڈیمانسٹریٹروں کو بھی جو بی - ایس - سی - ایم اے اور ڈبل ایم - اے ہیں لیکچرار کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں یہ درست ہے -

(ب) بحیثیت ڈیمانسٹریٹر ان کے کام کی نوعیت ایک ہے لیکن جو ڈیمانسٹریٹر ایم - ایس - سی میکنڈ ڈویژن ہو وہ زیادہ قابلیت رکھتا ہے اور لیکچرار کے فرائض بھی ادا کرتا ہے -

(ج) یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ، اس لیے کہ سائنس میں لیکچرار بننے کے لیے کم سے کم ایم - ایس - سی سیکنڈ ڈویژن ہونا لازمی ہے -

---

تحصیل میلسی میں کالج کا اجراء

*5387 - **قاضی محمد اسماعیل جاوید** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل میلسی ضلع ملتان میں ابھی تک کوئی کالج قائم نہیں کیا گیا جبکہ باقی تحصیلوں میں دو دو کالج قائم ہیں -

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تحصیل میں خالصہ امرتسر کالج کے نام پر دو مربعہ اراضی بھی موجود ہے -

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج کو ٹاؤن کمیٹی اور علاقہ کے خیر حضرات کی جانب سے بالترتیب ایک لاکھ روپے اور پچاس ہزار روپے بطور گرانٹ دینے کا وعدہ بھی کیا گیا ہے -

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ تحصیل میں ابھی تک کالج کا اجراء نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) یہ درست کہ میلسی ضلع ملتان میں ابھی تک کوئی کالج قائم نہیں کیا گیا ۔ یہ درست نہیں ہے کہ باقی ہر تحصیل میں دو دو کالج ہیں ۔

(ب) تحصیل میلسی ضلع ملتان میں خالصہ کالج امرتسر کے نام پر 396 کنال 8 مرلے زمین اندرون حدود کمیٹی میلسی میں موجود ہے ۔

(ج) جی ہاں ۔ درست ہے ۔

(د) کالج کے اجراء کے لیے آئندہ مالی سال میں استحقاق کی بنیادوں پر غور کیا جائے گا ۔

تحصیل میلسی میں سکولوں کی تعداد

***5388 ۔ قاضی محمد اسماعیل جاوید** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس وقت تحصیل میلسی ضلع ملتان میں کتنے گورنمنٹ ہائی ۔ مڈل اور پرائمری سکول ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : اس وقت تحصیل میلسی ضلع ملتان میں پانچ ہائی سکول 16 مڈل اور 219 پرائمری سکول ہیں ۔

تحصیل میلسی کے پرائمری سکولوں میں اساتذہ کی خالی آسامیاں

***5389 ۔ قاضی محمد اسماعیل جاوید** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ تحصیل میلسی میں کتنے ایسے پرائمری سکول ہیں جو کافی عرصہ سے اساتذہ سے محروم ہیں اور وہاں اساتذہ مہیا کرنے کے لیے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) تحصیل میلسی میں کوئی ایسا سکول نہیں جہاں اساتذہ تعینات نہ ہوں ۔

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پھالیہ کی عمارت کی مرمت

*5499 ۔ **چوہدری منظور احمد** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پھالیہ ضلع گجرات کا کب اجراء ہوا اور اس میں کتنی طالبات کی گنجائش ہے اور اس وقت سکول کی طالبات کی کل تعداد کیا ہے ۔

(ب) مذکورہ سکول کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے اور اس میں کتنے کمرے شکستہ اور ناقابل استعمال ہیں اور کتنے قابل استعمال ہیں ۔

(ج) مذکورہ سکول کی اس سے پہلے کب مرمت کی گئی اور مرمت پر کتنی رقم صرف کی گئی ۔

(د) کیا حکومت مذکورہ ادارے کی عمارت کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) سکول ہذا کا اجراء اپریل 1960ء میں ہوا 200 طالبات کی گنجائش ہے اس وقت 480 طالبات زیر تعلیم ہیں ۔

(ب) سکول کی عمارت 7 کمروں پر مشتمل ہے جن میں سے 2 کمرے شکستہ اور خطرناک حالت میں ہیں تین کمرے مرمت طلب ہیں کوئی قابل ذکر مرمت نہیں کی گئی ۔

(ج۔د) جی ہاں ۔ محکمہ تعمیرات کو ضروری تخمینے کے لیے لکھا جا چکا ہے تخمینہ جات وصول ہونے پر آئندہ مالی سال میں رقم مختص کروانے کی کوشش کی جائے گی ۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پھالیہ میں خالی آسامیاں

*5500 ۔ **چوہدری منظور احمد** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پھالیہ ضلع گجرات میں ہر قسم کی منظور شدہ کتنی آسامیاں ہیں اور اس میں سے کتنی خالی ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پھالیہ ضلع گجرات میں منظور شدہ آسامیوں کی تعداد یہ ہے ۔

1 ۔ ہیڈ مسٹریس ۔ 1

2 - سینئر انگلش ٹیچرس — 2
3 - جونیر انگلش ٹیچرس — 2
4 - ایس - وی ٹیچریس — 4
5 - پی - ٹی - آئی — 1

میزان — 10

(ب) کوئی آسامی خالی نہیں ہے -

میونسپل اداروں کے مڈل اور پرائمری سکولوں کو قومی تحویل میں لیا

*5523 - **راؤ مراتب علی خان** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت پنجاب نے صوبہ بھر کے تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے -

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ حکومت نے صوبہ کے تمام میونسپل اداروں کے ہائی سکولوں کو بھی اپنی تحویل میں لے لیا ہے -

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ میونسپل اداروں کے مڈل اور پرائمری سکولوں میں تعلیمی حالت ناگفتہ بہ ہے اور ایسے سکولوں میں متعینہ مدرسین اب محض میونسپل اداروں کے رحم و کرم پر ہیں اور وہ مایوسی و پریشانی کا شکار ہیں -

(د) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ بہاولپور ڈویژن میں واقع جملہ میونسپل اداروں کا ماسوائے پرائمری اور مڈل سکولوں کے اپنا کوئی ہائی سکول نہ تھا جس کو گورنمنٹ اپنی تحویل میں لیتی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) میونسپل کنٹونمنٹ بورڈ اور یورپین طرز کے سکولوں کے علاوہ بیشتر پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو گورنمنٹ نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے - ماسوائے چند سکولوں کے جن کا قومی تحویل میں لیئے جانے کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے -

(ب) گورنمنٹ صوبہ کے تمام میونسپل اداروں کے ہائی اور مڈل سکولوں کو بھی قومی تحویل میں لینے کا فیصلہ کر چکی ہے اور مذکورہ سکول اگلے مالی سال 1974-75ء میں قومی تحویل میں آ جائیں گے۔

(ج) اس ضمن میں کوئی خاص بات محکمہ کے علم میں نہیں لائی گئی جس سے یہ ظاہر ہو کہ میونسپل اداروں کے مڈل اور پرائمری سکولوں میں تعلیمی حالت ناگفتہ بہ ہے اور نہ مدرسین کے بارے میں جو واقع طور پر کوئی ایسی چیز ہی محکمہ کے نوٹس میں آئی ہے جس سے ظاہر ہو کہ وہ پریشانی کا شکار ہیں۔

(د) بہاولپور کے بورڈ ڈویژن میں میونسپل اداروں کے پرائمری اور مڈل سکولوں کے علاوہ دو ہائی سکول برائے طلباء اور چار ہائی سکول برائے طالبات چل رہے ہیں۔ جنہیں گورنمنٹ دوسرے ایسے سکولوں کے ساتھ اپنی تحویل میں لے لی گی۔

ڈونگا بونگہ کے ہائی سکول کی ٹیکنیکل ورکشاپ میں ٹیکنیکل سٹاف کی فراہمی

*5525۔ **راؤ مراتب علی خان :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ــ

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ قصبہ ڈونگہ بونگہ ضلع بہاولنگر کے ہائی سکول کی ٹیکنیکل ورکشاپ میں محکمہ تعلیم نے 1926ء سے آج تک بار بار یقین دہانیوں کے باوجود ٹیکنیکل سٹاف مہیا نہیں کیا جس سے ورکشاپ کی پرشکوہ عمارت اور ہزاروں روپے کا خرید کردہ متعلقہ سامان برباد ہو چکے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ہائی سکول میں ٹیکنیکل سٹاف مہیا نہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں اور کیا حکومت اس بارے میں کوئی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) گورنمنٹ ہائی سکول ڈونگا بونگہ ضلع بہاول نگر کے ہائی سکول کی ٹیکنیکل ورکشاپ کے لیے سٹاف منظور ہو چکا ہے اور عنقریب تقرریاں کر دی جائیں گی۔ ورکشاپ کا سامان بالکل محفوظ ہے اور وہ برباد نہیں ہوا۔

(ب) سٹاف منظور ہو چکا اور اس کی تقرری عمل میں لائی جا رہی ہے۔

تحصیل جڑانوالہ میں واقع ہائی سکول کے کمروں کی تعمیر کے لیے رقم کی تخصیص

*5526۔ **راؤ مراتب علی خان** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل جڑانوالہ میں واقع چک نمبر 282 گ۔ ب کے ہائی سکول میں arts-cum-drawing کی کلاسز کے لیے صرف ایک ہی کمرہ مختص ہے اور عرصہ دراز سے دوسرے کمرہ کی تعمیر کے لیے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ ہائی سکول میں ایک کمرہ کی ایزادی کے لیے 1970ء سے قبل کچھ رقم منظور ہوئی تھی جس کے ساتھ ابتدائی تعمیر کی گئی تھی اور بقیہ تعمیر ادھوری پڑی ہوئی ہے اور جو تعمیر ہوئی تھی وہ بھی برباد ہو گئی ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو متذکرہ کمرہ کی تعمیر کے لیے کس فنڈ سے کتنی رقم منظور ہوئی تھی اس رقم میں سے کتنی رقم ابتدائی تعمیر پر خرچ ہو چکی ہے اور باقی کتنی رقم کہاں خرچ کی گئی۔ کیا حکومت متذکرۃ الصدر ادھوری تعمیر کو مکمل کرنے کے لیے سرمایہ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) مذکورہ کمروں کی تعمیر کے لیے بیس ہزار روپے کی بلڈنگ گرانٹ محکمہ تعلیم کے تیسرے پنج سالہ منصوبہ کی سکیم بعنوان ''گورنمنٹ ہائی سکولز میں آرٹس ڈرائنگ روم کی تعمیر'' 1970-71ء کے دوران منظور ہوئی تھی۔ جس میں سے 4143 روپے محکمہ تعمیرات نے خرچ کئے تھے اور باقی مالی سال کے ختم ہو جانے پر غیر ختم چھوڑ دی گئی تھی۔ جی

ہاں آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں ایک سکیم بعنوان ''سکولوں میں اضافی کمروں کی تعمیر شامل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے فنڈز مہیا ہونے پر اس سکول میں کمرہ کی تعمیر کو مکمل کرنے کے لیے استحقاق کی بنیاد پر رقم فراہم کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔

محکمہ آبکاری و محصولات میں سب انسپکٹروں کی بھرتی

*5543 ۔ **سید محمد ظفر اللہ خان** : کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1971-72ء اور 1973-74ء میں محکمہ آبکاری و محصولات میں کتنے سب انسپکٹر بھرتی کئے گئے ۔ وہ کون کون سی تحصیل و ضلع سے تعلق رکھتے ہیں ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ آسامی کے لیے ضلع جھنگ سے ایک آدمی بھی بھرتی نہیں کیا گیا ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجہ کیا ہیں ؟

وزیر آبکاری و محصولات (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) 1971-72ء 1973-74ء میں آبکاری و محصولات میں ایک سو اکیس (120) سب انسپکٹر بھرتی کئے گئے جو پنجاب کے مختلف اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

1971-72ء

تحصیل و ضلع	تعداد سب انسپکٹر
لاہور	2
ملتان	2
کل تعداد	4

1973-74ء

تحصیل	ضلع	تعداد سب انسپکٹر
لاہور	لاہور	38
سیالکوٹ	سیالکوٹ	4
پسرور	سیالکوٹ	1
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	3
حافظ آباد	،،	1

شیخوپورہ	شیخوپورہ	3
ملتان	ملتان	1
خانیوال	،،	1
ساہیوال	ساہیوال	6
اوکاڑہ	،،	1
مظفرگڑھ	مظفرگڑھ	8
کوٹ ادو	مظفر گڑھ	4
راجن پور	ڈیرہ غازی خان	1
راولپنڈی	راولپنڈی	9
پنڈ دادن خان	جہلم	1
گجرات	گجرات	1
بہاولپور	بہاولپور	2
خانپور	رحیم یار خان	2
لیاقت پور	،،	1
بہاولنگر	بہاولنگر	8
فورٹ عباس	،،	2
چشتیاں	،،	1
سرگودھا	سرگودھا	3
لائل پور	لائل پور	11
جھنگ	جھنگ	3

(ب) مندرجہ بالا تقررات میں تقریباً ساٹھ فیصد براہ راست ہیں اور باقی چالیس فیصد بذریعہ ترقی میں براہ راست آسامیوں میں جھنگ سے ایک امیدوار ہے ترقی والی آسامیوں میں جھنگ کے دو امید وار شامل ہیں ۔

تحصیل خوشاب اور شاہ پور میں سکولوں کی تعداد

*5562 ۔ **ملک بھ اعظم** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) تحصیل خوشاب اور تحصیل شاہ پور ضلع سرگودہا میں پرائمری مڈل اور ہائی سکولوں کی کیا تعداد ہے ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے مذکورہ تحصیلوں کی ضروریات کے

پیش نظر یہ سکول بہت کم ہیں اور علاقے کی تعلیمی ضرورت پوری نہیں کرتی ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس کمی کو پورا کرنے کے لیے کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز حکومت صوبہ میں آئندہ سال میں کتنے مزید پرائمری مڈل اور ہائی سکول کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) تحصیل خوشاب اور شاہ پور کے سکولوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے ۔

	ہائی	مڈل	پرائمری	میزان
لڑکوں کے	20	60	555	635
لڑکیوں کے ۔	2	16	285	303

(ب) یہ درست ہے کہ سکولوں کی تعداد کچھ کم ہے ۔

(ج) اس سال (1973-74ء) محکمہ تعلیم نے ان دونوں تحصیلوں میں چھ پرائمری اسکولوں کو مڈل کا درجہ دے دیا ہے ۔ اس طرح 3 مڈل سکولوں کا درجہ بڑھا کر انہیں ہائی کر دیا گیا ہے ۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

(1) گورنمنٹ ہائی سکول انگہ ۔ تحصیل خوشاب
(2) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کفری ۔ تحصیل خوشاب
(3) گورنمنٹ ہائی سکول وجھہ ۔ تحصیل شاہ پور
(4) گورنمنٹ مڈل سکول ڈھاک ۔ تحصیل خوشاب
(5) گورنمنٹ مڈل سکول شکر کوٹ ۔ تحصیل خوشاب
(6) گورنمنٹ گرلز مڈل سکول جوڑہ کنار ۔ تحصیل خوشاب
(7) گورنمنٹ گرلز مڈل سکول بکھر یار ۔ تحصیل شاہ پور
(8) گورنمنٹ مڈل سکول گھنگوال ۔ تحصیل شاہ پور
(9) گورنمنٹ مڈل سکول دھیرو وال ۔ تحصیل شاہ پور

اگلے مالی سال کا ترقیاتی پروگرام ابھی حکومت کے زیر غور ہے ۔ نئے پرائمری ، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد برائے (1974-75) ابھی تک متعین نہیں کی گئی ۔

گورنمنٹ کالج جوہر آباد کی عمارت کی تعمیر

***5563 ۔ ملک محمد اعظم :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں

گے کہ۔

(الف) گورنمنٹ کالج جوہر آباد ضلع سرگودہا کی موجودہ عمارت میں کل کتنے کمرے ہیں اور اس وقت طلباء کی کل کتنی تعداد ہے۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ موجودہ عمارت در اصل ہسپتال کی عمارت ہے اور کالج کی ضروریات کو پورا نہیں کرتی اور محکمہ تعلیم کو ہر سال ایک کثیر رقم بطور کرایہ ادا کرنی پڑتی ہے۔

(ج) محکمہ تعلیم مذکورہ کالج کے اجراء سے یکم مارچ 1974ء تک بطور کرایہ کتنی رقم صرف کر چکا ہے۔

(د) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ کالج کی اصل عمارت کے لیے اراضی موجود ہے۔

(ہ) اگر جزو (د) کا جواب اثبات میں ہے تو کالج کی اصل عمارت کی تعمیر کا کام کب تک شروع کیا جائے گا؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) گورنمنٹ کالج جوہر آباد کی موجودہ عمارت میں کل بارہ کمرے ہیں۔ طلبا کی تعداد 499 ہے۔

(ب) جی ہاں!

(ج) محکمہ تعلیم اگست 1962ء تا مارچ 1974ء مبلغ 1,37,610 روپے (ایک لاکھ سینتیس ہزار چھ سو دس روپے) بطور کرایہ ادا کر چکا ہے۔

(د) جی ہاں! کالج کی اصل عمارت کے لیے 15½ ایکڑ اراضی موجود ہے۔

(ہ) کالج کی نئی عمارت کی تعمیر کا معاملہ ابتدائی مراحل میں ہے۔ نقشے اور تخمینہ وغیرہ بن رہے ہیں۔ کوشش کی جائے گی کہ فنڈز مختص ہونے کی صورت میں اگلے سال شروع ہو جائے۔

ضلع سیالکوٹ کے پرائیویٹ سکولوں میں اساتذہ اور طالب علموں کی تعداد

*5584۔ **صوفی نذر محمد** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حکومت پنجاب نے ضلع سیالکوٹ میں کتنے پرائیویٹ سکولوں کو اپنی تحویل میں لیا ان سکولوں میں ہر سکول کے اساتذہ

اور لڑکوں کی علیحدہ علیحدہ تعداد بتائی جائے۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ان سکولوں میں اساتذہ کی کمی ہے اگر ایسا ہے تو ایسے ہر سکول کی کمی کی علیحدہ علیحدہ تعداد بتائی جائے نیز حکومت کب تک اساتذہ کی کمی دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں رکھتی تو کیوں؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) . ہائی مڈل پرائمری
45 2 26

تعداد اساتذہ اور تعداد لڑکے نیچے درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام سکول	تعداد اساتذہ	تعداد لڑکے
1	2	3	4
1	ٹی ۔ آئی ہائی سکول گھٹیالیاں	8	538
2	کشمیر ہائی سکول سوہاوہ	5	163
3	سی ۔ ڈی ہائی سکول تلونڈی بھنڈراں	5	346
4	عربیک ہائی سکول سیالکوٹ	18	1022
5	نوٹی ہائی سکول سیالکوٹ	28	1791
6	کرسچن ہائی سکول سیالکوٹ کینٹ	15	966
7	مسلم ہائی سکول نارووال	11	553
8	اقبال میموریل ہائی سکول گودھپور	15	938
9	اسلامیہ ہائی سکول سیالکوٹ سٹی	19	1031
10	سی ۔ ایم این ہائی سکول نارووال	16	616
11	اسلامیہ ہائی سکول دودھویک	7	302
12	جناح الفشی ہائی سکول سیالکوٹ کینٹ	15	1003
13	سینٹ انتھنی ہائی سکول سیالکوٹ کینٹ	21	1290
14	اسلامیہ ہائی سکول بدوملہی	11	481
15	غلام فریدالمجاہد ہائی سکول سہاری	6	221
16	ٹی ۔ آئی ہائی سکول بارہ مکا	5	360
17	مسلم ہائی سکول بدوملہی	11	317
18	اسلامیہ ہائی سکول پکھوکے	6	134
19	مسلم ماڈل ہائی سکول کوٹلہ افغاناں	8	490
20	مسلم ماڈل ہائی سکول شکر گڑھ	7	570

1	2	3	4
21 -	آئی - ٹی ہائی سکول شکر گڑھ	6	380
22 -	مسلم عوامی ہائی سکول سمبڑیال	14	530
23 -	پبلک ہائی سکول گھڑتل	10	570
24 -	اسلامیہ ہائی سکول سمبڑیال	14	468
25 -	غلام حسین ہائی سکول سینگڑی	12	1023
26 -	اسلامیہ ہائی سکول سرانوالی	13	790
27 -	کرسچن ہائی سکول ڈسکہ	19	1295
28 -	سینٹ مرے ہائی سکول جاسکے چیٹھہ	20	830
29 -	اسلامیہ ہائی سکول ریتا جھٹول	8	260
30 -	رضائے مصطفےٰ ہائی سکول سوکن منڈ	5	212
31 -	اسلامیہ ,, ,, کلانوالہ	9	478
32 -	کرسچن ,, ,, سیالکوٹ سٹی	14	979
33 -	سی - ٹی - آئی ,, ,, سیالکوٹ	9	580
34 -	ایم - ایم ,, ,, بھیری خورد	9	546
35 -	آئی - ٹی ,, ,, شاہ غریب	5	210
36 -	تبلیغ الاسلام ,, ,, چونڈہ	12	531
37 -	کشمیر ,, ,, کوٹلی فقیر چند	4	260
38 -	عوامی ,, ,, ستھراہ	11	659
39 -	نیشنل سیکنڈری ,, ,, نارووال	4	370
40 -	گورنمنٹ ,, ,, دھرگ میانہ	7	149
41 -	سرسید پبلک ,, ,, طور آباد	4	335
42 -	مسلم ,, ,, سیالکوٹ	10	528
43 -	اسلامیہ ,, ,, ستھرانوالی	5	278
44 -	,, ,, ,, کنجروڑ	5	277
45 -	,, ,, ,, توتار	5	343
1 -	اے وی مڈل سکول کھوتہ سیداں	2	111
2 -	جناح اسلامیہ مڈل سکول ڈسکہ	15	570
3 -	پبلک ایلمنٹری پرائمری سکول گڑھپور	10	390
4 -	میموریل ,, ,, ثباب پورہ	6	210
5 -	سوشیل ویلفیئر ,, ,, سیالکوٹ	6	299
6 -	آر سی ,, ,, لونگرجا	7	312

1	2	3	4
7 -	سینٹ پال ,, ,, نارووال	5	385
8 -	سینٹ وسیٹ ,, ,, پسرور	7	431
9 -	مشن پرائمری سکول نیر پورہ	6	188
10 -	,, ,, ,, ابدالی	1	28
11 -	,, ,, ,, تھوالی	1	48
12 -	,, ,, ,, بدوملہی	2	46
13 -	,, ,, ,, مئیر	4	188
14 -	,, ,, ,, ڈھیرگین شاہ	2	46
15 -	,, ,, ,, گلوٹیاں خورد	2	71
16 -	,, ,, ,, گٹیالیاں	2	47
17 -	,, ,, ,, گل مہاراں	1	7
18 -	,, ,, ,, بری پورہ	2	93
19 -	,, ,, ,, مانومیئے	2	89
20 -	,, ,, ,, نیکا پورہ	2	110
21 -	,, ,, ,, تلہاڑہ	1	45
22 -	,, ,, ,, ٹھاکرکے	3	86
23 -	,, ,, ,, دمیر والا	2	59
24 -	تبلیغ الاسلام پرائمری سکول شکر گڑھ	4	112
25 -	مشن پرائمری سکول ٹھیرانوالہ	2	41
26 -	سینٹ میری پرائمری سکول جامکے چیمہ	9	324
27 -	مسلم مندر ,, ,, نارووال	7	330
28 -	اسلامیہ کمیٹی بورڈنگ پرائمری سکول نارووال	4	184

(ب) جی ہاں ! مندرجہ ذیل سکولوں میں اساتذہ کی کمی ہے۔ اساتذہ کی کمی ہر ایک سکول کے سامنے درج ہے۔

نمبر شمار	نام سکول	تعداد کمی ٹیچر
1	2	3
1 -	اسلامیہ ہائی سکول سیالکوٹ	10 کمی
2 -	مسلم ,, ,, ,,	21 ,,

1	2	3
3 ۔ قومی	,, ,, ,,	6 ,,
4 ۔ کرسچن	,, ,, ,,	4 ,,
5 ۔ اقبال میموریل	,, گودھمپور	7 ,,
6 ۔ کرسچن ہائی سکول ڈسکہ		2 ,,
7 ۔ پبلک	,, ,, گڑتل	8 ,,
8 ۔ اسلامیہ	,, ,, سمبڑیال	3 ,,
9 ۔ سر سید پبلک ہائی سکول طور آباد		6 ,,
10 ۔ جناح الفش	,, ,, سیالکوٹ	13 ,,
11 ۔ عمومی	,, ,, ستھڑہ	7 ,,
12 ۔ اسلامیہ	,, ,, کلاسوالہ	9 ,,
13 ۔ مسلم ماڈل	,, ,, کوٹلہ افغاناں	10 ,,
14 ۔ نیشنل سیکنڈری ہائی سکول نارووال		6 ,,
15 ۔ گورنمنٹ	,, ,, دھرگرسیانہ	3 ,,
16 ۔ اسلامیہ	,, ,, پکھوکے	4 ,,
17 ۔ مسلم	,, ,, بدوملہی	4 ,,
18 ۔ غلام فریدالمجاہد ہائی سکول سہاری		4 ,,
19 ۔ آئی ۔ ٹی ہائی سکول شکر گڑھ		4 ,,
20 ۔ اسلامیہ	,, ,, دودھوچک	6 ,,
21 ۔	,, ,, ,, شاہ شریف	5 ,,
22 ۔ رضائے مصطفےٰ ہائی سکول سوکن منڈ		5 ,,
23 ۔ کشمیر	,, ,, کوٹلی فقیر چند	,,
24 ۔ اسلامیہ	,, ,, رتہ جھٹول	5 ,,
25 ۔ ٹی ۔ آئی	,, ,, گھٹیالیاں	7 ,,
26 ۔ کشمیر	,, ,, سوپاوہ	5 ,,
27 ۔ مسلم	,, ,, نارووال	7 ,,
28 ۔ اسلامیہ	,, ,, توتار	11 ,,
29 ۔ اسلامیہ	,, ,, بدوملہی	7 ,,
30 ۔ ایم ۔ ایم	,, ,, بھیری خورد	7 ,,
31 ۔ مسلم ماڈل	,, ,, شکر گڑھ	8 ,,
32 ۔ اسلامیہ	,, ,, کنجروڑ	10 ,,
33 ۔ غلام دین	,, ,, سنگیڑی	7 ,,

1	2	3
34 ۔ عوامی	" " سمبڑیال	5 "
35 ۔ تبلیغ الاسلام	" " چونڈہ	6 "
36 ۔ آئی ۔ ٹی	" " بارہ سنگھ	5 "
37 ۔ اے ۔ وی اسلامیہ مڈل سکول کھروٹہ سیداں		3 "

قومیانے گئے سکولوں میں اساتذہ کی عام کمی پائی گئی ہے ۔ زائد اسامیاں مہیا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ امید ہے کہ یہ اسامیاں نئے مالی سال سے منظور ہو جائیں گی اور موسم گرما کی تعطیلات کے بعد متعلقہ سکولوں میں تقرریاں کر دی جائیں گی ۔ توقع ہے کہ یہ کمی کافی حد تک دور ہو جائے گی ۔

گورنمنٹ بٹالہ مسلم سکول ساہیوال میں سائنس ماسٹر کی تعیناتی

***5594 ۔ میاں خان محمد :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ عرصہ دو سال سے گورنمنٹ بٹالہ مسلم سکول ساہیوال میں نویں اور دسویں جماعتوں کو سائنس کا مضمون پڑھانے کے لیے کوئی استاد نہیں ہے جس کی وجہ سے طلباء کا بہت نقصان ہو رہا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول کے لیے مذکورہ استاد فی الفور مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔ یہ درست ہے کہ اس سکول میں کوئی سائنس ٹیچر نہیں ہے تاہم ہیڈ ماسٹر صاحب بذات خود نویں اور دسویں جماعتوں کو سائنس کا مضمون پڑھاتے رہے ہیں ۔

(ب) جی ہاں ۔ مطلوبہ آسامی کے منظور ہونے پر سائنس ٹیچر کی تقرری کر دی جائے گی ۔

مدرسۃ البنات مصری شاہ لاہور کے پرائمری حصہ کی ہیڈ مسٹریس کا تبادلہ

***5600 ۔ چوہدری غلام احمد باجوہ :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان

فرمائیں گے کہ ۔

(الف) مدرسۃالبنات مصری شاہ لاہور کے پرائمری حصہ کی موجود ہیڈ مسٹریس کی فنی اور تعلیمی قابلیت کیا ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہیڈ مسٹریس متذکرہ سکول میں عرصہ 30 سال سے تعینات ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ہیڈ مسٹریس کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) مڈل پاس ان ٹرینڈ ۔

(ب) جی ہاں ۔ یہ درست ہے ۔

(ج) جی فی الحال نہیں ۔ حکومت نے نہ اساتذہ کے لیے ایک جگہ پر تعیناتی کا عرصہ ہی متعین کیا ہوا ہے اور نہ استانی مذکورہ بالا کے خلاف کوئی شکائت ہی محکمہ کے نوٹس میں لائی گئی ہے ۔

صوبہ کے غیر تربیت یافتہ ہیڈ ماسٹر

*5640 ۔ **چوہدری محمد یعقوب مان** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر کے لیے کم از کم تربیت یافتہ ہونا ضروری ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ قومی تحویل میں آنے والے بیشتر ہائی سکولوں میں غیر تربیت یافتہ اساتذہ بطور ہیڈ ماسٹر تعینات ہیں ۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ قومیائے گئے سکولوں کے اساتذہ کی یونین کے مطالبے پر وزیر موصوف نے غیر تربیت یافتہ ہیڈ ماسٹروں کو سبکدوش کرنے کا وعدہ کیا تھا ۔

(د) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل غیر تربیت یافتہ ہیڈ ماسٹروں کو ہٹا کر ان کی جگہ سینئر تربیت یافتہ اساتذہ متعین کرنے کے احکامات جاری کئے گئے تھے جو بعد میں واپس لے لئے گئے ۔

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو غیر تربیت یافتہ ہیڈ ماسٹروں کو اپنے عہدوں سے علیحدہ کرنے کے

احکامات واپس لینے کی کیا وجوہات تھیں اور کیا حکومت ایسے احکامات دوبارہ جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں صرف چند سکولوں میں غیر تربیت یافتہ استاد بطور ہیڈ ماسٹر کام کر رہے ہیں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) جی ہاں ۔

(ہ) غیر تربیت یافتہ ہیڈ ماسٹروں ہیڈ مسٹرسوں کو مطلوبہ ٹریننگ حاصل کرنے کے لیے دو سال کی مہلت دی گئی ہے ۔ اور اس مدت کے بعد غیر تربیت یافتہ افراد کو تربیت یافتہ افراد سے تبدیل کر دیا جائے گا ۔

شیخ مصطفیٰ کمال پرنسپل کمال جونیئر آئیڈیل پرائمری سکول لاہور کا تبادلہ

*5641 ۔ **چوہدری محمد یعقوب خان** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ یکم اکتوبر 1972ء کو شیخ مصطفیٰ کمال ، کمال جونیئر آئیڈیل پرائمری سکول اردو بازار لاہور کے پرنسپل تھے اور ان کی ملازمت کو پرائمری سکول کے پرنسپل کی حیثیت سے قومیایا گیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ پرائمری سکول کے ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل تعلیمی قابلیت کے جے وی کیڈر میں شمار ہوتے ہیں ۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ 1973ء کے شروع میں مذکورہ سکول کو جونیئر ماڈل سکول میں تبدیل کر دیا گیا تھا ۔

(د) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مصطفیٰ کمال موصوف کو جون 1973ء میں مذکورہ سکول سے تبدیل کرکے سینٹ فرانسس ہائی سکول لاہور کا ہیڈ ماسٹر تعینات کر دیا گیا تھا ۔

(ہ) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ پنجاب ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن نے مذکورہ بدعنوانی کے خلاف متفقہ طور پر ایک قرارداد پاس کی تھی ۔

(و) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مصطفیٰ کمال موصوف کی بطور

ہیڈ ماسٹر سینٹ فرانسس ہائی سکول میں تقرری کے احکام خود وزیر موصوف نے صادر فرمائے تھے ۔

(ز) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مصطفیٰ کمال موصوف کے جونیئر آئیڈیل سکول سے تبادلہ کے بعد اس سکول میں ان کی بیوی مسز فرخندہ کمال کی بطور ہیڈ مسٹریس تقرری کر دی گئی تھی ۔

(ح) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس اقدام کی پاداش میں ایک سیکشن آفیسر کو اس کے عہدے سے تبدیل کر دیا گیا تھا جب کہ انہیں اس عہدے پر کام کرتے بہت قلیل عرصہ گزرا تھا ۔

(ط) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو وزیر موصوف مذکورہ بدعنوانیوں کے مرتکب افراد کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔ یہ درست ہے ۔ لیکن انہیں اپنی سابقہ تنخواہ پر ہی نوسی تحویل میں لیا گیا تھا ۔

(ب) جی ہاں ۔ یہ درست ہے ۔

(ج) جی ہاں ۔ یہ درست ہے ۔

(د) جی ہاں ۔ یہ بھی درست ہے ۔

(ہ) ایسی کسی قرارداد کا حکومت ہذا کو کوئی علم نہیں ۔

(و) جی ہاں ۔ یہ درست ہے ۔

(ز) جی ہاں ۔ یہ بھی درست ہے ۔

(ح) محکمہ جات میں سیکشن افسروں کی تبدیلیاں ایک سیٹ سے دوسری سیٹ پر انتظامی امور کے پیش نظر کی جاتی ہیں ۔ اس کیس سے اس کا کوئی واسطہ نہیں ہے ۔

(ط) کسی بدعنوانی کا ارتکاب نہیں ہوا ۔ لہذا کارروائی کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

قصبہ گڑھا موڑ تحصیل میلسی کے اسلامیہ ہائی سکول کی عمارت

*5645 ۔ **ملک خان بھ کھوکھر** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع ملتان کے قصبہ گڑھا موڑ میں واقع اسلامیہ ہائی سکول کو حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے ۔
(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سکول کی موجودہ عمارت طلباء کی ضروریات کے لیے ناکافی ہے ۔
(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول کی عمارت میں توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی یہ درست ہے ۔
(ب) جی یہ بھی درست ہے ۔
(ج) پرائیویٹ تعلیمی ادارے 1-10-72 کو قومی تحویل میں لیے گئے ہیں جہاں تک اس عمارت کا تعلق ہے ۔ وہ بوسیدہ ہونے کی وجہ سے ناقابل مرمت ہے ۔ لہذا آئندہ مالی سال 1974-75ء میں اس سکول کی نئی عمارت کے لیے فنڈز بذریعہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔

موضع شیر شاہ ضلع ملتان کے پرائمری سکول کے لیے چار دیواری کی تعمیر

***5661 ۔ سید ناظم حسین شاہ** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —
(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل ملتان کے موضع شیر شاہ کے پرائمری سکول برائے طالبات کو مڈل سکول کا درجہ دیا جا چکا ہے ۔
(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ مڈل سکول کی عمارت کی تعمیر کے لیے حکومت کی طرف سے چالیس ہزار روپیہ منظور کیا جا چکا ہے ۔
(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سکول کی تعمیر کا جو نقشہ مہیا کیا گیا ہے اس میں چار دیواری شامل نہیں ہے ۔
(د) اگر جزو (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول کی چار دیواری بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔
(ب) جی نہیں ۔ بلکہ صرف 20000 روپے منظور ہوئے تھے ۔

(ج) یہ بھی درست ہے ۔
(د) جی ہاں ۔

گورنمنٹ ہائی سکول اسماعیل آباد تحصیل ملتان میں بجلی کی فراہمی

***5664 ۔ سید ناظم حسین شاہ :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول اسماعیل آباد تحصیل ملتان میں بجلی نہیں ہے جس سے بچوں کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سکول میں بجلی فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں یہ درست ہے ۔
(ب) سکول میں بجلی کی فراہمی کے انتظامات کئے جا رہے ہیں ۔

گورنمنٹ ہائی سکول اسماعیل آباد ضلع ملتان میں اساتذہ کی تعیناتی

***5666 ۔ سید ناظم حسین شاہ ۔** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ پانچ چھ ماہ پہلے گورنمنٹ ہائی سکول اسماعیل آباد ضلع ملتان سے سات اساتذہ کا تبادلہ کر دیا گیا تھا لیکن نئے اساتذہ کی تقرری نہیں کی گئی جس کی وجہ سے بچوں کی تعلیم میں کافی حرج ہو رہا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول میں فی الفور اساتذہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی نہیں یہ سکول یکم اکتوبر 1972ء سے گورنمنٹ نے اپنی تحویل میں لیا ہے ۔ اس وقت سے آج تک کسی معلم یا دوسرے ملازم کی تبدیلی نہیں کی گئی ۔

(ب) چونکہ کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۔ لہذا ایسی کوئی آسامی نہیں جس کو پر کرنا مطلوب ہو ۔ اس سکول میں تین ٹیچر جو ریٹائر ہوئے ہیں ان کی جگہ پر کر دی جائیں گی ۔

گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 2 سرگودھا کے طلباء کے مسائل

*5637 ۔ **ملک محمد اکرم اعوان** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 2 سرگودھا شہر کی چاردیواری نہیں ہے جس کی وجہ سے سکول کے احاطہ میں لوگوں کی آمدورفت جاری رہتی ہے اور تعلیمی ماحول پر برا اثر پڑتا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ سکول مذکورہ میں بہت کم بجلی کے پنکھے فراہم کئے گئے ہیں جس کی وجہ سے تعلیم کا حرج ہوتا ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ سکول مذکورہ میں فنی تعلیم کے لیے کافی سامان موجود ہے لیکن یہاں پر کوئی ڈیمانسٹریٹر تعینات نہیں کیا گیا ۔ نتیجتاً قیمتی سامان برباد ہو رہا ہے ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں سکول میں کافی سامان موجود ہے اور شروع ماہ مئی 1972ء سے دو فنی اساتذہ تعینات ہو چکے ہیں ۔

(د) فنڈز کی صورت میں چار دیواری اور سکول کے مسائل حل کر دیے جائیں گے ۔

گورنمنٹ ہائی سکول شیر گڑھ تحصیل دیپال پور ضلع ساہیوال کے لیے عمارت کی تعمیر

*5709 ۔ **سید کاظم علی شاہ** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول شیر گڑھ تحصیل دیپال پور ضلع ساہیوال کی عمارت خستہ حالت میں ہے ۔

(ب) وہاں نئے سکول کی تعمیر کے لیے کتنی اراضی مختص کی گئی ہے اور اس اراضی پر سکول کی عمارت کب مکمل ہو جائے گی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔
(ب) سکول کی نئی عمارت تعمیر کرنے کے لئے کوئی اراضی ابھی تک مختص نہیں کی گئی ہے ۔

ایف - سی کالج لاہور کے کمپس کے سٹاف کو تنخواہ کی ادائیگی

***5715 - دیوان سید غلام عباس بخاری** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایف ۔ سی کالج کمپس لاہور پرائمری سکول کے چھوٹے سٹاف کو کئی کئی ماہ تک ماہوار تنخواہ کی ادائیگی نہیں کی جاتی ۔
(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سٹاف کو ماہوار تنخواہ میں باقاعدگی پیدا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ ایف ۔ سی کالج کمپس لاہور کے زنانہ پرائمری سکول کی سٹاف کو تنخواہ کی ادائیگی ہر ماہ کی پہلی تاریخ کی بجائے بعض اوقات اٹھارہ دن سے 45 دن تک تاخیر سے ہوتی رہی ہے ۔
(ب) ماہوار تنخواہ کی ادائیگی میں باقاعدگی پیدا کرنے کی غرض سے احکام صادر کر دیے گئے ہیں ۔ اساتذہ کو دفاتر میں بلانے کی بجائے اسسٹینٹ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افسران صاحبان اپنے اپنے حلقہ کے سنٹرل سکولوں میں جا کر پرائمری اور مڈل سکولوں کے سٹاف کو تنخواہ تقسیم کریں ۔

گورنمنٹ پرائمری سکول رکھ ڈیر ۔ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے لئے چھتوں کی فراہمی

***5721 - مسٹر محمد حیات گوندل** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔
(الف) گورنمنٹ پرائمری سکول رکھ ڈیر ۔ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کب کھولا گیا تھا ۔
(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول کے کسی بھی کمرے کی چھت موجود نہیں ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو سکول کے کمروں پر کب تک چھتیں ڈال دی جائیں گی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) سکول کا اجرا 4 اگست 1960ء کو ہوا تھا ۔

(ب) دو کمروں اور برآمدہ کی چھتیں نہیں ہیں ۔ تیسرے کمرہ میں ان کی چھتوں کا گرا ہوا سامان بند ہے ۔

(ج) آئندہ سال ترقیاتی پروگرام میں اس سکول کو شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔

امتحان میں آئین کی نصاب میں شمولیت

***5782 ۔ میاں خورشید انور :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بی ۔ اے پولیٹیکل سائنس کے امتحان میں ایک پرچہ پاکستان کے آئین کے متعلق بھی ہوتا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو 1974ء میں منعقد ہونے والے پہلے اور دوسرے امتحان میں پاکستان کے نئے آئین یا عبوری آئین یا اس سے پہلے کے کسی آئین کو نصاب میں شامل کیا گیا ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) یہ درست ہے کہ بی ۔ اے پولیٹیکل سائنس پرچہ (ب) میں پاکستان کا آئین شامل ہوتا ہے ۔

(ب) 1974ء میں منعقد ہونے والے امتحان میں 1962ء کا آئین شامل ہے ۔ اور پاکستان کا نیا آئین 1975ء میں منعقد ہونے والے امتحان کے نصاب میں شامل ہے ۔

محکمہ سوشل ویلفیئر میں ضلع رحیم یار خان میں مقامی لوگوں کی بھرتی

***5839 ۔ مسٹر محمد حنیف نارو :** کیا وزیر سماجی بہبود از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) جنوری 1972ء سے مئی 1974ء تک محکمہ سوشل ویلفیئر ضلع رحیم یار خان میں کلاس سوم اور چہارم کے کتنے

ملازمین بھرتی کیے گئے تھے ۔

(ب) مذکورہ ملازمین میں کتنے ملازمین ضلع رحیم یار خاں کے رہنے والے ہیں اور کتنے دیگر اضلاع سے متعلق ہیں ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا میں مندرج ملازمتوں میں بھرتی کیے جانے والے اکثر اشخاص رحیم یار خاں کے رہائشی نہیں تو مذکورہ بالا محکمہ میں مقامی باشندوں کو ملازمتوں میں نمائندگی نہ دینے کی کیا وجوہات ہیں ۔ اور حکومت آئندہ اس قسم کی بے قاعدگی کو روکنے کے لیے کیا اقدامات کرے گی ؟

وزیر سماجی بہبود (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) کل تعداد 33 ہے ۔

(ب) مذکورہ 33 ملازمین میں سے 18 ضلع رحیم یار خاں کے رہنے والے ہیں اور دیگر 15 اضلاع یعنی بہاولپور اور ضلع جھاولنگر کے ہیں ۔

(ج) بھرتی ہونے والے زیادہ تعداد میں رحیم یار خاں کے ہی رہنے والے ہیں ۔ گورنمنٹ کی ہدایات کے مطابق کلاس تھرڈ اور کلاس چہارم کی بھرتی محکمہ سوشل ویلفیئر میں ڈویژنل سطح پر ہونی مقصود ہے لہذا جو ملازمین رحیم یار خاں میں بھرتی کیے گئے ہیں وہ تمام بہاولپور ڈویژن کے ہیں ۔

بھرتی امپلائمنٹ ایکسچینج کی وساطت سے کی گئی ہے اور معیار قابلیت اور استعداد رکھا گیا ہے ۔ یہ ممکن نہیں ہوا کہ صرف ضلع رحیم یار خاں کے رہائشی ہی اس معیار پر پورے اتریں ۔ با ایں ہمہ ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر پنجاب نے مارچ 1974ء میں ہدایات جاری کی ہیں کہ اضلاعی اسامیوں کے لیے انہی اضلاع کے رہائشی اشخاص کو ترجیح دی جائے جہاں اسامیاں خالی ہوئی ہیں ۔

لاہور کارپوریشن کے جونیئر ماڈل سکولوں کو قومی تحویل میں لینا

*5947 ۔ **زاہد فہ الفضل** : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ تعلیم نے لاہور کارپوریشن کے جونیئر ماڈل سکولوں کو ابھی تک قومی تحویل میں نہیں لیا ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سکولوں کو قومی تحویل میں نہ لینے کی کیا وجوہات ہیں اور حکومت

کب تک ان کو قومی تحویل میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو کیوں۔

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے۔
(ب) 1974-75ء کے دوران صرف ہائی اور مڈل مونسپل سکول قومی تحویل میں لیے جائیں گے۔ سردست پرائمری سکول اس میں شامل نہ ہوں گے۔ جونیئر ماڈل سکول چونکہ پرائمری سطح تک ہوتے ہیں۔ لہذا ان سکولوں کی باری بعد میں آئے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں کالجوں کی تعداد

85۔ مسز حسینہ بیگم کھوکھر : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) صوبہ پنجاب میں انٹر۔ ڈگری اور قومیائے گئے طلباء و طالبات کے کالجوں کی علیحدہ علیحدہ درجہ وار تعداد کیا ہے۔
(ب) مذکورہ کالجوں میں یونین فنڈ۔ میڈیکل فنڈ اور ریڈ کراس فنڈ کی علیحدہ علیحدہ کتنی رقم جمع ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) صوبہ پنجاب میں کالجوں کی درجہ وار تعداد حسب ذیل ہے :

		گورنمنٹ	نیشنلائزڈ	پراونشلائزڈ	میزان
1۔ انٹرمیڈیٹ	(مردانہ)	15	24	5	44
	(زنانہ)	11	7	3	21
2۔ ڈگری	(مردانہ)	36	25	9	70
	(زنانہ)	17	7	—	24
3۔ پروفیشنل	(مردانہ)	4	3	1	8
	(زنانہ)	3	—	—	3
میزان		86	66	18	170

(ب) مطلوبہ کوائف صوبہ پنجاب کے تمام کالجوں سے اکٹھا کرنے پڑیں گے جس کے لیے کچھ وقت درکار ہوگا۔ تمام کالجوں کو کوائف مہیا کرنے کے لیے ہدایات جاری کر

دی گئی ہیں ۔ جونہی کوائف اکٹھے ہوں گے ، انہیں ایوان کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا ۔

لیکچراروں کی تقرری

92 ۔ حاجی محمد سیف اللہ خاں : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ 1973ء میں ڈائریکٹر تعلیم راولپنڈی ریجن نے اپنے ریجن کے کئی کالجوں میں نئے لیکچراروں کا عارضی طور پر تقرر کیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ لیکچراروں کے انٹرویو کے بعد ہر مضمون کے لیے بارہ سے پندرہ درخواست دہندگان کی فہرست اہلیت تیار کی گئی جس میں سے لیکچراروں کی خالی آسامیاں پر کی گئیں ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ریاضی ۔ انگریزی معاشیات ۔ اسلامیات اور اسلامک ہسٹری کے درخواست دہندگان کی ایسی فہرست اہلیت بیان فرمائی جائے اور اس میں درخواست دہندگان کے میٹرک ۔ انٹرمیڈیٹ ۔ ڈگری اور ایم اے ۔ ایم ایس سی میں حاصل کردہ نمبر اور درجے بھی بتائے جائیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں !

(ب) جی ہاں !

(ج) ریاضی ، انگلش اور معاشیات کے درخواست دہندگان کی فہرست اہلیت لف ہذا ہے ۔ چونکہ اسلامیات میں کوئی اسامی خالی نہ تھی اور اسلامک ہسٹری کے لیے درخواستیں طلب نہیں کی گئی تھیں ۔ لہذا ان مضامین کی فہرست اہلیت تیار نہیں کی گئی تھی ۔

درخواست دہندگان سے میٹرک ، انٹرمیڈیٹ اور ڈگری کے امتحانات میں حاصل کردہ نمبر طلب نہیں کیے گئے تھے ۔ لہذا ان امتحانات کے نمبروں کا کوئی ریکارڈ دفتر میں موجود نہیں ہے ۔ انٹرویو میں صرف ان کے ڈویژن کا لحاظ رکھا گیا تھا جن کی تفصیل فہرست میں درج ہے ۔ البتہ ایم ۔ اے اور ایم ۔ ایس ۔ سی کے امتحانات کے نمبروں کی تفصیل بمعہ ڈویژن دے دی گئی ہے ۔

MERIT LIST OF ECONOMICS, ENGLISH AND MATHEMATICS

Sr. No.	Name of candidate	Subject	Qulification with Division			
			Matric	*Inter*	*B.A.*	*M.A.*	*Remarks*
		A. ECONOMICS					
1.	Mr. Munawar Iqbal		I	I	II	I	425
2.	Mr. Muhammad Mansha.		I	I	I	II	397
3.	Mr. Muhammad Anwar Khan.		I	II	I	II	315
4.	Mr. Muhammad Asif Hashmi		I	II	II	II	360
5.	Mr. Iftikhar Ahmad.		I	II	II	II	318
6.	Mr. Inamul Haque.		I	III	II	II	374
7.	Mr. Mushtaq Ahmad.		I	I	II	II	332
8.	Mr. Kanwar Muhammad Munir.		II	II	II	II	318
9.	Mr. Abdul Qadeer.		I	II	II	I	597
10.	Mr. S. Mahboob Shah.		I	II	II	II	315
11.	Mr. Ishtiaq Hussain Shah		I	II	II	II	342
12.	Mr. Adil Hussain Bhatti.		I	II	I	II	326
13.	Mr. Muhammad Gulzar.		I	I	II	II	315
14.	Mr. Mushtaq Ahmad.		I	I	II	II	317
15.	Mr. Abdul Karim.		II	II	II	II	344
16.	Mr. Ghulam Akbar Malik.		I	I	II	II	348
		B. ENGLISH					
1.	Mr. Mujeeb-ur-Rehman.		I	II	II	II	335
2.	Mr. Azaz Jaffar Gilani.		II	II	I	II	315
3.	Mr. Faqir Muhammad.		I	II	III	II	369
4.	Mr. Ata Muhammad.		I	I	II	I I	—
5.	Mr. Muhammad Arshad.		I	II	I	III	—
6.	Mr. Ghulam Farooq.		II	II	III	III	—
7.	Mr. Afzal Hussain.		II	II	II	III	—
8.	Mr. Tasadaq Hussain.		III	II	II	III	—
9.	Mr. Ali Abid Mughal.		III	III	III	III	—
		C. MATHEMATICS					
1.	Mr. Zafar Elahi Khawaja.		I	II	II	I	645/90
2.	Mr. Muhammad Junaid.		II	II	I	I	624
3.	Mr. Irshad Ali Qureshi.		I	I	II	I	563
4.	Mr Abdul Majid.		I	II	I	I	606
5.	Mr. Ikram-ul-Haq.		I	II	II	I	540
6.	Mr. Iman Ullah Chaudhry.		I	I	II	I	607
7.	Mr. Nasir Ahmad.		I	II	I	II	296/50
8.	Mr. Riaz Ahmad Suleria.		I	II	II	I	580
9.	Mr. Qulb-e-Aabas Khan		I	II	II	I	575
10.	Mr. Zia Ullah.		II	II	II	I	555
11.	Mr. Muhammad Nawaz		I	II	II	I	550
12.	Mr. Muhammad Riaz Ahmad		II	II	III	I	551
13.	Mr. Zahoor Ahmad.		I	II	II	I	528
14.	Mr. Muhammad Safdar		I	II	II	II	510
15.	Mr. Inayat Ullah.		I	II	II	II	443
16.	Mr. Muhammad Riaz.		I	II	II	I	541
17.	Mr. Muhammad Gulzar.		I	II	I	II	479
18.	Mr. Qamar Riza.		II	II	II	II	416
19.	Mr. Nazir Ahmad Mir.		I	II	II	II	345
20.	Mr. Shaukat Iqbal.		I	II	II	III	305

تحصیل شجاع آباد کے پرائمری مدارس

95 ۔ چوہدری علی بہادر خان : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان میں کل کتنے زنانہ پرائمری مدارس ہیں اور وہ کس کس جگہ ہیں نیز ان میں کتنا عملہ کام کر رہا ہے اور ہر ملازم کی ماہوار تنخواہ کیا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان میں کل 45 زنانہ پرائمری مدارس ہیں ۔

(ب) فہرست مدارس لف ہذا ہے ۔

(ج) ان زنانہ مدارس میں کل 85 معلمات کام کر رہی ہیں ۔

(د) ہر معلمہ کی تنخواہ کا گوشوارہ لف ہذا ہے ۔

فہرست زنانہ مدارس (پرائمری) تحصیل شجاع آباد بمع نام معلمہ و تنخواہ جس میں 35 روپے مہنگائی الاؤنس شامل نہیں ہے ۔

نمبر شمار	سکول کا نام	نام معلمہ	تنخواہ
1	2	3	4
			روپے
1 ۔	کنوئیں	ثریا اختر	171
2 ۔	شاہد آباد	عشرت جہاں	150
3 ۔	چادر پور	خورشید بیگم	225
4 ۔	وچھ سندیلہ	مقصود الٰہی	150
5 ۔	حویلی لانگ	ثریا بیگم	150
6 ۔	خان بیلہ	نصرت جہاں	150
7 ۔	چک سٹیشن	وحیدہ اختر	171
8 ۔	خان پور	مسرت بیگم	150
9 ۔	برہار	رضیہ بیگم	178
10 ۔	〃	مسرت یاسمین	171

1	2	3	4
11 -	,,	ثریا جبین	171
12 -	,,	نسیم بخاری	150
13 -	,,	حبیب کوثر	164
14 -	,,	زرینہ بیگم	150
15 -	بستی	بشیر بیگم	150
16 -	گجوٹہ	صفیہ رفیق	185
17 -	,,	رضیہ بیگم	171
18 -	,,	شاہدہ فاروق	157
19 -	,,	طاہرہ پروین	157
20 -	,,	نگہت پروین	150
21 -	,,	زبیدہ بیگم	150
22 -	,,	جمشید حیدری	150
23 -	خیر پور	محمودہ اختر	150
24 -	,,	رہانہ سعیدہ	150
25 -	,,	نور جہاں	150
26 -	,,	زرینہ بیگم	150
27 -	ڈبی والا	جمیلہ بیگم	157
28 -	,,	حفیظہ بیگم	150
29 -	,,	عائشہ بی بی	157
30 -	,,	رخسانہ سعید	150
31 -	,,	روشن آرا	150
32 -	,,	بلقیس نہانی	150
33 -	امیر السلام	شہناز اختر	150
34 -	سومن	کنیز فاطمہ	215
35 -	,,	زبیدہ بی بی	150

1	2	3	4
36 -	,,	خورشید ظفر	150
37 -	پونڈ	خالدہ ادیب	150
38 -	راجہ رام	حمیدہ بیگم	171
39 -	,,	عسکری بیگم	150
40 -	ہستی داد	کمریا بیگم	150
41 -	,, سٹیشن	حمیدہ خانم	150
42 -	,, ,,	سعیدہ پروین	150
43 -	دائرہ پور	شمشاد بیگم	150
44 -	چک ریلوے سٹیشن	رفیقہ بیگم	225
45 -	,, ,,	رضیہ بیگم	175
46 -	,, ,,	ام حبیب	171
47 -	,, ,,	کلثوم بی بی	150
48 -	,, ,,	بشرا بیگم	150
49 -	مکے والا	شمیم اختر	150
50 -	کھر والا	روبینہ اختر	150
51 -	پیرے والا	امینہ بی بی	150
52 -	اگر خوانی	حمیدہ بیگم	150
53 -	شاہ پور بیا	نسیم رفیق	150
54 -	,, ,,	پروین آختر	150
55 -	,, ,,	رشیدہ فاروق	150
56 -	,, ,,	آسیہ پروین	150
57 -	واہی خواجہ	ذاکرہ بیگم	150
58 -	سانگ ماہی	ممتاز بیگم	150
59 -	ہوت والا	طاہرہ جبین	150
60 -	نصیر پور	نسیم اقبال	150

1	2	3	4
61	بستی مٹھو	خورشیدہ بیگم	150
62	,,	مقبول الٰہی	150
63	رجن ہٹی	حمیدہ بیگم	150
64	لبھان والا	نسرین بخاری	150
65	,,	ساجدہ بخاری	150
66	چاون والا	نسیم فاطمہ	150
67	کرم علی واہ	تاج خاتون	150
68	ہڈہڑ	فیض الٰہی	150
69	شجری والا	ام رباب	150
70	کوٹلی فجایت	سراج پروین	150
71	,,	دلشاد کوثر	150
72	عاشق رالوری	فرخندہ آختر	178
73	,,	نجم النساء	150
74	لوڑی کہنہ	فہمیدہ بیگم	150
75	,,	نجمہ آرا	150
76	جال والا	ممتاز بی بی	150
77	,,	بلقیس اختر	171
78	,,	صفیہ بخاری	171
79	,,	شرم خاتون	150
80	بلگڑیں	زاہدہ بیگم	150
81	,,	عائشہ انوار	150
82	,,	صفیہ بی بی	150
83	جلال پور کھاکلی	سردار بیگم	150
84	بنگلہ	رحیم خاتون	150
85	جہان پور	سعیدہ خانم	150

اراکین اسمبلی کی رخصت

چوہدری شبیر حسین چیمہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری شبیر حسین چیمہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ میں مورخہ 3 جون 1974ء کو ایک ضروری کام کے سلسلہ میں بہاول پور چلا گیا تھا اور اسمبلی کی کارروائی میں مورخہ 3 جون 1974ء کو حاضر نہ ہو سکا ۔ لہذا رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری عبدالعزیز صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I could not attend the Assembly Session on 3rd June, due to illness. Leave may kindly be granted for the same.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوھدری شوکت علی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوھدری شوکت علی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں بوجہ بیماری 3 جون 1974ء کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکا ۔ اس دن کی رخصت منظور کی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک محمد اکرم اعوان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد اکرم اعوان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

جناب عالی ۔ معروض ہوں کہ مورخہ 3 جون 1974ء کو بوجہ علالت میں اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ براہ کرم رخصت مذکورہ یوم کی منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

میر محمد ظفر اللہ خان : جناب سپیکر ۔ میں مسودۂ قانون (ترمیم پنجاب) ٹاؤن امپروومنٹ مصدرہ 1974ء (مسودۂ قانون نمبر 18) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و ساجی بہبود اور اوقاف کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ٹاؤن امپروومنٹ مصدرہ 1974ء (مسودۂ قانون نمبر 18) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و ساجی بہبود اور اوقاف کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

Mirza Tahir Baig . I present the report of the Standing Commi tee on Labour on the West Pakistan Employees' Social Security (Punjab Amendment) Bill, 1974. (Bill No. 13 of 1974),

Mr. Speaker : The report of the Standing Committee on Labour on the West Pakistan Employees' Social Security (Punjab Amendment) Bill, 1974. (Bill No. 13 of 1974) stands presented.

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر : اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں ۔ حاجی سیف اللہ صاحب آپ کی دو تحاریک استحقاق ہیں ان میں سے پہلے کون سی لی جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! جو زیادہ اہم سمجھیں وہ آج لے لیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ کی تحریک نمبر 45 کو میں پڑھے دیتا ہوں تاکہ ہم اس پر یہ فیصلہ کر سکیں کہ مجھے اس کو admit کرنا چاہیے یا نہیں کرنا چاہیے ۔ کیونکہ یہ constitutional ہے اس لیے میں اس کو اپنی normal practice کے خلاف ایوان میں پڑھ رہا ہوں ۔

صوبہ پنجاب کے اکاؤنٹس کے متعلق آڈیٹر جنرل کی رپورٹ کا اسمبلی میں پیش نہ کیا جانا

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے تحریک استحقاق پیش کرتے ہیں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ آئین کی دفعہ 171 کے تحت صوبہ پنجاب کے اکاؤنٹس سے متعلق آڈیٹر جنرل کی رپورٹ کو جناب گورنر نے اسمبلی میں پیش نہیں کیا جس سے اس ایوان کے آئینی استحقاق کی پامالی ہوئی ہے ۔

آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب آپ یہ confirm کریں جب آپ کو یہ تسلی ہو یا آپ کی تسلی ہو گئی ہے کہ گورنر صاحب اس کو پیش نہیں کرنا چاہتے پھر تو یہ ٹھیک ہے ۔

Article 171 says :—

"The reports of the Auditor-General relating to the accounts of the Federation shall be submitted to the President, who shall cause them to be laid before the National Assembly and the reports of the Auditor-General relating to the accounts of a Province shall be submitted to the Governor of the Province who shall cause them to be laid before the Provincial Assembly."

اس میں کوئی وقت کی قید یا (duration) یا مدت کی کوئی fixation نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! جناب چیف منسٹر صاحب سٹیٹ منٹ دینا چاہتے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ : جناب والا ! میرا خیال ہے کہ میری وضاحت سن لی جائے ۔ اس پر آپ ہمیشہ قانونی بحث کرتے رہیں گے کہ یہ admission کے قابل ہو یا نہ ہو لیکن میں آپ کی وساطت سے اس معزز ہاؤس کو اطلاع دینا چاہتا تھا کہ اس سے پہلے بھی گذشتہ سیشنوں میں بات ہوتی رہی اور میں نے کافی مرتبہ اس پر وضاحت کی ۔ صورت یہ تھی کہ جب ون یونٹ ٹوٹ

گیا تو اس وقت مختلف صوبوں کے اکاؤنٹس اس حالت میں تھے کہ انہیں یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ جب اکاؤنٹس نئے سال سے بنائیں گے تو اس کو کہاں سے شروع کریں گے ۔ ان کے جو اکاؤنٹس تھے وہ ان کو معلوم نہ تھے ۔ چنانچہ اس بنا پر یہ آڈٹ آگے بھی maintain نہ کیا جا سکا ۔ لیکن بعد میں یہ فیصلہ ہوا کہ ہم اپنے اکاؤنٹس صفر پر رکھ کر بنا لیں چنانچہ اس پر کافی عرصہ ہوا کام شروع ہو چکا ہے اور یہ بھی طے پایا کہ اب جلد ہی رپورٹ تیار ہو جائے گی ۔

جناب والا ! 22 اپریل 1974ء کو صوبائی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا اجلاس ہوا تھا اور اس میں دو چیزیں طے پا گئی تھیں ۔ ایک یہ کہ اگر پہلے مکمل حتمی audited رپورٹ تیار نہیں بھی ہوتی تو ایک عارضی رپورٹ تیار کر لی جائے تاکہ اجمالاً مجموعی طور پر by and large جو اس کی صورت ہے وہ ہاؤس کے سامنے رکھ دی جائے ۔ جناب والا ! اس سلسلے میں یہ بھی طے پایا کہ یہ رپورٹ 20 جون 1974ء تک مکمل ہو جانی چاہیے ۔ چنانچہ اب جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ یہ ہمارا قومی دستور ہے کہ جب تک ہمارا آخری وقت نہیں آ جاتا اس وقت تک ہم عمل اکثر نہیں کیا کرتے ۔ 20 جون 1974ء تک ان کو مدت ملی ہوئی ہے اور امید ہے کہ یہ رپورٹ اس وقت تک تیار ہو جائے گی ۔ جونہی یہ رپورٹ تیار ہوگی اس کے بعد یہ مسئلہ پیدا ہوگا کہ گورنر نے پیش نہیں کی ۔ گورنر صاحب تو اسی وقت پیش کر سکتے ہیں یا اس سلسلے میں ہم یہ بات ان سے تب ہی پوچھ سکتے ہیں کہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے یہ رپورٹ انہیں پیش کر دی ہو اور انہوں نے ہاؤس میں پیش نہ کی ہو ۔ چونکہ یہ رپورٹ ابھی تک مکمل تیار نہیں ہوئی ، 20 جون 1974ء تک اس کی مہلت بھی ملی ہوئی ہے اس لیے جونہی یہ رپورٹ گورنر صاحب کو ملے گی انشاءاللہ یہ ہاؤس میں پیش کر دی جائے گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہاں اب دو صورت حال پیدا ہو چکی ہیں ایک تو قانونی ہے جو جناب والا نے فرمائی ہے اور دوسری جناب وزیر اعلیٰ کے ارشاد کے بعد پیدا ہوئی ہے ۔ جہاں تک قانونی نوعیت کا سوال ہے وہ واضح ہے کہ آئین ہمیں حق دیتا ہے کہ ہمارے پاس رپورٹ آئے اور جناب گورنر رکھیں ۔ یہ بتانا حکومت کا کام ہے یا جناب گورنر کا کام ہے کہ ان کے پاس رپورٹ آئی ہے یا نہیں آئی ۔ بحیثیت ایک رکن اسمبلی کے یا بحیثیت ایک مہذب شہری کے ہمیں یقیناً یہ سمجھنا چاہیے کہ رپورٹ

ہر وقت جناب گورنر کے پاس پہنچ گئی ہوگی اور پہنچ جانی چاہیے - ہاؤس کے اندر بتانا ان کا کام ہے - اگر ہمارے پاس نہیں پہنچی تو ہمارے پاس پھر دوسرے ذریعہ کار ہیں - اس کو تحریک التوا کی شکل میں لائیں یا پھر کسی اور شکل میں لائیں - جناب والا ! اس کے علاوہ جو انہوں نے فرمایا کہ 20 جون 1974ء اس کی حتمی تاریخ مقرر ہو گئی ہے تو اب واقعہ یہ ہے جس سے یہ تحریک استحقاق پیش کرنے کی نوبت آئی ہے اور ہمارے قواعد میں یہ درج ہے کہ جس وقت یہ رپورٹ ایوان میں پیش ہو جائے تو ایوان اس رپورٹ کو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کر دے وہ scrutinize کرے اور پھر ان کی scrutinized رپورٹ اس ایوان میں پیش ہو وہ discuss ہو - آج تک وہ رپورٹ ایوان میں نہیں آئی - پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا اجلاس کس capacity میں ہوا اور کس capacity میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے 20 جون 1974ء کی تاریخ مقرر کی - کس capacity سے فیصلہ ہوا کہ صفر سے اکاؤنٹ شروع کیا جائے - یہ سارے کا سارا پروسیجر خلاف قواعد ہے - اب جناب نے ہی interpret کرنا ہے کہ اس رپورٹ کو کب جناب گورنر کے پاس پیش کرنا چاہیے یا یہ جناب گورنر کب دیں - آج تک دو سال اس ایوان کو بنے ہوئے ہو گئے ہیں آیا اس کی رپورٹ ہر سال آنی چاہیے یا جب چاہیں دس سال کے بعد ، بیس سال کے بعد ، پچاس سال کے بعد ، سو سال کے بعد کسی وقت وہ رپورٹ دے دیں - یہ سارے امور ایسے ہیں جن کے متعلق آئین سے ہمیں وضاحت نہیں ملتی - اس کو جناب نے interpret کرنا ہے - اس اجلاس کی پوزیشن بھی جناب نے interpret کرنی ہے کہ کس اتھارٹی سے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا اجلاس ہوا ہے جب کہ وہ اس صورت میں ہو سکتا ہے جب حتمی رپورٹ اس ایوان میں پیش ہو - جب ایجنڈا ہی اس اجلاس کا نہیں کوئی رپورٹ ہمارے پاس نہیں آئی تو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا اجلاس کیسے ہوا یا اس میں رپورٹ دی گئی تھی ؟

مسٹر سپیکر : وہ کون سا رول ہے جس کے ماتحت آپ کہہ رہے ہیں کہ اس سٹیج پر رپورٹ آنی چاہیے -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! از راہ کرم مجھے قواعد کی کاپی بھجوا دیں تو میں یہ ابھی بتا دیتا ہوں -

Mr. Speaker : Rule 151 (1) of the Rules of Procedure says—

> "The Committee shall deal with the Appropriation Accounts of the Govern-

ment and the report or reports of the Auditor-General thereon and such other matters as the Assembly or the Speaker or the Finance Minister may refer to the Committee."

میں سمجھتا ہوں کہ یہ کافی واضح ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! کون سا معاملہ اس میں refer کیا گیا ہے ۔

Mr. Speaker : It is quite clear :

". . . . . and such other matters as the Assembly or the Speaker or the Finance Minister may refer to the Committee."

کچھ اراکین اسمبلی نے تو نہیں کہا کہ اتنی دیر تک کیا ہو رہا ہے اور ابھی تک رپورٹ نہیں آئی ہے ۔

But the Finance Minister and the Speaker did feel it and ask the Committee to sit and go into the matter as to why no progress was being made.

تب انہیں پتہ چلا کہ ون یونٹ ٹوٹنے کے بعد جو اثاثے تھے ان کا پتہ نہیں ہے اس سلسلے میں پتہ نہیں کہ ایک سال لگتا ہے ۔ دو سال لگتے ہیں ۔ 5سال لگتے ہیں ۔ چنانچہ ایک میٹنگ ہوئی ہے ۔ اس میں محسوس کیا گیا ہے کہ اس سلسلے میں کچھ نہ کچھ تو کیا جائے اور یہ کام بہت ضروری ہے ۔ میں نے یہ تجویز کی ہے کہ کمیٹی اپنا اجلاس طلب کرے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! پھر ان کی طرف سے 20 جون 1974ء تک کی یقین دہانی ہے کہ ہاؤس میں رپورٹ پیش کر دیں گے ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے یہ اقرار نہیں کیا ہے ۔

وزیر اعلیٰ : پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا اجلاس کمیٹی روم میں ہوا تو یہ تجویز کیا گیا کہ اکاؤنٹنٹ جنرل 20 جون 1974ء تک لازمی طور پر رپورٹ پیش کریں ۔ یہ ہماری کوشش ہے فرض کیجئے وہ نہیں کرتے ۔

Mr. Speaker : Then we will look into that.

وزیر اعلیٰ : ہماری ذمہ داری اس حد تک ہے کہ ہم نے کہا ہے کہ وہ ایسا کریں ہم کوشش کریں گے کہ وہ 20 تاریخ تک رپورٹ پیش کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : اگر نہیں کریں گے تو اسے - جی کے خلاف کارروائی کی جائے گی -

وزیر اعلیٰ : اکاؤنٹنٹ جنرل کے خلاف ہم کیا کر سکتے ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان : ہم اس کو refer کر سکتے ہیں -

Mr. Speaker : The House will see to it. Now what is your position ?

حاجی محمد سیف اللہ خان : پھر میں اس کو واپس لیتا ہوں -

میاں مصطفےٰ ظفر قریشی : اس پر جناب والا! ایوان کی رائے لینی چاہیے-

Mr. Speaker : It is alright now.

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر : اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں -

طالب علم راہنما مسٹر جاوید ہاشمی کی گرفتاری

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ امروز کی اشاعت مورخہ یکم جون کے مطابق طالب علم لیڈر جاوید ہاشمی کو لاہور پولیس نے گرفتار کر لیا ہے جس سے طلبا میں شدید بے چینی اور اضطراب پیدا ہوگیا ہے -

---

طالب علم راہنما مسٹر جاوید ہاشمی کی گرفتاری

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ لاہور پولیس نے طالب علم رہنما جاوید ہاشمی کو گرفتار کر لیا ہے - اس بے جواز گرفتاری کے خلاف طلبا میں سخت ہیجان و اضطراب پیدا ہو گیا ہے -

---

طالب علم رہنما مسٹر جاوید ہاشمی کی گرفتاری

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ طالب علم رہنما مسٹر جاوید ہاشمی کو حکومت پنجاب نے محض اس بنا پر بلا جواز گرفتار کر لیا ہے کہ انہوں نے بحیثیت مسلمان پر امن طور پر اور قانون کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے واقعہ ربوہ سے متعلق اپنے جذبات کا اظہار کیا جس کی بنا پر انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ حکومت کے اس اقدام سے عوام میں اور بالخصوص طلبا میں سخت اضطراب، بے چینی اور غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

طالب علم راہنما مسٹر جاوید ہاشمی کی گرفتاری

مسٹر سپیکر : مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ لاہور پولیس نے مسٹر جاوید ہاشمی طالب علم رہنما کو حراست میں لے لیا ہے۔ اس گرفتاری کے خلاف طالب علموں میں غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

وزیر اعلیٰ : 20 مئی 1974ء شام سات بجے پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس میں مختلف طلبا نے کیمپس میں موجود احمدی طلباء کو زدوکوب کیا اور انہیں کیمپس سے نکال دیا۔ نیو کیمپس ہوسٹل نمبر 7 کے طالب علموں سے جاوید ہاشمی صاحب نے خطاب کیا اور جاوید ہاشمی صاحب نے یہ راستہ تجویز کیا کہ اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ ان لوگوں کو نکال دیا جائے۔ آگے بھی چلنا چاہیے۔ چنانچہ ان احمدی طلبا کے مختلف کمروں میں سے جو سامان تھا اس کو باہر نکالا گیا اور اس کو نقصان پہنچایا گیا۔ چنانچہ اس صورت حال کے تحت ان کے خلاف ایک مقدمہ درج کیا گیا جس کا نمبر 112 ہے۔ مقدمہ زیر دفعہ 315/436/148/149 تھانہ وحدت کالونی میں درج ہوا۔ اسی سلسلے میں جاوید ہاشمی صاحب کی گرفتاری عمل میں آئی جو اس وقت تک کیمپ جیل میں ہیں۔

Mr. Speaker : Matter is clearly subjudice.

حاجی محمد سیف اللہ خان : ابھی عدالت میں نہیں گیا ہے۔

Mr. Speaker : Is he being prosecuted for that or is he detained?

سید تابش الوری : یہ کارروائی صرف جاوید ہاشمی نے کی ہے - کیا اس میں دوسرے طلبا شریک نہیں تھے ؟

Mr. Speaker : This discretion is always with the administration.

سید تابش الوری : اس میں جناب والا ایڈمنسٹریشن کی طرف سے صرف جاوید ہاشمی صاحب کے خلاف کارروائی کیوں کی گئی - اس کی گرفتاری عمل میں کیوں لائی گئی جبکہ دوسرے طلبا بھی اس میں شریک تھے -

مسٹر سپیکر : یہ کوئی obligatory نہیں ہے - ایک چور پکڑا جاتا ہے حالانکہ کئی چور باہر پھر رہے ہوتے ہیں -

راجہ جمیل اللہ خان : مقدمہ کس نے درج کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر : مقدمہ وحدت کالونی پولیس نے درج کیا ہے - وزیر اعلیٰ صاحب ! اب اس کی کیا پوزیشن ہے ؟

Chief Minister : He is being prosecuted.

مسٹر سپیکر : کیا اسے مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا ہے -

وزیر اعلیٰ : جناب ! اس کے متعلق میں معلوم کرکے بتا سکوں گا کہ کیا پوزیشن ہے -

Mr. Speaker : I will take it up later on.

آوازیں : اسے کل تک کے لیے ملتوی کر دیں -

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے - اب میں میاں خورشید انور کی تحریک التوائے کار نمبر 300 لیتا ہوں -

---

مسجد وزیر خان میں جلسہ کرنے سے باز رکھنے کے لیے متعدد سیاسی و دینی راہنماؤں کی گرفتاری

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ

ہے کہ روزنامہ ''نوائے وقت'' 5 جون 1974ء کی اطلاع کے مطابق صوبائی دارالحکومت کی مشہور مسجد وزیر خان میں متعدد سیاسی و دینی راہنماؤں کو جلسہ کرنے سے باز رکھنے کے لیے پولیس نے 9 ممتاز دینی و سیاسی راہنماؤں کو ان کی رہائشگاہوں اور دفاتر سے گرفتار کر لیا۔ ان راہنماؤں میں عبدالستار نیازی۔ ملک محمد قاسم۔ آغا شورش کاشمیری۔ مظفرعلی شمسی۔ چوہدری غلام جیلانی۔ مولانا خلیل قادری۔ مولانا محمود احمد رضوی۔ حافظ عبدالقادر روپڑی۔ احسان الٰہی ظہیر شامل ہیں۔ حکومت کے اس اعلان کے باوجود کہ حکومت قادیانیوں کو اقلیتی فرقہ قرار دینے پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے حکومت کے اس اقدام سے مسلمانان پنجاب اور خصوصاً شہریان لاہور میں سخت اضطراب اور غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔

اسی ضمن میں علامہ رحمت اللہ ارشد کی تحریک التوائے نمبر 302 ہے اب میں وہ لیتا ہوں۔

لاہور میں واقعہ ربوہ سے متعلق اظہار خیال کرنے پر چند علماء کی گرفتاری

مسٹر سپیکر : علامہ رحمت اللہ ارشد یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ''نوائے وقت'' مورخہ 5 جون 1974ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق کہ حکومت پنجاب نے کل مورخہ 4 جون 1974ء کو لاہور کے چند علماء کو محض اس بنا پر گرفتار کیا کہ وہ پر امن طور پر واقعہ ربوہ کے متعلق اظہار کرنا چاہتے تھے۔ حکومت کے اس عمل سے لاہور کی پر امن فضا انتہائی مکدر ہوگئی ہے اور عوام میں سخت اضطراب، بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان کی تحریک التواء کار 307 کے بھی بالکل وہی الفاظ ہیں جو نمبر 306 کے ہیں۔ اب میں سید تابش الوری کی تحریک التواء کار نمبر 303 لیتا ہوں۔

مسجد وزیر خان میں جلسہ کرنے سے باز رکھنے کے لیے متعدد سیاسی و دینی راہنماؤں کی گرفتاری اور آنسو گیس کا استعمال

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب

کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پولیس نے لاہور میں 4 جون 1974ء کو مسجد وزیر خان میں لوگوں کو جلسہ منعقد کرنے سے جبراً روک دیا۔ متعدد دینی اور سیاسی راہنماؤں کو جلسے سے باز رکھنے کے لیے گرفتار کر لیا گیا اور لاؤڈ سپیکر کے تار کاٹ دئے گئے جس کے نتیجے میں لوگوں نے احتجاجی جلوس نکالنے کی کوشش کی اور پولیس نے آنسو گیس بے دریغ استعمال کیا اس صورت حال سے عوام میں سخت اضطراب پیدا ہوگیا ہے۔

اب میں مرزا فضل حق کی تحریک التواء کار نمبر 295 لیتا ہوں۔

مسجد وزیر خان لاہور میں نمازیوں کو منتشر کرنے کے لیے پولیس کی طرف سے آنسوگیس کا استعمال اور مولانا عبیداللہ انور کی گرفتاری

مسٹر سپیکر : مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کل مسجد وزیر خان لاہور میں نمازیوں کو منتشر کرنے کے لیے پولیس نے آنسو گیس کا استعمال کیا۔ مولانا عبیداللہ انور جو نماز عصر کی امامت کے لیے موجود تھے ان کو دینی فرائض کی ادائیگی سے نہ صرف روکا گیا بلکہ بے عزت کرکے حراست میں لے لیا۔ مسجد میں موجود نمازیوں نے احتجاج کیا تو ان کو لاٹھیوں سے زدو کوب کیا گیا۔ پولیس کا خیال تھا کہ نمازی جلوس کی شکل اختیار نہ کر لیں۔ یہ اقدام قبل از وقت تھا۔ جب مسجد میں نمازیوں نے احتجاج کیا تو ان کو لاٹھیوں سے زدو کوب کیا گیا۔ ان حالات سے عوام میں غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

اس کے بعد تحریک التواء کار نمبر 309 چوہدری امان اللہ لک کی بھی وہی ہے جو تابش الوری نے پیش کی ہے اور میاں مصطفےٰ ظفر قریشی کی تحریک نمبر 310 بھی وہی ہے۔

وزیر اعلیٰ : جناب والا! جس واقعہ کی طرف ان تحریکوں میں اشارہ کیا گیا ہے، یہ کل پیش آیا۔ حکومت نے maintenance of public order ordinance کے تحت انتہائی واضح اعلان کیا تھا جس کی تشریح ریڈیو۔ ٹیلیویژن اور اخبارات کے ذریعے بر وقت کر دی گئی تھی۔ جس

کے بارے میں ذاتی طور پر ان تمام اصحاب کو جنھوں نے یہ اعلان کیا تھا کہ وہ مسجد وزیر خان میں اس مسئلہ پر جو اس وقت فرقہ وارانہ منافرت کا باعث بنا ہوا ہے اظہار خیال کریں گے ۔ اس لیے ان تمام صاحبان کو رات وہ نوٹس serve کیا گیا تاکہ کسی کو یہ گلہ نہ ہو کہ انہیں اطلاع نہیں ملی ۔ میں نے ریڈیو نہیں سنا یا ٹیلیویژن نہیں دیکھا یا اخبار نہیں پڑھا ۔ تو ان تمام اصحاب کو واضح طور پر یہ نوٹس دیا گیا ۔ اس کے بعد حکومت کی جانب سے ایسے اقدامات اور اعلانات بھی کئے گئے جن کے بارے میں ان دوستوں کا یہ خیال تھا اور تمام لوگوں کا یہ خیال تھا کہ اس کے بعد اب کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ اس طرح کی کوئی کارروائی کی جائے ۔ بہر حال جب انہوں نے اعلان کیا تھا کہ وہ جلسہ کریں گے اس وقت کوئی ایسا قانون نہیں تھا جو انہیں اس سے روکتا لیکن جب ایسا قانون سامنے آگیا اور ان کو نوٹس بھی serve کیا گیا تو اس کے بعد اس کی خلاف ورزی اسی طرح کی قانونی خلاف ورزی ہے جیسی کوئی اور ۔ چنانچہ ان دوستوں کو صبح ڈی ۔ سی نے بلایا ۔ اس کے بعد ان کے ساتھ چیف سیکرٹری کی بات ہوئی اس میں اختلافی طور پر کچھ دوست ان سے رضامند تھے اور کچھ رضامند نہیں تھے ۔ بہر حال یہ دیکھ کر کہ یہ صورت حال جو شہر میں موجود ہے ۔ جس کے متعلق ہم کہہ سکتے تھے کہ لاہور جو پنجاب کا دل و دماغ ہے اور مرکزی اعصاب ہے یہ اس وقت تک اس آگ کی لپیٹ میں نہیں آیا اور ہمیں یقین تھا کہ وہ لوگ جو دینی اور اسلامی راہنما ہیں اور کہلاتے بھی ہیں اور ایسا سمجھتے بھی ہیں وہ یقیناً اس بات کا خیال کریں گے کہ اس شہر کی فضا کو خراب نہ کریں ۔ چنانچہ ان سے کہا گیا اور واضح طور پر کہا گیا لیکن جب ہمیں اس بات کا احساس ہوا کہ وہ ایسا کرنے پر آمادہ ہیں ، انہیں یہ فضا زیادہ سازگار محسوس نہیں ہوتی تو مجبوراً ہم نے انہیں ایسا کرنے سے روکنے اور اس وقوعہ سے باز رکھنے کی خاطر اپنا مہمان ٹھہرایا ۔ چنانچہ ہم انہیں اپنی گاڑیوں میں راوی کے کنارے ریسٹ ہاؤس میں لے گیے ، انہیں وہاں تھوڑی دیر تشریف رکھنے کے لیے کہا گیا ، چائے سے تواضع کی گئی ، اس کے بعد انہیں کھانا کھلایا گیا اور سر شام آٹھ نو بجے انہیں واپس ان کے گھروں میں نہایت حفاظت اور عزت و احترام سے پہنچا دیا ۔

جناب والا ! ہماری اس تمام تر کوشش کے باوجود کہ کسی طرح اس شہر کا امن بچ جائے اور کسی طرح سے یہ لوگ جو محافظ ہیں ، جو مسلمان ہیں اور اسلام جو سلامتی کا دین ہے ، اس کے پیروکار کسی طرح سے

سلامتی کی راہ پر قائم رہ سکیں ۔ جناب والا! ہم نے بہت کوشش کی لیکن اس کے باوجود ہمارے ایک مسلمان عالم دین نے ایک نیا طریقہ اختیار کیا ۔ انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ ایک قریبی گھر سے نکلے ، چارپائی پر لیٹے ، اوپر چادر ڈالی ، چار آدمیوں نے وہ چارپائی اٹھالی ۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کون ہے ، تو کہا کہ بیمار ہے ، کہیں ہسپتال وغیرہ لے جا رہے ہیں ۔ چنانچہ جب وہ بیمار مسجد وزیر خان کے قریب پہنچا تو اس نے اپنی چول بدلی اور وہ حضرت عبیداللہ انور صاحب بن گئے ۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ میں تو ٹھیک ہوں ۔ میں تو مسجد کے اندر جاؤں گا ۔ جناب والا! چونکہ یہ آرڈرز تمام ان دوستوں کے لیے تھے جنہوں نے اعلان کیا تھا کہ وہ وہاں تقریریں کریں گے ، اس لیے ان سے بھی پوچھا گیا کہ وہ کس مقصد کے لیے تشریف لائے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ میں تقریر کرنے کے لیے نہیں آیا اور نہ تقریر سننے کے لیے آیا ہوں ۔ میں تو صرف نماز پڑھنے کے لیے آیا ہوں ۔ نماز پڑھنے کے لیے ایسے اچھے طریقے سے وہ تشریف لائے ۔ بہر حال وہ نماز پڑھنے کے لیے تشریف لائیں ، اس سے مبارک بات اور کیا ہو سکتی ہے باوجود اس کے کہ ہمارا یہ خیال تھا کہ یہ اپنے وعدے سے انحراف بھی کر سکتے ہیں لیکن ہم نے ان کے وعدے پر اعتبار کیا ۔ اور انہوں نے بھی اپنا یہ وعدہ نبھایا انہوں نے تقریر کی نہ تقریر کرنی چاہی اور اس کے بعد جب نماز ختم ہوگئی اور عصر کی نماز تو ویسے بھی قرأت کے ساتھ نہیں ہوتی ۔ وہ خاموشی سے ادا کی جاتی ہے ، اس لیے یہ کہنا کہ تاریں کاٹ دی گئیں ، وغیرہ ، اس کا سوال نہیں پیدا ہوتا ۔ اس کے بعد جب وہاں سے ہجوم باہر نکلا تو اس کے بعد فوری طور پر نماز ادا کرنے کے لیے کچھ لوگ یہاں جمع ہوئے ۔ کسی کو کچھ نہیں کہا گیا ۔ لیکن اس ہجوم نے بعد میں دلی دروازے پہنچ کر ایک جلوس کی صورت اختیار کر لی ۔ وہاں تعمیر کا سامان موجود تھا ۔ جس سامان سے واقعی تعمیر بھی ہوتی ہے ، اس سے بعض اوقات تخریب کا کام بھی لیا جاتا ہے ۔ اینٹ ، روڑا ، چونا وغیرہ ۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس سے تعمیر کا کام لیا جاتا ، مگر اس سے وہ کام لیا گیا جو نہیں لینا چاہیے تھا اور اس سے ہمارے پولیس والوں کی اچھی تواضع کی گئی چنانچہ مجبوراً پولیس کو آنسوگیس استعمال کرنی پڑی اور پانچ منٹ کے اندر اندر ہمارے یہ دوست وہاں سے تشریف لے گئے ۔ چنانچہ یہ واقعہ ہے ۔ اس کے بعد کچھ واقعات اور ہوئے جن کا اس موشن سے تعلق نہیں ہے ۔

میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ تحریک جو پیش کی گئی ہے ، اس میں ہمارا موقف یہ ہے کہ یہ صریحاً ، انتہائی وضاحت کے

باوجود کہ ایسا کرنا خلاف قانون ہے ، اس میں ہم نے کوشش کی کہ ان دوستوں کو بھی اس کا موقع نہ ملے اور بہتر ہے کہ قانون کی خلاف ورزی نہ کریں ۔ لیکن چونکہ ایک خاص دوست نے ایسے خاص طریقے سے ایسا کرنا چاہا لیکن پھر بھی ہم نے ان کو نہ نماز پڑھنے سے روکا اور نہ نماز کی امامت کرنے سے ۔ انھوں نے نماز ادا کی ، انھوں نے امامت کی ہم نے یہ پوچھ کر کہ وہ تقریر نہیں کریں گے اور ان کے اس وعدے پر کہ وہ تقریر نہیں کریں گے ، ان کو مسجد کے اندر جانے دیا ۔ ان کو کچھ نہ کہا گیا ۔ ان کو گرفتار نہیں کیا گیا ، جیسا کہ بعض اخبارات میں آیا ہے کہ شاید ان کو گرفتار کیا گیا ، ان کو گرفتار نہیں کیا گیا بلکہ ہم نے تو کسی کو بھی گرفتار نہیں کیا ۔ ہم نے تو صرف ان کو کچھ عرصے کے لیے یہ غیر قانونی کارروائی کرنے سے روکا ہے اور وہ بھی نہایت نرمی ، محبت اور شائستگی کے ساتھ ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ! یہ تحریکات جناب وزیر اعلیٰ کے بیان کے بعد اور بھی زیادہ سنگین ہو گئی ہیں ۔ انھوں نے اپنے بیان میں اس امر کو خود ہی تسلیم کیا ہے کہ مسجد میں تقریر کرنے کے لیے ، مسجد میں جمع ہونے کے لیے علما کو روکا گیا اور ان کو نوٹس serve کیا گیا کہ آپ مسجد نہ آئیں اور یہ بھی اس امر کی دلیل ہے کہ ایک عالم دین مسجد تک پہنچنے کے لیے چارپائی پر بہانہ بنا کر ، جس طرح انھوں نے فرمایا ہے یہ مسجد میں پہنچے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ! میں بہت کوشش کرتا ہوں کہ اپنے الفاظ سوچ سمجھ کر ، چن کر ادا کروں ''بہانے'' کا لفظ میں نے ادا نہیں کیا ، ''روپ دھار کر'' میں نے نہیں ادا کیا ۔ مہربانی سے حاجی صاحب جو فرمانا چاہتے ہیں ، وہ اگر میرے حوالے سے بیان کرنا چاہتے ہیں ، تو میرے الفاظ سے کریں اور میرے منہ میں اس طرح سے الفاظ نہ ڈالیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں نے یہ تو نہیں کہا کہ جناب نے یہ الفاظ کہے ہیں ۔ میں کہہ رہا تھا کہ ان کا اپنا بیان ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ! کیا آپ نے اس پر بحث کی اجازت دے دی ہے ؟

Mr. Abdul Qayyum Butt : Have you allowed discussion on it ?

Mr. Speakar : No.

Mr. Abdul Qayyum Butt: Then, after your ruling, there should be no discussion.

حاجی محمد سیف اللہ خان - admissibility کے لیے میں کہہ رہا ہوں کہ حکومت نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ انھوں نے ایسی خلاف قانون حرکت کی ہے اور گرفتار بھی کیا ہے - انھوں نے خود کہا ہے کہ ان کو detain کر کے انہیں اپنے پاس رکھا - علما کو مسجد کے اندر نہیں جانے دیا -

مسٹر سپیکر - پہلے تو میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں ؟ اگر آپ مجھے مطمئن کر سکیں تو میں کوئی فیصلہ کر سکوں گا - پہلے آپ یہ فیصلہ کر لیں کہ آپ میں سے کس صاحب نے جواب دینا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - میں نے جواب دینا ہے -

Mr. Speaker: Did they intend to violate a lawful order of the Government ?

حاجی محمد سیف اللہ خان - وہ violate ہوئی ہی نہیں -

Mr. Speaker: Did they declare there intention to violate a lawful order of the Government ?

Haji Muhammad Saifullah Khan: No Never Sir.

وزیر اعلیٰ - جناب والا ! میں واضح کرتا ہوں کہ ان کو نوٹس serve کیا گیا ، ان کو ڈی - سی نے بلایا جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہے- ان کو چیف سیکرٹری نے بلایا - جب انھوں نے کہا کہ ہم یہ کرنے پر مجبور ہیں تو کیا اس کے بعد بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ ایسا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے-

Mr. Speaker: If I came to the conclusion that they intended to violate a lawful order of the Government, then what will be the position ?

Haji Muhammad Saifullah Khan: Even then we can protest that, that was not a lawful order.

Mr. Speaker: How can an adjournment motion be admitted ?

Haji Muhammad Saifullah Khan: That it was not a lawful order.

سید تابش الوری - وہ آرڈر ہی lawful نہیں ہے -

Mr. Speaker : It is not being challenged here. I am disposing of all these adjournment motions together.

سید تابش الوری : یہ صورت حال خود حکومت نے جان بوجھ کر پیدا کی ہے - لاہور میں انہوں نے خود آگ لگائی ہے - جب تک یہ پابندی نہ تھی یہ آگ نہ تھی - بہاول پور لاہور کی طرح پر امن ہوتا جس طرح پہلے تھا ، اگر لوگوں کو اظہار خیال کی بھی اجازت نہ دیں گے تو یہ صورتیں رونما ہوں گی :

راستے بند کیے دیتے ہو دیوانوں کے
ڈھیر لگ جائیں گے بستی میں گریبانوں میں

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister that there was a lawful order prohibiting a meeting and these leaders declared their intention to violate this order, I hold all these adjournment motions, which relate to the arrest and detention of these leaders, out of order.

میاں خورشید انور : جناب والا ! آپ کے فیصلے کے بعد ہم واک آؤٹ کرتے ہیں -

مسٹر سپیکر : ابھی میں نے فیصلہ پورا نہیں کیا - اگر واک آؤٹ کرنا ہے تو پورا فیصلہ سن کر کریں -

میاں خورشید انور : مجھے ایک بیان دینا ہے -

میاں مصطفیٰ ظفر قریشی : کیا آپ کو پتا ہے کہ آپ ایسا آرڈر سنائیں گے کہ ہمیں واک آؤٹ کرنا پڑے گا ؟

Mr. Speaker : Please hear the full decision before you walk out.

Since there was prohibition on the taking out of processions, therefore, all those adjournment motions which relate to this subject are also declared out of order.

So for as the motions which say that prayer was not allowed or something else was done in the mosque are concerned, the Chief Minister has made a categorical statement that no such incident took place. Therefore, the adjournment motions saying that some-thing happened within the premises of the mosque are also ruled out in view of the Statement made by the Chief Minister.

میاں خورشید انور : جناب والا ! صوبے میں اس وقت جو صورت حال

پیدا ہو چکی ہے حکومت یا تو جان بوجھ کر اس مسئلے میں سنجیدہ نہیں ہے یا وہ یہ چاہتی ہے کہ خلفشار اتنا بڑھ جائے کہ ملک میں مارشل لاء نافذ کرنے کا جواز پیدا ہو سکے ۔

چوہدری علی بہادر خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! میاں خورشید انور صاحب کس حیثیت میں بول رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : لیڈر آف دی اپوزیشن کہہ گئے ہیں کہ انہیں گورنر صاحب نے یاد فرمایا ہے وہ انہیں ملنے گئے ہیں اور اس وقت اصل میں میاں صاحب لیڈر آف دی اپوزیشن کے فرائض انجام دے رہے ہیں ۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! اگر حکومت سنجیدہ ہو جائے تو یہ مسئلہ بہت دیر پہلے حل ہو چکا ہوتا ۔ ہم محسوس کر رہے ہیں کہ مارشل لاء کے حالات پیدا کیے جا رہے ہیں ۔ جناب والا آج ہی ایک اخبار میں اعلان ہوا ہے ہم سب نے پڑھا ہے آپ نے بھی پڑھا ہوگا کہ حکومت مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کے لیے سنجیدگی سے غور کر رہی ہے ۔

Mr. Speaker : How is that relevant ?

میاں خورشید انور : جناب والا ! اگر یہ فیصلہ جلد ہو جائے ۔ اگر یہ فیصلہ آج ہی ہو جائے ۔ کل ہی ہو جائے ۔ تو میرے خیال میں یہ تمام کارروائیاں جو تشدد کی ہو رہی ہیں ان کی ضرورت باقی نہیں رہے گی ۔ اس لیے آپ کے فیصلے کے خلاف اور حکومت کے رویے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ہم علامتی واک آؤٹ کرتے ہیں ۔

Minister for Law : Sir, I would like to request that the House should be adjourned and we shall reassemble at 12.00 noon.

Mr. Speaker : The House is adjourned for tea break and we shall reassemble at 12.00 noon

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی وقفہ چائے کے لیے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسودہ قانون

مسودہ قانون انتظامیہ ٹریبونلز پنجاب مصدرہ 1974ء

(جاری)

(کلاز ۔ 7)

سپیکر : اب مسودہ قانون انتظامی ٹریبونلز پنجاب مصدرہ 1974ء کی کلاز 7 ایوان میں زیر غور ہے ۔

(اس مرحلہ پر محترمہ ناصرہ کھوکھر صاحبہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئیں)

مسٹر چیئرمین : اب سوال یہ ہے ۔

کہ کلاز ۔ 7 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری امان اللہ لک : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! کورم نہیں ہے ۔

مسٹر چیئرمین : گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ کورم پورا ہے ۔

(کلاز ۔ 8)

مسٹر چیئرمین : اب بل کی کلاز نمبر 8 زیر غور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر چیئرمین : کلاز نمبر 8 میں ایک ترمیم ہے ۔ رانا کے ۔ اے ۔ محمود خان ۔

Rana K . A . Mahmud Khan : I beg to move—

That for Clause 8 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the following be substituted, namely :—

"8 All suits, appeals and applications regarding any matter within the jurisdiction of a Tribunal pending in any court

immediately before the establishment of the appropriate Tribunal shall abate on the establishment of such Tribunal :

حاجی محمد سیف اللہ خان : اس میں ایک میری بھی ترمیم حذف کرنے کے لیے ہے - پہلے وہ پیش ہو گی - اس کے بعد یہ ترمیم پیش ہو گی -

مسٹر چیئرمین : وہ اب پڑھ رہے ہیں - ان کے پڑھنے کے بعد آپ کی ترمیم کو لے لینگے - سوال پیش نہیں کروں گی -

حاجی محمد سیف اللہ خان : میری ترمیم پہلے پیش ہو گی -

مسٹر چیئرمین : ان کو پیش کرنے دیں - آپ کی بھی ترمیم آ جائے گی -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب میں نے آپ کو بتا دیا ہے -

مسٹر چیئرمین : کلاز کو حذف کرنے کے متعلق آپ کی ترمیم ہے -

وزیر قانون : جناب والا ! ان کو پیش کرنے دیں پھر آپ کر لیں اس میں کوئی ایسا مانع نہیں ہے -

مسٹر چیئرمین : انہوں نے پہلے پڑھنی شروع کر دی تھی -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب پیش کرانے کا کام تو آپ کا ہے میں نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے کیونکہ اس طرح یہ ایک مثال قائم ہو جائے گی -

مسٹر چیئرمین : اب ان کے پڑھنے کے بعد move ہو گی -

Rana K. A. Mahmud : I am reading out the remaining portion of my amendment—

Provided that any party to such a suit, appeal or application may, within ninety days of establishment of the appropriate Tribunal, prefer an appeal to it in respect of any such matter which is in issue in such suit, appeal or application.

Mr. Chairman : The motion is—

That for Clause 8 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and

Information the following be substituted, namely :

8 All suits, appeals and applications regarding any matter within the jurisdiction of a Tribunal pending in any court immediately before the establishment of the appropriate Tribunal shall abate on the establishment of such Tribunal :

Provided that any party to such a suit, appeal or application may, within ninety days, of establishment of the appropriate Tribunal, prefer an appeal to it in respect on any such matter which is in issue in such suit, appeal or application.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I appose it.

Syed Tabish Alwari : I appose it,

Mr. Chairman : Amendment No. 13 of the Is. Supplement to be moved by Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari, Mian Khurshid Anwar, Mian Mustafa Zafar Qureshi, Allama Rahmatullah Arshad, Sardar Amjad Hamid Khan Dasti, and Makhdumzada Syed Hasan Mahmud

Haji Muhammad Saifullah Khan : I move the amendment :

Makhdumzada Syed Hasan Mahmud : Madam, first he should address the Chair as Madam or Mr. then he can move the amendment.

(Laughter).

Haji Muhammad Saifullah Khan : If I have to address the Chair, then I will say 'Sir' and if I have to address the Chairess, then I will say 'Madam'

(Laughter).

Mr. Chairman : Please move the amendment.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move the amendment :

That Clause 8 of the Bill, as recomended by the Standing Committee on Services, General, Administration and Information, be deleted,

Mr. Chairman : The amendment moved is :—

That Clause 8 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

Minister for Law : Opposed.

Mr. Chairman : Haji Muhammad Saifullah Khan

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب ! یہ موجودہ کلاز جو بظاہر یہ تاثر دیتی ہے کہ حکومت نے انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی کوشش کی ہے اور ان لوگوں کے دعاوی ۔ ان کی اپیلیں اور ان کی درخواستیں جو اس قانون کے بن جانے سے پہلے کسی بھی عدالت میں زیر کارروائی تھیں وہ سب کی سب ختم ہو جائیں گی ۔ وہ abate ہو جائیں گی اور اس کے لیے اس قانون میں یہ پروویژن رکھی گئی ہے کہ وہ تمام تر مقدمات جو اس کلاز کے نافذ ہونے کے بعد abate ہو جائیں گے ۔ ان عدالتوں کا دائرۂ کار ختم ہو جائے گا تو پھر ان ملازمین پر یہ خاص نظر کرم کی گئی اور کرم نوازی کی گئی ہے کہ وہ ان دعاوی کو از سر نو اس ٹریبیونل کے پاس 90 دن کے اندر دائر کریں گے ۔ جناب ! آپ اندازہ لگائیں کہ اس ملک میں ۔ اس صوبہ میں بالخصوص مقدمہ بازی کتنی مہنگی ہے ۔ کتنے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں ۔ کتنی مصیبتیں جھیلنے کے بعد اور کتنی تکلیفیں برداشت کرنے کے بعد اور کتنا خرچ کرنے کے بعد کوئی شخص انصاف کے دروازے تک پہنچتا ہے اور وہ لوگ جو ہزارہا روپیہ خرچ کرکے ، جو ہزاروں روپے وکلاء کو فیس دے کر کسی بھی عدالت میں اپنے چارۂ کار کے لیے درخواست دیتے ہیں یا دعاوی دائر کر چکے ہیں یا ان کی اپیلیں یا ان کی درخواستیں یا ان کے دعوے ان عدالتوں میں زیر سماعت ہیں ، آپ اندازہ لگائیں کہ اس کلاز کے پاس ہو جانے کے بعد جب وہ بالکل ختم ہو جائیں گے اور پھر از سر نو انہیں ٹریبیونل کے پاس دعوے دائر کرنے پڑیں گے تو کیا وہ تمام اخراجات جو وہ پہلے عدالتوں میں کر چکے ہیں اور ان میں ایسے دعوے بھی موجود ہیں کہ جو تقریباً تقریباً mature بھی ہو چکے ہیں ، ایسی درخواستیں بھی موجود ہیں اور ایسی اپیلیں بھی موجود ہیں کہ جو فیصلے کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں ۔ جن کا فیصلہ محفوظ ہے اور تمام تر کارروائی مکمل ہو چکی ہے تو اس سنگین ترین اور قاتل کلاز کے ذریعے سے وہ سارا پروسیجر ختم کر دیا گیا ہے اگر یہ کرتے کہ آئندہ کوئی بھی ملازم کسی دوسری عدالت میں ما سوا اس ٹریبیونل کے نہیں جا سکے گا تو گوا اس کے لیے بحث کی جا سکتی تھی

اور ہم پھر بھی اس سے اتفاق نہ کرتے لیکن اس میں کسی حد تک معقولیت کا شائبہ تھا ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا ! مجھے یہ بتائیں کہ وہ لوگ جو اس ٹریبیونل کے قیام سے قبل اپنے دعوے دائر کر چکے ہیں ، اپیلیں کر چکے ہیں اور عدالتوں میں پیش ہو چکے ہیں اور ان کے دعاوی زیر سماعت ہیں ، ان کا گلا گھونٹنا اور پھر یہ تاثر دینا کہاں تک مناسب ہے کہ ہم نے تو ان کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی ۔ ہم نے تو ان کے ساتھ کسی قسم کی بے رحمی نہیں کی بلکہ ہم نے تو ان پر احسان کیا ہے اور قانون کے تقاضے پورے کئے ہیں اور انہیں موقع فراہم کیا ہے کہ وہ از سر نو اپنے مقدمات ٹریبیونل کے پاس دائر کریں ۔ جناب والا ! آپ اندازہ لگائیں کہ یہ کلاز رکھتے وقت یہ تو ہو سکتا ہے کہ موجودہ حکومت اخراجات کا اندازہ نہ کر سکے ۔ حکومت ان لوگوں کی مالی حیثیت کا اندازہ نہ کر سکے کم از کم ان مشکلات کا تو جائزہ لے لیا ہو تاکہ بہت سے معاملات ایسے ہیں جن میں پہلے سے دستاویزات شامل ہو چکی ہیں اور انہیں از سر نو ان کی کاپیاں حاصل کرنی پڑیں گی ۔ پھر ان دستاویزات کے علاوہ بعض مقدمات ایسے بھی ہیں جن میں گواہوں کے بیانات ہو چکے ہیں ۔ مگر اب وہ گواہ زندہ نہیں رہے ۔ تو یہ مقدمات از سر نو دائر کرنے کی صورت میں وہ تمام کارروائی abate ہو جائے گی اور کوئی قانون اجازت نہیں دیتا کہ وہ پہلے کی گئی کارروائی کا حوالہ دے سکیں ۔ جناب والا ۔ اس سے ملازمین کو انتہائی مالی مشکلات اٹھانی پڑیں گی اور اس کے ساتھ ساتھ نئی مشکلات بھی سامنے آئیں گی جن کے لیے بے حد مشکلات پیدا ہوں گی ۔ میں استدعا کرونگا کہ حکومت ان پر نظر ثانی کرے اور اگر وہ کوئی پابندیاں لگانا بھی چاہتی ہے جن کا قطعی طور پر کوئی جواز نہیں تو ایسا کر لے بے شک وہ ایسی پابندی لگا دے اس میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا مگر ہمیں اس پر بھی ضرور اعتراض ہوگا کہ ہم کسی بھی حالت میں ۔ کسی بھی شکل میں عدالتوں کے دروازے بند کرنے کے لیے تیار نہیں ۔ ہم کسی بھی شکل میں کسی بھی مخصوص عدالت کے حق میں نہیں ۔ خاص مقاصد کے لیے عدالتیں کھلی ہیں ۔ عدالتیں عام ہیں ۔ عدالتوں کے اختیارات وسیع ہیں اور ہر شخص جس عدالت میں چاہے قانون کے تحت کسی قسم کا بھی چارۂ کار حاصل کر سکتا ہے ۔ کوئی مہذب اور جمہوری معاشرہ اس پر پابندی لگانے کا روادار نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ ہم اس قسم کا قانون پاس کریں ۔ تو میں استدعا کروں گا کہ از راہ کرم

اس کلاز کو حذف کیا جائے تاکہ قانون کے وہ تقاضے پورے کئے جا سکیں جن کے پورے کرنے کے دعوے ہماری حکومت کر رہی ہے کہ یہ قانون ہم عین قانون اور جمہوریت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے نافذ کر رہے ہیں - یہ ان کے لیے ایک رسوا کن کلاز ہے اور یہ اس ایکٹ کی تمام خوبیوں کو نظر انداز کر دے گی - اور انہیں ملیامیٹ کر دے گی اور اس سے حکومت کو کوئی فرق نہیں پڑتا اگر وہ ملازمین انصاف عدالت سے حاصل کر لیں جو انہیں کسی بھی شکل میں مل سکتا ہے - آپ بھی ایک مہذب معاشرے کے فرد ہیں - حکومت ایک مہذب اور جمہوری معاشرہ کے لیے قائم ہوئی ہے - آپ ان کے راستے کیوں مسدود کر رہے ہیں - ان کے لیے مشکلات کیوں پیدا کر رہے ہیں - تو میں استدعا کروں گا کہ اس کلاز کو سرے سے حذف کر دینا چاہیے تاکہ عدالت کے دروازے ایک آزاد اور جمہوری معاشرہ اور صوبہ میں برقرار اور کھلے رہیں -

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری -

سید تابش الوری : جناب سپیکر ! اس وقت اس ایوان میں اس بل کی ضمن 8 زیر بحث ہے - جس کے تحت ٹریبیونل کے اختیار سماعت میں آنے والے معاملات سے متعلقہ تمام امور ، تمام نالشات - درخواستیں جو اس قانون کے آغاز نفاذ سے فوری قبل کسی عدالت میں زیر سماعت ہوں وہ سب ساقط ہو جائیں گے - جناب والا - اس ضمن کے تحت نہ صرف یہ کہ سرکاری ملازمین کو ان کے ایک بنیادی حق سے محروم کیا جا رہا ہے بلکہ اس ضمن کو مؤثر بہ ماضی بنا کر ایسی صورت حال پیدا کی جا رہی ہے جس کے تحت سرکاری ملازمین اپنے ان تمام قانونی حقوق سے محروم ہو جائیں گے - ان تمام مقدمات سے محروم ہو جائیں گے جو اس سے پہلے مختلف عدالتوں میں ان کی طرف سے زیر سماعت تھے - اب جناب والا ! اس میں ایک بنیادی نکتہ یہ ہے کہ سرکاری ملازمین کو اس سے پہلے آئین - قوانین اور رولز کے تحت مختلف مراعات حاصل تھیں اور ان مراعات - ان مفادات اور ان تحفظات کے تحت انہوں نے مختلف عدالتوں میں اپنی اپیلیں - اپنی نالشیں اور اپنی درخواستیں دائر کر رکھی تھیں لیکن اب یکے بعد دیگرے وہ ایسے قوانین منظور کئے جا رہے ہیں جن کے تحت ان کی شرائط ملازمت بھی بدل گئی ہیں جن کے بعد ان کے وہ حقوق و مفادات بھی ختم کر دئے گئے ہیں کہ جو انہیں اس قانون کے نفاذ سے پہلے حاصل تھے اور اس طرح سے اگر ان کے وہ مقدمات جو پہلی شرائط کار کے مطابق تھے ، جو پہلے کی حاصل کردہ مراعات کے مطابق تھے اب خود بخود ساقط ہو جائیں گے - تو آپ اندازہ کر سکتے

ہیں کہ قانونی طور پر اور انصاف کے تقاضوں کے مطابق انہیں کس قدر خسارہ برداشت کرنا پڑے گا۔

جناب والا! جو مقدمات پہلے سے دائر ہیں ان کی بنیاد مختلف تھی اور اب جب وہ مقدمات ختم ہو جائیں گے تو ظاہر ہے کہ موجودہ قوانین کی روشنی میں، موجودہ شرائط ملازمت کی روشنی میں انہیں از سر نو ٹریبونل کے سامنے نئے مقدمات دائر کرنے پڑیں گے اور اس طرح سے وہ پرانی مراعات سے محروم ہونے کے بعد وہ اپنے ان بنیادی حقوق سے محروم ہو جائیں گے جو انہیں اس قانون کے نفاذ سے پہلے حاصل تھے۔ جناب والا! ان قوانین کے ذریعے، اور خاص طور پر اس بل کے ذریعے عدالتوں کے دروازے ملازمین پر بند کیے جا چکے ہیں اور اب ان دروازوں کے بند ہو جانے کے بعد بیک جنبش قلم ایسا حکم صادر کیا جا رہا ہے، ایسا قانون بنایا جا رہا ہے جس کے بعد پہلے سے دائر کردہ مقدمات اب ساقط ہو جائیں گے۔ یہ ایسا ظلم ہے، ایسی نا انصافی ہے، جس کی کوئی مثال اس سے پہلے نہیں ملتی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر حکمران پارٹی واقعی تمام عوام اور ان کے تمام کے تمام طبقات کے جائز حقوق کی علم بردار ہے اور ان کے تحفظ کی ضمانت پر یقین رکھتی ہے تو ایسے سرکاری ملازمین کو بھی ان تحفظات سے محروم نہیں کرنا چاہیے جو پہلے سے انہیں حاصل ہیں۔ توقع تو یہ تھی کہ قانون کی حکمرانی کے دعوے دار یہ لوگ ایسے نئے تحفظات، ایسی قانونی مراعات اور ایسے انصاف کے اصول وضع کریں گے جن کے تحت انتظامیہ پہلے کی ناانصافیوں کے خاتمے کے بعد نئی توقعات اور نئی مراعات سے بہرہ ور ہوگی۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ جس طرح مختلف سلسلوں میں ان کے قول و فعل میں تضاد کی نمایاں صورتیں نظر آتی ہیں، اسی طرح سے آج بھی قانون سازی کے اس مرحلے میں ہم انہیں ان تضادات کا شکار پاتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ ایسی صورت میں جب کہ سرکاری ملازمین کو پہلے ہی مفلوج اور اپاہج بنا دیا گیا ہے اب اس نئی قانون سازی کے ذریعے ایسی ضمن منظور کی جائے جو نافذ ہو کر ان کے ان حقوق اور مراعات کو یکسر ختم کر دے اس لیے میں آپ کی وساطت سے اس ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ اس ضمن کو حذف کر دیا جائے، کیونکہ یہ ضمن اصل میں سرکاری ملازمین کے مقدمات کے قتل کے مترادف ہے اور ہم نہیں سمجھتے کہ نئے ٹریبونل ان شرائط کے تحت ان کی اپیلوں کی سماعت کر سکیں۔ حالانکہ پرانی شرائط و قواعد اور پرانے حقوق کی بنا پر وہ کس طرح ان کے ان مقدمات کی از سر نو سماعت کر سکیں گے۔ کیونکہ بنیاد ہی تبدیل ہو گئی ہے۔

کیونکہ وہ مراعات ہی ختم ہو گئی ہیں۔ اس لیے آئندہ انہیں اس ٹریبونل کے ذریعے وہ انصاف حاصل نہیں ہو سکے گا جس کی بنیاد پر مقدمات دائر تھے۔ اگر یہ کلاز ضروری ہی ہے تو اس کو آج کے بعد نافذ العمل کرنا چاہیے اور پہلے سے جو مقدمات سرکاری ملازمین کی طرف سے مختلف عدالتوں میں دائر ہیں ان کو بحال رکھنا چاہیے، تاکہ وہ نہ صرف یہ کہ نئے خرچے اور نئی پریشانیوں سے دوچار نہ ہوں بلکہ پہلے کی شرائط کی بنیاد پر، پہلے کے قواعد کی بنیاد پر ان مقدمات کا فیصلہ ہو سکے اور ان مقدمات کو ٹریبونل کے سامنے ان شرائط اور ان قواعد کے ساتھ دائر کیا جا سکے۔ شکریہ۔

جسٹس سپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! دنیا کے تمام مہذب ممالک میں انتظامی انصاف اور عوامی انصاف کے علیحدہ علیحدہ ادارے قائم ہیں۔ ہمارے ملک میں 1974ء تک نظام صرف عوام کے درمیان انصاف کرنے کے لیے قائم کیا گیا تھا لیکن کوئی انتظامی ٹریبونل نہ ہونے کی وجہ سے اس وقت عدالتوں میں جس قدر مقدمات زیر سماعت ہیں ان کی تعداد عوام کے درمیان انصاف حاصل کرنے کے مقدمات سے بہت زیادہ ہے۔ آپ بخوبی واقف ہیں کہ عدالت عالیہ میں رٹ کرنے کے بعد دس دس سال تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ عدالتوں کے اصل کام کی بجائے جو ان کی ذمہ داری ہونا چاہیے تھا انتظامی انصاف بھی عدالتوں کے سپرد کیا گیا ہے۔ ایسے واقعات موجود ہیں کہ سرکاری ملازمین نے عدالت عالیہ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ دس سال تک کیس چلتا رہا، اس دوران میں وہ راہی ملک عدم ہو گیا اور اپنے اپیل کا فیصلہ سننے کی بھی فرصت نہ مل سکی۔ اس لیے حکومت نے تمام مہذب ممالک کی تقلید کرتے ہوئے اپنے اس صوبے میں بھی ایک ٹریبونل قائم کیا ہے جس کے لیے قانون پیش کیا جا رہا ہے۔

جناب والا! جن ملازمین کے مقدمات عدالت عالیہ میں پینڈنگ پڑے ہیں، وہ تمام اس انتظار میں ہیں کہ کب اپیل پاس ہو، کب ٹریبونل قائم ہو اور ہم اپنا انصاف مناسب طریقے سے حاصل کر سکیں۔ آپ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو بروقت انصاف نہ دیا جائے تو وہ کسی صورت میں انصاف نہیں ہوتا۔ انصاف وقت پر نہ ملے، تو وہ انصاف نہیں ہوتا۔ کیونکہ مثل مشہور ہے:

Justice delayed is justice denied

اس میں ہم نے کوشش کی ہے کہ ایسے ملازمین جن کی 1969ء میں

بھی ملازمت تھی اور ان کے مقدمے ابھی تک کسی عدالت میں پینڈنگ ہیں، ان کو بھی اجازت دی گئی ہے کہ وہ اس ٹریبونل سے استفادہ کر سکیں، ان کے عدالت عالیہ میں کیس پینڈنگ ہیں اور انہیں کوئی امید نہیں کہ آئندہ پانچ سال تک ان کے کیس کا فیصلہ ہو سکے - ان کو بھی موقع دیا ہے کہ وہ بھی ٹریبونل سے استفادہ اٹھا سکیں - ہم نے جو کچھ کیا ہے - سرکاری ملازمین کو جلد سے جلد انصاف مہیا کرنے کے لیے کیا ہے جیسا کہ ہمارے فاضل دوستوں نے اس قانون کی تعریف بھی کی ہے کہ یہ پہلا قانون ہے، جسے ہم آئیڈیل قانون کہہ سکتے ہیں - جو خامیاں آرڈیننس میں موجود تھیں، ان تمام کو نہایت فراخ دلی اور خوش دلی کے ساتھ دور کر دیا گیا ہے - ان معروضات کے ساتھ میں اپیل کرتا ہوں کہ اس کلاز کو منظور فرمایا جائے -

Mr. Speaker : I will take the amendment which was read later in the first instance.

The question is :

That Clause 8 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted."

(The motion was lost)

Mr. Speaker ; Now, I will take up the other amendment The question is ;

That for Clause 8 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the following be substituted, namely :

"8. All suits, appeals and applications regarding any matter within the jurisdiction of a Tribunal pending in any court immediately before the establishment of the appropriate Tribunal shall abate on the establishment of such Tribunal :

Provided that any party to such a suit, appeal or application may, within ninety days of establishment of the appropriate Tribunal, prefer an appeal to it in respect of any such matter which is in

issue in such suit, appeal or application."

(*The motion was carried*)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 8 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 9)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 9 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے -

کہ کلاز 9 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 10)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 10 زیر غور ہے - اس میں کوئی ترمیم پیش نہیں ہو رہی -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 10 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 11)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 11 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 11 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 12)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 12 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 12 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(گوشوارہ ۔ اول)

مسٹر سپیکر : اب بل کا فرسٹ شیڈول زیر غور ہے ۔

Sheikh Aziz Ahmad : I beg to move—

That in para 2 of the First Schedule of the Bill as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, between the words "Chairman" and "and" occurring in lines 1-2, the following words be inserted—

"other than a person who is a Judge of the High Court".

Mr. Speaker : The motion is—

That in para 2 of the First Schedule of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, between the words "Chairman" and "and", occurring in lines 1-2, the following words be inserted—

"other than a person who is a Judge of the High Court".

Haji Muhammad Saifullah Khan : I oppose it.

یہ کس طرح آ سکتا ہے وہ اس کا ایڈیشنل چارج ہے ۔ oath اس نے لینی ہے ۔

To perform the duties of a Tribunal as a Judge of the High Court. How it can be possible ?

Minister for Law : We withdraw the amendment.

Mr. Speaker : Now, we come to amendment No. 7, IInd Supplement. There are 10 movers

Rana K.A. Mahmud Khan : I beg to move—

That for sub-paragraph (a) of Paragraph 9 of the First Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the following be substituted, namely :—

"(a) a Chairman shall be entitled to the allowance admissible to a Judge of a High Court ; and ".

Mr. Spe ker : The motion moved is —

That for sub-paragraph (a) of Paragraph 9 of the First Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the following be substituted, namely :—

"(a) a Chairman shall be entitled to the allowance admissible to a Judge of a High Court ; and ".

مسٹر سپیکر : اس کے بعد ہے فرسٹ سپلیمنٹ کی امنڈمنٹ نمبر 14 جو حاجی محمد سیف اللہ خان ، سید تابش الوری ، میاں خورشید انور ، میاں مصطفیٰ ظفر قریشی ، علامہ زحمت اللہ ارشد ، سردار امجد حمید خان دستی ، مخدوم زادہ سید حسن محمود ، رانا کے اے محمود ، سید فدا حسین ، مسٹر محمد اشرف اور بیگم ریحانہ سرور کی طرف سے ہے ۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز جنرل ایڈمنسٹریشن اور اطلاعات نے سفارش کی ہے کہ گوشوارہ اول سے منسلک حلف نامہ کے فارم کی سطر 2 میں وارد ہونے والے الفاظ "ہنگامی قانون" کے بجائے لفظ "قانون" ثبت کیا جائے ۔

Mr. Speaker : The motion is —

That in the FORM OF OATH annexed with First Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, for the word "Ordinance" occurring in line 3 the word "Act" be substituted.

Mr. Speaker : The question is—

That for sub-paragraph (a) of Paragraph 9 of the First Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the following be substituted, namely :

"(a) a Chairman shall be entitled to the allowance admissible to a Judge of a High Court ; and".

(The motion was carried)

Mr. Speaker : The question is—

That in the FORM OF OATH annexed with the First Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, for the word "Ordinance" occurring in line 3 the word "Act" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ فرسٹ شیڈول ترمیم شدہ صورت میں منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(گوشوارہ ۔ دوم)

مسٹر سپیکر : اب بل کا سیکنڈ شیڈول زیر غور ہے اور اس میں بیگم ریحانہ سرور ، حاجی محمد سیف اللہ خان ، سید تابش الوری ، میاں خورشید انور ، میاں مصطفیٰ ظفر قریشی ، علامہ رحمت اللہ ارشد ، سردار امجد حمید خان دستی ، مخدوم زادہ سید حسن محمود اور چوہدری امان اللہ لک صاحب کی طرف سے ترمیم کا نوٹس ہے ۔

Begum Rehana Sarwar : I beg to move —

That paragraph 1 of the Second Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

Mr. Speaker : The motion is—

That paragraph 1 of the Second Schedule to the Bill, as reommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اس ضمن میں میں ہاؤس کی

اطلاع کے لیے عرض کرتا ہوں کہ یہ حذف کرنے کی جو تحریک دی گئی ہے وہ یہ ہے۔

"1. (1) The Chairman of a Tribunal may, if he considers necessary appoint an officer to record evidence for and on behalf of the Tribunal or a Bench thereof."

اور اس پر ہم نے انتہائی اعتراض کیا تھا کہ کسی بھی عدالت میں ایسا نہیں ہوا کرتا کہ شہادتیں تو اور افسر لے اور فیصلہ اور افسر کرے۔

جناب والا ! ہم نے استدعا کی تھی حکومت سے کہ وہ یہ سلسلہ ختم کر دے اور اس fatal provision کو حذف کر دیا جائے اور انہوں نے ہماری یہ ترمیم جناب والا قبول کر لی ہے جس کے لیے ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور وہ بھی ہمارا شکریہ ادا کریں کہ ہم نے ان کے قانون کو بہتر بنانے کے لیے پورے طور پر کوشش کی ہے کہ یہ پروویژن ہم نے حذف کرائی ہے۔

وزیر قانون : جناب سپیکر ــ میں اس بات کی تائید کرنی چاہتا ہوں کہ یہ deletion کی ترمیم ہے اور حاجی سیف اللہ صاحب کی طرف سے پیش ہوئی ہے۔ ہم نے اسے قبول کیا اور میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہ ترمیم اچھی پیش کی گئی تھی اس لیے قبول ہوئی ہے۔

بیگم ریحانہ سرور : میرا خیال ہے کہ حاجی صاحب اس خوشی میں چائے پلائیں گے۔

میاں خورشید انور : ترمیم نمبر 18 اور 20 ہے۔

Mr. Speaker : The question is :—

That para 1 of the Second Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, be deleted.

(*The motion was carried unanimously*).

سپیکر : اب ترمیم نمبر 8 سیکنڈ شیڈول میں حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ سید تابش الوری ۔ میاں خورشید انور ۔ میاں مصطفیٰ ظفر قریشی ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ سردار امجد احمد خان دستی اور مخدوم زادہ سید حسن محمود کی طرف سے پیش ہے۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move the amendment :

> That in sub-paragraph (1) of paragraph 8 of the Second Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, for the words and comma "not later than seven days," occurring in lines 4-5, the words "on or" be substituted."

Mr Speaker : Amendment moved, and the question is :-

> That in sub-paragraph (1) of paragraph 8 of the Second Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, for the words and comma "not later than seven days," occurring in lines 4-5, the words "on or" be substituted.
>
> (*The motion was carried unanimously*).

میاں خورشید انور : ترمیم نمبر 20 ہے ۔

مسٹر سپیکر : ایک اور ترمیم کا recent notice ہے ۔ وہ بیگم ریحانہ سرور۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ سید تابش الوری ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔ شیخ عزیز احمد ۔ رانا کے ۔ اے ۔ محمود ۔ میاں خورشید انور ۔ میاں مصطفیٰ ظفر قریشی کی طرف سے ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move the amendment—

> That in sub-paragraph (1) of paragraph 11 of the Second Schedule of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, between the word "letter" and full-stop occurring at the end, the words "and acknowledgement received" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved and the question is:

> That in sub-paragraph (1) of paragraph 11 of the Second Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administra-

tion and Information, between the word "letter" and full-stop occurring at the end, the words "and acknowledegment received" be inserted.

(*The motion was carried unanimously*).

Mr. Speaker : Amendment No. 20 of 1st Supplement to be moved by Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwary, Mian Khurshid Anwar, Miau Mustafa Zafar Qureshi, Allama Rahmatullah Arshad, Sardar Amjad Hamid Khan Dasti, Makhdumzada Syed Hasan Mahmud.

میاں خورشید انور : میں ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز جنرل ایڈمنسٹریشن اور اطلاعات نے سفارش کی ہے کے گوشوارہ دوم کے پیرا 13 کے تحت پیرا (I) کے بعد وارد ہونے والا جملہ شرطیہ حذف کر دیا جائے ۔

Mr. Speaker : The amendment moved and the question is:

That in sub-paragraph (1) of paragraph 13 of the Second Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the colon appearing at the end of line 4 be replaced by a full-stop and the proviso appearing thereafter be deleted.

(*The motion was carried unanimously*)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے ۔

کہ سیکنڈ شیڈول ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(متفقہ طور پر تحریک منظور کی گئی)

شیخ عزیز احمد : جناب والا ! جو میں نے فرسٹ شیڈول کے پیرا دوم میں ترمیم پیش کی تھی اس کی حاجی صاحب نے مخالفت کر دی ہے ۔ مجھے اس کے متعلق کچھ کہنے کی اجازت دیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : اجازت دے دیں جناب والا !

میاں خورشید انور : اجازت دے دیں یہ کیا یاد رکھیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہ ویسے ہوتا رہا ہے precede nts ہیں ۔

Mr. Speaker: Constitution is not subordinate to the rules.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! وہ جج ہائی کورٹ نہیں آ سکے گا ۔ اس کے لیے ایک آرڈیننس نکالنا پڑے گا ۔ فوری طور پر جج نہیں آ سکے گا ۔

Minister for Law : Sir, it may kindly be allowed as it is in the public interest.

مسٹر سپیکر : اجازت تو میں تھرڈ ریڈنگ پر بھی دے سکتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہی تو میں عرض کر رہا ہوں کہ آپ اجازت دے سکتے ہیں ۔

Mr Speaker : Does the House allow it.

Voices : Yes.

Mr. Speaker : Sheikh Aziz Ahmad to move please.

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I move the amendment :

> That in paragraph 2 of the First Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information between the words "Chairman" and "and" occurring in lines 1-2, the following be inserted, namely :—
>
> "Other than a person who is a judge of the High Court."

Mr. Speaker : The amendment moved, question is :

> That in Paragraph 2 of the First Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, between the words "Chairman" and "and" occurring lines 1-2, the following be inserted, namely :—
>
> Other than a person who is a Judge of the High Court.

(The motion was carried unanimously).

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے ۔

کہ فرسٹ شیڈول ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 2)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ سید تابش الوری ۔ میاں خورشید انور ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔ بیگم ریحانہ سرور ۔ میاں منظور احمد موہل ۔ شیخ عزیز احمد اور دوسرے معزز ممبران کی طرف سے ترامیم ہیں ۔ بیگم ریحانہ سرور آپ اپنی ترمیم پیش کریں ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Sir, I move the amendment ;

That for para (*b*) of Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the following be substituted, namely :

"(*b*) "civil servant" means a person who is or who has been a member of a civil service of the Province or who holds or has held a civil post in connection with the affairs of the Province but does not include.

(i) a person who is or who has been on deputation to the Province from the Federation or any other Province or authority ;

(ii) a person who is or has been employed on contract, or on work-charged basis or who is or has been paid from contingencies ; or

(iii) a person who is or has been a 'worker' or "workman" as defined in the Factories Act,

1934 (XXV of 1934) or the Workmen's Compensation Act, 1923 (VIII of 1923)" ;

Mr. Speaker : Amendment moved, the question is :

That for para (*b*) of Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Services, General Administration and Information, the following be substituted, namely :—

"(*b*) "civil servant" means a person who is or who has been a member of a civil service of the Province or who holds or has held a civil post in connection with the affairs of the Province but does not include—

(*i*) a person who is or who has been on deputation to the Province from the Federation or any other Province or authority ;

(*ii*) a person who is or has been employed on contract, or on work-charged basis, or who is or has been paid from contingencies ; or

(*iii*) a person who is or has been a 'worker' or 'workman' as defined in the Factories Act, 1934 (XXV of 1934) or the Workmen's Compensation Act, 1923 (VIII of 1923) ;":

(The motion was carried)

Mr. Speaker : The question is :

That Clause 2 of the Bill as amended do stand form part of the Bill.

(The motion was carried)

(کلوز 1)

Mr. Speaker : Now, Clause 1 of the Bill is under consideration.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move the amendment :

That sub-clause (2) of Clause 1 of the Bill be substituted by the following :

"1 (2) It shall come into force at once."

Mr. Speaker : Amendment moved, the question is ;

That sub-clause (2) of Clause 1 of the Bill be substituted by the following :

"1 (2) It shall come into force at once."

(*The motion was carried*)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ تمہید بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : طویل عنوان میں کوئی ترمیم نہیں ہے ، اس لیے یہ بل کا خود بخود حصہ بنتا ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ دی پنجاب ایڈمنسٹریٹیو ٹریبونلز بل 1974 منظور کیا جائے۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ دی پنجاب ایڈمنسٹریٹیو ٹریبونلز بل 1974ء منظور کیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان :

میاں خورشید انور : میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

سید تابش الوری :

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور ۔

میاں خورشید انور : جناب والا! میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ اگر حکومت نے اس طرح قانون سازی میں ہمارے ساتھ تعاون کیا تو ہم بھی انہیں یقین دلاتے ہیں کہ ان کے ساتھ پورا تعاون کریں گے ۔ اس طرح قانون سازی بھی آسان ہو جائے گی ۔

سید قابش الوری : جناب والا! اس وقت پنجاب انتظامیہ ٹریبیونل بل کی خواندگی اس وقت تیسرے مرحلے پر ہے اور یہ بل کالے قانون پنجاب سول سرونٹس کے تتمہ کی حیثیت رکھتا ہے اس لیے اس اعتبار سے اسے ناپسندیدہ قانون کی تکمیلی حیثیت کا درجہ دیا جا سکتا ہے ۔ جناب والا! پہلے سول سرونٹس کے لیے جو قانون منظور کیا اس میں ان کے لیے جو سزا سبکدوشی کا اختیار اور ریٹائرمنٹ کے لیے جو دفعات سرکاری ملازمین کے لیے رکھی گئیں موجودہ قانون میں ان کی اپیل کا طریقہ کار اور ٹریبیونل کا طریقہ کار طے کیا گیا ہے ۔

جناب والا! میں بڑی وضاحت کے ساتھ یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اگرچہ یہ بل اس اعتبار سے قابل تعریف ہے ، کیونکہ اس میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ سول سرونٹس کے مفلوج اور زخم خوردہ اور اپاہج ملازمین یہاں اپنی اپیل کر سکیں گے اور اپنی اشک شوئی کر سکیں گے ۔ بل میں اختیارات و فرائض بڑے محدود تھے ۔ اس کی ضمن (4) (ب) کے تحت ان اختیارات پر پابندی عائد کی گئی ہے ۔ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ محکمہ کی ہیئت حاکمہ کے ایسے حکم کے خلاف ٹریبیونل میں اپیل دائر نہیں کی جا سکے گی ، جس میں مندرجہ ذیل امور کا تعین کیا گیا ہو ۔ کوئی شخص کسی خاص عہدہ پر تعینات کرنے اس عہدہ پر فائز رکھنے یا اعلیٰ عہدہ یا گریڈ میں تعین کیا گیا ہو ۔ یہ کہا گیا ہے کہ کسی محکمانہ تحقیقات کے نتیجہ میں محکمہ کی طرف سے عائد کردہ الزامات ۔ سزا ۔ برخاستگی یا سبکدوشی کا تعین ہو ۔ سرکاری ملازم کو اس حق سے محروم کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنی ترقی سے محرومی کے خلاف اپیل کر سکے ۔ جناب والا! سول سرونٹس اس صوبہ میں پہلے ہی محرومی اور مظلومی کا شکار ہیں اور پبلک سروس کمیشن کے اختیارات ختم کرنے کے بعد ان کے لیے عدالتوں کے دروازے بھی بند کر دیے گئے ہیں ۔ اور اس بنیادی حق سے محروم کیا جا رہا ہے پہلے انہیں عدالتوں سے اپیل کرنے کا حق بھی حاصل تھا اور دونوں مواقع میسر تھے ۔ اس لیے جناب والا! ہائی کورٹ اور پبلک سروس کمیشن سے محرومی کے بعد اس کی تلافی ہونی چاہیے تھی ۔ اب ملازمین کو

ان کے سابقہ حقوق سے محروم کیا جا رہا ہے جو انہیں اپیلٹ ٹریبیونل کی صورت میں حاصل تھا جناب والا! اس ٹریبیونل سے پہلے بھی ایک اپیلٹ ٹریبونل موجود تھا اور اس کے علاوہ سرکاری ملازمین ہائی کورٹ سے بھی رجوع کر سکتے تھے۔ لیکن موجودہ صورت میں صرف ایک ہی انصاف کا دروازہ کھلا رہ گیا ہے۔ اور یہ ٹریبیونل انصاف اور قانون کا واحد دروازہ رہ گیا ہے۔ اس بل کے تحت جناب والا! جو حقوق و مراعات دیے گئے ہیں ان کی مثال پر کھینچ پرندوں کی مانند ہے۔ اور یہ بنیادی سہولتوں پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے۔ اور وہی مراعات حاصل ہیں جو پر کھینچ پرندوں کو حاصل ہوتی ہیں۔ اس سول سرونٹس بل کے ذریعہ سرکاری ملازمین کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے۔ اور انہیں اس سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اور اب انہیں مفلوج، اپاہج اور ناکارہ بنا کر اس سول سروس بل کے ذریعہ اس ٹریبونل کے ذریعے سرکاری ملازمین کو ان پرندوں کی سی حالت دی جا رہی ہے۔ جو کہ پنجروں میں بند ہو کر اپنی آزادی سے محروم ہوتے ہیں۔ ہم جناب والا! اس مرحلہ پر بھی ایک بار پھر اس بات کی شدید مذمت کرتے ہیں کہ سیاسی اور انتظامی طور پر ناجائز طریقہ سے سرکاری ملازمین کو استعمال کرنے کی مسلسل سازش ہو رہی ہے۔ اور انہیں مکمل طور پر تابع مہمل بنانے کے لیے اب قانونی طور پر ایسے اختیارات حاصل کیے جا رہے ہیں۔ جن کے بعد وہ محض بے دست و پا ہو کر رہ جاویں گے تاکہ اپنی آزادی ضمیر اور آزادی رائے اور تحفظات سے محروم ہو کر محض ایک خاص پارٹی کے مقاصد کی تکمیل کر سکیں۔ جناب والا! پارٹیاں آنی جانی چیز ہیں۔

مسٹر سپیکر : سید صاحب یہ تقریر تو پہلے بھی آپ کر چکے ہیں۔

سید قابش الوری : جناب والا! ایک اچھی بات کے لیے جتنا بھی کہا جائے اتنا ہی درست ہے۔ اور ایک اچھی بات جس طرح دہرائی جا سکے۔ اور ان کے کانوں میں جہاں ہماری اچھی باتیں سننے کے لیے ابھی کچھ گنجائش موجود ہے، میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس تیسری خواندگی کے موقعہ پر بھی اگر میں اپنی بات ان کے دلنشیں کر سکوں۔ تو یہ میرے خیال میں اور حزب اختلاف کے نقطۂ نظر سے ایک اہم فریضہ سے سبکدوشی ہے۔

شیخ عزیز احمد : جناب والا! فاضل ممبر ان ترمیم پر بھی روشنی ڈالیں گے جو حکومت نے منظور کر لی ہیں۔

مسٹر سپیکر : اب آپ ان کی تقریر لمبی کرانا چاہتے ہیں۔ تو ٹھیک ہے۔ میں تھوڑ ریڈنگ میں بھی بڑا latitude دیتا ہوں۔ اور بڑا liberal

ہوتا ہوں ۔ جو میں بات کہنا چاہتا ہوں ۔ وہ ذرا سن لیں خاص طور پر سید تابش الوری صاحب اور حاجی محمد سیف اللہ صاحب کہ جو چیز جہاں ہے ۔ وہ precedent بن جاتی ہے ۔ کیونکہ ان دو حضرات نے ہی اکثر یہ فرض سر انجام دینا ہوتا ہے ۔ اس precedent کے بعد میرے بعد پڑھنے والے جب بھی یہ پڑھا کریں گے ۔ کہ تھرڈ ریڈنگ پر بھی تقریریں ہوتی ہیں ۔ تو جہاں وہ ممبروں پر تقریروں کا ذکر کریں گے ۔ وہاں میرا بھی ذکر ہوا کرے گا ۔

سید تابش الوری : جناب سپیکر ! اس بل کے ذریعے ایک اور بڑا سنگین جرم کیا گیا ہے ۔ اور وہ ظلم یہ ہے ۔ کہ ان جبری ریٹائرڈ ملازمین کو جنہیں مارشل لاء کے خوفناک ضابطے کے تحت ہی نکال دیا گیا تھا ۔ ایک بار پھر قانونی سطح پر قاتلانہ حملے کی زد میں لایا گیا ہے ۔ یہ سرکاری ملازمین جو اس مارشل لاء کے ضابطے کا نشانہ بننے کے بعد مختلف سطحوں پر عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹاتے رہے تھے ۔ اور بعض اعلیٰ ترین عدالتوں میں ان کی درخواستوں کے سلسلہ میں مفید نتائج برآمد ہوئے تھے ۔ اب انہیں اس بل کی ضمن 8 کے تحت حکومت نے ان تمام مقدمات کو ساقط قرار دیا ہے جو اس قانون کے نفاذ سے پہلے کسی بھی عدالت میں دائر تھے ۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس طرح سے ان جبری ریٹائرڈ ملازمین کو ۔ ان کی اپیلوں کو بھی متنشر کیا جا سکے گا ۔ جو اس قانون کے نفاذ سے پہلے مختلف قوانین کے تحت دائر ہوئے ۔ جناب والا ! ریٹائرڈ ملازمین کو سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے انصاف کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑا ہے ۔ اور بعض اس قانون سازی کے ذریعہ سے ان کی اس طویل جد و جہد کو مسمار کر کے ہم سرکاری ملازمین پر ایک نیا ظلم کر رہے ہیں ۔ دراصل ہم اس معاشرے میں جو قانونی اور تہذیبی معاشرے کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔ اس کو اس قانونی حق سے محروم کر رہے ہیں ۔ جو انہیں اس قانون کے نفاذ سے پہلے حاصل تھا میں سمجھتا ہوں کہ اس ضمن کے ذریعہ مقدمات کو ساقط کرنے کا اختیار اس بل کو کالے قانون کی حیثیت دینے کے مترادف ہے ۔

اس کے بعد میں یقینی طور پر اس بات پر طمانیت کا اظہار کرتا ہوں کہ ہماری بیشتر اہم ترامیم منظور کر لی گئی ہیں ۔ اور بعض قابل اعتراض باتیں حذف کر دی گئی ہیں ۔ اور بعض مفید امور کا اضافہ کر دیا گیا ہے ۔ ان میں سے ایک مفید بات ہائی کورٹ کے سرونگ جج کے بحیثیت چیئرمین ٹریبیونل کے تقرر کا اعلان ہے ۔ جناب والا ! حقیقتاً یہ نہایت قابل تعریف اور قابل تحسین بات ہے ۔ اس سے یقینی طور پر سرکاری ملازمین میں اعتماد

بحال ہو گیا ہے ۔ اور ہوگا ۔ مگر ہم چاہتے تھے کہ اس ضمن کو اس طرح سے پاس کیا جاوے کہ وہ صرف سرونگ جج اور ریٹائرڈ جج کو ہی اس ٹریبیونل کا چیئرمین بنانے کا اختیار دے سکے ۔ لیکن اس میں موجودہ صورت میں یہ بھی گنجائش موجود ہے کہ کسی ایسے شخص کو بھی جج بنایا جا سکتا ہے ۔ جس کو 10 سال کا وکالت کا تجربہ ہو ۔ اور جو جج بننے کی اہلیت رکھتا ہو ۔ اور یہ وہ گنجائش ہے ۔ جو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس شبہ کو تقویت دے گی ۔ اور دیتی رہے گی ۔ جس کا ہم نے اظہار کیا تھا ۔ یہ بات درست ہے ۔ کہ ہماری خواہش کے پیش نظر اور بہت سی دیگر باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر اس وقت ایک سرونگ جج کو چیئرمین مقرر کر دیا ہے ۔ لیکن کل کو کوئی بھی حکومت اس سلسلہ میں موجودہ ضمن سے فائدہ اٹھا کر سرونگ جج یا ریٹائرڈ جج کی بجائے کسی بھی ایسے وکیل کو ایسا چیئرمین مقرر کر سکتی ہے ۔ جس کو دس سال پریکٹس کرتے ہوئے گزر گئے ہیں ۔

اسی طرح سے گوشوارہ دو کے پہلے فقرے میں شہادت قلمبند کرنے کا کسی بھی آفیسر کو اختیار دینا کسی بھی طرح سے جائز نہیں تھا ۔ اور اس کو حذف کرکے بھی اس بل میں ایک مفید اضافہ کیا گیا ہے ۔ جناب والا ! اسی طرح سے ہماری دوسری ترامیم کے ذریعہ مطالبہ یہ کیا گیا تھا کہ ٹریبیونل کو وہ تمام اختیارات دئیے جاویں ۔ جو کہ اس سے پہلے پبلک سروس کمیشن کو حاصل تھے ۔ اس سلسلہ میں ہمارا مطالبہ اور ترامیم یہ تھیں کہ ہر قسم کی محکمانہ سزا کے خلاف ہو سرکاری ملازم کو اپیل کا حق ہونا چاہیئے ۔ سزا چھوٹی ہو یا بڑی ہو ۔ اپیل کا حق ہر حال ایک بنیادی حق ہوتا ہے ۔ اور اگر وہ حق سرکاری ملازمین کو مل جاوے ۔ تو وہ نئے اعتماد اور تحفظ اور نئے احساسات کے ساتھ کام کر سکتے ہیں ۔ اسی طرح سے ہماری دوسری ترمیم یہ تھی ۔ کہ اعلیٰ عہدے اور گریڈ پر ترقی سے متاثرہ افراد کو بھی اپیل کا حق ہونا چاہیئے ۔ اس سے آپ نے دیکھا ہے کہ سینیورٹی اور جونیئرٹی کا تصور ختم کر دیا گیا ہے ۔ یہ بھی اعلان کر دیا گیا ہے کہ اگر وہ چپڑاسی کو چاہیں تو ڈپٹی کمشنر بنا دیں ۔ اور ڈپٹی کمشنر کو چاہیں تو میڈیکل سپرنٹنڈنٹ بنا دیں ۔ اور یہ عہدے ان کو بخش سکتے ہیں ۔ ایسے صورت میں اس بات کی ضرورت تھی کہ ٹریبیونل کو نیا گریڈ دینے یا کسی بھی عہدہ پر ترقی یاب کرنے کے سلسلہ میں رنجیدہ ملازمین کو اپیل کا بھی حق دیا جائے ۔ کیونکہ صرف اسی صورت میں وہ اپنے جائز حقوق کے مطابق ٹریبیونل کو قائل کرکے اپنی جائز مراعات اور مطالبات حاصل کر سکتے ہیں ۔

ہمیں توقع ہے ۔ کہ جناب سپیکر کہ حکمران اور برسراقتدار پارٹی جس نے نہ صرف یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ حزب اختلاف کے نکتہ کو فراخدلی سے قبول کرنا چاہتی ہے ۔ اور ان کی بعض ایسی ترامیم قبول کر لی ہیں ۔ اب بھی وہ اس مرحلہ پر بھی ہماری ان بقیہ ترامیم کو بھی فراخدلی کے ساتھ قبول کرے گی ۔ اور پھر یہ ٹریبیونل زیادہ فعالی زیادہ مؤثر اور زیادہ غیر جانبداری کے ساتھ ملازمین کے حقوق کا تحفظ کر سکے گا ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ٹریبیونل جلد ہی مکمل ہونے کے بعد اپنا کام شروع کر دے گا ۔ اور ان توقعات پر پورا اترے گا جس کا اس ایوان میں مختلف مرحلوں پر اظہار کیا گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح سے ہائی کورٹ کے جج کی تقرری ہمارے بہت سے خدشات کو دور کرنے کا باعث بنی ہے ۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ ٹریبیونل اپنے عمل سے ان تمام مقاصد کی تکمیل کا باعث بنے گا ۔ جن کے لیے ان کا قیام عمل میں آیا ہے ۔ شکریہ

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب سپیکر ! حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا ہے ۔ کہ ''من یشکرالناس من یشکراللہ'' جس کسی نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا ۔ اس نے اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکریہ بھی ادا نہیں کیا ہے ۔ جناب والا ! جہاں تک اس بل کے متعلق خدشات کا اظہار تھا ۔ اس سلسلہ میں بھی بہت کچھ کہا جا چکا ہے ۔ جو اس بل میں ترامیم منظور کی گئی ہیں ۔ وہ بھی اس ایوان کے سامنے رہی ہیں ۔ میں صرف اتنا گزارش کروں گا ۔ جناب والا ! کہ اس ایوان کا یہ پہلا بل ہے ۔ جس کے سلسلے میں مجھے قطعی طور پر کوئی بات مانع نہیں ہے کہ میں موجودہ حکومت کو مبارک باد پیش کروں کہ انہوں نے اپنے دور میں یہ پہلا اتنا اچھا واضح اور بہت حد تک غیر مبہم بل اس صوبہ پنجاب کے ملازمین کو دیا ہے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ یہ درست ہے کہ اس بل میں کچھ خامیاں بھی رہ گئی ہیں ۔ یہ درست ہے کہ اس میں کچھ کمی بھی ہے یہ وہ سمجھتے ہیں ۔ کہ اگر اس کمی کو دور کر دیا جاتا ۔ اگر ان خامیوں کو یکسر ختم کر دیا جاتا تو یقینی طور پر یہ اندیشہ پیدا ہو سکتا تھا کہ بل حزب اختلاف یا حکومت کی جانب سے آتا ۔ بہرحال جو خامیاں انہوں نے باقی رکھی ہیں وہ یہ تاثر دینے کے لیے کافی ہیں اور وہ ہونی چاہیے تھیں ۔ اور یہ بل حکومت کی جانب سے پیش ہوا ہے اس میں جتنی ممکن اچھائیاں ہم کرا سکتے تھے ۔ جتنا بہتر ہم اس کو بنا سکتے تھے ۔ جتنا ایک معقول حکومت کو تسلیم کر لینا چاہیے وہ اس سلسلے میں میں سمجھتا ہوں ہمیں کوئی شکایت باقی نہیں رہی ۔

انھوں نے نہایت فراخدلی سے ہماری دی ہوئی ترامیم کو قبول کیا ہے - مجھے امید ہے کہ اگر اس بل کو اسی شکل میں جس طرح آج یہ ایوان پاس کر رہا ہے نیک نیتی سے اس صوبہ کے ملازمین اور عوام پر نافذ کیا گیا تو جو شکایات بھی کچھ ہیں وہ بھی امید ہے کہ دور ہو جائے گی -

رہا یہ سوال جناب والا ! کہ اس بل میں جج ہائی کورٹ کا تقرر تو کر دیا گیا ہے مگر اس دروازے کو بند نہیں کیا گیا کہ کسی وقت بھی حکومت اگر چاہے تو وہ دوسرے آدمی کو جج کے علاوہ تعینات کر سکتی ہے - ہم نے پریس کیا مگر معقولیت کے انداز میں لیکن اس کے بعد ہم نے "or qualified to be a judge of the Court" کو تسلیم کیا اس شرط پر کہ وہ بحران اب بھی پیدا ہونے والا تھا - مجھے پتا ہے جب ہم نے حکومت سے اصرار کیا اس کلاز کے پاس ہونے سے پہلے کہ آپ پہلے جج ہائی کورٹ کا تقرر کریں تو مجھے ذاتی طور پر اس امر کا علم ہے کہ جج ہائی کورٹ کے تقرر میں بے پناہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور کوئی بھی جج تیار نہ تھا کہ وہ اس کا چیئرمین بنے - اس سلسلے میں حکومت نے بھی کوشش کی اور اس میں ہم نے بھی تعاون کیا - اور اس جج کو مقرر کرنے کے سلسلے میں جو مشکلات تھیں وہ باہمی رضامندی سے دور کر کے آج ہم اس صوبے کو تشکر کے انداز میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ حزب اختلاف اور حکومت کے جائز تعاون کے پیش نظر آج اس صوبہ کے ٹریبونل کو پہلی مرتبہ ایک ایکٹنگ جج ایک سرونگ جج نصیب ہو رہا ہے - یہ ٹریبونل جس نے کام کرنا ہے اسی کو انتہائی غیر جانبدار بنانے کے لیے - اس کو انتہائی طور پر محفوظ کرنے کے لیے - اس کے اختیارات وسیع سے وسیع تر کرنے کے لیے - بہر حال دونوں اطراف سے جس خیر سگالی - محبت اور فراخدلی کا ثبوت ملا ہے اس سلسلے میں میں ایک بار پھر حزب اختلاف کو بھی اور حزب اقتدار کو بھی واشگاف الفاظ میں مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آج پہلی مرتبہ ہم نے اس صوبہ کے لیے ایک بہترین اور اچھا قانون پاس کیا ہے -

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر : وزیر قانون و پارلیمانی امور -

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر ! میں آپ کی وساطت سے قائم قائد حزب اختلاف میاں خورشید انور صاحب - حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب اور دیگر اراکین حزب اختلاف اقتدار کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے اس قانون کے متعلق اچھے تاثرات کا اظہار کیا ہے - لیکن اس کے

ساتھ ساتھ میں ایک دو اعتراضات جو میرے بھائی سید تابش الوری صاحب نے اٹھائے ہیں ان کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں ۔ جناب والا! انہوں نے ایک اعتراض یہ کیا ہے کہ تقرری اور ترقی کے سلسلے میں یہ حق ملازمین کو نہیں دیا گیا کہ وہ اس ٹریبیونل کا دروازہ کھٹکھٹا سکیں ۔ جناب والا! اگر یہ حق ہم کسی عدالت کو دے دیں فلاں شخص جو ہے فلاں عہدے پر تعینات ہونا چاہیے تو ایک دن میں دس لاکھ سے زیادہ کیسز آ جائیں گے ۔ دنیا کے کسی قانون میں یہ بات موجود نہیں ہے کہ تقرری کے لیے کسی کو یہ حق حاصل ہو اور اس طرح ملازمتوں کے قانون میں آپ سپریم کورٹ کے فیصلے اٹھا کر دیکھ لیں ۔ ہائی کورٹ کے فیصلے اٹھا کر دیکھ لیں ۔ دنیا کے تمام قوانین میں یہ کسی ملازم کو حق نہیں ہے کہ اسے ضرور ترقی دیں ۔ ترقی تو انہیں اسی صورت میں مل سکتی ہے کہ اگر اس کی کارگزاری اچھی ہے اور وہ اس کا اہل ہے لیکن اس کو یہ حق نہیں کہ ہر حالت میں وہ ترقی حاصل کرے چاہے وہ اہل ہو یا نہ ہو ۔

جناب والا! دوسری چیز میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جبری ریٹائرڈ ملازمین کے متعلق بھی کہا گیا ہے ۔ جناب والا! آپ جانتے ہیں کہ ہائی کورٹ میں صرف ٹیکنیکل بنا پر پوائنٹ آف لاء کی بنا پر انہیں انصاف مل سکتا ہے ۔ لیکن جب ان کے کیس سروسز ٹریبیونل میں آئیں گے تو واقعات کی بنا پر وہ انصاف حاصل کر سکیں گے اور اس میں جبری ریٹائرڈ ملازمین کی بہتری ہوگی ۔ ان کو ایک فائدہ دیا گیا ہے ۔ عدالت میں وہ صرف ایک قانونی نقطے پر اپنا انصاف حاصل کر سکتے تھے اور یہاں وہ اپنی صفائی بھی دے سکتے ہیں ۔ انہیں الزامات کو جن کی بنا پر انہیں نکالا گیا وہ غلط بھی ثابت کر سکتے ہیں ۔ اس طرح حکومت نے فیاضی سے کام لیا ہے اور انہیں یہ موقع دیا ہے کہ وہ کیسز ٹریبیونل میں لے آئیں ۔

جناب والا! اس کے بعد اس تیسری خواندگی میں جب حاجی محمد سیف اللہ خان اور سید تابش الوری صاحب تقریر کر رہے تھے تو ایک چیز جو مجھے strike ہوئی ہے وہ یہ کہ ہم نے اس ٹریبیونل کے چیئرمین کے لیے ہائی کورٹ کے سرونگ جج صاحب کو ریٹائرڈ جج کو اور کسی ایسے شخص کو جو جج بننے کا اہل ہو ان کا یہ معیار مقرر کیا ہے لیکن جہاں تک ریٹائرڈ جج کا تعلق ہے مجھے اب خیال آ رہا ہے کہ اس کی تقرری ہو ہی نہیں سکتی اس لیے کہ اس قانون میں چیئرمین کی ہم نے عمر 62 سال رکھ دی ہے اور کوئی جج 62 سال کی عمر سے پہلے ریٹائر نہیں ہوتا ۔ تو

میں اپنے دوستوں کو یہ پیشکش کرتا ہوں کہ اب اگر وہ چاہیں تو اس سٹیج پر ترمیم لے آئیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا کہ اگر کسی ریٹائر جج کی عمر کی حد 65 سال کر دی جائے تو حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

Mr. Speaker : This is no stage.

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! ان معروضات کے ساتھ میں ایک بار پھر حزب اختلاف اور حزب اقتدار اور سپیکر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس بل کو پاس کرنے میں بڑی مدد کی ہے اور میں اپیل کرتا ہوں کہ اس کو پاس فرمایا جائے۔

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے۔

کہ دی پنجاب ایڈمنسٹریٹو ٹریبیونلز بل 1974ء
منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker : The Bill is adopted.

The House is adjourned till 9-00 a.m. to-morrow.

(اسمبلی کا اجلاس 6 جون 1974ء بروز جمعرات 9 بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہوگیا)۔

تفصیل

(بحوالہ نشان زدہ سوال نمبر 4165)

ANNEXURE No. 1

Result of School 90% or above Assembly Question No 4165

LAHORE DIVISION

Serial No.	Name of Schools	Name of Headmaster	Result of School 90% or above		
			1971	1972	1937
1.	Government Central Model School H/S Samnabad, Lahore	Mr. Rafique Ahmad, Mr. I. H. Sulemani.	,,	,,	,,
2.	Government Malik H/S Baghbanpura.	Malik Mian Muhammad.	,,	,,	,,
3.	Government Islamia H/S Lower Mall, Lahore.	Sh. Iqbal Muhammad.	,,	,,	,,
4.	Government Pilot H/S Wahdat Colony, Lahore.	Mr. Farooq Ahmed.	,,	,,	,,
5.	Government Ichhra Model H/S Lahore.	Muhammad Sharif Ch.	,,	,,	,,
6.	Government Azad Model H/S Lahore.	Mr. Afzal Salik.	,,	,,	,,
7.	Government Muslim Model H/S Lahore.	Ch. Muhammad Shaffi.	,,	,,	,,
8.	Government Central Model H/S Lower Mall, Lahore.	Muhammad Gulzar Bhatti. Ch. Nazir Ahmad.	,,	,,	,,
9.	Government Naya Madrasa H/S Ichhra, Lahore.	Qazi Sna ul Haq.	,,	,,	,,
10.	Government Rang Mahal Christian H/S Lahore.	Mr. J.W. Iqbal.	,,	,,	,,
11.	Government Muslim H/S No. 1, Lahore.	Mir. Mahmood Shoukat.	,,	,,	,,
12.	Government Model H/S Model Town, Lahore.	Ch. Abdul Razzaq.	,,	,,	,,
13.	Government Zubari Islmaia H/S, Garhishahu, Lahore.	Ch, Roshan Din Ahmad.	,,	,,	,,

14.	Government Islamia H/S Samnabad, Lahore.	Iftikhar Ahmad Khan.	"	"	"
15.	Government H/S Shahdara, Lahore.	Malik Muhammad Hasan.	"	"	"
16.	Government Watan Islamia H/S Lahore.	Mian Nazir Ahmad.	"	"	"
17.	Government Islamia H/S Multan Road Lahore.	Mr. Izhar Ahmad Qureshi.	"	"	"
18.	Government H/S Kasur.	Syed Ali Akhtar Zaidi.	"	"	"
19.	Tanveer Islamia Girls High School, Dhrampura.	Tanveer Hamid.	"	"	"
20.	Islamia G. High School Lahore Cantt	Mrs. S. Bhatti	"	"	"
21.	Muslim G. High School, Lahore Cantt.	Azra Sultana.	"	"	"
22.	Islamia G High School, Dhrampura.	Mrs. Saleem.	"	"	"
23	Islamia G. High School Baghbanpura, Lahore.	Zarina on leave Batool Acting H. M.	"	"	"
24.	Zanana Muslim G High School Lahore.	Saeeda Begum.	"	"	"
25.	Apwa Girls High School G.O.R.I. Lahore.	Miss Ishrat Butt.	"	"	"
26.	Dar un Niswan Girls High School 65 Jail Road, Lahore	Mrs. Munawar Malik.	"	"	"
27.	City Girls High School Nisbat Road, Lahore.	Miss. Durre Sahhwar.	"	"	"
28.	Fatima Girls High School 2-Fane Road, Lahore.	Mrs. Saeeda Nazi.	"	"	"
29.	Islamia Girls High School Ichhra, Lahore.	Miss. N. Qureshi.	"	"	"
30.	Juice Harrison Girls High School Waris Road, Lahore.	Mrs. P. Peters.	"	"	"
31.	Model Girls High School Mozang, Lahore.	Miss Khalida Kokab.	"	"	"
32.	Government Girls High School Ferozepur Road, Lahore.	Miss. Hussain.	"	"	"
33.	Pilot Secondary School Wahdat Colony, Lahore.	Mrs. Zarif.	"	"	"
34.	G. Girls High School Kahna Nau.	Miss. Hashmi.	"	"	"
35.	Model Girls High School Model Town, Lahore.	Mrs. Zahoor.	"	"	"
36.	Modern Girls High School, Moghalpura, Lahore.	Sughra Bogum.	"	"	"

37.	Model Girls High School Moghalpura, Lahore.	Perwiz Saeeda.	,,	,,	,,
38.	Millat Girls High School Moghalpura, Lahore.	Najma Parwin.	,,	,,	,,
39.	Rafia Aam Girls High School Mozang, Lahore.	Mrs. Nazli.	,,	,,	,,
40.	Yasmin Girls High School Moghalpura, Lahore.	Sughra Naheed.	,,	,,	,,
41.	Z,N. Girls High School, Rehmanpura, Lahore.	Miss Qureshi.	,,	,,	,,
42.	Church Council Girls High School Qasur, Lahore.	Miss Nawab Din.	,,	,,	,,
43.	Government Comprehensive Girls High School, Wahdat Road Lahore.	Miss Shahrasi.}	,,	,,	,,
44.	Government Girls High School, Qasur, Lahore.	Miss Ishaq.	,,	,,	,,
45.	Government Girls High School, Lyllani, Lahore.	Mrs. Nusrat Bokhari.	,,	,,	,,
46.	Sanam Zar Girls High School, Samnabad, Lahore.	Miss M.B. Malik.	,,	,,	,,
47.	Saint Amie Girls High School, Samnabad, Lahore.	Miss Skindar Mirza.	,,	,,	,,
48.	Tariq Model Girls High School, Samnabad, Lahore.	Miss Sajida Sultana.	,,	,,	,,
49.	Progressive Girls High School, Beadon Road Lahore.	Miss Anees.	,,	,,	,,
50.	G. Girls High School, Samnabad Lahore.	Miss R. Shafi.	,,	,,	,,
51.	Batala Islamia Girls High School, Nicholson Road, Lahore.	Mrs. S.A. Wahid.	,,	,,	,,
52.	Kinnaird Girls High School, Empress Road, Lahore,	Miss Z.K. Zaman.	,,	,,	,,
53.	Kashmir Girls High School, Shalimar Town, Lahore.	Miss Shaishta Qazi.	,,	,,	,,

54.	Modern Girls High School, Qila Gujjar Singh, Lahore.	Miss Razia Sheikh.	,,	,,	,,
55.	Pak Model Girls High School, Sultanpura, Lahore.	Miss Roshan Ara.	,,	,,	,,
56.	Victory Girls High Schools Mecleod Road, Lahore.	Mrs. Farhat Ara.	,,	,,	,,
57.	Government Girls High School, Shadbagh, Lahore.	Mrs. Asif.	,,	,,	,,
58.	Asifa New Model Girls High School, Saidmitha Bazar, Lahore.	Mrs. Sabiha Muhammad Ali.	,,	,,	,,
59.	Anarkali Girls High School, Dhanni Ram Road, Lahore.	Mrs. R. Qureshi B. Ed.	,,	,,	,,
60.	Dinatual Muslmeen Girls High School, Koocha Chabak Sawaran, Lahore.	Miss Z. Malik, B.B.T.	,,	,,	,,
61.	Islamia Mukkaram Girls High School, Multan Road, Lahore.	Mrs. Mahmooda Afzal.	,,	,,	,,
62.	Muslim Model Girls High School, Chouk Jhanda.	Miss Hajra Roohi.	,,	,,	,,
63.	Qazil Bash Girls High School, Inside Mochi Gate Lahore.	Miss J Khan, B. B. Ed.	,,	,,	,,
64.	Rehman Girls High School, Nawankot Lahore.	Shafqat, M. A. B. Ed.	,,	,,	,,
65.	Tehzeebul Banat. Girls High School, Takya Sadhuan.	Miss Parvin Qamar Khan.	,,	,,	,,
66.	Muhammadia Girls High School, Mohni Road, Lahore.	Miss Fozia, M.B. Ed.	,,	,,	,,
67.	Government Girls High School, Ravi Road, Lahore.	Mrs. Anayatullah.	,,	,,	,,
68.	Government Girls High School, Chaburji, Lahore.	Mrs. Zubair.	,,	,,	,,
69.	Victoria G. Girls High School, Lahore.	Mrs. Asar.	,,	,,	,,
70.	Madarsa tul Banat High School, Missri Shah. Lahore.	Mrs. Attiya Khanum Alvi.	,,	,,	,,

تفصیل

71.	Fatima Girls High School, Missri Shah, Lahore.	Mrs. Z. Bhatti.	"	"	"
72.	Model Girls High School, Shadbagh, Lahore.	Iffat Ara.	"	"	"
73.	Pak Standard High School, Shadbagh, Lahore	Mrs. Rashida Rauf.	"	"	"
74.	Model Girls High School, Dabbi Bazzar Lahore.	Miss Azra Khan.	"	"	"
75.	Formen High School, Shahalam Lahore.	Mrs. A.P. Gill.	"	"	"
76.	Al Qureshi Girls High School, Rang Mahal, Lahore.	Tauseef Nasim Qureshi	"	"	"
77	Madarsa tul Banat, 15 Lake Road, Lahore.	Mrs. Ronaq Sharif.	"	"	"
78.	Sh. Sardar Muhammad Girls High School, Ghari Shahu, (Allama Iqbal Road Lahore).	Miss Roshan Ara.	"	"	"
79.	Chughtai Girls High School Ghari Shahu, Lahore.	Mrs. Zubeeda Chughtai.	"	"	"
80.	Islamia Girls High School Brandreth Road, Lahore.	Mrs. Latif.	"	"	"
81.	Saeeda Butt Girls High School Chamber Road, Lahore.	Shagufta Parvin.	"	"	"
82.	Chiragh Girls High School Baghbanpura, Lahore.	Mrs Safia.	"	"	"
83.	Muslim Girls High School Baghbanpura, Lahore.	Jehan Ara Bokhari.	"	"	"
84.	Muslim Girls High School Edward Road, Lahore.	Miss Shakira Khan.	"	"	"
85.	Rehmania Girls High School Lahore.	Isa Shaista Sh.	"	"	"

SARGODHA DIVION

86.	Government High School Jhang.	Iqbal Ahmad Ch.	"	"	"
87.	M.B. High School Jhang City.	M. Safdar Hussain	"	"	"
88.	Government High School Baljan.	M. Muhammad Bakhsh.	"	"	"
89.	-do- 175/Jhang.	Umar Hayat.	"	"	"
90.	-do- Chiniot.	Akram-ul-Haq.	"	"	"
91.	Government Islah High School Chiniot.	Ch. Bashir Ahmed.	"	"	"

92.	Government High School 255/G.B.		Ch. Allah Bakhsh.	,,	,,	,,
93.	-do-	Garh Mareja	Khuda Bakhsh.	,,	,,	,,
94.	Government Corp. High School Jhang.		Maqsood Ahmed.	,,	,,	,,
95.	Government High School Kot Shakir.		Haq Nawaz.	,,	,,	,,
96.	-do-	14/JB.	Maher Akbar Ali.	,,	,,	,,
97.	T.I. High School Rabwah.		Malik Habib ur Rehman.	,,	,,	,,
98.	Government High School Makarwal.		Barkat Ali.	,,	,,	,,
99.	C.T.T.M. High School Bhakkar.		Ghulam Hussain.	,,	,,	,,
100.	Central Model High School Mianwali.		Sh. Rashid Ahmed.	,,	,,	,,
101.	Government High School Piplan.		Muhammad Hanif.	,,	,,	,,
102.	-do-	Daud Khel.	Anwar Ali.	,,	,,	,,
103.	Shamsh-ul-Islam High School Sial Sharif.		Muhammad Yaqub.	,,	,,	,,
104.	Government High School 40/S.B.		Ch. Atta Ullah.	,,	,,	,,
105.	-do-	Hadali.	Abdul Ghafar.	,,	,,	,,
106.	-do-	Jhawarian.	Muhammad Anwar.	,,	,,	,,
107.	-do-	Phularwan.	Muhammad Bashir.	,,	,,	,,
108.	-do-	Noor Pur Thal.	Murid Hussain.	,,	,,	,,
109.	-do-	104/NB.	Fazal Hussain.	,,	,,	,,
110.	-do.	Kot Moman.	Sultan Ahmad.	,,	,,	,,
111.	-do-	Gondal.	Ch. Bashir Ahmad.	,,	,,	,,
112.	-do-	Baghtanwala.	Masha Allah	,,	,,	,,
113.	-do-	198/GB.	Rana Muhammad Shafi.	,,	,,	,,
114.	-do-	72 GB.	Rana Muhammad Shafi.	,,	,,	,,
115.	-do-	41/JB.	Muhammad Shafi.	,,	,,	,,
116.	-do-	Sandilianwali.	M. Lal Khan.	,,	,,	,,
117.	-do-	Khurrianwala.	Muhammad Riaz.	,,	,,	,,
118.	Crescent Model High Scoool Lyallpur.		Mian Muhammad Ali.	,,	,,	,,
119.	Isl : S. S. Toba Tek Singh.		Ahmad Sawar Khalid.	,,	,,	,,
120.	L O M. Model School Sargodha Road, Lyallpur		Ch. Abdul Hamid.	,,	,,	,,
121.	Government High School 452/GB.		Masttey Khan.	,,	,,	,,
122.	Government Rehmania High School Lyallpur.		Mahmood ul Hassan Qazi.	,,	,,	,,
123.	Government Islamia High School Gatti		Ch. Barkat Ali.	,,	,,	,,
124.	Government High School Satiana.		Bahadar Ali Gill.	,,	,,	,,
125.	-do-	310/GB.	Hamid Ahmad.		,,	,,

تفصیل

126.	Jamia Sadiqa High School Ghationa.	Khan Ghulam Muhammad.	,,	,,	,,
127.	St. Albert High School Rajana.	M. Muhammad Yousaf.	,,	,,	,,
129.	Islamia High School Rajana.	Sufi Abdul Sattar.	,,	,,	,,
129.	Government Tech. High School Lyallpur.	Kh. Masood Ahmad.	,,	,,	,,
130.	Tariq Islamia High School 254/RB.	Ch. Muhammad Shafi.	,,	,,	,,
131.	Government High School Pacca Ana.	Abdul Ghafoor.	,,	,,	,,
132.	-do- Summundri.	Abdul Hamid.	,,	,,	,,
133.	City Muslim High School Lyallpur.	Kh. Mahmood ul Hassan	,,	,,	,,
134.	Government Sabria High School Lyallpur No. 1	Mian Masood Ul Haq.	,,	,,	,,
135.	Government High School 509/JB.	Sufi Muhammad Abdullah.	,,	,,	,,
136.	Government High School 178/GB.	Abdul Sattar.	,,	,,	,,
137.	Pakistan Model High School Lyallpur.	Namat Ali.	,,	,,	,,
138.	M.C. High School Kamalia.	Muhammad Rafiq.	,,	,,	,,
139.	Islamia High School Gojra.	Noor Muhammad.	,,	,,	,,
140.	M.C. High School Lyallpur.	Talib Hussain.	,,	,,	,,
141.	M.C. High School Tandlianwala.	Muhammad Shah.	,,	,,	,,
142.	Government Girls High School No. 2 Lyallpur.	Sarwari Fazal.	,,	,,	,,
143.	Government Girls High School 242/RB.	Anwari Fazal.	,,	,,	,,
144.	Government Comp. High School Lyallpur.	Hamida Akhtar.	,,	,,	,,
145.	Government Girls High School Samundri.	A.H. Abdullah.	,,	,,	,,
146.	-do- Pir Mahal.	Razia Begum.	,,	,,	,,
147.	-do- Gojra.	Miss Hassan	,,	,,	,,
148.	Darshah-e-Azim Girls High School Lyallpur.	Mrs Saeeda Sharif.	,,	,,	,,
149.	Koh-e-Noor Government Girls High School Lyallpur	Miss N. Bashir.	,,	,,	,,
150.	Millat Girls High School Bhera.	J.M. Hussain.	,,	,,	,,
151.	-do- Gojra.	Miss Iqbal Akhtar.	,,	,,	,,
152.	-do- Jauharabad.	Miss Manzoor Fatima.	,,	,,	,,
153.	-do- Khushab.	Miss Surriya Anyat.	,,	,,	,,
154.	-do- Shahpur Sadar.	Mrs. S.N. Naqvi.	,,	,,	,,
155.	Islamia Girls High School 29/SB.	Miss Amina Begum.	,,	,,	,,

156.	Government Girls High School	M/Wali.	Miss Wazir Niazi.	,,	,,	,,
157.	-do-	Isa Khel.	Miss Naseem.	,,	,,	,,
158.	-do-	Jhang.	G.F. Sial.	,,	,,	,,
159.	-do-	145/JB.	Sakina Shah.	,,	,,	,,
160.	Nusrat Girls High School	Rabwah.	Masooda Bashir.	,,	,,	,,
161.	Government Comp. High School	Jim.	Ch. Shaukat Ali	,,	,,	,,
162.	Government High School	P.D. Khan.	Abdur Rehman	,,	,,	,,
163.	Saigol Model High School	Saigol-abad.	Abdul Latif Mirza	,,	,,	,,
164.	Government High School	Chakri.	Hafiz Abdur Rehman	,,	,,	,,
165.	Government High School	Kalas.	S. Iftikhar Ali Shah	,,	,,	,,
166.	Government High School	Mulhal Mughlan.	Mr. Bashir Hussain	,,	,,	,,
167.	Government High School	Kala Gujran.	Pir Salahuddin.	,,	,,	,,
168.	Municial Islamia High School	Jim.	Ch. Muhammad Sadiq	,,	,,	,,
169.	Government High Schools	Nila.	Farman Ali	,,	,,	,,
170.	Government High School	Rohtas.	Ghulam Rabbani	,,	,,	,,
171.	Government High SchoolHasola.		Malik Muhammad Nawaz	,,	,,	,,
172.	Sir Syed High School	Mohna.	Ch. Ahmad Hussain	,,	,,	,,
173.	Government High School	Rupwal.	Q. Mahbub Ghulam	,,	,,	,,
174.	Sir Syed High School	Ktas.	Muhammad Aslam Khan	,,	,,	,,
175.	Government High School	Khanpur.	Fakharul Nasim	,,	,,	,,
176.	Government High School	angoi.	S. Nasir Hussain Rizvi	,,	,,	,,
177.	Government Girls, High School	Chakwal.	Miss Sarfraz Ghauri	,,	,,	,,
178.	Government High	D/Jalip.	Miss Qamar Farooqi	,,	,,	,,
179.	Government High School Girls High School Mandi Bahauddin.		Mrs. Mumtaz Cheema	,,	,,	,,
180.	Government High School	Chakwal.	Ch. Nazar Hussain Minhas	,,	,,	,,
181.	Government High School	Tamman.	Ghulam Haider Niazi	,,	,,	,,
182.	Government High School	Talagung.	Mrs. F. Jalil, Miss S. J. Hasaan	,,	,,	,,
183.	Government High School	Dhurnal.	M. Mushtaq Bashir	,,	,,	,,
184.	Government High School	Chhab.	M. Adam Khan Saghry	,,	,,	,,
185.	Government High School	Makhad.	Mr. Sher Muhammad	,,	,,	,,
186.	Government High School	Shadi.	Muhammad Jan	,,	,,	,,
187.	Government Girls High School	Hazro.	Miss Waheeda Aziz	,,	,,	,,

188.	Government Girls High School Campbellpur.	Mrs. B. Rauf	,,	,,	,,
189.	-do- Hassanabdal.	Zohra Iqbal	,,	,,	,,
190.	Government High School Murree Rd, RWP.	Kh. Obidur Rehman	,,	,,	,,
191.	Government High School Basal.	Muhammad Iqbal	,,	,,	,,
192.	Madrassa-i-Millat Islamia Satellite Town, Rwp.	M. Abdul Jabbar Ghazi Ahmad Ferqan Chazi	,,	,,	,,
193.	Government Islamia High School Ratta Amral.	Muhammad Ishaq	,,	,,	,,
			,,	,,	,,
194.	Kohi-Noor Colony High School Rwp.	M.R. Roy, S. Khushnood Husain	,,	,,	,,
195.	Kohi-Ndor High School (G) Colony, Rawalpindi.	Mrs. Muzaffari Qurashi	,,	,,	,,
196.	Sr. Cathrine High School Aziz Bhatti Road Rawalpindi.	S.R. Mary Johon	,,	,,	,,
197.	Model High School Saddar, Rawalpindi.	Q. Razaur Rehman	,,	,,	,,
198.	Government Girls High School Tench Bhatta.	Mrs. Sadaqay Qayum	,,	,,	,,
199.	Government High School Qazian.	Muhammad Afzal	,,	,,	,,
200.	Government Girls High School Sagri.	Miss Z. Manzoor	,,	,,	,,
201.	Government High School Jatli.	Zafar Ahmad	,,	,,	,,
202.	Government High School Kuri.	R. Bashir Amad	,,	,,	,,

MULTAN DIVISION.

203.	Government High School Taunsa.	Mr. Atta Muhammad Sikhani	,,	,,	,,
		Mr. Muhammad Sadiq	,,	,,	,,
204.	-do- No. 1 D.G. Khan.	Mr. Atta Muhammad Qaisrani	,,	,,	,,
		Mr. Abdullah Khan	,,	,,	,,
205.	-do- Nutkani.	Mr. Ghulam Muhammad	,,	,,	,,
206.	Government Girls High School R/Pur.	Miss Rahmat Jahan Bhatti	,,	,,	,,
		Miss Razia Tahreem	,,	,,	,,
207.	-do- Jampur.	Miss Waseem Latif.	,,	,,	,,
208.	Government High School R/Pur.				
209.	M.C. High School D.G. Khan.	Mr. Karim Nawaz Khan	,,	,,	,,
210.	Government Girls High School D.G. Khan.	Mrs. Tufail	,,	,,	,,
211.	Government Girls High School Taunsa.	Mrs. R. Saeed Khan	,,	,,	,,

212.	Government High School Kot Sultan.	Haq Nawaz	"	"	"
213.	Government Comp. H.S M/Garh.	Hafeez Ullah Makhdoom	"	"	"
214.	M.C. High School Vehari.	Sardar Muhammad	"	"	"
215.	Government Pilot S.C. Multan.	Abdul Malik	"	"	"
216.	Government High School Melsi.	M. Manzoor Hussain	"	"	
217.	Government High School Dakota	Mr. Jan Muhammad	"	"	
218.	Government High School Matotali.	Mr. Jadi Shah	"	"	"
219.	Government Islamia High School Haram Gate Multan.	Mr. Allah Bukhsh	"	"	"
220.	Government High School Kabirwala.	Mr. Muhammad Aimal	"	"	"
221.	Goverament High School Qadir Puran	Mr. Shabbir Amad	"	"	"
		Mr. Zahur Ahmad	"	"	"
222.	Government Com. High School Multan	Mr. Mian Muhammad Sharif	"	"	"
		Mr. Mukhtar Ahmad Sh.	"	"	"
223.	Government Islamia High School Khanewal	Malik Abdul Rehman	"	"	"
224.	Millat High School Multan	Haji Muhammad	"	"	"
225.	Government High School Garaa Marh	Mr. Muhammad Hussain	"	"	"
226.	Government Girls Islamia High School, Dolat Gate Multan.	Miss Hasan Ara	"	"	"
227.	Government High School Jallah Jeem	Mr. Lal Muhammad	"	"	"
228.	Government High School Tibba Sultan.	Mr. Faiz Muhammad	"	"	"
229.	Government Model High School Multan	Mr. Rab Nawaz	"	"	"
230.	Government High School Kot Mela Ram	Mr. Ali Muhammad Khan	"	"	"
231.	Government Girls High School Mailsi	Miss Aisha Ismit	"	"	"
		Mrs. A.A, Khan	"	"	"
232.	M.B Girls High School Chah Borawala	Mst. Jannat Khatoon	"	"	"
233.	C B. Girls High School Multan Cantt.	Mst. Rashida Akhtar	"	"	"
234.	M.B. Iqbal Girls High School Multan	Mst. Rizia Zafar	"	"	"
235.	Government High School Jaggu Wala	Mr. Abdul Majeed	"	"	"
236.	Government Noor Jahan Girls High School, Ismail Abad Multan.	Mrs. Ahmad	"	"	"
237.	Government G. Sacerd Heart High School	Miss K.D. Soza	"	"	"
238.	Government Muslim High School Multan	Miss Nizami	"	"	"

تفصیل

239.	Government Methodist Girls High School Standahad Multan	Miss M.H. Micle	,,	,,	,,	
240.	Ahmad Khan Kharal Girls High School Sadar Gugera	Ch. Nazir Ahmad	,,	,,		,,
241.	Government Sutlej High School Okara	Qazi Abdul Hakim	,,	,,		,,
242.	Government Islamia High School City Okara	Ch. Umar Din	,,	,,		,,
243.	Government G. Pilot S. S. Sahiwal	F. Saich Muhammad	,,	,,		,,
244.	Government Girls High School Havcli	Miss Rashida Bebum	,,	,,		,,
245.	-do- Pak Patan	A. Mahmood	,,	,,		,,
246.	Government Comp. High School Sahiwal	Mufti Saeed Ahmad	,,	,,		,,
247.	M.C. Girls High School Ghalla Mandi Sahiwal	Mrs. Safoors Shabbir	,,	,,		,,
238.	Government High School Sheikh Fazal	M.S. Shahid	,,	,,		,,
249.	-do- 40/3.R	Mr. Muhammad Ishaq	,,	,,		,,
250.	-do- 8/11.L	Mr. Muhammad Jaffar	,,	,,		,,
251.	Government Girls High School Hujra	Mrs. Farukh Saeed	,,	,,		,,
522.	Government Banat-ul-Islam High School	Miss Shahnaz Khan	,,	,,		,,
253.	M.C. High School Okara		,,	,,		,,

BAHAWALPUR DIVISION

254.	Government Comp. High School Bahawalangar	Ch. Ghulam Qadir	,,	,,		,,
255.	Government High School Chak 146/6R Bahawalnagar.	Mirza Abdul Aziz				
256.	Government High School No. 54/F (BWN)	Mr. Muhammad Arif	,,	,,		,,
		Mr. Agha Sikendar Mehdi	,,	,,		,,
257.	Government High School Haroonabad	Mrs. Fal Dad	,,	,,		,,
		Miss Najima Prizada	,,	,,		,,

258.	Qaid-i-Millat High School (BWN)		Abdul Jabbar,	,,	,,	,,
259.	Government High School Khairpur Tamewali.		Ghulam Yasin Khan	,,	,,	,,
260.	Government Girls High Hasilpur		Miss Amtul Aziz Ch.	,,	,,	,,
			Khalida Khanum Durrani	,,	,,	,,
261.	Government Junior Model School (BWP)		Miss. I.S. Khan	,,	,,	,,
262.	Government High School Chak No. 188/M.		Q. Muhammad Bashir Ahmed	,,	,	
262.	Government High School Chak No. 172/P.		Muhammad Amin Bhatti	,,		
364.	Government Tamir-i-Millat High School Rahim Yar Khan.		Ch. Sultan Mahmood	,,	,,	,,
265.	Government Cop. High School	R.Y. Khan	Manzor Ahmed Nizami	,,	,,	,,
266.	-do-	Umarwadadashti	M. Jan Muhammad	,,	,,	,,
267.	-do-	Khanbala	Abdul Qayyum	,,	,,	,,
268.	-do-	Liaqatpur	Muhammad Bakhash Sial	,,	,,	,,
269.	-do-	Feroze.	Khuda Bakhsh Khan	,,	,,	,,
270.	-do-	Khanpur	Muhammad Mujtaba Ashraf	,,	,,	,,
271.	-do-	Bagobhar	Zaheer Ahmad	,,	,,	,,
272.	-do-	Jamaldin Wali	Abdul Hameed	,,	,,	,,
273.	-do-	Tamir-i-Millat Sadiqabad	Muhammad Anwar Alvi	,,	,,	,,
274.	Government Ajmalbalbagh High School Sadiqabad.		Mushtaq Ahmed	,,	,,	,,

تفصیل

ANNEXURE No. 2

Name of Colleges who have showed their results 90% or above in 1971, 1972 and 1973

Serial No.	Name of Colleges	Name of Principal	1971	1972	1973
		LAHORE DIVISION			
1.	Government College of Physical Education, Lahore.	Bashir Ahmad Chaudhry Khalid Mahmood Qureshi	,,	,,	,,
		SARGODHA DIVISION			
		Nil			
		RAWALPINDI DIVISION			
		Nil			
		MULTAN			
2.	Government College for Women, D.G, Khan	Miss. R. S. Qureshi	,,	,,	,,
3.	Government College, D. G. Khan	M. Saad Akhtar	,,	,,	,,
		BAHAWALPUR DIIVSION			
4.	Government College for Elementary, Bahawalpur.	Malik Abdul Aziz			

ANNEXURE No. 3

Colleges who have showed the Result 40% or less

Serial No.	Name of College	Name of Principal	1971	1972	1973
		LAHORE DIVISION			
1.	Ilama Iqbal College, Sialkot	Mr. Asghar Sodai	,,	,,	,,
2.	Islamia College Lahore Cantt.	Mr. Muhammad Yousaf Mr. Riaz Hussain	,,	,,	,,
3.	Islamia College, Narowal	Mr. Abdul Bari	,,	,,	,,
4.	Murray College, Sialkot	...	,,	,,	,,
5.	Jinnah Islamia College, Sialkot	Ch. Abdur Rashid	,,	,,	,,
6.	Diyal Singh College, Lahore	Mr. Ghulam Yasin Khan Mr. Munir Ahmad Khan	,,	,,	,,
7.	Islamia College, Kasoor	Mr. Waqar Ahmad	,,	,,	,,
8.	Government College, Ravi Road, Lahore	...	,,	,,	,,
9.	Government College, Gujranwala	Mr. Ghulam Sadiq Mr. Manzoor Ul Haq	,,	,,	,,
10.	Government College, Shakar Garh	Hafiz Muhammad Jamil Mr. Anis Ahmad	,,	,,	,,
11.	Islamia College, Baghbanpura	Mr. Muhammad Usman	,,	,,	,,
12.	Islamia College, Gujranwala	Mr. Abdul Hameed Kh Nazir Ahmad	,,	,,	,,
13.	Islamia College, Ravi Road, Lahore.	Mr. M.H. Haider	,,	,,	,,
14.	Hashmi Memorial College, Lahore	Mr. Hashmat Ali Khan Mr. Zaka Ullah	,,	,,	,,
15.	District Council College, Daska	Mr. Bashir Ahmad Riaz	,,	,,	,,
16.	M. C. College, Wazir Abad	...	,,	,,	,,
17.	Islamia College, Bado Malhi	Mr. S. F. Chughtai	,,	,,	,,
18.	M. C. College, Hafiz Abad	Mr. Sheikh Mahmood Ahmad	,,	,,	,,

تفصیل

1663

19.	Shah Hussain College, Lahore	Prof. Manzoor	,,	,,	,,
20.	Model College, (Boys) Model Town, Lahore	...	,,	,,	,,
21.	Government Girls College, Cop. Road, Lahore	Miss. Kaka Khalil	,,	,,	,,
22.	Islamia Girls College, Lahore Cantt.	Miss. K. Qureshi	,,	,,	,,
23.	Apwa College, Lahore	Miss. S. Sharif	,,	,,	,,
24.	Government College, Pattoki	Malik Wazir Ali Sabir	,,	,,	,,
25.	Government College, Wahdat Road, Lahore	Mr. Rrfiq Mahmood	,,	,,	,,
		Hafiz Manzoor Ul Haq	,,	,,	,,
26.	Guru Nanak College, Nankan Sahib	Mian Abul Ghani	,,	,,	,,
		Mr. Muhammad Zafar	,,	,,	,,
27.	Islamia College, Gujranwala	Mr. A. K. Qadir	,,	,,	,,
		Mr. A. H. Irfan	,,	,,	,,
28	Islamia College, Sangla Hill	Kh. Nazir Ahmad	,,	,,	,,
		Kh. Khurshid Ahmad	,,	,,	,,
		SARGODHA DIVISION			
29.	Government College, Sargodha	Capt. M. R. Toosi	,,	,,	,,
		Hafiz Manzoor Ul Haq Usmani	,,	,,	,,
30.	Government College, Jauhar Abad	Prof. Ghulam Jilani Asghar	,,	,,	,,
		Do.	,,	,,	,,
31.	Government Collge, Bhalwal	Dr. Iftikhar Ahmad	,,	,,	,,
32.	Government College, Mianwali	Ch. Muhammad Tufail	,,	,,	,,
33.	Government Oollege, Bhakkar	Prof. Rafi Ullah Khan	,,	,,	,,
34.	Government College, Jhang	Prof. Mukhtar Mahmood Qureshi	,,	,,	,,
		Syed Abdul Wahid Baqi	,,	,,	,,

تفصیل

35.	Government College, Shorkot	Prof. Feroz Hussain	,,	,,	,,
36.	Government College, Lyallpur	Prof. Mukhtar Mahmood Qureshi	,,	,,	,,
		Mr. Munir Ahmad Chaudhry	,,	,,	,,
37.	Government Inter College, Lyallpur	Do.	,,	,,	,,
38.	Government College, Gojra	S. Iqbal Hussain Zaidi	,,	,,	,,
39.	Government Inter College, Summndary	Kh. Karamat Hussain	,,	,,	,,
		Prof. Munir Qureshi	,,	,,	,,
40.	Government College, Jaranwala	Mr. Nazir Ahmad Awan	,,	,,	,,
41.	Government College for Women, Sargodha	Mrs. Razia Noor Muhammad	,,	,,	,,
		Vacant Miss. A. A. Karim	,,	,,	,,
42.	Government College for Women, Mianwali	Miss. S. Hameed	,,	,,	,,
43.	Government College for Women, Lyallpur	Miss. S.S.M. Fazil	,,	,,	,,
44.	Government College for Women, Jhang	Mrs. L. A. Wahid	,,	,,	,,
45.	Government Ambala Muslim College	Mr. Muhammad Yasin	,,	,,	,,
		Mr. Mohammad Yasin Khan Rafiat Ullah Hafiz			
46	Government Prem Satti Trust Inter College, Kamalia	Mr. Muhammad Amin Butt	,,	,,	,,
		Do.	,,	,,	,,
47.	Government Ghazali Inter College, Jhang	Do.	,,	,,	,,
48	Government Islamia College, Lyallpur	Mr. Khurshid Mahmmad Jauhar	,,	,,	,,
		Syed Majid Ali	,,	,,	,,
49.	Government Islamia Inter College, Momammadi Sharif Jhang	Do.			
		Do.			
		Ch. Barkat Ali Shamim	,,	,,	,,
50.	Government Millat Inter College, Lyallpur	Do.			
		Do.			
		Mr. Saeed Khan	,,	,,	,,
51.	Government Islamia Inter College, 41/JB	Do.			
		Ch. Muhammad Shafi	,,	,,	,,
		Do.			

52.	Government Islamia College, Chiniot	Mr. Hamed Ali Shah Do.	,,	,,	,,
53	Government M. C. College, Toba Tek Singh	Mian Sana Ullah	,,	,,	,,
		RAWALPINDI DIVISION			
54.	Government College, Jhelum	Prof. Muhammad Ziaullah Sheikh	,,	,,	,,
55.	Government Inter College, Pind Dadan Khan	Prof. MohammadAzhar	,,	,,	,,
		MULTAN DIVISION			
56.	Government College, D. G. Khan	Prof. Saeed Akhtar	,,	,,	,,
57.	Government Inter College, Rajanpur	Prof. S. Ali Ahmed	,,	,,	,,
		BAHAWALPUR DIVISION			
58.	Government College for Women, Bahawalpur	Mrs. Mahmooda Hashmi Begum Suriya Hussain Malik	,,	,,	,,
59.	Government Inter College, Bahawalpur	Prof. Syed Rehmat Ullah	,,	,,	,,
60.	Government College, Bahawalnagar	S. Muhammad Baqir Haji NiamatAli	,,	,,	,,
61.	Coveanment College, Chishtian	Rais Ahmed Sadiqi M. N. Saleemi	,,	,,	,,
62.	Government College Rahimyar Khan	Dr. Ikram Butt Prof. S. M. Ashraf Ali	,,	,,	,,
63.	Government College for Women, Rahim Khan	Mrs. D. N. Iqbal Miss. K. Ulfat	,,	,,	,,
64.	Government Inter College, Liaqatpur	Mr F. B. Zar S. Rehmat Ullah Qazi Abdur Rehman	,,	,,	,,

ANNEXURE No. 4

Result of Schools 40% or Less

Serial No.	Name of Schools	Name of Headmaster	Result of School 90% or above 1971	1972	1973
		LAHORE DIVISION			
1.	Government Muslim High School Chah Miran Lahore	Muhammad Hanif	,,	,,	,,
2.	Hatim High School, Kumharpura	Muhammad Iqbal Khan	,,	,,	,,
3.	Millat High School Moghel pura	Noor Muhammad Mumtaz	,,	,,	,,
4.	Community High School Noor Shah Road, Lahore	Shamshir Khan, Mujahid	,,	,,	,,
5.	Muslim Union High School Multan Road, Lahore	Hussain	,,	,,	,,
6.	Kashir High School Shalimar Town, Lahore	Mr. Abdul Rashid Qayyum	,,	,,	,,
7.	Ludhiana Public High School, Sham Nagar, Lahore	A. D. Nisar Chaudhry	,,	,,	,,
8.	Farooqi Islamia High School Baghbanpura, Lahore	S. Asghar Zaidi	,,	,,	,,
9.	Government Azad Muslim High School, Sham Nagar, Lahore	Ch. Muhammad Zubaid Ch. Fateh Zubaib	,,	,,	,,
10.	Government Public Model High School, Shah Alam Market, Lahore	Mulazam Hussain Akhtar	,,	,,	,,
11.	Aziz Ul Islam High School Railway Road, Lahore.	Sardar Khan	,,	,,	,,
12.	Pakistan Model High School Rehman, pura, Lahore.	Mian Saeed Ahmad	,,	,,	,,
13.	Islamia High School, Mohni Raad	Mr. S. Najam	,,	,,	,,
14.	Habib High School Lahore Cantt.	Babu Muhammad Din Khan Habib Ullah	,,	,,	,,
15.	Public Model High School Ravi Road	Sar Mnhammad Zaigham Iftikhar Yaqoob	,,	,,	,,

تفصیل

1667

16.	M. B. High School No. 2 Hafizabad (Gujranwala)	Ch. Nazir Muhammad			
17.	Muslim Model High School Shakar Garh (Sialkot)	Qazi Jalal Ud Din	"	"	"
18.	Government Islamia High School Dudho Chak.	Abdur Rashid	"	"	"
19.	Government National Secondary School Narowal.	Ghulam Nabi	"	"	"
20.	Government Kashmir High School Kotli Faqir Chand	Muhamman Iqbal	"	"	"
21.	Government Tariq High School Sheikhupura	Ala Ud Din Bhatti	"	"	"
		SAGOMHA DIVISION			
22.	Sargodha Muslim High School Jhang	Shabir Hussain			
23.	Government High School, Mianwali	Fiaz Hussain Shah	"	"	"
24.	Government High School, Musa Khel	Muhammad Ibrahim	"	"	"
25.	Do. Tibi Sar	Ghulam Rasool	"	"	"
26.	Do. Kundian	K. B. Malik	"	"	"
27.	Do. Mocha	Ghulam Muhammad	"	"	"
28.	Do. Kalur Kot	Abdul Ghafoor	"	"	"
29.	Do. Chakrala	Ikram Ullah	"	"	"
30.	Islamia High School, Bhera	Muhammad Sharif	"	"	"
31.	Government High School, Khurs	Khuda Yar	"	"	"
32.	Iqbal High School, Sargodha	Ch. Bashir Ahmad	"	"	"
33.	Government High Ssbool, Dherma	Abu Muhammad	"	"	"
34.	Khalaqia High School, Sargodha	Ghulam Khaliq	"	"	"
35	Covernment Sobhania High School, 408/JB	Maqbool Ahmad	"	"	"
36	Jamia Chishtia High School, Lyallpur	Qasim Ali Shah	"	"	"
37.	Government Latif High School, T.T. Singh	Muhammad Sharif	"	"	"
38.	Millat Islamia High School, G. Mohd Abad	Nazir Ahmad	"	"	"
39.	Government High School, Chak Jhumra	Bashir Ahmad	"	"	"
40.	Muslim High School, Janiwala	Ghulam Sarwar	"	"	"
41.	Mun-ul-Islam, High School, Thekriwala	Allah Bakhsh	"	"	"
42.	Jauhar Public High School, Lyallpur	Ch. Muhamm2d Irshad	"	"	"
43	Bashir Girls High School, Jhang	Mrs. Shaukat Ara	"	"	"

44.	Islamia Girls High School, 29/SB	Mrs. Amina Begum	,,	,,	,,
45.	Iqbal Girls High School, Lyallpur	Mrs. Rahat Sultana	,,	,,	,,
		RAWALPINDI DIVISION			
46	Government High School, Dharrialajalip	M. Muhammad Ashraf Khan			
47.	Do. Khewra	M. Zahur Ud Din	,,	,,	,,
48.	Mission High School, Dhalwal	Zafar Iqbal Danial	,,	,,	,,
49.	Public High School, Pinanwal	Muhammad Ashraf	,,	,,	,,
50.	Government High School, Sohawa	Manzoor Hussain Shah	,,	,,	,,
51.	Islamia Govt. High School, Chakwal	Sher Mohd Malik	,,	,,	,,
52.	Ord. Public High School, Kaladepot	Nur, Arich Jamil	,,	,,	,,
53.	Sir Syed High School, Mona	Ch. Ahmad Hussain	,,	,,	,,
54.	Public High School, [illegible] B Din (Gujrat)	Mirza Ijaz Beg	,,	,,	,,
55.	Government Highchool, Chinji (C. pur)	Mohd. Ikram Bhatti	,,	,,	,,
56.	Do. Talagang	Safdar Ali Jafri	,,	,,	,,
57.	Do. Ghourghushti	Ch. Bashir Akhtar Sahi	,,	,,	,,
58.	Government Girls High School Fateh Jang	Sajjad Ali Naqvi	,,	,,	,,
59.	Government High School, Fatehullah	Mrs. Bilqis Mumtaz Ahmad	,,	,,	,,
60	Gilani Model Girls High School, Wah Cantt.	M. Abdul Aziz	,,	,,	,,
61.	Liaqat Girls High School Mughalabad	Roshan Ara	,,	,,	,,
62.	Government High School, Murree	Miss. Rashida Shaf	,,	,,	,,
63.	Do. Mandra	M. Gul Mhod Malik	,,	,,	,,
64.	Do. Kari	Din Mohd	,,	,,	,,
65	Do. Nara	Malik Allah Bux	,,	,,	,,
66.	Do. Khalsa Choha	R. Bashir Ahmad	,,	,,	,,
		Ch. Iqbal Mohd	,,	,,	,,
		R. Mohd Nawaz	,,	,,	,,
		MULTAN DIVISION			
67.	Government Girls High School, Jampur (D. G. Khan)	Mrs. Zahida Khalid	,,	,,	,,
68.	Government Iqbal S.S. Multan	Mr. Shamim Ahmad			
69.	Government High School Dunya Pur	Fazal Ilahi Qureshi	,,	,,	,,
70.	Government Methodist Girls High School, Shunzabad	Miss. M.H. Micle	,,	,,	,,

تفصیل

1969

71.	Government High School, 59/10 R	Ch. Wali Mohd	,,	,,	,,
72.	Do. Jalal Pur Pirwala	Mr. Mohammad Yar	,,	,,	,,
73.	Government Islamia Girls High School, D. Gate Multan	Miss. Hassan Ara	,,	,,	,,
74.	Govt. Moonlight Girls High School, Multan	Miss. Razia Qureshi	,,	,,	,,
75.	Government High School, 827/2L (Sahiwal)	Ch. Mohd. Yaqoob	,,	,,	,,
76.	Do. 269/E.B.	Mr. Abdul Majid	,,	,,	,,
77.	Do. 108/9L.	Ch. Nazir Ahmad	,,	,,	,,
78.	Government Millat High Scool Renala Khurd	Do.	,,	,,	,,
80.	Gavernment American Mission Girls High School Sahiwal	Z. Minhas	,,	,,	,,
81.	Goverament High School Military Farm, Okara	Mr. Najum Nomani	,,	,,	,,
82.	Government High School, 34/4-L Sahiwal	Mohd Abdullah	,,	,,	,,
83.	Do, 127/E.B.	Ch. Farzand Ali	,,	,,	,,
84.	Government Islamia High School, Sahiwal	Mr. Naseem Chowhan	,,	,,	,,
85.	C. M. R. High School, Okara	Mashkoor ur Rehman	,,	,,	,,
86.	Government Fareedia Faize Aam High School Chak Bedi	Rana Mohd. Idrees	,,	,,	,,
87.	Government High School, Bashir Pur	Ch. Mohd Jameel	,,	,,	,,

BAHAWALPUR DIVISION

88.	Government High School, Fort Abbas	Salhat Ali Naz	,,	,,	,,
89.	Do. Chak No. 303/HB	Gul Sarwar Khan	,,	,,	,,
		Syed Dur Mohd Shah	,,	,,	,,
90.	Do. Donga Bonga	Muhammad Yar Khan	,,	,,	,,
91.	Government Girls School Chishtian	Mrs. Haque	,,	,,	,,
92.	Government S. D. High School Bahawalpur	Abdul Razak Khan	,,	,,	,,
		Malik Muhammad Nawaz	,,	,,	,,
93.	Government High School Chak 158/P	M. Zafar Ullah Aasi	,,	,,	,,
94.	Do. Kot Samba	AbdulRehman Khan	,,	,,	,,
95.	Do. Alah Bad	Abdul Qayyum	,,	,,	,,
		Shabbir Ahmad			
96.	M. C. G. H. S. Sadiq Abad	Mrs. Rashida Nahid Rana	,,	,,	,,

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا گیارھواں اجلاس

جمعرات 6 جون 1974ء

(پنجشنبہ ۔ 14 جمادی الاول 1394ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں 9 بجے صبح منعقد ہوا مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۣ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۝ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ۭ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۝ پ ۱۷ ــ س ۲۲ ــ رکوع ۱۶ ــ آیات ۶۵ تا ۶۷

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جتنی چیزیں زمین میں ہیں سب اللہ نے تمہارے حکم کے تابع کر دی ہیں اور کشتیاں بھی جو اسی کے حکم سے دریا میں چلتی ہیں اور وہ آسمان کو تھامے رہتا ہے کہ زمین پر گر نہ پڑے مگر اس کے حکم سے (ایسا ہو سکتا ہے) بیشک اللہ لوگوں پر نہایت رحم کرنے والا مہربان ہے اور وہی تو ہے جس نے تم کو ہدایت دی اور تم کو زندگی عطا کرتا ہے۔ پھر تم کو مارتا ہے پھر وہی تم کو دوبارہ زندہ بھی کریگا۔ درحقیقت انسان ہے بڑا ناشکرا۔

ہم نے ہر ایک اُمت کے لیے ایک شریعت مقرر کر دی ہے جس پر وہ چلتے ہیں تو چاہیے کہ اس معاملے میں وہ تم سے جھگڑا نہ کریں اور تم تو لوگوں کو اپنے پروردگار کی طرف بلاتے رہو۔ درحقیقت تم ہی سیدھے راستے پر ہو۔

(وَمَا عَلَيْنَا الَّا الْبَلَاغ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر : اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے ۔

پیپلز ہاؤس لاہور میں ایزادی بلاک کی تعمیر کے لئے ٹنڈر

***4499 ۔ چوہدری علی بہادر خان** : کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت پیپلز ہاؤس لاہور میں ایزادی بلاک کی تعمیر کے لئے کب تک ٹنڈر طلب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (سردار صغیر احمد) : ممبران اسمبلی کی رہائش کے لئے مزید کمرے پیپلز ہاؤس کے لان میں تعمیر کرنے کی منظوری ہاؤس کمیٹی کی سفارش پر منظور ہوئی تھی اور ان کے سال رواں کے میزانیہ میں 27 لاکھ 50 ہزار روپے بھی مختص کئے گئے تھے مگر محکمہ خزانہ نے اب یہ رقم منجمد کر دی ہے ۔ اور اسے سال رواں میں خرچ کرنے سے منع کر دیا ہے ۔ اس لئے اس سال یہ تعمیر شروع نہ ہو سکے گی ۔ جب بھی رقم ملے گی فوراً تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا کمرے ماسوائے ایک کے سنگل ہوں گے ۔ مگر ممبران کی ضروریات کے پیش نظر اگر ضروری ہوا تو ان میں دو دو ممبران بھی ٹھہرائے جا سکیں گے ۔

(اس مرحلے پر مسٹر ناصر علی خان بلوچ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

چوہدری علی بہادر خان : کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ میرے سوال نمبر 3804 کا جواب 21 مئی 1974ء کو دیا تھا کہ فوری طور پر پیپلز ہاؤس میں سہ منزلہ بلاک کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائیگا ۔ لیکن جب ان سے ضمنی سوال پوچھا گیا تھا کہ اگر یہ رقم منجمد ہوئی ۔ تو یہ کیسے واگذار ہوگی اور اس کا جواب دیا تھا کہ ہم نے انتظام کر لیا ہے کام فوری طور پر شروع ہو جائیگا ۔ اب کیسے اس سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ کام شروع نہیں ہو سکے گا ؟

وزیر قانون : میرے فاضل دوست نے آج کے جواب کو شاید نہیں سنا جہاں یہ فقرہ آیا تھا کہ رقم منجمد کر دی گئی تھی ۔ لیکن میں نے ساتھ یہ کہا کہ اب صورت حال یہ نہیں ہے ۔ محکمہ متعلقہ نظر ثانی شدہ تخمینہ جات تیار کر رہا ہے اور رقم میسر آئی تو کام شروع ہو جائیگا اور یہ سہ منزلہ

عبارت ہو گی - جو میں نے 21 مئی کو ایوان میں عرض کیا ہے اس کے مطابق عمل ہوگا اور کوئی فرق نہیں ہو گا -

سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس رقم کو منجمد کرنے کی کیا ضرورت تھی ؟

وزیر قانون : اس سال چونکہ شدید قسم کا سیلاب آیا تھا اس لئے بہت سارے محکموں میں ترقیاتی منصوبوں کے لئے جو رقوم رکھی گئی تھیں ان کو سیلاب کا مقابلہ کرنے کے لئے منجمد کر لیا تھا اب اس کے بعد جوں جوں صورت حال بہتر ہوتی جا رہی ہے - محکمہ خزانہ مختلف محکموں کو ترقیاتی کاموں کے لئے رقم دے رہا ہے یہ 27 لاکھ پچاس ہزار روپے کی رقم بھی اس وجہ سے منجمد کی گئی تھی -

چوہدری علی بہادر خان : جناب والا ! میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ اس میں اور اس سوال میں فرق کیا ہے - آپ نے پہلے سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ فوری طور پر شروع کریں گے - اب اگلے سال پر لے جا رہے ہیں - کیا یہ وضاحت فرمائیں گے ؟

وزیر قانون : جناب والا ! میرا مطلب اگلے سال کے کیلنڈر سال کا نہیں ہے بلکہ آپ جانتے ہیں کہ یہ مالی سال 30 جون کو ختم ہو رہا ہے - اور یکم جولائی سے نیا سال شروع ہونے والا ہے - اس میں [redacted] باقی ہیں - انہیں دنوں میں ٹنڈر طلب کرنے کی تاریخ ہوتی ہے اور یہ اس وقت تک نہیں بتائی جا سکتی جب تک نظرثانی شدہ تخمینے تیار نہ ہوں اور ٹنڈر نوٹس جاری نہ کر دئے جائیں - مجھے توقع ہے کہ اب اس کام میں تساہل نہ ہوگا میں پوری کوشش کر رہا ہوں اور اس منصوبے پر جلد از جلد عملدرآمد شروع ہو جائے گا -

مسٹر منظور حسین جنجوعہ : کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جو رقم اس کے لئے مختص کی گئی تھی - کیا وہ سیلاب پر خرچ کی گئی ہے ؟

وزیر قانون : صورت یہ نہیں ہوتی - جب کوئی ناگہانی آفت یا اس قسم کی صورت پیدا ہو جائے تو جو رقوم مختلف منصوبوں کے لئے رکھی جاتی ہیں ان کو روک لیا جاتا ہے کہ شاید ان کی ضرورت پڑ جائے اور یہ تمام رقوم صوبے کے consolidated فنڈ میں ہوتی ہے - ایک مرکزی فنڈ میں ہوتی ہیں

اور مختلف محکمہ جات کے لئے مختص کر دی جاتی ہیں کہ آپ فلاں منصوبے کے لئے خرچ کر سکتے ہیں لیکن محکمہ خزانہ سے پوچھنا پڑتا ہے کہ اب خرچ کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ جب سیلاب آیا تو محکمہ خزانہ نے مختلف محکمہ جات کو یہ ہدایات جاری کر دی تھیں کہ یہ رقوم خرچ نہ کریں۔ اس کے بعد انہوں نے اس کی اجازت بھی دے دی۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جو رقم اس منصوبہ کے لئے اس مالی سال میں مختص کی گئی تھیں ان میں سے کتنی خرچ ہو سکے گی اور کتنی بقایا ہے جو lapse ہو گئی۔

وزیر قانون : جہاں تک اس سال کا تعلق ہے میرے خیال میں یہ رقم اس دفعہ خرچ نہیں ہو سکے گی سوائے اس کے جو تخمینہ جات تیار کرنے پر چند ہزار خرچ آئے گا وہ تو ہو سکتا ہے باقی نہیں اور باقی اس منصوبے پر عملدرآمد جو ہے جولائی سے شروع ہوگا اس سے پہلے ممکن نہیں ہے۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ چاہے یہ رقم نقشے کی تیاری پر صرف ہو چاہے ٹنڈر طلب کرنے پر یا سکیم پاس کرنے پر اس سال کل کتنی رقم خرچ ہوگی۔ اس کا اندازہ بیان فرمائیں ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : اس کے لئے آپ الگ سوال دیں تو میں بتا [redacted] کتنی رقم خرچ ہوگی۔

صوبہ میں ہفتہ وار تعطیل نہ کرنے کی بنا پر چالان

***4867 ۔ ملک شاہ محمد محسن :** کیا وزیر محنت ازراہ کرم بیان فرمائیں کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ بعض کاروباری لوگ نہ تو ہفتہ وار تعطیل کرتے ہیں اور نہ ہی قانون کے مطابق اپنے ملازمین کو مراعات دیتے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو صوبہ پنجاب میں مذکورہ بالا کتنے کاروباری ہیں جن کا 1973 میں اس سلسلے میں چالان کیا گیا ؟

وزیر محنت (سردار صغیر احمد) : (الف) اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بعض کاروباری لوگ اپنے کارکنوں کو قانون کے مطابق مکمل سہولتیں مہیا نہیں کرتے ۔ ایسے لوگوں کے محاسبے کے لئے محکمہ محنت کے انسپکٹران وغیرہ باقاعدگی سے دوکانوں کا معائنہ کرتے ہیں اور جہاں قانون کے مطابق مراعات نہیں دی جاتیں ۔ ان کاروباری لوگوں کا چالان کیا جاتا ہے ۔

(ب) صوبہ پنجاب میں 1973 میں مغربی پاکستان شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ آرڈیننس مجریہ 1969 کے تحت 2,93,727 معائنے کئے گئے اور 20,852 چالان عدالت میں پیش کئے گئے ۔

صوبہ کی صنعتوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی شکایات کو رفع کرنا

*5011 ۔ **ملک شاہ محمد محسن** : کیا وزیر محنت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پنجاب میں یکم جنوری 1972 سے آج تک کتنی صنعتوں میں کام کرنے والے کتنے مزدوروں نے لیبر قوانین کے مطابق سلوک نہ کرنے پر صنعت کاروں کے خلاف حکومت سے شکایات کیں اور کتنے مزدوروں کی تکالیف رفع کی گئیں اور کتنے مزدوروں کی شکایات ابھی زیر غور ہیں ؟

وزیر محنت (سردار صغیر احمد) : یکم جنوری 1972 سے آج تک مختلف صنعتوں میں کام کرنے والے ہزار ہا مزدوروں نے بابت سعطلی و بھالی ملازمت ادائیگی تنخواہ و بونس اور دیگر معاملات کے متعلق حکومت سے شکایات تحریری اور زبانی مختلف سطح پر کیں اور محکمہ نے مصالحتی کاوشوں سے حتی المقدور ان کی حق رسی کر دی ۔ کثیر تعداد میں مزدوروں کو ان کے حقوق و مراعات دلوا دئے گئے ۔ اب بھی جب کبھی کسی مزدور کی شکایت کسی سطح پر بھی خواہ تحریری یا زبانی یا کسی ذرائع سے موصول ہوتی ہے ۔ اس پر بلا تاخیر محکمانہ کارروائی کی جاتی ہے تمام تر شکایتوں کے اعداد و شمار رکھنے ممکن نہیں اور نہ ہی ضروری ہیں ۔

علاوہ ازیں اگر کسی صنعتی کارکن کو مالک کے کسی حکم کے خلاف شکایت ہو تو لیبر قوانین کے تحت اسے جونیر لیبر عدالت اور لیبر کورٹ سے رجوع کرنے کا بھی حق حاصل ہے ۔

سوشل سیکیورٹی سکیم کا نفاذ

*5042 ۔ **چوہدری علی بہادر خان** : کیا وزیر محنت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سوشل سیکیورٹی سکیم کا نفاذ کس کس ضلع میں ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پورے صوبہ میں مذکورہ سکیم کے نفاذ کے احکام جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر محنت (سردار صغیر احمد) : (الف) سوشل سیکیورٹی سکیم کا نفاذ اس وقت مندرجہ ذیل اضلاع میں ہے ۔ کیمبل پور ۔ راولپنڈی ۔ جہلم ۔ گجرات ۔ گوجرانوالہ ۔ لاہور ۔ سیالکوٹ ۔ شیخوپورہ ۔ لائل پور ۔ سرگودھا ۔ ساہیوال ۔ ملتان ۔ رحیم یار خان ۔ مظفر گڑھ ۔

(ب) سال رواں میں حکومت کا کسی اور ضلع میں سکیم کو نافذ کرنے کا پروگرام نہیں ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سوشل سکیورٹی کے متعلق اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ یہ سکیم فیل ہوگئی ہے ۔ آپ فرمائیں کہ کیا سکیم فیل تو نہیں ہوئی اور اگر نہیں ہوئی تو پھر یہ فرمائیں کہ یہ کس حد تک کامیاب ہوئی ہے اور اس کے تحت مزدوروں کو کیا کیا تحفظات فراہم کئے جاتے ہیں ؟

وزیر قانون : یہ سکیم بہت کامیاب ہے اس کے تحت بہت سی ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں اور دو لاکھ 16 ہزار مزدوروں کو تحفظ دیا گیا ہے ۔ اس کے تحت پنشن دی جاتی ہے ۔ علاج معالجہ کی سہولتیں دی جاتی ہیں ۔ تجہیز و تکفین کے لئے رقم دی جاتی ہے ۔ جن مزدوروں کا کوئی عضو بے کار ہو جائے اسے الاونس دیا جاتا ہے اور وفات پانے والے مزدوروں کے بیوی بچوں کو وظیفہ دیا جاتا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ضلع ملتان میں سوشل سیکورٹی سکیم کے تحت کتنے آدمیوں کی حق رسی فرمائی گئی ہے ؟
وزیر قانون : اس کے لئے الگ سوال کی ضرورت ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ اس سکیم کے تحت کتنے آدمیوں کو وظائف دیئے گئے ہیں ۔ کیا وہ ان میں سے چند ایک کے نام بتا سکیں گے ؟

وزیر قانون : اس سوال میں یہ بات دریافت نہیں کی گئی ۔ اگر یہ بات دریافت کی گئی ہوتی تو میں ضرور بتاتا ۔ بہر حال اس کے لئے الگ سوال دیں ۔ میں انشاءاللہ ضرور جواب دونگا ۔

میاں خان جمالی : جناب والا ! جواب کے جزو (ب) میں کہا گیا ہے کہ سال رواں میں حکومت کا کسی اور ضلع میں سکیم کو نافذ کرنے کا پروگرام نہیں ہے حالانکہ سوال کے جزو ''ب'' میں یہ پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت پورے صوبے میں مذکورہ سکیم کے نفاذ کے احکام جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں نے یہ عرض کیا ہے کہ سال رواں میں چنیوٹ ضلع جھنگ ۔ جوہر آباد ۔ ضلع سرگودھا اور منڈوہ ضلع راولپنڈی میں سوشل سیکورٹی کی سکیم جاری کرنے کے احکامات جاری کر دئے گئے ہیں اور اس کے بعد یہ سکیم تمام صوبہ میں رائج کر دی جائے گی ۔ جس کے لئے وقت ۔ سرمایہ اور وسائل درکار ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ پورے صوبہ پنجاب میں اس سکیم کو نافذ کرنے کے لئے کتنا وقت درکار ہوگا ؟

وزیر قانون : آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس دفعہ ہم نے بہت کچھ کیا ہے اور توقع ہے کہ چار پانچ سال کے عرصے میں یہ سکیم پورے صوبے میں نافذ ہو جائے گی ۔

پنجاب میں لیبر افسروں اور لیبر انسپکٹروں کی خالی آسامیاں

***5213 ۔ چوہدری لال خان** : کیا وزیر محنت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پنجاب میں لیبر افسروں اور لیبر انسپکٹروں کی کتنی آسامیاں کہاں کہاں خالی ہیں اور ان کو پر کرنے کے لئے معیار تعلیم کیا ہے ؟

وزیر محنت (سردار صفیر احمد) : محکمانہ بھرتی کے قواعد کے تحت آسامیاں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک وہ جو محکمہ کے اہلکاروں کو مخصوص کوٹہ کے تحت دیکر پر کی جاتی ہیں اور دوسری جو براہ راست بھرتی کے ذریعہ پر کی جاتی ہے ویسٹ پاکستان لیبر ویلفیر سروس (کلاس II) رولز 1968 اور ویسٹ پاکستان لیبر ویلفیر سروس (سبارڈی نیٹ سروس) رولز 1969 کے تحت لیبر آفیسروں اور لیبر انسپکٹران کی بھرتی کا موجودہ تناسب حسب ذیل ہے ۔

لیبر آفیسر ۔ 50 فی صد براہ راست بھرتی

45 فی صد بذریعہ اسسٹنٹ لیبر افسران اور لیبر انسپکٹران 5 فی صد بذریعہ سپرنٹنڈنٹ

لیبر انسپکٹر ۔ 75 فی صد براہ راست

25 فی صد بذریعہ سینئر کلرک

خالی آسامیوں کی تفصیل

لیبر افسران کی خالی آسامیاں

نمبر شمار	مقام	آسامیوں کی تعداد
1 -	ہیڈ کوارٹر آفس لاہور	تین
2 -	لاہور ریجن لاہور	ایک
3 -	گوجرانوالہ	ایک
4 -	سرگودھا	ایک
5 -	گجرات	ایک
6 -	ملتان	دو
7 -	راولپنڈی	ایک
8 -	لائل پور	ایک
	میزان گیارہ	آٹھ پروموشن کوٹہ تین براہ راست بھرتی

لیبر انسپکٹر کی اس وقت کوئی آسامی خالی نہیں ہے ۔

براہ راست بھرتی کے لئے معیار تعلیم حسب ذیل ہے ۔

لیبر آفیسر ۔ گریجوایٹ کسی بھی منظور شدہ تعلیمی ادارہ سے

لیبر انسپکٹر ۔ ایف اے یا ایف ایس سی کسی بھی منظور شدہ تعلیمی ادارے سے

عہدہ ترقی کے لئے معیار حسب ذیل ہے ۔

لیبر آفیسر ۔ اگر ترقی بذریعہ لیبر انسپکٹر یا اسسٹنٹ لیبر آفیسر ہے تو کم از کم 10 سال تجربہ اور اگر یہ بذریعہ بھرتی ہوا ہے تو تجربہ کم از کم 3 سال کا ہونا لازمی ہے ۔

لیبر انسپکٹر ۔ کم از کم 5 سال کا تجربہ بطور سینئر کلرک

مسٹر منظور حسین جتوئی : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جو آسامیاں خالی ہیں انہیں کب تک پر کر دیا جائے گا ؟

وزیر قانون : میں یقین دلاتا کہ یہ 30 جون سے پہلے پر کر دی جائیں گی ۔

سید قاسم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے یہ جو فرمایا ہے کہ دو آسامیاں خالی ہیں ۔ کیا یہ براہ راست بھرتی سے پر کی جائیں گی یا ترقی دے کر کی جائیں گی ؟

وزیر قانون : یہ دونوں آسامیاں براہ راست بھرتی کے لئے خالی ہیں ۔ یہ ترقی کے ذریعے پر نہیں کی جا سکتیں کیونکہ جو ترقیاں دینی تھیں وہ دے دی گئی ہیں ۔

بے روزگار افراد کو ملازمتیں مہیا کرنا

*5227 ۔ **چوہدری علی بہادر خان** : کیا وزیر محنت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں 73-1972 میں دفاتر روزگار سے کل کتنے افراد کو روزگار مہیا کئے ان میں تعلیم یافتہ اور ان پڑھ کتنے تھے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ عوامی حکومت کے برسراقتدار آنے کے بعد ملازمت مہیا کئے جانے کی شرح میں بہت اضافہ ہوا ہے ؟

وزیر محنت (سردار صغیر احمد) : (الف) صوبہ پنجاب میں 1972-73 کے دوران محکمہ روزگار کے ذریعے کل 50832 افراد کو روزگار مہیا کیا گیا ۔ ان میں سے 24299 تعلیم یافتہ اور 26533 ان پڑھ تھے ۔

(ب) جی ہاں ۔

کرنل محمد اسلم خان لیازی : کیا وزیر موصوف فرمائینگے کہ بے روزگار لوگوں کو روزگار مہیا کرنے کیلئے عوام کے نمائندوں کی بھی رسائی ہوسکے گی ۔ اگر نہیں ہوسکتی تو اس کے متعلق اگر افسران کو یہ ہدایات کردی جائے تو کیا یہ بہتر نہیں ہوگا ؟

وزیر قانون : جناب والا ۔ ہماری خوش قسمتی اس بات میں ہے کہ اس صوبے کے ہر شخص کو بلا سفارش روزگار مہیا ہو ۔ یہ ہر شخص کا حق ہے اور یہ ہر حکومت کا فرض ہے ۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ اس وقت ہمارے وسائل بہت کم ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ صوبے میں اور ملک میں بے روزگاری بہت زیادہ ہے ۔ میں معزز ارکان کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر وہ کوشش کریں تو اپنے اپنے علاقے میں بہت سے پروگرام ایسے ہیں جن سے وہ بہت سے بے روزگاروں کو روزگار دلا سکتے ہیں ۔ مرکزی حکومت نے نیشنل ڈویلپمنٹ والنٹیر پروگرام شروع کر رکھا ہے ۔ اس میں لوگوں کو روزگار دلایا جا سکتا ہے ۔ سپاہ دانش اور ہمارے پیپلز ورکس پروگرام میں اس قسم کی اسامیاں ہیں ۔ اگر آپ توجہ دیں تو اپنے لوگوں کو کوشش کرکے ان میں روزگار دلا سکتے ہیں ۔ جہاں تک محکمہ روزگار کا تعلق ہے وہ آپ سے قریبی رابطہ رکھے گا اور جہاں جہاں کوئی اسامی خالی ہوگی وہ آپ کو اس کی اطلاع دے گا تاکہ آپ کوئی مناسب آدمی مہیا کر سکیں ۔

بیگم ریحانہ سرور : سپلمنٹری ۔ کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس محکمے نے 1972-73ء میں ٹوٹل کتنی درخواستیں وصول کی ہیں ؟

وزیر قانون : انہوں نے رجسٹریشن کے متعلق سوال پوچھا ہے کہ محکمہ روزگار نے اس سال میں کتنے آدمیوں کو رجسٹرڈ کیا ہے ۔ اس کے لئے اگر وہ علیحدہ سوال دے دیں تو اعداد و شمار فراہم کر دئے جائیں گے ۔

میاں خان محمد : جناب والا ! وزیر موصوف نے این - ڈی - وی - پی کے متعلق فرمایا ہے - کیا وہ اطلاع دے سکیں گے کہ کتنی تعلیمی استعداد کے لوگوں کو وہاں پہ روزگار فراہم کیا جاتا ہے ؟

وزیر قانون : این - ڈی - وی پی پروگرام میں اس وقت بتیس ہزار لوگوں کو روزگار مہیا کیا جا چکا ہے - سردست بی - اے ، بی - ایس - سی اور ایم - اے - ، ایم - ایس - سی کی سطح کے تعلیم یافتہ لوگوں کو روزگار مہیا کرتے ہیں - اگر کوئی بھی شخص اس قدر تعلیمی معیار رکھتا ہو ، تو وہ ہمارے پاس آئے - ہم اسے این - ڈی - وی - پی میں روزگار دلا سکیں گے - جہاں تک میٹرک ، ایف - اے ، سی - ٹی ، پی - ٹی - سی پاس لوگوں کا تعلق ہے ، اس کے متعلق مرکزی حکومت کے پاس معاملہ گیا ہوا ہے جس کی جلد منظوری آنے کی توقع ہے - مجھے امید ہے کہ جلد ہی ان لوگوں کو اس پروگرام میں شامل کر لیا جائے گا -

(اس مرحلے پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے)

لائل پور میں اس محکمے نے کم از کم پانچ ہزار درخواستیں پیشگی ہی وصول کر لی ہیں - منظوری آنے پر ان کو روزگار مہیا کر دیا جائے گا -

کرنل محمد اسلم خان نیازی : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جو پس ماندہ اضلاع ہیں - بالخصوص جو بارانی ہیں ، جہاں کوئی آبپاشی نہیں ہوتی ، وسائل قلیل ہیں اور جو زرعی پیداوار نہیں کر سکتے ، کیا ملازمت میں ان کا کوئی زائد کوٹہ رکھ سکتے ہیں ؟

وزیر قانون : جناب والا ! جو علاقے بارانی ہیں ، وہ اس وجہ سے پس ماندہ ہیں کہ وہ بارانی ہیں - پنجاب میں نو اضلاع ہیں جنہیں ہم دوسرے اضلاع کی نسبت پس ماندہ سمجھتے ہیں - ویسے تو دنیا کے معیار سے دیکھا جائے تو ہمارا ملک پسماندہ ہے ہمارا صوبہ پسماندہ ہے لیکن مقابلتاً ہمارے صوبے میں تو اضلاع پسماندہ سمجھے جاتے ہیں - ان کو ہر بات میں ترجیح دی جاتی ہے - پیلز ورکس کے پیسے ہوں ، تب بھی ان کو زیادہ دیے جاتے ہیں - انشاءاللہ اس طرح ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ملازمتوں میں بھی ان لوگوں کو خاص کوٹہ دیا جائے - کیونکہ ان اضلاع کے طلبہ یا امیدواران ترقی یافتہ اضلاع کے امیدواروں کے ساتھ تعلیمی معیار میں بہت کم ہیں -

کرنل محمد اسلم خان نیازی : شکریہ -

ملک محمد اکرم اعوان : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ دفاتر روزگار کا لوگوں کو روزگار مہیا کرنے کا کیا طریق کار ہے ؟

وزیر قانون : جناب والا ! یہ بڑا دلچسپ سوال ہے ۔ جیسے دفتر روزگار مجھے وراثت میں ملا ہے ، میں اس پر حجاب محسوس نہیں کروں گا اور ضرور عرض کروں گا ۔ طریقہ یہ ہے کہ جن محکمہ جات میں آسامیاں خالی ہوتی ہیں وہ محکمہ روزگار کو اطلاع دے دیتے ہیں کہ ہمارے پاس اتنی آسامیاں خالی ہیں آپ درخواستیں لے کر ہمیں بھجوا دیں ۔ اس طرح وہ لوگوں کو روزگار دلاتے ہیں ۔ یہ اس طرح ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے پاس ایک رجسٹر رکھا ہوا ہے ۔ جو بے روزگار لوگ درخواستیں دیتے ہیں ، ان کو رجسٹر کر لیا جاتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ عملاً محکمہ روزگار کس کو روزگار نہیں دلاتا ۔ وہ تو آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں کہ کس طرح لوگوں کو روزگار ملتا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب سپیکر ! میں بعینہ یہی سوال پوچھنا چاہتا تھا جو اعوان صاحب نے دریافت کیا ہے ۔ اب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ اس محکمہ روزگار میں قابلیت کی بنیاد پر جو پہلے آتا ہے ، اس کو ملازمت دی جاتی ہے یا جو سفارش کروائے اس کو پہلے دی جاتی ہے ؟

وزیر قانون : جناب والا ! محکمہ روزگار کا کچھ بھی دخل نہیں ہوتا ۔ محکمہ روزگار تمام درخواستوں کا پلندہ متعلقہ محکمے میں بھیج دیتا ہے ۔ متعلقہ محکمہ ہی امتحان لیتا ہے ، وہی انٹرویو لیتا ہے اور وہی سلیکشن کرتا ہے ۔ محکمہ روزگار تو ایک لیٹر بکس کی حیثیت رکھتا ہے ۔ اب سوال پیدا ہو گا کہ آپ نے اس کی اصلاح کے لئے کیا سوچا ہے ۔ میں اپنے فاضل دوستوں کو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگلے سال آپ اس محکمہ کو سابقہ محکمہ نہیں دیکھیں گے ۔ میں اس کو ری ۔ آرگنائز کر رہا ہوں ۔ اس میں مین پاور ونگ کا علیحدہ ڈائرکٹوریٹ قائم کر رہا ہوں ۔ اس محکمے کا اصل مقصد یہ تھا کہ ایسی جگہیں تلاش کی جائیں کہ کہاں کون سی صنعت لگنی چاہیئے ، کس قسم کے وہاں کارکن مل سکتے ہیں اور کس قسم کے لوگوں کی فلاں علاقے میں تعلیم ہونی چاہیئے ۔ یہ اس کا اصل کام ہے تاکہ بیروزگاری کو سائینٹفک طریقے سے دور کیا جا سکے ۔ اس پر ہم سوچ رہے ہیں اور کام کر رہے ہیں ۔ انشاءاللہ اگلے سال اس محکمے میں بڑی تبدیلی ہو گی جس کا یہاں پر اثر ہوگا ۔

ڈاکٹر حلیم رضا : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 73 - 1972ء میں 24,299 تعلیم یافتہ اور 26,833 ان پڑھ افراد کو جو روزگار مہیا کیا گیا ہے وہ کس قسم کا روزگار تھا ؟ ان پڑھ لوگوں کو کس قسم کا اور تعلیم یافتہ لوگوں کو کس قسم کا روزگار مہیا کیا گیا ؟

وزیر قانون : جناب والا ! یہ تو سوال کے جواب سے ویسے ہی ظاہر تھا کہ ان پڑھ لوگوں کو unskilled labourer کے طور پر اور پڑھے لکھے لوگوں کو مختلف محکمہ جات کے ملازموں کے طور پر روزگار مہیا کیا گیا ۔ اگر تفصیلات چاہتے ہیں تو علیحدہ سوال دے دیں ۔

رائے میاں خان کھرل : کیا وزیر موصوف اس امر کی وضاحت فرمائیں گے کہ پنجاب میں وہ علاقے اور وہ قبائل جن کو انگریزوں نے دشمنی کی بنا پر ان کے حقوق نہ دیئے ، ان کو روزگار دلانے کے لئے موجودہ حکومت کوئی خاطر خواہ یا خصوصی طور پر کوئی اقدامات کر رہی ہے ؟

مسٹر محمد اشرف : جناب والا ! وہ خود ہی چوریاں وغیرہ کر کے پورا کر لیتے ہیں ۔

وزیر قانون : جناب والا ! یہ بڑا اہم سوال ہے ۔ اکثر سماجی برائیاں اقتصادیات سے تعلق رکھتی ہیں ۔ لوگوں کو صحیح روزگار مہیا ہوں تو بہت سی سماجی برائیاں ختم ہو سکتی ہیں ۔ اس کے لئے بھی میں فاضل دوست سے تجاویز حاصل کرنے کے لئے درخواست کرتا ہوں ۔ حکومت ان پر ہمدردانہ غور کرے گی ۔

رائے میاں خان کھرل : پوائنٹ آف آرڈر ۔ حضور والا ! جن علاقوں یا قبائل نے اس ملک کی آزادی کے لئے قربانیاں دیں ، جب بھی ان کا ذکر آتا ہے تو میرے کچھ فاضل اراکین ان پر پھبتی کستے ہیں ۔ اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں ۔ میں نے کسی مخصوص علاقے یا قبیلے کا نام نہیں لیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر محمد اشرف : کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے ؟

Mr. Speaker : It is actually a matter of personal explanation.

رائے میاں خان کھرل : چونکہ ہماری گورنمنٹ استحصال کو ختم کرنے کے لئے وجود میں آئی ہے اور اس خاطر ہم عوام سے وعدہ کرکے آئے ہیں - یہ پرانے قبائل پنجاب کے پسے ہوئے علاقے ہیں ، غریب عوام ہیں ہم ان سے یہ وعدہ کرکے آئے ہیں - جب ان کے متعلق کچھ کہا جاتا ہے تو وہ ہنستے ہیں - یا تو انہوں نے انگریزوں کا ساتھ دیا ہے یا ان کے خوشامدی ہیں - اگر اب بھی انگریزوں کی مخالفت کی جائے تو ان کو تکلیف ہوتی ہے -

Mr. Speaker : No such observation please.

رائے میاں خان کھرل : ان کی چمچہ گیری کرنے سے کوئی فائدہ نہیں - یہ آپ کے وہی غریب عوام ہیں جنہوں نے اس برصغیر کی آزادی کے لئے اپنے بچوں تک کی قربانیاں دیں - ان کی جائیدادیں نیلام ہو گئیں وہ کالے پانی چلے گئے ، سولیوں پر چڑھ گئے - جب کبھی ان کی بات کی جاتی ہے تو یہ لوگ ہنستے ہیں - آخر یہ اپنے ملک کی بات ہے ، اپنے علاقے کی بات ہے - اس عوامی تحریک میں جن لوگوں نے حصہ لیا ہے ، قربانیاں دی ہیں ، ان کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا - اس طرح 1857ء کی جنگ آزادی میں اس برصغیر کے مسلمانوں نے انگریزوں کے ساتھ دشمنی کی ، ان کا خاتمہ کرنے کے لئے تحریک میں حصہ لیا ، ان کا نام ہمیں زندہ رکھنا چاہیے - کیونکہ ایسے محب وطن لوگوں کو جو قوم زندہ رکھتی ہے ، وہ خود بھی زندہ رہتی ہے اور جو ایسے لوگوں کو بھول جاتے ہیں ان کو تاریخ بھی بھلا دیتی ہے -

مسٹر سپیکر : اب ہوگئیں ایکسپلینیشن - چوہدری امان اللہ لک -

چوہدری امان‌اللہ لک : کیا وزیر موصوف ازراہ کرم فرمائیں گے کہ سپاہ خدمت یا سپاہ دانش - - - -

مسٹر سپیکر : یہ سپاہ خدمت کا سوال تو نہیں تھا !

چوہدری امان‌اللہ لک : انہوں نے روزگار مہیا کرنے کے لئے جناب کی عدم موجودگی میں نہایت ہی ولولہ انگیز قسم کے جواب دئے تھے - میں ان سے متاثر ہو کر یہ سپلیمنٹری کرنے پر مجبور ہوں - سپاہ خدمت کا جو ہم نے این - ڈی - وی - پی - کھولا ہوا ہے ، وہ معاشرے پر بوجھ ڈالے ہوئے ہے -

کیا اس پروگرام پر نظرثانی کرنے کے لئے تیار ہیں ؟ ان کو روزگار تو مہیا کر دیا گیا ہے ، لیکن ان سے ڈیوٹی ہم کوئی نہیں لے رہے اور یہ سکیم فیل ہوچکی ہے ۔ کیا اس پر نظر ثانی کرنے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر قانون : جناب والا ! اول تو یہ سوال صحیح طور پر میری سمجھ میں نہیں آیا ۔ دوسرے میں سمجھتا ہوں کہ یہ سوال کا سپلیمنٹری نہیں ہے اور نہ مجھ سے متعلق ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : یہ میں اپنا فریضہ سمجھتا ہوں کہ سردار صاحب کو سمجھا سکوں ۔ یا تو میری زبان میں فرق ہے یا ان کے دماغ میں فرق ہے ۔

منسٹر سپیکر : آپ تشریف رکھیں میں سمجھاتا ہوں ۔ انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ روزگار کے سلسلے میں ایک تنظیم سپاہ دانش اور سپاہ خدمت ترتیب دی گئی تھی ۔ لیکن اس سے پوری خدمت نہیں لی جا رہی کیا ان سے پوری خدمت لینے کا کوئی طریقہ یا منصوبہ بنایا گیا ہے ؟

وزیر محنت : جناب والا ! یہی تو میں نے عرض کیا تھا کہ یہ سوال مجھ سے متعلقہ نہیں نہ اس سوال سے متعلقہ ہے ۔ جس دن لوکل گورنمنٹ کے سوالوں کی باری آئے گی یہ ایک علیحدہ سوال دے دیں وہ انہیں بتا دیں گے کہ ان سے کیا کام لیا جا سکتا ہے ۔

سوشل سیکورٹی سکیم کے تحت مزدوروں کے لئے ہسپتال کا قیام

***5439 ۔ ملک شاہ محمد محسن** : کیا وزیر محنت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقع ہے کہ حکومت نے پنجاب ایمپلائز سوشل سیکورٹی سکیم کے تحت پنجاب میں مزدوروں کے لئے ہسپتال کھولنے کا فیصلہ کیا ہے اگر ایسا ہے تو کتنے کتنے بستروں کے ہسپتال کس کس ضلع میں کب تک کتنی کتنی لاگت سے قائم کئے جائیں گے ؟

وزیر محنت (سردار صغیر احمد) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) ادارہ سوشل سیکورٹی ایسے ہسپتال لاہور ۔ لائل پور ۔ راولپنڈی ۔ گوجرانوالہ اور ملتان میں کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے ۔

(ج) ابتدائی صورت میں لاہور میں سو بستروں کا ملتان ۔ گوجرانوالہ ۔ لائل پور اور راولپنڈی میں پچاس پچاس بستروں کے ہسپتال بنانے کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے ۔

(د) یہ پروگرام بتدریج ایک لمبے عرصہ کی مدت میں مکمل ہوگا ۔ سردست مدت اور لاگت کا اندازہ مشکل ہے ۔ تاہم سال رواں میں ملتان میں 5 لاکھ ، لائل پور میں ڈیڑھ لاکھ اور گوجرانوالہ میں ایک لاکھ روپے کی لاگت سے ہسپتال تعمیر کرنے کا منصوبہ زیر غور ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف یہ وضاحت فرمائیں گے کہ جزو (د) میں انہوں نے لکھا ہے کہ سردست مدت اور لاگت کا اندازہ مشکل ہے ۔ اور ساتھ ہی یہ لکھا ہے کہ تاہم سال رواں میں 5 لاکھ روپیہ خرچ کیا جائے گا ۔ تو سال رواں سے ان کی کیا مراد ہے اس مہینے میں یا آئندہ مالی سال میں ؟

وزیر صحت : جناب والا ! 30 جون سے پیشتر سال رواں کا مطلب ہے ۔

مسٹر سپیکر : ظاہر ہے ۔

وزیر صحت : میں اپنے فاضل دوست کی اطلاع کے لئے عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ لاہور کے لئے ہم نے زمین حاصل کر لی ہے اور اسی طرح دوسری جگہ زمین حاصل کر رہے ہیں ۔ یہ رقم زمین کے حاصل کرنے پر خرچ کی جا رہی ہے اور اگلے مالی سال میں ان پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا ۔

سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ یہ 5 لاکھ روپے میں سے سال رواں میں کتنی رقم اس سکیم پر ملتان میں خرچ کی جا چکی ہے ؟

وزیر صحت : اس کے لئے علیحدہ سوال کی ضرورت ہے کیونکہ ملتان کی تفصیل علیحدہ انہوں نے مانگی ہے اور اصل سوال میں اس بات کے لئے تفصیل نہیں مانگی گئی ۔

سید ناظم حسین شاہ : پوائنٹ آف آرڈر ! جناب سپیکر ! آپ نے میرے سوال کی اجازت دی ہے اور وزیر موصوف نے جواب میں یہ لکھا ہے کہ

5 لاکھ روپے سال رواں میں خرچ ہوئے ہیں یہ آپ پڑھ کر دیکھیں یہ سطر 3 میں ہے ۔

مسٹر سپیکر : میں نے پڑھ لیا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : جب یہ لکھا ہوا ہے کہ سال رواں میں ملتان میں 5 لاکھ روپے خرچ ہونے ہیں تو اس پر میں نے سپلیمنٹری پوچھا ہے کہ سال رواں میں کتنی رقم اس سکیم پر خرچ کی جا چکی ہے ؟

وزیر صحت : 4 لاکھ روپیہ ملتان میں ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! جو میرے پاس جواب ہے اس میں تو یہ لکھا ہوا ہے کہ ''تاہم سال رواں میں 5 لاکھ'' تو اس میری سمجھ میں تو یہ نہیں آیا کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر قانون : ابھی سال رواں باقی ہے خرچ ہو جائے گا آپ گھبراتے کیوں ہیں ۔

مسٹر سپیکر : تاہم انہوں نے کہا ہے اور تا حال انہوں نے بتایا ہے کہ 4 لاکھ خرچ ہوا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : میں نے جناب والا یہی پوچھا کے کہ سال رواں میں اس سکیم پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ کا سوال تھا کہ تا حال ۔ ۔ ۔

سید ناظم حسین شاہ : میرا سوال یہ تھا کہ اب تک ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے تا حال کا جواب دے دیا ہے کہ 4 لاکھ ۔

محکمہ صحت ملتان میں ٹیلیفون کے اخراجات

***5618** ۔ **مسز حسینہ بیگم** : کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) جولائی 1973 سے تا حال محکمہ صحت ملتان میں ٹیلیفون کے کس قدر اخراجات ہوئے ۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں جائنٹ ڈائرکٹر لیبر ویلفیئر کے ٹیلیفون سے کتنی سرکاری ٹرنک کالیں دوسرے شہروں میں کی گئیں ۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ افسر کا ٹیلیفون بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے جو قواعد و ضوابط کے منافی ہے ؟

وزیر محنت (سردار صغیر احمد) : (الف) دفتر محکمہ محنت ملتان میں چھ عدد ٹیلیفونوں کے کل اخراجات از جولائی 1973 تا مارچ 1974 23,163.95 روپے ہوئے ہیں ۔

(ب) 50 سرکاری ٹرنک کالیں کی گئیں ۔

(ج) یہ درست نہیں ۔

چوہدری علی بہادر خان : کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صرف 50 سرکاری کالیں ہوئیں تو 23 ہزار روپیہ اس پر کیسے خرچ ہو گیا ؟

مسٹر سپیکر : 6 ٹیلیفون ہیں ۔

وزیر محنت : جناب والا ! میں عرض کرتا ہوں کہ ملتان میں ڈائریکٹ ڈائلنگ ہے یہ ٹرنک کالیں وہ ہیں جو بک کی گئی ہیں باقی جو ڈائریکٹ ڈائلنگ کے ذریعے خرچ آتا ہے وہ بک کرنے سے بھی زیادہ آتا ہے ۔ اس لئے یہ اخراجات زیادہ ہیں ۔

مسٹر سپیکر : 4 ہزار روپے سال کا ایک ٹیلیفون کا ہو گیا ماہانہ 350 روپے ہوا ۔ ۔ ۔ ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر : کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ کالیں کہاں کہاں ہوئیں ؟

وزیر محنت : جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کالیں کہاں کہاں ہوئیں ۔ اس کے لئے تو مجھے علیحدہ تفصیلات منگوانا پڑیں گی ۔ البتہ ہر ٹیلیفون کے اخراجات میں ان کو علیحدہ علیحدہ بتا سکتا ہوں کہ سال میں کتنے ہوئے ۔

سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 23,163,95 روپے کی جو رقم خرچ کی گئی ہے ۔ یعنی حساب آنے پائیوں تک

کا دیا گیا ہے کیا یہ زیادہ نہیں ہے اور کیا یہ درخت ہے کہ سابقہ وزیر محنت کی وجہ سے زیادہ خرچ ہوا ہے ؟

Mr. Speaker : It is too a personal question.

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر : اگر میں وزیر موصوف کو بتاؤں کہ جو منیر سابقہ منسٹر کا دوست تھا اور وہی یہ کالیں کرتا رہا ہے اور اس سے وہ اپنا ذاتی فائدہ حاصل کرتا رہا ہے تو کیا اس رقم کی ادائیگی کے لئے اسے حکم دیا جائے گا ؟

وزیر محنت : اگر آپ مجھے یہ شکایت لکھ کر دے دیں تو میں کسی کو بھی نہیں چھوڑوں گا جس کا قصور پایا جائے گا اس کو سزا بھی دی جائے گی ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر : شکریہ ۔

ڈاکٹر حلیم رضا : کیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ اکثر سرکاری دفاتر میں سرکاری ملازمین اپنے سرکاری ٹیلیفون سے نجی کام لیتے ہیں اور اس کا تمام تر بوجھ حکومت پر پڑتا ہے ؟

وزیر محنت : جناب والا ! یہ آپ بھی جانتے ہیں کہ جس معاشرے سے ہم تعلق رکھتے ہیں ایسا ضرور ہوتا ہوگا لیکن سرکاری ملازمین سب اس طرح نہیں کرتے ۔ اگر وہ پرائیویٹ کالیں کرتے ہیں تو اس کے لئے ہر دفتر میں ایک رجسٹر موجود ہوتا ہے اور وہ اپنی پرائیویٹ کالوں کی ادائیگی خود کرتے ہیں اگر کوئی آدمی بددیانتی کرتا ہے تو وہ علیحدہ بات ہے قانوناً ایسی کوئی صورت نہیں ہے ۔

ڈاکٹر حلیم رضا : ابھی محترمہ حسینہ بیگم نے اور جناب ناظم شاہ نے جو اطلاع متعلقہ وزیر صاحب کو دی ہے ۔ کیا وہ اس کی چھان بین کرائیں گے اور متعلقہ افسر کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی کریں گے ؟

مسٹر سپیکر : انہوں نے کہا ہے کہ اگر میرے پاس تحریراً یہ شکایت آ جائے تو میں اس کے خلاف ضرور کوئی نہ کوئی ایکشن لوں گا ۔

وزیر محنت : یقیناً اگر کسی کا قصور پایا گیا تو اسے سزا دی جائے گی ۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف موجودہ طریقہ کار جو رجسٹر maintain کرنے کا ہے اس سے مطمئن ہیں یا اس کو موثر بنانے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں ؟

مسٹر سپیکر : وہ تو سب دفتروں کا اکٹھا ہی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : محنت کے متعلق اگر ہوگا تو سب پر موثر ہوگا ۔ میں تو اس واقعہ کے انکشاف ہونے کے بعد وزیر موصوف سے محنت کے ان دفاتر کے بارے میں پوچھ رہا ہوں موجودہ طریقہ کار جو ہے وہ موثر ہے یا غیر موثر ہے اور اس میں کوئی تبدیلی درکار ہے یا نہیں ؟

وزیر محنت : ٹیلیفون کے استعمال کرنے کا طریقہ کار ۔

چوہدری امان اللہ لک : ٹیلیفون کے استعمال کرنے کا طریقہ کار ۔

وزیر محنت : ٹیلیفون تو موثر طور پر استعمال ہوتے ہیں لیکن ان کا حساب کتاب رکھنے کا طریقہ کار جو ہے اسے اور موثر بنانا چاہئے ۔

محکمہ محنت میں عملہ کو ٹی ۔ اے ۔ ڈی ۔ اے کی ادائیگی

*5620 ۔ **مسز حسینہ بیگم** : کیا وزیر محنت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اگست 1973 سے صوبائی محکمہ محنت میں ٹی ۔ اے گرانٹ واپس لے لی گئی ہے ۔ جس کی وجہ سے اس محکمہ کے دفاتر میں کام کرنے والے عملہ کو گذشتہ چھ ماہ سے ٹی ۔ اے ۔ ڈی ۔ اے کی ادائیگی نہیں کی گئی ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ محکمہ کے عملہ کو ٹی ۔ اے ۔ ڈی اے کی ادائیگی جلد از جلد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر محنت (سردار صغیر احمد) : (الف) یہ اس حد تک درست ہے کہ شروع میں محکمہ خزانہ کے حکم کے تحت ٹی ۔ اے ۔ ڈی ۔ اے گرانٹ واپس لے لی گئی تھی ۔ جس کی وجہ سے

محکمہ کے عملہ کو مختصر عرصہ کے لئے ٹی - اے - ڈی - اے کی ادائیگی نہ ہو سکی - 23 اکتوبر 1973 - 31 دسمبر 1973 اور 13 اپریل 1974 کو مناسب گرانٹ ریجنل دفاتر کی تحویل میں ٹی - اے - ڈی - اے کی ادائیگیوں کے لئے دیئے گئے ہیں - یہ درست نہیں ہے کہ محکمہ کے عملہ کو چھ ماہ میں ٹی - اے - ڈی - اے کی ادائیگی نہیں ہوئی -

(ب) مناسب گرانٹ برائے ٹی - اے - ڈی - اے جیسا کہ جزو (الف) میں مذکور ہے - اکتوبر 1973 میں ہی ریجنل دفاتر کی تحویل میں دے دی گئی تھی اور متعلقہ اہلکاران کو ادائیگی کر دی گئی ہے -

---

صوبہ میں نئے پی - پی اور اے - پی - پی کی تقرری

*5770 - **میاں خورشید انور** : کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) سال 1974 - 1973 کے دوران صوبہ میں کتنے نئے پی - پی اور اے - پی پی کی تقرری کی گئی -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آسامیوں کو پر کرنے کے لئے کوئی اشتہار نہیں دیا گیا تھا -

(ج) اس ایک سال میں مذکورہ عہدوں پر مقرر ہونے والے افراد کے نام اور تعلیمی قابلیت بیان کی جائے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (سردار صغیر احمد) : (الف) سال 74 - 1973 کے دوران صوبہ میں آٹھ نئے ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹرز کی تقرری ہوئی ہے -

(ب) یہ درست ہے - کہ مذکورہ آسامیوں کو پر کرنے کے لئے اشتہار نہیں دیا گیا - در حقیقت ان آسامیاں کو پر کرنے کے لئے قانون میں ایسی کوئی دفعہ نہیں ہے - جس کی رو سے ان آسامیوں پر تعیناتی بذریعہ اشتہار کی جاوے اور ماضی میں بھی یہ آسامیاں

بغیر اشتہار کے پر کی جاتی رہیں کیونکہ یہ ملازمین مقررہ مدت کے لئے اور (Contract Basis) پر پر کی جاتی ہیں ۔

(ج) ان ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر کے نام اور قابلیت مندرجہ ذیل ہیں :

1 ۔ مسٹر ظہور حسین منہاس ۔
2 ۔ مسٹر ممتاز احمد چوہدری ۔
3 ۔ مسٹر عبدالرؤف ۔
4 ۔ مسٹر سلیم اختر شاہ
5 ۔ مسٹر لال اختر خان ۔
6 ۔ مسٹر محمد ادریس ۔
7 ۔ مسٹر ریاض احمد ۔
8 ۔ مسٹر بشیر بسرا ۔

یہ تمام صاحبان ۔ بی اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی اور ایڈوکیٹ ہیں ۔

میاں خورشید انور : کیا وزیر موصوف مطمئن ہیں کہ صوبہ میں اس وقت اے ۔ پی ۔ پی ۔ اور پی ۔ پی کی تعداد اس صوبہ کے لئے کافی ہے ؟

وزیر قانون : میں پہلے بھی اپنی گذارش اس اسمبلی میں کر چکا ہوں کہ ہم اس محکمہ کی بھی تنظیم نو چاہتے ہیں اور توقع ہے کہ اس میں توسیع کی جائے گی اور جہاں کمی ہوئی اس کو پورا کیا جائے گا ۔

سید ناظم حسین شاہ : سپلیمنٹری جناب والا ! کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ جتنے بھی اے ۔ پی ۔ پی ۔ لئے گئے ہیں یہ صرف ایک ضلع سے ہی تعلق رکھتے ہیں یا علیحدہ علیحدہ ضلعوں سے ہیں ؟

وزیر قانون : نہیں جناب والا ! یہ مختلف اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف مہربانی کر کے یہ بتا سکیں گے کہ یہ کون کون سے اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں ؟

وزیر قانون : جناب والا ! ہر شخص کا ضلع بتانے کے لئے مجھے کچھ مہلت درکار ہے ویسے اصل سوال میں اضلاع نہیں پوچھے گئے تھے ۔ اگر مہربانی فرما کر وہ ہمارے پاس تشریف لے آئیں تو میں ان کو لسٹ دے دوں گا ۔

ویسے دس آدمی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ ایک ضلع سے نہیں مختلف اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں بہاول نگر سے بھی ہیں ، جھنگ سے بھی ہیں ۔ اگر نہیں ہے تو شاید میرے ضلع سے نہیں ہے ۔

سید لاظم حسین شاہ : جناب والا ! ملتان ضلع کے بھی ہیں یا نہیں ؟

وزیر قانون : ملتان سے بھی ہوں گے ساہیوال سے بھی ہے اگر نہیں ہے تو میرے ضلع سرگودھا سے نہیں ہے ۔

مسٹر سیکو : اسامیاں اگر دس ہوں تو پھر اتیس ضلعوں سے تو نہیں ہو سکتے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں اس بات کی ضمانت اپنے فاضل اراکین کو دے دیتا ہوں کہ جن اضلاع سے نہیں لئے گئے ان اضلاع سے اس دفعہ بھرتی کئے جائیں گے

سید محمد ظفراللہ خان : کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ یہ تعیناتیاں جناب کے وقت میں کی گئی ہیں یا جناب کے وقت سے پہلے کی گئی ہیں ؟

وزیر قانون : جناب والا ! کچھ میں نے بھی کی ہیں کچھ پہلے بھی ہوئی ہیں ۔

سید محمد ظفراللہ خان : کیا جناب ان میں سے کوئی جھنگ کا بھی آدمی ہے ؟

وزیر قانون : جناب والا ! خواجہ ابرار حسین ایڈوکیٹ ولد خواجہ اعجاز حسین ایڈوکیٹ ہیں اور فاضل رکن ان کو اچھی طرح سے جانتے ہیں ۔

ڈاکٹر حلیم رضا : جناب والا ! وزیر موصوف نے جواب میں یہ کہا ہے کہ آسامیوں کو پر کرنے کے لئے اشتہار نہیں دیا گیا ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ اشتہار نہ دینے کی وجہ سے جن امیدواروں کی حق تلفی ہوئی ہے ۔ اب اس کا ازالہ کیسے ہوگا ؟

وزیر قانون : جناب والا ! اس کے لئے امیدوار بنائے ہی نہیں جاتے ۔

سپیکر : سپلیمنٹری سوال کا جواب آپ نے دے دیا ہے کہ پہلے بھی کبھی نہیں ہوا اب بھی نہیں ہوا ۔

وزیر قانون : آئندہ بھی اس کے لئے ایسا نہیں ہوگا ۔

چوہدری شوکت علی : کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ان کی تقرری کرنے میں کون سا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے ؟

وزیر قانون : جناب ! ان کی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحبان سفارش کرتے ہیں ڈسٹرکٹ جج صاحبان سفارش کرتے ہیں سولسٹر صاحبان سفارش کرتے ہیں اور ایڈوکیٹ جنرل صاحب سفارش کرتے ہیں ۔ اگر لاء منسٹر کسی کو ذاتی طور پر جانتا ہو تو اس کی سفارش کر سکتا ہے ۔ اور اس کی تقرری کر سکتا ہے کسی آدمی کی اہلیت کو جانچنے کے لئے یہ مختلف ذرائع ہیں چونکہ ان کا عدالتوں سے تعلق رہتا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : کیا یہ وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ یہ جو دس آدمی بھرتی کئے گئے ہیں ان میں سے لاء منسٹر صاحب کی سفارش پر کتنے ہیں اور باقی کتنے ہیں ؟

وزیر قانون : کسی آدمی کو سفارش پر بھرتی نہیں کیا گیا جس ضلع کے جو موزوں آدمی سامنے آیا اس کو بھرتی کیا گیا ۔

صنعتی اداروں میں مزدوروں کے مطالبات

*5775 ۔ **میاں خورشید انور** : کیا وزیر محنت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1972-73 میں صوبہ میں کل کتنے صنعتی اداروں میں مزدوروں نے اپنے مطالبات کے حق میں ہڑتالیں کیں ۔

(ب) ان ہڑتالوں کے نتیجہ میں کتنے اداروں نے مزدوروں کے مطالبات تسلیم کئے ۔

(ج) جن اداروں نے مزدوروں کے جائز مطالبات منظور نہ کئے ان کے خلاف حکومت نے کیا اقدام کیا ۔

(د) کیا اس وقت صوبہ میں صنعتی امن پوری طرح قائم ہے؟

وزیر محنت (سردار صغیر احمد) : (الف) 1973 میں 361 صنعتی اداروں ہڑتالیں ہوئی ۔

(ب) 348 اداروں نے مزدوروں کے مطالبات تسلیم کئے ۔

(ج) پانچ تنازعات لیبر کورٹ اور نیشنل انڈسٹریل ریلیشنز کمشن کے سپرد برائے تصفیہ کر دیئے گئے ۔ آٹھ تنازعات میں لیبر کورٹ سے ہڑتالوں کو غیر قانونی قرار دیا ۔

(د) حالات تسلی بخش ہیں ۔

میاں خورشید انور : کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ اس وقت کتنے صنعتی اداروں میں ہڑتالیں ہیں اور وہ کیسے فرما رہے ہیں کہ حالات تسلی بخش ہیں ؟

وزیر قانون : جناب والا ! اس وقت کسی بھی صنعتی ادارہ میں ہڑتال نہیں ہے ۔

ڈاکٹر حلیم رضا : کیا وزیر موصوف اس امر کی یقین دہانی کرائیں گے کہ صنعتی اداروں میں بد امنی پیدا کرنے والے وہ جو پیشہ ور صنعتی لیڈر ہیں ان پر کوئی پابندی عائد کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر قانون : جناب والا ! ہم اپنی حتی المقدور یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ٹریڈ یونینوں کو بالکل ایسے لوگوں سے پاک کر دیا جائے جو اس کو exploit کرتے ہیں اور اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ اس کے لئے وقت درکار ہے اور ہماری جد و جہد جاری ہے ۔

ڈاکٹر حلیم رضا : جناب والا ! کیا وقت کا تعین نہیں کیا جائے گا ؟ تین سال تو گذر چکے ہیں تمام صنعتی اداروں میں پیشہ ور لیبر راہنما آئے دن اس ملک میں ہڑتالیں کراتے ہیں ۔

سپیکر : ڈاکٹر صاحب یہ جمہوریت کا دور ہے ۔ میں نے اس سوال کی اجازت نہیں دی ۔ کوئی ایسی بات جو ڈیموکریٹک پریکٹسز کے خلاف ہو وہ ایک جنرل سوال ہوگا ۔

میاں خورشید انور : کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ ہڑتالوں کی نوبت آنے سے پہلے مزدوروں کے مسائل حل کر دیئے جایا کریں گے تاکہ ہڑتالوں کی نوبت ہی نہ آئے اور قومی نقصان نہ ہو ؟

وزیر قانون : جناب والا ! میرا دو ماہ کا تجربہ ہے اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ جہاں مزدوروں اور مالکوں کے درمیان کسی قسم کا کوئی صنعتی یا لیبر قسم کا تنازعہ ہوتا ہے اس کو پہلے حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ اس کے بعد جب ہڑتال قانونی طور پر ہوتی ہے ۔ اس کے لئے ایک خاص میعاد کا نوٹس درکار ہوتا ہے اور اس نوٹس کے دوران کوشش کی جاتی ہے اگر کہیں بدقسمتی سے ہڑتال ہو جائے اور محکمہ مصالحت کرانے میں ناکام ہو جائے تو اس کے بعد بھی لیبر کورٹس موجود ہیں جو اس کا فیصلہ کرتی ہے ۔

نوشہرہ ورکاں میں ایم پی اے کے لئے ٹیلیفون کا انتظام

*5859 ۔ **خان محمد شفیق خان** : کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ایم ۔ پی ۔ اے نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کی رہائش گاہ پر ٹیلیفون کا کنکشن دینے کا انتظام کیا جائے گا ۔ اگر جواب نفی میں ہے تو کیوں ؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور (سردار صیغر احمد) : معزز رکن کی رہائش گاہ پر ٹیلیفون لگانے کے اخراجات 36337.00 روپے بنتے ہیں ۔ اس طرح دیگر ارکان کی دور افتادہ رہائش گاہوں پر ٹیلیفون کی تنصیب پر معتد بہ خرچ آئے گا ۔ اس لئے حکومت اپنے وسائل کے پیش نظر غور کر رہی ہے کہ یہ اخراجات کس حد تک برداشت کئے جائیں ۔ اگر محکمہ خزانہ نے رقم کی منظوری دے دی تو ٹیلیفون لگا دیا جائے گا ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! یہ پہلے تحریک استحقاق پیش ہو چکی ہے ۔ اس کی اچھی طرح سے وضاحت کریں تاکہ ہمیں ضمنی سوالات کی ضرورت پیش نہ آئے ۔ اور یہ ممبران کی اطلاع کے لئے بھی ضروری ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! یہ مسئلہ ممبران کے استحقاق سے تعلق رکھتا ہے ۔ اگر وہ جواب نہ لینا چاہیں تو میں اس کا جواب ضرور دوں گا ۔ جناب والا ! جہاں تک ٹیلیفون مہیا کرنے کا تعلق ہے جو منصوبے

اس وقت تک بنائے گئے ہیں ۔ وہ یہ ہیں کہ جو لوگ ایسے شہروں میں رہتے ہیں جہاں ٹیلیفون ایکسچینج موجود ہیں ان کو تو فی الفور ٹیلیفون مہیا کیا جا سکتا ہے ۔ اس میں حکومت صرف installation کے اخراجات برداشت کرتی ہے اور سیکورٹی کے اخراجات ممبران کو خود برداشت کرنے پڑیں گے ۔ کیونکہ بعد میں ٹیلیفون انہیں کے پاس رہنا ہے ۔ اس کے بعد دوسری category ان لوگوں کی ہے جو ٹیلیفون ایکسچینج سے تین میل کے فاصلہ پر رہتے ہیں ان کے لئے یہ تجویز ہے کہ انہیں بھی جلد کنکشن مہیا کر دیے جائیں ۔ اس کے بعد تیسرے نمبر پر وہ ممبران ہیں جو تین میل سے زائد فاصلہ پر رہتے ہیں ۔ ان کے لئے یہ تجویز ہے کہ جو نئے ٹیلیفون ایکسچینج لگنے ہیں وہ ان کے مشورہ سے ان کے گھروں کے قریب لگائے جائیں ۔ یہ منصوبہ زیرغور ہے انشاءاللہ یہ بھی پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا ۔

میر محمد ظفر اللہ خان : جناب والا ! یہ محکمہ والے جو ہیں اکثر غلط رپورٹ دیتے ہیں ۔ اصل بات یہ ہے کہ جہاں سے ان کی تار گزر رہی ہو وہاں ایک تار ان کو دینا پڑتی ہے ۔ لیکن تار کا خرچہ بھی وہ لاکھوں روپے بنا کر بھیج دیتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : یہ محکمہ والے کوئی ہمارے ماتحت تو نہیں ہیں ۔

میر محمد ظفر اللہ خان : جناب والا ! اس لئے تو عرض کر رہا ہوں یہ سارا کام التواء میں پڑ جائے گا ۔ اس لئے جناب والا ! اس کے لئے ایک خاص کمیشن مقرر کر دیں ۔ میں آپ کو ایک اپنی ذاتی مثال پیش کرتا ہوں کہ میرے گھر سے دو فرلانگ پر سے تار گذر رہی ہے اور انہوں نے صرف تار کا بل ساٹھ ہزار روپے بنا کر بھیجا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں فاضل ممبر کی خدمت میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ان کے گھر سے جو تار گزر رہی ہے وہاں سے تار نہیں لی جاتی ۔ ہر ٹیلیفون کو ان کے گھر سے ایکسچینج تک پہنچایا جاتا ہے ۔

میر محمد ظفر اللہ خان : جناب والا ۔ وہی میں عرض کر رہا ہوں کہ صرف تار ہی چاہئے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! وہ تار ہی کے لئے سولہ اٹھارہ میل کا بہت خرچ آتا ہے ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ان کو ٹیلیفون نہ ملے ۔ میری تو خواہش ہے کہ تمام ممبران کو جلد از جلد ٹیلیفون ملیں ۔ اور فاضل ممبر کا گاؤں

ایک بڑا گاؤں ہے پانچ چھ ہزار کی آبادی ہے اور وہاں پر بس سٹینڈ بھی ہے۔ منڈی ہے بہت کچھ ہے وہاں اگر ٹیلیفون ایکسچینج نہیں کم از کم پبلک کال آفس تو ضرور ہونا چاہئے۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! اس سلسلہ میں میری گذارش یہ ہے کہ کیا جہاں پر پہلے ٹیلیفون ہیں وہاں پر بھی مزید تار کی ضرورت ہوتی ہے ؟

وزیر قانون : جناب والا ! 46 ممبر ایسے ہیں جو منظور شدہ اسٹیمیٹ میں آتے ہیں اگر وہ ٹیلیفون لگوانا چاہیں تو ان کے ٹیلیفون کل لگ سکتے ہیں۔ میرے پاس ان کی فہرست موجود ہے۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! جہاں پر ٹیلیفون پہلے موجود ہیں۔ مثال کے طور پر میرے گاؤں میں پہلے ٹیلیفون موجود ہے میں اپنا ٹیلیفون لینا چاہتا ہوں اور تین سال سے میں نے درخواست دی ہوئی ہے۔ ملتان ایکسچینج سے میرا گاؤں صرف چھ میل ہے لیکن محکمہ والوں نے جو حساب بنا کر دیا ہے وہ تقریباً دس ہزار ہے۔ حالانکہ پہلے ہی ڈائرکٹ ٹیلیفون وہاں موجود ہے۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں اس کا طریقہ کار سمجھتا ہوں۔ مجھے جواب دینے دیں میرے دوست ناظم حسین شاہ بڑے جوش میں سوال پوچھا کرتے ہیں۔ تو میں ان کی خدمت میں اتنا عرض کروں گا کہ کسی ٹیلیفون سے دوسرے ٹیلیفون کا کنکشن نہیں لیا جاتا البتہ اس میں توسیع ہو سکتی ہے اگر کوئی بھی علیحدہ ٹیلیفون ہو اس کا کنکشن ایکسچینج سے ہوتا ہے۔ میرے فاضل دوست نے اصل میں غور نہیں کیا۔ انہوں نے ٹیلیفون کو بھی بجلی کا کنکشن سمجھا ہے۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! مجھے بھی موقع دینا چاہئے۔ میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ کالونی ٹیکسٹائل میں پہلے ہی ٹیلیفون ایکسچینج موجود ہے جو میرے گھر سے صرف ایک میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اور دس ہزار روپے کا تخمینہ لگا کر بھیجا گیا ہے جب کہ پہلے ہی میرے گاؤں میں ٹیلیفون موجود ہے۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں اپنے فاضل دوست کو کسی ہوٹل میں لے جاؤں گا۔ اور دکھاؤں گا کہ ان کے پاس جو ٹیلیفون ایکسچینج ہوتا ہے ان کا تعلق بھی mian exchange سے ہوتا ہے۔ ہاں اگر ناظم حسین شاہ صاحب اس مل میں کوئی کوارٹر وغیرہ لینا چاہیں تو ان کی سفارش کر دوں گا۔

(قہقہہ)

سید قائم حسین شاہ : جناب والا ! میں وزیر موصوف کی خدمت میں عرض کروں گا کہ میں کوارٹر لینے کے لئے تیار ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ وہاں ٹیلیفون ضرور ہونا چاہئے ۔

ملک اللہ دتہ : میں وزیر موصوف دی وساطت نال گذارش کرنا چاہنان کہ محکمے نے میرے ٹیلیفون دا جیہڑا اسٹیمیٹ بنایا اے کیا اوہناں دی انکوائری کروان گے کیوں جے او اسٹیمیٹ بالکل غلط اے ۔ میں پرسوں دفتر جا کے ریکارڈ وچ ویکھیا اے پئی میرا جیہڑا اسٹیمیٹ اے اوہ لاہور توں 54 میل دور میرے چک تک بنایا گیا اے تے پتوکی ایکسچینج توں میرا پنڈ چار میل دور اے ۔ ڈھائی میل تے ساڈیاں‌دو آبادیا نیں ۔ جیہڑی شالی آبادی اے اوہ ڈھائی میل دے آتے اے ایہدے لئے کھمبے لگے ہوئے نیں اوتھے ٹیلیفون موجود اے ۔ میری درخواست وچ لکھیا ہویا اے کہ اوس ٹیلیفون توں ساڈے ست میل کھمبے لانے پین گے ۔ پتوکی ایکسچینج بہت زیادہ پرانا اے تے اوتھے دوسرا آٹومیٹک ایکسچینج لگ رہیا اے لیکن اسٹیمیٹ لاہور تو دتا گیا اے جیہڑا 54 میل اے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! فاضل ممبر اللہ دتہ کا کیس ہم واپس بھجوا دیں گے اور ان کا کیس پتوکی سے بنوا دیں گے ۔ کیونکہ لاہور سے زیادہ خرچ آتا ہے جس کی انہوں نے نشاندہی کر دی ہے ۔

مسٹر محمد اشرف : جناب والا ! تین میل تک کا فیصلہ ہو چکا ہے یا ابھی ہونا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں نے عرض کیا ہے تین کیٹیگریز بنائی ہیں پہلی میں 46 ممبران ہیں وہ جب چاہیں اپنے کنکشن لے سکتے ہیں ۔ انکی فہرست اب بھی میرے پاس موجود ہے ۔

مسٹر سپیکر : کیا آپ یہ ممبران میں تقسیم کروا دیں گے ۔

وزیر قانون : ضرور کر دوں گا ۔ اس کے علاوہ جو تین میل کے اندر رہتے ہیں ان کو بھی بہت جلد ٹیلیفون دے دیے جائیں گے ۔ تیسری کیٹیگری کے سلسلہ میں محکمہ ٹیلیفون سے رابطہ قائم کرنا پڑے گا کہ ایسے لوگوں کے علاقہ میں ٹیلیفون ایکسچینج لگائے جائیں ۔

مسٹر محمد اشرف : جناب والا ! یہ کب تک ہو گا ؟

وزیر قانون : جناب والا ! میرا دل تو چاہتا ہے آج ہی ہو جائے ۔

مسٹر سپیکر : آن کا سوال بڑا واضح ہے کہ جو لوگ تین میل کے فاصلہ میں رہتے ہیں آن کا فیصلہ ہو گیا ہے یا نہیں ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ میری ذاتی کوشش ہے کہ اس پر جلد عمل درآمد ہو جائے ۔

مسٹر محمد اشرف : جناب والا ! اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا ۔

وزیر قانون : جناب والا ! فیصلہ ہو چکا ہے ۔ آپ کو معلوم ہے کہ عمل درآمد پر وقت لگتا ہے ۔

مسٹر محمد اشرف : جناب والا ! بے شک دو سال لگ جائیں فیصلہ تو ہو چکا ہے ۔

میر محمد ظفر اللہ خان : جناب والا ! جو ممبران اس کیٹیگری میں آئے ہیں جہاں پبلک کال آفس بنائے جائے ہیں اس سلسلہ میں میں عرض کروں گا کہ محکمہ ٹیلیفون کو یہ ہاؤس ان کو نامزد کر کے بھیجے ۔ اور یہ 1974-75 میں مکمل ہو سکتے ہیں ۔ اس ضمن میں کوئی کمیٹی بنا دی جائے وہ آپ کو recommendations دے دے گی اس کے مطابق اس کو پبلک کال آفس کھلوانے چاہئیں ۔

وزیر قانون : جناب والا ! پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ محکمہ ٹیلیفون سے مل کر ہم کوشش کر رہے ہیں کہ فاضل اراکین کو ٹیلیفون کنکشن مل جائیں ۔ وہ اپنے منصوبے ایسی جگہ بنائیں ۔ یعنی وہ مناسب جگہ پر پبلک کال آفس بنائیں ۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے ۔ اگر میری یاداشت کمزور نہیں ہے ۔ تو اس معاملہ پر پہلے بھی تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد ہوئی تھی ۔ وہ کمیٹی اس معاملہ پر دوبارہ غور کر کے ہمیں فہرست دے گی ۔ ہم محکمہ ٹیلیفون سے ملکر کوشش کرینگے کہ وہیں وہیں P.C.O لگائے جاویں ۔

مسٹر سپیکر : مسٹر منظور احمد جنجوعہ

مسٹر منظور احمد جنجوعہ : جناب والا ! میرا نام کس لیئے پکارا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ پوائنٹ آف آرڈر کے لیئے نہیں کھڑے تھے ۔

مسٹر منظور احمد جنجوعہ : نہیں ۔ جناب والا ۔

مسٹر سپیکر : نہیں ۔ تو پھر ٹھیک ہے میاں خان محمد ۔

میاں خان محمد : جناب والا ! یہ security ہمیں دینی پڑے گی ۔ حالانکہ M,P.A.S اور M.N.AS سے security نہیں لی جاتی ۔ بلکہ ہمیں یہ یقین دہانی کرائی گئی تھی ۔

وزیر قانون : جناب والا ! installation کے اخراجات حکومت پنجاب نے برداشت کرنے کا وعدہ کیا ہے ۔ اور جہاں تک security کا تعلق ہے ۔ یہ آن کی اپنی رقم رہے گی ۔ اس لیئے security ان کی اپنی ہو گی کیونکہ بعد میں آن سے یہ ٹیلیفون واپس نہیں لیا جائے گا ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ جناب والا ! ٹیلیفون کنکشن دینے کے ساتھ اس امر کی وضاحت بھی فرما دیں کہ جیسے ایم ۔ این ۔ اے صاحبان کو دو ہزار روپے سالانہ ٹرنک کال کے لیئے دیا جاتا ہے ۔ کیا ہمیں بھی یہ رعایت ملنے کی توقع ہے ؟

مسٹر سپیکر : وہ ان کے اختیار میں نہیں ہے ۔ یہ وزیر اعلے صاحب سے پوچھیں ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں جو فاضل اراکین کا استحقاق ہے اس کا فیصلہ یہ خود کرتے ہیں ۔ وہ استحقاق جو قانون میں ہو گا ۔ حکومت ان کو ضرور دے گی ۔

مسٹر سپیکر : اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

لیبر ڈیپارٹمنٹ میں گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین کی بھرتی

96 ۔ **حافظ علی اسد اللہ :** کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں لیبر ڈیپارٹمنٹ میں یکم جنوری 1972ء سے لیکر 15 مئی 1974ء

تک جو گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین بھرتی کئے گئے تھے ان کی تعداد علیحدہ ایوان کی میز پر رکھی جائے جس میں ان سب کے نام ۔ عہدے تعلیم ۔ مکمل پتے اور ضلع وار تفصیل دی جائے اور یہ بھی بتایا جائے کہ ان کے انتخاب کے لئے کیا معیار اور طریق کار اختیا کیا گیا تھا ؟

وزیر محنت (سردار صغیر احمد) : یکم جنوری 1972ء سے لیکر 15 مئی 1974ء تک 47 گزیٹڈ اور 299 نان گزیٹڈ ملازمین محکمہ محنت میں بھرتی کئے گئے ان کی علیحدہ علیحدہ تعداد دیگر مطلوبہ کوائف * گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھدیا گیا ہے ۔ ان ملازمین کی بھرتی ویسٹ پاکستان لیبر ویلفیر سروس (کلاس1) رولز 1949 ۔ ویسٹ پاکستان لیبر ویلفیر سروس (کلاس 11) رولز 1968ء ویسٹ پاکستان لیبر ویلفیر سروس رولز 1969ء اور ویسٹ پاکستان لیبر ویلفیر سبارڈی نیٹ منسٹیریل سروسز (ہیڈ کوارٹرز) رولز 1965ء کے تحت کی گئی ہے ۔ گزیٹڈ افسران کی تعلیمی اہلیت کی جہاں بین سیلیکشن کمیٹی نے کی اور ان کا آخری انتخاب کی صوابدید کے لئے معاملہ ویسٹ پاکستان پبلک سروس کمیشن کے سپرد کر دیا گیا

مسٹر سپیکر : قبل اس کے کہ ہم دیگر کوئی کارروائی شروع کریں ۔ میں اس ایوان سے ایک اجازت لینا چاہتا ہوں ۔ ضمنی بجٹ کے سلسلہ میں کاروائی کل سے شروع ہوگی ۔ اسی بجٹ پر بحث اور مطالبات زر پر ووٹنگ کے دنوں میں عموماً سوالات اور جوابات نہیں ہوتے ۔ تاکہ فاضل اراکین کو بحث میں حصہ لینے کے لئے زیادہ وقت دستیاب ہو سکے ۔ اگر ایوان اجازت دے ۔ تو حسب سابق کل سے 27 جون تک سوالات نہ ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اگر مناسب سمجھا جائے تو بجائے اس کے کہ سوالات نہ ہوں ۔ سوالات ضرور ہوں مگر وہ ایوان کی میز پر رکھ دیئے جائیں ۔ تا کہ سارا مہینہ ہم ان معلومات سے بے خبر نہ رہیں ۔ جن میں بعض ضروری اور اہم بھی ہوتے ہیں ۔ اس بارے میں پوچھ لیں جس طرح سے ایوان کی رائے ہو ۔

مسٹر سپیکر : پریکٹس تو یہی ہے کہ سوالات ہوتے ہی نہیں ہیں ۔

مسٹر محمد اشرف : سوالات نہ ہو جناب والا ! ضمنی سوالات کا حق ضائع ہو جائیگا ۔

---

*گوشوارہ آخر میں ملاحظہ فرمائیں

مسٹر سپیکر : میں نے صبح سویرے میاں خورشید انور صاحب سے بطور ڈپٹی لیڈر حزب اختلاف ۔ اس سلسلہ میں بات کر لی تھی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : کیا سینئر منسٹر صاحب اس بات سے اتفاق کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : ڈاکٹر صاحب ارشاد فرمائیں ۔

سینئر منسٹر : جناب والا ! میں نے ان کی بات سنی نہیں ۔

مسٹر سپیکر : ان کا کہنا ہے کہ وہ سینئر منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ آیا وہ بھی اس تجویز سے اتفاق کرتے ہیں ۔

سینئر منسٹر : کون سی تجویز سے جناب ۔ جو حاجی صاحب نے پیش کی ہے ؟

مسٹر سپیکر : نہیں ۔ جو میں نے پیش کی ہے ۔

سینئر منسٹر : میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : اب میں ایوان سے یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر ایوان اجازت دے ۔ تو حسب سابق بجٹ کے دنوں میں بھی ایوان میں سوالات کے جوابات پیش نہ کئے جائیں ۔

آوازیں : ہمیں منظور ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : جناب والا ۔ آپ نے پہلے اس تحریک کو پیش کر دیا ہے ۔ ہمیں اظہار خیال کا موقعہ ہی نہیں دیا گیا ۔

مسٹر سپیکر : آپ کھڑے ہی نہیں ہوئے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : جناب حاجی سیف اللہ صاحب کھڑے تھے ۔

مسٹر سپیکر : وہ تو مان گئے ہیں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : کیا آپ مان گئے ہیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر : اب 27 جون تک سوالات نہیں ہوں گے ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

میاں مشتاق حسین ڈوگر

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست میاں مشتاق حسین ڈوگر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بوجہ ضروری کام مورخہ 3 جون بروز سوموار اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکا۔ اس دن کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں لیاقت حسین مڑل

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست میاں لیاقت حسین مڑل ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Kindly extend my leave from 3rd to 9th June, 1974, as I am unable to attend session due to my personal affairs.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری علی بہادر خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری علی بہادر خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I could not attend Assembly Session on 3rd and 4th June, 1974 due to illness. Kindly grant leave.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد اکبر منہاس

سیکرٹری اسمبلی :مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد اکبر منہاس صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Due to high fever I could not attend the session on 3rd and 4th June, 1974. It is, therefore, requested that leave for both days may please be granted.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راؤ محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست راؤ محمد افضل خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بوجہ بیماری مورخہ 2 اپریل - 27، 28 مئی کو اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا ۔ لہذا رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری بشیر احمد

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری بشیر احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بوجہ ضروری کام مورخہ 6 جون 1974 ۔
7 جون 1974 دو یوم اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتا ۔ لہذا رخصت مطلوبہ منظور کی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر خالد نواز خان وٹو

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر خالد نواز خان وٹو صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

I could not attend the session due to illness on 3rd and 4th June 1974. The leave may please be granted.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد رضی شاہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد رضی شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

On account of my ill health I have not been able to attend the meeting of the Standing Committee on Local Govern-

ment and Social Welfare on Monday, the 3rd of June, 1974. It is, therefore, requested that I may kindly be granted leave.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد رضی شاہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد رضی شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

May I request you kindly to grant me leave from meetings of the Assembly for five days from 3rd upto 7th June, 1974 both days inclusive as I am not having good health.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

دیوان سید غلام عباس بخاری

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست دیوان سید غلام عباس بخاری صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

اپنے عزیز کی شادی کے سلسلہ میں ملتان جانا ہے ۔ بندہ 6 جون 1974 ۔ 7 جون 1974 کے اجلاس میں شامل نہ ہو سکے گا ۔ براہ مہربانی 2 یوم کی رخصت عنایت فرما کر مشکور فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

چوہدری محمد سرور جوڑا : میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جائیداد غیر منقولہ شہری مصدرہ 1974 (مسودہ قانون نمبر 14 بابت 1974) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جائیداد غیر منقولہ شہری مصدرہ 1974 (مسودہ قانون نمبر 14 بابت 1974) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب یہ آپ کی تحریک استحقاق نمبر 46 لینی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ۔ 46 کے بارے میں میں ابھی تک پوری طرح سے مطمئن نہیں ہوں ۔ اور اس کے بارے میں سٹیٹمنٹ بھی دینی ہے ۔ اور اس کا کچھ حصہ مجھے withdraw بھی کرنا پڑے گا ۔ کیونکہ ایک سوال کے بارے میں میں کچھ مطمئن ہو گیا ہوں ۔ دوسرے کی ابھی میں نے چھان بین کرنی ہے ۔ short statement بھی دینی ہوتی ہے ۔ تو آج آپ نمبر 47 لے لیں ۔

مسٹر سپیکر : یا تو آپ اس کو withdraw کریں ۔ اور اس کے بعد نئی دے دیں ۔ اگر بنتی ہے تو ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : sir کبھی کبھی ان کے کہنے پر آپ pending فرما دیتے ہیں ۔ آج ہماری request پر اس کو pending فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ کو پتہ نہیں ۔ اس کے بعد میرے پاس جو تحاریک استحقاق آئی ہیں ۔ وہ آپ نے نہیں پڑھی ہوئی ہیں ۔ تو میں جو یہ احتیاط کر رہا تھا میرے لئے آج یہ احتیاط اتنی ضروری نہ ہوتی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : میری آج تحریک استحقاق نمبر 47 پیش فرما دیں ۔ جناب والا ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب یہ تحریک استحقاق ہے ۔ یا کہ انشورنس سوشن ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہ تحریک استحقاق ہے ۔ اس میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ کر دیا جائیگا ۔ بلکہ یہ کہا گیا تھا کہ کر دیا گیا ہے ۔ اور وہ غلط بیان تھا ۔ جبکہ تبادلہ نہیں ہوا اس لیئے یہ اس ایوان کے ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر : اچھا اسے پڑھیے ۔

مس نسیم اولکھ ڈائریکٹریس تعلیم ملتان کے تبادلہ سے متعلق وزیر اعلیٰ کی غلط بیانی

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں حال میں وقوع پذیر ہونے والے ایک خاص اہمیت کے حامل ایک واضح مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے مسز حسینہ بیگم ۔ ایم پی اے کی ایک تحریک استحقاق کے سلسلہ میں مورخہ 22 مئی 1974 کو اسمبلی میں ایک بیان دیا تھا کہ مس نسیم اولکھ (ڈائرکٹریس تعلیم ملتان) کو سرگودھا تبدیل کر دیا گیا ہے ۔ لیکن مورخہ 5-6-1974 کو ملتان کے معزز شہریوں کے ایک وفد نے آ کر بتایا کہ ڈائرکٹریس مذکورہ بدستور ملتان میں بطور ڈائرکٹریس اپنے فرائض سر انجام دے رہی ہے ۔ اس صورت حال سے جب کہ ایوان میں اُن کے تبادلہ کا باقاعدہ اعلان کیا گیا تھا ۔ جو غلط ثابت ہوا ہے اس ایوان کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے ۔

ڈاکٹر عبدالخالق (وزیر تعلیم) : جناب والا ! اس میں عرض یہ ہے کہ ڈائرکٹر کے عہدے کا یا اس سے بڑا آفیسر ہو تو اُس کا تبادلہ وزیر اعلیٰ کرتے ہیں ۔ اس لئے جس دن محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر نے اس ایوان میں تحریک استحقاق پیش کی تھی ۔ تو میں نے یہ کہا تھا کہ میں اس ہاؤس میں آنے سے پہلے یہ آرڈر sign کر کے آیا ہوں ۔ یعنی میرے آرڈر کا مطلب یہ تھا کہ میں نے چیف سیکرٹری کو جو کہ چیف منسٹر کا بھی سیکرٹری ہوتا ہے ۔ اس کو لکھا تھا کہ فلاں کی ٹرانسفر فلاں جگہ سے کر دی جائے ۔ یعنی ملتان سے سرگودھا کر دیا جائے ۔ I stand for it. میں آپ کو اپنے

لیٹر کی کاپی کی بنیاد پر اور ہماری movement کی بنا پر چیف سیکرٹری نے بھی ایک لیٹر لکھ دیا کہ ڈائرکٹریس ملتان کی ٹرانسفر سرگودھا کر دی جائے اور وہ بھی ہوگیا ۔ اس کی بھی کاپی آپ لے سکتے ہیں ۔ اس کے بعد ڈائرکٹریس نے representation کی اور چیف منسٹر صاحب سے جب پرسوں ہماری پارٹی میٹنگ ہوئی تو مجھے اس وقت تک اس کا کوئی علم نہ تھا کیونکہ میں حقیقت میں اس کی ٹرانسفر کا مجاز نہیں ہوں ۔ میں یہ move کر سکتا ہوں مجھے وہاں یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے اس کی ٹرانسفر مخصوص حالات کے پیش نظر ایک ماہ کے لئے روک دی ہے ۔ جب انہوں نے representation کی تو مجھے اس کا علم نہیں تھا کیونکہ اُن کی ٹرانسفر کرنے اور روکنے کا حقیقت میں جو مجاز ہے وہ جناب چیف منسٹر صاحب اور ان کے چیف سیکرٹری ہیں ہم move کر سکتے ہیں جو میں نے کر دیا ۔ چیف سیکرٹری نے بھی لیٹر لکھ دیا تھا ۔ اب چیف منسٹر نے صرف ایک ماہ کے لئے ان کو خاص حالات کی وجہ سے اجازت دے دی ہے کہ وہ ملتان میں ایک ماہ تک ٹھہر جائیں ۔ اس کے بعد اُن کی ٹرانسفر سرگودھا میں ہو جائے گی ۔

مسٹر سپیکر : یہ کہہ رہے ہیں کہ یہاں پر چیف منسٹر نے بیان دیا تھا ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں نے ان کی جگہ پر بیان دیا تھا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! چیف منسٹر صاحب نے اس ایوان میں کھڑے ہو کر بیان دیا تھا کہ اُس کا تبادلہ کر دیا گیا ہے جس پر سارے ہاؤس نے cheers دی تھیں اور جب چیف منسٹر آرڈر کر چکے تھے تو وہ آرڈر گورنمنٹ کا آرڈر ہو گیا جس کی compliance اُن کے آرڈر کے مطابق ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر : ٹرانسفر تو ہو گئی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں ۔

Mr. Speaker : But it will become effective after 30 days.

حاجی محمد سیف اللہ خان : نہیں جناب ۔ اس وقت انہوں نے یہ کہا تھا کہ اس کا تبادلہ کر دیا گیا ہے ۔ وہ اب ملتان میں نہیں رہے گی ۔ آپ بیشک ریکارڈ دیکھ لیں ۔ جب چیف منسٹر صاحب ہاؤس میں ایک پروپیچ کے سلسلہ میں کوئی آرڈر کر دیں تو پھر کوئی جواز پیدا نہیں ہوتا کہ وہ اس کا تبادلہ روکیں

ہاؤس کے ساتھ اس سے بڑا مذاق اور کیا ہوسکتا ہے جو کیا گیا ہے پہلے ایک مسئلہ ہاؤس میں پیش ہوا ۔ اس پر جناب چیف منسٹر صاحب کھڑے ہو کر اس ہاؤس کو اعتماد میں لینے کے لئے ایک بیان دے دیں اور کہہ دیں کہ یہ کر دیا گیا ہے اور بعد میں وہ اس کے برعکس کریں ۔ تو اسی سے privilege breach ہوتی ہے ۔ ہاؤس کا وقار ان تمام چیزوں سے بالاتر ہے اور کسی کو بھی اس امر کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ ایوان میں غلط سٹیٹمنٹ دیں یا ایوان کے وقار سے مذاق کریں یا جو بیان دیا گیا ہو باہر نکل کر اس کی نفی کریں ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ clear breach of privilege ہوئی ہے ۔ جب وہ آرڈر کر چکے تھے ۔ اور اس ہاؤس میں سٹیٹمنٹ دے چکے تھے اس کی authentication ہو چکی تھی تو پھر انہوں نے اس کو روکا ہے یہ بھی breach of privilege ہے اور اگر تبادلے کے آرڈر نہیں کئے تب بھی breach of privilege ہے ۔ یہ مسئلہ انتہائی اہم ہے ۔ اس کا باہر کے لوگوں پر انتہائی برا اثر پڑ رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر : چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب بھی موجود نہیں ہیں ۔ سات تاریخ کو بحث پیش ہونا ہے اور دس جون کو بھی بحث پیش ہونا ہے اس کے بعد کسی دن میں اسے take up کر لونگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : تاکہ تیس دن پورے ہو جائیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ کہیں تو پھر میں کسی دن take up کر لوں ۔ ان دنوں میں مجھے رول اجازت دیتا ۔ کیونکہ بحث پیش ہونے کے دو دن تک یہ پیش نہیں ہو سکتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! جمعرات کے دن اس کو take up کر لیں ۔

مسٹر سپیکر : جو بھی دن آتا ہے مجھے یاد نہیں ہے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : It may be taken up on the first day of the discussion.

تحریک التوائے کار کو اپنی باری پر پیش نہ کرنا

مسٹر سپیکر : اس کے بعد سردار امجد حمید خان دستی صاحب کی تحریک استحقاق ہے ۔ سردار صاحب اسے پڑھیے ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! میں ایک ضروری اور اہمیت رکھنے والے مسئلہ جس سے میرا استحقاق بطور ممبر اسمبلی مجروح ہوا ہے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ پرسوں بتاریخ 4 جون 1976ء ساڑھے سات بجے میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں ایک تحریک التوا پیش کی تھی لیکن اس کی باری آج تک نہیں آئی ۔ حالانکہ وہ تحاریک التوا جو کل مورخہ 1974 ۔ 6 ۔ 5 کو پیش ہوئی تھیں ان کو زیر بحث لایا گیا ۔ اس سے میرا استحقاق بطور ممبر مجروح ہوا ہے ۔ اس مسئلہ کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے ۔

Mr. Speaker : I am taking them up now in accordance with the dates.

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! اس میں کوئی اگر privilege class ہے اور دوسری un-privilege class ہے تو ٹھیک ہے ۔

Mr. Speaker : I suspended the relevant rule with the agreement of the Leader of the House and the Leader of the Opposition but, since a member has objected, from today onwards the adjournment motions will be taken up in order of notices unless they are withdrawn. If the Leader and the Deputy Leader of the Opposition don't have the consent of the members of the Opposition, I can't help it. I thought that the agreement was unanimous.

سید تابش الوری : جناب والا ! جب قائد حزب اقتدار اور قائد حزب اختلاف کے درمیان یہ بات طے پا گئی ہے تو وہ تمام اعتراضات پر حاوی ہو چکی ہے۔

Mr. Speaker : I can't take away the privileges of the members of this House.

سید تابش الوری : تو ٹھیک ہے ۔ وہ اس کو move کریں ۔ لیکن اس سلسلے میں کوئی ضابطہ یا فارمولا قائد حزب اختلاف کے درمیان طے ہو چکا ہے ۔

مسٹر سپیکر : اگر ایک ممبر object کرتا ہے تو میں قواعد کے مطابق عمل کرونگا ۔

سید قابل الوری : جناب والا ! object کرنے کا انہیں حق حاصل ہے ۔

مسٹر سپیکر : سردار امجد حمید خان دستی ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! میں بھی اپوزیشن کا ممبر ہوں ۔ I am one of the Deputy Leaders. مجھے علم بھی نہیں ہے کہ اس قسم کا کوئی معاہدہ ہوا ہے اگر اس قسم کا کوئی معاہدہ ہوا ہے تو اپوزیشن کے ممبران کے نوٹس میں لانا چاہیے تھا ۔

مسٹر سپیکر : یہ تو ان کا کام تھا میرا نہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! آپنے ٹھیک طور پر پوائنٹ آؤٹ کیا ہے ۔ یہ پک اینڈ چوز والا معاملہ ہمیں منظور نہیں ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا! جہاں تک لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن کے معاملے کا تعلق ہے ۔ میں نے اس کو موزوں سمجھا تھا کیونکہ بہت سی تحاریک التوا ایسی ہوتی ہیں جن کی urgency اور اہمیت وقت سے متعلق ہوتی ہے ۔ اس کے لئے ہم نے چاہا کہ آپ اُن کو پہلے لے لیا کریں اور جن کے متعلق مسئلہ موقوف نہیں ہوتا اس کو آپ بعد میں لے لیا کریں ۔ یہ اس ہاؤس کی کارگزاری کو بہتر بنانے کے لئے اور تحریک التوا کو نہایت ہی حسن سلوک کے ساتھ انجام پذیر کرنے کے لئے طے کیا گیا تھا ۔ سردار امجد حمید خان دستی صاحب کی یہ تحریک استحقاق بنتی ہے اور وہ اپنی جگہ پر صحیح ہے لیکن ہمیشہ طریقہ یہ رہا ہے کہ جس ممبر کی کوئی تحریک زیادہ اہم ہو وہ آپ سے گزارش کردے ۔ تاکہ اس تحریک التوا کو آپ پہلے لے لیں ۔ اور ہمیشہ آپ کرم فرما کر ایسی تحاریک کو پہلے لے لیا کرتے تھے ۔ اگر کوئی اس قسم کی تحریک استحقاق سردار امجد حمید خان دستی کی موجود ہے تو آپ اسے پہلے لے لیں ۔ لیکن جو فیصلہ کیا گیا تھا اس کو آپ منسوخ نہ کریں ۔ اس لئے کہ بہت سی غیر اہم تحاریک التوا ئے کار بحث میں آجاتی ہیں اور اہم بچ جاتی ہیں اور اجلاس ختم ہو جاتا ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! مجھے اجازت ہے ۔

مسٹر سپیکر : جی ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب سے کلیتاً اتفاق کرتا ہوں اور فاضل رکن جناب سردارا امجد حمید خان دستی کی تسلی کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ کوئی اس قسم کا معاہدہ نہیں ہوا تھا اور اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ فاضل اراکین کے حقوق کو پیچھے ڈالا جائے ۔ آپ کی جو تحریک ہیں جن پر ان دنوں میں جب کوئی معاملہ تازہ تازہ ہوا ہو اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں جس طرح پچھلے دنوں میں واقعات ہو ہوئی ہے ان کو افضلیت دینے کے لئے یہ بندوبست کیا گیا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کے Point of view سے ان کا خاطر خواہ فائدہ برآمد ہوااور ہمیں بھی جواب دینے کا موقع ملا ۔ لیکن اس کے ساتھ فاضل رکن چوھدری امان اللہ لک صاحب نے ایک دن کہا تھا کہ ان کی فلاں تحریک بھی آج پیش کی جائے تو فوراً سپیکر صاحب نے کہا کہ پیش کی جائے ۔ اس لئے میں صرف یہی عرض کرنی چاہتا ہوں کہ کوئی خدا ناخواستہ ایسی بات نہیں ۔ آپ صرف سپیکر صاحب کو point out کر دیں ۔ جناب والا ! جو تحریک التوا یہ فاضل رکن یا کوئی اور فاضل رکن پیش کرنا چاہیں اگر آپ اس کو کسی اور وجہ سے جائز قرار دیتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

سید نابش الوری : جناب والا ! سردار امجد حمید خان دستی کو احساس ہونا چاہئے کہ اگر یہ نمبر وار ہوتیں تو ربوہ کا واقعہ زیر بحث نہیں آ سکتا تھا ۔ پرسوں کا واقعہ زیر بحث نہیں آ سکتا تھا ۔ صحافیوں کا واقعہ زیر بحث نہیں آ سکتا تھا ۔ گرفتاریاں ہوئی ہیں وہ زیر بحث نہیں آ سکتی تھیں ۔ کیونکہ ان کا نمبر 200 سے اوپر تھا ۔ اس لئے یہ اجتماعی مفاد میں ہے کہ جو اہم تحاریک التوائے کار ہوں ان کو پہلے زیر بحث لایا جائے ۔

Mr. Speaker : I am not a party to it.

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! شاید فاضل رکن کو یہ پتہ نہیں ہے کہ میری تحریک التوائے کار جو ہے وہ اسی کے متعلق ہے ۔

Mr. Speaker : This is not my worry.

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا وہ بھی اسی واقعہ کے متعلق ہے اور اسی طرح اہم ہے جس طرح ربوہ کے متعلق واقعہ ۔

مسٹر سپیکر : ویسے میں نے اس کو admit نہیں کیا ہے ورنہ اسے لے لیتا ۔ آپ کو اس کے متعلق اطلاع مل جائے گی ۔

سردار امجد حمید خان دستی : وہ اور بات ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : انتظام وہی رہنے دیں جو تھا ۔

چوہدری امان اللہ لک : اس کو pending فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر : میں کون ہوں جو اسے pending کروں ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! اکثر ساتھیوں کی رائے یہ ہے ۔ کو مجھ سے مشورہ نہیں کیا گیا کہ پرانی بات کو قائم رکھا جائے ۔لیکن اس کو کسی بہانے سے move کیا جائے ۔ kill نہ کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : کس تحریک کو ؟

سردار امجد حمید خان دستی : تحریک التوا کو پڑھ دیں ۔

مسٹر سپیکر : میں کس طرح پڑھ سکتا ہوں ۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! حکومت غلط کام کرتی ہے :

Mr. Speaker : This is not a matter of urgent public importance. Government takes so many actions. Every action is not of urgent public importance but all that is presumed to be done in accordance with law.

حکومت صبح سے شام تک سو غلطیاں کرتی ہوگی ۔

سردار امجد حمید خان دستی : لیکن اگر کسی واقعہ سے متاثر ہو کر کارروائی کی جائے تو کیا یہ انتظامیہ کی جانبدارنہ کارروائی ہے ۔

مسٹر سپیکر : میں آپ کو اپنی رائے سے منع نہیں کر سکتا ۔

سردار امجد حمید خان دستی : اس کو پڑھ تو دیں ۔

Mr Speaker : I do not want to read it.

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : جناب والا ! جو واقعہ دستی صاحب نے تحریک التوائے کار میں بیان کیا ہے وہ واقعات سے متعلق ہے ۔

مسٹر سپیکر : وہ نہیں ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : آپ پڑھ دیں تاکہ ہاؤس کو پتہ لگ جائے ۔

مسٹر سپیکر : اگر کسی تھانے دار کو گورنمنٹ نے نکال دیا ہو تو کیا وہ matter of public importance ہو گیا ؟

It is not necessary. I am not bound by that.

میاں خورشید انور : کسی افسر کو نکالا گیا ہو کہ اس نے لوگوں پر گولیاں نہیں چلائیں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : جناب والا ! اس کا رہوہ سے اس طرح تعلق ہے کیونکہ اس کو اسی لئے نکالا گیا ہے کہ اس نے بوریوالہ میں گولی نہیں چلائی ۔ اس لئے ہم التماس کرتے ہیں ۔

میاں خورشید انور : اس افسر کو وہاں سے نکالا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ کل کی تحاریک التوائے کار ہیں ۔ میں نے ان کو لیا تھا لیکن وزیر اعلےٰ نے بتایا تھا کہ وہ کل اطلاع دیں گے ۔

Rabwah has been sufficiently discusse.d

چوھدری امان اللہ لک : اس سے پہلے اسی سلسلے میں میری بھی تحریک التوا نمبر 255 تھی ۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب سردار امجد حمید خان دستی صاحب کی تحریک کیوں نہیں consider فرماتے یا تو فیصلہ دیں اور ایوان میں پڑھیں ۔

مسٹر سپیکر : یہ ضروری نہیں کہ میں ہر چیز ایوان میں پڑھوں ۔ جو پڑھنے والی تھیں میں نے پڑھیں مگر یہ بالکل ایڈمنسٹریٹو مسئلہ ہے ۔ اس میں تحریک التوا کا concept نہیں ہے ۔

That is not a matter of urgent public importance.

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : جناب یہ ٹھیک ہے کہ انتظامیہ چلانا حکومت کا کام ہے لیکن جہاں زیادتی اور ناجائز کارروائی کی جائے ہم اس پر بحث کر سکتے ہیں ۔

Mr. Speaker :What is the position ? Has he been produced in a court of law, a remand has been obtained or is he in jail?

اسے کب پکڑا گیا ۔

وزیر تعلیم ، جناب والا ! وہ 30 مئی کو پکڑا گیا ۔ 31 مئی کو مجسٹریٹ کے پیش کیا گیا اور پولیس کسٹڈی کا ریمانڈ حاصل کیا گیا ۔

The position is as you yourself said. He has been in jail.

مسٹر سپیکر : کون سے مجسٹریٹ کے سامنے ۔

وزیر تعلیم : نام کا پتہ نہیں ہے اور 3 جون کو جوڈیشل لاک اپ میں بھیج دیا گیا ۔ پہلے 31 مئی کو جسمانی ریمانڈ لیا گیا اور 3 جون کو جوڈیشل لاک اپ میں بھیج دیا گیا اس لئے یہ sub-judice ہے ۔

Mr. Speaker : It is purely an administrative matter and is not an adjournment motion. No urgent public importance is involved in this. If within 24 hours he has been produced before magistrate, the matter becomes subjudice. In view of of the statement of the Minister that a case has been registered against him, he was produced before a magistrate within 24 hours, I hold this matter to be sub-judice and rule out the adjournment motions accordingly.

مسٹر سپیکر : یہ 308 ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : ریمانڈ کا جناب والا ۔

Mr. Speaker : If a report has been registered with the police, he has been arrested on that account and produced before a magistrate, there could have been a bail application with the magistrate.

حاجی محمد سیف اللہ خان : اگر ضمانت کی درخواست بھی نہ ہو ۔

Mr. Speaker :Why was not a bail application moved.

حاجی محمد سیف اللہ خان : لیکن وہ تو اختیار ہے جب ملزم اپنے آپ کو ملزم نہیں سمجھتا یہ غلط detention کی ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ ملزم کا اپنا concept ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : ریمانڈ پر سب جوڈیس نہیں ہوتا کوئی بھی رولنگ ایسی نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : میں اس کی وضاحت کر چکا ہوں ۔

In the fundamental rights that are given by the constitution, یہ بھی ہے کہ کوئی شخص جو fundamental right ایک

normally detain نہیں کیا جا سکتا اور کوئی آدمی پکڑا جاتا ہے ۔ اس کو 24 گھنٹے کے اندر پولیس مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرے ۔

And thereby he moves the court that he is innocent and that he has committed no crime. He has been given an opportunity to prove his innocence at least a *prime facie* innocence and he has not availed of that. There cannot be an adjournment motion.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ کس ملک کی بات کر رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر : پاکستان کی

One could move the Session Court one could move the High Court.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جہاں ایک دفعہ ریمانڈ ہو جائے ۔ کیا اس ملک میں عدالتیں خود مختار ہیں ۔ جناب والا ! آپ ہم سے بہتر قانون دان ہیں ۔ یہاں اس قسم کے ملزموں کے لئے ہدایات جاتی ہیں ۔ کہ اس کی ضمانت نہیں ہونی چاہئے ۔ عدالتوں کو اپنا اختیار نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : جو بھی عدالت میں پیش ہوتا ہے ۔ اگر مجسٹریٹ نہیں لیتا ۔ ۔ ۔ ۔

حاجی سیف اللہ خان : جناب والا ! چالان ہو تو سب کچھ ممکن ہے ۔

مسٹر سپیکر : چالان کے بغیر بھی ۔

I would like to explain my ruling.

پولیس میں رپورٹ درج ہونے کے بعد اگر کوئی شخص گرفتار ہو جاتا ہے اس کو مجسٹریٹ کے پاس ریمانڈ کے لئے پیش کیا جاتا ہے ۔ وہ entitle کرتا ہے کہ ملزم مجسٹریٹ کے پاس ضمانت کی درخواست دے یا یہ ثابت کرے ۔

In case even on that report F.I.R. is made out against him اور وہ مجسٹریٹ اس کو چھوڑ دے اور اگر مجسٹریٹ اس کو ضمانت پر رہا نہیں کرتا تو

Sessions Court or the High Court can be approached for being granted a bail and for even quashing the proceedings against him, that no case is made out against him and as the courts are available to him in accordance with the law of the land, the matter is sub-judice, and it cannot be an adjourment motion.

علامہ رحمت اللہ اوشد : جناب سپیکر ! صورت حال یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے ایک لفظ بھی نہیں فرمایا کہ اس آدمی نے اپنی ضمانت کے لئے کوئی درخواست دی ہے یا نہیں ۔

مسٹر سپیکر : یہ کوئی ضروری نہیں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : آپ نے یہ رولنگ اس بات پر دی ہے کہ اگر کوئی کیس مجسٹریٹ کو ریمانڈ کے لئے پیش ہو جائے تو وہ سب جوڈیس ہو جاتا ہے۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ سینکڑوں کیس واپس لئے جاتے ہیں اور سینکڑوں کیس خارج ہو جاتے ہیں۔ تو پھر یہ کیسے سب جوڈیس ہوتا ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! جیسے آپ نے فرمایا ہے اس طرح سے تو واقعی کیس سب جوڈیس ہے لیکن ابھی تو اس کا ریمانڈ جاری ہے ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Even if he doesn't move, he gets the opportunity to move a bail application and if he doesn't avail the opportunity of all his rigts in accordance with law then .....

حاجی محمد سیف اللہ خان : تو جو چیز سب جوڈیس نہیں اسے آپ خود سب جوڈیس بنانا چاہتے ہیں۔

Mr. Speaker : The moment a person is produced in a court of law, the matter is sub-judice.

Chaudhari Muhammad Yaqoob Awan : Sir, I would like to make a submission that the question of bail doesn't arise in the facts of the case when then man has been sent to the judicial custody by a judicial officer. The matter is definitely sub-judice and there is no doubt about it.

Haji Muhammad Saifullah Khan : The man is under remand.

Chaudhari Muhammad Yaqoob Awan : Judicial custod yor judicial lock up means one and the same thing. He can't go back to the jail.

Mr. Speaker : Yes, Amir Abdullah Khan Rokari.

تحاریک التوائے کار

دریائے سندھ میں طغیانی آ جانے کی وجہ سے پندرہ دیہات کا زیر آب آ جانا

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ

روز نامہ "نوائے وقت" مورخہ 5 جون 1974ء کے مطابق دریائے سندھ میں طغیانی آ جانے کی وجہ سے میانوالی کے 15 گاؤں زیر آب آ گئے ہیں ۔ خاص طور پر دھلہ عظمت خان والا ۔ چک بھد والا ۔ نورنگا ۔ چاہ دار میری ہلو خیل کچا امرٹیہ مہربان شاہ وغیرہ بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں ۔ خبر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پانی کا اخراج مسلسل بڑھ رہا ہے جس کی وجہ سے مزید دیہات زیر آب آنے کا خدشہ ہے ۔ اس خبر سے میانوالی کے علاقہ میں سخت اضطراب پھیل گیا ہے ۔

جناب والا ! میں تھوڑی سی عرض کروں گا کہ اس سے پہلے پچھلے سال بھی میں نے ضلع میانوالی میں طغیانی کے متعلق ایک تحریک التوائے کار پیش کی تھی ۔ اس وقت موجودہ ڈپٹی لیڈر آف دی ہاوس نے مجھے یقین دلایا تھا کہ ہم موقع پر جا کر انکوائری کریں گے ۔ لیکن وقت گزرنے کے بعد چھ (6) مہینے کے بعد ہمیں سابقہ اریگیشن منسٹر جو اس وقت ڈپٹی لیڈر آف دی ہاؤس ہیں موقع پر تشریف لے گئے۔ لیکن اس وقت تک کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا اور اس کے متعلق کسی قسم کی کارروائی نہ کی گئی ۔ جناب والا! ساتھ ہی میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ہماری تکلیفات کا اصل منبع یہ رہے کہ جب چشمہ بیراج بنایا گیا تو اس وقت اس بات کا خیال نہیں رکھا گیا اور اسی سے اب تھوڑا سا پانی بھی آ جائے تو وہ تکلیف کا باعث بن جاتا ہے ۔ اور آج بھی جناب وزیر آبپاشی وہاں جا کر دیکھیں تو وہاں کی آبادی ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : روکڑی صاحب بات یہ ہے کہ اس سٹیج پر تحریک التوائے کار پر تقریر نہیں ہو سکتی ۔

وزیر آبپاشی : جناب والا ! جہاں تک دریائے سندھ میں طغیانی کا تعلق ہے آج صبح کے اعداد وشمار کے مطابق دریائے سندھ میں ایک لاکھ 68 ہزار کیوسک پانی گزر رہا ہے ۔ جو چھوٹے درجے کا سیلاب ہے اس کے لئے تین لاکھ کیوسک پانی ہونا چاہیے ۔ تو اس وقت میانے درجے یا چھوٹے درجے کا سیلاب ہو سکتا ہے ۔ تو میں فاضل رکن کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ جہاں تک چھوٹے درجے کے فلڈ کا تعلق ہے یہ اخراج اس سے بھی تقریباً" آدھا یعنی ایک لاکھ 68 ہزار کیوسک ہے ۔ اس سے آپ فرق کا اندازہ لگا سکتے ہیں ۔ اب بھی تونسہ ۔ پنجند اور مظفر گڑھ کی نہروں کی capacity اور سندھ کے نچلے حصے کے پانی کی capacity بھی کم ہے اور ہم ضرورت سے کم پانی دے رہے ہیں ۔ فی الواقع بات یہ ہے کہ جو مواضعات میرے فاضل دوست نے ایوان میں بتائے ہیں وہ میانوالی اور کالا باغ کے درمیانی حصہ

کے پیٹ میں واقع ہیں اور جو مواضعات river bed میں واقع ہوں گے اگر وہاں پر معمولی سا پانی بھی آئے گا تو یقیناً متاثر ہوں گے ۔ تو اس کا علاج یہ نہیں کہ تھوڑا سا پانی بھی آ جائے تو ہم کہہ دیں کہ طغیانی آ گئی ہے ۔ فاضل رکن اچھی طرح جانتے ہیں کہ دریا اپنا رخ اور linings بدلتے رہتے ہیں ۔ دریا ایک سال ادھر سے زمین کاٹتے ہیں تو دوسرے سال دوسری طرف سے کاٹتے ہیں اور یہ ایک قدرتی بات ہے ۔ اسے نہ کسی نے روکا ہے اور نہ ہی کوئی روک سکتا ہے ۔ اس کا حل یہ ہے کہ آپ گورنمنٹ کی سطح پر ان مواضعات کو منتقل کرنے کی کوشش کریں ۔ پچھلے سال کا تو مجھے معلوم نہیں ۔ اس سال فاضل رکن ہمارے ساتھ میٹنگ کریں ۔ ہم ان لوگوں کو صوبہ پنجاب میں متبادل جگہ مہیا کریں گے یا اگر وہ چاہیں تو اس دریا کے دوسرے کنارے پر جگہ دینے کو تیار ہیں ۔ بہر حال ہمیں انہیں دریا کے پیٹ میں سے نکالنا ہوگا اسکے علاوہ ہم اس کا کوئی مداوا نہیں کر سکتے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : جناب والا ! میں فاضل وزیر کی اطلاع کے لیے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ٹبہ مہربان شاہ دریا کے پیٹ میں نہیں ۔ وہ اس وقت دریا کے کنارے پر ہے ۔ وہاں سے ریلوے لائن اکھاڑی جا رہی ہے اور 30 لاکھ روپیہ اس کے اکھاڑنے پر خرچ کیا جا رہا ہے ۔ ٹبہ مہربان شاہ کے عوام کا صرف یہ مطالبہ ہے کہ اگر تھوڑے سے اخراجات برداشت کر کے وہاں spur بنا دیا جائے تو وہ 300 لاکھ روپیہ بچ سکتا ہے اور وہاں پر آباد دیہات کی آبادی بھی بچ سکتی ہے ۔ دریا کے پیٹ میں ریلوے لائن نہیں چلتی ۔

اس کے علاوہ میں وزیر صاحب کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ دریائے سندھ میں تین لاکھ کیوسک پانی نہیں بلکہ 8 لاکھ کیوسک پانی پر فلڈ آتا ہے اور اس کا پاٹ 14 میل چوڑا ہے اور اسکے اندر یہ دیہات آباد ہیں جنکے میں نے نام لئے ہیں اور یہ بالکل ٹھیک ہیں ۔ ان کے اندر مڈل سکول ہیں اور ایک ایک گاؤں میں ہزاروں کی آبادی ہے ۔ میں وزیر متعلقہ کے ساتھ اتفاق کروں گا بشرطیکہ چشمہ بیراج کے عوام کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو منگلہ اور تربیلہ ڈیم کے عوام کے ساتھ کیا جائے گا ۔ اس یقین دہانی کے بعد میں اپنی تحریک واپس لینے کے لئے تیار ہوں ۔

کرنل محمد اسلم خان لیازی : پوائنٹ آف انفارمیشن سر ۔ جناب والا ! مجھ سے تھوڑی سی اطلاع لے لیں تو اس مسئلہ کو سمجھنے میں مدد ثابت ہو گی ۔ گزارش ہے کہ جیسے وزیر صاحب نے فرمایا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : کرنل صاحب ۔ ! آپ اطلاع دینا چاہتے ہیں یا لینا چاہتے ہیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : نہیں جناب ! میں بڑی اطلاع دے سکتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بیگم ریحانہ سرور : یہ کوئی پوائنٹ آف انفارمیشن نہیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا ! میں آپ کی وساطت سے وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ انہوں نے یہ جو فرمایا ہے کہ تین لاکھ کیوسک پانی آنے پر فلڈ آ جاتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک چھوٹا فلڈ بھی 80 کیوسک پانی پر آ جاتا ہے ۔ لیکن میں یہ اطلاع دینی چاہتا ہوں کہ جو اصل نکتہ ہے وہ یہ ہے کہ آگے بیراج کا جو contour ہے یعنی جو height above the sea level ہے وہ 650 فٹ ہے تو یہاں جو کروڑوں روپے کا ایک عظیم بیراج بنا ہوا ہے اس میں چاہے جتنا تھوڑا پانی بھی آئے اس نے ٹکرا کر وہیں لیول رکھنا ہے جو 650 فٹ ہے اور اگر ذرہ سا بھی زیادہ ہو تو وہ 650 فٹ سے بھی اونچا چلا جائے گا ۔ بے شک نارمل حالت ہے یعنی جو silght flood ہے وہ 80 کیوسک کو touch نہ بھی کرے تب بھی وہاں فلڈ آ جاتا ہے ۔ ہماری دیرینہ گزارش ہے اور اس دن بھی ہم نے یہی گزارش کی تھی کہ وہ لوگ ڈوب رہے ہیں ۔ وہ لوگ تباہ حال ہو رہے ہیں اور آپ ان کا خیال نہیں کرتے ۔ اور وہ یہی مواضعات ہیں جن کا ذکر امیر عبداللہ خان نے کیا ہے ۔ میں بڑا مشکور ہوں کہ وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ ہم نے انہیں وہاں سے نکالنا ہے ۔ یہی تو ہمارا مسئلہ ہے ۔ اور آپ یہ نہیں کر سکیں گے ۔ I bet, sir کہ یہ نہیں کر سکیں گے ۔

مسٹر سپیکر : کرنل صاحب ! اب اطلاع تو ہو گئی ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا ! یہ بڑا اہم مسئلہ ہے ۔

مسٹر سپیکر : تو پھر یہ تو point of assertion ہو گیا ہے

Col. Muhammad Aslam Khan Niazi : Let it be a point of Privilege Sir.

جناب والا ! یہ اس علاقے کا بڑا اہم مسئلہ ہے اور وہ لوگ تباہ حال ہو رہے ہیں اور یہاں بڑی خندہ پیشانی سے باتیں ہو رہی ہیں - آپ کے ہونٹوں پہ تبسم کی وہ ہلکی سی لکیر ہے اور آپ ان لوگوں کا خیال نہیں کرتے - اگر آپ انہیں نکالتے ہیں - اور میں آپ کی اطلاع کے لیے عرض کروں کہ مرکزی حکومت نے چھ کروڑ مزید منظور کیا ہوا ہے اور پانچ کروڑ روپیہ کی اس کی compensation منظور کی ہوئی ہے - آپ واپڈا کے کاغذات نکلوا کے دیکھیں آپ تو کو معلوم ہو گا کہ منظوری ملے ہوئے آٹھ مہینے ہو گئے ہیں - وہ اس پر ابھی تک ٹس سے مس نہیں ہوئے - میں گزارش کروں گا کہ میں نے اتنا شور نہیں مچایا - دائیں بائیں سے کافی شور دار تقریریں ہوتی رہیں اور ہم خاموش سے سنتے رہے - میں یہ گزارش اس لیے کر رہا ہوں کہ زیوں حال لوگ اس قدر تباہ حال اور پریشان ہیں -

بیگم زبیدہ سرور : پوائنٹ آف آرڈر - - - - -

Col. Muhammad Aslam Khan Niazi : Please sit down.

(قہقہے)

بیگم زبیدہ سرور : جناب والا ! میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کرنل صاحب کون سے پوائنٹ پر کھڑے ہوئے ہیں - اگر وہ پوائنٹ آف انفارمیشن پر کھڑے ہوئے ہیں تو انفارمیشن لینی ہوتی ہے دینی نہیں ہوتی - وہ تقریر کس بات پر کر رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر : اس بات کا تو جھگڑا ہے کہ وہ کیا کر رہے ہیں ؟

کرنل محمد اسلم خان نیازی : میری صرف اتنی ہی گزارش تھی کہ ان کو evacuate کیا جائے -

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں پرسنل ایکسپلینیشن کے طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں - فاضل رکن امیر عبداللہ خان روکڑی نے کہا ہے کہ میں وہاں نہیں گیا تھا - - -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : میں نے کہا ہے کہ وہاں گئے تھے -

وزیر تعلیم : اگر یہ کہا ہے تو ٹھیک ہے -

وزیر آبپاشی : جناب والا ! میں فاضل رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ چونکہ آبادکاری یا سیٹلمنٹ کا مسئلہ صرف اریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلق

نہیں ہے ۔ کیونکہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کا ایسے لوگوں سے تعلق ہے جو اریگیٹڈ ایریا میں ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : تحریک التوا صرف آپ کے محکمے سے متعلق نہیں ، یہ تو ایک واقعے سے متعلق ہے ۔

وزیر آبپاشی : جناب والا ! میں اس لئے آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ ہم سے جو کچھ ہو سکتا ہے ، ان کی سیٹلمنٹ ، اور مدد کے لئے گورنمنٹ کے دوسرے شعبوں سے پوری طرح سے تعاون کر کے ان کی مدد کرنے کی کوشش کریں گے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : اگر منسٹر صاحب وضاحت سے کہہ دیں کہ وہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر ، ڈسکس کر کے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کریں گے تو میں اپنی تحریک واپس لے لوں گا ۔

وزیر آبپاشی : میں یقین دلاتا ہوں کہ میں ایسا کرنے کے لئے تیار ہوں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک واپس ہو گئی ہے ۔ اب میاں خورشید انور کی تحریک التوا نمبر 81 ہے ۔ میاں صاحب ! یہ پانچ صد لوگ حال ہی میں بے کار ہوئے ہیں ، یا پرانے بے کار ہیں ؟

میاں خورشید انور : حال ہی میں جناب ۔

مسٹر سپیکر : یہ تو تحریک التوا نہیں بنتی

میاں خورشید انور : آپ پڑھیں تو سہی ۔

مسٹر سپیکر : میں نے اسے پڑھ لیا ہے ۔ میں آپ کو اطلاع بھجوا دیتا ہوں ۔

لاہور شہر میں پانی کی سپلائی کی شدید قلت

مسٹر سپیکر : تحریک التوائے کار نمبر 90 ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ گذشتہ ایک ہفتہ سے صوبائی دارالحکومت میں پانی کی شدید قلت پیدا

ہو چکی ہے اور شہریوں کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔ لاہور کارپوریشن کی انتظامیہ اس مسئلے کو فوری طور پر حل کرنے میں ناکام ہوئی ہے ۔ شہر میں شعبہ آب نے پانی کی بہم رسانی کے لئے کئی نئے کنکشن دیئے جب کہ پیداوار میں اضافہ نہ کیا گیا جس سے صورت حال خوف ناک حد تک بگڑ گئی ۔ اس واقعے سے اہل لاہور میں شدید اضطراب اور بے چینی پھیل چکی ہے ۔ اس مسئلے کو فوری طور پر حل کرنے کے لئے اسمبلی میں زیر بحث لانا ضروری ہے ۔ لہذا اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! یہ بات درست نہیں کہ پانی کی سپلائی میں اضافہ نہیں کیا گیا ۔ 1967 میں یہ لاہور شہر میں پانی کی فراہمی کی ذمہ داری دی گئی ۔ لاہور کارپوریشن کو اس وقت پونے تین کڑوڑ گیلن یومیہ پانی مہیا کیا جاتا تھا اور آج سات کروڑ گیلن یومیہ کیا جا رہا ہے جو ہمارے ملک کے معیار کے مطابق ہے ۔ جس قسم کی ہماری عادات ہیں ، ان کے مطابق چالیس گیلن فی کس کے حساب سے کافی سمجھا جاتا ہے ۔ گرمیوں میں بہر حال اس کی ضرورت بڑھ جاتی ہے اور دوسرے ہمارا خیال ہے ، کہ بہت سے طریقوں سے پانی ضائع بھی ہو رہا ہے ۔ بہر حال ان سب چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ٹیوب ویل لگائے جائیں گے ۔ جو اگلے مہینے میں کام کرنا شروع کر دیں گے اور جو وقتی طور پر کمی ہوگی ، وہ بھی دور ہو جائے گی ۔ لیکن اس کے لئے میں آپ کی وساطت سے فاضل محرک اور فاضل اراکین سے ایک ضروری اپیل کرنی چاہتا ہوں کہ پانی مختلف طریقوں سے ضائع ہو رہا ہے ، کہیں نل لیک کر رہے ہیں ، کہیں لوگ نل بند نہیں کرتے اس کو روکنا بہت ضروری ہے ۔ اس میں ہم فاضل اراکین کا اور ان کے ذریعے عوام کا تعاون چاہتے ہیں تاکہ پانی کا ضیاع روکا جا سکے اور جتنا پانی پیدا کیا جاتا ہے ، اس کو ٹھیک استعمال کیا جا سکے ۔ اگلے مہینے مزید گیارہ ٹیوب ویل کام شروع کر دیں گے تو پانی میں اور اضافہ ہو جائے گا ۔ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایسی چیز ہے جس سے اضطراب اور بے چینی کی بات ہو ۔

چوہدری امان اللہ نک : وزیر موصوف کے بیان پر میں اپنی تحریک press نہیں کرتا ۔

راولپنڈی کے راشن ڈپوؤں پر ناقص آٹا کی سپلائی سے شہریوں کا پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہونا

مسٹر سپیکر : مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ جنگ مورخہ 8 مئی راولپنڈی میں شائع شدہ خبر کے مطابق راولپنڈی کے اکثر ڈپوؤں سے عوام کو انتہائی ناقص آٹا فراہم کیا جا رہا ہے جس کے استعمال سے شہری پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو رہے ہیں اگرچہ ڈپوؤں سے عوام کو فراہم کئے جانے والے آٹا کا کوٹہ بھی کم کر دیا گیا ہے اس کے باوجود آٹے کی کوالٹی کو بہتر نہیں بنایا گیا چنانچہ نیا محلہ راولپنڈی میں اس قسم کے آٹے کے استعمال سے سات افراد پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو گئے ہیں ڈپوؤں سے جو آٹا فراہم کیا جا رہا ہے اس میں سے بدبو آتی ہے اس کی چپاتی پکنے کے بعد پتھر کی طرح سخت ہو جاتی ہے کھلی منڈی میں گندم اور آٹے کے دام زیادہ ہونے کے باعث عوام یہ بدبو دار آٹا خریدنے پر مجبور ہیں اس خبر سے عوام میں غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

مرزا فضل حق : جناب والا ! تحریک التوا 281 بھی اسی قسم کی ہے ۔

مسٹر سپیکر : میں آج تو یہی لے رہا ہوں 281 کو بھی پھر کسی دن دیکھیں گے ۔

مرزا فضل حق : وہ بھی اسی کے ساتھ dispose of ہو جائے وہ بھی آٹے کے متعلق ہے ۔

وزیر خوراک : جناب والا ! یہ جو 8 مئی کی خبر ہے روزنامہ جنگ کی ۔ ۔ ۔ ۔

مرزا فضل حق : تو پھر 281 نمبر نہیں لی گئی جناب والا ۔

مسٹر سپیکر : میں دیکھ رہا ہوں ۔ میں چاہتا تھا کہ ایک دو اور ہو جاتیں ۔ اچھا جی ۔ 281 میں پنڈی گھیب کے متعلق اسی قسم کی شکایت ہے

وزیر خوراک : جناب والا ! روزنامہ جنگ کی یہ 8 مئی کی جو خبر ہے حقائق پر مبنی نہیں ہے دراصل حقیقت یہ ہے کہ 8 مئی کو ہماری جو دیسی گندم ہے اس کے ذخائر ہمارے پاس ختم ہو گئے تھے اور امپورٹڈ سرخ گندم

ہم نے سو فی صد ملوں کو فراہم کی تھی راشن ڈپوؤں پر آٹا فراہم کرنے کے لئے ۔ اب جہاں تک کوالٹی کا تعلق ہے جناب والا ! کوالٹی کو بہتر رکھنے کے لئے ہم نے انفورسمنٹ سٹاف اس بات پر مقرر کیا ہوا ہے جو وقتاً فوقتاً نمونے لیتا ہے اور اس چیز کی ضمانت دیتا ہے کہ کوالٹی میں کسی قسم کی خرابی نہ آنے پائے ۔ اب صورت حال جناب والا ! بہت بہتر ہو چکی ہے ۔ دیسی گندم کافی حد تک ہم نے راولپنڈی اور پنڈی گھیب بھجوا دی ہے اور وہاں کا کوٹہ بھی 5 سو ٹن سے ساڑھے 5 سو ٹن کر دیا ہے ۔ پہلے 60 فی صد دیسی گندم دی جاتی تھی اور 40 فی صد سرخ گندم دی جاتی تھی ۔ اب کل سے ہم دیسی گندم کی مقدار 70 فی صد اور سرخ گندم کی مقدار 30 فی صد فراہم کر رہے ہیں جسے ملا کر کے آٹا فراہم کیا جاتا ہے ۔ چنانچہ اب وہاں کوالٹی بھی پہلے سے بہتر ہو گئی ہے اور وہاں اب اس قسم کی کوئی شکایت باقی نہیں ۔

مسٹر سپیکر : اور یہی کیفیت پنڈی گھیب کے متعلق بھی ہے ۔

وزیر خوراک : جی وہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مرزا صاحب اب آپ کی کیا پوزیشن ہے ؟

مرزا فضل حق : جناب والا ! میں ان کی سٹیٹمنٹ کے بعد اپنی تحریک نہیں کرتا ۔

واقعہ ربوہ کے خلاف ہڑتال اور احتجاجی جلوس نکالنے والوں پر پولیس کا لاٹھی چارج

مسٹر سپیکر : تحریک التوائے کار نمبر 311 ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ 5 جون کو بہاولپور شہر میں واقعہ ربوہ کے خلاف ایک بار پھر مکمل ہڑتال ہوئی اور احتجاجی جلوس نکالے گئے جس پر پولیس نے سخت لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس استعمال کی ۔ پولیس کے تشدد سے ایک نوجوان ہسپتال پہنچ کر جاں بحق ہوگیا اور متعدد زخمی ہو گئے ۔ چودہ افراد گرفتار گرفتار کر لئے گئے ۔ اس افسوس ناک صورت حال سے عوام میں سخت غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

اور اس مضمون کی 264 نمبر بھی ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! اگر دوسری بھی اسی مضمون کی ہے تو میری عرض یہ ہے کہ ابھی کوئی بیس منٹ ہوئے ہیں کہ یہ مجھے ملی ہیں ۔ میں ان پر اطلاعات حاصل کر رہا ہوں ۔ اس وقت میں اس قابل نہیں ہوں کہ ان کا جواب دے سکوں ۔

مسٹر سپیکر : 264 تو کئی دنوں کی آئی ہوئی ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! پھر انہیں pending فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر : نہیں جی ۔ یہ جانے کے وقفے کے بعد لے لیں گے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! آج شاید اطلاعات نہ مل سکیں ۔

مسٹر سپیکر : اس کے بعد تو شاید تحریک ہانے التوائے کار نہ لی جائیں ۔

وزیر تعلیم : ٹھیک ہے جناب والا ! میں بارہ بجے تک کوشش کرتا ہوں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ ڈاکٹر صاحب آ گئے تو 253 نمبر لے لیں گے ۔ کہ وہ کیا حالات ہیں جن کے تحت بھوں کے امتحانات ملتوی کئے گئے ہیں ۔

پنجاب یونیورسٹی اور انجینئرنگ یونیورسٹی کے امتحانات کا غیر معینہ مدت کے لئے التوا

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے ۔ کہ نوائے وقت مورخہ یکم جون 1974 کی اشاعت کے مطابق پنجاب یونیورسٹی اور انجینئرنگ یونیورسٹی کے امتحانات غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کرائے گئے ہیں ۔ طلبا کے اڑھائی سال پہلے ہی ضائع ہو چکے ہیں اور اب جب کہ امتحانات شروع ہو چکے تھے ایک خاص گروپ کے ایماء پر امتحانات ملتوی کر کے طلباء کے مستقبل کو خطرے میں ڈال دیا گیا ہے ہے اس واقعہ سے پورے صوبہ پنجاب کے عوام میں شدید غم و غصہ پیدا ہو چکا ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! حقیقت یہ ہے کہ طلباء کے کسی ایک گروپ کے ایماء پر یہ نہیں کیا گیا ۔ یہ اتنے قسم کے امتحانات اور اتنے شہروں کے امتحانات اور اتنے مضمونوں کے امتحانات تھے کہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا تھا کہ ایک گروپ کے طلباء ان سب چیزوں پر آ کر مطالبات کریں ۔ ہرگز ایسا نہیں ۔ بلکہ امن عامہ کی جو صورت حال صوبے میں تھی اس کے مد نظر امتحانات ملتوی کئے گئے ہیں اور وہ بھی ہم نے کوئی خوشی سے ملتوی نہیں کئے ۔ کم از کم میں ڈاکٹر عبدالخالق اس کے لئے کوئی خوش نہیں تھا کہ ہمیں امتحانات ملتوی کرنے پڑے اور میں فاضل محرک کو یقین دلاتا ہوں کہ جونہی حالات بالکل ٹھیک ہو گئے اور حالات اللہ کے فضل سے بالکل ٹھیک ہو رہے ہیں تو ہم امتحانات کو جلد از جلد منعقد کرائیں گے ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب سپیکر ! میں آپ کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں کہ ساڑھے گیارہ ہو گئے ہیں آج آپ نے چائے کے لئے وقفہ بھی نہیں کیا ۔

مسٹر سپیکر : ابھی کرتے ہیں ۔ تحریک ہائے استحقاق میں کافی ٹائم صرف ہو گیا تھا ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں آپ کی وساطت سے ڈاکٹر عبدالخالق صاحب سے یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ حکومت اور عوام کے مفاد میں ہے کہ وہ کوئی حتمی تاریخ بتا دیں حالات بالکل پر سکون ہیں ۔ حالات میں ایسی کوئی abnormality نہیں ہے ۔ یہ کوئی حتمی تاریخ بتا دیں تاکہ بچوں کے والدین میں جو تاثرات ہیں وہ زائل ہو سکیں ۔ یہ آپ کے مفاد میں ہے ۔

وزیر تعلیم : بالکل ٹھیک ہے ۔ ہم اس کا تعین کر کے پہلے سے اطلاع دیں گے تاکہ سب کو پتہ چل جائے ۔ ابھی تعین نہیں ہوا ۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا میں توقع کر سکتا ہوں کہ یہ کب تک منعقد ہوں گے ؟

وزیر تعلیم : بہت جلد اس لئے کہ ہم خود چاہتے ہیں ۔ کاش کہ آپ سمجھ سکیں کہ یہ ہمارے لئے کوئی خوشی کا باعث نہیں ہے کہ ہم نے امتحانات ملتوی کر دیئے ہیں ۔ ایک مجبوری کے تحت کئے گئے تھے اور دوبارہ جلد از جلد منعقد کروائیں گے ۔

مسٹر سپیکر : اب کیا پوزیشن ہے ؟

چوھدری امان اللہ لک : میں پریس نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر : اس کے بعد 96 نمبر میاں خورشید انور کی ہے ۔ میاں صاحب بجٹ سیشن آرہا ہے اور آپ اس وقت اس پر بھی بحث کر سکیں گے ۔

میاں خورشید انور : بجٹ سیشن میں اپنے علاقے کے متعلق اور بھی بہت سے کام کرنے والے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : بظاہر اس میں کوئی recent occurrence نہیں ہے ۔ مہنگائی تو ایک واقعہ ہو سکتا ہے لیکن مہنگائی کوئی حالیہ بات نہیں ۔ اس لئے یہ کوئی تحریک التوا نہیں بنتی ۔

The House is adjourned. We shall re-assemble at 12. 15 P. M.

(The House was then adjourned)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودات قانون

(جو ایوان میں پیش کئے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب ہنگامی قانون انصرام بلدیہ مصدرہ 1974

مسٹر سپیکر : چوھدری کلیم اللہ ۔

چوھدری کلیم اللہ : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون انصرام بلدیہ مصدرہ 1974 (مسودہ قانون نمبر 19) بابت 1974 پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔ اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون

انصرام بلدیہ مصدرہ 1974 (مسودہ قانون نمبر 19)
بابت 1974 پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری کلیم اللہ : جناب والا ! میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون انصرام بلدیہ مصدرہ 1974 (مسودہ قانون نمبر 19) بابت 1974 پیش کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون انصرام بلدیہ مصدرہ 1974 ۔ (مسودہ قانون نمبر 19 بابت 1974) پیش کر دیا گیا -

It is referred to the concerned Standing Committee. The report to come within 120 days.

مسودہ قانون (ترمیم) حق شفع پنجاب مصدرہ 1974

مسٹر سپیکر : مسٹر محمد حنیف -

مسٹر محمد حنیف تارو : جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ مسودہ قانون (ترمیم) حق شفع پنجاب مصدرہ 1974 پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے -

کہ مسودہ قانون (ترمیم) حق شفع پنجاب مصدرہ 1974 پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد حنیف تارو : جناب والا ! میں مسودہ قانون (ترمیم) حق شفع مصدرہ 1974 پیش کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم) حق شفع پنجاب مصدرہ 1974 پیش کر دیا گیا ہے - - -

It is refered to the concerned Standing Committee. The report to come within 120 days.

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب ۔ مس اولک کے متعلق وزیر اعلیٰ کی طرف سے کوئی بیان ایوان میں نہیں دیا گیا ۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب ضرور ہونا چاہئے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : نہیں جناب ۔ ضرور ہوگا ۔

مسٹر سپیکر : آپ دیکھ لیں ۔

The proceedings are here.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب آپ ہی دیکھ لیں ۔

Mr. Speaker : The Chief Minister has also informed me that he has never made a statement.

حاجی محمد سیف اللہ خان : تو پھر رپوٹنگ غلط ہوئی ہو گی ۔

مسٹر سپیکر : میری اطلاع یہ ہے کہ وزیر تعلیم کا یہ بیان تھا جس میں انہوں نے وزیر اعلےٰ کا حوالہ دیا تھا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : نہیں جناب

He has made a statement in the House.

مسٹر سپیکر : اس کو پھر چیک کر لیں ۔

The proceedings are here . I can show you the same. The Chief Minister never made a statement. The Education Minister had made a reference to the Chief Minister.

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں استدعا کرتا ہوں کہ آج کاروں کی قرعہ اندازی کے بعد جن حضرات کی فاکس ویگن رہ گئی ہیں وہ surrender کر دی جائیں ۔

Mr. Speaker : Every member has individaul right.

آوازیں : تمام ایوان surrender کرتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : جن ممبران کے حصے میں فاکس ویگن کاریں آئی ہیں وہ تو اس وقت ایوان میں موجود نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہ حقیقت ہے کہ جس طریقے سے یہ کاریں دی جا رہی ہیں یہ اس ایوان کے ساتھ زیادتی ہے ۔ یہ تو اس ایوان کو اور اس کے ممبران کو بدنام کرنے کی کوشش ہے ۔ جب کہ سندھ بلوچستان صوبہ سرحد اور قومی اسمبلی میں کاریں بغیر قرعہ اندازی کے ممبران کی پسند کی مطابق دی گئی ہیں

Mr. Speaker : This may not be correct. A few days back I was reading the Daily 'Dawn' and I found a privilege motion moved in the Sind Assembly be some Hon,ble Member that they have not been able to get the permit so far.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب وہاں دو دوکاریں دی گئی ہیں اور جس کا ذکر آپ کر رہے ہیں وہ دوسری کار ہے جناب والا ۔ ان اسمبلیوں کے ممبر صاحبان ہمارے دوست ہیں اور ہم نے اس کے متعلق اُن سے ذاتی طور پر یہ اطلاع حاصل کی ہے ۔ یہاں ایسی کارین لائی گئی ہیں کہ جو بغیر پرمٹ کے بھی بازار میں کوئی نہیں لیتا ۔ اس لئے ایک متفقہ استدعا کی جانی چاہیے کہ اگر کاریں دینی ہیں تو سب کو کرولا دی جائیں ۔ ہم یہ فاکس ویگن کسی قیمت پر بھی لینے کو تیار نہیں ۔ یہ تو اس ایوان کو اور اس کے ممبران کو کو بدنام کرنے کی کوشش ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں نے فاضل ارکان کی بات کو نوٹ کر لیا ہے اور میں حکومت سے استدعا کروں گا کہ اگر ممکن ہو تو ممبر صاحبان کی خواہشات کے مطابق انہیں کارین مہیا کی جائیں ۔

مسٹر سپیکر : اگر کوئی فاضل ممبر پہلی کاروں میں سے کوئی کار لینا چاہے تو اس کو کوئی روک نہیں سکتا ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں متعلقہ محکمہ سے گزارش کروں گا کہ یہ کارین تبدیل کر دی جائیں ۔

آوازیں : کوئی نہیں لے گا ۔

تحاریک التوائے کار

واقعہ ربوہ کے خلاف ہڑتال اور احتجاجی جلوس نکالنے والوں پر پولیس کا لاٹھی چارج - (جاری)

مسٹر سپیکر : تحریک التوائے کار نمبر 311 کا جواب وزیر قانون دیں گے

وزیر قانون وپارلیمانی امور : جناب والا ! 5 جون 1974ء کو پندرہ اور بیس سال کے درمیان کی عمر کے لڑکوں نے بہاول پور شہر میں دفعہ 144 کی خلاف ورزی کی اور جلوس نکالا - مجسٹریٹ صاحب نے انہیں منتشر ہونے کے لیے کہا لیکن وہ نہ مانے - انہوں نے ایک پٹرول پمپ (ماڈرن فلنگ سٹیشن) کو آگ لگانے کی کوشش کی چنانچہ ان پر آنسو گیس استعمال کی گئی - اس پر بھی وہ منتشر نہ ہوئے تو ان پر ہلکا سا لاٹھی چارج کیا گیا جس سے کچھ لوگ زخمی ہو گئے لیکن کسی کی موت واقع نہیں ہوئی - تحریک التوا میں جس طرح درج ہے , اس کے برعکس کوئی بھی آدمی نہیں مرا - ساٹھ اشخاص کے خلاف زیر دفعہ 188 مقدمہ درج کیا جا چکا ہے اور انہیں گرفتار کر کے عدالت میں پیش کر دیا گیا ہے - یہ معاملہ سب - جوڈیس ہے -

مسٹر سپیکر : اس sense میں تو سب جوڈیس نہیں ہے -

Because the law was being violated and it was to prevent that.

وزیر قانون : کسی کی موت واقع نہیں ہوئی -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! کیا پندرہ سال کے بچوں پر لاٹھی چارج کا کوئی جواز ہے ؟

مسٹر سپیکر : آگ لگائیں گے تو مجھے نہیں معلوم کہ پھر کیا کیا جائے گا -

حاجی محمد سیف اللہ خان : وہ خود کہہ رہے ہیں کہ پندرہ سال کے بچے تھے -

مسٹر سپیکر : وہ کہہ رہے ہیں کہ پٹرول پمپ کو آگ لگانے کی کوشش کر رہے تھے -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! انہوں نے ایک اور حقیقت سے انکار کیا ہے کہ کوئی آدمی نہیں مرا ۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک آدمی مرا ہے ۔ رات میری ٹیلیفون پر بات ہوئی تھی ۔ بہاول پور سے مجھے اطلاع ملی ہے ۔ کہ ایک آدمی مر گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : منسٹر صاحب تو کہہ رہے ہیں کہ کوئی نہیں مرا ۔

وزیر قانون : ہو سکتا ہے کہ بہاول پور میں کوئی آدمی مر گیا ہو ۔ لیکن اس واقع میں کوئی آدمی فوت نہیں ہوا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : پہلے تصدیق تو کر لیں ۔

وزیر قانون : میں تصدیق کر کے آیا ہوں ۔ میں نے بہاول پور ٹیلی فون کیا ہے کہ اگر کوئی آدمی مر گیا ہو تو بتاؤ ۔ مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ کوئی آدمی نہیں مرا ۔ اور پندرہ سے بیس سال کی عمر تک کے بچے تھے ، پندرہ سال کے صرف نہ تھے ۔

مسٹر سپیکر : اب قرار دادیں لی جاتی ہیں ۔

قرارداد

جموں کے اغوا کنندگان کو سزائے موت دیا جائے

مسٹر سپیکر : بیگم ریحانہ سرور کی قرار داد میں ترامیم ہیں ۔ ایک چوہدری امان اللہ لک صاحب کی ، دوسری چوہدری محمد یعقوب اعوان صاحب کی اور تیسری ترمیم چودھری محمد یعقوب اعوان صاحب کی ترمیم میں حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی ترمیم ہے ۔ چودھری امان اللہ لک ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

> کہ مذکورہ ریزولیوشن کی سطر 3 میں وارد ہونے والے الفاظ "اغوا کا مقصد ثابت کیے بغیر" حذف کیے جائیں ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

> کہ مذکورہ ریزولیوشن کی سطر 3 میں وارد ہونے

والے الفاظ ''اغوا کا مقصد ثابت کیے بغیر''
حذف کیے جائیں ۔

وزیر قانون : جناب والا ! یہ ترمیم ریزولیوشن کی نفی کرتی ہے ، اس لیے پیش نہیں ہو سکتی ۔

مسٹر سپیکر : پہلا قانون ایسا ہی ہے ؟

وزیر قانون : جی ہاں ۔ ایسا ہی ہے ۔

Mr. Speaker : I will hear Mr. Amanallah lak on this objection, but not at this stage. Next amendment is form chaudhri Mohd Yaqoob Awan.

چودھری محمد یعقوب اعوان : جناب والا ! میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں

کہ مذکورہ قرار داد کے آخر میں مندرجہ ذیل عبارت ایزاد کی جائے :

مگر شرط یہ ہے کہ یہ سزا ان صورتوں میں نہیں دی جائے گی ، جب کہ مجرم بچوں کا کوئی رشتہ دار ہو اور وہ ان بچوں کو لے جا کر اپنی تحویل میں رکھنا اپنا جائز حق سمجھتا ہو ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مذکورہ قرار داد کے آخر میں مندرجہ ذیل عبارت ایزاد کی جائے :

مگر شرط یہ ہے کہ یہ سزا ان صورتوں میں نہیں دی جائے گی ، جب کہ مجرم بچوں کا کوئی رشتہ دار ہو اور وہ ان بچوں کو لے جا کر اپنی تحویل میں رکھنا اپنا جائز حق سمجھتا ہو ۔

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان اپنی ترمیم در ترمیم پیش کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں چودھری محمد یعقوب اعوان صاحب کی ترمیم میں ترمیم در ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ چودھری محمد یعقوب اعوان کی ترمیم میں وارد ہونے والے لفظ ''کوئی'' کی بجائے لفظ ''قریبی'' ثبت کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ ترمیم درترمیم پیش کی گئی ہے ۔

کہ چوھدری محمد یعقوب اعوان کی ترمیم میں وارد ہونے والے لفظ ''کوئی،، کی بجائے لفظ ''قریبی'' ثبت کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : اس وقت ہمارے سامنے تین ترامیم اور چوتھی ترمیم در ترمیم ہے ۔ پہلی ترمیم ملک محمد اعظم کی ہے جو پچھلی بار پیش ہوچکی ہے ۔ دوسری ترمیم چوھدری امان اللہ لک صاحب کی ، اور تیسری چوھدری محمد یعقوب اعوان صاحب کی ہے ۔ چوتھی حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی ترمیم در ترمیم ہے ۔ چوھدری امان اللہ لک ۔

(اس مرحلہ پر محترمہ ناصرہ کھوکھر کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئیں) ۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب سپیکر صاحبہ ! معزز محرکہ نے باوجود اس امر کے کہ وکالت میں خاصا تجربہ حاصل کیا ہے اور بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کیا ہے ، انہوں نے شاید اس پورے قانون کا مطالعہ نہیں کیا اور قرارداد ویسے ہی ذوق طبع سے پیش کی ہے ۔ اس میں انتہائی پیچیدگیاں ہیں ۔ اگر اس قرارداد کو بعینہ منظور کیا گیا اور میری تجویز قبول نہ کی گئی تو اس سے پیچیدگی پیدا ہو جائے گی ۔ گارڈین ایکٹ کی دفعات میں واضح کر دیا گیا ہے ۔ اس کی تعزیرات میں بچوں کے اغوا کی تعریف کر دی گئی ہے کہ اس میں کون کون آتے ہیں ۔ نابالغان کے عزیز و اقارب اور لواحقین کے حقوق تعین کر دیئے گئے ہیں ۔ اس کے بعد سزا ہر حالت اور واقعے کے مطابق تعین کر دی گئی ہے ۔ اس میں تین اور چار ایکٹ بیان کئے گئے ہیں ۔ دنیا میں آج تک یہ نہیں ہوا کہ کسی کام کا مدعا ، وجوہات ، غرض و غایت اور مقاصد بیان کیسے بغیر قانون نافذ کر دیا جائے ۔ بچوں کا اگر ماموں , چچا جو قانونی طور پر - - - -

حاجی محمد سیف اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ سوال اس وقت یہ زیر بحث ہے کہ آیا ان کی ترمیم اصل قرارداد کی نفی کرتی ہے یا نہیں ۔ پہلے اس کا فیصلہ ہو جانا چاہئے ۔ اس کے بعد ان کے یہ دلائل آئیں گے ۔

چوھدری امان اللہ لک : اس ضمن میں میں عرض کر رہا تھا کہ نفی نہیں ہوتی ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : نفی ہوتی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : وہ تو آپ گھبرائی ہوئی ہیں اس لئے آپ کو ایسا محسوس ہو رہا ہے ۔ اگر حاجی صاحب مجھے موقع دیں تو میں عرض کروں گا کہ اس کی نفی نہیں ہو رہی ۔ شاید میرے فاضل دوست کو یہ اعتراض ہے کہ میں اصل ترمیم پر بول رہا ہوں ۔ میں تو عرض کر رہا ہوں کہ نفی نہیں ہے ۔ آج جو قرارداد لائی جا رہی ہے ، اس کا میں اپنی ترمیم کے ساتھ موازنہ تو کر سکتا ہوں ۔ اتنا تو مجھے حق پہنچتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر چیئرمین : آپ اپنی ترمیم پر تقریر کریں جو آپ نے پیش کی ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : انہوں نے اپنی ترمیم پر تقریر نہیں کرنی بلکہ اس بات پر وہ بول رہے ہیں کہ آیا ان کی ترمیم اصل قرارداد کو negate کرتی ہے یا نہیں لک صاحب بیٹھ جائیں آپ کی ترمیم پیش نہیں ہو سکتی ۔

چوہدری امان اللہ لک : چلیں پھر پہلے کورم پورا کریں ۔ جناب سپیکر کورم نہیں ہے ۔ میں پھر اور کیا کروں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : لک صاحب ایہہ تہاڈی کمزوری دی نشانی اے ۔ دلیل نال گل کرو ۔

مسٹر چیئرمین : گنتی کی جائے ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ کورم پورا نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ گھنٹیاں بجائی جائیں ۔ ۔ ۔ ۔ گھنٹیاں بجائی گئیں ۔ ۔ ۔ ۔ کورم پورا ہو گیا ہے چوہدری امان اللہ لک ۔

(قطع کلامیاں)

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں چند الفاظ کہنے کے بعد اپنا وقت خان نوازش علیخان کو دوں گا تاکہ وہ میری تائید کر سکیں اگر قانون اجازت دے تو ۔

مسٹر چیئرمین : ان کی کوئی ترمیم نہیں ہے اس لئے وہ کس بات پر تقریر کریں گے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں ایک گذارش کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جب ہم اس قرارداد پر عام بحث کریں گے تو خان نوازش علیخان کو بھی موقع ملے گا تاکہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں ۔

مسٹر فدا حسین : پوائنٹ آف انفارمیشن جناب والا ! ہاؤس اس وقت چاچا نواز کو نہیں سننا چاہتا خان نواز علیخان کو سننا چاہتا ہے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت متمکن ہوئے)

چوھدری امان اللہ لک : جناب سپیکر ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آج تک کوئی ایسا قانون دنیا میں نہیں ہے جس میں سب سے ابتداء میں اور سب سے آخر میں یہ فیصلہ نہ کیا گیا ہو کہ جرم کرنے والے کی نیت کیا تھی ۔ وہ حالات کیا تھے ۔ اس کا مقصد کیا تھا ۔ غرض و غایت کیا تھی ۔ اس کے پیش نظر عدالتوں کو ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر قانون : پوائنٹ آف آڈر ! جناب چوھدری امان اللہ لک صاحب کی ترمیم پر میں نے اعتراض کیا تھا کہ یہ اصل قرارداد کی نفی ہے ۔ اس لئے یہ پیش نہیں کی جا سکتی ۔ کیا آپ نے انہیں پیش کرنے کی اجازت دے دی ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ کا پوائنٹ آف آرڈر جو ہے وہ اپنی جگہ پر ہے اور ہم نے چوھدری امان اللہ لک صاحب کو اپنا نقطہ نظر بیان کرنے کے لئے کہا ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : جناب وہ دو دفعہ تقریر کر چکے ہیں اور اس بات پر تو وہ آ ہی نہیں رہے ۔

چوھدری امان اللہ لک : پھر کورم کا اعتراض ہو جائے گا ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : آپ نے تو تقریر شروع کر دی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ میرے ساتھ بات کریں اس طرح بات نہ کریں ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! تمام ممبران کا استحقاق ہے ۔ آپ یہ کیوں کہتے ہیں میرے ساتھ کریں اور کسی کے ساتھ بات نہ کریں ۔

Mr. Deputy Speaker : This is the decorum of the House. The Members are requested to address the Chair only.

شیخ محمد ریاض : یہ آپ رولنگ دے دیں کہ صرف آپ کے ساتھ بات کر سکتی ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میں نے chair کے متعلق کہا ہے اپنے متعلق نہیں کہا ۔

چوہدری امان اللہ لک : میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جو میں نے ترمیم پیش کی ہے اس پر یہ ٹیکنیکل اعتراض ہوا ہے کہ یہ اس اصل قرارداد کی نفی کرتی ہے جو اس ایوان میں پیش کی گئی ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : What is your opinion, whether it is a negation or not.

چوہدری امان اللہ لک : تو میں جناب والا ! اس ضمن میں یہ عرض کر رہا تھا کہ نفی نہیں کرتی بلکہ وہ بذات خود ایک قرارداد ہے وہ اس ہاؤس کے ساتھ ۔ لاء آف نیچر کے ساتھ ۔ قانون قدرت کے ساتھ ۔ لاء آف جسٹس کے ساتھ ان لوگوں کی بصیرت کے ساتھ ۔ اور وہ کتابیں قانون جو والدین اور بچوں کے مابین اور عزیز و اقارب کے مابین determination کے متعلق بن چکے ہیں جس کو گارڈین ایکٹ کا نام دیا گیا ہے اس کے بعد ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ پھر تقریر کر رہے ہیں میں آپ سے سیدھا سا سوال کر رہا ہوں کہ آیا آپ کی ترمیم جو ہے وہ قرارداد کی نفی کرتی ہے یا نہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : تو میں یہ عرض کر رہا تھا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اگر کرتی ہے تو پھر تو میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا ۔

چوہدری امان اللہ لک : نہیں کرتی ۔ میں تو ثابت کر رہا ہوں کہ وہ نفی نہیں کرتی مجھے موقع تو دیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میں تو آپ کو موقع دے رہا ہوں پ ثابت ہی نہیں کر رہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : میں بات مکمل نہیں کر پاتا کہ کبھی ادھر سے اعتراض ہو جاتا ہے کبھی آپ ٹوک دیتے ہیں کبھی سردار صاحب مداخلت کرتے ہیں ۔ کبھی یہ کرتی ہیں میں ثابت کیا کروں ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! یہ وضاحت ہو جانی چاہیے کہ لاء منسٹر صاحب کا جو اعتراض ہے وہ کس رول کے تحت ہے ۔ اس کے بعد میں جواب دوں گا تاکہ اس پر بحث ہو سکے ۔

بیگم ریحانہ سرور : میرے خیال میں قاعدہ نمبر 63 ہے ۔

وزیر قانون : یہ واضح رول ہے کہ اگر قرار داد اسمبلی میں پیش کی جائے اور اگر کسی کی ترمیم اس کی بالکل نفی کر دے تو وہ ترمیم نہیں بنتی

چوہدری محمد یعقوب اعوان : ایسے حذف کرنے کے لئے move نہیں کیا جاتا ؟

وزیر قانون : oppose کیا جا سکتا ہے ۔ deletion کے لئے move نہیں کیا آ جا سکتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر ! جناب والا ! قواعد انضباط کار میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ کسی بھی موشن کی ایسی ترمیم نہیں آ سکتی جو اصل موشن کو ہی ختم کر دے ۔ جو قرار داد زیر بحث ہے وہ یہ ہے کہ 364 الف میں ترمیم کی جائے جس میں پہلے سے ہی یہ لکھا ہوا ہے کہ ثابت کرنے کے بعد اغوا کی نیت کے لئے موت کی سزا آ سکتی ہے اور انہوں نے یہ قرار داد پیش کی ہے کہ وہ ثابت کرنے کے الفاظ اڑا دئیے جائیں اور جو بھی اغوا کرے اس کی سزا موت ہو یہ پھر اس 364 الف جس کو وہ ترمیم کرانا چاہتی ہیں قرار داد کے ذریعے سے اس کو لفظ بلفظ کاپی لانا چاہتے ہیں جو clear negation of the very intention of the motion ہے اور یہ ترمیم اس اصل قرار داد کی بالکل نفی ہے اس لئے قواعد انضباط کار کے تحت ۔ اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔

Mr. **Deputy Speaker :** Rule 172 (3) says :-

"(3) An amendment shall not be moved

which has merely the effect of a negative vote.

وزیر قانون : جناب والا ! میں اس میں ایک چیز عرض کرنا چاہتا ہوں کہ امان اللہ صاحب کو اس ریزولوشن کی مخالفت کرنے کا موقع دیا جائے ۔ ان کے نقطۂ نظر پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔ میں اس پر کوئی اظہار نہیں کرنا چاہتا کہ نقطہ نظر غلط ہے یا صحیح ہے وہ خود اس کی وضاحت کر سکتے ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : I don't allow you this amendment as desired and requested by you,

چوہدری امان اللہ لک : اب کیا فیصلہ جناب نے فرمایا ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ اس پر تقریر کر سکتے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں عرض کروں گا کہ آپ کیا حاجی صاحب کو اس ہاؤس کی ڈکشنری سمجھتے ہیں اس لیے کہ جو کچھ انہیں نے بتا دیا ۔ ۔ ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : پلیز میں حاجی صاحب کو ڈکشنری تو نہیں سمجھتا ۔ رولز آف پروسیجر میرے پاس پڑے ہوئے ہیں میں ان پر اعتبار کرتا ہوں ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : آپ ذرا اس کی تشریح کریں ۔ مجھے بھی فرمائیں میں وہ تو نہیں کہہ سکتا وہ تو contempt of chair ہو گی ۔ بہر حال مجھے بھی یہ موقع دینا تھا آپ نے ذہنی طور پر تسلک فرمایا ہے کہ کیسے negation قرار داد کے ہے ۔ اصل قرار داد میں موازنہ کس سے کر رہے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : جہاں تک تو عزت کا تعلق ہے شاید میں آپ کی عزت ان سے زیادہ کرتا ہوں ۔

چوہدری امان اللہ لک : آپ پڑھیں اس کے بعد مجھے بھی کم از کم بتلائیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میں نے پڑھا ہے آپ ایسا کریں کہ رولز آف پروسیجر میں رول (3) 72 ذرا دیکھ لیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! اصل میں میری استدعا یہ تھی کہ حاجی صاحب فرماتے گئے ہیں ۔ آپ نے بغیر ملاحظہ کئے تو ذہنی طور پر فیصلہ فرما دیا تھا مجھے اس پر اعتراض تھا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ بات سپیکر صاحب بھی کہہ گئے تھے کہ رولز میں ایسا ہی ہے ۔ ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! آپ ذرا پڑھیں تو سہی ۔ کیا آپ اس پر رولنگ دیں گے کہ میری اس سے negation ہوتی ہے یا نہیں ؟

Mr. Deputy Spepker : Your amendment is that of a negative nature and that connot be moved in the presecne of Rule 172(3) of the Rules of Procedure.

Next amendment by Ch. Muhammad Yaqub Awan.

چوہدری محمد یعقوب اعوان : جناب والا ! میں نے پیش کر دی ہے ۔

وزیر قانون : وہ پیش کر دی گئی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : اب پہلے ریزولوشن پر تقریر ہو جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب محرک کی باری ہے

Mr. Deputp Speaker : Begum Rehana Sarwar please.

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Mr. Speaker, the resolution under discussion today is of a great public importance and a tremendous thought need to be given to this very serious problem faced by the society today. Sir, the increasing kid-napping cases in the country are not a good women. They have rather created an atmosphere of uncertainty and restlessness in the countty, The deplorable plight of the parents can only be well-imagined than to be explained. *Prima facie* kidnapping is a heinous crime and the persons involved in kidnapping cases should be awarded death sentence.

Sir. most of the reported cases of kidnapping in the present and in the past show that the kidnapped children belong to the poor classes. The reasons are very obvious. A rich family can afford 10 servants to look after one child, while a poor family cannot even afford one servant to look after the entire family

and thus poor children who play about on the streets get very easily enticed and attracted towards the sweets which are offered to them by the kid-nappers, Whereas the peoples' Government has introduced many reforms in the national interest, whereas the peoples' Government has introduced many policies to uplift and upgrade the poor peoples, whereas the Peoples' Government has played an important role in the reconstruction of Pakistan and whereas the Peoples Government is committed and it ensures liberty and freedom to all citizens of Pakistan I would like to quote Article 4 of the Constitution, which reads as under :—

Right of individuals to be dealt with in accordance with law, etc.

4, (1) To enjoy the protection of law and to be treated in accordance with law is the inalianable right of every citizen, wherever he may be and of every other person for the time being within Pakistan.

Therefore, this Article is not only applicable to non-Pakistanis who are at present residing in Pakistan. This Article ensures the liberties and rights of everybody who is residing in Pakistan. Sir, therefore, I submit that special attention is required to be paid in this particular field of law and in order to up root and eradicate crime, it is very necessary that death sentence should be awarded for this crime.

Si,r I was shocked to read a news item in the Pakistan Times dated 26th April, 1974 that Pakistani children are being smuggled to Denmark. I have got a cutting of the same and in case you would like to know, I can read it :—

> Police were today investigating a Danish Friendship Society's claim that it had received offers to smuggle Pakistani children into Denmark as child labourers.
>
> A spokesman for the people-to-people organisation, which promotes contact between their families abroad, said it believed several 13 to 15 year old Pakistani children had already entered Denmark illegally and begun working.

The condition is more pitiable, the condition is more oppressed with an adversity, the condition is more torturous, the condition is more dangerous and the condition is more alarming when a four year old girl is kidnapped with her

ear-rings in her ears and when a 9 year old boy for a ten rupee note in his hand is kidnapped. Sometimes the kidnapped children have to meet with the fate of torturous death and there have been reported cases not only in the present but also in the past . . . .

چوھدری امان‌اللہ لک : پوائنٹ آف آرڈر ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : چوھدری امان اللہ لک ۔

چوھدری امان‌اللہ لک : جناب والا ! میری عرض یہ ہے کہ مقرر تقریر اصل قرارداد کے بالکل بر خلاف ہے اور relevant نہیں ہے اس basis پر کہ وہ kidnapying case کا حوالہ بار بار دے رہی ہیں اور kidnapping میں اس قرار داد کی مکمل نفی ہے کہ kidnapping کس کو کہتے ہیں

بیگم ریحانہ سرور : میں نے تو تقریر ابھی شروع ہی کی ہے ۔ لک صاحب نے کیا سنا ہے ابھی تو میری آدھ گھنٹے کی تقریر ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : ابھی تو آغاز ہے ۔ آپ انجام تک پہنچیں گے تو پتا چلے گا ۔

چوھدری امان‌اللہ لک : جناب والا ! میرا پوائنٹ اف آرڈر تو سن لیں ۔

سید ناظم حسین شاہ : پوائنٹ آف آرڈر ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سید ناظم شاہ ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! کوئی بھی ممبر اس ہاوس میں حوالہ دے سکتا ہے وہ محترمہ بیگم ریحانہ سرور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Begum Rashana Sarwar : This is not a point of order.

حاجی محمد سیف اللہ خان : ابھی تو kidnapping کے متعلق ہے ۔

Mr. Deputp Speaker : It is very mush relevant, I know it.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! اگر آپ مجھے تھوڑی سی گزارش کرنے کا موقع دیں یہ جو **kidnapping** کا لفظ بار بار استعمال کر رہی ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker : I have already observed that she is very much relevant.

چوہدری امان اللہ لک ! آپ نے سنا ہی نہیں جناب والا ! میں عرض کر رہا ہوں کہ **kidnapping** کی وہاں **definition** دی ہوئی ہے اور اس قرار داد میں نہیں ہے ۔

Mr, Deputy Speaker : She is quoting to support her arguments.

چوہدری غلام قادر : جناب والا ! میں معزز رکن جناب چوہدری امان اللہ لک کی خدمت میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

(تالیاں)

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : What relevancy has this ?

Mr. Speaker : Sir, one shivers in the shoes even to think for a single moment over the screams of a young child being strangled to death in a shabby ditch in the darkness of night. Besides there have been reported cases . . . . .

چوہدری محمد اشرف : جناب والا ! یہ اغوا کرنے والے انگریزی نہیں سمجھتے ۔ اس لئے بیگم صاحبہ کو اردو میں تقریر کرنی چاہیے ۔

Begum Rehana Sarwar : According to the rules I have the right to speak in English.

سید تابش الوری : جناب والا ! میں فاضل ممبر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں کیا کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اغوا کرتے ہیں اور اردو سمجھنا چاہتے ہیں ؟

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : جناب والا ! میں انگریزی کے بعد اپنی تمام تقریر اردو میں بھی کر دوں گی ۔

Mr. Fida Hussain : Mr. Speaker Sir, she is delivering a written speech and she can't do so.

Begum Rehana Sarwar : These are only the noted points Mr. speaker, Sir, besides there have been reported cases not only in the present but also in the past when the whereabouts of the child were unknown. Sir, I submit that it is a continuous torture for the parents who don't even know the whereaobuts of the child and, therefore, kidnapping itself is a heinous crime and for the very crime committed death sentence should be awarded to the culprits.

Sir, some hon'ble members would say that it is the duty of the parents to look after their children and the vicious custom of adorning the child with jewellery should be condemned because it provides unnecessary temptation to the culprits. Others would say that police is grossly handicapped and they don't have the transport facilities and they don't have sufficient backgroud in the techniques of research and they failed to recover these cases well in time. But Sir, I have definitely a defferent view about the whole situation and I think that unless and until death sentence is not awared for kindnapping, this agony of heinous crime will remain in this society. Sir, the case becomes more pathetic when a person is duly arrested and challaned but later on he is bailed out. Therefore, I am certain that this latitude given in law to the culprit gives him more courage and he indulges in these sort of things. Sir it is very sad that an amendment cannot be made in the existing law by the provinicial Assembly. I presented a Bill in this House and since in the proviso of Article 143 of the present Constitution the previous Article which was contined in the Interim Constitution has been repealed in the present Constitution and the same proviso has not been kept, therefore,an amendment in the existing law cannot be made in the form of a Bill by this House. Therefore, I have moved the aims and objectives of my Bill in the form of a Resolution so that this House should recommend to the Parliament that the Parliament should constitute a law in accordance with my resolution, thus making an amendment in Section 364 (a) of PPC.

Sir, I submit that it is not necessary to prove the intention of the kidnappers because, firstly, the accused deprives the parents of their child and, secondly, the accused uses or at least wants to use the child in future for one of his ulterior

motives and that motive is very clearly described in section 364 (a) of the PPC. Therefore, I humbly submit that it is very necessary that an amendment be made in Section 364 PPC.

میر محمد ظفر اللہ خان : پوائنٹ آف پریولیج سر ۔

جناب والا ! یہ بیگم صاحبہ نے آج کوئی ٹیلویژن والوں کا خاص اہتمام کیا ہے ۔ جو ان کی فوٹو اتار رہے ہیں ۔ کیا اس سے ہمارا استحقاق مجروح نہیں ہوا ؟

بیگم ریحانہ سرور : جناب والا ! میرا ٹیلویژن والوں سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ ویسے وہ فوٹو کھچوانا چاہتے تھے تو وہ انہوں نے کھچوالی ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں گزارش کروں گا کہ بھروانہ صاحب نے جو الفاظ بیگم صاحبہ کے متعلق استعمال کیے ہیں وہ واپس لئے جائیں ۔ یہ مناسب نہیں ہے ۔

میر محمد ظفر اللہ خان : جناب والا ! مجھے ذاتی طور پر پتہ ہے کہ آج بیگم صاحبہ نے اپنے ذاتی دوستوں کو گھر پر ٹیلیویژن دیکھنے کے لیے بلایا ہے تاکہ وہ بتا سکیں کہ میں اس طرح سے تقریر کرتی ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا میں یہ استدعا کرنا چاہتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید : جناب والا ! انہیں فوٹو کھچوانے کی خواہش تھی وہ پوری ہو گئی ہے ۔ میں نے تو ابھی ساری کتابیں یہاں quote کرنی ہیں ۔

میاں محمد رفیع : جناب والا ! یہ ٹیلیویژن والے اتفاق سے آئے ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! میں آپ کی وساطت سے ایک اہم مسئلہ پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ ریڈیو اور ٹیلیویژن والے اپنی پسند کے ممبروں کے نام نشر کرتے ہیں ۔ اور خاص طور پر بیگم ریحانہ سرور کا نام لیتے ہیں ۔ یا تو کسی کا نام نہ لیا جائے یا پھر سب کو برابر اہمیت دی جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میرے پاس ایسا کوئی اختیار نہیں ہے کہ میں ریڈیو اور ٹیلیویژن والوں کو مجبور کر سکوں ۔

بیگم ریحانہ سرور : جناب والا ! ان کا بھی نام ریڈیو اور ٹیلیویژن والوں کو لکھ کر دے دیا جائے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

مسٹر نوازش علی خان : (پنجابی) عالیجا آ گے وی میں عرض کیتا اے پر ہن بڑی چنگی گل ہو گئی اے جے ہر کوئی بولن لگ گیا اے ۔

(قہقہہ)

اے ذرا ہس ہوندے نے میری زبان بالکل کڑی جٹا کی اے ۔ میں جٹ بندا ہاں ۔ پر اناں جاہل وی ناں پڑھیا لکھیا وی ہاں پر اپنی زبان نی چھوڑیندا ۔ چھوڑی وی کدی نئیں کوئی میں نواں اس واری ممبر نیں آیا ۔ پشیت درپشت چالی سال دا ممبر لگا آوندا ہاں ۔

(قہقہہ)

ڈاکٹر حلیم رضا : پوائنٹ آف آرڈر سر ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : خان نوازش صاحب پہلے ہی پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں ۔

مسٹر نوازش علی خان : چل ہوں ہہ وی سہی وڈا آیا پوائنٹ آف آرڈر آلا ۔ عالیجاہ قانون چیڑھا بندا اے او اک بندے واسطے نیں بندا قانون سارے ملک واسطے بندا اے ۔

(قہقہہ)

کوئی آکھے کسے نے میرے بچے کھس لئے نے ۔ میرے بچے میرے ڈیر نے کھس لئے نے ۔ میرے بھرا کھس لئے نے ۔ قبلہ ایسا قانون نہیں ہوناں چاہیدا

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

ڈاکٹر حلیم رضا : جناب والا ! کیا اس کا سلیس ترجمہ ہو سکتا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ ہاؤس کی زبان ہے یہاں ترجمہ کا کوئی اہتمام نہیں ہے - اچھا جی بھروانہ صاحب توساں فرماؤ کے آدھے او -

میر محمد ظفر اللہ خان : جناب والا ! انہوں نے جو زبان استعمال کی ہے باقی تو انہیں سمجھ میں آ گیا ہوگا لیکن معزز میر نے ایک لفظ استعمال کیا ہے "ڈیر" کا وہ انہیں سمجھ نہیں آیا ہوگا -

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سب سمجھ میں آ گیا ہے -

مسٹر نوازش علی خان : جناب چیئرمین کل سمجھ وچ نہیں آئی میں مڑ چا سمجھنا -

(نعرہ ہائے تحسین)

سارے جناب والا مجنوں جٹ ہن کوئی پاولی تے نہیں یا - ولائیت وچوں تے نہیں آئے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اچھا سارے جٹ ہن -

میاں خورشید انور : جناب والا ! آج خاصہ وقت اس پر صرف ہو چکا ہے - یہ غیر سرکاری دن ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس دن وقت ضائع ہو رہا ہے اس کا اچھا مصرف نہیں ہو رہا ہے - مہربانی کرکے اس کارروائی کو تھوڑا سا کنٹرول فرماویں تاکہ کارروائی آگے چل سکے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میں اب یہ تو نہیں کر سکتا کہ ممبران کا پوائنٹ آف آرڈر نہ سنوں - اور اس کو disdose of نہ کروں -

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Begum Rehana Sarwar (Shahead) : Sir, I have got a very bad throat and the mike is also not functioning properly. However, I will continue. Sir, whenever there is a grievous situation whenever there is a demand by the public at large, Sir, whenever there is a tedious problem which cannot be solved, Islam permites that by consensus of opinion and according to the needs and interests of the society a law can be constituted which should be applicable to the society for its betterment and larger interest. Besides, there have been precedents in Pakistan where the learned Session Judges in Lyallpur and

Jhang gave death sentences in two different cases. I can quote their titles. They are pretty long judgements but very well written in case somebody wants to read them.

Mr. Speaker : Is the speech being delivered for the resolution or against it ?

Begum Rehana Sarwar : It is for the resolution.

Sir, death sentence was given under section 364 (a) without proving the intention but it was presumed that the children was kinapped for the same purpose:

چوھدری امان اللہ لک : کوئی precedent بتائیں ۔

Begum Rehana Sarwar : One of the case is "State vs. Ghulam Abbas, under section (364)(a) PPC". This judgment was awarded in Jhang.

Mehr Muhammad Zafarullah Khan : Point of order.

Mr. Speaker : Begum Sahiba, there is a point of order. Please resume your seat.

مہر محمد ظفر اللہ خان : جناب والا! جھنگ میں kidnapping کے سلسلے میں آج تک کوئی سزا نہیں ہوئی ۔

Begum Rehana Sarwar : I have got the judgment and you can read it with your own eyes.

Chaudhri Amanullah Lak : Point of order.

Minister for law : Point of information.

Mr. Speaker : Let me first hear the point of order,

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا ! یہ بیگم صاحبہ اس کے حق میں تقریر کر رہی ہیں یا کہ اس کے مخالف بول رہی ہیں ۔

Mr. Speaker : This is exactly the question that I posed whether these judgments are being cited to oppose the resolution or to support it ?

چوھدری امان اللہ لک : میں استدعا کرتا ہوں کہ یہ اصل قانون کے ساتھ مذاق ہے ۔ آپ ان کو کم از کم relevancy کے لئے کہیں ۔

Mr. Speaker : Don't make that assertion, please.

وزیر قانون : جناب والا ! میں فاضل ایوان کی اطلاع کے لئے اور بیگم صاحبہ کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ decision ہائی کورٹ کا reverse ہو چکا ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور : ٹھیک ہے ۔ جناب سپیکر ! اگر ایسا ہے تو یہ لوگ بعد میں اپنی تقریر کریں اور یہ اعتراض کریں ۔ لیکن یہ آٹھ آٹھ کر بیچ میں ٹوک جھونک کرنا درست نہیں ہے ۔ جب یہ لوگ تقریر کریں گے ۔ تو

I will also do the same. I guarantee.

Chaudhri Muhammad Yaqub Awan : Point of order. My submission is that in these cases death sentences were given under a special law at that time. Under Section 364 no such penalty exists, otherwise this resolution could never have been moved.

Mr. Speaker : This is exactly the question that I posed earlier whether these judgments are being brought to the notice of the House in support of the resolution or against it ?

Mr. Jamil Hassan Khan Mauj : The member should also read section 364(a) and see whether it is imperative, under that section, that the intention be proved. There is no such provision.

Begum Rehana Sarwar : I have not yet concluded.

Mr. Speaker : And perhaps you don't propose to conclude till 2.00 p.m.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! میں جناب کی وساطت سے اپنے فاضل اراکین خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے ۔ اور Non-Official day کی بہت بڑی اہمیت ہوتی ہے ۔ جس دن کو ہم مذاق میں اڑا رہے ہیں ۔ اور یہ مسئلہ جو بذات خود بڑی اہمیت رکھتا ہے ۔ جس کے متعلق بیگم صاحبہ فرما رہی ہیں ۔ ہم جانتے ہیں کہ اغوا کا قانون اس ملک کے لئے کتنا ضروری ہے ۔ اس لئے ہمیں کم از کم قواعد اور ضوابط کے تحت بات سننی چاہئے ۔ اور قواعد کے اندر اس کا جواب دینا اور اس بحث کے بعد کسی نتیجہ پر پہنچنا چاہئے ۔ تاکہ ہاؤس کا وقت ضائع نہ ہو ۔ یہ جو طریق کار چل رہا ہے ۔ یہ کم از کم اس ایوان کے شایان شان نہیں ہے ۔

Begum Rehana Sarwar : Sir, some of the members will confuse the issue and try to mix up Section 364(a) of the P.P.C. with the Guardianship cases. Therefore, I would like to submit that Guardianship cases cover absolutely different field and Section 364(a)P.P.C. is not at all applicable to these cases where legal guardianship is involved. In support of my contention I would like to quote a few rulings of the High Court.

Mr. Speaker : You can quote them at the time of reply. Let them object and come out with their speeches. After that, you may exercise your right of reply.

Begum Rehana Sarwar : They have already objected in their amendments.

Mr. Speaker : Let them speak first.

Begum Rehana Sarwar : I will take only five minutes.

Mr. Speaker : You can take any amount of time.

مسٹر چیئرمین اشرف : جناب والا ! قانون میں یہ ہے کہ ہر رکن کو زیادہ سے زیادہ ۱۵ منٹ تک بولنے کی اجازت ہے ۔ لیکن بیگم صاحبہ کو آدھ گھنٹہ ہو گیا ہے ۔

بیگم ریحانہ سروز : روانی ہیں ۔ لیکن اس میں چار گھنٹے تو آپ لوگوں کے پوائنٹ آف آرڈر میں ضائع ہو گئے ۔

Pakistan Criminal Law Journal 1971, 252 at page 253.

It was held that :—

Kidnapping section was not applicable to lawful guardians.....

Here, I will read para 4 :—

In the present case the marriage was still subsisting between the spouses as no permanent separation had taken place between them. So, he (the petitioner) was the legal guardian of his minor son under the Mohammadan Law and could not be prosecuted under this section merely for removing him from the "Hizanat" of his mother. The contention that the statutory words "who-

ever under Section 363 P.P.C." contemplated persons other than the lawful guardians...."

There is another ruling :—

"1973—Pakistan Criminal Law Journal, 252 at page 245."

It was held :—

Father under the Mohammadan Law is the natural guardian of his child and removal of a child from his mother's custody would not constitute offence of kidnapping. Conviction under Section 363 set aside.

Therefore, the section which relate to kidnapping in P.P.C. is not at all relevant in cases where lawful guardians are involved. Because lawful guardians are already given protection under Section 361 P.P.C. and under the guardian of Wards Act itself.

Yet there is another reported case in P L D 1968 Lahore 1973 in which it was pointed out that parents are not guilty of kidnapping the children :—

...held that under Muhammadan Law the father is the legal guardian of the minor children. The legal guardian has in law constructive custody of the minor children. He can also claim that the *bona fide* believed himself entitled to their custody and is thus not guilty of kidnapping his own children.

Therefore, the parents are exempted from this Section 364 P.P.C. Besides, I would also like to quote a Section of Pakistan Penal Code. This is Section 361 and the explanation given in this is quite clear because the exception says :—

This section does not extend to the act of any person who in good faith believes himself to be the father of an illegitimate child, or who in good faith believes himself to be entitled to the lawful custody of such child, unless such act is committed for an immoral or unlawful purpose.

سید محمد ظفر اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا! آپ کے پاس مقررین کی لسٹ پہنچی ہوئی ہے ۔ اس پر سب نے بولنا ہے اور صرف 15 منٹ باقی ہیں تو ایک ہی مقرر کو اتنا وقت نہیں ملنا چاہئے ۔

مسٹر سپیکر : اصل میں ان کے بیس منٹ بھی پورے نہیں ہوئے ۔

سید محمد ظفر اللہ خان : جناب والا ! ہو گئے ہیں ۔ ان کی تقریر آپ کے تشریف لانے سے پہلے شروع ہوئی تھی ۔

مسٹر سپیکر : یہ فراق شب کی طرح ہے کبھی کبھی طویل ہو جاتے ہیں اور آپ اس کو طویل کر رہے ہیں ورنہ ان کی تقریر تو کافی عرصہ سے ختم ہو گئی ہوتی ۔

Begum Rehana Sarwar : I would, therefore, request that it is very necessary that the law should be amended. I mean Section 364 of Pakistan Penal Code should be amended and since it cannot be amended by this Assembly because it is an amendment in the existing law, my resolution should be passed with maximum votes and it should be sent to the Parliament to constitute a law and to make amendment in Section 364, P.P.C. in order to give full justice to poor people in the society, who have suffered and are suffering because of injustice.

Mr. Speaker : Ch. Mohammad Yaqoob Awan please.

Chaudhri Mohammad Yaqoob Awan : I may be excused because I am using English as the mover did.

Mr. Speaker : Yes. You can.

Chaudhri Mohammad Yaqoob Awan : Sir, I would just like to submit that the resolution on the face of it is not so simple as it looks to be. In this august House a most careful thought should be given to the resolution. As a result, I have moved this amendment that any person who takes away any child under a supposed right to the custody of that child—he may not be a legal guardian but believes that he has a supposed right of the custody of that child—this resolution should not be applicable to him. I don't attach much importance to the remarks made by my brother, Mr. Niwazish Ali Khan that the mover has got some minor daughters and their uncles claim their custody. I think, as a Member she has got a right

to move this resolution irrespective of any personal consideration that she may have.

Sir, I would only submit that we should be careful enough and if this resolution is carried in its unqualified form in our zeal to support the move just on account of the sympathy that we may have with the mover on account of her being a lady, I think we will be doing a great injustice to the legal system prevailing in our country.

(*Applause*)

My learned brother, Haji Muhammad Saifullah Khan has moved the amendment that "کوئی رشتہ دار" should be substituted by the words "قریبی رشتہ دار" and if this word "قریبی" is substituted, I think that this will require a definition because the word "قریبی" can be interpretted in any manner and can be extended to any degree of relationship. In my view any person who is related even to a minor extent—suppose a paternal uncle, a maternal uncle, a paternal grand-father, a maternal grand-father, some first cousin or some other relations—and if that person takes away the minor child in the exercise of a supposed right of the custody of that child, I think he should be exempted from this penalty. Exception this and barring this, I support the resolution of Mohtarma Rehana Sarwar.

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! جہاں تک قرارداد اور اس کے ساتھ چوھدری محمد یعقوب اعوان کی ترمیم کا تعلق ہے ۔ میں اس قرارداد میں اس ترمیم کے ساتھ جوانہوں نے پیش کی ہے اور اس میں معمولی سی ترمیم کر کے پورا اتفاق رکھتا ہوں ۔

جناب والا ! یہ ایک واضح مسئلہ ہے کہ اغوا کی لعنت ایک مرض کی شکل اس صوبہ میں اختیار کر چکی ہے ۔ آپ نے اگر اغوا کا اندازہ لگانا ہے آپ نے اگر اس قرارداد کی اہمیت کا اندازہ لگایا ہے تو ان ماؤں سے جا کر پوچھیے ۔ ان لوگوں سے جا کر پوچھیے جن کے بچے دن دہاڑے اغوا کر لیئے جاتے ہیں ۔ جناب والا ! افسوس تو اس امر کا ہے کہ قراردادیں پیش ہوتی ہیں اور ان قراردادوں کا اصل

مقصد یہ ہوتا ہے کہ حکومت کو احساس دلایا جائے ۔ حکومت کے اندر احساس پیدا کیا جائے کہ ملک کے اندر اس صوبے میں کون کون سی بیماری ہے جس کا علاج ضروری ہے ۔ ہم یہ سمجھ لیتے ہیں کہ شائد اس قرارداد کے پاس ہو جانے سے آج ہی یہ قانون بن جائے گا ۔ اس نے تو آگے scrutinize ہونا ہے ۔ اس کے آگے اچھائیاں برائیاں دیکھی جاتی ہیں ۔ وہ ان لوگوں نے دیکھنی ہیں جنہوں نے اصل قانون بنانا ہے ۔ کس کو اختلاف ہے ۔ کون نہیں جانتا کہ اس صوبہ میں اغوا نہیں ہوتے ؟ کون نہیں جانتا کہ کس دیدہ دلیری سے اغوا کئے جاتے ہیں ؟ اور یہ بد ترین لعنت ہے ۔ جسے کوئی بھی ذی شعور آدمی برداشت نہیں کر سکتا ۔ ہم اغوا کو ایک نہایت سنگین برا اور قبیح فعل تسلیم کرتے ہیں ۔ اس کے لئے جتنی بھی زیادہ سے زیادہ سنگین سزا تجویز کی جائے وہ ہمارے نزدیک بہت کم ہے ۔ ہمارا کام حکام وقت کو اصل Legislature کو جو موجودہ آئین کے تحت پارلیمنٹ ہے اس کو طرف متوجہ کرانا ہے ۔ تا کہ وہ اغوا کے سلسلے میں کوئی موثر قانون نافذ کرے اور اس کو متوجہ کرانے کا واحد طریقہ یہ قراردادیں ہوا کرتی ہیں ۔ جہاں تک اصل قرارداد کا تعلق ہے وہ میں سمجھتا ہوں بہت سے مسائل پیدا کر دے گی ۔ اگر اصل قرارداد کو اسی شکل میں جس طرح دی گئی ہے پارلیمنٹ میں بھیجا جائے تو ممکن ہے کہ وہ اس کی پیچیدگیوں کے پیش نظر اس کو زیادہ اہمیت نہ دیں ۔ البتہ جو qualifications جناب چوہدری محمد یعقوب اعوان صاحب نے اس قرارداد کے ساتھ لگائی ہیں ان میں صرف اتنی ترمیم یا اسی شکل میں بھیج دیا جائے تو پھر وہ راستہ بند نہیں ہوگا اگر اس میں لکھ دیا جائے ''کوئی رشتہ دار،، تو ہزاروں ماموں اور تائے کے پھوپھی کے بیٹی کے بیٹے کے رشتہدار پیدا ہو جائینگے اور وہ کوئی نہ کوئی رشتہ اس سے گانٹھ لیں گے ۔ اور جناب والا ! اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے ۔ ابھی یہ قانون بننا ہے ۔ یہ resolution adopt نہیں ہوا ۔ کہ اس قرارداد کے پیش نظر عدالتوں نے فیصلے دینے شروع کر دیئے ہیں ۔ قانون بنتا ہے ۔ قانون کی جتنی بھی ضروریات ہوں گی وہ Legislature اس کو دیکھ لے گی ۔ ہمیں تو یہ الفاظ دینے چاہیں ''قریبی رشتہ دار،، ۔ ''قریبی،، آ جانے کے بعد وہ پھر اس کو define کریں گے کہ ''قریبی،، میں کون کون سے آ سکتے ہیں ۔ کون کون سے ہونے چاہیں ۔ ''کوئی،، رکھ دینے سے پھر وہ مقصد فوت

ہو جائے گا ۔ اس لئے میں گذارش کروں گا کہ یہ دن بہت اہم دن ہوا کرتا ہے۔ اس میں ہم نے اپنے جذبات حکومت تک پہنچانے ہوتے ہیں کیونکہ ضابطے اس قسم کے ہیں کہ ہم کوئی قانون نہیں پاس کرا سکتے ہم صرف حکومت کو متوجہ کرا سکتے ہیں ۔ تو میں استدعا کروں گا کہ یہ اہم ترین قرارداد بجائے اس کے کہ وقت کی کمی کا شکار ہو جائے اور جس طرح ہوتا آ رہا ہے کہ کسی قرارداد کے سلسلے میں نتیجے پر نہیں پہنچتے ۔ اس قرارداد کو نتیجہ پر پہنچائیں اور اس ترمیم کے ساتھ کہ اغوا کی سزا موت رکھی جائے۔ بشرطیکہ اغوا کنندہ اس کا قریبی رشتہ دار نہ ہو ۔ ہمیں یہ پاس کر کے پارلیمنٹ کو بھیج دینی ہے تاکہ جتنی جلد ممکن ہو سکے اس کے لئے ایک جامع قانون پارلیمنٹ بنا سکے ۔ اس کی مناسب ترمیم کر سکے اور ہمیں اس لعنت سے نجات حاصل ہو ۔

مسٹر سپیکر : آپ جنرل بحث میں حصہ لیں گے ۔ جنرل بحث تو ابھی شروع نہیں ہوئی ۔

چوہدری امان اللہ لک : میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس ترمیم سے قبل میں ایک سیکنڈ بولوں گا ۔ negation ترمیم پر مجھے یہ حق دیا گیا تھا کہ اس کو اپوز کروں ۔

Mr. Speaker : You will be entitled to it.

مجھے یاد ہے ۔

چوہدری غلام قادر : جناب والا ! معزز ممبران نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اغوا کنندگان کو موت کی سزا دی جائے ۔ بشرطیکہ وہ ان میں سے نہ ہوں جو اس کے قریبی رشتہ دار ہوں ۔ اگر ایک بچہ راستہ بھول جائے اور وہ روتا ہوا کہیں گلی بازار میں کسی آدمی کو مل جائے یا کسی ہمدرد کو مل جائے اور وہ اس کو قریبی تھانے میں لے جائے یا اپنے گھر میں تھوڑی دیر کے لئے پناہ دے اور اس کے مالک کو ڈھونڈے تو کیا وہ بھی موت کی سزا کا مستحق ہے ؟ میں کہتا ہوں کہ 364 ۔ الف ایک مکمل سیکشن ہے ۔ اس میں سب کچھ موجود ہے اور معزز ارکان نے اس کو پڑھا ہی نہیں اور نہ اغوا کی تفصیل کو پڑھا ہے اگر اس کا مطالعہ کیا ہوتا تو یہ قرارداد پیش کرنے کی ان کو ضرورت محسوس نہ ہوتی اور نہ ہی اس میں ترمیم کی ۔ اور اب اس کو گول کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ترمیم تو ہم یہ پیش کرتے ہیں اور ریزولوشن کی حمایت کرتے ہیں ۔ اس لئے میں اس قرارداد کی

حمایت نہیں کرتا ۔ یہ تو بالکل اس قانون کا ستیاناس کرتی ہے ۔ جو پہلے موجود ہے ۔ وہ بالکل مکمل اور جامع ہے ۔ اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو ترمیم سمیت منظور نہ کیا جائے

مسٹر سپیکر : یہ ملک محمد اعظم صاحب کی ترمیم ہے :

> مذکورہ قرارداد کی سطر نمبر 2 میں لفظ ''مقصد'' حذف کیا جائے اور اس کی بجائے لفظ ''نیت،، ثبت کیا جائے اور ''نیت،، کے آگے الفاظ ''قرائن سے،، ایزاد کئے جائیں اور الفاظ ''کئے بغیر،، حذف کئے جائیں اور اس کی بجائے ''ثابت ہونے پر،، ثبت کئے جائیں ۔

بیگم ریحانہ سرور : ملک محمد اعظم صاحب نے تقریر نہیں کی ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ کوئی ضروری نہیں ہے ۔ وہ سیشن کی آخری تاریخ پر بھی move کر گئے تھے ۔

آوازیں : آپ اس ترمیم کو دوبارہ پڑھیں ۔

مسٹر سپیکر : ملک محمد اعظم صاحب کی ترمیم ہے اور سوال یہ ہے :-

> کہ سطر نمبر 2 میں لفظ ''مقصد،، حذف کیا جائے اور اس کی بجائے لفظ ''نیت،، ثبت کیا جائے اور ''نیت،، کے آگے الفاظ ''قرائن سے،، ایزاد کئے جائیں اور الفاظ ''کئے بغیر'' حذف کئے جائیں اس کی بجائے الفاظ ''ثابت ہونے پر،، ثبت کئے جائیں ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب میں ترمیم نمبر 4 لیتا ہوں ۔

بیگم زیحالہ سرور : جناب والا ! ایسی ترامیم پاس کرکے میرا ریزولوشن کا مقصد فوت ہو جاتا ہے ۔ اس لئے میں اپنی قرارداد کو واپس لیتی ہوں ۔

مسٹر سپیکر : کیا ایوان اس کو واپس لینے کی اجازت دیتا ہے ؟

آوازیں : اجازت ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ رارداد واپس لے لی گئی ہے ۔ اب اگلی قرارداد محترمہ ناصرہ کھوکھو پیش کریں ۔

محترمہ ناصرہ کھوکھر : اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت پنجاب کے ہر ہسپتال میں خواتین کے لئے نرسنگ مڈ وائفری اور لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کی تربیت کا انتظام کرے ۔

مسٹر سپیکر : اب ہاؤس کی کارروائی 7 جون 1974 نو بجے صبح تک ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس 7 جون 1974 بروز جمعۃالمبارک 9 بجے صبح تک ملتوی ہو گیا) ۔

گوشوارہ

(گوشوارہ بحوالہ غیر نشان زدہ سوال نمبر 96)

Districtwise List of Gazetted Officers Recruited in Labour Department from 1st January, 1972 to 15th May, 1974 Department

S. No.	*District*	*Total*
1	2	3
1.	Lahore	20
2.	Gujranwala	3
3.	Sialkot	1
4.	Sheikhupura	1
5.	Rawalpindi	2
6.	Jhelum	1
7.	Gujrat	1
8.	Campbellpur	2
9.	Sargodha	2
10.	Lyallpur	2
11.	Mianwali	—
12.	Jhang	1
13.	Multan	2
14.	Muzaffargrh	2
15.	Sahiwal	2
16.	D. G. Khan	1
17.	Bahawalpur	2
18.	Bahawalnagar	2
19.	Rahim Yar Khan	—
	Total :-	47

District Wise List of the Staff Recruited During the Period from 1st January, 1972 to 15th May, 1974.

S. No.	*District*	*Total*
1	2	3
1.	Lahore	97
2.	Gajranwala	4
3.	Sialkot	8
4.	Sheikhupura	6
5.	Rawalpindi	16
6.	Gujrat	8
7.	Jhelum	9
8.	Campbellpur	8
9.	Sargodha	11
10.	Lyallpur	31
11.	Mianwali	5
12.	Jhang	13
13.	Multan	30
14.	Muzaffargarh	9
15.	Sahiwal	10
16.	D. G. Khan	3
17.	Bahawalpur	2
18.	Bahawalnagar	19
19.	Rahim Yar Khan	10
	Total	299

Names of Assistant Directors, Labour Welfare, Recruited During the Year, 1972-73

S. No.	*Name*	*Address*	*Qualifications*		*Domicile*
1.	Mr. Muhammad Shabbir S/o. Mr. Jamal Din	House No. H/347 of Dr. Nazir Ahmad near Lal Kauan inside Mochi Gate, Lahore.	Matric F. A. B. Sc. M. Sc. (Physics)	1st Div. 2nd Div. 2nd Div. 2nd Div.	Lahore.
2.	Mr. Khalid Mahmood S/o. Mr. Qadir Bakhsh.	Darul-Khalid, Eidgah Road, Bahawalnagar.	Matric F. A. B. A. LL. B.	3rd Div. 2nd Div. 2nd Div. 1st Div.	Bahawalnagar.
3.	Mr. Shabbir Ahmad Sheikh, S/o Mr. Taj-ud-Din.	C/o. Mr. Naseer-ud-Din Deputy postmaster General, Central Circle, Lahore.	Matric B. A. M. A. Matric	2nd Div. 2nd Div. 2nd Div. 2nd Div.	Jhang. Campbellur.
4.	Mr. Daud Ahmad Malik.	S/o. Malik Mohammad Khan village & P. O. Sarvala District, Campbellpur.	F. A. B. A. M. Sc. Matric	3rd Div. 1st Div. 2nd Div. 2nd Div.	 Sheikhupura.

5.	Mr. Afzal Hussain	S/o. Ch. Anwar Ali MPA., Muridke District.	F. A. (Certificate not available) B. A. LL. B.	 3rd Div. 2nd Div.	
6.	Mr. Muhammad Arshad (Since Resigned from Service).	S/o. Malik Muhammad Hussain Caste Malana village Malana Teh. & Distt. Dera Ghazi Khan.	Matric F. A. B. A. LL. B.	1st Div. 2nd Div. 2nd Div. 2nd Div.	D. G. Khan.

List showing Particulars of Labour Officers Labour Inspectors Recruited by Directorate during the year, 1972-73

S. No.	*Name and Designation*	*Address*	*Academic Qualifications*	
1.	Mr. Abdul Aziz	Chak No. 87/EB. P. O. Kabula Tehsil Pakpattan, Sahiwal.	Matric F. A. B. A,	II Div. III Div. II Div.
2.	Mr. Javed Ahmad Awan	Qaderabad, Multan.	Matric F. A. B. A.	II Div. II Div. II Div.

3.	Mr. Salamat Ali Shah	2-Jail Road, Lyallpur.	Matric F. A. B. A.	II Div. III Div. II Div.
4.	Mr. Saif-ul-Islam	99-Railway Road, Lahore.	Matric F. A. B. A.	II Div. III Div. III Div.
5.	Mr. Aqeel Mahmood	473-Samanabad, Lahore.	Matric F. A. B. A. M. A.	II Div. III Div. II Div. II Div.
6.	Mr. Riaz Ahmad, (Since Resigned from Services).	Mahboob Colony Gilwala (Village No. 42 NIB) Sargodha	Matric Diploma in Commerce B. Com.	I Div. II Div. II Div.
7.	Mr. Munawar Ahmad.	32-B. Model Town, Lahore.	Matric F. A. B. A.	III Div. III Div. II Div.
8.	Mr. Tahir Sultan.	80-Ravi Park, Qila Lachman Singh Ravi Road, Lahore.	Matric F. A. B. A.	I Div. III Div. II Div.

1	2	3	4	5
9.	Mr. Mohammad Aslam Khan.	808/D. Mughalabad, Rahat Steet, Rawalpindi.	Matric F. A. B. A. M. A. LL. B.	II Div. II Div. II Div. III Div. II Div.
10.	Mr. Khair Mohammad Budh	Abas Wala, P. O. Budh Muzaffargarh	Matric M. A.	I Div. II Div.
11.	Malik Mohammad Asghar	Village & P. O. Nakka Kallan *Via*, Chakri, Tehsil & Distt. Jhelum	Matric F. A. B. A. M. A.	II Div. II Div. II Div. II Div.
12.	Mr. Ahmad Feqih.	9-Ashook Street, Sanda Road, Krishan Nagar, Lahore.	Matric F. A. B. A.	II Div. II Div. II Div.
13.	Mr. Ijaz Hussain Saifi	Umar Din Road, Wassanpura, Lahore.	Matric B. A.	II Div. II Div.

14.	Mohammad Iqbal (Since Resigned from Service)	1-Shenan Road. GOR Estate, Lahore.	Matric F. A. B. Com.	II Div. III Div. II Div.
15.	Mr. Amir Hassani	1612/B Kucha Thala Nanak, Lohari Mandi, Lahore.	Matric F. A. B. A. LL. B.	III Div. III Div. II Div.
16.	Mr. Khalid Daud Sheikh	Abdullah Building Muslim Town, Lahore.	Matric F. A. B. A. LL. B.	I Div. II Div. II Div.
17.	Mr. Anjum Mahmood	House No. 10 Rahmani Street, 91-Krishan Nagar, Lahore.	Matric E. A. B. Com. (Hons).	II Div. III Div. II Div.
18.	Mr. Mohammad Tahir Khan S/o. Jamshed Ali Khan	Chak No. 46/S. B. P. O. Same Tehsil & District, Sargodha	Matric F. A. B. A.	II Div. II Div. III Div.

گوشوارہ

1767

List of Labour Inspectors Appointed during 1973.

1	2	3	4	5
1.	Mirza Nasim Beg.	Old Mandi, Pattoki District, Lahore.	Matric F. A. B. A.	II Div. III Div. II Div.
2.	Mr. Shaukat Ali	Ward No. 12 Nankana Sahib, Distt. Sheikhupura.	Matric F. A. B. A.	II Div. III Div. III Div.
3.	Mr. Najmul Haq	21-Arya Nagar poonch Road, Lahore.	Matric F. A. B. A.	III Div. III Div. III Div.
4.	Mohammad Munsha	Chak No. 33-F, P. O. Ghundwala, Tehsil Chistian District. Bahawalnagar.	Matric F. A. B. A.	III Div. III Div. III Div.
5.	Mr. Khadim Hussain	Chouk Munda, Tehsil Kot Adu, Distt. Muzaffargarh.	Matric F. A.	I Div. II Div.

6.	Mr. Mohammad Aziz Abas.	P. O, Behal Teh Bhakar, Distt. Mianwali.	Matric F. Sc. B. A.	I Div. II Div. II Div.
7.	Mr. Abdul Latif Assi	S/o. Ch. Khushi Mohd, 111-A, Najaabad, Lyallpur.	Matric F. A.	I Div. III Div.
8.	Mr. Mubarik Hussain S/o Khadim Hussain	C/o Jilal Ahmad 32-Regran, Bahawal-nagar.	Matric	III Div.
9.	Mr. Hasbul Irshad Jhorer.	Chak No. 107/WB P. O Shergarh Teh. Mailsi, Distt. Multan.	F. A. B. A. LL. B. Matric F. A. B. A.	III Div. III Div. I Div. II Div. III Div.
10.	Mr. Manzoor Ahmad	33/B Businessman Colony, Rahimyar Khan.		B. Com
11.	Mr. Khalid Mahmood Khan.	78-B-Model Town Bahawalpur.	Matric. F. A. B. A.	II Div. I Div. II Div.

List showing Particulars of Officers Recruited by Directorate of Labour Welfare (M and E Wing) During 1972—73.

S. No.	*Name of Officers*	*Designation*	*Place of domicile*	*Place of duty*	*Academic qualifications*
1	2	3	4	5	6
1.	Mr. Ahmad Ali Herl.	Assistant Director (Manpower Analyst).	Chak No. 191/RB, P.O. Nashatabad, Lyallpur.	Headquarters, Office Lahore.	M. Sc. Stat.
2.	Miss. Shagafta Jebeen.	Stat. Economist.	—	Rural Employment Promotion Project, Lahore.	M. A. Economic.
3.	Miss. Kaukab Saadat, since resigned.	Vocational Guidance Officer.	I-H, Gulberg-III, Lahore.	Headquartes' Office Lahore.	M. A. Physiology.
4.	Mr. Shahid Mahmood, Nadeem. Since resigned.	Vocational Guidance Officer.	15-Anand Road, Shahra-e-Quaid-e-Azam, Lahare.	Headquarters' Office, Lahore.	M. A. Physiology.

5.	Mr. Badi-uz-Zaman.	Vocational Guidance Officer.	29-Abdul Ghani Street, Misri Shah, Lahore.	Headquarters' Office, Lahore,	M. A. Physiology.
6.	Mr. Nauman Quershi.	Vocational Guidance Officer.	860-B-Maidan Bhayyan inside Morigate, Lahore.	Headquarters' Office, Lahore.	M. A. Physiology.
7.	**CLASS-II**				
7.	Mr. Roos Muiz Khan.	Manager	12-Lawrence Road, Lahore.	Regional Employment Exchange, Lahore,	B. A.
8.	Mr. Khurshid Ahmad.	Manager	Shadiwal, Tehsi Lahore.		B. A.
9.	Mr. Abdur Razzaq Malik.	Manager	Mohallah Durah Khan, Wazirabad.		
10.	Mr. Arif Ali Sheikh.	Manager	11-Salamat Mohallah Arian, Building, Mohni Road, Lahore.		

گوشوارہ

1771

1	2	3	4	5	6
11.	Mr. Nazir Ahmad.	Manager	Village Moralla Gujran, Tehsil Kharian, Distric Gujrat.	Employment Exchange, Lyallpur.	—
12.	Mr. Mazhar-ud-Din.	Manager	Hamdard Press, Campbellpur.	Regional Employment Exchange Rawalpindi.	—
13.	Mr. Ghulam Qasim.	Manager	Kabbar Arian, Tehsil Ali pur District Muzaffargarh.		—
14.	Mr. Zia-ul-Haq.	Manager	C/o Mohd. Iqbal Cashier, Habib Bank Settlite Town, Rawalpindi.	Regional Employment exchange, Rawalpindi.	—
15.	Mr. Mohammad Iqbal Jaffry.	Manager	Fort Abbas District Bahawal-Nagar.	Employment Exchange, Multan.	—

16.	Mr. Shaukat Ali.	Research Officer	P.O. Sohawan Dilwan, Via Narang Mandi, District Gujranwala.	Regional Exmployment Exchange Rawalpindi.	—
17.	Mr. Mohammad Ahmad Malik	Research Officer	Mohallah Darkhana inside Farid Gate, Bahawalpur.	Employment Exchange, Multan.	M. A. Stat. M. A. Eco.
18.	Mr. Irshad Ahmad.	Research Officer	Chah Fateh Khan, Bahawalpur.	Headquarters' Office, Lahore.	B. A. Eco.
19.	Mr. Abdul Rashid Beg.	Research Officer	Ghafoor Manzil, Boriwals Chowk Near Masjid Mohajran, Sahiwal.	Headquarters' Office, Lahore.	M. A. ECo.
20.	Mr. Abdur Razzaq Bhatti.	Manager	13-Mandar Street Nichelson Road, Lahore.	Employment Exchange, Gujranwala.	—
21.	Miss Amtul Jamil.	Vocational Guidance Officer	15/3 Shalimar Town, Lahore.		M. A. Psychology.

1	2	3	4
22.	Mr. Khizar Hayat	Vill : & P.O. Dherunke Teh. Hafizabad, Distt : Gujranwala.	M. A. Psychology.
23.	Mr. Mohammad Amin Manager Khalid.	Vill and P.O Pindi Umra Teh : Shakagarh, Distt : Sialkot.	M. A.

List of Clerical Establishment Recruited During The Year, 1972-73 by The Directorate of Labour welfare, Punjab, Labore :

S. No.	*Name & Desgantion :*	*Address*	*Qualifitions*
1.	Mr. Waheed Anwar, Investigator.	Chak No. 60/J, P.O. Same, Tehsal & Distt. Lyallpur.	B.Sc.
2.	Raja Mazamal Pasha Investigator.	Raja Street, Haroonabad, District Babawalpagar.	B.Com.
3.	Mr. Mahammad Tufail Junier Clerk.	H-56, Wahdat Colory, Lahore.	Matric.

34.	Asghar Jameel Junior Clerk.	Islamabad, Near Mahmood Booti Bund Road, Baghbanpura, Lahore.	Matric.
35.	Mr. Mohammad Aslam Junior Clerk.	Moghalpura, Lahore.	Matric.
36.	Mr. Mohammad Shafique Junior Clerk.	New Abadi, K Harika Road, Lahore Cantt :	Matric.
37.	Mr. Ashraf Ali Junior Clerk.	Chak No. 178, Tehsil Toba Tek Singh Distt : Lyallpur.	Matric.
38.	Mr. Khalid Rashid, Junior Clerk.	Chak No. 330, Tehsil Toba Tek Singh Distt : Layilpur.	F.A.
39.	Mr. M. Sajjad Junior Clerk.	Rasala Bazar Old Anarkali.	B.A.
40.	Mr. Abdul Sattar Junior Clerk.	Kot Bhdh Tesil Kasur Distt Lahore.	F.A.

Rawalpindi Region (Labour Wing)

S. No.	*Name & Desigantion* :	*Address*	*Qualification*
41.	Mr. Khalid Abdullah, Assistant.	120 Karachi Bazar, Okara.	B.A.
42.	Mr. Mohammad Saleem Senior Clerk.	1881 Rafi Road, Lalkurti, Ripindi.	
43.	Mr. Inam Ali Shah Junior Clerk.	Village Demoli, Distt : Jhelum	B.A.
44.	Mr. Rashid Ahmad, Junior Clerk.	Village & P.O. Mangat, Distt. Gujrat.	Matric
45.	Mr. Mohammad Yunus Junior Clerk.	Tench Bhatta, Rawalpindi.	Matric.
46.	Malik Mohammad Yunus Junior Clerk.	BC/2391, Gharibpura, Gujrat.	Matric.
47.	Mr. Altaf Hussain, Stenotypist.	H/No. 77, R.A. Bazar, Lahore.	Matric

.84	Mr. Mohammad Arif Stenograhper.	Village Pabar Bail P.O. Choca Rawalpindi.	Matric.
9.4	Rehmat Khan Junior Clerk.	Post Office Chabri, Tehsil & Distt. Rawalpindi.	Matric
50.	Mr. Dost Mohammad Stenotypist.	18/Sb 1435 Wah Cantt.	Matric.
51.	Mr. Mohammad Saqlain	Rawalpur Daund, Distt : Rawalpindi	F.A.

گوشوارہ

Multan Region (Labour Wing)

52.	Mr. Shah Nawaz, Junior Clerk.	C/o Mohammad Nawaz, Basti Sada Bahawalnagar.	Matric.
53.	Mr. Mohammad Anwar, Junior Clerk.	Chak No. 37/EB. P.O. Kaboola, Tehsil Pakpattan, Distt : Sahiwal.	Matric.
54.	Mohammad Latif Khalid Junior Clerk.	C/o Malik Ghulam Mohammad Quarter No. 15, Government House, Lahore.	F.Sc.

1781

55.	Mr. Mohammad Latif Gull Junior Clerk.	House No. 23/2, Block No. 16 Street No. 2. Khanewal.	Matric.
56.	Mr. Abdul Wasim Junior Clerk.	73-Mahajar Colony, Bahawalnagar.	Matric.
57.	Mr. Mohammad Islam Khan Junior Clerk.	Kothi Haji Rohan-ud-Din, Multan.	F.A.
58.	Mr. Barkat Ali Shad Junior Clerk.	Mohallah Khokhran, Multan.	F.Sc.
59.	Mr. Taskeen Javaid, Junior Clerk.	74/A, Jalil Abad, Multan.	Matric
60.	Mr. Riasat Ali, Junior Clerk.	Basti Manak P.O. Makhdoom Rashid Multan.	F.A.
61.	Mr. Khalid Mahmood Junior Clerk.	House No. 545, Ward No. 9, Nawan Shahar, Multan.	Matric.
62.	Mr. Mohammad Ikram Junior Clerk.	C/o Mohammad Ashraf Patwari. Bahawalnagar.	Matric.
63.	Mr. Abdul Razaq Wattoo, Junior Clerk.	C/o Hafiz Manzoor Ahmad, Basti Sada, Bahawalnagar.	F.A.

4.	Mr. Ajmal Saeed, Junior Clerk.	7-Farzand Street No. 15, Ichhra Lahore.	B.A.
5.	Mr. Mahammad Yaqoob Junior Clerk.	Mohmood Street No. 82, House No. 10, Ichhra, Lahore.	Matric
6.	Rodald Edward Chahan, Junior Clerk.	84-McLeod Road, Lahore	B.A.
7.	Mr. Mohammad Zakir Ali	2248/E Oald Wachuwali Inside Sahlmi Gate, Lahore.	Matric
8.	Mr. Farooq Hussain Junior Clerk	Kachi-Abadi, Jumia Ashrafia Fazilia Celony, Ferozepur Road, Lahore.	Matric
9.	Mr. Mohammad Farooq Mirza Junier Clerk.	House No. 5, Sart Surdas Street 61, Krhshan Nagar, Lahore	Matric
10.	Syed Ahsan Ali Bokhari, Research Assistant.	246/D, Nope Road, Raillay Colony, Lahore. 6.	M.A. (Economics)
11.	Mr. Mohammad Masood, Statististical Assistart.	Anjuman Quarter Ahata Qaidbari Shah, Elahi Road, Lahore Cantt.	B.Sc.,

S. No.	*Name & Desigantion :*	*Address*	*Qualifications*
12.	Mr. Abdul Hamid Research Assistant.	House No. 5, Street No. 56, Mustafabad Lahore.	B.A. OR post graduate
13.	Mr. Ajmad Jamshed, Statistical Assistant.	C/o Mr. Abdul Hamid Ghaur 1/1012, Kucha Kamargaran Mochi Gate, Lahore.	Diplomasin (Stat.) B.Sc.,
14.	Mr. Mohammad Saleem Junior Clerk.	House No. 17, Street No. 15, Nai Abadi Bagh Gul Begum Lahore.	B.A.
15.	Mr. Abdul Sattar, Junior Clerk.	Kot Budha, Tehsil Kasur District, Lahore.	F,A.
16.	Mr. Shah Nawaz Junior Clerk.	Last Kanjar Bast Sada Bahawalnagar.	F.A.
17.	Mr. Mumtaz Ahmad Junior Clerk.	Chak No. 89/G.P. District Sargodha.	F.A.
18.	Mian Mohammad Anwar, Junior Clerk.	Chak No. 37, E.B.P.O. Qabula, Tehsil Pakpattan, Distt. Sahiwal.	Matric

19.	Mr. Mohammad Asad Usman Juniro Clerk.	Mohalla Birabbram, Jhang Sadear.	B.A.
20.	Mr. Mohammad Ismail, Junior Clerk.	Village & P.O. Oghe Chak Distt. Gujrarwala, Hdfizabad.	Matric
21.	Mr. Saleem Ejaz Junior Clerk.	Sharif Park Baghbanpra P.O. Baghanpura, Lahore.	F.A.
22	Mr. Munir Ahmad Junior Clerk.	Village Lahal P.O. Kamjsuy Distt : Sialkot.	Matric
23.	Mohammad Iqbal Junior Clerk.	Chak No. 259/R.B. Teh. & Distt : Lyallpur.	Matric
24.	Mr. Abdul Hamid Ghaury, Stenotypist.	P.O. Shahdara. Lahore.	Matric.
25.	Mr. Suhoil Anwar Khan Assistant.	117-Officers Calony, Covalary Ground, Lahore Cantt :	B.A.
26.	Mr. Salim Aslam Malik Junior Clerk.	Muslim Road, Samanabad, Lahore.	Matric.

گوشوارہ

S. No.	*Name & Designation :*	*Address*	*Qualifications*
27.	Mr. Mohammad Nawaz Junior Clerk.	Block No. 2, Karim Park, Ravi Road, Lahore.	B.Sc.
28.	Mr. Mohammad Shabbir Junior Clerk.	H/No. 29 Street No. 2, Zaildar Road.	Matric.
29.	Mr. Mohammad Afzal, Junior Clerk.	Farooq Ganj Street No. 7, H/No. 25, Lahore.	F.A.
30.	Mr. Mohammad Sarwar Junior Clerk.	Sadar Bazar Gali No. 45, H/No. 520 Lahore Cantt.	Matric.
31.	Mr. Tassadiq Hussain Junior Clerk.	C/o Shaukat Ali, Nisar Street, No. 7, Sanda Kalan, Lahore.	Matric.
32.	Mr. Mohammad Khalid Shah Junior Clerk.	C/o Mr. Mohammad Shafi, Zaheer Manzil, Usmani Park, Sanda, Lahore.	B.Sc.
33.	Mr. Mohammad Shafat Junior Cleark.	C/o Mr. Gulam Mohammad Awan, Jinah Park, Sheikhupura.	Matric

64.	Mr. Abdul Sattar Junior Clerk.	C/o Abdul Latif, Steno, Technical Training Centre, Multan.	Matric.
65.	Mr. Gul Mohammad Junior Clerk.	Nazarabad Colony, Multan Cantt.	Matric.
66.	Mr. Ghulam Mustafa Nazar, Assistant.	C/o Ch. Khurshid Ahmad, Assistant Director Inspector of Schools, Manchanabad, Bahawalnagar.	B.A.LL.B.
67.	Mr. Sajjad Hussain Junior Clerk.	265/C Railing Mall Godown, Multan Cantt.	Matric.
68.	Mr. Mohammad Jamil Junior Clerk.	Block No. 31, House No. 55, D.G. Khan	Matric.
69.	Mr. Liaqat Ali, Stenoty-pist.	Chak No. 13/14-L, Kassowal, Distt : Sahiwal.	F.A.
70.	Mr. Salah-ud-Din Qamar, Junior Clerk.	Chak No. 263, Dijkot Distt : Lyallpur.	Matric
71.	Mr. Abdul Jabbar, Junior Clerk.	House No. 1684: Samanabad, Block No. 5, Lyallpur.	Matric

1	2	3	4	5
72.	Mr. Mohammad Siddiques Junior Clerk.		Mohammadpura, Lyallpur.	F.A.
73.	Mr. Mohammad Sarwar, Junior Clerk.		Kachi Basti, Tariqabad, Sargodha.	Matric.
74.	Mr. Mohammad Anwar, Junior Clerk.		Houso No. 7 Mohajarabad, Multan Road, Lahore.	Matric.
75.	Mr. Mumtaz Ahmad, Junior Clerk.		Chak No. 89-SD, Distt : Sargodha.	F.A.
76.	Mr. Kafait Ullah Junior Clerk.		Kohinoor Nagar, Lyallpur.	F.A.
77.	Mr. Mohammad Ilyas Junior Clerk.		Village & P.O. Bhagiyan Kalan. Tehsil & Distt : Lahore.	
78.	Mr. Rashid Ahmad Junior Clerk.		C/o Mohammad Ismail Assistant Director of Labour Welfare, Lahore.	

79.	Mr. Mohammad Umran Junior Clerk.	C/o P.A. Dy. Secretary (C) S&GAD Department, Lahore.
80.	Mr. Malik Fateh Mohammad Clerk.	Staff Colony, Government House Lahore.
81.	Mr. Mohammad Ilyas Computor	Q. No. 4 Qureshi Street, Pir Ghazi Road, Lahore.
82.	Mr. Sajjad Hussain Shah Junior Clerk.	Village & P.O. Kharootan Syedan, Tehsil & Distt : Sialkot.
83.	Mr. Hammed Ahmad Research Assistant.	H. No. 11/25, Rabwa, Tehsil Chinnot Distt : Jhang.

گوشوارہ

Statement Showing The Number of non-Gazetted Government Servants Recruited Within a Period From January, 1972 to 15th May, 1974 In The Mines Welfare Organization.

S.No.	*Name & Designation*		
1.	Mrs. Arshad Tahira Senior English Teacher.	Kothi No. 1, Mohallah Islampura Near Kabristand, Chukarkana Mandi Distt : Sheikhupura.	B.A., B. Ed.

1785

1	2	3	4
2.	Mr. Mohammad Riaz Dispenser.	Mohallah Chughlianwala, P.O. Khushab Distt : Sargodha.	Matric Quaiffied Dispenser.
3.	Mr. Khushi Mohammad Dispenser.	Not Known	
4.	Mr. Ghulam Mussafa Vaccinator	Village Malhu, P.O. Sanghai Teh. & Distt : Jhelum.	Matric Qualified Vaccinatir.
5.	Mr. Sadiq Hussain Teacher-Cum-Librarian.	Village Dandot, Teh. P.D. Khan Distt : Jhelum.	B.A. B. Ed.
6.	Mr. Rasnida Azhar Lady Instructor.	C/o Abdnr Rehman, Draftsman Q/No. B-173, Railway Colony, Jhelum.	Matric Diploma Holder.
7.	Mr. Abdul Haq Driver. Driver.	Villaga Sirhal, P.O. Naushera Teh. Khushab, Distt: Sargodha.	
8.	Mr. Mahfooz Ali Ward Servant.	Lehri Shah Nawaz Teh. P.D. Khan, Distt : Jhelum.	
9.	Mr. Mohammad Nazir Ward Boy	Village Haranpur Teh. P.D. Khan, Distt : Jhelum.	

10	Mr. Mohammad Sabir Poon.	Street No. 3, Gillwala Chak No. 42 Sargodha. (Shamali).	
11	Mr. Nisar Ahmad	Village No. 109, N.B., P.O. Chak No. 104/N.B. Teh. & Distt : Sargodha.	Matric.
12.	Mr. Mohammad Altaf Junior Clerk.	Sub:Major Malik Ahmad Khan Village Danda Shah, Balal P.O. & Tehil & Distt : Mianwali.	Matric.
13.	Mr. Abdul Majeed, Junior Clark.	Mayo Road, Old Dharampura, Ahata Berkat Ram, Lahore.	Matric.

List of Non Gazetted Government Servants Appointed Under Manpower & Employment Wing With Effect From 1-1-72 to 15-5-74 in the Directorate of Labour Welfare.

Headquarters Office

Sr.No.	*Name and Designation*	*Address*	*Qualifioation*
1.	Mr. Muhammad Mushtaq Research Assistant	Chak No. 707. G.B. P.O. 715 Kamalia, Lyallpur	M.A. Eco.

1	2	3	4
2.	Mr. Nasir Mahmood Bhatti, Research Assistant.	Mohallah Fatehpur Gujrat.	B. Sc.
3.	Mr. Hamid Ahmed Zahid Research Assistant	H. No. 11/25, Derul Rehmat Rubwah, Jhang.	M.A. Eco.
4.	Mr. Ashiq Ali Khokhar Stat. Assistant	House No. 1960/D Wachawli Bazar, Shahalam Market, Lahore.	B. Sc.
5.	Mr. Ifttkhar Ali Toor Stat. Assistant.	Sarfraz Model School, Taxali Gate, Lahore.	M.A. Eco.
6.	Mr. Muhammad Jamil Senior Clerk	H. No. 5, St. No. 10, Qila Lashhman Singh, Lahore.	Matric.
7.	Mr. Qari Mohd Younis Senior Clerk.	St. No. 14, H. No. 44, Fatehgarh, Lahore.	B.A.
8.	Mr. Rashid Ahmed Khan Junior Clerk	Iqbal St. No. 11, Nai Abadi Kot Khawaja Saeed, Lahore.	F.A.

9.	Mr. Imran Naeem, Junior Clerk	C/O Deputy Secretary (C) S& GAD	Matric.
10.	Malik Fateh Mohd Junior Clerk	Staff Colony, Governor House	F.A.
11.	Mr. Muhammad Ilyas (No. II) Junior Clerk	Quartter No. 4, Qureshi Street Pir Ghazi Road, Lahore.	B.A.
12.	Mr. Maqsood Ahmad Junior Clerk	C/O Ibdul Ali Imperial Shoe Co., Mall, Lahore.	Matric
13.	Mr. Altif Hussain Junior Clerk	Tehsil & District Lahore.	Matric
14.	Mr. Sharif Francis Junior Clerk	Basti Sadan Shah, Wazir Ali Road, Lahore.	Matric
15.	Mr. Masood Ahmed Sabir, Junior Clerk	61-B, Chauburji Quarter, Lahore	Matric.
16.	Mr. Muhammad Hafeez Peon	270 Ferozepur Road, Lahore.	Midlle

گوشوارہ
1789

Sr.No.	*Name and Designation*	*Address*	*Qualification*
17.	Mr. Muhammad Rafiq **Peon**	Sanda Kalan, Lahore.	Primary
18.	Mr. Mohammad Fayyaz **Peon**	No. 1 Shanan Road, Lahore.	Primary

---

Rawalpindi Region

1.	Mr. Mohammad Iqbal M.S.O. (Promoted Manager)	Vill: & P.O. Hameed Via Hazro District Campbellpur.	M.A. Eco.
2.	Mr. Niaz Ahmed, M.S.O. (Promoted Manager)	C/O Sultan Muhammad Mohalla Masjid Ghulam Shah, Pindi Gheb, Campbellpur.	B.A.
3.	Mr. Amir-ul-Haq, M.S.O.	Vill: & P.O. Pachnand Tehsil Talagang Distt. Campbellpur	B.A.
4.	Mr. Nazir Ali Shah M.S.O.	Tehsil & Distt. Campbellpur	B.A.

5.	Sheikh Saleem Akhtar M.S.O.	B/1407, Ghazi Road, R'pindi	B.A. LL.B.
6.	Mr. Mohammad Saeed, Junior Clerk (Resigned)	H.No. 253A, St. No. 72, Rawalpindi	Matric.
7.	Mr. Mohammad Latif Stenotypist	H. No. 250 Dhok, Farman Ali Chaklala Road, Rawalpindi.	Matric
8.	Mr. Mohd Asghar Stenotypist	Mohallah Mohammad Azam Khan Hazro, District Campbellpur.	Matric
9.	Mr. Ahmed Sarfaraz Junior Clerk (Resigned)	H. No. 4/16 Bazar Talwaran, Rawalpindi	Matric
10.	Mr. Mukhtar Ahmed Tahir Junior Clerk	H. No. G. 112, St. No. 4 Mohalla Islampura Rawalpindi.	Matric
11.	Mr. Mansoor Hussan Junior Clerk	H. No. A-123 R.A. Bazar, Rawalpindi	Matric

1	2	3	4
12.	Mr. Muhammad Aslam Junior Clerk	H. No. 22/C, Rawalpindi	Matric
13.	Syed Safdar Ali Shah Junior Clerk.	Tehsil & District Campbellpur.	F.A.
14.	Mr. Naseer Ahmad Junior Clerk	—do—	Matric
15.	Mr. Mohammad Nazar Junior Clerk.	P.O. Gudu Kalan, Gujrat	Matric
16.	Mr. Riaz Ahmed Qureshi (Resigned)	Lahore	B. Com.
17.	Mr. Ibrat Ali Junior Clerk	H. No. B/891, Gumti Bazar, Lahore.	Matric
18.	Mr. Asghar Ali Junior Clerk.	District Gujrat.	D. Com.

19.	Mr. Munir Ahmed Junior Clerk	H. No. C/245, Kucha Dhobian Saeed Mitha Bazar, Lahore.	F.A.
20.	Mr. Zia-un-Nabi Junior Clerk	Kabir Street No. 35 Baghbanpur, Lahore.	F.A.
21.	Mr. M.A. Farooqi Junior Clerk (Resigned)	Zaildaran Gulberg III, Lahore.	Matric
22.	Mr. Iftikhar Ahmed Junior Clerk	Tehsil & District Campbellpur	Matric
23.	Mr. min Akbar Peon	Vill : Gagah P.O. Nakrali Teh : & Distt. Rawalpindi.	Primary
24.	Mr. Abdul Hamid, Peon	Vill: Mian Ahmda P.O. Nakrali Tehsil and District Rawalpindi.	—do—
25.	Mr. Ghulam Mohammad Peon	H. No. J-553, Dhok Ilahi Bux Rawalpindi.	— do—

List of Non-Gazetted Goverament Servants Appointed Under Manpower & Employment Wing, Directoate of Labour Welfare, With Effect From 1-1-1972 to 15-5-1974 Lahore Region

S. No.	*Name & Desigantion*		*Address*	*Qualifications*
1	2		3	4
1.	Mr. Shahid Riaz	M. S. O. (resigned)	12 Shah Kamal Colony, Ichhra, Lahore.	M. Sc.
2.	Mr. Amjad Ali Chaudhry	M. S. O. (resigned)	C/o Siraj Din Vill : Javan Hana P. O. Feroze pur Road, Lahore.	M.A. (Eco.)
3.	Mr. Tanweer Ahmed	M. S. O.	Aziz Street, Tiba Tella, Zaygan, Sialkot.	M.A. (Eco.)
4.	Mr. Ghulam Farid	R. Asstt.	Chak No. Bagga 2 P.O. Moblan Teh ; Nankana, Sheikhupura.	M.A. (Eco.)
5.	Mr. Mohammad Javed	Stenotypist	House No. 1/1525 Delhi Gate, Lahore.	F.A.
6.	Mr. Mohammad Usman	Instructor	Sunny View, Park Street No. 2 H. No. 17, Moghalpura, Lahore.	Matric one year Mechinist course from T.T.C. Gulberg.

7.	Mr. Tariq Ismail	Instructor	A.T.F. Lodge, Begumpura, P.O. Bagh-banpura, Lahore.	Diploma Ploy; Instt Rawalpindi.
8.	Mt. Abdul Hafeez	do	H. No. 86, Shora Kathi, Gulberg, Lahore.	2 years app : course from Alfrid Eng. works, Gujran-wala.
9.	Mr. Javaid Nazir Dar	do	103-Dil Muhammad Road, Lahore.	2 years trg. course from T.T.C.,M/Pura.
10.	Mr. Jamil Ahmad	do	Gulzar Colony, Lajpat Nagar Shahdra, Lahore.	—do—
11.	Mr. Qamar Ibrahim	do	Villege & P.O. Ladhawala veriah, District. Gujranwala.	2 years course from T.T.C., Moghalpura.
12.	Mr. Faiz Ahmad	do	House No. 13/227, Mohallah-Razi Yaqoob, Madina Masjid Sialkot.	Matric 3 years Diploma Asst : Engg.

1	2	3	4	5
13.	Mr. Mohammad Yasin	do	218-B Peoples Colony No. 2, Lyallpur.	do
14.	Mr. Mohammad Bashir	do	Dilshad Street No. 18, Shahlamar Town, Lahore.	do
15.	Mr. Masroor Ahmad	do	H. No. 30325, St. No. 9, Mohalla Riza-bad, Lyallpur.	do
16.	Mr. Abdul Razzaq	do	Klasswala Town, Teh : Pasrur District; Sialkot.	do
17.	Mr. Mohammad Ramzan	do	Mohalla Bakhshpura, H. No. B-144-744 Outside Kalri Gate, Gujrat.	do
18.	Mr. Altaf Hussain	do	Village Kakrali, Teh : Kharian, Distt : Gjrat.	do
19.	Mr. Mohammad Iqbal	do	Village & P.O. Jagta, Distt : Jhelum.	One year course, TTC Moghalpura. F.A.

20.	Mr. Ali Gohar	do	Village P.O. Dhoke Nawan, Tehsil : Phaliah, Distt : Gujrat.	One Year TTC, Gulberg.
21.	Mr. Akheem Gil	do	Residential Quarters, TTC, Moghalpura, Lahore.	F. Sc. Three years diploma Associated Engineer.
22.	Mr. Shahid Jameel	do	H. No. 23 Chandr Street, Rustam Park, Nawan Kot, Multan Road, Lahore.	do
23.	Mr. Talib Hussain	do	St. No. 44, Bangali Mohalla Ghamarpura, Lahore.	Matric 2 years certificate TTC, Moghalpura, Lahore.
24.	Mr. Abid-ul Hamid Farooqi	do	841, Muslim Bazar, Jhang.	3 years diploma Associated Engineer.
25.	Mr. Mohammad Bashir	do	15-Akram Park, St. No. 2 Gulberg-III, Lahore.	F.Sc. do

1	2	3	4	5
26.	Mr. Muzhar Iqbal	do	Kothi Davi Das, Mohalla Misri Shah, Near Islamia High School. Lahore.	Matric do
27.	Mr. Aftab Ahmad	do	Chak No. 76, Santok Garh, District, Lyallpur.	do
28.	Mr. Faiz Ahmad	do	H. No. 13/227, Mohalla Arazi Yaqoon Near Madina Masjid, Sialkot.	do
29.	Mr. Abdul Ghani	do	H. No. 7, Gali Jattan Wali Uchi Habali, Bhoghiwal, Lahore.	F.A. trade course from TTC, Peshawar.
30.	Mr. Javed Iqbal	J/Clerk	House. No. 1 Ghali No. 38 Mozang, Lahore.	Matric
31.	Mr. Ashfaq Ahmed	do	H. No. 8/86 Ghali No. 1 Kot Radha Kishan. Lahore.	do
32.	Mr. Mohammad Bashir	do	Village Wanseniwal P. O. Kadarpur, Sialkot.	do

33.	Mr. Mohammad Riaz Qideer	do	21-Area Scheme, Gujranwala.	do
34.	Mr. Safdar Hussain Shah	do	Village P.O. Depullah, Gujranwala.	do
35.	Mr. Nazar Hussain	Peon	282-A Near Muslim Town, Lahore. (domicile Sargodha)	Primary
36.	Mr. Muhammad Aslam	do	Village P.O. Kang, Sheikhupura.	do
37.	Mr. Mohammad Yusaf	do	Chak Makki 525 P.O. Pindi Chuharkana, Sheikupura.	do
38.	Mr. Ghulam Gillani	Tracer	9-Jalali St. No. 26, Gari Shahu, Lahore.	Matric. 2 years certificate course of Draughtman.
39.	Mr. Shabbir Hussain	do	H. No. 12 St. No. 2, Mohalla Amratsari, M/Pura, Lahore.	do
40.	Zaheer Ahmed Sheikh	Dispenser	C/o M. Bashir Ahmed, A. Track Supply Depot, Raiwind.	Matric. Dispeneser certificate.

1	2	3	4	5
41.	Mohammad Ghafoor	Dresser	Rashid Medical Kana-9, Lahore.	do
42.	Mr. Saeed Arif	Tracer	V/P.O. Bashin Via Batapura, Lahore.	Matric. 2 years Draughtman course.
43.	Mr. Mohammad Azam	W/Attendant	Alfasal Town, B-Block Ghazni Road, Lahore cantt.	under matric.
44.	Sher Mohammad	do	Gali No. 6, H. No. E/ 313, Main Bazar Hussain Abad, Lahore Cantt.	Middle pass.
45.	Mohammad Ashraf	do	H. No. 261 Wheatman M/pura, Lahore.	do
46.	Ayyaz Hussain	Driver	H. No. 14 Mujahadaabhd, St. 16 Moghalpura, Lahore.	Primary
47.	Fida Hussain	do	270-Raliway Col. Kachi Abadi, Lahore.	

List of Non-Gazetted Government Servant Appointed Under Manpower & Employment Wing in the Directorate of Labour Welfare W. E. F. 1-1-1972 to 15-5-1974

SARGODHA REGION

S. No.	*Name and Designation*		*Address*	*Qualifications*
1.	Mr. Mohammad Nawaz,	R/Asstt.	H. No. 305/B, Ghulam Mohammadabad, Lyallpur.	B.A.
2.	Mr. Mohammad Yaqub,	S/Typist	H. No. 318/10, Jhang Bazar, Jhang Sadar.	F.A.
3.	Mr. Khushi Mohammad,	J/Clerk	311/B, Nazimabad, Lyallpur.	Matric.
4.	Mr. Mohammad Yar, (resigned)	do	Jhang.	F.A.
5.	Mr. Shabbir Hussain,	do	House No. P/138, St. No. 3, Tariqabad, Lyallpur.	M.A. Urdu
6.	Mr. Mohammad Naseem,	do	706/B, Peoples Colony, Lyallpur.	F.A.

7.	Mr. Atta Mohammad	do	H. No. K/119, Mianwali.	Matric
8.	Mr. Riaz-ud-Din	do	H. No. 2A, St. No. 6, Lyallpur.	Matric
9.	Mr. Iftikhar Ali (resigned)	do	H. No. 79/C, St. No. 8 Lyallpur.	Matric
10.	Mr. Mohammad Akram	do	408-A, Samanabad. Lyallpur.	Matric
11.	Mr. Mohammad Zafar	do	149-RB, Lyallpur.	Matric
12.	Mr. Ghalib Khan	do	68-Jhang Branch. Lyallpur.	F.A.
13.	Mr. Shamim Ahmad	do	Bihari Camp No. 1, Sargodha Raod, Lyallpur.	F.Sc.
14.	Mr. Ghulam Shabbir	do	Chak No. 474-GB, Teh. T. T. Sing, District Lyallpur.	Matric
15.	Mr. Abdul Hameed	do	Chak No. 485-GB, Teh. Shorkot District Jhang.	Matric
16.	Mr. Mumtaz Hussain Safdar	do	V. & P. O. Rodu Sultan, Tehsil Shorkot District Jhang.	Matric

17.	Mr. Iqbal Hussain	do	H. No. C-153, Sargodha City.	Matric
18.	Mr. Adrees Ahmad	do	V. & P. O. Chak No. 60 JB, Shehbazpur District Lyallpur.	Matric
19.	Mr. Ghulam Mohammad	Peon	Gari Khel District Mianwali.	Primary
20.	Mr. Asghar Ali Shah	do	71-GB, Lyallpur.	Primary
21.	Mr. Azmat Ali	do	Ghulamabad, Lyallpur.	—
22.	Mr. Maqbool Ahmad	do	1442-D, Ghulamabad, Lyallpur.	—
23.	Mr. Muhammad Latif	do	Urban Area, Block No. 29-Sargodha.	—
24.	Mr. Fateh Mohammad	do	V. & P. O. Uttial Distt. Sargodha.	8th
25.	Mr. Allah Ditta	do	Chak No. 445-GB, District Jhang.	Primary
26.	Mr. Ghulam Kumber	do	Kot Lakhmain, P. O. Bagh District Jhang.	Primary
27.	Mr. Ali Bux	do	V. & P. O. Hafizwala, Distt. Mianwali.	—

Sr.No.	*Name and Designation*		*Address*	*Qualifications*
28.	Mr. Sher Mohammad	Chowkidar	B-Block, Ghulamabad, Lyallpur.	Primary
29.	Mr. Maqbool Ahmad	do	Chak No. 74-RB, Teh. Garnwala, Distt. Lyallpur.	—
30.	Mr. Mohammad Boota	do	Chak No. 33-GB, Distt. Lyallpur.	—
31.	Mr. Atta Mohammad	do	Chak No. 445-GB, P. O. Bagh, Tehsil and District Jhang.	6th
32.	Mr. Hayder	Sweeper	Mianwali.	—

List of Non-Gazetted of Government Servant Appointed Under Manpower and Employment Wing Directorate of Labour Welfare With Effect From 1-1-1972 to 15-5-1974

MULTAN REGION

S. No.	*Name and Designation*		*Address*	*Qualifications*
1.	Mr. Ahmad Yar	M.S.O.	Royal Battery Garden Town, Lahore.	M.A.

2.	Mr. Khalid Hayat	M.S.O.	Naveed Ahmad Manzil, Haji Colony Pakiy Thhati, Lahore.	M.A.
3.	Mr. Shabbir Ahmad Malik	M.S.O.	Village Moriwala Tehsil and Distt. Muzaffargarh.	M.A.
4.	Mr. Abbas Naeem	M.S.O.	H. No. 937 Astana Kantarwala Pak. Gate, Multan.	M.A.
5.	Mr. Muhammad Ashiq (Resigned)	R. Asstt.	St. No. 5 Faizabad Okara, Sahiwal.	B.Sc.
6.	Irshad Ali (Resigned)	R. Asstt.	House No. 497, Ramgarh Colony, Moghalpura, Lahore.	B.A.
7.	Abdul Sattar (Resigned)	Steno	H. No. 1796/B, Mohalla Changar Wala, Multan.	Matric
8.	Muhammad Rafiq	Instructor	H. No. 1, Aziz Street No. 46, Mumtaza-bad, Lahore.	Matric
9.	Victor John	do	C/o Barkat Masih, Food Inspector H. No. 1146/C, Mumtazabad, Multan.	Matric

گوشوارہ
1805

Sr. No.	*Name and Designation*		*Address*	*Qualifioations*
10.	Khalil Ahmad	Junior Clerk	H. No. 2092-B, Outside Lohari Gate, Multan.	Matric
11.	Niaz Ahmad	do	Chak No. 88/12-L, Kasso, Tehsil and Distt. Multan.	Matric
12.	Saeed Ahmad Shah	do	Outside Delhi Gate, Ghanda Shah Mizar, Multan.	Matric
13.	Mubarik Ali	do	C/o Yousaf & Sons Tailors 66-Chamberlan Road, Lahore.	Matric
14.	Abdul Saleem	do	Mohallah Kot Block, O/s Farooqui Jama Masjid, Jampur District Dera Ghazi Khan.	Matric
15.	Abdul Sattar (Resigned)	do	District Multan.	Matric

16.	Saeed Shahzad Faqir	do	Javaid Printing Press, Muzaffar-garh.	Matric
17.	Abdul Rehman	do	H. No. 143 Ward No. 11, Leiah District Muzaffargarh.	Matric
18.	Mohammad Munir Shah	do	Chah Dosewala House No. 1-C, Cell, Muzaffargarh.	Matric
19.	Saeed Ahmad Shahid	do	Sher Bhadar Flour Mills, Tehsil Kabir-wala, Distt. Multan.	F.Sc.
20.	Muhammad Anwar	do	4-A, Mozang Road, Lahore.	F.A.
21.	Jameel Ahmad	do	H. No. 1603, near Millat High School Lohari Gate, Multan.	B.Com.
22.	Yousaf Ali	do	Chak No. 106/15-L, P. O. Winjari Teh. Kabirwala, Distt. Multan.	F.A.
23.	Khalid Javaid	do	St. No. 22, Ward No. 4, Badamibagh, Lahore.	Matric
24.	Mohammad Rafiq	do	26-10/R, Kacha Khu, Multan.	F.A.

1	2	3	4	5
25.	Allah Dad	Junior Clerk	Chah Bohaderwal, P.O. Churatta, Distt. Dera Ghazi Khan.	Matric
26.	Mohammad Muzaffar	do	H. No. 438/9, Nawan Shehar, Multan.	F.A.
27.	Jamal Ahmad (Resigned)	do	Ahmadpur Lamba Teh : Sadiqabad Distt. Rahimyar Khan.	Matric
28.	Jamal Ahmad Bokhari	do	Abbasi Colony No. 2, Rahimyar Khan	Matric
29.	Mohammad Mumtaz Qureshi (Rrsigned)	do	Abbasi Colony No. 2, R.Y. Khan	Matric
30.	Qurban Ali	do	Chak Murli Dher Gulyan, Tehsil Khanpur, Distt. R.Y. Khan.	Matric
31.	Azhar Hussain	do	C/o Haji Allah, U D C., Income Tax Office, R.Y. Khan.	F.A.

32.	Mohammad Ashraf	do	H. No. 169, Mohajir Colony, Bhawal Nagar.	F.A.
33.	Mohammad Aslam Zahid	do	C/o Maher Din Canal Patwari Mohajir Colony, Bhawalpur.	C. Com.
34.	Habib Ahmad	do	31 - Mozang, Lahore	F.A.
35.	Ali Nawaz	do	Kabirwala Multan	F.A.
36.	Sakhi Mohammad	do	326/68, Yawar Shah Street, Bhawal Nagar.	Matric
37.	Mahmood Ahmad Wattoo	do	C/o Khalid Mahmood Wattoo, Advocate, Bhawal Nagar.	do
38.	Ehsan Elahi	do	H. No. 445, Ward No. 9 Naiabadi, Sahiwal.	do
39.	Mir Sayyed	do	Karyana Market, Delhi Gate, Multan	do
40.	Faqir Hussain	do	H.No, 110-D Arifwala. Sahiwal.	do
41.	Ashfaq Hussain (Resigned)	do	P. O. Sanawan Kot Addu, Muzaffargarh	do

1	2		3	4
42.	Ashfaq Hussain Gurmani	do	Kot Addu, Muzaffargarh.	do
43.	Abdul Sattar (Resigned)	Steno	H. No. 1796/B, Mohallah Ghanganwala, Multan.	do
44.	Saleem-ul-Hassan	do	H. No. 2330/W/N near Railway Station, Multan City.	F.A.
45.	Mazoor Baig	do	Kothi No. 105, Quarter No. 3, Khalid Colony, Gujar Khan, Multan	C. Com.
46.	Mohammad Akram	do	Village Mian Mohammad Islam, Teh.. Khan pur, Distt. R. Y. Khan	F.A.
47.	Zahoor Mohammad	do	Chak Nadar Shah, Distt. B/Nagar	C.Com.
48.	Mr. Ghulzar Ahmad,	Peon	N. No. 321. St. No. 8, Block No. 10 Khaniwal District Multan.	Matric
49.	Mr. Mohammad Hayat,	do	Chak No. 144/WB, Tehsil Malsi District Multan.	6th

50.	Mr. Abdul Shakoor,	do	V. & P.O. Khairpur, Teh : Malsi, District Multan.	4th
51.	Mr. Iftikhar,	do	Rao Building, Abdali Road. Multan.	Matric
52.	Mr. Waheed Bux,	do	V. Chahpaiwala, P.O. Thatta Qureshi, Tehsil and District Muzaffargarh.	Primary
53.	Mr.Gul Mohammad,	do	Moza Jasal Wani, P. Basti Gazran Tehsil and District Muzaffargarh.	Primary
54.	Mr. Mashalla.	do	B-Camp D. G. Khan.	Primary
55.	Mr. Athar Hussain.	do	H. No. 26, Block No. 5, D. G. Khan,	Middle
56.	Mr. Abdul Razzak.	do	Lal Masjid R. Y. Khan.	Matric
57.	Mr. Faiz Mohammad,	do	Tajgarh R. Y. Khan.	—
58.	Mr. Ghulam Haider.	do	C/o Mohammad Umar Basti Khair Shah, Nawabpur Road, Multan.	Primary
59.	Mr. Mohammad Siddiq.	do	Village Khundoo, P. O. Kot Dewan Lall. District Sahiwal.	6th
60.	Mr. Mohammad Nashar.	do	Mohalla Nazampur, Bahawalnagar.	—

1	2		3	4
61.	Mr. Fath Mohammad.	do	—do—	—
62.	Mr. Maqbool Ahmad.	do	V. & P. O. Dok Salotea, Distt. B. Nagar.	—
63.	Mr. Rassool Din.	do	Mohalla Nizampura, Ward No. 2, B. Nagar.	8th
64.	Mr. Mohammad Amin	do	Ward No. 4, Soda Basti, Bahawalnagar.	—
65.	Mr. Mohammad Isa.	Chowkidar.	Kot Habib, D. G. Khan.	Middle
66.	Mr. Mohammad Azam.	Driver.	Serai Wazir Khan, Eidgah, Multan.	—
67.	Mr. Mohammad Mahdi Zaman.	Daftry.	Gali No. 10, Ward No. 1, H. No. 1718, Kabirwala Multan.	Matric
68.	Mr. Mohammad Yousaf.	Peon.	Vill : Deskara Trar Khul, P. O. Rawlah Kot, Azad Kashmir.	—
69.	Mr. Mohammad Sharif.		Mir Colony, Luliani, Distt. Lahore.	Middle
70.	Mr. Mohammad Bux	Chowkidar.	Vill. Juma Khalasa, Chaha Thakue-wala, Khaniwal Road, Multan.	—